بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان درین اوان فیض رسان

این کتاب مستطاب نخبۂ ہدایت و عرفان خزینۂ حقائق قرآن تصنیف قدوۃ السالکین و زبدۃ العارفین
و نقاوۃ المفسرین والمحدثین مقبول بارگاہ صمد جناب مولانا شاہ رؤف احمد صاحب نقشبندی مجددی موسوم بہ



تصحیح باہتمام منشی شیخ احمد عظیم قاضی
ابن قاضی شیخ محمد صاحب سلمہ الله

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ

وے کیا جانتے ہم کو کیا ہے
رضا کس میں ہے اور کیا نا رضا ہے

پیمبر نے بھیجے تا کہ تعلیم
کریں طور ادائے شکر و تنظیم

اوامر اور نواہی سب بتائے
زبان انبیا سے کل جتائے

پس کل انبیا سردار رب کے
کئے پیدا کہ ہیں محبوب رب کے

نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد شمع ایوان نبوت
محمد مشعل بزم فتوت

محمد آفتاب مشرق نور
محمد ماہتاب مطلع سور

محمد مظہر سر الٰہی
محمد کان نور لاتناہی

محمد باعث تخلیق عالم
محمد مفخر حوا و آدم

محمد رحمۃ للعالمین ہیں
بروز دین شفیع مذنبین ہیں

نہ ہوتے وہ تو کل عالم نہ ہوتا
کبھی تخم ظہور اللہ نہ ہوتا

صلوٰۃ بے حد و تسلیم بے حد
انھوں کی روح پر نازل ہو سرمد

پھر اونکی آل اور اصحاب پر ہو
اور انکی پیروی کرتے ہیں جو جو

تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مناجات بجناب باری عزاسمہ

خداوندا بحق فخر افلاک | محمد سرور دین شاہ لولاک
بحق حضرت ابوبکر صدیق | کہ تھے وہ کاشف اسرار تحقیق
بحق حضرت عثمانؓ ذی علم | کہ تھے کان حیا و منبع حلم
بحق حضرت خاتون جنت | نگین خانۂ مہر نبوت
مجھے عشق اپنا دے ایسا الٰہی | نہ رکھ میرا دل اس سے خالی
بس اسی رافت اوب کریا مجھ کو ب | بہت گستاخ ہونا بھی نہیں خوب

بحق آل و اصحاب حبیب | [illegible]
بحق حضرت فاروق عادل | [illegible]
بحق شاہ مردان ابوتراب | [illegible]
بحق آن امامین مجتبیٰ | [illegible]
تجلی کرکے سب تن من جلا دے | [illegible]
تمنائے دل و جان [illegible] | [illegible]

الہا ملکا پادشاہا پروردگارا بندۂ گنہگار پُر تقصیر سراپا خطا و ناکارہ [illegible] احمد بن شیخ احمد [illegible] بن [illegible] الف ثانی نہ وہ عمل رکھتا ہے کہ قابل قبول تیری جناب کے ہو اور نہ وہ فضل رکھتا ہے کہ جیتے رہ [illegible] دل حساب کے ہو جو فعل ہے [illegible] ہے اور جو کام ہے سبب ملامت کا ہے عمل نیک [illegible] بدتر ہے اور [illegible] کیا عرض کرون [illegible] قبولیت سے دور ہے نہ وہ نماز ہے کہ جسمین سجدۂ نیاز ہوا اور نہ وہ روزہ ہے کہ جس سے [illegible] قرب کا باز ہو [illegible] تک [illegible] و خطا ہے کیا عرض کرون کہ بدلہ ہونیکا ایک بتلا ہے مگر تو نے ارشاد فرمایا ہے کہ [illegible] والاغریق یجد ما تم ہے ای رحیم اگرچہ بنظر گناہان شایان عتاب ہے اور قابل رد [illegible] لیکن امید [illegible] لا تقنطوا من رحمۃ [illegible] ای غفور اگرچہ کوئی مخلوقات ممکنات مین بابین گناہگاری و خطاکاری نہین پیدا ہوا لیکن امیدوار مغفرت ہے [illegible] ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی [illegible] فضل کے [illegible] عدل کو کام فرما کہ تباہی ہو

بیت الٰہی گرچہ مین ہونگا گنہگار | وسیلے تیرا ہے ہر دم فضل درکار

ای فاطر [illegible] اور ای عالم [illegible] کہ [illegible] معانی کلام اللہ کرون اور قدرت دے کہ زبان ہندی مین لکھون ساتھ تقریر دلکش کے اور تحریر جانفزا کے

مثنوی الٰہی مجھکو دے قرآن کا فہم | [illegible]
غلط معنی نہو تحریر مجھ سے | تری مرضی کی ہو تقریر مجھ سے
بدریائے معانی ہو کے غواص | نکالون [illegible] نقد خاص
اگرچہ [illegible] وسیلے تاخاص [illegible] اسلوب

الٰہی وہ معانی مجھ سے تحریر ہون کہ جو تیری جناب مین مقبول ہین اور وہ موجب نجات کے ہون بیچ نزع مین اور قبر مین اور حشر مین اور نشر مین اور واسطے تسہیل امور دنیا و آخرت ہون اور سبب رستگاری فتن قیامت ہون اللھم نور قلبی بنور القرآن [illegible] و اشرح صدری بفہم القرآن خداوندا عطا کر سلامت جان بقائے ایمان لقائے رحمان دوام عافیت دنیا و آخرت مجھے اور سب مسلمانون کو آمین بحرمتک یا ارحم الراحمین مجھ لیجیئے کہ اس تفسیر مین جو معانی مسطور ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ کتب تفاسیر سے یا بعضے جا مناسب مقام کے احادیث صحیحہ سے یا کہین کہین مسائل موافق آیۃ شریفہ کے کتب فقہ معتبرہ سے مذکور ہونگی کہین دخل اپنے ذہن و فہم کا ہوگا اگر ہوگا تو اتنا کہ عبارت عربی اور فارسی کو زبان ریختہ مین بیان کرنا اور ہر مقام پر کلام نظم و نثر وہ البتہ اپنی ہی طبع ناقص سے موزون کیا ہوا ہوگا کوئی شعر ہندی کسی شاعر کا کہین لایا جاویگا اور مقام تصوف مین کتب معتبرہ صوفیہ سے نقل کیا جاویگا اور بعضی جا موافق اپنی فہم کے بھی بیان ہوگا اور جس کتاب سے کہ معانی منقول ہونگی وہان نام بھی اس کتاب کا اگر مقام مشکل ہوگا تو لکھا جاویگا سہل ہوگا تو ترک کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیء قدیر وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم [illegible] شیطان مانے سے پہلے کے ہر چند اعوذ کلام اللہ نہین ہے لیکن واسطے فرمان رب العزت کے کہ ارشاد کیا ہے فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم چاہیے ہر ایک قاری کو کہ جب قرآن شریف [illegible] اعوذ کے کرے اور الفاظ مین اعوذ کے [illegible] خلاف ہے [illegible] بھی یہی قراۃ امام عاصم کی اختیار کی ہے [illegible] ابتدا قراءت [illegible]

الذا اعوذ کے باب میں عبارت پڑھتے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم اور شیطان ماخوذ ہے شطن سے شطونًا سے یعنی بَعُدَ بُعدًا اور ابلیس کو شیطان کہتے ہین اسلیے کہ ابعد ہوا وہ رحمت الٰہی سے اور بعضے کہتے ہین کہ
شیطان مشتق ہے شاط یشیط سے بمعنی هَلَكَ هلاكًا + سورۂ فاتحہ مکی ہے اور اسمین سات آیتین اور ستائیس کلمہ اور ایکسو چالیس حرف ہین فصل اسکی نام ہین

وهي سبع آيات	بسم الله الرحمن الرحيم	سورة الفاتحة مكية

شروع کرتا ہون مین اس کتاب کو ساتھ نام اللہ کے کہ روزی دینے والا ہے ہر دو ہزار عالم کو ایمان لاوین یا نلاوین اور بخشنے والا ہے مسلمانونکو دن قیامت
کے نہ کافرونکو رحمن اور رحیم دونون نام مشتق ہین صفت رحمت سے لیکن رحمن ابلغ ہے رحیم سے کہ زیادتی لفظ کی چاہتی ہے زیادتی معنونکو اور رحمن
چاہیے کسی اور کا نام کہین نہو دینے سے بخلاف رحیم کے کہ جایز ہے رکھنا چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خود بیچ صفت پیغمبر کے فرمایا ہے بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ
بسم اللہ مین اختلاف ہے آیہ مقرر کلام اللہ کی ہے الگ بیچ سورۂ نمل کے اور ہر سورۃ کے پہلے تبرک لکھی یہہ مذہب حضرت امام ابوحنیفہ کا ہے اور امام شافعی اور
امام حنبل کے نزدیک ہر سورۃ کی جز ہے جس سورۃ کے پہلے بسم اللہ نہ پڑھی گویا ایک آیۃ اس سورۃ کی چھوڑدی اور امام مالک سے دونون روایتین ہین پس
اللہ تعالیٰ کہ موصوف ہے ساتھ ان صفات کاملہ کے کہ رزق دیتا ہے دنیا مین اور بخشتا ہے آخرت مین ان انعامات واجب ہے کہ مدح اسکی کہین اور ہم نہین جانتے تھے
کہ کیونکر کہا ہین پس واسطے تعلیم ہمارے ارشاد فرمایا کہ یون کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تمام حمد ازل سے ابد تک جو صادر ہون کسی حامد سے بیچ حق کسی محمود کے خاص ہین واسطے
اللہ کے یعنے سب خوبیان اوسیکو ہین اسواسطے کہ جس کسیمین جو خوبی ہے علم ہے یا حلم ہے امارت یا ثروت ہے شجاعت ہے یا سخاوت ہے خوبصورتی ہے یا خوش
آوازی اور جو صفت نیک ہے کسنے دی ہے اللہ نے دی ہے پس مرجع سب خوبیونکا وہی ہے اور وجہ سب خوبیان ہونیکی اوسیکو یہہ ہے کہ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پالنے
والا ہے تمام عالم کا اور پرورش دو قسم ہے جمالی ہے اور جلالی جمالی وہ ہے کہ رزق پہنچایا لباس پہنایا صحت دی عافیت دی جو چیز جس کسی نے چاہی موافق
خواہش اسکے عطا کی اور جلالی یہہ ہے کہ قرض داری ناداری خواری مصیبت مرض رنج بلا دکھ درد امور خلاف طبع کسیکے جو ظاہر ہون اگرچہ یہہ پرورش
بحسب ظاہر نہ ونکو ناخوش آتی ہے لیکن انکے حق مین عین صلاح اور فلاح ہوتی ہے چنانچہ دوا اطبا کی مریض کو کڑوی بدمزہ معلوم ہوتی ہے لیکن
اسباب صحت اوسکے سے ہے یا مارنا معلم کا لڑکونکو ناگوار ہوتا ہے لیکن انھونکے حق مین عین صلاح ہے پس جو کوئی کہ تمام جہانکی پرورش کرے بایج بی
اوسیکو سزاوار ہے کہ سب خوبیان ہون اور اگر بالفرض اور کوئی ایسا ہو کہ تمام جہانکو تربیت کرے لیکن یہہ دو صفتین کہانسے لاویگا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وہ
ایسا ہے کہ رحمن ہے یعنے سوال کسیکا رد نہین کرتا جو کوئی جو کچھ مانگتا ہے دیتا ہے اگرچہ بحسب ظاہر وقفہ یا تاخیر واقع ہو بسبب مصالح اور حکمت کے اور
رحیم ہے یعنے جو کوئی نہین سوال کرتا غصے ہوتا ہے اوپر اوسکے کہ کیون نہین میری جناب مین سوال کرتا مانگ مجھسے کہ مین دون پس کون ہے ایسا کہ پرورش
کرے سب مخلوقات کی باین خوبی اور سوال کسیکا رد نکرے اور جو کوئی نہ مانگے غصے ہو نہین اے ایک کوئی مگر وہی ہے پس بالضرورت سب ثنا سب بیان سب
بھلائیان اوسی کو ہین اور اگر بطور فرض محال مقرر کیجیے کہ اور بھی کوئی ایسا ہو کہ یہہ باتین اوسمین پائی جاتی ہون لیکن ایک صفت ایسی ہے ہمین کہ
ممکن نہین ہے کہ پائی جاوے وہ کیا ہے کہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مالک ہے قیامت کے دنکا اور کوئی ایسا نہین ہے کہ مالک ہو اوسدنکا سبکو اپنی اپنی پڑیگی
اور سب اپنی اپنی بلا مین مبتلا ہونگے مان باپ بھائی بیٹا ماموں چچا دوست آشنا امیر فقیر دولتمند کنگال سبکے سب موافق اعمال اونکے سراسیمہ شدہ حیران
پریشان کھڑے ہونگے کوئی کسیکی مدد معاونت نکر سکیگا اگرچہ یہان بھی دنیا مین کوئی کسیکو نفع ضرر نہین پہنچا سکتا ہے بغیر حکم اوسیکے لیکن ظاہر مین ایک
دوسریکا آپسمین ممد و معاون ہوتا ہے اور ملکیت کرتا ہے اپنے اپنے ملک کو جتنی جس کسیکو حق تعالیٰ نے عنایت فرمائی ہے اور اوسدن قیامت کے
کسیکے کچھ ملک مین ہوگا نہ کوئی کسی چیز پر تصرف کرسکیگا مگر وہی اللہ کہ موصوف ساتھ ان صفات کاملہ کے ہے پادشاہ ہوگا اوسدنکا جو چاہیگا وہ کریگا
کسیکو مجال انحراف کی نہوگی اور اگر بخشیگا جنت مین جاوینگے اور اگر نعوذ باللہ منہا عذاب کریگا دوزخ مین جلینگے پس اوسیکی عبادت کیجاتی ہے اور شریک
کسیکو بیچ عبادت کے نکیا چاہیے اِيَّاكَ نَعْبُدُ خاص تجھہی کو عبادت کرتے ہین ہم وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور خاص تجھہی سے مدد چاہتے ہین ہم
قاعدہ ہے دنیا مین بھی سلاطینون امراؤنکا کہ جسقدر مدح و ثنا صفت بیان کرو اوسقدر خوش ہوتے ہین اور متوجہ ہوکر سنتے ہین اسیطرح حق تعالیٰ کہا دیتا عالم

بیان و انکا حال اسکی جو کی زیادہ تر خوش ہوا اور متوجہ ہوا طرف بندے کے پس بندہ محتاج ہے جناب [illegible]
اسی واسطے حق تعالی نے خود تعلیم فرمایا کہ دعا کر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ [illegible] صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ [illegible]
کی ہی تو اوپر انبیا اور صدیقین کے اور شہدا اور صالحین کے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ [illegible] اون لوگوں کی [illegible] وَلَا الضَّالِّينَ
اور نہ راہ گمراہوں کی آمین ایسا ہی ہو جیو خدایا اور بقول حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سورۂ فاتحہ مکی ہے اور بقول [illegible]
کہتے ہیں کہ مکی بھی ہے اور مدنی بھی ہے دو بار نازل ہوئی ہے اول مکے میں پھر [illegible] تعالی [illegible]
اس قول پر ایک اعتراض واقع ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ اگر سورۂ فاتحہ دو بار نازل ہوئی [illegible] لَا تُحَرِّكْ [illegible]
موافق نزول کے کتابت میں بھی مکرر آتی ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ ایک آیت کا تکرار [illegible]
ہو چنانچہ فبای آلاء میں بخلاف سورۂ فاتحہ کہ دوسرے بار نازل ہوا اوسکا بعد [illegible] سات
آیتیں ہیں باتفاق اور پچیس کلمے ہیں اور ایک سو تینتیس حروف ہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے پڑھی سورۂ فاتحہ گویا ثواب ختم قرآن کا ہوا اور دوسری روایت میں آیا ہے [illegible]
مسلمانوں کے مردوں یا زن صدقہ درویش کو دیا اور سبب شان نزول اس سورہ کا یہہ ہے کہ ایک روز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
صحابہ نے مکے میں تشریف لیگئے تھے ناگہ کاروان بھرے ہوئے مال و اسباب کے جانب شام سے آتے تھے آپ نے دیکھا [illegible]
مسلمانوں کی ہوتی تا اسباب ظاہری اپنا درست کرتے حق تعالی کی طرف سے یہہ سورہ نازل ہوئی اور فرمایا ہم اگر کافروں کو سات کاروان مال [illegible]
تا ساختگی کار دنیا کی کریں تجھے اے مصطفی اور یاروں کو تیرے سورۂ فاتحہ عنایت فرمایا کہ سات آیتیں ہیں [illegible] توحید ہے اور پرستش [illegible]
ہے پھر آیت نازل کی وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ مت دیکھ تو [illegible] سے اسباب ظاہری اونکے کو وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
اور غم مت کھا اپنے یاروں پر کہ کارساز حقیقی میں ہوں اور اسکو سبع المثانی کہتے ہیں کہ سات آیتیں ہیں اور دو بار نازل ہوئی مثانی مشتق تثنیہ سے ہے معنی
دوبارہ کے اور اگر مشتق ثنا سے کہئے تو بھی سزاوار ہے کہ متضمن ثنا الہی کے ہے اور ام الکتاب ہے جیسی کہ ماں اصل ہوتی ہے اسی اولاد کی ایسی
ہی یہہ سورہ جامع ہے جمیع علوم قرآن کی اسی واسطے آنحضرت [illegible] فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ یعنی جسنے
پڑھی سورۂ فاتحہ پس گویا کہ تلاوت کی تمام قرآن کی سمجھ لیجئے کہ جو کچھ کہ حمد و مدح و ثنا و شکر جناب باری کا قرآن شریف میں وارد ہے سب کلمہ الحمد میں
مندرج ہے اور تمام اسما و صفات اور بیان وحدانیت اور ربوبیت اوسکا یہ معنی کلمہ رب العالمین کے موجود ہے اور جو قرآن شریف میں [illegible]
فرشتوں کا اور پیغمبروں کا اور آدمیوں کا اور جنوں کا اور ہر ذرہ ہر عالم کا اور روزی دینے کا اونکے سب معنے کلمہ الرحمن میں ہیں اور [illegible] بہشت اور مغفرت
کا معنی کلمہ الرحیم میں ہے اور قرآن میں کہ بیان احوال قیامت ہے اور احوال اور اوصاف حشر و نشر ہے اور مذکور دوزخ اور درکات اوسکا اور بہشت
کا اور درجات اوسکا ہے سب معنی کلمہ مالک یوم الدین میں ہیں اور جو قرآن میں عبادت ہے اور خشوع اور خضوع اور گنہگاروں کا اور
ڈرنا ہے سب معنی کلمہ ایاک نعبد میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں استقامت اور توفیق اور یاری اور نصرت طلب کرنا اور یہہ ہر گناہ اور عیب
سے چاہنا حق تعالی سے ہے سب معنی کلمہ ایاک نستعین میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں بیان ہدایت کا اور ارشاد کا اور ثبات چاہنے کا اور الہام
کے اور دعا اور زاری اور تضرع اور سوال ہے سب معنی کلمہ اهدنا الصراط المستقیم میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں بیان صفت فرشتوں کی اور
پیغمبروں کی اور صدیقوں کی اور صلحاؤں کی ہے سب معنی کلمہ صراط الذین انعمت علیہم میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں ذکر کافروں کا اور مشرکوں کا اور
یہودیوں کا اور ترساؤں کا اور طرح طرح کے ملل کافروں کا ہے سب معنی کلمہ غیر المغضوب علیہم میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں مذکور [illegible] کا اور
ہوا اور ہوس کا ہے کہ بہتر ہوا مختلفہ ہیں سب معنی کلمہ ولا الضالین میں ہیں پس جو کچھ کہ تمام قرآن میں ہے وہ سب کا سب بطور اختصار

اس سورۃ میں موجود ہے اور تفسیر اوسکی بطور اختصار یہہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کل امر ذی بال لم یبدا فیہ باسم اللہ فہو ابتر یعنے جو کام صاحب عظمت کا کہ پہلے اوسکے بسم اللہ نہ کہی تو بسم ہ
کام ناقص و ناتمام ہوگا معلوم کیجئے کہ مبارک نام کا مونکی بیچ ذکر نام اوسکے ہی پس کسوقت کسی کام مین اوسکو فراموش نکیجئے اور پہلے ہر چیز کے اوسیکا نام لیجئے
شعر تسبیح ہے نام کی ہے ورد دل زار ۔ ہی گر چہ مرے ہین ڈھلکا ہوا مالا + تفسیر بحر مواج مین لکھا ہے کہ حقتعالی کے تین ہزار نام ہین ہزار نام فرشتے
جانتے ہین اور ہزار نام انبیا پہچانتے ہین اور ہزار نام کتابونمین ہین جو کہ انبیا ؑ پر نازل ہوئے ہین تین سو توریت مین تین سو انجیل مین تین سو زبور مین نو دا و ر
نو قرآن مجید مین بعلم مومنان اور ایک مکنون ہے کہ بعلم خدا مقرون ہے اور بسم اللہ مین کہ تین اسم ہین اللّٰہُ رحمٰن رحیم بمنزلہ تین ہزار اسما کے
ایک ایک نام مین ثواب ایک ایک ہزار اسما کا ہے جس کسینے ان تین اسمون سے حق تعالی کو یاد کیا گویا ان تین ہزار اسما سے یاد کیا اور درۃ ... مین
نقل کی ہے کہ جس کسینے ایکبار بسم اللہ صدق دلسے پڑھی حقتعالی بعوض ہر حرف کے چار ہزار نیکی اوسکے نامۂ اعمال مین لکھیگا اور چار ہزار بدی محو کریگا بعضے
اکابر سے منقول ہے کہ جو کوئی بارہ ہزار بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور دو رکعت نماز ادا کر کر حاجت طلب کرے حقتعالی حاجت اوسکی برلاتا ہے بعضے مشائخ
بعد عصر کے تا غروب آفتاب یہہ تینون اسم یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ ورد رکھتے ہین امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ بسم اللہ کھولنے
والی ہے بستونکی اور آسان کرنیوالی ہے دشواریون کی دور کرنیوالی ہے سرون کی شفاعت اور راحت دلونکی ہے امن دینے والی دن قیامت کی ہے
پس ہر شخصکو چاہئے کہ کھانے مین پینے مین لباس مین بوناک مین جانے مین آنے مین بیٹھنے مین اوٹھنے مین قرأت مین کتابت مین ابتدا اسکا بسم اللہ سے کرے اور لطف
اسمین یہہ ہے کہ خود اوس محبوب حقیقی نے اپنی کتاب اپنے نام سے شروع کی ہے اور کلید افتتاح کار و بار بنادی ہے شعر اپنا نام اپنی زبان سے جو بتاتا ہے
کوئی + صدقے اس لطف کے کیا لطف اٹھاتا ہے کوئی + عرب کا دستور ہے کہ ابتدا کلام کی حرف سے کم کرتے ہین اور اگر بضرورت کرتے بھی ہین تو کچھہ
محذوف پہلے رکھتے ہین اول بسم اللہ مین دو حال سے خالی نہین محذوف یا امر ہے یا خبر ہے اگر امر کہئے تو ابدا بسم اللہ ہے اور اگر خبر کہئے تو بدا بسم اللہ ہے چاہے
اسم مجرور جار مجرور متعلق ساتھہ ایک کے ان دونون میں سے ہے اور اصل بسم اللہ کی باسم اللہ تھی ہمزہ درج کلام مین حذف ہوگیا بیچ کثرت استعمال کے اسیواسطے
بے کو دراز لکھتے ہین تاکہ دلالت کرے اوپر حذف ہمزہ کے اور اللہ اسم اس ذات کا ہے کہ جامع ہے جمیع صفات کمال کو اور منزہ ہے تمام نقصان اور
زوال سے سب خوبیاں اوسمین ہین اور سب برائیون سے پاک ہے اور اللہ کو مقدم کیا اوپر رحمٰن اور رحیم کے اس سبب سے کہ یہہ اسم ذات ہے اور وہ دونو
اسماء صفاتی ہین اور اصل لفظ اللہ کی اِلٰاہ تھی ہمزہ حذف کرکے لام کو بیچ لام کے ادغام کردیا اللہ ہوا اور الٰہ وِلہ یولہ سے ہے یا الہ یالہ سے یا لاہ
یلوہ سے ہے اور اکثر اہل تفسیر کہتے ہین کہ نام مبارک اللہ کا مشتق نہین ہے اور یہی قول محمد بن حسن کا ہے اور رحمٰن اور رحیم دونون مشتق ہین صفت رحمۃ
سے عرب کا دستور ہے کہ دو لفظ ایک معنی کے لاتے ہین واسطے فصاحت عبارت کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تمام ثنا ثابت ہے خدائے عز و جل کے تئین یہہ مقام دو
حالت سے خالی نہین یا تو حق سبحانہ بندونکو فرماتا ہے کہ ثنا میری بایں عبارت ادا کرو الحمد للہ تو قولوا اول اوسکے محذوف ہے ای قولوا الحمد للہ
یعنے کہو الحمد للہ اور دلیل اوپر حذف ہونے اس امر کے اور آیات ہین کہ انمین ظاہر کیا ہے چنانچہ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ اور فرمایا ہے قُلِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا لیکن صیغہ واحد ہے ان دونون جگہہ اور اول فاتحہ کے جو صیغہ جمع کا نکالتے ہین اوسکی وجہہ یہہ ہے کہ مخاطب
اگرچہ پہلے پیغمبر ہین لیکن تمام امت داخل ہے اسیواسطے آگے فرمایا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ساتھہ صیغون متکلم مع الغیر کے یا حمد کہتا
ہے خدا تعالی اپنی آپ حمد لنفسہ اسمعٰین خلفا و حسین بن الفضل نے کہا ہے حمد لنفسہ تعلیما للخلق حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
لا احد احب الیہ المدح من اللہ تعالی یعنے کسی شخصکو دوست تر اور پسند تر مدح اپنی نہین ہے جیسے حقتعالی کو پس اسیواسطے مدح کی آپنے اپنی ذات مبارک
کی کہ فرمایا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور دوسری جگہہ فرمایا ہے هو الله لا اله الا هو له الحمد فی الاولی والاخرۃ یعنے ضمیر غائب کی طرف
ذات مبارک اپنے کی پھیرتی ہے کہ وہی ہوں اللہ نہین کوئی معبود بحق مگر وہی واسطے میرے حمد ہے بیچ دنیا اور آخرت کے اور حمد و شکر بنا نعمت کا ہے
اور ثنا کہنی منعم کی ہے الا حمد حق تعالی کو جو خوش آتی ہے حمد کہلوانی اسی سبب سے خبر دی ہے ان لوگونکی جو کہ ... بالمراد تعلیم اوسکی کے جنا ... چہ

قرآن شریف مین وارد ہی حال حضرت نوح کہتے فاذا استویت انت ومن معک علی الفلک فقل الحمد للہ الذی نجانا [illegible]
ابراہیم سے الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل واسحق تا آخر آیت اور حضرت داود [illegible] الحمد للہ [illegible] علی کثیر من
عبادہ المؤمنین اور خبر دی ہی حضرت خاتم الرسل سے علیہ وعلی جمیع الانبیاء الصلوات [illegible] قل الحمد للہ وسلام
علی عبادہ الذین اصطفی الآیۃ اور تمام مومنونکو سبب حمد کہنے [illegible] التائبون العابدون الحامدون [illegible] بیان کوئی
کہ جواس جہان مین حمد کہینگے کہ ہرگاہ کہ فارغ ہونگے حساب اور کتاب سے [illegible] مین کہینگے [illegible]
وقضی بینہم بالحق وقیل الحمد للہ رب العالمین اور جب جب کو دیکھینگے کہینگے الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ
تا آخر اور جب بہشت مین داخل ہونگے کہینگے الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ
اور جب لغمتونکو بہشت کی پہنچینگے اور درجات بہشت کے ملاحظہ کرینگے کہینگے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ [illegible] طعام چاہینگے
کہینگے سبحانک اللہم وبحمدک جو وقت یہ کلمات کہینگے تسبیح جو آرزو انکی ہوگی انکو ملیگی اور جب فارغ ہونگے طعام سے کہینگے الحمد للہ رب العالمین [illegible]
لے وآخر دعوٰہم ان الحمد للہ رب العالمین رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پیدا کرنیوالا سب خلق کا [illegible] پالنیوالا [illegible]
جہانکا یہ صفت موصوف ہے اور اصل رب کی رابب تھی حذف ہوگیا ہمزہ کثرت استعمال مین [illegible] ربا اور وہی [illegible]
ترتیب ترتیب الرب بالف ولام کے بغیر حقتعالی کے وصف مین کسی مخلوق کے جائز نہین کہنا اور بغیر الف لام کے جائز [illegible] رب الدار
اور رب المتاع [illegible] تا ساتھ اضافت کے [illegible] مین سید کے معنو مین آیا ہے چنانچہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہے واذکرنی
عند ربک ذکر کر مجھے نزدیک سید اپنے کے اور حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہے فاذہب انت وربک [illegible]
ہارون علیہ السلام ہی حضرت موسی سے عمر مین حضرت ہارون بڑے تھے سوا سطے سید کہا اور رب معنی مصلح بھی آتا ہے [illegible]
والاحبار عالم کو ربانی کہا ہے کہ صلاح مین لاتے ہین کام اپنے اور لوگونکے علم سے اور رب معنی پالنے والے بھی آتا ہے چنانچہ [illegible]
اسجگہہ یعنے رب العالمین مین سب معانی پائی جاتی ہین کہ سید ہی اور مصلح ہی اور پرورش کرنیوالا ہے سبکا اور عالمین جمع ہے عالم کی اور عالم مین
اختلاف ہی کہ کتنے ہین مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حقتعالی نے اسی ہزار عالم پیدا کیا ہے چالیس ہزار بحر مین اور چالیس ہزار بر مین اور
مشرق سے مغرب تک تمام زمین ایک عالم ہے اوسمین سے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین حقتعالی کے چالیس عالم ہین بیس ہزار
عالم ہین صحرا مین بیس ہزار دریا مین دنیا تمام ایک عالم ہے انہین سے اور بعضے کہتے ہین روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خدا تعالی
کے ہژدہ ہزار عالم تمام فرشتے آسمانونکے رہنے والے اور زمین کے اور عرش اور ٹھانے والے اور کروبیان اور روحانیان بالکثرت اختلاف اور اجناس
اپنے کے ایک عالم ہے اور تمام آدمی باختلاف اجناس ترکی رومی ہندی حبشی زنگی عربی عجمی ایک عالم ہے اور ایک عالم جنونکا ہے اور
ایک پریونکا ہے اور مجھے حکم نہین ہے کہ بیان کرون اور اگر حکم بھی ہو تو دل تمہارا متحمل سننے کا نہوگا اور زہرہ تمہارا پھٹ جاویگا اور ابن عباس نے کہا ہی کہ
عالمین جمع عالم کی ہی اور عالم مشتق ہی علم سے علامت اور نشانکو کہتے ہین کہ ہر ایک شی مین اسرار اور صانع کے جدا جدا ہوتا ہی تاکہ پہچانا جائے ذکا دلیل کہ
ہر کوئی بھولا اسکا دیکھکر نشانکو اپنا پہنچتا اور اسکے نشانکے نیچے چلا آوے وہی اللہ تعالی رب العالمین یعنے پیدا کرنیوالا ہے سب نشانونکا لاکہون کہ
کروڑون نشان ہین اور پر کمال قدرت اسکی عرش کرسی لوح قلم آسمان زمین جنات انسان وحوش وطیور شجر حجر دریا صحرا اور بوٹا بوٹا پتا پتا ذرہ ذرہ نشانیان
ہین اس بے نشانکی ہر ایک ہر ایک نشان ہی تیری قدرتکا ہر ذرہ دلیل ہے تیری صنعت کا حادث ہونا اسکا دلیل ہی اور ہر قدیم ہونیکا دیکھیکا اور
چھوٹا ہونا اوسکا دلیل ہے اور ہر چھوٹی دیکھنے تنگ ہونا [illegible] دلیل ہے اور ہر نافرمان ہونا [illegible] دلیل ہی اور بساط ہونا اسکے
خلق کی دلیل ہے اور ہر قاہری اور دیکھے اور مرزوقی اور منافقی [illegible] کہ حق جل شانہ الا [illegible] و [illegible] کریں [illegible] وصف کر آگے
آنے مین وہی ہی کہ موصوف انہین صفات ہی اَلرَّحْمٰنِ بخشنے والا [illegible] آخر [illegible] اور بعضے کہتے ہین کہ معنے رحم کے ہین

کہ وعدہ کیا ہی حقتعالی نے رزق دینیکا بندونکو اور حکم کیا ہی بندگی کرنیکا اگر یہہ حکم اوسکا بجا نہ لاوین اور خلاف امر اسکیکے کرین تبھی وہ خلاف وعدے
اپنے کا نہین کرتا اور رزق پہنچاتا ہی بیت خلاف اسکا کرین ہم اور روزی ہمکو دے خوش ہو + یہہ رافت اور یہہ رحمت واہ رحمان اسکو کہتے ہین +
الرَّحِيمِ بخشنے والا ہی مومنونکو قیامت مین اور داخل کرنیوالا بیچ جنت کے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے رحیم کے یہہ ہین کہ بندونکو امر فرمایا بندگی کا کم طاقت
سے اور نعمت دی زیادہ حاجت سے۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ خداوند ہی روز جزا کا یا متصرف ہی دن قیامت کا جو چاہے وہ کرے یا حافظ ہی
اعمال بندونکا تاکہ داد اور ستد ہین نا جہائے اعمال کی غلطی نہو یا قاضی ہی روز حساب کا کہ درمیان بندگان کے ساتھ حق کے حکم فرماوے یا جزا دینیوالا
ہی روز حساب کا اول آیۃ آئی الرحمن الرحیم پھر آئی مالک یوم الدین درمیان ان دونون آیتونکے تطبیق یہہ ہی کہ نام حقتعالی کے دو قسم ہین بعضے واجب کرتے ہین
امید کو چنانچہ غفور شکور حلیم کریم لطیف رؤف باسط رزاق اور بعضے واجب کرتے ہین ترس اور ڈر کو چنانچہ جبار قہار خافض منتقم عادل عزل اور بندونکو
حکم ہی کہ معاملہ اپنا درمیان ترس اور امید کے رکھین کہ الایمان بین الخوف والرجاء ایمان درمیان ترس اور امید کے ہی اور فرمایا ہی آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ یقول اللہ تعالے سبقت رحمتی علے غضبی فرماتا ہی حقتعالی سبقت لیگئی رحمت میری غضب میرے پر پس پہلے وہ نام کہ جنمین امید تمام تھی ور
ظہور رحمت کا تھا بیان فرمائے پھر جنمین کہ خوف اور ترس اور ڈر تھا اور ظہور جلال و غضب کا تھا ارشاد کیا کہ مالک یوم الدین مالک ہون روز حساب کا جو چاہونگا وہ
کرونگا ڈرو مجھسے اور نافرمانی مت کرو میری اور مالک یوم الدین بیچ ثبات الف کے اور ملک یوم الدین بغیر الف کے دونون قراتین منقول ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے
لیکن اختلاف اسمین ہی کہ کونسی ان میں زیادہ ہی اور کونسی اولی تر ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی اور عبدالرحمن بن عوف اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم
روایت کرتے ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مالک یوم الدین ساتھ الف کے اولی تر ہی اور بلند تر ہی ساتھ ثواب کے اور قرات عاصم رضی اللہ عنہ کی یہی ہی
محمد بن شجاع بلخی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین مالک یوم الدین بیچ نماز پڑھا کرتا تھا کسی نے کہا ملک یوم الدین تر ہی بیچ بیچ تر ہی بہت بغیر الف کے ملک یوم الدین پڑھنا شروع
کیا ایکرات خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہی تو نے دس نیکیان اپنی کیون کم کرلی کلام اللہ کے ہر حرف پڑھنے مین دس نیکیان ہین پھر بیدار ہوئے وہی موافق عادت قدیم
کے مالک یوم الدین پڑھنا اختیار کیا اور ہر چند مالک ہر دنکا حداے عزوجل ہی لیکن تخصیص دن قیامت کی بایں معنی ہی کہ یہان ہر ایک کو دعوی ملک اور ملک کا ہی وہان
دعوے سبکے منقطع ہو جاوینگے ایک دعوی اوسی پروردگار عالم کا رہیگا چنانچہ فرماویگا لمن الملك اليوم لله الواحد القهار ابن مسعود اور ابن عباس اور حسن بصری
رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ دین بمعنی حساب ہی چنانچہ اور آیۃ مین ہی ذلك الدين القيم اور مجاہد اور ضحاک کہتے ہین کہ دین بمعنی جزا ہی چنانچہ وما
ادرىك ما يوم الدين مین ہی اور محمد بن کعب نے کہا ہی بمعنی توحید ہی چنانچہ الا لله الدين الخالص مین ہی اور حسن بن فضل کہتے ہین
کہ بمعنی خشوع اور خضوع ہی یعنی اس دن خضوع اور خشوع کا ہیگا خاشع خاضع ہونگے سب خداے عزوجل کیتئین چنانچہ فرمایا ہی وعنت الوجوه للحي القيوم پس مالک
یوم الدین شامل ہی ان سب معانی کو کہ دن قیامت کا روز شمار ہی اور بعد شمار کے جزا ہی اور خلق سب اس دن متواضع ہوگی اور سب موحد ہونگے اور نجات سب کی
ساتھ توحید کے ہوگی اِيَّاكَ نَعْبُدُ تجھہ ہی کو پوجتے ہین ہم پس ابن عباس کہتے ہین کہ نعبد بمعنی توحید ہی جسجگہہ قرآن مین ذکر عبادت کا ہی مراد اوس سے توحید ہی
اور جس مقام پر مذکور تسبیح کا ہی غرض اوس سے نماز ہی اور جسجگہہ پر مذکور قنوت کا ہی مراد اوس سے طاعت ہی اصل ایاک کی اویاک بمعنی واو کو ے کیا ہے کو بیچ ی کے
ادغام کیا ایاک ہوا وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اور خاص تجھہ ہی سے مدد چاہتے ہین ہم بیچ عبادت کے اور تمام مہمات کے اندو جگہہ کاف خطاب کا ہی اور نعبد
اور نستعین کے نہ کیا اسواسطے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین مبالغہ زیادہ ہی کہ اسکی معنی یہہ ہوئی تجھہ ہی کو پوجتے ہین ہم نہ سوائے تیرے کسی اور کو اور تجھی سے یاری
چاہتے ہین ہم ہر کام مین نہ سوائے تیرے کسی اور سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ دکھلا ہمکو راہ راست بیچ اعمال کے اور اقوال کے اور اخلاق کے کہ وہ راہ متوسط ہی
درمیان افراط اور تفریط مین اور غلو اور تقصیر مین یا یہہ معنی ہین کہ ثابت رکھہ ہمین اوپر راہ مستقیم کے کہ دین اسلام ہی اور سنت سید الانام ہی علیہ الصلوۃ والسلام چنانچہ
حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ثبتنا على الصراط المستقيم یعنی ثابت رکھہ ہمین راہ راست پر کہ دی ہی تو نے راہ ہمکو طرف اپنی طاعت کی
طاعت کی جبتک کہ زندگی کا دم ہی دم ہی تو ہمسے دنیا و شیطان کے اور وسوسے نفس کے ہمکو اپنی طرف بلا لیجیو الٰہی اسواسطے ہمین ثبات کا اور
ثبات ہدایت کے کہ ہمکو ثابت رکھہ اوپر راہ راست کے دنیا مین اور بیچ مین اور آخرت مین یعنی سب کامون کو اور پل صراط اسواسطے کہا کہ سلامتی فی الحال

دعا کی اور رد ہے ان لوگوں کا کہ منکر ہیں شفاعت کے کہ حقتعالی نے تمام مسلمانوں کو دنیا میں [illegible]
وسلم کو کہ محبوب رب العالمین ہیں شفاعت کرینگے گناہوں مومنین کے کہ معلم ہونا بالغیب ہے [illegible]
جس راہ پہ گئے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم صراط الذین راہ اون لوگوں کی [illegible] انعمت علیہم [illegible]
نبوت کے اور صدیقیت کے اور شہادت کے اور صلاحیت کے یا ادن لوگوں کی کہ ظاہر ان کا حکم ہے ساتھ احکام شریعت [illegible]
کیا اونکو معزز اور مکرم یا ہے وہ راہ مجھے بھی دکھا علیہم کا اشارہ طرف [illegible]
داخل ہیں انبیا و نہیں اور وہ مشرف ہیں ساتھ تجلیات ذاتیہ الہیہ کے کہ کمالات [illegible]
تجلیات صفاتیہ سے ہے اسواسطے نبوت بہتر ہے ولایت سے اور بعضوں نے کہا ہے [illegible]
خیال کیا ہے اونہوں نے کہ نبوت میں رو بخلق ہے اور ولایت میں توجہ بحق ہے اور توجہ بحق بہتر ہے توجہ بخلق سے [illegible]
الصلوٰۃ والتسلیمات کا لکھا ہے اور کروڑہا درجے اولی تر ہے اور افضل تر ہے اوس توجہ بحق سے [illegible]
ہیں تاکہ ہزاروں کروڑوں کو متوجہ بحق کردیں اور تجلیات ذاتیہ سے بہرہ ور ہیں [illegible]
رہتی ہے بالکل ادھر متوجہ نہیں ہوتے اور تجلیات صفات سے فیضیاب ہیں ولایت اونکی [illegible]
کمال دشوار ہے مگر بہ سبب اور وراثت انبیا کے اگر کسیکو نصیب ہوں سے حقتعالی [illegible] ذلک فضل
اللہ یؤتیہ من یشآء واللہ ذوالفضل العظیم دوسرے صدیقین ہیں [illegible] سب سے بلند تر ہے مقام
الہی میں تیسرے شہدا ہیں کہ راہ خدا جان دئے ہیں یا تو واسطے رواج اسلام کے کفار سے لڑ کر شہید ہوئے ہیں یا میدان محبت میں [illegible] شیطان [illegible]
مجاہدے ساتھ نفس کے کر کر موئے ہیں چوتھے صالحین کہ ساتھ تقوی اور پرہیزگاری کے آراستہ ہیں غیر المغضوب علیہم [illegible] ان لوگوں کی کہ غضب کیا ہے
اونکے بیچ کہ قبل وجود کے معرض غضب میں تیرے آئے ہیں اور اسی سبب سے وجود میں آ کر بیچ اس جہان کے [illegible]
نعت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم شیوہ کیا اور غیر بمعنی لا ہے ولا الضآلین اور نہ گمراہوں یعنے ان لوگوں کی کہ [illegible]
کے اور پڑے ہیں بیچ راہ تیرہ یا ہوں کی کہ بواسطے افراط کے بیچ شان حضرت عیسیٰ کے اور تفریط کے بیچ شان حضرت ختم المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام گمراہ
ہوئے ہیں بعضے کہتے ہیں مغضوب علیہم یہود ہیں اور ضالین نصاری ہیں آمین معنے اسکے یہ ہیں کہ قبول کیجیو دعا [illegible] داخل قرآن
میں نہیں ہے مگر بقول مجاہد رضی اللہ عنہ اور اتفاق ہے اسمیں کہ یہ ذکر بھی کہنا اسکا سنت ہے بعد فاتحہ کے چنانچہ حدیث میں ہے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن الحمد پڑھکر آمین کہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ کہو آمین اور اوسکی لغت میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ممدود و مخفف
ہے اور یہی مختار فقہا ہے اور یہی صحیح تر ہے چنانچہ شعر میں باندھا ہے کسی شاعر نے شعر یا رب لا تسلبنی حبہا ابدا [illegible] ویرحم اللہ عبدا قال
آمینا اور بعضے ممدود مشدد کہتے ہیں اور جو ممدود مخفف کہتے ہیں وہ الف ممدودہ کو بمعنی ندا کے کہتے ہیں اور یہ معنی کہتے ہیں کہ یا امین استجب دعائی
ای امین قبول فرما دعا میری آمین اسم حق سبحانہ تعالی کا ہے چنانچہ مجاہد نے کہا ہے اور جو مقصور و مخفف پڑھتے ہیں وہ بھی یہی معنی مراد رکھتے ہیں اور
کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ آمین خاتمہ الحمد للہ رب العالمین کا ہے کہ ختم ہوتی ہے ساتھ اسکے دعا [illegible] ابی زہیر النمیری رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ میں ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات چلا ایک شخص کے پاس آنحضرت پہنچے آواز دعا کی وہاں سے آتی تھی آپ کھڑے ہو گئے جب اس دعا
مانگنے والے نے دعا تمام کی فرمایا حضرت نے کہ ختم کر دعا کو ساتھ آمین کے اور مژدہ ہے ساتھ اجابت دعا کے اور ابن عباس کہتے ہیں کہ لفظ آمین کی بیچ
فلیکن کذالک پہلے ایسا ہی ہو جیو سورۂ فاتحہ کے [illegible] اور آدمی سوال اور حاجت میں [illegible] تو ویسا ہی ہے کہ وصف کیا
پہلے خیر اور آخر کی کہ سوال ہے میرا ویسا ہی ہو [illegible] لغت [illegible] یہود [illegible] تفسیر [illegible] توریت
میں لکھی تھی تو فخر کرتے تھے [illegible] اللہ تعالی نے [illegible] عطا کی آمین اس امت کو [illegible]

، یا لڑا و نہ نکو نہ دیا تہا کہتے ہین کہ حقتعالی نے تین چیزین اس امت کو عنایت فرمائین ہین اور کسی امت کو نہین دین ایک نماز جماعت کی دوسری السلام علیکم کہنا اور جواب اُسکا وعلیکم السلام دینا تیسری آمین کہنا بعد دعا کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو وقت کہ کہتا ہی بندہ آمین بخشتا ہی حقتعالی گناہ ماتقدم اوسکے　بیان لطایف اور نکات سورۂ فاتحہ　سمجھ لیجیے کہ لطائف اور نکات دو قسم ہین ایک تو جدی جدی آیت سے تعلق رکھتے ہین اور دوسرے یہہ ہین کہ متعلق مجموع ہین وہ جو جدی جدی آیت سے متعلق ہین اُنکا بیان بطور اختصار ہوتا ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ظاہر ہے کہ حق سبحانہ نے جمیع علوم چار کتابوں مین کہ توراۃ انجیل زبور فرقان ہین مندرج کیے ہین اور قرآن مجید حاوی ان سبکا ہی اور قرآن مین جو علوم ہین سورۂ فاتحہ مین وہ موجود ہین اور علوم سورۂ فاتحہ کے بسم اللہ مین اور بسم اللہ کے فقط ایک حرف با مین مندرج ہین پس سب کے سب علوم ایک اس حرف با مین مخفی ہین بایضاح اس ابہام کا اور اظہار اس اخفا کا یہہ ہے کہ مقصود سب علوم سے وصول بندہ بجناب قدس حق سبحانہ ہے اور بندہ بکمال دنائت اور آلودگی نجاسات طبعیہ مین گرفتار ہے اور ہوا و ہوس نفسانیہ مین پابند ہے اور حق سبحانہ بکمال نزاہت اور قدس ہے پاک اور منزہ سب سے پس طریق وصول کا اوس سے نہین ہے مگر ساتھ ذکر اسما اوسکے اور جپیدگی نام پاک اوسکی کی اور استغراق بیچ یاد اوسکے یہانتک کہ فنا فی المذکور ہو جاوے ہوس اور آرزو اور طلب اور جستجو ماسوی اللہ کی دور ہو جاوے اور دال اس جپیدگی پر حرف با ہی کہ موضوع واسطے الصاق و چسپیدگی کے ہے پس با مین خلاصہ مقصود حصول جمیع علوم ہے اور ابتدا تعلیم اطفال کی الف سے ہوتی ہے یہان ابتدائے کتاب خدا کے ساتھ حرف با کے واقع ہی اسواسطے کہ الف بسبب تطاول اور ترفع کے محل نظر رحمت الہی نہوا اور حرف با بجہت انکسار اور افتادگی کے مقبول جناب کبریا ہوئی **بیت** سرنگونی علو ہے کہ ہو نہ پایہ بلند ٭ رکھے نہ جبتلک اپنی نگین زمین پہ جبین ٭ حدیث مین وارد ہے کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ **بیت** پستی ہجر کے ہے بعد مرتبہ بلند وصل ٭ پہنچین جو زیر بام تو ہاتھ لگے کمند وصل ٭ اور قاعدہ ہے سلاطین کا کہ اپنی چیز و پر مہر لگا دیتے ہین تاکہ چور و سے محفوظ رہین اسی جہت گھوڑے اصطبل خاص بادشاہی کے ہوتے ہین اونپہ داغ ہوتا ہے کہ سارق دست تعدی دراز نکرین پس یہہ مضمون بسم اللہ مہر خاص الہی ہے جس کام کے پہلے یہہ پڑھی جاویگی تعرف شیطان سے وہ امن مین ہوگا لکھا ہی کہ جب حضرت نوح کشتی مین سوار ہوئے خوف غرق سے ہراسان ہونے لگے بسم اللہ مجریہا پڑھا نجے دیکھیے کہ آدھے اس کلمہ کے پڑھنے سے نجات پائی وقتیکہ کوئی شخص سارا اسے پڑھیگا کسطرح محروم رہیگا نجات سے **بیت** تجھکو اوفت سخن یہہ معلوم رہے ٭ نام جو اوسکا جپے کیونکہ وہ محروم رہے ٭ نقل ہے کہ ایک عارف نے بسم اللہ لکھکر وصیت کی تھی کہ کفن مین میرے رکھیو لوگون نے سبب پوچھا اونھون نے کہا کہ ایک فقیر نے کسی امیر کے بڑے محل کے دروازہ پر سوال کیا کچھ اندک چیز ملی تیشہ لاکر دروازہ ڈھانے لگا امیر نے پوچھا کیا کرتا ہی کہا کہ یا دروازہ لائق بخشش کے کر یا بخشش لائق دروازہ کے اور یہہ آیۃ دروازۂ کتاب اللہ کی ہے پس روز قیامت کو تجھے وسیلہ و اونپر حکم ہے کہ اسکے معاملہ رحمت کا درخواست کرونگا اور بسم اللہ مین انیس حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی انیس ہین ہر حرف پڑھنے سے بلا ایک کی اونمین سے دفع ہوتی ہے اور لکھا ہی کہ دن رات کی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعت کیواسطے پانچ وقت کی نماز ہے باقی انیس ساعتون کیواسطے یہہ انیس حرف ہین تا ہر نشست و برخاست اور حرکت و سکون مین ان انیس ساعتون کو ان انیس حرف سے معمور رکھے **بیت** ہر ایکدم مجھے تیری ہی یادگاری ہے ٭ گھڑی گھڑی بزبان تیرا نام جاری ہے اور کہا ہی کہ سورۂ برات مشتمل اوپر حکم قتل کفار کے تھی اس سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے مقرر کیا ہی کہ اللہ اکبر کہین بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہین اسواسطے کہ صورت ذبح صورت قہر ہے اور رحمت تقاضا اوسکا نہین کرتی پس ہر شخص کہ اس کلمہ رحمت کو ہر وقت و ہر آن ملاومت کرے تھوڑے سے تھوڑا استر بار تو البتہ بعد ہر نماز فرض کے پڑھے یقین ہے کہ غضب اور عذاب سے محفوظ اور رحمت اور ثواب سے محظوظ ہووے اور خواص اس آیۃ کا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو آدمی پاخانے جاوے بسم اللہ کہتے تا پردہ ہو جاوے درمیان شرمگاہ اوسکے اور نظر جنونکے یہانسے دریافت کیجیے کہ یہہ کلمہ حجاب ہوا درمیان شخص کے اور دشمنان دنیوی اوسکے تو درمیان شخص اور عذاب عقبی کے کیونکر حجاب نہوگا اور اسمین تین اسم کو اختیار کیا ہے تا ہر کام مین استعانت ان تین اسماسے حاصل ہو اور وجہ ان تین اسم اختیار کرنیکی یہہ ہے کہ ہر کام کارہائے دنیوی اور اخروی سے [illegible] کے موقوف ہے اول تو ہم آنا اسباب کا اسکام کے بیچ تصرفات اسم اللہ سے ہے کہ دلالت اوپر جمیع صفات کے فرماتا ہے دوسری ابقا اُن اسباب کی ابتدا کام سے انتہا تک یہہ مقتضائے صفت

رحمٰن ہی کہ بقائے عالم ساتھ اوسکے موقوف ہی تیسری ترتیب ثمرات احکام کے ساتھ حصول تمامی کے یعنے نماز سنت نبی کی برکت سے نیکی ایمان عین
فرمانا شان نزول سورۂ فاتحہ کا کہ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیرالمؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت کی ہی کہ یہہ سورہ مکے مین نازل ہوئی ہی اور کیفیت نزول کی یہہ ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خلوت مین گیا مین آواز سنا مینے کہ یا محمد
اور ایک شخص نورانی کو دیکھا مین نے اوپر تخت زرین کے درمیان آسمان زمین کے معلق اوس آواز سے ترس کھاکر بھاگا مین جب یہہ حادثہ مکرر ہوا تو ورقہ بن
نوفل سے کہ برادر عم زادہ حضرت خدیجہ کا تھا بیان کیا مین نے وہ مرد عالم توریت اور انجیل کا تھا علمائے نصاریٰ سے علم بہت پڑھا تھا اوسنے کہا کہ اب جو
آواز سنو تم تو بھاگیو مت کان رکھکر سنیو کہ کیا کہتا ہی اسیطرح کیا مینے جب آواز آئی کہ یا محمد کہا مینے لبیک کہا اوسنے انا جبرئیل وانت نبی ہذہ الامۃ
پھر کہا کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر کہا کہو الحمد للہ تا آخر سورۃ الحمد للہ یعنے تمام ثنا واسطے
تھا کہ زبان بندہ سے الحمد للہ کہا جاتا یعنے حمد کرتا ہون مین خدا کی لیکن آدمی اوسکی عاجز اس سے کہ حمد الٰہی کو جیسے مناسب ذوالجلال فوق الطاقات کی تکلیف ہو بندہ
باین عبارت فرمایا الحمد للہ یعنے کمال حمد حق اور ملک اسکی ہی خواہ بندہ قادر اوپر ادا اوسکی ہو یا نہو **فرد** حق وملک مالک برحق ہی کل حمد وثنا
رافت بیچارہ کو طاقت ادا کی ہو یا نہو + کہتے ہین کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ یا رب کیف اشکرک یعنے کیونکر ادا کرون شکر
تیرے بیسے بہا ہر اون اسواسطے کہ شکر کرنا میرا توفیق وتعلیم تیرے سے ہی اور یہہ انعام دوسرا ہی اوسپر شکر دوسرا کیا چاہیئے پس تسلسل لازم آتا ہی حق تعالیٰ نے فرمایا
کہ ای داؤد جو اپنے تئین تو نے ادائے شکر میرے سے عاجز جانا ادا شکر میرا کیا تو نے **بیت** عجز حمد جب قائل ہو قایل ما حمدناکا + سو گویا کہو کہ پھر تحمید مین نطق
اور انبیا کا + اور یہہ بھی ہی کہ اگر احمد اللہ کہتے تو دلالت کرتا کہ گویندہ حمد حق تعالیٰ کی کرتا ہی حالانکہ اوسکے جناب قبل عدم جانے کے محمود ہی اسواسطے
فرمایا الحمد للہ یعنے حمد اور ثنا لائق اوسکے ہی ازل سے ابد تک کوئی گو ہو وموجود ہو یا نہو **شعر** شایان حمد تو ہی اور لایق ثنا ہے + محمود ہی تو پیارے
حامد ہو نہ ہو کیا ہی + یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی ہر جگہہ تسبیح مقدم ہی اوپر تحمید کے اسیواسطے کہتے ہین سبحان اللہ والحمد للہ یہان تحمید کو کیون
مقدم کیا جواب اوسکا یہہ کہ تقدیم تسبیح کی تحمید پر اسوقت ہی کہ دونون کلام مین مذکور ہون یہان فقط تحمید مذکور ہی تسبیح نہین اور اکتفا کیا او پچھی کہ
اسمین بھی ایک وجہ ہی وہ یہہ ہی کہ مضمون تسبیح کا مضمون تحمید مین داخل ہی اسطرح سے کہ مضمون تسبیح کا یہہ ہی کہ ذات حق تعالیٰ کی اور صفات اسکی سب
نقصانات سے مبرا اور پاک ہی اور مضمون تحمید کا یہہ ہی کہ ہر کمال ونعمت کہ بیچ ذہن اور خیال انسان کے ہی سب اوس جناب مقدس سے ہی اور جو تمام کمالات
اور نعمتین خاص اسکی اعتقاد کرین تو لازم آیا کہ کوئی نقصان بیچ اوسکے نہو اور کہا ہی کہ لفظ الحمد للہ مین آٹھ حرف ہین بعدد دروازہ ہائے بہشت اور
حمد کو ساتھ دو چیز کے تعلق ہی اول ماضی سے کہ شکر نعمتہائے سابقہ اوسکے کلمے سے ادا ہوتا ہی دوسری مستقبل سے کہ یہہ کلمہ شکر ہی اور شکر تقاضای
مزید نعمت کرتا ہی لئن شکرتم لازیدنکم پس بموجب تعلق اول دروازے دوزخ کے حمد کہنے والے سے مسدود ہوے اسواسطے کہ مواخذہ اور عتاب
بسبب ادائے شکر کے نہ ہوا اور بموجب تعلق دوم کے مستحق کھلنے دروازہ ہائے بہشت کا ہوا **فرد** [illegible] رب العالمین کیواسطے + جنت ودوزخ کے
دروازے کھلین اور بند ہون + منقول ہی کہ ہنوز روح حضرت آدم کی تا بناف نہ پہنچی تھی کہ عطسہ آیا کہا الحمد للہ رب العالمین اور کلام اللہ مین
ہی کہ آخر کلام اہل جنت کا بھی الحمد للہ رب العالمین ہی پس فاتحہ عالم انسانی مین اور حمد کے کی ہی اور خاتمہ اس عالم کا بھی مین نے اور حمد کے کیا بندہ کو
چاہئے کہ اول اعمال اور آخر اعمال اپنے کو مقرون ساتھ کلمہ حمد کے کرے **بیت** چاہیئے بندہ کو جبتک ہی یہہ پابند حیات + رات دن حمد مولیٰ مین
کرے اور ورد لب الحمد للہ رب العالمین [illegible] رب کے معنے لغت عرب مین کئی آئے ہین یہان سب مناسبت رکھتے ہین **بیت** سب کا مالک ہی [illegible]
جانتے [illegible] حق تعالیٰ کی تمام عوالم [illegible]
مخلوق اسکی سب ہوئی [illegible]
بھی [illegible] مقام حمد کے ہی بلکہ [illegible]
حقیقتان [illegible]

اوسکے سے مثلاً نطفہ سے خون مخلوط ہوکر علقہ کیا اور علقہ کو منجمد کرکے مضغہ کیا اور مضغہ کو اعضاء مختلفہ دئے پھر افاضہ روح فرمایا اور بعضے بکو قوت
ملکیہ دی اسکے بخشی پھر روح کو ساتھ شریعت اور طریقت اور حقیقت کے مکمل کیا پس مستحق اکمل محامد کا ہوا اور تربیت دو قسم ہے ایک یہہ ہے کہ کوئی شخص
کسی چیز کو واسطے منفعت اپنے کے پرورش کرے تاکہ اوسکے کام آوے وہ چیز یہہ قسم تربیت کی شایان مخلوقات ہے کہ پابند اغراض حاجات ہیں اور دوسری
قسم وہ ہے کہ واسطے فایدے اوس چیز کے اوسے پرورش کرے یہی شان خالق کی ہے اسواسطے کہ رتبہ اوسکا بلند ہے اس سے کہ مخلوقات اپنے سے استکمال فرماوے
لہٰذا احادیث میں وارد ہے بیچ حق حق سبحانہ کے کہ ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء یعنے حق سبحانہ دوست رکھتا ہے الحاح کرنیوالونکو بیچ دعا کے
اور وارد ہے من لم یسئل اللہ یغضب علیہ جو نہ سوال کرے اللہ سے غضب ہوتا ہے اوسپر یہانسے معلوم کیا چاہیے کہ رب العالمین اکمل صفات
اوسکی ہے اسواسطے کہ ابتداء ظہور سے تا انتہاء وصول ہرکس بمعاد خود حیطہ تصرف میں اس اسم عظم کے ہے اور ہر نسبت اور ہر علاقہ کہ عالم میں دیدہ
بن سنو ہیں اسم مبارک کے انوار کا ہے اسیواسطے بعد اسم مبارک اللہ کے کہ دلالت اوپر تمام و کمال کے کرتا ہے اس اسم کو مقام حمد میں لایا کہ یہہ دال
ہے ما فوق التمام اور کمال پر اور جو کچھ کہ جہان میں دیدہ اور شنیدہ اور دریافتہ ہے دو حال سے باہر نہیں ہے یا واجب لذاتہ ہے یعنے وہ موجود کہ
بخود موجود ہے اور نہونا اوسکا محال ہے وہ ذات حق تعالیٰ کی ہے یا ممکن لذاتہ ہے یعنے وہ موجود کہ بخود موجود نہیں ہے بایجاد حق سبحانہ موجود ہوتا ہے
اور دونوں طرف وجود و عدم اوسکا برابر ہے پس یہہ قسم موجود ہوا ہے یا موجود ہوویگا اسکو عالم کہتے ہیں اور عالم مشتق علامت سے ہے اور اس قسم کا
اسواسطے عالم نام رکھا کہ علامت اسماء اور صفات الٰہی کی ہے کہ جو فرد ہے افراد عالم سے مظہر ایک اسم اور صفت کا ہے اور اجناس اور انواع اوسکی مظاہر اسماء کلیہ
اور صفات اطلاقیہ ہیں اور جو ہر فرد افراد عالم سے مظہر ایک اسم خاص کا ہے اسماء الٰہی سے پس عوالم اس حیثیت سے غیر متناہی ہیں لیکن اصول اور کلیات عالم کی
موافق اسکے کہ شرائع میں مقرر ہیں بیان کئے جاتے ہیں سمجھ لیجئے کہ جو کچھ کہ بیچ عالم کے موجود ہے یا ذات ہے یا صفات ہے ذات وہ ہے کہ وجود اپنے میں
محتاج اور چیز کے نہو مثل آسمان اور زمین اور صفت وہ ہے کہ وجود اپنے میں محتاج اور چیز کے ہو جیسے رنگ اور بو اور مزہ اور سوا اسکے اور ذاتکو
عرف میں معقولیون کے جوہر کہتے ہیں اور صفت کو عرض کہتے ہیں اور ذات دو قسم ہے جسم اور روح جسم وہ ہے کہ مقدار اور شکل معین رکھے اور اس
مقدار اور اس شکل کو چھوڑ سکے اور روح وہ ہے کہ مقدار اور شکل معین نہ رکھے باشکال مختلفہ اور مقادیر متفاوتہ ظاہر ہو اور جسم دو قسم ہے علوی
اور سفلی علوی بہت قسم ہے عرش ہے کرسی ہے سدرۃ المنتہیٰ ہے لوح ہے قلم ہے معدن بہشت ہے معدن دوزخ ہے ستارے ہیں ثوابت و سیارہ
آسمان ہفت گانہ ہیں اور سفلی دو قسم ہیں بسیط جیسے عناصر اربعہ کہ زمین ہے اور آب اور ہوا اور آتش ہے اور مرکب اور یہہ چار قسم ہے اسواسطے کہ جمیع
عناصر سے مرکب ہے یا بعض سے پہلے کو تام دوسرے کو ناقص کہتے ہیں مرکب تام منحصر تین عالم میں ہے عالم معادن عالم نباتات عالم حیوانات اور ہر ایک ان تین
سے مشتمل اوپر عوالم کثیرہ کے کہ تفصیل اوسکی کو بڑی تطویل چاہیے اور مرکب ناقص بھی تین قسم ہے بخار یعنے آب و ہوا اور غبار یعنے خاک و ہوا اور دخان
یعنے آتش و ہوا اور ان تینوں سے عوالم بہت پیدا ہوتے ہیں پس غبار محض سے کہ باوسکے کچھ مختلف الوان اور گرد باد پیدا ہوتا ہے اور بخار سے باران
برستا ہے اور جب بخار بلند تر جاتا ہے اور مقام سردی میں پہنچتا ہے منجمد ہوکر ژالہ و برف پیدا ہوتا ہے اور دخان سے برق اور صاعقہ اور شہب
اور ستارۂ دمدار پیدا ہوتا ہے اور جو بخار اور دخان منعکس ہوکر زمین میں محبوس ہوتے ہیں نیچے زمین کے بگولا اوٹھتا ہے اوسے زلزلہ کہتے ہیں اور
جو بخار زمین کے تلے مختبس ہو جاتے ہیں اور قوت ہوا سے باہر نکلتے ہیں چشمے جاری ہو جاتے ہیں اور اگر بخارات لطیف بسبب سردی کے درمیان آسمان اور
زمین کے اکٹھا ہو کے پٹتے ہیں پھر زمین پر جو گرتے ہیں اوسے شبنم کہتے ہیں اور اگر منجمد ہوکر درمیان آسمان اور زمین کے پراگندہ ہو جاتے ہیں اوسے صقیع
کہتے ہیں اور ہماری زبان ہندی میں پھل کہتے ہیں اور بعضے بلاد میں یہی بخارات لطیفہ قلیلہ منجمد ہوکر بہ رنگ شکر سفید اور سرخ زمین پر برستے ہیں اوسے
ترنجبین اور خشک انگبین اور شیرخشت اور من کہتے ہیں یہہ تین اقسام مرکب ناقص بحسب جریان عادت ہیں اور کبھی بطریق خرق عادت بھی چیزہاء عجیب و
گونان گون پیدا ہوتے ہیں اور درمیان آسمان و زمین کے معلق کھڑے رہتے ہیں اور کبھی سطح زمین پر گر پڑتے ہیں بیان اونکا اپنے مقام میں مذکور
ہے اور کتب عجائب کائنات الجو میں مسطور اور روح یا نیک محض ہے اوسے فرشتہ کہتے ہیں یا بد محض ہے اوسے شیطان کہتے ہیں یا مخلوط ہے

نیک و بد سے وہ دو قسم ہیں جن اور انسان بنی آدم اور جنت بھی عالم [illegible]
اور جیسا اور تشریح اس عالم کی مفصلاً حکمت میں ہے حاصل ہے یہ ایسا ہوا تو حاصلاً اول [illegible]
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سمجھ لیجیے کہ صفت رحمت کی حق سبحانہ تعالیٰ کے افعال سے [illegible]
عام اور خاص عام افاضۂ وجود ہے کہ ہر چیز جو اس سے نصیب پاتا ہے اور خاص [illegible]
صفاتی دو قسم ہے عام اور خاص عام بخشنا اوس چیز کا جو لائق ہر وجود کے ہے صفات [illegible]
فضل اور رونیز حاصل ہو پس یہاں معلوم ہوا کہ لانا رحمٰن اور رحیم کا [illegible] باوجود [illegible]
رحمت جو تسمیہ میں مذکور بھی ذاتی ہے اور یہہ رحمت جو یہاں مذکور ہے صفاتی ہے اور [illegible]
اقسام کے دو اسم تسمیہ میں لائے ہیں اور صفاتی بھی دو قسم ہیں عام اور خاص اسواسطے یہاں [illegible]
رحمٰن اور رحیم کا تسمیہ میں واسطے تسکین اس ہیبت کے ہے کہ ذکر اسم اللہ سے الحمد [illegible]
ہیں نا خوف مالک یوم الدین سے بیتاب ہوں ہیبت لطف فرما جو وہ رحمت سے [illegible]
اور جو کلام آئندہ میں مذکور عبادت کا ہے اور عبادت فعل شاق ہے پس ضرور [illegible] خوف [illegible]
کہتے ہیں اور سابق پیچھے سے ہانکنے والے کو اور ہر مقام میں دو اسم لانیکی وجہ یہی ہے کہ ایک لالت [illegible] امید [illegible]
اور دوسرا خواص کو اور کہا ہے کہ ابتدا ظہور عالم ساتھ رحمت خاص عام کے اور انتہا بھی ساتھ خاص [illegible]
کے ہے اور اسجگہہ طرف رحمت انتہائیہ کے اور یہہ بھی ہے کہ مبدأ اور منتہا سے عام و خاص ہے عام [illegible] خاص [illegible]
کہ منتہا سے حمد بھی دو قسم رحمت ہوں اسی تفصیل سے اور یہہ بھی ہے کہ اشارہ ہے [illegible] کامل اور تام ہو لیکن [illegible] سابقہ
بار تعالیٰ خواہ عام ہوں خواہ خاص نکر سکنے چہ جائے آنکہ موجب جزائے مزید ہو سکے مگر یہہ کہ دو قسم رحمت اور دوسری ساتھ [illegible]
جزائے مزید ہو عام واسطے مزید عام کے اور خاص واسطے مزید خاص کے اور یہہ بھی ہے کہ اشارہ ہے [illegible] کہ جیسی رحمت دنیائی دو قسم ہے عام کہ [illegible]
ہے اور خاص کہ تفصیلی ہے ایسی ہے رحمت آخرت کی دو قسم ہے عام کہ سبب نجات ہے اور خاص کہ سبب قرب ہے یا اشارہ طرف اسکے کہ رحمت حق تعالیٰ
کی سبب حمد اور [illegible] ہے بلا واسطے خاص واسطے حمد خاص کے ہے اور عام سبب حمد عام کے ہے اور وہی رحمت موجب عبادت ہے بواسطہ ملاحظہ مضمون
مالک یوم الدین عامہ برائے عبادت عاملہ اور خاصہ برائے عبادت خاصہ پس حمد کو ساتھ وحدانیت کے ضرور رہنا چاہیے اول یہہ کہ مقتضائے رحمت
ہے دوسری یہہ کہ مقصود عبادت سے ہے اور عبادت مقصود ہے خلق انسان سے اور خلق انسان مقصود ہے خلق عالم سے اور معانی تحقیقات رحمٰن
اور رحیم کی پیچھے تفسیر میں بھی کچھ کچھ مذکور ہیں بعضے جو سوائے انکے ہیں وہ یہاں لکھے جاتے ہیں ضحاک نے کہا ہے کہ رحمٰن اشارہ طرف نزول رحمت اسکی
کے ہے اوپر اہل آسمان کے اور رحیم اشارہ نزول رحمت حق ہے اہل زمین پر ابن مبارک نے کہا ہے کہ رحمٰن وہ ہے کہ جب اس سے سوال کرو دے
اور رحیم وہ ہے کہ جو اس سے کچھ نہ مانگو خشم میں آئے بعضوں نے کہا کہ نعمتہائے گوناگون دنیا و آخرت آثار رحمت رحمانی ہیں دفع بلیات و آفات
دارین بمقتضائے رحمت رحیمی ہیں اور ترتیب اسم اللہ و رحمٰن اور رحیم میں مناسبت تنزلی ہے بعضوں نے کہا ہے کہ رحمٰن دلالت کرتا ہے اوپر
ان نعمتوں کے کہ وصول و حصول انکا بندوں کی طرف سے مقصود نہیں ہے جیسی کہ زندگی دنیا اور قوت شنوائی اور بینائی کی عطا کرنا اور رزق دینا
اور رحیم دلالت کرتا ہے اوپر ان نعمتوں کے کہ گمان آدمی کا اور آدمیوں سے حاصل کرنیکا بھی ہوتا ہے جیسی تشخیص مرض کی اور معالجہ بدو العلاج بعینہ
اور ہلاک اور اعانت امور معاش اور معاد میں پس گویا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں رحمٰن ہوں نطفۂ گندہ کو تم میرے حوالے کرتے ہو میں اسے
مرد خوش قامت خوبصورت بنا کر تمھیں عطا کرتا ہوں اور تخم خشک پوسیدہ کہ مجھے سونپتے ہو درخت باشاخ و برگ و بار تیار کر کے تمھیں دیتا
ہوں اور میں رحیم بھی ہوں کہ جو کچھ باپ ماں خداوند مالک استاد طبیب عطا اور آقا مرتی سے چاہیے ہو مجھ سے توقع رکھو سمجھ لیجیے کہ جو چیز دنیا

اور آخرت مین بھی ایسی ہی ہے مانند اسکے پس قسم اول یہہ ہے کہ نافع بھی ہے اور ضروری بھی ہے جیسے نفس دنیا مین لذات ایک خطہ منقطع ہو مباہ
او مثل معرفت الٰہی آخرت مین لذات الجنہ لذت زائل ہو منہ سبب عذاب ابدی ہو قسم دوسری یہہ ہے کہ نافع ہے ضروری نہین جیسے دنیا مین مال اسباب اور
اکثر علوم و معارف اور لذت نوافل اور طاعات آخرت مین قسم تیسری یہہ ہے کہ ضروری ہے اور نافع نہین جیسے آفات اور امراض دنیا مین اور اس
قسم کا آخرت مین نظیر نہین ہے قسم چوتھی یہہ ہے کہ نہ نافع ہے نہ ضروری جیسے فقر دنیا مین اور عذاب آخرت مین پس جو کہ نافع ہے خواہ دنیا مین ہو
خواہ آخرت مین بمقتضائے رحمت خاص ہے اور جو ضروری ہے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین بمقتضائے رحمت عام ہے کہ بہ نسبت تمام عالم کے متعلق
ہے اور جو نہ نافع ہے نہ ضروری دنیا مین اور آخرت مین بھی رحمت اضافی ہے تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ اگر دنیا مین فقر نہو تو غنا اور لوازم
غنا یا دشاہت اور امارت کی قدر نہ ہوتی اسواسطے کہ سب کیلئے کسی سے احتیاج نہو تو سرانجام کام اسکے مین اپنے آپکو کیون ذلیل کرے اور
اوقات اپنی اوسکی اطاعت امر و نہی مین کیون صرف کرے پس یہہ سب انتظام کار برہم ہو جاوے خلقت انسانی مثل جانورون کے پراگندہ اور
منتشر ہو پس رحمت اضافی حق تعالی کہ ہر منصب اور ہر مرتبہ اور ہر حرفت اور ہر صفت سے متعلق ہے مقتضی فقر و احتیاج اور طروق امراض و
مصائب و آفات کی ہوتی ہے فرض کیجیے کہ اگر عالم مین چور نہو تو پاسبان کیا درکار ہے اور اگر مرض نہو تو طبیب اور عطار اور جراح اور سالوتری
معطل ہین اور فقر و احتیاج نہو تو بادشاہ بے سپاہ کے اور امیر بغیر خدمتگار کے اور تاجر بے گماشتہ کے اور منصدی بغیر بیگار کے کیا کرین یہان
قیمت رحمت الٰہی کی واضح ہوتی کہ ہیچ مدار اور آفت کے یکنون مخفی ہے اسیواسطے آفات اور بلا کو ابہہ دائر تمام عالم مین پراگندہ کیا ہے بہت
بادشاہ ذو الاقتدار ایسے ہین کہ امراض مین گرفتار ہین اور محتاج اطبا اور عطارون اور دوا سازونکے ہین اور بہت فقیر ہین کہ کسیکا خوف نہین رکھتے
یا من تمام گذرانتے ہین حاجت لشکر و پاسبانکی نہین رکھتے اور بادشاہ اور امیر اور وزیر پر رشک کھاتے ہین پس مرض بادشاہ رحمت ہے عظیم
بیچ حق اطبا کے اور فقرا اور احتیاج طبیبونکا رحمت ہے عظیم بیچ حق بادشاہونکے اسی پر قیاس کیجیے جمیع بلیات و آفات کو کہ ظاہر خلاف رحمت معلوم
ہوتے ہین اور ایسی شکلونمین انواع رحمت کے نہین دیکھ والا فہ دانظام ظاہر ہوا و صفت قہر و غضب بے مظہر رہتے یہان نکتہ ہے لطیف کہ حضرت مریم
رضی اللہ عنہا کو رحمت دی کہ سبب نجات انکی کاملین کفار فجار سے ہووے چنانچہ قرآن مجید مین ہے ولنجعلہٗ اٰیۃً للنّاس ورحمۃً منّا اور جمیع
امت مصطفویہ کو رحمت عمدہ تر عنایت کی چنانچہ فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین پس کیا بعید ہے کہ بسبب اس رحمت کے عذاب
و رنج سے خلاص ہوں مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ سمجھ لیجیے بمقتضائے عدالت فرق ہے درمیان محسن اور بدکار کے اور مطیع اور عاصی کے اور
موافق اور مخالف کے اور یہہ فرق ظاہر نہین ہوتا مگر بیچ روز جزا کے اسواسطے کہ اگر دنیا مین نیکونکو نعمت اور دولت اور عافیت دے اور بدونکو
فقر اور مصیبت واسطے کرے تو آدمی بالطبع راہ نیکی کی اختیار کرین اور بدی سے پرہیز کرین واسطے طمع حصول دولت اور عافیت کے اور جہت ایمان
کی درمیان نرہے پس امر تکلیف برہم ہو جائے اور اعمال نیک اور کام اچھے بے اختیار آدمیونسے باضطرار ظہور مین آوین نہ بحکم الٰہی لہذا روز جزا
کو روز عمل سے جدا کیا ہے تا حقیقت تکلیف اور معاملہ امتحان ساتھ ہمارے متحقق ہو اور یہان دو قرأت متواترہ صحیحہ ہین مالک اور ملک اور یہ
دونون طریق سے پڑھنا درست ہے لیکن علما کو بیچ ترجیح ایک کے اوپر دوسرے کے گفتگو ہین ہین جو کہ مالک پڑھتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہہ قرأت راجح
ہے بچند وجہ اول دلائل ترجیح مالک اور ملک کے پڑھنے کی یہہ ہے کہ مالک عام ہے ساتھ آدمیونکے اور غیر آدمیونکے بھی متعلق ہوتا ہے بخلاف ملک
کے اور بادشاہت کے کہ خاص ساتھ آدمیونکے ہے دوسری یہہ ہے کہ مالک کو اوپر مملوک کے کمال قدرت ہوتی ہے اگر چاہے مملوک کو بیچڈالے
چاہے بخشدے بخلاف بادشاہ کے کہ اسقدر رعیت پر قدرت نہین رکھتا تیسری یہہ کہ نسبت مالکیت کی قوی تر ہے نسبت بادشاہت کی سے اسواسطے
کہ مملوک کو ملک مالک سے باہر آنا ممکن نہین اور رعیت کو ممکن ہے کہ اپنے تئین رعیت گری بادشاہ کے سے باہر لے آوے چوتھی یہہ کہ علو مرتبہ مالک کا
اوپر مرتبے مملوک کے افزونتر ہے علو مرتبہ بادشاہت کے اوپر رعیت کے اسواسطے کہ مملوک بیچ حالت دون اور کمینہ پن کے پست تر ہے رعیت سے
پس تسلط اور قہر مالکیت مین زیادہ ہے بادشاہت سے پانچوین بندیکو خدمت سیدکی واجب ہے اور رعیت کو خدمت بادشاہ کی واجب نہین

جھی بندہ بغیر اذن خاوند کے کچھہ نہین سکتا بخلاف رعیت کے بدون پروانگی بادشاہ کے بہت باب کام انجام پاتا [illegible]
طمع خاوند لینے سے لازم ہے اور بادشاہ کو بالعکس رعیت سے طمع ہوتی ہے آٹھوین یہہ کہ بادشاہ [illegible]
اور ہیبت اور سیاست کی اور بندیکو اپنے مولی سے طلب خوراک کی اور پوشاک کی اور [illegible] تربیت کی [illegible] مالک
اقرب با بندہ ہے اور آدمی کو احتیاج ساتھ عفو اور تربیت کے اور رأفت اور رحمت کے زیادہ تر ہے احتیاج [illegible] سیاست اور عدل اور
انصاف سے چنانچہ حدیث قدسی مین وارد ہے یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ
فاستکسونی اکسکم یعنے اے بندو میرے سب تم گرسنہ ہو مگر جسکو کہ مین کھلاؤن پس طلب طعام کی کرو مجھسے تا کھلاؤن [illegible]
بندو میرے سب تم برہنہ ہو مگر جسکو کہ مین پہناؤن پس طلب پوشش کی کرو مجھسے تا پہناؤن [illegible] بادشاہ [illegible]
توہیرا اور ضعیف اور شکستہ حال اور مریض اور عاجز پر نظر رحم نہین کرتا ہے اور مالک جو [illegible] غلامون اپنے کا [illegible]
بوڑھے ہونیپر زیادہ تر رحمت فرماتا ہے اور ساتھ معالجے اور رعایت کے مشغول ہوتا ہے [illegible]
ایک حرف زائد رکھتا ہے ملک سے پس ثواب اسکا زیادہ تر ہوا گیارہوین قیامت مین بادشاہت [illegible] مالک [illegible]
خدا کے نہوگا بارہوین بندیکو اپنے مولی کے ساتھ ایک اتصال ہے قوی تر اس اتصال سے کہ رعیت کو بادشاہ کے ساتھ ہوتا ہے اسواسطے [illegible]
مذکور ہے کہ خاوند غلام نے نیت سفر کی یا نیت اقامت کی کی غلام بھی باعتبار مقیم اور مسافر ہوجاتا ہے بخلاف رعیت کے [illegible] لفظ ملک کا [illegible]
وہ کہتے ہین کہ ہر بادشاہ مالک ہے اور ہر مالک بادشاہ نہین ہے پس وصف بادشاہی کا بہتر وصف مالکیت سے ہے اور حکم بادشاہ کا اوپر مالک کے
نافذ ہے اور حکم مالک کا پادشاہ پر نافذ نہین اور سیاست پادشاہ کی اقوی اور اتم [illegible] مالک [illegible] ایک بادشاہ کے نہین
ہوسکتے اور مالک بہت شہر مین موجود ہوتے ہین اور پادشاہ سوا ایک کے نہین ہوتا اور لفظ رب العالمین [illegible] مالکیت [illegible]
اگر اس جگہہ لفظ مالک کا پڑھین تکرار لازم آوے اور یہہ بھی ہے کہ لفظ مالک کا اسماء حسنی مین واقع ہے کہ ایک کم سو نام [illegible] کے حدیث مین
وارد ہین مالک انمین نہین ہے اور مالک الملک جو واقع ہے بمعنی ملک ہے اور یہہ بھی ہے کہ لفظ ملک کا آخر قرآن مین مذکور ہے ملک الناس
اور ختم کلام کا اوپر چیز اشرف کے ہوتا ہے پس افتتاح کلام کی بھی ساتھ اسکے مناسب ہے اور اطاعت پادشاہ کی اوپر [illegible] کے واجب ہے اور اطاعت مالک
واجب نہین ہے مگر اوپر مملوکون اونکے یہہ ہین وجوہ قراتون کی کہ مذکور ہوئین اور یوم عرف مین ابتداء طلوع آفتاب سے تا غروب کو کہتے ہین اور
شرع شریف مین طلوع صبح صادق سے تا غروب آفتاب ہے اور کبھی بمعنی مطلق وقت کے آتا ہے خواہ رات ہو خواہ مہینہ خواہ برس جیسے کہتے ہین
بیت جسدن کہ تم آؤگے ہمارے بر مین :: تو ہمکو یہہ ہوگا او روزہ ہوگا حاصل :: یعنے وقتیکہ تم آؤگے اور جیسے کہتے ہین روز خندق مین یہہ اتفاق
ہوا اور روز صفین جنین مین ایسے ایسے وقایع واقع ہوئے حالانکہ یہہ مدتین ہین مہینوں کی اور برسونکی پس یہان جو ساتھ دین کے اضافت فرمائی سے
معلوم ہوا کہ مراد مطلق وقت ہے اور حد اسوقت کی ابتدائے نفخہ ثانیہ سے وہانتک ہے کہ اہل بہشت بہشت مین اور اہل دوزخ دوزخ مین مستقر
ہونگے اور ہر چند اسمین وقایع بسیار اور حالات بیشمار واقع ہونگے لیکن جو مقصود سب سے واقع جزا ہے اسواسطے اس روز کی اضافت طرف
دین کے فرمائی کہ بمعنی جزا ہے اور سمجھ لیجئے اس سورۃ مین دو مضمون ہین اول حمد و ثنا کہ زبان بندے سے جناب الہی مین معروض ہوتا ہے دوسری خواہش
مطلب کہ بعد از القائے حمد و ثنا منظور ہے اور اس سورۃ مین پانچ نام ہین حق تعالی کے اللہ رب رحمن رحیم مالک یوم الدین ان پانچون نامونکو
ساتھ دونون مضمون کے کمال ارتباط واقع ہے اسواسطے کہ حمد اول باعتبار کمال ذاتی حق تعالی کے ہے کہ مفاد لفظ اللہ سے ہے پھر باعتبار اضافت
وجود اور توابع وجود کے ہے کہ مفاد اسم رب کا ہے پھر باعتبار نعمت تیسیر اسباب معاش اور بقا کے ہے بیچ دنیا کے کہ لفظ رحمن سے مفہوم ہے پھر باعتبار
توفیق اصلاح معاد کے ہے کہ مضمون رحیم ہے پھر اوپر نعمت جزا کے ہے کہ مرتب ہے اوپر کمال حمد و شکر کے یا اجلال اسکے کہ مقتضائے مالک یوم
الدین ہے اور وہ چیزین کہ سوال جنکے منظور ہے کئی چیزین ہین اول عبادت ہے کہ وہ مقتضائے الوہیت ہے دوسری استعانت ہے کہ وہ مقتضائے

ربوبیت ہے انہیں کی شان ہدایت ہے اور وہ مقتضائے رحمانیت ہے چوتھی استقامت راہ ہے کہ وہ مقتضائے رحمت ہے پانچویں انعام ہے کہ وہ مقتضاء
مالکیت ہے لیکن نزدیک استقامت کے چنانچہ غضب بھی مقتضائے مالکیت ہے بیچ صورت عدم استقامت کے اور یہہ بھی سمجھ لیجیے کہ وجہ تخصیص ان
پانچ اسم کی ساتھ تعلق حمد کے اسطور سے ہے کہ حمد اور ستایش درمیان آدمیوں کے واسطے ایک کے ان چار وجہ سے ہوتی ہے اوّل اوپر کمال ذاتی محمود
کے کہ وہ صاحب احسان ہووے دوسری وصول احسان محمود کیجا تیسری طمع اور توقع احسان کی اس سے چوتھی خوف اور ترس غضب اسکے سے پس
کمال ذاتی کو ساتھ اسم ذات کے یعنے لفظ مبارک اللہ کے کہ دلالت اوپر استجماع کمال کے کرتا ہے بیان فرمایا اور وصول احسانکو باافاضہ وجود اور
توابع وجود کے ساتھ لفظ ربّ العالمین کے ارشاد کیا اور اصلاح معاش اور معاد کو کہ جناب الٰہی میں ہر بندہ متوقع ہے ساتھ دو لفظ رحمٰن اور
رحیم کے واضح کیا اور خوف و ترس کو روز جزا سے ساتھ مالک یوم الدین کے دلالت کردیا پس گویا یہہ ارشاد ہوا کہ اگر بسبب تعظیم میری بجہت کمال
ذاتی میرے کے کریں تو میں بھی شایان اسکا ہوں کہ نام میرا اللہ ہے اور اگر بسبب اعطائے وجود اور توابع وجود کے ثنا میری کریں تو بھی سزاوار اسکا
ہوں میں کہ رب العالمین صفت میری ہے اور اگر بجہت توقع اور احسان میرے کے بیچ دنیا اور آخرت کے ستایش میری کریں تو بھی بجا ہے کہ رحمٰن اور
رحیم ہوں میں اور اگر بملاحظہ خوف عقاب حمد کریں میری تو بھی روا ہے کہ مالک روز جزا ہوں میں اور کہا ہے کہ تخصیص ان پانچ اسم کی اسواسطے
ہے کہ نعمتہائے عمدہ اوپر آدمی کے آثار سے ان پانچ اسم کے ہیں اسطرحسے کہ اوّل اسکو نہانخانۂ عدم سے بمقتضائے الوہیت ظہور میں لایا پھر بانواع
نعم بمقتضائے ربوبیت پرورش کیا پھر عصیان اور عیب اسکے دنیا میں مستور رکھے اور فضیحت نہ کیا کہ مقتضائے صفت رحمانیت ہے پھر گنجایش توبہ
کی دی اور اگر توبہ کرے قبول فرماتا ہے اور آمرزش کرتا ہے کہ مقتضائے صفت رحیمی کے ہے پھر موافق اعمال اسکے جزا دیگا کہ مضمون مالک یوم الدین
کا ہے اِیَّاكَ نَعْبُدُ تقدیم مفعول کی نزدیک اہل عربیت کے مفید اختصاص ہے یعنے کسیکی سوا تیرے عبادت نہیں کرتے ہم اور لفظ نعبدک سے یہہ
اختصاص مفہوم نہیں ہوتا ہے اور وجہ اختصاص عبادت کی ساتھ اس ذات مبارک کے یہہ ہے کہ حقیقت عبادتکی نہایت تذلل ہے واسطے نہایت تعظیم غیر
اپنے کے جو باختیار صادر ہوا اور جو تذلل باضطرار ہو وہ عبادت میں محسوب نہیں اور حقیقت عبادت کی بالبداہت لیاقت اسکی نہیں رکھتی کہ واسطے کسیکے
کی جاوے سوا اسکے کہ جسکے نہایت انعامات اوپر ہووینگے اور وہ ذات نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی اور تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ بندیکی تین حالتیں ہیں ماضی
حال مستقبل ماضی میں بندہ معدوم محض تھا اسکو کتم عدم سے ساتھ تشریف وجود کے مشرف کیا وقد خلقتك من قبل ولم تك شيئا پھر حالت
نطفگی میں مردہ تھا زندہ کیا كنتم امواتا فاحياكم پھر جاہل تھا اسکو تعلیم فرمایا اور اسباب علم کے کہ حواس اور عقل ہیں اسکو بخشے اخرجكم من بطون
امهاتكم لا تعلمون شيئا وجعل لكم السمع والابصار والافئدة اور زمانۂ حاضر میں پس حاجات اسکی حد شمار سے زیادہ برلاتا ہے اور انعامات
اور احسانات جو کہ باہر بیان سے سوا ہیں اور باوجود انواع تقصیرات اور نافرمانیوں کے کہ دمبدم اس سے صادر ہوتے ہیں رفع حاجات اوسکی میں فضل
اور احسان اپنا منقطع نہیں کرتا اور زمانۂ مستقبل میں پس ابتدائے موت سے تا وصول بجنت متوقع انعام کا اور حفظ کا اقسام عذاب اور عقاب سے
محض اوسی جناب سے ہے پس بندہ کو کسی حالت میں احوالات سے پناہ اور بھروسا سوا اس ذات کے نہیں ہے پس مستحق عبادت بندہ وہی ذات
پاک ہے نہ غیر اور جو چیز ہے یا تو انتفاع اوسکا نقد وقت ہے جیسے آفتاب مہتاب دریا کوہ اور مانند اسکے کہ انکا نفع نہ قبل وجود کے نہ بعد
وجود کے ہوگا یا نفع اسکا زمانۂ ماضی میں پہنچکر منقطع ہوگیا مثل آبا اجداد کے اور شیر پلانے دائیونکے یا توقع نفع کی اسکے زمانۂ آیندہ میں
ہے مثل امداد ارواح طیبہ کے اور وہ ذات کہ نفع اسکا تینوں حالت میں بندیکا احاطہ کرے وہ نہیں ہے مگر ذات مبارک اللہ کی اور علاوہ
اسکے یہہ ہے کہ جو ماسوا اللہ کے ہے وہ ممکن اور فقیر ہے محتاج جناب مبارک اسکے کا اور ہر محتاج اپنی حاجت میں گرفتار ہے پس فائدہ ہرچہ
میں غیر کو غنی مطلق درکار ہے اور غنی مطلق کہ رافع حاجات ہر مخلوق ہو نہیں سکتا ہے کوئی مگر وہی پس استحقاق عبادت منحصر بیچ ذات اسکے
ہوا لہذا فرمایا وقضى ربك الا تعبدوا الا اياه اور بعضے ملاحدہ بطریق شبہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ غنی مطلق ہے چنانچہ ہماری عبادتکی
ہمکو کچھ بھی کیا ضرور ہے کہ بیفائدہ مشقت اٹھائیں اور عبادت کریں اسکی متفق علیہ صحیح دیا لیکن یہہ کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ حق تعالے

بسبب کمال ذات اور صفات اور افعال اپنے کے تقاضا اسبات کا کرتا ہی کہ جو کوئی خالی نقصان سے ہو واسطے اوسکے مذلل کیے اور ثنا اور
تعظیم اوسکی بجالاوے واسطے رعایت حکمت کے کہ وضع ہر شی کی موضع اپنے مین چاہئے پس ایجاب عبادت منافات حکمت ہی نہ باعث انتفاع اور اجازت
اور ظاہر ہی کہ ہر کمال تقاضا کرتا ہی کہ مقابل اوسکے صاحب نقصان تذلل اور پستی کرے اور الا مساوات نقصان اور کمال کی لازم آتی ہے اور یہ
مخالف حکمت کے ہی اسی سبب سے ہی کہ ہر صاحب کمال کو دنیا مین ارباب مراتب دون تعظیم و تکریم رکھتے ہین اور ایاک نعبد کو بعد رب العالمین
مالک یوم الدین کے ہی کہ عقب مین اوسکے لائے جواب عبادت کے تین درجے ہین اولی یہہ ہی کہ واسطے طمع ثواب آخرت کے واقع ہو کہ حور اور قصور
اور جنات اور انہار وہان ملینگے حقیقت مین مبادلہ ہی اسواسطے کہ ہر عاقل بیقین جانتا ہی کہ دنیا اور لذائذ اور امتعہ اسکے سب فانی ہین اور
جہان دوسرا کہ اشرف اس سے اور باقی ہی وہ پیش آمدنی ہی پس اسکے حاصل کرنیکے واسطے اس عالم فانی سے اوقات عمر اپنی صرف کرے اور لذائذ
اسکے چھوڑ چھاڑ کر متوجہ طرف اس باقی کے ہو اور عمر اپنی صرف بیچ عبادت کے کرے اور ثمرہ اس شجرہ عبادت کا حاصل نہین ہوتا مگر روز جزا مین
دوسرا یہہ ہی کہ واسطے خوف عقاب کے ہو کہ انبیا قاطبۃ اگر ڈرا گئے ہین کہ جو بندہ عبادت نکریگا مستوجب عقاب کا ہوگا اور خبر ایک شخص کی جو صادق
اور امین ہو تو مفید یقین ہوتی ہی چہ جائے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران صادق کہہ جائین پس یہہ عبادت مثل غلام کی اطاعت کے ہی کہ خوف سے
چار ناچار خدمت مین اپنے خاوند کی حاضر رہتا ہی اور ظہور ثمرہ اس عبادت کے کہ خلاص اور نجات ہی وجوہ عذاب اور عقاب سے نہین حاصل
ہوتا مگر روز جزا مین تیسرا یہہ ہی کہ واسطے مشاہدہ حق کے واقع ہو یہہ اعلی سب درجات کا ہی اسیواسطے نیت نماز مین یہی تعلیم فرمایا ہی اصلی للہ
اور لثواب اللہ اور للخلاص من عذاب اللہ نہین تعلیم کیا اور حقیقت مین رابطہ کہ درمیان خدا اور بندے کے واقع ہی قطع نظر ثواب اور
عقاب سے تقاضا عبادت کا کرتا ہی اور الوہیت موجب عزت اور ہیبت ہی اور عبودیت مقتضی خشوع اور ذلت اور ظاہر ہی کہ مشاہدہ
حق تمام نہین ہوتا مگر اسی روز مین دنیا کے مشاہدہ کو اس مشاہدے سے کچھہ نسبت نہین اگرچہ والیان شوق نے کہا ہی بیت امروز چون جمال تو بے پردہ ظاہر
ست + درحیرتم کہ وعدۂ فردا برای چیست + اسواسطے ایاک نعبد کو مرتب اوپر مالک یوم الدین کے کیا اور ذکر معبود کو مقدم فرمایا تا
موجب حشمت اور اجلال کا ہو اور عبادتین التفات جیب و راست نہ ہی چنانچہ مشہور ہی کہ ایک پہلوان نامی کسی مرد دون سے کشتی کرتا تھا بیچ
کشتی مین کسی نے کہدیا اس دون کو کہ ای فلانے کچھہ جانتا ہی تو کہ یہہ کون ہی فلان استاد پہلوان اور استاد ہی بمجرد سننے کے وہ گر پڑا اور مغلوب ہوگیا
سمجھہ لیجئے کہ جو نام استاد پہلوانون کا اس مرتبہ پر موجب خشیت اور اجلال کا ہوا نام اوس قوی متین کا کسقدر سبب خشیت اور اجلال کا ہووے
اور جب نام حقتعالی کا قبل عبادت سے یاد کیا حضور معنوی محبوب کا حاصل ہوا اور عاشق کو حضور محبوب مین کچھہ کلفت مدرک اور محسوس نہین ہوتی
پس بندہ حضور مین محبوب اپنے کے کچھہ کلفت اور ملال نہ ہم پہنچائے اور بشوق و ذوق ادا کرے اور خاصیت ذکر الہی کی ہی کہ شیطان دل سے
بھاگتا ہی ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطن تذکروا فاذا ہم مبصرون پس بندہ کو چاہئے کہ قبل عبادت کے ذکر معبود کا
بجالاوے تا شیطان کہ دزد عبادت ہی ساتہ کسل اور غفلت کے نقصان نکرے اور عبادت اوسکی محفوظ رہے اور جاننے کہ عبادت کرنیوالا ایک
ہی اور صیغہ نعبد واسطے جمع کے ہی یعنے عبادت کرتے ہین ہم اب اختیار کرنا اس صیغے کے کیا نکتہ ہی نکتہ یہہ ہی کہ بندہ عبادت ناقص اپنی کو ساتھ
عبادت کاملین عابدونکے مخلوط کرکے حضور اقدس مین عرض کرتا ہی تا بموجب کرم تمیز عباداتین نکرے اور کل کو رد نقصان بعض سے نفرماوے اور
ہمراہ عبادت انبیا اور اولیا کے بلکہ ملائکہ کی عبادت ناقصہ بھی مقبول ہو چنانچہ فقہ مین مذکور ہی کہ اگر کوئی دو چیزین ایک قیمت کو بیچے اور بعضی انمین
ناقص اور بعضی جید ہون تو خریدار کو نہین روا کہ بعضی کو لے اور ناقص کو پہیر دے بلکہ یا سبکو قبول کرے یا سبکو رد کرے اور بیان معاملہ ارحم
الراحمین کے ساتھہ ہی رد کرنا مقصود نہین ہی پس سبکو قبول فرماویگا بیت [illegible] + [illegible] پس قبول ہی کرتا جو کہ
[illegible] اور یہہ بھی ہی کہ صیغہ جمع لانے مین [illegible] نماز جماعت کے کہ [illegible] عبادت کا تمام جماعت ہی اور بدون جماعت
عبادت ناقص ہوتی ہی اور یہہ بھی ہی [illegible] ایک نعبد کے [illegible] ہی

کہ مین ایک بندہ ہون بندہ دن تیرے لیے یہہ مضمون کمال مناسب ادب ہے وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ حقیقت استعانت کی طلب معونت ہے اور معونت
اوپر کام کے چار قسم ہے اوّل یہہ کہ قدرت اوپر کام کے بخشتا ہے دوسری اس کام کو آسان کرتا ہے تیسری اوس کام کے نزدیک کرتا ہے چوتھی
اوس کام پر مستعد کرتا ہے اور رغبت دیتا ہے مثلاً عقل اور شعور اور ہاتھہ پانون بخشنا واسطے عبادت کے قسم اوّل سے ہے اور رفع موانع
اور فراغ خاطر دینا قسم ثانی سے ہے اور داعیہ اوسکا دلمین ڈالنا اور حسن اوسکو بیچ نظر عقل کے جلوہ دینا اور لذت عبادت کی اور انشراح خاطر
کی زیادہ کرنا قسم ثالث سے ہے اور مرشد کو انبیا اور اولیا سے پیدا کرنا کہ دمبدم ساتھہ ہے اور نصیحت کے تاکید اوپر عبادت کے کرین اور حرص
دلانا قسم رابعہ سے ہے اور تقدیم ایاک کی نستعین پر یہان مفید حصر اور اختصاص ہے یعنے غیر تیرے سے استعانت نہین رکھتے ہم اور یہہ استعانت
یا خاص ہے واسطے عبادت کے یا عام ہے بیچ تمام امور دنیا اور آخرت کے اگر خاص ہے تو سر استعانت مین یہہ ہے کہ عبادت ہر چند کسب
اور عمل بندہ کا ہے لیکن بندہ پابند خواطر نفسانی ہے قدم راہ عبادت مین نہین رکھہ سکتا بدون اعانت الہی کے اور نفس جو چیز فی الحال نافع
ہوتی ہے وہ اختیار کرتا ہے اور عواقب امور اس سے پوشیدہ ہین اور عقل چاہتی ہے کہ جسکا مآل اچھا ہو وہ اختیار کیا چاہیے پس آپسمین
کشاکش رہتی ہے اور تنازع غالبا لشکر ہوا غلبہ کرتا ہے اور منجر بہلاکت قلب ہوتا ہے اور دفع اس لشکر کا ممکن نہین مگر بعون الہی اور یہہ
بھی ہے کہ عبادت آسان نہین ہوتی مگر بعد دفع عوائق اور وہ چار چیزین ہین دنیا اور خلق اور شیطان اور نفس اور یہہ بھی ہے کہ ممکن نہین مگر
بعد دفع عوارض اور وہ کئی چیزین ہین مصائب اور خطرات مصائب اور انواع غموم اور ہموم اور یہہ بھی ہے کہ درست نہین ہوتی مگر بازالہ
قوادح عبادت مثل ریا اور سمعہ اور عجب وغیرہ کے اور یہہ بھی ہے کہ تمام نہین ہوتی مگر بوجود بواعث کہ خوف اور رجا اور اشتیاق مشاہدہ
خدا ہے اور یہہ سب چیزین پہاڑ ہین سد راہ کہ قطع انکا بدون عون الہی متصور نہین اور یہان دو شبہے ہین ایک تو یہہ ہے کہ اگر عبادت مقدر
ہے تو اعانت بھی ہو جاویگی فائدہ استعانت کا کیا ہے کہتے ہین کہ عون الہی غالب اوقات مین اوسکو حاصل ہوتی ہے کہ استعانت اوس کی
جناب سے چاہیے پس یہہ سبب عادی ہے واسطے حصول عون کے اور اسباب عادیہ مین یہہ نہین کہا جاتا کہ کیا فائدہ رکھتے ہین فائدہ انکا یہی
ہے کہ حقتعالی نے ساتھہ جریان عادت اپنی کے ان چیزونکو واسطہ یافت مطلوب کا کیا ہے جیسے طعام کھانا واسطے حصول سیری شکم کے اور
پانی پینا واسطے دفع تشنگی کے پس اعتراض معترضونکا ساقط ہے یہان شبہ دوسرا یہہ ہے کہ استعانت اوپر عمل کے قبل شروع کے مناسب ہے نہ
بعد پس استعانت کو مناسب یہہ ہے کہ عبادت پر ذکر مین بھی مقدم کہتے جواب اسکا یہہ ہے کہ عبادت وسیلہ ہے اور استعانت حاجت ہے اور وسیلے
کو حاجت پر تقدم ہے اور جو استعانت واسطے تمام عبادت کے ہے اور تمام ہر چیز کا بعد شروع اوس چیز کے ہوتا ہے پس استعانت کو بھی
بعد عبادت کے لائے گویا بندہ یہہ کہتا ہے کہ مین نے عبادت تیری تیرے حکم سے شروع کی ہے لیکن اتمام اوسکا بیچ ہاتھہ تیرے کے ہے مبادا
کوئی مانع ہو اور معارض پیش آوے پس ساتھہ تیرے استعانت چاہتا ہون اتمام مین اوسکے فَاِنَّ قَلْبَ الْمُؤْمِنِ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ
اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ اور اگر عام ہے امور دنیا اور دین کے بیچ تو وجہ اختصاص کی یہہ ہے کہ جس کسی نے غیر سے اپنی استعانت چاہی تو پہلے دلمین
اوسکے داعیہ اعانت کا آویگا اور یہہ فعل فعل الہی ہے پس جو کوئی کسی کی اعانت کرتا ہے اوّل اللہ اوسکے دلمین ڈالتا ہے جب وہ کرتا ہے اس
واسطے بندہ یہان کہتا ہے کہ غیر تیرے سے استعانت ممکن نہین ہے مگر تو جب ارادہ اعانت کا دے اور اسباب مہیا فرماوے جب کوئی کسی کی اعانت
کرے پس مین قطع نظر وسایط سے کر کے تجھسے اعانت چاہتا ہون توضیح اس مقام کی یہہ ہے کہ بندیکو قدرت دی ہے اوسکے سبب سے گمان کرتا ہے
کہ یہہ کام کا کرنا نہ کرنا میرے ہاتھہ مین ہے لیکن ترجیح فعل کے ترک پر میسر کرنا اوسے میسر نہین ہے اسواسطے کہ بارہا دیکھا ہے کہ بہت جد و جہد اور
کوشش اوسنے کی ہے اور لوگون نے اور مقصود کو نہین پہنچے مگر بعضے پس معلوم ہوا کہ حصول مطلب نہین ہے مگر باعانت غیبی اور بہت دیکھا ہے کہ ان
سے انسان نے حاجت طلب کی ہے اور اونہنے مدت تک اوسے لیت و لعل مین رکھا ہے پھر اسکا حاجت اوسکی برلائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
بیچ القاء غیبی کے کوئی کسی کی اعانت نہین کر سکتا پس بندہ مسلم کو چاہیے کہ شرک سے بھاگے اور وا ہولون مین نگاہ فضل الہی پر رکھے اور اعانت

تغیر کی لوکہ ظاہر مین اعانت ہے اور معنی مین اصلا قدرت اعانت کی کوئی نہین رکھتا [illegible]
کہتے ہین حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو جب نمرود نے ہاتھ پانون باندھکر آگمین ڈالا تب جبرئیل نے آکر کہا مجھین کوئی حاجت ہو تو کہو انھون نے
جواب دیا کہ طرف تیرے حاجت نہین رکھتا ہون جبرئیل نے کہا جناب الہی سے التجا کرو انھون نے کہا وہ دانا ہے نہان و آشکار کا [illegible]
کرنا کیا درکار ہے پس جب بندہ مومن نماز مین کھڑا ہوا پانون اوسکے حرکت سے باز رہے ہاتھ اوسکے بند ہے [illegible] معطل ہوئے زبان اوسکی سوا قرأت
قرآن اور ذکر کے نہ ہوئی گویا اسباب ظاہری طلب اور سبب کے جیسے حقیقت مین بیکار تھے ظاہر مین بھی بیکار ہوئے اسوقت ان اسبابکو بیکار
دیکھکر حق بحقیقت کار لیجاوے اور کہے ایاک نستعین اور کہا ہے کہ جب بندہ مومن نے ایاک نعبد کہا [illegible] کی طرف نہی
لی ہے یعنے تکبر اور عجب مین پڑا مین واسطے دور کرنے اس ترس کے ایاک نستعین تعلیم فرمایا بیان سے وجہ تقدیم نعبد کی اور نستعین کے واضح
ہوئی کہتے ہین کہ اس سورہ مین دو مقام ہین مقام معرفت ربوبیت اور مقام معرفت عبودیت [illegible] ان مقام [illegible] ہوئے معاملہ بندہ کا
ساتھ خدا کے تمام ہوا اور معنی اوفوا بعہدی اوف بعہدکم نے جلوہ دکھایا ابتدائے سورہ سے تا مالک یوم الدین بیان مقام ربوبیت
ہے مبدا سے معاد تک اور ایاک نعبد بیان ابتدا مقام عبودیت ہے اور ایاک نستعین بیان کمال اوسکا اور جو وفا بعہد وعہد دونون جانب
سے متحقق ہوئی ثمرہ اسکا اسپر مرتب ہوا اہدنا الصراط المستقیم ہے اکثر علما نے بیچ وجہ التفات غیبت سے طرف خطاب کے کہ ایاک نعبد و ایاک
نستعین مین واقع ہے یون کہا ہے کہ مصلی نے وقت شروع نماز کے اجنبی وار کھڑے ہوکر ثنا الہی بلفظ غیبت آغاز کی جب ثنا کو کمال پہنچایا
حجاب کہ درمیان مین تھا مرتفع ہوگیا اور بعد مبدل بقرب ہوا اور اجنبیت ساتھ یگانگت کے بدل ہوگئی پس قابل اسکے ہوا کہ ساتھ لفظ
خطاب کے تکلم کرے بعضے علمانے کہا ہے کہ دعا اور سوال کو حضور بہتر ہے سوال نما ثنا کے چندان کارگر نہین ہوتا اور ثنا اور ستایش کو غیب
اور پس پشت کہنا اولی ہے تا محمول خوشامد پر نہو سمجھ لیجیئے کہ بیچ تخصیص عبادت اور استعانت کے مشرکین کو ساتھ اہل اسلام کے خلاف ہے
بعضے مشرک اجسام معدنیہ کی عبادت کرتے ہین جیسے پہاڑونکی اور سونے چاندیکی اور بعضے درختونکی جیسے پیپل تلسی وغیرہ اور بعضے روحانیات علیہ
کی کہ مربی اپنا قرار دیتے ہین بلکہ ایک فرقہ انکا یہ ہے کہ ہر اقلیم کی ایک روح کو ارواح فلکیہ سے مدبر اور مربی جانتا ہے اور ہر نوع کو انواع
عالم سے بھی روح مدبر اور مربی اعتقاد کرتا ہے اور واسطے دفع ہر مرض کے اور حصول ہر کیفیت کے بدنین حرارت برودت رطوبت یبوست سے ایک
روح کو مقرر کرتا ہے کہ اس سے استعانت چاہے اور وہ روحین جو نظر سے غائب ہین تو صورتین اور مثالین اون کی بنا بنا کر ساتھ کمال
تعظیم اور تضرع کے انکے پیش آتا ہے اور بعضے انسان کاملین افراد انسانی کی عبادت کرتے ہین اور بعضے اجسام بسیط کی خواہ مغفیہ ہون مثل آتش
کے کہ معبود مجوس ہے اور کہتے ہین کہ یہ جسم نہایت لطیف اور نورانی ہے اور یہ صفت آدمی مین دخل رکھتا ہے پس ظہور ربوبیت الہی
کا اسمین اتم ہے اور دیگر انواع جمادات سے ساتھ اس عنصر کے معاش مین احتیاج نہین ہے مگر آدمی کو پس یہ عنصر مختص بنوع انسان
ہے اور ربوبیت نے خاص انسان کیلئے اسمین ظہور کیا ہے قابل اوسکے ہے کہ ساتھ اسکے نہایت تذلل سے پیش آوے اور بعضے اجسام
کی عبادت کرتے ہین جیسے چاند سورج ستارے اور کہتے ہین کہ تدبیر عالم کی موقوف اوپر تبادل نور و ظلمت کے ہے کہ ذرات اس سے انتظام
رکھتے ہین اور تبدیل فصل کی اور اختلاف ہوا کا اور بعضے اوقات زیادتی رطوبت کی بعضے وقت قوت یبوست کی بسبب [illegible] آثار
انہین اجسام کے پس ان اجسام کی نہایت تعظیم کی چاہیئے اور معنا یہ اجسام ارواح رکھتے ہین کہ کمال مناسبت ساتھ اسماء الہی کے بہم
پہنچائی ہے پس بالاولی قابل عبادت ہین سبکے سب ان مذہب والونکو مرد مسلمان ساتھ ان دو کلمونکے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین ہے رد کرتا
ہے اور حقیقت ملت حنفی کی کہ آوردہ ابراہیم خلیل ہے تفصیل انہین دو کلمون کی ہے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین بیان اسکا یہ ہے کہ عبادت
یعنے غایت تذلل واسطے نہایت تعظیم کے اللہ ہی کو ہے اور [illegible] ارباب حقوق مثل ماں باپ استاد پیر آقا خاوند کے اور مظاہر انعام حق کے
مثل عناصر اور فلکیات اور ارواح غیبیہ کے [illegible] واسطے [illegible] اسباب نہایت تعظیم کے [illegible] متحقق نہین ہین اور [illegible]

بیان خطاء مشرکین واہل اسلام در استعانت

تعظیم کے مستحق نہوئے تو نہایت تذلل بے موقع اور بیجا ہے اور اتلاف حق مالک مطلق ہے اور ظلم ہے بڑا نعوذ باللہ منہ **بیت** سوا تیرے
کسی کے سجدہ کریں سزاوار است + نہیں ہے کوئی سزاوار بندگی تجھ بن + اور استعانت ساتھ اس چیز کے ہے کہ توہم استقلال کا اوس چیز کے ساتھ
وہم و فہم میں آوے کہ جیسا مشرکین اور موحدین سے نہیں گذرتا جیسے ساتھ حبوب اور غلات کے دفع گرسنگی میں اور استعانت ساتھ پانی اور شربت کے دفع
تشنگی میں اور استعانت واسطے راحت کے ساتھ سایہ درخت وغیرہ کے اور دفع مرضوں میں ساتھ دوا کے اور یقین وجہ معاش میں ساتھ امیر یا بادشاہ
کے حقیقت میں معاوضہ خدمت کا ساتھ مال کے ہے نہ تذلل یا ساتھ اطبا اور معالجوں کے کہ بسبب تجربہ اور طلب مشورہ کے ہے استقلال متوہم
نہیں ہوتا پس اس قسم کی استعانت بلا کراہیت جایز ہے اسواسطے کہ فی الحقیقت استعانت نہیں ہے اور اگر استعانت ہے استعانت بخدا ہی ہے اور یا استعانت
ساتھ اس چیز کے ہے کہ توہم استقلال اس چیز کی نسبت مدارک مشرکین میں جگہ پکڑتی ہے مثل استعانت بارواح اور روحانیات فلکیہ یا عنصریہ
کے یا بارواح ساحرہ کے جیسے پڑھوانی تیغ سدہ زین خان وغیرہ میں اس نوع کی استعانت عین شرک ہے اور منافی ملت حنیفہ ہے پس اہل
اسلام باعتقاد تمام باین کلام متکلم ہیں **بیت** کونین میں حضرت تیرے نہیں یار ہمارا + ناصر ہے تو ہی تو ہے مددگار ہمارا + اور اگر کوئی دلیل
اوپر حصر عبادت اور استعانت کے طلب کرے تو کہتے ہیں ہم تینوں آیتیں سابق کی دلیلیں ہیں اوپر اس حصر کے اسواسطے کہ عبادت اور استعانت یا واسطے
اسکے ہے کہ وہ شخص کمال ذاتی رکھتا ہے یا واسطے اسکے ہے کہ نعمتیں سابقہ اسکی موجب شکر اور طلب مزید کی ہیں تا با امداد اور اعانت اسکیکے مستمر ہوں
الی غیر النہایۃ یہ نسبت یا بسبب اسکے ہے کہ ربوبیت اوسکی شامل اور محیط ہے کل خلایق کو اور اعانت بھی تتمہ ہے حق ربوبیت کا یا واسطے اسکے ہے کہ
رحمت اوسکی یا ایصال وجود اور یا عطائے ارزاق بصفت عامہ ظہور کرتی ہے اور یہ چیزیں جو بوصف عموم اور احاطہ مخصوص ہیں ذات باریتعالی
میں پس عبادت اور استعانت جو متفرع انہیں چیزوں پر ہے مخصوص ساتھ اسکے ہوئی **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ** معنی ہدایت کی نشان
بتانا مطلب کا ہے اور وہ یا بالہام ہے جیسے چوسنا پستان کا کہ بے تامل اور تعلیم طفل کو القا فرماتے ہیں اور مثل گریہ کے کہ جہت شکایت جوع
طفل کو ابتدا خروج شکم مادر سے تعلیم کرتے ہیں اور یا ساتھ عطا کرنے حواس ظاہرہ اور باطنہ کے ہے یا ہدایت عقل کی ہے یا دلایل نظری کی
ہے یا ارسال رسل کی ہے پس مراتب ہدایت کے ترتیب وار یہ ہیں اوّل ہدایت الہامی ہے کہ حالت طفولیت میں حاصل ہے پھر ہدایت احساسی
ہے کہ جب حواس آدمی کے نتایج ظاہر اور باطن کے قوت پکڑتے اچھی بری چیزوں کو پہچاننے لگا اور جہاں رسائی حواس کی نہیں وہاں کے
دریافت کرنیکو ہدایت عقل دی ہے تا مدرکات حواس ظاہرہ اور باطنہ سے کلیات اونکی انتزاع کر کر کامیاب مطلب ہو اور جہاں ہدایت
عقل نہیں پہنچتی وہاں کے معلوم کرنیکو دلایل نظریہ عطا کی ہیں کہ ان دلایل سے نتیجہ برلاتے اور جن اشیا میں نظر عقل کی گنجایش نہیں ہے اور حسن
اور قبح جسکا قوت عقلیہ سے مدرک نہیں ہوتا یا ادراک میں اوسکے وہم و خیال معارضہ کرتے ہیں اونکے دریافت کرنیکو پیغمبر بھیجے ہیں کہ بواسطہ
ان اکابر کے سمجھ کر ہم آغوش مقصود ہوں اور ہدایت کہ بارسال رسل اور انزال کتب متحقق ہے دو قسم ہے عام اور خاص عام وہ ہے کہ راہ خیر
اور شر کی واضح کریں اور یہ بھی دو قسم ہے تبیانی اور توفیقی تبیانی شرح ماجاء بہ الرسول ہے ساتھ اس حد کے کہ کچھ احتمال شک اور شبہ کا فہم مراد
میں راہ نپاوے اور توفیقی وہ ہے کہ اسباب تمسک کے ہدایت انبیا کسی کے حق میں فراہم کر کر تمسک اوپر اوسکے آسان فرماویں اور سعادت
ابدیہ واصل کریں منتہی اس توفیق کا بہشت ہے آخرت میں یا دریافت حق ہے دنیا میں اور خاص وہ ہے کہ ایک نور عالم نبوت سے یا عالم ولایت
سے کسیکے مدرکہ پر مشرق ہو اور انکشاف حقایق علی ماہی علیہ حاصل ہو جاوے اور اوسکے تین درجے ہیں یا من اللہ ہے چنانچہ فرمایا ہے قل ان
هدى الله هو الهدى یا الی اللہ ہے چنانچہ کہا ہے **انی ذاهب الی ربی سیهدین** اور یا باللہ ہے جیسے حدیث شریف میں وارد ہے
لولا الله ما اهتدينا اور داخل اسی ہدایت خاص میں ہے جو مریدوں پر بامداد پیران واقع ہوتی ہے اثنائے سیر و سلوک میں حالا
فحالا و مقاما بعد مقام اور سمجھو کہ اگر ہدایت سے نشان دادن راہ مراد ہوتا ہے تو ساتھ الی کے تعدیہ کرتے ہیں اور اگر وصف راہ منظور
ہوتا ہے تو ساتھ لام کے تعدیہ کرتے ہیں اور اگر قطع کرنا راہ اور پہنچانا مقصد تک مقصود ہوتا ہے متعدی بنفسہا کرتے ہیں پس لفظ اہدنا

تشریح صراط و طریق و سبیل، بیان افراط و تفریط

الصراط المستقیم اظہار بکمال عجز اور ناتوانی بندہ کی ہے کہ التفات اور پریشان دادن راہ کے اور نجات دینے اونکے مطالب مین اپنے تئین ... [illegible]
اسکی جل جلالہ دلیل راہ اور رفیق مسافت اور دستگیر نہ ہووے **بیت** قدم قدم بہ تماشا جانا اجل ہے ... ناتوان ... [illegible]
اور ایراد صیغہ جمع اہدنا مین واسطے اس نکتہ کے ہے کہ لغت مین نا لو ... واسطی التخصیص یہان مقام ... [illegible]
اور یہہ بھی ہے کہ حمد کو شامل جمیع حامدین کیا اور ایاک نعبد مین شامل عبادات سب کے کیا اور نستعین ... [illegible]
بھی سبکی طرف سے چاہی اور یہہ بھی ہے کہ اگر ایک شخص سارے گھر کے لوگون سے بانٹنے کے یا شہر کے ... [illegible]
اسے بڑی مشکل ہے کہ اگر ان سبکی موافقت کرے تو دیدہ و دانستہ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالے اور جو مخالفت ... [illegible]
مبدل بدشمنی اور صلح بجنگ اور صفا بکدورت ہووے اور علاقہ قرابت اور محبت اور تعاون تناصر کا ٹوٹ جاوے ... [illegible]
ہدایت مین شریک کیا تاکہ کشاکش اس خار جی سے محفوظ رہے اور لفظ صراط کا مرادف طریق اور سبیل کے ہے ... [illegible]
یہہ نکتہ ہے کہ مسلمانون کو ذکر لفظ صراط سے عبور پلصراط کا یاد آوے اور جانین کہ جیسا وہ ... [illegible] ... طریق مستقیم کے
ممکن نہین **نظم** تیغ سے تیز ہے اور بال سے باریک صراط ✦ ہم وے کہ تیری کسطرح سنبھل جاینگا ✦ دستگیری میری ... [illegible]
ورنہ ہر گام مین رافت تو پھسل جاونگا ✦ اور مشہور یہہ ہے کہ طریق مستقیم اختیار توسط ہے درمیان افراط اور تفریط کے ... [illegible]
مثلاً عبادت مین افراط یہہ ہے کہ جہان ظہور صفت کا صفات الوہیت سے دیکھے بے اختیار پرستش کرنے لگے ... [illegible] ... اور تفریط یہہ
ہے کہ کبھی مشاغل دنیا اور طلب معاش سے فارغ ہو کر متوجہ عالم غیب کی نہووے ... [illegible] ... اور افراط استعانت
مین یہہ ہے کہ ہر چیز کو توہم مین سبب ٹھہرا کر درخواست اسی سے کرنے لگے اور کارہائے مطلوبہ مین طرف ... [illegible] ... اور تاثیرات نجوم ... [illegible]
سعادت اور نحوست ایام کی اور خواص مخفیہ معدنیات اور نباتات اور حیوانات کے ٹوٹکے ... [illegible] ... ہے اور شوم اور یمن کو ... [illegible]
مین اولاد مین غلامون مین لونڈیون مین گھوڑون مین حویلیون مین تلوار مین اور سوا انکے اور اشیا مین خیال رکھے اور اوقات زندگی کے اپنے
اوپر تنگ کرے اور سودائیونکی طرح ہر چیز سے ڈرے اور ہر چیز سے توقع نفع اور انتفاع عظیم کی رکھے اور تفریط یہہ ہے کہ اسباب معتبرہ کو جیسی
دوا اور غذا اور پرہیز اور صحبت نیکونکی اور بدونکی اور دعا اور التجا جناب باری سے ہے ساقط الاعتبار جانے علی ہذا القیاس جمیع امور مین
توسط محمود ہے اور افراط اور تفریط مذموم ہے چنانچہ تفصیل کتب مبسوط علم اخلاق مین مذکور ہے اور اگر یہان بطریق نمونہ بیان کیجئے تو یون کہئے
کہ آدمی کی بہت قوتین ہین ایک قوت لطیفہ ہے کہ اوسے عقل کہتے ہین صفت اوسکی جاننا اشیا کا اور دریافت کرنا حقائق کا ہے اور حقائق یا
ذات یا صفات باریتعالی کی ہین اور افعال اور آثار اسکے دنیا اور آخرت مین اور اس قسم کے جاننے کو علم الٰہی کہتے ہین اور افراط و تفریط اس
قسم مین یہہ ہے کہ تفکر ذات الٰہی مین کرے اور درپے ہو اسکے دریافت کرنے مین یا صفات کو مطلق نفی کرے واسطے تنزیہ کے یا اثبات صفات کا
ایسے بہ ہیچ تشبیہ کے کہ خالق کو ساتھ مخلوق کے ہمرنگ کرے یا ان صفات کا کہ شریعت مین ثابت ہین تاویل باطل سے انکار کرے مثل کلام
سمع اور بصر اور رویت اور رضا اور غضب یا افعال الٰہی کو مانند افعال اپنے کے ... [illegible] ... کرے یا صلح اور لطف اسکے کو موافق قرار داد
عقل اپنی کے اوپر اوسکے واجب جانے یا فعل کی نسبت بندہ کی طرف کرے اور فعل اور تاثیر اسکی اس افعال مین منکر ہو یا بندہ کو مثل جماد کے
بے دخل اعتقاد کرے اور جبری ہو جاوے وغیرہ ذلک من العقائد الباطلۃ المائلۃ الی جانب الافراط والتفریط یا ارواح اور
ملائکہ اور انبیا اور اولیا اور ائمہ دین کو اور اسی قسم کو نبوات کہتے ہین اور افراط و تفریط اس قسم مین یہہ ہے کہ اصلاً ان مراتب اور
مناسب کا انکار کرے یا معتقد عصمت اور محفوظیت انکے کا خطا سے اور گناہ سے ہو ... [illegible] ... اغراض دنیوی مین جا ... [illegible]
حاجات نفسانیہ سمجھے یا رتبہ ائمہ اور اولیا کا برابر رتبہ انبیا و مرسلین کا اعتقاد کرے اور انبیا اور مرسلین کو لوازم الوہیت کے
[illegible]

کہ ان پیر و مرشد یا انبیا کے اور قبور اور تعزیہ کے معبود بنا دے اور رزق اور فرزند اور صحت اور منصب اونسے بالاستقلال چاہے اور شفاعت اور تصرف اونکی جناب الٰہی میں واجب القبول سمجھے کہ وہ مکروہ جناب مقدس باری ہے یا معاملات قبر کے اور دوزخ کے اور بہشت کے اور حساب کے اور میزان کے اور سوا انکے امور آخرت کے ہیں کہ اس علم کو علم معاد اور سمعیات کہتے ہیں افراط و تفریط اس قسم میں یہہ ہے کہ مثلاً ایمان کو اپنی حد ذات میں نجات نہ جانے کہ اصلاً ترس کسی معصیت کا اوسکی خاطر میں خطور نکرے اور جانے کہ کوئی گناہ باوجود ایمان ضرر نہ پہنچاوے یا ایمان کو اس درجہ ساقط الاعتبار کرے کہ ہر گناہ سے زوال تاثیر اسکی سمجھے اور گنہگاران با ایمان کو مثل کافران بے ایمان کے مخلد فی النار جانے یا اعمال نیک و بد کی تاثیر ذاتی آخرت میں ثابت کرے اور جانے کہ اللہ نے اختیار مقام مجازات میں تابع اعمال بندہ ہے عقوبات اور ثوابات اوسکی طاعت اور معصیت سے ممکن نہیں یا بہشت اور دوزخ اور زلزلہ اور ظلم وانکی مثل انقلابات دنیا کے زائل اور فانی اعتقاد کرے یا اجسام اور اسطقسات کا کہ اوسے علم جواہر اور اعراض کہتے ہیں اور علم طبیعی اور ریاضی بھی نام رکھتے ہیں افراط و تفریط اس قسم میں یہہ ہے کہ مثلاً شرح اور بسط میں ان چیزوں کے عمر تمام کرے اور عمر کا اپنے کو ساتھ تفصیل ما لا یعنی احوال اوضاع خواص تاثیرات انکے مصروف رکھے مثل ہیئت میں اور ہندسہ میں اور حساب میں اور فنون ریاضی میں اور موسیقی میں اور جر اثقال میں اور مناظر میں اور شعبدہ میں اور طلسمات میں اور خواص نباتات میں اور طب میں اور سوا انکے ان کی مثل میں یا ان چیزوں کا مطلق انکار کرے اور اونسے بے نصیب اور بے بہرہ رہے اور جسقدر کہ دین و دنیا میں نافع ہے ان علوم سے اوسقدر بھی منتفع نہو دوسری قوت شہویہ ہے کہ مبدا جذب منافع اور وسیلہ خواہش مرغوبات ہے اور افراط اوسکی فجور ہے اور خلاعت بھی کہتے ہیں یعنے انہماک لذات اور مرغوبات میں زیادہ اس سے جو چاہیے اور تفریط کو اوسکے خمود کہتے ہیں یعنے سکون اس چیز سے کہ ترغیب کرے بیچ اسکے عقل اور شرع مثل نکاح حلال اور طعام لذیذ بے شبہ کے اور مرتبہ وسط اوسکا عفت ہے یعنے تابع کرنا شہوت کو حکم عقل اور شرع کے تو عبادت ہوا سے سلامت حاصل ہوا اور اس وسط سے اخلاق محمودہ بہت متولد ہوتے ہیں مانند حیا اور صبر اور قناعت اور تورّع اور جوانمردی اور سخاوت اور توابع سخاوت کے سے ایثار اور کرم اور عفو اور مروت اور مساہلہ ہے معاملات میں تیسری قوت غضبیہ ہے کہ مبدا اقدام ہر چیز پر خطر کی ہے اور مقتضی اسکا تسلط اور ترفع اور دفع مضرت غیر ہے اپنے سے اور متعلقان اپنے سے افراط اوس قوہ کی تہور ہے یعنے جرأت کرنی وہان جہان نچاہیئے اور تفریط اوسکی جبن ہے یعنے ڈرنا جس سے نڈرا چاہیئے اور توسط اسکی شجاعت ہے اور شجاعت سے اخلاق محمودہ بہت پیدا ہوتے ہیں مثل علو ہمت اور استقلال اور حلم اور تحمل اور حمیت کے اور سوا اسکے اور توسط استعمال قوت نطقیہ کو حکمت کہتے ہیں اور اوس سے ذکا اور سرعت فہم اور صفائے ذہن اور آسانی سے تعلیم کرنا اور حسن تحفظ اور تذکر اور تعقل حاصل ہوتا ہے اور طرف افراط اوسکے کو جربزہ کہتے ہیں اور طرف تفریط اوسکے کو بلادت اور غباوت نام رکھتے ہیں اور جب تینون قوتون میں توسط حاصل ہوا اوسے عدالت کہتے ہیں اور توابع عدالت کے دوستی اور الفت اور وفا اور شفقت اور مکافات احسان اور پاس علاقہ اور حسن صحبت اور مشارکت اور توکل اور ایفائے حق معبود مطلق اور حق ملائکہ اور پیغمبران اور اولوالامر اور انقیاد اوامر اور نواہی شرعی میں یہی ہے کمال تقویٰ **بمنت** حق تعالیٰ نصیب فرماوے + ہمکو یہہ راہ راست دکھلاوے یہان ایک نکتہ ہے سمجھ لیجیئے کہ قوت نطقیہ ذاتی ہے انسان کی کہ روح کو پیش از تعلق بدن حاصل تھی اور قوت شہویہ اور غضبیہ بواسطہ تعلق بدن حاصل ہوئے ہیں پس کمال توسط قوت نطقیہ میں یہہ ہے کہ اسکو یہانتک استعمال کرے کہ زیادہ اس سے ممکن نہین اور کمال توسط قوت شہویہ اور غضبیہ کا یہہ ہے کہ اسکو بقدر ضرورت استعمال کرے بلکہ کمتر اس سے ممکن نہین پس طریق توسط دریافت کرنا بغیر دلالت انبیا کے اور رفاقت صدیقون اور شہیدون اور صالحون کے دشوار ہے اسواسطے کہا ہے کہ صراط المستقیم اقتدا بانبیا ہے اور قدر مشترک یہہ ہے کہ انسان دل سے اپنے اسکی طرف متوجہ رہے اور اوسیکا ذکر کرے اور معرض ماسوی سے ہوا اور یہان تک تابع فرمان الٰہی ہو کہ اگر ارشاد ہو کہ پسر ذبح کر تو کر ڈالے مثل حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے اور اگر فرمان ہو کہ جان اپنی نثار کر تو بشاشت تمام سے قبول کرے مانند حضرت اسمٰعیل کے اور اگر حکم ہو کہ اپنے

آنکو دریاے ذخار مین ڈال تو ڈالدے مثل حضرت یونس کے اور اگر حق تعالیٰ کے فرمان جو [illegible] شاگردون [illegible] الحال کے باشوق
بعضی باتین سیکھہ تو تنگ و عار نرکھے حکم بجالاے مثل حضرت موسیٰ کے علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کہ طرف حضرت خضر کے گئے اور
شاگردی اختیار کی حدیث مین [illegible] کہ صحابہ کو سب کفار کے [illegible] بہت [illegible] تھی [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اظہار کی آنحضرت سایہ کعبہ مین بیٹھے تھے فرمایا کہ قبل تمسے اہل ایمان کو کفار کے [illegible] بیانتک [illegible]
زمین کھود کر گڑھا کیا ہے اور آرہ سر پر چلایا ہے [illegible] گزرا دیا ہے [illegible] جسم [illegible]
سے پوست استخوان کندہ کئے اور اصلا حرف خلاف مذہب کا نہ بانہ [illegible] کہ خط مستقیم [illegible] واسطے کے
فرض کیا جاتا ہے گویا بندہ کہ صراط مستقیم چاہتا ہے بخلاف ضعیف ایمان کرتا ہے [illegible]
بیمار و ناتوان کو جو راہ چلنا منظور ہوتا ہے تو نزدیک کی تلاش کرنے مین [illegible]
ہے عجب ایک کشمکش مین گرفتار ہے کسی راہ پر زن و فرزند بلا رہے ہین کسی پر ماں باپ چچا [illegible]
تو کسی راہ پر دشمن اور حاسد کتنے قدم [illegible] نفس اپنی ہی راہ پر چلایا چاہتا ہے شیطان اپنی طرف بلایا چاہتا ہے [illegible]
دکھاتے ہے غضب اور ہی راہ بتاتا ہے عقل اوسکی ضعیف اور [illegible] حیران [illegible]
کہ اهدنا الصراط المستقیم یہان بعضے جاہل جو شبہ کرتے ہین یہہ کہ مسلمانکو یہہ دعا تعلیم ہوتی [illegible]
ہدایت کا بیان بموقع ہے اسواسطے کہ اسکو یہانتک ہدایت حاصل ہے [illegible] تحصیل حاصل کا کیا فائدہ جواب اسکا یہہ ہے کہ مراتب
ہدایت کے چنانچہ مذکور ہوے بہت ہین پس شخص ہر وقت سوال ہدایت سے مستغنی نہین کہا ہے کہ علم آدمی کا ساتھہ دو طریق کے بڑھتا ہے زیادہ
کرے ہے اول دوام اس علم کا دوسری زیادتی ادلہ کی کہ علم جو ایک دلیل سے حاصل ہووے برابر اس علم کے کہ بہت دلیلون سے حاصل ہو نہین
ہوتا جو کچھہ عالم اقسام ممکنات سے موجود ہے اسمین دلالت ہے اوپر وجود ذات الٰہی کے اور علم اسکا اور قدرت کے اور ہر چیز مین حکمت اسکی مخفی
ہے **نظم** ففی کل شیء له شاهد + تدل على انه واحد + خاک سے سبزہ لہلہا جائیگا + وحدہ لا شریک لہ کہا [illegible] پس علم
آدمی کا ہر وقت زیادتی پذیر اور مستعد ترقی کی ہے **بیت** دلمین آخر ہوئیگا اوسکے رافت دھیان کچھہ کا + زلف و رازی [illegible] کا خط لکھ
سمین نہ پڑھیگا + معہذا امتثال اوامر و نواہی الٰہی کا اور تحصیل فضایل اور مراتب عالیہ کا ایک میدان ہے نہایت عریض [illegible]
ثبات ہے اوپر اسکے کہ اس شخص کو مناسب ہدایت سے حاصل ہوا ہے چنانچہ قرآن مجید مین اور جگہہ گویا شرح اسکی فرمائی ہے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد
اذ هديتنا یہان ایک شبہ اور وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ زبان سے چاہنا مطلب غیر اپنے کی خالی دو وجہ سے نہین ہوتا یا یاد دلوانا ہوتا ہے اسکو
کہ جب مطلب سہو ہو جاوے یا ترغیب دینی ہوتی ہے بخیل کو اوپر جود کے اور یہہ دونون باتین حکیم برحق اور جواد مطلق جل جلالہ مین متصور نہین
ہوسکتین پس فائدہ اس درخواست کا اور اس دعا کا کیا ہے علی الخصوص دعا منافی قضا ہے جواب مین اسکے کہتے ہین ہم کہ کا ہے حکمت [illegible]
تقاضا کرتی ہے کہ مطلب طالب کا بدون تضرع و زاری کے حاصل نہوے تا نفس اسکا منکسر ہو اور تکبر اسکا پست ہو پس شاید تذلل ہمارا کارگر
ہو جاے اور وہ شرط کہ حکمت الٰہی مین مرعی ہے ظہور کرے **بیت** "تا نگرید طفل کی جوشد لبن + "تا نگرید ابر کی خندد چمن + اور دعا
منافی قضا نہین ہے اسواسطے کہ جاری ہے [illegible] الٰہی [illegible] کہ بندہ تذلل اور زاری کرے اور عطاے بعد طلب اسکیے واقع ہو اب
سمجھہ لیجیے کہ سوال ہدایت کا اوپر استعانت کے [illegible] اسواسطے کہ ہدایت بھی ایک نوع استعانت ہے اور خاص کا عام پر تفرع
ہویدا ہے اور اوپر عبادت کے بھی بواسطہ استعانت [illegible] ہے اسواسطے کہ عبادت ناقصہ چاہتی ہے کمال حاصل کرے مفید ہدایت خصوصی
ہو والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا [illegible] استعانت ہے اور سبب عبادت اور استعانت مخلوط ہو دین تفرع
ہدایت کا اوپر مالک یوم الدین کے بھی ظاہر ہوا اسواسطے کہ [illegible] ہدایت کا [illegible] ظاہر ہوگا بواسطہ عبادت کاملہ کہ سبب اطاعت حق کے

ملتی نہین اور تفریع ان تینون چیزونکا اوپر رحمت عام اور رحمت خاص کے بلکہ اوپر رب العالمین کے کہ بہترین تربیتہائے الٰہی ہدایت ہی خوب ظاہر
ہی صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ سمجھ لیجئے کہ حقیقت نعمت کی مقتضی ہی کہ بوجہ احسان ساتھہ غیر کے پہنچاوین اور منظور نفع اپنا اسمین
نہو لہذا منعم حقیقی سوا اللہ کے کوئی نہین اسواسطے کہ مخلوقات کو انعام مین منافع اپنے منظور ہوتے ہین اور نعمت الٰہی کافر اور فاسق کے حق
مین نعمت نہین اسواسطے کہ احسان ساتھہ انکے منظور نہین جو کچھہ جنس منافع سے کفار فساق کو عطا ہوا ہی صورت مین نعمت ہی معنون مین
آفت ہی جیسی زہر ملا ہل حلوے مین کیسکو دیجیے یا زہر ہو حلوا ہی فقط بوقت کوئی کھا جائے یا زیادہ حد شبع سے تناول کرے اور موجب تخمہ اور ہیضہ
کا ہو لہذا قرآن شریف مین فرماتا ہی وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْا اِثْمًا اسی سبب سے
نعمت الٰہی کو اور آیہ مین خاص ساتھہ چار گروہ کے فرمایا ہی وہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہین پس لفظ انعمت علیہم کا چند طائفہ
شمول رکھتا ہی لیکن حقیقت مین مخصوص ساتھہ انہین چار کے ہی سوال یہان کیا ہی کہ صراط الذین انعمت علیہم فرمایا صراط من انعمت علیہم کہا
جواب واسطے اسکے کہ لفظ من کا کاہے لغت عرب مین نکرہ موصوفہ ہوتا ہی پس علم باشخاص معروفین کہ بانعام الٰہی معروف و مشہور ہین حاصل نہوتا
اور جب علم حاصل نہوتا طلب متابعت مجہول لازم آتی اور وہ محال ہی اور لفظ انعمت فرمایا اسناد انعام کی ذات الٰہی کی طرف اشعار اوپر کمال انعام
کے ہو کہ ذات الٰہی سب جہت سے کامل ہی اور کامل سے کامل ہی ظہور کرتا ہی اور لفظ خطاب کا لائے تا بندہ بعد حضور کے لغیبت رجوع نہ کرے
کہ یہہ بعد کو رہی یعنے نقصان بعد کمال ہی اور علیہم کو مقدم نفرمایا اسواسطے کہ تخصیص مفاد ہوتی اور تخصیص مانع طلب مثل ہی اور بندہ درپے
ہی طلب مثل اسکے کا پس تخصیص منافی غرض اسکے کی تھی اور انعمت کو بصیغہ ماضی لائے تا کوئی توہم نہ کرے کہ انعام مشکوک ہین کہ مستقبل محل شک
ہی اور مفعول انعام کا حذف کیا تا شامل انعام دنیوی اور اخروی کو ہو یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ صراط مستقیم راہ واحد ہی
اور یہہ چار گروہ مختلف الطریق پس ایک راہ چار گروہ کی کیونکر ہو اور ظاہر ہی کہ ہر نبی وضع علاحدہ شریعت جدی رکھتا ہی اور ہر ولی اشغال
واذکار و مراقبات طریقت مین معمول رکھتا ہی پس باوجود کثرت طرق کے کہ قول مشہور ہی الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق تو کیونکر
ہی وحدت راہ کسطرح ہو جواب اس شبہے کا ایک تمثیل سے خاطر نشان کیا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ طب یونانی مثلا راہ مستقیم علاج ہے اور
وقت بقراط اور جالینوس سے تا عہد علوی خان مسلوک اور محفوظ ہی باوجود اسکے کہ معالجات بقراط اور جالینوس کے زمانے اپنے مین اور ہی
وضع پہ تھے اور علوی خان کے زمانے مین اور ہی نہج پر وہ مفردات کا استعمال کرتے تھے اور تنقیے سے ساتھہ فصد اور اسہال کے کمال احتراز کرتے
تھے اور یہہ مرکبات کو معاجین اور اشربہ سے کام مین لاتے تھے اور ہر مرض مین اقدام اوپر تنقیہ فصد اور اسہال سے کام فرماتے تھے پس معلوم
ہوا کہ اس قسم کے اختلافات منافی وحدت طریق کے نہین سوا اسکے بعضے اطبائے یونانی واضع قواعد گذرے ہین اور بعضے مقلد ان قواعد کے پس یہہ
اختلاف بھی موجب اختلاف راہ نہین ہی جیسے ایک قافلہ ایک شہر سے دوسرے شہر کو ایک راہ سے روانہ ہو بعضے اس قافلہ مین تجار ہون
بعضے حمال ہون بعضے بدرقہ اور پاسدار حال آنکہ سب ایک راہ جاوین اور کام مختلف موافق خدمت اور منصب اپنے کے عمل مین لاوین ایسے
ہی انبیا اس راہ مین راہبر اور بدرقہ اور صدیقین اور شہدا اور صالح اپنے اپنے مرتبے سے رفیق اور دست کش اور باربردار اور پاسدار
ہین یہہ سبب مرتبے وحدت طریق کے منافی نہین اور اختلاف کہ شرائع انبیا مین واقع ہین اصل دین مین نہین ہی بلکہ بسبب اختلاف استعدادات
امم کے اور اختلاف مصالح ہر وقت کے احکام متغایر نظر عوام مین پیدا ہوکے گمان مخالفت کا ڈالا ہی حقیقت مین منظور سب انبیا کا قدر مشترک
ہی غیر مختلف مثلا ایک طبیب اگر مریض حار مزاج والیکو موسم تابستان مین آب زن مین بٹھاوے اور ادویہ باردہ اور اغذیہ مرطبہ واسطے
اسکے تجویز کرے اور دوسرا طبیب واسطے اسی مرض حار مزاج والیکے موسم زمستان مین حمام مین بیٹھنا تجویز فرماوے اور ادویہ گرم اور اغذیہ مجفف
کھلاوے ہرگز مخالفت آپسمین نہین ہی کہ طبیب اول بجائے دوم یا دوم بجائے اول ہوتا اور ایک کا مریض دوسرے کے پاس جاتا بعینہ وہی
کرتا اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو کان موسٰی حیا ما وسعہ الا اتباعی غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

سوال جب انعام الٰہی دنیا و آخرت میں نصیب ہوتا ہے اور اعمال غضب [illegible] ... [illegible] احتراز کی کیا ہے جواب اسکا ساہی گذرا ہے کہ ایک جماعت ان کے ساتھ اصحاب نعمت [illegible] ... [illegible] گمراہی میں گرفتار ہے مبادا وہ راہ خطرے ساتھ [illegible] ... [illegible] گمان کریں اور غضب اور ضلال میں شریں واسطے دفع [illegible] ... [illegible] ہیں بعضے انہیں پہلے مذکور ہوئے ہیں اور بعضے یہاں ذکر کئے جاتے ہیں بیضاوی میں لکھا ہے کہ [illegible] ... [illegible] تمام نعمت ہیچ حق بندے کے یہہ ہے کہ اسے معرفت حق اور تعمیل ثواب [illegible] ... [illegible] آدمی معرفت حق رکھتا اور عمل خیر نہیں رکھتا فاسق ہے اور محل غضب اور جو معرفت حق نہیں رکھتا [illegible] ... [illegible] علیہم و فرقے ہیں کافر معاند کہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے ہیں اور عاصی [illegible] ... [illegible] ہیں ایک تو کافر کہ بتقلید کفر میں پڑے ہیں یا بسبب قصور نظر کے حقیقت دین کی ان پر واضح نہیں ہوئی [illegible] ... [illegible] الٰہی کے کہ ارتکاب گناہ کرتے ہیں یا بسبب قصور کے بیچ تامل کے اور طلب علم کے [illegible] ... [illegible] بعضے کہتے ہیں کہ مغضوب علیہم وہ ہیں کہ جنسے بالیقین انتقام روز جزا میں لیا جاویگا اور ضال [illegible] ... [illegible] بعضوں نے کہا ہے کہ بیچ اعتقاد کے اور خلق نیک کے اور عمل صالح کے طرف تفریط کے پڑا اور جس قدر کرنا تھا اس قدر نہ کیا بسبب [illegible] ... [illegible] مغضوب علیہم ہے اور جو بطرف افراط گیا گمراہی میں [illegible] ... [illegible] کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین کافی اور سالم [illegible] ... [illegible] لیکن ایمان دو بازو رکھتا ہے کہ قوت سے [illegible] ... [illegible] اور دو بازو عبارت خوف اور رجا سے ہیں اور دونوں چاہیں کہ باعتدال ہوں لہذا جابجا قرآن شریف میں وعدوں کو ساتھ وعید کے مقرون فرمایا ہے اور بتصریح ارشاد کیا ہے کہ نبی عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ لو وزن خوف المؤمن ورجاءہ لاعتدلا پس بعد ذکر انعام کا دلالت اوپر رجا کے کرتا تھا لازم آیا کہ ذکر غضب اور ضلال کا بھی فرمادیں تا دلالت اوپر خوف کے کرے اور دونوں رکن ایمان کے برابر ہوں اور سمجھ لیجئے کہ غضب کی نسبت طرف ذات حق کے نفرمائی اور ایسی ہی گمراہی کی بخلاف انعام کے اسواسطے کہ محض تفضل [illegible] استحقاق اور غضب بسبب شومی اعمال بندگان اور گمراہی بسبب قصور ادراک انکی کے ہے پس گویا حق تعالیٰ فاعل حقیقی نہیں ہے [illegible] انعام کا اور غضب اور ضلال بشرکت بندگان اور استحقاق انکے اس سے صادر ہوتے ہیں اور اس مقام میں غیر الذین غضب علیہم نفرمایا تا احتراز خاص [illegible] سے کہ غضب اور ضلال شہرت رکھتے ہیں ہوئے اور منعم علیہ کے مقابل مغضوب علیہ لائے اور ضالین کے مقابلے [illegible] ہے اور یہاں صنعت لف و نشر غیر مرتب ہے اور تقدیم مغضوب علیہ کی اوپر ضالین کے اشارہ ہے اوپر اسکے کہ حالت انکی یہاں تباہ تر ہے اور آخرت میں زیادہ رسوا تر ہونگے بہ نسبت ضالین کی اور تفسیر میں مغضوب علیہم کی بدمالی میں رجا کی رعایت کی چاہئے تا اخلاف نظم قرآنی کے لازم نہ آوے تتمہ و ہ چیز کہ متعلق ساتھ تفسیر تمام سورہ کے ہے [illegible] ہے وہ یہہ ہے کہ اس سورہ کو نماز میں واجب القرات کردا نا ہے اور اعمال محسوسہ نماز میں سات کرتے ہیں اور آیتیں بھی اس سورت کی سات ہیں [illegible] قیام اور رکوع اور قومہ اور سجدہ اولی اور جلسہ بیچ التشہد میں اور سجدہ ثانیہ اور قعدہ ہی مثل ہفت اندام جسم انسانی کے جسے [illegible] بمنزلہ روح کے ہے [illegible] حیات اور زندگی حاصل ہوتی ہے پس بسم اللہ الرحمن الرحیم کو مقابل قیام کے [illegible] قیام [illegible] اس میں بسم اللہ واسطے ابتداء ہر کام کے مقرر بھی ہے اور قیام ابتداء اعمال نماز ہے اور [illegible] مقابل رکوع کے ہے اسواسطے کہ [illegible] نظر بحق بھی ہے اور نظر بخلق بھی ہے اور ملاحظہ منعم بھی ہے اور ملاحظہ نعمت [illegible] ایک حالت ہے متوسط غفلت اور استغراق میں چنانچہ رکوع

حالت ہے متوسط بین القیام والسجود یا یہہ ہے کہ جو حمد بین نعمتین بشیار جناب باری کی ملاحظہ کیئین پشت مصلی گران باری سے دوتا ہوگئی اور منحنی ہوا
صورت رکوع کی بہم پہنچائی اور الرحمن الرحیم مناسب قومہ ہے اسواسطے کہ ہر بندہ کہ ہرحالت علو اپنی کو واسطے خدا کے بحالت پستی بدل کرتا ہے رحمت
اوسکی بطریق التزام پھر اسکو بحالت علو اسکیکے عود بخشتی ہے کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ اور مالک یوم الدین مناسب سجدۂ اولی ہے
اسواسطے کہ دلالت کرتا ہے اوپر تجلی قہری جلالی کے کہ موجب خوف شدید اور مثمر نہایت تذلل اور خضوع ہے اور خاک ہونا اور منہہ کو خاک پر
ملنا آثار اسکا ہے اور یہہ بھی ہے کہ ابتدا و یوم الدین بعد موت ہے اور موت رجوع کرنا انسان کا طرف اصل اپنی کے ہے کہ خاک ہے اور ایاک
نعبد و ایاک نستعین مناسب قعدۂ بین السجدتین ہے اسواسطے کہ ایاک نعبد بیان فراغت ہے سجدۂ اولی سے کہ غایت تذلل اُس مین
واقع ہوا اور ایاک نستعین طلب مدد واسطے سجدے دوسرے کے ہے کہ محل اجابت ہے اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین گویا فال ہے بحصول مطلب اور بوصول انعام رب پس مناسب قعدہ کے ہے اسواسطے کہ عادت مستمرۂ ملوک اور قاعدۂ سلاطین
یہی جاری ہے کہ جب غلام انکے بغایت تواضع ادائے مجرا اور تسلیمات سے فارغ ہوتے ہین تو حکم بیٹھنے کا انکو فرماتے ہین اور اکرام انعام اپنے
سے انھین مشرف کرتے ہین بیٹھنا خداوند کے حضور مین کمال مرتبۂ انعام ہے لہذا بعد حصول اس مرتبے کے تحیات کہ مشتمل اوپر شکر اور ثنائے
منعم کے ہے اور درود اور سلام اوپر وکلا اس طریق اور رفقا اس راہ کے ہے مقرر ہوئے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ لفظ بسم اللہ کی مناسب
طہارت ہے اسواسطے کہ نور اسم الٰہی رافع ظلمت حدث ہے اور رحمت کہ بسم اللہ مین ہے مناسب استقبال قبلہ ہے اسواسطے کہ رحمت ایجاد
کا حاصل توجہ کا حق کے بطرف اشیا ہے اور متوجہ کرنا اشیا کا طرف حق کے ہے اور استقبال قبلہ مین بھی توجہ بدن کی طرف مبدا ترابی کعبہ ہے
اور جوہر تراب غالب تر بین عناصر کا ہے بدن مین اور تراب بھی نقطہ کعبہ سے منبسط ہوئی ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے اور یہہ حالت موجب
توجہ روح کی طرف مبداء اپنی کی ہوتی ہے کہ بعد بنائے کعبہ کے اس بقعۂ مبارکہ مین متجلی ہے پس لاناد لفظ رحمن اور رحیم کا اشارہ ہے طرف
استقبال بدنی کے اور توجہ روحانی کے اور حمد مناسب قیام ہے اسواسطے کہ مشعر بقیام خلق بحق ہے کہ جمیع محامد خلق کی راجع بحق ہوئین اور
رب العالمین مناسب رکوع ہے کہ شامل ہے رب اور مربوب کو جیسے رکوع شامل ہے قیام اور قعود کو اور ذکر رحمن اور رحیم کا مناسب اعتدال
ہے اسواسطے کہ بعد فنا کے بقا لازم ہے اور بقا مستلزم اعتدال ہے اور مالک یوم الدین مناسب سجود ہے اسواسطے کہ سب خلق اُسدن بیچ غایت
تذلل کے ہوگی اور ایاک نعبد مناسب جلسۂ بین السجدتین ہے اسواسطے کہ سجدے سے کمال تقرب حاصل ہوا اور مقرب حضور مستحق جلوس ہے اور
ایاک نستعین مناسب سجدۂ ثانیہ ہے اسواسطے کہ استعانت موجب مزید تذلل ہے کہ تکرار سجود سے لازم آتا ہے اور اهدنا الصراط المستقیم
مقابل قعدۂ تشہد ہے اسواسطے کہ اشعار کرتا ہے اوپر اکرام صاحب استقامت کے اور صراط الذین انعمت علیہم تا آخر مناسب قرات تشہد
اور درود اور دعا کے ہے چنانچہ ظاہر ہے یہان ایک شبہ خاطر عوام مین خطور کرتا ہے وہ یہہ ہے کہ ارکان نماز مین سجدے کو کیون مکرر فرمایا جواب
اوسکا یہہ ہے کہ سجدۂ اولی مناسب ازل ہے اور سجدۂ دوم مناسب ابد اور جلسہ کہ درمیان سجدتین کے ہے صورت دنیا ہے پہلا سجدہ صفت ازلیت
اسکے کہ لا اول لہ ہے ملحوظ کر کر بجا لاتا ہے اور دوسرا سجدہ صفت ابدیت اسکے کی مفہوم کر کر کہ لا آخر لہ ہے کرتا ہے اور یہہ بھی ہے کہ سجدۂ اولے
اشارہ بفنائے دنیا ہے بیچ آخرت کے اور سجدۂ ثانیہ اشارت ہے طرف فنائے آخرت کے جلال الٰہی مین اور یہہ بھی ہے کہ سجدہ اولی اشارت بفناء
کل مخلوقات ہے فی حد ذاتہا اور سجدۂ ثانیہ اشارت ہے بہ بقائے ہمہ کائنات بہ بقائے کبریا اور یہہ بھی ہے کہ سجدۂ اولی انقیاد عالم شہادت
بزیر حکم قدرت الٰہی اور سجدہ ثانیہ انقیاد عالم ارواح ہے بملاحظہ ہیبت نامتناہی اور یہہ بھی ہے کہ سجدۂ اولی سجدۂ شکر ہے نعمت معرفت ذاتی
اور صفاتی اور اسمائی پر سجدۂ ثانیہ سجدۂ خوف ہے تقصیر ادائے شوق کبریائی پر اور یہہ بھی ہے چنانچہ مشہور ہے کہ نماز نشستہ نماز استادہ
سے نصف اجر رکھتی ہے پس تواضع دو سجدونکی جو حالت جلوس مین ادا ہوی برابر ایک رکوع کے ہوئی اور یہہ بھی ہے کہ ہر کام مین دو شاہد معتبر
درکار ہین دن قیامت کے یہہ دو سجدے دو شاہد عدل ہین واسطے بندگی بندگی کے اور یہہ بھی ہے کہ ابتدا وجود وحدت سے کثرت ہے اور

فردیت سے تزوجیت پس مناسب انبساط وجود یہی ہے کہ وہ سبب ظہور ہون اور یہہ تین بہ لحاظ بسنی [illegible] صفت [illegible]
ختم ہونا صفت چار پایونکی او سمجھا نازمین بصفت حشرات [illegible] [illegible]
بار کیا تاکہ نفس دو بار حاصل ہو فائدہ سورۂ فاتحہ مین [illegible]
مالک پانچ چیزین صفات [illegible] عبادت استعانت طلب ہدایت [illegible]
عبادت اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور استعانت [illegible] اور طلب ہدایت [illegible]
پناہ غضب سے اور آدمی مرکب پانچ چیزون سے ہے بدن سے اور نفس بہیمی [illegible] نفس شیطانی [illegible]
پس اطمینان جوہر ملکی کا اسم اللہ کی تجلی سے ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور [illegible] نفس شیطانی [illegible]
ہے رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیاطین اور صلاح نفس [illegible] اسم رحمن [illegible] الملک [illegible]
نفس بہیمی کی تجلی اسم رحیم سے ہے ومن رحمتہ جعل لکم اللیل والنہار لتسکنوا فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون [illegible]
غلظت اور کثافت بدن کی ساتھہ تجلی صفت مالکیت کے ہے لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار [illegible]
بجمیع اجزا صالح اور مہذب ہوا رجوع قہقری طرف [illegible] طاعت بدن [illegible] نعبد کہا [illegible] طاعت نفس [illegible]
تا ترک لذات محرمات آسان ہو ایاک نستعین لایا اور واسطے خلاص تسویلات نفس بہیمی کے [illegible] اور واسطے [illegible] نفس شیطانی [illegible]
استقامت کی اور واسطے اصلاح جوہر ملکی کے مرافقت ارواح مقدسہ کی درخواست کرکے ارواح مذنبہ سے ساتھ غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین کے دوری چاہی اور یہہ بھی ہے کہ جب بندہ مناجات کرنیکو کھڑا ہوا اور صفات کمال باریتعالی کی الحمد للہ تا مالک یوم الدین [illegible]
تئین بے اختیار [illegible] اللہ [illegible] ہوا تا چار قصد اس سفر کا مصمم کیا اور ہر سفر میں زاد اور توشہ چاہیئے توشہ اس سفر کا عبادت [illegible] ایاک
نعبد کہا اور جب جانا کہ سفر نہایت طویل ہے اور زاد نہایت قلیل اور سمجھا کہ قوت وفا نہیں [illegible] قطع کرنیکو اس مسافت کے مرکب چاہیئے بالضرور
ایاک نستعین عرض کیا تا برکت اور زاد اور مرکب واسطے قطع مسافت کے ضرور [illegible] ہو حضرت ابراہیم ادہم [illegible] منقول ہے [illegible] پیادہ [illegible]
تو جاتے تھے ایک اعرابی نے انسے کہا کہ اے شیخ مجھے کیا سوجھی کہ ایسے بڑے سفر کا بے مرکب قصد کیا ہے آپنے فرمایا کہ بہت سا [illegible] سواریان
ہین اگر بلا آویگی مرکب صبر پر سوار ہو جاؤنگا اگر نعمت پہنچیگی مرکب شکر پر چڑھونگا اگر قضا مقدر ہوگی سواری رضا پر چلونگا اگر نفس خلل [illegible]
ہوگا سواری قناعت اور زہد کی تیار ہے بیٹھہ لونگا اگر شیطان وسوسہ لایگا ساتھہ بدرقہ ذکر کے پناہ پکڑونگا اعرابی نے کہا تمہین یہہ سفر
مبارک ہے اور حقیقت مین تمہین سوار ہو ہم پیادہ ہین اور جب بندہ کی تحصیل توشہ وسواری سے خاطر جمع ہوئی بہت سی راہ مختلف نظر
آویگی [illegible] طلب راہ مستقیم کی لی اور جو راہ مستقیم ظاہر ہوئی اور اس راہ مین دلیل اور رفیق درکار تھی کو دلیل اور اولیا کو رفیق
کیا اور جاہلون سے اور گمراہون سے اور بہکون سے کہ اس راہ مین در پیش تھے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے اجتناب
چاہا جاننا چاہیئے کہ اس سورہ کے بہت نام ہین چند یہان ذکر کئے جاتے ہین تا فواید جو اس مین ودیعت رکھے ہین منکشف ہو جاوین
ایک فاتحۃ الکتاب ہے وجہ تسمیہ کی ساتھہ اس نام کے یہہ ہے کہ کتاب الہی ساتھہ اس سورہ کے فتح اور شروع کرتے ہین بلکہ تسمیہ [illegible]
[illegible] بسم [illegible] ہر چیز کا بطور بسم [illegible] ہے [illegible] بجہت کبریا [illegible] فاتحہ فقط بھی اسے کہتے ہین کر [illegible]
[illegible] صفات [illegible] اور اسما [illegible] شریعت
[illegible] صفات کمال عالم [illegible]
[illegible] ساتھہ اسما [illegible]
[illegible]

حکایت حضرت ابراہیم ادہم

انسانی بہت خاص [illegible] ثابت ہوتے ہین اور بہت سی نعمتین ہین اور اسقدر کو اگر تمام انعامات الٰہی کے ساتھ قیاس کیجیے تو نسبت قطرہ
[illegible] کی معرفت نفس کی بھی حاصل ہوتی ہے کہ بسبب اُسکے معرفت تمام عوالم کی دریافت
[illegible] رب العالمین اشارہ ہے [illegible] اور الرحمن الرحیم اشارہ ہے طرف جمیع خیرات
کے اور [illegible] اعظم مقاصد بلوغ ہے اور مالک یوم الدین اشارہ ہے طرف معاد کے اور بقا
نفس کے [illegible] بدنون سے اور طرف سعادت بعضونکے اور شقاوت بعضونکے اور تخریب عالم اعلیٰ اور عالم اسفل کے اور نفخ صور
کے اور کیفیت [illegible] بعد الموت کے اور وقوف عرصات کے اور حساب و میزان کے اور درجات جنت اور درکات نار کے اور طرف مراتب شفاعت انبیا
اور علما اور شہدا کے اور [illegible] مطالب اعتقادیہ سے ہے اور ایاک نعبد اشارہ ہے طرف انواع عبادت قلبی اور قالبی کے کہ کتب فقہ اور
سلوک مین اور رسایل اوراد و اشغال مین [illegible] کے شمول [illegible] لکھا ہے اور ایاک نستعین اشارہ ہے طرف انواع حرفتون کے اور صنعتون کے کہ عالم
مین [illegible] معمول ہین اسواسطے کہ جمیع حرفتین بنی آدم کی اور تمام صنعتین اونکی استعانت بمخلوقات الٰہی ہین مثلاً صنعت زراعت استعانت ہے
[illegible] کیفیت زمین اور آب اور ہوا اور آفتاب اور ماہتاب اور آہن اور بیل اور حیوان وغیرہ سے کہ سب
مخلوقات الٰہی ہین [illegible] سب حرفتون اور صنعتون کو سمجھو اسیواسطے کہا ہے کہ صناعات بنی آدم راجع طرف تین چیزون کے ہین استنتاج اور
[illegible] اور نقل حکایات کی [illegible] کہ ایک چیز کو ساتھ دوسری چیز کے جمع کرین تا چیز ثالث حاصل ہو مثلاً زراعت اور درخت کہ جمع کرنے
[illegible] زمین کے [illegible] ہین یا مثل نسل اور دودھ اور [illegible] اور گھی کے کہ جمع کرنے سے نر حیوان کے ساتھ مادہ اسکی حاصل ہوتے ہین
یا [illegible] ساتھ تعلیل جیسے گھوڑے [illegible] حیوانات کے اور پیوند اشجار و نباتات کے اور ضم صغریٰ و کبریٰ اور قضیہ شرطیہ استثنائیہ قیاسات
کے [illegible] منفعت جبری کہ [illegible] صرف کئی جاوے مثل سواری اور بار جانورونکے اور [illegible] خدمت لینے کے غلامون سے اور لونڈیون
[illegible] اور [illegible] اجزاں خاص اور مشترک سے اور نقل و حکایات وہ ہے کہ بتوسط بعضے مخلوقات کے بعضے مخلوقات مین
[illegible] اور کیفیت پیدا کرین کہ خاکی چیز مرغوب ہو مثلاً جب چاہین کہ زر و سیم کو چیزے مین استعمال کرین اول انکو باستعانت صالح اور تسلیط
آتش پگھلا کر پانی کر لیتے ہین [illegible] بنا کر سوت مین روئی کے یا تار مین ریشم کے دوڑاوین اور ثبت کرین تا درخشندگی اور تابش اور صفائی زر و سیم کی
[illegible] اور ریشم مین ظاہر ہو اور [illegible] حکایت زر و سیم کی کپڑے مثلاً کناری گوٹے [illegible] لیس طاس بادلہ تمامی وغیرہ علیٰ ہذا القیاس ترجیع حکایات
اصوات ستار کے اور نغمات وتار کے اور [illegible] گلہائے ریاحین کے اور رنگہائے گوناگون دلنشین کے تامل کیجیے کہ علم موسیقی اور عطاری اور
صباغی اسی سے پیدا ہوئی اور اہدنا الصراط المستقیم اشارہ ہے طرف دو طریق تحصیل علوم و معارف کے کہ استدلال اور تصفیہ ہے اول کو طریق
مشائین اور دوسرے کو طریق اشراقین کہتے ہین اور صراط الذین انعمت علیہم اشارہ ہے طرف مباحث نبوت اور ولایت کے اور اعتقادات صحیحہ
اور اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ کے اور تواریخ انبیا اور تذکرہ اولیا اور مقامات اور ملفوظات اونکے کے اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اشارہ
ہے طرف فرقون کفار اور مبتدعون اور مقالات اہل علم کے اور کنایہ ہے اعمال فاسدہ اور اخلاق ردیہ اور اعتقادات باطلہ سے کہ اقالیم مختلفہ مین اور
قرون بعیدہ مین پراگندہ اور منتشر تھے اور یہی دوسرا نام اسکا سورۃ الحمد ہے کہ ابتدا اسکی ساتھ لفظ حمد کے ہے اور حمد اس سورہ کی شامل ہے اور جمیع
محامد قرآنی اور غیر قرآنی کے چنانچہ انشاء اللہ مقام اپنے مین بیان کیا جاویگا تیسرا نام اسکا سورۃ الشکر ہے اسواسطے کہ حمد اساس شکر ہے اور اس سورۃ
مین وجوہ شکر کے جمع کرتے ہین اور وہ تین وجہین ہین محبت بدل اور ثنا بزبان اور خدمت باعضا چوتھا نام اسکا سورۃ الکنز ہے اسواسطے کہ حضرت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ نزلت سورۃ الفاتحۃ من کنز تحت العرش یعنے اسرار معارف سے کہ شامل ہین معرفت ذات اور اسما اور
افعال اور معاد اور صراط المستقیم اور جزا اور علم مخاصمہ اور علم احکام کو پس اللہ نام ہے جامع ذات اور اسما کا اور ساتھ حرف با الصاقیہ کے اشارہ
فرمایا ہے کہ وجودات اشیا قایم بذات واسماء کبریا ہین چنانچہ قیام جسد بروح ہے اور یہی ہے سر وجود اشیا لیکن بطریق ایجاب نہین لیکن مقتضای

رحمت الٰہی ہین کہ افاضہ وجود اور کمالات کا فرماتا ہے ایس لفظ [illegible]

واسطے کمال ذاتی اوسکے ہین کہ مقتضی حمد ہین کیونکہ کمال ذاتی [illegible]

کل مخلوقات کا اسی سے ہے اور ساتھ لام استغراقیہ و اختصاصیہ کے فرمایا [illegible]

مین استحقاق حمد کا رکھتی ہے سب ایسے انعامات ہین [illegible]

کہ نسبت اوسکی تیری ہی طرف پھرتی ہے اور ساتھ [illegible] حمد کا اشارہ [illegible]

اول ہر چیز کو جیسا چاہئے ویسا پیدا کیا پھر [illegible]

فرمایا ساتھ مالک یوم الدین کے اور ساتھ اضافت مالکیت کے بھی [illegible]

یوم الدین اور سر معاد کا بھی اشارہ فرمایا کہ مقتضاے رحمت ہے [illegible]

اور پھر عابدونکے تمام سبب ہو کہ ملک ابد عوض ہین ایک عمل کے [illegible]

لعبادت اور ترکیبہ استعانت اور صراط المستقیم کا بھی بیان [illegible]

پھر اشعار فرمایا بلب لباب عبادت کا [illegible]

ہے پھر اشارہ فرمایا طرف جزاکے ذکر انعام اور غضب اور سزا کا بھی بیان فرمایا کہ عبادت اور استعانت [illegible]

عبادت ہے اور عبودیت اعانت ہے اور جب دونون جمع ہوے حصول جزا واسطے ہر سالک طریق [illegible]

اسکا سورۃ المناجات ہے اسواسطے کہ مصلی مناجات کرتا ہے ساتھ اس سورۃ کے [illegible]

سے چھٹا نام اسکا سورۃ التفویض ہے اسواسطے کہ اسمین استعانت کو حضرت حق کے خاص فرمایا [illegible]

مضمون اسکا وفا کرتا ہے ساتھ معراج صلوٰۃ کے اور بسم اللہ اشارہ ہے بظہور موجودات [illegible]

ظہور کے معنی ہے تاکہ رحمت اسکی عام ہوئی افاضہ وجود اور سائر کمالات کی یہانتک کہ [illegible]

بخشش وجود اور دنیا بخشش خاص تابع حیات اور سب کمالات [illegible] اسواسطے کہ روز قیامت [illegible]

منفک ہو جاوینگے آپس سے عوض ان کمالات کے اہل عبادت اور استعانت کو کمال دوسرا عطا [illegible]

اور استقامت اور انعام اسکے چاہئیے اور نقصان کو اور رجوع الی النقصان بعد الکمال کو [illegible]

[illegible] الشافیہ ہے اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء اور وجہ اسکی [illegible] اسم الٰہی کو [illegible] اسباب

مرض ہے دور کرتا ہے اور رحمت [illegible] منافی زحمت ہے کہ مرض سے متوقع ہوتی ہے اور حمد اسکی موجب مزید نعمت بمقتضاے لئن شکرتم

لازیدنکم اور نعمت کہ حالت مرض مین درکار ہے شفا و صحت ہین اور اقرار ربوبیت بمقتضے [illegible] کے سبب شفا و کمال

ہوتی ہے اور بندہ ساتھ ذکر رحمت کے کمال افعال اپنے کو چاہتا ہے کہ مرتب اوپر کمال صحت کے ہے اور مالکیت یوم الدین سے [illegible] اسباب مرض کو

[illegible] اسباب شفا کو [illegible] طلب کرتا ہے اور طلب ہدایت مین اشارہ طرف صحت کے [illegible]

اور ساتھ استقامت [illegible] کرتا ہے اور ساتھ انعام کے اشارہ کرتا ہے کہ [illegible] لذائذ اور طیبات کے [illegible]

[illegible] اسباب [illegible] اقرار کرتا ہے [illegible] نام اسکا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن [illegible] مقامات ہے [illegible]

کہ تنہی عن الفحشاء والمنکر ۔ نماز مقام مناجات اور رسائی بھی پہنچاتی ہے کہ اسامین جمیع کمالات ہے اور اس سورہ میں مبداء کو ساتھ
معاد کے ملایا ہے ساتھ ترتیب مراتب کے اور مرتبہ اساس دوسرا ہے مثلاً انعام او رغضب مرتب اور ہدایت اور استقامت اور ضد
اسکے یعنی گمراہی اور فتنہ اور استقامت کے ہے تا عبادت کے اور عباد سے توفیق اور جانے افعال الٰہی کے ہے بیچ دنیا اور آخرت
کے یعنی او رجزا اور مالک یوم الدین میں جزا دنیا و سزا و افعال الٰہی آتا ۔ اسما و صفات باری میں کہ جا بجا اونکے مرتب ہے بارہواں نام اسکا
سورۃ الصلوٰۃ ہے اسواسطے کہ نماز میں پڑھنا اسکا ضرور ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے اور آنحضرت
نے حضرت ربوبیت سے حکایت فرمائی ہے کہ نماز کو میں نے تقسیم کیا ہے درمیان اپنے اور درمیان بندے کے دو حصہ پر جب بندہ کہتا ہے بسم اللہ الرحمن
الرحیم حق تعالیٰ ہے فرماتا ہے کہ دیکھو بندے میرے نے مجھے یاد کیا یعنی ذکر کیا جامع ذات اور اسما و صفات اور افعال میرے کا ہے اتنے
میں آیا اور جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندے میرے نے میری ستایش کی یعنی ایسی ستایش کی کہ جامع جمیع ستایشوں کی ہے اور جب
بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ساتھ بزرگی اور تعظیم کے یاد کیا مجھے بندے میرے نے کہ ہر چیز کی طرف میری نسبت کی اور جانا کہ ایجاد
ہر چیز کا مجھ سے ہوا اور نعمت اور نفع سے ہے اور جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین حق تعالیٰ فرماتا ہے خاص کیا نسبت میری نے مجھے ساتھ بزرگی کے اسواسطے
کہ اس دن کا مالک میں ہی ہوں دوسرا کوئی مالک اور بادشاہ وہاں نہیں ہے اور جب کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مضمون
اس آیت کا مشترک ہے درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے عبادت حق میرا ہے کہ تقاضا ربوبیت ہے اور اعانت حق بندہ ہے کہ
لازم عبودیت ہے پس بلفظ ایاک نعبد حق میرا ادا کیا اور بلفظ ایاک نستعین حق اپنا درخواست کیا اور جب بندہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم
تا آخر سورت حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہہ سب واسطے بندے میرے کے ہے اور بندے کو سوال اسکا دیا میں نے یعنی طلب ہدایت اور استقامت اور
ایمان اور امان غضب اور ضلال سے یہہ سب منافع بندے کے ہیں اور بندہ بطریق تذلل کہ روح عبودیت ہے انکو چاہتا ہے پس مقتضا ربوبیت
ہے کہ اسکو ساتھ ان مطالب کے پہنچاوے اور تیرہواں نام اسکا سبع المثانی ہے یعنی سات آیتیں ہیں کہ مکرر کی جاتی ہیں بیچ ہر نماز کے اور وہ یہہ
ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم مفتاح باب ذکر ہے الحمد للہ رب العالمین کہ مفتاح باب شکر ہے الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب رجا
امید ہے مالک یوم الدین کہ مفتاح باب خوف و بیم ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین کہ مفتاح باب اخلاص ہے اور اخلاص متولد
ہوتا ہے معرفت عبودیت اور معرفت ربوبیت سے اور اھدنا الصراط المستقیم مفتاح باب دعا اور تضرع ہے اور صراط الذین
الذین انعمت علیہم تا آخر مفتاح باب ابیت ہے اور اقتدا بارواح طیبہ ہے اور طلب نزول برکات اور انوار انکی ہے کہ بسبب اسکے
سالک کو رجوع اور بیجروی سے امن حاصل ہوتا ہے اور بحکم قرآنی کہ فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطٰن الرجیم جب کلمے آٹھویں کو کہ اعوذ
باللہ من الشیطٰن الرجیم ہے ساتھ ان سات آیتوں کے ضم کیا جاوے آٹھ مقالید و جانیہ واسطے آٹھ دروازوں بہشت کے ہاتھ آویں اور
چودھواں نام اسکا قرآن اعظم ہے اسواسطے کہ یہہ سورۃ اعظم اور افضل ہے بیچ ثواب کے تمام سورتوں سے اور پندرھواں نام اسکا سورۃ التعلیم المسئلہ
ہے اسواسطے کہ آداب سوال کے پروردگار سے اس سورت میں بندوں کو تعلیم ہوئے ہیں کہ اول ثنا پھر اخلاص پھر دعا کریں اور سولھواں نام اسکا کافیہ
ہے اسواسطے کہ حدیث شریف میں ہے کہ یہہ سورۃ غیر اپنے سے کفایت کرتی ہے اور کوئی سورۃ دوسری اس سے کفایت نہیں کرتی اور سترھواں
نام اسکا ام الکتاب ہے اور اٹھارواں نام اسکا ام القرآن ہے اسواسطے کہ یہہ سورۃ اوپر تینوں علم کے کہ موجب کمال علمی اور عملی بندہ میں مشتمل
ہے اور وہ تین علم علم شریعت ہے یعنی تکلیفات شرعیہ اور علم طریقت ہے یعنی پہچاننا معاملات قلوب اور علم حقیقت ہے یعنی دریافت
مکاشفات ارواح علم شریعت دو قسم ہے اول اصول عقاید دوم فروع احکام علم اصول سے اس سورۃ میں اول معرفت ذات ہے ساتھ اس
طور کے کہ ایک چیز ہے کہ موجودات سب ساتھ اس چیز کے قایم ہیں مانند قیام اجساد بارواح پھر معرفت اس ذات مقدس کے وجود کی ہے ساتھ اس
دلیل کے کہ رحمت اپنی سے احد الطرفین ممکن کو ترجیح دی ہے پس البتہ موجود ہے پھر معرفت صفات اس تعالیٰ و تقدس کی ہے ساتھ اسطرح کے

کہ وہ صفتیں سب کامل ہیں کہ موجب حمد کمال ہیں اور دلیل اسکی یہ ہے اس واسطے [illegible]
متصور نہیں اور دلیل اسکی رحمت بھی ہے اسواسطے کہ حقیقت رحمت کی بخشنا ہے [illegible]
بتفصیل اور بدون سمجھنے اس چیز کے کہ لائق ہے [illegible]
اور سر بیان تدبیر واحد کی جمیع کثرات میں ممکن نہیں اور دلیل اسکی جزا ہے اسواسطے [illegible]
کے کہ ساتھ اسکے تکلیف دین ممکن نہیں بغیر معرفت اسمائے الٰہی کی ہے ساتھ اس [illegible]
اور درمیان خلق کے ساتھ اُن حقایق کے دیکھتا ہے اور سنتا ہے [illegible]
توحید ہی ساتھ اس دلیل کے کہ وہ رب سبکا ہے اور جو کچھ سوا اسکے ہے مربوب ہے [illegible]
مسبب ہے اسی سے جو مانگنا ہو مانگنا ہے کہ رب ہے [illegible]
اسکے احتیاج کسی کی دوسرے کی طرف باقی نہیں رہتی ہے [illegible]
استحقاق اسکی واسطے عبادت کے ہے ساتھ اس دلیل کے کہ ہر چیز کو حالات ہیں اور حاجات ہیں [illegible]
ربوبیت کی احتیاج ہے اور وسط میں رحمانیت اور رحیمیت اسکی تی حالات انتہا میں مالکیت اسکی کہ روز جزا کا مالک ہے [illegible]
سو ان حالات اور ان حاجات میں انعام اور تفضلات فرماتا ہے پس مستحق عبادت کا بھی وہی ہے [illegible]
ایاک صراط المستقیم میں اور صراط الذین انعمت علیہم میں مذکور ہے [illegible] اور ضلال میں [illegible]
ہے اور معرفت سعادت اور شقاوت اندونوں معرفتوں سے حاصل ہوتی ہے اور معرفت [illegible] الرحمن الرحیم
مالک یوم الدین میں بیان ہے اور معرفت حکمت اُس تعالیٰ و تقدس کی بیان سے [illegible]
کرتا ہے اور استقامت سے انعام اور اوپر شقاوت اور ضلالت کے غضب مرتب کرتا ہے اور معرفت [illegible]
استعانت سے حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ اگر خلاف تکلیف کے مقدر فرماتا تو حاجت استعانت کی ہوتی اور معرفت [illegible]
ہے اور معرفت معاد مالک یوم الدین سے تا ذکر انعام و غضب اور علم فروع سے معرفت عبادات [illegible]
اور مناکحات اور حکومات نستعین میں منظور ہے اسواسطے کہ ہوا و ہوس معارض عقل کے معاملات میں ہوتی ہے [illegible]
مباح اور صحیح کو ہدایت سے جاننا چاہئے اور حرام اور مکروہ اور فاسد کو غضب اور ضلال سے جاننا چاہئے [illegible] عبادات اور معاملات
کا امر و نہی ہی ذکر عبادات اور غضب سے معلوم ہوتا ہے اور ثمرہ امر و نہی کا وعدہ اور وعید ہے ساتھ انعام اور غضب کے منکشف
ہوتا ہے بیان علم طریقت کہ معرفت کمال قوت نظریہ اور عملیہ ساتھ صراط مستقیم کے ادا کرنے [illegible] دونوں قوت کا
غضب اور ضلال کے ذکر فرمایا اور طریقت میں جس چیز کی رعایت واجب ہے ابتدا سلوک میں وہ مسمیٰ بعبادت ہے اور وسط سلوک میں وہ
ملقب باستعانت ہے اور نہایت سلوک میں وہ نامزد باستقامت ہے اور معرفت اوصاف نفس کی ذکر غضب اور ضلال سے معلوم کی
جاتی ہے کہ حقیقت اسکی انحراف نفس جادہ استقامت سے اور معرفت اوصاف قلب کی ساتھ استقامت اور ہدایت کے پہچانی جاتی ہے اور
معرفت تخلیہ کی ساتھ عبادت اور استقامت کے اور تحلیہ کے ساتھ ہدایت اور استقامت کی اور تجلیہ [illegible] ہوتی ہے کہ اسکو تعبیر
فرمایا ہے ساتھ عبادت کے [illegible] غضب سے بھی اور ساتھ اسکے ذکر رحمت الٰہی اشارہ فرماتا ہے اسواسطے
[illegible] الراحمین یرحمہم الرحمن
[illegible] ساتھ استقامت کے بیان کیا ہے اسواسطے کہ ہدایت [illegible] استقامت
[illegible] رب العالمین کے اسی واسطے

[illegible] جو آیت [illegible] علوم [illegible] اور جو شہود [illegible] غلطات الٰہی [illegible] تمام خالق [illegible] اور [illegible] تا [illegible] دوسری
[illegible] لہٰذا غرض خلاصہ [illegible] اس سے [illegible] معنی رب العالمین [illegible] اسواسطے کہ نعمت جو [illegible] اپنی تجلی اس [illegible] اصلی طالب [illegible]
[illegible] **فـ ۵** [illegible] غیر کی طلب میں ہو تجلی یہ معنی [illegible] طریقہ خلاصی کا
[illegible] مضمون ایاک نعبد کے ہیں جو معنی لبریز اور [illegible] خلاصی کا اس سے مضمون ایاک نعبد ہے اور ایاک نستعین [illegible]
[illegible] ولو [illegible] ذکر نا غضب اور ضلال کے [illegible] اور تخلیہ میں توسط بیچ اخلاق کے [illegible] مثل [illegible] اور شجاعت
[illegible] بھی مائل با فراط و تفریط ہو اور [illegible] اعمال میں بھی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] تجاوز
[illegible] صراط مستقیم ہے اور تخلیہ میں لا [illegible] محبت اور شوق سے بھی اور ان سبکو [illegible] فرمایا ہے
اسواسطے [illegible] نستعین اس [illegible] اسباب نظر سے ساقط ہوگئے اور [illegible] اسباب کے حاصل آیا اور محبت اور شوق طرف منعم کے
[illegible] تخلیہ [illegible] اظہار احتیاج سے بھی اور وہ باستعانت میں ہوا [illegible] تذلل سے بھی اور وہ بعبادت مفہوم
[illegible] معرفت [illegible] ذلت [illegible] دریافت ہوئی مضمون مجموع رب العالمین اور ایاک نعبد سے اور تخلیہ میں معرفت بھی چاہیے
اور اسے [illegible] فرمایا ساتھ [illegible] التصاق کے یعنے اتصال [illegible] ساتھ خالق اپنے کے ہے شعر اتصالی بےتکیف بےقیاس + ہست
رب الناس را باجان ناس ۱۲ اور مقام ذکر سے ساتھ یاد کرنے اسماء حسنہ کے اس سورہ میں نشان دیا ہے اور مقام شکر سے ساتھ حمد کے اور
مقام رضا سے ساتھ رحمت کے اور مقام خوف سے ساتھ مالکیت روز جزا کے اور ذکر غضب اور مقام اخلاص سے ساتھ ایاک نعبد کے اور
مقام دعا سے ساتھ اہدنا کے اور مقام ولایت اور ذات طیبہ سے ساتھ صراط الذین انعمت علیہم کے اور [illegible] یا ہے صحبت بد سے اور توسل ارواح
طیبہ سے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے **فـ ۵** صحبت سے میرے پہلے نصیحت یہی + کہ کیا کیجئے ناجنس کی صحبت سے حذر +
بیان علم [illegible] اور اس سورہ سے باین طریق سمجھا جاتا ہے کہ معرفت سر ربوبیت کی بکلمہ الحمد للہ حاصل ہوتی ہے اسواسطے
کہ رجوع حمد کل طرف اسکے نہیں ہے مگر بقیام وجود کل ساتھ اسکے اور یہی ہے مدلول بائے بسم اللہ اور معرفت تجلی جلال کی بمالک یوم الدین اور ذکر
غضب اور معرفت تجلی جمال کی بذکر رحمان اور رحیم اور انعام اور معرفت کمالات الٰہی کی الحمد سے تا یوم الدین اور معرفت اسماء الٰہی کی بذکر اسماء
خمسہ اور معرفت نفس کی بذکر ضلال اور معرفت قلب باستعانت اور معرفت روح بہدایت اور معرفت سر اور خفی اور اخفا بذکر استقامت
اور انعام اور معرفت ذوق سر نبوت بالحمد للہ تا رحیم اور بذکر انعام اور معرفت وحی بہ لفظ یا اسواسطے کہ حقیقت وحی کی اتصال بعض ارواح
بہ بعض دیگر ہے تا آنکہ یہ سلسلہ اتصال اصل تک ہو کر منتہی ہوا اور بحث فرق درمیان نبوت اور ولایت کے بذکر تابع اور متبوع بیچ صراط
الذین انعمت علیہم کے چاہیے جانا اور بحث احوال اور مقامات بایاک نعبد اور ایاک نستعین کے اور ذکر ہدایت اور استقامت اور انعام کے
چاہیے پہنچانا اور مرتبہ علم الیقین کا بذکر الفاظ غیبت کہ الحمد للہ سے تا مالک یوم الدین میں حاصل ہوتا ہے اور عین الیقین بخطاب ایاک سے ظاہر
ہوتا ہے اور معرفت حق الیقین بذکر رحمت اور ہدایت اور انعام اور استقامت دریافت ہوتا ہے اور سر قضا و قدر بلفظ رحیم کہ مفید تخصیص ایک
بمقدار استعداد کے ہے سمجھا جاتا ہے اور معرفت اسرار عادات تفریع اسکے سے اوپر اسماء خمسہ کے معلوم کیجئے اور اسرار معاملات کو تفریع ہدایت
اوپر استعانت کے سمجھ لیجئے اور اسرار امور آخروی کو بانعام راہ مستقیم اور بغضب غیر مستقیم دریافت کیجئے اور تسخیر عالم شہادت کی واسطے عالم
غیب کے لفظ استعانت سے سمجھی جاتی ہے اور فنا ماسوی اللہ کے بمالک یوم الدین ظہور جلوہ فرماتی ہے اور معرفت بقا باستقامت اور انعام
جلوہ ظہور دکھاتی ہے **فائدہ** سمجھ لیجئے کہ مداخل شیطان کے کہ جدھر سے آتا اسکا دل میں آدمی کے تین طرفوں سے ہے اصل میں تین راہیں ہیں
شہوت ہے اور غضب ہے اور ہوا ہے شہوت کو بہیمیت کہتے ہیں اور غضب کو سبعیت اور ہوا کو شیطانیت اور مرتبہ غضب کا فوق شہوت
اور ہوا کا فوق غضب کہ انسان بسبب شہوت کے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور بسبب غصہ کے اسپر ظلم لینے کے اور بسبب ہوا کے اوپر پروردگار اپنے

[illegible]

مالکیت روز جزا [illegible]

سے اور عجب کو کلمۂ [illegible] اھدنا الصراط المستقیم [illegible]

بدعت و ذلت [illegible] [illegible]

سات حروف نہیں ہیں **بیت** ثا و جیم و خا و زا و شین و ظا [illegible]

جہنم کے [illegible] سے [illegible]

سے اور دخول ابواب [illegible] حرف ثا اشارہ طرف ثبور [illegible]

نے لا تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا اور جیم [illegible] جہنم کا ہے [illegible]

رسوائی کے ہے کہ دوزخیونکو [illegible] ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ اور حرف [illegible]

ہے اور کنایت طرف زقوم کے ہے کہ طعام کافران ہے اور حرف شین اشارت شہیق ہے فاما الذین شقوا ففی النار لھم فیھا زفیر وشہیق

اور حرف ظا حرف عدہ لظی سے ہے کہ طبقہ ہے جہنم کا اور حرف فا حرف فراق ہے محبوں کے نزدیک [illegible]

طرف فرقت کے بھی ہے اور کنایت طرف اختلاف کے بھی ہے کہ سبب دخول دوزخ ہے بیان فضائل سورۂ فاتحہ کہ حدیث شریف میں مذکور

ہیں بخاری شریف میں اور سوا بخاری کے صحاح ستہ میں اور کتب معتبرۂ حدیث میں مروی ہے کہ ابو سعید بن المعلی کہ صحابی ہے نقل کرتے تھے

کہ میں ایک روز مسجد مقدس میں نماز پڑھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا میں بسبب شغل نماز کے جواب [illegible] بعد فراغ نماز کے حضور

نبوی میں حاضر ہوا اور عذر بیان کیا آپنے فرمایا یہہ عذر مسموع نہیں ہے خدا و رسول کی ہر حال میں اجابت ضرور ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا

ہے یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم پھر فرمایا میرے ساتھ چل میں تجھے بزرگترین سورہ کہ قرآن

میں ہے قبل باہر آنے مسجد سے تعلیم کرونگا میں آپکا ہاتھ پکڑ کر چلا جب مسجد کے دروازہ کے پاس پہنچا یاد دلایا میں نے آپنے فرمایا وہ

سورۂ الحمد للہ رب العالمین ہے اور یہی سبع المثانی اور قرآن عظیم کہ حق تعالیٰ نے [illegible] نازل کی منت رکھی ہے کہ ولقد اتیناک

سبعا من المثانی والقرآن العظیم [illegible]

[illegible]

[illegible] ان اعلمک سورۃ لم تنزل [illegible]

[illegible] ام القرآن ہے کہ [illegible]

بیان لطائف

بیان فضائل سورۂ فاتحہ

[illegible]

[illegible] اور طبرانی اور حاکم میں روایت ابن عباس آیا ہے کہ ایک دن جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] دروازہ آسمان کے کھلا فرمایا کہ فرشتہ جو اب نازل ہوتا ہے کبھی نازل نہیں ہوا تھا ابتدا خلقت آدم
[illegible] پاس آیا اور کہا کہ خوشخبری ہو تجھے ساتھ دو نور کے کہ تمہین حق تعالیٰ نے دئے ہیں
[illegible] فاتحۃ الکتاب اور آخر سورۃ البقرۃ کوئی حرف ان سے نہ پڑھو گے تم مگر تم کو اسکا ثواب عظیم اور خیر پاؤ گے
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ کے کاٹے ہوے اور بچھو کے ڈنک مارے ہوے
[illegible] اور آنحضرت نے تجویز فرمایا ہے اور دارقطنی اور ابن عساکر نے روایت کی ہے
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورۃ کے رقیہ فرمایا ہے اور آپ دہن مبارک اپنا بعد پڑھنے سورۃ
[illegible] بیہقی نے شعب الایمان میں اور سعید بن منصور نے سنن اپنے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] الکتاب [illegible] نے مسند اپنے میں انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھکر اپنے اوپر دم کیا ہر بلا سے امن میں ہوا مگر موت اوسکے مقدر ہے اور عبد بن
حمید نے مسند اپنے میں ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو ثلث قرآن کے ہے ثواب میں اور بہت روایات کثیر ایک
حاکم نے [illegible] بیہقی نے شعب الایمان میں بھی تصحیح اوسکی کی ہے انہیں لفظ افضل القرآن کا اور اخیر سورۃ فی القرآن کا اس سورۃ کے حق
میں [illegible] ابو الشیخ نے اور طبرانی اور ابن مردویہ نے اور دیلمی نے اور ضیاء مقدسی نے احادیث مختارہ اپنے میں روایت کی ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چار چیزیں تحت عرش سے مجھے عطا ہوئی ہیں اور کچھ چیز کسیکو سوا ان چار چیز کے اس گنج سے نہیں پہنچی ام
الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خواتیم سورۃ بقرہ اور کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہے اس سے کہ کچھ چیز قرآن سے کفایت نہیں کرتی اور اگر فاتحۃ الکتاب کو رکھ ایک پلے ترازو کے رکھیں اور تمام قرآن کو
پلے دوسرے میں البتہ فاتحۃ الکتاب فضیلت قرآن سے [illegible] آوے اور ابو عبید نے فضائل قرآن میں حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسنے سورۃ فاتحہ پڑھی گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کی تلاوت کی اور تفسیر کبیر میں اور کتاب المصاحف میں ابن
انباری کے اور کتاب العظمۃ میں ابو الشیخ کے اور حلیۃ الاولیاء میں ابو نعیم کے وارد ہے کہ ابلیس کو چار بار تمام اوسکی عمر میں نوحہ و زاری کا اور خاک سر پہ
ڈالنے کا اتفاق ہوا ہے ایک جب اوسکو لعنت ہوئی دوسری جب اوسے آسمان سے زمین پر گرایا تیسری جب بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہوئی چوتھی جب یہہ سورۃ نازل ہوئی اور ابو الشیخ کتاب الثواب میں لایا ہے کہ جسکو حاجت ہو فاتحۃ الکتاب پڑھے بعد ختم کے جناب الہی میں
دعا کرے حاجت اوسکی بر آویگی اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص اسکے پاس آیا اور شکایت درد کی لایا اوسے شعبی نے کہا کہ اساس القرآن
پڑھ اور جائے درد دم کر اوسنے کہا اساس القرآن کیا ہے کہا فاتحۃ الکتاب اور اعمال مجربہ مشایخ میں مذکور ہے کہ سورۃ فاتحہ اسم اعظم ہے واسطے
ہر مطلب کے پڑھے اور اوسکے دو طریق ہیں اول یہہ کہ مابین سنت اور فرض فجر کے باتصال میم بسم اللہ بلام الحمد چہل و یکبار چالیس روز تک
پڑھتے ہیں جو مطلب ہو حاصل ہوتا ہے اور اگر شفا مریض کی یا دفع سحر کا منظور ہو پانی پر دم کرکے مریض اور مسحور کو پلاتے ہیں دوسرا طریقہ یہہ
ہے کہ یکشنبے کے دن اول ماہ درمیان سنت اور فرض فجر کے بے قید اتصال میم بلام ہفتاد مرتبہ پڑھتے ہیں پھر ہر روز اسی وقت دس دس بار
کم کرتے ہیں اور شنبے کو تمام ہوتی ہے اگر ماہ اول میں مطلب ہوگیا فبہا والا دوسرے مہینے تیسرے مہینے اسی طرح کرتے ہیں اور لکھکر اس سورۃ کو
گلاب اور مشک اور زعفران سے کاسے چینی پر دھوکے مریض مجذوم کو تا چہل روز پلا دے مجرب ہے اور واسطے شفا کے اور درد دندان اور
درد سر اور درد شکم اور سوا انکے دردونکے دفع کو سات بار پڑھکر دم کردے شفا ہوجائیگی انشاء اللہ تعالیٰ مجرب ہے یہہ سب لطایف اور نکات
اور فضائل تفسیر فتح العزیز میں مسطور ہیں

سورۃ البقرۃ

یہہ مدنی ہے دو سو چھیاسی آیتیں ہیں اور چھہ ہزار

الٓمٓصٓ لکھے ہین اور پچیس جز [illegible]
اور اس سورۃ مین بہت منافع [illegible]
ایہا الذین امنوا اذا [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم نے شیطان بھاگتا ہے اس گھر سے [illegible]
صحیح ابن حبان مین ہے کہ اگر رات کو پڑھے سورۂ بقرہ تو تین [illegible]
شیطان کا دخل نہین ہوتا اس گھر مین [illegible] **سوال** [illegible]
امور عجیبہ مذکور ہین اور اصناف [illegible] **جواب**
نام سب سورتون کے توقیفی ہین یعنی بیان وحی [illegible]
آیا خاص اس سورہ کا ہی اسواسطے لائق [illegible]
اور پرستش ہے اور دعا استقامت اور ثبات کی ہے [illegible]
نے توحید اور پرستش اختیار کی اور استقامت چاہی اور [illegible]
ظاہر مین اقرار کیا باطن مین انکار کیا وہ منافق ہوئے پس حق تعالی نے اول سورۂ بقرہ مین ان تینون فرقون کا بیان فرمایا ہے اول ذکر
مومنون کا کیا پھر کافرون کا پھر منافقون کا یہ مناسبت ہے [illegible]
فاتحہ بسبیل اجمال متضمن تمام معانی قرآنی کے ہے اور سورۂ بقرہ اس کی تفصیل ہے [illegible] اھدنا الصراط المستقیم
ہے سورۂ بقرہ مین ہدی للمتقین اور چوتھی آخر سورۂ فاتحہ مین ذکر [illegible] مومنین کا اور دو فرقے کافرین کا ہے آغاز سورۂ بقرہ مین
بھی مذکور مومنین کا اور دو فرقے کافرین مجاہرین اور منافقین کا ہے اور پانچوین سورۂ فاتحہ مین اول صفات الہیہ ربوبیت
مذکور ہے سورۂ بقرہ مین بھی اول شرح ربوبیت حق تعالی کی نسبت بنی نوع انسان کے کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم
اور چھٹی سورۂ فاتحہ مین انواع رحمت دینی اور دنیوی کو ساتھ دو اسم رحمن اور رحیم کے ارشاد فرمایا ہے سورۂ بقرہ مین بتفصیل انواع رحمت
دینی اور دنیوی ہے کہ نسبت بدو فرقہ بنی اسرائیل اور بنی اسمعیل ارشاد ہوئی ہے ساتوین سورۂ فاتحہ مین معتقد جزا یاد دلایا ہے ساتھ
مالک یوم الدین کے سورۂ بقرہ مین بیچ ذکر بنی اسرائیل کے مقابل ہر کفران اور عصیان کے مجازات انکی ساتھ عقوبات دنیوی کے مذکور
فرمائے ہین آٹھوین سورۂ فاتحہ مین بیان عبادت اور استعانت ہے سورۂ بقرہ مین آیۃ فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا
تکفرون [illegible] تا آخر مسائل جہاد وحج شرح انواع عبادت ہے اور آیۃ ویسئلونک عن الیتامی سے تا آخر مسائل صدقات اور
ربوا کی تفصیل اقسام استعانت ہے نوین سورۂ فاتحہ مین طلب صراط المستقیم ہے کہ حقیقت مین مطالب سورۂ فاتحہ کے اسی پر ختم ہوا
ہین سورۂ بقرہ مین آیۃ آمن الرسول بیان صراط مستقیم ہے

سورۃ البقرۃ مدنیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ماتان وثمانون وست آیات

الٓمٓ یہ حروف مقطعات اسرار قرآن سے ہین [illegible] ان کی معنی پر اطلاع نہین ہے [illegible] تمام قرآن مین انتیس سورہ
کے شروع مین مقطعات ہین اور یہ حروف مقطعات بعضے [illegible] ہین جیسے [illegible] اور بعضے رباعی ہین چنانچہ المص اور المرا
اور بعضے [illegible] ہین الم الرا [illegible]
[illegible] ابن عباس اور ضحاک اور علی رضی اللہ عنہ [illegible] الف [illegible] اللہ کا اور لام [illegible] اور میم [illegible]
[illegible]

اور قرآن لغت اور عادت عرب پر نازل ہوا ہے چنانچہ خود فرمایا ہے حق تعالیٰ نے بلسان عربی مبین اور بعضے کہتے ہیں کہ الم قسم ہے
حق تعالیٰ قسم کھا کر ذکر کیا ہے اُن کو کافر جو کہ قرآن کے منکر تھے کہتے تھے کہ اللہ کا کلام نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہے پس
قسم کھائی حق تعالیٰ نے الف کی اور لام کی اور میم کی الف اللہ کا اور لام جبرئیل کا اور میم محمد کا ہے یعنے قسم ہے مجھے اپنے ذات پاک کی اور امانت
جبرئیل کی اور محمد کی نہیں ہے ایسا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ میں ہی بھیجنے والا میں ہوں اور لانیوالا جبرئیل ہے اور لینے والا محمد ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حروف مقطعہ کہ اول ہر سورۃ کے ہیں نام ان سورتوں کے ہیں پس الم نام ہے سورۃ کا ہے اور یہہ عادت
ہے عرب کی کہ تسمیہ شئی کا ساتھ حروف مفردات کے رکھتے ہیں چنانچہ صفر کا ص اور نحاس کا سین اور جبل کا ق اور حوت کا ن ہے پس یہہ
معنے ہوئے کہ الم یعنے یہہ سورۃ کہ الم اسکا نام ہے ذلك الكتاب الذي وعدتك يوم الميثاق بانزاله عليك معجزة لك ودلالة
باقية على نبوتك یہہ وہ کتاب ہے کہ وعدہ کیا تھا میں نے تجھسے دن میثاق کے نازل کرنیکا اوسکے اوپر تیرے اور معجزہ ہے واسطے تیرے اور
دلالت باقیہ ہے اوپر نبوت تیری کے اور الم ایک آیۃ ہے اور جتنے ہیں جس سورۃ کے پہلے مقطعات ہیں وہ آیتیں ہیں جیسی حم جیسی امام
زاہدی نے فرمایا ہے کہ ساتھ اوس تاویل کے کہ الم مدح اور ثنا ہے پروردگار کی وقف کرنا روا ہے اور اگر معنی قسم کے کہتے تو درست نہیں
وقف اسواسطے کہ سخن ناتمام ہے جبتک کہ جواب قسم کا نہ ملے اور جواب قسم کا لاریب فیہ ہے اور جواب قسم کا چار وجہ پر آتا ہے ایک تو ساتھ
ان خفیفہ کے جیسے والسماء والطارق میں جواب قسم کا ان كل نفس لما عليها حافظ دوسری ساتھ انّ مشددہ کے جیسی والفجر میں ان
ربك لبالمرصاد تیسری ساتھ کلمہ ما کے جیسی والنجم میں ما ضل صاحبكم وما غوى چوتھی ساتھ لا کے جیسی اس جگہہ ہے لاریب فیہ تفسیر
فتح العزیز میں لکھا ہے کہ الف سے مراد اصل اور لام سے لازم الاتباع اور میم سے محکم یعنے اصل لازم الاتباع محکم وہ کہ منکروں کو معجزہ ہے اور مستعدوں کو مفید ہے اور مطالب
عالیہ کو ساتھ حجج روشن کے ثابت ہے اور شبہات واہیات کو مزیل اور ماحی ہے وہ یہہ قرآن شریف ہے یہاں سمجھ لیجیے کہ اصول احکام
دین کے چار چیزیں ہیں کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اسواسطے کہ بعضے احکام دین کے کتاب سے ثابت ہوئے ہیں جیسی نماز اور
روزہ اور زکوٰۃ اور حرمت خنزیر اور حلت گاؤ اور مانند اونکے اور بعضے احکام قول اور فعل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے سے یعنے سنت
سے جیسی نماز جنازہ کی اور حرمت خز اور حریر کی اور مانند اُنکے اور بعضے احکام باجماع مجتہدین ثابت ہیں مثل حرمت بیع اس کنیزک کے
کہ مالک اپنے سے فرزند لائی ہو اور سوا اُسکے اور بعضے احکام بقیاس ظاہر کہ غیر منصوص کو اوپر منصوص کے قیاس کیا ہے مثل حرمت سود
لینے کی بیچنے میں کہ صریح ملحق ہوئے چاندی سے ہے اسبابوں میں لیکن وہ اصل کہ لازم اور محکم ہے سوا کتاب کے نہیں اسواسطے کہ قیاس کو
مستند چاہیے کہ بیچ اصل کے موجب اسکے حکم شرع ثابت ہوا ہو اور مستند اسکا یا کتاب ہے یا سنت ہے یا اجماع ہے اور اجماع بھی بذاتہ اصل
نہیں ہے اسواسطے کہ اجماع نام اس قیاس کا ہے کہ تمام مجتہدین نے اوپر اوسکے توارد قیاس کیا ہو پس اسے بھی مستند ہونا چاہیے کتاب
اور سنت سے اور سنت نام قول اور فعل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تا وقتیکہ نبوت پیغمبر کی ثابت نہو قول اور فعل اونکا معتبر نہوا اور
نبوت پیغمبر کی قرآن سے ثابت ہے کہ معجزہ مستمرہ ہے پس حقیقت میں اصل محکم اوپر ہر ایک کے پیغمبر اور امت اور مجتہد اور عامی کے کہ لازم الاتباع
ہے یہی قرآن ہے پس الم کتاب ہرچند لغت میں بمعنی مکتوب ہے کہ ہر نوشتے کو کہتے ہیں چنانچہ لباس بمعنی ملبوس ہے لیکن اصطلاح شرع میں خاص
بیچ معنی قرآن شریف کے ہے جسنے کہ اگر کوئی کہے کہ کتاب سے فلان چیز ثابت ہے سمجھا جاتا ہے کہ قرآن سے ہے **ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ** وہ
کتاب کہ بیچ روز میثاق کے ساتھ نزول کرنے اسکے کے وعدہ کیا تھا وہ یہی قرآن ہے کچھ شک اور شبہہ نہیں ہے بیچ اسکے ابن عباس اور عکرمہ
کہتے ہیں ذلك بمعنی ہذا ہے اور یہہ دونوں کلمہ اشارہ کے ہیں ایک دوسرے سے بدل ہوتے ہیں چنانچہ اور جگہہ ہے ذلك الدين القيم سورۂ روم میں
ای هذا اور هذا يوم لا ينطقون ای ذلك اور بعضوں نے کہا ہے کہ ذلك الكتاب سے اشارہ طرف اس کتاب کے ہے کہ لوح محفوظ میں مکتوب ہے
لاریب فیہ ای لا شک فیہ ابن عباس اور ابن مسعود اور عطا اور مجاہد رضی اللہ عنہم نے کہا ہے نہیں ہے کوئی شی بیچ اسکے کہ جسمیں ریب اور شک

اور یا فصل اور باطل ہو بلکہ ہمیشہ کلام الٰہی حق ہے [illegible]
شریف کے بعض لیتے تھے حرب بھیجے لیتے تھے [illegible]
ارشاد فرمایا لاریب فیہ یعنی کچھ شک نہیں آیات اسکی یعنی قرآن کے [illegible]
قطبیہ و ان پیر و مرشد برحق واقف اسرار غیبی جلی شاہ غلام علی [illegible]
وہان التجا اور طلب شد بینے صراط المستقیم کی تھی بیان حق ہو [illegible]
وہ یہہ قرآن ہے کہ کچھ شک و شبہ نہین اسمین هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ [illegible]
راہ دکھلانیوالا ہے واسطے پرہیزگارونکے [illegible]
بن دیکھے اور ایمان لاتے ہین ملائکہ پر اور قیامت پر غیب سے مراد [illegible]
اسپر اور ادا کرتے ہین نماز کو پانچون وقت ابتدا انتہا آداب [illegible]
ہمسایونکے اور مستحق ہین اونپر ہدی مصدر [illegible]
اللہ ہادی ہے تمام الناس [illegible]
مفسرین بھی اشکال مذکور کرتے ہین اور پوچھتے ہین کہ ہدایت مناسب [illegible]
بیضاوی مین جواب اس شبہے کا [illegible]
هدى للناس لیکن انتفاع بہدایت قرآن خاص نصیب متقین ہے [illegible]
بعد از وصول بمرتبہ تقوی اونکو ہدایت کرتی ہے بلکہ معنے یہہ ہین کہ کوئی [illegible]
بلانیوالی اس جوانی کی ہے حالانکہ عہد جوانی ہین [illegible]
صاحب کشاف نے کہا ہے کہ ہدی للمتقین قبیل من قتل قتیلا فله سلبه [illegible]
تقوی پہنچینگے **سوال** تمام قرآنکو وصف کرنا بہدایت کیونکر ہوسکے حالانکہ قرآن مین مجملات و متشابہات بھی [illegible]
نہین کیجاتی مگر بعقل اور جب عقل دخیل ہوئی تو ہدایت شان عقل ہوئی نہ شان قرآن اور سوا [illegible] جمیع فرق اسلام [illegible]
بقرآن کرتے ہین اور روایت صحیحہ مین بھی امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وارد ہے کہ حضرت ابن عباس کو [illegible]
کے بھیجا فرمایا کہ علیك بالسنة فان القرآن ذو وجوه لازم پکڑیو سنت پیغمبر کو قرآن سے طرح طرح کی وجہین نکلتی ہین اور [illegible]
مسائل اعتقادی ایسے ہین کہ ہدایت ہونا قرآن کا انپر موقوف ہے اور یہہ دلیل عقل کے مثل مباحث ذات اور صفات اور اثبات نبوت [illegible]
پس قرآن اس قسم مین کیونکر ہدایت ہوسکے کہ دور لازم آتا ہے **جواب** معنے ہدایت ہونے قرآن کے یہہ نہین کہ بعض قرآن الزام مخالف [illegible]
سکین بلکہ معنی اسکی انکشاف حقایق نفس الامریہ ہین اور پہناظر مجملات اور متشابہات کے تا بعد ارجاع بمحکمات موجب مزید انکشاف ہوتا
یا بسبب محض ایمان بمدلول مجملات اور متشابہات موجب ترقی درجہ ایمان ہوں اور یہہ بھی ایک نوع ہدایت کا ہے اور منع ان مسائل کے
کہ موقوف علیہ قرآنیت قرآن کے ہین ہدایت قرآن کی بسبب تاکید اور تقویت [illegible] مطلب کے ہے
اور یہہ نوع بھی عمدہ ہدایت کا ہے اور علاوہ اسکے یہہ ہے کہ لفظ ہدی للمتقین کا دلالت نہین کرتا اوپر اسکے کہ ہر جزو اسکا واسطے متقین کے
ہدایت ہووے تاکہ دور لازم آوے بلکہ معنے اسکے یہہ ہین کہ تمام قرآن واسطے جمیع افراد متقین کے ہدایت ہے علی حسب تفاوت درجاتہم فی الفہم
[illegible] علماء کا معنی ہدایت مین اختلاف ہے [illegible] ایک نوع دکھلا دینا راہ کا بمطلب [illegible]
[illegible]

اور جسنے قبول کیا اور استقامت کی اور ہدایت پائی حق تعالی نے نہ چاہا اُسنے قبول نہ کیا اور جسنے قبول بھی کیا استقامت نہ کی اور پھر اوس کے
آخر کار گمراہ ہوگیا تو دوسرے معنی ہدایت کے ہیں جو تیسیر لیا اور اعمال کا بیان کیا تا مقصود تک پہونچا دے یہ خاص اللہ تعالی کا وصف ہے نہ سوا اُسکے کوئی اور
نظم [illegible] بار خدا او آور نعمائیں مقام کی طلوبہ
علامہ اون ہے کہ ایک اور سی سے ہدایت والا ہرشے کے آتے ہیں جیسا حق تعالی نے فرمایا ہے۔ واما ثمود فهدیناهم ای دللناهم اور ایسی
[illegible] یہ ہدایت کے نسبت طرف اور کے انك لا تهدي من احببت
ولكن الله يهدي من يشآء۔ اور بعضے آیات ہیں کہ مضاف ساتھ انبیا اور امہ کے ہے اسواسطے کہ معنی دعا ہے چنانچہ انك لتهدي
الی صراط اور وجعلناهم ائمة يهدون الی الحق اور متقین جمع ہے متقی کی متقی کے معنے ڈرکر نیوالے عذاب الہی سے ساتھ لزوم
طاعت کے اور اجتناب معصیت کے اور تقوی دو قسم ہے ایک تقوی اصل ہے ایک تقوی فرع ہے تقوی اصل ڈرنا شرک سے ساتھ لانے ایمانکے
اور تقوی فرع ڈرنا معاصی سے ساتھ قبول کرنے فرمانکے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اصل تقوی کو زیج قرآنکے اور پر تقوی اصل
کے تفسیر کرتے ہیں قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ متقین لوگ ہیں کیا وہ ہیں کہ حق سبحانہ تعالی نے خود بتادیا ہے الذین یومنون بالغیب
الآیۃ اور غیب اُسکو کہتے ہیں جسے معلوم کرنے میں احتیاج دلیل کی ہو اور جسکے معلوم کرنے میں احتیاج دلیل کی نہو وہ عیان ہے اور ایمان لانا ساتھ پیغمبرون
بر حق ہے اگرچہ پیغمبر ہی عیان تھی ولیکن پیغمبری ان کی غیب تھی کہ ساتھ معجزہ کے معلوم ہوتی تھی اور معجزہ دلیل ہے شرف نبوت کا ابن مسعود
اور ابن عباس کہتے ہیں کہ غیب بہشت اور نار اور قیامت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ غیب سے مراد حق تعالی ہے کہ بے دیکھا ایمان لائے ہیں
چند قرب اور معصیت اور اعمال ماسوا ثابت ہے لیکن بسبب کمال لطافت کے وہ دید میں نہیں آسکتا کیا طاقت ہے اس دیدۂ حادث کی کہ
نظارہ قدیم کرے **بیت** یہ عجیب ہے کہ بیان ہیں کہ تجھے دیکھا میں ہم + اور پردے سے آواز سنادے ہمکو + لا تدرکه الابصار وهو
يدرك الأبصار وهو اللطيف الخبير **بیت** اسکے لطف کی راہ میں بیچارہ حیران ہے + تصور میں بھی جسکے دیدۂ نظارہ حیران ہے + اگرچہ
بعضے ایمان شہودی کے قائل ہیں لیکن شہود و مشاہدہ جیسے اللہ والا ہے جو دیدہ ہے بلکہ وہم و خیال میں آوے وہ اس سے سوا ہے برتر ہے
ورا ہے **شعر** پردہ اٹھا اٹھاکے جیسے جھانکی ہے خلق + ہم دیکھا آئینہ میں اسے وہ بار ہی نہیں + ایمان دو قسم ہے ایک ایمان بالغیب ہے
کہ عام مومنین رکھتے ہیں اور ایک ایمان شہودی ہے کہ خواص رکھتے ہیں ہر چند رویت نہیں لیکن کالرویت ہوتی ہے اکثر اولیا نے اسی کو کمال
کہا ہے اور اوپر اوسکے درجات قرب بیان نہیں فرمائے ایک بزرگ کہ قائل ہے ایمان شہودی کا کہتا ہے **نظم** تا دوست بچشم سر نہ
بینم بیدم + در راہ طلب کجا نشینم بیدم + گویند خدا بچشم سر نتوان دید + آن ایشانند و من چنینم بیدم + اور کوئی امت میں سوا اس ایک
بزرگ کے ان آنکھوں سے دیکھنے کا دنیا میں قائل نہیں ہے جو ایمان شہودی والے ہیں وہ بھی شہود اور مشاہدے کے ساتھ دیدۂ دل کے قائل ہیں
اور نقشبندی اس شہود کو تعبیر ساتھ حضور قلب کے کرتے ہیں کہ دل کو ایک نگرانی اور توجہ پیدا ہوتی ہے طرف حق تعالی کے اور اسی کو اکثر نے بلکہ سبھنے
کمال کہا ہے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ کمال یہ نہیں ہے شہود اور مشاہدہ اور توجہ اور حضور دال ہے اوپر
ناتمامیت مقام کے اور باقی رہنے مسافت کے بعد قطع کرنے مسافت کے کمال اتصال میں نہ شہود رہتا ہے نہ مشاہدہ نہ توجہ رہتی ہے نہ حضور ان
مقامات کو ساتھ ایک مثال کے واضح کرتا ہوں تاکہ خوب فہمید میں آجاوے مثلا ایک شخص نے ہاتھ اپنا پس پشت رکھا ہے یقین ہے اُسے
کہ ہاتھ میرا ہے لیکن نظر نہیں آتا یہ ایمان بالغیب ہے عام مسلمانوں کو کہ بہ یقین جانتے ہیں کہ حق تعالی ہے لیکن دکھلائی نہیں دیتا پھر وہ شخص
اپنا ہاتھ پس پشت سے اٹھاکر روبرو آنکھوں کے لایا یہ ایمان شہودی ہے کہ اولیا کو مشاہدۂ دل ہوتا ہے مثل رویت کے پھر اس شخص نے ہاتھ
اپنا اس طرح ملا دیدہ سے ملا دیا اسوقت اسکو ہاتھ نظر نہیں آتا لیکن یقین ہے کہ میرا ہاتھ ہے پس کمال اتصال میں شہود باقی نہیں رہتا یہ ایمان
مخصوص انکا ہے کہ بعد شہود اور مشاہدے کے حاصل ہوا اور مشابہ ہے ساتھ ایمان عوام کے اور قدما صحابہ نے ایمان بالغیب کو اس آیت میں اور سب

معنو نیز نقل کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت امام احمد [illegible]
کہ حارث بن قیس نے ایک روز انسے کہا کہ بڑا افسوس ہے [illegible] صحبت حاصل [illegible]
رسول پروردگار مشرف ہوئے تم عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لائے ہو قسم خدا کی کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
ہے پھر سورۃ بقرۃ تا مفلحون پڑھی اور اسی کو بزار و ابو یعلی و [illegible] روایت [illegible]
فرمایا کہ میں ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھا فرمایا آنحضرت نے [illegible]
نے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان فرشتوں کا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ [illegible]
کیا یا رسول اللہ ایمان پیغمبروں کا کیا تعجب ہے کہ حق تعالیٰ نے [illegible] رسالت [illegible]
ان لوگوں کا کہ ساتھ انبیا کے حاضر ہوئے ہیں اور [illegible] جہان اپنی قربان [illegible]
انبیا کے صحبت رکھی اور اطوار اوضاع انکی دیکھکر یقین تام حاصل کیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ [illegible] ایمان [illegible] افضل ہے
فرمایا ایمان اس فرقہ کا کہ ہنوز پشت میں باپوں کے ہیں بعد میرے پیدا ہونگے اور مجھپر ایمان لاوینگے [illegible]
نظر میں آوینگے وہ بسبب قوت ایمان کے موافق اسکے عمل کرینگے یہ گروہ ایمان میں افضل ہے [illegible]
بایں طریق روایت کیا ہے کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سفر کے صبح کو اٹھے [illegible]
کیا یا رسول اللہ یہاں پانی نہیں فرمایا کسیکے پاس پانی پینے کا بھی ہے ایک شخص [illegible]
ڈالکر بلال کو فرمایا کہ لوگوں کو آواز کرکے آویں اور وضو کریں لوگ آتے [illegible] پانی [illegible] مانند انگشتان [illegible]
جوش کھاتا تھا ابن مسعود منجملہ صحابہ کے اس پانی کے پینے میں مشغول تھے بار بار نوش کرتے تھے جب لشکر وضو سے فارغ ہوا آپ اٹھے [illegible]
نماز صبح ادا فرمائی بعد نماز صبح طرف لوگوں کے متوجہ ہوکر فرمایا اے لوگو درمیان مخلوقات کے کونسا فرقہ ہے کہ ایمان اسکا [illegible] عرض
کیا یا رسول اللہ فرشتوں کا فرمایا کہ امر و نہی الٰہی فرشتے پہنچاتے ہیں آپ کیونکر ایمان نہ لاویں ایمان ان کا کیا عجب ہے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان
پیغمبروں کا فرمایا پیغمبروں پر وحی آسمان سے نازل ہوتی ہے یہ کیوں نہ ایمان لاویں عرض کیا یا رسول اللہ ایمان تمہارے یاروں کا فرمایا کہ
یاروں کو میرے کیا ہے کہ ایمان نہ لاویں حال آنکہ میں انمیں موجود ہوں اور ہر لحظہ اور لمحہ دیکھتے ہیں جو کچھ دیکھتے ہیں ایمان اس گروہ کا عجب
رکھتا ہے کہ بعد میرے ہونگے اور مجھ پر بن دیکھے ایمان لاوینگے اور تصدیق میری کرینگے لوگ ایسی فرقے کے ہیں بھائی میرے اور تم یار میرے ہو
ابوداؤد طیالسی نے نافع سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا کہ یا با عبدالرحمان تمنے اپنی
آنکھوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے عبداللہ ابن عمر نے کہا ہاں دیکھا ہے اسنے کہا اس اپنی زبان سے آنحضرت سے ہمکلام ہوئے
ہو انھوں نے کہا ہاں ہوا ہوں اسنے کہا اس اپنے ہاتھوں سے بیعت بھی کی ہے انھوں نے کہا ہاں کی ہے اس شخص کو جوش آیا اور کہا کہ عجب
حالت ہوگی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشحال اسکا ہے کہ جسنے مجھے دیکھا و مجھپر ایمان لایا اور خوشحالی [illegible]
[illegible] روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایکدن ایک جماعت میری امت
[illegible] اپنا دیکھ [illegible]
[illegible] اوقات نماز کے ایک قسم شرائط
[illegible] ایک شرط [illegible] نماز کی [illegible]
[illegible] ابن عباس کہتے ہیں کہ مراد

[illegible] سے فرمایا ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا الایۃ سمجھ لیجئے کہ حقتعالی نے یہاں دو تین
[illegible] کی بیان فرمائی ہین ایک نماز پڑھنا اور دوسری زکوٰۃ دینا اور انہی دونون عبادات مین سب آگئین اسواسطے کہ عبادت بدنی ہے یا مالی
[illegible] بدنی عبادت جو ہے نماز ہے [illegible] اور مالی عبادت سب زکوٰۃ مین کہدی کہ اعظم تر ہے سب سے اور
[illegible] مالی [illegible] ہین لیکن بڑی سب نعمتون سے دینا ہے [illegible] تندرستی اور فراغ دستی نماز پڑھنا کہ عبادت
بدنی ہے [illegible] نعمت تندرستی کا [illegible] جا ہل گے [illegible] نہین ہے اور زکوٰۃ دینا کہ عبادت مالی ہے شکر نعمت فراخ دستی ہے
[illegible] واسطے [illegible] نہین ہے کیا ہے ابن مسعود [illegible] کہ مراد انفاق سے خرچ کرنا ہے کہ عیال ہین اس کے
چنانچہ فرمایا ہے لینفق ذو سعۃ من سعتہ اور رزقنا مین کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہے خبر دی ہے حقتعالی نے اپنی ذات مبارک
سے ساتھ ذکر صیغہ جمع کے حال آنکہ وہ واحد ہے لاشریک اور یہ عادت عرب کے کہ عرب والے اپنے آپکو ساتھ صیغہ جمع کے تعبیر کرتے ہین چنانچہ کہتے ہین
[illegible] ہم نے [illegible] رزق حق تعالی ہے خواہ روزی حرام ہو خواہ حلال چنانچہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہے بخلاف مذہب معتزلہ
[illegible] روزی [illegible] ہماری ہے نہ غیر کی [illegible] ہین کہ خدا بندونکو روزی حرام نہین دیتا یہہ بات معتزلہ کی فاسد ہے اسواسطے کہ رزاق
حرام کا [illegible] کوئی [illegible] ہے وہ شریک ہے اللہ کا نعوذ باللہ منہا یہہ کفر ہے ہم کہتے ہین اللہ رزاق مطلق ہے پہنچانیوالا ہے رزق تمام مخلوق
کا [illegible] مخلوق ایسی ہے کہ [illegible] مالک ہے نہ ملک ہے چنانچہ غلام ہین دواب ہین ہاتھی گھوڑے اونٹ بیل گائے دنبے بکری شیر چیتہ یا گیدڑ
کتا بلی بلکہ سانپ بچھو مکڑی چیونٹی سبکو رزق پہنچاتا ہے **بیت** اسکی سب ہے پیدایش وہی خلاق برحق ہے + یہہ سچ ہے ہم ہین سب
مرزوق وہ رزاق مطلق ہے + اور اصل انفاق کی صرف اموال ہے بیچ وجوہ اور حقوق کے اور حقتعالی نے تعریف کی مسلمانون کی کہ حق ادا
کرتے ہین وہ کیا ہے صلوٰۃ ہے اور حق خلق کا ادا کرتے ہین وہ کیا ہے زکوٰۃ ہے اور اپنے حق کے پاس حق خلق کا بیان فرمایا تاکہ بایں
اتصال بزرگی اور شرافت ہو خلق کو اور اس آیت مین حقتعالی نے مدح مسلمانونکی ساتھ تین چیزونکے کی ایک بیان فرمائی سخاوت دل کی انکے
وہ کیا ہے ایمان لانا ہے بغیب چنانچہ فرمایا والذین یؤمنون بالغیب دوسری ارشاد کی سخاوت تن کی انکے وہ کیا ہے نماز پڑھنا ہے
چنانچہ فرمایا ویقیمون الصلوٰۃ تیسری بیان فرمائی سخاوت مال کی اُنکے وہ کیا ہے زکوٰۃ دینا ہے چنانچہ ومما رزقناھم ینفقون اور
یہہ دلیل ہے کہ حق تعالی کے بہت حق ہین اوپر دل بندونکے اور جان پر اونکے اور مال پر اونکے جو بڑے بڑے حق تھے ان مین سے ایک ایک کو
بیان فرمایا تاکہ راغب ہون اوپر ادا کرنے اور بجالانے انکے والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم
یوقنون اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سے اور وہ چیز جو اتاری گئی
ہے پہلے تجھسے اوپر پیغمبرون کے مثل توریت اور انجیل اور زبور کے اور صحیفے جو بھیجے گئے ہین اور ساتھ آخرت کے کہ دار جزا ہے وہ یقین رکھتے
ہین جب وہ پہلی آیۃ نازل ہوئی تھی والذین یؤمنون بالغیب تو کہتے تھے یہود اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ نعت اور صفت ہماری ہے کہ اقرار
کرتے ہین ہم ساتھ غیب کے اور نماز پڑھتے ہین طرف بیت المقدس کے اور صدقہ دیتے ہین پس ہم اہل ایمان ہین واسطے اسکے حق تعالی نے
جھٹلایا انھین اور نازل کی یہہ آیت یعنے متقی وہ ہین کہ ایمان لائے ہین ساتھ قرآن کے کہ نازل کیا گیا ہے اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اور کتب دیگر کہ قبل تجھسے اور پیغمبرون پر نازل ہوئی ہین سمجھ لیجئے کہ ایمان لانا کتب ماتقدم پر فرض ہے کہ کلام باری ہین لیکن عمل اور تلاوت
منسوخ ہے ساتھ نزول قرآن کے اور ظہور نبی آخر الزمان علیہ صلوٰۃ اللہ الملک الرحمان کے اسیطرح ایمان لانا ساتھ قبلہ اولی کے کہ بیت المقدس ہے
درست اور بجا ہے لیکن سجدہ کرنا طرف اسکے ناروا ہے اور بالاٰخرۃ ھم یوقنون کہ مدح مین متقیونکے وارد ہے آخرت مونث قیامت کو کہتے ہین
اسواسطے کہ آخر ایام دنیا ہے لیس بعدھا وقت یوصف باللیل ولا بالنھار اور بعضون نے کہا ہے کہ قیامت کو آخرت اسواسطے کہتے ہین کہ
متاخر ہے دنیا سے اور دنیا کو دنیا کہتے ہین واسطے دنائت کے کہ ایک کمینہ پن ہے اسمین اولٰئک علیٰ ھدًی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون

یہہ لوگ اوپر ہدایت کے ہیں پروردگار اپنے سے اور یہہ لوگ ہیں مراد پانے والے [illegible]
درجات ثواب کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا [illegible]
ڈرتے تھے یہہ آیت وعدے کی ہے اور کلمہ اولئک [illegible]
ہے اور کلمہ من یہہ میں بیان ربوبیت اور یہہ آیت دلیل ہے [illegible]
ساتھ ہدایت فرمانے حق سبحانہ تعالیٰ کے اور یہہ آیت رد ہے معتزلوں کا کہ وہ کہتے ہیں العبد یخلق [illegible]
ہے یہاں تک کہ یہہ آیتیں پیچھے مذکور ہوئیں ہیں مومنوں کی شان میں یہاں تک [illegible]
اصحاب انکے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سمجھ لیجئے کہ سورہ فاتحہ سات آیات [illegible]
کہ برکات انکی معروف و مشہور ہیں عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے [illegible]
روایت کی ہے کہ میں ایکروز حضور میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا [illegible]
ہے حضرت نے فرمایا کیا درد ہے عرض کیا آسیب جن کا معلوم ہوتا ہے فرمایا اسکو پاس میرے لا [illegible]
پڑھکر دم فرمایا فی الفور شفا ہوئی اور اٹھ کھڑا ہوا گویا کہ کچھ مرض اوسے آسیب کا نہیں [illegible] اور آیت قل ھو
اللہ احد اور آیۃ الکرسی اور تین آیتیں آخر بقرہ کی اور ایک آیۃ سورہ آل عمران کی شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو [illegible]
ربکم اللہ اور سورہ مومنین کی فتعالی اللہ الملک الحق اور سورہ جن کی وانہ تعالیٰ جد ربنا اور [illegible] اول صافات کی [illegible]
آیتیں آخر سورہ حشر کی اور قل ھو اللہ اور معوذتین اور دارمی نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ جو کوئی چار آیتیں اول سورہ بقرہ کی شب کو
پڑھے اس شب صبح تک دخل شیطان کا نہیں ہوتا اور بعضے روایات میں بیہقی نے شعب الایمان میں اور سعید بن منصور نے [illegible] مسند میں
اور دارمی نے مغیرہ بن شبیع سے کہ یاران عبد اللہ بن مسعودؓ سے تھا لکھا ہے کہ جو کوئی دس آیتیں سورہ بقرہ کی وقت خواب کے پڑھے قرآن
فراموش نہوگا اوسے چار آیتیں اول کی اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں بعد کی اسکے اور تین آیتیں آخر سورۂ بقرہ کی للہ ما فی السموات
اور طبرانی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہ فرماتے تھے جو کوئی تم میں
سے مرجاوے اوسے گھر میں نہ رکھو چاہئے کہ جلد قبر کو لیجاؤ اور سرہانے قبر کے کھڑے ہوکر اول سورہ بقرہ پڑھو اور پائینتی کھڑے ہوکر آخر سورہ
بقرہ پڑھو اور ابن نجار نے تاریخ اپنی میں محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ ہم ایکبار دریا کے [illegible] نام شہر کا ہے اُسنے لوگوں سے کہا
یہاں [illegible] محل خطر ہے جو قافلہ یہاں اترتا ہے اسباب اسکا [illegible] لوٹ لیجاتے ہیں [illegible] یہہ بات شہر میں جا [illegible]
[illegible] حدیث کہ عبد اللہ بن عمرؓ سے سنی تھی میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شب کو تینتیس آیۃ پڑھے اس [illegible]
[illegible] درندہ اور چور [illegible] لیکن چور گھر کا اور جان سے اور اہل اور مال اپنے سے محفوظ رہتا ہے صبح تک جب رات ہوئی تو [illegible]
[illegible]

اور ایمان کی ہدایت قرآن متقی ہونے پر فرمایا اور چونکہ حال فرقوں کا استقبال میں شروع فرمایا اور گویا اس ارشاد میں
تسلی ہے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ساتھ انکے عدم انتفاع ان فرقوں کا نہ اس سبب سے ہے کہ بابت قرآن میں قصور اور
فتور ہے اور نہ اس جہت سے کہ انذار و تبلیغ تمہارے میں نقصان ہے بلکہ سبب بطلان استعداد اور فساد فطرت انکی ہے إِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں برابر ہے اوپر انکے آیا ڈرایا تو نے
انکو عذاب سے یا نہ ڈرایا تو نے انکو وہ ایمان نہ لاوینگے تطبیق اور نظم اس آیت کے ساتھ ماقبل کے یہہ ہے کہ ماقبل میں اور ستایش مسلمانوں کی
تھی اور یہہ مذمت کافروں کی ہے اور کفر کے معنے لغت میں ستر کی آتے ہیں زراعت کرنیوالیکو کافر کہتے ہیں کہ چھپاتا ہے دانیکو زمین میں چنانچہ
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کمثل غیث اعجب الکفار نباته ای الزراع اور رات اندھیری کو کافر کہتے ہیں کہ چھپاتی ہے عالم کو ساتھ ظلمت کے
پس جو لوگ چھپاتے ہیں نعمت حق کو اور اللہ کے حق کو اور نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کافر ہیں اور انھوں کی شان میں یہہ آیت ہے
ابن عباس کہتے ہیں کہ نزول اس آیت کا بیچ شان اس جماعت کے ہے جو یہود تھے کہ سردار انکا کعب بن اشرف تھا اور قتادہ کہتے ہیں کہ یہہ
آیت بیچ شان مشرکوں قریش کے آئی ہے خصوص عتبہ اور شیبہ اور ولید بن مغیرہ لعنہم اللہ اور ربیع کہتے ہیں کہ بیچ شان ان کافروں کے کہ جنگ بدر
میں مارے گئے اور ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بیچ شان ابوجہل کے اور اوسکے یاروں کے ہے سمجھ لینے کہ یہہ آیت ہرچند عام ہے بظاہر لیکن مراد
اس سے خاص ہے اسواسطے فرمایا ڈراؤ یا نہ ڈراؤ ایمان نہ لاوینگے اور حالانکہ بہت کافر بعد ڈرانیکے ایمان لائے پس معلوم ہوا کہ خاص بعضے
کافر مخصوص ہیں کہ کفر انکا ساتھ علم ازلی اپنے کے حق تعالیٰ نے معلوم کیا ہے کہ ایمان نہ لاوینگے اور بحالت کفر کے مرینگے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ
برابر ہے ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہ لاوینگے اگر کوئی کہے کہ حق تعالیٰ کو تو معلوم تھا کہ یہ ایمان نہ لاوینگے پھر پیغمبر انپر کیوں بھیجے کہتے ہیں ہم کہ پیغمبر بھیجے ہیں واسطے
الزام دینے انکے کہ حجت ہو انپر اور قطع عذر کا ہو انکے یعنے یہہ حیلہ اور عذر نہ کر سکیں اور یعنی حجت اور عذر ہو انکے عذاب کرنے پر چنانچہ والمرسلات
میں فرمایا ہے عذرا او نذرا او بمعنی واو ہے عذرا لی و نذرا لکم یعنے رسول بھیجے ہیں ہم نے واسطے عذر اپنے کے اور ڈرانے تمہارے کے اگر تم
ڈرے اور پندپذیر ہوئے تو نفع تمہارا ہے والا عذر ہمارا ہے اور یہ عذر حق تعالیٰ کی طرف سے حجت الزام دینے کی ہے انکو تا کہ قیامت میں نکہیں کہ
کیوں نہ بھیجے تھے رسول کہ ہم ایمان لاتے چنانچہ فرمایا ہے رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل خَتَمَ
اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ مہر کی حق تعالیٰ نے اوپر دلوں انکے اور اوپر کانوں انکے
کے اور اوپر آنکھوں انکے پردہ ہے اور واسطے انکے عذاب ہے بڑا قلب نام پارہ گوشت کا ہے کہ بشکل صنوبر زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت
طرف پہلو کے واقع ہے اور روح حیوانی اوسی گوشت میں پیدا ہوتی ہے وہی روح ہے کہ منشا حس و حرکت ہے اسی گوشت سے طرف تمام
اعضائے بدنی کے بواسطہ شرائین کے پہنچتی ہے اور اصطلاح اہل شرع میں نام لطیفہ انسانی کا ہے کہ انسانیت اسی سے ہے اور امتثال اوامر
اور نواہی شرع اور عمل کرنا بموجب تکلیفات الٰہیہ کے اسی سے ہے چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا ہے ان فی ذلک لذکری لمن کان له قلب سلیم
اور یہہ لطیفہ عالم امر سے ہے کہ وجود اسکا اوپر مادیکے موقوف نہیں ہے چنانچہ فرمایا ہے انما امرنا لشیء اذا اردناه ان نقول له کن فیکون
فقط امر کن سے پیدا ہوا ہے اور لطائف عالم امر کے پانچ ہیں بنا بر تحقیق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک لطیفہ قلب ہے دوسرا
لطیفہ روح ہے کہ مقام اسکا زیر پستان راست بفاصلہ دو انگشت ہے تیسرا لطیفہ سر ہے مقام اسکا برابر پستان چپ کے طرف سینہ کے بفاصلہ
دو انگشت ہے چوتھا لطیفہ خفی ہے کہ جگہ اسکی برابر پستان راست کے بفاصلہ دو انگشت طرف سینہ کے ہے پانچواں لطیفہ اخفی ہے موضع اسکا
بیچ وسط سینہ ہے اور اصل ان لطائف خمسہ عالم امر کی بالائے عرش ہے وجود آدمی میں ایک تعلق ان مقاموں میں رکھتی ہے اور یہ قلب صنوبری
کہ بدن انسان میں ہے مثل تمام بدن کے عالم خلق سے ہے کہ وجود اسکا موقوف اوپر مادیکے ہے لکھا ہے حضرت مجدد نے کہ قلب صنوبری
آشیانہ قلب حقیقی ہے اور جہاں لفظ قلب کا وارد ہے اس سے یہی لطیفہ مراد ہے کہ مورد انوار الٰہی اور محل الہام ربانی ہے اور دلیل سے

استدلال کرنا اور مدلول پر لانا کام اسی لطیفہ کا ہے اور [illegible]
ہوگیا اور ان کفاروں کے حق میں اسقدر پر بھی اکتفا نہیں کیا بلکہ [illegible]
بھی نہ سننے تا رفتہ رفتہ مضمون اس استدلال کا [illegible]
اور دنیا سنا کر حال حاصل کیا ہے آنکھیں دیکھیں اور [illegible]
اصلا دیکھ نہیں سکتے شعر سے قلب و سمع پر مہر [illegible]
کفر کی اور ظلمت کفر کی انکے ہے باختیار انکے نہ یہ کہ خدا نے انکو مجبور کیا ہے [illegible]
ایمان لانے پر مجبور کیا ہوتا تو ایمان نہ لانے پر عتاب اور ملامت کا فرونکی [illegible]
کفر کے ہوتے چنانچہ فرماتا ہے فما لھم لا یؤمنون لیا ہے اسلئے [illegible]
اور نہیں لاتے اسیواسطے سزاوار عذاب عظیم کے ہیں کفر ایمان کی بدی طاعت [illegible]
اختیار دیا ہے باین اختیار عذاب ثواب مترتب ہے اور اللہ تعالی ایمان اسلام طاعت [illegible]
اور برائی اور نافرمانی پر ناخوش اسیواسطے اونپر وعدہ ثواب کیا ہے اور [illegible] وعید عذاب [illegible]
اپنے غلاموں کو اس باغ میں چھوڑ دیا اور مختار کیا کہ جس درخت کا میوہ چاہو کھاؤ اور جس بوٹی کا پھول [illegible]
شمال میں واقع ہیں اگرچہ میوہ اونکا خوشرنگ خوش شکل ہے اور زبان [illegible]
سوزش حرارت ایسی پیدا کرتا ہے کہ آدمی کا دل کڑوا رگ ریشہ بال بال [illegible] جاتا ہے آخر کو ہلاک ہوجاتا ہے [illegible]
ہرگز اُسے نہ توڑیو اور نہ کھائیو اور وہ بوٹے کہ تختہ بائیں میں ہیں پھول انکے اگرچہ [illegible]
سونگھنے میں بھی البتہ کیفیت رکھتے ہیں لیکن اثر انکا کمال بُرا ہے شامہ کو خراب کرتا ہے اور دماغ کو پریشان کر [illegible]
کر گرا دیتا ہے آخر کو آدمی آخر ہوجاتا ہے اونسے بچیو اور دیکھیو انھیں نہ سونگھیو اور وہ درخت کہ روش یمین میں [illegible] ہیں اون کے
سایہ میں بیٹھیو کہ ہوا انکی راحت دل ہے اور اونکا میوہ توڑ کر کھائیو کہ قوت روح ہے اور دافع امراض ہے اور [illegible]
اور وہ پیڑ کہ تختہ جنوب میں بہار افزا ہیں پھول اونکے مقبول ہیں اونکو توڑیو سونگھیو کہ فوائد کثیرہ شامہ و دماغ کو [illegible]
کہ زیبائش تن بدن کو دیگا شوق سے اس تختہ میں اس روش میں پھریو چلیو کھیلیو کودیو کہ نفع ہی نفع ہے ضرر نہیں ہے اور دیکھیو [illegible]
روش میں نجائیو کہ ضرر ہی ضرر ہے نفع کچھ نہیں [illegible] سمجھا کر بتلا کر بادشاہ نے غلاموں کو باغ میں داخل کردیا جس غلام نے کہ فرمانبرداری کی
اور امر بادشاہ کا بجالایا عیش اور آرام پایا اور بادشاہ اس سے راضی ہو مقرب بارگاہ کیا اور جسنے نافرمانی کی اور بادشاہ کا کہا نہ مانا
خراب ہوا اور بادشاہ اس سے ناخوش ہوا غضب سلطانی میں پڑا یہی طور اس باغ دنیا کا ہے کہ اس بادشاہ عالم نے تیار کر کے بندونکو
چھوڑ دیا جو چاہیں وہ کریں لیکن بتلا دیا کہ روش شمال کفر کی ہے اسکے نہال سے بچو کہ مردود ہے میوا اور پھل اسکا عذاب ابدی ہے اور
تختہ بائیں فسق ہے اوسکی بوٹی [illegible] کو نہ چھیڑو کہ نامرضی ہے [illegible] اور پھل اوسکا عتاب [illegible] ہے اور روش یمین کی ایمان ہے اسمیں پھلو
پھولو درختوں کے [illegible] مقبول ہے [illegible] اور تختہ جنوب کہ اسلام ہے اسمیں خوشحال ہوکر سیر کرو [illegible]
[illegible] کہ یہ آیت عام ہے سب کافرونکے حق میں [illegible]
[illegible]
[illegible] ان الذین کفروا [illegible] ختم اللہ علی قلوبهم [illegible] باختیار [illegible]
[illegible]

اور لائے علی سمعہم واحد اور فرمایا علیٰ ابصارہم جیسے کہ علیٰ قلوبہم اور علیٰ ابصارہم ساتھ صیغہ جمع کے کہا تھا اسواسطے کہ سمع مصدر
ہے والمصدر یوحد بالکل حال مصدر واحد آتا ہے یہ حال ہے چنانچہ فرمایا ان ھٰؤلاء ضیفی اور نہیں فرمایا اضیافی اور جائز ہے
یعنی علیٰ سمعہم کی علیٰ مواضع سمعہم لفظ مواضع کا حذف کر دیا ہے کہ دال ہے سمع اوپر اوسکے اور غشاوہ کے معنے پردے کے ہیں کہ جب بصر
ظاہر پر پردہ چھا جاوے تو کچھ نظر نہ آوے اور بصر باطن کا پردہ کیا ہے ظلمت ہے غفلت ہے اور تمام اعضا میں سے ان تین چیزوں کا خاص
بیان اسلئے خاص کیا فرمایا ساتھ ختم اور پوشش کے اسواسطے کہ خاطب ہوں ساتھ دل کے کہ قبول کریں اور ساتھ چشم کے کہ حق دیکھیں
اور کان کے لئے تاکہ بات سنیں پس انھوں نے نہ قبول کیا دل سے احکام الٰہی کو اور نہ کانوں سے سنا حق کو بایں معنی کہ سنکر اجابت کرتے اور نہ آنکھوں
سے دیکھا حق کو بایں معنی کہ معجزات پیغمبر کے یا قرآن کو سنکر دیکھکر ایمان لاتے پس حق تعالیٰ نے ختم اور پوشش کی اضافت ساتھ ان اندام
کے کی اور وعید کیا انکو ساتھ عذاب شدید کے اس جہان میں اور عظیم بسبب کثرت کے اور مداومت کے ہے اور آگ دوزخ کی اسواسطے بڑی
ہو کہ دنیا کی آگ ایک جزو ہے ستر اجزائے آتش دوزخ سے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان نارکم ھٰذہ جزء من
سبعین جزء من نار جھنم اور حق تعالیٰ جسکو عظیم فرما وے وہ کیا جانئے کیسی بڑی ہوویگی سمجھ لیجئے کہ کئی خدشے مع الجواب
لکھے جاتے ہیں تاکہ آپ نے سمجھ باقی کئی سوال جواب طلب رہے ہیں وہ یہ ہیں **سوال** اول علیٰ سمعہم معطوف اوپر قلوبہم کے ہے پس داخل تحت
ختم ہوا یا عطف جملہ کا جملے پر ہے پس مراد بصر کے داخل بیچ حکم غشاوہ کے ہے **جواب** اس سوال کا یہ ہے کہ القرآن یفسر بعضہ بعضا
اور مقام پر قرآن مجید میں سمع کو داخل حکم ختم فرمایا ہے نہ داخل حکم غشاوہ چنانچہ کہا ہے وختم علیٰ سمعہ وقلبہ وجعل علیٰ بصرہ غشٰوۃ
سوال دوسرا متفرع ہے اس جواب پر وہ یہ ہے کہ دل اور گوش کو کیوں نیچے مہر کے داخل کیا اور بینائی چشم کو کیوں پردہ ڈالکر چھپایا
حالانکہ غرض یکساں مہر لگانے اور چھپانے کے حاصل ہوتی تھی اور پردہ ڈالنے سے بھی اور چھپانے کے میسر تھی **جواب** اسکا یہ ہے کہ سبب
دریافت کرنے دل کا مدرکات کو حس سلیم اور خبر صادق اور عقل ہے اور سبب سننے کان کا مسموعات کو متوجہ ہونا منکشف بکیفیت صوت
ہے پس مہر کرنا اوپر دل اور کان کے اسواسطے ہے کہ یہ خبریں باہر سے اندر نہ جاویں اور سبب دیکھنے چشم کا مرئیات کو اوپر مذہب قومی کے
خروج شعاع ہے اور پہنچنا اس شعاع کا ساتھ مرئی کے ہے پس پردہ چشم کا مانع باہر نکلنے شعاع کا ہے کہ منشاء رویت ہے اور قاعدہ
معمولہ عقلا ہے کہ واسطے حفاظت اندر آنے اشیائے بیرونی کے مہر لگاتے ہیں اور واسطے محافظت باہر نکلنے اشیائے درونی کے پردہ کھینچتے
ہیں موافق اس قاعدہ معمولہ کے یہہ دونوں تعبیر واقع ہوئے **سوال** تیسرا سمع کو مفرد لائے اور ابصار کو جمع حالانکہ اگر نظر معنے
جنسی کرو تو لفظ کچھ درکار نہیں مفرد دونوں جگہہ کفایت کرتا تھا اور اگر نظر با فراد ان دونوں کے کرو کہ مضاف طرف صیغہ جمع کے ہیں تو
دونوں مقام پر جمع لانا درکار تھا تغییر میں اس اسلوب کے کیا نکتہ ہے **جواب** محل قوت شنوائی ایک عصب ہے کہ سوراخ گوش میں فرش ہو
ہے اور محل قوت بینائی طبقات مختلف اور رطوبات متعددہ ہیں چنانچہ علم تشریح میں مشروح ہے اور ہر طبقے سے خروج شعاع کا بیچ کام
اس قوت کے دخل تمام رکھتا ہے پس یہہ قوت گویا محال متعددہ میں جگہہ رکھتی ہے نظر تعدد محل پر کر کر جمع لانا اسکا مناسب ہوا بخلاف
قوت شنوائی کے کہ آپ بھی ایک ہے اور محل بھی واحد رکھتی ہے جو تعدد کہ لفظ جمع سے مفہوم ہوتا ہے کسیطرح اسکے مناسب حال نہیں
سوال چوتھا مہر کرنیکو اوپر دل اور کان کے بصورت جملہ فعلیہ ذکر فرمایا کہ ختم اللہ علیٰ قلوبہم وعلیٰ سمعہم کہا اور بیان پوشش چشم میں
جملہ اسمیہ لائے کہ افادہ دوام وثبات کرتا ہے کہ علیٰ ابصارہم غشاوۃ فرمایا وجہ فرق کی کیا ہے **جواب** مہر کرنا اوپر دل اور
کان کے مانع دخول امور خارجیہ کا ہے بیچ دل اور گوش کے اور حقیقت میں منع تمام علت اور تمام تاثیر اسکے کو کرتا ہے مانند سپر کے کہ
مانع پہنچنے شمشیر اور تیر کے ہے اور مانع تمام علت کے اور مانع تمام تاثیر اسکے بعنایت علت متاخرہ سے ہے پس تعبیر اس سے بصورت
جملہ فعلیہ مناسب نہ ہوئی اسواسطے کہ جملہ فعلیہ دلالت کرتا ہے اوپر حدوث کے اور غشاوہ چشم مانع باہر آنے شعاع کا ہے چشم سے کہ

سیاہ دیکھنے کا ہے اور حقیقت میں مانع ہے [illegible]
ہی موجب ابقائے معلول ہے اور [illegible] سوال [illegible]
متفرع اس جواب پر ہوتا ہے کہ آیت [illegible]
ختم علی سمعہ وقلبہ کے پس اگر یہہ وجہ ذوق کی جاوے [illegible] جواب [illegible]
اور اقفال قلوب کی نسبت ہے [illegible]
اپنے بناتا ہے چنانچہ علمت [illegible]
پس علی بصرہ غشاوۃ میں کہ بیان غشاوہ [illegible]
مفعول اول کے اسی وجہ سے [illegible]
اور بیان ختم میں اوپر سمع اور قلب کے جملہ فعلیہ اختیار کیا [illegible] سوال [illegible]
نزدیک حس بصر افضل ہے حس سمع سے اسواسطے کہ متعلق ابصار [illegible]
سننی اور عجائب صنعت الٰہی پیدائش بصر میں زیادہ تر ہے [illegible]
اور جب رویت بصری جاتی رہی اور آنکھ بحال [illegible]
اور اتم ہے لہٰذا امثال عرب میں وارد ہے کہ لیس وراء العیان بیان جواب [illegible]
میں رعایت ان وجوہ کی کرنا مناسب نہیں یہاں رعایت ان [illegible]
حس کے مقدم فرمایا اور قوت شنوائی کو انتفاع میں ساتھ ہدایت قرآن کے [illegible]
ہے اسقدر بینائی کو نہیں پس اس مقام میں رعایت اسی وجہ کی اولی ہے [illegible] سمع کو [illegible] ثبوت لکھا ہے اسواسطے کہ کوئی
نبی بہرا نہیں ہوا اور بعضے پیغمبر کور ہوئے ہیں مثل حضرت یعقوب اور حضرت شعیب کے [illegible] قوت سامعہ کا [illegible] بہت
ممکن ہے بخلاف ادراک قوت بینائی کے جہت مقابل سے ہی فقط اور قوت سمع بسبب وصول معارف [illegible]
بسوئے فہم بخلاف بصر کہ محض محسوسات کو ساتھ اسکے شکار کیا جاتا ہے غرض بیان عدم انتفاع کفر میں ساتھ ہدایت قرآنی کے [illegible]
پیغمبر کے گوش مقدم ہے پردہ چشم سے چنانچہ لکھا ہے فتح العزیز میں وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ اور بعضے لوگ ایسے وہ ہیں جو کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن جزا کے کہ قیامت ہے اور حالانکہ نہیں ہیں
وہ ایمان والے یہہ فقط اقرار زبانی ہے ولیکن مطلق تصدیق نہیں ہے سمجھیے کہ ایمان کے دو رکن ہیں ایک اقرار زبانی دوسرا
تصدیق قلبی جبتک یہہ دونوں ہوں وہ مومن ہے اور بڑا رکن تصدیق قلبی ہے کہ بغیر اسکے ایمان ہوتا ہی نہیں کسی حال میں چنانچہ خود
فرمایا حق تعالی نے منافقوں کے حق میں کہ تصدیق قلبی نہ تھی انکو وما ہم بمومنین پس معلوم ہوا کہ فقط اقرار سے تصدیق کفایت نہیں
کرتا اور تصدیق قلبی بے اقرار زبانی [illegible] مذہب ابو منصور ماتریدی کا [illegible] ہے ایمان کے حق میں اور ایک روایت امام ابو حنیفہ
[illegible] ہے کہ تصدیق [illegible] ایمان ہے [illegible] اور اقرار واسطے اسکے ہے کہ احکام اسلام کے جاری کریں اوپر
اسکے [illegible] تصدیق کے [illegible] بخلاف تصدیق کے کہ بے اقرار بھی بعضوں کے مذہب میں
[illegible] مگر فقط [illegible] اقرار ایمان سے مارا جاتا ہے
[illegible] ایمان [illegible] طریقہ شریفہ نقشبندیہ کی اوپر
[illegible] ایک رکن سے بھی بعضے

مذہب میں بعضے مواضع میں ایمان درست ہوتا ہے وہ کیا ہے تصدیق قلبی ہے اسواسطے کہ اونکا بیان ذکر خفیہ ہے اور وقوف قلبی
ہے اور بعضے میں اضافہ ہے یہ بات کہاں سے کہاں تک ہی اب دیکھئے خلل کو کہ بیان وارد ہوتا ہے وہ کیا ہے کہ بے لفظ التصدیق کو معتبر ایمان
میں رکھتے ہو تو ابلیس کو تصدیق ہی جانے مومن کہو اور حال آنکہ کافر ہے جواب دیتے ہیں ہم کہ ابلیس کو تصدیق نہیں ہے معرفت ہے
اور نیز معرفت ایمان میں نہیں اسواسطے کہ حق تعالی نے معرفت ثابت کی ہے اہل کتاب کی اور ایمان نہیں ہے اونکیں چنانچہ فرمایا ہے الذین
اتیناھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم اور دلیل اوپر اسبات کے کہ اقرار شرط ہے ایمان کی چنانچہ قول عامہ علماء کا ہے اور کہتے
ہیں کہ تصدیق فقط کافی ثابت نہیں کرتی ہے کہ فرمایا حق تعالی نے قولوا امنا باللہ الآیۃ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امرت
ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ حکم کیا جو نہیں کہتے ان کفار کو قتل کرنے کا جبتلک کہ کلمہ طیب لا الہ الا اللہ نہ پڑھیں اور دلیل اسبات کی
کہ تصدیق شرط ہے ایمانکی یہہ ہے قولہ تعالی قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم
بغیر تصدیق کے انکی ایمان کی نفی فرمائی حق تعالی نے انکے اور امام شافعی کے مذہب میں عمل بھی ایمان میں داخل ہے رکن ثالث ہے ایمان کا لیکن
بیان ترک عمل سے کافر نہیں ہوتا بخلاف اقرار اور تصدیق کے اور نظائر تطبیق اس آیت کی ساتھ آیت ماقبل کے یہہ ہے کہ مدینہ میں بیچ
عہد سعادت مہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین گروہ تھے مومن کافر منافق اول آیت میں حق تعالی نے ذکر مومنوں کا کیا پھر کافروں
کا کیا بعد اس آیت کے احوال منافقوں کا فرمانا شروع کیا اور پہلے مومنوں کا ذکر کیا واسطے ایمان اور جزا اونکی کے پھر ذکر کافروں کا کیا واسطے کفر اور شرک اونکیکے اور پھر منافقوں کا کیا واسطے
اسکے کہ انمین بیچ ہیں دو وصف ایک تو کفر ہے من حیث الحقیقت دوسرا ایمان ہے من حیث الصورۃ ظاہر میں یہہ اگرچہ جانبر رکھتے ہیں
نکاح اور وراثت اور قبول شہادت اور صلوۃ جنازہ اور مدفون ہوتے ہیں مقابر مسلمین میں لیکن دل میں انکے تصدیق نہیں ہے مخلد ہونگے
فی النار اور معذب ہونگے مع الکفار چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اس آیت سے لیکر تا ان
اللہ علی کل شیء قدیر تیرہ آیتیں ہیں نزول اونکا بیچ شان منافقوں کے ہے کہ سردار اونکا عبداللہ بن سلول تھا چنانچہ کہا ہے ابن مسعود
نے اور ابن عباس اور ابی لیلی اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ وما ہم بمومنین جواب ہے امنا کے کیونکر کہ یہہ
جاوے کہ آمنا میں ذکر شان فعل ہے نہ ذکر شان فاعل اور وما ہم بمومنین میں ذکر شان فاعل ہے نہ ذکر شان فعل **جواب** یہہ جواب
بطریق ترقی ہے یعنے وہ دعوی کرتے ہیں کہ ہم ایمان میں داخل ہوئے حالانکہ اہلیت اسکی نہیں رکھتے کہ گروہ مومنین میں گنے جاویں اور اگر
جواب میں اس کلام کے کہتے ولم یؤمنوا یہہ ترقی مفہوم نہوتی اور اسی اسلوب پر یہہ آیت ہے یریدون ان یخرجوا من النار وما ہم بخارجین
منہا اور محتمل ہے کہ وما ہم بمومنین میں دو وجہ سے ترقی سمجھی جائے اول بجہت عموم اوقات یعنے یہہ دعوی کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے زمانہ
قریب میں حال آنکہ بیچ کسیوقت کے اوقات سے نہ بالفعل نہ زمانہ آئندہ میں قابلیت ایمانکی رکھتے ہیں دوسرے بجہت عموم متعلقات
ہے یعنے یہہ دعوا کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے بخدا اور بروز آخرت حالانکہ کسی چیز پر ایمان نہیں رکھتے نہ خدا پر نہ رسول پر نہ قرآن پر نہ آخرت
پر اور چیز و نیز کہ جنپر ایمان فرض ہے يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ فریب دیتے ہیں
اللہ کو اپنے زعم میں اور اون لوگونکو جو ایمان لائے ہیں یعنے صحابہ کو کہ ظاہر میں کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہیں ازروئے فریب اور نہیں فریب
دیتے مگر جانوں اپنی کو کہ وبال اسکا انہیں پر پڑیگا اور نہیں سمجھتے بعضے کہتے ہیں کہ ہمزہ استفہام کا اول کلمہ یخادعون میں چھپا ہوا ہے یعنے
ایخادعون اللہ چنانچہ اور جگہہ بھی اسطرحسے آیا ہے جیسے اس آیت شریفہ میں فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ھذا ربی ای اھذا
ربی اور بعضے کہتے ہیں یخادعون اللہ ای رسول اللہ یعنے فریب دیتے ہیں رسول اللہ کو اور مسلمانوں کو کہ ظاہر میں کلمہ پڑھتے ہیں تلوار کے
ڈرسے کہ انکیں قتل نکریں اور دلمیں کفر بھرا ہے اور عداوت مسلمانوں کی اور موافقت کافروں کی سمجھ لیجئے کہ یہان پیغمبر کے فریب کو
حق تعالی نے اپنا فریب کہا اسمیں دو فائدے معلوم ہوتے ہیں ایک تو یہہ کہ شرف اور بزرگی آنحضرت کی بیان فرمائی کہ گویا فریب انکو

دنیا فریب مجھکو دیتا ہے دوسری مثال یعنی اور [illegible]

فاسد ہیں اسطرح خدا تعالیٰ نے اطاعت رسول کو اپنی اطاعت فرمایا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ [illegible]

اور بندگی آپکی اطاعت کی اور یخادعون بمعنی مفاعلت نہ لینا [illegible]

واقع ہوتا ہے اکثر اور کبھی ایکطرف سے واقع ہوتا ہے [illegible]

ابو عمرو اور ابن کثیر نے و مایخادعون ساتھ الف کے پڑھا ہے واسطے مطابقت [illegible]

نے بغیر الف کے و مایخدعون پڑھا ہے واسطے مطابقت کرنا تاخیر کے [illegible]

الفاعلین فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ [illegible]

بڑھا دی انکی اللہ تعالیٰ نے بیماری اور واسطے انکے عذاب ہے دردناک بسبب اسکے [illegible] نفاق

اظہار ایمان کا کرتے تھے ابن مسعود اور ابن عباس اور قتادہ اور ربیع رضی اللہ عنہم نے [illegible] نفاق

ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ بیماری [illegible] ظلمت [illegible]

رات اندھیری کو اور بعضوں نے کہا ہے کہ مرض کہا ہے غم اور حزن [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور بیماری ریاست جاتی ہے اور نفاق کو کہ انکے ساتھ مرض کے کیا ہے اسواسطے کہ [illegible] درمیان موت

اور حیات کے ایسے ہی منافق مترود ہوتا ہے درمیان اسلام اور کفر کے اور [illegible] اور بعضوں نے کہا ہے

کہ منافق کو مریض قلبی اسواسطے کہا ہے کہ دل اسکا خالی ہے سلامتی سے چنانچہ فرمایا ہے حق تعالیٰ نے یوم لا ینفع مال و لا

بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم ای قلب خال عن الشرک والشک حاصل یہ کہ اس قیامت کے دن [illegible] مگر قلب سلیم کام آویگا

یعنے جنکے دلمیں شرک اور نفاق نہوگا اور صوفی کہتے ہیں کہ سلیم لغت میں مار گزیدہ کو کہتے ہیں پس جسکا دل کہ مار محبت الٰہی کا کاٹا

ہوا ہوویگا وہ اس میدان میں بازی لیجاویگا اور فرمایا ہے فزادهم اللہ مرضا یعنے بڑھائی انکی حق تعالیٰ نے بیماری باعتبار انکے

نہ بجبر کیونکہ پیدا کرنیوالا نفاق کا مقرر حق تعالیٰ ہے لیکن انکو اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ واسطے انکے عذاب الیم ہے یعنے عذاب [illegible]

ہے ایسا کہ نزول ہے اسکو نہ انقطاع اور یہہ عذاب الیم یاین دردناکی کہ ہمیشہ ہو منافقونکو ہوگا اور مومنونکو عذاب دردناک بھی

اگر ہوگا تو زوال پذیر ہوویگا ہمیشہ نہیں رہیگا موافق اعمال کے ہوکر آخر داخل جنت میں ہوگا اور منافقونکو بسبب اسکے ہوگا کہ جھوٹ

بولتے ہیں دلمیں کفر ہے ظاہر میں ایمان کی باتیں کرتے ہیں باطن میں یہہ خدا سے نہیں ڈرتے ہیں اور یکذبون مخفف ہے بمعنی جھوٹ

بولتے ہیں اور تشدید یہاں نہیں ہے نہ پڑھا چاہئے اور تشدید کی معنی یہہ ہوتی ہیں کہ جھٹلاتے ہیں خدا کو باقی رہے یہاں چند سوال

جواب طلب وہ بطریق جواب سوال لکھے جاتے ہیں سوال اول احتمال ہے اول اس سورت میں مومنین خالصین کی شان میں بالکل چار آیتیں

نازل فرمائیں اور بیچ شان کافران مجاہر کے کہ ظاہر و باطن یکساں رکھتے ہیں [illegible] دو آیتیں [illegible] اور بیچ شان ان کافران منافق کے

کہ عبارت منافقین سے ہے [illegible] آیتیں فرمائیں [illegible] کہ ظاہر و باطن [illegible] کفر [illegible]

[illegible] بیان [illegible] کفر کے [illegible] انکار [illegible] ہے

[illegible] کہتا ہے جواب [illegible]

[illegible]

[illegible] منافق [illegible]

[illegible] منافق [illegible] کہتا

حجت اور دلیل سمجھتا ہے اور یہ بات بھی ہے کہ اللہ کا فرمانبردار نہ ہو اور دعوی ایمان اپنے دعوے میں رکھتا ہے اور سمجھتا ہے جانتا واسطے جو شخص پسند نہیں کرتا بالملہ
اس سے ... حال منافق ... دل کا صاف بیان کرتا ہے اور منافق اسقدر بیس الطمع ہے کہ دیدہ و دانستہ دروغ کہتا ہے اور
سمجھتا کمال ... سمجھتا ہے اور یہ بھی حالت منافق ہمراہ کفر اپنے کے استہزاء و فریب دینے کا جناب الہی کے قصد کرتا ہے اور کافر ایسے بیہودہ حیلہ اپنی
نہیں رکھتا اسواسطے منافق کا غلیظ تر اور حجاب اسکا کثیف تر اور حال اسکا بھی بدتر ہے واسطے صفت اسکی تیرہ آیتیں نازل ہوئیں اور بیان حال
اسکا ضرب المثل سے ایسا ہے معلوم ہوا کہ جو مذہب کہ بنا اوسکی اوپر تقیہ کے ہو اور مخالفت ظاہر اور باطن میں ہو بدتر ہے اس مذہب سے کہ صاحب
اوسکا آنا فانی کرے اسواسطے کہ اوپر حال ... صاحب تقیہ کے اصلا اعتبار نہیں اور اقرار اور انکار اسکا اگرچہ احیانا صادق ہو کاذب
معلوم ہوتا ہے لہذا علماء نے لکھا ہے لا یقبل توبة الزندیق نہیں قبول کی جاتی توبہ زندیق کی اور معنے اس کلام کے یہ ہیں کہ آدمیونکو اعتماد
اوپر توبہ اسکے مقصود نہیں ہوتا اسواسطے کہ طریق اطلاع اوپر توبہ اسکے بھی اقرار زبانی اوسکا ہے اس اور اقرار زبانی اوسکا بنابر اسکے کہ قائل
تقیہ کا عمل اعتبار نہیں اور معنے اس کلام کے یہ نہیں کہ اگرچہ دل سے اور صدق نیت سے توبہ کرے تو بھی عند اللہ مردود ہے اسواسطے کہ حق سبحانہ
دانا ہے نہان و آشکارا کا سب احوال دل کا جانتا ہے اور لوگونکو علم بمافی الصدور ممکن نہیں مگر بتوسط اظہار زبانی **سوال** دوسرا بیان احوال
منافقین کو اوپر بیان حال کافرون کے بطریق عطف لائے اور بیان حال کافرین کو حال مومنین سے قطع کیا اس تغییر اسلوب میں کیا نکتہ ہے
حالانکہ اور مقامات کلام اللہ میں ان دونو گروہ کے احوال کو بطریق عطف لائے ہیں جیسا ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم اور سوا
فقط ... معانی کے بھی جامع وہمی کہ تضاد ہے درمیان دونون کے متحقق ہے کہ کفر ضد ایمان ہے باوجود جامع اور تناسب کے عطف نہ کرنا
خلاف قانون بلاغت ہے **جواب** کلام سابق اصل میں بیان حال کتاب تھا کہ کتاب سبب ہدایت فلانے فلانے فرقونکے ہوئی ہے پس ذکر
کافرونکا اور بیان ... انکا مضمون ان الذین کفروا ہے مباین اس مقام کے ہے نہ مناسب اور جامع وہمی کہ تضاد ہے درمیان مومن اور
کافر کے اور ایمان اور کفر کے ہے نہ درمیان مدح کتاب اور ذم کفار کے اور مقتضائے کمال بلاغت ہے کہ تباین مقام کو باوجود جامع مقدم
رکھتے ہیں اعتبار میں اور عطف نہیں لاتے ہیں **سوال** تیسرا من یقول امنا باللہ مبتدا ہے اور من الناس خبر ہے اور خبر ایسا لفظ چاہیے
کہ مفید ہو اور منافقونکا زمرہ آدمیونسے ہونا ایک امر ہے کہ خبردار ہونا اسکا سے کچھ فائدہ نہیں رکھتا **جواب** من یقول میں من موصوفہ ہے
پس معنی کلام یہہ ہے کہ بعض آدمیونکی سے طائفے ایسے ہیں پس مدار فائدہ کلام اوپر وصف کے ہے جیسی من الذین رجال صدقوا میں
کہا ہے اور ہوسکتا ہے کہ ذکر من الناس کا اسواسطے ہو کہ اس فرقے میں سوا محض ہیئت آدم گری کے کوئی چیز نہیں ہے صفات فاضلہ سے
کہ آدمیون میں ہوتی ہیں مثل ذکا اور علم اور فہمیدگی چنانچہ اصطلاح علماء مصنفین میں لفظ من الناس کا ہے اشارہ کے واسطے مذکور ہوتا ہے چنانچہ
کہتے ہیں من الناس من العلماء اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ لفظ من الناس کا بیان واسطے تعجب سامعونکے ہے یعنے من جملہ آدمیان ایسے
بیوقوف بھی ہیں پس بصورت انسانیہ مغرور ہو جیئے اور اصطلاح علم و فہمیدہ اپنی میں کوشش کیجئے **سوال** چوتھا عذاب کافرون میں لفظ
عظیم کا لائے اور عذاب منافقین میں لفظ الیم کا درمیان ان دو عذاب کے تفاوت ہیں اور درد مندگی میں فرق کس راہ سے ہے **جواب**
وہ کافر کہ موت جنکی اوپر کفر کے مقدر ہے مطرود ازلی ہیں کہ وقت تقدیر کے نعمتہائے دینی سے انہیں محروم رکھا ہے پس عذاب انکا بڑا
ہے لیکن بسبب بطلان استعداد کے اور بکمال تکدر ارواح ادراک اپنے کے شدت الم اس عذاب کی نہیں دریافت کرینگے مانند حال عضو میت
یا مفلوج وغیرہ کے کہ قطع اور داغ اور سوا انکے اقسام آلام کو نہیں معلوم کرتا لیکن منافق واسطے بقائے اصل استعداد کے اور قوت ادراک کے
شدت آلام عذاب دریافت کرینگے لہذا عذاب انکا نہایت مولم ہوگا اور یہہ بھی ہے کہ کافرون نے اصلا حلاوت ایمانکی نہیں چکھی کیفیت
لذات ایمان کی باوجود حرمان کی چندان خواہش نہیں رکھینگے بخلاف منافقونکے کہ دروازہ تک اس گھر کے پہنچکر کچھ حلاوت ایمانکی بکام
وزبان چکھکر محروم ملذات ہوئے ہیں اسواسطے فقدان لذت دیدہ و چشیدہ پر حسرت اونکی زیادہ تر ہوگی جیسے ولایت کا آدمی میوجات

وہان کے کھا ہوا الاجو وطنات دور جائے وفان ہوجانے [illegible]

واسطے میوونکی جگہیں ہین انکو اسقدر سخت نہین ہوئی **سوال** [illegible]

کیا کتہ ہے **جواب** معلوم ہو کہ نفس ان کا عاجز ہے اسلئے [illegible]

کو تنکیر فرمایا ہے اور بہت لفظ قلوبہم مرض سے نہین سمجھی جاتی [illegible]

یا اور پہ عروض ہے استقرار و رسوخ کے اور ثبات و نشان [illegible]

کہ جو چیز ظہور مین آتی ہے اس دو قسم لواتق ضرور [illegible]

وارد ہوئی ہے پس مومنین خالصین اسپن کو طمع لگا لیا [illegible]

کو اسکے ساتھ دیکھتے ہین اقرار کرتے ہین اور جب لواتق [illegible]

سر خم کرتے تھے اور جب صحبت ہزار ان اور کہانا [illegible]

الاسواق اور باوجود اس مرض کے کہ انکی [illegible]

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ [illegible]

اور جب کہتے ہین مسلمان منافقون کو مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر اور معصیت [illegible]

ہم صلاح ہین لانیوالے ہین یعنے سنوارنیوالے ہین کام اپنا ساتھ طاعت اور خیر کے [illegible]

اور لیکن نہین سمجھتے نظم اور تطبیق اس آیت کی ساتھ ماقبل کے یہہ ہے کہ پہلی آیت مین حق تعالی نے [illegible]

آیت مین برائی فعل کی اونکے ارشاد کی قتادہ کہتے ہین کہ نزول اس آیت کا یہود کے حق مین ہے [illegible] محمد مصطفے صلی

علیہ وسلم اور رشوت لینا اور پھیر دینا حکم کو ساتھ رشوت کے لیکن درست تر یہہ ہے کہ نزول اسکا منافقون کی شان مین ہے اور [illegible]

ہلاک کرنیکا رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فریب دیتے تھے مسلمانون کو اور قسمین جھوٹی کھاتے تھے وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ

النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ اور جب کہا جاتا ہے واسطے منافقون کے [illegible]

دل کے جیسا کہ ایمان لائے ہین لوگ یعنے مہاجر اور انصار کہتے ہین کیا ایمان لاوین ہم جیسا ایمان لائے ہین بیوقوف جاہل یعنے سب مسلمان اونکو

ایمان لانے کے واسطے کہتے ہین تو وہ یہہ جواب دیتے ہین اپنے یارون مین اپنے آپکو بڑا عقلمند سمجھکر اور مسلمانونکو بیوقوف جانکر پس مسلمان نکلوانا

ہی مسلمانون کو الا انہم ہم السفہاء ولکن لا یعلمون خبردار ہو تحقیق وہ منافق وہی ہین بیوقوف کہ نظر عاقبت پر نہین کرتے اور

عذاب آخرت سے نہین ڈرتے اور لیکن نہین جانتے اسبات کو کہ ہم کچھ نہین جانتے روایت کی ہے کلبی نے ابی صالح سے انہون نے ابن عباس

سے رضی اللہ عنہم کہ آیت بیچ شان یہود کے اور مسلمان اہل کتاب کے مثل عبداللہ بن سلام اور اصحاب اسکے نازل ہوئی ہے اور سمجھ لینا کہ

پچھلی آیت مین ارشاد فرمایا لا یشعرون اور اس آیت مین لا یعلمون اور ان کے شعور کی نفی کی اور یہان علم کی اسکی وجہ یہہ ہے کہ شعور ساتھ

حس کے متعلق ہے اسیواسطے حواس خمسہ کو مشاعر کہتے ہین [illegible] کا انکار وکرد اسے زمین مین مثل محسوس اور

بدیہی کے [illegible] فرمایا اور [illegible] آخرت [illegible]

[illegible] مناسب تھا جو بیان

[illegible] مین اسکے علم لایا جاوے

[illegible] **سوال** [illegible] آمن کما آمن

[illegible] **جواب** [illegible] جب نہین چاہتے تھے ماتع

تھا جواب ... ہوتا ہے کہ ... ہیں اسی واسطے یہہ کہا کہ قالوا ... حق تعالیٰ نے کہ عالم سر خفیات
ہے قول قلبی ... ظاہر فرمایا اور ابن عساکر نے تاریخ اپنی میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آمن الناس کی تفسیر میں فرمایا
کہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا اور جب دیکھتے ہیں اہل نفاق اور روبرو
ملاقات کرتے ہیں ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں ایمان لائے ہم منافقوں کا دستور تھا کہ جب اصحابؓ سے ملتے تھے تو اظہار اپنے
ایمان کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسے تم ایمان رکھتے ہو ویسے ہی ہم بھی ایمان رکھتے ہیں چنانچہ اسباب نزول میں اس آیت کے لکھا ہے کہ عبد
اللہ بن ابی منافق اور ساتھ اسکے ایک روز حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو دیکھا از روئے خوشامد
کے ... حضرت مرتضیٰ علی رضہ نے فرمایا کہ اے ابن ابی خدا سے ڈر اور نفاق مت کر اوسنے کہا یا ابا الحسن نفاق کی نسبت
طرف ہمارے مت کر کہ ہم مثل تمہارے مومن اور صدیق ہیں حق تعالیٰ نے خبر دی کہ یہہ جب مسلمانوں کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان رکھتے
ہیں جیسے تم ... جملہ فعلیہ یا ضمیر لاتے ہیں اور مبالغہ اور تاکید اس دعوے میں نہیں کرتے اسواسطے کہ جانتے ہیں مسلمانوں کو کہ سادہ
لوح ہوتے ہیں گمان ... کا کسی ... نہیں کرتے پس مجرد ہمارے کہنے کے بے تاکید و مبالغہ قبول کر لینگے وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ اور جب
اکیلے ہوتے ہیں طرف شیطانوں اپنوں کے یعنے طرف ان گروہ اپنے کے جو انکے سردار اور یار ہیں قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ کہتے ہیں از روئے صدق تحقیق
ہم بلا شبہ ساتھ تمہارے ہیں اور تمہارے دین اور آئین پر عقیدے ہمارے ہیں حاصل یہہ ہے کہ ہم حضور میں مسلمانوں کے واسطے جان و مال اپنا
بچانے ... ایمان کا ... اور الفاظ ظاہر کرتے ہیں ہم ہمراہ تمہارے ہیں حقیقت میں غرض منافقین جو یہہ الفاظ تاکید اور مبالغہ
مع ... کہتے ہیں کہ جملہ اسمیہ لاتے ہیں اور پھر حرف تاکید موکد کرتے ہیں اور بجائے انا کافرون انا معکم کہتے ہیں تا دلالت اوپر اتحاد مرتبہ کفر کے کرے
اسواسطے کہ معتقد ہیں کمال زیرکی اور فطانت کفار کی جانتے ہیں کہ ہم نزدیک مومنوں کے اظہار ایمان کا اپنے کرتے ہیں اگر اظہار کفر باطنی اپنے میں کلو
کافرون ... تاکید اور مبالغہ تمام نکرینگے سخن ہمارا قبول نہوگا اور پھر سے بھی گمان کرتے ہیں کہ کفار اس دعوے میں با وصف انا اسب تاکید کے
... جانتے ہونگے ہمیں اور ... اعتراض کہیں نکریں کہ اگر تم ساتھ ہمارے کفر میں شریک ہو تو لفظ آمنا کا کیوں زبان پر جاری کرتے ہو جیسا اس
لفظ کا اگرچہ بنا بر ظاہر ... اور زمانہ سازی ہو لیکن دلالت کرتا ہے اوپر ضعیف اعتقاد تمہارے کے بیچ کفر کے اسواسطے بطریق پیش بندی کہتے
ہیں کہ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ سوا اسکے نہیں کہ ہم ٹھٹھا کرتے ہیں مسلمانوں سے اور ہو سکتا ہے یہہ کہ جملہ جواب میں ہو سوال مقدر کے کہ جب یہہ
کہتے ہیں اپنے شیاطین کے پاس جا کر انا معکم تو وہ پوچھتے ہیں اونسے ما تصنعون فی صحبتھم تو یہہ انکے جواب میں کہتے ہیں انما نحن مستهزءون غرض
انکے سرداروں یاروں کو بھی انکا حال مشتبہ ہو جاتا تھا ظاہر میں انکا ڈھب ڈول اہل ایمان کا سا بنا ہوا اور صحبت خلطہ اہل ایمان سے
کرتے ہوئے دیکھکر وسوسہ کرتے تھے کہ یہہ بھی شاید ایمان لے آئے ہوں اسواسطے یہہ حصر قصر کرینگے سبب صحبت آرائی اپنے کے کہ مومنوں سے
رکھتے تھے ساتھ استہزا کے یعنے ہم فقط ٹھٹھے بازی کے واسطے مومنوں سے ملاقات کرتے ہیں اور کچھ غرض نہیں اور حق تعالیٰ نے انکے یاروں
سرداروں کو انکا شیطان فرمایا اسواسطے کہ شیطان عام ہے جو وسواس ڈالے دلوں میں اور گمراہ کرے ہے وہی شیطان ہے خواہ جن ہو خواہ
انسان **شعر** جو راہ شریعت سے پھرا دے وہی شیطان + ملعون ہے ابلیس ہے وہ جن ہو کہ انسان + اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ اللہ ٹھٹھا کرتا ہے
ساتھ انکے یعنے خدا جزا استہزا کی انکو دیگا اور بدلا ٹھٹھے بازی کا کہ مسلمانوں سے کرتے ہیں لیگا یہاں جزا استہزا کو بلفظ استہزا ذکر کیا
واسطے رعایت مجانست کے کہ پاس مستہزءون کے واقع ہے ورنہ حق تعالیٰ کو مستہزی کہنا نہ چاہیئے کہنا کہ سزا استہزا کی دینے والا ہے اور ایسے طور سے
اور بہت جگہ آیا ہے چنانچہ جزاء سیئة سیئة ہے عقوبتہ تفسیر شیخ العزیز میں لکھا ہے کہ اللہ استہزا کرتا ہے ساتھ انکے اسواسطے کہ مومنین
کو فرماتا ہے کہ تعرض انکے احوال و مال میں نکرو تا دم بدم نفاق انکا فزوں ہو اور بسبب افزونی نفاق کے مستحق عذاب ہوں کہ یہہ مشقت اور
رنج وہاں کا زیادہ تر بال اور جان جانے یہاں کیسی ہے کہ حیات دنیا فانی ہے ضرر اسکی ... کا آسان ہے اور حیات آخرت ابدی ہے

عذاب سمجھکر کا سخت اور گران ہے یعنی سمجھا تھا کہ ساتھ منافقون کے [illegible]

اور باقوت لیتا ہے اور اسیواسطے جلدی انکے عذاب مین نہین [illegible]

یَعْمَهُونَ اور کھینچتا ہے اونکو یعنے مہلت دیتا ہے اور ڈھیل [illegible]

حالت مین کور دل ہوکر متحیر سرگردان ہوتے مین اونکے حال اپنے سے [illegible]

سے سمجھ لیجئے کہ ابتدا باستہزا کرنا جہالت ہے چنانچہ اسی سورۃ مین آویگا قالوا اتخذنا [illegible]

جواب استہزا کرنا عین حکمت اور کمال انصاف ہے چنانچہ اس آیت مین [illegible]

مین محبوب کیطرف سے جواب استہزا کا دینا عالم محبت مین واجبات سے ہے اور [illegible]

خالص الایمان ہے کہ حقتعالی اونکی حمایت کرکے آپ جواب استہزا منافقین کی طرف [illegible]

کو عمی کہتے ہین اسیطرح کور دلی کو عمہ کہتے ہین اور یہہ گروہ [illegible]

سفاہت اونکی ظہور مین آئی ہے اسواسطے کہ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ [illegible]

ہدایت کے یعنے وہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ اس صفت موصوف ہین وہ لوگ ہین [illegible]

اور اختیار کی ہے گمراہی ساتھ ہدایت کے اور تباہی ساتھ صلاحیت کے حاصل یہہ ہے [illegible]

یقین کے اور جہل کو ساتھ علم کے اور نفاق کو ساتھ اخلاص کے اور ہلاک کو ساتھ نجات کے [illegible]

ساتھ سنت کے بیوقوفی سے اچھے اچھے چیزین دیکر بُری بُری چیزین لین [illegible]

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا مخاطب غیر معین اور یہہ جملہ معترضہ ہے مذمت منافقون مین فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ [illegible]

پہنچا یا تجارت انکی نے اونکو سمجھ لیجئے کہ یہان اسناد مجازی ہے اسواسطے کہ سود کرنیوالا تاجر ہوتا ہے [illegible]

نہ سود کرنیوالی پس یہہ معنی ہوئے کہ نفع نہوا انکی تجارت مین یعنے بے بہرہ رہے [illegible] وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ [illegible]

پانیوالے طریق تجارت شعر کفر و شک لین چھوڑا ایمان و یقین + کیونکہ [illegible] مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ

نَارًا مثال انکی جیسی مثال اسکے ہے کہ بیچ رات اندھیری گھٹا چھائی ہوئی کے جنگل مین جلاوے آگ واسطے اسکے کہ [illegible]

مقرر کرے تو کہ چورون سے اور دشمنون درندون گزندون سے امین ہو فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ پس جب روشن

کیا آگ نے جو کچھ کہ گرد اسکے تھا لیگیا اللہ تعالی روشنی انکی وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ اور چھوڑ دیا اونکو بیچ اندھیریکے کہ کالی

رات کالی گھٹا نہین دیکھتے ہین گرد اگرد اپنے سمجھ لیجئے کہ الذی استوقد مین کہ لفظ الذی کا واقع ہے [illegible] واسطے مفرد و جمع کے جیسے

لفظ من کا اور افراد ضمیر استوقد اور ضمیر حولہ باعتبار افراد لفظ الذی کا ہے اور جمع لانا ضمیر ذہب اللہ بنورہم و ترکہم اور لا یبصرون کا

باعتبار معنی جمع ہے یہہ تمثیل ہے [illegible] صُمٌّ خبر ہے مبتدا محذوف کی تقدیر ہم صم یعنے وہ بہرے ہین سننے

حق بات کے [illegible] بُكْمٌ گونگے ہین حق بات کہنے سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس معاملہ [illegible] اشتروا [illegible] اور آیت شریفہ میں وارد ہے
[illegible] حال منافقوں کی ہے [illegible] گمراہی کی میں [illegible] ان کی [illegible]
[illegible] سبب نفاق [illegible] تعالیٰ ظلمات ندامت اور حسرت
[illegible] شعور [illegible] جیسا کہ ظلمات بیان
[illegible] ظلمت [illegible] یہ ہے کہ خدا و مومنین [illegible] ظلمت دروغ
واقع [illegible] ظلمت جہل [illegible] اپنے کو صلاح جانتے میں ظلمت
معاصی و شہوات [illegible] نفاق [illegible] ظلمت گورا [illegible] غضب الٰہی [illegible] اور ایک
[illegible] نفاق [illegible] اس طرح [illegible] نفاق میں چار حرف ہیں نون فا الف
قاف [illegible] ندامت [illegible] ندامت ہوئی اور [illegible] فضیحت کی
[illegible] الف [illegible] انجام [illegible] قاف قہر الٰہی کا [illegible] اَوْ كَصَيِّبٍ
مِّنَ السَّمَاءِ یا مثال منافقوں کی مانند مینہ کے ہے آسمان سے [illegible] اگر صیب [illegible] مینہ اور آسمان
[illegible] اس عبارت میں واو استیقطا [illegible]
[illegible] لا طاقتہ [illegible] آسمان [illegible] اس شخص کے
[illegible] منقول ہے بعضے مفسرین لکھتے ہیں کہ لفظ او کا کہ اول واقع ہے واسطے شک کے
آتا ہے [illegible] شک اخبار باری تعالیٰ میں روا نہیں [illegible] بعضوں نے جواب اس شبہ کا یہہ دیا ہے کہ [illegible] کلمہ او کا واسطے
شک کے ہے کلام خبری میں لیکن جب کلام [illegible] متضمن تخییر [illegible] لفظ او کو [illegible] شک سے لاتے ہیں [illegible] تخییر میں استعمال
کرتے ہیں بیان واسطے اور [illegible] تشبیہیں جواز میں برابر ہیں اس کلمہ کو لائے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ حال منافقوں کا یون کہو جب روا
ہے اور دونوں کہو جب بجا ہے فِيهِ ظُلُمَاتٌ [illegible] اس باران کے [illegible] ظلمات اندھیری میں کالی رات گھٹا چھائی
پہاڑ [illegible] ہوئے ہے ایک اندھیرا [illegible] طبقہ [illegible] تاریکی [illegible] لاتا ہے دوسرا اندھیرا ہجوم قطرات کا تیسرا اندھیرا رات کا اور
ہر چند ذکر رات کا صراحۃ نہیں لیکن مذکور [illegible] اضاء لهم مشوا فيه و اذا اظلم عليهم قاموا کا قرینہ صریح ہے کہ ایسا معاملہ رات ہی کو واقع
ہوتا ہے وَرَعْدٌ اور گرج ہے وَبَرْقٌ اور بجلی يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ کرتے ہیں انگلیاں اپنی فِي آذَانِهِم بیچ کانوں اپنوں کے مِّنَ
الصَّوَاعِقِ کڑک سے حَذَرَ الْمَوْتِ ڈر موت کے سے کہ مبادا ساتھہ آواز تند کے صدمہ دل کو پہنچے اور منجر بموت ہو مفعول لہ ہے یا مفعول
مطلق ہے فعل محذوف کا اے یحذرون حذر الموت یا حال ہے بمعنی حاذرین موتہم یا ظرف ہے اے وقت حذر الموت اور یہاں اصابعہم
بجائے انا ملہم بطریق مجاز کہا ہے واسطے مبالغہ کے کہ گویا تمام انگلیاں کانوں میں گھساتے ہیں خوف مرگ سے کہ آواز کڑکنے کی سننے میں نہ آوے
وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ اور خدا سبحانہ محیط ہے ساتھہ کافروں کے یہہ جملہ معترضہ ہے بیچ بیان حال الٰہی کے ساتھہ حال کافروں کے اور قادر
ہونے اوسکے کا اوپر جزا دینے انکے کے محیط کی معنی گھیر لیوے کی ہیں يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ نزدیک ہے کہ بجلی چمکا ہیبت سے چمک
لیجائے آنکھوں انکی کو یعنے بینائی انکی کو یہہ جملہ استئنافیہ ہے جب سننے والے نے يجعلون اصابعهم في آذانهم سنا کہا کہ آنکھوں حال ابصارہم
[illegible] ہوا کہ يكاد البرق يخطف ابصارهم كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ ہر گاہ کہ بجلی چمک چمک کر روشن کرتی ہے راہ واسطے انکے چلتے ہیں وہ
بیچ روشنی انکی کے اور چند قدم بچاتے ہیں مہلکے سے آپ کو وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا اور جب اندھیرا کرتی ہے اوپر انکے کھڑے ہو رہتے ہیں
[illegible] ہوکر عطف اس جملہ کا اوپر شرطیہ کے ہے وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ اور اگر چاہے خدا لیجاوے کان انکے اور

[illegible]

متقین متنع بہ جانہ تعالیٰ [illegible]

فرماتے ہیں [illegible]

بڑھا اور کثرت رعد کی [illegible]

نظر آوے جسوقت کہ بجلی کی چمکا [illegible]

تشبیہ فرمائی ہے کہ سببِ آیات قلب بلے ان کا [illegible] کو شش کرکے [illegible]

ارشاد کا [illegible]

ظاہر میں اسلام قبول اپنے تھے لیکن [illegible]

بحکم قرآن شریف سنتے تھے کان [illegible]

تاریکی حجابات اور ریاضات کی [illegible]

کی ہوتی تھی تو دوست اور مدح کو ہوتے تھے [illegible] ق [illegible]

رافت [illegible] ہیں تابع دولت و شریک راحت [illegible] طلب ہوں تو دوست ہوں نہیں ہوں [illegible]

یہاں چند سوال جواب طلب **سوال** اوّل احوال کا فرو [illegible]

بکم عمی کہا اور آخرت کا انکے حال برعکس ارشاد کیا [illegible] اسرائیل [illegible]

نکتہ اس تغیر اسلوب میں کیا ہے **جواب** دنیا میں حقایق الٰہیہ اور [illegible]

طریقہ دریافت کرنیکا ان حقایق کے یہی ہے کہ کہنے والوں [illegible]

سنکر معلوم کریں اور بعد سننے کے اگر شبہ اور خلجان باقی رہے کچھ تو تفتیش [illegible] سوال اور تحقیق اسکی [illegible]

سکے جو علامات صدق اور حق کے ظاہر ہوں اور حجاب مرتفع ہو تو کوری اور [illegible]

سے بیان فرمایا اور آخرت میں کہ حجاب اٹھے ہوئے ہیں کچھ [illegible] درمیان میں نہیں [illegible]

چاہیے کہ العیان لا یحتاج الی البیان پس طریقہ فقدان دریافت حقایق کا اس مقام کے بھی [illegible]

آلات سوال و تفتیش کہ حرف و صوت ہیں معقود ہوں پھر اگر بے سوال و تفتیش بھی کچھ صدا کان تک آئے [illegible] واسطے آخرت کے [illegible]

ترتیب مناسب ہوئے **سوال** دوم باران ابر سے برستا ہے نہ آسمان سے پس سماء کیسے [illegible] **جواب** [illegible]

کر آئے ہیں کہ سماء سے مراد آسمان بھی ہو سکتا ہے اور ابر بھی اور اگر سماء سے حقیقی کہ آسمان کے ہیں مراد لیں تو کہتے ہیں [illegible]

ہے لیکن تکوین ابر موقوف [illegible] آسمانی کے ہے پس کہہ سکتے ہیں کہ مینہ آسمان سے آیا [illegible] مراد آسمان سے جہت [illegible]

[illegible] آسمان میں نہیں ہوتا **سوال** سیوم باران نہیں [illegible] طرف آسمان [illegible] فائدہ لفظ من السماء

کا کیا ہے **جواب** [illegible] کبھی باران [illegible] کثیر النفع میں استعمال [illegible] طریق [illegible]

[illegible] لفظ کا زیادہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ [illegible] تاکہ تم [illegible]

[illegible] دو قسم ذات سے بٹے تاکہ مومنوں اور کافروں اور منافقوں کا

[illegible] بیان فرمایا [illegible]

[illegible] عبادت کرو لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن

[illegible] امید [illegible] شک [illegible] ہے اس کلام الٰہی میں شک

[illegible] حرف امید [illegible] کے معنی

[illegible] واسطے ترجی مخاطب کے [illegible]

[illegible] پہلے یا ایہا الناس [illegible]

[illegible] آیت کے پہلے یا ایہا الناس ہے اور

[illegible] یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا [illegible] کہ پہلے یا ایہا الذین آمنوا واقع ہے

[illegible] یا ایہا الناس مناسب تھا اور مدینے میں مسلمان [illegible]

[illegible] یا ایہا الذین آمنوا [illegible] کہ کلام [illegible]

[illegible] مدینے میں نازل ہوئی ہیں بلکہ [illegible] یا ایہا الناس آیا ہے خطاب

[illegible] یا ایہا الذین آمنوا ہی خطاب [illegible] کہ غالب مدینے میں [illegible] اس واسطے کہ اس وقت میں [illegible]

[illegible] لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ بعد اعبدوا

[illegible] یا اتقوا ربکم لعلکم تتقون [illegible] یہہ کلام کمال [illegible] **جواب** معنی عبادت

[illegible] کا اتصاف [illegible] یہاں عبادت اور تقوی باعتبار نہایت باہم [illegible]

باعتبار [illegible] بیان کلام [illegible] حال کے ہے اور محتمل ہے کہ معنی اتقا کی یہاں موافق مفہوم لغوی اسکے کے

[illegible] اور اپنے آپ کو بچاؤ [illegible] عبادت پروردگار اپنے کی بجالاؤ تا اپنے تئیں غضب اسکے سے نگاہ رکھو اس

واسطے کہ اتلاف حقوق موجب غضب الٰہی ہے اور ترک عبادت میں تین حقوق تلف ہوتے ہیں حق ربوبیت کا اسکے حق عبودیت کا اپنے

حق [illegible] کا [illegible] لازم آتا ہے اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وہ خدا کہ جسنے ساتھ حکمت بالغہ کے کیا واسطے نفع فائدے

تمہارے کے زمین کو بچھونا کہ اوسپر مقرر کرو اپنا چلنا پھرنا سونا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً اور آسمان کو چھت تا اسکے انوار ملائکہ علویہ تا اون تمہارے کو ہم

نکریں وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور اتارا آسمان سے یا ابر سے پانی پینے میں فَاَخْرَجَ پس نکالا بِهٖ ساتھ اس پانی کے اس وقت کہ ساتھ خاک

کے ملے مِنَ الثَّمَرٰتِ پھلوں سے رِزْقًا لَّكُمْ روزی واسطے تمہاری سمجھ لیجیے کہ ثمرات جمع قلت ہے اور استعمال جمع قلت کا تین سے دس تک

آتا ہے اور حق تعالیٰ لاکھوں کروڑوں پھل جنہیں بے سا بیسا پیدا کرتا ہے وجہ کیا ہے کہ اپنی عطاء کثیر کو قلیل بیان فرمایا جواب اسکا یہہ ہے کہ

جو کوئی بڑا سخی ہوتا ہے وہ اپنے بہت دینے کو تھوڑا جانا جاتا ہے پس حق تعالیٰ نے کہ جواد کامل ہے اپنی عطاء کثیر کو قلیل ذکر فرمایا کہ یہہ سب میوے

گوناگون بیچ نظر تمہارے کے کثیر ہیں اور نسبت بجود عطاء باری قلیل و حقیر اور من الثمرات میں من تبعیضیہ ہے یعنی بعضے میوے واسطے روزی

دینے تمہارے کے پیدا کیا ہے اور امام زاہدی نے لکھا ہے کہ الف اور لام عہد کا ہے اور معہود انواع ثمرات ہیں جنت کی روایت ہے کہ حضرت

آدم علی نبینا و علیہ السلام جنت بہشت سے زمین پر آئے حق تعالیٰ نے بہشت کے میووں کی قسم سے یہاں زمین پر پیدا کیا [illegible] سمجھ لیجیے کہ حق تعالیٰ

نے ان دو آیتوں میں پانچ چیزیں [illegible] کہ دلائل [illegible] وحدانیت اسکی کی ہیں شمار کئے ہیں اول خلقت مردم ہر وقت دوسری

خلقت ابا انکی اور ان دو نعمتون کو ایک جگہ ذکر فرما کر آیۃ کو ختم کیا ہے [illegible]
ہیں کہ مجموع زمین و آسمان سے حاصل ہوتی ہے لہذا آسمان سے پانی [illegible]
نعمتیں اخیر ہیں [illegible] اس آیت کے لانے کی وجہ اس تفریق کی اور اس ترتیب کی [illegible] **جواب** [illegible]
انفسی سے ہیں اور تینون نعمتیں پچھلی جملہ نعمائے آفاقی سے ہیں انفسی نعمتون کو مقدم فرمایا [illegible]
نفس اسکا ہے پھر اصول [illegible] اور نعمتون آفاقی کو ساتھ اس ترتیب کے [illegible]
قعود اور قیام اور [illegible] کا [illegible] ہے اور کسیوقت میں اس سے غافل نہیں [illegible]
ایک قبے کے سر پر سایہ فگن ہے اور انوار اور اشعہ گوناگون اس سے روشن ہیں پھر مجموعہ سے [illegible]
فرمائے اسواسطے کہ مرتبہ مرکب کا بعد مرتبہ بسائط کے ہے **بیت** چون فراغت ز مفردات [illegible]
سمجھیے کہ بعضے کوتہ اندیش لفظ فراشا سے استدلال کرتے ہیں اوپر اسکے کہ زمین مسطح ہے اسواسطے [illegible] فرش [illegible]
استدلال انکا نہایت پوچ ہے اسواسطے کہ فراشیت زمین کی [illegible]
سطح بچھی کے قیاس کرنا کمال غفلت ہے فرش کو کیا ضرور ہے کہ سطح مستوی ہو کرۂ زمین باوجود [illegible]
اور اطراف اسکے باہم تباعد کلی رکھتے ہیں اور ارتفاع اور انخفاض اسکا نظر نہیں آتا قابل [illegible]
قطعیہ قایم ہیں اوپر کرویت اسکے کے اور جو واضح تر دلیل دلائل عقلیہ اس مدعا کی ہے [illegible] طلوع اور غروب آفتاب کا [illegible] مشرق
کے مقدم اوپر طلوع اور غروب اہل مغرب کے ہے اور مابین شمال اور جنوب کے [illegible] ارتفاع قطب [illegible]
دور جانے جانب شمال میں اور بالعکس جانب جنوب میں دلیل صریح اوپر کرویت اسکی کے ہے لہذا محققین فقہا نے [illegible]
اگر مقارن طلوع آفتاب دو برادر [illegible] ایک چین میں دوسرا اندلس میں ثانی وارث اول ہو نہ بالعکس اسواسطے کہ طلوع آفتاب کا چین میں
مقدم اوپر طلوع آفتاب کے ہے اندلس کے ہوا ہے پس موت برادر چینی کی مقدم اوپر موت برادر اندلسی کے ہے چین نام شہر ملک مشرق کا
اور اندلس نام شہر مغرب کا ہے اور اوسپر واضح دلیل شرعیہ یہہ ہے کہ اوقات نماز کو اوپر اوضاع آفتاب کے قرار دیا ہے ساتھ اس
وجہ کے کہ جمیع مکلفین کو کہ بیچ اطراف اور جوانب زمین کے اقالیم مختلفہ میں رہتے ہیں عام و شامل ہو اور یہہ معنی بدون کرویت زمین کے
نہیں ہوتے اور سمجھ لیجیے کہ اس آیت سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ رزق مخصوص لیتا لئے بنی آدم نہیں بلکہ جو چیز کہ ساتھ اسکے انتفاع کیا جائے
رزق ہے اسواسطے کہ بیچ مقام بیان عموم نعمت کے اکتفا اوپر ان میوونکے کہ غذا آدمیونکی ہو ہرگز مناسب نہیں اور یہہ بھی سمجھ لو کہ مفسرین
سلف سے یون منقول ہے کہ آب باران آسمان سے آتا ہے نہ ابر سے ابر واسطہ ہے مانند غربال کے چنانچہ ابو الشیخ نے کتاب العظمت میں حضرت
حسن بصری سے روایت کی ہے کہ انسے پوچھا کہ مینہ آسمان سے آتا ہے یا ابر سے فرمایا آسمان سے ابر علامت کے سوا نہیں اور کعب احبار سے
روایت کی ہے کہ السحاب غربال المطر اگر ابر نہ ہوے پانی آسمان کا وقت نزول کے [illegible] شدت کے [illegible] زمین کا فت ہو جاوے اور ایسی
ہی خالد بن معدان سے روایت کی ہے کہ باران زیر عرش سے آتا ہے اور بترتیب ساتون آسمانون سے گذرتا ہے پھر پہلے آسمان [illegible]
[illegible] کہ آب باران آسمان ہفتم سے ہے اور خالد بن یزید
سے روایت [illegible] رعد اور برق کے
[illegible] آسمان سے ہے [illegible] رکھتا ہے اور
[illegible] واضح ہوتا
[illegible]

اور فضائے آسمانی سے اور افعال ملائکہ ہفت آسمان سے ماخوذ ہے کہ حکم قضائے عرشی تدبیر اس امر کی کرتے ہیں اگرچہ ظاہر میں اسباب اسکے
متعلقہ وابستگی رکھتا ہے لیکن باطن میں تاثیر قضائے عرشی ہے کہ ان اسباب کو فراہم لاکر مصروف اس کارخانہ کا کرتی ہے خصوصاً خلقت
زمین و آسمان اور جو کچھ ترکیب قوائے فاعلیہ اور انفعالیہ ان دونوں سے متواتر ہوتی ہیں ؎ قضائے الٰہی کے سب کام ہیں + انہیں سے
سب آغاز و انجام ہیں + اس اکھیل کے کھیل میں جلوہ گر + جو دن رات ہوتا ہے شام و سحر + فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا پس مت مقرر کرو
واسطے اللہ کے شریک اور ہمتا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور حال یہہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ اسکا مثل نہیں ہے اور یکتا ہے ہوا سواسطے کہ کوئی سوا اسکے
قادر نہیں ہے اور پیدا کرنے مخلوقات کے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ اور اگر ہو تم بیچ شک کے عطف اوسکا اوپر جملہ اعبدوا کے ہے کہ اوس مین
امر عبادت خدا ہے اور اسمین بیان اعجاز قرآن اور حقیقت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا اس چیز سے کہ
اتاری ہمنے اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے سوال پیغمبر کو بلفظ عبدنا ذکر فرمایا اور رسولنا یا نبینا نہ کہا باوجودیکہ مناسب
مقام تھا اسواسطے کہ نزول کتاب کا نہیں ہوتا مگر اوپر رسول اور نبی کے جواب پانا منصب رسالت اور نبوت اور خلوص بندگی اور بکمال عبودیت
سے ہے نظم بندگی کر تا کہ پاوے خواجگی + خواجگی دشوار ہے بے بندگی + بندگی ہے موجب خورسندگی + بندگی کر بندگی کر بندگی + پس جہت
اظہار شرف عبودیت لفظ عبد نامناسب تر ہوا بنا بر آیہ انزل علی عبدہ الکتاب اور نزل الفرقان علی عبدہ میں اور قرآن شریف کو کہ تم کہتے ہو خدا
کا کلام نہیں محمد نے بنالیا ہے فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ پس لے آؤ تم کہ اہل فصاحت اور بلاغت ہو ایک سورت کہ اقل اسکی تین آیتیں ہوں مانند
قرآن کے بیچ فصاحت بلاغت کے اور چستی و بندش الفاظ کے اور بہتر ترکیب اوسکی اور ہر موقع کے واقع ہوئی ہو اور ہر تشبیہ اور ہر مجاز اور ہر کنایہ
بحسن و لطافت اسمین مستعمل ہوا اور باوجود اسکے تنافر اور وحشت کلمات سے اور تعقید کلمات سے سالم اور بری ہو تا معلوم ہو کہ یہہ کلام بھی
تالیف بشری اور سلیقہ شعری سے ہے اور یہہ بھی سہل گیری کیواسطے کہا والا یہہ کلام اور چیزیں سوا ان چیزونکے بہت رکھتا ہے ایسے کہ اگر
تتبع او تکلف چاہیں تو قافیہ تنگ ہو جاوے پس اول یہہ کہ اسلوب اس کلام کا مخالف اسالیب کلام بشری ہے خصوصاً مطالع اور مقاطع سور
میں دوسری تناقض اور اختلاف سے منزہ ہے تیسری مشتمل اوپر اخبار غیب کے ہے قصص امم سابقہ قرون گذشتہ کی اسمین بے مطالعہ کتاب اور
مراجعت تواریخ بتفصیل تمام مذکور ہیں اور وقایع آیندہ بھی کہیں بتلویح معلوم ہوتے ہیں اور مطابق وقائع کے پڑتے ہیں پھر جو اس کلام میں
تامل کیجے تو باوجود ان وجوہ کثیرہ کے فصاحت اسکی بدرجہ نہایت پہنچی ہے بیان سے دریافت ہوتا ہے کہ سوا اس قادر بیچون کے کسے قدرت
ہی کہ باوجود ان مواقع گوناگون کے ایسا کلام تصنیف کرسکے اور بعض ان مواقع سے یہہ ہے کہ فصاحت عرب کی اور سوا اسکے فرق انام کی بیشتر
وصف ان چیزونکی میں ہوتی ہے کہ دیکھی سنی ہیں جیسے شتر اسپ غلام کنیزک زن فرزند بادشاہت وزارت جنگ غارت اور امثال انکے
اور اس کلام میں ان چیزونکا قدر قلیل مذکور ہے اکثر اس کلام میں مذکور ایسے اشیا کا ہے کہ دیدہ و شنیدہ نہیں اور بیان میں ان چیزونکے
رعایت تشبیہات دقیقہ کی اور استعارات بلیغہ کی ایسی ہے کہ مقدور کسی فرقے کا نہیں اور بعض مواقع سے یہہ ہے کہ اس کلام میں سے
رعایت صدق اور اجتناب کذب بہ نہایت واقع ہے اور یہہ جس کلام نظم و نثر میں ہو بے لطف ہوتا ہے چنانچہ کہا ہے ؎ در شعر
مپیچ و در فن او + چون اکذب اوست احسن او + اور بعض مواقع سے یہہ ہے کہ جو ناظم شعرا اور نثر نویس ایک قصہ ایک مضمون مکرر ماکو ر
کرتے ہیں [illegible] کلام اونکا مرتبہ ثانی میں علوی رتبے سے گر پڑتا ہے اور اس کلام میں جون جون تکرار آتا ہے لطف زیادہ ہوتا جاتا ہے
اور بعضے مواقع سے یہہ ہے کہ کلام جب طویل ہوتا ہے رعایت فصاحت بلاغت کی اسمین دشوار ہوتی ہے اور لا بد بعضے مواضع میں
درجہ علیا سے ساقط ہو جاتا ہے بخلاف اس کلام کے اور بعض مواقع سے یہہ ہے کہ مضامین اس کلام کے واجب کرنا عبادات کا حرام
کرنا لذات اور مشتہیات نفس کا تحریص مردم زہد بیچ دنیا کے اور بذل مال اور صبر بر مصائب اور یاد کرنا موت اور توجہ آخرت میں
اور ان امور کے بیان میں دائرہ بلاغت کا نہایت تنگ ہے اور بعض مواقع سے یہہ ہے کہ کوئی شاعر اور نثر نویس نہیں مگر سلیقہ ایک

مضمون کے ادا کا اور سکے کلام میں غالب ہونا ہے بلاغت یا ان سن میں [illegible] قدرت [illegible]
بعضے نرم بعضے گرم اور یہہ کلام ہر فن میں بے نظیر ہے اور بلاغت [illegible] سے سبب [illegible]
باطلہ اور علم اصول فقہ اور علم فقہ اور علم احوال اور علم اخلاق اور سوائے [illegible]
طی کرنا مقدور بشر نہیں اگر تم بلیغ کو فرمایش کرو کہ ایک مسئلہ منطق کے عبارت [illegible]
کرے ہرگز ممکن نہیں پس ان چیزوں سے یقین دریافت کرو لیکن [illegible]
زاری اگر تم میں طاقت معارضہ کی نہیں ہے تو شاہد و ناپسند کو لیتے ماضران [illegible] اور شعراء [illegible]
تمھارے شہدا جمع شہید کی ہے اور شہید ماخوذ شہود سے ہے بمعنی حضور اور [illegible]
زعم کا فر وہ کہ کہا کرتے تھے ہولاء شہداؤنا عند اللہ یا [illegible] مِّنْ دُونِ اللّٰهِ
سوا خدا کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اپنے قول میں کہ قرآن شریف کو کلام بشر کا [illegible]
اوّل قرآن میں بعضی آیتیں اور ونکے کلام سے نقل کر گئے ہیں پس اگر آیات ان عبارات سے [illegible]
نہ ہوا اسواسطے کہ کلام بشر بھی اس درجہ بلاغت کو پہونچا اور اگر یہ عبارات [illegible] مطابق واقع کے ہوئی [illegible]
واقعہ خبر الٰہی میں محال ہے **جواب** حکایت کلام غیر کی دو طریق پر ہے اول یہہ ہے کہ کلام [illegible] کلام
طلاق عتاق اقرار انکار میں وصیت سے عبارت کسی کی لاتے ہیں یا کلام اطفال کا بلغت اطفال ذکر کرتے ہیں دوسری یہہ ہے کہ نقل
بالمعنی کرتے ہیں اور ونکی معانی کو اپنی عبارت میں ترتیب دیتے ہیں جیسے منشی احکام بادشاہی کے اور نویسندے [illegible] کا اسی
پر عمل رکھتے ہیں حکایات اور قصص قرآنی قبیل ثانی سے ہیں کہ کلام غیر کا اپنی عبارت میں نقل فرمایا ہے اسیطرح بعضے مقام پر [illegible]
بوجہ تلقین و تعلیم ارشاد کیا مثل ایاک نعبد بیان مطابق معنی کے صدق خبر میں کافی ہے مطابقت الفاظ کی درکار نہیں ہے خدشہ دوم
وقوع شک و شبہہ کا فرون سے حقیقت قرآن میں یقینی تھا حرف شک کا کیون ہے کیون لائے **جواب** واسطے [illegible] اعجاز قرآنی
کے کہ شک کو جہت سے اکثر جہت سے اس امر یقینی کو مشکوک قرار دیا اور حرف شک کا استعمال کیا خدشہ سیوم صاحب شک مدعی نہیں ہے [illegible] حجت
درخواست کرین اسواسطے کہ حجت مدعی پر ہے نہ منکر پر منکر کے مقابلے میں انہیں طرف سے حجت لانی چاہیے پس طلب کرنا معارضہ قرآن کو
منکر سے کس وجہ سے ہے **جواب** جو کوئی اعجاز قرآن کا منکر ہوا گویا دعوی کیا کہ تالیف مثل اوس کلام کے مقدور بشر کا ہے اس دعوے
ضمنی پر طلب حجت مدعی سے ضرور ہے خدشہ چہارم جسکو کسی چیز میں شک ہوتا ہے اسکے خاطر میں کوئی حکم نہیں ہوتا اور صدق اور
کذب لوازم حکم سے ہے پس درمیان وان کنتم فی ریب اور ان کنتم صادقین کے کس وجہ سے ارتباط ہے **جواب** ان کنتم صادقین دو
احتمال رکھتا ہے ایک یہہ کہ مربوط ساتھ ان کنتم فی ریب کے ہو اس تقدیر پر یہہ خدشہ [illegible] وارد ہوتا ہے دفع اوسکا یہہ ہے کہ جو کوئی
اعجاز قرآن میں شک کرتا ہے پس گویا [illegible] کلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہ کرسکے زمانہ نزول میں اور مثل قرآن شریف کے سورت نہ بنا سکے وَلَنْ تَفْعَلُوْا اور ہرگز زمانہ آئندہ میں بھی معارضہ نکرسکوگے فَاتَّقُوا النَّارَ
پس ڈرو تم آگ دوزخ سے الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ وہ آگ کہ ممتاز ہے اور آگونمیں ساتھ اوسکے کہ ایندھن اوسکا آدمی کافر
ہیں اور پتھر اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ تیار کی گئی ہے واسطے کافرونکے سمجھ لیجے کہ یہان حق تعالیٰ نے آگ دوزخ کی کا دو چیز ایندھن فرمایا آدمی
اور پتھر آدمی بسبب اسکے کہ باوجود عقل ہوش کے ناگرویدہ رہے اور قرآن اور پیغمبر پر ایمان نہ لائے سزاوار اس عذاب کے ہوئے اور پتھر
یعنی بت اور کبریت تو نکو کہ کافر معبود اپنا جانکر پوجتے ہیں واسطے تحقیر کافرونکے ایندھن دوزخ کا کیا اور کبریت کہ آگ اوسکی صعب تر
اور بہت ناخوش تر ہوتی ہے واسطے تعذیب کافرونکے مقرر کیا بعضونے کہا ہے کہ اہل دوزخ جب دوزخ میں روینگے اور نالے کرینگے
تو ابر سیاہ نمود ہوگا اونکو امید مینہہ برسنے کی ہوگی مینہہ کی جلہہ پتھر برسینگے آگ زیادہ تر سوزش حرارت پیدا کرے گی اگر کوئی اعتراض
کرے کہ اعدت للکافرین سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ دوزخ کی مخصوص ساتھ کافرونکے ہو اور غیر کافرونکے معذب نہون اور اس سے لازم
آتا ہے کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا کہ بے توبہ مرے وہ بھی کافر ہو کہ اسکے حق میں بھی تعذیب آئی ہے چنانچہ مذہب معتزلہ کا ہے کہ گناہ کبیرہ سے
آدمی کافر ہو جاتا ہے جواب اس کا یہہ ہے کہ اگرچہ تیاری دوزخکی خاص واسطے کافرونکے ہے لیکن دوسرے کا جانا کچھ منع نہیں جیسے ایک
شخص نے مکان خاص اپنے واسطے بنایا اور اسمین مہمان آرہا تو کچھ قباحت نہیں ہے یا قیدخانہ کہ خاص واسطے قیدیونکے ہے اگر قاضی
مدیونکو یا اورکسیکو اس خوف سے کہ بھاگ نجاوے حکم قید کا اسمین کرے تو خیر کچھ مضایقہ نہیں ہے پس تمسک معتزلہ کا اور خوارج کا ساتھ
اس آیۃ کے کہ اہل کبائر کفار ہیں اور اہل صغائر واجب العفو ہیں اور بے معنی ہے اسواسطے کہ صفت جنت میں اعدت للمتقین وارد ہے
اور حالانکہ صبیان لڑکے اور مجانین دیوانے بھی باجماع معتزلہ اور خوارج جنت میں جاوینگے باوجودیکہ متقی نہیں ہیں کہ مکلف ساتھ
امر اور نہی کے نہیں ہیں اور اعدت ہر جگہہ اور آیت وجنۃ عرضہا السمٰوات والارض اعدت للمتقین میں کہ صیغہ ماضی کا ہے دلالت
کرتا ہے کہ بہشت اور دوزخ زمانہ ماضی میں پیدا ہوئے ہیں اور نزدیک معتزلہ کے اور جہمیہ کے ہوتیوالے ہیں زمانہ مستقبل میں اور
اعدت کو کہ ماضی ہے بمعنی مستقبل مجازاً کہتے ہیں کہ وہ صریح غلط فہمی ہے اونکی کہ احادیث متواتر المعنی اسمین ناطق ہیں اور سوا اسکے معنی
حقیقی آیت کی چھوڑکر مجازی لینا کیا معنی جائز وہ ان لیتے ہیں کہ کوئی دلیل قایم ہو یہان کوئی دلیل قایم نہیں ہے اور بغیر دلیل کے حمل اوپر
مجاز کے درست نہیں سوال آدمیونکو اور پتھرونکو ہیزم دوزخ کا کیا اور دوزخ کو واسطے کافرونکے تیار کیا پس معذب تو کافر ہوئے ایندھن
دوزخ کا کون سے آدمی ہوئے جواب معرفہ بعد معرفہ کے مقتضی اتحاد کا ہے چنانچہ جاءنی زید فاکرمت الجائے جانے اور زید ایک
ذات ہے پس کافر اور آدمی کہ ایندھن نار کے ہیں ما صدق علیہ انکا ایک ہے وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور خوشخبری دے تو ان لوگونکو کہ ساتھ
توفیق الٰہی کے ایمان لائے ہیں خدا اور رسولؐ اور قرآن پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے اچھے فرایض اور واجبات اور سنن اور مستحبات
اور مضمون بشارت کا کیا ہے اَنَّ لَھُمْ یہہ کہ واسطے انکے آخرت میں جَنّٰتٍ باغ ہیں کہ انمیں سب قسم کے میوے ہونگے سمجھ لیجے کہ جنات
جمع جنت کی ہے کہ بمعنی باغ ہے اور جنتین کلام اللہ سے چار ثابت ہوتی ہیں کہ فرمایا ہے ومن دونھما جنتان اور باعتبار شہرت ہشت
بہشت ہیں چنانچہ نام بھی اونکے وارد ہیں جنت فردوس جنت عدن جنت ماوی دار الخلد دار السلام دار المقامہ علیین جنت نعیم پس
ظاہر یون معلوم ہوتا ہے کہ باعتبار درجات ونکے آٹھ نام ہون غرض حق واسطے مسلمانونکے مہیا ہیں بحسب مراتب ایمان اور اعمال شایستہ
باغ اور وہ باغ ہمیشہ سرسبز اور تر و تازہ رہینگے اسواسطے کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ جاری ہیں نیچے درختون انکے کے یا نیچے غرفون
اور منظرونکے انکے نہرین لکھا ہے کہ بہشت میں چار نہرین ہیں پانی کی شہد کی دودھ کی شراب کی اور بعضون نے کہا ہے کہ نہر پانی کی ہے
لیکن موافق خواہش کے بدل ہوگی وقت خواہش آب کے پانی کی ہوگی اور وقت خواہش شہد کے شہد کی اور وقت خواہش دودھ
کے دودھ کی اور وقت خواہش شراب کے شراب کی اور بعضون نے لکھا ہے کہ ایک نہر ہے کہ چار خاصیتین رکھتی ہے زندگانی کہ

خاصیت آب ہے اور [illegible] کہ خاصیت [illegible] [illegible]
موجود ہین پس ایک نہر کو باعتبار لبن و نہ اوس [illegible] [illegible]
حکمت ایمان باطن انکے بیان اور [illegible] [illegible]
ہونگے اور لذات اوسکی استعمال کرنیکے [illegible] [illegible]
وہ بالا [illegible] ایمان اور عمل صالح ذہن مین [illegible] [illegible]
تصور کرینا [illegible] لذت [illegible] محروم ہین اور [illegible] [illegible] یہان
درختون مین ثمرۃ میوے رِّزْقًا قَالُوا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ [illegible]
ہمکو پہلے اس سے دنیا مین مقامات و احوال سے کہ [illegible] اعمال [illegible]
مسلمانون کو میوون بہشت کے ہر [illegible] باوجود تفاوت لذت [illegible] [illegible]
نے کہا ہے اور [illegible] کہ وہ میوے [illegible] [illegible]
رضی اللہ عنہ اور سوا انکے اور تابعین سے منقول ہے [illegible] [illegible]
ہے کہ تشابہ ہونگے بیچ جودت کے یعنے سب کے سب اچھے ہی ہونگے [illegible] [illegible]
محل اور بیچ نوعیت اور جنسیت کے کہا ہے [illegible] [illegible]
رزق ہے اور ظاہر ہے کہ اول یا [illegible] [illegible]
تھا لہذا بعضے مفسرین نے رزقنا مین قبل کو محل کیا ہے [illegible] رزق دنیوی [illegible] [illegible] مستغرب نہین ہوتا اسواسطے [illegible]
کہ بیچ آخرت کے کوئی نعمت ورائے [illegible] ہوئی ہو اور رجال [illegible] احادیث [illegible] دلالت کرتی ہین [illegible] کہ وہان [illegible]
نادیدہ و ناشنیدہ بھی ہونگی ازانجملہ آیت فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ہے اور حدیث اعددت لعبادي الصالحين
ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر اور واسطے دونون اشکال کے بعض متاخرین نے رزقنا من قبل کو عام کیا
ہے کہ دنیا مین ہون یا آخرت مین پس یا اول رزق دنیوی کو یاد کرینگے پھر اور [illegible] رزق اخروی کو لیکن یہ توجیہ بھی باوجود تکلف
کے مطلق درست نہین ہوتی اسواسطے کہ افراد بہشتیون کے مفالیس اور مساکین اور بیمار بھی ہونگے [illegible] دنیا مین [illegible] السے زیادہ
عنایت نہین ہوا وہ نعمت بہشت کی دیکھکر کونسی نعمت دنیا کو یاد کرینگے کہ اونکو کچھ پہنچی ہی نہین [illegible] ایک چیز کی لذت
تنا قص ہو جاتی ہے کو منافع اور طعم مین تفاوت ہو کہ مثل مشہور ہے مصرع چو [illegible] [illegible] صحیح یہ ہے کہ من قبل الذی
رزقنا مین از قبیل حمل جزا بجزی علیہ ہے نہ حمل نوع کا اوپر فرد کے اور اتحاد کہ درمیان جزا اور مجزی علیہ کے فی الواقع متحقق ہے قوی تر ہے
اوس اتحاد سے کہ درمیان فرد اور نوع کے [illegible] حقیقت [illegible] مجزی علیہ [illegible] لباس
[illegible] لذت و لطف حاصل ہوتا ہے [illegible]
[illegible] درمیان طرف [illegible] کے کمال کرتا ہے [illegible]
[illegible] قوت شہوت
[illegible] بعض مفسرین نے
[illegible]
[illegible] تمام جزا اور مکافات

اعمال کے بنایت ہوگی تاکہ انبساط و سرور انکا زیادہ ہو اور قاعدہ ہے کہ بغیر یاران موافق کے اور محبوبان دلفریب کے جو نعمت ہو نکد رہوتی
ہے چنانچہ کہا ہے ؎ اگر بہ ہیں اپنے وہ جانانہ ہو گلستان ہمیں کیونکہ زندان نہو + لہذا ارشاد فرمایا کہ واسطے تکمیل انبساط و سرور انکے ہم
صحبت موافق بھی دینے جاینگے وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ اور واسطے بہشتیونکے بیچ بہشت کے بیبیاں ہیں پاک کئے گئے بول غایط منی حیض استحاضہ
سے تا آنکہ آب دہان اور آب بینی اور درد سر اور برص وجذام اور دق اور زکام وغیرہ انمیں نہونگے اور حسد بخل غل غش کینہ غم اندوہ اور خصائل
رذائل سے باطن انکا پاک ہوگا اور ظاہر میں انکا جو چیز کہ مکروہ الطبع ہے اس سے صاف ہوگا اور بدن انکا ایسا شفاف ہوگا کہ مغز ساق مثل
رشتہ مروارید کے نظر آویگا اور اگر ایک انمیں سے خفیف سی اندھیری رات میں بیچ دنیا کے دکھاوے تمام جہان روشن ہو جاوے اور اگر آب دہن
ڈالے دریائے شور میں شیرین ہو جاوے ایسی حوریں بہشتیونکو ملینگی اور جو عورتیں دنیا کی انکی اگر بفضل الٰہی بخشی جاوینگی تو وہ ایسی خوبصورت ہوینگی
کہ حوریں بابت جمال و کمال رنگ کھا وینگی اسواسطے کہ حوروں میں صرف عطا ہے اور انمیں عطا اور جزا جمع وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور بہشتی بیچ
بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہیں یہہ آیت مبطل قول فرقہ جہمیہ ہے کہ فنا جنت اور نار کا قائل ہے یہاں محققین نے فرمایا ہے کہ آدمی کو تین چیزیں
دریافت کرنی ضرور ہیں اوّل مبدا اپنا کہ کہاں سے آیا اور کہاں تھا میں دوم معاش اپنی کہ کہاں سے کھاتا ہوں میں اور کیسا رکھتا ہوں سیوم معاد
اپنا کہ آخر کار میرا کیا ہے اس آیت میں حق تعالیٰ نے تینوں چیزونکو یاد دلوایا ہے بیان مبدا میں سوا لفظ الذی خلقکم کے اور کلمہ نہیں ارشاد کیا
کہ زیادہ کشف اس حقیقت کا غیر ممکن ہے اور بیان معاش میں الذی جعل لکم الارض سے رزقا لکم تک فی الجملہ تفصیل فرمائی اسواسطے کہ معاش اپنی
ہر ایک سمجھ لیگا اور بیان معاد و یقین میں فاتقوا النار التی سے خالدون تک شباع تمام فرمایا اسواسطے کہ اسمیں محتاج بیان تھے لوگ اور
جو ضمن میں اسکے اثبات اعجاز قرآنکی دلیل اور حقیقت قرآنکی تقریر مذکور ہوئی تو کافر لاجواب ہوکر مقر ہوئے کہ مقدور طاقت بشری نہیں کہ ایسا
کلام بنا سکے لیکن شبہہ دوسرا کرنے لگے کہ شبہ نے کلام میں بڑی بڑی چیزونکا مذکور رہا جیسے ذکر اشیاء حقیرہ سے بزرگ اپنے سخن میں اجتناب کرتے ہیں
اگر یہہ اللہ کا کلام ہوتا تو اسمیں ذکر ایسی امثال خسیسہ کا کہ مکھی اور مکڑی ہے کیوں ہوتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کلام اللہ کا نہیں ہے
حق تعالیٰ نے اونکے رد میں ارشاد فرمایا إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي تحقیق حق تعالیٰ نہیں شرماتا أَنْ يَضْرِبَ یہہ کہ بیان کرے مَثَلًا مَا
مثال کوئی سے بَعُوضَةً مچھر کی فَمَا فَوْقَهَا پھر جو اوپر اوسکے ہے مثل مکھی اور مکڑی کے سبب نزول کا اسکے یہہ ہے کہ یہود کلام اللہ
میں کہ مذکور مکھی اور مکڑی کا کرتا ہے چنانچہ مگس کا ذکر اس آیت شریفہ میں لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له وان یسلبهم الذباب
شیئا لا یستنقذوه منه اور مکڑیکا اس آیت کریمہ میں مثل الذین اتخذوا من دون الله اولیاء کمثل العنکبوت سنکر
ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ کیا مناسب ہے ایسی ادنیٰ چیزونکا مذکور کرنا یہہ نہیں سمجھتے تھے کہ اسنے طاؤس اور مگس دونوں پیدا کئے ہیں
طاؤس کو خوبصورتی ظاہری دی ہے اور مگس کے پیدا کرنے میں کیا جانئے کیا فوائد رکھے ہیں جو ہم نہیں سمجھتے اس باغ جہان میں ہر
برگ خالی حکمت سے نہیں ہے ؎ ذرہ ذرہ میں بھی لاکھہ تیری حکمت ہے + پتے پتے میں جو دیکھا تو عجب صنعت ہے فَأَمَّا الَّذِينَ
آمَنُوا پس جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور جانتے ہیں کہ قرآن کلام حق ہے فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ پس جانتے ہیں بیقین یہہ کہ یہہ
ضرب المثل راست درست سچ ہے پروردگار انکے سے وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا
مَثَلًا پس کہتے ہیں از روئے جنگ و جدال یا از راہ طعن و عناد کے کیا چاہا اللہ نے ساتھ اسکے مثال لانا اسجگہہ وقف لازم ہے آیا
کافر نہیں جانتے کہ حق تعالیٰ ساتھہ عدل اپنے کے يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا گمراہ کرتا ہے ساتھ اس مثال کے بہت کافرون اور منافقونکو کہ تامل
نہیں کرتے در حکمت اوسکی نہیں پاتے وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا اور فضل اپنے سے راہ دکھاتا ہے ساتھ اس مثال کے بہتونکو سمجھ لیتے کہ حق تعالیٰ
نے اور جگہہ آیات قرآنی میں ہدایت یافتگان کو بصفت قلت مذکور فرمایا ہے منهم المؤمنون واكثرهم الفاسقون اور فرمایا ہے
وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ اور اسجگہہ دونوں فریقونکو بصفت کثرت مذکور فرمایا وجہ یہہ ہے کہ اہل ہدایت بھی بذات خویش

کثیر ہین اگرچہ بہ نسبت گمراہان قلیل ہین اور دوسرا جواب یہہ ہے کہ [illegible]
یہان ایک اور سوال جواب طلب ہے یہہ سوال مذکور ہدایت یافتین [illegible]
کی بھی چنانچہ اکثر مقامون پر کلام اللہ مین مذکور ہیکو [illegible]
قرآن مین شک و شبہ کرکے زبان طعن کھولکر گمراہ ہوتے تھے [illegible]
کہ فاما الذین امنوا اور واما الذین کفروا [illegible] بہ الا الفسقین [illegible]
کرتا اللہ ساتھ اوس مثل کے مگر فاسقون کو الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ [illegible]
کا یعنے مضبوطی اس قول کے مراد شکنندگان عہد سے [illegible]
ہین کہ عہد میثاق کو بھلایا وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ [illegible]
جاوے یعنے قطع کرتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ دشمنی [illegible]
جنکے ساتھ قرابت ہوا اور یہود بھی قطع رحم کرنے تھے کہ درمیان آنحضرت [illegible]
خویشی تھی وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ اور بگاڑ کرتے ہین [illegible] وليئك
الْخَاسِرُونَ یہہ گروہ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے بیچ دنیا و دینی کے [illegible] ان لوگون
مین یہہ تین صفتین ہین ایک تو عہد شکنی دوسری قطع [illegible]
کرے اور صلہ رحمی کرے اپنے اقربا اور خویشون سے [illegible]
ان افعال سے بچکو بچا [illegible] كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ [illegible]
عزوجل کے اور حال یہہ ہے کہ تھے تم مردے یعنے اجسام تھے کہ اوسکو حیات نہ تھی [illegible]
روح تمھارے بدنون مین پھونکی ثُمَّ يُمِيتُكُمْ پھر مردہ کریگا تمکو جب اجل آویگی تمھاری ثُمَّ يُحْيِيكُمْ پھر جلاویگا [illegible]
صور سے واسطے نشور کے ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ پھر طرف اوسکے پھیرے جاؤگے تم واسطے جزاء اعمال [illegible]
بہت آیات مسایل کو پہلی آیت آیات مسایل سے کہ جس سے یہہ مسئلہ کا اباحت اصل ہے بیچ اشیا کے [illegible]
ہے جو مسئلہ نکلیگا وہ پہلے اس آیت کے ذیل بیان کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وہ خدا ایسا
ہی کہ جسنے بقدرت بے علت پیدا کین واسطے انتفاع تمھارے کے جو چیزین کہ بیچ زمین کے ہین جانور پہاڑ انہار اشجار معادن حیوانات ثُمَّ
اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ پھر پیدا کرنے زمین کے قصد فرمایا طرف پیدا کرنے آسمان کے فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ پس درست [illegible]
بے قصور انکو سات آسمان وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور وہ سب چیزونکو جاننے والا ہے یعنے واقف ہے ہر چیز کا کیونکہ بنائی ہے اور
واسطے کے بنائی ہے باقی ہے بیان [illegible] اول خلق لکم ما فی الارض [illegible] دلالت کرتا ہے
[illegible] ثابت ہوئی جواب پیدایش سب چیزونکی واسطے
[illegible] اس آیت مین مقابلہ جمیع ما فی الارض کا ساتھ جمیع بنی آدم کے
[illegible]
[illegible] ما فی الارض سے [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہی دلیل صریح ہی اور اسلئے کہ سب چیزونکو نفع اپنے یہین نہ صرف اپنے یہین استعمال کیا چاہئے اور نہ صرف دو قسم ہی دنیوی یا دینی ہی دنیویکو
اہل تجربہ جانتے ہین اور دینی کو سوا انبیا کے نہین سمجھ سکتا کوئی اسواسطے کہ وقت ظہور ضرر دینی آخرت ہی اور اسوقت کو کوئی دیکھکر
پھرا نہین ہی تا تجربہ اسکا حاصل کیا ہو پس طریقہ معرفت کا اوس ضرر کے نہین ہی مگر پیغمبرونکی باتین سنکر باور کرنا خدا بشرہ دوسرا اس آیۃ
سے معلوم ہوتا ہی کہ خلقت اول چیزونکی کہ بیچ زمین کے ہین مقدم اوپر خلقت آسمان کے ہو اسیطرح سورہ حم سجدہ مین بھی بصراحت تمام
مذکور ہی اور سورہ والنازعات مین والارض بعد ذلک دحٰہا دلالت صریح کرتا ہی کہ دحو زمین یعنے عریض کرنا اور بچھانا زمین کا بعد
خلقت آسمان کے اور تسویہ اسکے کے بلکہ بعد از حرکات کواکب کے ہی اور بعد وجود دن رات کے اور ظاہر ہی کہ خلق زمین اور جو کچھ
بیچ زمین کے ہی بدون دحو زمین ممکن نہین پس مضمون آیتین مین تعارض اور تناقض ہوا **جواب** خلق لکم ما فی الارض جمیعا بمعنی
قدر لکم ہی اور اسیطرح سورہ سجدہ مین وجعل فیہا رواسی من فوقہا وبارک فیہا وقدر فیہا اقواتہا اسواسطے کہ خلقت جمیع ما فی
الارض کی بدون توسط حرکات آسمانی کے واقع نہین ہی پس تسویہ آسمانونکا متاخر نہین ہو سکتا اور بعضے مفسرین نے جو کہا ہی کہ دحو زمین
متاخر آسمان سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ تسویہ آسمان کا متاخر خلق زمین سے ہی یہہ سب دال اوپر غفلت کے ہی عموم ما فی الارض
جمیعا سے اور آیت رفع سمکہا فسوہا واغطش لیلہا واخرج ضحٰہا والارض بعد ذلک دحٰہا سے احتمال ہی کہ اول
زمین نباتات چھوٹی بنائی ہو اور اسمین وصول جبال اور برکت انہار رکھکر اقوات حیوانات اسمین مقدر کیئین ہون پھر آسمان سات
بنا کر دستمین لاکر نور اور ظلمت شبانروزی عنایت کی ہو بعد اسکے زمین کو پھیلا کر فراخ کیا ہو واللہ اعلم بالصواب **فائدہ** بعضے مفسرین
نے حضرت ابن عباس وغیرہ صحابہ سے نقل کیا ہی کہ قبل خلقت آسمان و زمین کے دو چیزین موجود تھین عرش اور آب جب ارادہ الٰہی
خلقت آسمان و زمین پر متعلق ہوا پانی سے دھوان اوٹھا اور سبب دھوان اوٹھنے کا بعضے روایت مین یہہ لکھا ہی کہ حق تعالی نے
باد کو مسلط کیا باد کے سبب سے پانی مین تموج آیا حرکت امواج سے دخان ظاہر ہو کر اوپر چڑھا وہ بھی آسمان ہی کہ اور آیۃ مین اشارہ
اوسکی طرف واقع ہی ثم استوی الی السماء وھی دخان پھر قدری پانی مین پھین اور جھاگ پیدا ہوا وہ مادہ خلقت زمین ہی پس
اول زمین کو قطعہ قطعہ کر کے ہفت زمین درست کین پھر آسمان کی طرف توجہ فرما کر سات آسمان بنائے اور اس روایت مین خلقت زمین
کو چھ روز مین اسواسطے بیان فرمایا ہی کہ روز یکشنبہ کو ابتدائے پیدائش دود کہ مادہ آسمان ہی اور طین متحجر کہ مادہ زمین ہی واقع
ہوئی اور روز دوشنبہ کو زمین کو سات قطعے کیا اور روز سہ شنبہ کو پہاڑ اسمین نصب کئے اور نہرین جاری کیئین اور روز چہارشنبہ
کو درخت اوسمین لگائے اور قوت جانورونکا دانہ و گاہ پیدا کیا اور روز پنجشنبہ کو طرف آسمانکے متوجہ ہوئے سات آسمان بنائے
اور روز جمعہ کو ہر آسمان مین ستارے جڑے اور گردش ہر ستارے کی معین کی اور ملائکہ کو واسطے کاروبار آسمانکے مقرر فرمایا پس تمام
خلقت عالم چھہ روز مین بایں تفصیل واقع ہوئی چنانچہ حم سجدہ مین مفصل باشارہ فرمایا ہی لیکن یہان ایک اشکال ہی کہ دن رات
طلوع و غروب آفتاب سے معلوم ہوتے ہین قبل خلقت زمین آسمان کے کیونکر متصور ہون بعضے علمانے اوسکے جواب مین کہا ہی کہ مراد
دنونسے حقیقت دنونکی نہین ہی بلکہ مدت دنونکی ہی یعنے تمام خلقت عالم کی اتنی مدت مین واقع ہوئی کہ اگر وہ مدت مدت روز و شب
مین قیاس کرین چھے روز ہون بعضون نے کہا ہی کہ نور عرش بعضے وقت منتشر ہوتا تھا بعضے وقت مختفی اول کو روز ثانی کو شب
قرار دیا ہی اور لکھا ہی کہ آسمان اول جسے آسمان دنیا کہتے ہین موج ہی معلق استادہ اور آسمان دوسرا نقرہ سفید اور تیسرا آہن
اور چوتھا مس پانچوان زر چھٹا زمرد ساتوان یاقوت سرخ اور عرش اور کرسی کا جدا جدا ہونا دلیل قطعی سے ثابت نہین ہی مگر بالاء
ہفت آسمان منتہا اعلیٰ پیدا اور توسطا نہایت ایک جسم ہی نورانی اسکو کا سہ عرش کہتے ہین کلمہ کرسی اور وہ محیط آسمان و زمین
ہی وسع کرسیہ السموات والارض واللہ اعلم یہانتک تمام آدمیونکو بنا و نصیحت فرمائی بطریق عموم چنانچہ ابتدا رکوع

گذشتہ سے کہ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم اور یا بنی اسرائیل اذکروا [illegible]
لائے اور درمیان میں قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا کہ ابتدا سب کا ہے اور باپ سب کا ہے [illegible] وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اور یاد
کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتوں کے کہ آسمان پر تھے یا ان [illegible] زمین پر تھے یا مامور تھے بعد
آسمان و زمین کے بعد قتل اور اجلا ہی جان کے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً بیشک میں بنانے والا ہوں [illegible] میں یا خلق
زمین پر عوض قوم جنوں کے اوس شخص کو کہ عمارت زمین پر خلیفہ تھا یا ہوا اور امانت دین میں اور نائب میں [illegible] خلیفہ
اوسے کہتے ہیں کہ کسی کے منصب پر کوئی بیٹھے اور بیچ عنوان اوسکا اختیار کرے یا بمعنی حضرت آدم خلیفہ فرشتوں میں [illegible]
پرستش عبادت الٰہی میں مصروف تھے آپ زمین پر جلوہ افروز ہو کر ان صفات موصوف ہوئے یا خلیفہ وہ ہوتا ہے کہ کسی کی
طرف سے اوامر و نواہی جنکو بتانے میں بتاوے یا بمعنی خلیفہ خدا ہیں کہ حق تعالیٰ کی طرف سے اجرائے احکام [illegible] فرمانے تھے
یا خلیفہ خلف سے ہے کہ ظہور آپ کا بعد خلقت جن کے اور فرشتوں کے واقع ہوا قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا کہا فرشتوں نے کیا
بناتا ہے تو بیچ زمین کے اوس شخص کو کہ فساد کرے بیچ زمین کے وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ اور بہاوے لہو قتل کر کے شاید انہوں نے بطریق [illegible] آئندہ
کی کہ فرشتوں نے دی یا باخبار الٰہی تھی یا لوح محفوظ پر لکھا دیکھا تھا یا از راہ کشف تھی کہ مقتضائے صفات طبیعت بشریت یہ ہے کہ خلیفہ
کرتا ہے کہ جو خونریزی کا سبب بدلے اور خانہ جنگیاں کرے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ اور ہم پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف تیری کے بتوفیق
اور اعانت تیری کے کہ موجب حمد ہے وَنُقَدِّسُ لَكَ اور ذکر کرتے ہیں تیرا ساتھ پاکیزگی کے بہ نا شائستگی سے قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
فرمایا حق تعالیٰ نے تحقیق میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے یعنی پیدائش میں اوسکی حکمتیں ہیں کہ مجھ کو خبر ہے تمکو نہیں وَعَلَّمَ اٰدَمَ
الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور سکھائے آدم علیہ السلام کو کہ خلیفہ عبارت انہیں سے ہے نام ساری مخلوقات کے ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ پھر
سامنے کیا اونکو اوپر فرشتوں کے یعنی ان شخصوں کو کہ جنکے نام حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام کو سکھائے تھے سامنے فرشتوں کے کیا
فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ پھر کہا بتاؤ مجھ کو یہ امر حق تعالیٰ واسطے تنبیہ امر کے ہے اور عجز انکے کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
نام اونکے کہ تمہارے سامنے کئے ہیں اگر ہو تم سچے طعن میں استحقاق خلافت آدم کے یعنی جو تمہاری غرض یہ ہے کہ لائق خلافت کے
نہیں اسواسطے کہ انسے فساد اور خونریزی ہوگی اور ہم تسبیح و تقدیس تیری کرتے ہیں شایان منصب کے ہم ہیں اچھا خلیفے کو علم چاہیے تم
ان اشیا کے نام بتاؤ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا کہا فرشتوں نے پاک ہے تجھ کو نہیں علم ہمکو مگر جو سکھایا تو نے ہم کو
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ تحقیق تو جاننے والا اور حکمت والا ہے روایت ہے کہ قالب حضرت آدم علیہ السلام کا قبل روح کے درمیان
طایف اور مکے کے تھا فرشتوں نے کہا ابلیس کو کہ جانتا ہے تو اسکو ابلیس نے کہا جانتا ہوں نہیں اسکی شبیہ شان ہوگی اگر اوسکو تم پر
فضل دیں تو تم عداوت رکھوگے اوسسے یا محبت فرشتوں نے کہا ہم مطیع حق تعالیٰ کے ہیں جو فرماویگا وہ کرینگے اگر ہمیں فضل دیگا تو ہم اسکے
حق میں احسان کرینگے اور اگر اوسکو فضل دیگا اوسکی اطاعت کرینگے ابلیس نے کہا از راہ حسد کہ میں تو ہرگز اطاعت نکرونگا سمجھ لیجیے کہ اس
آیت میں دو چیزیں معلوم ہوتی ہیں ایک تو فضل علم کا اوپر عبادت کے اسواسطے کہ فرشتوں میں انواع عبادات بکثرت جمع تھے اور فضل
حضرت آدم کو ہوگیا کہ علم زیادہ تھا انکا دوسری یہ معلوم ہوا کہ بعضی چیزیں ایسی بھی ہیں کہ اظہار ان کا باعث موجب زیاں ہے کہ
ابلیس نے عداوت حضرت آدم کی [illegible] قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فرمایا حق تعالیٰ نے
[illegible] فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ پس جب بتا دئے حضرت آدم نے
[illegible] قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرمایا حق تعالیٰ نے فرشتوں کو کیا نہ کہا تھا میں
[illegible] وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور جانتا ہوں جو کچھ

ظاہر کرتے ہو تم تھا سے اور جو تھے تم چھپاتے زعم اپنے میں کردار سے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اور
یاد کر اس محبوب یہہ بھی کہ جب کہا ہم نے واسطے فرشتوں کے بیچ سجدہ کرو تم آدم کو تعظیم کا پس سجدہ کیا تمام ملائکہ نے مگر ابلیس نے نہ کیا
کہ نام اوسکا عزازیل تھا حق تعالی نے بجہت نافرمانی کے نام اوسکا ابلیس رکھدیا یعنے ناامید رحمت حق سے اور ابلیس جنوں کی قوم سے
تھا چنانچہ اور جگہہ قرآن شریف میں وارد ہے وکان من الجن اور ایک مقام پر ہے خلقتنی من نار ناری جن ہیں اسواسطے اوسنے سرکشی اور
تکبر کیا بخلاف فرشتوں کے کہ معصوم ہیں عصیان سے اور ایک جگہہ ہے افتتخذونه وذريته اولياء من دوني اس سے نسل
ابلیس کی معلوم ہوتی ہے اور فرشتوں کی نسل نہیں پس معلوم ہوا کہ جن ہے اور استثنا منقطع ہے اور بعضے کہتے ہیں یہاں استثنا متصل
ہے یہہ فرشتہ تھا اور کان من الجن کی معنی صار من الجن ہیں یعنے بعد نافرمانی کے مسخ کردیا اسکو ہو گیا جن اسیواسطے نسل بھی اسکی ہوئی
دو آیتوں کے جواب اسمیں آگئے اور تیسری آیت کہ اس سے خلقت اوسکی ناری معلوم ہوتی ہے تو اس سے یہہ لازم نہیں آتا جو ناری
ہو وہ جن ہے جائز ہے کہ بعضے فرشتے بھی ایسے ہوں کہ خلقت جنکی ناری ہو لیکن صحیح قول اول ہے چنانچہ شرح عقائد میں تفتازانی
نے اختیار کیا ہے کہا ہے مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی نے بیچ تفسیر اسی آیت کریمہ واذ قلنا للملائكة اسجدوا لادم کے اوپر قول
بیضاوی کے کہ یہہ ہے واما المعنى اللغوي وهو التواضع کہ تواضع یا انحنا ہے کہ نہیں ہے اسمیں وضع جبہہ کی اوپر زمین کے بنا بر
اوسکے کہ کہا ہے معالم میں اور یہی اصح ہے اور یا وضع جبہہ ہے اوپر زمین کے اور امم سابقہ میں ایسا کیا کرتے تھے اختیار کیا ہے اوسکو
امام نے بیچ تفسیر کبیر کے اور امام قشیری نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ حضرت جنید سے پوچھا کہ تواضع کیا ہے کہا خفض الجناح ولين
الجانب انتهى اور کلام اللہ میں اور جگہہ واقع ہے واخفض جناحك للمؤمنين اور واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين
اور واخفض لهما جناح الذل من الرحمة بیضاوی میں بیچ تفسیر واخفض جناحك للمؤمنين کے لکھا ہے وتواضع لهم وارفق
لهم اور تفسیر واخفض لهما جناح الذل کی معنی میں لکھا ہے تذلل وتواضع پس تواضع کرنا ثابت ہوا کلام اللہ سے اور حدیث میں بھی وارد
ہے عن عمر بن الخطاب رض قال وهو على المنبر يا ايها الناس تواضعوا فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من تواضع
لله رفعه الله فهو في نفسه صغير وفي اعين الناس كبير ومن تكبر وضعه الله فهو في اعين الناس صغير وفي نفسه كبير اور
تواضع میں انحنا ہے پس سلام میں انحنا یہاں سے نکل سکتا ہے اور سوا اسکے معنے لغوی التواضع کے فروتنی ہیں اور فروتنی کے لفظ سے جھک جانا
نکلتا ہے مگر یہہ بحظ نفس نہو اور دنیا ملحوظ نہو مدد الدین و پیر اور استاد کی تواضع بھی چاہیئے کہ مقتضائے ادب ہے اور ماجور ہوگا عند اللہ
کیونکہ لاجل رضاء اللہ ہے اور انحنا میں زیادہ تر تقبیل اقدام سے تو مقصود نہیں ہے اور وہ جائز ہے بلکہ ثواب چنانچہ زمان سعادت
نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں سے تقبیل پائے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقوع میں آئی ہے اور حضرت م نے
ممانعت اس سے لوگوں کو نہیں فرمائی ہے جیسے صحیح ترمذی میں مذکور ہے حدثنا ابو كريب قال حدثنا عبد الله بن ادريس وابو اسامة
عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن صفوان بن عسال قال قال يهودي لصاحبه اذهب بنا الى هذا النبي
فقال لصاحبه لا تقل نبي انه لو سمعك لكان له اربع اعين فاتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسالاه عن تسع ايات بينات
فقال لهم لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق ولا تمشوا ببريء الى ذي السلطان
ليقتله ولا تسحروا ولا تاكلوا الربوا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا الفرار يوم الزحف وعليكم خاصة اليهود ان لا تعتدوا في السبت قال
فقبلوا يديه ورجليه وقالا نشهد انك نبي الخ ترجمہ حدیث کہ کہا ابو کریب نے کہا اسنے حدیث کی ہم کو عبد اللہ بن ادریس نے اور
ابو اسامہ نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے اسنے عبد اللہ بن سلمہ سے اسنے صفوان بن عسال سے کہ کہا ایک یہودی نے واسطے یار اپنے کے
کہ چل ساتھ میرے طرف اس نبی کے پس کہا یار اسکے نے مت کہہ نبی تحقیق کہ اگر وہ تیرے کہنے کو سنیگا تو اوسکی چار آنکھیں ہونگی پس آئے

دونون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا ان دونون نے [illegible]
ساتھ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو تم اور نہ زنا کرو تم اور نہ مارو تم نفس کو [illegible]
پاک کے نزدیک صاحب سلطنت کے بطریق چغلی تو قتل کرے وہ [illegible]
اور نہ منہہ پھیرو تم بھاگنے کو دن لڑائی کے اور لازم ہے [illegible]
کہا راوی نے پس چومے انہون نے دونون ہاتھ حضرت کے اور دونون پاؤن [illegible] کہا گواہی دیتے ہین ہم کہ تحقیق تم نبی ہو
تنبیہ الغافلین مین لکھا ہے کہ قال اعرابی ائذن لی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل رأسک ویدیک فاذن له فقبل
راسه ویدیه الحدیث اور سوا اسکے حدیثین آئی ہین بسبب طوالت کلام کے بیان نہین کئین [illegible]
ہین اور احیاء العلوم مین ہے واما التقبیل الید والانحناء فی اللقاء فهو مستحب [illegible]
لمن یستحق ذلك لامر دینی وفیه ایضا ان القیام مکروه [illegible] ان التواضع [illegible]
نبی کی ہے واسطے مومنین کے ایک تواضع مومنین کی ہے واسطے نبی کے یا علماء کے یا والدین کے ایک تواضع اصحاب [illegible]
مشایخ کی ساتھ مشایخ کے اور عوام کی ساتھ عوام کے پس جیسا مرتبہ ہے ویسی ہی موافق [illegible] تواضع ہے چنانچہ کہا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے انزلوا الناس منازلهم اور آیت ہے کہ واخفض جناحك للمؤمنين [illegible]
جھکنے کر بیٹھنا اپنے مرتبے سے ہے پس پیغمبر کو مومنین کی تواضع بھی بہت تھی کہ ابتداء بسلام کرتے تھے [illegible] تواضع [illegible]
بھی کم ہے اسیطرح اور پیر و مراتب کے قیاس کر لیجئے اور حدیث صحیح مین ہے انحناء سے جو وارد ہے [illegible] انس سے ہے کہ کہا حضرت نے
کہا ایک رجل نے یا رسول اللہ آدمی بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے ملے تو انحناء واسطے اوسکے کرے یا نہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ کرے تا آخر حدیث کہ مشکوۃ شریف مین ترمذی سے روایت کی ہے اسمین لفظ بھائی اور دوست کا ہے اس سے بھی
نکل سکتا ہے کہ نہی انحناء کی برابر والی کے ملاقات سے فرمائی ہو کہ بھائی اور دوست ہے پس اونکی ملاقات مین تو ضرور انحناء و جھکنا نہ
چاہیئے باقی رہے والدین اور پیر اور استاد اونکے حق مین بلفظ صریح حدیث نہی انحناء سے نہین واقع ہوئی جائز ہے کہ جسکی نہی مین نہ داخل
ہونگے کہ مرتبہ اونکا برابری کا نہین ہے اونکا ادب اور اعظام ضرور ہے اگر اونکی جناب مین اہل علم سلام با انحناء بجا لاوین تو جائز ہو سکتا ہے
اور کیون نہ جائز اور درست ہو کہ صریح حدیث صحیح بخاری مین موجود ہے حدثنا الحسن بن محمد قال حدثنا ابو عباد یحیی بن عباد حدثنا
ابن الماجشون قال حدثنا عبد الله بن دینار قال نظر ابن عمر یوما وهو فی المسجد الی رجل یسحب ثیابه فی ناحیة من المسجد فقال
انظر من هذا لیت هذا عندی فقال له انسان اما تعرف هذا یا ابا عبد الرحمن هذا محمد بن اسامة قال فطأطأ ابن عمر رأسه
ونقر بیدیه الارض ثم قال لو رآه رسول الله صلی الله علیه وسلم لاحبه **ترجمہ حدیث** حدیث کی ہمکو حسن ابن محمد نے
اسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو عباد یحیی ابن عباد نے اسنے کہا حدیث کی ہم کو ابن ماجشون نے اور اسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن دینار نے
کہ دیکھا تھا ابن عمر نے ایکدن اور وہ بیچ مسجد کے تھے طرف ایک شخص کے جو کھینچتا تھا کپڑے اپنے کو درازی سے بیچ کنارے کے مسجد سے پس
کہا ابن عمر نے دیکھو کون ہے یہ شخص کاش کہ یہ ہوتا نزدیک میرے [illegible] کہا واسطے اوسکے ایک آدمی نے کیا نہین جانتا تو اسکو اے ابا عبد الرحمن یہ
محمد بن اسامہ ہے کہا راوی نے پس جھکا دیا ابن عمر نے سر اپنا اور مارے دونون ہاتھ زمین پر واسطے سلام اور تعظیم کے پھر کہا اگر دیکھتا
اسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم البتہ دوست رکھتے اسکو [illegible] رواه ابن عمر محمد بن اسامة
[illegible] فقیل له هو محمد بن اسامة فطأطأ ابن عمر رأسه ونقر بیدیه الارض فقال لو رآه رسول الله صلی الله علیه وسلم لاحبه
پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جھکنا [illegible] درست ہے [illegible]

بیان [illegible] تواضع

بزرگوںکی یوں جانے تو جاناجا۔ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ نہ مانا اور نہ سر جھکایا سجدہ آدم علیہ السلام کو ابلیس نے اور تکبر
کیا اور تھا علم الٰہی میں کافروں سے وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ اور کہا ہم نے اے آدم علیہ السلام رہ تو اور جورو
تیری یعنی حوا بیچ بہشت کے وَکُلَا مِنْھَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا اور کھاؤ تم دونوں میوے اس بہشت سے بافراغت جہاں چاہو تم
وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور مت نزدیک جاؤ اوس درخت کے پس ہو جاؤ گے تم ساتھ اس نافرمانی خدا کے
ظالموں سے سمجھ لیجیے کہ شجرہ جو آیت شریفہ میں وارد ہے اسمیں اختلاف بہت ہے بعضے کہتے ہیں وہ درخت گندم کا تھا چنانچہ مشہور ہے
اور بعضے کہتے ہیں انگور کا تھا بعضے کہتے ہیں انجیر کا تھا بعضے کہتے ہیں کہ پتے اوسکے برگ سیب کے مانند تھے اور وہ جنت فردوس میں تھا
بعضے کہتے ہیں کہ جہاں حضرت آدم علیہ السلام کا تخت نصب ہوتا تھا وہیں وہ درخت بھی قایم ہوتا تھا سمجھ لیجیے کہ یہاں کئی نافرمانیاں حق
تعالیٰ کی ثابت ہوتی ہیں اور حالانکہ انبیا معصوم ہیں جواب اوسکا یہہ ہے کہ حضرت آدم نے تاویل ساتھ معہود کے کر کے شجرۂ معینہ گمان کیا تھا
پس اوس درخت سے بچکر اور درخت سے تناول کیا یا یہہ ہے کہ نہی تنزیہی آپ سمجھے لیکن اسمیں ایک خلل ہے کہ سیاق کلام کا یعنے فتکونا من الظالمین
منافی اسکے ہے یا یوں کہیے کہ آیت شریفہ میں ولا تقربا ہے یعنے مت پاس جاؤ تم یہہ تو نہیں ہے کہ مت کھاؤ تم غرض جب حضرت آدم و
حوا نے پھل اس درخت کا کھایا تو کپڑے اونکے بدن سے پھٹ کر گر پڑے خلعت عریانی عطا ہوئی پھر جس درخت سے پتے مانگتے تھے پوشش
کو وہ شاخ اپنی بلند اٹھا لیتے تھا کہ آپ کا ہاتھ وہاں نہ پہنچتا تھا جب درخت انجیر کے پاس گئے تو وسنے ڈالی جھکا دی اونھوں نے اوسکے
برگ سے ستر عورت کیا فَاَزَلَّھُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْھَا فَاَخْرَجَھُمَا مِمَّا کَانَا فِیْہِ پس لغزش دی آدم و حوا کو شیطان نے بہشت سے پس نکالدیا
اونکو اوس چیز سے کہ تھے بیچ اوسکے اسناد نکالنے کی شیطان کی طرف مجازا ہے کہ واسطے نکلنے کا پڑا ہے اور نکالنے والا اللہ ہے سمجھ لیجیے
کہ شیطان نے کیونکر لغزش دی کشاف میں لکھا ہے کہ ابلیس کو قبل اسکے زمین پر پھینکا یا تھا زمین سے وسوسہ وارکی حضرت آدم کو حقتعالی نے سنادی بعضے کہتے ہیں کہ
اگرچہ زمین پر پھینکا یا تھا لیکن آمدورفت بہشت میں رکھتا تھا بعضے کہتے ہیں کہ شیطان سانپ کے منہ میں گھسا سانپ طاؤس کے پانوں سے لپٹا طاؤس اڑکر بہشت میں گیا پس
شیطان نے بہشت میں جاکر حضرت آدم کو بطریق نیکخواہی کے کہا یٰاٰدَمُ ھَلْ اَدُلُّکَ عَلٰی شَجَرَۃِ الْخُلْدِ وَمُلْکٍ لَّا یَبْلٰی اے آدم ہم نوی کرو میں تجھکو اوپر درخت ہمیشگی
کے اور ملک کے کہ کھنگی نہ قبول کرے جب حضرت آدم نے درخت دیکھا فرمایا کہ اس سے نہی واقع ہوئی ہے شیطان نے کہا اسی جہت
سے کہ کھانا اوسکا سبب ملک ابدی کا ہے غرض حضرت آدم علیہ السلام نے وسوسہ اسکا رد کیا اوسنے حضرت حوا سے کہکر یا پھر انہیں کو کسی ڈھب سے
سمجھا کر کھلا دیا پس بہشت سے حق تعالی نے انہیں نکلوا دیا وَقُلْنَا اھْبِطُوْا بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ حق تعالی فرماتا ہے کہ کہا ہم نے اترو کہ
بعض تمھارے واسطے بعض کے دشمن ہونگے یہہ خطاب اھبطوا کا کہ صیغۂ جمع ہے آدم اور حوا اور طاؤس اور مار اور ابلیس سکو ہے
چنانچہ ابلیس اور مار دشمن آدمی کے ہیں اور طاؤس دشمن سانپ کا ہے اور اگر کوئی کہے کہ اھبطوا جمع ذوی العقول کی ہے
کیونکر اسمیں داخل ہونگے تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ واسطے ذوی العقول کے کہ آدم اور حوا اور ابلیس ہیں غیر
ذوی العقول کو کہ سانپ اور طاؤس ہے داخل کردیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ خطاب آدم اور حوا کو ہے ساتھ ذریات کے کہ پشت
آدم میں تھی اور دشمنی بعض کی اونکے ساتھ بعض کے بسبب کفر اور اسلام کے ظاہر ہے سوال ذریت آدم کی اوسوقت معلوم نہ تھی پس
خطاب میں اشیا معدومہ کیونکر داخل ہوں جواب خطاب مذکور بمعنی کونوا ہابطین ہے اور خطاب تکوین کا معدوم کو روا ہے نہ تکلیف
کا اور بعضوں نے کہا ہے کہ خطاب آدم اور حوا کو فقط ہے اور ایسا کلام بلیغ میں مستعمل ہوتا ہے چنانچہ کہنا بحکم ہم شاہد ہیں کلام اللہ میں
وارد ہے حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کی شان میں وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ اور واسطے تمھارے اور ذریت تمھاری
کے بیچ زمین کے ٹھکانا ہے اور منفعت فائدہ ہے ایک وقت تک یعنے مرگ تک فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ پس سیکھے
لئے آدم علیہ السلام نے پروردگار اپنے سے کچھ سخن پس پھر آیا اوپر اوسکے اور حق تعالی نے قبول فرمائی توبہ اوسکی کہ بخشندۂ ذنوب اور

پوشندہ عیوب ہے إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ تحقیق حق سبحانہ وہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان [illegible] ان کے
بخشتا ہے بار بار لکھا ہے کہ آدم اتر کر آسمان سے کوہ سراندیپ پر [illegible] حق تعالیٰ نے کچھ کلمات سکھائے حضرت آدم
نے وہ پڑھے گناہ اونکا بخشا گیا بعضوں نے کہا ہے کہ وہ کلمات یہہ تھے کہ [illegible] ربنا ظلمنا انفسنا وان لم
تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین اور بعضوں نے کہا ہے کہ لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک عملت سوءا وظلمت
نفسی فاغفرلی وانت خیر الغافرین لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک رب عملت سوءا وظلمت نفسی فارحمنی وانت
ارحم الراحمین اور بعضوں نے کہا ہے یہہ تھی سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک
ظلمت نفسی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت واشہد ان محمدا عبدک ورسولک اور بعضوں نے کہا ہے کہ باین الفاظ
دعا کی تھی یارب بحق محمد ان تغفرلی پس حضرت آدم بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت پائی حق تعالیٰ نے ارشاد کیا اے آدم
تو کیا جانتا ہے محمد کو جو وسیلہ مغفرت گردانتا ہے حضرت آدم نے عرض کیا بہشت میں [illegible] نظر کی میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ لکھا پایا اور ایک روایت میں ہے کہ کہا آدم نے کہ جب [illegible] میں نے آنکھ کھولی ساق عرش پر لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ لکھا دیکھا حق تعالیٰ نے فرمایا ای آدم اگر تو واسطے ایک گناہ کے [illegible] اگر گناہ ہوتا اہل آسمان اور
زمین کے واسطے محمد کو شفیع لاتا میں عفو کرتا سب کو بخش دیتا [illegible]
بحر مواج میں مذکور ہیں جسکو منظور ہو دیکھے لکھا ہے کہ جب آدم علیہ السلام دانہ کھا کر زمین پر آئے [illegible]
جانوروں نے کھائی اونکے دانت میں یا نیش میں زہر ہو گیا اور [illegible] زہریلی ہوئی قلنا اہبطوا منہا جمیعا کہا
ہم نے دوسرے بار اترو بہشت سے سب زمین پر فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
پس جو آویگی تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت ساتھ ارسال رسل وانزال کتب کے پس جسنے پیروی کی ہدایت میری پس نہیں
ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ غم کھاوینگے وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا
نشانیوں ہماری کو کہ قرآن ہے یہہ لوگ رہنے والے ہیں آگ کے هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور وہ بیچ آتش دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے
ہیں سمجھ لیجئے کہ پہلے سب قصص سے کہ حق تعالیٰ نے قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا بیان فرمایا اسواسطے کہ باپ سبکے ہیں اور ارشاد کیا
کہ میں نے سب ملائک کا آدم کو مسجود کیا اسمیں احسان اپنا تمام لوگوں کو جتایا کہ اونکا مسجود کرنا گویا تمھارا ہی مسجود کرنا ہے کہ تم اونکی
پشت میں مخفی تھے علاوہ اسکے احسان باپ سے کرنا میں بیٹے سے ہے پس باین احسان رجوع طرف میرے نہیں کرتے خلاف
فرمان میرے کرنے سے شرم نہیں رکھتے اور پھر قصہ اخراج آدم کا جنت سے بیان کیا اسمیں یہہ اشارہ ہے کہ آدم کو باوجود اس
قرب کے اور مسجود ہونے ملائکہ کے بیک نافرمانی بہشت سے نکالدیا ڈرو تم اور خلاف امر میرے کا نکرو والا قیامت کو جنت میں داخل
نہی کرونگا غرض یہہ قصہ کمال عبرت انگیز ہے لازم ہے سبکو کہ تامل اسمیں کریں اور جو کام نارضامندی الہی کا ہو اوس سے باز رہیں
اور دوسرا قصہ ابلیس کا اور ترسانندہ دلہائے مومنین ہے کہ باوجود اس قرب ومنزلت کے بیک نافرمانی سبحانی راندہ درگاہ
ہوا ابلیس ہر دم ہر لحظہ متوجہ جناب الہی ہوئے اور انفعال گناہان گذشتہ میں روئے اور مغفرت بہ نیاز مندی جناب خداوند کریم
سے مانگے کہ وہ بخشندہ ذنوب مومنان ہے اور پوشندہ عیوب بندگان ہے بیان قصہ حضرت آدم اور ابلیس کا تمام
ہوا احسان اپنے جتا کر پند ونصیحت سب لوگوں کو بہ عموم کی اور پھر اس مقام سے خطاب بنی اسرائیل کو بہ خصوص
[illegible] اور نعمتیں اپنی یاد دلاتے ہیں اور احسانات جتاتے ہیں کہ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
ای فرزندان یعقوب یاد کرو نعمتیں میری اور [illegible] فضل [illegible] سے انعام کی میں نے اوپر تمہارے [illegible] اوپر باپ

تمھارے یکے بنی اسرائیل کی تحقیق مین لکھا ہے کہ اسر مرد کو کہتے ہین اور ایل خدا کو یعنے اے بیٹو مرد خدا کے اور مرد خدا سے مراد یعقوب ہین ا۔ رلفظ نعمت کا واحد ہے بمعنی جمع اور یاد کرو ان نعمتون کو کیا معنی کہ ان کو فراموش نکرو یا مذکور او نکا کیا کرو اور نہ چھپاؤ اور وہ نعمتین یہہ ہین کہ انکے آبا کو کہ فرعون سے بچایا اور بارہ چشمے جاری کئے پتھر سے جب وے پیاسے ہوئے اور سایہ ابر کا کیا اور من وسلوی بھیجوایا اور بعضون کو مملکت دی جیسے سلیمان علیہ السلام کو کہ تمام روے زمین پر متصرف ہوئے تھے علی ہذا القیاس نعمات بیقیاس عنایت کین اور نیکی باپ سے کرنا عین بیٹے سے ہے کہ عزت باپ کی عزت بیٹے کی ہے اسیواسطے حقتعالی نے یاد دلوائین وہ نعمتین کہ اونکے باپون پر کین تھین وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ اور پورا کرو عہد میرا کہ بیچ شان پیغمبر میرے کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین باندھا ہے مین نے تمسے توراۃ مین پورا کرونگا مین عہد تمھارا یعنے جزاء وفاداری کی تمھین پہنچاؤنگا وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ اور خاص مجھسے ڈرو اور نقض عہد اور پیمان شکنی نکرو وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ اور ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے جو اتارا مین نے یعنے قرآن در آنحالیکہ سچا کرنیوالا ہے ۔ ہی قرآن یعنے موافق اور مطابق ہے بیچ اصول کے توحید مین وعدے مین وعید مین خاص اس چیز کو جو ساتھ تمھارے ہے یعنے توراۃ اور مت ہو پہلے کافر اہل کتابون مین سے ساتھ اسکے یعنے قرآن کے یا مثل اول کافرون کے کہ کافران مکہ ہین یا مراد کفر سے حق پوشی ہے دیدہ و دانستہ کہ یہہ معنی غیر کتاب سے ممکن الحصول نہین وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مت لو بدلے آیتون میری کے کہ توریت ہے مول تھوڑا مخاطب اسکے علماء یہود ہین جیسے کعب بن اشرف وغیرہ کہ آیات توریت کو تحریف کرتے تھے اور تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپاتے تھے وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ اور مجھسے پس ڈرو کلام ربانی کو عوض مین دنیاء فانی کے مت بیچو بعضون نے کہا ہے کہ علماء یہود آیتین توراۃ کی تحریف کرکر ایک صاع جو اور چار گز کرپاس کو بیچڈالتے تھے معاذ اللہ سمجھ لیجیئے کہ اگر عوض مین تمام دنیا کے دین کو بیچتے تو بھی حماقت تھی کہ یہہ فانی ہے اور وہ باقی ہے اور یہہ تھوڑی ہے اور وہ بہت ہے قل متاع الدنیا قلیل والاٰخرۃ خیر لمن اتقی سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت ہرچند بظاہر بیچ بنی اسرائیل ہے لیکن حقیقت مین سرزنش کنی فرقونکی ہے اس امت کے کہ عوض مین آیات الٰہی کے قیمت قلیل لیتے ہین اور وہ نعمت برباد کرتے ہین فرقۂ اول علماء بدقماش ہین کہ دنیادار وسا ور ظالمون سے اختلاط کرتے ہین اور واسطے لذات اور شہوات انکے روایات نادرہ نکالتے ہین دوسرا فرقہ قاضیان مرتشی اور مفتیان بے باک ہین کہ واسطے رشوت کے حکم شرع کو تبدیل کرتے ہین اور مدعی کو مدعا علیہ اور بالعکس اسکے قرار دیتے ہین تیسرا فرقہ بادشاہان ظالم ہین اور امراے بیداد گر کہ داد مظلومون کی نہین دیتے اور عمال اور متصدیون اور کارپردازون اپنے کا احوال تفحص نہین کرتے چوتھا فرقہ وزیرون اور متصدیون اور کارپردازون دفتر والونکا ہے کہ تحصیل اموال مین اور اخذ خراج مین رعایا اور مزارعان سے خوف آخرت کا خاطر مین نہین لاتے پانچوان فرقہ علماے دنیا طلب اور واعظان طماع کا ہے کہ اوپر تعلیم احکام الٰہی کے اور تبلیغ مواعظ اور پند کے متاع دنیا درخواست کرتے ہین اور جب توقع منفعت کی ہوتی ہے تو متوجہ بحال سایل ہوتے ہین اور بے توقعی مین درشتی اور خشونت کرتے ہین لیکن فرقہ معلم الصبیان کا کہ واسطے تعلیم اطفال کے نوکر ہوتے ہین اس زمرہ مین نہین ہین اسواسطے کہ عوض تعلیم مین کچھ چیز نہین لیتے بلکہ لینا اونکا اجرہ محنت انکی کا ہے کہ صبح سے تا شام اپنے گھر سے جدا رہتے ہین اور کسب معاش سے معطل ہوکر اطفال بیسروپا کو کہ مانند گوسفندان رم کردہ کے ہوتے ہین جمع کرتے ہین اور باحتیاط نگاہ رکھتے ہین ہان اگر کوئی محض تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ پہ بے تعین مکانی اور زمانی اجرہ درخواست کرے اس زمرہ مین محسوب ہے اور اجرت لینے مین امامت کے اور اذان کے اور خطبے کے اختلاف علما کا ہے بعضون نے کہا ہے کہ جائز ہے کہ اجرت اوپر نفس عبادت کے نہین ہے بلکہ اوپر ادائے عبادت کے ہے مکان خاص مین اور زمانہ خاص مین اور یہہ خصوصیت داخل عبادت نہین ہے اور تحقیق یہہ ہے کہ زمانہ سابق مین آئمہ اور خطبا اور موذنین حسبۃ للہ یہہ عمل بجا لاتے تھے چنانچہ قاضی اور مفتی اور محتسب اور تحصیل کرنیوالے خراج اور عشر اور زکوۃ بلا لے عطا [illegible]

اعمال مشغول ہوتے تھے جب خلفانے ان دینداروں اور سلاطین عادلین نے دیکھا یہہ لوگ مصروف اسی عبادت میں ہیں تو انکی معاش کیواسطے مال بیت المال سے کچھہ مدد خرچ مقرر کیا نہ واسطے اجرت کے بلکہ بنا بر امانت فتدرفتہ یہہ بعضے ضعیفوں معاش سے ہو گئے اور رفتہ رفتہ پکڑ گیا اس زمانہ میں یہہ وجہ معاش متداول بلکہ قریب بحرمت ہی حتی المقدور اس سے احتراز لازم ہے چنانچہ تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے اور اجرت لینا تعویذ کی اور رقیہ قرآن کی باجماع ونص جائز ہے چنانچہ احادیث صحیحہ میں کہ صحیحین اور کتب معتبرہ میں موجود ہیں تجویز فرمایا ہے اور محققین علمانے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ بہت نافع ہے وہ یہہ ہے کہ جو چیز آدمی کے حق میں عبادت ہو خواہ فرض عین ہو خواہ فرض کفایہ ہو خواہ سنت مؤکدہ ہو اوسپر اجرت لینی جائز نہیں ہے مثل تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ اور نماز اور روزہ اور تلاوت اور ذکر اور تسبیح کے اور جو چیز کسی وجہ سے عبادت نہیں ہے مباح محض ہے اوسپر اجرت لینی جائز ہے مثل قبہ کرنیکے لقرآن یا تعویذ لکھنے کے اور امثال انکے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور مت ملاؤ سچ کو کہ نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے توراتمین لکھی ہوئی ساتھہ جھوٹھہ کے اور مت چھپاؤ سچ کو کہ صفت نبی آخر الزمان ہے کہ تم جانتے ہو کہ یہہ پیغمبر سچے برحق ہیں پھر جان بوجھکے کیوں اونکی نعت صفت چھپاتے ہو اور اپنے آپکو دوزخکا ایندھن بناتے ہو معلوم کیجیے کہ دوسری آیت مسایل کہ جس سے مسئلہ فرضیت صلوٰۃ کا اور زکوٰۃ کا اور رکوع کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ اور قایم کرو نماز کو مسلمانوں کے ساتھہ جیسے یہہ پڑھتے ہیں وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو زکوٰۃ کو اگر مال ہو بطریق اہل اسلام وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ اور رکوع کرو ساتھہ رکوع کرنے والونکے اگر کوئی کہے اس آیت سے فرضیت جماعت کی نکلتی ہے اور حالانکہ نماز جماعت کی فرض نہیں ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ بیان اہل کتاب کو ہے کہ ان کی نماز میں رکوع تھا حق تعالیٰ نے بعد امر ایمان اسلام کے اور نماز اور زکوٰۃ کے تاکید فرمادی کہ رکوع میں بھی اہل اسلام کی موافقت کرو اور بعضوں نے وجوب جماعت کا اس آیت سے نکالا ہے اور صلوٰۃ کی معنی لغت میں دعا کی ہیں پھر نقل کیا اوسکو بیچ شرع کے طرف ارکان معلومہ کے اور زکوٰۃ کی معنی لغوی طہارت کی ہیں پھر نقل کیا بیچ شرع کے طرف جزو مقدر کے نصاب سے بشرط انفراغ نما والحول اور رکوع بیچ لغت کے انحنا ہے یعنی جھکنا وضع جبہہ ہے اور بسیقدر فرض ہے نزدیک حنفیہ کے اور تعدیل واجب ہے چنانچہ کتب فقہ میں مذکور ہے اور نماز جماعت کا اوپر نماز تنہا کے ستائیس درجہ ثواب زیادہ ہے اور نماز با جماعت شعار مخصوص اسی دین کا ہے

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ آیا حکم کرتے ہو لوگوں کو ساتھہ بھلائی کے اور بھولجاتے ہو جانوں اپنی کو اور حال یہہ ہے کہ تم پڑھتے ہو کتاب توراۃ مطابق حال انکے یہہ مثل ہے آپکو فضیحت دیگر کو نصیحت یہہ آیت بعضے یہود کی شان میں ہے کہ اپنے دوستوں کو جو ایمان لائے تھے احکام شریعت محمدیہ پر ترغیب دیتے تھے اور آپ کنارہ کش رہتے تھے اور حالانکہ وہ کتاب الٰہی میں پڑھتے تھے کہ جو کوئی خلاف کلمہ الٰہی کے عمل کرے اور قول اوسکا مخالف عمل اسکے کے ہو تحقیق وبال و نکال ہے چنانچہ قرآن میں تین جگہہ اسی معانی کو ارشاد فرمایا ہے اوّل یہاں دوسری آیت لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ میں تیسری آیت مَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ میں اور عاقل سے بہت بعید ہے کہ اصلاح حال غیر میں کوشش کرے اور ہلاکت نفس اپنے سے چشم پوشی کرے پس ہمیشہ تلاوت کلام الٰہی کرتے ہو اور موجب اسکے ہرگز عمل بیچ اپنے نہیں لاتے ہو أَفَلَا تَعْقِلُونَ آیا پس نہیں سمجھتے ہو تم معنی کتاب اپنے کی یا قبح اس کلام کا اپنے حال کی طرح عقل اور دیانت [illegible] واسطے کہ مقصود امر معروف اور نہی منکر سے یہہ ہے کہ اور لوگ پند پذیر ہوں اور [illegible] سے احتراز [illegible] اپنے کی اور [illegible] ضرور تر ہے اور [illegible] اصلاح میں [illegible] اور [illegible] اطاعت کا اور [illegible] کرنے میں مدد چاہو اللہ سے [illegible] واسطے [illegible]

وضو کرنا وقت سردی کے اور مسجد کو جانا گرمی میں اندھیری میں دوسری صبر لذت گناہ سے ہے کہ بے اختیار مرغوب الطبع ہوتا ہے تیسری
صبر اوپر مصیبت کے ہے کہ درد و امراض اور بلا میں جزع فزع شکایت حکایت سے اپنے آپ کو باز رکھے جو آدمی ان تینوں حالات میں
نفس اپنے کو ساتھ صبر کے خوگر کرے یقین ہے کہ ہر حال میں مالک نفس اپنے کا ہوگا اور نفس اوسکا مغلوب اور عقل اسکی غالب ہوگی فرمایا ہے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ الایمان نصفان نصف فی الصبر و نصف فی الشکر رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس
مرفوعاً گویا اس حدیث میں اشارہ فرمایا ہے کہ ایمان بمنزلہ صحت کے ہے اور صحت دو چیزوں سے حاصل ہوتی ہے پرہیز اور دوا سے پرہیز
صبر ہے اور دوا شکر ہے اگر پرہیز نہ ہو دوا کچھ فائدہ نہیں کرتی اور پرہیز بدون دوا کے بھی مفید ہوتا ہے حضرت امیر المومنین علی مرتضی
رضی اللہ تعالی عنہ نے صبر کو جزو اعظم ایمان کا قرار دیا ہے چنانچہ ابن شیبہ نے کتاب الایمان میں اور بیہقی نے ایسی ہی روایت کی ہے کہ
الصبر من الایمان بمنزلۃ الراس من الجسد ولا ایمان لمن لا صبر لہ اور مطابق اس قول کے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہے
کہ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الایمان قال الصبر والسماحۃ یعنے صبر اور جوانمردی اور شجاعت وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى
الْخٰشِعِيْنَ اور تحقیق وہ نماز البتہ بڑی دشوار ہے مگر اوپر عاجزی کرنیوالوں کے کہ مومن ہیں اخلاص والے ایسے کہ عبادت اوپر اونکے گران
نہیں ہے اونکی صفت میں حق تعالی نے فرمایا ہے الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وہ لوگ کہ یقین جانتے ہیں یہہ کہ وہ ملنے والے
ہیں ساتھ جزا پروردگار اپنے کے وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اور یہہ بھی جانتے ہیں وہ طرف اوسکے پھر جانیوالے ہیں واسطے جزا پانیکے يٰبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ اے بیٹو یعقوب کے یاد کرو نعمتیں میری جو انعام کیں میں نے اوپر تمہارے تکرار اس جملہ کا
تنبیہ ہے واسطے اظہار اہتمام کے اور اعتبار کے جیسے تکرار یا ابت کا اس آیت میں یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک
شیئا یا ابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطان ولیا غرض اس جملے سے اور جملہ گذشتہ سے کہ پہلے یا بنی
ہے موعظت بنی اسرائیل ہے اور اسی واسطے واو عاطفہ درمیان میں نہ لائے کہ مخاطب ایک قبیل سے ہے وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ
اور تحقیق میں نے بزرگی دی تمکو اوپر عالموں کے یہہ خطاب بنی اسرائیل کو ہے کہ حاضر تھے باعتبار اجداد انکے کہ اپنے زمانے میں افضل عالم
اور اکرم بنی آدم تھے جیسے کوئی کہے بادشاہ کے بیٹے کو کہ تجھے بادشاہی دی یا پسر دانشمند کو کہ دانشمندی تجھے دی گئی حاصل یہہ ہے کہ حق
تعالی فرماتا ہے کہ یاد کرو اس نعمت کو کہ میں نے فضل اپنے سے بزرگی دی آبا کو تمہارے تمام جہان پر یعنے میں نے یہہ احسان کیا اور تم
کفران نعمت کرتے ہو کہ میرے پیغمبر کو جھٹلاتے ہو اور نعمت کو اسکے پھیرتے ہو اور قرآن پر ایمان نہیں لاتے ہو وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ
عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا اور ڈرو اس دن سے کہ جس دن نہ کفایت کریگا کوئی جی کسی جی سے کچھ یعنے کوئی مومن چاہے کہ کسی کافر سے قیامت کو کچھ
عذاب کم کروا سکے تو یہہ نہ ہوگا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ قبول کی جاویگی اس نفس کافر
سے سفارش یعنی کوئی عرض کرکے بخشوا نہ سکیگا اور نہ لیا جائیگا اوس سے بدلا یعنے کافر چاہے کہ کچھ فدیہ دیکر عذاب سے چھوٹ جاوے تو
یہہ بھی نہوگا اور نہ وہ مدد کئے جاوینگے روایت ہے کہ یہود سمجھتے تھے کہ آبا ہمارے قیامت کو ہمیں بخشوا لینگے رد زعم اونکے میں یہہ آیت
نازل ہوئی مجمل یعنے کہ شفاعت پیغمبر کی باذن پروردگار اہل کبائر کے حق میں مقبول ہے نہ کفار کے وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کرو اے بیٹو یعقوب کے جب بچایا ہم نے تمکو یعنے اجداد تمہارے کو قوم فرعون سے کہ تمہارے پہنچاتے
تھے تمکو برا عذاب يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ذبح کرتے تھے بیٹوں تمہارے کو اور زندہ رکھتے تھے بیٹیوں تمہاری کو یعنے [illegible] زنان الخ کرتے
تھے اور اس جگہ بھی بیٹے بچوں کی معنی میں آیا ہے مجازاً جیسے تسمیہ کا اعتبار مایؤول الیہ ہوتا ہے کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا کہ بیت المقدس
سے آگ نکلی ہے فرعون کو اور اوسکے گروہ کو جلا دیا ہے تعبیر کرنے والوں سے اوسکی تعبیر پوچھی کہا انھوں نے کہ کوئی شخص بیت المقدس سے پیدا
ہوگا اور تیرے گروہ کو ہلاک کریگا اوس دن سے اوسنے حکم کیا کہ بنی اسرائیل میں جو بیٹا پیدا ہوا وسے مار ڈالو اور جو بیٹی پیدا ہوا وسے

جینے دو ہماری خدمت کو تا آنکہ بارہ ہزار بیٹے مارے گئے بعضوں نے کہا ہے ستر ہزار لڑکے مارے گئے جب قحط سخت ہوا لوگ پاس آئے اور
کہا کہ اگر تم لڑکوں کو یونہی مارنا منظور ہے تو جہان خراب ہو جاویگا اور عالم تباہ ہوگا مقرر کیا ایک سال قتل اور ایک سال چھوڑنا ایک سال کہ قتل نہ تھا
حضرت ہارون پیدا ہوئے اور سال قتل میں حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام متولد ہوئے بہ الہام ربانی خوف قتل سے ایک صندوق
میں حضرت موسیٰ کو بند کر دریائے نیل میں ڈال دیا وہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل کے نیچے آیا فرعون نے دیکھ کے نکلوایا دیکھا تو ایک
لڑکا ہے حضرت آسیہ نے کہ قبیلہ اسکی تھی کہا کہ یہہ لڑکا بنی اسرائیل سے نہیں ہے خدا جانے کہاں سے آیا ہمارے اولاد نہیں ہے ہم اسے
پالینگے بیٹا کرکے حق تعالیٰ نے غیب سے عنایت فرمایا ہے غرض خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون سے دشمن کے گھر پلوا کر انہیں کے
ہاتھ سے اوسے ہلاک کروایا سبحان اللہ عجب قدرت کاملہ اللہ ہے کہ اپنے دوست کو ایسے دشمن کے ہاتھ میں پرورش کی کہ جسنے ہزارہا
بچوں کو اوسکے گمان میں مارا تھا وَفِي ذٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ اور بیچ اسکے یعنے مارنے میں بیٹوں کے اور واسطے خدمت کے جیتے
جلانے میں آزمایش تھی پروردگار تمہارے سے بڑی وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل جب پھاڑا ہم نے
ساتھ تمہارے دریا کو کہ قوم فرعون سے بھاگے تھے تم پس چھڑا دیا ہم نے تم کو بیچ اسکی سے وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ اور ڈبا دیا
ہم نے قوم فرعون کو اور تم دیکھتے تھے قصہ غرق ہونے فرعون کا مختصر یہہ ہے کہ قوم اوسکی بنی اسرائیل سے عداوت رکھتی تھی اکابر انکو جمع
کرکے فرعون سے کہا کہ بنی اسرائیل کو مت چھوڑ یہہ مفسد ہیں یہہ خبر بنی اسرائیل سنکر متفکر ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آکر عرض کی حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي اس سے بنی اسرائیل کو قوت پیدا ہوئی عاشورے کے دن سب اپنے لڑکوں کو
جمع کرکے چلے دریا پر جو پہنچے تو فرعون نے سنا لشکر کو لیکر اونکا تعاقب کیا حضرت موسیٰ نے بامر الٰہی عصا دریا میں مارا یہہ بارہ گروہ تھے بارہ
جگہہ سے دریا میں راہ خشک ہوگئی حضرت موسیٰ معہ تمام قوم اوپر گئے فرعون نے جو دیکھا کہ اترے جاتے ہیں دریا سے وہ بھی اسی راہ
معہ فوج گھسا غرق ہوگیا قوم سمیت لکھا ہے کہ جبریل گھوڑے پر سوار آگے جاتے تھے فرعون کا گھوڑا گھوڑی کو دیکھکر جا گھسا پیچھے قوم بھی اسکے
چلی بیچ دریا کے جاکر ڈوب گیا حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ احسان اپنا بنی اسرائیل کو حق تعالیٰ نے یاد دلوایا کہ جیسے یہہ کیا اونکے ہم
نافرمانی بہری کرتے ہو بحر مواج میں لکھا ہے کہ ایک عورت مزدور اونکی فرعون کے محل کی انگیٹھیں ڈھویا کرتی تھی اوسنے مزدوری نہیں پائی
تھی صبح کو پانی لینے دریا میں آئی ہاتھ دریا میں جو ڈالا ڈاڑھی فرعون کی کہ مرصع جواہر سے تھی اوسکے ہاتھ میں آگئی اس نے بال کو
اکھیڑ کر جواہر سب نکال لئے سچ ہے کہ آخر ظالم نگونسار ہوتا ہے اور مظلوم رستگار ہوتا ہے وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً اور
یاد کرو اے بیٹو یعقوب کے جب وعدہ کیا ہم نے موسیٰ کو توریت دینے کا چالیس رات کا سمجھ لیجئے کہ مذکور رات کا فرمایا اور دن انکو چھوڑ دیا
اسواسطے کہ عرب میں شمار راتوں کا کرتے ہیں اور وہ چالیس راتیں ذیقعدہ کے مہینے کی اور دس دن ذی الحجہ کے تھے ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ
الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ پھر پکڑا تمنے گائے کے بچے کو ساتھ خدائی کے پیچھے اسکے یعنے بعد جانے موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور
پر اور تم ظالم تھے کہ اسکی عبادت کی چاہیے تھی تفسیر کی روایت ہے کہ جب بنی اسرائیل نے فرعون سے نجات پائی مصر میں آئے عمل
کرنے کو کتاب نہ تھی حضرت موسیٰ سے عرض کیا حضرت موسیٰ نے مناجات میں [illegible] کی حق تعالیٰ نے وعدہ کیا کوہ طور پر آؤ چالیس
[illegible] کتاب دینگے [illegible] حضرت ہارون کو خلیفہ اپنا کرکے قوم میں چھوڑ گئے [illegible] سامری [illegible] گوسالہ پرست
[illegible] حضرت موسیٰ [illegible] ایک گائے کا بچھڑا اسی بنا تھی
[illegible] حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے
[illegible] خاک [illegible] وہ بھی
[illegible] آواز کرتا تھا

کہ انی انا ربکم فاعبدون مین پروردگار تمہارا ہون پس عبادت کرو میری لوگ اوسکو پوجنے لگے گمراہ ہو گئے حضرت ہارون ہر چند سمجھاتے
تھے اونکا کہا نہین مانتے تھے جب حضرت موسیٰ چالیس روز بعد الواح توراۃ لیکے آئے یہہ احوال دیکھکر حضرت ہارون علیہ السلام سے
رنجیدہ ہوئے اور لوگونکو ملامت کی سب نے توبہ کی باقی قصہ سورہ اعراف مین اور طٰہٰ مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ پھر معاف
کیا ہم نے تم سے مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ پیچھے توبہ تمھاری کی کہ ہلاک نہ کیا ہم نے تمھین بعد صادر ہونے ایسے برے عمل کے اور
یہہ عفو اسواسطے تھا تاکہ تم شکر کرو خدا کا اوپر نعمت عفو کے وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ اور یاد کرو اوسکو جب دی ہم نے موسیٰ کو توراۃ
وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اور معجزے جو فرق کرنیوالے تھے درمیان حق اور باطل کے تو کہ تم راہ راست پاؤ اس کتاب اور معجزونسے معجزہ
وہی کہ جسکے سمجھنے مین عقل عاجز ہو جیسے عصا تھا کہ کبھی سانپ ہو جاتا تھا لکڑی سے سانپ ہونا خلاف عقل ہے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ اور یاد کرو اوسکو جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنے کے کہ جو گائی کے بچے کو پوجنے لگی تھی يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ اے قوم میری تحقیق تم نے ظلم کیا جانون اپنی پر ساتھ پکڑنے تمھارے کے گائے کے بچے کو خدا فَتُوْبُوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ
پس توبہ کرو تضرع و زاری طرف پیدا کرنیوالے اپنے کے فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ پس مارو جانون اپنی کو ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ
یہہ کشتہ ہونا بہتر ہی واسطے تمھارے زندگانی دنیا سے نزدیک پروردگار تمھارے کے بعد اس حکم کے کہ جن جنے کہ گوسالہ پوجا تھا صحرا کو
گئے اور سر جھکاکر بیٹھ گئے ہارون علیہ السلام بارہ ہزار آدمیونکو تلوارین لیکر ہوا کر لیکئے صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا پس حق تعالےٰ
فرماتا ہے کہ جب حکم ہمارا انھون نے مانا فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ پس توبہ تمھاری قبول کی خدا تعالیٰ نے تحقیق وہی ہے
توبہ قبول کرنیوالا گنہگارونکی اور مہربان اوپر توبہ کرنیوالونکے سمجھ لیجیے کہ توبہ بنی اسرائیل کی ساتھ قتل نفس کے تھی اور نفس معنے جانکے ہین جب یہ جان ماری گئی تو توبہ قبول ہوئی تھی
اور اس امت محمدیہ پر بکمال فضل سے حق تعالیٰ نے وہ جان کا مارنا معاف فرمایا لیکن توبہ خواص کی اب بھی بقتل نفس امارہ ہے بحر مواج
مین لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ ستر اور کئی تن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے اونھین کو حکم کیا کہ گوسالہ پرستونکو مارو
لیکن یہہ روایت لکھکر رد کی ہے کہ یہہ صحیح نہین اسواسطے کہ وہ بھی مرتد تھے کہتے تھے لن نؤمن لك حتى نرى الله جهرة اور حسن بصری نے
کہا ہے کہ گوسالہ پرست اور غیر گوسالہ پرست دو قسم تھے غیر گوسالہ پرستون نے گوسالہ پرستونکو مارا **سوال** فاقتلوا انفسکم سے یہہ
نکلتا ہے کہ اپنے آپکو آپ قتل کرین چنانچہ بعضون نے یہی معنی لئے ہین **جواب** منقاد ہونا اپنے قتل پر قتل اپنے کا ہے پس جو شخص منقاد اپنے
قتل پر ہوا مجازاً اوسنے اپنے آپ کو آپ ہی مارا دوسری یہہ ہے کہ جنھون نے مارا وہ بھی تو خویش و اقربا اونکے تھے تو گویا بمنزلہ نفس ہی تھے وَاِذْ
قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً اور یاد کرو اسوقت کو جب کہا تھے یعنے عہد باندھا ستر آدمیون نے جو تمھاری قوم مین سے
تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے بعد سننے کلام ربانی کے کہا کہ اے موسیٰ نہ ایمان لاوینگے یعنے تصدیق تیری نہین کرینگے
ہم اس کلام مین کہ آواز حجاب مین سے آیا ہے یہانتک کہ دیکھین اللہ کو دیدۂ سر سے ظاہر روبرو اپنے فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ پس پکڑا تم کو
بجلی نے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور تم دیکھتے تھے اوس بجلی کو کہ آسمان سے آتش غضب اتری تھی لکھا ہے کہ اوس بجلی کی ہیبت سے یکبارگی سب
مرگئے حضرت موسیٰ متحیر ہوئے اور کہا الٰہی مین بنی اسرائیل کو کیا جواب دونگا جو وہ پوچھینگے ہمارے بزرگ کیا ہوئے حق تعالیٰ نے زندہ کیا
اونکو چنانچہ فرمایا ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ پھر جلایا ہم نے تمکو پیچھے موت تمھاری کے کہ ہیبت صاعقہ سے آئی تھی لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
تو کہ تم شکر کرو بہرا ساتھ زندگانی ثانی کے کہ حیات اصول نعمات ہے وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ اور یاد کرو جو سائبان کیا ہم نے اوپر
تمھارے بادل کو تاکہ حرارت آفتاب سے محفوظ رہو اور یہہ کسوقت تھا جب جنگل مین تیہ تھے اور انکے ساتھ خیمہ ڈیرا کچھ نہ تھا وَاَنْزَلْنَا
عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور اتارا ہم نے اوپر تمھارے من اور سلویٰ کو من بعضے کہتے ہین ترنجبین تھی بعضے کہتے ہین نان میدہ تھا بعضے
کہتے ہین شہد تھا بعضے کہتے ہین اور کچھ نعمت الٰہی تھی کہ غیب سے آتی تھی اور سلویٰ بعضون نے کہا ہے مشابہ بٹیر کے تھا بعضون نے

کیا ہی مانند کبوتر کے فربہ تھا کہ باد سے ذنت ہو کر گرتا تھا [illegible] آفتاب سے من پگھلتا [illegible] ہاتھ آتا تھا بعض
مفسرین کہتے ہیں کہ زندہ جانور اونکے پاس آتا تھا جسقدر چاہتے تھے پکڑ کے ذبح کرتے تھے اور جو [illegible] واسطے اگر اسمیں
سے رکھتے تھے تو سڑ جاتا تھا لکھا ہے کہ قبل اسکے کوئی کھانا نہ سڑتا تھا اور گوشت سڑتا جب ہی سے ہوا بعض نسخہ تفسیر قرآن
مین لکھا ہے کہ جب فرعون غرق ہو چکا اور بنی اسرائیل خلاص ہو کر جنگل میں اوترے دھوپ لگی تو سایہ سے ان پر ابر تھا
دھوپ کا بچاؤ اور اناج نہ تھا تو من و سلوی اوترتا تھا جنگل میں ایک چیز تھی میٹھی دھنیے کے سے دانے اونکا ذائقہ بہت شکر کی سی
ہوتی تھی سحر کو ہر آدمی اپنی قوت کے موافق چن لاتا اور سلوی ایک جانور کا نام ہے شام کو لشکر کے گرد ہزاروں جانور جمع ہوتے ادھر
اودھر پکڑ لاتے کباب کر کر کھاتے مدت تک یہی کھایا کئے جیسا کہ انکو دلکو من و سلوی اترتا تھا انکو تشفی کیواسطے تو پیدا ہوتا تھا کُلُوا
مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ کہا ہم نے کھاؤ تم پاکیزہ سے وہ چیزیں کہ دین ہمنے تم کو لیکے جو کچھ کہ چاہو تمہیں چاہیے کھاؤ اور ذخیرہ
کل کیواسطے نکرو وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور نہ ظلم کیا ہمکو اونھوں نے اونکی نافرمانی کرتے تھے کہ ذخیرہ من اور سلوی کا
کرنے لگے روز آئندہ کے لئے اوپر ہمارے اور لیکن تھے وہ ازراہ نافرمانی کے اوپر جانوں اپنی کے ستم کرتے روایت ہے کہ جب فرعون
غرق ہوا اور بنی اسرائیل نے نجات پائی تو حضرت موسیٰ کتاب لینے گئے پیچھے سامری نے اونکی قوم کو گمراہ کیا جب آپ آئے تو قوم نے توبہ کی پھر
توبہ اونکی قبول ہوئی بعد اسکے حکم ہوا کہ قریہ جبارین کو جاکر غزا کرو جب وہان حضرت موسیٰ مدت تک پہنچے تو بنی اسرائیل نے اپنا ضعف
اونکی قوت دیکھکر کہا یہہ پہاڑ کو جڑ سے اکھیڑتے ہیں ہم اونسے کیونکر لڑ سکینگے تم اور تمہارا رب اور بھائی تمہارا ہارون اونسے لڑو ہم نہیں جنگ کرنے جاتے
یہین رہینگے وہ جنگل چھتیس چھتیس کوس کا تھا چالیس برس تک اوسی جنگل میں سرگردان رہے روزانہ ارادہ کرتے تھے کہ وطن سارا
دن چلتے تھے شام کو جو دیکھتے تھے تو جس منزل سے چلتے تھے وہین اوترتے تھے ڈیرا خیمہ کچھ نہ تھا کڑی آفتاب سے جلتے تھے اور بھوک کے
مارے ہلاک ہوتے تھے کہ حضرت موسیٰ نے دعا کی حق تعالی نے آپکی دعا سے اونکے سر پر سایہ ابر کا کیا اور کھانیکو من اور سلوی اوتارا چنانچہ
پچھلی آیت میں مذکور ہے بعد چالیس برس کے اوس جنگل سے نکلا اور اوس قریہ پر پہنچے کہ جسکی غزا پر مامور تھے وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ
الْقَرْيَةَ اور یاد کرو جب کہا ہمنے داخل ہو اس گانوں میں نام اوس گانوں کا ایلیا یا اریحا تھا وہان جبارین رہتے تھے لکھا ہے کہ بلاد
بیت المقدس اوسی زمین میں ہے فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا پس کھاؤ تم اوسی سے میوے اور طعام جہان چاہو با فراغت لیکن ابتداء
تلبس باین نعمت شکر بھی بجالاؤ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا اور داخل ہو تم دروازہ میں اسی گانوں کے سجدہ کرتے ہوئے شکرانہ کا اس قید سے
چھوٹنا اور یہہ شکر بدنی ہے وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ اور کہو تم کہ توبہ اور شکر زبانی بھی ادا ہو کہ درخواست ہماری حطہ
ہے اور حطہ کلمہ استغفار ہے اونکی زبان میں معنے اسکے یہہ ہیں کہ دور کر ہمسے گناہ ہمارے اور جب یہہ دونوں عمل بدنی اور زبانی ساتھ
ندامت قلبی کے کر رکھنے ہو جمع ہوئے تو توبہ تمہاری صحیح اور قبول ہوگی پس بخشدینگے ہم واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور اس دروازے کو
حکم کعبے کا دینگے ہم تمہارے حق میں کہ طواف اوسکا اور سجدہ طرف اوسکے مکفر گناہوں تمہارے کا ہوگا اور اکتفا فقط گناہ بخشنے پر بیچ حق گنہگاروں
اور اہل معاصی تمہارے کے ہے وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ اور البتہ زیادہ کردینگے ہم ثواب بسبب ان دو عمل کے نیکی کرنیوالونکو جو گناہ سے پاک ہیں
اسواسطے کہ مکفرات گناہ ہونگی جو گناہ نہیں پائے تو موجب رفع درجات ہوتے ہیں سمجھ لیجیے کہ اس آیت سے چند فائدے مستنبط ہوتے ہیں
اول یہہ کہ توبہ میں زبان سے بھی استغفار کرنا اور بدن سے بھی نماز اور سجدہ بجالانا متمم توبہ ہے اور چند حقیقت توبہ کی کہ ندامت اوپر گناہ
ماضی کے اور ترک گناہ کا بیچ حال کے اور عزم جزم گناہ نہ کرنیکا اور تنفر تمام معاصی سے بیچ استقبال کے ہے سب متعلق بدل ہے لیکن
سلطنت دل کی جب قوت پکڑتی ہے جب جوارح اور زبان بھی موافق ہو جاتے ہیں لہذا حدیث شریف میں بھی صلوۃ توبہ اور صیغہ
استغفار وارد ہے [illegible] لکھا ہے کہ جو آدمی گناہ میں مشہور ہو جاوے تو اوسکو لازم ہے

که توبه باعلان کرے تاکه لوگ اوسپر توبه اوسکی مطلع ہوجاوین اور ساتھ استغفار لسانی کے اور استشہاد عدول اور ثقات کے اور صدقات کے اور صلوٰۃ کے قیام کرے اور یہہ سواسطے نہین ہی کہ توبه بدون ان چیزونکے تمام نہین ہوتی کیونکہ توبه آخرش برجا ماندہ کی بھی مقبول ہی اگرچہ قادر حرکت زبان اور جوارح پر نہین ہی بلکه واسطے اطلاع کرنے لوگونکے ہی تاکہ سمجھین کہ اس شخص نے گناہ چھوڑی اور راہ مستقیم شریعت پر استقامت کی پس تہمت گناہ کی اوسپر سے نہ رہے اور سوء ظن اور عیب اوسکے باز رہین اسیطرح اگر کوئی مذہب باطل پر متہم ہوگیا ہوا وسے بھی چاہئیے کہ جو جو لوگ اوسپر گمان بدمذہبی کا کرتے ہین اونکے روبرو رجوع بدین حق کرے اور آگاہ کرے اونکو کہ مجھ مین یہہ بات نہین ہے اور اگر ہو تو اونکے روبرو توبه کرے تاکہ مین بعد اتہام سے بچے تیسری یہہ ہے کہ بعضے مواضع متبرکہ کہ مورد نعمت اور رحمت الٰہی کے ہوئے ہین یا بعضے خاندانہائے قدیم اہل صلاح اور تقویٰ کے نے خاصیت پیدا کی ہی کہ توبه وہان کرنے اور طاعت بجالانے موجب سرعت قبول اور ثمرات نیک ہوتی ہی اور اسیجگہہ سے مرادیہ نے ابوسعید خدری سے حکایت کی ہی کہ مین ایک شب غزوہ مین یا کسی سفر مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاتا تھا جب آخر شب ہوئی اور پشتۂ کوہ کے گذرے ہم کہ اوسے دار الحنظل کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ مقام بھی ویساہی ہی کہ حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرمایا تھا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر لکم خطایاکم اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے بروایت صحیح امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کہا ہی کہ انما مثلنا فی هذه الامة کسفینة نوح وکباب حطة فی بنی اسرائیل یعنے مثال ایمۂ اہل بیت نبوی کی کہ تمہ خاندان نبوت ہین اور حامل اسرار ولایت اور معرفت ہین بیچ اس امت کے مثال کشتی نوح اور باب حطہ کے ہی اسواسطے کہ نجات طوفان نفس وشیطان سے اور تصحیح توبه اور تکفیر گناہان بسبب داخل ہونے بیچ سلاسل اولیاء اللہ کے ہی کہ منتہی ساتھ ان بزرگوارونکے ہین چنانچہ ظاہر و باہر ہی کہ سلسلے اہل سلوک خداکے اور توبه اور انابت کے اسی خاندان عالی شان کو پہنچتے ہین چودہ خانوادے کہ اصل ہین اور باقی فروع اونکے ہین وہ سب کے سب ایمۂ اہل بیت سے ہین زیدیان و عیاضیان اور ادہمیان اور ہبیریان اور چشتیان اور عجمیان اور طیفوریان اور کرخیان اور سقطیان اور جنیدیان اور گازرونیان اور طوسیان اور سہروردیان اور فردوسیان اور فرع اونکی جیسے قادری اور نقشبندی وغیرہما قادری سقطیہ مین ملکر امام علی موسیٰ رضا کو پہنچتا ہی اور نقشبندی بایزید لونکو پہنچکر امام جعفر صادق سے ملتا ہی اور چار پیر جو مشہور ہین وہ چارون خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہین حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت خواجہ کمیل زیاد اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہم تفصیل اوسکی کتب صوفیہ مین مسطور ہی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آخر جلد ثالث کے مکتوب مین لکھا ہی کہ راہ وصول الی اللہ دو ہین ایک تو راہ نبوت ہی کہ اسمین واسطہ درکار نہین ایک راہ ولایت ہی کہ اوسمین وسایط ضرور ہین اوس راہ مین سبکے راہنما حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ ہین مالک مرکز دائرہ ولایت کے حضرت امیر ہین اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین بھی اس منصب مین شریک ہین کوئی کسی امت مین راہ ولایت سے منزل مقصود کو نہین پہنچا بغیر عنایت اونکے قبل اس نشأۂ عنصری سے بھی آپکی روح مدد کرتی تھی انبیاء ماتقدم کی امت کو اور بعد آنحضرات اربعہ کے یہی منصب تا دوازدہ ائمہ چلا آیا بعد اوسکے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت ہوا اسی بغیر توجہ ان ائمۂ اطہار کے کوئی تا قیامت بمرتبۂ ولایت نہین پہنچیگا القصہ بنی اسرائیل عہدۂ شکر اس نعمت کیسے باوصف سہولیت نہ باہر آسکے بلکہ ایک گروہ نے انمین سے بے ادبی کی اور بجائے توبه اور استغفار تمسخر اور استہزا شروع کیا چنانچہ فرمایا ہی حق تعالیٰ نے فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ پس بدل ڈالا جنھون نے کہ ظلم کیا تھا اپنے پر از روئے استہزا آیات کو سوا اوسکے جو کہا گیا تھا واسطے اون کے یعنے حق تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ حطہ کہو اونھون نے حنطہ کہا حنطہ گیہونکو کہتے ہین توبه کی جگہہ کھانا مانگنے لگے دین چھوڑ دنیا اختیار کیا باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب اول یہہ ہی کہ اس سورہ مین واذ قلنا فرمایا اور سورۂ اعراف مین واذ قیل لہم اسکی وجہہ کیا جواب اوسکا یہہ ہی کہ اس سورۃ مین ابتداء یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم سے افعال کو ساتھ ضمیر متکلم کے اضافت کرتے آتے ہین چنانچہ

بیان چہاردہ خانوادہ

ظاہر ہے یہاں بھی مناسب ہوا کہ اس قول کو بھی [illegible] بیان [illegible] ساتھ نسبت فرما دیں تا کمال [illegible] بنی اسرائیل کا ظاہر
ہو کہ کہنے ہاریکو یہہ بسبب حضور پیش آئے [illegible] میں [illegible] اور سورۂ اعراف کے سوق کلام واسطے [illegible] کہ
قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی [illegible] ومن قوم موسیٰ امة يهدون بالحق وبه يعدلون واقعہ صالحۃ جماعۃ [illegible] تقریب [illegible]
قصے کے تفرق اونکا بیچ عبدالات [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام کے [illegible] فرمایا [illegible] ازانجملہ قصہ تفرق اونکا [illegible] مناسب [illegible]
عیون منفجرہ کے تبصرت کرد دلالت اوپر انشعاب اور تفرق انکے کرتا ہے اور [illegible] انجملہ قصہ [illegible] حال انکا بیچ وقت [illegible]
ہونے قریہ مذکورہ کے بعض موافق فرمان کے بجالائے اور بعضوں نے کمال بے ادبی اختیار کی اور بیچ اس غرض [illegible]
جل کا بلا واسطہ اور کہنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا برابر تھا [illegible] ساتھ قرآن کے معلوم ہے کہ قائل کون ہے اور نہ فرمایا [illegible]
پس ابہام رفع ہوا اور تیسرا یہہ ہے کہ بیچ اس سورت کے ادخلوا فرمایا اور سورۂ اعراف میں اسکنوا جواب اوسکا یہہ ہے کہ سیاق اس
آیت کا سورۂ میں ذکر کھانے من اور سلویٰ کا اور استبدال اونکے کا اس نعمت کو ساتھ حبوب اور غلات کے ہے پس مقصود بالذات
یہاں یہہ بیان اوسکا ہے کہ پہنچنے اونکو بیچ دانگی کھانے غلات اوس دیہہ کی [illegible] دخول موقوف علیہ اور وسیلہ اوس مقصود بالذات
کا ہے اور اذن ساتھ شی کے اذن ہے ساتھ اس چیز کے کہ موقوف [illegible] لاجرم مذکور دخول کا ضرور ہوا اور سیاق اس
آیت کا بیچ سورۂ اعراف کے تفرق اور انشعاب اونکا ہے بیچ [illegible] سفر کے پانی پینے میں تفرق اختیار کیا [illegible] سکونت
کے اور طریق اوسکے اختلاف کیا اور یہہ بھی ہے کہ اس سورۃ میں سکونت قریہ کو بھی مقصود بالذات بیان فرمایا ہے اسواسطے کہ
جیسے یہہ من اور سلویٰ کھانے ملالت اظہار کرتے تھے سکونت خیمہ اور خرگاہ سے بھی عاجز آئے تھے اور وجود دخول مقدم ہے اوپر سکونت
کے بیچ اس سورۂ بقرہ کے مقدم ہے سورۂ اعراف پر دخول کو ذکر فرمایا اور سورۂ اعراف میں سکونت کو تیسرا یہہ ہے کہ یہاں کلوا [illegible]
ساتھ فا کے لائے اور وہاں سورۂ اعراف میں وکلوا ساتھ واو کے یہہ فرق کسبب سے ہے جواب اس کا یہہ ہے کہ یہاں لفظ دخول کا
مذکور فرمایا اور دخول دیہہ کا مقصود بالذات نہیں ہوتا مقصود بالذات کچھ اور ہی چیز ہوتی ہے کہ مرتب اوپر دخول کے ہوتی ہے اور
وہ چیز مرتب اکل حبوب اور غلات تھی پس لانا اوس لفظ کا کہ مشعر اوپر ترتیب کے ہو ضرور رہا اور بیچ سورۂ اعراف کے جو لفظ اسکنوا
کا لائے اور سکونت قریہ کی مقصود بالذات ہوتی ہے بغیر اوسکے کہ وسیلہ دوسری چیز کا ہو پس مناسب ہوا کہ اکل حبوب اور غلات کو
ساتھ اونکے بطریق عطف مجرد ترتیب سے بیان فرماویں چوتھا یہہ ہے کہ یہاں لفظ رغدا کا زیادہ کیا اور اعراف میں اوس لفظ کو ساقط فرمایا
جواب اوسکا یہہ ہے کہ اس سورۃ میں مقصود بالذات اباحت اکل حبوب اور غلات اور توسیع اوسمین ہے پس تاکید اوسکی بہ لفظ رغدا
مناسب ہوئی اور اعراف میں سکونت مقصود بالذات ہے اور اکل ہے واسطے اوسکے کہ سکونت مستلزم اوسکی ہے مباح ہوا والضرورة
یتقدر بقدر الضرورة اور یہہ بھی ہے کہ دخول باغ پر از میوہ مستلزم سیر ہونے اس میوے سے کہ مقام اکل و شرب سوا اوس
باغ کے ہوتا ہے اور سکونت بیچ ایک مکان کے مستلزم سیر ہونے طعام اوس مکان کے سے ہے اسواسطے کہ سوائے مسکن اور مکان واسطے
اکل و شرب کے نہیں ہوتا پس تفاوت لفظ دخول اور سکونت کا بیچ آیتین کے واقع ہے مقتضی ذکر اور حذف اوس لفظ کا ہے پانچوان
یہہ ہے کہ یہاں خطایاکم فرمایا اور وہاں اعراف میں موافق بعضے قراءت کے خطیئاتکم جواب اوسکا یہہ ہے کہ خطایاکم جمع کثرت ہے اور خطاب
کے بیچ سلامت ہے [illegible] جمع قلت کے سبب جو قول کو اس سورۃ میں ساتھ اپنے نسبت فرمائی اور لائق جناب پاک ارحم الراحمین
اور اکرم الاکرمین کے یہہ ہے کہ ساتھ [illegible] لفظ [illegible] کثرت کے لانا مناسب ہوا
[illegible] دوسرا واسطے ذکر رغدا
[illegible] قول عطف کے فرمایا اعراف

مین بالعکس یہہ تغیر اسلوب کیون ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ مخاطبین دو قسم تھے گنہگار اور نیک کردار نیکونکو لائق ہے کہ عبادت اور طاعت کو
مقدم کرین پھر توبہ اور استغفار تقصیرات اپنے کی بجالاوین تا ہضم نفس اور ازالۂ عجب اور خودبینی ہووے اور گنہگار کو سزاوار ہے بلکہ واجب کہ اول
صدق دل سے توبۂ نصوح بجالاوے بعد اوسکے قدم طاعت اور خضوع مین رکھے تا طاعت اور خضوع مقبول ہووے اور بیچ سورۂ
اعراف کے جو گنہگارونکے حال کے لائق تھا رعایت کی کہ اس سورت مین بیشتر مذکور گنہگاران امم ماضیہ کا ہے اور بیچ اس سورت کے جو
مرتبہ کہ سزاوار حال نیکبختون اور محسنون کے تھا مسطور فرمایا کہ اس سورت مین غالبا صفات متقیونکی اور نیکبختون کی مبین ہین اور یہہ بھی
ہے کہ اس سورت مین جو ذکر دخول کا سابق گذرا پس مناسب ہوا کہ اول کیفیت دخول کی بیان کرین اور اس سورۃ مین ذکر سکونت کا ہے کیفیت
دخول کو ساتھ اوسکے چندان تعلق نہین ساتوان یہہ ہے کہ بیچ اس سورۃ کے وسنزید المحسنین بزیادت لفظ واو آیا ہے اور سورۂ اعراف مین
سنزید بحذف واو یہہ فرق کس راہ سے ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ بیچ اس سورت کے دخول باب کہ قبیل طاعت اور عبادت کے سے تھا مقدم ہوا
اور قول حطۃ کہ باب توبہ اور استغفار سے تھا قرین اوسکے ہوکر مجموع فعلین ایک چیز ہوئی اول ازالۂ خطایا کی تاثیر کی من بعد کہ دخول باب آیا
اور وہ قبیل عبادت سے ہے رفع درجات اور مزید ثواب اور کرامت مین مفید ہوا پس دونون جزائین اوپر دونون فعل کے منقسم ہوئین
حرف واو کی گنجایش رہی اور یہان اور نکتہ بھی ہے لفظی اور وہ یہہ ہے کہ درمیان واذ قلنا کے کہ صیغۂ متکلم مع الغیر کا ہے اور سنزید کے
کہ یہہ بھی وہی صیغہ ہے اتصال لفظی متحقق ہے پس عطف کو مناسبت حاصل ہوئی بخلاف اعراف کے کہ وہان واذ قیل واقع ہے سنزید کا
اسپر عطف کرنا مناسب نہوا اور یہہ نکتہ بھی اوپر اوسکے ہے کہ سنزید اوپر نغفر لکم خطایاکم کے معطوف ہووے چنانچہ فی الواقع بھی ایسا ہی ہے
والا تنزہ کہنے اور مجزوم لانے کہ جواب امر کا ہوتا آٹھوان یہہ ہے کہ اعراف مین فبدل الذین ظلموا منہم بزیادت لفظ منہم فرمایا ہے اور یہان
منہم کو حذف کیا اس تغیر اسلوب مین کیا وجہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اعراف مین سابق گذرا ہے کہ ومن قوم موسی امۃ یہدون
بالحق وبہ یعدلون وہان اگر بے تخصیص سبکو ظالم فرماتے منافی کلام کا ہوتا اور اسی سورۃ مین بیچ ماسبق کے تمیز اور تخصیص کچھ نہین
گذری تھی حاجت لفظ منہم کی نہوئی نوان یہہ ہے کہ اس سورۃ مین فانزلنا واقع ہوا اور اعراف مین فارسلنا یہہ فرق کس وجہ سے ہے
جواب اسکا یہہ ہے کہ اس سورت مین پہلے مذکور انزال کتاب کا ہے اور یہان تلک لفظ انزال کا مستعمل ہوا چنانچہ نزدیک اوسکے وانزلنا
علیکم المن والسلوی گذرا ہے اس عذاب کو بھی بطریق تہکم اسی وادی سے قرار دیا ہے اور واسطے مشابہت اخوانکے استعمال کیا ہے
اور سورۂ اعراف مین پہلے سے لفظ ارسال کا مذکور ہے فلنسئلن الذین ارسل الیہم ولنسئلن المرسلین مین بیچ قصص اقوام ماضیہ
کے اور بیچ قصے فرعون کے پس لفظ ارسال کا کہ دلالت اوپر تسلیط کے کرتا ہے مناسب ہوا اور لفظ انزال کا بھی مفید اول حدوث ہے اور لفظ ار
ارسال دال اوپر تسلیط عذاب کے اوپر اونکے اور استیصال اونکے کے بالکلیہ ہے پس بیچ اس سورت کے کہ مقدم اوپر سورۂ اعراف کے ہے
ذکر اول نزول عذاب کا مناسب ہوا اور سورہ اعراف مین بیچ نہایت کار کے دسوان یہہ ہے کہ یہان بما کانوا یفسقون مذکور فرمایا اور اعراف
مین یظلمون بجائے یفسقون ارشاد کیا اس فرق مین کیا نکتہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ فعل اونکا ظلم تھا اونکے حق مین کہ معرض غضب الہی مین
بسبب اوسکے داخل ہوئے اور فسق تھا بہ نسبت دین خدا کے پس دونون سورتون مین دونون صفت شنیعہ اس فعل کی بیان فرمائین لیکن وجہ
تخصیص کی اس سورۃ مین ساتھ ذکر فسق کے یہہ ہے کہ ظلم اونکا بیچ حق اونکے سابق عنقریب اس سورت مین گذرا ہے آیت وما ظلمونا ولکن
کانوا انفسہم یظلمون مین اگر یہان بھی یہی لفظ مذکور ہوتا تکرار لازم آتا بخلاف اعراف کے کہ وہان وصف اونکا ساتھ ظلم کے نہین گذرا
تھا فائدہ اس معنی کا مناسب ہوا القصہ بنی اسرائیل کو اوپر اس تمسخر اور استہزا کے چشم نمائی ضرور تھی لہذا ان سے درگذر نہ کیا ہمنے بلکہ سزا
اس بے ادبی کی چکھائی ہمنے فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ پس اتارا ہم نے اوپر ان لوگونکے جو ظلم کرتے
تھے باعث تغیر قول کے عذاب آسمان سے بسبب اوسکے کہ تھے فسق کرتے اور وہ عذاب آگ تھی کہ اترکر سب کو جلا دیا یا مرض طاعون کا تھا



کہ ایک دم میں ہزاروں آدمی مرتے ہیں [illegible]

کہ طاعون [illegible]

شہر اور ملک [illegible]

قضائے الٰہی سے اور مخالف توکل [illegible]

حدیث [illegible]

سو وقوع اجر کے [illegible]

[illegible] الایمان من سنن المرسلین [illegible]

[illegible] شریعت میں [illegible]

خصوص اقارب اور عشائر اور اصدقا بیمار ہوتے ہیں [illegible]

جہان سیرت اپنی سے بھاگ جانے یا سبب اجل مرنے [illegible]

اور شکستہ پا لوگوں کی کہ طاقت اٹھنے کی مطلق نہیں رکھتے ہیں [illegible]

بخلاف اور بلاؤں کے کہ محفوظ ہے اور خوف دشمن ہے [illegible]

ہونے میں بیچ فرار کے با استغنی ہوتے ہیں اس سے کہ [illegible]

خبیثہ جنیات ہے کہ ایکبارگی واسطے ایذا بنی آدم کے مستعد ہو کر ساتھ اس نوع کے ایذا پہنچاتے ہیں پس [illegible]

اولے ہے اور صبر اور استقامت موجب ذلت اور انکسار نخوت اونکا ہے [illegible] حکم جہاد کا اور صبر کا [illegible]

حدیث میں بھی اشارہ واقع ہوا ہے ساتھ اس معنی کے جہاں فرمایا ہے طاعون کے حق میں کہ فانها وخز اعدائکم من الجن [illegible]

طاعون زخم پہنچانا ہے دشمن تمہارے کا جن سے اور جو تعداد نعمائے الٰہی سے کہ بنی اسرائیل کو پہنچی تھیں اور موجب کفران اور ناسپاسی کا ہوئے

تھیں فارغ ہوئے اب اور نعمت کو یاد فرمایا کہ ہر چند موجب کفران اور فسق کا ہوئے لیکن موجب تفرق اور اختلاف [illegible]

کہ بیچ فساد اختلاف مذاہب اور مشارب کے ہی ہوئے اور وہ یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل نے بیچ سفر کے پانی نہ پایا اور پیاسے ہوئے شکایت

اوسکی حضرت موسیٰ سے کی آپ نے جناب الٰہی میں واسطے رفع تشنگی اونکے کے دعا کی چنانچہ فرمایا ہے وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اور یاد کرو اوس وقت

کو کہ دعا استسقا کی کی موسیٰ علیہ السلام نے اور پانی مانگا واسطے قوم اپنی کے کہ بنی اسرائیل [illegible] واسطے عالم کے کیونکہ محتاج پانی مینہ کے

اور گرفتار تشنگی کی فقط قوم اون کی تھی اور اس تخصیص میں اشارہ ہوا طرف [illegible] کہ طریقہ پانی دینے کا اونکے پتھر کے چشموں سے کیوں ہوا مینہ آسمان

سے کس واسطے نہ نازل ہوا چنانچہ استسقے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم میں اور سوا اونکے انبیاؤں میں واقع ہوا تھا وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے پانی عام واسطے تمام عالم کے چاہا تھا پس پانی مینہ کا آسمان سے کہ عام ہوتا ہے دیا اور حضرت موسیٰ نے خاص واسطے اپنی

قوم کے چاہا تھا پس پانی خاص پتھر سے چشمہ جاری کر دیا اور استسقا سنت مؤکدہ سب پیغمبروں کی ہے کہ وقت قحط کے آب خواست چاہتے تھے اور

حقیقت اوسکی استغفار اور توبہ [illegible] عجز و ابتہال ہے اور طریقہ مسنون اوسکا کتب فقہ میں مذکور ہے پس اجابت کی ہمنے دعا حضرت موسیٰ

علیہ السلام کی [illegible] عصا اپنے کے پتھر کو اور عصا حضرت موسیٰ کا درخت

[illegible]

[illegible] حضرت ابراہیم

[illegible] کو عطا کیا اور یہ اختلاف ہے

اسمین لہ مراد حضرت پتھر معین ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام جس پتھر کو چاہتے ساتھ عصا کے مارتے پانی نکلتا تھا چنانچہ حضرت حسن بصری
اور وہب بن منبہ نے کہا ہے اور الف لام معنی تمہارا باب ہے یعنی الحجر مین جنس پتھر کی مراد لیتے ہین پس اس سورۃ مین یہہ معجزہ بواسطہ عصا
فقط بغیر بواسطہ سنگ کے واقع ہوا یا پتھر تھا معین چنانچہ اکثر روایات مین بھی ہے کہ وہ پتھر معین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کرر کہا تھا وقت
امتحان کے اس بات کے تمام مانتے تھے بعضے کہتے ہین کہ یہہ وہ پتھر تھا کہ کپڑے اونکے پکڑکر فرار کیا تھا چنانچہ قصہ اوسکا سورۃ احزاب مین
بطریق اشارہ مسطور ہے حضرت جبرئیل نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ اس پتھر کو اوٹھا لو اور بہ احتیاط رکھو کہ یہہ کیسے قسمتین مظہر قدرت
الٰہی اور معجزہ عمدہ تمہارا ہوگا بعضے کہتے ہین کہ یہہ پتھر اور تھا کہ حضرت موسیٰ نے کوہ طور سے اوٹھالیا تھا بعضے کہتے ہین یہہ پتھر بہشت
کا تھا ہمراہ حضرت آدم کے دنیا مین آیا تھا اور بطریق توارث حضرت شعیب کو پہنچا تھا اونھون نے ہمراہ عصا کے حضرت موسیٰ کو دیا تھا
بہرتقدیر پتھر تھا کہ دُرگز بشکل مکعب کہ یہہ سطح محیط رکھتا تھا فوقانی اور تحتانی اور چار ادہر اُدہر کی ہر سطح سے تین چشمے روان ہوتے
اور بعضے مفسرین سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ نے عصا کو بارہ بارہ جگہہ مارا ہر ضرب سے مانند پستان زن کے ظاہر ہوتا تھا اور لاحق آتا تھا
تا آنکہ ترشح ہوتا تھا تا آنکہ چشمہ بہتا تھا حضرت موسیٰ عم نے لشکر والون اپنو نکو کہ بارہ گروہ تھے فرمایا کہ بارہ حوض گہرے کھود لو کہ پانی اون
چشمو نکا اونمین جمع ہو پھر اوسے پیوا اور جب اس پتھر کو وقت کوچ کے اٹھاتے تھے خشک ہوجاتا تھا القصہ حضرت موسیٰ عم نے بحکم الٰہی عصا
پتھر پر مارا فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس پھوٹ نکلے اوس پتھر سے بارہ چشمے اور روان ہوئے اور وہ پتھر چار رویہ تھا ہر ایک
رو سے تین چشمے روان ہوئے موافق اعداد بارہ گروہ بنی اسرائیل کے قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جانا ہر آدمی نے انہین
گروہونمین سے گھاٹ اپنا بعضے ارباب وقت یہان ایک سوال کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ اس سورۃ مین فانفجرت واقع ہوا ہے اور سورۃ
اعراف مین فانبجست اور انفجار روان ہونا شدید ہے اور انبجاس ترشح ہے یہہ فرق کیون فرمایا جواب اسکا یہہ ہے کہ سابق مذکور ہوا ہے
کہ پہلے انبجاس ہوا پھر انفجار اور اس سورہ مین کہ مذکور ہے استسقاء موسیٰ کا ہے پروردگار اپنے سے اور یہہ قوی تر ہے استسقاء امت سے
کہ پیغمبر اپنے سے ہو پس ذکر نہایت کار کہ انفجار ہے اور دلالت اوپر اجابت اتم اور عنایت اعم کے کرتا ہے مناسب ہوا لہٰذا نقلنا کہ بدلول
اس قول صریح کا ہے اس سورۃ مین لائے اور سورہ اعراف مین جو مذکور ہے استسقاء بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ سے ہے ذکر اول انبجاس کا
کہ ترشح قلیل ہے کفایت ہوا اسیواسطے کہ وہان لفظ واوحینا کا کہ بمعنی اشارہ خفیہ ہے لائے القصہ اُنسے اوپر اس نعمت کے شکر سوا اجتناب
معصیت کے نچاہا اور فرمایا كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ کھاؤ تم طعام آسمان سے کہ من اور سلویٰ ہے اور پیو تم اون چشمون سے پانی رزق
سے اللہ کے کہ بے رنج و تعب تمکو دیا ہے وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے اور تباہ کاری مت کرو ایسی کہ
اثر اوسکا سرایت کرے بیچ زمین کے حالانکہ تم بسبب تفرقہ اور اختلاف کے ہوئے ہو فساد کرنیوالے لیکن ہنوز یہہ فساد تمہارا مخفی ہے دلونمین
تمہارے اور اثر اوسکا زمین کو نہین پہنچا ہے اور فعلونمین تمہارے ظہور نہین کیا اگر احتیاط نہ کروگے تو ظاہر ہوکر عالم کو خراب کردیگا پس معلوم ہوا کہ
نعمتہائے الٰہی اوپر بنی اسرائیل بیچ حق اسلاف تمہاریکے واسطے مزید فساد کے ہوئین تھین اسی جہت سے بسبب بعثت اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
زیادہ حال تمہارا لمحق بفساد ہوا باقی رہے یہان دو سوال سوال اول یہہ ہے کہ لا تعثوا مشتق ہے عثی سے اور عثی بمعنی مبالغہ بفساد ہے پس
ذکر مفسدین کا بعد لا تعثوا کے تکرار ہے جواب اسکا یہہ ہے لا تعثوا صیغہ فعل کا ہے دلالت اوپر حدوث فساد کے کرتا ہے اور مفسدین کہ صیغہ اسم
فاعل کا ہے دلالت اوپر ثبوت اوسکے کرتا ہے پس حاصل کلام کا یہہ ہوا کہ لا تحدثوا المبالغۃ فی الفساد حال کونکم ثابتین علی الفساد مت
احداث کرو تم مبالغہ بیچ فساد کرنیکے درانحالیکہ ثابت ہو تم بیچ فساد کرنیکے گویا یہہ ارشاد ہوتا ہے کہ احتراز تمہارا تو مطلق فساد سے تو ممکن
ہی نہین اسواسطے کہ فساد رگ و ریشے مین تمہارے درآیا ہے لیکن احتیاط کرو کہ وہ فساد زیادتی کرکے حد مبالغہ کو نہ پہنچے سوال دوسرا یہہ
ہے کہ بحسب ظاہر یون مناسب معلوم ہوتا تھا کہ نعمت تفجیر عیون کو کہ پتھر سے چشمے بہتے تھے ہمراہ تظلیل غمام اور انزال من وسلویٰ کے مذکور

فرماتے تار فع اختیار اونکی سفر مین ساتھ تھا [illegible] جاتی [illegible]
متفرق کیون بیان فرمایا اور تظلیل غمام کو اور انزال من وسلوی [illegible]
کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ جو صاعقہ آئی تہی [illegible] نعمت نجات [illegible]
سے مذکور کر کر اتہا [illegible] فرمایا کہ ہم نے جو تمام [illegible] تہا [illegible]
عنایت اپنے کے تمہارے کام مین صرف فرمایا [illegible] نہین [illegible]
انکا پس نجات عقوبت صاعقہ کو وہین لانا مناسب ہوا بخلاف نعمت [illegible]
اور آسمان کے کچھ تعلق نہین رکہتی تہی اور یہہ بہی ہے کہ یہہ نعمت [illegible]
بنی اسرائیل تہی پس یہہ واقعہ مستقل تہا [illegible] اختلاف آرا اور تفرق [illegible]
ہونگے بخلاف تظلیل غمام اور انزال من وسلوی کے کہ [illegible] اختلاف [illegible]
نعمت کے تہے [illegible] فرمایا اور آئندہ [illegible] اختلاف [illegible]
دو دن بہت [illegible] کہ اون سے بار بار سرزد ہوتا تہا [illegible]
جہت سے سبب کفر اور تفرقہ کا ہوئی [illegible] صبر کرنا [illegible]
ہوا اسواسطے کہ بالطبع میل [illegible]
یاد دلواتے ہین وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى اور یاد کرو اس وقت کو کہ کہا تمنے اے موسی اور اس ندا مین کمال [illegible] اولو
العزم کو نام لیکر کہا مقتضائے ادب یہہ تہا کہ یا رسول اللہ و یا نبی اللہ کہتے اور مضمون کلام تہا [illegible] اسواسطے کہ کہا تمنے
لن نصبر ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اور اسطرحکا کلام دلالت کرتا ہے اوپر اوسکے کہ صبر کر سکتے ہین ہم لیکن اپنے اختیار سے نکرینگے ولا لن نستطیع
الصبر کہتے یا لا یمکن منا الصبر کہ ہم مین طاقت صبر کی نہین یا ہم سے ممکن نہین کہ صبر ہو سکے علی طعام واحد اوپر کہانے ایک جنس کے کہ
آسمان سے آتا ہی ساتھ کئی وجہ کے اول یہہ ہے کہ یہہ طعام آسمانی ہے اسواسطے کہ اگر من ہے تو اصل مین شبنم ہے کہ [illegible]
کے طعم اور مزاج پیدا کر لیتی ہے اور اگر سلوی ہے تو وہ بہی جانور پرند ہے کہ بادلکے بہوکے سے ہمارے پاس آ رہتا ہے اور ہم زمین
سے مخلوق ہین ہمین وہ کہانا چاہیے کہ جسمین حکم زمین کا غالب ہو دوسری یہہ ہے کہ [illegible] اور ہر کہانے ایک نوع طعام کے اشتہا [illegible]
اور ہضم مین ضعف آتا ہے تیسری یہہ ہے کہ یہہ طعام غیر معتاد ہے اور طعام غیر معتاد [illegible] مرغوب نہین ہوتا مثل طعام
معتاد کے [illegible] اسی سبب سے اہل سیر و سیاحت کو طعام اہل شہر اور [illegible] خوش نہین آتے اور [illegible] سیر نہین
ہوتے گو بطریق تفکہ [illegible] ایک دو بار تناول کریں سوال من وسلوی دو طعام تہے ایک کیون کہا جواب مراد وحدت سے وحدت
فردی اور جنسی نہین ہے بلکہ وحدت [illegible] ہے کہ ہر روز وہی طعام آتا تہا گو دو جنس سے تہا اور عرف مین رائج ہے کہ طعام مکرر کو
[illegible] ایک طعام کہتے ہین اور [illegible] ایک وحدت اعتباری کو بجائے وحدت حقیقی استعمال کرتے ہین
[illegible] طعام [illegible] ایک طعام ہو جاتا ہے مثل [illegible] اور دال [illegible] کا اور شیر برنج کے اور
[illegible] اسواسطے کہ من وسلوی باہم استعمال مین انضمام نہین رکہتے تہے تا ایک کو طعام اور دوسرے کو
[illegible] طعام [illegible] فادع لنا پس دعا کر واسطے [illegible] آسمانی ہماسکے
[illegible]
[illegible]

اور سرگردانی مین اور کوچ مین یہہ چیزین ہم سے کہان ہو سکینگی پس چاہیئے کہ بطریق خرق عادت جیسے من و سلوی آسمان سے اترتا تھا ویسے ہی ان
کی بیمارا اترے وہان موجود اور مہیا پاوین ہم مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ اوس چیز سے کہ اگاتی ہی زمین نسبت اگانے کی طرف زمین کے مجاز ہے
فی الحقیقت اگانیوالا خدا ہی مِنْ بَقْلِهَا ساگ اور سبزی اوسکے سے مثل خرفہ اور سویہ اور پالک اور میتھی کے اور یہہ سبزی دو قسم ہے ایک تو
ایسی ہوتی ہے کہ کچا کھانا بھی اوسکا رائج اور متعارف ہے جیسے دھنیا اور پودینا اور تیرہ تیزک اور گندنا اس قسم کو احرار البقول کہتے ہین دوسری
ایسی ہوتی ہے کہ اوسے پختہ یعنے پکا کر کھاتے ہین جیسے خرفہ وغیرہ جنھین اول ذکر کرائے ہین اور مانگنے مین سب سے پہلے اونھین کو طلب کیا اس
واسطے کہ وقت نایابی طعام مین سریع النفع تمام نباتات زمینی سے یہی جنس ہے کہ بقبہ کھائی جاتی ہے بغیر انتظار غلے اور دانے اور میوے کے خصوصًا
احرار البقول کہ محتاج جوش دینے کا اور نمک ڈالنے کا بھی نہین ہوتا سو دانے لفظ ہے وَقِثَّائِهَا اور کھیرا اس زمین کے سے خواہ دراز ہو جیسے ککڑی
کہتے ہین خواہ خورد ہو جیسی کھیرا کہتے ہین اور یہہ جنس سب طرح سے کھائی جاتی ہے اور قائم مقام غذا کے ہوتی ہے کچی بھی کھاتے ہین اور پکا کے ساگ اوس کا
روٹی کے ساتھ بھی کھاتے ہین اور انتفاع عمدہ اوسکا ساتھ ظاہر اسکے ہے وَفُوْمِهَا اور گیہون اوس زمین کے سے کہ انتفاع باطن اوسکے سے
ہی نظاہر سے کہ محتاج پیسنے پکانیکا ہے وَعَدَسِهَا اور مسور اوس زمین سے کہ روٹی کے ساتھ پکا کر کھاتے ہین اور یہہ دانہ محتاج تقشیر کا نہین بلکہ
لذت غیر مقشر کی اوسکے زیادہ مقشر سے ہے بخلاف اور حبوب کے جیسی ماش چنا کہ محتاج مقشر اور تنقیہ کے ہین وَبَصَلِهَا اور پیاز اس زمین کے
سے کہ ساتھ ہوا اپنے کے اصلاح سب نانخورش کی کرتا ہے اور آپ بھی بجائے نان خورش مستعمل ہوتا ہے بعضے مفسران صحابہ فوم کو بمعنی ثوم کے یعنے لہسن کے کہتے ہین
اسواسطے مناسبت بصل کے کہ پیاز ہے اور کہتے ہین کہ اصل مین ثوم تھا فا کو ثا سے بدل کر دیا ہے کہ فوم اصل مین فے رکھتا ہے بمعنی گندم آیا ہے اور اتصال اسکا
ساتھ مسور کے اور انفصال پیاز سے بھی اسی پر دال ہے کہ گیہون کے معنو مین ہوا اور فے اصلی ہو لیکن قرات مین عبداللہ بن مسعود کے ثومہا بجائے فومہا آیا
ہے بنا بر اس قرات کے لہسن ہی کے معنون مین متعین ہے ابوبکر بن ابی الدنیا نے روایت کی ہے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے قرات مختار میری قرات
زید بن ثابت کی ہے مگر سوا حرف مین قرات ابن مسعود کی اختیار کرتا ہون مین ازانجملہ ایک من بقلہا و قثائہا و ثومہا پڑھتا ہون سمجھ لیجئے کہ سبب
ابن مسعود کی اس قرات کو اختیار کرنے سے قرات کے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ ایک شبہ ہے کہ حضرت ابن عباس کے خاطر مین گذرا ہے اور وہی شبہ
اکثر مفسرین متاخرین کے دلمین سمایا ہے وہ یہہ ہے کہ اخیر مین اس آیۃ کے اطعمہ مطلوبہ بنی اسرائیل کو دنی اور خسیس اور ردی فرمایا ہے پس ساگ
اور ککڑی اور مسور اور پیاز تو البتہ اطعمہ ردیہ ہین لیکن گیہون جو حبوب اعلی سے ہے اوسے اطعمہ ردیہ مین کیونکر داخل کرین پس نہین ہے یہان مگر
فے بدل ثے سے اور اصل کلمہ ثوم ہے لہسن کے معنو مین کہ ردائت اور گندگی اوسکی ظاہر ہے حل اس شبہے کا یہہ ہے کہ جوہر گندم فی نفسہ
بلاشبہ حبوب اعلی سے ہے لیکن جب ساگ پیاز مسور کے ساتھ کھایا جاوے تو کیون نہ آپ ادنی ہو جاوے اسواسطے کہ نان گندم کی جودت
اور ردائت اور نفاست اور خساست تابع نان خورش کے ہے جیسی سالن کے ساتھ کھاؤ ویسا ہی ہے لہذا حضرت موسی نے بیچ جواب بنی اسرائیل
کے قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی کہا آیا چاہتے ہو کہ بدل کرو اس چیز کو کہ بسبب واقع وہ ادنی ہے از روے قدر و قیمت کے اور
جہت منفعت کے اور بسبب مزے اور لذت کے بھی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ عوض مین اس چیز کے کہ نفس الامر مین وہ بہتر ہے ساتھ وجوہ مذکورہ
کے اور ہر چند یہہ استبدال فی نفسہ مکروہ شرعی نہین ہے اسواسطے کہ تقویت حظ نفس اپنے کی ہے لیکن میل باسفل اور دنو ہمت تمھارا آخر کو منجر
ساتھ اسکے ہوگا کہ دنیا کو بدلے آخرت کے لوگے اور شریعت منسوخہ کو عوض شریعت مقبولہ کے اور علی ہذا القیاس ہر محل مین تنقل اور تنزل پر خوگر
ہو کر عالی ہمتی سے باز رہوگے پس مین جناب الہی مین یہہ مطلب عرض نہین کرتا کہ قابل عرض کے نہین ہے اگر تمھین باوصف تنبیہ اور اعلام کے شوق
انھین اطعمہ ردیہ کا ہے تو علاج اوسکا یہہ ہے کہ اِهْبِطُوْا مِصْرًا اترو تم کسی شہر مین شہرہاے شام سے مراد اس سے مصر فرعون نہین اس
واسطے کہ جو مصر نام شہر معین کا ہے وہ غیر منصرف ہے تنوین اوسپر داخل نہین ہوتی بیچ قرات عاصم رحمۃ اللہ کے چنانچہ فرمایا ہے الیس لی
ملک مصر اور قال ادخلوا مصر ان شاء اللہ آمنین اگرچہ موافق بعضے کے صرف اس کی بھی جائز ہے چنانچہ کتب نحو مین مذکور ہے

فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ پس تحقیق واسطے تمہارے میسر ہوگا اس شہر میں [illegible] سوال کیا تم نے [illegible]
اور [illegible] کہ یہ سوال جناب آپ میں رونق [illegible] جیسا کہ [illegible] بہت [illegible]
مثل حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور حضرت [illegible] احکام [illegible] ان کے غالب [illegible] اور [illegible]
معنا یہ ہے کہ جب یہودان عالی ہمتوں کے [illegible] موقوف ہوگئے [illegible] اور قتال [illegible]
کی اختیار کی [illegible] مثل [illegible] اور عزایمین کے [illegible] ہوگئے [illegible]
اوپر اونکے غلبہ کیا وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اور ماری گئی اوپر انکے ذلت [illegible] کی کہ [illegible] مسلمانوں کے
رہتے ہیں اور جزیہ دیتے ہیں وَالْمَسْكَنَةُ اور فقیری بیمارگی کہ [illegible] تونگر ہوں لیکن اپنے آپ کو عالم میں محتاج ہی [illegible]
کہ نگردست تطاول دراز نکریں اور یہہ ذلت اور فقر اونکا مثل ذلت اور فقر مسلمانوں کے [illegible] صبر کرنا [illegible] خدا اور
رفع درجات ہوتا اور سبب تقدم بدخول بہشت اور تخفیف حساب ہوتا بلکہ سبب اس ذلت اور فقر کے زیادہ [illegible] رضاء الٰہی سے دور ہوئے
وَبَاءُوْ اور بازگشت کی اونس علو صیغت سے کہ طفیل وجود انبیاء مسلمانے میں بہم پہنچایا تھا طرف ذلت اور فقر ذاتی اپنے کے جیسے کوئی سفر سے گھر میں
پھر آئے بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ساتھ غضب کے کہ جانب خدا سے نصیب اونکے ہوا [illegible] مسلط کیا لطف ایمان سے ظاہر و باطن [illegible]
اور اسی سبب سے کفر اونپر مسلط ہوا اور ایمان نے ان سے کنارہ کیا [illegible] حالت [illegible] علماء [illegible] اور [illegible]
گستاخیاں اور بے ادبیاں کہ زمانہ موسیٰ علیہ السلام میں صادر [illegible] سبب [illegible]
استعدادات اور [illegible] اعمال قبیحہ اور جرایم عظیمہ تھی اس خرابی کے ہوئے جیسا کہ فرمایا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
یہہ خواری بیچارگی اور خشم خدا اونپر اسواسطے ہوا کہ وہ کفر کرتے تھے ساتھ نشانیوں اللہ کے وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ اور قتل
کرتے تھے پیغمبروں کو مانند یحییٰ اور زکریا اور شعیب کے علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام بغیر حق کے [illegible] بھی [illegible] قتل کے
ہوا انبیا ؤں سے صادر نہیں ہوتی تھی ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ یہہ کفر اور قتل کرنا اونکا بسبب اسکے تھا کہ نافرمانی کی اور حد
سے نکل جاتے تھے عصیان کے پس معاصی کے تئیں مستحسن جانتے تھے اور جو کوئی معاصی سے منع اور زجر کرتا [illegible] دشمن سمجھتے تھے اور آیات الٰہی کو
کہ دلالت اوپر تشنیع اس معاصی کے کرتے تھے ساتھ تاویل باطل کے مداخلت کرتے تھے تاآنکہ رفتہ رفتہ پیغمبروں کو منع معاصی میں مبالغہ کرنے سے
قتل کیا اور حدیث شریف میں ہے کہ اشد الناس عذابا رجل قتله نبي او قتل نبيا وامام ضلالة وممثل من الممثلين یعنی
زیادہ ہونگا از روئے عذاب کے وہ ہے کہ اوسے پیغمبر نے قتل کیا ہو یا پیشوا گمراہ ہوگا ہو کہ اسکے سبب [illegible] بہت آدمی گمراہی میں پڑے
ہوں [illegible] تصویر کھینچنے والا جاندار کی اور آیات کتاب الٰہی کا صریح انکار کیا اور یہہ شومی معصیت کی ہے کہ آہستہ آہستہ اعتقاد میں بھی فتور
بلکہ تغیر تبدیل ہوا کرتی ہے اور رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ احکام شرع کو مکروہ جاننے لگتا ہے اور سرحد کفر کو پہنچتا ہے جیسے
چھوٹے گناہ سے دل پر سیاہی آتی ہے اور وہ سیاہی موجب بڑے بڑے گناہوں کا ہو جاتی ہے پس آدمی کو چاہیے کہ مکروہات سے بچتا رہے
[illegible] اور مستحبات کو [illegible] چھوڑے تو کہ دلیر ہو کر ترک واجبات کے ہو اس مقام پر ایک سوال ہے کہ محتاج جواب کے ہے سوال
[illegible] بنی اسرائیل نے کہا تھا ہم ایک ایک نوع طعام پر صبر نہیں کر سکتے واسطے ہمارے [illegible] طعام دوسرا جنس
[illegible] پس [illegible] طعام [illegible] سلویٰ [illegible] من و سلویٰ [illegible] ہو جاوے
[illegible] گئے
[illegible]
[illegible]

گھبرا گئے ہیں یا یہہ کہ بقدر سیری شکم نہ کھاویں بلکہ طعام زمین سے شکم سیر ہوویں اور ظاہر ہے کہ شکم آدمی کا سوا قدر معہود اپنے کے متحمل غذا کا
نہیں ہوتا ہرگاہ کہ قدرے ایک طعام سے کھایا اور قدرے دوسرے طعام سے بازرہا پس کہا نہیں تبدیل ادنی کی ساتھ اعلی کے لازم آئی تو
واسطے تصریح کے لفظ تبدیل کا بیان ذکر کیا سوال دوسرا یہہ ہے کہ ہبوط کی معنی لغت میں بلندی سے طرف پستی کے اترنے کے ہیں سفر سے
شہر میں آنے کو ہبوط کیوں کہا کہ فرمایا اهبطوا مصرا جواب اسکا یہہ ہے کہ لشکر جب سفر میں ہوتا ہے تو آدمی سواریوں پر سوار رہتے ہیں اور
اثاث اور متاع اور خیمہ اور خرگاہ اونٹوں پر چھکڑوں پر خچروں پر لدا ہوتا ہے جب شہر میں پہنچتے ہیں اوترتے ہیں اور اسباب اتارتے
ہیں پس بلندی سے پستی میں اترنا ثابت ہے اور دوسرے اوس انتقال میں اونکا ہبوط معنوی تھا کہ انتقال علو ہمت سے دنو ہمت
کی طرف کیا مرتبہ عالی طعام آسمانی سے تخصیص طعام زمینی نزول کیا پس استعمال ہبوط کا یہاں بسیار چسپان ہے سوال تیسرا یہہ ہے کہ
اس سورۃ میں تقتلون النبیین بغیر الحق فرمایا حق کو معرف باللام لائے اور سورۃ آل عمران میں بغیر حق ارشاد کیا لفظ حق کا منکر رکھا جواب اس کا
یہہ ہے کہ حق معلوم ذلیل مع اہل کتاب کے کہ موجب قتل ہے ایک ہے ان تین سے ارتداد یا قتل ناحق یا زنا بعد از احصان پس یہاں حق کو
معرفہ لا کر اشارہ فرمایا طرف حق معلوم کے اور سورۃ آل عمران میں بغیر حق نکرہ لائے غرض یہہ ہے کہ کچھہ حق نتھا نہ یہہ حق معلوم نہ سوا اسکے اور
حق انکے زعم میں اور وجہ فرق کی بیچ افادے تخصیص کے اس سورہ میں اور افادے تعمیم کی اس سورۃ میں یہہ ہے کہ سوق کلام یہاں واسطے
امتحان اور بیان قباح افعال بنی اسرائیل کے ہے خاصتہ کہ یہہ اہل کتاب تھے انسے قتل پیغمبران بغیر حق معلوم نہایت قبیح ہے بخلاف سورۃ آل
عمران کے کہ وہاں کلام خاص بفرقہ بنی اسرائیل نہیں ہے بلکہ بطریق عموم قاعدہ کلیہ ارشاد کیا ہے اسجگہہ قید اور تخصیص ساتھ حق معلوم کے
کچھہ وجہ نہیں رکھتی تھی اور ہرچند اصرار اوپر کبائر کے منجر بکفر ہوتا ہے چنانچہ فرق یہود کو ہوا لیکن تصحیح ایمان بخدا اور بروز آخرت بعد بلوغ اع
کفر کو محو کرنیوالا ہے اور اگر عمل صالح بھی ساتھ ایمان کے مقرون ہوں تو جمیع وجوہ خوف اور حزن کو زائل کریں پس کسی کافر کو اور کسی مرتکب گناہ کو
قبول ایمان اور توبہ سے مایوس نہ ہوا چاہئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ از روئے نفاق کے ایمان
لائے یعنے زبان ہی سے اقرار کیا یا یہہ کہ پیغمبروں اگلوں پر ایمان لائے وَالَّذِيْنَ هَادُوْا اور جو لوگ کہ موسوی ہوئے سمجھہ لیجیئے کہ قبائح انکے
اعتقاد اور اعمال اور اخلاق میں زیادہ حد سے ہیں چنانچہ سر کفر کا انکے یہہ ہے کہ حضرت حق کو جسمانی بصورت انسانی اعتقاد کرتے ہیں کہتے
ہیں کہ ہر چند جسمیت سے مبرا ہے لیکن تعلق بجسم رکھتا ہے ہرگز بے جسم نہیں رہتا جسم مثالی نورانی ہے مانند شعاع کے کبھی جمع ہوتا ہے کبھی
متفرق اور لقب یہود نے واسطے اپنے تراشا ہے کلام موسی علیہ السلام سے کہ وقت مناجات کے اور طلب رحمت کے بجناب الہی عرض کرتے
تھے کہ انا ہدنا الیک یعنے توبہ اور رجوع کرتے ہیں ہم طرف تیرے وَالنَّصٰرٰى اور عیسوی ہوئے سمجھہ لیجیئے کہ اعتقاد اور عمل میں انکے بھی
نہایت خبط بھرا ہوا ہے اور بیشتر خبط اونکا کیفیت نزول حضرت عیسے علیہ السلام میں اور اتصال روح میں انکے ساتھ بدن انکے کے ہے اور کیفیت
صعود میں انکے اور اتصال روح میں انکے ساتھ عالم ملکوت کے ان دو کیفیتوں میں ایسا کفریات بکتے ہیں کہ کان استماع اوسکے سے تنفر کرتا ہے
اور نصاری کی اصل نصران تھی بمعنی ناصر یہہ لقب ترسایوں نے اپنے واسطے مقرر کیا اس جہت سے کہ حضرت عیسے علیہ السلام بیچ وقت استمداد
کے اوپر یہود کے فرماتے تھے من انصاری الی اللہ اور حواری میں جواب میں کہتے تھے کہ نحن انصار اللہ وَالصّٰبِـِٕيْنَ اور صابی دین کہ کسی
دین آسمانی پر مقید نہیں ہیں اور خلاصہ مذہب کا انکے یہہ ہے کہ آدمی کو تحصیل سعادت میں کسی پیغمبر اور مرشد کی احتیاج نہیں ہے
روحانیات کہ مدبر افلاک اور عناصر اور موالید میں تکمیل اور تربیت اوسکے میں کافی ہیں اور اکثر صابئین تین وقت نماز پڑھتے ہیں اور بہ
جنابت اور مس میت سے غسل واجب جانتے ہیں اور کھانا گوشت خر کا اور سگ کا اور پنجہ گیر جانور پرندہ کا اور شتر اور کبوتر کا اور پیاز اور
باقلا اور ماہی حرام جانتے ہیں اور شراب کا پینا تجویز کرتے ہیں لیکن مستی اوسکی حرام کہتے ہیں اور ختنہ حرام سمجھتے ہیں اور طلاق بغیر حکم حاکم کے
درست نہیں جانتے اور آدمی کو زیادہ ایک قبیلے کی تجویز نہیں کرتے مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ جو کوئی ایمان لاوے تہ دل سے

با خلاص تمام ان گروہوں میں سے ساتھ خدا کے اور صفات خدا کے اور روز قیامت پر [illegible] ایمان [illegible]
جزا کے تمام نہیں ہوتا اسواسطے کہ جو کوئی ایمان اوسپر نہیں رکھتا وہ امر ربوبیت اور عموم قدرت اور کمال حکمت اور عدل [illegible]
ہے اور ایمان کتابوں پر اور رسولوں پر اور فرشتوں پر لانا لازم ہے دونوں ایمانوں کا سبب اسواسطے کہ یہہ دونوں ایمان بغیر توسط [illegible]
اور کتابوں کے اور فرشتوں کے نہیں معلوم ہوتے اسیواسطے تعرض ساتھ ان ہیوں ایمانوں کے فرمایا اور ایمان اوپر مبدا اور معاد [illegible]
وسایط کے تاثیر عظیم رکھتا ہے لیکن واسطے نجات کلی کے اور چیزیں بھی درکار ہیں چنانچہ فرماتا ہے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کام [illegible]
اچھے شایستہ اور عمل اچھے کرتے ہیں ضرور ہے کہ ناسخ کو اخذ کریں اور منسوخ کو ترک کریں اور احکام الٰہیہ کو بیچ [illegible]
کے ترجیح دیوے پس ہر ایک اس فرق چہارگانہ سے کہ تصحیح ایمان کرے اور عمل اوپر اس قانون کے بجا لاوے فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پس واسطے اونکے ہے ثواب انکا نزدیک پروردگار انکے کے اور نہیں خوف اوپر اونکے
تاثیر کفر سابق سے کہ مبادا موجب نقصان اجر ہوا اور نہ وہ غم کھاوینگے وقت جزا کے بسبب فوت ہونے عمل صالح کے ایام کفر میں ہے
واسطے کہ بعنایت الٰہی عمل لاحق نے تدارک اسکا کیا حاصل یہہ ہے کہ پہلے کسی دین میں ہو جب مسلمان ہوا نجات پائی وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ
اور یاد کرو جب لیا ہم نے عہد تمہارا ساتھ متابعت موسیٰ علیہ السلام کے اور اوپر انکے احکام کے عمل کرنے پر اور تمنے جب دیکھا کہ
احکام توریت کے بہت شاق ہیں ابا کرنے لگے تم حالانکہ قبل اس سے تمنے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بالحاح اور تاکید درخواست کی
تھے کہ ہم شریعت اور دین نہیں رکھتے ہمارے واسطے کتاب لاؤ کہ اسمیں قواعد شریعت ہوں اور آئین اطاعت مفصل مذکور ہوں تا
مطابق اوسکے عمل میں لاویں حضرت موسیٰ علیہ السلام خوب تم سے عہد و پیمان پختہ کرکے کتاب ہماری طرف سے لائے پھر تم پھر گئے اپنے
قول سے اور عمل میں اوسکے توقف کرنے لگے جبتک بالکراہ تم سے قبول کروایا وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ اور اٹھایا ہم نے اوپر تمہارے
پہاڑ طور کا لغت میں اس پہاڑ کو کہتے ہیں کہ سبزہ اور درخت رکھتا ہو چنانچہ ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے
حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ الطور ما انبت من الجبال وما لم ینبت فلیس بطور لیکن یہاں مراد کوہ سینا ہے کہ
توریت جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس پہاڑ کو لاکر محاذی سروں لشکر بنی اسرائیل
کے بفاصلہ قد آدم کھڑا کردو اور لشکر بنی اسرائیل کا ایک فرسنگ طول میں تھا ایک عرض میں اوسوقت تھا وہی قدر پہاڑ طور سائبان انکے
سر پر آیا اور خوف سے ڈرکر سجدہ کیا لیکن ایک جانب پیشانی پر اور دوسرے جانب پیشانی انکے سے نظر کرتے ہیں طرف پہاڑ کے کہ مبادا اوسپر
گر پڑے اسیواسطے طور سجدے کا بیچ بنی اسرائیل کے اسی وضع پر مقرر ہے اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ بنی اسرائیل بعد نزول توریت
کے کہنے لگے کہ احکام اسکے بہت مشکل ہیں ہم سے عمل نہو سکیگا ہمیں نہیں قبول حق تعالیٰ نے کوہ طور کو حکم کیا وہ اونکے سر پر کھڑا ہو گیا
اور ایک آگ چلنے لگی اور پیچھے اونکے ایک دریا تھا دریائے ذخار بہنے لگا پھر انہوں نے اپنی گذرگاہ جب کہیں نہ پائی حیران ہوکر سجدے میں
گر پڑے حق تعالیٰ نے فرمایا خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ پکڑو تم جو دیا ہم نے تمکو احکام شریعت سے زور سے مستقیم ہوکر کہ ترک کرنیکا ارادہ
دلمیں نہ آوے وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور یاد رکھو تم ہمیشہ جو کچھ اسمیں ہے ثواب اور عذاب سے تو کہ بچو تم ناشایستگی
اور مخالفت احکام الٰہی سے بیچ ہر زمانے کے زمان ہر پیغمبر سے کہ آوے پرہیزگار باقی رہا یہاں ایک اشکال قوی وہ یہہ ہے کہ بنائے
تکلیفات الٰہی کی اوپر اختیار بندوں کے ہے اور اکراہ اور اجبار سے قبول کروانا منافی غرض تکلیف ہے اسواسطے کہ منظور تکلیف دینی احکام
شرعیہ سے یہی ہے کہ [illegible] اور جب کوہ طور کو سر پر کھڑا کر دیا [illegible] سب نے چار ناچار
[illegible] بیان کا ہوتا ہے تو ان سب
[illegible] بنی اسرائیل نے اپنی خوشی

سے اتباع عمل کے واسطے قتل اپنی جانوں کا تھا اور یہہ عہد کیا تھا کہ خلاف اسکے نہ کرینگے پھر بخوف عہد شکنی کی حق تعالی نے طور اونکے سر پر کھڑا کر دیا تاکہ
او تس مہابت سے عہد پر ایمان اور دین میں ہوا لیکہ خوف اور عمل شنیع ایسا واقع ہوا جیسے کوئی شخص کہے کہ اس شادی میں جو
خرچ ہوگا میرے ذمے ہے بعد شادی کے خرچ جب دکھا دیں کہے کہ اسقدر میں نے نہیں کہا تھا یہہ میرے ذمہ پر نہیں اسکو اس
نقض عہد اور معاملے پر ڈالا دین بعضے مفسرین نے جواب میں اسکے کہا ہے کہ یہہ ذمی اور معاہد کو اکراہ اوپر ایمان کے اور اجبار اوپر اسلام
کے جایز ہے اور قتال کہ بادشاہان اسلام سے ساتھ اہل حرب کے واقع ہوتا ہے سبب اکراہ ہے پس حکم آیۃ لااکراہ فی الدین کا منسوخ ہے
ساتھ آیۃ قتال کے ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ پھر پھر گئے تم سب حکم میرے سے یعنے اعراض کیا تمنے ظاہر اور باطن تورات سے نہ احکام
تورات کے بجالائے نہ متابعت کی سچ کی اور نہ اس پیغمبر کی حالانکہ متابعت ان دونوں کی داخل باطنی تورات تھی پیچھے اس عہد کرنے کے بابعد اس
تاکیدات بلیغہ کے اور مواثیق شدیدہ کے کہ نزدیک اہل عقل کے قطع نظر اہل کتاب اور شرع سے مخالفت ان عہود کے قبیح اور شنیع ہے فَلَوْلَا
فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ پس جو نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے اور مہربانی اوسکی ہرگز توبہ تمھاری قبول نہ فرماتا
اور ایمان تمھارا ساتھ اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح نہ کرتا پس البتہ ہوجاتے تم ٹوٹا پانیوالونسے لیکن عنایت خداوندی ہے کہ ہنوز اوپر تمھارے
باب توبہ کا مفتوح رکھا ہے اور ایمان اور عمل صالح تمھارے شایان قبول کے ہیں پس تمھیں چاہیے کہ زیان کاری اپنی کو محقق نکرو اور ہرگز
روا نرکھو کہ حالت کفر پر ساتھ اس پیغمبر کے کہ الحال دوا مرض تمھاری منحصر متابعت اوسکے میں ہے مرو اور اگر تم یہہ سمجھتے ہو کہ ایک شخص کی متابعت
نکرنے سے خسران کلی اور حرمان ابدی میں ہم کیونکر گرفتار ہونگے فضل الٰہی شامل حال ہے ہمارے ہم بہت پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں اور شرائع منسوخہ
بسیار پر عمل کرتے ہیں تو یہہ سب غلط فہمی ہے تمھاری سمجھ لو کہ ایک فرقہ تمھارا کہ تم سے درجے میں اعلیٰ تھا ایک حکم تورات کے ترک کرنیکے سبب سے
کہ بمراتب کمتر تھا ترک متابعت پیغمبر آخر الزمان سے خسران کلی میں اور حرمان ابدی میں گرفتار ہوا اور طوق لعن اور جامہ مسخ پہنایا گیا وَلَقَدْ
عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ اور البتہ تحقیق جانا ہے تم نے اونکو جو حد سے نکلگئے تھے ساتھ شکار ماہیان دریا کے تم میں بیچ
ہفتے کے ہندی میں سنیچر کہتے ہیں قصہ اوسکا مختصر یہہ ہے کہ ایک فرقے کے لوگ بنی اسرائیل کے شہر ایلیا میں کہ کنارے دریا کے تھا رہتے
تھے اور تورات میں مامور تھے کہ ہفتے کے دن مچھلی کا شکار نہ کریں اور دن شکار کھیلتے تھے اوسدن موقوف کرتے تھے خدا کی قدرت سے
اور دن مچھلیاں چھپ جاتی تھیں اوسیدن پانی پر ہزاروں تیرا کرتی تھیں اونکو مرغوب بہت تھی مچھلی پر جی اونکا للچانے لگا اور مثل ماہی بے
آب کے تڑپنے لگا عقلمندوں نے اونکے تدبیر کی کہ جمعہ کو آخر روز چوبچے کھود دیئے اور ایک نالا دریا سے ہر چوبچے تک کر دیا روز شنبہ
کو اوس راہ سے پانی میں مچھلیاں جو بچوں میں آ بھریں پھر راہ بند کر دیا وہ دریا میں نجا سکیں یکشنبہ کے دن پکڑ لیں پھر اسی حیلہ سے مدام مچھلیاں
ہفتے کو بند کرتے تھے اتوار کو دام ڈالکر پکڑ کر بیچاتے کھاتے تھے اور بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہفتے کے دن کہ شکار منع ہے نہیں کرتے نگاہ رکھتے ہیں
دوسرے دن پکڑتے ہیں یکشنبہ کو کہ حلال ہے کہتے ہیں کہ چالیس برس تک یا ستر برس تک یہہ عمل رائج رہا تا آنکہ عہد نبوت اور خلافت حضرت
داؤد علیہ السلام کا ہوا آپنے اس احوال سے مطلع ہوکر اونکو منع فرمایا اور نصیحت کر گئے اور کہا کہ یہہ بند کرنا تمھارا بھی شکار کرنا ہے روز شنبہ کو
زنہار یہہ عمل نکرو اور اگر کروگے تو بڑی عقوبت میں پڑوگے اونھوں نے کہنا حضرت داؤد کا نہ مانا اسی طرح حیلہ بازی کرتے رہے حق
تعالی نے اونسے انتقام لیا چنانچہ فرماتا ہے فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ پس کہا ہم نے اونکو کہ تم نے خلاف امر ہمارے کیا ہو جاؤ تم بندر
ذلیل لکھا ہے کہ جو کوئی واسطے عبرت کے اونکے تماشے کو آتا تھا لعن اور طعن شروع کرتا تھا اور یہہ بحال حسرت سے سر ہلاتے تھے اور دیکھتے
تھے اخبار میں وارد ہے کہ لوگ اس شہر کے وقت شروع اس عمل قبیح کے تین گروہ ہوئے تھے بقدر بارہ ہزار کے تو واعظ تھے کہ اونکو
اس کام سے منع کرتے تھے اور حق امر معروف اور نہی منکر کا بجالاتے تھے یہان تک کہ درمیان اپنے اور مچھلی مارنیوالونکے دیوار کھینچی تھی کہ
نہ آپ جاتے تھے اور نہ اونکو اپنے پاس آنے دیتے تھے اور قریب ستر ہزار آدمیوں کے مچھلیوں کے شکار میں گرفتار تھے اور بعضے ایسے

کہتے کہ یہہ کام کرے تھے اور ہما کام کرنے نہ سکتے تھے بس وا خلون نے [illegible]
اور ہلاک ہوئے اور ہماکتو کئی تحقیق ہمنے اختلاف ہے [illegible]
وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ پس کیا ہم نے اوس قصہ کو عبرت [illegible]
اونکے جو حاضر تھے اور دیکھتے تھے اور وہ جو پیچھے اوسکے آوے نصیحت واسطے [illegible]
پس کلمہ تین یہہ ہے وہ شہر اور بلدہ مراد ہے کہ وہ ہر اس شہر کے تھے اور اس زمانے میں حاضر تھے [illegible]
وما خلفہا سے وہ شہر اور دیہات کہ غیبت زمانی اور مکانی رکھتے تھے اور ہر طلب کیا جو نشے تھے [illegible]
کے جابجا پہنچیگا لوگ بہ مقامے کے سنکر عبرت کرینگے اور اوسے تو [illegible] اور وقائع عجیبہ [illegible]
وہ بلدہ مشہور کرینا سبب عبرت عامہ ہوا اور موعظت واسطے متقین کے [illegible]
انکے مقتضائے بشریت میلان گناہ کی طرف رکھتے ہیں جب اس واقعہ میں تامل [illegible]
واعظ کہے ہے کہ تخویف اور ترہیب اوسکی سے جادہ شریعت سے لغزش [illegible]
مانع فعلی ہے اور وعظ مانع قولی اور مانع فعلی اوسی ہوتا ہے مانع قولی [illegible]
دشوار ہے اور متقیوں کو مانع قولی بھی بس ہے جیسے کہ کہتے ہیں کہ غلام کو مارا اور ہما کو گفتار کافی ہے [illegible]
کا ہی وہ یہہ ہے کہ قردہ جمع غیر ذوی العقول ہے اور صفات غیر ذوی العقول [illegible]
کے قردۃ خاسئات کہنا درکار تھا خاسئین کہ صیغہ ذوی العقول ہے کیون ارشاد ہوا جواب اسکا یہہ ہے [illegible] یہاں صفت قردۃ کی
واقع نہین ہوئی ہے تا مطابق اس قاعدہ کے تانیث اوسکی ضرور ہوتی بلکہ حال نسبت کہ کونوا میں ہے [illegible]
حال کونکم خاسئین فی هذا المسخ والتبدیل اور اگر بنی اسرائیل بعضے اس قصے کے کہین کہ اس قصہ کا اعتراض [illegible] اسلاف
ہمارے کے بسبب دوری زمان نبوت موسیٰ علیہ السلام کے اور بسبب غلط فہمی کے ہوا تھا کہ حیلے شرعی کو دلیل واقع [illegible] گمان کیا
تھا اور کوئی پیغمبر موجود نتھا کہ جسکے پاس جاکر ازالہ شبہ کرنے حضرت داؤد علیہ السلام انکو کچھ خبر لکھ بھیجتے تھے وہ کچھ اور سمجھتے تھے [illegible]
اسکے یہہ واقعہ تھوڑے لوگونپر گذرنے ہمارے کے ہوا تھا تمام بنی اسرائیل کو جمیع قلیل کے واسطے کیون سرزنش کی جاوے [illegible]
کے نامناسب ہے کہتے ہیں ہم اعراض احکام الٰہی سے اسلاف سے تمہارے چند مرتبہ بحضور حضرت موسیٰ اور زمانہ [illegible]
سے ہیچ ایک مقدمے کے وقوع میں آیا ہے پس اس مقدمے کو یاد کرو وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اور یاد کرو اوس وقت کو کہ کہا موسیٰ علیہ
السلام نے واسطے قوم اپنی کے اوس ہنگام میں کہ عامیل کو کہ مرد مالدار تھا برادرزادے یا عم زادے اوسکے نے کہ سوا اوسکے [illegible] وارث اوس
عامیل کا نہ تھا مدت تک انتظار اوسکے موت کا کھینچا تا مال موروث اوسکے دفع قتل کیا کرے جب نہ مرا تو آخر تنگ ہو کر مار ڈالا اور پھینکا کر
اور محلے میں ڈالدیا وقت صبح کے فریاد کرتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور لوگونپر اس محلے کے دعویٰ خون کا اوس مقتول کے
کیا اور چاہا کہ اہل محلہ سے دیت لے حضرت موسیٰ نے اہل محلہ کو بلاکر پوچھا اونھون نے انکار اس امر کا کیا حضرت موسیٰ نے قسم انکو دی [illegible]
دیت [illegible] جناب الٰہی میں دعا کی تا حقیقت حال منکشف ہو حق تعالیٰ سے طرف اونکے وحی آئی اور مضمون وحی کا حضرت موسیٰ نے [illegible]
بنی اسرائیل کو جمع کر کر تبلیغ کیا کہ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا بَقَرَةً تحقیق حق تعالیٰ حکم فرماتا ہے تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے کو اور ایک ٹکڑا
گوشت کا اوس گائے کے مقتول پر مارو وہ زندہ ہو کر بتاوے گا کہ قاتل میرا فلانا شخص ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

سببیت اور مسببیت درمیان اون دونون کے خیال مین نہین لاتا دکھا کر زبان مقتول سے کہ تازہ عالم غیب سے آیا ہے ۔ دارجزا کو دیکھکر پھر البتہ
صادق القول ہونا بالیقین قاتل کا کیا تھا بالفرض اگر قاتل اوسکا انکار بھی کرے تو مقتول خود مخاصمہ منازعت مین سرگرم ہوا ور قرائن اور ثبوت سے
ثابت کرتا اور واقع مین وہ مقتول غیر قاتل وارث اور نہین رکھتا تھا اور قاعدہ شرعی ہے کہ قصاص لینا بغیر دعوی وارث درست نہین
ہوتا اگر حضرت موسی علیہ السلام اوپر وحی سے بیقین قاتل معلوم کر کر اوسکے نام پر خبر بھی دیتے تو بھی قصاص لینا اصلا ممکن نہ تھا سوال احیا
میت ساتھ مارنے پارہ گوشت کا وے جو محض بفعل خدا تھا بیعلاقہ سببیت اور مسببیت پس تخصیص کیون اس جانور کی بیچ ذبح کے ہوئی
جواب اس واقعہ مین یہی منظور تھا کہ ایک مرد صالح لوگ تہ وہ بعض اس مرکی بچہ اگر کر اس جہان سے گیا تھا اور سوا گوسالہ کے کچھ میراث بیٹے کو نہین
چھوڑی کہ اتنی نفع معتدبہ حاصل ہو کہ مدت عمر اس سے وجہ معیشت کا سرانجام کرسکے اور یہہ بھی ہے کہ اس جانور کو کہ گائے ہے بیچ احیاء زمین کے
اور نباتات اور اشجار کے ساتھہ زراعت اور آب پاشی کے دخل تمام ہے اور زمین کی اصل خلقت آدمی ہے اور نباتات اور اشجار اصل غذا اسکی
پس جانور کو خصوصیت زائد بہم پہنچی اور علاوہ اوسکے یہہ ہے کہ مس میت بمیت بیچ احیاء کے ٹھوبلی تمام رکھتا ہے بنسبت مس حی بمیت غرض بنی
اسرائیل نے اس حکم حضرت سے اعتراض کیا اور کمال بے ادبی حضرت موسی سے قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا کہا آیا پکڑتا ہے تو ہمکو مسخرا ہم پوچھتے ہین
کہ قاتل اس مرد کا بیان کیجئے اور تم کہتے ہو کہ ایک گائے ذبح کرو اس سوال اور جواب مین کیا مناسبت ہے بیجان کرنے ایک جاندار کے سے قاتل
بیان دوسرے کا کیونکر معلوم ہوگا سمجھ لیجئے کہ یہہ کلام انکا ساتھہ موسی کے موجب کفر کا اونکے ہوا یا نہ ہوا علما کا اس مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ
یہہ کافر ہوئے بنا بر شک کرنے بیچ قدرت الہی کے اور احیاء موتی کے صادر ہوا پس کفر صریح ہے اور اگر اوپر حضرت موسی علیہ السلام کے تہمت خیانت
وحی کی رکھتے تھے تو بھی کافر ہوئے اور اصح یہہ ہے کہ ان دونون امر سے اونکو کچھ خبر یا شک اس کلام پر نہ تھی بلکہ راہ تعجب سے کہا کہ ذہن مین
اونکے یہہ بات نہ آتی قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ خدا کے یہہ کہ ہوؤن
مین جاہلون سے جواب سوال کا برجستہ نہ دون اور بیان حق مین استہزا کرون یا کام مین حماقت کے اور طلب قصاص کے کھیل کرون بلکہ اگر انبیاء سے
استہزا اور مطائبہ واسطے اظہار انبساط اور تفریح طبع کے واقع بھی ہوتا ہے تو غیر مقام تبلیغ احکام مین واقع ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے بھی اس قسم کے مطائبات محمودہ منقول ہین اور جنس جہل اور نادانی کے سے نہین ہین اسواسطے کہ اوپر موقع اپنے کے ہین جہل وہ ہے کہ
فعل اپنے کو بیموقع ظہور مین لائے جسوقت انبساط اور تفریح طبع منظور نہ ہو قصد کرے القصہ بنی اسرائیل نے جو سمجھا کہ شاید ذبح مین کسی گائے کے
کچھ خاصیت ہوگی کہ جسکے کرشمے مارنے سے مردہ زندہ ہوجاوے اور ہر بقرہ کو یہہ خاصیت نہین ہے پس تحقیق اوصاف مین اوس گاؤ عجیب کے
دور دور دوڑے حدیث مین وارد ہے کہ اگر بنی اسرائیل ادنی گائے کو ذبح کرتے کفایت کرتا لیکن انھون نے اپنے اوپر سخت گیری کی حقتعالی
نے بھی ایسی ہی سخت گیری کی اور حقیقت مین جناب الہی کو منظور نفع عظیم پہنچانا تھا مالک گاؤ کو اسی واسطے بنی اسرائیل کے دلمین ڈالا قَالُوا
ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ کہا دعا کر واسطے ہمارے پروردگار سے تا کہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے حقیقت اس گائے کی اس
واسطے کہ حقیقت متعارفہ اسکی یہہ خاصیت نہین رکھتی نہ بقرہ وحشی کہ اوسے نیل گاؤ کہتے ہین اور نہ گاؤ کوہی کہ اوسے سورگاؤ کہتے ہین پس البتہ یہی
وہ گاؤ کہ یہہ خاصیت رکھتی ہے حقیقت بھی دوسری رکھتی ہوگی سوا حقیقت اس اصناف کے سے کہ نام مین شریک ہوئے جیسی کنار دشتی اور کنار
باغی کہ ہر ایک خواص اور آثار جدی رکھتی ہین وہ سوال جو اہل تفسیر اس مقام مین کرتے ہین کہ سوال ما سے لغت عرب مین واسطے حقیقت چیز کے ہوتا
ہے پس یہان جواب مطابق سوال کے نہین ہوتا پس اندفاع اس سوال کا یونہین خوب ہوتا ہے کہ انھون نے یہہ خاصہ عجیبہ اس گاؤ کا سنا تو گمان
کیا کہ حقیقت اسکی مغایر حقیقت گاوان متعارف سے ہوگی اگرچہ صورت اور نام مین شریک ہے اسواسطے کہ بلفظ ما ہی سے سوال کیا پس حضرت
موسی نے واسطے انکشاف اس معنے کے جناب الہی مین دعا کی پھر جناب الہی سے نشان اس گاؤ کا دریافت کر کر قَالَ کہا حضرت موسی
نے کہ وہ گائے حقیقت والے حقیقت گاوان متعارف نہین رکھتی اور یہہ خاصہ عجیبہ اس گاؤ مین باعتبار خصوص اوسکے باعتبار صفت کے

نہین بلکہ اِنَّہٗ یَقُوْلُ یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّھَا یعنی وہ گائے [illegible] ایسی ہے [illegible] بقرہ [illegible]
گائے متعارف سے حقیقت جاندار [illegible] نہین بلکہ [illegible] صفت [illegible] صفات کا [illegible] سائل [illegible]
موجود نہین ہے [illegible] وجہ کے ایک کمال [illegible] واسطے کہ لَا فَارِضٌ وَّلَا بِکْرٌ [illegible] سال [illegible]
کے کار [illegible] شاق [illegible] سے معطل رہے اور [illegible] سال [illegible] ہو [illegible] عَوَانٌ بَیْنَ ذٰلِکَ [illegible]
سال [illegible] وسط حقیقی کے واقع ہے [illegible] درمیان [illegible] بیان [illegible] سوال [illegible] اول [illegible]
کالعینہ مدلول عوان کا ہے پس احتیاج ذکر عوان کا کیا ہے پھر مدلول عوان کا [illegible] مدلول بین ذلک کا بھی [illegible]
کے لازم آیا جواب اسکا یہہ ہے کہ مدلول لا فارض ولا بکر کا یہہ ہے کہ نہ بہت جوان [illegible] سالہ [illegible]
کہ میانہ سال ہو پس حاجت ذکر عوان کے واسطے رفع احتمال کی متحقق ہوئی [illegible] جو میانہ سال ہو [illegible]
سن واقع ہون یا مایل بہ پیری یا جوانی پس واسطے رفع احتمالین یا تعیین کے [illegible] احتمال اول کے لفظ بین ذلک کا لانا [illegible]
تکرار کسی وجہ سے نہین دوسری خواص لفظ بین کے سے یہہ ہے کہ [illegible] داخل ہوتا ہے اور [illegible] لفظ ذلک پر داخل ہوا [illegible]
جواب اوسکا یہہ ہے تعدد مضاف الیہ بین کا اعم ہے تعدد لفظی ہو یا تعدد معنوی ہو یہان تعدد معنوی متحقق ہے اسواسطے کہ لفظ ذلک [illegible]
اشارہ طرف دو چیزون کے ہے فارض اور بکر کے تفسیری یہہ گائے دو حال سے خالی نہین ہے [illegible] اگر [illegible] تو [illegible] لا [illegible]
بین معرف اور مشخص ہو سکے اسواسطے کہ ہر نر گاؤ لا بکر ہے کہ [illegible] جیسا کہ [illegible] ہین [illegible]
جفتے کے مقتضی ہے اور بیل اصلا صلاحیت جفتے کی نہین رکھتا پس موصوف بہ بکر نہین ہو سکتا اور [illegible]
قصہ سے انتہی تک علی التواتر کلام الٰہی بین وارد ہین اکثر تے بین بیل ہو نے سے اور اگر مادہ ہیتے گائے کہئے تو وصف لا بکر کا اور ضمائر بھی
درست پڑتے ہین لیکن لَا ذَلُوْلٌ تُثِیْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِی الْحَرْثَ معرف اور مشخص اسکا نہین ہو سکتا اسواسطے کہ ہر گائے [illegible]
عادت صلاحیت زمین جوتنے کی اور آبکشی کی نہین رکھتی کہ بحسب امکان عقلی ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ ظن غالب یہہ ہے کہ وہ گاؤ بیل تھا
اور تانیث ضمائر بنا بر لفظ بقرہ کے ہے کہ تانیث لفظی مؤنث ہے [illegible] وحدت [illegible] تانیث مثل [illegible]
اور قاعدہ لغت عرب کا ہے کہ جو مذکر کو ساتھ لفظ مؤنث کے ذکر کرتے ہین ضمائر بھی مؤنث کے لاتے ہین جیسے لفظ دابہ کا اگرچہ [illegible]
کے معنو ہین لاوین ضمیر مؤنث ہی کی لاوینگے اور بعضے کہتے [illegible] حیوانات [illegible] ذکور [illegible] حیوان کو کہتے ہین کہ [illegible]
اور یہہ مادہ کے [illegible] اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ وہ گاؤ مادہ تھی [illegible] تھی بیل نتھا بدلیل تانیث ضمائر اور وصف بکارت اور عدم تطلیق
وصف لا ذلول اور لا تسقی الحرث مین جواب دیتے ہین کہ عرف عادت بحسب عادات ازمنہ اور بلاد الملک کے مختلف اور متفاوت ہوتی ہے شاید
اوس زمانہ مین اوس شہر مین گائے کو بھی جوت کر پانی دیتے ہون گیہونکو اور میرے نزدیک بھی یہی قول اخیر کا اقرب بصواب معلوم ہوتا ہے
اگرچہ اول بھی ہو سکتا ہے لیکن ترجیح اسیکو معلوم ہوتی ہے بہرحال حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بعد بیان اوس نشانی کے فرمایا کہ
تم نظر طرف خواص اور صفات اوس گاؤ کے نہ کرو بلکہ نگاہ اپنی طرف امتثال امر الٰہی کے متوجہ رکھو کہ اشیا مین خواص ودیعت رکھے ہین لیکن
دیکھو فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ پس بجا لاؤ تم جو حکم کئے جاتے ہو تم حضور خداوندی سے کہ ایجاد خواص اور عجائب وابستہ مشیت اوسکے کا ہے
جو گائے بین چاہے یہہ خاصہ عجیبہ پیدا کرے بنی اسرائیل کو باوجود نشانیان بتانے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور سمجھانے کے تشفی حاصل
[illegible] تفتیش [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قَالُوْا کہا کہ کمال جانور کا جیسا سن و سال سے ہوتا ہے ویسا ہی رنگ مین بھی ہوتا ہے
[illegible] لَنَا مَا لَوْنُهَا [illegible] واسطے ہمارے [illegible] کے تا پایا [illegible] واسطے ہمارے کیا ہے رنگ اوس
[illegible] اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ [illegible] موسیٰ علیہ السلام [illegible] حق تعالیٰ فرماتا ہے یہہ کہ وہ گائے ہے

زرد رنگ دو طرح کا ہے ایک اوسکا اور سبب رنگ کے تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ خوش کرتی ہے دیکھنے والونکو اور یہ رنگ زرد خالص کی تاثیر ہے
کہ تفریح خاطر اور دفع ہم وغم اور احزان مین نافع ہوتا ہے طبرانی نے اور خطیب اور دیلمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جو کوئی زرد
پاپوش پہنےگا ہمیشہ شاد رہیگا جبتک کہ وہ پاپوش پہنیگا اور ثعلبی نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونھون نے
فرمایا من لبس نعلا صفراء قل ھمہ اور بعضی روایات مین آیا ہے کہ جو کوئی سات پاپوش پے درپے زرد رنگ پہنے غم اور اندوہ اوسکا
دور ہو اور الوان خمسہ یعنے سرخی زردی سیاہی سفیدی اور سبزی خواص مختلفہ رکھتے ہین کہ اہل تجربہ اور قیاس نے اونکو ثابت کیا ہے
مشہور ہے کہ الحمرۃ احمل والصفرۃ اشکل والخضرۃ انبل والسواد اھول والبیاض افضل یعنے سرخی جمال رکھتی ہے
اور زردی اطراف خوش معلوم ہوتی ہے اور سبزی موجب بزرگی اور وقار کی ہے اور سیاہی ہولناک ہے اور سفیدی فضیلت اور خوبی
رکھتی ہے القصہ بنی اسرائیل باوجود رنگ بتانیکے پھر سوال سے باز نرہے قَالُوا کہا اونھون نے کمال اس گائے کا باعتبار سن وسال اور با
اعتبار رنگ وجمال دریافت ہوا لیکن یہہ کمال مشترک ہے بہت گایونمین مرجح ایک فرد نہین ہوسکتا کہ بسبب اوسکے وجود اس خاصیت کا
ذہن نشین ہمارا ہو اسواسطے ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ دعا کر واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے تاکہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا
ہے حقیقت مشخصہ اس گائے کی کہ جسمین بالخصوص ترجیح ایجاد اس خاصے کی واقع ہو اسواسطے کہ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا تحقیق مشتبہ ہوگئی ہین
گائین ہمپر اور ہمارے نزدیک یکسان سال اور زرد رنگ بہت ہین وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ اور تحقیق ہم جو اس مرجح کو دریافت کرینگے
تو اگر چاہا ہے اللہ نے البتہ راہ پانے والے ہین حدیث شریف مین وارد ہے کہ اگر بنی اسرائیل کلمۂ ان شاء اللہ نہ کہتے تو ہرگز اوس گائیکو نہ پاتے اور
تسلی خاطر اونکی نہوتی بیان سے معلوم کیجیے کہ استعانت ساتھ اس کلمہ مبارک کے ہر عمل نیک مین کہ غرض حصول کی اوسکے ہو مبارک
اور میمون ہے اور استحباب شرعی مقرون ہے اور کیونکر نہو کہ اس کلمہ مین استعانت بخدا ہے اور تفویض امر بمشیت الٰہی ہے اور اعتراف اور
اقرار بقدرت ایزدی ہے کہ اصلاح اعتقاد وعمل ہے قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ کہا حضرت موسی نے حقتعالی فرماتا ہے کہ وہ مرجح کہ ذہن نشین
تمھارا ہو اور موجب ایجاد اس خاصۂ عجیبہ کا اسمین ہو دو چیزین ہین اول ہونا اس گائے کا بہ شرف عزت اپنے کے ہے کہ اصلا از روئے
ذلت بارکشی اور رسوائے اعمال بنی آدم کے نہین دیکھا اور دوسرے سلامت ہونا اوسکا عیب نوع اپنے سے ہے کہ کچھ عیب نہین رکھتی اس
واسطے کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ تحقیق وہ گائے ہے کہ کبھی کسیکے کام مین رام نہین ہوئی اور ذلیل نہین ہوئی ساتھ اس حد
کے کہ جوتے زمین کو یا بارکشی کرے وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ اور نہ پانی پلاتی ہے کھیتی کو اور نہ ڈول کوئے سے کھینچتی ہے مُسَلَّمَةٌ سالم رکھی گئی
ہے اس سے کہ ہاتھ آدمیونکا اسے پہنچے اور کام مین لاکر ذلیل کرین یا بدن مین اوسکے سوراخ کرین یا داغ لگا دین یا اور کچھ تصرف اپنا
عمل مین لاوین جیسے اور جانورونکو کرتے ہین بعضون نے کہا پس ہاتھ اوٹھائے سب کامون سے خوشی خوان چرتی پھرتی ہے کشاف مین
لکھا ہے مسلمہ کے تفسیر مین کہ سلمہا اللہ من العیوب سلامت رکھا ہے اوسے حقتعالی نے عیبون سے لَّا شِيَةَ فِيْهَا نہین داغ بیچ اوسکے
یعنے مخالف زرد رنگ کے اور کسی رنگ کا داغ نہین نہ خلقی نہ عملی چنانچہ اکثر جانورونکی خلقت مین داغ نہین ہوتا لیکن بسبب عمل باربرداری
کے داغی ہوجاتے ہین اور سنے ذلت عمل کی نہین کھینچی کہ رنگ بعضے اجزاء بدن اوسکے کا متغیر ہو قَالُوا الْـٰٔنَ کہا بنی اسرائیل نے کہ اس
وقت اور آن اصل مین نام جزو غیر منقسم کا ہے زمانہ سے خواہ وہ جزو غیر منقسم زمان گذشتہ مین یا آئندہ مین فرض کرین لیکن جب اوسے
معرف بلام عہدیہ کیا مراد اس سے جزو معہود ہوا کہ متکلم اور مخاطب اوسکو پہچانتا ہے اور وہ نہین ہے مگر جزو حاضر اور بعد ادخال لام
عہدیہ کے اس لفظ کو مانند ظروف غیر متمکنہ کے استعمال کرتے ہین اور ہمیشہ منصوب لاتے ہین جِئْتَ بِالْحَقِّ لایا تو سخن درست کو کہ فی الحقیقت
سبب ایجاد اس صفت نادرہ کا بیچ اوسکے یہی ہے اب تمام تردد ہماری زائل ہوئی اسواسطے کہ فیضان حیات جمیع حیوانات مین اور
انسان مین اولا بروح حیوانی ہوتا ہے عالم غیب سے اور بواسطے اس روح حیوانی کے اثر حیات جمیع اجزائے بدن گوشت اور پوست

وغیرہ سے [illegible] اور ابلی باپ [illegible]
انسانکو اوسکو انسان [illegible] تقرر [illegible]
ابلی کی اور جانورون ابلی مین بھی [illegible] اسباب [illegible]
کی کہ گوسالہ سامری خاک پاے جبرئیل [illegible]
موافق حکمت الہی ہے اور آدمی جو اوسے [illegible] کرتے مین داغ لگانے مین [illegible]
تو صرف حیات غلبہ اپنے مین نہین رہتی اور روح حیوانی اوسکی مین وہ صفا [illegible]
ہوگئی تھی پردہ ہونے کے اور پانی دینے مین کھیت کے اور ہو گائے کہ [illegible]
قوت اور صرافت اپنے کے ہو اور علاوہ اوسکے ایسی گائے [illegible]
سے بچی ہو اور معزز ہو ساتھ عزت کے کہ فرمایا ہین کیسکے [illegible] مشابہت تام [illegible]
اور اوسے ساتھ کمال توقیر کے نگاہ رکھا تھا اور وہ گوسالہ نظر مین [illegible]
پس موافق قضیہ حکم المثلین واحد کے ایجاد اس اثر کا اس قسم گائے [illegible] حیات انسانی [illegible]
قوی ترکیکی ہے مناسبت حیات حیوانی سے کہ ساتھ حیات انسانی کے [illegible] بعض افراد انسان کو [illegible] اوس میت کے واسطے کیا
اس خارقہ کا کیون فرمایا جواب مارنا ایک انسان کا واسطے گویا کرنے دوسرے کے اس قبیل سے ہے [illegible]
کسی وجہ سے بغیر حکم شرع کے روا نہین ہے بخلاف مارنے حیوان کے کہ بنام خدا ذبح کرنا اوسکا ایک نوع [illegible] حیات انسانی
بحکم شرع متعذر ہوئی تو ضرور انتقال واقع ہوا ساتھ اوس حیوان کے کہ عالم غیب سے مناسبت تمام رکھے [illegible] مدت حمل
اوسکی ساتھ مدت حمل انسان کے برابر ہے اسیواسطے دودھ اوسکا افضل ہے سب دودھون سے القصہ جو بنی اسرائیل نے موافق [illegible]
اپنے کے دریافت کیا کہ حکمت الہی اس امر مین یہ ہے تو گرم ہوئے اوپر بجا لانے اوسکے کے اور تلاش کرنے لگے ایسی گائے کہ بان صفت موصوف
ہو تمام شہر مین ایسی گائے نپائی مگر ایک کے یہان تھی اور قصہ اوسکا یون ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد صالح تھا اوسکا ایک بیٹا تھا [illegible]
سال اور اوس مرد صالح کے پاس حوادثات زمانے سے کچھ مال اسباب باقی نرہا تھا مگر ایک گوسالہ تھا اوسنے گوسالے کو پکڑکر بنام خدا نے
ابراہیم و اسحاق و اسماعیل و یعقوب سپرد کر کے جنگل مین چھوڑ دیا اور کہا کہ الہی مین نے اس گوسالے کو واسطے بیٹے اپنے کے سپرد تیرے
کیا یہہ امانت میری جب لڑکا بڑا ہو تو اوسے پہنچائیو پھر وہ گوسالہ صحرا مین پتے درختون کے کھاتا تھا اور پرورش پاتا تھا اور بعنایت الہی
[illegible] سے محفوظ رہتا تھا اور جو کوئی آدمی وہان آنکلتا اور قصد پکڑنیکا کرتا تو بھاگ جاتا تھا ہر چند لوگ قصد پکڑنے کا
کرتے تھے نہین پاتے تھے جب کمال تجسس کوئی کرتا تھا تو نگاہ سے مخفی ہو جاتا تھا جب یہہ لڑکا بڑا ہوا مثل باپ کے بکمال تقوی اور صلاح
آراستہ ہوا رات کو تین حصے کرتا تھا ایک حصے مین ماں کی خدمت بجا لاتا تھا ایک مین سوتا تھا ایک مین نماز پڑھتا تھا اور جب صبح ہوتی تھی
تبر اور رسن لیکر صحرا کو جاکر لکڑیان کاٹ لاکر بوقت شام بازار مین بیچکر تین حصے اوسکی قیمت کے کرتا تھا ایک حصہ خدا کی راہ مین دیتا تھا ایک
حصہ آپ کھاتا تھا ایک حصہ ماں کی نذر گذرانتا تھا اسطرح عمر اپنی صرف کرتا تھا ایکروز ماں نے اوسکو کہا کہ تیرے باپ نے ایک گوسالہ فلانے
جنگل مین بنام خدا چھوڑا تھا وہ اب بکمال جوانی پہنچا ہوگا اوسکو لاکر لکڑیان اوسی پر لادا کر بیٹے نے علامت اوسکی پوچھی کہ مبادا اور کوئی
گوسالہ مال غیر سے ہاتھ آجائے کہ حلال نہین ہے ماں نے کہا علامت اوسکی یہہ ہے کہ رنگ اوسکا صاف زرد ہے کہ اگر کوئی دور سے دیکھے
تو شعاع آفتاب [illegible] گوسالہ [illegible] کہا کہ بابا [illegible] بھی [illegible]
[illegible] دور سے دیکھے تو کیسا

بہ آواز بلند کہا کہ ای گائے بنام خالق ابراہیم و اسماعیل و اسحٰق و یعقوب رام ہو اور میرے پاس آ لڑکے نے اوس علامت کو یاد رکھکر صحرا
مین جاکر جواوسنے اوسی ڈھب سے بلایا وہ چلی آئی پھر لڑکا موافق وصیت ماںکے کہ اوسنے کہدیا تھا کہ اوسپر سوار مت ہوجیو مبادا کہ تصرف
انسانی سے منحمل ہوکر برکت اوسکی جاتی رہے اوس گائے کو کھینچکر لانے لگا گائے باذن خدا گویا ہوئی اور کہا ایجوان نیکبخت سوار
ہوکہ بہ آسانی تجھے گھر پہنچا دون یہانتک کہ راہ ایکدن کی طے ہوئی لڑکے نے کہا کہ ماں نے میری منع کیا ہے سوار ہونے کو گائے نے کہا
واہ واہ شاباش رحمت آفرین صد آفرین مین تیرا امتحان کرتی تھی اگر تو مجھپر سوار ہوتا مین گراکر بھاگ جاتی یہہ اطاعت سب
میری بسبب اسیکے ہے کہ تو مطیع اپنی ماں کا ہے اثنائے راہ مین ابلیس لعین مسافرنما اوسکے پاس آیا اور کہا ایجوان تو بہت نیکبخت
ہے اور مجھے ایک حادثہ پیش آیا ہے میری ریوڑ مین گلہ گاوان اسطرف اس پہاڑ کے چرانا تھا قضائے حاجت کیواسطے یہان آیا تھا
اب وہ ریوڑ مین ایسا اونٹھا ہے کہ اپنے گلہ گاوان تک پہنچنا بکمال دشوار ہے مجھے اپنی گائے پر سوار کرکر وہان پہنچادے وہ گائین منتخب
اس گلے مین سے تجھے اجرت مین اوسکی دونگا تیرا بھی کام ہوجاویگا اور مین بھی مراد کو پہنچونگا اوسنے کہا میری ماں نے مجھے بھی منع کیا اس پر
سوار ہونیکو تجھے کیونکر سوار کردون ابلیس نے کہا ماں کو تیری عقل نہین تو تو ہشیار ہے سمجھ تو سہی اسمین کیا ضرر ہے تیرا وہ گائے بلینگی
نفع مین اور یہہ گائے بھی کچھ خلل پذیر نہ ہوگی اوسنے کہا کچھ ہو مجھے منظور نہین ہے آخر ابلیس نے اوسکا پیچھا نہ چھوڑا ساتھ لگ گیا
ہرچند یہہ منع کرتا تھا وہ نہین مانتا تھا لاچار ہوکر اوسنے بہ آواز بلند پکارا کہ ایخدائے ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب مجھے اس
آفت سے چھڑا ایک فرشتہ حاضر ہوا شیطان مضطرب ہوکر ایک جانور کی شکل بنکر اڑ گیا گائے نے اوسکی طرف دیکھکر کہا کہ ایجوان
کچھ سمجھا تو یہہ شیطان تھا چاہتا تھا کہ کسی حیلے سے تجھپر سوار ہوکر برکت میری کھودے حق تعالی نے تجھے شر اوسکے سے بچایا القصہ وقت شام کے لڑکا
گائے کو پکڑے ہوئے اپنی ماںکے پاس آیا اور یہہ ماجرائے عجیب راہ کا اور گویا ہونے گائے کا دوبارہ عرض کیا ماں نے کہا کہ یہہ گائے ایسی
نہین ہے کہ بارکشی مین اوسے ذلیل کرین بہتر یہہ ہے کہ اوسکو بیچڈالین تاکہ وبال اوسکا ہماری گردن پر نرہے اور قیمت اوسکی سے تو
بھی فائدہ مند ہوکہ چند مدت لکڑیان لانیسے بچے جب صبح ہوئی تو لڑکا گائے کو لئے ہوئے نخاس کو چلا لیکن ماں سے پوچھ آیا تھا کہ قیمت
پر بیچون ماں نے کہا تھا کہ اندنون مین قیمت گائے کی تین دینار مین کہ قریب چودہ ماشے طلائی خالص کے ہوتے ہین لیکن یہہ گائے عجیب
ہے جو کوئی تجھ سے خریدے تو تو بغیر میرے پوچھے نہ بیچو حق سبحانہ تعالی نے واسطے تعین قیمت اوس گائے کے ایک فرشتہ بھیجا کہ اوسنے
راہ مین آملا اور کہا ایجوان اس گائے کو کس قیمت پر بیچیگا اوسنے کہا تو کیا دیگا کہا تین دینار اوسنے کہا بشرطیکہ ماں میری راضی ہو فرشتے
نے کہا یہہ شرط موقوف کر چھ دینار دونگا اوسنے کہا چھ دینار ونکے ساتھ بھی یہی شرط ہے فرشتے نے کہا بارہ دینار دونگا شرط کو
چھوڑدے اوسنے کہا اے عزیز اگر ہموزن اس گائے کے سونا دیگا تب بھی بغیر رضا ماںکے نہ بیچونگا ناحق کیون دردسر دیتا ہے فرشتے نے
کہا مین آدمی نہین ہون فرشتہ ہون واسطے امتحان تیرے آیا ہون کہ کسقدر مطیع ہے اپنی ماں کا تو اب اس گائے کو اپنی پھر لیجا بازار
مین کسی کو نہ دکھا بنی اسرائیل کو ایک واقعہ درپیش آیا ہے علاج اوسکا حضرت موسی ابن عمران نے فرمایا ہے کہ اس قسم کی گائے ذبح کرو
بنی اسرائیل تلاش کر رہے ہین سوا اس گائے کے کوئی گائے باین صفات موصوف نہین ہے اگر تجھ سے مول لین تو ہرگز اونکے ہاتھ
مت بیچیو یہانتک کہ طلا پوست مین اوسکے بھردین کہ مدت عمر تیرے کو وجہ معیشت سے فراغت ہو اور آدمی جانے کہ جو کوئی عیال اپنے
کو خدا سپرد کرتا ہے حق تعالی اسطرحسے پرورش اونکی فرماتا ہے اور جو کوئی مال اپنا امانت الہی مین چھوڑتا ہے حق سبحانہ اس وضع پر اس مال
کو نامی اور باروَر کرتا ہے غرض یہہ لڑکا گائے کو لئے ہوئے گھر آیا اور اپنی ماں سے یہہ سب ماجرا عرض کیا رفتہ رفتہ خبر اس گائے کی
شہر مین شایع ہوئی بنی اسرائیل واسطے خریداری کے دروازہ پر اوسکے ہجوم لائے اور ہرچند قیمت بڑھاتے تھے یہہ لڑکا اور ماں اوسکی
راضی نہوتی تھی یہانتک قیمت بڑھی کہ پوست اوس گائے کا بعد ذبح کے زر سے بھرکر حوالے کرین لڑکے نے اور ماں نے حضرت

موسیٰ علیہ السلام کو ضامن لکر بنی اسرائیل کے ہاتھ بیچکا تھے پس ذبح کیا انہوں نے اوسکو [illegible] وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ [illegible]
نہ تھے بنی اسرائیل کہ یہہ کام کرین یعنے نجابت تھے کہ ذبح کرین اسواسطے کہ گران قیمت بیچکا تھا جب تھی [illegible] و وسیلہ [illegible] حیل
کرتے تھے اور ڈرتے تھے کہ مبادا مقتول اپنی زندگی کے نام کسی شخص کا لیکر صاحب [illegible] قصاص لینا [illegible]
لیکن حق تعالیٰ نے بیچارا ناچار ان سے ذبح کروایا اور اگر بنی اسرائیل کہین کہ اسلاف [illegible] اعتراض [illegible]
کیا بلکہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تعیین قاتل کا [illegible] البتہ سامنے ذبح کرنے کا [illegible] کیا اور [illegible] دونوں [illegible]
راہ تعجب سے اسقدر توقف کیا اگر پہلے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام تعیین قاتل کا فرمات اسلاف ہمارے [illegible]
ہم بسبب غلط ہی بلکہ اسلاف تمھارے سرکشی سے اقرار [illegible] الٰہی ثابت [illegible] حضرت موسیٰ علیہ [illegible]
کے اطلاع اس امر غیب کی ہوا اگر ایسا نہ ہوتا تو ایکد وسرے پر تہمت خون کی [illegible] قاتل [illegible]
پس یاد کرو سر قصے کو وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا اور یاد کرو جب مار ڈالا تم نے ایک جان کو کہ نام [illegible] عامیل تھا [illegible]
تم مین سے تھا لیکن جو یہہ قتل درمیان تمھارے واقع ہوا اور تحقیق قاتل سے تقاعد کیا [illegible] ایک گناہ [illegible]
ہی کا بیچ تمھارے واقع ہوتا تھے گناہ اور دوسرا [illegible] فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا پس اختلاف کیا تم نے بیچ اس مقدمے [illegible]
تمھارے دوسرے کو ڈالا تہمت قتل مین کہ فلانا مرتکب اس کام کا ہے [illegible] تم بیچ ڈالا کے ادغام کیا
اور تدارء بمعنی تدافع ہے یعنے ایک نے طرف دوسرے کے دفع کیا اور آپ بچکر دوسرے کو بیچ ڈالا [illegible] گناہ [illegible] تہمت
ناحق آپس مین کی اور دلیل ہوئی کہ تعیین حضرت موسیٰ پر وحی آنے کا یقین کامل نہین [illegible] قاتل [illegible]
وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور اللہ نکالنے والا ہے پردہ مستور سے اوس چیز کو کہ تھے تم چھپاتے حال قاتل سے [illegible] اور
ضعف یقین اپنے سے لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہ فرمایا کہ نام قاتل بتا دین کہ مبادا تم تکذیب کرو اور قاتل قسم جھوٹی کھا جاوے
کہ مین نے نہین مارا اور مقدمے چھپے کا چھپا ہی رہے یہی عادت مستمرۂ الٰہی ہے کہ جو بندہ کسی چیز پر مداومت کرتا ہے [illegible] عمل نیک ہو
خواہ بد البتہ حق تعالیٰ اوسے لوگوں مین ظاہر فرماتا ہے بخلاف ایک دوبار کے جو تقصیر واقع ہوا اور اوسپر ندامت کرے اور اخفا مین
اوسکے کوشش کرے تو حق تعالیٰ بھی مستور رکھتا ہے اللّٰهم اغفر لنا ذنوبنا واستر لنا عيوبنا اور ایک سوال نحوی [illegible] ہوتا
ہے کہ مخرج صیغہ اسم فاعل کا ہے اور ماتکتمون مین عمل کرکر بمفعولیت نصب دیا ہے حال آنکہ یعنے ماضی ہے اسواسطے کہ اخراجات
مکتومات بنی اسرائیل کو ہزار دو ہزار برس گذرے ہین اور صحت عمل اسم فاعل کے مین اعتبار معنی استقبال شرط ہے یہان کیونکر تحقیق عمل
کا ہوگا جواب اوسکا یہہ ہے کہ اخراج مکتومات بنی اسرائیل ہر چند بہ نسبت وقت خطاب ماضی ہے لیکن بہ نسبت وقت تدافع و اختلاف
کے مستقبل ہے اور اعتبار معنی استقبال وقت [illegible] ضرور نہین ہے بہ نسبت وقت واقعہ [illegible] ہے اور یہہ جملہ معترضہ ہے
[illegible] فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ پس کہا ہم نے مار و اوس مردے کو
[illegible] قاتل کو اپنے بتاوے [illegible] کہ وہ عضو کونسا تھا [illegible] کہتے ہین [illegible]
[illegible] اور اوسکا [illegible] نام قاتل کا بتا [illegible] اس گائے کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

معین نہین ہے سارے بدن مین سے اوس گاے کے کوئی ٹکڑا اوس مقتول کو مارا اور زندہ ہوجانا قدرت کاملہ الہی ہوا اور ہوسکتا ہے کہ بعد ذبح
کے مجمع خلق کا بہت تھا کسی نے خیمہ کھینچے زبان کسی نے دم کھینچے ان ماری ہو جسکو جسکی سند پہنچی ہونے وہی لکھی۔ بالقصہ بعد مارنے کاٹے
ٹکڑے کے وہ مردہ زندہ ہوکر کھڑا ہوگیا اور حلق کی رگ سے اسکی فوارہ خون کا چھوٹتا تھا اوسنے بتایا کہ مجھے فلانے شخص نے مارا ہے
تا وارث مال کا میرے ہو حضرت موسیٰ عم نے قاتل سے اقرار کروالیا اور بعد اقرار کے قصاص لیا جب سے حکم شریعت کا یہہ ہوا کہ قاتل میراث
مقتول کی سے محروم ہے گو علاقہ پدری اور پسری اور برادری وغیرہ رکھتا ہو حدیث شریف مین وارد ہے کہ ما ورث قاتل بعد صاحب
البقرۃ باقی رہتے یہان کئی سوال جواب طلب اور وہ یہہ ہین کہ مذکور اقرار کروانیکا حضرت موسیٰ کے قاتل سے اخبار مین نہین آیا اور مقتول
کے کہنے سے قصاص نہین لیا جاتا اکثر اہل فقہ نے جواب اس سوال کا اس نوع سے دیا ہے کہ جو مقتول بعد موت کے زندہ ہوا تھا حال
برزخ اور نمونہ عذاب اخروی دیکھ آیا تھا قول اوسکا بجائے دو شاہد معتبر بلکہ زیادہ تر اس سے ہے آرے جب تک کہ مقتول نہین موا اور
حال برزخ کا معائنہ نہین کیا احتمال صدق و کذب کلام اوسکے مین ہے کہنا اوسکا تعیین قاتل مین معتبر نہین ہوتا لیکن موافق قواعد کلامیہ
کے اس جواب مین خدشہ ہے قوی اسواسطے کہ اہل کلام بحث معجزات مین تقریر کرتے ہین کہ اگر بدعاے پیغمبر مردہ زندہ ہووے اور شہادت دیوے
صدق نبوت کے یا تکذیب رسالت کے دے معتبر نہین ہے بلکہ معجزہ اس پیغمبر کا نفس احیاے میت ہے شہادت اوسکی کو موافقت دعوے
نبوت ہو یا مخالف اوسکے مین دخل نہین ہے اسواسطے کہ میت جب زندہ ہوا عقل اور شعور اور خیال اور وہم انسانی کہ معرفت مین محل
خطا ہے اوسے حاصل ہووے حکم اوسکا حکم افراد انسان کا ہے کہ شہادت اونکی کام نہین آتی اور اگر جانور یا پتھر یا درخت دعاے پیغمبر سے
نطق مین آوے اور شہادت اوپر صدق دعوی نبوت کے دے معتبر ہے اور اگر تکذیب کرے تب بھی معتبر ہے اور اثبات ہے مدعی نبوت
کے حق مین مثل اثبات مسیلمہ کذاب اور اخوان اوسکے اسواسطے کہ نطق جمادات اور حیوانات کا تصنع خیال و وہم سے نہین ہے بلکہ نطق غیبی ہے
احتمال صدق و کذب کی گنجایش نہین رکھتا پس موافق اس قاعدے کے چاہیے کہ کلام مردے کا بعد حیات کے محتمل صدق و کذب کا ہو کہ زور و تلبیس کلام
مین شیوہ انسان ہے اور کہنا اوسکا تعیین قاتل مین معتبر نہوتا جبتلک اقرار قاتل درمیان نہو پس جواب صحیح اوسکا یہہ ہے کہ جو حقتعالی نے
انکو امر فرمایا بذبح بقرہ اور کہا کہ مارنے بعض اعضا اوسکے سے مردہ زندہ ہوکر احوال قاتل بتاویگا پس حقیقت مین شہادت اوپر صدق
خبر اوس مردے کے بالخصوص بھی جناب الہی سے ثابت ہوئی لہذا اس مردے کے قول پر قصاص لینا روا ہوا بغیر حاجت اقرار قاتل کے اور اوس مردے کو
اور مردون پر قیاس نہ کیا چاہیئے کہ یہہ منصوص الصدق تھا اس خبر مین بالخصوص ولو التزاما اور یہہ بھی جب ہے کہ اقرار قاتل نے معجزہ
باہرہ دیکھکر نہ کیا ہو اور یہہ بعید ہے اور ظن غالب یہہ ہے کہ قاتل نے اقرار یا سکوت کہ قایم مقام اقرار کے ہے کیا ہو حدیث صحیح مین ہے کہ انصار
کے لڑکے زیور نقرئی پہنے ہوئے کھیلتے تھے ایک یہودی نے اوسے صحرا مین لیجا کر مارڈالا اور زیور اوسکا اتار کے لیگیا وارثون نے اوس لڑکے کے
بڑی جستجو سے اوس لڑکے کو زخمی پایا کچھ رمق جانکی باقی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے حضرت نے فرمایا کہ نام اہل محلہ کے لیکر
کہ فلانے نے تجھے مارا ہے یا فلانے نے جب نام اس یہودی کا لیا اسنے سر ہلایا آنحضرت صلعم نے اوس یہودی کو بلوا کر قصاص دلوایا اور بعضی
روایات مین آیا ہے کہ اوس یہودی نے اقرار بھی کیا پس محتمل ہے کہ اس قاتل نے بھی جس سے حضرت موسیٰ عم نے قصاص دلوایا اقرار کیا
ہوگا اور روایات مین مذکور اقرار کا اوسکے ساقط ہوگیا ہوگا اب حکم اس مسئلے کا بیچ شریعت ہماری کے دریافت کیجئے اور شریعت حضرت
موسیٰ کی بھی مطابق ہماری شریعت کے ہے اسبابمین چنانچہ توریت مقدسہ ساتھ اوسکے ناطق ہے مسئلہ اگر کوئی مردہ کسی جگہہ پڑا ہوا اور
اثر قتل اور جراحت کا اسمین پایا جاوے اور قاتل اوسکا معلوم نہو نزدیک امام اعظم علیہ الرحمہ کے اہل اس محلے کی سے یا اس دیہہ کی سے
کہ جسمین مقتول پڑا ہے اور اگر صحرا مین ہے تو گانون جو اقرب ہے اوسمین سے پچاس آدمی صالح معتبر کو قسم خدا کی کھلائی جاوے کہ ہمنے
نہین مارا ہے اس مقتول کو اور نہ قاتل اوسکے سے خبر ہے ہمین اگر قسم کھائی تو تمام اوس محلے کو یا دیہہ کو دیت لیکر چھوڑ دیا چاہیے اور

اگر قسم کھا نہیں اور انکو حبس کیا جاتا ہے تا قسم کھاویں یا قاتل کو بتلاویں [illegible]
نہیں رہنے کی ایسا واقعہ جو واقع ہوتا تو بندا جوئی جاوےگی اور [illegible]
محلے سے یا اس دیہہ سے ہو یا اس نوع کا ظن غالب ہو کہ [illegible]
ہوئی پھر متفرق ہوئی اور ایک کو کشتہ چھوڑ گئے [illegible]
مقتول کو چاہیے کہ تعیین کرے ایک کا نام اور اس جماعت پچاس سے قسم کھاوے [illegible]
دیت دلوائی جاوے قصاص نہیں اور امام مالکؒ اور امام احمد حنبلؒ [illegible]
امام المطرزی الفقہ حق تعالیٰ نے بعد فرمانے ذبح بقرہ کے اور مارنے اعضاے [illegible]
قاتل کو اور پھر مردہ ہو کر گر پڑے اور جیسے جتایا بنی اسرائیل کو فرمایا کَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى [illegible]
اور پھر تمھارے زندہ کیا اور کلام اوسکا تم نے سنا ایسے ہی جلاویگا اللہ تعالیٰ مردوں کو [illegible]
سے بلکہ واسطے محض اقامت عدل اور اجراے قصاص کے اسواسطے کہ یہاں بھی سوا اس اعضاے بقرہ [illegible]
سبب واقع نہیں ہوا اور ظاہر ہے کہ مس میت بمیت سبب حیات نہیں ہے [illegible]
بغیر اوسکے حاصل نہ تھی ارادہ الٰہی متعلق ہوا اوسپر کہ مردہ کو زندہ فرمایا [illegible] قاتل کا [illegible] قصاص [illegible]
قاتل کو عوض اوسکے حکم قتل کا فرمایا اور یہہ معنی آخر تھین واسطے اقامت عدل [illegible]
کے ہے وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ اور دکھاتا ہے تم کو حق تعالیٰ نشانیاں قدرت اور حکمت [illegible]
کرنے مردے کے تو تم سمجھو اور اندیشہ کرو یہہ خطاب اونھیں ہے جو مجلس احیاے عامیل مین حاضر تھے یا زمانہ آنحضرت مین جو [illegible]
کرتے تھے سمجھ لیجیے کہ اس قصہ کی آیات مین چند چیزین کار آمدنی مین اول یہہ کہ مارنا اعضاے میت کا اور اعضاے میت کے سبب حیات
کا ہوا تو بالیقین معلوم ہوا کہ مؤثر ایجاد عالم مین وہی ذات مسبب کی ہے نہ اسباب دوسرے یہہ کہ جب کوئی [illegible]
یا اوپر خاندان اپنے کے نازل کرے پس طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ تقدیم ذبح اور قربانی کی اور صدقات [illegible]
وصول مطلب ہو تیسری یہہ کہ سخت گیری اپنی طرف سے موجب سخت گیری کے ہے جانب خدا سے اور مسارعت امتثال اوامر الٰہی مین
فی الفور موجب سہولت اور آسانی ہے چوتھی یہہ کہ یتیموں کو حق تعالیٰ مورد لطف اپنے کا کرتا ہے [illegible] مراعات
حال یتیمان اور حفاظت اموال کی اونکے کا خلائق پر لازم ہے پانچوین یہہ کہ جو کوئی عیال اپنے اوپر خدا کے چھوڑے اور مال اپنا
حفظ الٰہی مین سپرد کرے حق تعالیٰ ایسا نفع پر نفع اوسے بخشتا ہے چھٹی یہہ کہ خدمت والدین کی موجب نزول رحمت اور برکت الٰہی کی ہے
ساتوین یہہ کہ جو چیز اللہ کی راہ مین دے اور طمع ثواب کا رکھے وہ گران قیمت اور عمدہ ہو جیسے اونھون نے یہہ گاے ذبح کی
اسیواسطے آیا ہے کہ قربانی لاغر اور عیب دار نہو آٹھوین یہہ کہ جو کوئی انشاء اللہ کہکر کام کریگا اپنے مقصود کو پہنچیگا جیسے بنی اسرائیل ہم
آغوش مطلب ہوئے نوین یہہ کہ جسوقت کچھ مشکل بڑی پیش آوے اور حل ہونا اوسکا دشوار ہو تو قربانی لے حق سبحانہ حل فرماوےگا
دسوین سرزنش کافرون گوسالہ پرستوں کی کہ جسکو یہہ معبود اپنا جانکر پوجتے ہین وہ لائق ذبح کے ہے نہ قابل پرستش کے گیارھوین یہہ کہ
دعا باپ کی بیٹے کے حق مین مقبول ہوتی ہے جیسے بیان ہوئی باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب وہ یہہ ہین کہ ذکر مارنے عامیل کا
کہ سر قصہ تھا مقدم اوپر ذبح بقرہ کے کیون نہ فرمایا جواب لطیف اوسکا تفسیر یا تین مین کہا ہے تا الٹ سے نکال لاوا ور سوا اسکے اور مفسرین
نے جو لکھا ہے وہ یہہ ہے کہ اگر یون ہی کرتے تو ایک قصہ ہوتا اور غرض جو اس سے منظور تھی حاصل نہوتی اسواسطے کہ غرض بیان اس
قصہ سے اس مقام مین بیان ہے کہ اسلاف تمھارے یعنی بنی اسرائیل کے حضرت موسیٰ کو تبلیغ حکم مین احکام الٰہی سے کہ وجہ حکمت

اونکی فہم ناقص ہیں اونکے نہیں آتی تھی بہت استہزا کی کرتے تھے اور پھر امتثال میں اس امر مقدس کے مبادرت اور سرعت نہیں کرتے
تھے بلکہ بار بار مجبوری اختیار کرتے تھے اور یہہ دلالت کرتا ہے اوپر اوسکے کہ وحی الٰہی واقع نہ تھی دوسری یہہ کہ تم اس مرتبے میں ضیع
افعال ہو کہ اسلاف تمہارے اوس زمانہ میں قتل نفس محرمہ کر کر ایک دوسرے پہ متہم کرتے تھے اور کتمان اوس واقعہ میں کوشش کرتے تھے حالانکہ
وحی نازل ہوتی تھی اور پیغمبر اولوالعزم درمیان اونکے موجود تھے پس تفریق اس قصے کی اوپر دو غرض کے موافق ترتیب کے ضرور نہو تی اگر
اسے اشتباہ کہ تفریق قصے سے واقع ہوتا ہے یہہ ہے کہ کوئی بسبب ان دو واقعہ کے ایک قصہ کو دو سمجھے اور غلطی میں پڑے سے علاج اسکا
یہہ ہے کہ ضمیر بعضہا کی راجع طرف بقرہ کے ہے گو بالتصریح باتحاد قصہ فرمائی ہے اللہ اعلم باسرار کلامہ یہاں سمجھ لیجئے کہ قاتل عمداً اور خطاءً
دونوں میں محروم ہے میراث مقتول سے باجماع اور اختلاف اوسمیں ہے کہ اگر قاتل اوپر حق کے ہو اور مقتول ناحق پر تو بھی حرمان میراث
سے متحقق ہے یا نہیں امام اعظم رح فرماتے ہیں کہ اگر عادل باغی کو مارے یا دافع صائل کو یعنے حملہ کرنے والیکو قتل کرے محروم میراث سے نہیں
ہوتا اور امام شافعی رح کہتے ہیں کہ اس صورتمیں بھی محروم میراث سے ہوتا ہے سمجھ لیجئے کہ قصہ بقرہ کا اوپر جمیع مہمات دینیہ کے دلالت کرتا
ہے پس یہہ قصہ گویا خلاصہ تمام قرآن شریف کا ہے علی الخصوص خلاصہ مطالب سورۂ بقرہ کا ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ مہم اعظم دینی
اثبات وجود صانع ہے اور وہ اوس قصے سے اوس طریق سے مستفاد ہوتا ہے کہ زندہ ہونا اوس کشتے کا اپنی ذات سے نہ تھا والا ہر
کشتہ زندہ ہو جاوے اور نہ اعضائے بقرہ مارنے سے تھا الا ہر سبب اس عمل سے حی جاوے پس نہ تھا مگر بمحض قدرت الٰہی اور نہ
ساتھ اس سبب کے بلکہ نزدیک اس سبب کے ہمیں سے قدرت حق تعالیٰ کی ثابت ہوتی ہے بلکہ حکمت اوسکی ہے اسواسطے کہ زندہ کرنا
اس مردے کا آگاہ فرماتا ہے اوپر اوسکے کہ دل مردہ کو بھی ساتھ ذبح نفس امارہ کے کیا چاہئے دوسری مہم اثبات نبوت کی ہے اور یہہ مہم
اس قصے سے صریح ثابت ہوتی ہے اسواسطے کہ یہہ قصہ معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا اور جب نبوت حضرت موسیٰ کی ثابت ہوئی نبوت
جمیع انبیائے متقدمین کی اور متاخرین کی ثابت ہوگئی کیونکہ تمام انبیا دو حال سے خالی نہیں یا مصدق حضرت موسیٰ کے ہیں یا مصدق اور مصدق
مصدق صادق کے دونوں صادق ہوتے ہیں اور ضمن اثبات نبوت میں بیچ اس قصے کے اشارہ ہے نہایت مفید طرف اوسکے کہ اطاعت
انبیا کی بے تفتیش وجہ حکم اوپر لوگوں کے واجب ہے تا مؤنت کم ہو اور فضیحت واقع نہو مانند گوسالہ پرستان اتتخذنا ہزوا کے تیسری مہم استقامت
کی ہے اور یہہ مطلب اس قصے سے بایں نوع مستفاد ہوتا ہے کہ قاتل نے اوس مقتول کو طلب دنیا کی تھی ذلیل ہوا پس معلوم ہوا کہ
طلب دنیا ذلت ہے اور طلب ماسوی اللہ پس چوتھی مہم مجاہدہ ہے اور یہہ قصہ دال ہے اوپر مجاہدے کے اور شرائط اوسکے کے مثلاً
چاہئے کہ مجاہدہ ساتھ قتل نفس امارہ کے زمان پیری میں ہو اسواسطے کہ جب ہوائے نفسانی قوی اور جوارح کی رگ و ریشے میں دور کر استحکام
پذیر ہو جاوے تو قلع اوسکا بہت دشوار ہے علے الخصوص وقت ضعف اور ساقط قوی میں کہ ضعیف سے درخت قوی نہیں اکھڑ سکتا اور نہ
زمانہ مستی جوانی اور عنفوان شباب میں بھی ہو اسواسطے کہ عقل اسوقت کم اور بے تجربہ ہوتی ہے طاقت مقاومت ہوا کی نہیں رکھتی غالب
کہیں بھی مغلوب ہوا ہے اور شرائط مجاہدہ سے صفرت کے صلاح بھی ہے کہ تشر الناظرین شان اوسکی ہے اور سلامت رہنا بھی ہے مصرف
رہنے اعمال دنیوی سے مثل زراعت اور تجارت کے باوجود صحت استعداد اور بیداغ ہونا جوہر روح کا اور علی ہذا القیاس پانچویں مہم
معاد ہے اور یہہ مہم بھی صراحۃً اس قصے سے ثابت ہوتی ہے اسواسطے کہ حیات گئی ہوئی بدن سے قتیل کے پھر آئی اور یہی پانچوں مہمیں ہیں
کہ خلاصہ مطالب میں اس سورہ کے اور باقی امور مہمات مقدمات ان امور پنجگانہ کے ہیں ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پھر سخت
ہوگئے دل تمہارے اے یہود دیکھنے کے پیچھے یعنے بعد زندہ کرنے عامیل کے فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً پس وہ دل کہ تمہارے ہیں
مانند پتھروں کے ہیں یا زیادہ تر سختی میں پتھر سے بھی ہیں وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ اور تحقیق بعضے پتھروں میں سے البتہ وہ
ہیں کہ پھٹ نکلتے ہیں اونمیں سے نہریں وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ اور تحقیق بعضی انہیں پتھروں میں سے البتہ وہ ہے

کہ پھٹ جاتا ہے بہن خطاب اس بہت بات وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ [illegible]
گرپڑتا ہے ڈرسے اللہ کے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ [illegible]
کے مثل بھی نہیں کہ کبھی چشم سے ایک آنسو بھی نہ بہا [illegible]
خشیت ہو پتھر سے بھی دل سخت ہے [illegible] سوال یعنی ثابت ہے اول [illegible]
اور ڈر کے ہے موصوف کیا ہے اور شک نہیں ہے [illegible]
پس کیونکر وصف خشیت کا ان میں ثابت ہو [illegible] اہل سنت و جماعت [illegible]
مجرد یہی کہ تعبیر اس سے ساتھ ملکوت کل شی کے آیت فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء [illegible]
بھی اور مشاعر اور ادراک ہے اور صلوٰۃ و تسبیح جمادات کی اور حیوان کی [illegible] آیت [illegible] الم تر ان اللہ یسبح [illegible]
اور وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ [illegible]
تدبیر کا بدن میں اور کے نہیں ہے [illegible]
توسط روح حیوانی کے تصرف کرتے ہیں [illegible]
جسم سے سرزد ہوتے ہیں اور بسبب تعلق [illegible]
ارواح کے ابدان میں اپنے دائمی ہونے اسی سبب شہادت دینگے [illegible]
سے محجوب ہونگے اور یہاں دنیا میں جو گاہ گاہ ہر لوان ظاہر ہوتے ہیں اسی سبب سے [illegible]
اجابت امرامتثال حکم کیا ہے چنانچہ اکثر احادیث میں وارد ہے صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
اوس پتھر کو کہ مکہ میں قبل بعثت کے مجھے سلام کرتا تھا چنانچہ جابر بن سمرہ نے روایت کی ہے اور گویا ہونا [illegible] ثابت
ہے کہ صحیحین میں موجود ہے اور ایسے ہی صحیحین میں بروایت متعددہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور
علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین کوہ حرا پر تشریف رکھتے تھے پتھر اوس پہاڑ کے [illegible] آنحضرت نے [illegible]
اور فرمایا کہ باادب ہو کہ پشت پر تیرے نہیں ہے مگر پیغمبر اور صدیق اور شہید [illegible] حضرت کے پہاڑ ساکن ہو گیا اور آواز
کرنا ستون حنانہ کا بسبب مفارقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسقدر مشہور ہے کہ حاجت بیان کی نہیں [illegible] اور جب
آنحضرت نے بغل میں لیا تو سکونت اوسکی دلالت اوپر شعور اور حیات اوسکے کرتی ہے اور آیت لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ
لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اصرح آیات ہے اس باب میں دوسری یہ کہ اگر مراد اس آیت سے [illegible]
ہے تاج اسباب کے کہ اوامر الٰہی پتھر بجالاتے ہیں اور ڈرتے ہیں اور تم نہیں بجالاتے اور نہیں ڈرتے [illegible] الہامات
جبلیہ و مقتضیات طبعیہ میں تو انسان [illegible] اشجار احجار اور اوامر و نواہی شرعیہ کا اور تکلیفات دینیہ کا قبول کرنا احجار [illegible]
اشجار سے کہاں ثابت ہوا ہے کہ سبب الزام کا ہو اور بسبب نہ قبول کرنے اوسکے ان کا [illegible] کیا جائے جواب اوسکا
یہ ہے کہ الہامات جبلیہ کے قبول کرنے میں ہرچند احجار اور فجار سنگدل شریک ہیں لیکن کمال احجار وغیرہ میں اسی قدر کافی ہے [illegible] اوسکا
[illegible] جمادی ہے اور فجار سنگدل کو اسقدر قبول کرنا کچھ نہیں ہے اسواسطے کہ کمال انسان کا قبول احکام تکلیفیہ ہے کہ بواسطہ رسل کے
پہنچے ہیں پس اپنے حد کمال کو پہنچتے ہیں [illegible] لائق اوسکے ہے کرتے ہیں اور فجار سنگدل حد کمال اپنے کو نہیں پہنچے
[illegible] لائق اوسکے [illegible] سخت تر ہوئے اور یہ مثل اوسکی ہے کہ کہتے ہیں [illegible] بستان
[illegible] اس موسم کا ہے

تیسری یہہ کہ بیچ مقام مقاصد غلو کیفار سنگدل کے اور احجار کے تین قسم پتھر ذکر یاد فرمایا حالانکہ ذکر ایک قسم پتھر کا بھی بیان کافی تھا وجہ اس
اطناب کی کیا ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ ذکر تین قسم پتھر کے بیچ اشارہ ہے طرف سلوک اہل معرفت کے کہ نزدیک اہل سلوک قلب کے تین مرتبے
ہیں اول قلب ہے کہ جو نور الٰہی میں مستغرق ہو کر نابود ہو گیا اوس سے نہر معرفت کی جوش مارتی ہیں اور دلہائے مسترشدان متعطشان
کو سرسبز و شاداب کرکے حیات تازہ عطا کرتی ہیں یہہ قلب اہل اللہ کا اور سابقین کا ہے دوسرا قلب ہے کہ دریائے علم سے سیر ہو کر
باعث نفع خلائق کا ہوا یہہ قلب علمائے راسخین کا ہے تیسرا قلب ہے کہ بانقیاد و استسلام اور اطاعت موصوف ہے یہہ قلب زہاد و
عباد کا ہے اور ادنی احوال پتھر کا یہہ ہے کہ ہبوط من خشیۃ اللہ کرے یعنے انقیاد کرے حکم طبعی کو کہ حق تعالیٰ نے اوپر اوسکے حاکم کیا
ہے اور وہ میل بمرکز ہے علی الاستقامت اور جب اس حد سے ترقی کرتا ہے تو پانیکو راہ دیتا ہے اور مسام تنگ بسبب شگافت جوہر
اوسکے اوس میں پیدا ہوتے ہیں اوس راہ سے ترشح آب ہوتا ہے اور جب اس حد سے بھی ترقی کرتا ہے قوت اوسکی اور استحالہ ہوا کی
ساتھ پانی کے اوس میں حادث ہوتی ہے اور منشا انہار ہوتا ہے چوتھا قلب ہے غیر متاثر کہ بجہت کمال تمرد و تجبر کے بخوف و خشیت
یا ملین و رفق ساتھ قبول کرنے فیض علم کے موصوف نہیں ہوتا اور تن باطاعت نہیں دیتا یہہ قلب کفار فجار کا ہے اور کوئی چیز جواہر محسوسہ سے
ساتھ اس قلب کے مشابہت نہیں رکھتی حدیث میں وارد ہے کہ جو حق تعالیٰ نے مجھے ہدایت اور علم سے دیا ہے مشابہ باران بسیار کے ہے
کہ زمین پر برسے پس بعض قطعہ زمین کا تھا پاک و پاکیزہ و نرم پانی نے نگاہ و گیاہ بہت اگایا سبب نفع عام ہوا دوسرے قطعہ نے کہ
سخت اور نشیب تھا پانی اپنے میں جمع کر کر نگاہ رکھا اوس سے بھی نفع مالی ہوا آدمیونکو کہ پانی پیا اور کھیتونکو پانی دیا مواشی کو سیر کیا تیسرا
قطعہ کہ ہموار تھا نہ آب اوسنے پیا نہ جمع کیا کہ کسی کے کام آتا پینے کے یا گیاہ اگتی یہی مثال ہے کہ بعض نے ہدایت پیغمبر کی قبول کی اور علم
پڑھا پڑھایا اور بعضے کچھ منتفع ہوئے اوس سے اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ تین قسم میں پتھر کے اشارہ ہے طرف اوسکے کہ حکم غیب نے احجار
میں ظہور کیا ہے پس ان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار اشارہ ہے اس پتھر کی طرف کہ ضرب موسیٰ علیہ السلام سے منبع عیون اثنا عشر
ہوا تھا اور ان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء سے اشارہ طرف اس پتھر کے ہے کہ اوسنے سد سیل عرم کیا تھا بحکم الٰہی پھٹ گیا اور سیل کے
پانی کا راہ کھول دیا تا ملک سبا کو خراب کرے اور وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ سے اشارہ ہے طرف سنگ سجیل کے کہ جو آسمان
سے بحکم الٰہی گرا اور قوم لوط کو زیر و زبر کیا تھا چوتھی یہہ کہ کلمہ او کا واسطے شک کے ہے اور کلام علام الغیوب میں جائے شک نہیں ہے بلکہ واسطے
تخییر کے ہے یعنے سامع احوال اونکے میں مخیر ہے بنظر اصل قساوت میں اونکے کر کر دلونکو اونکے تشبیہ پتھر سے دی یا مرتبہ قساوت میں اون کے
خوب غور کر کر دلونکو اونکی قساوت میں زیادہ پتھر سے جانے اور تشبیہ کو چھوڑ دے اور عنان کلام کو طرف وادی ترجیح کے معطوف کرے
اور اگر کوئی کہے کہ تخییر انشاآت میں ہوتی ہے اخبارات میں نہیں ہوتی تو کہتے ہیں ہم کہ ہر انشا کو یک خبر ضمنی لازم ہے چنانچہ ہر خبر کو انشا بھی لاحق
ہے کبھی بلغا باقتضائے مقام نظر اوپر حال اس لازم ضمنی کے فرماکر مراعات ان اعتبارات کی کہ لائق استعمال کے ہیں کرتے ہیں پانچویں یہہ ہے
کہ اشد قسوۃ کیون کہا حالانکہ بنا اسم تفضیل کی ممکن ہے کہ اقسی کہتے اسی جگہہ بات لفظ اشد کے اور اکثر او زید کی استعانت چاہتے ہیں جہان بنا
افعل التفضیل کی ممکن نہیں ہوتی چنانچہ الوان اور عیوب میں جواب اسکا یہہ ہے کہ دلالت اقسی کی اوپر زیادت قساوت کے دلالت اجمالی ہے
اور دلالت اشد قسوۃ کی دلالت تفصیلی ہے اس مقام پر دلالت تفصیلی واسطے بیان شناعت حال اونکے کے منظور ہوئی اور علاوہ اوسکے
مدلول میں اقسی کے اور اشد قسوۃ کے فرق ہے دقیق اور وہ یہہ ہے کہ اقسی اوپر افراط قسوہ کے دلالت کرتا ہے خواہ بحیثیت کمیت ہو خواہ
بحیثیت کیفیت اور اشد قسوۃ خاص اوپر افراط کیفیت کے دلالت کرتا ہے اور یہان منظور افادہ اسی کا ہے اور یہان سے معلوم کر لیجیے کہ
جب افادہ افراط کیفیت فعل منظور ہو اکثر او اشد کہا چاہیے اور جب افادہ افراط کمیت [illegible] افعل تفضیل
لازم ہے اور دونون سے کہ محتمل افراط کیفی اور کمی ہے مقام استعمال [illegible]

خیانتون کو ہمین سے خیانت فتح الیہ [illegible] اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا [illegible]
دلایل ایسا قائم کرے جانتے ہیں وہ ایسی گفتار [illegible]
تمھارے زمانہ میں تمھاری ولیکن یہ اور نہ نصیحت ہمارے وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ [illegible]
ہین کہ سنو پیغمبر تمہارا مبعوث ہوا تھا یَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ [illegible]
پھر بدل ڈالتے تھے اسی کلام الہی کو [illegible]
ان تفعلوا هذه الاشياء فافعلوا وان شئتم ان لا تفعلوا فلا باس [illegible]
طاقت ہو تو نہ کرو کچھ باک نہین وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ جانتے [illegible]
یہود آپ سے پہلے ہین [illegible] اسلام کرکے آنے لگے [illegible]
ہی وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جب ملتے ہین یہود ان لوگون [illegible]
لائے ہم وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ اور جب اکیلے ہوتے ہین بعض [illegible]
اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ کہتے ہین وہ [illegible]
تمھارے کتاب تمھاری مین ایک روایت ہے [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اصحاب [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو توریت مین لکھی تھی کہدیتے تھے [illegible]
علیہ وسلم کی کہتے ہو اصحاب کو لِيُحَاجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ جو جھگڑین [illegible] کے نزدیک [illegible] قیامت کو
یہان سے معلوم ہوا کہ حق سمجھتے تھے اور جان بوجھ کر متابعت نہین کرتے تھے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے [illegible]
کی یعنے کہدیتے ہو تم یہہ نہین سمجھتے کہ بھید کی بات دشمنون سے نہین کہا کرتے اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ کیا نہین جانتے [illegible] اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا
يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہین یہود عداوت رسول خدا کی اور اصحاب کی [illegible]
پیغمبر کی اور اصحاب اونکے کی وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ اور بعضے انہین سے اَن پڑھے اَن لکھے ہین کہ لکھنا پڑھنا نہین جانتے [illegible] نسبت
کی ہی یعنے منسوب طرف ام کے جیسا آدمی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہی کہ کچھ نہین سمجھتا ایسے ہی ہیں لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ نہین
جانتے توارت کو اور نہین پہچانتے کہ اسمین کیا لکھا ہے اِلَّآ اَمَانِيَّ مگر آرزوئین جو موافق ہواے نفسانی اونکے [illegible]
علماؤن نے اونکے اپنے دل سے بنا بنا کر کہدئے ہین کہ بہشت تمھارے واسطے ہے اور باپ دادا تمھارے تمھین بخشوا لینگے وَاِنْ هُمْ اِلَّا
يَظُنُّوْنَ اور نہین وہ مگر گمان کرتے ہین یقین نہین رکھتے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ پس وائے ہے واسطے اونکے واسطے
عذاب اور اندوہ کہ لکھتے ہین کتاب اپنے دل سے بنا بنا کر ساتھ ہاتھون اپنے کے ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ پھر کہتے ہین یہہ
نزدیک سے اللہ کے ہے اور یہہ کیون کرتے ہین لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا تو کہ لیوین بدلے اس کلام محرف، لیے بنائے ہوئے کے
بدلے تھوڑا لکھا ہے کہ علماے یہود واسطے اخذ رشوت کے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ توارت مین لکھی ہے مرد نیکو وجہ موکند م
گون میانہ چشم میانہ قد تغیر کرکے اپنی طرف سے لکھکر لوگون کو دکھاتے ہین کہ پیغمبر آخر الزمان ہوگا دراز قد ازرق چشم سفید پوست سبز مو اور
یہہ صفت دجال کی ہے غرض عوام کو بہکاتے ہین کہ یہہ وہ پیغمبر موعود نہین ہے فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ پس وائے ہے اونکو واسطے
[illegible] تغیر کرکے [illegible] وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ [illegible] دوسری بار [illegible] رشوت [illegible] بعضون نے
[illegible] وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً اور کہتے
[illegible] ہرون ساہے

ہزار برس کے ہیں کہ عمر تمام دنیا کی ہے یا چالیس روز کہ ہماری قوم نے گوسالہ پرستی کی تھی قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰہِ عَهْدًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا لیا ہے تمنے نزدیک اللہ کے قول کہ یقین زیادہ اس سے کہ کہتے ہو عذاب نکریگا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰہُ عَهْدَهٗٓ پس ہرگز نہ خلاف کریگا اللہ تعالیٰ قول اپنا اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یا کہتے ہو تم اوپر اللہ کے جو نہیں جانتے ہو اور افترا کرتے ہو اوپر اوسکے جو نہیں جانتے ہو بَلٰی نہ ایسا ہے جیسا کہتے ہو بلکہ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ جو کوئی کماوے برائی کہ احکام الٰہی سے ناخوش ہو خلاف اوسکے عمل میں لاوے گھیرا اوسکو گناہ اوسکے نے یہانتک کہ کفر پر مرا فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ پس یہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہیں وہ بیچ اوسکے ہمیشہ ہونگے لفظ من کا مفرد ہے اور معنے جمع کے ہیں پس لفظ کسبت اور احاطت کا اور ضمیر بہ اور خطیئتہ کی مفرد لانے واسطے رعایت لفظی کے اور لفظ اولئک اور خالدون کا جمع لانے واسطے رعایت معنوی کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جو لوگ ایمان لائے ساتھ خدا کے اور جو کچھ خدا کی طرف سے آیا اوسپر اور کام کئے اچھے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ یہہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہیں اور مستحق اوسکے ہیں وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ ہونگے وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ اور یاد کر جب لیا ہمنے توراۃ میں قول بنی اسرائیل کا اور کہا ہم نے نہ عبادت کرو تم مگر اللہ کو کہ قابل پرستش کے وہی ہے وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ اور قرابت والوں سے اور یتیموں سے اور فقیروں سے سمجھیے کہ ذی القربیٰ کو مفرد لائے اور یتمیٰ اور مساکین کو جمع اسمیں ایک نکتہ وہ یہہ ہے کہ سب افراد ذی القربیٰ کی محبت تناسب کے مثل ایک ہی کے ہیں بخلاف یتمیٰ اور مساکین کے کہ اونمیں یہہ بات نہیں پائی جاتی وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا اور کہو تم لوگوں سے بات بھلائی کی وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قایم رکھو نماز کو باشرائط وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو تم زکوٰۃ کہ جسطرح سے مامور ہو ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ پھر پھر گئے تم بعد اوس حکم کے اور توڑا عہد اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ مگر تھوڑے تم میں سے اس قول و قرار پر رہے لکھا ہے کہ بعض اسلاف اونکے شریعت توراۃ پر استقامت رکھتے تھے وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور حال یہہ ہے کہ تم منہہ پھیرنے والے ہو توراۃ سے کہ متضمن متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ اور یاد کر جب لیا ہم نے عہد تمہارا کہ مت بہاؤ لہو اقربا اور ہم دینوں اپنے کا وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اور نہ نکالو ہم مذہبوں اپنوں کو گھروں اپنے سے ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ پھر اقرار کیا تم نے یعنے قبول کیا اور تم ای یہود مدینے کے گواہ ہو کہ آبا تمہارے نے یہہ عہد کیا ہے ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ پھر تم وہی گروہ ہو کہ عہد توڑا ہے مار ڈالتے ہو آپس میں ہونکو وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ میں سے گھروں اونکے سے تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ مددگاری کرتے ہو اوپر اوس قوم کے کہ تم سے مغلوب ہوتی ہے ساتھ گناہ کے اور تعدی کے سمجھیے کہ یہہ دونوں آیتیں مانند مصرعین کے موزون بہ بحر رمل مسدس مقصور ہیں متحد القافیہ واقع ہیں ثم اقررتم وانتم تشہدون ثم انتم ہؤلاء تقتلون اور یہہ وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کے گویا کہ ایک مطلع بے تکلیف بنا ہوا ایسا نادر بے بہا ہے کہ ہر مصرع جسکا مطلع آفتاب موزونیت کا جلا افزا ہے بلاغت اوسکی ہوش ربائے بلغا اور فصاحت اوسکی متحیر ساز فصحا ہے سچ ہے کہ کلام الملوک ملوک الکلام اگر تمام جہان کے شعرا جمع ہوکر چاہیں کہ ایک مصرع مقابل اسکے درستی اور چستی فصاحت بلاغت میں کہیں ممکن نہیں اور اسیطرح اور بہت آیات ہیں کہ موزون بوزن عروضی ہیں لیکن شعر اونکو نکہا چاہیے اسواسطے کہ شعر اصطلاح شعرا میں اوسے کہتے ہیں کہ جسمیں تین چیزیں ہوں ایک تو موزون ہو ساتھ وزن ایک بحر کے بحور ہژدہ سے کہ طویل مدید بسیط وافر کامل ہزج رجز رمل سریع منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث متقارب متدارک قریب جدید مشاکل ہیں اول کے پانچ مخصوص تازی ہیں اور آخر کے تینوں مخصوص فارسی میں سو یہہ تو اس کلام فصاحت نظام میں موجود ہے دوسری یہہ کہ قافیہ ہو اور قافیہ کا اصل تو ایک حرف ہے جسے

روی کہتے ہین اور آٹھ اسکے توابع ہین چار [illegible] اوہ [illegible] تجنیس [illegible]
مزید نا یہ سو یہ بھی ہمین پایا جاتا ہے [illegible] بیان [illegible]
جنیر کی طرف ایسی جناب اعلیٰ کے [illegible] جرات کرتی ہے [illegible] شعر نہین کہتے [illegible]
مذکور ہوا دوسری کلام منثور ہے اور یہ بھی تین قسم ہے [illegible] قافیہ [illegible]
رکھے وزن نرکھے اور عاری وہ ہے کہ اندونون سے ہو عاری یہ تینون اقسام کلام ملک العلام [illegible] صنایع بدیع
لفظی معنوی جو ہین سخن سنجان نکتہ رس نے موافق استعداد [illegible] آیات [illegible]
بیان بھی واسطے مشتاقون اس فن کے لکھی جاتی ہین اور لاکھون [illegible] بیان کلام کی قسم [illegible] بلاغت [illegible]
رنگینی ہین کہ علما اونکے نے مساس نہین کیا اوسے اقسام صنایع صنعت ترصیع [illegible] معانی [illegible]
اس کلام مرصع سے کہ جس مین جواہر سخن کے خانہ بخانہ اس ڈھب [illegible] مساوی الوزن [illegible]
التوافی واقع ہوا ہو چنانچہ اس آیت مین ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم صنعت تجنیس [illegible] عبارت ہے آنے دو لفظون
متجانس کے بیچ کلام کے بشرطیکہ ایک حرف ایک کلمہ مین زائد ہو جیسے اس آیت شریف مین والتفت الساق بالساق الی ربک یومئذ المساق
صنعت تجنیس خط عبارت ہے آنے دو لفظونکے سے کلام مین کہ کتابت مین موافق ہون اور تلفظ مین [illegible] اس آیت مین وهم
یحسبون انهم یحسنون صنعا صنعت اشتقاق عبارت جمع کرنے ان کلمات کی ہے کہ حروف [illegible] متجانس
ہون جیسے اس آیت مین فروح وریحان وجنة نعیم صنعت سجع متوازن عبارت ہے لانے ان الفاظون [illegible] نظر
کے موافق ہو وزن مین اور قافیہ ردیف نہ رکھے جیسے اس آیت مین واتینٰهما الکتاب المستبین وهدینٰهما الصراط المستقیم صنعت
مقلوب مستوی عبارت ہے ایسے کلام سے کہ سیدھا اور الٹا مساوی پڑھا جاوے اور یہ [illegible] اقسام مقلوب ہے جیسے اس آیت مین ربک
فکبر اور کل فی فلک صنعت اعنات عبارت ہے لزوم مالا یلزم سے کہ بعضے الفاظ واسطے آرایش سخن کے [illegible] کے لائے جاوین
جیسے اس آیت مین فاما الیتیم فلا تقهر واما السائل فلا تنهر صنعت سجع مطرف عبارت ہے واقع ہونے الفاظون کے سے مقابل کر
متفق ہون [illegible] اور مختلف ہون وزن اور [illegible] حروف مین جیسے اس آیت مین مالکم لا ترجون لله وقارا وقد خلقکم اطوارا
صنعت [illegible] شبہ الاشتقاق عبارت ہے لانے دو لفظونکے سے کہ [illegible] ایک دوسرے سے [illegible] مشتق ہونا متوہم ہو
جیسے اس آیت مین فنادیٰ فی الظلمٰت ان لا اله الا انت سبحٰنک انی کنت من الظّٰلمین صنعت عکس عبارت ہے لانے
ایسے الفاظون کے سے بیچ کلام کے کہ جزو مقدم [illegible] مؤخر اور جزو مؤخر مقدم واقع ہو جیسے اس آیت مین تولج الیل فی النهار وتولج
النهار فی الیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی اور اسے صنعت تبدیل بھی کہتے ہین صنعت ارصاد عبارت ہے لانے
ایسے الفاظ کے سے پہلے قافیہ کے کہ [illegible] سامع قافیہ ثانی معلوم کر جاوے جیسے اس آیت مین ما کان الله لیظلمهم ولکن کانوا انفسهم
یظلمون [illegible] عبارت ہے [illegible] ثبات مطلوب [illegible] جیسے اس آیت مین لو کان فیهما الهة الا
الله لفسدتا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ففی الجنۃ خالدین فیہا ما دامت السمٰوات والارض الا ماشاء ربك عطاء غیر مجذوذ التفات عبارت ہے تغیر کلام سے خواہ خطاب سے طرف غیبت کے ہو خواہ غیبت سے طرف خطاب کے ہو خواہ طرف تکلم کے اسطور پر اکثر کلام اللہ میں وارد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ التفات یہہ ہے کہ ایک معنی بیان کر کر پھیر لو بعد مثل دعا تمام کر کے التفات کیا جاوے چنانچہ اس آیۃ میں قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا خبر منظور کیا گیا تھا اور تحریر کیا تو اب بیان کیجئے اسکو کہ مقصود بالذات ہے وہ کیا ہے یہہ ہے کہ لکھا ہے کہ مدینہ منورہ میں یہود کے دو قبیلے تھے ایک قریظہ دوسرا بنی نضیر کہ آپسمین مقابلہ کیا کرتے تھے اور قبل ہجرت کے دو قبیلے مشرکون کے بھی تھے ایک اوس دوسرا خزرج بنی قریظہ نے ساتھ اوس کے اور بنی نضیر نے ساتھ خزرج کے اتفاق کیا اور ہر فرقہ یہود کا ساتھ معاونت حلیف اپنے کے دوسرے سے قتال کرتا تھا اور بعد غلبہ کے اوسکی خرابی مین کوشش کرتا آخر معاملہ یہانتک پہنچا کہ مغلوب کو جلاوطن کرتے تھے اور کوئی جو اسیر ہوتا تھا تو اوسکو باتفاق فدیہ دیتے تھے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْھُمْ اور اگر آتے ہیں تمہارے پاس قیدی ان سے کر بنی اسرائیل بدلا دے چھوڑاتے ہو انکو مثلاً اگر کوئی بنو قریظہ سے بیچ ہاتھ خزرج کے اسیر ہوتا تھا تو بنی نضیر اوسکو خرید کر کر آزاد کرتے تھے اور اگر بنی نضیر سے ہاتھ مین اوس کے گرفتار ہوتا تو بنو قریظہ اوسے زر دیکر خلاص کرا دیتے تھے وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ یہہ آیت تعلق ساتھ آیت ماقبل کے رکھتی ہے یعنے قوم اپنی کو اونکے گھروں سے باہر کرتے ہو اور حال یہہ ہے کہ یہہ بات حرام کی گئی ہے اوپر تمہارے بحکم میثاق اِخْرَاجُھُمْ نکالدینا اونکا یعنے ہمدیہو نکا اور جب اخراج حرام ہوا تو مارنا اور مدد کرنا مرنے پر بطریق اولی حرام ہوا اور ان چیزونکو جو تمنے صرف عمل مین لاتے ہو اس معلوم ہوا کہ عمل کرتے ہو بعضے میثاق الٰہی پر اور نقض کرتے ہو بعضے مواثیق کا اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ آیا پس ایمان لاتے ہو تم ساتھ بعضی کتاب کے یعنے بعضے بعضے احکام توریت پر کہ فدیہ اسیران ہے اور کفر کرتے ہو ساتھ بعضے کے کہ قتل اور اخراج ہے فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا پس نہین سزا اوسکی جو کرے یہہ عہدشکنی اور نافرمانی تم مین سے یہود مگر رسوائی خواری بیچ زندگانی دنیا کے کہ قتل بنی قریظہ کا ہے اور اجلا بنی النضیر کا وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ اور دن قیامت کے پھیرے جاوینگے طرف سخت عذاب کے کہ دوزخ ہے اور ایک علامات شدت اوسکے سے یہہ ہے کہ دوام ہوگا وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور خدا غافل نہین ہے اوس چیز سے کہ عہدشکنی کرتے ہین امام خص بصیغۂ مخاطب پڑھتے ہین یعنے نہین ہے اللہ بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم اے یہود مخاطب یہود ہین یا خطاب عام ہے اور اسواسطے قیامت مین سخت ترین عذاب مین گرفتار ہونگے کہ اونھون نے کچھ چیز اپنی خاطر منافع آخرت کی نہین چھوڑے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ یہہ لوگ وہ ہین جنھونے بے عقلی سے مول لیا ہے زندگانی ناپایدار دنیا کی کو بدلے آخرت کے کہ نعمات اوسکے پایدار ہین فَلَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ پس نہ ہلکا کیا جاویگا اونسے عذاب نہ دنیا مین کہ جزیہ اونسے کم ہو اور نہ آخرت مین کہ آتش دوزخ سے نکلین وَلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ اور نہ وہ مدد دیے جاوینگے نہ دنیا مین کوئی اونسے دفع آفات کریگا نہ آخرت مین تخفیف عقوبات اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص بعضے احکام شریعت کے کہ موافق طبع اور عادت اوسکے کے واقع ہوئے ہون اونکو قبول کرے اور بجا لاوے اور بعضے کہ مخالف طبع اور عادت اوسکے ہون اونکے قبول مین قصور کرے تو یہہ ہوا فقط اور یہہ عمل کچھ کام نہین آتا مثلاً کوئی شخص ہے کہ شراب کو واسطے مزاج اپنے کے مضر دیکھتا ہے یا مخالف وضع خاندان اپنے کے پاکر ترک کرتا ہے اور زنا پنہان پنہان عمل مین لاتا ہے پس ترک شراب اوسکے حق مین موجب ثواب نہین ہے اسواسطے کہ جہت اتباع شریعت واقع نہین ہوا آرے اگر باقتضائے طبع اور رسم کے اتباع شریعت کرے لیکن دوسری جانب سے ہے مخالف ظاہر کے عمل مین نہ لاوے تو البتہ بیچ اصلاح رسم کے خاندان نخشے اسی واسطے علما کو اس قسم کی عبادات قاطعین خلاف ہے بعضے کہتے ہین ۝ حرجی کہ رخت ما بحریم فناکشد بہتر ز طاعتی کہ بعجب و ریا کشد + اور بعضے کہتے ہین کہ طاعت بار یا بہتر گناہ بے توبہ سے ہے اور محاکمہ بین الفریقین یہہ ہے کہ درباب



تہذیب و اصلاح نفس لناد با نادت و جالت جہالطاعت [illegible]

باعجب و یا بہتر لناد سے ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ [illegible]

توراۃ اور پیچھے لائے ہم بعد حضرت موسیٰ کے تمیمہ الکتاب کرا [illegible]

پیدا ہوئے کہ مثل اونکا توراۃ پر تھا مثل یوشع اور شمعون اور ایوب اور داؤد اور سلیمان اور الیاس [illegible]

یہہ سب شریعت موسوی پر تھے مقصود بھیجنا نکے سے جاری [illegible]

اسرائیل ہیں مانند علمائے بانیین او رمجددان دین متین کے [illegible]

علی راس کل مائة من یجدد لها دینها سمجھیئے کہ ایک [illegible]

تعوی ہے باعتبار اعداد کے ویسا ہی مراتب قرب الٰہی ہیں [illegible] درجات الصالحین [illegible]

او رمجددوا نکے یہی طور زمانہ ارسال انبیا سے جاتا تھا کہ بعد ہر [illegible]

پسندیدہ اور رہا ہیں انبیا تبع اونکے شریعت کے ہوئے تھے واسطے [illegible]

کہ خاتم النبیین ہیں ختم ہو گئی نبوت اور نزول وحی حق تعالیٰ سے [illegible] باطن بانوار حقیقت محمدی پیدا

کر کر مروج ظاہر شریعت نبویہ کے اور باطن طریقہ مصطفویہ کے [illegible] مجدد الف ثانی کو موجود

ہیں لایا او رجمیع درجات ولایات اور کمالات [illegible] دین متین [illegible]

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ [illegible]

کا تھا معجزے روشن جیسے غیب کی باتیں کہنا اور مردونکو جلانا یہہ بھی [illegible] معجزات [illegible]

نہیں رکھتے تھے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اسواسطے ہمارے اسلاف کو اونکی نبوتمیں اشتباہ پڑا تھا غلط فہمی سے [illegible]

حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بعد ان پیغمبروں کے معجزات قاہرہ بھی ہمنے عیسیٰ کو دکھائے تب بھی تم ایمان نہ لائے وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور قوت

دی ہمنے عیسیٰ علیہ السلام کو ساتھ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام ہیں لکھا ہے کہ جبرئیل ایام طفولیت سے [illegible] اور شیطان

سے نگاہ میں رکھتے تھے تا آنکہ چہارم آسمان پر لے گئے اور جبرئیل علیہ السلام کو روح اسواسطے کہا کہ یہہ وحی لاتے تھے اور وحی سبب حیات

دین ہے جیسے روح سبب حیات جسم اور زندگانی بدن ہے ایسی ہی وحی موجب قیام دین ہے اور اضافت اوسکی طرف قدس کے

ایسی ہے جیسی اضافت حاتم الجود میں حاتم کی طرف جود کے اور بعضے کہتے ہیں کہ روح القدس سے مراد اسم اعظم ہے کہ اسی کے سبب

احیائے اموات کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ انجیل ہے کہ تازگی دل اور زندگی جان اوس سے ملتی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ وجود جان

پاک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کی مراد ہے کہ استواری تن کی اونکا اسی سے تھی اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ

اسْتَكْبَرْتُمْ آیا پس جب یہہ ہماری طرف سے آیا تھا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں چاہتے جی تمہارے تکبر کیا تمنے یعنے

تعظیم نہ کی اور گردن اونکے فرمانپر نہ رکھی فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ پس ایک گروہ کو جھٹلا دیا تمنے اونمیں پیغمبروں سے مانند آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کے وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو تم مانند زکریا و یحییٰ علیہما السلام کے سوال کذبتم

بصیغہ ماضی لائے اور تقتلون مضارع سبب کیا ہے جواب تقتلون ابھی یہاں گویا بصیغہ متکلم ہے بصیغہ ماضی واسطے استحضار صورت شنیعہ

قتل پیغمبران صیغہ مضارع کا لائے ہیں اور کذبتم بصیغہ ماضی کہا ہے اسواسطے کہ تکذیب ایک امر تھا کہ رفت و گذشت ہوا اور تقتلون از

[illegible] حال ذکر کیا ہے کہ [illegible] قتل [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سعی کرتے تھے حدیث

[illegible]

درد گلا اور خناق کا ہوتا ہے تا آنکہ اس زمانہ میں پاتا ہوں میں کہ اکثر اوسکے سے رگ جان میری کٹ گئی ہو گئی پس حقیقت میں وفات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اونھیں کے قتل سے واقع ہوئی یہہ نہج ارشاد کہ اس آیت میں مسلوک ہوا ہے طرف بلاغت کے کہ
عمل میں آئی ہے گویا ارشاد فرمایا ہے حق تعالی نے کہ وصف رسالت نزدیک تمہارے مقتضی ایک کا ہے ان دو چیز سے تکذیب یا
قتل اور یہہ نہایت جہالت ہے کہ ساتھ بہترین مخلوقات کے بدترین معاملات کرو وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ اور کہا یہود نے کہ دل
ہمارے غلاف میں ہیں یعنے چھپے ہوئے فہم سے اور باز رکھے ہوئے قبول قول محمدؐ سے ہیں غرض اون کی یہہ تھی کہ آنحضرتؐ یہہ
باتیں سنکر نا امید ہوں ایمان لانے اونکے سے ساتھ قرآن کے اور متابعت اپنی کے یا یہہ معنی ملحوظ تھی انھیں کہ دل ہمارے غلاف ہیں
علوم ہیں پند نصیحت اور دنگی سے مستغنی ہیں حق تعالی رد سخن اونکا فرماتا ہے یعنے ایسا نہیں ہے جیسا یہہ کہتے ہیں بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ
بِكُفْرِهِمْ بلکہ لعنت کی اللہ نے بسبب کفر اونکے کے یعنے نظر لطف اور رحمت کی اپنی اونپر سے اوٹھالی اور راندہ درگاہ کیا حق تعالی نے
فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ پس تھوڑے ایمان لاتے ہیں مانند ابن سلام اور اصحاب اوسکے کے اگر کوئی کہے کہ لعنہم اللہ سے تو سب ملعون
اور مطرود معلوم ہوتے ہیں پھر تھوڑے ایمان لاتے ہیں اسکی کیا معنی کہتے ہیں ہم قلت کنایت عدم سے ہے یا لعنہم اللہ سے لعنت اکثر
مراد ہے امام احمد نے ساتھ سند صحیح کے ابو سعید خدری کا سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار قسم دل
ہے دل صاف کہ اسمین چراغ روشن ہے اور دل ہے غلاف میں چھپا ہوا اوسپر ڈورا بندھا ہوا اور دل ہے معکوس منکوس اور دل ہے
دو رنگ ایک صفحہ اوسکا سفید دوسرا صفحہ اوسکا سیاہ دل صاف دل مومن کا ہے اور چراغ درخشندہ اسمین نور ایمان ہے اور دل غلاف
میں دل کافر کا ہے اور دل منکوس دل منافق کا ہے کہ بعد معرفت کے انکار کیا ہے اور دل دو رنگ وہ دل ہے کہ جسمیں ایمان اور
نفاق دونوں جمع ہیں وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور جب آئی اونکے پاس کتاب یعنے قرآن شریف نزدیک خدا کے سے
مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنیوالی واسطے اوس کتاب توراۃ کے کہ ساتھ اونکے ہے بیچ توحید اور نبوت اور حشر کے اور جو کچھ کہ اصول دین
میں او نہیں اونھوں نے قبول نہ کیا اور ایمان نہ لائے وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور تھے پہلے اس سے یعنے قبل نزول
نزول قرآن شریف کے بیچ وقت عاجزی کے فتح مانگتے ساتھ قرآن کے اور ساتھ اوس شخص کے کہ جسپر قرآن اوترے اوپر اونکے جو کافر ہوئے
مشرکان عرب سے لکھا ہے کہ جب کفار عرب قصد یہود کے ہلاک کا کرتے تھے اور یہہ زندگی سے بتنگ آتے تھے تو ہاتھ اوٹھا کر دعا کرتے تھے
کہ الٰہی نصرت چاہتے ہیں ہم تجھسے بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبی آخر الزمان ہے ابو نعیم اور بیہقی اور حاکم نے باسناد صحیح اور طرق متعددہ سے
روایت کی ہے کہ یہود مدینے کے اور یہود خیبر کے جب ساتھ بت پرستان عرب کے فرقۂ بنی اسد اور بنی غطفان اور جہینہ اور عذرہ سے
جنگ کرتے تھے اور مغلوب ہو کر شکست کھاتے تھے تو ناچار ہو کر دانشمندوں اور کتاب خوانوں اپنوں سے رجوع کرتے تھے وہ بہت تفحص
کر کے یہہ دعا اونکو بتا دیتے تھے کہ اللهم ربنا انا نسئلك بحق احمد النبي الامي الذي وعدتنا ان تخرجه لنا في اخر الزمان و
بكتابك الذي تنزل عليه آخر ما تنزل ان تنصرنا على اعدائنا اس دعا کے پڑھنے سے وہ فتح یاب ہوتے تھے اور یہہ سب محدثین
مذکورین اور امام احمد اور طبرانی سلمہ بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ لڑکپن میں ہمارے محلے میں کہ محلۂ بنی عبد الاشہل کا تھا ایک یہودی
سکونت رکھتا تھا ایکدن اپنے گھر سے نکل آیا اور مجلس بنی عبد الاشہل میں کھڑا ہو کر بآواز بلند کہنے لگا کہ اے اہل شرک بت پرستو تم نہیں
جانتے کہ بعد موت کے کیا ہوگا ہم سب نے کہا کہ بتا کیا ہوگا کہا کہ آدمی بعد موت کے زندہ ہونگے اور بہشت اور دوزخ نمودار ہونگے
اور حساب اور اعمال اور میزان متحقق ہونگے اور ہر ایک کو موافق اعمال اپنے کے جزا دی جاویگی کہا ہم نے یہہ کیا حرف عجب کہتا ہے تو کہا
اوسنے قسم بخدا کہ اگر مجھے اس آگ کے عوض میں یہاں تنور کلان میں بند کریں اور وہاں کی آتش سے نجات دیں یہی آرزو میری ہے کہا
ہم نے دلیل پیشگوئی تیرے کی کیا ہے کہا دلیل اس کلام کی یہ ہے کہ ایک پیغمبر ہے کہ عنقریب طرف مکے اور یمن کے آویگا جو میں کہتا ہوں

توریت ثابت کرتی تھی اور اس بھول رہی تھی [illegible] حرف [illegible]
وقت اوس پیغمبر کا پایا اوسکا سلسلہ [illegible]
میں تشریف لائے تو سب مشرف بایمان ہونگے [illegible]
ہوتی تھے یاد نہیں رکھتا ہو کہ بہت کیا گیا تھا تو سب لیا [illegible] ایمان [illegible]
ہی کہ یہود کو قبل آنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے اتر نے [illegible] دونون کا علوم [illegible]
معرفت اور شناخت اوسکے کہا جاتا فَلَمَّا جَآءَهُم مَّا عَرَفُوا پس جب آیا اونکے پاس جو پہچانا تھا اونھون نے كَفَرُوا بِهِ [illegible]
ساتھ اوسکے کیونکہ اونکے گمان میں تھا کہ پیغمبر بنی اسرائیل سے ہوگا آپ بنی اسماعیل سے ہوئے فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ پس لعنت
ہی اللہ کی اوپر اون کافرونکے کہ بددعا والے مستحق لعنت کے ہوتے ہیں [illegible] میں لکھا ہی کہ [illegible]
واقع ہوا ہی کفر ان کا سبب ہوا انکی لعنت کے دعا کا لیکن [illegible] اون کافرونکے بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ بری
ہی وہ چیز جو مول لیتے ہیں یہ بدلے اوس چیز کے جانون اپنی کو [illegible]
بَغْيًا عوض لینے بری ہی کہ اونھون نے بیچا ہی ساتھ اوسکے نفسون اپنے کو اور [illegible] أَن يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ یہہ کہ کافر
ہوئے ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ اتارا ہی اللہ نے یعنے قرآن شریف بَغْيًا حسد سے [illegible] أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن
يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ یہہ کہ اتارے خدا فضل اپنے سے وحی اور کتاب اوپر جس کے [illegible] فَبَاءُوا
بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ پس پھر آئے یہود ساتھ غضب خدا کے کہ انکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا کیا اور [illegible] عیسی علیہ السلام
کا اور انجیل کا کیا تھا تفسیر حسینی میں لکھا ہی کہ غضب جو تھا وہ علی کا ہی اور تحریف توریت کے ہی اور جو غضب [illegible]
ایمان پیغمبر ونکے ہی اور ہو سکتا ہی کہ غضب علی غضب سے کثرت مراد ہو وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ اور واسطے کافرون کے عذاب
ذلیل کرنیوالا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ کافرونکو عذاب ذلیل کرنیوالا ہوگا اور مومنون کو محض واسطے پاک کرنے [illegible] ہوگا نہ
واسطے اہانت اور تذلیل کے بدلیل قولہ تعالی وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ پس عذاب مومنون گنا ہگار ونکو [illegible]
جیسا پدر مشفق ساتھ پسر کے کرتا ہی واسطے منفعت اوسکی کے یا مثل ختنہ اور حجامت اور دلک حمام کے کہ واسطے پاک کرنے میل اور چرک
کے عمل میں آوے وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ اور جسوقت کہا جاتا ہی یہود ونکو ایمان لاؤ ساتھ اوس چیز کے کہ اتارا ہی
اللہ نے انجیل اور قرآن سے قَالُوا نُؤْمِنُ کہتے ہیں ایمان لاوینگے ہم بِمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی اوپر ہمارے یعنی
توریت وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ اور کفر کرتے ہیں ساتھ اوس چیز کے جو سوا اوسکے ہی وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ حق ہی یعنے انجیل اور قرآن
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنیوالا اوسکو جو ساتھ اونکے ہی یعنے توریت اس مقام سے کفر یہود کا نکلتا ہی اسواسطے کہ جنے ساتھ ایک
چیز کے کفر کیا تو دوسری چیز جو موافق اوسکے ہی اوس سے بھی کفر لازم آگیا قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنبِيَاءَ اللَّهِ مِن قَبْلُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں اونکے کہ وہ کہتے ہیں ہم توریت پر ایمان رکھتے ہیں پس کیون مار ڈالتے تھے تم پیغمبر اللہ کے پہلے
اگر تھے تم ایمان رکھنے والے توریت پر وَلَقَدْ جَاءَكُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ اور البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس موسی ساتھ دلیلون کے
[illegible] ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ [illegible] موسی علیہ السلام طور پر لئے وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ اور ہو تم ظلم کرنیوالے
[illegible] اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا اور اٹھایا ہم نے اوپر تمہارے پہاڑ
[illegible] خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ [illegible] وَاسْمَعُوا [illegible]
[illegible] سَمِعْنَا [illegible] وَعَصَيْنَا [illegible] سمعنا بالقال [illegible]

عصینا بالحال تھا کان سے سنا دل سے عصیان کیا یا انکے آباء نے سمعنا کہا انھوں نے عصینا کہا یا بنی اسرائیل تو بہت تھے بعضوں نے سمعنا
کہا بعضوں نے عصینا یہہ دو قول دو ز مانوں میں کہے ایکوقت میں سمعنا کہا دوسرے وقت میں عصینا وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ
بِكُفْرِهِمْ اور پلائی گئی بیچ دلوں اونکے کے محبت بچھڑے کی بسبب کفر اونکے پلانا ایک چیز کا دوسر میں کنایہ ہے کمال تداخل سے اور
نہایت آمیزش سے قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بُری ہے وہ چیز جو حکم کرتا ہے تمکو ساتھ اوسکے
ایمان تمہارا یعنے کفر ساتھ قرآن کے اور نبی آخر الزمان کے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتھ خدا کے کہ جو کوئی مومن ہوگا ایمان
اوسکا تعلیم کفر کی نہیں کریگا اور سکوا ور یہود باوجود اس روسیاہی کے کہتے تھے کہ بہشت سوا ہمارے کسیکو نہ ملیگی قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ
الْاٰخِرَةُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جواب اس دعوے کے اگر ہے تمہارے زعم میں تمہارے واسطے گھر آخرت کا اور نعمت بہشت کی عِنْدَ
اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ نزدیک اللہ کے خالص سوا لوگوں کے فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ پس آرزو کرو موت کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
اگر ہو تم سچے اس دعوے میں کہ بہشت تمہارے واسطے ہے اور کوئی وہان نہ جائیگا سمجھ لیجئے کہ آرزو موت کی علامت اشتیاق لقا ہے
جو کوئی ہوس مرنیکی کرے وہ مشتاق خدا ہے ۵ کوئی اسکی تلاش میں اگر جائے + تو پہلے یہہ چاہیئے کہ مرجائے وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا
اور ہرگز نہ آرزو کرینگے وہ یہود موت کی کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اوسکے جو آگے بھیجا ہے ہاتھوں اونکے نے یعنی قتل انبیا اور تحریف
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ ستم کرنیوالوں کے اور جھوٹھ بولنے والوں کے وَلَتَجِدَنَّهُمْ
اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ اور البتہ پاویگا تو اے محبوب میرے یہود کو بہت حرص والا لوگوں سے اوپر زندگانی کے وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا
اور ان لوگوں سے جو شریک لاتے ہیں یعنے کفار عرب کے اور اصح یہہ ہے کہ اسجگہہ مراد مشرک مجوسی ہیں کہ وہ بہت ہی زندگانی کو دوست رکھتے
تھے یہاں مبالغہ ہے متاخرین کے نزدیک درمیان حیوٰۃ اور اشرکوا کے لیکن وقف حیوٰۃ پر اولیٰ ہے يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ
دوست رکھتا ہے ایک اُن کا یعنے گبروں کا کاش عمر دیا جاوے ہزار برس کی وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ اور نہیں وہ
چھوڑانیوالا اوسکو عذاب سے کہ عمر دیا جاوے یعنے طول عمر اوسکی دافع عذاب نہیں وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہیں یہود
اور مجوس اور سوا اُنکے لکھا ہے کہ بعضے یہود کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب جبرئیل ہیں اور وہی وحی لاتے ہیں اُنسے ہمیں ایسی دشمنی ہے
کہ ہماری قوم پر بہت مصیبتیں اونکے ہاتھ سے پہنچی ہیں اور آبا و اجداد ہمارے پر بلا اور عذاب اترا ہے اگر جبرئیل علیہ السلام کی جگہہ میکائیل ہوتے
اور وہی وحی لاتے تو ہم ابوالقاسم پر ایمان لاتے حق تعالیٰ نے فرمایا قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی ہو دشمن
واسطے جبرئیل علیہ السلام کے اور یہہ نام ہے عبرانی یا سریانی اور معنے اسکے عبد اللہ کے ہیں اور امین خزائن وحی ہے اور پڑھا گیا ہے یہہ بہت
طرح سے جبرئیل بوزن قندیل اور جبرئیل بحذف یا اور جبرئل بحذف ہمزہ اور جبرئیل بوزن قندیل اور جبرال ساتھ لام مشددہ کے اور جبرائیل بوزن
جبراعیل اور جبرائل بوزن جبراعل اور یہہ لفظ غیر منصرف ہے بسبب معرفہ اور عجمہ ہونیکے اور من اول من کان میں جو ہے شرطیہ ہے اور
جواب شرط کا محذوف ہے من کان عدو الجبریل فانہ عادی من لا یلیق ان یعادی یعنے جو کوئی دشمن ہو واسطے جبرئیل کے دشمنی کی اسنے
ایسے سے کہ نہیں لائق ہے جسسے دشمنی کرنا فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ پس تحقیق اوسنے اتارا ہے قرآن اوپر دل تیرے کے بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ حکم
اللہ کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ درانحالیکہ قرآن سچا کرنیوالا ہے اس چیز کو جو آگے اوسکے ہے یعنے توریت اور زبور وَهُدًى وَّبُشْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور قرآن راہ دکھاتا ہے ساتھ حق کے اور خوشخبری دینیوالا ہے واسطے ایمان والوں کے ساتھ نجات اور درجات کے فانہ نزلہ
سے یہاں تک یہہ جملہ معترضہ درمیان میں واقع ہے اور انہ کی ضمیر جبرئیل کی طرف اور نزلہ کی قرآن کی طرف پھرتی ہے اور مصدقا لما بین یدیہ
حال ہے ضمیر نزلہ کی سے سوال اگر کوئی کہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور ہوئے یہہ بات کہنے کے علی قلبی کیوں نہ کہا جواب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مامور ہیں ساتھ ذکر جملہ شرطیہ کے من کان عدوا لجبریل ہے اور دلیل اوپر شرطیہ کے یہہ ہے فانہ نزلہ علی قلبک

مؤمنین تک سبب نزول مین اس آیت کے یہہ ہوا ہین یہود ایک دن ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ... مدینہ مین تشریف لائے
عبد اللہ ابن صوریا کہ عالم یہود تھا آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہا مین پوچھتا ہون آپ سے جواب دیجئے ایک توریت کے سونے کا احوال
پوچھا آپنے فرمایا تنام عینی ولا ینام قلبی میری آنکھین سوتی ہین میرا دل نہین سوتا دوسرے پوچھا کہ فرزند ماں کے شبیہ ہوتا ہے یا باپ کی
آپنے فرمایا کہ ان دونون مین سے جسکا نطفہ غالب اور سابق ہو اوسکی شبیہ ہوتا ہے تیسرے پوچھا کہ طعام بہشتیون کا پہلا کیا چیز ہوگی آپنے فرمایا کہ
جگر ماہی کہ زیر زمین ہے بہشتیون کا طعام نخستین ہے چوتھے پوچھا حضرت یعقوب نے اپنے اوپر کونسا طعام حرام کیا آپنے فرمایا کہ حضرت
یعقوب علیہ السلام جو مریض ہوئے تو شدت مرض مین انھون نے نذر کی حق تعالی کی کہ اگر مین اس مرض سے شفا پاؤن تو جو کھانا کہ مجھے
بہت مرغوب ہے اسکو ترک کرون اور اپنے پر حرام ٹھہراؤن سب سے زیادہ مرغوب ... اونٹ کا گوشت اور ... ابن صوریا
نے موافق توراۃ کے جواب پائے پھر پوچھا کہ تمپر فرشتہ کونسا آتا ہے وحی لیکر آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ابن صوریا نے کہا جبرئیل دشمن
ہمارا ہے اگر وحی تمپر میکائیل لاتا تو ہم ایمان لاتے اور عداوت جبرئیل کی اس نے کئی سبب بیان کئے ایک تو یہہ کہ توریت درمیان ہمارے
تھی جبرئیل نے خبر ہماری کو دی دوسری حضرت موسی علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ ایک شخص بخت نصر نام بیت المقدس کو خراب کریگا ہمنے ایک
مرد قوی تن کو واسطے قتل اسکے بھیجا کہ ڈھونڈ کر اوسکو مار ڈالے جب اس مرد نے ایک لڑکی ضعیف کو بخت نصر نام بابل مین پایا چاہا کہ مار
ڈالون جبرئیل نے آکر کہا کہ اگر یہہ وہی بخت نصر ہے جسکے ہاتھ مین خدا تعالی نے تمھاری ہلاکت لکھی ہے تو اوسکو تم مار نہ سکوگے اور
اگر یہہ اور ہے تو کسواسطے ناحق اوسے مارتے ہو اوس شخص نے یہہ سنکر قتل اوسکا موقوف کیا اور خرابی بیت المقدس کیواسطے اوسے
چھوڑ دیا چنانچہ کشاف مین بھی یہہ دو سبب عداوت کے لکھے ہین کہ یہود کو جبرئیل کے ساتھ تھی پھر جبرئیل ہمارے حال سے مطلع ہو کر جس
جگہ سکہ جاتا ہے ہماری خبر پہنچاتا ہے پس یہہ آیت عبد اللہ ابن صوریا کی شان مین نازل ہوئی اور حق تعالی نے حال اس شخص کا دشمن
جبرئیل ہو بیان فرمایا اور بعضون نے کہا ہے کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو یہود کی کہا ازراہ نصیحت کہ تم کیون نہین
ہمارے پیغمبر پر ایمان لاتے اونھون نے کہا کہ تمھارے پیغمبر پر جبرئیل اترتے ہین اور اونکے ہمسے دشمنی ہے اگر میکائیل وحی لاتے تو ہم ایمان
لاتے اسواسطے کہ میکائیل فرشتہ رحمت کا ہے ارزانی تندرستی لاتا ہے اور جبرئیل علیہ السلام فرشتہ عذاب کا ہے سختی اور بلا لاتا ہے لہذا
جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی ہے ہماری اور میکائیل علیہ السلام سے دوستی حق تعالی نے اونکے حق مین یہہ آیت نازل کی اور روایت
یہہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی کبھی یہود سے ملاقات کرتے تھے تو کہ معلوم کرین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین یہہ کیا کلمات
کہتے ہین ایکروز انھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تمھین دوست رکھتے ہین آپنے فرمایا مین بھی تمھاری دوستی ہی کے سبب سے
یہان آتا ہون یہہ نہین کہ فضائل پیغمبر کے تمھاری کتاب مین دیکھنے آتا ہون انھون نے کہا جبرئیل سے ہمسے دشمنی ہے قدیمی اور جبرئیل ہمکو
میکائیل سے اور میکائیل کو جبرئیل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ازراہ نصیحت اونھین کہا کہ جو کوئی دشمن جبرئیل کا ہے دشمن میکائیل
کا ہے اور جو کوئی دشمن میکائیل کا ہے دشمن جبرئیل کا ہے اور جو کوئی دشمن ملائکہ کا ہے دشمن خدا کا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے یہہ آیت قبل آپکے آنیکے نازل ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطریق معجزہ فرمایا
کہ لقد وافقک ربک یا عمر حضرت عمر نے کہا کہ اسکے بعد مین نے اپنے آپ کو دین الٰہی مین اصلب حجر سے دیکھا یعنے زیادہ تر مضبوط
اور ... [illegible] ... اور جو کوئی ہے دشمن واسطے اللہ کے ... اور فرشتون ...
... [illegible] ... اور جبرئیل کا اور میکائیل کا ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شرف کے ہی فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ پس تحقیق اللہ دشمن ہی واسطے کافرونکے کہ دشمن ملائکہ کے اور پیغمبرونکے ہین وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ
اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ اور تحقیق اتارین ہم نے طرف تیرے نشانیان ظاہر یعنے قرآن اور معجزات وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ اور نہین
کفر کرتے ساتھ اوسکے مگر بدکار اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ کیا جب کبھی یہود باندھتے ہین
عہد توڑ ڈالتا ہی اوسکو ایک فرقہ اونمین سے بلکہ اکثر اونکے نہین ایمان لاتے توراة پر وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَهُمْ اور جب آتا ہی اونکے پاس رسول نزدیک اللہ کے سے سچا کرنیوالا واسطے اوسکے جو ساتھ اونکے ہی یعنے توراة نَبَذَ فَرِيْقٌ
مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ پھینک دیتا ہی ایک فرقہ انمین سے جو دئی گئی ہی کتاب توراة كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ کتاب اللہ
کو یعنے توراة کو یا قرآن کو پیچھے پیٹھ اپنی کے كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ گویا کہ وہ علما یہود کے پھینکنے والے کتاب کے نہین جانتے کہ قرآن کلام
الٰہی ہی اور محمد رسول خدا ہین وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ اور پیروی کرتے ہین یہود اس چیز کی کہ پڑھتے
تھے شیاطین بیچ وقت بادشاہی سلیمان علیہ السلام کے اور قصہ اوسکا یون ہی کہ زمانہ مین حضرت سلیمان علیہ السلام کے شیاطین نزدیک
آسمان کے جاکر باتین فرشتون کی سنکر جادوگرونسے کہتے تھے وہ جادوگر اون باتونکو اپنی سحر کی کتاب مین لکھکر لوگون جاہلونکو دکھاتے تھے
کہ سلیمان علیہ السلام کا یہی علم ہی کہ جسکے سبب سے جہان مسخر ہی حضرت سلیمانؑ نے سنکر اوس کتاب کو منگوا کر اپنے تخت کے نیچے دفن کردیا
بعد انتقال حضرت سلیمان علیہ السلام کے جو شیاطین کہ اس بھید سے واقف تھے اونھون نے لوگونکو پھر گمراہ کیا یہہ کہکر کہ سلیمانؑ علم سحر کا
رکھتے تھے اسیواسطے جہان اونکے تابع تھا اور وہ کتاب اونکے روبرو تخت کے نیچے سے دفن کی ہوئی نکالدی کہ دیکھ لو اسمین سحر کی باتین
لکھی ہین پھر یہود نسبت سحر کی حضرت سلیمان علیہ السلام کیطرف کرتے تھے حق تعالی نے اونکے ردِ قول مین یہہ آیت نازل کی وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ
اور ہرگز نہین کفر کیا سلیمان علیہ السلام نے اور کافر نہین ہوا اور یہہ عمل ناشایستہ اور کار ناپسندیدہ اوس سے نہین سرزد ہوا وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ اور لیکن شیاطین نے اوسکے زمانہ کے کفر کیا کہ سکھاتے تھے لوگونکو جادو سمجھ لیجئے کہ سحر اظہار امور عجیبہ ہی اور
حکم مین اوسکے اختلاف ہی اگر قول فعل موجب ارتداد کے ہین تو ساحر مرتد ہوتا ہی اور نہین تو بسبب نزعہ کے فاسق مقرر ہی امام زاہدی
نے تفسیر مین لکھا ہی کہ اگر ساحر دعوی تقلب اعیان اور تغیر صور کا کرے جیسے انسانسے بکرا بنادیا اور کچھ کہ خاصہ الوہیت ہی یا قول فعل معجزات
کے مین دم مارے جیسے ہوا پر اوڑے یا ایک مہینے کی راہ ایکرات مین چلے کہ خصائص انبیا ہین کافر ہوتا ہی اور جو کوئی اس دعوے مین
تصدیق کرے وہ بھی کافر ہوتا ہی اور اگر کوئی کہے کہ اولیا سے بھی تو ایسی کرامتین منقول ہین تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ وہ ان فعلونکو اپنی
طرف نسبت نہین کرتے بلکہ نسبت فاعل حقیقی کہ اللہ ہی اوسی کی طرف کرتے ہین اگر فاعل اپنے ہی آپکو کہین تو دعوی خالقیت کا ہوجاوے
کہ کفر ہی تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی کہ افعال خارقہ عادات خواہ شبیہ معجزات پیغمبران ہون خواہ جنس دیگر سب بارادہ الٰہی صادر ہوتے ہین
ایسے افعال اگر اولیا سے ہوتے ہین تو وہ بقدرت خدا کہتے ہین یا بتاثیر اسماء خدا اسمین شرک لازم نہین آتا اور ساحرونسے جو وہ صادر
ہوتے ہین تو وہ نسبت بغیر خدا ارواح خبیثہ سے اور خواص منترونکے سے اور اسماء اصنام سے کرتے ہین اور اون منترونکو اور پلیتون
کے نامونکو پڑھ پڑھ کر ان اعمال کو اپنے قابو مین لاتے ہین اور انھین سے درخواست کرتے ہین پس شرک صریح ہی موجب کفر کا ہوتا ہی
وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اور دوسرے یہود نے متابعت کی اوس چیز کی جو اتاری گئی سحر سے اوپر دو
فرشتونکے بیچ شہر بابل کے کہ نام ان فرشتونکا ہاروت ماروت ہی اور وجہ سحر اتارنے کی اوپر اونکے یہہ تھی کہ اس زمانہ مین ساحر دعوا
نبوت کا کرتے تھے حق تعالی نے اون کی حکومت کے وقت مین قبل اونکی معصیت کے یہہ علم سحر کا اونکے اوپر بھیجا اور بعضے کہتے ہین کہ الہام
سے اونکو کیفیت اوسکی معلوم ہوئی تاکہ زیر کونکو تعلیم کرین کہ وہ کیفیت سحر سے مطلع ہوکر معارضہ مدعیان نبوت سے کرین یہان ایک سوال
ہی جواب طلب وہ یہہ ہی کہ جو تعلیم سحر کی فرشتون سے اور تعلیم آدمیونکا اونسے ثابت ہوا تو درمیان تعلیم شیاطین کے اور تعلیم اونکے

کے فرق نہوا پھر تعلیم کی شیاطین کے کیون مذمت فرمائی اور [illegible] جب لقد علموا لمن اشتراه ما له فی الآخرة من خلاق لو کانوا یعلمون الذی سے بھی ہیہ
تعلیم موجب کفر گذرانی جواب اس سوال کا یہین نہیں لطایہ [illegible] تعلیم سحر شیاطین سے [illegible] تعلیم [illegible]
فی العمل بھی اور تعلیم فرشتون کی واسطے پرہیز او [illegible] تنبیہ [illegible] نصیحت [illegible] آخرت [illegible]
با وصف اوسکے سحر ہیہ [illegible] یا ماخوذ شیاطین سے ہی [illegible] سلیمان علیہ السلام مین [illegible] تعلیم
اوسکی کرتے تھے اور ہیہ دونون قسم بالبداہت [illegible] اسواسطے ارحال شیاطین کا [illegible] مذموم
خواص و عوام ہی پس جو ان سے ماخوذ ہوگا و [illegible] عمل اعتماد ہوگا اور فرشتے تو صاف نصیحت [illegible] تھا
جو بحر مواہب مین لکھا ہی اوسکا اختصار ہیہ ہی کہ فرشتگان خدا [illegible] فسق و فجور آدمیون کا [illegible] الٰہی [illegible] آدمیون [illegible]
انواع عطایا مخصوص کیا اور ہیہ نافرمانی تیری کرتے ہیں اگر ہم ہوتے تو ہرگز خلاف [illegible] حق تعالیٰ [illegible]
پر آثار اور اعضا سے مخصوص آدمیون کی لگا دی یہہ ہر روز زمین پر حکومت کرتے تھے اور آسمان پر چلے جاتے [illegible]
ایک عورت تھی اوسپر عاشق ہوگئے وہ اپنے نفس [illegible] پاس آئی اور [illegible] طلب کیا [illegible] اسم اعظم [illegible]
انھون نے اسم اعظم بتا دیا اوسکی قوت سے ہیہ آسمان پر جاتی تھی ہیہ تو [illegible] اسم کی [illegible] آسمان پر [illegible] اوسکی صورت
مسخ ہوکر ستارہ کی شکل ہوگئی زہرہ جو آسمان پر ستارہ ہی [illegible] بعضے کہتے ہیں کہ ہیہ زہرہ جو سبع سیارہ [illegible] ہی [illegible]
ہی ہی پھر حق تعالیٰ نے اونکی تعذیب کا حکم فرمایا اور مخیر کیا کہ چاہو دنیا مین عذاب قبول [illegible] یا آخرت مین [illegible] عذاب
دنیا مین اختیار کیا حق تعالیٰ نے چاہ بابل مین بیچ زمین کو [illegible] عذاب ہوتا ہی [illegible] جانتے ہیں [illegible] طالب
کے واسطے ہیہ اول اونھیں منع کرتے ہیں اور زبان سے نصیحت کے کھولتے ہیں چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وما یعلمان من احد اور نہیں
سکھاتے ہیہ دونون فرشتے اسو قتین کہ کوئی نہین [illegible] ہین کسیکو جادو یعنی قصد گمراہ کرنے آدمیون کا نہین کرتے اور تعلیم سحر مین کفر خلائق
منظور نہین رکھتے جیسے شیاطین کرتے تھے بلکہ ہرگز تعلیم سحر نہین کرتے کسیکو تا آنکہ خبردار نہین کرتے اور [illegible] سحر کے [illegible] نہین کرتے [illegible]
یہانتک کہ اپنے آپ کو بصفت حقارت موصوف کرتے ہیں یقولا انما نحن فتنة یعنے کہتے ہین پہلے سکھانے سے سوا اسکے نہین ہی کہ ہم آزمایش
مین خلق کی حق تعالیٰ کی طرف سے اسواسطے کہ خلق ہم سے سحر سیکھ کر کافر و عاصی ہوگی پس تیرے حق مین بہتر ہی کہ سبب کفر اور عصیان
سے باز رہے اور اگر مرتکب اس سبب کفر کا ہوئے فلا تکفر پس مت کافر ہو تو باعتبار تاثیر کواکب اور شیاطین اور ارواح خبیثہ ور ساتھ
عبادت اونکے آور قصہ ہاروت و ماروت کا موافق اوسکے کہ ابن جریر نے اور امام ابن حاتم نے اور حاکم نے اور سوا اونکا مفسرین نے
حضرت ابن عباس سے اور حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور مجاہد وغیرہم سے نقل کیا ہی
اسطرح ہی کہ زمانہ حضرت ادریس [illegible] اعمال بد بنی آدم کے زمین سے آسمان تک صعود کرچلے تھے فرشتہاے آسمانی نے قیل و قال سخن کا
بہت کیا اور حق بنی آدم مین تحقیر اور اہانت اور نفرت اور لعن آغاز کیا حق تعالیٰ نے خطاب کیا کہ بنی آدم مین شہوت اور غضب ترکیب
[illegible] مصدر معاصی ہوتے ہین اگر تمھین بھی زمین پر نازل کرین اور شہوت اور غضب مین مرتکب کرین تم سے بھی معصیت
[illegible] فرشتون نے کہا [illegible] ہم ہرگز گرد عصیان کے نجاوینگے ہرچند غضب اور شہوت درمیان ہمارے ہو حق تعالیٰ نے
فرمایا [illegible] حقیقت کا [illegible] اور [illegible] ہاروت اور ماروت کو کہ [illegible]
[illegible] غضب ترکیب دیا اور فرمایا کہ زمین پر جاؤ
[illegible] فرمایا اور کہدیا کہ
[illegible] کرو تا ایک [illegible]

مستغفر آمد و رفت اور دعوت کسی شہرہ اونکا زمین پر بہت ہوا کہ دو شخص نیک نہاد فلانے موضع مین ہین کہ ہر واقعے مین حکم درست فرماتے
ہین اور قضیہ فیصل بے رو رعایتے کیا کرتے ہین ناگاہ ایک عورت تھی زہرہ نام کہ تمام عورات اوس وقت کی سے حسن اور جمال سے ممتاز تھی اور
روایت امیر المومنین مین آیا ہے کہ ابن فارس سے تھی لقب مشہورہ اوسکا اس ملک مین بیدخت تھا بیچ لباس فاخرہ اور پیرایہ مکلف کے اونکے
پاس آکر اوپر شوہر اپنے کے داد خواہ ہوئی کہتے ہین اصل اسکو شوق اسم اعظم کے سیکھنے کا تھا لیکن قدیم سے جو خو کر ساتھ مشرب فاحشی اور
بیباکانہ کے تھی تو اسی مشرب کو وسیلہ تحصیل مطلب کا کیا بہرحال یہہ دونون فرشتے دیکھتے ہی اوسکا حسن اور جمال فریفتہ اوسپر ہو گئے اور
اوس سے فعل شنیع کی درخواست کی اوسنے کہا کہ دین میرا اور تمھارا اور باوجود اختلاف دین کے یہہ معاملہ نہین ہو سکیگا اور یہہ بھی کہا کہ شوہر میرا
بہت غیرت دار ہے اگر سن لیگا کہ میری لاگ تمسے لگی ہے مار ڈالیگا اوّل چاہئے کہ میرے صنم کو سجدہ کرو پھر شوہر کو میرے مار و بعد اوسکے
تمسے صحبت کرونگی ہین انہون نے کہا معاذاللہ کہ شرک اور قتل نفس بغیر حق نہایت قبیح ہے ہم ہرگز نہ کرینگے وہ عورت پھر گئی لیکن دلونمین اونکے
قلق اور اضطراب محبت نے اوسکے کمال غلبہ کیا دوسرے دن اونھونے پیغام بھیجا کہ ہم تیرے گھر مین آتے ہین اوسنے کہا بسر و چشم مکان مہیا کیا
اور اپنے آپ کو مزین کیا اور موافق عادت کے شیشے شراب کے بھی حاضر کئے جب یہہ اوس مکان مین پہنچے تو اوسنے کہا کہ مین نے چار چیزون مین
اختیار دیا ہے یا میرے بت کو سجدہ کرو یا میرے شوہر کو قتل کرو یا اسم اعظم مجھے تعلیم کرو یا قدح شراب کا پیو اون دونون نے باہم مشورہ
کیا کہ شرک اور قتل نفس دونون گناہ شدید ہین اور اسم اعظم سر الٰہی ہے کسی سے نہ کہنا چاہئے اور شراب پینا گناہ سہل ہے یہی اختیار کیا چاہئے مجبور
شراب پینے کے لایعقل ہو گئے بحکم عورت بت کو سجدہ بھی کیا شوہر کو بھی اوسکے مارا اسم اعظم بھی اوس عورت کو بتا دیا اور بعضے روایات مین
آیا ہے کہ وہ عورت اسم اعظم پڑھکر بالائے آسمان گئی حق تعالیٰ نے روح اوسکی کو ساتھ روح ستارۂ زہرہ کے متصل کیا اور بصورت زہرہ مسخ
ہو گئی یہہ دونون فرشتے اوسکے ساتھ نجا سکے اور اسم اعظم اونکی یاد سے بھول گیا جب مستی شراب کی سے ہوش مین آئے افسوس و ندامت شروع
کیا حق تعالیٰ نے فرشتہائے آسمانی کو اونکے حال سے مطلع فرمایا اور کہا کہ یہہ دونون فرشتے باوجودیکہ تجلیات میری سے غیب نہین رکھتے تھے
اور شہوت اتم نصیب اونکے تھا بسبب شعلہ شہوت کے اس معصیت مین گرفتار ہوئے بنی آدم کہ غائب حضور سے ہین اور شہوت طینت مین اونکی
مخمر ہے اگر قصد معاصی ہون کیا عجب سب فرشتون نے اقرار ساتھ اپنی خطا کے کیا اور بعد اوسکے واسطے زمینونکے مشغول باستغفار ہوئے
چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے والملائکۃ یسبحون بحمد ربہم ویستغفرون لمن فی الارض غرض وہ دونون فرشتے احوال اپنا دگرگون کا
دیکھکر مضطرب حضرت ادریسؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حال اپنا عرض کیا اور شفاعت اپنے حق مین چاہی حضرت ادریسؑ نے وعدہ کیا
کہ تامل کرو جمعہ کے روز تمھارے واسطے جناب الٰہی مین عرض کرونگا جب جمعہ گذر گیا تو کہا اس جمعے مین مجھے تمھارے واسطے اجابت نہوئی
آئندہ جمعہ کے منتظر ہو جب دوسرا جمعہ آیا تو حضرت ادریس نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تمھین اختیار دیا ہے اگر چاہو عذاب دنیا کا واسطے
اپنے اختیار کرو اور اگر چاہو عذاب آخرت کے واسطے تیار رہو اونھون نے آپسمین مشورہ کیا کہ عذاب دنیا فانی ہے اور عذاب آخرت
باقی فانی کو اختیار کیا چاہئے کہ منقطع ہو جائیگا پس عذاب اس جہان کا قبول کیا حق تعالیٰ نے فرشتونکو حکم فرمایا کہ زنجیرین آہنی سر
اور بدن اونکے مین سراپا باندھ دو اور اونکو سرنگون کرکر سر تلے پاؤن اوپر کنوئین مین کہ ساتھ آتش تیز کے شعلے مارے ہے لٹکا دو
اور ایک ایک فرشتہ بطریق نوبت تازیانہ آتشین مارنے مین قیام کرو تا بہ انقراض دنیا کہتے ہین کہ ہر فرشتہ تازیانہ لگاتا ہے پھر
بار دیگر اوسکی نوبت نہین آتی اور یہی فرشتہ پھر آکر لگاتا ہے اور اوپر اونکے تشنگی ایسی مسلط کی ہے کہ زبان اونکی بسبب کمال عطش
کے دہن سے باہر نکل آئی ہے اور ایک بالشت کے قدر آب خوشگوار اونکے منہہ سے رکھتے ہین اور ہرگز دہن اونکا اوسے نہین
پہنچتا العیاذ باللہ من غضب اللہ یہہ قصہ تفاسیر محدثین مین اور سنن بیہقی مین اور مسند امام احمد اور اور کتب محدثین بروایات
متعددہ اور طرق مختلفہ کہ بعضے اونمین سے صحیح ہین مروی اور ثابت ہے لیکن مفسرین متکلمین مثل امام رازی اور قاضی بیضاوی کے انکار

اس قصے کا کرتے ہیں اور کتب میں نظر و آنکھیں اسی مرتبہ [illegible]
و قباحت تمام آتی ہے اول تو یہ کہ فرشتے معصوم ہیں [illegible]
غالب شد بدیکہ کہاں فرشتے اطہر کی اور آسمونوں والے کہاں [illegible]
اس خباثت کے سطرح ممکن ہے کہ [illegible] اسم اعظم [illegible] بالائے آسمان [illegible]
تقوی اور طہارت ہے جو [illegible]
زن فاجرہ کو ستارہ درخشندہ بنا کر بالائے آسمان جگہ دی کمال اعظم [illegible]
زہرہ ستارہ ہے منسوب معروف سبعہ سیارہ سے کہ قبل خلقت آدم علیہ السلام کے مخلوق ہوا ہے [illegible]
کے بعد وقوع اس واقعہ کے پیدا ہوا ہے جیسا کہ اس قصے کے [illegible]
ہم باوجود ترکیب شہوت اور غضب عصیان نہیں کرینگے حالانکہ حق تعالے نے فرمایا کہ [illegible]
مرکب کریں تم بھی معصیت میں مبتلا ہو [illegible] تکذیب اور تجہیل جناب الٰہی کی لازم آتی ہے [illegible]
پس سبب نازل کرنے ان دو فرشتوں کا یہہ تھا کہ علم سحر کا [illegible] علوم الٰہیہ سے ہے [illegible]
کے سے نہیں ہے کہ اس قسم کے علوم ضارہ کہ تلقین ان بسبب اس علوم کے اعتقاد [illegible] مخلوقات ہوا [illegible]
تبلیغ فرمایں مانند فلسفیہ کے ریاضیات و طبعیات کے کہ ضرر [illegible] زیادہ نفع [illegible]
نبوت کی دعوت خلق الی الحق ہے اور [illegible] اور ذات ان کی طرف ملاء اعلیٰ [illegible]
لا بد ان دونوں فرشتوں کو واسطے تعلیم اس نوع علوم کے نازل فرمایا ہے اور [illegible] تعلیم سحر کے قباحت نہیں ہے [illegible]
کا کیا ہے کفر ہے اور جس چیز میں کہ بیان کفر ہو تعلیم اور سکھے میں باک نہیں ہے مثلا اگر ایک شخص نے یہہ بیان کیا کہ [illegible]
کسی بھوتنی اور شیطان کی عبادت کی تو مطلب حاصل ہوتا ہے دوسرے شخص نے سنکر اعتقاد [illegible] کیا [illegible] شیطان کی عبادت کرنے لگا
تو یہہ اعتقاد اور یہہ عبادت کفر ہے اور کہنے والا کافر نہیں ہوا اور یہہ ہے کہ علم سحر کا فائدہ بہت رکھتا ہے [illegible]
کرامات اولیا میں اور سحر جادوگران میں اور طلسم شعبدہ بازان میں ایسے طور سے حاصل ہوتا ہے اور جو کوئی اس سے بے خبر ہیں ان چیزوں میں
فرق نہیں کر سکتے بلکہ ساحروں اور شعبدہ بازوں کو مثل انبیا اور اولیا کے جانتے ہیں اور بعضے اعمال سحر کے واسطے ہلاکت [illegible]
کے اور ایلاف زن و مرد میں کیا اور دفع شر ظالم کے مستحسن شرعی ہیں اور یہہ بھی ہے جو شخص قواعد سحر کے جانکر استعمال [illegible] عمل ناپسندیدہ
میں احتراز کرے مستحق مزید ثواب ہوگا کہ باوجود قدرت گناہ سے باز رہا اور دلیل نازل ہونیکی یہہ علم سحر ان دونوں فرشتوں پر جناب الٰہی سے
صریح لفظ قرآن میں ہے وما انزل علی الملکین اور احوال بھی ان دونوں فرشتوں کا قرآن میں مذکور ہے وما یعلمان من احد حتی
یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر اور یہہ پند اور نصیحت دلالت کرتی ہے اور صاف کہ یہہ دونوں فرشتے خود وجود تعلیم اس علم کو نہیں کہتے
اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ محض ذکر تعلیم ہی منظور نہیں ہے بلکہ تعلیم اور منع عمل سے اب بیان سمجھئے کہ اگر تتبع کریں روایات کا کہ اس
باب میں وارد ہیں تو یقین دریافت ہوتا ہے کہ اس قصے کی اصل ہے اسواسطے کہ مرفوعا اور موقوفا اور اخبار [illegible] وارد ہوا ہے اور [illegible]
لے وجوہ میں مخالف اس قصے کے [illegible] کے ذکر کئے ہیں بحسب ظاہر مسلم ہیں لیکن جب نظر تعمق کی کی جاوے تو رجوع ان مخالفتوں
[illegible] روایات کثیرہ کا ترک کیا جاہئے والا تکذیب قصہ
[illegible] سکا جواب یہہ ہے کہ عصمت ملائکہ کی [illegible] اسوقت تک
[illegible] سے باہر آئینگے یا تو تصف [illegible]

یہ عصمت اور طہارت تھی اور اوسوقت اونسے توقع نہ رکھی جاتی اور مانند نفوس مقدسہ انبیا اور اولیا کہ باوجود بشریت معصوم و مطہر ہوتے ہین بسبب اصلاح شہوت اور غضب کے اور ظاہر ہے کہ جو موثر منقلب ہو تو انقلاب اثر مین کیا استبعاد ہے اور کہی خلل ثانی کے جواب مین کہ تعلیم سحر کی بحالت گرفتاری عذاب کے اگر قیاس اوپر حوصلہ انسانی کے کرین تو البتہ مستبعد ہے لیکن سخن فرشتون مین ہے کہ قوائی اونکے سوائی معلوم ہی جانتے ہین باوجود معذوف عذاب کہ وارد ہے اوپر ابدان اونکے قوائے فکریہ اور نطقیہ اونکے برقرار ہون اور بارہا تجربہ مین آیا ہے کہ صاحب ملکہ ہر علم باوجود گرفتاری اوضاع مولمہ اور امراض شدیدہ کے اس علم کو تعلیم کرسکتا ہے بسبب مزاولت اور ممارست کے القا اس علم کا اوپر نہایت سبک اور آسان ہوتا ہے اور ساتھ ادنیٰ التفات کے وہ کام کرتا ہے کہ اولیان نظر مین نہین کرسکتے پس جائز ہے کہ ان دو فرشتون کو القائے علم سحر مین اس قسم کا ملکہ ہو خصوصاً صاحب علم رکھین کہ نزول اونکا واسطے تعلیم اوسی علم کے تھا تو جانب غیب سے بھی تائید اونکے حق مین پہنچی ہوگی کہ عذاب مانع تعلیم کا نہوتا ہوگا اور اختلاط آدمیون کا اوسوقت مسلم ہے کہ واقع نہین ہے لیکن جائز ہے کہ شیاطین اور جن درمیانی و سائط فائدے استفادے کے ہون چنانچہ قتادہ سے مروی ہے کہ ہر سال مین ایک شخص یا اشخاص اونکے پاس جاکر سحر کو دیکھکر لوگون مین منتشر کرتے ہین اور زمان سابق مین کارخانہ تعلیم و تعلم کا تھا لوگ اونسے مل کر سحر سیکھا کرتا ہو نہین لکھتے ہین اور خلل ثالث کے جواب مین کہا جاتا ہے کہ ہر چند وہ زن فاجرہ تھی لیکن شوق سیکھنے اسم اعظم کا رکھتی تھی اور اسکے نہین شرط ملکین زنا سے کیا تھا پس اوس عمل و دیہ مین حسن و قبح مختلط تھا حسن نیت اور قبح صورت عمل مانند اس شخص کے کہ کوئی شخص کو آب غضب سے سیراب کرے یا گرسنہ کو طعام حرام سے شکم سیر کرے پس صورت مسخ ہوگئی وہ حسن نیت نے کام کیا کہ کوکب درخشندہ سے متصل ہوئی اور کہیا کہ اس مین یہ ہے کہ اس عورت نے حسن جمال اپنے کو وسیلہ تحصیل قرب الٰہی کیا تھا لیکن بیجا اور بے محل پس اوسکو حسن و جمال دائمی اسی رنگ عنایت ہوا کہ روح زہرہ سے روح اوسکی ملگئی اور صعود ارواح کا آدمیونکے اوپر آسمانکے کیا تعجب ہے مسلم ہے کہ ارواح موتی کی مومنین سے آسمان ہفتم پر چڑھتے ہین خصوصاً شہدا کے اور خلل رابع کے جواب مین کہا جاتا ہے کہ ہر چند کوکب بہ نسبت اور مخلوقات کے شرافت عظمت رکھتا ہے لیکن بہ نسبت انکے حقیر محض ہے پس تعظیم بالنسبۃ اور تحقیر بالنسبۃ دونون متحقق ہوئین اور خلل خامس کے جواب مین ہوسکتا ہے کہ کلام ملائکہ کا بیان تعمیم عرض اپنے مین ہے اوپر طاعت اور عدم عصیان کے کہ تکذیب و تجہیل جناب باری ہے پس معنے کلام اونکے کے یہہ ہین کہ ہم اپنی طرف سے یہہ عزم مصمم رکھتے ہین کہ واقع ہو خلاف اسکے اور ظاہر ملائکہ نے کلام الٰہی سے بھی سمجھا ہوگا کہ شہوت اور غضب بیچ ہر مخلوق کے کہ مرکب ہوئے ہین مستلزم صدور عصیان کے ہین اگرچہ باضطرار اور بے اختیار ہون اور اپنی طرف سے عرض کیا کہ ہمسے باختیار صدور معصیت نہوگا پس دو قولین کلا مین مین تناقض کچھ نہین ہے تا تکذیب و تجہیل لازم آوے اور خلل سادس کے جواب مین کہا جاتا ہے کہ معنی مسخ ہونے زن کے بصورت زہرہ یہہ ہین کہ روح اوس زن کی ساتھ روح زہرہ کے متصل ہوئی نہ یہہ کہ یہہ ستارہ سابق موجود نہ تھا پس مخالفت واقع کی لازم نہین آئی اور زبیر بن بکار اور ابن مردویہ اور دیلمی نے حضرت امیرالمومنین علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صورتین مسخ ہوئی کتنی ہین فرمایا تیرہ فیل اور خرس اور خوک اور بوزنہ اور مار ماہی اور سوسمار اور وطواط اور گژدم اور دعموص کہ چھوٹا جانور ہوتا ہے پانی مین دریا کے رہتا ہے سندوستانین اوسے جلا کہتے ہین اور عنکبوت اور سہیل اور خرگوش اور زہرہ کہا مین نے کہ یارسول اللہ سبب اونکے مسخ کیا ہے فرمایا کہ فیل ایک مرد تھا دولتمند سرکش خوگر ساتھ لواطت کے کسی امرد کو بغیر فعل بد کئے نہ چھوڑتا تھا اور خرس ایک مرد تھا مخنث کہ اپنے تئین مانند عورتون کے آراستہ کرتا تھا اور مردونکو اپنے پر مسلط کرتا تھا اور خوک ایک جماعت انصار سے تھی کہ نعمت نزول مائدہ کا کفران کیا تھا اور بوزنہ یہودی تھے کہ روز شنبہ کو شکار مچھلی کا کرتے تھے اور مار ماہی ایک مرد تھا دیوث کہ درمیان جورو اپنی کے دلالت کرتا تھا اور سوسمار دہقانی بادیہ نشین تھا کہ قافلۂ حجاج کو لوٹتا تھا اور وطواط ایک مرد تھا زبان دراز کہ کوئی

زبان اسکی سے سلامت نہیں رہتا تھا [illegible]
صورت بنتی کر تھا [illegible]
ہین کہ کسی سے زوجت نہ لیتا تھا [illegible]
بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ [illegible]
کے اور [illegible]
ہوا کا فر ہوا سبین کا [illegible]
پیدا ہوکر نتیجہ جدائی ہوا [illegible]
کا اور القا اوسکے کا فرمایا ہے [illegible]
کی دوسری فساد عالم ہو فوت زنا تیسری قطع نسب [illegible]
أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ اور نہیں [illegible]
جائیگا تا تیرہ ہو جاوے [illegible]
فوج جسم کے ملک پر مسلط ہو جاوے [illegible]
بھی دائم مستمرہ نہیں ہوتی [illegible]
ہے حقیقت بین سب کو فعل الٰہی ہے لوگ بمقتضائے وہم وخیال سمجھتے ہین [illegible]
اور اسباب آسی سے ہین **قطعہ** [illegible]
تو مرگیا اور جی گیا تو جی گیا + تیرے کہنے سے ہوا اور تیرے لینے سے [illegible]
تو ہی مولا جو کیا تو نے کیا + دل لبھایا ہوش اڑایا عشق دیکر عقل لی + [illegible]
مانع انت نافع انت ضار + جو دیا تو نے دیا اور جو لیا تو نے لیا + جان سے [illegible]
ایکبار ہی آفت بپا + بس بس ایسا کلام گستاخانہ [illegible]
لیکن دور از ادب ہے اب عنان کمیت قلم بااختیار [illegible]
کر کیا و پر تو فعل سیکھنے انہین دو نوع سحر کے کہ مذموم اور معیوب ہین اکتفا نہین کرتے تھے بلکہ [illegible] تفصیل [illegible]
چیزونکے کہ خلاف شریعت اور دین ہین صرف کرتے تھے وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور سیکھتے ہین [illegible] جو ضرر کرتا ہے
انکو اگرچہ اورونکو [illegible] اور نہین نفع دیتا انکو اگرچہ اورونکو دے پس عاقل کو چاہیئے کہ ایسی چیز کہ اپنے آپکو ضرر دے [illegible]
احتراز کرے سمجھ لیجئے کہ علم فی نفسہ مذموم نہین ہے ہو مگر علم آدمی کے حق مین مذموم ہو جاتا ہے ساتھ ایک کے ان تین چیزون [illegible] یہہ ہے
کہ اوتوقع ضرر کی رکھے اس سے اپنے حق مین یا غیر کے مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی ایسا ہی ہے اسواسطے کہ اکثر خلق کے تئین ضرر ہے
ساتھ اسی طریقے کے کہ جب نہین ہوتی اسکی تاثیر کہاکہ فلانے [illegible] ستارہ ہو تو یہہ ہوتا ہے اور فلانے برج مین آوے تو یہہ ہوتا ہے [illegible]
امید وصول مطالب اور خوف [illegible] سبب ستارے اور [illegible] جاتا ہے التفات طرف مالک ضرر اور نفع کے نہین کرتا ایکبارگی
علم جاہل ہو جاتا ہے کہ نظر الی اللہ سے مانع ہوتا ہے دوسری یہہ ہے کہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہین رکھتا لیکن یہہ آدمی بسبب قصور
[illegible] کے دقائق اس علم کے نہین معلوم کرتا اور جب دقائق کو پہنچا تو جہل مرکب مین گرفتار ہوتا ہے اس قسم مین بحث اسرار
[illegible] تیسری علوم فلسفہ اور علم قضا و قدر اور مسئلہ جبر و اختیار و توحید وجودی و توحید شہودی اور علم مشاجرات صحابہ

اور ایسا بیان کرنا جو ان اکابر سے واقع ہوئی ہیں اور علم شطحیات اور ایسا مثل کلمہ انا الحق اور سبحانی ما اعظم شانی اور کلمات غیر مفہوم انھون
کے مثل فصوص و فتوحات کے یا مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کے اور تاویلات قرآن مجید اور تطبیق قواعد تصوف کے اور بھی احوال جو
علماء چھپا رکھا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کے اون کے دل اونکے پر شہوت میں حکم سم کا رکھتا ہے اور صورت ملکہ تخیل اور ایسا لغو
کا کہ بیچ ہر چیز کے ہوتا ہے اور تیسری یہہ ہے کہ علوم محمودہ ضرب میں تمتین پڑا ہے اور افراط و تفریط میں پڑے مثلا علم توحید و عقاید میں
فلسفیات کو دخل دے اور علم فقہ میں جبل اور روایات نادرہ پر اصل کو ڈالے اور علم سلوک میں اشغال جوگیہ کو ملاوے اور علم
دعوت اسما میں قواعد جفر اور طلسم کو مروج کرے اور علم قصص انبیا میں تواریخ یہود اور روایات روافض پر اعتماد کرے کہ موجبات
فساد عقائد ہیں اور علی ہذا القیاس یہہ سب علوم خلق کو ضرر کرتے ہیں اور جو نفع کہ ان علوم سے متوقع ہے اونکو نہیں پہنچاتے اور یہود یہاں
طرح کے علوم سیکھتے تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کرتے تھے اور یہہ اشتغال ان کا اس سبب سے تھا کہ وہ اس علوم کا نہیں جانتے
تھے وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ اور البتہ تحقیق جان چکے ہیں یہہ یہود کہ جو کوئی مول لیوے سحر کو یا اور ایسے علم ممنوع کو یعنی سیکھے اور عمل کرے
مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ نہیں ہے واسطے اوسکے بیچ آخرت کے حصہ کچھ سے وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اور البتہ بری ہے جو کچھ بیچا ہے
سے اونکے جانون اپنی کو یعنی سحر اختیار کیا ہے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ جو ہوتے جانتے زیان اس سودے کا وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا اور اگر تحقیق یہود
ایمان لاتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وَاتَّقَوْا اور پرہیزگاری کرتے سحر سے اور کبیرہ سے تو بدلے لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ البتہ ایک ثواب
نزدیک اللہ کے سے خَيْرٌ بہتر تھا رشوت سے کہ کتمان نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لیتے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ جو ہوتے جانتے يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا مت کہو تم لفظ راعنا کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کرتے ہوئے سمجھ
لیجئے کہ راعنا کے دو معنی ہیں ایک تو زبان یہود میں گالی ہے دوسری راعنا کے معنی رعایت کر ہمارے ہیں پس یہود حضرت سے ہمکلام ہوتے
ہوئے راعنا کہا کرتے تھے تو غرض اون کی گالی تھی اور صحابہ دوسرے معنی سمجھتے تھے یہہ اونکا فریب نہ جانتے تھے یہہ بھی کہنے لگے راعنا حضرت
سے باتین کرتے ہوئے حق تعالی نے منع فرمایا راعنا کہنے سے اور فرمایا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا اور کہو دیکھ طرف ہمارے یعنے راعنا کا لفظ نہ
کہو انظرنا کا کہو وَاسْمَعُوْا اور سنو حکم خدا کا ساتھ سمع قبول کے وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے کافرونکے جو پیغمبر کی مذمت میں
یہہ کلمہ کہتے ہیں عذاب ہے درد دینے والا کہ ہرگز منقطع نہوگا سمجھ لیجئے کہ ہشتاد و ہشت جگہہ حق تعالی نے اس امت کے مومنونکو ساتھ اس
خطاب کے مشرف فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا اور یہہ موضع اول ہے اون مواضع سے اور کہا ہے خطاب مومنونکی طرف خاصۂ قرآن مجید
ہے کتب سابقہ میں خطاب مخصوص بانبیا تھا کہ اہل امت کو پہنچا دیں اور یہان بلا واسطہ خطاب بالمواجہ اس امت کو فرمایا ہے یہہ
بڑا شرف ہے اس امت کا کہ بتبعیت افضل المرسلین حکم پیغمبرونکا دیا ہے الحمد للہ یہانسے معلوم کیجئے کہ جب اس عالم میں ملقب بہ ایمان
فرمایا ہے تو اوس عالم میں بھی امن و امان رکھیگا وبشر المؤمنین بان لہم من اللہ فضلا کبیرا مسند احمد میں اور شعب الایمان بیہقی کی میں
اور کتب معتبر حدیث میں وارد ہے کہ ایک شخص عبد اللہ ابن مسعود کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے نصیحت وصیت فرماؤ کہا اونھون نے جب قرآن پڑھے
تو در لفظ یا ایہا الذین آمنوا کا سنے تو فی الفور کان اوسپر رکھ اور متوجہ ہو کے ذہن اپنے کو حاضر کر کہ حق تعالی بیواسطہ ساتھ تیرے
خطاب فرماتا ہے اچھی چیز فرماتا ہے یا بری چیز سے منع کرتا ہے چنانچہ فتح العزیز میں لکھا ہے اور سمجھ لیجئے کہ راعنا انظرنا ہر چند دونون
مترادف ہیں لیکن لفظ راعنا کا مشتمل اوپر فساد کے تھا اوس سے منع کرنا اور اسکی جگہہ دوسرا لفظ تجویز کرنا مناسب حکمت ہوا پس بعضے شافعیہ
جو اس مقام پر بطریق استدلال ذکر کرتے ہیں کہ تجویز ایک کلمہ کی ایک مقام میں طرف سے شارع کے مستلزم تجویز کلمہ دیگر کی نہیں ہوتی
پس اگر کوئی شخص بجائے اللہ اکبر خدا بزرگ ہے کہے یا الرحمن اجل کہے نماز اوسکی درست نہیں ہوتی بخلاف امام اعظم کے مذہب کے یہہ بات خوب
چسپیدہ نہین ہوتی اسواسطے کہ یہہ اسجگہہ ہی کہ کوئی مرادفین سے مشتمل اوپر مفسدہ کے ہوا اور علاوہ اسکے بعضے حنفیون نے ترادف کو بھی منع

کیا ہے کی [illegible]

باب مفاضلت [illegible]

کہ ہم اور [illegible]

تیسری اس خطا میں [illegible]

الفظ باب سوال [illegible]

امتحان طلب [illegible] ما یود الذین کفروا من اهل الکتاب [illegible]

کتابت ولا المشرکین [illegible] ان ینزل علیکم من خیر من ربکم [illegible]

پروردگار کا [illegible] قرآن [illegible]

مشرکونکو [illegible] پیغمبری ولید بن مغیرہ [illegible] والله یختص برحمته من یشاء [illegible]

کرتا ہے ساتھ نبوت اور وحی [illegible] والله ذو الفضل العظیم [illegible]

دے فضل اوسکا [illegible]

نسخ قرآن کا [illegible] ما ننسخ من آیة او ننسها [illegible]

کے اور مقتضائے زمانہ کے [illegible]

شریف میں مکتوب ہیں [illegible] والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا [illegible] متاعا

الی الحول کہ حکم اوسکا وجوب یکسان ہے ساتھ آیت دوسری کے [illegible]

یا ایها الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقة [illegible] منسوخ ہے [illegible]

زبان ہر حافظ کے جاری ہے ایسی ہی آیت مصابرت کی جنگ کفار میں کہ ایک کو مقابل دس کے [illegible]

آیت سورہ انفال میں موجود ہے اور بعضی آیتیں منسوخ التلاوت ہیں کہ اونکے الفاظ خاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

ہیں بعضے الفاظ میں اونکے اشتباہ ہو گیا ہے کہ اصل مضمون یاد ہے وہ دو قسم ہیں ایک تو ایسے ہیں کہ حکم اونکا [illegible] الشیخ

والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة نکالا من الله والله عزیز حکیم الفاظ اوسکے خوب یاد نہیں [illegible] بعضے کہتے ہیں آخر

میں عزیز حکیم ہے بعضے کہتے ہیں کان الله عزیزا حکیما ہے اور ایسے ہی موضع اوسکا معلوم نہیں ہے کہ کونسی سورہ میں تھی [illegible] اسلئے حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے بامر جبرئیل تلاوت اوسکی موقوف کی تھی اور ایسی ہی یہ آیتیں لا ترغبوا [illegible] فانه کفر بکم ان ترغبوا [illegible] والولد

للفراش وللعاهر الحجر روایت کی ہے عبد اللہ نے بیچ تہذیب کے حضرت عمر سے اور جاهدوا کما جاهدتم اول مرة روایت کی ہے ابو عبید

نے عبد الرحمن بن عوف سے اور بلغوا قومنا انا قد لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا کہ زبان شہداء بیر معونہ کی سے حکایت نازل

ہوئی ہے رواہ البخاری ومسلم اور لو کان لابن ادم وادیان من ذهب لابتغی الیه ثالثا ولو کان له وادیان لابتغی الیهما ثالثا ولا

یملأ جوف ابن ادم الا التراب ویتوب الله علی من تاب کہ اکثر محدثین نے صحابہ کثیر سے نقل کی ہے اور مصحف ابی بن کعب میں

مکتوب بھی تھی لیکن بعضے الفاظ اوسکے مشتبہ ہوگئے ہیں مثل [illegible] ابن آدم اور جوف ابن آدم اور موضع اوسکا بھی مشتبہ ہے کہ سورہ

احزاب میں تھی یا سورہ براءت میں اور صدر اوسکا بھی [illegible] انا انزلنا المال لاقام الصلوة وایتاء الزکوة [illegible]

[illegible] ان الله سیؤید هذا الدین [illegible] باقوام لا خلاق لهم فی الاخرة [illegible]

[illegible] مثل عشر رضعات معلومات

نخیر ہین پس یا مثل اس آیت کا فراموش ہوا ہے اور موضع اوسکا بھی نسیاً منسیاً ہوا اور حکم اوسکا بھی موقوف ہوا روا ہ البخاری
ومسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو داود نے بیچ کتاب ناسخ و منسوخ کے اور بیہقی نے دلایل النبوت مین بروایت ابو امامہ بن سہل
ذکر کیا ہے کہ ایک شخص انصاری رات کو تہجد کیواسطے اوٹھا الحمد پڑھکے سورہ پڑھنے لگا وہ سورۃ ایسی اوسے سہو ہوئی کہ مطلق بغیر بسم اللہ
کے ایک حرف زبان پر نہ آیا صبح کو تعجب کرکے اور اصحابون سے پوچھا سبنے کہا کہ ہمین بھی ایسی بھول پڑی ہے سبنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا آنحضرت نے فرمایا کہ آجکی رات وہ سورت منسوخ التلاوت ہوئی ہے سبنے سینہ سے اور سینے سب آدمی
کے نکل گئی بلکہ جہان لکھی تھی نقوش بھی اوسکے مٹگئے نات بخیر منہا لاتے ہین ہم بہتر اوس سے اور آیت چنانچہ مصابرت ایک غازی
کے ساتھ دس کافر کے تھی منسوخ کرکے ساتھ دو تن کے مقرر کئی او مثلہا یا لاتے ہین ہم مانند اوسکے جیسے قبلہ بیت المقدس کیطرف سے
موقوف کرکے کعبہ کیطرف مقرر کیا پس فرماتا ہے حق تعالی کہ بہرحال ان دونون طریق سے کہ منسوخ الحکم کردین یا منسوخ التلاوت کردین
یعنی دلون سے بھلا دین او مصحف سے مٹا دین لاتے ہین ہم بہتر اوس سے یا مثل اوسکے بیچ خوبی کے پس بہتری دونون آیت ناسخ و منسوخ مین موجود ہوتی
ہے لیکن ناسخ مین بعضے فوائد منسوخ سے زائد ہوتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جو آیت منسوخ الحکم ہوتی ہے تو ناسخ اوسکی آیت اور
ہوتی ہے کہ حکم اوس سے مستنبط ہوتا ہے اور وہ حکم یا سہل ہوتا ہے جیسے فاقرؤا ما تیسر من القرآن کہ سہل تر ہے قم اللیل الا قلیلا
نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا سے بیچ عمل کے یا سہل ہی ہوتا ہے اور مصلحت وقت کے بھی موافق پڑتا
ہے جیسے الان خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا کہ عمل بھی سہل ہے اور مصلحت وقت کے بھی موافق رہے کہ وقت کثرت افواج مین
آدمی ضعیف القلب بھی درمیان ہوتے ہین اگر اونکو بھی مانند اقویا کے تکلیف مصابرت ایک کس کی بیچ مقابلہ دہ کس کے دیجاوے تو بہر
کمال شاق واقع ہو اور یا مصلحت حال کے موافق تر ہوتا ہے گو عمل مین سہولیت نرکھتا ہو جیسے تعیین صوم ماہ رمضان مین کہ ناسخ تخییر کا ہوا درمیان
فدیہ دینے کے اور روزہ رکھنے کے یا بیچ اجر کے فزونتر ہوتا ہے گو با مصلحت حال چندان اوفق نہو اور عمل مین بھی سہل نہو جیسے امر کا
بجہاد بعد اسلام مین کہ ہنوز اجتماع بہت ہوا تھا اور آدمی جنگ آزمودہ اور سلاح دار داخل ہوئے تھے اور وہ ناسخ آیات صبر و عفو
کا ہوا اور یا حکم آیت ناسخہ کا مانند حکم آیت منسوخہ کے ہوتا ہے ان امور مین مذکور ہوسے اور اگر آیت فراموش ہوئی ہووے پس عوض
مین اوسکے ور آیت آتی ہے کہ اوسکی جگہہ اوسے پڑھتے ہین اور ثواب حاصل کرتے ہین اور وہ آیت بہتر آیت سابقہ سے ہوتی ہے کثرت ثواب
مین اور فصاحت الفاظ مین اور بلاغت کلام مین جیسے آیت ان الدین عند اللہ الاسلام آئی ہے اس آیت کی جگہہ مین ان ذات الدین عند
اللہ الحنیفۃ السمحۃ لا الیہودیۃ ولا النصرانیۃ اور کبھی مثل اوسکے ہوتی ہے مانند اکثر سور باقیہ کے کہ عوض آیات منسیہ مین ہین یہان سمجھہ
لیجیے کہ نسخ احکام شرعی مین مانند نسخ احکام تکوینیہ کے ہے اور بملاحظہ حال نظام تکوینی الہی سے استبعاد کہ بیچ نسخ نظام تشریعی کے بسبب القاے
شبہات کافران واقع ہوتا ہے بیان اوسکا یہہ ہے کہ احکام الہیہ جو لوح محفوظ مین مثبت ہین خواہ جنس احکام تکوینی سے ہون خواہ تشریعی
سے دو قسم ہین خاص ہین یا عام ہین اور خاص یا خاص باشخاص ہین یا خاص بزمان ہین وہ جو خاص باشخاص ہین تا بقاے اشخاص باقی
رہتے ہین پھر منسوخ ہوجاتے ہین اور وہ جو خاص بزمان ہین وہ جب ایک زمانہ باقی رہتا ہے باقی رہتے ہین بعد انقراض اس زمانہ کے
موقوف ہوجاتے ہین خواہ زمانہ منقرض قلیل ہو مثل احکام منسوخہ قرآن کے خواہ طویل ہو مثل احکام شرایع ماتقدم کے اور یہہ تغیر تبدیل منافی ما
بہو ستان احکام کے بیچ لوح محفوظ کے نہین ہے اسواسطے کہ وہان موقت ساتھہ اونہین اوقات کے اور موجل ساتھہ انہین آجال کے ثابت ہین
مثل تمام احکام تکوینی کے صحت اور مرض اور غنا اور فقر سے اور احکام عامہ اصلاً قابل نسخ کے نہین تا ابدالابد باقی اور برقرار ہین مثل حکم
انسان کے اور استوار قامت اوسکے بیچ احکام کونی کے اور مثل حرمت شرک اور زنا اور لواطت اور سرقہ کے بیچ احکام شرعی کے اس بیان
سے واضح ہوا کہ بیچ نسخ احکام کے کوئی نہون خواہ شرعی ہون تغیر اور تبدیل علم الہی مین نہین آتا تغیر اور تبدیل کہ بعض اذہان حاضرہ ہمارے مین

ہی کہ بات جنکو کی نہین بیان کیا ہے [illegible]

نہین ہے اسواسطے کہ شخص بنی آدم [illegible] [illegible]

اور ایک فرشتہ ہین اور [illegible] [illegible]

شاہدہ کرتا ہے اور [illegible] اسباب [illegible] [illegible]

طعن کرنے ہین حق تعالیٰ واسطے منع [illegible] [illegible]

کیا نہین جانا تو نے اللہ [illegible] [illegible]

مقرر کی ہوئی چھوڑ دیا [illegible] [illegible]

نہین سمجھتے تھے کہ حق تعالیٰ [illegible] [illegible]

لکھتا ہے ایسے ہی حق تعالیٰ [illegible] [illegible] لَهُ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین جانا تو [illegible] وَمَا لَكُمْ

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ [illegible] تحقیق [illegible]

کہ تم سے [illegible] اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ [illegible] كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ

جیسا کہ سوال کیا گیا تھا موسیٰ علیہ السلام [illegible]

سوال کیا چاہتے ہو اور وہ سوالات [illegible]

حکم مخالف نفس کے اور شاق طبع پر [illegible]

تمام عرض کرتے تھے کہ حق تعالیٰ سے عرض کر کر حکم تبدیل کرے اسکے عوض [illegible] آسان سہل ہمارے واسطے لاوے حضرت موسیٰ علیہ السلام

کثرت سوالات اونکے سے بہت تنگدل ہوتے تھے تا آنکہ شکایت [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

اور تجھنے بھی تاکید کی کہ جناب الٰہی سے قبل پہنچنے امت تک تخفیف احکام کا سوال کر چنانچہ [illegible]

ہی کہ درخواست تبدیل حکم الٰہی خصوصاً عدم انقیاد حکم ناسخ اور الزام منسوخ صریح کفر ہے [illegible] وَمَنْ

يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ اور جو کوئی بدل لیوے کفر کو عوض ایمان کے [illegible] گمراہ ہوا سیدھی راہ سے وَدَّ كَثِيْرٌ

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ دوست رکھتے ہین بہت اہل توریت مین سے جیسے فنحاص بن عازورا اور مثال اوسکے لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ [illegible]

مراد اس سے حذیفہ اور عمار بن یاسر ہین کہ فنحاص اور یار اسکے اونکو دعوت یہودیت کی کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ [illegible] چاہتے ہین

کہ پھیر دیوین دل تمھارے مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ پیچھے ایمان تمھارے کے كُفَّارًا کافر حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ حسد سے [illegible]

کہ مقتضائے طبع ہے انکا [illegible] مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوا واسطے انکے حق یعنی رسالت محمد صلے

اللہ علیہ وسلم کی اور حقیقت قرآن کی اور صحت دین اسلام کی فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ پس معاف کرو [illegible]

[illegible] اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ [illegible] عذاب کرنے

[illegible] وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور قائم کرو نماز کو کہ عبادت شاقہ ہے بدن پر اور نفس کو [illegible] اور دو

[illegible] نفس [illegible] طاعات بدنی اور

[illegible]

[illegible] اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق اللہ

ساتھ اوس چیز کے کرتے ہو تم بھلائی صفت سے دیکھنے والا ہے وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ اور کہا یہود اور نصا
ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت میں مگر جو کوئی ہوگا موسوی یا عیسوی ہود جمع ہائد کی ہے جیسے نزل جمع نازل کی سمجھ لیجیے کہ یہود کہتے تھے کہ بہشت
میں نجاوے گا مگر جو کوئی ہوگا موسوی اور نصاریٰ کہتے تھے کہ بہشت میں نہ داخل ہوگا مگر جو کوئی ہوگا عیسوی حق تعالیٰ نے رد دعویٰ میں انکے
فرمایا تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ یہہ دعویٰ ہر طائفے کی آرزوئیں ہیں انکی قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ کہہ تو لاؤ تم دلیل اپنی اس دعوے پر
اگر ہو تم سچے قول اپنے کے بَلَىٰ نہیں ایسا جیسا کہ یہہ دعویٰ کرتے ہیں یہود اور نصاریٰ بلکہ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ
جو سونپ دے منہ اپنا یعنے ذات اپنی واسطے اللہ کے یعنے اوسکا ہو رہے اور اسکی طاعت عبادت کرے اور رہو وہ نیکی کرنیوالا بیچ قول اور
فعل کے فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ پس واسطے اوسکے ثواب اوسکا ہے نزدیک پروردگار اوسکے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہیں
ہے ڈر اوپر اونکے فوت اجر کا اور نہ وہ غم کھاوینگے اسباب کا کہ ثواب انسے جاتا رہے سمجھ لیجیے کہ جو اللہ ہی کا ہو رہے اور اوس سے جو مانگنا
ہو مانگے اور جو کہنا ہو کہے اور کسیکی طرف سوا اوسکے نہ متوجہ ہو نہ ملتفت ہو عبادت کرے تو اوسی کی کرے اطاعت کرے تو اسی کی کرے
مدد چاہے تو اسی سے چاہے حل مشکلات چاہے تو اوسی سے چاہے اوسیکے واسطے اجر ہے اور وہی مومن صادق ہے کہ نڈر ہے اوسکو نہ غم **نظم**
الٰہی ہے تو ہی میرا مددگار + تو ہی حافظ تو ہی ناصر تو ہی یار + تو ہی مطلوب ہے اور تو ہی مقصود + تو ہی مسجود ہے اور تو ہی معبود + تجھی کو کا
جانتا ہوں دو جہان میں + تو ہی سب ہے زمین و آسمان میں + سوا تیرے نہ وہان ہے اور نہ یہان ہے + تو ہی حلال مشکل یہان وہان ہے +
میں راقت ہوں تیرا بندہ گنہگار + زیادہ حد سے بداقوال و کردار + گنہ بخش اور چھپا اے عالم الغیب + تو ہی غفار ذنب اور ساتر العیب
مجھے بھی فضل سے کر اونمیں داخل + جنہونکو خوف ہے نے حزن شامل وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ اور کہا یہود نے نہیں نصاریٰ
اوپر کسی چیز کے دین حق سے سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ ایک گروہ عیسوی مدینے میں آیا اور ساتھ موسویوں کے مناظرہ کرنے لگا ہر فرقہ ابطال
دین دوسرے کا کرتا تھا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ اور کہا نصاریٰ نے نہیں یہودی اوپر کسی چیز کے
کہ معتمد بہ ہو وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ اور حال یہہ ہے کہ یہہ سب پڑھتے ہیں کتاب خدا کی یہود یعنے موسوی توریت سے جانتے ہیں کہ نصاریٰ واسطے ثابت
کرنے زن و فرزند اللہ کے اوپر باطل کے ہیں اور نصاریٰ یعنے ترسا عیسوی سمجھتے ہیں انجیل سے کہ یہودی بجہت انکار عیسیٰ کے اور انجیل کے کافر ہیں
كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ اسیطرح کہا ان لوگوں نے کہ نہیں جانتے اور اہل کتاب نہیں ہیں جیسے مجوس اور مشرکان عرب مانند قول
یہود اور نصاریٰ کے یعنے کفار بھی اونکے حق میں کہتے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ حق پر نہیں فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ
پس اللہ حکم کریگا درمیان اونکے دن قیامت کے بیچ اوس چیز کے کہ تھے بیچ اوسکے اختلاف کرتے حق و باطل سے سمجھ لیجیے پیچھے سے سب مذمت اہل
کتاب کی چلی آتی ہے حاجت اعادہ کی نہیں ہے کہ موجب تطویل کلام ہے پس حق تعالیٰ نے ایک اور برائی اونکی ذکر فرمائی کہ کفاروں سے ملکر خرابی
بیت المقدس کی بھی اونھوں نے کی ہے اور یہہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ظلم ہے معلوم کیجیے کہ چوتھی آیت آیات مسایل سے کہ جس مسئلہ حرمت انہدام
مساجد اور حرمت امتناع نماز بمسجد نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا اور کون
شخص ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ منع کرتا ہے مسجدوں اللہ کی کو کہ یہہ ذکر کیا جاوے اوسکے بیچ نام خدا کا یعنے نچھوڑا کہ مسجد میں خدا کا نام لینے
کو عبادت کرینگے اور سعی کہ کوشش کرتے ہیں بیچ ویرانی اوسکے کے اور بیت المقدس کو حق تعالیٰ نے بلفظ جمع ذکر کیا ہے واسطے تعظیم کے یا ہر موضع اسکا
مسجد ہے یعنے جائے سجدہ لکھا ہے کہ بیت المقدس کی داؤد علیہ السلام نے بنا کی تھی قبل تمام ہونیکے اونکا انتقال اس جہان سے ہوگیا پھر حضرت سلیمان
علیہ السلام نے تمام سے مرمت کیا پھر یہود اوسپر قابض متصرف ہوگئے جب عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان چہارم پہ لیگئے تو نصاریٰ نے کہا یہودونکو کہ تم نے
حضرت عیسیٰ کو قتل کیا ہے غرض درمیان انہ دونوں کے ایک فتنۂ عظیم برپا ہوا اوسوقت میں ایک بادشاہ تھا نصرانی اوسکے ساتھ مل گئے یہودون
سے لڑائی کی خوب اونکو قتل کیا اور زن و بچہ اونکے پکڑ لے آئے شہر توڑا مسجد بیت المقدس خراب کی اور بعضے کہتے ہیں بخت نصر بادشاہ مجوس

تھا اوس سے ملک بیت المقدس کو ویران و خراب کیا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ [illegible]
کرنے میں خرابی مسجد میں نہیں لایق تھا اونکو یہہ کہ داخل ہوں بیچ اوس کے [illegible]
ترسایونکو قوت مسجد اقصیٰ میں جانے کی نہیں ہے مسلمانوں کے لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ [illegible]
اور خواری ہے اور جزیہ دینا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے اونکے بیچ آخرت کے [illegible]
آیات مسایل سے کہ جسمین بیان ہے او مسئلے کا کہ نسخ واقع ہوا اوسمین [illegible] وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ [illegible]
سورج نکلنے کی اور غروب ہونیکی فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ [illegible]
عباس نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت نازل ہوئی بیچ تحویل قبلہ کے [illegible] بیت المقدس [illegible]
طرف کعبہ کے پھر امر ہوا کہ متوجہ ہو طرف بیت المقدس کے پھر کفار طعن کرنے لگے [illegible] آیت
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ [illegible] اور بعضوں
نے کہا ہے اسکی یہہ معنی ہیں کہ جدھر منہ پھیرو تم واسطے دعا کے [illegible]
ہے کہ اخذ کی ہے کشاف سے لکھا ہے امام [illegible] کہ یہہ آیت نازل ہوئی [illegible] طرف [illegible]
راہ میں مر گیا جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا صلوا
علی صاحبکم نماز پڑھو اوپر صاحب اپنے کے صحابہ نے کہا کیونکر نماز پڑھیں [illegible] تعالیٰ نے یہہ
آیت نازل کی یعنے جسطرف اوسنے نماز پڑھی کچھ گناہ نہیں [illegible]
کی ہے یا قبلہ کی یا رضا کی یا یہہ آیت اور مثل اوسکے جو آیتیں ہیں متشابہات ہیں [illegible] اصل حقیقت
پر چنانچہ مذکور ہے بیچ تفسیر احمدی کے اور بعضی تفسیروں میں لکھا ہے کہ ایک جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں سے بسبب [illegible]
تاریکی کے سمت قبلہ میں اختلاف کیا ہر ایک نے تحری کی اور واسطے اپنے محراب بنا کر نماز پڑھی جب روشنی ہوئی [illegible]
تھی جب مدینے میں پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور اجازت چاہی اعادہ نماز کی یہہ آیت نازل ہوئی [illegible]
نماز کی نہیں ہے کہ سب جہتیں اوسی سے ہیں اور سب طرف وہی ہے ؎ جسطرف کو منہ پھیرا وہی [illegible] + کھل گیا ہے [illegible]
اللہ کا سے ؎ پھرتے ہیں کس کو ڈھونڈھتا ہوا کرتے ہیں یہو جبہ کیوں نکالو + وہاں تو ہی جلوہ گر ہے [illegible] + [illegible]
چار جگہہ ہے قرآن شریف میں ایک یہاں دوسری جگہہ سورۂ شعرا میں تیسری [illegible] چوتھی [illegible] اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ بڑی
مغفرت والا ہے اور بہت عطا والا جاننے والا احوال دلونکے اعتقاد ونکا مسلمانوں کے معلوم کیجئے کہ یہ آیت آیات مسایل سے کہ جسمیں مسئلہ
اثبات تشبیہ اور جنسیت ولد ہوالد اور نفی مماثلت حق تعالیٰ بعالم مخلوق ہے وہ یہہ ہے وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا اور کہا یہود اور نصاریٰ نے
اور مشرکان عرب نے پکڑی اللہ نے اولاد یہود کہتے تھے عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ اور نصاریٰ کہتے تھے مسیح کو ابن اللہ اور مشرکان عرب کہتے تھے
ملائکہ بنات اللہ ہیں معاذ اللہ تعالیٰ سُبْحٰنَهٗ پاکی ہے اوسکو اور سب عیبوں سے بَلْ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہہ آیت دلیل ہے اوپر نفی ولد کے
یعنے نہیں ایسا جیسا یہہ کہتے ہیں بلکہ واسطے اوسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے یعنے اہل آسمان اور زمین سب مخلوق اور مملوک
اوسکے ہیں بیٹے اور عزیر اور ملائکہ اوسکے بندے ہیں اور حادث ہیں وہ قدیم ہے [illegible] جنس [illegible] باپ کے ہوتا ہے [illegible]
[illegible] کہ یہہ حادث اور وہ قدیم كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ سب جو کچھ زمین آسمان میں ہے واسطے اوسکے ہے فرمانبردار ہیں [illegible]
[illegible] اور جب [illegible] كُنْ فَيَكُوْنُ [illegible]
[illegible] قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اور کہا [illegible] جاہل ہیں جیسے

مشرکان مکہ لَوْلَا یُکَلِّمُنَا اللّٰہُ اَوْ تَاْتِیْنَآ اٰیَۃٌ کیون نہین کلام کرتا ہمسے اللہ یا کیون نہین آتی ہمارے پاس ہر ایک کی نشانی یعنے
پیغام اللہ کا کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ مِّثْلَ قَوْلِھِمْ اسیطرح کہا تھا ان لوگون نے کہ پہلے انسے تھے یہود اور نصاریٰ سے مانند
بات اونکی کے تَشَابَھَتْ قُلُوْبُھُمْ یکسان ہوئے آپس مین دل کفارونکے اور منکران اہل کتاب کے بیچ کفر اور فساد کے اور کدورت
اور عناد کے کہ جیسے سوال از راہ تعصب وعناد وہ کرتے تھے ویسے ہی یہہ کرتے ہین قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ تحقیق بیان کین
ہمنے نشانیان اوپر توحید اور نبوت کے واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہین اور تردّد اور گمان کی طرف نہین جاتے ہین اِنَّآ
اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا تحقیق بھیجا ہم نے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ راستی اور درستی کے یا ساتھہ قرآن کے
یا ساتھہ دین اسلام کے خوشخبری دینیوالا مسلمانون کو اور ڈرانیوالا کافرونکو وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ اور نہ پوچھا جاویگا
تو رہنے والے جحیم کے سے کہا ہی کہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر گذرا کہ اگر حقتعالیٰ یہود پر دروازہ عذاب
کا کھولے اور اثر غضب اپنے کا انپر ظاہر کرے تو غالب ہی کہ یہہ خوف سے عذاب الیم کے براہ مستقیم آوین حقتعالیٰ نے یہہ آیت نازل
کی کہ یہہ اصحاب جحیم ہین اور ہم تجھے نہ پوچھینگے کہ یہہ کسواسطے ایمان نہین لائے تجھپر ادائے رسالت ہی اور ہمپر حساب اہل ضلالت وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ
الْیَھُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی اور ہرگز نہ راضی ہونگے تجھسے یہود اور نہ نصاریٰ حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَھُمْ یہانتک کہ پیروی کرے تو دین اونکی قُلْ اِنَّ ھُدَی
اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ دین کی اپنے تعریف کرین کہ تحقیق ہدایت اللہ کی وہی ہدایت ہی باقی ضلالت ہی
حاصل یہہ ہی کہ کہو تم مجھے یہودیت اور نصرانیت پر بلاتے ہو یہہ ہدایت نہین ضلالت ہی اور اللہ مجھے دین اسلام پر راہ دکھاتا ہی یہہ
ضلالت نہین ہدایت ہی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَھُمْ اور البتہ اگر پیروی کریگا تو خواہشون اونکی کی بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ پیچھے
اوس چیز سے کہ آیا تجھکو علم سے کہ وحی ہی بیچ حقیقت اسلام کے اور بطلان ملت اونکے ہین مَا لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ نہین
ہی واسطے تیرے اللہ سے یعنے عذاب الٰہی سے کوئی دوست چھڑانیوالا اور نہ مددگار اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ وہ لوگ
کہ دی ہی ہمنے اونکو کتاب پڑھتے ہین اوسکو حق پڑھنے اوسکیکا مراد کتاب سے توراۃ ہی اور یہہ آیت بیچ شان عبداللہ بن سلام اور اصحاب
اوسکیکے نازل ہوئی ہی کہ حضور نبوی مین آکر اسلام لائے یا مراد کتاب سے انجیل ہی اور یہہ آیت بیچ شان اصحاب سفینہ کے آئی ہی کہ ملازمان
نجاشی ساتھہ جعفر بن ابی طالب کے دیار حبشہ سے مدینے مین آکر ایمان لائے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد کتاب سے قرآن ہی اور الذین
اٰتینا سے مراد امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آیات سابقہ شکایت اہل توراۃ اور انجیل مین آئی ہین تو سننے والون نے رغبت کی کہ اصحاب
قرآنکا کیا حال ہی معلوم کیا چاہیئے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ یہہ لوگ ایمان لاتے ہین ساتھہ کتاب کے اور احکام
اوسکیکے بغیر تحریف کے وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جو کفر کرے ساتھہ کتاب کے اور احکام اوسکیکو تغیر دے پس یہہ لوگ
وہی ہین ٹوٹا پانیوالے یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ ای بیٹو یعقوب کے یاد کرو تم نعمت میری جو انعام کیا
مین نے اوپر تمھارے پس تمھین لازم ہی کہ شکر مین اوس نعمت کے بقدر اس نعمت کے عمل نیک بجالاؤ اور اگر ملاحظے مین اور نعمتون کے عاجز
ہو تو ایک یہہ نعمت کہ جامع ہی جمیع نعمتون کی ہی اسی کو ملاحظہ کرو کہ تمھین جمیع فرق بنی آدم پر اعتبار بخشا ہی ہمنے وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ
اور یہہ کہ فضیلت دی مین نے تمھین اوپر تمام عالمونکے اسواسطے کہ تمھارے فرقے مین چار ہزار پیغمبر مبعوث کئے اور توریت اور انجیل اور
زبور اور سوا اسکے اور صحف آلٰہیہ تمھاری لغت پر تمھارے ہاتھون مین نازل کئے ہم نے اور بہت بادشاہ عادل اور عالم باعمل تم مین پیدا
کئے پس تم جمیع فرقون بنی آدم کے ساتھہ اس شرف کے ممتاز ہوئے ہو کہ مہبط وحی آلٰہی اور مخزن کتب آسمانی اور وارثان احکام شرعیہ
اور واقف اوضاع واطوار انبیا و ملائکہ سوا تمھارے اسوقت ایک فرقہ دوسرا نہین ہوا اور تفضیل تمھین جمیع موجودات عالم پر اسوقت
تک حاصل ہی پس حق تمھارا ہی کہ اب بھی جو وقت نزول کتاب جدید ہی اور بعثت سید المرسلین ہی تمھین سب پر فضیلت لیجاؤ پہلے

ناصراس [illegible] کے اور تبیع کا اور نیا ء المرسلین [illegible] [illegible]
اور پر تمام عالم کے تردد رکھتے ہین اور حال [illegible] [illegible]
خطاب کے کوئی فرد اس فضائل مین اونکے شریک ہو [illegible] [illegible]
نہ قبول کی اور ایمان قرآن مجید پہ نہ لایا اس منصب کے [illegible] [illegible] مین افضل
بنی اسرائیل کی تمام جہان پر اسوقت مین اس آیت سے نہین ہو سکتی [illegible] [illegible]
مرقومہ الصدر مین قطعی ہے کہ بعض نا اہل فضیلت رکھتے ہین [illegible] افضل [illegible] [illegible]
اوسکا افضل اور [illegible] ہو وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا [illegible] [illegible] افات
کریگا اور نہ کام آویگا کوئی نفس کسی نفس سے کچھ ذرا سا بھی عذاب [illegible] وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ [illegible] وَلَا هُمْ
يُنصَرُونَ اور نہ قبول کیا جاویگا اوس نفس سے بدلا کہ اپنے تأین کی خلاصی [illegible] [illegible]
اور نہ فائدہ دیگی اوسکو شفاعت اور سفارش کہ اپنے منسوبونکے حق مین [illegible] [illegible] ضمیر
منہا اور تنفعہا کی راجع نفس دوئے ہوگرفتار عذاب ہے اور [illegible] [illegible]
بعینہا اول قصہ بنی اسرائیل مین گذری ہے اعادہ اوسکا یہان کس غرض کیواسطے ہے [illegible] [illegible]
دلوانے نعمت ان کے ہے تا کفران نعمت اسکی سے احتراز کر کر راہ شکر منعم اختیار [illegible] [illegible] واسطے قطع الطمع
دعوی متبوعیت اونکے اور درخواست متابعت سید المرسلین کے ہے اسواسطے کہ جب [illegible] [illegible] فضل دنیا عالم
پر دیکھین تو سمجھین کہ منشا اور مبدا اس دعوے کا کچھ اور چیز ہے [illegible] [illegible]
آنے والا ہے کہ اوسدن کوئی نسب نسبت کام نہین آویگی بدون متابعت راہ حق [illegible] [illegible]
قصے مین غرض اس آیت سے اجمال النعمہا ئے بنی اسرائیل کو یاد دلوانا ہے اور تمہ قصے مین تفصیلا جب اوقات [illegible]
سوال دوسرا اس آیت مین آیت گذشتہ سے تین چیز کا تفاوت واقع ہے اول آیت سابقہ مین لایقبل منہا شفاعۃ ہے اس آیت مین
لاتنفعہا شفاعۃ ہے دویم وہان لایوخذ منہا عدل ہے یہان لایقبل منہا عدل ہے سیوم وہان نفی شفاعت کو مقدم کیا ہے یہان نفی
فدیہ کو نکتہ اس تفاوت مین کیا ہے جواب تخصیص آیت اولی مین ساتھ نفی قبول کے اور اس آیت مین ساتھ نفی نفع کے اس جہت
سے ہے کہ ماسبق آیت اولی مین ذکر کفر کا بتصریح تھا کہ ولاتکونوا اول کافر بہ پس نفی قبول وہان مناسب ہوئی اور ماسبق اس آیت
کے ذکر انتساب اور اتباع کا ہے کہ اوسے وسیلہ شفاعت متبوعین اور منسوب الیہم اپنا جانتے ہین پس نفی نفع کی یہان چسپان ہوئی
گویا فرمایا کہ ہر چند شفاعت انبیا کی اور اسلاف تمہاری اپنے تابعدار ونکے حق مین مقبول ہے لیکن باوجود کفر کے تمہارے حق مین
نافع نہین اور آیت اولی مین جو نفی قبول شفاعت کی سابق گذری تھی اور غالبا دنیا مین جب شفاعت نہین قبول ہوتی تو عرض اخذ
عوض ہوتی ہے اسکے تئین بلفظ اخذ نفی فرمایا تا یہہ توہم بھی دور ہوا اور اس آیت مین جو نفی نفع شفاعت کی سابق نہین گذری تھی
عوض کو بلفظ قبول نفی کیا کہ وہان عوض دینا مقبول ہی نہین چہ جائے اخذ اسواسطے کہ اخذ بعد قبول ہے لیکن وجہ تقدیم اور تاخیر شفاعت
اور عوض کی یہہ ہے کہ ابتداء حادثہ مین شفاعت کو عوض دینے پر مقدم کرتے ہین اور جب حادثہ امتداد اور استقرار پاتا ہے تو عوض دینے
کو شفاعت پر مقدم کرتے ہین پس آیت اولی مین اعتبار حادثہ تھا اور اس آیت مین انتہی واللہ اعلم باسرار کلامہ معلوم کیجئے ست تو ین
[illegible] سال سے کہ جہت مسئلہ عصمت انبیا کا اور یہہ مسئلہ کہ کافر صلاحیت امامت کی نہین رکھتا نکلتا ہے وہ یہہ ہے کہ وَإِذِ ابْتَلَى
[illegible] [illegible] تفسیر حیدری [illegible] [illegible] عام مراد [illegible]

نہ آزمایش سے اسواسطے کہ آزمانا وہ شخص ہے جسے جہل ہو انجام کار کا اور اللہ منزہ اس سے ہے دیکھ پروردگار اسکے نے بکلمات ساتھہ
کہنے باتونکے کہ وہ اوامر اور نواہی تھین یا مناسک حج کے تھے یا دس چیزین کہ جنکو فطرت اسلام کہتے ہین یعنے حلق موئے سر اور مضمضہ اور استنشاق
اور مسواک اور لبونکے بال لینا اور ناخن تراشنے اور اکھیڑ دینے بال زیر بغل کے اور زیر ناف کے اور ختنہ کرنا اور استنجا پانی سے کرنا یہہ دس
چیزین فرض تھین حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ہم پر سنت ہین چنانچہ امام زاہدی نے لکھا ہے بیچ تفسیر اپنی کے اور تیسیر مین ہے ابن عباس رضی
اللہ عنہما سے وتلک العشرۃ کانت فرائض لہ ولنا سنن فتامل لکھا ہے ملا عصام محشی بیضاوی نے سمجھ لیجیے کہ حلق راس اور قصر دونون
مسنون ہین مرد کے حق مین علی سبیل التخییر اور عورتونکو نہین جائز مگر قصر ایام حج مین خاص اور قص شارب مسنون ہے بال بالائے لب اعلیٰ
کے اور مضمضہ اور استنشاق اور مسواک مسنون ہے سبکو ہر وضو مین اور مسنون ہین اکھیڑنے بال بغل کے اور حلق کرنے زیر ناف کے اور چھوڑ دینے
چالیس روز سے زیادہ مکروہ ہین اور ناخن تراشنے جمعہ کے روز مستحب ہین یا ایکدن ہفتے مین اور استنجا کرنا پانی سے سنت ہے جو نہ تجاوز
ہو نجاست قدر درہم سے اور اگر تجاوز ہو قدر درہم سے تو واجب ہے اور ختنہ سنت موکدہ واسطے رجال کے اور توقف کیا ہے امام اعظم
رحمہ اللہ نے اوسکی مدت مین بعضون نے کہا ہے کہ بارہ برس تک سنت ہے اور واسطے نسا کے لاباس لکھا ہے فَاَتَمَّهُنَّ پس پورا کیا ابراہیم
علیہ السلام نے اونکو اور قیام کیا اوسپر اور بعضون نے رفع ابراہیم کا اور نصب ربہ کا پڑھا ہے چنانچہ قرأت امام اعظم ابوحنیفہ رح کی ہے
کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس تقدیر پر ابتلی کی معنے دعا کے ہین اور وہ دعا یہہ ہے ربنا وابعث فیہم رسولا
منہم یتلوا علیہم ایاتک ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم اور اتمہن کے معنے اتمہن اللہ ہین لیکن قرأت
مشہورہ اول ہے نصب ابراہیم کا اور رفع ربہ کا اور اتمہن کی ضمیر ابراہیم کیطرف ہے قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا فرمایا حق
تعالیٰ نے متابعت فرمان میری کی تحقیق مین کرنیوالا ہون تجھکو واسطے لوگونکے پیشوا دین مین کہ سب نیک بعد تیرے اقتدا تیری کرین گے چنانچہ
اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اتبع ملۃ ابراہیم او ملۃ ابیکم ابراہیم اور جب حق تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو مشرف بشرف امامت
فرمایا قَالَ عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ اور اولاد میری سے بھی امام پیدا کر قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے جواب
اونکے مین لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ نہ پہنچیگا عہد میرا یعنے رحمت میری ظالمون کو اور معنی عہد کی بقول اصح رسالت یا امامت مسلمانان ہے
اور ظالمین سے مراد کافرین ہے معتزلہ اسی آیت پر تمسک کر کے کہتے ہین کہ نہین جائز امامت فاسق کی اسواسطے کہ وہ ظالم ہے اور ظالم کی امامت منع
ہے اور مراد امامت سے امامت کبریٰ ہے جسے خلافت کہتے ہین دل علیہ ما قال فی الکشاف اور مذہب اہل تشیع کا بھی یہی ہے کہ امام کو معصوم
ہونا واجب ہے کہ لا ینال عہدی الظالمین سے نکلتا ہے اور ہر گناہ ظلم ہے پس لائق امامت کے گنہگار نہین ہے اور کہتے ہین معتزلہ کہ ظالم
امامت کی کسطرح صلاحیت رکھے کہ نہین جائز حکم اوسکا اور شہادت اوسکی اور اطاعت اوسکی اور مقدم ہونا اوسکا نماز مین اور نہین
مقبول خبر اوسکی تم کلامہ حاصل جوابون کا جو اہل سنت وجماعت نے اس فرقۂ ضالہ کے دئے ہین یہہ ہے کہ اگر امام کی معنی متعارف لیتے
ہو جسے خلافت کہتے ہین تو مراد ظالم سے کافر ہے اسواسطے کہ وہ ظالم مطلق ہے اوسکی خلافت نہین درست اور گنہگار کی خلافت درست
ہونے مین کیا شک ہے کہ خلیفے کو معصوم ہونا لازم نہین ہے انبیا کو عصمت لازم ہے تو اونکی بھی عصمت مین بڑی بڑی گفتگوین ہین بعضون
نے کہا ہے واجب ہے یہہ کہ انبیا معصوم ہون گناہ سے کذب سے قطع نظر قبل وحی کے اور بعد وحی کے اور بعضون نے قید بعد وحی کے لگائی
ہے اور اس مقام پر بہتیری گفتگو کی ہے تفتازانی نے شرح عقائد مین اس قول کے تحت مین وکلہم کانوا مخبرین مبلغین عن اللہ تعالیٰ
صادقین ناصحین اور کہا ہے کہ انبیا معصوم ہین کذب سے خصوصًا بیچ اس چیز کے کہ متعلق ہے ساتھہ شرائع کے اور تبلیغ احکام کے اور
ارشاد امت کے لیکن عمدًا مین تو اجماع علما کا ہے اور سہوًا مین تو نزدیک اکثر کے ہین اور عصمت انکی تمام گناہون سے اسمین تفصیل ہے کفر
سے تو قبل وحی اور بعد وحی بالاجماع معصوم ہین اور ایسے عمدًا کبائر سے نزدیک جمہور کے خلاف ہے حشویہ کا اوسمین کہ ایک فرقہ جہمیہ سے

اور سہواً اکثر کے نزدیک نہین معصوم اور صغائر سے عمداً جمہور کے نزدیک نہین معصوم خلاف ہے جبائی کا اور اتباع اوسکے کا اور سہواً بالاتفاق
نہین معصوم پس جب انبیا کی عصمت مین ایسی ایسی گفتگوین ہین تو امام کو معصوم ہونا کہان سے واجب ہوا پس ثابت ہوا کہ کافر لیاقت امامت کی
نہین رکھتا اور مومن کو واسطے امامت کے عصمت شرط نہین ہے چنانچہ امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بالاجماع ثابت ہے باوجود
انعدام قطعیت عصمت اسواسطے مذہب ہمارے مین جائز ہے فاسق کی ظالم کی جابر کی امامت واسطے سلطنت کے اور فیصلکے یا جب حکم کرے
ساتھ حق کے اور شہادت اور امامت الصلوٰۃ مع الکراہت جیسی کہ تصریح کی ہے ساتھ اسکے بیچ ہدایہ کے اور اگر امام سے ارادہ صاحب نبوت
کرتے ہو تو ظالم اپنی معنون پر ہے جیسے حضرت ابراہیم نے سوال کیا تھا کہ بعضی اولاد سے میری نبی ہوون خبر دی حق تعالیٰ نے کہ ظالم نبی نہین ہوتے
چنانچہ مدارک مین لکھا ہے اور ہر گناہ ظلم ہے اسواسطے کہ تجاوز حق سے ہوتا ہے اور اکثر گناہ کو حق تعالیٰ نے ظلم فرمایا ہے چنانچہ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ پس یہہ دلیل ہے اوپر اس مسئلے کے کہ انبیا معصوم ہین کبائر سے عمداً قبل بعثت کے اور شق پہلی دلیل تھی اوپر اس مسئلے
کے کہ کافر صلاحیت امامت کی نہین رکھتا سمجھ لیجئے کہ نہین خلاف بیچ اوسکے کسیکا کہ نبی ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم نہین مرتکب ہوئے کبیرہ کے اور نہ
صغیرہ کے کسی آن نہین کبھی قبل وحی کے اور نہ بعد وحی کے چنانچہ ذکر کیا امام ابو حنیفہ رح نے بیچ فقہ اکبر کے معلوم کیجئے کہ آٹھوین آیت آیات مسایل سے
کہ جسے مسئلہ تعظیم واحترام اور حکم اور احکام بیت اللہ کا اور ہونے اسکیا امن نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا
اور یاد کر جب کیا ہم نے کعبہ کو مرجع یعنے جائے ثواب واسطے لوگونکے کہ حج کرنے آوین ہر سال اور ثواب بیحساب لین وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ
إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور پکڑو تم ای مومنو بعد اوسکے کہ بزرگی حرم کی تم نے جانی ہے مقام ابراہیم کو جائے نماز اور مقام ابراہیم ایک موضع ہے
کہ وہان ایک پتھر رکھا ہے اوسمین نشان قدم مبارک حضرت ابراہیم کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقام ابراہیم مسجد حرام ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ حرم اور عرفات اور مزدلفہ اور محل رمی جمار سب مقام ابراہیم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ تمام زمین مکہ مقام ابراہیم ہے روایت ہے کہ جب حضرت
ابراہیم نے بنا کعبہ کی مرتب کی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پکارو لوگونکو کہ حج کو آوین اونھون نے کہا کسطرح آواز میری سنینگے کہا تم آواز کرو مین
سبکے کان تک پہنچا دونگا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کوہ ابی قبیس پر چڑھکر ایک پتھر پر کھڑے ہوئے وہ پتھر سب دنیا کے پتھرونسے بلند ہوگیا
اور حقتعالیٰ نے تمام زمین مثل ایک دسترخوان کے اونکے آگے بچھا دی پھر ابراہیم علیہ السلام نے ندا کی کہ ای مسلمانو حق تعالیٰ نے تمھارے واسطے خانہ بنا کیا
ہے اوسکی زیارت کرو اوسکی اور حج بجالاؤ پس جو کوئی کہ پشت اور شکم مادر مین تھا سب نے آواز سنی اور جسکو حق تعالیٰ نے چاہا اوسنے اجابت کی اور
تلبیہ بجالایا یعنے لبیک تا آخر کہا اسواسطے لبیک کہنا سنت حاجیون کی ہوئی اور تا قیامت یہہ عمل رہیگا پس جسنے ایکبار لبیک کہا وہ ایکبار حج
کریگا جسنے دو بار کہا وہ دو بار کریگا علی ہذا القیاس موافق اوسوقت کے کہنے کے ظہور مین آتا ہے بحر مواج مین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے
جب اپنے مقام سے ہجرت کی سارہ کو کہ اونکی منکوحہ تھی صندوق مین بند کر کے ساتھ لیچلے راہ مین تلاشی والون نے روکا کہ اس صندوق کو
بغیر دیکھے نچھوڑینگے آخر کھولا تو دیکھا کہ ایک عورت بجمال حسن وجمال بیٹھی ہے لکھا ہے کہ جہان مین تین نور ایسے ظہور مین آئے ہین کہ اونکے مثل
اور نہین ہوئے ایک تو نور ید بیضا موسی کا کہ جب جیب سے نکالتے تھے دوسرا نور حضرت یوسف علیہ السلام کا کہ جسوقت کنوئین سے نکلے تھے
تیسرا نور سارہ کا جب صندوق کھولا تھا غرض بی بی سارہ کو بادشاہ کے پاس لیگئے بادشاہ دیکھتے ہی حسن اوسکا حیران رہگیا ہاتھ دراز کیا اوسکا
ہاتھ خشک ہوگیا پھر سارہ سے کہا کہ جانتا ہون کہ تیرا پروردگار ہے اوسکی تو عبادت کرتی ہے اسسے میرے ہاتھ کیواسطے دعا کر کہ اچھا ہو جاوے
پھر مین تجھے چھوڑ دونگا اوسنے دعا کی ہاتھ اچھا ہوگیا پھر اوسنے ہاتھ دراز کیا اور عہد اپنا وفا نہ کیا پھر ہاتھ خشک ہوگیا غرض تین بار خشک ہوا
اور تینون بار اونکی دعا سے اچھا ہوا تیسرے بار اونکو چھوڑ دیا اور ایک لونڈی دی اور کہا ہاجرک جب یہہ اوس لونڈی کو اپنے گھر مین
لائین تو اوسکا ہاجرہ نام رکھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جو آئے تو اونکو بوحی یا کشف سے معلوم ہوگیا کہ خدا تعالیٰ نے سارہ کو سلامت
رکھا ہے اور اوس کافر نے اوپر دسترس نہین پائی پھر سارہ نے جو میل حضرت ابراہیم کا ہاجرہ کیطرف دیکھا تو ہاجرہ کو انھین کو بخشدیا جب

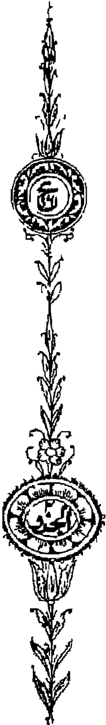
ہاجرہ حاملہ ہوئی تو سارہ کو غیرت آئی چاہا کہ گھر سے نکال دوں حضرت ابراہیمؑ ہاجرہ کو لیکر مکے میں آئے جہاں چاہ زمزم ہے وہیں اُترے یہہ حضرت ابراہیمؑ ہاجرہ کو خدا کے سپرد کر کے شام کو سارہ کے پاس گئے ہاجرہ سے یہاں اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے اوس مقام پر پانی نتھا ہاجرہ نے پانی کی طلب میں سعی کی حضرت اسمٰعیلؑ نے پانوں مارا وہان ایک چشمہ جاری ہوگیا ہاجرہ نے کتنے پتھر گرد اوسکے رکھ دیے کہ پانی جمع رہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اسمٰعیلؑ کی ماں پانیکو نہ بند کرلیتی تو اب تک وُہ جاری رہتا چاہ زمزم جسے کہتے ہیں یہہ وہی چشمہ ہے کہ ہاجرہ کے بند کرنیسے نہر سے کنواں ہوگیا غرض وہان ویرانہ میں ہاجرہ تھی اور چشمہ پانیکا جاری تھا دور سے بعضے لوگون نے دیکھا کہ جانور اُدھر متوجہ ہوتے ہیں معلوم کیا کہ پانی ہے جب نزدیک آکر دیکھا تو مقرر چشمہ پایا سب نے وہیں وطن مقرر کیا ہاجرہ وہان ویرانہ میں ٹری تھیں آبادی میں ہوگئیں جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بڑے ہوئے اونکا بیاہ کردیا بعد مدت کے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دیکھنے کو آئے اونکو گھر میں نہ پایا قبیلے نے اونکے آپکا اعزاز اکرام نہ سمجھا شکایت تنگی معاش کی کئی جب آپکو بہت دیر انتظار میں ہوگئی اور اسمٰعیل علیہ السلام نہ آئے تو آپنے کہا میں جاتا ہوں اسمٰعیل کو میری طرف سے کہنا کہ چوکھٹ آستانہ دروازہ اپنے کا پھر جب اسمٰعیل علیہ السلام آئے تو اونکے قبیلے نے یہہ پیغام کہدیا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے معلوم کیا کہ میرے باپ کی مرضی ہے کہ قبیلہ اور کروں آخرش اور نکاح کیا پھر دوسرے برس حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے پھر اونکو گھر میں نہ پایا اونکی قبیلے نے بہت آپکا ادب کیا اور شکر معاش اور روزگار اظہار کیا اور تعظیم تکریم سے طعام اونکے آگے رکھا آپ بہت خوش ہوئے دعا کی اوسکے حق میں اور پھر بغیر ہی ملاقات حضرت اسمٰعیل کے چلے یہہ کہکر کہ اسمٰعیل آویں تو کہنا کہ چوکھٹ اپنے آستانہ کی محافظت لازم پکڑے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قبیلے نے یہہ سمجھا کہ یہہ اب جاتے ہی ہیں تو کہا کہ آپ اب یہاں جو کسیطرح نہیں رہتے تو بارے غبار سفر کا تو بدن مبارک سے دور کرو اور سر دھوا و غسل فرماؤ آپ وعدہ سارہ سے کرکے آئے تھے کہ اونٹ سے نہ اُترونگا بلحاظ ایفائے وعدہ ایک پانوں آپنے اوپر رہنے دیا اور دوسرا پتھر پہ رکھکر سر دُھویا اثر پانوں کا اوس پتھر پر ظاہر ہوگیا وہی پتھر جہاں رکھا ہے وہی مقام ابراہیم ہے وَعَهِدْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَـٰعِيلَ اور عہد کیا ہم نے یعنے فرمان بھیجا ہم نے طرف ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کے أَن طَهِّرَا بَيْتِىَ یہہ کہ پاک رکھو تم گھر میرے کو بتوں سے اور نجاست سے اور خباثت سے اور معاصی سے اور طواف جنب اور حائض اور نفسا کیسے اور اضافت خانہ کی طرف اپنے کی واسطے تعظیم مضاف کے لِلطَّآئِفِينَ وَٱلْعَـٰكِفِينَ واسطے طواف کرنیوالونکے اور اعتکاف کرنیوالونکے وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ اور رکوع کرنیوالون کے اور سجدہ کرنیوالونکے یعنے نماز پڑھنے والونکے رکع جمع ہے راکع کی اور سجود جمع ساجد کی ہے اور اسمیں اشارہ ہے کہ رکوع بغیر سجود کے معتبر نہیں ہے اور ارباب اشارت نے یہہ معنی کہی ہیں کہ فرمان بھیجا ہمنے ابراہیم اور اسمٰعیل کو کہ پاک کریں گھر میرے کو کہ دل ہے اوناس تعلقات کونین سے یعنے کوئی آرزو دنیا و دین کی سوا میرے نہ لیں رکھیں واسطے طواف کرنیوالونکے کہ انوار میرے ہیں اور اعتکاف کرنیوالونکے کہ حالات نامتناہی راسخ ہیں اور رکوع کرنیوالونکے اور سجدہ کرنیوالونکے کہ احوال موجب تخشع اور تذلل کے ہیں سمجھ لیجئے کہ دل جب تمام ہوا و ہوس سے پاک ہو تب قابل نزول انوار الٰہی کے ہوتا ہے ع اوّل بروب خانہ دگر میہمان طلب + آئینہ شو وصال پری طلعتان طلب + وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ ٱجْعَلْ هَـٰذَا بَلَدًا ءَامِنًا اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے ای پروردگار میرے کر اس جگہہ کو شہر امن والا یعنے دعا کی ابراہیم نے جناب الٰہی سے کہ کر اس گھر کو کہ تیرے واسطے بنایا ہے میں نے شہر امین قحط سے اور خسف سے اور مسخ سے یا اہل اسکیکو جو مستغلبونکے امن میں اپنے رکھ وَٱرْزُقْ أَهْلَهُۥ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ اور رزق دے لوگون اسکیکو میوون سے حقتعالی نے دعا اونکی قبول فرمائی اور حکم کیا جبرئیل علیہ السلام کو کہ ایک دیہ دیہات فلسطین کیسے کہ بہت میوہ تھے اوسمین وہان سے اوٹھا کر سات بار کعبہ کے گرد پھرا کر زمین تہامہ میں بیچ راہ مکہ کے رکھدو جبرئیل حکم بجالائے اور اب اوس دیہہ کو بجہت طواف کعبہ کے طائف کہتے ہیں میوہ اہل مکہ وہیں کے کھاتے ہیں پھر حضرت ابراہیمؑ نے تخصیص کی رزق کی واسطے مسلمانون کے اور کہا مَنْ ءَامَنَ مِنْهُم بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ

روزی دے جو کوئی ایمان لاوے اونمین سے یعنے اس شہر کے رہنے والونمین سے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ
قَلِيلًا فرمایا حق تعالیٰ نے پس جو کوئی کفر کریگا پس فائدہ دونگا اوسکو تھوڑا یعنے دنیا ہی مین دونگا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ پھر دھکیلکے
بے بس کرونگا اوسکو طرف عذاب آگ کے وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور برا مرجع ہے دوزخ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ
اور یاد کر جب اٹھائی ابراہیم نے بنیاد خانہ کعبہ سے اور اسمٰعیل نے ابراہیم فاعل ہے اور لفظ اسمٰعیل کا عطف ہے ابراہیم پر کہ یہہ بھی باپ کے
ساتھہ رفع قواعد مین شریک تھے اور یہہ حکایت ہے زمان ماضیہ سے اور حاصل معنے یہہ ہین کہ جب اٹھاتا تھا ابراہیم علیہ السلام بنیاد گھر کی اور
اسمٰعیل اور یہان صیغہ مضارع کا لائے ہین واسطے استحضار صورت عجیبہ کے کہ خبر دایم سی ابراہیم اور اسمٰعیل کے سے خدا تعالیٰ نے کی بعضے
کہتے ہین کہ بنیاد کعبہ کی حضرت ابراہیم کیوقت سے تھی طوفان نوح مین خراب ہوئی تھی حضرت ابراہیم نے معہ اسمٰعیل پھر بنیاد اوسکے دیوارون کی
جہان پہلے تھین بمعاونت جبرئیل رکھی لکھا ہی کہ آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو قد اونکا آسمان تک تھا کھڑے ہوتے تھے تو سر مبارک انکا
آسمان تک پہنچتا تھا تسبیح ملائکہ کی سنتے تھے اور عجائبات آسمانکے دیکھتے تھے اونکو دیکھہ کر جتنے مخلوقات زمین پر تھے ڈر کر بھاگے پھر قد مبارک
حق تعالیٰ نے اونکا بتدریج کم کرتے کرتے ساٹھہ گز کا رکھا جو تسبیح ملائکہ اونھون نے نہ سنی تو دعا کی اور شکایت وحشت سے اپنی کی حق تعالےٰ
نے ایک کوٹھا یاقوت کا کہ دروازہ اوسکا زمرد کا تھا بہشت سے اُتار کر جہان کعبہ ہے وہین کھڑا کر دیا اوسے طواف گاہ آدم کا مقرر کیا
حضرت آدم زمین ہند سے چالیس بار اوسکے طواف کیلئے گئے اور فرشتون نے کہا کہ حج تیرا قبول ہوا زمانہ نوح علیہ السلام تک یہہ مطاف عالم
رہا پھر طوفان نوح مین کہ تمام زمین غرق ہوگئی فرشتونکو حکم ہوا آسمان چہارم پر لیگئے اب وہین ہے اوسے بیت المعمور کہتے ہین ستر ہزار فرشتے
ہر روز اوسکا طواف کرتے ہین پھر قیامت تک اونکی نوبت نہین آتی اتنے فرشتے اوسکے گرد ہین اور یہان حضرت ابراہیم کے زمانے تک
وہ مکان خالی رہا عمارت سے پھر حضرت ابراہیم کو فرمان ہوا کہ وہان خانہ کعبہ بنا کرین اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ حدود اوسکی بتاوین اور بعضے کہتے ہین
کہ جسقدر وہ کوٹھا تھا اتنی جگہہ سایہ ابر کا رہتا تھا حق تعالیٰ نے فرمایا جہان سایہ ابر کا ہے وہی اوسکی حد ہے حضرت ابراہیم کو حکم کیا اسیقدر
گھر بناؤ اوسمین عبادت کرو غرض بہ تقدیر جسقدر عرض و طول مین وہ کوٹھا تھا اور جہان تھا وہین اسی قدر لنبا چکلا اونھون نے کوٹھا بنایا
جبرئیل علیہ السلام پتھر لاکر اسمٰعیل علیہ السلام کو دیتے تھے اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیتے تھے یہہ بناتے تھے تا آنکہ تیار ہوا
اور پتھر اوسمین پانچ پہاڑون کے لگے طور سینا کے طور زیتا کے طور لبنان کے جودی کے حرا کے اور حجر اسود جو اب خانہ کعبہ مین لگا ہی یہہ یاقوت
سفید تھا جبرئیل علیہ السلام نے وقت طوفان کے نیچے جبل ابو قبیس کے چھپا دیا تھا پہاڑ پھٹ گیا اور وہ یاقوت حضرت ابراہیم کو دیا
حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ کے دروازہ مین رکھدیا کافرون کے اور عورتون حیض والیونکے ہاتھہ لگانے سے کہ ایام جاہلیت مین طواف
کو آتے تھے وہ یاقوت سفید سیاہ ہوگیا اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت ابراہیم کوہ ابو قبیس پر جاتے تھے کوہ نے آواز کیا کہ ای ابراہیم
تیری امانت میرے پاس رکھی ہے لے اور دروازہ مین خانہ کعبہ کے رکھہ آپنے وہان سے لاکر جہان حجر اسود اب ہے وہین رکھدیا بحر مواج
مین تمام قصہ لکھا ہی غرض بعد اتمام خانہ کعبہ کے حضرت ابراہیم و اسمٰعیل نے دست تضرع اوٹھا کر دعا کی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ای پروردگار ہمارے قبول کر ہمسے یہہ کام نیک تحقیق تو ہی ہے سننے والا دعا ہماری جاننے والا نیتین ہماری رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا
مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ای پروردگار ہمارے اور کر ہم دونون کو مطیع مخلص موحد واسطے اپنے اور اولاد ہماری
سے ایک جماعت مطیع واسطے تیرے وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اور دکھا ہمکو طرح عبادت ہمارے کی یعنے مواضع کہ اوسمین افعال
حج بجالاوین جیسی میقات احرام اور عرفات اور مناسک اور پھر اوپر ہمارے یعنے قبول توبہ کر ہماری اور درگذر ہمسے اگر کچھہ تقصیر اور
قصور عمل مین واقع ہو إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ تحقیق تو ہی ہے قبول کرنیوالا توبہ مقصرونکی اور بخشنیوالا گنہگارون کا رَبَّنَا وَابْعَثْ
فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ ای پروردگار ہمارے اور بھیج بیچ اونکے یعنے ذریت میریکے پیغمبر انہین سے کہ زبان اونکی وہ

وہ سمجھین تاکہ اونکو عزت اور شرف حاصل ہو بسبب اوسکے پڑھے اوپر اونکے آیتین تیری وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ اور سکھادے
اونکو کتاب قرآن اور حکمت یعنے معانی قرآن کی یا بیان کرے جو کچھہ اوسمین امر اور نہی اور حلال اور حرام ہے اور پاک کرے اونکو گناہ سے
بسبب بیان شرایع اور احکام کے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تحقیق توہی غالب توانا قادر ہے اوپر اجابت دعا ہمارے کے حکمت والا حق
تعالی نے یہہ دعا اونکی قبول کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاد اسمعیل ہی سے مبعوث کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے این بلا یا ہوا
ابراہیم کا ہون اسیطرف اشارہ ہے وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اور کون شخص پھرجاتا ہے دین ابراہیم کے سے یعنے کوئی شخص نہین
پھرتا اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ مگر جسنے بے عقل کیا جان اپنے کو یا خوار کیا نفس اپنے کو وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا اور تحقیق کیا ہمنے
پسند ابراہیم کو بیچ دنیا کے ساتھہ کرم اور فتوت کے یا ساتھہ شرف نبوت کے یا عبادت کے یا خلعت کے یا خانہ کعبہ کی عمارت کے وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور تحقیق وہ بیچ آخرت کے البتہ نیکنا مونسے ہے اور فیروزی پانیوالونسے ہے بیچ صلاح اور فلاح کے اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ
یاد کر جب کہا ابراہیم کو پروردگار اُسکے نے مطیع ہو یعنے اطاعت کر فرمان میرے کی یا تسلیم کر جو مجاری قضا اور تقدیرے جاری کرون قَالَ
اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے مطیع ہوا مین واسطے پروردگار عالمونکے جو چاہے وہ کرے وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ
وَيَعْقُوْبُ اور وصیت نصیحت کی ساتھہ کلمہ اسلمت کے یا ساتھہ ملت اپنی کے ابراہیم نے بیٹون اپنونکو اور یعقوب نے اولاد اپنی کو ساتھہ
موافقت جد اپنے کے اور مضمون نصیحت اُن دونونکا یہہ تھا يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ اے بیٹو میرے تحقیق اللہ نے پسند کیا ہے
واسطے تمھارے دین مشروع مامور بہ کہ اسلام ہے فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس مرو مگر در آنحال کہ تم مسلمان ہو مطیع خدا یعنے اسلام پر ہمیشہ
رہو یہانتک کہ موت آئے تمھاری اسلام پر پس نہی ترک اسلام سے ہے نہ موت سے چنانچہ بحر مواج والینے یہان اعتراض لکھا ہے کہ موت امور اضطراری
سے ہے منہی عنہ کیونکر ہوسکے پھر بھی جواب دیا ہے کہ نہی موت سے مگر در وقت اسلام امر باسلام ہے بوقت موت اور معنی کونوا مسلمین حین تموتون
یعنے اسلام پر رہو جسوقت مرو اور یہہ آیت رد قول یہود میں ہے کہ وہ کہتے تھے ما مات نبی الا علی الیہودیۃ یعنے نہین موا کوئی نبی مگر اوپر یہودیت
کے فضل یہودیت کا دین اسلام پر کرتے تھے حق تعالی نے اونکو جھٹایا اور انبیا کا مرنا دین اسلام پر فرمایا چنانچہ اور آیت شریفہ مین بھی ہے ماکان
ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ کیا تھے تم حاضر جسوقت آئی یعقوب کو
موت یعنے اسباب اور علامات اوسکی یا درکھتے ہو اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ جب کہا بیٹون اپنونکو کس چیزکو عبادت کروگے تم
پیچھے وفات میری کے قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ کہا اونھون نے عبادت کرینگے ہم خدا تیری اور خدا باپون
تیرے ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق کی اسمعیل اونکے چچا تھے اونکو بھی باپ کہا اسواسطے کہ اہل عرب چچا کو بھی باپ کہتے ہین اور حرمت اوسکی برابر باپ
کے نگاہ رکھتے ہین اِلٰهًا وَّاحِدًا عبادت کرین ہم خدا کی کہ یگانہ اور یکتا ہے وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم واسطے اوسکے فرمانبردار ہین تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ
خَلَتْ یہہ ابراہیم اور یعقوب اور اولاد اونکی ایک امت تھی تحقیق گذرگئی لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ واسطے اوسکے ہے جو کچھ کمایا اوسنے
اور واسطے تمھارے ہے جو کمایا تم نے یعنے موافق اعمالون کے جزا دی جاویگی وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور نہ پوچھے جاؤگے اوس چیز سے
کہ تھے وہ کرتے اس آیت شریفہ مین رد اعتقادات یہود کا فرمایا ہے یہود کا عقیدہ تھا کہ بیٹونکو باپ کی طاعت کا ثواب ملیگا اور اونکے کفر پر
معاقب ہونگے حق تعالی نے ارشاد کیا کہ نہ تمھین اعمال اونکے سے ثواب ہے اور نہ اونھین افعال تمھارے سے مواخذہ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ
نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا اور کہا یہود نے اہل اسلام کو ہوجاؤ تم موسوی اور کہا نصاری نے ہوجاؤ تم عیسوی راہ پاؤگے تم قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ
حَنِيْفًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ موسوی نہ عیسوی بلکہ پیروی کرتے ہین ہم دین ابراہیم کی کہ مایل ہے سب کجیون سے طرف راست کے یا ابراہیم
مائل تھا سب دینونسے طرف دین اسلام کے اور بحر مواج مین لکھا ہے قل بل اتبعوا ملۃ ابراھیم کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تم پیروی کرو
ملت ابراہیم کی سوال بل حرف عطف ہے اور اتبعوا ملۃ معطوف ہے اور کونوا ہودا او نصاری معطوف علیہ اور یہہ نہین ہوسکتا اسواسطے

کہ یہہ مقولہ یہود اور نصاریٰ کا ہی اور اتبعوا مقولہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی **جواب** عطف اوپر کلام غیر کے اوپر وجہ تلقین کے ہے وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہ تھا ابراہیم مشرکون سے قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ
وَالْأَسْبَاطِ کہو ای تابعان ملت ابراہیم اعراض کرکے قول یہود اور نصاریٰ سے کہ وہ تمکو اپنے دین پر بلاتے ہین اونکے جواب مین یہہ کہ ایمان لائے
ہم ساتھہ اللہ کے اور اوس چیز کے کہ اتاری گئی طرف ہمارے یعنے قرآن اور ساتھہ اوس چیز کے جو اتاری گئی طرف ابراہیم کے اور سمعیل اور اسحاق
اور یعقوب کے اور اولاد اوسکی کے اگرچہ اولاد ابراہیم اور یعقوب پر کوئی کتاب نہین نازل ہوئی لیکن عبادت کرتے تھے وہ ساتھہ احکام صحف کے
پس گویا وہی اونپر نازل تھے جیسے ہمپر قرآن وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ اور ایمان لائے ہم ساتھہ اوسکے جو چیز
دی گئی ہی موسیٰ اور عیسیٰ کو یعنے توراۃ اور انجیل اور تمام دلائل نبوت اور جو کہ دی گئی ہین پیغمبرونکو کتابین معجزات پروردگار اپنے سے لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ نہین جدائی ڈالتے ہم درمیان کسیکے اُن مین سے بلکہ سب پر ایمان رکھتے ہین وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ اور ہم واسطے خدا کے مطیع ہین
فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر ایمان لاوین یہود اور نصاریٰ مانند اوس چیز کے کہ ایمان لائے تم ساتھہ اوسکے یعنے سب کتابون
اور پیغمبرون پر پس تحقیق راہ پائی وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ اور اگر پھر گئے پس سوا اوسکے نہین کہ وہ بیچ اختلاف کے ہین اور عداوت کے اور
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنی اونکی سے اندیشناک نہو فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ پس شتاب کفایت کریگا تجھکو اونسے اللہ یعنے باز رکھیگا تجھہ سے شر
یہود اور نصاریٰ کا اللہ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہی ہی سننے والا باتین موحدون اور مشرکون کی اقرار اور انکار بھری ہوئین اور جاننے والا
اعتقاد دونون گروہ کے بعد نزول ان آیتونکے یہود نے متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے بالکلیہ اعراض کیا اور ترسائیون نے بھی طرح
مخالفت کی ڈالی ساتھہ مسلمانون کے اور فخر اپنا کرنے لگے کہ ہمارے یہان صبغہ ہی اور تمھارے یہان نہین اور صبغہ اونکا یہہ تھا کہ جب اونکے یہان
بچہ پیدا ہوتا تو ساتوین روز اوسے زرد پانی مین غوطہ دیتے تھے اور اوسے آب معمودیہ کہتے تھے اور اپنے اعتقاد مین سمجھتے تھے کہ اب
پاک ہوگیا چنانچہ کہتے تھے کہ یہہ صبغہ تطہیری بچونکی اور حالانکہ دین مسیحی مین یہہ بات تھی اور اوسے قایم مقام ختان کے جانتے تھے حق تعالیٰ نے
فرمایا صِبْغَةَ اللَّهِ کہو ای مسلمانو رنگ دیا ہی ہمکو اللہ نے وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً اور کون ہی بہتر اللہ سے رنگ مین سمجھہ لیجے
کہ لفظ صبغہ کا کلام نصاریٰ مین بیچ صحت تطہیر کے واقع تھا پس حقتعالیٰ نے بہی لفظ صبغہ بجائے تطہیر ارشاد کیا حاصل معنی کا یہہ ہی کہ کہو ای
مسلمانو ہم ایمان لائے ساتھہ خدا کے کہ اوسنے ہمین لوث کفر سے بتطہیر ایمان پاک کیا اور کون نیک تر ہی اللہ سے پاک کرنے مین بعضون
نے کہا ہی کہ مراد اس سے ختان ہی کہ تطہیر مسلمانان ہی وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ اور ہم واسطے اوسی کے عبادت کرنیوالے ہین اہل تصفیہ قلوب
کے نزدیک صبغۃ اللہ رنگ گوناگون ہی ضلال افعال اور صفات واجبی کا کہ بسبب لطیفہ قلب مین ظاہر ہوکر دل عشاق کے تزکیہ پاتا ہی اور اہل
تزکیہ نفوس کے نزدیک نور صفات الہیہ ہی کہ بالوان مختلفہ مشہود ہوکر آرزو مٹاتا ہی اور اہل عناصر کے نزدیک ایک رنگ ہی تجلیات
ذاتیہ الہیہ کا کہ بعد تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کے مثل برق کے جلوہ گر ہوکر تمام بدن مشتاقان وصال کا جلاتا ہی اور اہل کمالات کے نزدیک ظہور
تجلی ذاتی دائمی کا ہی کہ بہ ہیئت وجدانی پرتو افکن ہوکر اخص خواص کو مثل عوام کے بناتا ہی اول فرقہ ولایت صغریٰ والا ہی کہ ولایت
اولیا کی ہی دوسرا ولایت کبریٰ والا ہی کہ ولایت انبیا کی ہی تیسرا ولایت ملائکہ ملاء اعلیٰ کی ہی چوتھا کمالات والا ہی کہ سب سے بالا ہی
لکھا ہی کہ یہود اور نصاریٰ ازراہ تعصب کہتے تھے کہ نحن ابناء اللہ واحباءہ شرف دوستی اور عزت فرزندی ہمین حق تعالیٰ سے ثابت ہی
ہم بہتر اور برتر ہین بھلا تمھین مسلمانون کی نسبت حق تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ کہہ
جواب مین اونکے کیا جھگڑتے ہو تم ہمسے بیچ دین خدا کے اور دعوے الوہیت کے کہ انتساب اپنا بحق کرتے ہو اور حال یہہ ہی کہ وہ پروردگار
ہمارا ہی اور پروردگار تمھارا اور جب ربوبیت اوسکی سب پر لازم ہی تو عبودیت اوسکی سب پر واجب ہی وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ
اور واسطے ہمارے ہی جزا عمل ہمارے کی اور واسطے تمھارے ہی مکافات عمل تمھارے کی وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ اور ہم واسطے اوسکے اخلاص

کرنیوالے ہین بیچ اعتقاد اور عمل کے اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی
کیا کہتے ہو تم اے یہود اور نصاریٰ تحقیق ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد اونکی تھی یہودی اور نصاریٰ یہودی یہود کہتے تھے نصاریٰ نصارا قُلْ
ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ کہہ تو کیا تم بہت جاننے والے ہو یا اللہ کہ اوسنے اونکو اس دین پر مبعوث کیا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً
عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ اور کون شخص بہت ظالم ہے اوس شخص سے کہ چھپاتا ہے گواہی کو جو نزدیک اوسکے ثابت ہے طرف سے اللہ
کے یعنے بواسطہ کتاب الٰہی جانتا ہے یہہ تعریض اہل کتاب کی ہے کہ چھپانے تھے اہل شہادت کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے حق
مین کہ نبی جانتے تھے اور گواہی نہین دیتے تھے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین اللہ بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم کتمان حق
اور تکذیب قرآن اور انکار نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ یہہ جو پیچھے مذکور ہے ایک امت تھی تحقیق گذر گئی
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْــَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ واسطے اونکے تھا جو کچھ کمایا اونھون نے اور واسطے تمھارے ہے جو
کچھ کمایا تم نے نہ پوچھے جاؤگے تم اوس چیز سے کہ تھے وہ کرتے تکرار اس آیت کا واسطے تاکید کے ہے اسیواسطے بغیر عطف کے لائے لکھا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین طرف کعبہ کے نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت کے جب مدینہ منورہ مین تشریف لائے فرمان الٰہی ہوا کہ نماز طرف
بیت المقدس کے پڑھو یہود اس بات سے خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ دین ہمارا نہین رکھتے لیکن ہمارے قبلے کیطرف
نماز تو پڑھتے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ یہود کہنے لگے کہ یہہ مرد اور اصحاب اوسکے منہہ طرف قبلے ہمارے کیے لائے جب تک کہ نماز ہماری
نا کیھی جہت قبلے کی نہ پہچانی خاطر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات سے ملول ہوئی فرمان الٰہی صادر ہوا کہ منہہ بیت المقدس
سے طرف کعبہ ابراہیمی کے لاؤ یہود اور منافقون نے بعد تحویل کعبہ کے زبان طعن کی کھولی حق تعالیٰ نے اوسحال سے خبر فرمائی سَیَقُوْلُ
السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ شتاب ہے کہ کہینگے بیوقوف لوگونمین سے یعنے یہود اور منافقان مدینہ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَیْهَا
کس چیز نے پھیر دیا مسلمانون کو قبلے اونکے سے جو تھے وہ اوپر اوسکے یعنے بیت المقدس کے قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
واسطے اللہ کے ہے مشرق کہ خانہ کعبہ اس جانب ہے اور مغرب کہ بیت المقدس اسطرف ہے یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ راہ دکھاتا
ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے کہ دین اسلام اور کعبہ خلیل اللہ ہے معلوم کیجئے کہ نون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ہونا اجماع کا حجت
نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا اور اسیطرح سے کیا ہمنے تمکو امت بہتر بیچ کی ذٰلک اشارت ہے طرف مضمون یہدے
من یشاء کے یا طرف مضمون تولی اے جہت شارکے کہ لله المشرق والمغرب سے مفہوم ہوتا ہے حاصل معنی کا یہہ ہے کہ جیسی راہ راست دکھائی
ہمنے تمکو یا جیسی قبلہ بیت المقدس سے طرف کعبہ ابراہیم کے لائے ہم ایسے ہی کیا ہم نے تمکو امت افضل سب امتون سے وسط کے معنے افضل
کے ہین کہ افضل قوم کا درمیان ہوتا ہے اور توابع اوسکے گرد کھڑے ہوتے ہین یا وسط مرکز عدل ہے کہ چپ و راست میل نہین رکھتا یا وسط
میانہ روی ہے کہ اسمین افراط و تفریط نہین نہ افراط نصاریٰ کا سا ہے کہ عیسے علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے اور نہ تفریط یہود کی سی ہے کہ
نبوت عیسے علیہ السلام کی قبول نہ کی حضرت مریم پر افترا کیا ناحق قتل انبیا کیا پس یہہ دونون گروہ بسبب افراط اور تفریط کے گمراہ ہوئے اور امت
محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے میانہ روی عنایت کی کہ خیر الامور اوساطہا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ تو کہ ہو تم گواہ واسطے انبیا
کے اوپر لوگونکے کہ منکران نبوت ہین دن حشر کے وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا اور ہووے پیغمبر یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر تمھارے
گواہ دلیل پکڑی ہے ابو منصور ماتریدی نے ساتھ اس آیت کے اوپر اس بات کے کہ اجماع حجت ہے اسواسطے کہ حقتعالیٰ نے وصف کیا ہے
اس امت کا بعدالت اور عادل پس جب جمع ہون یہہ اوپر ایک شی کے اور شاہدی دین ساتھ اوسکے تو کیونکر حجت نہو قول اونکا چنانچہ
مدارک مین ہے اور طرف اوسی کے ہے میل قاضی بیضاوی کا اور تمسک فخر الاسلام بزدوی کا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ
اور نہین کیا ہم نے قبلہ جو تھا تو اوپر اوسکے اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْهِ مگر تو کہ جانین ہم اوسکو جو پیروی کرتا ہے



رسول کی اوس سے جو پھر جاتا ہی اوپر دونون ایڑیون اپنی کے حاصل یہہ ہی کہ تحویل کعبے کی کئی ہم نے تو کہ تمیز ہو جاوے درمیان پیرو اور غیر پیرو تیرے کے وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ اور البتہ ہی یہہ تحویل کعبے کی بڑی اور گران مگر اوپر اون لوگون کے جو راہ دکھائی اونکو اللہ نے اونھون نے تحویل کعبہ کی حق جانی بخلاف یہود کے کہ دلونمین اونکے شبہے پڑنے لگے اور ایک شبہہ یہہ تھا کہ مسلمانون پر یہود طعنہ کرتے تھے کہ اگر قبلہ برحق کعبہ ابراہیمی ہی تو جھون نے بیت المقدس کی طرف نمازین پڑھین اور قبل تحویل کعبہ کے مرگئے جیسے اسعد بن زرارہ اور براء بن معرور رضی اللہ عنہ چاہیے کہ وہ گمراہ ہون حق تعالی نے رفع شبہ اونکے مین فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اور نہین ہی اللہ کہ ضایع کرے ایمان تمھارا اور نہ قبول کرے نماز تمھاری کہ طرف بیت المقدس کے پڑھی ہی اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ہ تحقیق اللہ تعالی ساتھ لوگون کے البتہ شفقت کرنیوالا ہی مہربان معلوم کیجیے کہ دسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت توجہ الی الکعبہ کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ تحقیق دیکھتے ہین ہم پھرنا منہہ تیرے کا بیچ آسمان کے یعنے بطرف آسمان کے انتظار وحی مین یہہ آیت بامر تحویل کعبہ نازل ہوئی ہی اور سبب نزول کا اوسکے یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملول رہتے تھے یہود کے اس طعن سے کہ کہتے تھے پیغمبر ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہی اسیواسطے آرزو رکھتے تھے کہ قبلہ ابراہیمی کیطرف حکم الٰہی آجاوے نماز کا کہ اقدام قبلتین ہی اور اس حق مین جبرئیل سے یہی کہا تھا جبرئیل اپنے مقام پر گئے تھے آپ ہر ساعت طرف آسمان کے دیکھتے تھے بہ انتظار وحی کہ ناگاہ جبرئیل آئے اور آیت لائی کہ ہم متوجہ تجھے طرف آسمان کے دیکھتے ہین فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا پس البتہ پھیرینگے ہم تجھے طرف اوس قبلے کے کہ پسند کرتا تو اوسکو فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پس پھیر منہہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے مراد منہہ سے تمام بدن ہی اور مسجد حرام مسجد با احترام ہی کہ خانہ کعبہ بیچ اوسکے ہی قبلے دو ہین ایک تو بیت المقدس جسے مسجد اقصی کہتے ہین دوسرا کعبہ ہی جسے مسجد حرام کہتے ہین بنا کیا اوسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور نماز پڑھتے تھے طرف اسی کے لیے زمانے اونکے حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام وغیرہما نماز پڑھتے تھے طرف بیت المقدس کے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو مکے مین بعد وحی تیرہ مہینے رہے اور نماز پڑھتے رہے طرف مسجد حرام کے اور زاہدی مین روایت ہی ابن عباس سے سترہ مہینے کی اور انس بن مالک سے انتیس مہینے کی قبل ہجرت کے طرف مدینے کے اور مامور ہوئے نماز پڑھنے کے طرف بیت المقدس کے اور وجہ اوسکی پیچھے مذکور ہی روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیشتر دوشنبے کے دن نصف ماہ رجب کے مین دوسرے برس ہجرت کے مسجد بنی سلمہ مین طرف بیت المقدس کے نماز ظہر کی بجماعت مسلمانان ادا فرماتے تھے رکوع رکعت دوسری کا تھا کہ یہہ حکم نازل ہوا قبلہ اہل صفا صفونکے پیچھے آئے اور متوجہ بطرف کعبہ ہوئے مردونکی صف آگے تھی پیچھے ہو گئے اور عورتونکی صف پیچھے تھی آگے ہو گئی مرد عورتونکی جگہہ عورتین مردونکے مقام پر کھڑی ہوئین دو رکعت نماز جو باقی رہی تھی آپنے طرف کعبے کے پڑھی اوس مسجد کا نام مسجد قبلتین مشہور ہو گیا سمجھہ لیجیے کہ ذکر مسجد حرام کا فرمایا نہ کعبہ کا اسواسطے کہ غائب کو واجب ہی مراعات جہت کی نہ عین کعبہ کی اور تحقیق تصریح کی ہی بیچ زاہدی کے کہ مراد مسجد حرام سے کعبہ ہی لیکن شاہدین کیواسطے عین اوسکا ہی اور غائبین کیواسطے جہت اوسکی ہی اور کعبہ نزدیک فقہا کے سوائے کعبہ اور عرصہ اوسکا ہی نہ دیوار اسیواسطے جب منہدم ہو جاوے کوٹھا اوسکا تو جائز ہی نماز طرف جہت اوسکیکے اور دلیل ہی اوپر اوسکے جو کہا ہی صاحب ہدایہ نے ومن صلی علی ظهر الكعبة جازت صلوته خلافا للشافعی اسواسطے کہ کعبہ ہوا اور عرصہ ہی زمین سے آسمان تک نزدیک ہمارے طرف بنا کے اسی واسطے اگر نماز جبل ابی قبیس پر پڑھین تو جائز ہی حال آنکہ بلند ہی کعبہ سے مگر یہہ ہی کہ مکروہ ہی بجہت تعظیم کعبہ کے اور جہت کعبہ کی کہ جدھر نماز مین منہہ کرنا فرض ہی وہ ہندوستان والونکو بین المغربین ہی جہان سورج جاڑے ونمین ڈوبتا ہی اور جہان گرمیونمین ڈوبتا ہی ان دونون کے درمیان ہی چنانچہ تفسیر احمدی مین رسالہ شہاب الملۃ والدین سے نقل کی ہی روایت ہی براء بن عازب سے کہ تشریف لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین پس نمازین پڑھین طرف بیت المقدس کے سولہ مہینے پھر

بطرف کعبہ ہوئے چنانچہ کشاف مین مذکور ہے لیکن تخصیص خطاب کیواسطے تصریح عام حکم کے سب امت کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ اور جہان کہین ہو تم خشکی مین تری مین آبادی مین ویرانہین پوشیدہ مین کو پیشا مین شرقمین غرب مین اور جا ہو کہ نماز پڑھو پس پھیرو مونہون اپنے کو طرف کعبہ ابراہیمی کے وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی تھی کتاب توراۃ جنھین البتہ جانتے ہین یہہ کہ یہہ تحویل کعبہ کی یا توجہ بطرف کعبہ حق ہے حکم اوسکا پروردگار اونکے سے ہے اسواسطے کہ توریت مین پڑھا ہے کہ پیغمبر آخرالزمان طرف دو قبلون کے نماز پڑھینگے اور آخر قبلہ جو ہمیشہ اوسپر رہینگے وہ اور امت اونکی قیامت تک کعبہ ہے وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ اور نہین اللہ بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہین یہود اور تعملون بتاء مثنات فوقانیہ بھی قرأت ہے خطاب اہل کتاب کو بھی بوجہ التفات غیب سے طرف خطاب کے ہے وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ اور اگر لاوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگے ان لوگونکے جو دئے گئے ہین کتاب یعنے یہود اور ترسا اوپر صدق اور حقیقت کعبہ کے ہر آیت یعنے ہر معجزہ اور دلیل اور علامت نہ پیروی کرینگے قبلہ تیرکی وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ اور نہ تو پیروی کرنیوالا ہے قبلہ اونکے کی وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ اور نہین بعضے اونکی پیروی کرنیوالے قبلہ بعض کی یعنے قبلہ نصاری کا کہ شرق ہے تابع یہود کے ہوکر توجہ بغرب نہ کرینگے اور قبلہ یہود کا کہ غربی ہے یہہ تابع نصاری کے ہوکر توجہ بشرق نہ کرینگے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اور البتہ اگر پیروی کرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بسبیل فرض محال خواہشون اونکی کی کعبہ کے حق مین پیچھے اوس چیز کے کہ آیا تیرے پاس علم سے کہ قبلہ ابراہیم حق ہے إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ البتہ تو اوسوقت کہ متابعت اونکی کرے ظالمون سے ہو خطاب ظاہر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن معنو مین خطاب امت پیغمبر کو ہے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ مطلب اونکا نماز پڑھانی پیغمبر کو طرف کعبے اونکیکے ہے پس مطلوب سبکا ایک ہوا اھوا ہم بصیغہ جمع اس ایک مطلوب کو سواسطے ذکر کیا اوسکے کئی جواب ہین ایک تو یہہ کہ اہوا کی معنی خواہش اور طلب کی ہین اور طلب باعتبار کثرت طالبون کے متعدد ہوتی ہے اگرچہ سبکا مقصود ایک ہوتا ہے دوسری یہہ کہ خواہش اونکی کہ نماز پڑھنی پیغمبر کی طرف قبلے اونکیکے ہے یہہ متضمن کئی مطلوب کو ہے کہ خواہش کرنا انکا قبلہ سے اور پہچاننا اوسکا اور منہ طرف اوسکے نماز مین لانا پس جب یہہ مطلوب متضمن کئی مطلبون کا ہوا تو صیغہ جمع کا لانا مناسب ہوا تیسری یہہ کہ توجہ اونکی قبلہ کی طرف کرنا اگرچہ ایک خواہش ہے لیکن باعتبار مراتب اور افراد کے بہت خواہشین ہین ظالمین پر وقف لازم اور وقف منزل ہے الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ جو لوگ کہ دی ہمنے اونکو کتاب توراۃ پہچانتے ہین قرآن کو یا پیغمبر آخرالزمان کو کہ رسول برحق ہین كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ جیسے پہچانتے ہین بیٹون اپنے کو اور لڑکون کو یعنے کمال شناخت رکھتے ہین وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور تحقیق ایک فرقہ اونمین سے چھپاتے ہین حق کو عوام بے عقل جاہل اور وہ جانتے ہین کہ ہم چھپاتے ہین یہان وقف لازم اور وقف منزل ہے الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ حق پروردگار تیرکی طرف سے ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس ہرگز نہو تم خطاب پیغمبر کو ہے لیکن مراد امت ہے شک لانیوالونسے اسبات مین کہ امر قبلہ کا غیر اللہ سے ہے بلکہ اللہ ہی سے ہے وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا اور ہر کسیکو ایک طرف ہے کہ وہ منہہ کرتا ہے ادھر مولیہا بصیغہ اسم فاعل اگر بصیغہ اسم مفعول کے تو یہہ معنی ہوئی کہ ہر گروہ کو ایک جہت ہے کہ وہ طرف اوسکے توجہ کیا گیا ہے ضمیر ہو کی عاید ہے طرف کل کے حاصل یہہ ہے کہ ہر فرقہ گروہ کا ایک ایک قبلہ سمت ہے کہ طرف اوسی کے متوجہ رہتا ہے کسی کی توجہ باسلام ہے کسیکا منہہ باصنام ہے کسیکا مال و اموال پر کسیکی خاطر حشمت و اجلال پر کسیکی آنکھہ بزن و فرزند ہے کوئی بحسن و جمال پابند ہے کوئی بعبادت خدا مصروف ہے کوئی بہ متابعت ہوا مالوف ہے ؎ ہر قوم راست راہی و دینی و قبلہ گاہی فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ پس دوڑو تم بھلائیونکو یعنے اے مسلمانو سبقت کرو تم اوپر اور ونکے بیچ نیکیونکے ایک اونمین سے توجہ بہ کعبہ ہے یعنے بہ حقیقت کعبہ کہ عبادت اس ذات سے ہے کہ مسجود تمام ممکنات کی ہر لحظہ ولمحہ اوسی کی طرف متوجہ رہو کہ وہی کعبہ ہے وہی قبلہ وہی معبود ہے وہی مسجود ہے ؎ قبلہ شاہان ہے تاج وتختگاہ +

قبلۂ اہل دول ہی عزوجاہ + قبلۂ ارباب دنیا مال ہی + لمحہ لمحہ اس سے وہ خوشحال ہی + قبلۂ عشاق ہی دیدار یار + قبلۂ عارف جمال
کردگار اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا جہان کہین ہوگے تم اور جس قبلہ کی طرف کہ منہہ لاؤگے تم اہل کتاب سے آویگا تمکو اللہ سب کو
جمع کرکر قیامت کے دن واسطے امتیاز حق کے باطل سے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے احضار و تمیز سے قادر
ہی وَمِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اور جہان سے نکلے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے سفر کے پس پھیر تو
منہہ اپنے کو وقت نماز کے طرف مسجد حرام کے وَاِنَّہٗ لَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ اور تحقیق یہہ تحویل قبلہ طرف کعبہ کے البتہ حق ہی اتری ہی پروردگار
تیرے سے وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ اور نہین ہی اللہ بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم یا کرتے ہین یہہ اوپر اختلاف قرائتین کے کہ تعلمون اور
یعلمون ہی بصیغہ خطاب اور غیبت یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے وعید اور ترہیب کے کہ آگاہی قادر مطلق جرائم مجرمان پر موجب تہدید
اور تشدید اونکے کی ہی وَمِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اور ہر مکان سے بیچ زمان کے باہر آوے تو اے محمد
پس پھیر منہہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے وَحَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ شَطۡرَہٗ لِئَلَّا یَکُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَیۡکُمۡ حُجَّۃٌ اور جہان کہین ہو تم اے
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس پھیرو منہہ اپنے کو طرف اوسکے یعنے مسجد حرام کے تو کہ نہووے لوگونکو یعنے یہود اور مشرکونکو اوپر تمھارے
حجت یعنے جھگڑا یہود کہتے تھے محمد دین ہمارےکا منکر ہی اور قبلہ ہمارےکا معتقد اور مشرک طعن کرتے تھے کہ اس مرد کو کیا ہوا ہی کہ منہہ اپنے
آبا کے قبلہ سے پھرا یا ہی پس ساتھہ تحویل قبلہ کے طرف کعبہ کے اوپر تمھارے جھگڑا نہ رہیگا اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡہُمۡ مگر جنھون نے ظلم کیا ہی
اوپر نفس اپنے کے ساتھہ عناد اور فساد کے اونمین سے یعنے یہودان مدینہ اور بت پرستان مکہ سے کہ یہود کہتے تھے کہ اپنے اقرباؤنکی طرف میل
کرینگے اسواسطے منہہ طرف مکے کے لائے اور مشرک طعن کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہمین حق پر کہ پھر بار دگر منہہ طرف قبلہ ہمارےکے لائے
فَلَا تَخۡشَوۡہُمۡ وَاخۡشَوۡنِیۡ پس مت ڈرو اونسے توجہ کرنیمین طرف کعبہ کے اور ڈرو مجھہ سے مخالفت فرمان میرے مین **سوال** توجہ بسمت
مسجد حرام کو حق تعالی نے ان آیات متصل مین تین بار مذکور فرمایا وجہ اس تکرار کی کیا ہی **جواب** اول خطاب اول بار ساکنان حرم ہی
دوسرے بار ساکنان جزیرۂ عرب ہی تیسری بار تجمیع اہل زمین **جواب** دوم تکرار اس مضمون کا بجہت تعدد استدلال اوپر صحت اس مضمون کے
ہی ساتھہ تین طریق کے جیسے آیۃ قبا سے آلا ر بیکا تکیہ بان **جواب** سیوم آیت اول مین جائے توہم تھی کہ مبادا یہہ تحویل محض واسطے رضامندی
کے واقع ہو پس آیت دوسری مین ساتھہ تکرار امر کے بدون اعادہ مضمون فلنولینک قبلۃ ترضٰھا کے وہم زائل فرمایا اور آیت سیوم مین ساتھہ بیان
اس تحویل کے نفی تمام دی **جواب** چہارم آیت اول واسطے تعمیم احوال کے ہی اور آیت دوم واسطے تعمیم امکنہ کے اور آیت سیوم واسطے تعمیم
ازمنہ کے تاشبہ نسخ کا اصلا نرہے واللہ اعلم وَلِاُتِمَّ نِعۡمَتِیۡ عَلَیۡکُمۡ اور تو کہ پورا کرون مین نعمت اپنی اوپر تمھارے کہ مخصص ساتھہ ملت حنفیہ
کے ہی بعضون نے کہا ہی کہ نعمت سے مراد نعمت نصرت کی ہی اور وہ کہا ہی سلامت ایمان اور دخول جنان اور حصول رضوان اور دیدار
رحمان سے الٰہی مجھہ کو اور سب مومنونکو + یہہ نعمت کر عطا اپنے کرم سے + عطف اسکا اوپر لئلا یکون علیکم حجۃ کے ہی وَلَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ اور تو کہ
تم راہ پاؤ ساتھہ شرائع اور احکام دین کے اور ثواب آخرت کے باقی رہا یہان ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہی سوال اس آیت سے معلوم ہوتا
ہی کہ اتمام نعمت اوپر مسلمانون کے بمجرد تحویل قبلہ بیت المقدس سے بسمت کعبہ واقع ہوا حالانکہ آیت سورۂ مائدہ کی کہ روز حجۃ الوداع نازل
ہوئی ہی دلالت کرتی ہی کہ اوس روز اتمام نعمت ہوئی کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ہی جواب اتمام ہر نعمت کا جدا
ہی اتمام نعمت کا مقدمہ قبلہ ہی اوسیوقت متحقق ہی اور اتمام نعمت کا کہ مقدمہ جمیع ارکان دین ہین اس روز کہا جاتا ہی کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا فِیۡکُمۡ
رَسُوۡلًا مِّنۡکُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِنَا جیسا بھیجا ہمنے بیچ تمھارے پیغمبر تم مین سے پڑھتا ہی اوپر تمھارے آیتین ہماری کہ قرآن ہی وَیُزَکِّیۡکُمۡ
اور پاک کرتا ہی تم کو شرک سے یا استغفار کرتا ہی واسطے تمھارے کہ پاک ہوگنا ہونسے وَیُعَلِّمُکُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ اور سکھاتا ہی تم کو
کتاب قرآن اور حکم حلال اور حرام وَیُعَلِّمُکُمۡ مَّا لَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ اور سکھاتا ہی تم کو جو کچھہ نہ تھے جانتے فَاذۡکُرُوۡنِیۡ پس یاد کرو تم مجھہ کو ساتھہ

طاعت کے اَذْکُرْکُمْ یاد کرونگا مین تمکو ساتھہ مغفرت کے یا فاذکرونی بالانعام اذکرکم بالاکرام یعنے مین نے جو ساتھہ انعام کے تمھین مکرم کیا ہے اور اتمام نعمت کے پہنچا یا ہے پس یاد کرو تم مجھہ کو ساتھہ انعام کے تاکہ یاد کرونمین تم کو ساتھہ اکرام کے یا یاد کرو تم مجھہ کو ساتھہ عبادت کے تا یاد کرونمین تم کو ساتھہ افادیکے یا یاد کرو مجھہ کو ساتھہ دعا کے تاکہ یاد کرونمین تم کو ساتھہ عطا کے یا یاد کرو مجھہ کو لوگون مین تاکہ یاد کرون مین تمکو ملائکہ مین یا یاد کرو مجھہ کو بیچ مسرت کے تا یاد کرونمین تمکو بیچ مضرت کے یا یاد کرو مجھکو بیچ یسر کے تاکہ یاد کرونمین تمکو بیچ عسر کے یا یاد کرو مجھہ کو بیچ حیات کے تاکہ یاد کرونمین تم کو بعد ممات کے روایت ہے کہ حق تعالی نے فرمایا کہ بندونکو مین نے ایسی چیز دی ہے کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو عطا کرتا تو کیا نعمت بڑی اونپر تمام کرتا اور وہ کیا ہے کہ کہا ہے مین نے فاذکرونی اذکرکم لکھا ہے کہ حق تعالی نے فرمایا ہے جبتک کہ بندہ ذکر کرتا ہے میرا ذکر کرتا ہون مین اوسکا یہان تک کہ فریفتہ و اوشیدا ہوجاوے مجھپر سچ ہے کہ نتیجہ دوام ذکر کا کمال عشق ہے اور مراد ذکر سے ذکر قلبی ہے نہ ذکر زبانی اسواسطے کہ مداومت زبان سے نہین ہوسکتی اور دل مین جب راسخ ہوگیا یہہ تو ہر وقت جاری رہتا ہے تاآنکہ خواب اور بیداری مین یکسان جاری رہتا ہے اسواسطے خاندان عالی شان نقشبندیہ مین طالب کو اول تلقین یہی ذکر قلبی کرتے ہین جب دل ذاکر ہوگیا تو توجہ کرتے ہین کہ دلمین ایک دیدہ بینا پیدا ہو کہ ہر دم ہر لحظہ نگران بجانب مذکور رہے کہ مقصود ذکر سے لحاظ مذکور ہے پس جبدم نگرانی بجانب مسمی مبارک اسم اللہ پیدا ہوئی تو اوسیکو حضور اور یاد داشت اس طریقہ شریفہ مین کہتے ہین اور مرتبہ احسان کا کہ تفسیر جسکی حدیث شریف مین کانک تراہ واقع ہے عبارت اوسی حضور سے ہے اور حصول اس مطلب کا ساتھہ قطع کرنے قدم اول بیچ راہ الہی کے ہے باقی سیر و سلوک بے نہایت ہے تفسیر اوسکی یہان لکھنی موجب تطویل کتاب ہے مگر ایک رسالہ مسمی بہ مراتب وصول اس عاصی پر معاصی نے تشریح مقامات اسمین لکھا ہے اور اسمین بتفصیل ابتدا سے انتہا تک مقامات سلوک و جذبہ و اذکار و مراقبات ہر مقام کے علاحدہ علاحدہ اور انوار اور اسرار اور کیفیات اور واردات اور مشاہدات ہر جگہہ کے جدا جدا بیان کئے ہین اگر کوئی شایق اس راہ کا ہو تو عمل کرنا اوسپر کافی ہے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے چھبیسوین مکتوب مین جلد ثانی کے لکھا ہے کہ ذکر عبارت دور کرنے غفلت کی سے ہے پس جو عمل کہ موافق شریعت عزا کیا جاوے داخل ذکر ہے اگرچہ بیع اور شری ہووے پس تمامی حرکات سکنات مین رعایت احکام شرعیہ کی چاہیے اور جب رعایت تمام اوامر اور نواہی بجالانے غفلت آمر اور ناہی سے نہوا اور دوام ذکر الہی حاصل ہو یہہ دوام ذکر وراے یاد داشت حضرۃ خواجہائے قدسہم اللہ تعالی باسرارہم کہ وہ متعلق بمعاملہ باطن ہے اور یہہ ظاہر کو شامل ہے اگرچہ متعسّر ہے توفیق دے حق سبحانہ اس بندہ لاشی کو اور سب مسلمانونکو اوپر متابعت صاحب شریعت کے علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ اور شکر کرو واسطے میرے اور نہ کفر کرو مجھہ سے یعنے شکر انعام کا میرے کرو اور کفران نعمت مت کرو بیہقی نے شعب الایمان مین بروایت ابن مسعود لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے چار چیزین پائین چار چیزین دوسری بھی ساتھہ اونکے پائین اور تفسیر اوسکی کتاب اللہ مین ہے جس کسینے توفیق ذکر الہی کی پائی اوسے حق تعالی بلاشبہہ یاد فرماتا ہے کہ قرآن مین فاذکرونی اذکرکم اور جس کسی نے توفیق دعا کی پائی اجابت بھی پائی کہ ادعونی استجب لکم اور جس کسینے توفیق شکر کی پائی مزید نعمت بھی پائی لئن شکرتم لازیدنکم اور جس کسینے توفیق استغفار کی پائی مغفرت بھی پائی کہ استغفروا ربکم انہ کان غفارا اور اسی کتاب مین ہے بروایت خالد بن عمران کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اطاعت حکم خدا کرے ذاکر خدا ہے اگرچہ نماز روزہ اور تلاوت قرآن کم کرے اور جو کوئی نافرمانی خدا کرے فراموش کنندہ خدا ہے اگرچہ نماز و روزہ و تلاوت قرآن بہت کرے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ اجتناب معاصی سے عمدہ ترین ذکر خدا ہے سمجھہ لیجئے کہ شریعت مین چند چیزین واسطے ادائے شکر چند نعمت کے مقرر فرمائین مین شکر تولد ولد عقیقہ ہے اور برابر موئے سر اوسکے نقرہ وزن کر کر خیرات کرنا اور شکر نکاح ولیمہ ہے اور شکر نئے کپڑے پہننے کا یہہ ہے کہ کہنہ جامہ بنام خدا محتاجکو دے اور شکر ادائے روزونکا صدقہ فطر ہے اور توابع اور تکلف اور تزین عید فطر کے دن اور شکر ادائے حج کا فرمایا ہے عید الضحے کو اور تکلف اور تزین اوسدن اور شکر کھانے پینے جاگنے کا اذکار ایسے ہی ہے کہ ان اوقات مین ماثور مین اور

شکر مال کا یہہ ہی کہ اپنے اثر اوسکا ظاہر کرے لباس خوراک محتاجونکا سانہہ کہے اور شکر سواری اور جانورونکا یہہ ہی کہ کبھی کبھی محتاجون
کو دے کہ او نپر چہوا ہووین اور شکر مواشی کا یہہ کہ دودہ ایک جانور کا محتاجونکو دیا کرے اور شکر زراعت اور میوونکا یہہ ہی کہ کسی کو
کہانیسے اوسکے منع نکرے ہان اگر کوئی چاہیے کہ اوٹھاکے لیجاوے تو مزاحم ہو اور شکر صنعت کا یہہ ہی کہ محتاجکی اوسنے اعانت کیا رہے خصوصًا
مثل کتابت اور خیاطت کے واللہ اعلم بالصواب يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مدد
چاہو ساتھ صبر اور نماز کے مراد صبر سے روزہ ہی کہ بند رکھنا نفس کا ہی کھانے پینے سے شہوت سے یا صبر سے مراد حبس نفس ہی مطلق
عبادت ہین اور بعد اوسکے ذکر صلوٰۃ کا تخصیص ہی بعد تعمیم کے اور ہوسکتا ہی کہ مراد صبر سے کہ حبس نفس ہی اوپر ثابت رکھنے قدم کے
بیچ جنگ کافرون کے جہاد اصغر ہو کہ جہاد ظاہر ہی اور مراد صلوٰۃ سے کہ محاربہ ساتھ شیطان کے ہی جہاد اکبر ہو کہ جہاد باطن ہی چنانچہ حدیث
شریف میں وارد ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر اور یا مراد صبر سے صبر اوپر مصائب
اور بلا یا کے ہی اور صلوٰۃ سے اشتغال صلوٰۃ بوقت مشکلات یعنے جب کچھہ مصیبت اور بلا آوے تو صبر کرو اور جب کچھہ مشکل پیش آوے تو مدد ساتھہ نماز کے
چاہو اور خضوع اور زاری سجدہ جناب باری مین کرو کہ آسان کریگا اور یہہ رجوع بجناب الٰہی کرنا دلیل اوپر کمال ایمان کے ہی اور اوس تقدیر پہ
جملہ استعینوا استانفہ ہی کہ جو آیتین ذکر شکر نعمت کا آیا تو سامعین نے چاہا کہ پوچھین کیا کرین ہم وقت بلا اور مصیبت کے تو ارشاد ہوا کہ
واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور جملہ ندائیہ درمیانمین معترضہ ہی واسطے تنبیہ کے واقع ہوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ تحقیق اللہ ساتھ صبر
کرنیوالونکے ہی حامی ناصر نگہبان بحر مواج مین لکھا ہی ان اللہ اعلم باحوال الصابرین ناصرهم معلوم کیجیئے کہ گیارہوین آیت آیات
مسایل سے کہ جس سے مسئلہ احیائے شہدا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ اور مت کہو واسطے ان لوگون
کے جو مارے جاتے ہین بیچ راہ اللہ کے کہ مردے ہین اموات مبتدا خبر محذوف کا ای ہم اموات اور عطف اس جملہ کا استعینوا بالصبر پر
ہی اور درمیان ان دونون جملون کے مناسبت تمام ہی کہ وہان صبر اوپر محاربے کے کرنا ہی اور یہان مارے جانا ہی راہ الٰہی مین اور
اگر صبر سے صبر اوپر بلا کے مراد دل لین تو بھی شہادت سے مناسبت ہی ظاہر اور اگر صبر سے مراد حبس نفس بشہوت لین تو بھی مناسب
ہی کہ جہاد اور صوم دونون قہر دشمن خدا ہین اور سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ صحابہ بعد حرب بدر کے حسرت کرتے تھے شہدا پر کہ بیچارون نے
جان شیرین دی اور نعمت حلت اور لذت نعیم دنیا سے محروم رہے حق تعالیٰ نے کہا کہ انھین مردے مت کہو بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ
بلکہ جیتے ہین درگاہ ہماری مین اور لیکن تم نہین سمجھتے کیفیت اس حیات کی اسیواسطے ادراک اوسکا ساتھہ عقل کے متصور نہین جب سننے والون
نے بل احیا سنکر چاہا کہ کیفیت انکے حیات کی دریافت کرین ارشاد ہوا ولکن لا تشعرون **سوال** حقیقت موت کی شہدا کو متحقق ہی کہ عورات
اونکی چھوٹ جاتی ہین جو چاہے نکاح کرے اور مال اونکا بٹ جاتا ہی میراث مین پس کیونکر اونھین زندہ کہا جاوے **جواب** حیات انکی
بوجہ تمثیل ہی جیسے کہتے ہین کہ فلانے شخص نے جو مجھے دیکھا کانٹا اوسکی آنکھہ مین کھٹکا یا خون اوسکے بدن مین نرہا تو یہہ معنی ہوتی ہین کہ جیسا
کانٹا خلش ہوتا ویسا ہی ہوا جیسا خون خشک ہوجانے سے احوال ہو ویسا ہی ہوگیا پس شہید بھی ہین تو مردے ہی ہوئے لیکن بجہت مرزوق
ہونے اور شادمان ہونے کے کہ یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ سے معلوم ہوتا ہی انکو حکم حیات کا کیا جیسے ما هذا بشرا ان هذا الا ملك
کریم مین ہی حدیث مین آیا ہی کہ ارواح شہدا کی شکل طیور سبز مین اگر میوے جنت کے کھاتے ہین اور پانی نہرونکے پیتے ہین پھر قندیل نور
مین کہ معلق بعرش ہی جا رہتے ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ شہدا کنارے نہر کے قبے مین ہوتے ہین میوے بہشت کے
کھاتے ہین اور دن قیامت کے فرشتونکو فرمان ہوگا کہ جاؤ طرف بہترین خلایق کے اور عرصات قیامت مین حاضر کرو فرشتے کہینگے آلہی بہترین
خلایق کون ہین ہم اونھین کیونکر پہچانین فرمان ہوگا کہ شہدا ہین کہ زن اور مال اپنا میرے کام مین کھویا ہی اور جان اپنی فدا کر دین
کی ہی اونھون کو تلوارین کاندھونمین پڑے ہوئے لے آؤ اور جنت مین جو اونکے مکان ہین وہان لیجاؤ **سوال** آیا روح شہدا کی قالب

پرندگان مین ہونا تناسخ ہی اور تناسخ باطل ہی **جواب** تناسخ روح کا ایک قالب سے دوسرے قالب مین روح مین آنا ہی اور یہان قدرت
کاملۂ الٰہی سے روح اونکی پرندونکے قالب بہ روح مین آتی ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزماوینگے ہم تم کو یعنے معاملہ آزمایش کا کرینگے ہم
والا ہمارے علم مین کوئی چیز چھپی نہین ہی اور وہ آزمایش ساتھ کس چیز کے ہی بِشَيْءٍ ساتھ چیز اندک کے مِنَ الْخَوْفِ ڈر سے
دشمن کے وَالْجُوعِ اور بھوکھ سے ساتھ قحط اور تنگی کے وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ اور کمی بعضے مالون کی سے کہ حادثون مین تاراج
ہو وَالْأَنْفُسِ اور نقصان جانونکی سے ساتھ بیماری کے یا ضعف کے یا بڑھاپے کے وَالثَّمَرَاتِ اور نقصان میوونکے سے ساتھ
آفت سماوی کے یا ارضی کے یا مرگ اولاد کے کہ ثمرۂ باغ جان ہین سمجھ لیجیے کہ وجہ ترتیب بین ان مصایب کے کہ ذکر کی یہہ ہی کہ اول
خوف کو لائے اسواسطے کہ حلاوت زندگی فی الفور برباد کرتا ہی پھر گرسنگی کو لائے کہ ہلاکت کی توقع اس سے ہی پھر نقصان اموال کو کہ
مقتضے بہ گرسنگی ہوتا ہی اور بیشتر وجہ خوف نقصان مال سے لحوق گرسنگی ہی پھر جہاد کو لائے کہ غالبا منجر بہ قتل ہوتا ہی پھر نقصان
ثمرات اور اولاد کو کہ معنوی مین موت ہی بلکہ بدتر از مرگ اسواسطے کہ آدمی بعد موت کے ساتھ بقاے نسل کے اپنے آپکو باقی جانتا
ہی جب اولاد نرہے موت نسلی اوسکی متحقق ہوئے گو اگرچہ بوجود زندہ رہا وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ
اور بشارت دے اے محمد صبر کرنیوالونکو جس کرامت کی کہ ممکن ہو وہ لوگ کہ جب پہنچتی ہی اونکو مصیبت کیا ہی کہ جو حادثہ کہ وہ ہہ
کہ بندہ پر آتا ہی مصیبت ہی اور وہ کہ صبر کرنیوالا ہی وقت مصیبت کے قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہتے ہین تحقیق ہم واسطے
اللہ کے ہین مملوک راضی برضا اور فرمانبردار بحکم قضا اور تحقیق ہم طرف اوسکے پھر جانیوالے ہین انا للہ سے اقرار انقیاد حکم قضا نکلتا ہی
اور انا الیہ راجعون سے اعتراف بعث اور نشور مستفاد ہوتا ہی بیہقی نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ چار چیزین ہین جس مین جمع
ہون حق تعالی اوسکے واسطے بہشت مین گھر تیار کرتا ہی اول یہہ کہ ہر کار و بار مین اپنی التجا بخدا کرے دوسری یہہ کہ ہر وقت مصیبت مین
انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تیسری یہہ کہ جب نعمت جناب الٰہی سے پہنچے تو الحمد للہ کہے چوتھی یہہ کہ جب گناہ سرزد ہو استغفر اللہ کہے امام احمد
نے اور ابن ماجہ اور بیہقی نے بروایت امام حسین رضی اللہ عنہ روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مسلمان کو مصیبت
پہنچی ہوا اور بعد مدت کے اوس مصیبت کو یاد کرکے کہے انا للہ وانا الیہ راجعون حق تعالی اوسکو اجر اوس مصیبت کا تازہ عنایت کرتا ہی گویا
وہ مصیبت آج ہی پہنچی ہی اور امام ترمذی نے بروایت انس بن مالک حق نعمت کہنے مین اور حمد تازہ مین اسی طرح روایت کی ہی اور
اس کلمۂ انا للہ وانا الیہ راجعون کے فضایل حدیث مین بہت وارد ہین پس آدمی کو چاہیے کہ جب کچھ مصیبت آوے اوسے پڑھے
أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ یہہ لوگ کہ مصیبت مین رجوع ساتھ کلمہ استرجاع کے کرتے ہین اوپر اونکے ہی درود
پروردگار انکے سے اور رحمت لکھا ہی کہ مراد رحمت سے بہشت ہی کہ آیت شریفہ مین بھی جنت کو رحمت کہا ہی واما الذین ابیضت ففی
رحمۃ اللہ شاہ عبد العزیز نے لکھا ہی صلوۃ من ربہم کی تفسیر مین کہ عنایت خاصہ تازہ ہوگی پروردگار اونکے سے کہ بسبب اس عنایت کے خوف
معصیت آخرت مین نرہیگا اور کوئی گناہ بسبب اوس عنایت کے تاثیر نکریگا اور صلوۃ حقیقت مین نام اوس عنایت خاصہ حضرت حق کا
ہی کہ ضرر معصیت سے مطلقا مامون کرے لہذا مخصوص ہی اصالۃ بحضرات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام اور اوس گروہ کو بھی اتباعا ضمنا ہین اوس
عنایت کے ہمرنگ انبیا فرمایا ہی اور فرق یہہ ہی کہ انبیا کے حق مین یہہ عنایت خاصہ موجب عصمت گناہ ہووے کہ گناہ اونسے صادر ہی
نہین ہوتا اور اوس گروہ کے حق مین بسبب قصور استعداد کے اسی قدر تاثیر کرتی ہی کہ گناہ کردہ ناکردہ برابر کردیتی ہی لہذا ترمذی مین اور
ابن ماجہ اور سوا اونکے صحاح ستہ مین وارد ہی کہ جسکے تین فرزند نابالغ مرے ہون اوسکو کلید بہشت او سپر محکم آتش دوزخ سے حاصل ہی
جب بعضے مردون نے اور بعضے عورتون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسیکا دو یا ایک فرزند مرا ہو اوسے بھی یہہ مرتبہ ہوگا
فرمایا ہان قسم بخدا کہ بچہ ناتمام ساقط ہوا بھی ما اپنی کو ناف سے کھینچکر بہشت مین لیجاویگا اگر بے صبری نکرے اور توقع ثواب خدا سے ہو اور

امام مالک نے موطا مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین بروایت ابو ہریرہ رض لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مرد با ایمانکو
پی درپی بجان ومال اور عیال اور اطفال اوسکیکے مصیبت پہنچتی ہی تا آنکہ قیامت کو با خدا ملاقات کرتا ہی اور کچھہ گناہ ساتھہ اوسکے نہین
رہتا اور امام احمد اور نسائی اور بیہقی اور حاکم نے بروایت قرہ مزنی لکھا ہی کہ ایک شخص آنحضرت ص کے پاس آتا تھا اور پسر اوسکا اوسکے ساتھہ
ہوتا تھا ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کہ معلوم ہوتا ہی تو اوسے بہت چاہتا ہی کہ اپنے سے جدا نہین کرتا اوسنے
عرض کیا یا رسول اللہ ص خدا اتھین اسقدر چاہتا ہی جسقدر مین اس بیٹے کو بعد چند روز کے وہ مجلس مین حاضر نہوا آنحضرت ص نے لوگون سے اوسکا
احوال پوچھا لوگون نے کہا کہ وہ پسر اوسکا مرگیا اوسے بہت غم ہی حضرت خود وہان تشریف لیگئے اور اوسے کہا کہ قیامت کو جس دروازہ
بہشت کے کہ تو جاویگا لڑکا اوسطرف سے دوڑکر دروازہ کھولدیگا اور بعضے روایات اس قصہ مین یہہ بھی ہین کہ ہر دروازہ پر دوزخ کے واسطے
تیرے کھڑا ہوگا کہ مانع ہو وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ اور یہہ لوگ وہی ہین راہ پانیوالے برضا وتسلیم یا ساتھہ کلمۂ استرجاع کے کہ موجب
ثواب عظیم ہی سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کلمہ استرجاع خاص اسی امت کو عنایت کیا ہی نہین تو یعقوب علیہ السلام وقت فقدان یوسف
علیہ السلام کے بھی پڑھتے انا للہ وانا الیہ راجعون یا اسفی نہ کہتے باقی رہا یہان ایک نکتہ کہ بیان کرنا اوسکا ضرور ہی وہ یہہ ہی کہ کلمہ صلواۃ
جمع لائے اور رحمت کو مفرد وجہ کیا ہی سمجھہ لیجئے کہ نکتہ اسمین یہہ ہی کہ صلوٰۃ عبارت عنایت خاصۂ حضرت حق سے ہی کہ یہہ قسم چار ونکو
بچند وجہ عنایت ہوگی اوّل یہہ کہ جاونھون نے وقت مصیبت مین یہہ عمل کیا اورون نے بھی اونھین دیکھکر یہی وتیرہ اختیار کیا پس اونھین
شرکت کارخانۂ نبوت مین اس راہ سے پیدا ہوئی کہ لوگون نے اونکی اقتدا سے راہ قرب پائی دوسری یہہ کہ اعدا اہل شماتت کے کہ بیشتر
شیاطین انس وجن اور حاسدین اور منافقین ہوتے ہین اونسے یہہ کلمہ سنکر ذلیل اور خائب اور خاسر ہوتے ہین اور وسوسے سے باز رہتے
ہین اس راہ سے بھی شرکت منصب نبوت مین حاصل ہوئی کہ کام پیغمبرونکا ہی طرف پست کرنے شیاطین اور انکسار کفار ومنافقین کے ہی
اور حقیقت مین اصل جہاد اور حاصل خاص اوسکا یہی ہی تیسری یہہ کہ ثبات عزم اونکا اور جد واجتہاد اونکا بدین الٰہی اور رضا بہ نقصان
ساتھہ مرتبۂ اعلی کے پہنچا اور یہہ بھی میراث نبوت ہی پس گویا تین راہ سے یہہ استفاضہ درود کا کہ مخصوص ساتھہ پیغمبرونکے ہی کرتے ہین ،،
واسطے اشارۂ تعداد اس طریق کے لفظ صلوٰۃ کا جمع لائے بخلاف لفظ رحمت کے کہ مدلول اوسکا عام ہی اوپر جمیع اہل طاعت کے اور اسمین
اختلاف نہین ہر بندہ کہ حکم خدا کی اطاعت بہر رنگ کہ بجالائے مستحق اوسکا ہوتا ہی حدیث صحیح مین حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی
اللہ عنہ سے مروی ہی کہ وہ تفسیر مین اس آیت کے فرماتے تھے کہ صابرونکو تین چیزین موعود ہوئی ہین عدلین یعنے دو بار شتر کہ باہم برابر کرکے
دونون طرف ڈالتے ہین اور علاوہ اوسکے بوجہ خورد کہ اوپر اوسکے رکھتے ہین یعنے صلوٰۃ اور رحمت کہ قرین یکدگر ہین اور اہتدا کہ علاوہ اوپر
ہی معلوم کیجئے کہ بارہوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ سعی کرنیکا درمیان صفا اور مروہ کے بیچ حج کے اور عمرہ کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ تحقیق صفا اور مروہ کہ دو پہاڑ ہین مکے مین طواف اونکا نشانیون حج خانۂ الٰہی کے سے ہی روایت ہی
کہ صفا اور مروہ دو پہاڑ نزدیک مکے کے ہین امم سابقہ مین مساف نام ایکمرد تھا اوسنے نائلہ نام ایک عورت سے کعبہ مین زنا کیا معاذ اللہ
غضب الٰہی سے وہ دونون مسخ ہوکر پتھر ہوگئے لوگون نے واسطے عبرت کے مساف کو کوہ صفا پر نائلہ کو مروہ پر رکھدیا بعد مدت کے بت
پرستون نے جو اونکو سنگ تراشیدہ پایا پوجنے کیواسطے بت ٹھہرالئے پھر ایام جاہلیت مین مخلوق اونکے پوجنے کو جمع ہونے لگی جب ظہور
اسلام کا ہوا لوگ بعبادت خدا تعالی مشغول ہوئے وہ اور دونون پہاڑونپر سے پھینکدئے گئے بمقام اصنام مناسک اسلام ہوا پھر بعضے لوگ سعی
کرنیکو درمیان صفا اور مروہ کے واسطے تشبیہہ کافرونکے کہ مساف اور نائلہ کو وہان پوجتے تھے گناہ سمجھتے تھے حق تعالی نے یہہ آیت نازل
فرمائی کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیون اللہ کی سے ہین فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ پس جو کوئی کرے حج خانۂ کعبہ کا ساتھہ اعمال مخصوصہ کے کہ حج
مین حالت احرام مین ہوتے ہین أَوِ اعْتَمَرَ یا عمرہ بجالائے ساتھہ اعمال مخصوصہ کے کہ عمرے مین ہین فرق درمیان حج اور عمرے کے

یہہ ہی کہ حج حجکے جانا عرفات مین شرط ہی اور پھر آنا وہانسے واسطے طواف خانہ کعبہ کے اور عمرہ مین عرفات مین جانا شرط نہین ہی اگر عمرہ
لانیوالا مکے کے باہر سے آیا ہی تو وہ سیدھا مکے مین آکر طواف کرے اور اگر ساکن مکہ ہی تو وہ حرم سے باہر نکلکر احرام باندھکر طواف خانہ کعبہ
کو چلا آوے اور یہہ بھی ہی کہ حج نہین ہوتا ہی مگر ایک برس مین ایکبار اسواسطے کہ جانا عرفات مین روز عرفے کو کہ نہم ذی الحجہ ہی شرط حج ہی اور
یہہ دن ایک برس مین مکرر نہین آتا اور عمرہ ہر روز ہو سکتا ہی کوئی وقت اوسکے واسطے مخصوص نہین فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا پس
نہین کچھہ خلل گناہ کا اوپر اوسکے جہت مشابہت کفار یہہ کہ طواف کرے بیچ صفا و مروہ کے اور سعی کرے درمیان اونکے بعضون نے کہا ہی کہ
حرف لا مضمر ہی اسمین یعنے فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما اگر ترک کرے سعی تو بھی نہین فاسد ہوتا حج لیکن ناقص ہوتا ہی اور واسطے
ازالہ نقصان کے دم لازم ہوتا ہی چنانچہ زاہدی مین لکھا ہی وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ اور جو کوئی خوشی سے کرے
نیکی پس تحقیق اللہ قدر دان ہی جاننے والا اجر دہندہ شکر گزیندگان ہی دانائے اعمال بندگان ہی سمجھہ لیجئے کہ بیچ عہد خلافت عہد صحابہ کے
اور بیچ زمان کرامت نشان تابعین کے سعی درمیان صفا اور مروہ کرنے مین اختلاف تھا بعضے صحابہ مثل ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما
کے اور بعضے تابعین مثل مجاہد اور عطا کے ساتھہ تطوع کے قایل تھے اور یہی آیت شریفہ تمسک تھا اونکا اور امام مالکؒ اور امام شافعی رح
فرض کہتے ہین اور حدیث اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ فَاسْعَوْا تمسک رکھتے تھے اور نزدیک امام اعظم کے واجب ہی تارک اوسکے پر دم لازم
ہی کہ صحابہؓ کے زمانہ مین اختلاف اوسمین تھا بعد اوسکے اجماع رافع اختلاف ہوا اگر کوئی کہے کہ اجماع ناسخ آیت کا کیونکر ہوا آیت سے استحباب
نکلتا ہی اجماع سے وجوب ثابت کرنا گویا کہ منسوخ کرنا ہی حکم آیت کو تو جواب اوسکا دیتے ہین کہ سچ ہی اجماع رافع حکم کتاب نہین ہوتا لیکن
یہان تو رافع حکم کتاب نہین ہی بلکہ اوس استحباب کو اور موکد بوجوب کر دیا ہی رافع تب ہوتا ہی کہ حکم مکروہ اور منع کا کرتا اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ تحقیق جو لوگ علماء یہود سے بسبب حسد کے چھپاتے ہین جو کچھہ کہ اتارا ہی ہم نے دلیلون سے تورات مین جیسے
حکم رجم کا وَالْهُدٰى اور ہدایت سے کہ نعت اور صفت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ پیچھے اوسکے
کہ بیان کیا ہم نے اوسکو یعنے ہدی کو واسطے بنی اسرائیل کے بیچ کتاب تورات کے یعنے ہم نے ظاہر کیا اونھون نے چھپایا اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ
وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ یہہ گروہ لعنت کرتا ہی اونکو اللہ اور لعنت کرتے ہین اونکو لعنت کرنیوالے اولئک اشارہ ہی طرف گروہ کے کہ چھپایا
ہی حق کو اور لعنت معنی دور ہونا رحمت سے ہی اور لاعنون سے مراد تمام جن اور انس اور ملک کہ دعا لعنت کی کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی
کہ جو روئے زمین پر ہین یہان تک کہ سانپ بچھو کڑی چیونٹی ہی دعائے لعنت کرتی ہی اور اوس تقدیر پر ایراد جمع سلامت بوجہ تغلیب ذوی العقول
ہی اور بعض غیر ذوی العقول کے لکھا ہی کہ کافر جب جواب منکر نکیر سے عاجز ہوتے ہین تو فرشتے اونکو گرز مارتے ہین آواز اوس گرز مارنیکی اور کافرون
کے چلانے کی سوا جن وانس کے سب سنتے ہین اور جو آواز سنتا ہی لعنت بھیجتا ہی کافرونپر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ مسلمان
آپسمین ایکدوسرے پر لعنت کرتے ہین اور دونون مین کوئی مستحق لعن کا نہین ہوتا تو وہ لعنت یہود پر واقع ہوتی ہی اور قاعدہ ہی کہ لعنت
غیر مستحق سے مستحق کے ہی طرف جاتی ہی ؎ رافت وہ بات یہان ہی کہ گر تیر سے دوست پر + پھینکین تو ہو نشانہ عدو کا دل و جگر + روایت
ہی کہ جسکے پاس مال ہو صدقہ دے پھینکین اور جسکے پاس نہو تو وہ یہود پر لعنت کہے یہی صدقہ ہی چنانچہ بحر مواجین مذکور ہی غرض تمام یہہ
گروہ لایق لعنت کے ہین اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مگر جھون نے توبہ کی شرک سے اور ایمان لائے یا توبہ کی پیغمبر صلعم کی نعت چھپانے سے وَاَصْلَحُوْا
وَبَيَّنُوْا اور نیکی کی یا اصلاح مین لائے اپنے تباہ ہوئے کامونکو اور بیان کیا صفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کہ چھپاتے تھے فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ
عَلَيْهِمْ پس یہہ لوگ ہین کہ بسبب توبہ اور اصلاح کے پھیرتا ہون مین طرف اونکے ساتھہ رحمت کے وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور مین ہون قبول
کرنیوالا توبہ بندونکی مہربان کہ جلدی نہین کرتا ہون عذاب مین اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یہود سے
بانکار نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مرے وہ اور حال آنکہ کافر رہے حق چھپاتے رہے اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ

أَجْمَعِينَ یہہ وہ لوگ ہین کہ اوپر اونکے لعنت خدا کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی سب کی خٰلِدِيْنَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُونَ ہمیشہ رہینگے بیچ لعنت کے یا بیچ دوزخ کے نہین ہلکا کیا جاویگا اونسے عذاب اور نہ وہ ڈھیل دیے جاوینگے یا نہونگے وہ
منظور نظر الٰہی وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ اور معبود تمھارا خدا ایک ہی لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ نہین کوئی معبود مگر وہ کہ احد ہی بیچ ذات اپنی
کے اور واحد ہی بیچ صفات اپنے کے بخشنے والا ہی تربیت اشباہ مین مہربان ہی تقویت ارواح مین إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
تحقیق بیچ پیدایش آسمانونکے کہ خیمہ ہی بے ستون کھڑا اور زمین کے کہ بچھونا ہی فراخ بچھا ہوا وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور آنے جانے
رات کے اور دنکے پے درپے باختلاف درازی اور کوتاہی اور سفیدی و سیاہی کے وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ
اور کشتیونکے جو چلتی ہی گرانبار بیچ دریا کے ساتھ اس چیز کے جو نفع دیتی ہی لوگون کو تجارات سے وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ اور جو کچھ
اتارا اللہ نے آسمان سے یا ابر سے آب باران فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا پھر زندہ کیا ساتھ اس پانی کے زمین کو بعد مرنے کے اور پژمردگی
وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ اور رکھ دیئے بیچ زمین کے ہر جانورونسے درندے گزندے سے وحوش وطیور اور ہوام وَتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ
اور پھیرنے ہواؤن کے ہر طرف سے وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اور بادلونکے جو حکم کے باندھے ہین تابع امر الٰہی کے درمیان
آسمان اور زمین کے تو کہ جدھر امر ہوا ادھر جاوین لَآيٰتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ البتہ نشانیان ہین واسطے ان لوگونکے کہ عقل رکھتے ہین یعنے یہہ سب
کہ بیان کیا ہم نے نشانیان کامل ہین صنایع حکمت الٰہی سے اور بدایع فطرت نامتناہی سے واسطے اوس گروہ کے کہ عقل رکھتا ہی اور نظر تامل
طرف موجودات کے کرتا ہی کفار قریش کہتے تھے کہ تین سو ساٹھ بت ہین ہمارے کہ جنکو ہم پوجتے ہین اور وہ سب ہمارے ایک شہر کا کام پورا
نہین کرسکتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین میرا ایک خدا ہی کہ کام تمام عالم کا کر رہا ہی اگر اسپر کچھ دلیل لاوین تو ہم سچ جانین یہہ آیت
مذکورہ نازل ہوئی کہ آٹھ نشانیان ہین اسمین قدرت الٰہی کی کہ حدیث مین وارد ہی کہ وائے اوپر اوس کسی کے کہ یہہ آیت پڑھے اور بیچ اسکے
تفکر نہ کرے لآیات اسم ان کا ہی اور فی خلق السموات تا آخر خبر ہی مقدم اور جب خبر مقدم ہوتی ہی ان کی اسم پر تو لام تاکید کا اسم پر لے
آتے ہین جیسی وان من شیعتہ لابراہیم وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا اور بعضے لوگون سے وہ ہی کہ پکڑتا ہی سوا
اللہ کے شریک یعنے بت عطف اس جملے کا اوپر جملہ والٰہکم الٰہ واحد کے ہی درمیان مین جملہ معترضہ ان فی خلق السموات تا آخر واقع ہی کہ
يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ محبت کرتے ہین اونکی جیسی محبت خدا کی وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ پہلا جملہ صفت انداد مین واقع ہی اور یہہ
جملہ معترضہ بیان حال مؤمنین مین لائے یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے ہین زیادہ تر اور قوی تر ہین محبت مین واسطے خدا کے اسواسطے کہ مشرک
بتونکو دیکھتے ہین اور دوست رکھتے ہین اور مؤمن اللہ کو نہین دیکھتے اور دوست رکھتے ہین اور امید دیدار پروردگار مین عمر گذارتے ہین
دوسری محبت کفار کی فانی نفسانی ہی اور دوستی مومنونکی باقی جاودانی اور حقیقت مین معنے اشد حبا کے یہہ ہین کہ اول خدا نے اون کو
دوست رکھا کہ یحبہم کہا پھر اونھون نے خدا کو دوست رکھا کہ یحبونہ ہی یعنے دوستی اون کی خدا سے بسبب دوستی خدا ہی ان سے عبداللہ
الانصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ اگر تخم یحبہم نہوتا تو نہال یحبونہ نہوتا ۵ یحبہم ویحبونہ سے ظاہر ہی + کہ ابتدائے محبت بسوی
قادر ہی + ۵ اودھر سے میل ہوا تب ادھر سے دل تڑپا + تڑپ کا اپنے سبب ہی محبت مولا + وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا اور
کاش کہ دیکھین اور جانین وہ لوگ جو ظالم ہین یعنے ظلم کیا اونھون نے اپنے نفس پر ساتھ پکڑنے شرکائے باری تعالیٰ کے کہ واحد لاشریک ہی یا
برابر کرنے مین اونکے ساتھ حق کے بیچ نذر کے اور عبادت اور طاعت اور محبت کے لو واسطے تمنی کے اور جواب تمنی کا فتبرؤا فا ہی اس
جہت سے منصوب ہی إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ جب دیکھتے ہین عذاب الٰہی کو دنیا مین ساتھ ادنی مصیبت کے یا حدوث مرض کے یا غلبہ
فقر کے اور اسوقت مین متوقع امداد ان چیزونکے ہوتے ہین کہ اونکے کام آوین عذاب سے خلاص کراوین اور اوپر حسب توقع اونکی کے
واقع نہین ہوتا أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا یہہ کہ قوت اور قدرت اور غلبہ ہی واسطے اللہ کے سب وَأَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ اور یہہ



جانین کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اور پرا ونکے تب ہر آئینہ جانین ضرر اتخاذ انداد کا اور زیادہ انحراف عبادت رب العباد کا إِذْ تَبَرَّأَ
الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا اور یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت کو کہ جب بیزار ہووینگے وہ لوگ جو پیشوا تھے اون
لوگون سے جو پیروی کرتے تھے سمجھ لیجیے کہ مشرک جنکے دنیا مین تابع ہین وہی اونسے قیامت کو بیزار ہووینگے وَرَأَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے
عذاب کو تابع اور متبوع سب وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ اور کٹجاوینگے اونکے علاقے اور ربط کہ دنیا مین رکھتے ہین عہد سے پیمان سے
قرابت سے یگانگت سے صحبت سے وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا اور کہینگے وہ لوگ جو پیروی کرتے تھے یعنے تابع جو بیزاری کا اپنے متبوعونکی دیکھینگے
تو کہینگے لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً کاشکے ہمارے واسطے پھرجانا ہووے طرف دنیا کے فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا پس بیزاری کرین ہم اون سے
وہان جیسی بیزاری کی اونھون نے ہم سے یہان كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ اسیطرح یعنے مثل دکھلانے عذاب کے کہ جزا ہے اعمال قبیحہ
اور پرستش اصنام باطلہ ہوگا دکھلاویگا اونکو اللہ عمل اونکے جو انھون نے اپنے زعم مین نیک کئے ہین جیسے حج اور عمرہ اور ضیافات اور
خیرات سبکو حبط کرکے تاکہ ہوون حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ حسرتین اور پشیمانیان اور افسوس اوپر اونکے یا اعمال سیئہ دکھاویگا جو اونھون نے
کئے ہین جیسے قتل اور غارت اور غیرہما تا مزید حسرت ہو یا اعمال حسنہ جو ان سے چھوٹے ہوئے ہین اونکے آثار دکھاویگا جیسے اشجار انہار مکانات
میوجات بہشت کے واسطے حسرت اور افسوس اونکے کہ ہائے اگر ہم عمل نیک کرتے تو یہہ عیش کرتے وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ اور نہین
وہ سب تابع اور متبوع نکلنے والے آگ سے ہمیشہ دوزخ مین رہینگے يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا ای لوگو کھاؤ اوس
چیز سے کہ بیچ زمین کے ہی حلال پاکیزہ یعنے روا بے شبہ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اور مت پیروی کرو قدمون شیطان کی ایام جاہلیت
مشرکان عرب نے کتنی چیزین شیطان کے وسوسے سے حلال حرام کرلی تھین حق تعالی نے اوس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُبِينٌ تحقیق شیطان واسطے تمھارے دشمن ظاہر ہی کہ وسوسہ ڈال تمھارے باپکو بہشت سے نکالا اور تمھین فریب دیکر دوزخ کے لیجانے کا
ڈول ڈالا ہی إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ سوا اسکے نہین ہی کہ حکم کرتا ہی تمکو شیطان یعنے وسوسہ ڈالتا ہی ساتھ برائیون کے اور بیحیائیونکے
کہا ہی کہ سوء گناہ ہی چھپی ہوئی اور فحشا گناہ ظاہر ہی یا سوء میل بدنیا ہی اور فحشا متابعت نفس اور ہوا اور حقیقت مین سوء و فحشا دونون
شامل ہین سب معاصی صغیرہ اور کبیرہ کو کہ شیطان آدمیونکو اون کیطرف میل دلاتا ہی وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ اور دوسرے
شیطان حکم کرتا ہی تمکو یہہ کہ کہو تم افترا اور دروغ اوپر اللہ کے بیچ تحلیل خبائث اور تحریم طیبات کے جو کچھ نہین جانتے تم حقیقت اوسکی وَإِذَا
قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ اور جب کہا جاتا ہی واسطے اونکے ہم کی ضمیر طرف ناس کے ہی پیروی کرو اوسکی جو اوتارا ہی خدا نے یعنے قرآن
اور حلال اور حرام اوسکے پر عمل کرو قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا کہتے ہین ہم نہین پیروی کرینگے اوسکی بلکہ پیروی کرینگے ہم اوسکی جو پایا
ہم نے اوپر اوسکے باپون اپنے کو یعنے جو باپ ہمارے کرتے تھے وہ ہم بھی کرینگے یہہ بات بنی عبدالدار کہتے تھے أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ
شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ کیا متابعت باپون کی کرتے ہین اور اگرچہ تھے باپ اونکے نہ سمجھتے کچھ چیز امور دین کی اور نہ راہ راست پاتی تھی ہمزہ استفہام
کا ہی واسطے انکار کے بر وجہ توبیخ اور لو متصلہ ہی تقدیر کلام کی یہہ ہی اتبعوا آباؤهم ولو کان آباؤهم لا یعقلون شیئا ولا یهتدون اور
یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے توبیخ کافرون کے اور سرزنش فرقہ گمراہونکے سمجھ لیجیے کہ اتباع گمراہون کا اگرچہ آباء ہون نچاہیے اور پیروی بیوقوفونکی
اگرچہ اجداد ہون نکیجیے وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ اور مثال اون لوگون کی جو کافر ہوئے جیسی مثال اس شخص کی ہی کہ چلاتا ہی
بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ساتھ اوس جانور کے کہ نہین سنتا مگر بلانا اور پکارنا یعنے مطلب سمجھنا اور معنی معلوم کرنا کچھ نہین ایسے ہی کافر
ڈرانیوالے کی اور نصیحت کرنیوالے کی فقط آواز سنتے ہین اور حقیقت سخن کو نہین دریافت کرتے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ بہرے ہین گونگے ہین اندھے ہین فَهُمْ
لَا يَعْقِلُونَ پس وہ نہین سمجھتے جو کچھ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہین معلوم کیجیے کہ تیرھوین آیت آیات مسایل سے کہ جسمین مسئلہ حرمت بعضے
اشیا کا کہ اوپر ہمارے ہی نکلتا ہی وہ یہہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو کھاؤ پاکیزہ

سے یعنے حلال اوس چیز سے کہ دیا ہم نے تم کو اور مال کسیکا چرا کے چھین کے نہ کھاؤ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اور شکر کرو واسطے
اللہ کے کہ حلال روزی دی تمھین اگر ہو تم بصدق دل اسی کو عبادت کرنیوالے سمجھ لیجیے کہ اس آیت سے دو چیزین صفت ہین خدا پرستونکی نکلتی ہین رز
رزق طیب کھانا اور شکر ادا کرنا پس رزق طیب کیا ہی بعضون نے کہا ہی جو حلال ہی شرع مین وہ طیب ہی اور جو حرام ہی وہ خبیث ہی
بس حلال اور طیب دونون لفظ مترادف ہین کہ معنی ایک ہین دونون کی اور حلالاً طیباً طیب وُہ ہی کہ کسب اوسکا ساتھ معصیت کے نہو جو
سرکوع مین آیا ہی طیب صفت کاشفہ ہی حلال کی اور بعضے کہتے ہین کہ طیب اخص ہی حلال سے پس حلال طیب وُہ ہی کہ کسب اوسکا ساتھ
معصیت کے نہو جیسے جھوٹھ بولکر نہ لیا ہو یا اور منع جبر سے کسب بکتا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ حلال وُہ ہی کہ مفتی شریعت فتویٰ اوپر حلیت
اوسکیکے دین اور طیب وُہ ہی کہ دل جسکی پاکیزگی پر گواہی دے اور شبہہ نہو چنانچہ حدیث شریف مین ہی دع ما یریبك الی ما لا یریبك
چھوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجھے طرف اوس چیز کے کہ نہ شک مین ڈالے تجھے اور بعضے کہتے ہین کہ حلال طیب وہ ہی کہ قدر لابدی ہو تو کہ
فردائے قیامت اوس سے سوال نہو اسی واسطے اکثر اولیا نے قدر ضرورت کے اکتفا کی ہی اور نفس کو لذت اور حظ سے باز رکھا ہی کھانا اسقدر
کھایا ہی کہ جسمین ادائے فرائض کی طاقت ہو اور کپڑا اتنا پہنا ہی کہ جس سے ستر عورت ہو اونکے احوال مین یہہ مطلع فقیر ہی ﴿ حظوظ دنیا
سے دل سوا ہی کچھ اسطرحکا اچاٹ ہیدا + کہ جسنے برگ کہہ خورش کو کیا ہی پوشش کو ٹاٹ پیدا + اور ضروری ہی کہ معاش لابدی کسب
حلال سے پیدا کی ہو اور کسب بہتر اور اولی تر غزا ہی کہ کفار ولسے اگر شیوع اسلام کرے اور مال غنیمت سے رفع کرے بعد اوسکے کسب
تجارت ہی کہ جس چیز کی مسلمانونکو احتیاج ہو وہ خرید کرکے اونکو پہنچاوے اور نفع اوسکیسے خود متمتع ہو بعد اوسکے کسب زراعت ہی کہ واسطے
سرسبزی مسلمانونکے تخم بووے اور اوسکے ضمن مین خود بارور ہووے بعد اوسکے کسب کتابت ہی کہ آیات قدسیہ اور اخبار نبویہ اور مسائل
دینیہ اور احکام فقہیہ لکھ لکھ کر عالم مین رواج دے اور اجرت اوسکی سے خود بہرہ یاب ہو بعد اوسکے اور حرفتین اور صنعتین ہین کہ شریعت مین
حلال ہین اونسے کسب اموال کرے اور جو مال کسب حرام سے پیدا ہو وہ مال حرام ہی اور موجب وبال آخرت ہی اوس سے پرہیز ضرور ہی ٭
پس آیت گذشتہ مین حق تعالیٰ نے امر ساتھ تناول حلال کے فرمایا اب اون چیزونکو ارشاد کرتا ہی کہ جو حرام ہین اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ نہوا
اوسکے نہین مگر خدا نے حرام کیا ہی اوپر تمھارے مردار اور وہ چیز کہ گوشت اوسکا حلال ہی لیکن ذبح کرنے نہیں پائے تم کہ مرگئی ہی وَالدَّمَ
اور لہو بہتا وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ اور گوشت سور کا اور سب اجزا اوسکے کو یہہ حکم شامل ہی وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اور جو جانور کہ ذبح کیا جاوے
بنام غیر خدا معلوم ہووے کہ اکثر لوگون کو اس آیت کی معنی مین مفسدونکے بہکانیسے شک پڑتا ہی سو ہم یہان اوسکی تفصیل احقاق الحق مین سے
کئی تفسیرونکی عبارت لے ترجمہ کے ساتھ نقل کرتے ہین تفسیر جلالین مین لکھا ہی وما اھل بہ لغیر اللہ ای ذبح علی اسم غیر اللہ تعالیٰ والاھلال
رفع الصوت وکانوا یرفعونہ عند الذبح لالھتھم انتہیٰ یعنے ذبح کرتے وقت جسپر غیر خدا کا نام لیوین وہ بھی حرام ہی اور اہلال کے معنے پکارنیکے
اور نام لینے کے ہین جب کفار لوگ ذبح کرتیوقت اپنے بتونکا نام لیکر ذبح کرتے تھے اور چھری پھراتے تھے تب یہہ آیۃ نازل ہوئی یعنے مردار خون خنزیر کا گوشت اور وہ جانور کہ
جسکے ذبح کرتیوقت غیر خدا کا یعنے کسی بت کا نام لیا جاوے یہہ سب مسلمانونکو کھانا حرام ہی تفسیر حسینی مین لکھا ہی و ما اھل بہ وحرام کرد آنچہ آواز
بردارند بآن در وقت ذبح لغیر اللہ برای غیر خدا تعالیٰ بنام بتان یا باسم پیغمبران بکشند تفسیر بیضاوی مین کہا ہی ای رفع بہ الصوت عند
ذبحہ للصنم انتہیٰ یعنے ذبح کرتے وقت بت کے نام سے آواز کرین اور اسیطرح تفسیر کشاف اور مدارک مین لکھا ہی تفسیر جامع البیان مین
لکھا ہی ما ذکر غیر اسم اللہ عند ذبحہ یعنے اللہ کے نام کے سوائے غیر کا نام اوسکے ذبح کرتیوقت ذکر کیا جاوے تفسیر دُر المنثور مین لکھا ہی
ما اھل لغیر اللہ کے معنے مین ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی ما اھل بہ یعنے ما ذبح اور ابن جریر نے ابن عباس رض سے روایت کی ما اھل بہ لغیر اللہ ای
للطواغیت یعنے جو جانور بتونکے نام سے ذبح ہووے اور حاتم نے ابو عالیہ سے روایت کی ہی یقول ما ذکر علیہ اسم غیر اللہ یعنے جو کہ غیر خدا کا نام اوس پر ذکر
کیا جاوے تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہی ما اھل بہ لغیر اللہ ای ما ذبح للاصنام والطواغیت واصل الاھلال رفع الصوت وکانوا

ینادون لالھتھم ویرفعون اصواتھم بذکرھا وقال الربیع بن انس وغیرہ ما اھل بہ لغیر اللہ ما ذکر علیہ اسم غیر اللہ
انتہی یعنے جو جانور کہ بتونکے نام سے ذبح کیا جاوے اور اہلال کی معنی آواز پکارنا اور روے کا فر لوگ جب ذبح کرتے تھے بتون کے
واسطے تب اونکا نام پکارتے تھے اور کاٹتے تھے اور ربیع بن انس وغیرہ نے کہا کہ ما اھل بہ لغیر اللہ یعنے وہ جانور کہ اوسپر غیر خدا کا
نام ذکر کیا جاوے تفسیر احمدی مین لکھا ہی قولہ تعالیٰ وما اھل بہ لغیر اللہ معناہ ذبح بہ لاسم غیر اللہ مثل اللات والعزیٰ و
اسماء الانبیاء وغیر ذلک یعنے جو ذبح کرتیوقت غیر خدا کا نام لیا جاوے جیسا کہ باسم اللات والعزیٰ باسم المسیح وغیرہ اور اوسکی تین
صورتین ہین پہلی یہہ کہ غیر خدا کا نام لیکر ذبح کیا یا یون کہا کہ باسم اللہ ومحمد رسول اللہ عطف کرکے تب کھانا اوسکا حرام ہے دوسری یہہ کہ
ذبح کرتیوقت یون کہا باسم اللہ محمد رسول اللہ بغیر عطف کے کہا تو کھانا اوسکا جائز ہے کراہت سے تیسری یہہ کہ ذبح کرنے کے اوّل پیغمبر
یا اولیا کا نام لیا یا ذبیحہ کو گرانے اور باندھنے کے اوّل یا اوسکے بعد تو وہ حلال طیب ہے اور یون بھی تفسیر احمدیہ مین صریح لکھا ہے
ومن ھھنا علم ان البقرۃ المنذورۃ للاولیاء کما ھو الرسم فی زماننا حلال طیب لانہ لم یذکر اسم غیر اللہ علیھا وقت الذبح
وان کانوا ینذرونھا لہ یعنے یہان سے صاف معلوم ہوا کہ جو گاؤ کہ اولیاؤنکے نام سے نذر کی جاتی ہے جیسا کہ اس زمانہ مین رسم ہے سو حلال
طیب ہے کیونکہ ذبح کے وقت اوسپر کچھ غیر خدا کا نام نہین لیا جاتا اگرچہ اونکے نام سے اوسکو نذر کرتے ہین اور یہہ بھی لکھا ہے کہ خاص نذر
خدا کیواسطے ثابت ہے اور غیر کے واسطے نہین اسلئے ذبیحہ اپنی اصل حلیت پر قایم رہا پھر جب ذبح کرتیوقت اللہ کا نام لیا یعنے بسم اللہ اللہ اکبر
کہکر ذبح کیا تو وہ بیشک حلال ہے انتہی اگر کسینے ذبح کرتیوقت عمدًا خدا کا نام نہ کہا تو ابو حنیفہ صاحب کے یہان وہ ذبیحہ ناجائز ہے اور
شافعی صاحب کے یہان حلال ہے اور اگر سہوًا ذبح کرتیوقت خدا کا نام بھول گیا تو بالاتفاق حلال ہے جاننا چاہئے کہ تفسیر فتح العزیز
مین کسی عدو نے الحاق کردیا ہے اور یون لکھا ہے کہ اگر کسی بکری کو غیر کے نام سے منسوب کیا ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کرنے سے وہ
حلال نہین ہوتی اور غیر کے نام کی تاثیر اسمین ایسی ہوگئی ہے کہ اللہ کے نام کا اثر ذبح کیوقت حلال کرنیکے واسطے بالکل نہین ہوتا سو یہہ بات
کسی نے ملادی ہے خود مولانا ومرشدنا حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رح کبھی ایسا سب مفسرین کے خلاف نہ لکھینگے اور انکے مرشد اور استاد
اور والد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر مین ما اھل کی معنی ما ذبح لکھا ہے یعنے ذبح کرتیوقت جس جانور
پر بت کا نام لیوے سو حرام ہے اور مردار کے جیسا ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا سو کیونکر حرام ہوتا ہی بعضے نادان تو حضرت نبی علیہ
الصلوۃ والسلام کے مولد شریف کی نیاز حضرت پیران پیر کی نیاز اور ہر ایک شہدا اولیا کی نیاز فاتحہ کے کھانیکو بھی حرام کہتے ہین اور یہہ
آیت دلیل لاتے ہین کہ غیر خدا کا نام جسپر لیا گیا سو حرام ہے واہ وا کیا عقل ہے ایسا کہتے ہین اور پھر جا کر نیاز فاتحہ کا کھانا بھی کھاتے ہین فَمَنِ
اضْطُرَّ پس جو کوئی بے بس ہو کسیکے زور سے ظلم سے یا بھوک سے اسقدر کہ جانتا ہے اب اگر نہ کھاؤنگا تو مر جاونگا اور طعام حلال نہین پاتا
یا کسی مرض مین گرفتار ہوا اور دوا سوا ان چیزونکے نپاوے یا حکمائے متدین بالاتفاق کر کہین کہ اس مرض کی یہی چیزین دوا ہین چنانچہ ضیق النفس
کہ اکثر اطفال کو لاحق ہوتا ہے اوسے زبان ہندی مین ڈبہ کہتے ہین علاج اوسکا خون خرگوش ہے غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ یعنی اس حالت کے
کہ نہ حد سے نکلنے والا ہو ساتھ راہ لوٹنے کے یا ساتھ بغاوت کے امام سے یا ساتھ طلب معصیت کے یا ساتھ زیادہ کھانیکے لابدی سے اور
نہ بیگانہ مال کھانیوالا ہو یا نہ چھین لینیوالا ہو یا نہ شمشیر کھینچنے والا ہو امت محمدیہ پر یا تجاوز کرنیوالا ہو حد شرع سے فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ پس
نہین گناہ اوپر اوسکے کھانے مین ان حرام چیزون کے کہ مذکور ہوئی ہین امام شافعیؒ باغی سے باغی بادشاہ کا اور عادی سے تعدی کرنیوالا اوپر
رہگذر ونکے مراد لیتے ہین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے اوس شخص کا کہ وقت ضرورت کے تناول ان محرمات سے کرے
اور مہربان ہے اوپر بندونکے ساتھ مباح کرنے اشیاء مذکورہ کے وقت اضطرار کے سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے پہلے اس آیت کے امر فرمایا
ہم کو ساتھ اکل طیبات کے پس واجب ہوا اوپر ہمارے شکر بجالانا اوپر انعام اوسکے پھر نہی کی اکل محرمات سے پس فرض ہوا ہمین اجتناب

اس سے اور طیبات کی بعضون نے تفسیر کی ہی ساتھ بحیرہ کے اور سائبہ کے اور وصیلہ کے اور حامی کے یعنے کھاؤ یہہ اور نہ کھاؤ ملتیہ وغیرہ کہ مذکور ہین آیت شریف ہین اور بعضون نے تفسیر کی ہی ساتھ لحوم ابل کے اور کہا ہی کہ خطاب اوسکا طرف عبد اللہ بن سلام کے اور اصحاب اوسکے کے ہی کہ مت حرام کرو گوشت اونٹ کا اوپر اپنے جیسے کہ حرام کیا ہی یہود نے اوپر اپنے بحیرہ اور اخوات اوسکے چنانچہ زاہدی مین مذکور ہی اور بحیرہ اوسے کہتے تھے کہ بطریق مذکور کیواسطے صحت بیمار کی اونٹ یا اور جانور کے کان چیر کے بتونکے واسطے رکھتے تھے اور سائبہ اوسے کہتے تھے کہ واسطے ادائے حاجت کے اونٹ یا اور جانور کے تئین نیاز بتون کی کرتے تھے اور اوسے سانڈ کر کے چھوڑ دیتے تھے اور کھانا اوسکا حرام جانتے تھے اور وصیلہ اوسے کہتے تھے کہ جب کسیکی منت مانتے فلانے جانور کا بچہ نر ہو وے بتو ہم اوسکی نیاز کر دیوین پھر جو اکٹھا نر و مادہ ہوتا تو نر کو بھی نیاز نہ چڑھاتے تھے مادہ کے ساتھ لا کر وہ بے نیاز ٹھہراتے تھے اوس مادہ کا وصیلہ نام رکھتے تھے اور حامی اوسے کہتے تھے کہ جس جانور کی پشت سے دس بچے ہوتے اوسپر لادنا اور چڑھنا موقوف کر دیتے تھے اور سمجھ لیجئے کہ امر اکل حلال کا مواضع متعددہ مین بیان فرمایا ہی یا ایہا الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا خطاب عام کیا کافر ہون یا مؤمن ہون اور کہین تخصیص کی مومنونکے خطاب ہین چنانچہ یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم اور کہین تخصیص فرمائی رسول کی چنانچہ یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحات اور تمسک کیا ہی ساتھ ان آیات کے اوپر اسبات کے کہ اصل بیچ اشیا کے اباحت ہی جبتک کہ نہ قایم ہو دلیل اوپر حرمت اوسکے اور محرمات بہت ہین جو مذکور ہین بیچ فقہ کے اور تحقیق ذکر فرمایا ہی حق تعالی نے محرمات کو بیچ آیات متعددہ کے اپنے اپنے مقام پر مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی اور بعضے اونکے جو بیچ اس آیت کے ارشاد فرمایا ہی اونکا بیان بطریق اجمال یہہ ہی سمجھ لیجئے کہ چار چیزین حق تعالی نے اس آیت شریفہ مین حرام فرمائی ہین ایک تو میتہ ہی اور میتہ اوسے کہتے ہین کہ موتی ہو حلال چیزون مین سے بغیر ذبح کے اور ایسے ہی حکم ہی اوس عضو کا جو کاٹ لیا ہو زندہ جانور کا ساتھ حدیث معروف کے چنانچہ بیضاوی مین مسطور ہی اور حرام ہی کھانا اوسکا فقط اسواسطے کہ آیت مین نہی صرف اکل کی وارد ہی اور انتفاع چمڑے سے اوسکے لینا بعد دباغت کے درست ہی چنانچہ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہی بخلاف امام مالک کے کہ اونکے نزدیک حرام ہی اور اسیطرح درست ہی انتفاع ساتھ بالون اوسکیکے اور سینگونکے اور ہڈیونکے اور پٹھون کے اور پرونکے اور خلاف ہی امام شافعیؒ کا ان سبمین اور امام مالک کے نزدیک پشم گوسفند کے اور شتر کے کہ مردار ہون پاک ہین کہ موت حلول نہین کرتی بالونمین اور سوا میتہ کے اور جانور کہ جنکا گوشت کھانا حرام ہی سوا خوک کے اور ایک روایت مین سگ بھی ساتھ خوک کے ہمراہ ہی اون کو اگر ذبح کرین تکبیر کہکر تو گوشت اور پوست اونکا نزدیک امام اعظم کے اور مالک کے بغیر دباغت کے پاک ہی اور درست ہی انتفاع اوسسے مگر کھانا حرام ہی نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک امام مالک کے مکروہ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ذبح سے حرام جانور پاک نہین ہوتا اور پوست آدمیکا واسطے بزرگی کے حکم پاکی کا رکھتا ہی مگر استعمال نکرین اور بال اوسکے پاک ہین اور جنکا گوشت حلال ہی اونکا تو گوشت و پوست وغیرہ ذبح سے پاک ہوجاتا ہی انتفاع اس سے روا ہی اور دوسرا دم ہی اور دم سے دم مسفوح مراد ہی جو وقت ذبح کے نکلتا ہی لہو کسی حیوانکا ہو حرام ہی چنانچہ اور جگہہ قرآن مین ہی او دما مسفوحا اور مسایل اوسکے بتفصیل شرح وقایہ ہدایہ مین مذکور ہین اور مدارک اور کشاف مین لکھا ہی حلال ہین دو میتے اور دو دم دو میتے تو مچھلی اور ٹیتری ہی اور دو دم کلیجے اور تلی ہی چنانچہ حدیث مین ہی احلت لنا المیتان والدمان اما المیتان فسمک والجراد واما الدمان فالکبد والطحال اور ایسے ہی ہدایہ مین لکھا ہی اور تیسرا خنزیر ہی جسے سور کہتے ہین حرام ہی مطلق نہین جائز انتفاع ساتھ اوسکے سوائے بالون اوسکیکے واسطے اوس جماعت کے کہ احتیاج بہت رکھتی ہی ساتھ اوسکے اور آیت شریفہ مین جو تخصیص اوسکے گوشت کی فرمائی ہی ساتھ ذکر کرنیکے اسواسطے کہ مقصود بالاکل ہی اور چوتھا ما اہل لغیر اللہ ہی یعنے وہ کہ چیز جو پکاری جاوے ساتھ نام غیر خدا کے وقت ذبح کے وہ حرام ہی مطلقا بتونکے نام پر ہو یا پیغمبرونکے نام پر ہو پس جو جانور ذبح کرو ساتھ نام خدا کے ذبح کرو اور ذبح کرتیوقت مشہور کرو تا کہ حلال ہو کھانا اوسکا اور سمجھ لو کہ ذبح کس کس چیز سے درست ہی اور ذابح کی کیا کیا

شرطین ہین اور مذبوح مین کیا کیا چاہیئے چند مسائل علحٰدہ ذکر کرکے لکھتا ہون کہ فائدہ عام ہو مسئلہ شرط ہے کہ ذابح مسلمان ہو غیر محرم مرد ہو یا
عورت یا لڑکا ہو یا مجنون مگر عقل اسقدر رکھتا ہو کہ تسمیہ جانے اور قادر ہو اوپر ذبح کے اگرچہ گونگا اور ناختنہ ہو مسئلہ درست ہے ذبیحہ
کتابی کا اگر نام مسیح کا وقت ذبح کے نہ لے اور متولد کتابی سے اور مشرک سے حکم کتابی کا رکھتا ہے اور روا نہین ہے ذبیحہ بت پرست کا اور آتش
پرست کا اور مرتد کا مسئلہ درست ہے ذبح کرنا اوس چیز سے کہ کاٹے ساتھ تیزی کے اور خون بہوئے جس چیز سے تلوار کی سے ہو یا پتھر اور نے
اور آگ ہو چنانچہ در المختار مین لکھا ہے اور دانتون سے اور ناخن سے نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے جائز نہین اور بقول امام اعظمؒ جائز ہے مع الکراہیت
اوسوقت کہ بدن سے جدا ہون اور تیزی رکھین مسئلہ جگہہ ذبح کی زکوٰۃ اختیار مین درمیان حلق اور لبہ کے ہے لیکن چار چیزونکے کاٹنے سے
حلال ہوتا ہے ایک حلقوم کہ مجری النفس ہے علی الصحیح دوسری مری کہ مجری طعام و شراب ہے تیسری دو لون شہ رگین کہ مجری خون ہین اور
اطراف گردن مین واقع ہین لیکن امام شافعیؒ اور امام احمد حنبلؒ کے نزدیک کاٹنا حلقوم اور مری کا شرط ہے اور دو شہ رگونکا مستحب ہے اور
نزدیک امام اعظمؒ کے کاٹنا تین چیز کا ان چار و نمین سے شرط ہے کہ اکثر کو حکم کل کا ہے اور نزدیک امام مالکؒ کے کاٹنا چارونکا چاہیئے اور زکوٰۃ
اضطرار مین زخم کردینا چاہیئے جسجگہہ کہ قادر ہو تمام بدن مین مسئلہ شرط ہے کہ ذبح کرنیوالا اور وہ شخص کہ معاون اوسکا ہو ذبح مین تسمیہ کہے بلا فاصلہ
اور مراد تسمیہ سے ذکر خالص اللہ کا ہے بے شرکت غیر چنانچہ بسم اللہ اللہ اکبر ہے اور ایسی ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ ہے بارادہ تسمیہ نہ بارادہ جواب عطسہ
وغیرہ علے الاصح اور اگر باسم اللہ محمد رسول اللہ کہا بغیر واو عطف کے مکروہ ہے اور ساتھ واو کے حرام ہے اور ایسے ہی اللہم اغفرلی یا اللہم تقبل منی کہکر
ذبح کیا تو جائز نہین ہے اور قبل ذبح کے یا بعد ذبح کے اللہم تقبل منی یا الفاظ دعائیہ کہے اور وقت ذبح کے تسمیہ کہکر ذبح کرے جائز ہے اور مراد فاصلے
سے تبدیل مجلس کی ہے یا اور امور مثل کھانیکے پینے کے جسمین دیر ہوجاوے اور حد دیر کی یہہ ہے کہ دیکھنے والے دیر سمجھین اور چھری تیز کرنی بعد تسمیہ
کے داخل دیر مین ہے مسئلہ اگر گردن دو بکرونکے تلے اوپر رکھکر ساتھ ایک تسمیہ کے ذبح کرے جائز ہے اور اگر جدا جدا ذبح کرے تو جدا جدا تسمیہ کہنا
درکار ہے مسئلہ مستحب ہے ذبح مین بسم اللہ اللہ اکبر کہنا بغیر واو کے اور منہہ ذبیحہ کا طرف قبلہ کے کرنا اور چھری قبل ذبح کے تیز کرنا اور مکروہ ہے بالعکس اوسکے کرنا اور قفا لے
گردن سے ذبح کرنا اور زیادہ چار رگونسے نا نخاع کاٹنا رگ سفید ہے کہ بیچ استخوان گردن کے ہوتی ہے اور ہر تعذیب بلا فائدہ دینا مثل قطع سر کے
اور بال اکھیڑنیکے قبل سرد ہونے مذبوح کے مسئلہ اگر ذبح مین تسمیہ کرے بغیر حضور نیت کے صحیح ہے اور اگر قصد ترک نیت کا ابتداء فعل مین کیا
یا التسمیہ سے نیت اور چیز کی کرے تو صحیح نہین اور مذبوح حلال نہین اور اگر تسمیہ عمداً ترک کیا حرام ہے نزدیک امام اعظمؒ کے بخلاف امام شافعیؒ
کے اور اگر نا سیا کیا بھولکے حلال ہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بخلاف امام مالکؒ کے مسئلہ بکری مریض وقت ذبح کے حیات اوس کی
معلوم ہووے تو حلال ہے مطلقاً اگرچہ حرکت اور اخراج خون کا ہوا اور اگر حیات اوسکی مدرک نہووے تو باخراج خون اور حرکت حلال ہوتی
ہے اور اگر خون اور حرکت بھی نہین ہے تو دیکھا چاہیئے اگر بعد ذبح کے دہن یا چشم کھلی ہے نہ کھاوے اور اگر بند کرلین تو کھاوے اور اگر
پانون دراز ہین تو نہ کھاوے اور اگر ضم کرے تو کھاوے اور اگر بال پڑمردہ ہین تو حرام اور اگر قائم ہوگئے تو حلال اور اگر علم حیات کا بوقت
ذبح کے ہے اگرچہ تھوڑی سی حیات مخفی ہے تو حلال ہے مطلقاً کھاوے بہر حال اور یہی حکم ہے گلا کاٹنے کا اور چوب زدہ کا اور اوپر سے گرے کا
اور شاخ زدہ کا اور کھائے ہوئے درندونکے کا اور اسی پر فتویٰ ہے بدلیل قولہ تعالیٰ الا ما ذکیتم آگے اوسکا بیان آویگا انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ
طریق مسنون ذبح شتر کے یہہ ہے کہ زانو باندھکر کھڑا نحر کرے اور گائے بکریونکو پہلو پر ذبح کرے باتفاق اور عکس اوسکے مکروہ ہے نزدیک ائمہ
ثلٰثہ کے اور بقول امام مالک حرام ہے اور بعضے اصحاب اونکے مکروہ کہتے ہین نہ حرام مسئلہ جو حیوان کہ وحشی ہوا اور ہاتھ نہ آوے یا مست یا دیوانہ ہوکر مارتا ہو یا کنوئین مین گرے
مثل گائے بکری اونٹ وغیرہ کے جس عضو مین اوسکے زخم کرسکے کردے گلا ہو یا اور جگہہ ہو حلال ہے مگر کبوتر قندیل مین خلاف امام محمد کا ہے بیچ شہر
کے مسئلہ گائے وغیرہ اگر دشوار جنے ہاتھ اندر ڈالکر اگر گلا پاوے تو خیر نہین تو جس عضو مین چاہیئے بچکے زخم پہنچاوے حلال ہے مسئلہ اگر چارپایہ
کو ذبح کیا اور بچہ شکم سے مردہ نکلا اور خلقت اوسکی تمام ہے حرام ہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور حلال ہے نزدیک صاحبین کے

اور امام شافعی کے لقوله علیه الصلوٰة والسلام زکوٰة الجنین زکوٰة امه مسئله ایکشخص نے صید اپنی زنده پائی یا گائے ہی کہ قریب ہلاکت کے ہے اور وقت تنگ ہے اوپر ذبح کے یا آلہ ذبح کا نہین پایا پس حلال ہوتی ہے ساتھ جراحت پہنچانیکے رگونکے بیچ ایک روایت کے یہہ تمام مسائل درالمختار مین ہین مسئله اگر بھیڑیا یعنے بھیڑ یا بکریکا سر کاٹ کے لے گیا اور وہ زنده ہے خون بہہ دے یعنے موضع اوسکے سے کہ چاہیے حلال ہوجاویگی یہی مختار ہے اور اسی پر فتوی ہے جیسے کہ خلاصه مین لکھا ہے إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتَابِ تحقیق وہ لوگ علما یہود سے جو چھپاتے ہین واسطے اخذ رشوت کے جو اُتارا ہے الله نے کتاب توراۃ سے اور احکام اوسکے وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا اور مول لیتے ہین بدلے اوسکے یعنے چھپانیکے مول تھوڑا أُولٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ یہہ لوگ نہین کھاتے ہین بیچ پیٹون اپنے کے مگر آگ یعنے یہہ رشوت نہین کھاتے آگ کھاتے ہین یا یہہ مراد ہے کہ قیامت کو آگ کھاتے ہین جیسے اب دنیا مین رشوت کھاتے ہین یا کنایت ہے اس سے کہ اندر انکے آگ ہے جیسی باہر مین ہے اور ذکر شکم تاکید ہے بیچ کھانیکے اور محاورہ مین کھانا تعبیر تناول مین بھی مستعمل ہوتا ہے کہ فلانے شخص نے فلانیکا مال کھایا وقت تلف کرنیکے ایسے ہی یہان بھی ہوسکتا ہے کہ آگ کھاتے ہین یعنے سامان دوزخ مین جلنے کا کرتے ہین وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ اور نہ بولیگا الله اونسے دن قیامت کے ایسا سخن کہ جسمین نفع راحت اونکو ہووے اور نہ پاک کریگا اونکو خباثت اعمال سے یعنے گناہ اونکے آگ سے جلاکر اونکو پاک کردے یہہ نہوگا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے اونکے ہے عذاب درد دینے والا أُولٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے از روئے جہالت کے مول لیا یہودیت کو کہ عین گمراہی ہے بدلے ایمان کے اور معرفت کے دنیا مین وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ اور عذابکو بدلے بخشش کے آخرت مین فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ پس کتنا صبر کرتے ہین وہ اوپر آگ کے یا کس چیز نے شکیبا کیا اونکو اوپر آتش دوزخکے کہ ہمیشہ اوسمین رہینگے ذٰلِكَ یہہ عذاب اونکو بِأَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ اس واسطے ہے کہ الله نے اتارا ہے کتاب توراۃ کو ساتھ حق کے اور اونھون نے حکم اوسکا چھپایا ہے اور نعت کو آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے تغیر کیا ہے یا کتاب سے مراد قرآن شریف ہے کہ اتارا ہے اوسکو الله نے اور یہہ متابعت اوسکی نہین کرتے وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ اور تحقیق جنھون نے کہ اختلاف کیا بیچ کتاب توراۃ کے یا قرآنکے البته بیچ خلاف کے دور ہین وفاق سے یا بیچ ضلالت کے دور ہین ہدایت سے اور اگر الف لام جنس کا کہین تو سب کتابین منزله واختلاف اونکے ہین کہ بعضونپر ایمان لائے ہین اور ساتھ بعضونکے کافر ہوئے ہین پس اہل اختلاف بیچ ضلالت کے ہین دور ہدایت سے بعد نزول اس آیت کے کہا اہل اختلاف نے ہم بیچ شقاق کے اور ضلال کے نہین ہین بلکہ ایمان رکھتے ہین ہم خدا پر اور نماز پڑھتے ہین اور یہی نیکی تمام ہے حق تعالی نے اونکے جواب مین یہہ آیت نازل کی اور معلوم کیجیے کہ چودھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئله ایمان مفصل کا اور احکام اسلام کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ نہین نیکی یہہ کہ پھیرو تم موہون اپنے کو طرف مشرق اور مغرب کے یعنے فقط نماز مین منہہ پھرانا طرف مشرق کے مانند نصاری کے اور طرف مغرب کے مانند یہود کے یہہ نہین ہے ایسی نیکی کہ سب نیکیونکو چھوڑ چھاڑ کے اوسی پر اقتصار کرو وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور لیکن بھلائی اوسکو ہے کہ ایمان لایا ساتھ الله کے یگانه اور یکتا سمجھ کر نہ مانند یہود اور نصاری کے کہ عزیر اور عیسے کو بیچ الوہیت کے شریک جانتے ہین اور ایمان لایا ساتھ دن پچھلے کے کہ قیامت اور متعلقات قیامت ہے یہہ تعریض یہود اور ترسا کو ہے کہ بہشت مخصوص اپنے واسطے سمجھتے ہین وَالْمَلَائِكَةِ اور ایمان لایا ساتھ فرشتونکے اور دوست رکھا اونکو اور یہہ جانا کہ مخلوق الہی ہین گناہون سے معصوم ہین نہ مرد ہین نہ عورت ہین نہ مانند یہود کے کہ جبرئیل علیه السلام سے دشمنی رکھتے ہین اور نہ مثل اس فرقے کے کہ فرشتونکو بیٹیان الله کی کہتے ہین وَالْكِتَابِ اور ایمان لایا ساتھ کتاب کے کہ جو الله نے آسمان سے کتاب نازل کی ہے حق ہے نہ مانند اہل کتاب کے کہ بعضے پر ایمان لاتے ہین اور بعضے پر نہین اور وہ چار کتابین ہین توراۃ حضرت موسی پر انجیل حضرت عیسے پر زبور حضرت داود پر اور فرقان حضرت خاتم النبیین علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام پر اور سو صحیفے ہین پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر اور دس حضرت آدم پر نازل ہوئے ہین اور

ایک روایت مین بیس حضرت ابراہیم پر اترے ہین نہ حضرت آدم پر علیہم السلام چنانچہ ذکر کیا فقیہ ابو اللیث نے وَالنَّبِيِّينَ اور ایمان
لائے ساتھ سب پیغمبرونکے نہ مانند یہودکے کہ ایمان لاتے ہین اوپر موسیٰ کے اور نہ مثل نصاریکے کہ ایمان لاتے ہین اوپر عیسیٰ کے فقط اور
تحقیق روایت آئی ہے بیچ حدیث کے بیان عدد اونکے مین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین اور ایک روایت ہے دو لاکھ چوبیس ہزار
کی چنانچہ شرح عقائد مین لکھا ہے اور اولیٰ یہہ ہے کہ ایمان لائے مومن نہ حصر قصر کرے اوپر اعداد اونکے کے بلکہ ایمان لائے مومن کہ
جتنے نبی بھیجے اللہ نے طرف خلق کے واسطے تبلیغ احکام کے حق ہین اور رسول اونمین تین سو تیرہ ہین علی ما ورد بہ الاحادیث چنانچہ تفسیر
احمدی مین لکھا ہے اور لفظ نبی کا یہان ذکر فرمایا نہ رسول کا اسواسطے کہ نبی عام ہے رسول سے نزدیک جمہور کے اور نزدیک بعض کے مرادف
اوسکا بخلاف رسول کے کہ وہ نزدیک جمہور کے وہ ہے کہ صاحب کتاب اور شریعت ہوا اور نبی کو لازم نہین ہے یہہ ہونا پس نبی لانا ذکر
ایمان بجمیع مین اولیٰ بلکہ ضرور تھا اور نبیین کہ صیغہ جمع مذکر سالم کا ہے اس سے اشارہ طرف اسبات کے بھی نکلتا ہے کہ نبی کلہم مرد تھے
عورت کوئی نبی نہین ہوئی چنانچہ بعضے کہتے ہین کہ چار عورتین بھی نبی ہوئی ہین بی بی حوا اور بی بی سارہ اُم موسیٰ ام عیسیٰ اور اگر جمع باعتبار تغلیب
کہئے تو استدلال اسپر نہین ہو سکتا ہے اور باعتبار تغلیب جمع اور جگہہ بھی آئی ہے قرآن شریف مین چنانچہ قصہ رویائے یوسف علیہ السلام
مین ہے کہ کہا ان سے انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتھم لی ساجدین کہ شمس مؤنث سماعی ہے اور داخل ہے
ساجدین مین حالانکہ یہہ جمع مذکر سالم ہے اور اگر یہان تاویلا کہئے کہ کوکب بھائی یوسف کے ہین اور شمس اور قمر والدین ہین ماں باپ اور
خالہ تو بھی یہی ہے مگر اور آیت سے نکلتا ہے انبیا سب کے سب مرد ہی تھے وہ آیت یہی ہے وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحي
الیھم اگرچہ سیاق کلام سے یہہ ظاہر ہے کہ نبی کوئی ملک نہین ہوا لیکن اشارہ سمجھا جاتا ہے یہہ بھی کہ کوئی عورت اس منصب مردان خدا پر
نہین پیدا ہوئی یہہ ایمان مفصل ہے کہ مذکور ہوا اور مقدم کیا یوم آخر کو اسواسطے کہ بعید النظر تھا مشکل تھا اوسپر ایمان لانا اوپر مقدم کیا ملائکہ کو کتابون پر
اسواسطے کہ وہ لانیوالے ہین وحی کے اور کتابونکو مقدم کیا اوپر انبیا کے اسواسطے کہ انکے اوپر اوترے ہین پس تمام ترتیب ذکر فرمایا اور
ایمان مجمل اسقدر کافی ہے کہ کہئے آمنت باللہ بجمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ اور دیا مال اوپر دوستی اللہ
کے یا اوپر دوستی مال کے یعنے باوجودیکہ مال دوست ہے قطع دوستی کا کرکے براہ خدا صرف کیا ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ قرابت
والونکو اور یتیمونکو کہ بن باپکے خورد سال ہون اور محتاجونکو کہ سوال نہ کرین وَابْنَ السَّبِيلِ اور مسافرونکو کہ جنکے پاس خرچ نہو یا مہمانونکو وَ
السَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ اور فقیرونکو جو سوال کرین اور چھڑانے مین غلامونکے یعنے غلام لونڈیان مول لیلیکے چھڑاوے یا مکاتب کو روپئے دیکر
آزاد کروا دے یعنے کوئی کسیکا غلام ہوا اور میان اوسکا کہے کہ تو اسقدر روپئے مجھے کما دے پھر آزاد ہے یہہ شخص اسقدر مبلغ اوسے دیکر چھڑاوے
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ اور قائم کرے نماز فرض کو کہ وقت سے فوت ہونا جائز نرکھے اور دے زکوٰۃ مقرر کو کہ بیان اوسکا فقہ کی
کتابون مین مذکور ہے پہلے جو آتی المال گذرا ہے وہ دینا مال کا بطور نوافل اور صدقات کے تھا اور یہہ بطریق زکوٰۃ ہے وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ
إِذَا عَاهَدُوا اور پورا کرنیوالے ساتھ عہد اپنے کے جب عہد کرین خدا سے یا بندونسے وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ
اور صبر کرنیوالے بیچ فقر فاقے کے اور رنج بیماری کے اور وقت لڑائی کے کافرونسے اور صابرین منصوب ہے بہ تقدیر واخص من اھل
البر الصابرین اور اوسکو نصب علی المدح کہتے ہین یعنے مدح کرتا ہونمین اور مخصوص کرتا ہونمین سب بھلائی والونمین سے صبر کرنیوالون کو
بیچ وقت سختی کے اور محنت کے اور ایذا دشمن کے اور مشقت گرسنگی کے اور درد کے اور مرض کے اور مصیبت کے بدنی ہو یا مالی ہو اور وقت
حرب کفار کے اور قرأت والصابرون بھی آئی ہے اور والموفین یون بھی آئی ہے نصب علی المدح چنانچہ کشاف مین مذکور ہے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
صَدَقُوا وہ گروہ جو موصوف ہین ساتھ ان صفتون کے جنھون نے سچ بولا یا وفائے عہد کیا یا اتباع حق کیا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور وہ
لوگ وہی ہین پرہیزگار سب ناشایستگیون سے لکھا ہے کہ کمالات انسانی بہت ہین لیکن منحصر ہین ان تین چیزونمین ایک صحت اعتقاد دوسری

حسن معاشرت تیسری تہذیب نفس اب سمجھ لیجئے کہ صحت اعتقاد میں ایمان لوحدانیت خدا اور برسالت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو چیزیں کہ
جن پر ایمان لانا فرض ہی سب گئیں اور حسن معاشرت میں سلوک کرنا زبان سے مال سے ساتھہ اہل حق کے اور نیکی کرنا اقربا سے دوست سے
اور تمام اہل اسلام سے سب آگیا اور تہذیب نفس میں اقامت نماز اور اداے زکوٰۃ اور وفاے عہد اور صبر اور تحمل اور عفو سب آگیا پس جو صفات
حسنہ ہیں وہ سب اس آیت شریفہ میں مندرج ہیں اور یہہ آیت جامع الکمالات انسانی ہی ابی میسرہ سے روایت ہی کہ کہا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے من عمل ھذہ الآیۃ فقد استکمل الایمان سچ ہی جسنے اس آیت پر عمل کیا اوسنے ایمان اپنا کامل کیا کہ جو ایمان میں باتیں ہیں
وہ سب اسمیں ہیں معلوم کیجئے کہ پندرھوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب قصاص کا اور عفو کا نکلتا ہی اوہ یہہ ہی یَآاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی ای لوگو جو ایمان لائے ہو فرض کیا گیا ہی اوپر تمھارے برابری کرنا نہ ستم اور زیادتی بیچ
مارے گیئونکے وقتیکہ قتل عمدًا ہو سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ قبل اسلام سے جو درمیان قبیلونکے لڑائی ہوتی تھی تو جو قبیلہ عالی نسب
ہوتا تھا وہ قبیلہ اراذل سے عوض غلام کے میان کو اور عوض عورت کے مرد کو قتل کرتا تھا بعد ہجرت کے حضرت سے یہہ احوال عرض کیا یہہ آیت
نازل ہوئی اور کشاف والے نے اور صاحب بحر مواج نے لکھا ہی کہ درمیان دو قبائل عرب سے دعوی خون کا تھا ایک نے اوپر دوسرے کے
غلبہ کیا تھا اور سوگند کھائی تھی کہ بدلے غلام کے حر تمھارا اور بدلے زن کے مرد اور عوض ایک کے دو قتل کرینگے ہم پس محکمہ پیغمبر میں حاضر ہوئے
اور قصہ اپنا بیان کیا یہہ آیت اونکے حق میں نازل ہوئی کہ قتل میں قصاص چاہیئے یعنے برابری اور مساوات اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ آزاد
ساتھہ آزاد کے اور غلام ساتھہ غلام کے وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی اور عورت ساتھہ عورت کے عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری اور عطا اور عکرمہ رحمۃ
اللہ علیہم تمسک اس آیت پر کرکے جائز نہیں رکھتے کہ قتل کیا جاوے حر بدلے غلام کے اور مرد بدلے عورت کے اور یہی مذہب امام مالک اور
شافعی رح کا ہی اور نزدیک سعید بن المسیب کے اور شعبی کے اور نخعی کے اور قتادہ کے اور ثوری کے رحمہم اللہ حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھہ
آیت ان النفس بالنفس کے اور قصاص ثابت ہی درمیان حر کے اور عبد کے اور ذکر کے اور انثیٰ کے اور تمسک اونکا حدیث شریف میں ہی
المسلمون تتکافو دماؤھم اور یہی مذہب امام اعظم اور اصحاب اونکا ہی رحمۃ اللہ علیہم فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ پس جو شخص
کہ بخشا گیا واسطے اوسکے کہ قاتل ہی خون بھائی اوسکے سے کہ مقتول ہی کچھہ یعنے بعضے وارثون نے بخشا یا تھوڑا سا خون بخشا قصاص ساقط
ہوگیا فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ پس اوپر قاتل کے ہی بعد عفو کے اتباع ساتھہ اچھی طرح کے یعنے خوشی اور رغبت بیچ دیت دینے کے وَاَدَآءٌ
اِلَیْہِ بِاِحْسَانٍ اور ادا کرنا دیت کا طرف وارث مقتول کے ساتھہ اچھی طرح کے جلدی خوشروئی سے نہ دیر میں بدخوئی سے ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ
مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ یہہ بخشنا قصاص کا اور طلب کرنا دیت کا آسانی ہی پرور دگار تمھارے سے اور مہربانی خدا کی طرف سے تسہیل امر میں اور
تحصیل نفع میں فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ پس جو کوئی زیادتی کرے بیچ عفو کے یعنے بخش کر دیت لیکر قاتل کو مار
ڈالے یا غیر قاتل کو واسطے قصاص کے قتل کرے یا قاتل ستم کرے یا ایک کو مار کر دیت دیکر دوسرے کو مارے پس واسطے اوسکے آخرت میں کا
عذاب ہی درد دینے والا وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اور واسطے تمھارے بیچ برابری کے زندگی ہی ای
عقل والو تو کہ تم بچو قتل سے ناحق کے یعنے کوئی شخص کسی کے قتل کا قصد کرے اور خوف قصاص سے نہ مارے تو اوسکی جان بچے اور یہہ قصاص
سے امین ہوا پس سبب قصاص سبب زندگانی ہی سمجھہ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے مسئلہ قصاص کا بہت آیاتمین ذکر فرمایا ہی چنانچہ سورۂ مائدہ
اور سورۂ بنی اسرائیل میں آویگا انشاء اللہ تعالیٰ لیکن یہہ آیت گذشتہ جامع ہی واسطے بیان مسئلہ قصاص اور عفو اور بیان منت علی العباد
وغیرہم کے معلوم کیجئے کہ آیت سولھوین آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت کا نکلتا ہی اوہ یہہ ہی کُتِبَ عَلَیْکُمْ لکھا گیا ہی اوپر
تمھارے یعنے فرض کیا گیا ہی اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ جب حاضر ہو ایک کو تم سے موت یعنے اسباب اور علامات موت کی مرض وغیرہ
سے اِنْ تَرَکَ خَیْرًا اگر چھوڑ جاوے مال بہت اسقدر کہ قابل وصیت کے ہو نہ ایسا تھوڑا کہ کسیکے بانٹنے کے لائق ہو اَلْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ

وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وصیت کرنا واسطے ما باپ کے اور قرابت والونکے ساتھ انصاف کے حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ لکھی گئی یہہ وصیت لکھنا
ساتھ حق کے اور راستی کے واسطے پرہیزگارونکے ایام جاہلیت مین ما باپکو اور اقربا کو محروم رکھتے تھے اور وصیت کیا کرتے تھے ساتھ ریا
کے حق تعالی نے اسباب سے منع فرمایا اور فرض کیا درست واسطے والدین کے اور اقربا کے پھر حکم اس آیت کا ساتھ آیت مواریث کے
منسوخ ہوگیا قصے میراث مین مقرر ہوگئے اب وصیت کرنا اولاہی فرض نہین کہ درویشونکے واسطے کرے لیکن مال کے تیسرے حصے مین
سے زیادہ نہین فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ پس جو کوئی بدل ڈالے اس امر وصیت کو یا قول وصیت کرنیوالیکو پیچھے اوسکے کہ سنا ہی
اوسکو فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗ پس سوا اسکے نہین ہی کہ گناہ تبدیل کا ہی اوپر ان لوگونکے کہ بدل ڈالتے ہین وصیت کرنے والا
اوسکا گناہ سے بری الذمہ ہی اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ تحقیق اللہ سننے والا ہی کلام موصی کا اور بدلنے والون کا اور جاننے والا ہی نیت
ان لوگونکی فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا پس جو کوئی خوف کرے خوف کے معنے یہان علم کے ہین یعنے جانے اور پاوے وصیت کرنیوالے
سے یعنے میل طرف وارثون کے ضرر کے قصدًا یا غیر قصدًا اَوْ اِثْمًا یا گناہ عمدًا ساتھ وصیت کے زیادہ تہائی سے فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ پس
صلح کر دے درمیان وصیت کئے گئے کے اور وارثونکے ساتھ ثلث مال کے کہ موافق شریعت ہی اور جو زیادہ ثلث سے وصیت ہوا اوسے
موقوف کرے یا حالت حیات مین وصیت کرنیوالیکے جیسے دیکھا کہ یہہ مخالف شرع کے وصیت کرتا ہی اوسے سمجھاوے اور درمیان وصیت
کرنیوالے اور وصیت کئے گیے کے صلح کرواوے فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ پس نہین گناہ اور وبال اوپر اوسکے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ
بخشنے والا ہی گناہ وصیت کرنیوالے کا کہ زیادہ ثلث سے وصیت مین ضرر ورثہ کا کرکے عاصی ہووے اور مہربان ہی اوپر اصلاح کرنے
والیکے کہ قدرنا مشروع کو وصف مشروع مین لاوے معلوم کیجئے سترھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت صوم کا اور
بیان صوم مریض اور مسافر اور صوم شیخ فانی نکلتا ہی وہ یہہ ہی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ ای لوگو جو ایمان لائے ہو
لکھا گیا ہی اور فرض کیا گیا ہی اوپر تمھارے روزہ رکھنا كَمَا كُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ جیسا کہ لکھا گیا تھا اور فرض کیا تھا اوپر
اون لوگونکے جو آگے تم سے تھے یعنے یہہ عبادت شاقہ فقط تمھین پر نہین ہی بلکہ جمیع امم سابقہ پر فرضیت اوسکی تھی چنانچہ زمانۂ آدم سے اوسدم
تک کوئی امت ایسی نہ تھی کہ جسپر روزہ فرض نہوا آدم علیہ السلام پر روزے ایام بیض کے فرض تھے اور قوم موسی علیہ السلام پر روزہ روز کا
عاشورہ کا اسیطرح سب امتونپر روزے مقرر تھے پس اس تقدیر پر تشبیہہ اصل روزہ مین ہی نہ عدد مین اور اگر کہئے کہ علی الذین من قبلکم
سے نصاری مراد ہین کہ انپر تیس روزے ماہ رمضانکے فرض تھے جب دن گرمی کے پڑنے آئے تو انھونے نہایت حرارت سے مشقت اپنے
اوپر دیکھکے مہینے کو بدل کر لیا جاڑے مین چھوٹے دن دیکھکر رکھنے لگے اور دس روزے اول دس روزے آخر آٹھ تیس روزونمین ملاکر
پچاس روزے اوسکے جبر مین رکھنے اختیار کئے پس اس تقدیر پر تشبیہہ اصل مین اور عدد مین ہی روایت ہی کہ آغاز اسلام مین شریعت نبویمین
روزہ عاشورہ کا فرض تھا پھر اوسکی فرضیت منسوخ ہوکر روزے لیالی ایام بیض کے فرض ہوئے یعنے تیرھوین چودھوین پندرھوین تاریخ
کے پھر وہ منسوخ ہوکر روزے ماہ رمضان کے فرض ہوئے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم پرہیزگاری کرو یعنے بچو معاصی سے اور ساتھ مشروع
چیزونکے عمل کرو یعنے روزے رکھے اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ دن گنے ہوئے کہ روزے ماہ رمضانکے ہین انتیس یا تیس روز اور بعضے کہتے ہین کہ
ایام معدودات سے مراد روز عاشورہ کا اور تین روزے ایام بیض کے ہین کہ ہر مہینے مین آتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھے پھر منسوخ
ہوگئے فرضیت اسلام سے اور ابتداء اسلام مین عشا کی نماز سے دوسری رات کی مغرب کی نماز تک روزہ رکھتے تھے وقت افطار کا مغرب
کی نماز سے عشا کی نماز تک تھا یا سونے تک جب آیت کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود نازل ہوئی تو وہ
حکم مذکور منسوخ ہوگیا اور حد روزیکی صبح صادق سے غروب آفتاب تک مقرر ہوئی اور کھانا پینا جماع غروب آفتاب سے تا خروج وقت
عشا معین ہوا اور جو روزہ عبادت شاقہ ہی کہ باز رہتا ہی آدمی کامون مالوفات طبع سے اور محبوبات نفس سے اور یہہ بہت طبیعت پر

دشوار تھا اسی واسطے حق تعالی نے تشبیہ پچھلے لوگون سے دی اور شرکت مین معاملہ ڈالا کہ مشقت مشترکہ آسان ہوتی ہے طبع پر کم گران ہوتی
ہے کہ عربی کی مثل ہے البلیۃ اذا عمت طابت اور فارسی مین کہتے ہین مرگ انبوہ جشنے دارد اور اسیواسطے ایام معدودات فرمایا کہ عرب ولے
معدود کنایت قلت سے کرتے ہین تو کہ طبیعت بہ جہت قلت سے آسان ہو اور اسیواسطے سفر مین اور مرض مین رخصت افطار کی فرمائی تا دشواری
کم ہو فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ پس جو کوئی ہو تم سے کہ مکلف ہو ساتھ روزہ رکھنے کے بیمار ایسا کہ روزہ
رکھنے کی طاقت نہین ہے یا مرض اوسکا روزہ رکھنے سے زیادہ ہوتا ہے یا اوپر سفر کے ہو پس گنتی ہے اور دنون سے یعنے اوّل دنون مین
افطار کرے پھر قضا اوسکی اور دنون مین رکھ لے سوال مریضا او علی سفر کو مریضا او رمسافر نہ کہا وجہ کیا ہے جواب استعمال علی کا اوپر استعلا کے
آتا ہے اور دلالت کرتا ہے اوپر اوسکے کہ سفر امر اختیاری ہے باختیار مسافر حاصل ہوتا ہے بخلاف مرض کے کہ یہہ اضطراری ہے اختیاری نہین
اسیواسطے فخر الاسلام بزدوی نے کہا ہے کہ سفر امور مختارہ سے ہے باختیار حاصل ہوتا ہے اگر مقیم عمدًا ماہ رمضان مین سفر اختیار کر کر افطار کرے
کفارت لازم آویگی اسواسطے جو چیز باختیار بندہ حاصل ہو مسقط کفارہ کہ حق شرع ہے نہین ہوتی بخلاف مرض کے کہ امر سماوی ہے طرف سے
حق تعالی کے حادث ہوتا ہے مسقط کفارہ کا مشروع ہو سکتا ہے اور نزدیک امام اعظم کے ہر سفر رخصت کا ہے اور نزدیک امام شافعی
کے سفر معصیت جیسے سفر بغی اور قطاع الطریق کا کہتے ہین موجب رخصت کا نہین ہے اور مرض مطلق بعضے روایت مین سبب رخصت ہے اور
بعضے مین وہ مرض کہ روزہ جسمین زیان کرے سبب رخصت ہے اور جسمین روزہ کچھ خلل نہ کرے اسمین رخصت نہین اور نزدیک امام شافعی کے
مریض کو اگر خوف ہلاکت کا ہو یا تلف عضو کا ہو تو رخصت افطار کی ہے والا نہین وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور اوپر ان
لوگون کے کہ کچھ عذر افطار کا نہین ہے طاقت رکھتے ہین روزہ رکھنے کی اور چاہین کہ نہ رکھین پس بدلا ہے کھانا ایک فقیر کا یعنے ایک روزہ
کے عوض فدیہ ایکدنکی خوراک کسی درویش کو دین پس جتنے روزے کھاوے اوتنے روزونکی خوراک درویشونکو دین باندازہ سیر روز نصف
صاع گیہون اور صاع جو اور خرما وغیرہ بقول امام اعظم رح اور وزن صاع کا چار سیر شاہجہانی کہ ہر سیر چالیس پیسے بھر کا ہے یہہ حکم ابتدا
اسلام مین تھا بعد اوسکے منسوخ ہوگیا آیت اگلی سے فمن شهد منكم الشهر فليصمه ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہان لا مضمر ہے یعنے لا يطيقونه
وہ لوگ جو طاقت روزہ رکھنے کی نہین رکھتے جیسے شیخ فانی کہ بوڑھا بیطاقت ہو وہ فدیہ دے باین تقدیر حکم اس آیۃ کا منسوخ نہین فَمَنْ تَطَوَّعَ
خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ جو کوئی زیادہ کرے بطوع ورغبت کہ زیادہ مقدار فدیہ سے دے یا ایک مسکین سے زیادہ کو کھلاوے یا جمع کرے
درمیان صیام اور اطعام کے پس وہ تطوع بہتر ہے واسطے اوسکے اجر زیادہ ہے وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ اور یہہ کہ روزے رکھو تم بہتر ہے
واسطے تمھارے فدیہ دینے سے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم جانتے فضیلت روزے کی معلوم کیجیے کہ اٹھاروین آیت آیات مسائل سے کہ
جس سے مسئلہ فرضیت صوم کا اور بیان قضا صوم مریض اور مسافر کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
یہہ روزے رکھنے جو کہے ہین مہینا رمضان کا ہے وہ مہینا جو اوتارا گیا ہے بیچ اوسکے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پہ قرآن شریف اور اوسجگہہ
سے آیت آیت سورت سورت بوفق مصالح بندگان نازل ہوا سمجھ لیجیے کہ قرآن ابتداء ہجرت سے تا آخر عمر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تیس
برس ہوتے ہین نازل ہوا ہے پیغمبر پر دنیا مین لیکن ابتداء نزول رمضان سے ہوا ہے اس اعتبار سے تخصیص رمضان کی گئی یا مراد نزول
سے لوح محفوظ پر ہے کہ کل رمضان مین اترا ہے جیسا پیچھے مذکور ہوا ہے بحر مواج مین لکھا ہے کہ سب کتب سماویہ رمضان ہی مین اترے ہین
صحف ابراہیم شب اول مین یا شب ششم مین اور توراۃ دوازدہم مین انجیل سیزدہم مین زبور ہژدہم مین قرآن چہاردہم مین اور قرآن
شریف کے سوا قرآن کے چالیس نام اور ہین کہ عین قرآن مین مذکور ہین ازانجملہ کتاب ہے ذلك الكتاب لا ريب فيه کہ آغاز بقرہ مین مسطور
ہے اور وجہ اس تسمیہ کی ظاہر ہے اور فرقان ہے کہ آیت تبارک الذی نزل الفرقان مین مذکور ہے اور وجہ اس تسمیہ کی دو ہین اول یہہ
کہ فرقان تفرقہ کرتا ہے درمیان حق اور باطل کے دوسری یہہ ہے کہ بیچ نزول کے متفرق آیا ہے تیتیس برس مین آغاز سے بانجام

لازم ہے عوض ہر روزہ کے اور یہ قول راجح امام شافعی کے اور اسی پر مائل ہیں امام احمد اور بقول امام اعظم کفارت لازم نہیں اور اونکے اور امام
مالک سے دو روایتیں ہیں ایک اونمیں وجوب کی ہے اور ہر شیر دہندہ کے نہ مالکہ دوسری عدم وجوب کی ہے اور بقول ابن عمر اور ابن عباس وجوب
کفارت ہے نہ قضا اور متفق ہیں اوپر اسکے کہ صوم رمضان واجب ہوتا ہے رویت ہلال رمضان کے سے یا ساتھ کمال شعبان کے تیس روز
ہیں اور مختلف ہیں اوپر اوسکے کہ جب ابر یا تیرگی ہو آسمان پر تیسوین رات کو شعبان کی پس بقول امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی واجب نہیں
روزہ رکھنا اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں مختار اونکی اور اصحاب اونکے کی یہہ ہے کہ لازم ہے بنیت روزہ کی کرنا از روئے حکم نہ از روئے
حقیقت اور اگر آسمان روشن اور صاف ہے پس حکم رویت ہلال پر ہے کہ ساتھ مشاہدۂ جمع کثیر کے واقع ہو نزدیک امام اعظمؒ کے اور ابر مین ایک
شاہد عدل کافی ہے زن ہو یا مرد غلام ہو یا آزاد اور بقول امام مالکؒ دو شاہد عادل چاہیئے اور امام شافعیؒ کے دو قول ہیں اور امام احمدؒ
سے دو روایتیں ہیں ظاہر یہہ ہے کہ قبول کیا چاہیئے قول ایک عدل کا اور ہلال شوال مین ایک شخص کا قول منظور و مقبول نہیں ہے اگرچہ
عادل ہو باتفاق اور بقول ابو ثور مقبول ہے خبر ایک عدل کی اور ہلال رمضان کو اگر ایکشخص دیکھے تو وہ تنہا روزہ رکھے اگرچہ قول اوسکا
مقبول نہیں اور روزونکے واسطے اور اگر ماہ شوال دیکھا اکیلے ایکشخص نے تو روزہ افطار کرے وہ چھپکے اور واسطے اور بقول حسن اور ابن سیرین وہ
بھی افطار نہ کرے کہ قول اوسکا قبول نہیں اور صحیح نہیں ہے روزہ روز شک کا نزدیک ائمۂ ثلثہ کے اور بقول امام احمد بر روایت مشہورہ
اگر آسمان روشن ہے تو روزہ مکروہ ہے اور اگر ابر ناک ہے تو واجب ہے اور اگر کسی نے چاند دیکھا دنکو تو وہ چاند شب آئندہ کا ہے نہ گذشتہ کا
نزدیک ائمۂ ثلثہ کے برابر ہے کہ بعد از زوال ہو یا قبل از زوال اور بقول امام احمدؒ اگر پیش از زوال ہے تو ہلال شب گذشتہ کا ہے یعنے حکم عید کا
اوسپر ثابت ہے اور بعد از زوال مین دو روایتیں ہیں اور متفق اوپر اسکے کہ جب دیکھا ہلال کو بیچ ایک شہر کے کشادہ آشکارا پس تحقیق واجب
ہوا روزہ رکھنا تمام دنیا پر مگر بعضے اصحاب امام شافعی نے تصحیح کی ہے کہ حکم روزیکا اہل بلدۂ قریب پر ہے نہ بعید پر اور بعد معتبر کیا ہے بنا بر ترجیح
امام حرمین اور امام غزالی اور امام رافعی کے مقدار اوس مسافت کے کہ جسمین قصر درست ہے اور بنا بر اوسکے کہ ترجیح دیا ہے امام نووی نے ساتھ
اختلاف مطلع کے چنانچہ حجاز اور عراق بعد رکھتے ہیں اور متفق ہیں اوپر اوسکے کہ اعتبار ساتھ معرفت حساب منازل کے نہیں ہے مگر کچھ ابن شریح
کہ ائمۂ شافعیہ سے ہیں اوس طرف گئے ہیں کہ جو شخص دانا تر ہو حساب مین اوسکے حق معتبر ہے اور متفق ہیں اوپر وجوب نیت کے بیچ شہر رمضان کے
روزہ درست نہیں بے نیت اور بقول امام زفر کہ اصحاب امام اعظمؒ سے ہیں روزے رمضانکے محتاج نیت کے نہیں ہیں اور یہی روایت
کی ہے عطا سے اور مختلف ہیں تعین نیت مین پس بقول امام مالک اور امام شافعی اور بروایت ظاہر امام احمد رستگاری نہیں ہے بے تعین نیت سے
اور بقول امام اعظم تعین نیت واجب نہیں بلکہ اگر نیت کی مطلق روزیکی یا روزۂ نفل کی تو جائز ہے اور مختلف ہیں وقت نیت مین پس
بقول امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد نیت روزۂ رمضانمین غروب آفتاب سے طلوع فجر تک ہے کہ صبح صادق ہے اور بقول
امام اعظم نیت جائز ہے شب سے پس اگر شب لونہ کی تو زوال آفتاب تک درست ہے لیکن قبل زوال سے نیت کرے اور ایسا ہی قول ائمہ
کا ہے وقت نیت صوم نذر معین مین اور نزدیک ائمۂ ثلثہ کے احتیاج نیت جدید کی ہے ہر رات کو واسطے روزیکے فرداً فرداً اور کہا ہے کہ
کفایت کرتی ہے نیت واحد اوّل شب اسطرحسے کہ ارادہ کرے تمام رمضانکے روزے رکھونگا اور درست ہے نیت نفل روزیکی پیش از زوال
نزدیک ائمۂ ثلثہ کے اور بعض نے کہا ہے نہیں درست جیسی روزۂ واجب کی اور اسی قول کو اختیار کیا ہے امام مزنی نے اور اجماع ہے اوپر
اوسکے کہ صبح کی صائم نے در آنحالیکہ جنب تھا روزہ درست ہے اوسکا اور مستحب ہے کہ غسل کرے قبل صبح صادق کے اور بقول ابو ہریرہؓ
اور سالم بن عبد اللہ باطل ہے روزہ اوسکا لیکن امساک کرے اور وہ روزہ قضا رکھے اور بقول عروہ اور حسن تاخیر کرے غسل مین بغیر عذر
تو روزہ اوسکا باطل ہے اور بقول امام نخعی اگر روزہ فرض ہے تو قضا لازم ہے اور متفق ہیں اوپر اسکے کہ دروغ کہنا اور غیبت کرنا اور
سخن چینی کرنا روزہ مین مکروہ تحریمی ہے اور ایسے ہی دشنام دینا اگرچہ روزہ صحیح ہے حکماً اور امام اوزاعی سے ہے کہ روزہ اون چیزون سے

باطل ہوتا ہے اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسینے کھایا اس گمان پر کہ آفتاب غروب ہوگیا یا صبح صادق طلوع نہین ہوئی پھر ظاہر ہوا کہ گمان
غلطی پر تھا پس اوپر اوسکے قضا واجب ہے اوس روزکی اور اگر کسینے قی کی قصدًا پس بقول امام مالک اور شافعی روزہ اوسکا تباہ ہوا اور
بقول امام اعظم تباہ نہین ہوا مگر یہ بہری ذہن ہوا اور امام احمد سے دو روایتین ہین مشہور تران سے عدم افطار ہے مگرجب حد سے گذر جائے اور
ابن عباس اور ابن عمر سے یہہ ہے کہ روزہ تباہ نہین ہوتا مگرجب قی آپ سے لاوے اور اگر قی آئی بغیر قصد کے روزہ تباہ نہین ہوتا
باجماع اور حسن سے روایت ہے کہ تباہ ہوتا ہے اور اگر باقی دانتون بین رہگئی کچھ چیز طعام سے اور آب دہن کے ساتھ شکم مین چلی گئی ما
روزہ تباہ نہین ہوتا اگر آپ سے نہین نگلی اور اگر آپ نگل لے روزہ باطل ہوگیا ایک جماعت کے نزدیک اور بقول امام اعظم باطل نہین
ہوا اور اندازہ کیا ہے بعضے اصحاب امام اعظم نے بقدر نخود کے اور حقنہ کرنا مفطر روزہ نہین بروایت امام مالک اور اسی کے قائل
ہین داروا اور کچھہ ٹپکانا سوراخ کانہین یا سر ذکر مین مفطر ہے نزدیک امام شافعی کے اور ایسی ہی ناک مین اور متفق ہین اوپر اسکے کہ
حجامت کرنا مکروہ ہے صائم کو مفطر صوم نہین مگر نزدیک امام احمد کے کہ بقول اونکے حجامت تباہ کرتی ہے روزکو حاجم کے اور محجوم کے
اور اگر کسینے کھایا طلوع صبح صادق مین سبب شک کے پھر ظاہر ہوا روزہ باطل ہے باتفاق اور عطا اور داؤد اور حسن سے ہے کہ قضا لازم
نہین اوپر اوسکے اور نقل کی ہے امام مالک سے کہ قضا لازم ہے صوم فرضیہ مین اور مکروہ نہین روزہ دار کو سرمہ لگانا نزدیک امام اعظم
اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک اور امام احمد مکروہ ہے بلکہ اگر پایا مزہ سرمہ کا حلق مین روزہ تباہ ہوگیا نزدیک دونون امامون
کے اور ابن لیلی اور ابن سیرین سے ہے کہ سرمہ تباہ کرنیوالا روزیکا ہے اجماع ہے اوپر اسکے کہ اگر کسینے وطی کیا حالت صوم رمضانین قصدًا بغیر
عذر کے گنہگار ہوا اور روزہ اوسکا باطل ہوا کفارت بڑی اوسپر لازم آئی اور باقی روز امساک کرے اور کفارت آزاد کرنا غلام کا ہے اگر نہ
پاوے لگاتار دو مہینے روزے رکھے اگر یہہ بھی نہو سکے ساٹھ آدمیون مسکینونکو کھانا کھلاوے اور بقول امام مالک کفارت دینے والیکو خیار
ہے اور طعام دینا اونکے نزدیک بہتر ہے اور یہہ کفارت زوج پر ہے بنا بر اصح روایت مذہب شافعی اور احمد کے اور بقول امام اعظم اور امام مالک
دونون پر کفارت واجب ہے پس اگر دو روز وطی کیا ایک ماہ رمضانین لازم ہوئین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے دو کفارتین اور
بقول امام اعظم اگر کفارت وطی اوّل کی نہین دیتی تھی تو ایک کفارت لازم ہے اور اگر ایک روزمین دوبار وطی کیا واجب نہین کفارت دوسرا
واسطے وطی دویم کے اور بقول امام احمد اگر اوّل کی کفارت دیکھتی تو دوسرکی کفارت دوسری چاہیئے اور اجماع ہے اوپر اوسکے کہ لازم نہین کفارت
سوا رمضانکے روزونکے اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اوس زن پر کہ وطی کی جاوے بکرہ اور نہ مجنونہ پر کفارت مگر قضا کہ صوم اوسکا تباہ ہوا ہے مگر
بقول امام شافعی کہ قضا بھی لازم نہین ہے اور لزوم کفارت مین دونون کے امام احمد سے ایک روایت ہے اور اگر فجر طلوع ہوئی اور حالانکہ یہہ جماع
مین مشغول تھا پس بقول امام اعظم اگر فی الحال کھینچا آلت کو تو درست ہے روزہ اور کفارت لازم نہین اسپر اور اگر باقی رہا وطی پر لازم ہوئی
قضا نہ کفارت اور بقول امام مالک اگر کھینچا آلت کو فی الحال لازم ہوئی قضا اور اگر مشغول رہا جماع مین کفارت بھی لازم ہوئی اور امام
شافعی کے نزدیک صورت اولی مین نہ قضا نہ کفارت اور صورت آخری مین قضا اور کفارت دونون ہین اور بقول امام احمد دونون
صورتونمین قضا لازم ہے مطلقا نہ کفارت ترک جماع کرے یا نہ کرے اگر صبح صادق طلوع ہوئی اور اوسکے منہہ مین لقمہ تھا اوسی وقت
پھینکدیا اوسنے یا جماع کرتا تھا اوسی وقت موقوف کیا درست ہے روزہ اوسکا نزد اکثر ائمہ کے مگر امام مالک کے نزدیک تباہ ہوتا
ہے اور بوسہ لینا زن کا حالت صوم مین حرام ہے نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اوس شخصکو کہ شہوت اوسکی حرکت مین آوے
اور بقول امام مالک کے حرام ہے بہرحال اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور اگر بوسہ لیا اور مذی آلت سے باہر آئی روزہ اوسکا تباہ
نہوگا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک تباہ ہوا اور اگر ساتھ شہوت کے نظر کرے اور انزال ہوگیا تو روزہ تباہ نہین نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک کے تباہ ہوگیا اور متفق ہین اوپر اوسکے کہ اگر کسینے کھایا پیا قصدًا بیچ اوس حالت کے کہ صحیح ہے مقیم ہے

بے عذر ماہ رمضان مین بیچ دنکے واجب ہی اوپر اوسکے قضا اور مختلف ہین بیچ وجوب کفارت کے پس بقول امام اعظم اور مالک اوپر اوسکے
کفارت ہی اور بقول راجح دو قولون امام شافعی کے اور بیچ مذہب امام احمد کے کفارت نہین اور سب اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسینے کھایا یا پیا
بھولے سے روزہ اوسکا تباہ نہین ہوتا مگر بقول امام مالک روزہ اوسکا فاسد ہوتا ہی اور قضا لازم اور متفق ہین اوپر اوسکے کہ قضا رکھ لے اور
اگر دو کھاوے تو دو دنکے علی ہذا القیاس جتنے کھاوے اتنے قضا کرے اور بقول ربیعہ ایک روزیکے عوض دس رکھے اور بقول مسیب ایک ماہ تمام کے
روزے رکھے اور بقول نخعی کے ہزار روزے رکھے اور بقول حضرت علی مرتضیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قضا اوس ایک روزے کی بجا نہ
لاسکیگا اگرچہ صائم الدہر ہوا اور اگر روزہ دارنے وہ کام کیا کہ جس سے روزہ جاتا ہی جیسے کھانا پینا جماع فراموشی کی حالت مین نزدیک امام اعظم
اور شافعی کے باطل نہین ہوتا اور بقول امام مالک باطل ہوتا ہی اور بقول امام احمد رحمۃ اللہ علیہ جماع سے فقط نہ کھانے پینے سے اور واجب
ہی جماع سے کفارت نزدیک امام احمد کے اور اگر تمام روز سویا درست ہی روزہ مگر نزدیک امام اصطخری کے کہ ایمہ شافعیہ سے ہین قائل بطلان
کے ہین اور اگر کسیکا روزہ رمضان کا فوت ہوا تو تاخیر اوسکی قضا مین جائز نہین اور اگر بغیر عذر تاخیر کرے سال دیگر تک گنہگار ہوا اور قضا اوسکی
لازم ہی کہ ایک روزہ رکھ لے یہی مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد کا ہی اور بقول امام اعظم جائز ہی تاخیر اور کفارت لازم نہین اختیار کیا
ہی اسکو مزنی نے اور اگر کوئی مرجاوے پہلے قادر ہونے قضائے روزہ کے سے تو گناہ نہین اسپر باتفاق عوض اور طاوس اور قتادہ کہتے ہین
کہ واجب ہی طعام ایک مسکین کا عوض ہر روزیکے اور اگر بعد قدرت کے دنیو عوض ہر روزیکے ایک رطل مسکین کو طعام دے نزدیک امام اعظم کے
اور امام مالک کے نزدیک ولی پر واجب نہین کہ طعام دے مگر جب وصیت کر مرے اور امام شافعی کے دو قول ہین ایک تو مثل قول امام اعظم دوسرا
قول قدیم مختار مفتی بہ یہ ہی کہ ولی اوسکی طرف سے روزہ رکھلے اور ولی اس حالت مین جو قریب ہی وہ ہی اور بقول امام احمد کے اگر روزہ
نذر تھا تو ولی روزہ رکھے اور اگر رمضان کا تھا تو طعام دے اور مستحب ہی کہ جتنے روزے رمضانکے رکھے تو اوسنے دس دنکے روزے شوال کے
اور چھہ باتفاق رکھنا مگر امام مالک کے نزدیک مستحب نہین اور اتفاق ہی روزے مین ایام بیض کے کہ مستحب ہین تیرھوین چودھوین پندرھوین ہر ماہ
کی اور اختلاف ہی کہ بہترین اعمال بعد فرایض روزے ہین پس بقول امام اعظم اور امام مالک علم ہی پھر جہاد ہی اور بقول شافعی نماز نوافل ہی اور
بقول احمد جہاد ہی اور جو کوئی کہ شروع کرے نماز نفل یا صوم نفل مستحب ہی تمام کرنا اوسکا اور اگر قطع کرے تو قضا لازم نہین اور بقول امام اعظم اور
امام مالک اتمام واجب ہی اور بقول امام محمد اگر کسیکے کہنے سے روزہ نفل توڑ ڈالے تو قضا لازم ہی اور مکروہ نہین روزہ رکھنا جمعہ کے دنکا بطریق
دوام نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اور بقول امام شافعی اور امام محمد اور ابو یوسف مکروہ ہی تعین کرنا روزیکا دن جمعہ کے اور مکروہ نہین
ہی مسواک کرنا صائم کو نزدیک ایمہ ثلثہ کے اور بقول امام شافعی کے مکروہ ہی بعد از زوال آفتاب اور قول راجح متاخرین اصحاب امام شافعی سے
عدم کراہیت ہی وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور جو کوئی ہووے بیمار یا اوپر سفر کے اور افطار کرے پس اوپر اوسکے
ہی قضا اون روزونکی اتنے ہی گنکر اور دونونسے تخییر مقیم کہ آیت اولی مین مذکور ہی حکم اس آیت کیسے منسوخ ہی اختلاف الائمہ مین لکھا ہی متفق
ہین اوپر اوسکے کہ مسافر اور بیمار ایسا کہ امید صحت نہین رکھتا مباح ہی اوسکو افطار روزہ اور اگر روزہ رکھین درست ہی اور اگر ضرر ہو تو
مکروہ اور بقول امام ظواہر درست نہین روزہ رکھنا سفر مین اور بقول امام اوزاعی افطار افضل ہی مطلقا اور جسنے کہ نیت کی شب کو اور صبح کو
مسافر ہوا درست نہین ہی اوسکو افطار کرنا نزدیک ایمہ ثلثہ کے اور بقول امام احمد جائز ہی افطار اور اوسیکو اختیار کیا ہی مزنی نے اور جب
مسافر مقیم ہوا یا مریض نے صحت پائی یا کودک بالغ ہوا یا کافر اسلام لایا یا زن حائضہ پاک ہوئی درمیان روزہ رمضان کے تو امساک
باقی دن کا کرین لازم ہی اونپر نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور بقول امام مالک امساک مستحب ہی اور یہی اصح روایت امام شافعی کی ہی
اور اگر اسلام لایا ہی مرتد واجب ہی اوسپر قضا ان روزونکی کہ قدرت اور فوت ہوئی ہی اسی حالت ارتداد مین نزدیک ایمہ ثلثہ کے
اور بقول امام اعظم قضا اون روزونکی لازم نہین ہی اور متفق ہین کہ کودک طاقت روزیکی نہین رکھتا ہی اور مجنون مطلق

غیر مخاطب ہین ساتھہ صوم کے لیکن امر کیا جاوے لڑکے کو ساتوین سال ہین اور ماریں اوپر ترک روزیکے دسوین برس اور بقول امام اعظم کے صحیح نہین ہی روزہ کودک کا اور اگر ہوشیار ہوئے مجنون مطلق واجب نہین ہی اوسپر قضا ما فاتکی نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک کے واجب ہی اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور وہ بیمار کہ امید صحت کی نہین رکھتا اور وہ شیخ فانی کہ امید قوت کی نہین رکھتا اوپر روزیکے نہین ہی اوسپر روزہ بلکہ واجب ہی فدیہ دینا نزدیک امام اعظم کے اور یہی اصح ہی مذہب امام شافعی سے لیکن نزدیک امام اعظم کے فدیہ دیوے ہر روز یکا نیم پیمانہ گندم یا ایک پیمانہ جو یا خرما اور بقول امام شافعی کے ہر روز کا ایک رطل ہی اور رطل چہارم حصہ صاع کا ہی اور صاع پیمانیکو کہتے ہین اور بقول امام مالک کے نہ صوم ہی لازم نہ فدیہ اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور بقول امام احمد طعام دیوے نیم پیمانہ جو سے یا خرمے اور ایک رطل گیہون سے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھہ تمھارے آسانی کا اور نہین ارادہ کرتا ہی ساتھہ تمھارے سختی کا اسواسطے کہ مسافر اور مریض کو افطار کی رخصت فرمائی وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰىکُمْ اور چاہتا ہے اللہ تو کہ پورا کرو گنتی کو بقدر مرض اور سفر افطار کیا ہی یعنے جتنے روزے کھائے ہین اتنے رکھلو اور تو کہ بڑائی کرو اللہ کی اوپر اوسکے کہ راہ دکھائی تمکو ساتھہ روزیکے اور بعضون نے کہا ہی کہ تکبیر سے مراد اللہ اکبر کہنا ہی عید فطر کی رات مین چاند دیکھنے سے یا عید کے دن صبح سے نماز عید تک وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ اور تو کہ تم شکر کرو اوپر نعمت تیسیر کے یا ایجاب ثواب روزہ پر یا اس بات پر کہ اوسنے کمال فضل سے جزا روزیکی اپنا دیدار کیا کہ فرمایا کہ الصّوم لی وانا اجزی بہ روزہ خاص واسطے میرے ہی اور مین ہی جزا دونگا ساتھہ اوسکے س واہ وا ای میرے دلی واہ وا + روزہ دار ونکو عجب مژدہ دیا + تو ہوا اونکا تو پھر کیا رہگیا + دونون عالم انکے ہین ای کبریا + اور وہ دو جگ کو کرینگے لیکے کیا + اونکا جو مقصود تھا سو مل گیا + سمجھہ لیجئے کہ روزہ شرلعت مین عبارت ہی امساک سے کھانیکے پینے کے جماع کے کہ یہہ خواہش بشریہ ظاہریہ ہین اور اوسپر یہہ ثواب مرتب ہی وقتیکہ آدمی خواہش نفسانیہ باطنیہ کو بھی چھوڑ کر جاہ اور علو اور تکبر اور غرور اور حسد اور کینہ وغیرہم ہین اوسکی طرف متوجہ ہو اور بند کرے نفس کو اون سب آرزوؤن سے کہ اہل طریقت کے نزدیک لازم ہی امید ہی کہ وعدہ فردا امروز جلوہ آرا ہو **نظم** اگر یہان وہ دکھاوے جمال کیا ہی دور + جمال جس سے عبارت ہی ہی وہ دل کا حضور + حضور وہ ہی جسے کہتے ہین شہودِ دل + شہود وہ کہ نہ باقی رہے وجودِ دل + الٰہی راقمِ عاصی کو بھی عنایت کر + یہی شہود و حضور اب بروحِ پیغمبرؐ + دعا کو سنکے میری کر قبول ای مولیٰ + ہی تو مجیب دعا کے اعالی وادنیٰ + قریب ہم سے ہی تو تجھہ سے کچھہ نہین ہی دور + کہ سنتے ہی کرے قول قبول سے مسرور + معلوم کیجئے کہ انیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ اجابت دعا کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اور جب کرین سوال تجھہ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے میرے مجھسے یعنے صفت میری یا معاملہ میرے سے کہ اونکے ساتھہ وقت دعا کے ہی پس تحقیق مین نزدیک ہون صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح اللہ تعالیٰ کو ہم بلاوین اور بعضے کہتے ہین کہ ایک اعرابی نے استفسار کیا کہ یا نبی اللہ خدا ہم سے نزدیک ہی کہ آواز آہستہ سے بلاوین یا دور ہی کہ آواز بلند سے پکارین ہم یہہ آیۃ نازل ہوئی کہ مین بندون اپنے سے نزدیک ہون جسطرح سے کہ مجھے آواز کرین مین سنتا ہون مجھپر کچھہ چھپا نہین ہی کلام اونکا اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ جواب دیتا ہون پکارنیکو پکارنیوالیکے جب پکارتا ہی مجھہ کو اور حاجت اوسکی روا کرتا ہون تمین جلدی یا دیری مین جیسی مصلحت دیکھتا ہون مین اور جانتا ہون فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ پس چاہیئے بندے میرے کو کہ قبول کرین حکم میرے کو اور چاہیئے کہ ایمان لاوین ساتھہ میرے کہ مستحق اجابت کے ہون تا کہ وہ بھلائی پاوین بعضے کہتے ہین کہ مراد ان بندونسے اور پکارنیوالون سے روزہ دار ہین کہ دعا اونکی قریب باجابت ہی پہلی اٰیتین مذکورہ روزیکے دلون کا تھا اب حکم راتون کا روزیکے بیان فرمایا اور موکد اس قول کا یہہ ہی کہ ابتداء اسلام مین شام سے نماز عشا تک یا خواب تک اجازت افطار کی تھی بعضے صحابہ بواسطۂ غلبۂ شہوت صبر نکر سکے بوقت منع مرتکب ہوئے صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی معلوم کیجئے کہ بیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حد صوم کا اور حرمت وطی کا

بیچ اعتکاف کے نکلتا ہے اوہ یہہ ہے اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ حلال کی گئی واسطے تمھارے رات روزی کی رغبت ساتھ بی بیون اپنی کے یعنے جماع اور مباشرت هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ وہ پردے ہین واسطے تمھارے اور تم پردے ہو واسطے اونکے لباس کنایت ہی کمال اتصال سے چنانچہ لباس بدنکو چھپاتا ہی عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ جانا اللہ نے ازل مین یہہ کہ تھے تم خیانت کرتے جانون اپنی کو اور ستم روا رکھا اوپر اپنے ساتھ مباشرت کے غیر وقت مین فَتَابَ عَلَیْکُمْ پس رجوع کی اللہ نے ساتھ رحمت کے اور رخصت دی افطار کے روزونکی راتون مین وَعَفَا عَنْکُمْ اور معاف کی ہی تمسے خیانت فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ پس اب ملاکرو جورو ؤن اپنی سے روزکی ملا راتون مین وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ اور ڈھونڈھو تم جو کچھہ لکھا اللہ نے واسطے تمھارے لوح محفوظ مین اولاد سے سمجھہ لیجئے کہ غرض اصلی مباشرت سے طلب بقائے نسل ہی نہ مجرد شہوت کشاف مین لکھا ہی وابتغوا ما کتب اللہ لکم ای واطلبوا ما قسم اللہ لکم وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ اور کھاؤ او پیو روزونکی راتون مین یہان تک کہ روشن ہو واسطے تمھارے ڈورا سفید کہ کنایت روشنائی روز سے ہی ڈوری سیاہ سے کہ اشارت تاریکی شب سے ہی صحیحین مین وارد ہی کہ بعضے صحابہ تاگا سفید اور سیاہ باندھکر افطار مین مشغول رہتے تھے یہانتک کہ سفیدی اور سیاہی مین فرق ظاہر ہوتا تا وقتیکہ نازل ہوا مِنَ الْفَجْرِ فجر سے معلوم کیا چاہئے کہ مراد اس سے ظہور نور صبح ہی ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ پھر پورا کرو روزونکو رات تک کشاف مین لکھا ہی کہ فی صوم رمضان وعلی جواز تاخیر الغسل الی الفجر وعلی نفی صوم الوصال یعنے بیچ اوسکے دلیل ہی اوپر جواز نیت کے ساتھہ دن کے صوم رمضان مین اور اوپر جواز تاخیر غسل کے فجر تک اور اوپر نفی صوم وصال کے وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ اور مت مباشرت کرو اونسے حالانکہ تم اعتکاف کرنیوالے ہو بیچ مسجدونکے امام مالک تلذذ ات معتکف پر حرام جانتے ہین محققونکے نزدیک اعتکاف نگاہ رکھنا جانا ہی اوامر اور نواہی سے شیخ واسطی قدس سرہ نے فرمایا کہ اعتکاف حبس نفس اور حفظ جوارح اور مراعات وقت ہی جب یہہ شرط بجالا وے تو جسجگہہ کہ ہو تو ثواب اعتکاف پاویگا نقل ہی کہ ایک شخص نے گھر مین آکر کہا اپنے خادم سے کہ پاک جگہہ بتا کہ نماز پڑھون خادم نے کہا جا دل اپنا ماسوی اللہ سے پاک کر پھر جہان چاہے نماز پڑھ سمجھہ لیجئے کہ متفق ہین ائمہ کہ اعتکاف مشروع ہی اور مستحب ہر وقت مین اور دس روز رمضان کے مین بہتر اور افضل ہی واسطے طلب شب قدر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان مین اعتکاف بیٹھتے تھے ایکبار ترک ہوا تھا سو قضا کیا اوس سے وجوب نکلتا ہی کہ دوام فعل حضرتؐ کا ثابت ہی اور درست نہین اعتکاف مگر مسجد مین اور نزدیک امام مالک اور شافعی کے مسجد جامع بہتر ہی اور بقول امام اعظم درست نہین اعتکاف مرد کا مگر اوس مسجد مین کہ جماعت کی نماز ہوا اور بقول امام محمد درست نہین اعتکاف مگر اوس مسجد مین کہ جمعہ ہوتا ہوا اور درست نہین اعتکاف عورتکا اوس مسجد مین کہ گھر مین بنا لی ہی نماز کیواسطے بنا بر روایت جدیدہ اصح مذہب شافعی کے اور یہی مذہب امام مالک اور امام احمد کا ہی اور بقول امام اعظم رح اعتکاف زن کا بیچ مسجد گھر اوسکے بہتر ہی اور یہی روایت قدیم مذہب امام شافعی سے ہی بلکہ مکروہ ہی غیر اس مسجد سے جب اذان دے خاوند اوسکا تو اوسی گھر کی مسجد مین اعتکاف بیٹھے پھر جو وہ کہے کہ تو اعتکاف تمام مت کر اور نکل آئی تو امام اعظم اور امام مالک کے قول پر درست نہین ہی اوسکو منع کرنا اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی اور متفق ہین ایمہ کہ اعتکاف درست نہین ہوتا مگر بہ نیت اعتکاف اور اسمین اختلاف ہی کہ بغیر روزے کے بھی اعتکاف درست ہوتا ہی یا نہین بقول ائمہ ثلثہ درست نہین ہوتا بن روزے کے اور بقول امام شافعی کے بغیر روزے کے بھی درست ہی اور اگر کسینے نذر کیا اوپر اپنے ایک مہینے معین کا لازم ہی پے درپے سارا مہینا اعتکاف بیٹھے پس اگر درمیان مین خلل ہو گیا ایکروز یا زیادہ اوپر اوسکے قضا ان دونون کی لازم ہی مگر روایت امام احمد سے ہی کہ پھر نئے سر سے اعتکاف بیٹھے اور اگر نذر کیا اعتکاف ایک مہینے کا مطلق بغیر تعین کے جائز ہی نزدیک امام شافعی کے اور ایک روایت مین امام احمد کے خواہ کہ پے درپے کرے یا جدا جدا انتیس روز تمام کرے اور بقول امام اعظم اور امام مالک کے پے درپے لازم ہی اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور متفق ہین ائمہ اوپر اسکے کہ کسینے نیت اعتکاف کی کی کہ ایکروز مین بیٹھونگا نہ رات اوسکی لازم ہی اوپر اوسکے اعتکاف دنکا نہ رات کا مگر امام مالک کے نزدیک درست نہین ہوتا

جبتک راتکو ہمراہ نکرے اور اضافت تبکی دن کیطرف نہ کرے اور اگر نذر کیا اعتکاف دو روز معین کا بغیر راتکے لیے ادرلچا پس نزدیک ائمہ ثلاثہ کے لازم نہین ہے اوپر اوسکے اعتکاف راتکا کہ درمیان دو دنکے ہے اور بقول امام اعظم کے لازم ہوتا ہے اعتکاف دو دنکا اور دو رات کا لیے درلچا اور یہہ اصح ہے نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ کے اور اگر خارج ہوا معتکف مسجد سے بغیر حاجت ضروری کے کہ وُہ کھانا اور پینا اور غسل جنابت کا اور قضاء حاجت ہے پس اعتکاف اوسکا تباہ ہوا باتفاق اور بقول امام ابی یوسف اور امام محمد باطل نہین ہوتا اگر آدھے دنکے باہر رہے اور اگر زیادہ خارج مسجد سے رہے تو باطل ہوتا ہے اور خارج ہونا مسجد سے واسطے حاجت کے کہ لاچاری ہے چنانچہ مذکور ہین پس درست ہے باتفاق واجماع اور اگر معتکف ہوا غیر مسجد جامع مین اور جمعہ کا دن آیا واجب ہے کہ خارج ہو مسجد سے بواسطہ نماز جمعہ کے باجماع اور اگر شرط کیا معتکف نے بیچ اعتکاف اپنے کے کہ اگر کچھ عارضہ پیش آویگا تو باہر نکلونگا جیسے بیمار کے پوچھنے کو یا جنازیکی نماز پڑھنے کو جائز ہے اسے کہ نکلے اور اعتکاف اوسکا باطل نہین ہوتا ہے اگر مباشرت فاحشہ کی معتکف نے بیچ فرج کے قصدًا باطل ہوا اعتکاف اور روزہ اوسکا باجماع اور کفارت لازم نہ ہوئی اسواسطے کہ فرج زن مین آلت کو داخل نہین کیا ہے اور حسن بصری اور زہری کا سے یہہ ہے کہ اوپر اوسکے کفارت نہین ہے اور اگر وطی کیا بفراموشی باطل ہوا اعتکاف نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام شافعی فاسد نہین ہوا اور اگر مباشرت کرے غیر فرج مین بشہوت تو اعتکاف اوسکا باطل ہوگیا اگر انزال ہوا ہے نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور نزدیک امام مالک کے باطل نہین ہوا انزال ہوا یا نہین ہوا اور امام شافعی کے دو قول ہین صحیح تر ان دونون قولون سے بطلان اعتکاف ہے اگر انزال ہوا ہے اور مکروہ نہین ہے معتکف کے تئین خوشبو لگانا اور پہننا اچھے کپڑے اور بقول امام احمد مکروہ ہے اور چپ بیٹھنا تمام دن رات تک مکروہ ہے باجماع اور بقول امام شافعی اگر نذر کی اوپر اپنے خاموشی اعتکاف مین کسی شخص نے پس بات کئی کفارت نہین اوپر اوسکے نہین اور مستحب ہے معتکف کے تئین نماز اور قرأت قرآن بیچ نماز کے اور ذکر باجماع اور اختلاف ہے بیچ قرأت قرآنکے اور حدیث اور فقہ کے بقول امام مالک اور امام احمد مستحب نہین ہے اور بقول امام اعظم مستحب ہے اور قول امام مالک اور امام احمد کا ہے کہ اعتکاف حبس کرنا نفس اور دل اور چشم بصیرت کا ہے اوپر تدبر قرآن کے اور معنی ذکر کی اوس چیز سے کہ پراگندہ کرے ہمت اوسکی کو اور قرأت حدیث اور فقہ کی ہمت اسکی پراگندہ کرتی ہے پس مناسب اعتکاف والیکو شغل قلب ہے کہ متوجہ طرف اللہ کے بیٹھا رہے **شعر** نہ بات غیر کی سن اور نہ دیکھ جانب غیر + تو گوش و چشم کو کرنبہ ہے ایہین خیر + کلام ہو تو اُسی سے ہو دھیان اُسیکا ہو + خیال دلمین بسا بس ہر آن اوسیکا ہو + نہ آرزو ہو کسیکی نہ دلمین خواہش ہو + بھڑکتی جانمین شوق خدا کی آتش ہو + کنارہ کرکے تو یکبار ماسوی اللہ سے + جو بیٹھا ہو تو یون بیٹھ ہل نہ جاگہہ سے + اوسیکا نام ہے بس اعتکاف اک راقت + نشان کچھ کو بنا یا مین صاف احاراقت تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ یہہ حدین اللہ کی کہ درباب روزہ اور متعلقات اوسکے مقرر فرمائین فَلَا تَقْرَبُوهَا پس نہ نزدیک جاؤ اونکے یہہ مبالغہ ہے بیچ منع کے اور تجاوز کرنے اوسکے سے اسواسطے کہ جب قرب اس سے ہوگا تو تجاوز کیونکر ہوگا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ایسطرح سے بیان کرتا ہے اللہ تعالی نشانیان اپنی امر اور نہی اور وعدہ اور وعید سے واسطے تمام لوگونکے تو کہ وہ بچین اور حدود سے نگذرین معلوم کیجئے کہ اکیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت اخذ مال غیر کا اور اکل اوسکے کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اور مت کھاؤ مال کہ واقع ہے درمیان تمہارے ساتھ ناحق کے یعنے مت کھاؤ مال ایکدوسرےکا ناشایستگی سے چوری کرکے جوا کھیل کے خیانت کرکے غصب کرکے جھوٹی قسمین کھاکے یا مال اپنا نامشروع مین صرف مت کرو مثل شراب پینے کے اور زنا اور انواع فسق کے ناچ راگ ڈھول ڈھمکہ مین وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ اور مت کھینچ لیجاؤ اونکو طرف حاکمونکے عطف اوسکا فعل منہی پر ہے لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ تو کہ کھاجاؤ ایک ٹکڑا مال لوگونسے ساتھ گناہ کے ظلم وستم سے یا سوگند دروغ سے یا گواہی جھوٹھی سے اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ ستم کرتے ہو سمجھ لیجئے کہ جملہ لاتاکلوا معترضہ ہے بیچ بیان تحریم اکل مال کے ساتھ باطل کے ای ولا تاکلوا اموال اخوانکم واموال اہل دینکم بینکم بالباطل یعنے اموال المسلمین اور جملہ تدلوا کا عطف اوپر تاکلوا کے ہے ای ولا تدلوا بہا اور انتم تعلمون حال ہے حاصل یہہ ہوا کہ رمضانکی راتونمین کھاؤ اور پیو اور مال مسلمانون کا درمیان اپنے ساتھ باطل کے مت کھاؤ یعنے اسطرح سے کہ جائز نہو شریعت مین نہ تو مثل غصب خیانت وغیرہ

کے یا کسب خبیثہ سے جیسی کسب زانیہ اور نائحہ اور مغنیہ کے اور اُس عمل سے کہ مستوجب بدکرداری ہے نہ اخذ کرو جیسے دو شخصوں کا جھگڑا قاضی
کے پاس گیا اور ایک کی طرف سے جھوٹھی شاہد بن کر اپنے لئے دوسرے کا حق باطل کروا دیا یا سوگند دروغ میں دلیری کر کے کچھ لے لیا ایسا نہ کرو
بحر مواجمین روایت لکھی ہے کہ ایک شخص نے ایک شخص پر دعوی زمین کا کیا مدّعا علیہ نے انکار کیا مدّعی نے کہا گواہ نہیں میرے کہ حاضر کروں
پیغمبر علیہ الصّلوٰة والسّلام نے فرمایا منکر پر سوگند ہے مدعی نے کہا اس شخص نے میرا مال لیا ہے قسم بھی کھا جاوے گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سوا اُسکے تجھے نہیں پہنچتا پیغمبر نے اوسے قسم دی اوسنے قسم کھائی چھوٹ گیا اوسکے حق میں یہہ آیت نازل ہوئی کہ ولا تاکلوا اموالکم بینکم
بالباطل معلوم کیجئے کہ بائیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ نسخ بعض عادت جاہلیت کا بیچ حج کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے یَسْئَلُوْنَكَ
عَنِ الْاَهِلَّةِ سوال کرتے ہیں تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم چاندوں سے کشاف میں لکھا ہے کہ معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنم انصاری رضی اللہ عنہما
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سبب کیا ہے کہ چاند پہلے پتلا باریک نکلتا ہے مثل تار کے پھر دن بدن بڑھتا ہے اور روشن ہوجاتا
ہے تا آنکہ تمام روشن ہوجاتا ہے پھر کم کم ہوتے ہوتے باریک جیسا پہلے تھا ویسا ہی رہجاتا ہے ایک حال پر نہیں رہتا حق تعالی نے یہہ آیت نازل
کی اور فائدہ اوسکا بیان فرمایا قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ کہہ کہ یہہ وقت ہیں واسطے لوگوں کے یعنے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ چاند نشانیاں
ہیں وقتوں کی واسطے آدمیوں کے کہ معلوم کرتے ہیں اس سے مدت عمر کی اور عدت عورتوں کی اور مدت حمل کی اور دودھ پلانے کی اور وعدہ قرض
کا اور وقت گیہوں کا اور تجارتوں کا اور سوا اسکے تمام کاموں کا اور ماہ رمضان کہ ماہ صیام ہے اور ماہ عید کہ شعار اسلام ہے اور وقت ادائے زکوٰة
کہ واجب ہے اور مانند اوسکے اکثر امورات دنیا و دین موقت بشہور و سنین ہیں وَالْحَجِّ اور واسطے حج کے یعنے علامت وقتوں کی ہے واسطے حج کے کہ
موسم معلوم کریں سمجھ لیجئے کہ سائل نے سبب زیادتی اور کمی ماہ کے سے سوال کیا تھا جواب میں غرض بیان کی اور فوائد ذکر فرمائے اسواسطے کہ علت
نقصان اور کمال ماہ کی جاننا کچھ ضرور نہیں کہ یہہ قدرت قادر مختار ہے اور فطرت خلاق کردگار ہے پوچھنا اس سبب کا کہ اصحاب علم ہیئت پیدا کرتے
ہیں اور متعلق ساتھ بعد اور قرب آفتاب کے جانتے ہیں زائد الحاجت ہے اور شغل ساتھ اس علم کے کہ دین میں محتاج الیہ نہیں ہے بے فائدہ محض
ہے پس دین میں جو محتاج الیہ تھی وہ بات بیان کی اور اسطرحکا علم معانی میں بنا بر جواب سوال آتا ہے وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ
ظُهُوْرِهَا اور نہیں نیکی بیچ اوسکے کہ آؤ تم گھروں میں پچھواڑے سے پہلی آیت یسئلونک عن الاہلة تھی پھر یہہ آیہ آئی درمیان اندونوں کے تطبیق یہہ ہے
کہ اوسمیں بھی سوال گھٹنے بڑھنے ہلال کا بیفائدہ تھا ایسے ہی پیٹھ پچھواڑے سے آنا گھر کے عبث ہے کچھ اسمیں نیکی نہیں غرض نہ ایسے سوال میں فائدہ
ہے نہ ایسے اعمال میں بھلائی ہے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى اور لیکن بھلائی اور نیکی واسطے اوسکے ہے کہ پرہیزگاری کرے خشم خدا سے یا اعمال جاہلیت سے
سبب نزول کا اس آیت کے یہہ ہے کہ زمان جاہلیت میں جو شخص کہ حج و عمرہ کا احرام باندھتا تھا اوسپر حرام ہوتا تھا گھر کے دروازے سے نکلنا اگر شہر کا
رہنے والا ہوتا تھا تو کوٹھے پر چڑھ کے پچھواڑے کو کودتا تھا یا دیوار گھر کی توڑ کر باہر آتا تھا اور اگر جنگل کا رہنے والا ہوتا تھا تو خیمہ کے پیچھے سے نکلتا
تھا اور اوس عمل کو بہت اچھا جانتا تھا اور جو کوئی ایسا نہ کرتا تھا اوسے فاجر کہتے تھے سب مگر جسکو کوئی کچھ نہیں کہتا تھا اور نہ وہ آپ یہہ عمل کرتے
تھے اور حمس کئی قبیلے تھے جیسے قریش اور خزاعہ اور بنو عامر اور ثقیف کہ اونکو بسبب صلابت کے کہ بیچ دین و آئین اپنے کے رکھتے تھے حمس کہتے تھے
ایکدن ایام احرام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازے سے باہر آئے پیچھے آپکے رفاعہ انصاری بھی دروازے سے نکل آئے سب انصار اور مہاجرنے
اونھیں فاجر کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا کہ تم نے کیوں ایسی جرات کی کہ دروازے سے نکلے او نھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں نے اقتدا آپ کی کی آپ نکلے میں بھی نکلا آپنے فرمایا کہ مجھے روا ہے دروازے سے نکلنا کہ میں قریش حمس سے ہوں تم نہیں ہو رفاعہ نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ جو تم ہو سو میں ہوں اگر تم حمس ہو تو میں بھی حمس ہوں دین آپ کا دین میرا ہے آئین آپکا آئین میرا ہے حق تعالی نے یہہ آیت
نازل کی اور بیوت بضمتین جمع بیت کی ہے بطریق عیب اور عیوب اور بکسر با واسطے استعمال ضمتین کے اور اتباع یائی کے کہ اخت کسرہ
ہے پڑھتے ہیں اور معنی دونوں کی ایک ہیں لیکن قرات اخری میں خروج کسرہ سے طرف ضم کے آتا ہے اور یہہ خلاف ابنیہ عرب ہے مگر یہہ کہ

کسرۂ عارضی کو معتبر نہین رکھا اعتبار اصل کا کیا وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اور آؤ گھرون مین دروازون اونکے سے عطف اس کا اوپر
جملۂ سابقہ کے ہی سوال جملہ وأتوا البیوت جملۂ انشائیہ ہی اور جملہ سابقہ خبریہ ہی عطف انشائیہ کا خبریہ پر کیونکر ہوگا جواب جملہ خبریہ
سابقہ مقول قل کا آیا ہی اور مقول بتاویل ہذا القول ہو کر بحکم مفرد سوا پس اس وجہ پر عطف مفرد کا مفرد پر ہوا نہ عطف انشا کا اوپر
خبر کے اور ہوسکتا ہی کہ معطوف علیہ انشائیہ محذوف کلام ہو بہ تقدیر فلا تاتوا البیوت من ظهورها واتوا البیوت من ابوابها کے وَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور ڈرو اللہ سے تو کہ تم خلاصی پاؤ یعنے گھرونمین دروازونسے آؤ اور پچھواڑیسے آنا جو مقرر کیا یہہ خلاف مرضی
خدا ہی اسے چھوڑ دو تو کہ رستگار ہو معلوم کیجیے کہ تیئیسوین چوبیسوین پچیسوین چھبیسوین ستائیسوین اٹھائیسوین یہہ چھون آیتین باب مسائل
سے کہ جس سے مسئلہ قتال کا نکلتا ہی وہ یہان سے شروع ہین حسنین تک وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ اور لڑو بیچ راہ خدا
کے اون لوگون سے کہ لڑتے ہین تم سے عطف اوسکا اوپر مضمون ولکن البر من آمن باللہ تا آخر کے ہی ای افعلوا ہذا الامور وقاتلوا فی سبیل
اللہ یعنے کرو یہہ باتین جو پیچھے مذکور ہوئی ہین شروع ربع مین اور لڑو بیچ راہ اللہ کے اسواسطے کہ اس مقام مین بیان انواع عقائد اور اصناف
طاعات اور ایراد اوامر و نواہی تھا اور جہاد بھی ایک قسم ہی اقسام طاعات سے اور حکم ہی احکام شریعت سے اوسکو اوس سے ملانا ملائم
ہی اور عطف اوسکا اوسپر کرنا مناسب ہی سبب نزول کا اوسکے یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ گروہ اصحاب کے بہ نیت عمرہ مکہ معظمہ
مین تشریف لیگئے تھے سفہائے عرب اور مشرکان بے ادب نے مکے مین جانیسے منع کیا حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی اوپر اسبات کے کہ اگلے برس مسلمان
مکے مین آوین اور مشرکین تین روز شہر سے باہر نکلجاوین تاکہ بفراغت تمام اہل اسلام مراسم طاعت پر قیام کرین پس دوسرے برس آپ چلے
قضائے عمرہ کو صحابہ کو تامل ہوا کہ مبادا قریش اپنے قول سے پھر جاوین اور وہان لڑین تو ہم کیا کرینگے کہ وہان حرم شریف مین تو حرام ہی قتل
کرنا حقتعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ لڑو راہ الہی مین اونسے جو تمسے لڑین وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ اور مت زیادتی کرو
تم یعنے پہلے تم مت مارو جب وہ قتل کرین تو تم بھی قتل کرو اونکو تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا زیادتی کرنیوالونکو حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ
آیت سیف کے وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ اور مار ڈالو اونکو یعنے مقاتلون اپنونکو جہان پاؤ داخل حرم مین ثقفتموهم کے معنے وجدتموهم کے ہین
چنانچہ صاحب کشاف نے لکھا ہی وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ اور نکالدو تم اونکو اوس جگہہ سے کہ نکالدیا ہی تم کو یعنے مکہ سے چنانچہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز فتح مکہ مین جو نہین ایمان لایا تھا اوسے نکالدیا تھا وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور شریک لانا یعنے بت پرستی کرنا
سخت تر ہی خون سے کہ تم اون کا حرم شریف مین کرو وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور مت لڑو تم کافرونسے نزدیک مسجد حرمت والی کے
مراد اوس سے تمام حرم شریف ہی یہان تک کہ لڑین تم سے بیچ حرم کے یعنے کافر جبتک حرمت حرم کا کرین اور تم سے لڑین تب تم بھی مت لڑو فَإِنْ
قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ پس اگر لڑین وہ تم سے یعنے ابتدا قتال کرین پس مارو تم اونکو کہ اونھون نے حرمت حرم کی اٹھادی كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ اسیطرح
ہی جزا کافرونکی جزا مرجوع ہی کہ مبتدا ہی اور کذلک خبر ہی اور یہہ جملہ تذئیل ہی حاصل یہہ ہی کہ مثل جزاء مذکور اور سزائے مسطور جزا ہے ناگرویدگان
ہی فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ پس باز رہین وہ شرک سے پس تحقیق اللہ تعالی بخشش کرنیوالا مہربان ہی کہ گناہ جو زمانۂ شرک مین کیے
ہین بخشے اور مہربانی فرماکر بہشت مین داخل کرے وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ اور لڑو تم اونسے یہانتک کہ نہ رہے کفر
اور ہووے دین واسطے اللہ کے یعنے مشرکونسے یہانتک قتال کرو کہ اثر شرک کا نہ رہے اور طاعت عبادت اللہ ہی کی ہو فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ
إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ پس اگر باز رہین وہ پس نہین زیادتی کرنا مگر اوپر ظالمون کے فان انتہوا شرط ہی محذوف الجزاء یعنے فان انتہوا فلا تقاتلوہم اور
فلا عدوان مین فا واسطے تعلیل کے ہی عدوان کا مضاف ہی ای فلا جزاء عدوان اور یہہ جملہ معترضہ واسطے ناامیدی کافرونکے ہی حاصل یہہ
ہی کہ اگر یہہ عدوان اور شرک اور کفر اور قتال مسلمانونسے باز رہین اور غیر خدائے عزوجل کو آلہ بنائین اور شیطان اور بتونکو دخل دین تو ان سے
قتال مت کرو اور اونکے جہاد سے باز رہو اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ مہینا حرمت والا یعنے ذیقعدہ اوس سن کا کہ قضائے عمرہ کو چلے ہو

بدلے مہینے حرمت والے کے ہے کہ پہلا ذیقعدہ جو گذر گیا ہے یعنے اگر جنگ کرین کافر تو مت ڈرو کہ اونھون نے تمھین اس ماہ حرام مین مکے سے نکالا
تھا تم اوس ماہ حرام مین قتل کرو اونھین وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ اور حرمتون کا بدلا ہے یعنے ترک حرمت اس ماہ کی کہ تم کرتے ہو بدلا ہے ترک حرمت
اس ماہ کی سے کہ اونھون نے کیا تھا سمجھ لیجئے کہ ماہ حرام چار ہین رجب ذیقعدہ ذی الحجہ محرم انہین لڑنا حضرت ابراہیم کے یہان منع تھا اب آپس مین
مسلمانون کو انہین لڑنا منع ہے کافرون سے لڑنا بڑی عبادت ہے فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ پس جو
جو کوئی تعدی کرے اوپر تمھارے پس تعدی کرو تم اوپر اوسکے ساتھ برابر اوس جبر کے جو زیادتی کی ہے اوپر تمھارے یہہ لفظ بسبیل مشاکلہ واقع ہے
اور مراد اس سے یہہ ہے کہ جزا تعدی اور ستم کی اوسے پہنچاؤ نہ یہہ کہ عوض ستم کے ستم کرو کہ اہل اسلام ستم نہین کرتے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ
الْمُتَّقِيْنَ اور ڈرو اللہ سے اور پرہیزگاری کرو اور جانو تم کہ اللہ ساتھ پرہیزگارون کے ہے ساتھ نصرت اور معاونت کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے عمرہ قضا کیا اور مکے سے ارادہ چلنے کا فرمایا بعضے لوگون نے کہا خرچ راہ نہین رکھتے اور جنکو دسترس ہے وہ دیتے نہین حکم ہوا وَاَنْفِقُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور نفقہ کرو تم بیچ راہ اللہ کے یعنے اے تونگرو خرچ کرو تم مال کو بیچ راہ اللہ کے اور بحر مواج مین لکھا ہے کہ عطف اسکا اوپر قاتلوہم
کے ہے اسواسطے کہ قتال بے انفاق نہین ہوتا یعنے یہہ کہ خرچ کرو مال اپنا بیچ راہ خدا کے یعنے بیچ اسباب جہاد اور غزا کے اور خریدنے گھوڑے اور اسلحہ
اور تیر کمان اور تیغ اور سپر کے اور زرہ اور بکتر کے اور بیچ کھلانے غازیون کے اور دانے گھاس اونٹ گھوڑونکے وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ
اور مت ڈالو جانون اپنی کو طرف ہلاکت کے بایدیکم مین بے زائدہ ہے اور ایدیکم بمعنی انفسکم کے ہے اور بانفسکم محذوف ہے اور بے واسطے استعانت
کے ہے اور تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ ولا تلقوا انفسکم بایدیکم مت ڈالو جانون اپنی کو ساتھ ہاتھون اپنے کے طرف ہلاکت کے یعنے باستعانت ہاتھون کے
حاصل یہہ ہے کہ اپنے آپکو ہلاکت مین اپنے ہاتھون سے مت ڈالو اسطرح کہ مال گھوڑے اور سلاح مین خرچ نہ کرو اور پیادہ بے سلاح جنگ مین جاؤ
یا مال اسراف مین خرچ کرکے فقیر ہوکے بیٹھ رہو کہ جہاد نہ کرو اور کفار غالب ہوجاوین یا مال اپنے رفیقونکو نہ دو اور وہ تمھین اکیلا جنگ مین چھوڑدین
تمھارے ساتھ تن دہی نکرین اور ہلاک کرواوین تو گویا تمنے اپنے ہاتھ سے اپنی جانکو ہلاک کیا بخل کرکے مال دے نہ سکے پس ایسا ممسک بنا اور بخل
مت کرو کہ موجب ہلاکت ہے کہ البخیل بعید من اللہ و بعید من الجنۃ و قریب من النار نظم بخل کے تین حرف ہین رافت + سو ہر ایک انھین سے اسکی نکال
بے کے معنے ہین یہہ کہ بُعد خدا + ہو رہیگا بخیل کو ہر حال + خے سے خوف عذاب دوزخ ہے + صاحب بخل کو یہہ نہج کمال + اور سمجھو کہ ہے بخیل لئیم
کہ باین نکتہ اوسکا لام ہے دال + وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور نیکی کرو تم ساتھ غازیونکے اگر غازی محتاج ہین خرچ دو اور پیادل
ہین سواریان دو اور اگر خالی ہاتھ ہین ہتھیار تیار کردو تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکی کرنیوالونکو معلوم کیجئے کہ انتیسوین آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے مسئلہ اتمام حج اور عمرہ کا اور احصار حج اور عمرہ کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اور تمام کرو حج کو اور
عمرہ کو یعنے مناسک اور حدود اور فرائض اور سنن اوسکے تمامی بجالاؤ واسطے خدا کے نہ مانند کفار کے کہ طواف بیت بتونکے نام پر کرتے ہین عطف
اوسکا آیت قتال پر ہے کہ ہر ایک متضمن ہے ہجر اوطان کو اور فرقت زنان کو اور اولاد کو اور شامل ہے صرف اموال اور انفاق کو سمجھ لیجئے
کہ حج اسلام اوپر مذہب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو رکن رکھتا ہے ایک تو وقوف بعرفات اور دوسری طواف زیارت کہ حاجی اون دونون کو
بوجہ فرضیت ادا کرتے ہین اور احرام شرط اوسکی ہے اور نزدیک امام شافعی کے رکن ہے اور افعال بعضے واجب ہین بعضے مندوب کہ بیان اونکا
بکتب فقہ منسوب ہے اور عمرہ عبارت طواف اور سعی سے ہے اور احرام اوسمین بھی شرط ہے جیسے حج مین فرض ہے چنانچہ کتب فقہ مین مسطور ہے اور تمامیت
حج اور عمرے کی بعضون کے نزدیک یہہ ہے کہ شائبہ حرمت نہو اور بعضے کہتے ہین کہ قصد تجارت اور طالب زوجہ یا نیت کسی امر کے سوا حج کے ملحوظ
نہو سوال حج اور عمرہ دونون پیچھے ایک خطاب کے واقع ہین اور دلیل مین ایک امر کی وارد ہین پس ایک کو فرض ایک کو سنت کہنا کہا سے
نکلا ہین چنانچہ مذہب ابو حنیفہ اور امام شافعی دونونکو فرض کہتے ہین وہ یہان درست اور حجت معلوم ہوتا ہے جواب آغاز اسلام مین حج اور عمرہ
دونون مندوب تھے بمعنی مستحب اور امر واسطے ندب کے تھا پھر آیت وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا سے حج فرض ہوگیا اور عمرہ

جب مندوب تھا اسی صفت پر باقی رہا چنانچہ بحر مواج مین لکھا ہے اور اختلاف الایمہ مین مذکور ہے کہ اتفاق ہے ایمۂ اربعہ کا کہ حج ایک
اخلاف ارکان اسلام سے ہے اور فرض ہے ہر مسلمان پر کہ آزاد عاقل بالغ ہوا اور توانائی رکھتا ہوا و پر اوسکے تمام عمر مین ایکبار اور رکا
ہے عمر مین بقول امام اعظم اور امام مالک عمرہ سنت ہے اور بقول امام احمد فرض ہے جیسے حج اور امام شافعی کے دو قول ہین صحیح تر
اون دونون مین یہہ ہے کہ فرض ہے اور جائز ہے عمرہ بجا لانا ہر وقت جب چاہے بغیر کراہیت کے نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے
اور امام احمد حنبل کے اور بقول امام مالک کے مکروہ ہے ایک برس مین دو بار اور بقول بعضے اصحاب اونکے عمرہ کرے ہر مہینے مین ایکبار اور باقی
مسائل حج کے تفسیر ولله علی الناس حج البیت مین لکھی جائیگی انشاء الله تعالی فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اگر گھیرے جاؤ تم
ساتھ مرض کے یا خوف کے یا کم ہونے قوت کے یا کم ہونے راحلے کے پس اوپر تمھارے ہے جو میسر ہوئے قربانی سے اونٹ یا گائے یا گوسفند
واسطے ذبح کے مکے مین بھیجو اور جب وہان پہنچے تو قربانی کروا اور اوسکو دم احصار کہتے ہین وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ اور مت منڈواؤ سرون
اپنے کو حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ یہانتک کہ پہنچے قربانی جگہہ اپنی کو کہ منا ہے سوال پیغمبر صلی الله علیہ وسلم جو عمرے کو آئے تھے اور حدیبیہ مین
اہل مکے کے ہاتھ سے محصر ہوئے تھے کہ لوگو بس ہے مکے سے وہین قربانی کرتے تھے منا مین نہین بھیجے تھے اور آیت یبلغ الہدی محلہ سے بھیجنا ہدی
کا نکلتا ہے جواب حدیبیہ داخل حرم ہے اور محل ذبح ہے اسواسطے وہین محل احصار مین ذبح کر لیا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا پس جو کوئی ہووے
تم مین سے بیمار وقت احرام کے أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ یا اوسکو ایذا ہے سر اوسکے یعنے درد سر ہے یا جراحت ہے یا جوئین پڑ گئی ہین بالون مین
اس سبب سے ضرورت ہے اوسے سر منڈوانیکی فَفِدْيَةٌ پس بدلا ہے لکھا ہے کہ کعب بن عجزہ کے حق مین حضرت صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا جب
اونکے سر مین جوئین بہت پڑ گئین اور محرم تھی کہ سر تراش اور گوسفند درویشونکو کھلا ذبح کر کر اونھون نے کہا کہ دسترس نہین رکھتا حکم ہوا کہ فدیہ
دے مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ روزون سے یعنے تین دنکے روزے رکھے یا صدقہ کرے یعنے طعام چھہ مسکینونکو دے نصف نصف صاع
گندم سے یا قربانی کرے ادنی اوسکا گوسفند ہے معلوم کیجیئے کہ تیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ احکام تمتع کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے
فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ پس جب امن مین آؤ تم خوف دشمن سے یا مرض سے پس جو کوئی فائدہ اوٹھاوے عمرے سے ساتھ حج کے یعنے
جمع کرے درمیان حج اور عمرے کے بیچ سفر واحد کے بطریق تمتع سمجھ لیجئے کہ حج اور عمرہ یا بطریق افراد ہے کہ اول حج کا احرام باندھکر اوسکے
احکام بجالایا جب حج تمام ہوا تو احرام سے باہر آکر احرام عمرے کا باندھا اور اوسکے اعمال بجالایا نزدیک امام مالک کے اور شافعی کے یہہ افراد
افضل ہے اور یا بطریق قران ہے کہ بیچ ایک احرام کے لبیک حج اور عمرے کا معًا کہے اور اعمال حج پر اقتصار کرے کہ عمرہ اوسمین مندرج ہے
جیسے وضو غسل مین نزدیک امام اعظم کے یہہ قسم فاضلتر ہے اور یا بوجہ تمتع ہے کہ جو موسم حج مین میقات کو پہنچے احرام عمرے کا باندھے اور مکہ
مین اگر عمرے سے فارغ ہوکر احرام سے باہر آوے اور محظورات سے متمتع ہووے پھر مکے مین احرام باندھے حج کا امام احمد کا مختار قول یہی ہے پس
جو کوئی کہ متمتع ہو فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ پس اوپر اوسکے ہے جو میسر ہو قربانی سے گائے یا گوسفند یا شتر اور اوسکو دم تمتع کہتے ہین
شکرانہ ہے یہہ توفیق پانے کا بیچ جمع کرنے دو عبادت کے امام اعظمؒ کے نزدیک دم قربت ہے ہر ناسک کو یعنے قربانی کرنیوالے کو کھانا اُسے
روا ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہہ دم جنایت ہے کہ نقصان حج اور عمرے کے سے کہ سفر واحد مین جمع کر کر دونونکو بجالایا ہے کھانا اوسکا
ناسک کو ناروا ہے چنانچہ بحر مواج مین کہا ہے اور اختلاف الایمہ مین مسطور ہے کہ متفق ہین ائمۂ ثلثہ کہ جائز ہے حج بہر وجہ وجوہ مشہورہ سے
کہ افراد اور تمتع اور قران ہے ہر مکلف کو علی الاطلاق بغیر کراہیت کے اور بقول امام اعظمؒ مکی کو تمتع اور قران مشروع نہین اور اوسکے حق مین
مکروہ ہین افعال کرنے ساتھہ دونون کے اور اختلاف ہے افضلیت مین وجوہ ثلثہ کے پس بقول امام اعظم قران بہتر ہے بعد ازان تمتع خارج
والونکو جو آئے ہوون باہر سے میقات احرام کے بعد اُسکے افراد ہے اور امام مالک کے دو قول ہین اصح اونمین سے افراد ہے پھر تمتع پھر قران
اور دوسری روایتمین قران بہتر ہے انکے نزدیک سے اور امام شافعی کے بھی دو قول ہین اصح ان سے افراد ہے پھر تمتع پھر قران اور ترجیح دیا ہے

اسی قول کو از روئے دلیل اور اختیار کیا ہے اسیکو ایک جماعت نے اصحاب اُنکے سے اور جائز نہین دخل کرنا افعال حج کا بعد طواف کرنیکے واسطے عمرہ کے
اور دخل کرنا افعال عمرہ کے اور حج کے اختیار کیا ہے اوسے امام اعظم اور امام مالک نے پہلے وقوف عرفات سے اور منع کیا اوسکو امام احمد نے مطلقاً اور امام
شافعی کے دو قول ہین اول واجب ہے اوپر متمتع کے دم اگر نہو وے حاضران مسجد حرام سے اور ایسے قارن پر اور وہ بز ہے باتفاق ائمہ اربعہ
اور بقول داؤد ظاہری قارن پر دم لازم نہین ہے اور بقول امام شعبی اوپر قارن کے اونٹ ہے اور اختلاف ہے حاضران مسجد حرام مین کہ کسے کہتے ہین پس
بقول امام شافعی اور امام احمد حنبل جو شخص بمقدار سفر شرعی کے کہ جسمین قصر صلوۃ ہے دور نہو مسجد حرام سے وہ حاضران مسجد حرام سے ہے اور بقول امام اعظم اہل مکہ اور ذی
طوی ہین اور واجب ہوتا ہے دم اوپر متمتع کے جب دم احرام باندھے واسطے حج کے نزدیک امام اعظم اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک
واجب نہین جبتک رمی جمرہ عقبہ نہ کرے اور اختلاف ہے وقت جواز ذبح مین اوسکے پس بقول امام اعظم اور مالک درست نہین ہے ذبح کرنا
اوسکو نحر کے دن سے پہلے اور روز نحر روز عید ہے اور امام شافعی کے دو قول ہین ظاہر تر اُن دونون کا بعد فارغ عمرہ ہے اور اوس وقت مین کہ نپاوے
ہدی واسطے ذبح کے مکان ذبح مین اوسپر دس روزے لازم ہوتے ہین تین روزے حج مین رکھے اور سات روزے جب پھرے طرف اہل اپنی
کے چنانچہ فرمایا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ط پس جو کوئی نپاوے قربانی کو یعنے اوپر اسکے
قادر نہو پس روزے رکھے تین دن کے بیچ دنون ایام حج کے اور سات جب پھر جاؤ تم طرف وطن کے یہہ ہوئے دس کامل کہ تین حج مین سات مراجعت
مین اور کامل واسطے تاکید کے ہے اور زیادتی اہتمام اسکے کے سمجھ لیجئے کہ لازم نہین ہوتے وہ تین روزے مگر بعد احرام باندھنے کے واسطے حج کے
نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم کے اور یک روایت دو روایتون امام احمد کے سے جب احرام باندھے ساتھ عمرہ کے جائز ہین ر
اوسے تین روزے اور ایام تشریق مین یہہ روزے جائز ہین یا نہین اور امام شافعی کے دو قول ہین ایک عدم جواز کا تھا دوسرا قول قدیم مختار
جواز کا ہے اور یہی مذہب امام مالک کا ہے اور ایک روایت امام احمد حنبل کی ہے اور فوت نہین ہوتے وہ روزے ساتھ فوت ہونے روز عرفے
کے مگر نزدیک امام اعظم کے کہ اونکے نزدیک ساقط ہو جاتے ہین روزے اور ثابت ہوتی ہے ہدی ذمے اوسکے پر اور بقول راجح مذہب امام شافعی
کے روزے رکھے بعد عرفے کے اور واجب نہین ہوتا ساتھ تاخیر اُن روزونکے سوا قضا اون روزونکے اور بقول امام احمد کے اگر تاخیر کرے بغیر ایک
عذر کے تو دم لازم ہوتا ہے اور بعذر تاخیر کرے ایک سال سے دوسرے سال تک تو دم اوپر اوسکے ثابت نہین ہوتا اور جو پایا ہدی حالت روزے مین
مستحب ہے اوپر اوسکے ذبح کرے اور بقول امام اعظم واجب ہے کہ ذبح کرے اور وہ سات روز جو باقی ہین پس بیچ وقت اوسکے امام شافعی کے
دو قول ہین صحیح اُن دو سے یہہ ہے کہ جب رجوع کرے طرف اہل اپنی کے اور یہی مذہب امام احمد کا ہے اور قول دوسرا جواز ہے پیش از رجوع اور
وقت جواز کے مین کہ پیش از رجوع بسوئے اہل ہے دو وجہ ہین امام شافعی کی ایک یہہ ہے کہ جب خارج ہو مکے سے اور یہی قول امام مالک کا ہے
اور دوسری وجہ جب فارغ ہوا افعال حج سے اگرچہ مکے مین ہو یہی قول حضرت امام اعظم کا ہے اور جب فارغ ہو متمتع افعال عمرے سے تو نکل گیا
احرام سے برابر ہے کہ ہدی چلایا ہے یا نہین نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم اور امام احمد کے احرام سے نہین نکلتا روز نحر تک
اور پس احرام پر کہ احرام عمرہ کا ہے احرام حج کا باندھے پس نکلجاویگا دونون احرام سے نحر کے روز ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ یہہ تمتع واسطے اس شخص کے ہے کہ نہو اہل اوسکا رہنے والا مسجد حرام کا یعنے مسافر ہو متوطن مکہ نہو چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہے کہ تمتع
اور قران نزدیک انکے مخصوص باٰفاقی لوگون کے ہے نہ متوطنون مکہ کے اسواسطے کہ یہہ اہل حرم ہین غیر اشہر حج مین یہی احرام عمرے کی باندہ
سکتے ہین اور تحقیق اہل حرم کی کہ عبارت حاضران مسجد حرام سے ہے پیچھے بیان کر دی ہے اور نزدیک امام شافعی کے ذٰلک کا اشارہ طرف حکم
مذکور کے ہے کہ ہدی اور صیام ہے اشارہ تمتع کیطرف نہین ہے اور نزدیک اونکے اہل مکہ کو بھی تمتع اور قران ہے لیکن قربانی اور صیام نہین
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم اللہ سے اور جو کچھ درباب حج صادر ہوا ہے محافظت کرو اوسکی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جانو
تم کہ تحقیق اللہ تعالی سخت عذاب والا ہے واسطے اُن لوگونکے کہ حفظ امر و نہی نہین کرتے معلوم کیجئے کہ اکتیسوین آیۃ آیات مسائل سے کہ جسے

مسئلہ وقت حج کا اور شرائط اوسکے کا اور وقوف کا بیچ عرفے کے اور مزدلفے کے لکھتا ہے وہ یہہ ہے اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ زمانہ حج کا مہینے ہیں معلوم معروف مشہور کہ شوال ذیقعدہ ذی الحجہ کی شب نحر سے تا حج کہ مذہب امام شافعی کا ہے اور روز نحر بھی داخل ہے امام اعظم کے نزدیک سوال حج کے دو رکن ہیں اوّل وقوف اوپر عرفات کے اور موقت ہے ابتدا وقت ظہر روز عرفے سے تا انتہائے وقت عشائے شب عید مقدر ساتھ دو مہینے دس دن کے کہ مذکور ہین نہیں ہے اور رکن دوسرا طواف زیارت ہے اور وہ موقت بوقت مذکور نہین ہے بعد روز عید کے بھی جائز ہے پس توقیت بدو ماہ و دہ روز کس معنون سے ہے جواب شک نہین ہے کہ ارکان حج اسی تفصیل پر ہین کہ سائل نے بیان کئے لیکن احرام باندھنا اور شروع کرنا ساتھ حج کے نزدیک ابوحنیفہ کے کمالاً اور نزدیک شافعی کے جوازاً تعلق اوپر اوسی وقت کے رکھتا ہے اگر کوئی قبل شوال سے بہ نیت حج احرام باندھے اور شروع بحج کرے نزدیک امام اعظم کے اگرچہ جائز ہے لیکن مکروہ ہوگا اور قصور ذمہ محرم پر ثابت ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک وہ احرام حج کا نہوگا بنا حج کی اوپر اسی احرام کے غیر جائز ہے اور دو مہینے دس دن کہ واسطے حج کے مقرر کئے ہین ثمرہ اوسکا تمتع اور افراد مین ظاہر ہوتا ہے اسطرح سے کہ اگر کوئی قبل سوال سے میقات مین پہنچے اور بہ نیت عمرہ احرام باندھے اور سعی اور طواف کرے اور سب شرائط طواف عمرہ کے بجا لائے یا اکثر قبل شوال سے پھر اسی سال اپنے گھر نہ آوے وہین رہکر احرام بہ نیت حج باندھے اور واسطے حج کے تلبیہ کرے مفرد ہوگا ممتع نہوگا اسواسطے کہ عمرہ اوسکا قبل وقت حج کے سے واقع ہوا ہے اور اکثر طواف ساتھ اکثر شرائط کے بیچ شوال کے بجا لایا تو حاجی مذکور متمتع ہے اوسپر دم تمتع لازم ہے اسواسطے کہ عمرہ اور حج اوسکا ایک سفر مین آیا اور عمرہ وقت حج مین واقع ہوا اختلاف الائمہ مین مذکور ہے کہ میقات زمانی ہے اور مکانی پس میقات زمانی اشہر معلوم ہین کہ جائز نہین احرام واسطے حج کے مگر بیچ انہین مہینونکے وہ شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہین کہ تشریح اوسکی پیچھے مذکور ہے اور عید کا دن اوسمین داخل ہے لیکن احرام باندھنے مین داخل نہین اسواسطے کہ روز حلال ہے اوسمین احرام سے نکلتے ہین اور اگر کوئی باندھے احرام حج اور مہینے مین شوال کے مکروہ ہے لیکن ” ہوجاتا ہے حج نزدیک ائمہ ثلثہ کے بکراہیت اور اصح روایتون سے امام شافعی کے نزدیک یہہ ہے کہ عمرہ ہوتا ہے حج نہین ہوتا اور بقول ابو داؤد کچھ نہین ہوتا نہ حج ہو نہ عمرہ اور دوسری میقات مکانی پس میقات ان لوگوکی جو ساکنان مکہ ہین نفس مکہ ہے باجماع اور جو دور بستے ہین میقات سے پس وہ مخیر ہین اگر چاہین احرام باندھین اپنے گھر سے اور اگر چاہین میقات سے باتفاق لیکن اختلاف ہے افضلیت مین پس بقول امام اعظم اپنے گھر سے بہتر ہے اور یہی قول امام شافعی کا ہے اور امام رافعی نے اوسکو صحیح کیا ہے اور بقول امام مالک اور امام احمد میقات سے بہتر ہے اور یہی قول امام شافعی کا ہے تصحیح کیا اوسکو امام نووی نے اور کہا ہے کہ یہہ قول موافق احادیث صحیحہ کے ہے اور جو شخص کہ میقات پر پہنچے جائز نہین ہے کہ بغیر احرام باندھے گذر ے باتفاق اور اگر گذر گیا تو پھر پھر کر آوے وہین میقات پر اور احرام باندھے باتفاق اور خوشبو ملنا بدن پر واسطے احرام باندھے کے مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک جائز نہین وہ خوشبو کہ جسکی بو باقی رہے اور اگر ملے تو واجب ہے دھونا اوسکا اور مکروہ ہے خوشبو کرنا جامے کا باتفاق اور بقول امام اعظم احرام منعقد ہوتا ہے ساتھ نیت کے اور تلبیہ کے یا چلانے قربانی کے یا نیت احرام کے بغیر تلبیہ اور تلبیہ واجب ہے نزدیک امام اعظم کے اور امام مالک کے مگر امام اعظم کہتے ہین کہ اگر روانہ کیا قربانی کو اور نیت کی بیچ اوسکے اسرام کی محرم ہوگیا اگرچہ تلبیہ نہ کرے اور اگر ہدی نہین چلایا تو رستگاری بغیر تلبیہ کہنے کے نہین اور قائل ہین امام مالک بوجوب تلبیے مطلقاً ہدی چلایا یا نچلایا اور واجب کیا ہے اونھونے دم کو ترک کرنے تلبیے کے سے اور بقول امام شافعی اور امام احمد تلبیہ سنت ہے اور قطع کرے تلبیہ نزدیک جمرہ عقبہ کے بقول ائمہ ثلثہ اور بقول امام مالک بعد زوال روز عرفے کے قطع کرے اور حرام ہے محرم کو سر چھپانا کہ احرام اوسکا سر برہنگی ہے اور نہ پہنے سب کپڑے سئے ہوئے جیسے قمیص پاجامہ کلاہ قبا موزہ اور سیئے ہوئے کپڑونکا اور حرام ہے جماع اور بوسہ اور مس کرنا شہوت سے اور نکاح کرنا اور شکار مارنا اور خوشبو سونگھنی نزدیک ائمہ مالکیہ کے اور دور کرنا موے اور ناخن کا اور عورت سب احکام مین مانند مرد کے ہے مگر کپڑے سیئے ہوئے پہنے اور سر چھپاوے اور منہہ کھلا رکھے

کہ احرام اُسکا اوسمین ہے اور مسائل حج کے بہ تفصیل کتب فقہ مین مذکور ہین دیکھکر عمل کرے لیکن شرط وجوب حج کی سمجھہ لیجئے توانائی ہے اس
شخص کے حق مین کہ حج کرے یا آپ قادر ہو اور پیادا اوسکے اور آپ قادر ہو تو غیر کو بطریق نیابت بھیج سکے پس شرط توانائی کی بیچ حق اوس
شخص کے کہ بنفس خود ادا کرے توشہ ہے اور بار برداری اور اگر توشہ اور بار برداری نہین لیکن پیدل چلنے پر قادر ہے اور کچھہ کسب آتا ہے کہ اسمین رفع احتیاج ہو سکتا ہے
اوسپر مستحب ہے باتفاق اور اگر محتاج ہے بطرف سوال کے تو مکروہ ہے اور امام مالک کے نزدیک اگر عادی ہے سوال کا تو واجب ہے حج اور
اگر کسیکا مزدور ہوکر کیا تو حج ہو جائیگا مگر نزدیک امام احمد کے نہوگا اور اگر کسیکا مال غصب کرکے خرچ راہ کیا یا کسیکا دابہ غصب کرکے سوار
ہوگیا اور حج کیا تو درست ہے حج اگرچہ عاصی ہوا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور امام احمد کے نزدیک جائز نہین حج اور لازم نہین بیچنا مسکن کا
واسطے حج کے باتفاق اور کسی کے پاس اگر مال اس قدر ہے کہ حج کر آوے لیکن احتیاج ہے اوسے مسکن خریدنے کی تو حویلی خرید لے اور
حج کی تاخیر کرے اور بقول ابو حامد کے کہ ایمۂ شافعیہ سے ہے صرف کرے مال برائے حج اور بقول ابو یوسف نہ مکان سکونت بیچے اور نہ خریدے
اور سوار ہوکر دریائے قلزم مین جانا حج کو بقول ایمۂ ثلثہ کے واجب ہے اگر غالباً سلامت جاتے آتے ہین لوگ اور امام شافعی کے دو قول ہین
ظاہر تر ان دونونکا وجوب ہے اور عورتونکو حج لازم نہین جبتک کہ اوسکا زوج یا اور محرم ساتھہ نہو بقول امام اعظم اور امام احمد اور اگر
کوئی منصوب عاجز ہو حج کرنے سے بنفس خود بسبب جانے ہاتھ پانو کے یا پیری کے یا بیماری کے کہ امید صحت کی نہین ہے پس کسیکو اپنا نائب کرکے
بھیجواوے اور نائب نکیا تو حج اوسکے ذمے ثابت رہا نزدیک ایمۂ ثلثہ کے اور بقول امام اعظم لازم نہین ہے اوپر منصوب کے حج اور سوا اُسکے
نہین ہے کہ لازم ہے اوپر تونگر کے کہ طاقت رکھتا ہے بنفس خود ادائے حج کرے خاصۃً اور جو اجارہ کیا کسیکو واسطے حج کے تو حج ہو جائیگا باتفاق
مگر بروایت امام اعظم حج اوسیکا ہے جسنے کیا اور مستاجر کو ثواب نفقے کا ہے اور جائز ہے نائب بھیجنا بیچ حج مفروضہ کے میت کیطرف سے باتفاق
اور حج نفل مین نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور نزدیک شافعی کے دو روایتین ہین اصح ان مین منع ہے اور حج نہ کیا جاوے کسی اور کی
طرف سے جب تک کہ ساقط ہووے ذمے اوسکے سے حج فرض یعنے اول اپنے ذمے سے فرض ادا کرے بعد اوسکے اور کی طرف سے حج کرے اور اگر
اور کی طرف سے کرے تو اسپر جو فرض تہا وہی ادا ہوا اس شخص کا نہوا اور بقول امام اعظم جائز ہے اسطرح سے کہ بکراہیت اور غیر جائز ہے حج
نفل اس کسیکو کہ اسپر حج فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے پس جب احرام باندھا واسطے حج نفل کے منصرف ہوگیا طرف حج مفروضہ
کے اور بقول امام اعظم اور امام مالک کے جائز ہے کہ حج نفل ادا کرے حالانکہ اوسپر فرض ہے اور منعقد ہوتا ہے احرام اُسیکا جسکی نیت کی ہے اور
بقول قاضی عبد الوہاب مالکی جائز نہین ہے اسواسطے کہ حج فریضہ ادا کرنا نزدیک مالکیان فی الفور ہے پس وقت حج کا تنگ ہے چنانچہ وقت
ادائے نماز کا اور اجارہ کرنا اوپر حج کے جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اور امام مالک کے بکراہیت اور منع کیا ہے امام اعظم نے اس سے
فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ پس جو کوئی کہ مقرر کرے بیچ ان مہینونکے اوپر نفس اپنے کے حج ساتھہ تلبیہ کے اور بھجوانے قربانی کے بمذہب امام اعظم
اور ساتھہ نیت کے بقول امام شافعی فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ پس نہین ہے رغبت عورتون کی اور نہین گناہ کرنا اور نہ
جھگڑنا بیچ حج کے ایام حج مین قریش آپسمین مجادلہ کرتے تھے منا مین اور کہتے تھے حج ہمارا تمام تر ہے حکم آیا کہ جدال مت کرو وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ
خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ اور جو کروگے تم بھلائی سے جانتا ہے اوسکو اللہ وَتَزَوَّدُوا اور خرچ کیا کرو ایک قوم قافلہ مین کیسے بے توشہ وزاد رحلہ
قصد حج کا کرتے تھے اور مکہ مین آکر اظہار احتیاج کرتے تھے اہل قافلہ سے حق تعالی نے فرمایا توشہ اوٹھاؤ تا کہ لوگونکے دلونپر گران ہو فَإِنَّ خَيْرَ
الزَّادِ التَّقْوَىٰ پس تحقیق بہتر فائدہ خرچکا بچنا ہے سوال سے اور ترک طمع ہے اہل مال واموال سے سمجھہ لیجئے کہ نزدیک سالکان راہ الہی کے
اشارہ تزودوا سے طرف توشہ راہ آخرت کے ہے اور بہترین توشہ پرہیزگاری ہے معصیت اور گناہ سے اور ترک تمنا و آرزو ہے ماسوی اللہ
سے کہا ہے اہل طریقت نے کہ دو چیزین درست اور دو چیزین شکستہ ہو جائین اس راہ مین ایک تو دین درست ایسا کہ کوئی ترک مستحب واقع
ہوا اور دوسرا یقین درست ہو عدۂ الہی ایسا ہو کہ خیال مین ہے کسی مخلوق سے نہ سائل ہو نہ طامع ہو اور ایک دل شکستہ چاہیے تمنا و آرزو سے

دنیائے فانی سے دوسرا یا شکستہ جاہیے کہ واسطے سوال کے نجادے اور اظہار احتیاج نہ کرے کسی حاتم زمانہ سے ؎ وہ سمجھے اوسے جو ہووے ماہر کیا فتح شکست مین ہی ظاہر + آور نزدیک جانبازان راہ خدا کے اور سوختگان شوق کبریا کے تقوی اجتناب بصری مشاہدہ ماسوی اللہ سے ؎ اوسکی شکل آتی ہی نظر ہر شکل مین رافت + نظر کیجیے کہ نظر وہیت سما نا اسکو کہتے ہین وَاتَّقُوْنِ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ اور ڈرو مجھہ سے ای صاحبو عقل کے اور تقوی اختیار کرو لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ نہین اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ ڈھونڈھو موسم حج مین فضل یعنے تجارت پروردگار اپنے سے بعضے عرب تجارت اور اجارت حج مین نہین پسند کرتے تھے بلکہ جو باینصورت آتا اوسکا حج معتبر نہین جانتے تھے حق تعالی نے فرمایا سوداگری فیض حج سے بے بہرہ نہین کرتی بشرطیکہ مقصود اصلی اور مطلوب کلی حج ہو فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ پس جب پھرو تم عرفات سے یہہ نام ہی ایک موضع کا جہان حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا نے آپسمین احوال ایکدوسرکے سے عارف ہوئے ہین فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ پس یاد کرو اللہ کو ساتھہ تہلیل کے اور تلبیہ کے نزدیک مشعر حرام کے مشعر حرام نام ہی مقام معین کا کہ درمیان عرفات اور منا کے ہی کہ اوسکو مزدلفہ کہتے ہین اور وجہ تسمیہ تو عرفات کی پیچھے مذکور ہی اور مشعر حرام کی یہہ ہی کہ موضع شعور ہی یعنے مناسک حج کے یہان سے معلوم ہوتے ہین اور مزدلفہ اوسے اسواسطے کہتے ہین کہ جائے ازدلاف ہی ازدلاف قرب کو کہتے ہین لکھا ہی کہ حضرت آدم علیہ السّلام اور حوّا نے جب بہشت سے زمین پر آئے تو مدت تک آپسمین جدا رہے چنانچہ قصہ اوسکا بتفصیل پیچھے مذکور ہی پھر عرفات مین ایک دوسرکو پہچانا اور مزدلفہ مین نزدیکی واقع ہوئی کہ آپسمین ملگئے اور دوسری وجہ تسمیہ مزدلفہ کی یہہ ہی کہ وہان پہاڑ ہین اونکو مزدلفہ کہتے ہین واسطے اسکے کہ مردان خدا وہان گوشہ نشین ہو کر مقرب بارگاہ الہی ہوتے ہین صاحب کشاف نے لکھا ہی فاذکروا اللہ بالتلبیۃ والتہلیل والتکبیر والثناء والدعوات یعنے یاد کرو اللہ کو ساتھہ تلبیہ کے کہ لبیک ہی اور تہلیل کے کہ لا الٰہ الا اللہ ہی اور تکبیر کے کہ اللہ اکبر ہی اور ساتھہ ثنا کے اور دعا کے اور پھر لکھا ہی بعضے کا قول کہ کے کہ ساتھہ صلوٰۃ مغرب اور عشا کے اور لکھا ہی کہ ھو الجبل الذی یقف علیہ الامام وَاذْکُرُوْہُ کَمَا ھَدٰىکُمْ اور یاد کرو حقتعالی کو اوسی مکانمین یاد کرنا نیک جیسا کہ ہدایت کیا تم کو ساتھہ مناسک افعال حج کے صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ واذکروہ ذکرا حسنا کما ھداکم ھدایۃ حسنۃ واذکروہ کما علمکم یعنے یاد کرو حق تعالی کو مثل اوس یاد کرنیکے کہ رہنموئی کی اور تعلیم کی ہی تمکو ساتھہ اخلاص اور خلوص اور عبودیت کے کہ جب مزدلفہ مین پہنچو تو مغرب اور عشا وقت عشا مین بجماعت ادا کرو اور صبح ہو روز نحر کے تو نماز صبح تاریکی مین پڑھکر اپنے تئین بیچ تسبیح تہلیل ثنا حمد کے مشغول رکھو اور درود پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر بھیجو اور حوائج اپنے اللہ سے چاہو پھر جب آفتاب برآمد ہو رمی جمار کرو پھر طرف خانۂ کعبہ کے دوڑو اور جیسا فرمایا ہی ویسا کرو زیادت اور نقصان اور تغییر تبدیل نہ کرو وَاِنْ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ اور تحقیق تھے تم پہلے اس رہنمائی سے البتہ گمراہون سے ماقبل بعثت ہادی مطلق کا حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے نادان مواضع ذکر خدا سے اور ناشناسا مقامات عبادت حق جل وعلی سے نہین جانتے تھے کہ کس جگہہ خدا کو یاد کرین اور کسطرح یاد کرین ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ پھر پھرو جہان سے کہ پھرتے ہین آدمی یعنے مزدلفہ سے طرف کعبے کے جاؤ اور واسطے بجالانے رکن دویم کے متوجہ ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد افاضت سے یعنے پھرنے سے پھرنا عرفات سے ہی اور خطاب قریش کو ہی کہ سب عرب کا وقوف بیچ عرفات کے تھا اور یہہ عرفات کو نہین جانتے تھے مزدلفہ مین جمع ہوتے تھے اور اپنا ترفع کرتے تھے سب پر اور اپنے مساوی کسیکو نہین جانتے تھے موقف اور افاضت مین راہ نئی اپنے لئے نکالی تھی حق تعالی نے فرمایا کہ وقوف عرفات مین کرو اور عرفات سے پھرو جیسا کہ اور لوگ پھرتے ہین اور مزدلفہ مین آتے ہین وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور بخشش مانگو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گناہ پچھلے اور مہربان ہی اوپر اوسکے کہ مشرف ہو ساتھہ سعادت حج کے فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ پس جب کر چکو تم عبادتین اپنی یعنے مناسک اپنے ادا کر چکو اور عبادات حج سے فارغ ہو پس واسطے شکر نعمت کے یاد کرو اللہ کو جیسا یاد کرنا ہی تمھارا بعد ادائے حج کے باپون اپنونکو جاہلیت مین رسم تھی کہ اشراف عرب بعد فراغ مناسک کے آکے حرم کے

درمیان منا اور جبل رحمۃ کے کھڑے ہوکر رفعت نسب اور شہرت حسب آبا و اجداد اپنے پر مفاخرت کیا کرتے تھے حکم ہوا کہ جیسا کہ باپون کو
یاد کرتے ہو ویسا خدا کو یاد کرو اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا یا زیادہ تر یاد کرنا اس سے بھی اور یا یہہ معنی ہین کہ مثل یاد کرنے قوم کے سخت تر ہیئت
سے از روئے ذکر کرنیکے پس حاصل یہہ ہے کہ بعد فراغ حج کے جیسے آبا کی شجاعت سخاوت بیان کرتے ہو ایسی اللہ کی کرو یا سخت تر اس سے از
روئے ذکر کے یا یہہ کہ جاہلیت مین جیسا وہ کرتے تھے اسباب اسلام مین یہہ کرو یا یہہ خدا کو یاد کرو بعد حج کے جیسا لڑکین مین جب زبان کھلی
تھی تو مذکور آبا کا کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ فاذکروا اللہ بالوحدانیۃ یس ذکر کرو اللہ کا ساتھ وحدانیت کے جیسا باپون اپنے کا
ذکر بوحدانیت کرتے ہو اور جانتے ہو کہ کوئی اور پدری مین شریک نہین پس شرکت پدر مین روا نہین رکھتے خدا ئے لا شریک مین بطریق اولی
شرکت روا نہ رکھو ذکر وحدانیت خدا کا اور نفی شرکت کبریا کا زیادہ تر چاہئے اسیواسطے اشد ذکرا کہا اور تشبیہ ذکر خدا کو کہ مطلوب ہے اور اعلا
ہے ساتھ ذکر آبا کے کہ غیر مطلوب ہے اور ادنی ہے ایسی تشبیہہ ہے جیسی مطلوب کو ساتھ غیر مطلوب کے بیچ درود کے اللہم صل علی محمد کما
صلیت علی ابراہیم اور یہہ محاورۂ عرب مین درست ہے فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا پس بعضے لوگون مین سے وہ شخص
ہے کہ کہتا ہے اے پروردگار میرے دے ہمکو بیچ دنیا کے یعنے حق تعالی سے متاع محقرہ دنیا طلب کرتا ہے جب موقف مین حاضر ہوتا ہے وَمَا
لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ہ اور نہین ہے واسطے اوس طالب دنیا کے بیچ آخرت کے کچھ حصہ اگر کافر ہے تو بے نصیب محض ہے اور اگر مومن ہے
تو اور مومنون کی طرح بہرہ مند نہین بحر مواجین لکھا ہے کہ یہہ بیان حال کافرون ہے کہ مقصود اونکی دنیا ہے اور محروم ہین عقبی سے کہ عقبی
کے قائل نہین تا دعا اونکے واسطے کرین اور ذکر کافرونکا اس محل مین اسواسطے کیا کہ حج مین کافر مسلمان ایک جگہہ ہوتے تھے اور دونون فریق
بیچ تعظیم خانۂ کعبہ کے اہتمام کرتے تھے وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور بعضا
اونمین سے وہ ہے کہ کہتا ہے اے پروردگار ہمارے دے ہمکو بیچ دنیا کے بھلائی اور بیچ آخرت کے بھلائی اور بچا ہمکو آگ سے حسنہ دنیا توفیق
طاعت روزی حلال خاتمہ نیکبختی پر ہونا ہے اور حسنہ آخرت ساتھ مغفرت کے پہنچنا اور طرف نعمت جاودانی بہشت کے جانا ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ حسنہ دنیا عیش باسعادت اور مردن باشہادت اور حسنہ آخرت اٹھنا گور سے بمژدہ و مسرت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حسنہ دنیا ایمان اور
حسنہ آخرت امان ہے نیران سے اور حضرت علی مرتضی نے کہا ہے کہ حسنہ دنیا زن صالحہ ہے اور حسنہ آخرت حور پسندیدہ اور عذاب نار زوجۂ
ناشایستہ زشت خو سخت گو ہے **رباعی** زن جسے یہان ملی ہے اے رأفت + بدروش بدسلیقہ بداطوار + بد ہین اوسکو عذاب دوزخ ہے
وقنا ربنا عذاب النار + اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ یہہ لوگ جنہون نے خیر دنیا و آخرت طلب کی ہے واسطے اونکے
حصہ ہے اوس چیز سے کہ کمایا ہے اور اللہ جلدی لینے والا ہے حساب ایک لحظے مین حساب تمام مخلوقات کا کریگا یہہ سرعت حساب اعمال کثرت
خلائق اور بسیاری اعمال دلیل ہے اوپر کمال قدرت اوسکے معلوم کیجئے کہ تینتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ تکبیرات تشریق کا
اور رمی جمار کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ط اور یاد کرو اللہ کو ساتھ تکبیرات کہنے کے بیچ دنون گنے ہوئون
کے عطف اوسکا اوپر اوامر سابقہ کے ہے ذکر کیا ہے صاحب مدارک وغیرہ نے کہ ایام معدودات ایام تشریق ہین اور زاہدی مین لکھا ہے
کہ یوم نحر اور ایام تشریق ہین اور ایام معلومات عشرۂ ذی الحجہ ہے اور آخر اوسکے ایام معدودات ہین اور مراد ذکر سے تکبیر ہے پیچھے ہر نماز
مفروضہ کے کہ ادا کی ہو بجماعت اور وقت رمی جمار کے اور پھرنے مین منا سے طرف خانۂ کعبہ کے اور طواف سے لکھا ہے تفسیر احمدی مین
کہ اگر مراد ذکر سے تکبیر ادبار صلوۃ ہے تو امر للوجوب ہے اور اگر تکبیر رمی جمرہ عقبہ کی بطن وادی سے یوم نحر اور رمی جمار ثلثہ بعد اوسکے تین دن ہے تو
امر واسطے استحباب کے ہے اسواسطے کہ یہہ رمی جمار اگرچہ واجب ہے لیکن تکبیر کہنا وقت ہر رمی کے سنت ہے اور ایام تشریق تین دن ہین
بعد روز عید کے اور تکبیرات واجب ہین بعد اس نماز مفروضہ کے کہ ادا کی ہو بجماعت نزدیک امام اعظم کے صبح روز عرفہ سے تا عصر روز
عید مین اور نزدیک امام ابی یوسف اور امام محمد کے صبح روز عرفہ سے تا آخر ایام تشریق مین بعد تیئس نماز کے اور امام شافعی کا بھی یہی

مذہب ہی موافق صاحبین کے فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ پس جو کوئی جلدی کرے بیچ دو دن کے قضائے مناسک حج مین اور اتمام رمی جمار
مین یعنے دسوین اور گیارھوین پس نہین گناہ اوپر اوسکے وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اور جو کوئی پیچھے رکھے رمی جمار کو تا دو روز یعنے
بارھوین اور تیرھوین پس نہین گناہ اوپر اوسکے یعضے اہل عرب جاہلیت مین تعجیل کو نہین پسند کرتے تھے اور تاخیر بارھوین تیرھوین
تک لازم جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو منع کرتے ہے اعمال حج کرتے تھے دو روز بیچ کرتے تھے حق تعالی نے درمیان تعجیل اور تاخیر کے
تخییر دی اور دونو سے مظنہ گناہ سے نکالا سوال تخییر درمیان دو چیز کے مقتضی تسویہ کی اور موجب برابری کی ہوتی ہے اور کتب فقہ مین
افضلیت تاخیر رمی جمار تا دو روز آخر بیان کئی ہے اور اولویت پھر آتی ہے جواب تخییر مین درمیان دو چیز کے لزوم تسویہ مسلم نہین ہے
اسواسطے کہ مسافر میان صوم و افطار مخیر ہے اور باوجودیکہ صوم افضل و اولی ہے لِمَنِ اتَّقٰى واسطے اوسکے جو پرہیزگاری کرے خبر ہے
مبتدا محذوف کی ای ذلک لمن اتقی اور یہہ جملہ معترضہ ہے بیچ بیان اختصاص امور مذکورہ کے واسطے متقین کے اور اشارہ ہے اوپر نفی
اثم کے بر سبیل عموم بیچ حق متعجل اور متاخر کے تحقیق اوس مقام کی بحر مواج مین خوب لکھی ہے جسے منظور ہو دیکھلے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور ڈرو تم اللہ سے اور جانو یہہ کہ تم طرف خدا کے اکٹھے کئے جاؤگے اور جزائے اعمال اور سزائے کردار پاؤگے
سمجھ لیجیئے کہ حق تعالی نے پہلے امر فرمایا نماز کا پھر زکوٰۃ کا پھر صوم کا پھر سب کے بعد حج کا اوسمین اشارہ کنایہ محبوبانہ ہے کہ اسے منافی محبانہ
محبت کے اور دیوانہ خمخانہ عشق کے سمجھے ہین وہ یہہ ہین کہ اعمال سب تقرب بارگاہ کے اور موجب درجات کے یہہ ہین جو بیان فرمائے
لیکن جو لوائے عشق اور سوزش محبت سے ایک یہہ بات ہے اوسے بھی بجا لاؤ وہ کیا ہے کہ میری راہ مین آؤ سر برہنہ اور پا برہنہ میرا نام لیتے ہوئے
لبیک کہتے ہوئے صادقے ہونیکو خانہ کعبہ کے کہ مورد ہے تجلیات میرے کا ؎ فرض کیا تمپر ہے صوم و صلوٰۃ + اور ہو گر مال تو دینا زکوٰۃ
لیک سوا اونکے ہے ایک اور چیز + چیز وہ یہہ سمجھو اگر ہے تمیز + خانہ کعبہ کی طرف آئیے + ولولۂ عشق بھی دکھلائیے + شوق کے میدان
مین دیوانہ وار + دوڑیئے کرتے ہوئے جیکو نثار + پھرتے پھرتے میرا نام کو لیتے ہوئے + جان میری راہ مین دیتے ہوئے + فرض ہے آخر کو یہی
بوجھ لو + خاتمہ اسبات پر اپنا کرو + آور ایک نکتہ موخر لانے مین حج کے یہہ بھی ہے کہ جب نماز سے یک نیاز پیدا ہوا اور زکوٰۃ دیکر مال مزکی
کیا اور صوم سے تمام بدن مصفا ہوا تب ارادہ حج کیا چاہیئے کہ طواف خانۂ یار ہے اوسے طہارت تمام درکار ہے ؎ لیاقت وہان کے
جانیکی کہان ہے + صفا کی جا کدر کیا یہان ہے + وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ اور بعضے لوگونمین سے وہ ہے کہ خوش آتی ہے تجھکو
بات اوسکی سبب نزول کا اوسکے یہہ ہے کہ اخنس ثقفی بڑا لسان تھا تقریر فصیح اور شکل ملیح رکھتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف
مین حاضر ہوا او یہ مضمون اس کلام کا عرض کیا کہ مین آیا تا حلقۂ بیعت اسلام کا بیچ گوش ارادت کے ڈالون اور غاشیہ خدمت سید انام کا اوپر
دوش اطاعت کے رکھون اور ان باتونکو مفید ساتھ قسم کے کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہہ باتین خوش آئین جب رخصت ہوا تو شہر سے
باہر جاکر کھیتونکو مسلمانون کی جلا دیا اور مواشی کو قتل کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ بعضے لوگونمین سے وہ ہے کہ خوش لگتی ہے تجھکو اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بات کہ وہ کہتا ہے فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ مصالح زندگی دنیا کے وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ
الْخِصَامِ اور گواہ کرتا ہے اللہ کو اوپر اوس چیز کے کہ بیچ دل اوسکے ہے کہ دل اور زبان میری ایک ہے اور حال یہہ ہے کہ وہ بڑا جھگڑالو
ہے جھگڑنیوالون سے خصام جمع خصم کی ہے جیسی صعاب جمع صعب کی یا جمع خصیم کی جیسی کرام جمع کریم کی اور یا خصام مصدر ہے بمعنی مخاصمت
گفتار اور اضافت الد کی طرف خصام کے بمعنی فی ہے ای اشد فی المخاصمۃ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ
وَالنَّسْلَ اور جب پھرتا ہے درگاہ تیری سے اے محمد کوشش کرتا ہے بیچ زمین کے تو کہ فساد کرے بیچ اوسکے اور ہلاک کرے کھیتونکو اور جانورونکو
اور یا یہہ معنے ہین کہ جب حاکم ہوتا ہے تو یہہ امور کرتا ہے اس تقدیر پر یہہ آیت خاص کسیکی شان مین نہین بلکہ بیچ حق سب منافقون کے
ہے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ اور اللہ نہین دوست رکھتا فساد کو وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ

وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ اور جب کہا جاتا ہے واسطے اوس منافق کے ڈر اللہ سے پکڑ لیتی ہے اوسکو حمیت جاہلیت کی ساتھ ارتکاب گناہ کے پس کفایت ہے اوسکو جہنم کہ گہرا کنواں ہے آگ کا دوزخین اور البتہ برا ہے بچھونا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اور بعضے لوگون مین سے وہ ہے کہ بیچتا ہے جان اپنی کو واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے سبب نزول کا اوسکے یہہ ہے کہ زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود مکے سے مدینے کو چلے اور حبیب کو کہ جنگ رجیع مین کفار مکہ نے گرفتار کر کر سولی پر کھینچا تھا سولی سے اوتار کر ساتھ لیا سوار قریش کے اونکے پیچھے دوڑے اونھون نے حبیب کو تو گھوڑے پر سے پھینکدیا زمین نے اوسے نگل لیا اسواسطے بلیع الارض کہتے ہین اور دونون بہادر ستر کافرون سے لڑنیکو تیار ہوئے آخر کار کفار تاب نہ لائے بھاگ گئے حق تعالی نے اونکے حق مین یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان صہیب رومی کے ہے کہ سو برس کی عمر تھی اور بڑے تیرانداز تھے مکے سے ہجرت مدینے کو اونھون نے کی راہ مین کفار مکہ نے گھیر لیا اور بعضے ہمراہیونکو اونکے شہید کیا یہہ بلندی پر چڑھ گئے اور کمان ہاتھ مین لیکر کہنے لگے کہ سو تیر ترکش مین رکھتا ہون ایک ایک تیر سے ایک ایک شخص کو گرا دونگا جاؤ اگر سلامتی اپنی چاہتے ہو تو مین ہرگز کلمہ اسلام سے نہین پھرونگا مجھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیدو اور مال میرا جو مکے مین ہے فلانی جگہہ دھرا ہے لو کفار نے بطمع مال اونکو چھوڑ دیا اور اگر اوسی مکان مین کہ نشان بتایا تھا مال پایا پس یہہ راہی مدینہ ہوئے قبل اونکے پہنچنے کے یہہ آیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی امیر المؤمنین عمر رض نے استقبال اونکا کیا اور بشارت ساتھ اس مژدے کے دی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ عام مومنین کے ہے کہ اپنے تئین سپرد کرتے ہین ساتھ رضائے الہی کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کے آئی ہے کہ شب غار مین فراش پر سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کے سوئے تھے اور جان اپنی فدائے جناب نبوی کی تھی وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ شفقت کرنیوالا ہے ساتھ بندونکے کہ طلب رضا اوسکی مین جان اپنی فدا کرتے ہین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً اے لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو بیچ اسلام کے سلم بکسر سین اور بفتح سین دونون درست ہین آیات سابقہ مین صور عبادات حج تفصیل بیان فرمائی اور آیہ ثم افیضوا من حیث افاض الناس مین ہونا سب آدمیونکا موقف مین ارشاد فرمایا پھر آیت فمن الناس من یقول مین ساتھ معطوف اوسکے تقسیم حاضران کی اوپر طالبان دنیا و آخرت کے مذکور کی پھر آیت ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا مین ساتھ معطوف اوسکے کہ آیۃ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ ہے تقسیم دوسری منافقونکی و مخلصونکی بیان کی پھر یہہ آیۃ یا ایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ارشاد فرمائی پس اس آیت کا شان نزول اگر بیچ شان عبد اللہ بن سلام کے کہئے چنانچہ اکثر تفاسیر مین لکھا ہے کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اونکے بعد قبول دین اسلام کے احکام شرایع توریت بھی ملحوظ رکھتے تھے اور تعظیم شنبے کی کرتے گوشت اور شیر شتر کا نہین کھاتے تھے حق تعالی نے اونکو فرمایا کہ داخل ہو اسلام مین سارے یعنے بعضے چیز اوسکی بعضے اور دین کی مت کرو تو بخصوص اونکے حق مین اور بعموم متناول ہے سب مومنان مخلص کو پس ربط اوسکا آیت پہلی سے ہوگیا کہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء ہے کہ قسم دویم ہے تقسیم دویم کی وہان غیب تھا یہان خطاب ہے التفات غیب سے طرف خطاب کے ہے اور اگر خطاب اس آیت کا بیچ حق منافقونکے کہئے کہ منافق ایمان بظاہر رکھتے تھے دل مین تصدیق نہ تھی اونکے حق مین ارشاد فرمایا کہ داخل ہو اسلام مین سارے یعنے جیسا زبان سے اقرار کرتے ہو ویسی تصدیق دلسے بھی کرو تو ربط اس آیۃ کا ومن الناس من یعجبک قولہ سے ہے کہ قسم اول ہے تقسیم دویم سے اور اگر اس آیۃ کا خطاب بیچ حق اہل کتاب کے کہئے اور معنی کلام کی یون ٹھہرائیے کہ یا ایہا الذین امنوا بکتاب و رسول ادخلوا فی السلم و امنوا بمحمد والقرآن تو یہہ جملہ بعد اتمام ذکر عبادات مومنان انتقال ہوئے ذکر کافران ہے کشاف مین لکھا ہے کہ پڑھا ہے اعمش نے سلم بفتح سین اور لام وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اور مت پیروی کرو قدمون شیطانکی اور احکام منسوخہ پر قیام نکرو اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ شیطان واسطے تمھارے دشمن ہے ظاہر منزلزل کرنیوالا ہے وسوسہ ڈالکے تمھاری خاطر فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ پس اگر لغزش مین آؤ تم جادۂ شرع اور احکام قرآن سے پیچھے اوسکے کہ آچکین تمھارے پاس دلیلین اور احکام حلال اور حرام پس جانو تم یہہ کہ اللہ قادر اور غالب ہے اوپر عذاب کرنے مخالفونکے اور حکیم



کا رب انتقام نہ لیگا مگر یحق نقل ہے کہ ایک قاری نے بوقت تلاوت بجائے ان اللہ عزیز حکیم کے ان اللہ غفور الرحیم پڑھا ایک اعرابی نے کہ ہرگز قرآن
نہ پڑھا تھا سنکر کہا کہ وقت مخالفت اتباع اعدائے دین اور بیان مضرت اوسکے بین غفور الرحیم کہنا کہ دلیر کرتا ہے اوسپر ملائم نہین اور نہ کلام
تخویف اور ترہیب کے عزیز حکیم کہنا کہ متضمن قوت اور غلبہ ہے مناسب نہین هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ
آیا انتظار کرتے ہین یعنے ہمین انتظار کرنے کا فرنگر یہہ کہ لاوے اون پاس عذاب اللہ بیچ سایون کے بادل سفید رقیق سے چنانچہ قوم شعیب
پر یوم الظلہ مین ظلل جمع ظلہ ہے جیسے علل جمع علہ ہے وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ اور آوین فرشتے کہ موکل ہین اوپر عذاب کے اور تمام کیا ہوا تھا وہی
کام اون کے کا یعنے جزا ہر شخص کی ساتھ اوسکے پہنچائی جائے وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ اور طرف خدا کے یعنے طرف جزا اوسکی کے پھرے
جاتے ہین سب کام یا یہہ کہ آج سلاطینونکے حکم ہین قیامت کو سب کے منقطع ہو جاوینگے امر فرمان سوائے ملک رحمان نرہیگا والامر یومئذ للہ
سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُم مِّنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ سوال کر یہود مدینہ سے یا مومنان بنی اسرائیل سے کہ مقصود فرزندان یعقوب سے ہین کتنی
عطا کین ہم نے آبا انکے کو نشانیان روشن اور پیغام نیک ہیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یا معجزات ہویدا جون عصا اور ید بیضا اور امثال
اوسکے مثل من و سلوی مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا جو کوئی صلاحیت خطاب کی رکھے وَمَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ
فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی بدل ڈالے یہود سے نعمت اللہ کی کو کہ نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے پیچھے اوسکے کہ آئی اوسکے پاس
توریت بیچ تحقیق اللہ تعالی سخت عقوبت کرنیوالا ہے اوسکو دنیا مین ساتھ قتل او اجلا کے اور آخرت مین ساتھ عذاب بے انتہی کے زُيِّنَ لِلَّذِينَ
كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا زینت دیگئی ہے واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے زندگانی دنیا کی سے تاکہ اوسپر فریفتہ ہون اور مغرور ہون وَيَسْخَرُونَ
مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا اور ٹھٹھا کرتے ہین اون لوگون سے کہ ایمان لائے ہین سبب نزول کا اوسکے یہہ ہے کہ دولتمند قریش کے فقرا صحابون پر جیسے بلال
اور عمار رض ہنسکر کہتے تھے کہ دیکھو محمد ان کنگالون سے انتظام جہان کا کیا چاہتا ہے اور بنیاد اشراف عرب کی اکھیڑا چاہتا ہے اگر دعوی اوس کا
سچ ہوتا تو اشراف اور سادات عرب اوسکے تابع ہوتے حق تعالی نے فرمایا وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور جو لوگ کہ پرہیز کرتے ہین شرک
اور عصیان سے یعنے یہہ درویش اور گدا جنسے ٹھٹھا کرتے ہین اوپر اونکے از روئے مرتبے کے جو ٹھٹھا کرتے ہین دن قیامت کے درجات مومنون کے
عالی ہونگے فردوس برین ہین اور کافر پڑے ہونگے بیچ درک اسفل سجین کے وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور اللہ روزی دیتا ہے
جسے چاہے بغیر اندازے اور حساب کے ٥ الہی رزق عطا کر مجھے بغیر حساب + توئی ہے باسط و رزاق و معطی و وہاب + اللہم ارزقنا بغیر حساب
كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً تھے لوگ امت ایک یعنے آدم اور اولاد ایک ملت پر تھی بعد اوسکے مختلف ہوئی فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ پس بھیجے اللہ
نے پیغمبر علیہم السلام بحر مواج مین لکھا ہے کہ آغاز اسلام مین زمانہ آدم علیہ السلام سے تا زمانہ بعثت نوح علم کے مابین وفات حضرت آدم اور بعثت
نوح دس قرن تھے تمام لوگ گروہ واحد متصف بصفت اسلام تھے پھر مختلف ہوئے چنانچہ روایت ہے ابن عباس سے انہ کان بین آدم و بین
نوح عشرۃ قرون علی شریعۃ من الحق فاختلفوا یا بعد نجات اہل کشتی کے تا زمان صالح تک سب اسلام پر تھے پھر مختلف ہو گئے بعضے مسلمان رہے
بعضے کافر ہوئے پھر حقتعالی نے انبیا مبعوث کئے اور زمان صالح علیہ السلام سے زمانہ ابراہیم علیہ السلام تک متفق بکفر تھے اور بعضے کہتے ہین کہ بیچ زمانہ
ابراہیم علیہ السلام کے سب جہان متفق اوپر کفر کے تھا امت واحد پس بھیجے اللہ تعالی نے پیغمبر کشاف مین لکھا ہے کہ کان الناس امۃ واحدۃ متفقین
علی دین الاسلام فاختلفوا فبعث اللہ النبیین تھے لوگ امت واحدہ مجتمع اوپر دین اسلام کے پس اختلاف کیا پس مبعوث کئے اللہ تعالی نے
نبی یہہ معنی موافق ہین پہلی روایت بحر مواج کی اور اوسیکو وجہ لکھا ہے اور دلیل اوپر مقدر کرنے فاختلفوا کے اور آیت شریفہ ہے کہ اوسین ظاہر ہے
چنانچہ فرماتا ہے وما کان الناس الا امۃ واحدۃ فاختلفوا اور مذہب بعضے کا کشاف مین لکھا ہے کہ تقدیر کلام کی یون ہے کان الناس
امۃ واحدۃ کفارا فبعث اللہ النبیین فاختلفوا علیہم یعنے تھے لوگ امت واحدہ حالت کفر پر پس بھیجے اللہ تعالی نے نبی پس اختلاف
کیا انھون نے اوپر اونکے اور بعضے تفسیرون مین لکھا ہے کہ اجتماع عالم اوپر کفر کے کبھی کسی زمانہ مین نہین ہوا اگر یہہ بعض سے جو مروی ہے محمول

اوپر اجماع اکثر کے اور مصروف اوپر اتفاق اغلب کے ہی مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ خوشخبری دینے والے اہل طاعت کو ساتھ ثواب کے اور ڈرانیوالے ارباب معصیت کو ساتھ عقاب کے وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ اور اتاری ساتھ اونکے کتاب کہ احکام شرایع اونکے اس کتاب مین لکھے تھے ساتھ حق کے تو کہ حکم کرین کتاب سے درمیان لوگونکے بیچ اس چیز کے کہ اختلاف کرتے ہین بیچ اوسکے کتاب سے جنس کتاب مراد ہے یا ہر نبی پر ایک کتاب اور لیحکم کی تفسیر مین کشاف مین لکھا ہے کہ لیحکم اللہ او الکتاب او النبی المنزل علیہ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ اور نہین اختلاف کیا بیچ حق کے یا بیچ کتاب کے یا بیچ امر دین کے مگر ان لوگون نے کہ دی گئی تھی وہ کتاب یعنے یہود اور نصاری کہ تحریف اور تبدیل کرتے تھے مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ پیچھے اوسکے سے کہ آئے اونکے پاس معجزات روشن اور خلاف اونکا بجہت دنیا رہنے نہ تھا بلکہ بواسطہ سرکشی اور حسد کے کہ کائن تھا درمیان فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس راہ دکھلائی اللہ نے اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ساتھ اس چیز کے کہ اختلاف کیا تھا بیچ اوسکے حق سے ساتھ حکم اپنے کے یعنے ساتھ علم اور ارادہ اور امر اپنے کے بحر مواجین لکھا ہے کہ من الحق باذنہ بیان ما ہے اور لام جنس کا ہے اسواسطے کہ یہہ ساتھ مسلمانونکے ایک حق مین مخالف نتھے بلکہ بہت سے حقوق مین اختلاف رکھتے تھے نماز بے رکوع پڑھتے تھے اور نماز مین طرف مشرق کے متوجہ ہوتے تھے اور روزہ بعضے دنکو بعضے شب کو بھی رکھتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بعضے یہودی کہتے تھے بعضے نصاری کہتے تھے اور حضرت عیسے علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے اور شان قرآن شریف مین اور نبی آخر الزمان مین بے ادبی کرتے تھے حق تعالی نے ہدایت کی کہ نماز مین رکوع ٹھہرایا اور قبلہ طرف کعبہ ابراہیمی کے سمجھایا اور روزہ صبح صادق سے تا غروب بتلایا اور ابراہیم اور عیسے علیہما السلام کی افراط اور تفریط کرنے سے بچایا اور قرآن پر اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھ ایمان لانیکے مشرف فرمایا وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور اللہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے طرف راہ سیدھی کے روز خندق جو کفار ایکدل ہوئے اور منافقون نے اپنا تعلق اظہار کیا اور ضعفائے مسلمین متردد ہوئے اور خطر عظیم پیدا ہوا تو واسطے تقویت مسلمانونکے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ آیا گمان کیا تم نے ای مہاجرین کہ ترک خانمان کیا اور محنت فاقہ اور غربت کربت اختیار کی وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ اور ابھی نہین آئی تمھارے تئین مانند محنت اون لوگونکے جو گذرے پہلے تم سے پیغمبر اور صدیق اور متابعین اونکے حاصل یہہ ہے کہ ای مسلمانو سہل نہ جانو بہشت مین جانا ابھی وہ مصیبتین تمپر نہین آئی ہین جو دوستان خدا پر قبل تم سے گذری تھین مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ لگا اونکو فقر اور مرض یا سختی اور ناکامی یا شکستگی اور گرسنگی لکھا ہے کہ درمیان طائف اور مکہ کے ستر ہزار پیغمبر الجوع الجوع کہہ کے مر گئے حدیث مین ہے کہ صعب ترین بلاؤن کی متوجہ بانبیا ہوئی ہے غرض جسپر انعام ہوا ہے اوسپر ایلام زیادہ ہے فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت نہین ایذا دیا گیا کوئی نبی مثل اوس چیز کے کہ مین ایذا دیا گیا ہون پس انبیا اور مومنین نے ساتھ محنت کے گذارا کیا وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ اور ہلائی گئی یہان تک ساتھ بلا اور محنت کے کہ کہا پیغمبر نے اونکے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اور اون لوگون نے کہ ایمان لائے تھے اوپر یعنے کہا باتفاق کب ہوگی مدد اللہ کی ہمارے اوپر اور کب فتحیاب ہونگے ہم دشمنونپر غرض عرض کرتے تھے جناب الہی مین کہ شتاب یاری فرماوے اور اس بلا سے چھڑاوے نہ یہہ کہ بسبیل شک کہتے تھے پس حق تعالی نے رسول اپنے پر پیغام بھیجا اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ آگاہ ہو تحقیق مدد اللہ تعالی کی نزدیک ہے مسلمانونکے يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ سوال کرتے ہین تجھہ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا خرچ کرین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کہ مرد بزرگ اور دولتمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مال رکھتا ہون کیا نفقہ کرون یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ کشاف مین ابن عباس سے روایت لکھی ہے اور حکم تخصیص مصارف صدقہ کا کہ اوسمین ہے منسوخ ہے ساتھ اس آیت کے کہ سورۂ توبہ مین آئیگی اور کشاف مین لکھا ہے کہ وعن الحسن ہی فی التطوع اور سوال نفقے کا تھا اور بیان مصارف نفقہ کیا اسواسطے کہ مہم تر تھا اوسکا معلوم کرنا کہ نفقہ اوسوقت معتد بہ ہوتا ہے کہ اپنے محل مین واقع ہوا اور محل دینے کا والدین سے بہتر اور نہین

ہی لعدا اوسکے اور قرابت والے لوگ ہین کہ صلۂ رحم ہین والصلة متعلقة بالعرش یقول من وصلنی وصله الله ومن قطعنی قطعه الله اسیواسطے فرمایا حق تعالی نے کہ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرو تم مال سے پس واسطے ماں باپ کے اور قرابت والونکے وَالْيَتٰمٰى اور بے پدرون خورد سال کے کہ قادر نہون اوپر اکتساب نفقات کے وَالْمَسٰكِيْنِ اور درویشونکے کہ چارہ معاش کا نہین جانتے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور مسافرونکے سمجھ لیجے کہ وابن السبیل بصیغۂ مفرد ذکر فرمایا اسمین ایک نکتہ ہے اور وہ یہہ ہے کہ مسافر اگر رفیقونکے ساتھ ہوگا تو اغلب یہہ ہے کہ بے توشہ نہ ہوگا چور ونسے لٹیرونسے مال اسباب امن مین ہوگا کہ ہمراہی حامی مددگار اوسکے ہونگے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ اور جو کروگے تم بھلائی سے پس تحقیق اللہ ساتھہ اوسکے ہے جاننے والا جزا اوس کی تمھین دیگا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ لکھی گئی اوپر تمھارے لڑائی اور وہ مکروہ ہے واسطے تمھارے اور شاق ہے اوپر نفس تمھارے کے اور یہہ کراہیت مخالفت فرمان خدا سے ہے بلکہ بمقتضائے بشریت ہے کہ تلف مال اور ہلاکت نفس البتہ کارہ ہونا ہے سمجھ لیجئے کہ پہلے آیت ام حسبتم مین آنا مخاطب کا بہشت مین ساتھہ حال گذشتگان کے متعلق کیا کہ بہشت ساتھہ ایسی ایسی محنتون کے ملتی ہے پھر مصارف نفقہ کے بیان فرمائے کہ یہہ عمل ہی سبب مثوبات عظیمہ ہے پھر یہہ آیت فرمائی کہ قتال با کفار اور جہاد با عدائے کردگار پھر لازم ہے اور حال یہہ ہے کہ تم پر دشواری ہے یعنے خدا و ند دشواری ہے یا قتال نفس دشواری بوجہ مبالغہ جیسے زید عدل حاصل یہہ ہوا کہ محنتین یہان کی اختیار کرو تو وہان عیش پائدار کرو

شعر

راحت اوسے ڈھونڈھو کہ نجود + کچھ کھوؤ گے تب تو پاؤ گے تو + وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور شاید مکروہ رکھو تم ایک چیز کو بہ نفرت طبع اور حالانکہ وہ بہتر ہو واسطے تمھارے جیسے غذا کہ مکروہ جانتے ہو اور نیک ہے واسطے تمھارے دنیا مین بھی بجہت فتحیابی اور حصول غنائم اور مقہور اعدائے دین اور آخرت مین بھی بواسطہ آیت شہادت اور نعیم مخلد درجات علیین وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ اور شاید کہ دوست رکھو تم ایک چیز کو از روئے کسالت نفس کہ وہ نہ جانا جہاد کا ہے اور حالانکہ وہ بری ہو واسطے تمھارے دنیا مین بسبب تحمل ایذا کے غلبۂ اعدا سے اور آخرت مین بجہت حرمان کے ثواب غزا سے اور بُعد درجہ شہدا سے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور خدا جانتا ہے مصلحت تمھاری اور تم نہین جانتے يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ سوال کرتے ہین تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مہینے حرام سے لڑنے بیچ اوسکے کشاف مین لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن جحش کو ساتھہ اور اصحابونکے جمادی الآخر مین دو مہینے پہلے غزوۂ بدر سے بطن نخلہ کو بھیجا درمیان اونکے اور قافلۂ قریش کے کہ طائف سے آتا تھا لڑائی ہوئی عمرو بن عبد اللہ الحضرمی اور تین آدمی ساتھہ اوسکے کفار سے قتل ہوئے شام کیوقت چاند رجب کا دکھلائی دیا معلوم نہوا کہ وہ دن سلخ جمادی الاخریٰ کا تھا یا غرہ رجب کا جب یہہ خبر مشہور ہوئی کفار طعن کرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارونکو کہا یا کہ حلال ہے خونریزی اور فتنہ انگیزی کرو بیچ ماہ رجب کے اور حالانکہ اس چاند مین حرام ہین یہہ باتین مسلمانون نے حضرت صلعم سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی یعنے اس سوال کا جواب فرمایا حقتعالی نے کہ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لڑنا بیچ اسکے بڑا گناہ ہے اسوقتمین قتال ماہ حرام مین حرام تھا پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوگیا ساتھہ آیت سیف کے وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور بند کرنا آدمیونکو راہ اللہ کی سے یعنے ایمان سے اور کفر کرنا ساتھہ اللہ کے اور کفر کرنا ساتھہ مسجد حرام کے یا بند کرنا آدمیونکو مسجد حرام سے یا نماز پڑھنے سے بیچ اوسکے بعضون نے کہا ہے کہ واو والمسجد الحرام مین قسم کی ہے وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ اور نکال دینا اہل مسجد حرام کا یعنے پیغمبر علیہ السلام اور اصحاب اونکے کا مسجد حرام سے بلکہ مکہ سے کہ مشتمل ہے اوپر مسجد کے بہت بڑا ہے نزدیک خدا کے قتال رجب سے اور عقوبت اوسکی زیادہ تر ہے وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ اور کفر بڑا ہے قتل سے کہا ہے کہ مراد قتل سے عمرو بن عبد اللہ حضرمی کا ہے چنانچہ بحر مواج مین لکھا ہے کہ زبردستی کرنی مسلمانونپر اور باکراہ اونکو دین سے پھرا کر مرتد کرنا کہ کافر کرتے تھے بڑا ہے بیچ رتبے برائی گناہ عصیان کے قتل عمرو بن عبد اللہ حضرمی سے کہ عبد اللہ ابن جحش وغیرہ اہل اسلام کے ہاتھہ سے واقع ہوا تھا الام القتل ہین عہد کا ہے وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا اور نہ ٹلینگے مشرک

متعصب اور عناد اور عناد کرتے جاوینگے تم سے ای مسلمانو یہانتک کہ پھیر دین تمکو دین تمہارے سے کہ اسلام ہے اگر کر سکین اور قادر ہون وَ
مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ اور جو کوئی پھر جاوے تمسے دین اپنے سے اور مرتد ہو جاوے فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ پس مرجاوے اور
حالانکہ وہ کافر ہو یعنے حالت ارتداد مین مرجاوے فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پس یہہ لوگ کھوئے گئے عمل انکے
بیچ دنیا کے اور آخرت کے کہ دنیا مین ایمان نرہا قبیلہ جدا ہوا مال گیا میراث منع ہوئی اور عاقبت مین مستحق ثواب نرہے فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور یہہ لوگ رہنے والے ہین دوزخکے وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے - ایسے ہین سمجھ لیجئے کہ کھوئے جانا عمل کا اور
زائل ہونا ثواب کا نزدیک امام اعظم مجرد ارتداد کے ہوتا ہے اگرچہ پھر اسلام لے آوے لیکن ثواب عمل کا پھر نہین آتا اور نزدیک امام شافعی
بمجرد ارتداد اعمال حبط نہین ہوتے جبتک کہ حالت ارتداد مین نمرے اگر مرتد ہوگیا پھر اسلام لایا تو ثواب اعمال گذشتہ کا پاویگا اور اگر
اسلام نلایا اور اوسی حالت پر نعوذ باللہ منہا مرگیا تو ثواب اعمال کا نہ پاویگا اور تمسک اونکا یہی آیت ہے اسواسطے کہ اسمین موت حالت
کفر پر شرط ہے جب یہہ ثابت ہوا تو جزائے ابطال اعمال اور زوال ثواب اوسپر مرتب ہوا اور امام اعظم رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ اس کلام مین
دو شرطین ہین دو جزا ہین ہر جزا اپنے شرط پر مترتب ہے ابطال اعمال مترتب ہے ارتداد پر اور خلود نار مترتب ہے موت حالت کفر پر اور
دلیل اونکی یہہ آیت شریفہ ہے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ کہ اسمین صریح حق تعالی نے فرمایا ہے کہ جو شخص کفر کرے ساتھ
ایمانکے یعنے مرتد ہوجاوے پس تحقیق حبط ہوجاتے ہین عمل اوسکے اسمین کچھ قید موت کی نہین ہے مطلقا ارتداد موجب ابطال اعمال ہے
پس حبط ہونا عمل کا کہ مطلق آیا ہے مقید بموت کیونکر ہو اطلاق اور قید جمع نہین ہوتی اور مطلق محمول اوپر مقید کے نہین ہوتا اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین بخدا و رسول اور جنہون نے وطن چھوڑا اور محنت
کی اور لڑے کافرونسے بیچ راہ خدا کے یعنے عبداللہ بن جحش اور یار اوسکے رض اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ یہہ لوگ امیدوار ہین مہربانی اللہ
کی کے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا مسلمانون کا اور مجاہدونکا اور مہاجرونکا ہے اور اونپر مہربان ہے معلوم کیجئے کہ بیتسوین
آیت آیات مسائل سے کہ جسمے مسئلہ حرمت گناہ خمر کا اور میسر وغیرہا کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ پوچھتے ہین تجھسے
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم شراب سے اور جوئے سے قصہ اس کا یون ہے کہ جب نازل ہوئی آیت وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ
سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا تو مسلمان شراب پیا کرتے تھے اور یہہ واسطے اونکے حلال تھی پھر بعد مدت کے حضرت عمر ابن الخطاب نے اور معاذ بن جبل وغیرہما
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوی دیجئے ہمین بیچ شراب کے کہ زائل کرنیوالی عقل کی ہے اور بیچ جوئیکے
کہ سبب ضایع ہونے مال کا ہے یہہ پس فرمایا حق تعالی نے قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیچ اندونو
کے گناہ بڑا ہے اور فائدے ہین واسطے لوگونکے منافع خمر کے یا بدنی ہین جیسے ہضم طعام اور اشتعال حرارت غریزی اور یا خلقی ہین جیسے تواضع
متکبران اور سخاوت ممسکان اور جرات بیدلان اور یا مالی ہین جیسی منفعت بیع شراء ہین اور فائدہ جوئیکا توسع ہے اوپر درویشونکے کہ رسم
جاہلیت تھی جو کوئی کچھ جیتتا جوئے سے وہ مساکین کو تقسیم کرتا تھا بعد نزول اس آیت کے بعضے صحابہ نے چھوڑ دیا پینا اسکا اور بعضے پیتے
تھے بعد اوسکے ایکروز عبدالرحمن بن عوف نے پیکر ایک جماعت صحابہ کی امامت کی قل یا ایہا الکافرون نماز مین پڑھی لا اعبد کی جگہہ اعبد بغیر
لا کے پڑھ گئے پھر یہہ آیت نازل ہوئی کہ لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری بعد اوسکے صحابہ نے وقت نماز کے اوسکا پینا چھوڑ دیا بعضونے
وقت طلوع شمس سے زوال تک وقت پینے کا اوسکے مقرر رکھا تا آنکہ عتبان بن مالک نے ایکروز جمع کرکے محفل نشاط کی اور بادہ خواری
ہونے لگی جب مدہوش ہوے تب سعد بن وقاص نے حالت مستی مین شعر بیچ ہجو انصار کے پڑھا انصاریون نے اوسکو مارا اور زخمی کیا اور
ایذا پہنچائی سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انصار مذکور سے گلہ گو ہوئے حضرت عمر نے دعا کی کہ اللہم بین لنا فی الخمر
بیانا شافیا پھر دعا اون کی قبول ہوئی اور یہہ آیت حرمت خمر مین نازل ہوئی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن

فاجتنبوہ الخ کہ سورۂ مائدہ مین آویگی انشاء اللہ تعالی صحابہ نے کہا سبحان اللہ کیا مہربانی فرمائی حقتعالی نے اوپر بندونکے کہ شراب یکبار حرام نہ کی کہ درجہ بدرجہ حکم فرمایا تو کہ نہ شاق ہو لوگون پر پہلے حلال تھی تو عادی تھے پھر فرمایا کہ اسمین اثم ہے نہ حرمت پھر حرام فرمائی وقت نماز کے نہ اور وقت پھر حرام مطلق کی پس اس آیت شریفہ سے اثم اوسکا ثابت ہے اور حرمت اوسکی آیت جو سورۂ مائدہ مین آویگی اوس سے ثابت ہوئی ہے سوال جب اوسکا پینا اثم ہوا تو ہر اثم حرام ہے پھر احتیاج طرف مائدہ کے کیا ہے جواب پہلے حلال تھی پھر اثم جو اوسکا بیان فرمایا مع منافع تو لوگ سمجھے کہ حرام نہین ہے یہہ مگر اثم اوسمین تضییع وقت کا اور مال کا اور فوت صلوٰۃ کا ہے اور یہہ کہ شراب اوسکا سبب زوال عقل ہے اسواسطے احتیاج اس آیت کی ہوئی سوال منافع خمر سے شفا بیماری ہے اور حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم پس کیونکر توفیق ہو درمیان آیت اور حدیث کے جواب یہہ نفع اوسکا جبتک تھا کہ پینا اوسکا اثم تھا بسبب عوارض کے نہ حرام محض اور جب نازل ہوئی آیت سورۂ مائدہ کی تو حرمت اوسکی نے دور کردیا منفعت اوسکیکو کہ للناس تھی اور معلوم کرلیا ہے آپنے کہ حادث محرمات مین واقع ہے پس مخالف اس آیت اور حدیث مین کہان واقع ہوا سمجھ لیجئے کہ نزدیک امام ابوحنیفہ رح کے شیرہ انگور خام کا جب آگ مین پکاوین اور جوش اکر کف اوسکے اوپرکی دور ہو پھر بیہوشی لائے وہ تو حرام ہے اوسیکا نام شراب ہے اور صاحبین کے نزدیک جوش اکر کف دور ہو یا نہو خمر ہے امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی رضہ نے فرمایا ہے کہ اگر ایک قطرہ خمر کا کنوئین مین پڑے اور اوسپر منارہ بناوین تو واسطے بانگ نماز کے قدم اوس منارہ پر نرکھون اور اگر دریا مین پڑے اور دریا خشک ہو کر گھاس اوسپر اوگے تو چارپایون کو نچراؤن کہ عین خمر حرام قطعی ہے اور پلید محض جیسے خون خوک اور بول سگ حلال کہنے والا اسکا کافر ہے تھوڑی بہت حرام ہے اور باقی تحقیق خمر کی اور میسر کی سورۂ مائدہ مین لکھی جاویگی انشاء اللہ تعالی وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا اور گناہ شراب اور جوئے کا بہت بڑا ہے فائدے اونکے سے وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ اور پوچھتے ہین تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ کتنا خرچ کرین عمرو بن جموح نے اول بار جو سوال نفقے کا کیا تھا تو جواب مصارف نفقہ مین نازل ہوا تھا پھر سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھا مین نے کہ صدقہ دیا چاہیئے لیکن نہین جانتا مین کہ کتنا دیا چاہیئے کہ قُلِ الْعَفْوَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حاجت سے یعنے جو اہل وعیال کے خرچ سے زیادہ ہووے اللہ کی راہ مین دو اور حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت زکوٰۃ کے کہ سورۂ توبہ مین آویگی بحر مواج مین لکھا ہے کہ ما مبتدا ہے اور ذا بمعنی الذی ہے اور ینفقون صلہ اوسکا ہے ضمیر موصول کی محذوف ہے ای ما الذین ینفقونہ یا ما محل نصب مین ہے مفعول ینفقون کا بمعنی ای شئ ینفقون كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جیسا بیان نفقے کا فرمایا اسطرح بیان کرتا ہے حق تعالی واسطے تمھارے نشانیان مہربانی اپنی کی تو کہ تم فکر کرو بیچ کامون اس جہانکے اور اوس جہانکے یعنے دل اسجہان مین نہ باندھو اور اوس جہانکو ہاتھ سے نہ کھوؤ ملا حسین واعظ نے لکھا ہے کہ سلمی نے کہا ہے کہ تفکر بیچ دنیا اور آخرت کے یہہ ہے کہ سمجھے آدمی یہہ دونون قاطعان راہ ہین فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے الدنیا حرام علی اہل الاخرۃ والاخرۃ علی اہل الدنیا وہما حرامان علی اہل اللہ دنیا حرام ہے طالب عقبی کو اور عقبی حرام ہے طالب دنیا پر اور یہہ دونون حرام ہین طالب مولی پر **قطعہ** عقبی مین وہ نہ مانگتا ہو جب کچھ + دنیا کی ہوس پھر اوسکو ہو کب کچھ + تو اوسکو ملے تو سمجھے کو نہین ملا + سمجھے ہے تجھیکو تیرا رأفت سب کچھ + نقل ہے کہ ایک بزرگ کا انتقال ہونے لگا بہشت اونکے استقبال کو آئی مکان مہک گیا خوشبو سے لوگ خوش ہوئے وہ روئے پوچھا کہ سبب گریہ کیا ہے حق تعالی نے یہہ عنایت کی کہ بہشت کو تمھارے لینے کو بھیجا کہا اسواسطے روتا ہون کہ بہشت آئی جسکا مین طالب ہون اوسنے جلوہ نہ دکھایا اور ندا ہوئی غیب سے کہ تو کیا چاہتا ہے عرض کیا اونھونے کہ مین تجھے چاہتا ہون پس تجلی واقع ہوئی اور جان نکلگئی واہ عجب موت پائی الٰہی ایسا ہی مرنا مجھے بھی دیجیو

تیرے مشاہدہ مین جان تن سے جائے میری + الٰہی موت بھی آوے تو ایسی آئے میری + وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى اور سوال کرتے ہین تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یتیمون سے یعنے کسطرح سے معیشت ساتھ یتیمونکے کرین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ جو تاکید تہدید

کھانے مال یتیموں کے مین ساتھ نزول اس آیت کے ولا تقربوا مال الیتیم وارد ہی وہ لوگ کہ انکا کاروبار کرتے تھے اور اونکے معاملات مین
تصرف کرتے تھے کنارہ کش ہونے لگے یہہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع مبارک مین پہنچی حق تعالی نے فرمایا قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ کہہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنوارنا اور محافظت کرنی یتیمونکے مال کی واسطے اونکے بہتر ہی اجتناب کرنیسے بحر مواج مین لکھا ہی کہ جب یہہ آیت
نازل ہوئی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا عبد اللہ بن رواحہ انصاری نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ علاحدہ آٹا خمیر کرنا اور سالن پکانا دشوار ہی کسطرح معاملہ کرین حقتعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضون
نے کہا ہی کہ بعضے لوگ کھانا یتیمونکا جدا ہی پکانے لگے اور اونکے بچھونے پر بیٹھنے سے اجتناب کرنے لگے کسی نوع سے مخالطت ساتھ اونکے روا
نہ رکھنے لگے اعراض کلی ان سے کرنے لگے حقتعالی نے فرمایا وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ اور اگر ملالو تم اونکو اور طعام اپنا ساتھ طعام اون کے
کے خلط کرو پس بھائی تمھارے ہین بیچ دین کے معاملہ برادرانہ ساتھ اونکے رکھو خرچ اور وزن اونکی جنس کا حساب مین رکھو اور زیادتی اور کمی
کھانیکی پر دقت خیال کرو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اور اللہ جانتا ہی بگاڑنیوالوں اور تباہ کرنیوالونکو اونکے مال کے سنوارنیوالون سے
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ محنت اور رنج دیتا تمکو اور تنگ کرتا تمکو ساتھ اسباب کے کہ مخالطت ساتھ یتیمونکے حرام کر دیتا
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ تعالی غالب ہی حکمت والا جو کرتا ہی ساتھ حکمت کے کرتا ہی سوال یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم اور
یسئلونک عن الشہر الحرام اور یسئلونک عن الخمر والمیسر ان تینون آیتونکے درمیان بہت تباعد معنی فصل کیا اور واو عطف کا درمیان نہ لایا
اور یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو اور یسئلونک عن الیتمی اور یسئلونک عن المحیض ان تینون مین بھی ویسا ہی تباعد معنی ہی پس
اونمین کیون وصل کیا ساتھ واو عاطفہ کے وہی فصل جو پہلی آیات ثلثہ مین تھا یہان بھی کرتے جواب لکھا ہی تفسیر و نمین کہ سوال تینون پہلے کہ
مفصولہ ہین اونمین سے آخر کا سوال کہ یسئلونک عن الخمر والمیسر ہی یہہ اور تینون سوال پچھلے کہ موصولہ ہین ایک وقت مین واقع ہوئے ہین
اتحاد وقت کا درمیان اونکے موجب وصل ہی اور تینون سوال پہلے اوقات مختلفہ مین وارد ہوئے ہین اتحاد زمانی بھی اونمین مفقود یہی سبب
فصل ہی معلوم کیجئے کہ چوبیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدم جواز نکاح مشرکین اور مشرکات کا ساتھ مومنین اور مومنات
کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ اور مت نکاح مین لاؤ عورتین شرک والیونکو یہان تک کہ ایمان لاوین سبب نزول
اس آیت کا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد غنوی کو کہ بڑا بہادر دلاور مردانہ تھا مکے کو بھیجا تاکہ ضعفائے اہل اسلام کو کفار سے مخفی
کر کے لے آوے جب مکے مین پہنچا تو ایک عورت مشرکہ عناق نام نے کہ تعلق باطن ساتھ اوسکے رکھتی تھی اوسکے پاس آکر کہا کہ خلوت کرو والّا فریاد
کر کر تجھے ایذا دلواؤنگی اوسنے کہا حرام مین تجھ سے کردن یہہ محال ہی اوسنے کہا نکاح کرو اوسنے کہا نکاح بغیر اجازت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کرون
میری کیا مجال ہی پس مرثد نے بعد مراجعت کے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حقتعالی نے یہہ آیت نازل کی اور اونھین روزونمین
عبد اللہ بن رواحہ نے ایک طمانچہ اپنی لونڈی کو مارا تھا وہ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دادخواہ ہوئی حضرت نے مہربانی فرما کے عبد اللہ
سے اوسکا احوال پوچھا عبد اللہ نے عرض کیا کہ نماز پڑھتی ہی روزہ رکھتی ہی تصدیق آپکے رسالت کی کرتی ہی لیکن نافرمان ہی حضرت نے
فرمایا کہ یہہ مومنہ ہی اس سے نیکی کر عبد اللہ نے اوسے آزاد کر کر نکاح کر لیا لوگ طعنہ کرنے لگے کہ ابن رواحہ نے کنیزک سیاہ سے نکاح کیا اور عورت حسین
خوبصورت مشرک دیتے تھے اوسنے نہ قبول کیا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اور البتہ لونڈی
ایمان والی بہتر عورت ہی آزاد مشرکہ سے اگرچہ تعجب مین لاوے تم کو وہ عورت حسن اور جمال اپنے سے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا اور
مت نکاح کر دو تم عورات مومنات کا ساتھ مردون مشرک کے یہان تک کہ ایمان لاوین وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اور البتہ غلام
ایمان والا بہتر ہی عورت کا خرآزاد شرک لانیوالی سے اور اگرچہ خوش آئے تم کو وہ مشرک بواسطہ صورت یا ثروت کے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى
النَّارِ یہہ شرک والے اور شرک والیان بلاتی ہین تم کو طرف آگ کے یعنے طرف کفر کے کہ ارتکاب اوسکا سبب ہی دوزخ کے جانے کا وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا



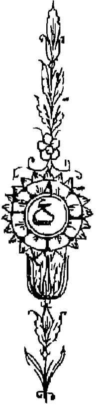
الی الجنۃ والمغفرۃ باذنہ اور اللہ بلاتا ہی تمکو یا بسنت رسل طرف جنت کے اور بخشش کے یعنے وہ اعمال تم کو تعلیم فرماتا ہی کہ جنکے واکئے
نیکی سے جاؤ تم اور بہشت مین پہنچو ساتھ قضا اور ارادت اوسکیکے ویبین آیتہ للناس لعلہم یتذکرون اور بیان فرماتا ہی نشانیان
اپنی اور ظاہر کرتا ہی احکام اپنے حلال اور حرام سے واسطے آدمیونکے تو کہ نصیحت پکڑیں یاد وہ حاصل یہہ ہی کہ نکاح مؤمنین کا زن مشرک سے
جبتک کہ ایمان نلاوے حرام ہے لیکن اشکال یہہ ہے کہ جائز رکھا فقہا نے لا ان زن کتابیہ کا نکاح مین باوجودیکہ شرک اونکا قرآن سے ثابت ہی
کہ قالت الیہود عزیر ابن اللہ و قالت النصاری المسیح ابن اللہ پس بیضاوی مین لکھا ہی کہ حرمت اگرچہ شامل تھی کتابیہ کو بھی لیکن خاص کردیا
اس آیت نے والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب کہ سورۂ مائدہ مین ہی پس جائز ہو گیا نکاح اوسکا ساتھ اور کشاف مین لکھا ہی کہ یہہ
حکم منسوخ ہی ساتھ آیت سورۂ مائدہ کے اور عدم جواز نکاح مؤمنات کا ساتھ مشرکین کے آیت ولا تنکحوا المشرکین ناسخہ ہی اور تفسیر احمدی مین لکھا
ہی کہ ولا تنکحوا المشرکین مین لا تنکحوا بالضم ہی باب افعال سے خاصتہ نہ بالفتح ثلاثی مجرد سے بخلاف ولا تنکحوا المشرکات کے کہ اس مین دونون
قرأتین ہین معلوم کیجیے کہ پچیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت مباشرت کا ساتھ زنان حائضہ کے اور حرمت لواطت
کرنے کا ان سے نکلتا ہی وہ یہہ ہی ویسئلونک عن المحیض اور سوال کرتے ہین تجھہ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حیض سے سبب نزول کا اسکے
یہہ ہی کہ یہود حالت حیض مین اپنی جورؤن سے جدے ہوجاتے تھے اور نگاہ اونکی طرف نہین کرتے تھے کھانا طعام اونکے ساتھ حرام جانتے تھے
اور کرنا کلام اُنسے منع سمجھتے تھے اور نصاری برعکس اوسکے کرتے تھے کہ حالت حیض مین کلام طعام وطی جماع سب مباح جانتے تھے ثابت ابن ابو
دحداح رح نے حضرت سے پوچھا کہ عورت اپنی سے حالت حیض مین کیا معاملہ کرین ہم جواب آیا کہ قل ہو اذی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ حیض
ناپاکی ہی کراہت طبع اور نفرت دل اوسمین ہوتی ہی فاعتزلوا النساء فی المحیض پس چھوڑ دو عورتونکو حالت حیض مین یعنے مجامعت سے
بچو اور مکالمت مواکلت مخالطت شوق سے کرو پھر حقتعالی نے واسطے تاکید کے فرمایا ولا تقربوھن اور مت پاس جاؤ اونکے یعنے مباشرت
نہ کرو حتی یطہرن یہانتک کہ پاک ہون یطہرن بسکون طا اور ضمہ ہا زا امام حفص کی قرأت ہی یعنے جب خون آنا منقطع ہو بعد اکثر ایام حیض اگرچہ غسل
نہ کیا ہو مجامعت روا ہی اور اگر انقطاع دم کا ہوا اقل مدت حیض مین تو قبل غسل کے وطی ناروا ہی چنانچہ قول امام اعظم کا ہی اور جب غسل
کرے بعد انقطاع دم تب وطی کرے یہہ مذہب امام شافعی کا ہی فاذا تطہرن فاتوھن من حیث امرکم اللہ جب نہالین بعد انقطاع دم
پس جاؤ اونکے پاس اوسجگہہ سے کہ حکم کیا اللہ نے کہ فرج ہی نہ غیر ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین تحقیق اللہ تعالی دوست
رکھتا ہی توبہ کرنیوالونکو مناہی سے اور دوست رکھتا ہی پاکونکو سمجھہ لیجے کہ آدمی بیچ مخالطت حائض کے افراط اور تفریط کرتے ہین نرسا کچھہ
حیض غیر حیض مین فرق نہین کرتے وہی جماع خلطہ جو تھا حالت حیض مین بھی کرتے تھے اور یہود اور مغان بکلی تارک تھے کچھہ آمیزش کسی امر مین انکے
ساتھ نرکھتے تھے حق تعالی نے مسلمانون کو راہ میانہ روی کی عنایت فرمائی مضاجعہ اور مواکلہ اور مشاربہ اور معانقہ جائز رکھا اور مس کرنا ناف سے
تا زانو حرام کیا چنانچہ یہی قول امام ابیحنیفہ اور ابی یوسف کا ہی اور امام محمد مس غیر فرج روا رکھتے ہین اور مدت حیض کی اقل تین روز ہین اور اکثر
دس دن اور مسائل حیض کے کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہین یہان بیان کرنا موجب طوالت ہی لہذا محرر ہوئے نساؤکم حرث لکم بی بیان
تمھاری کھیتیان ہین واسطے تمھارے یہود کہا کرتے تھے کہ اگر پیٹھہ کیطرف سے مجامعت کریں تو فرزند احول پیدا ہوتا ہی لوگون نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا جواب حق تعالی نے نازل کیا کہ بی بیان تمھاری کھیتیان ہین کہ اونسے اشجار اطفال اور نباتات بنات پیدا ہوتے ہین
فاتوا حرثکم انی شئتم پس جاؤ کھیت اپنے مین جسطرح سے چاہو یعنے جماع کرو ساتھ انکے جس نہج سے لٹاکے بٹھاکے اوٹھاکے الٹ کے پلٹ کے
موضع حرث مین نہ محل فرث مین یعنے مقام جماع مین جماع کرو کہ قبل ہی نہ محل سرگین مین لواطت کرو کہ دبر ہی سمجھہ لیجیے کہ انی کے دو معنے
آتے ہین من این کی چنانچہ آیت مین انی لک ھذا اور کیف کی چنانچہ اس آیت مین انی یکون لی غلام یہان من این نہین ہوسکتا اسواسطے کہ
اسمین صفت تعمیم مکان ہی اس آیت کی معنی ہوجاوینگی کہ جس مکان سے چاہو قبل سے یا دبر سے چنانچہ اہل روافض کہتے ہین اور یہہ معنی

اس آیت کی درست نہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بی بیان تمھاری کھیتیان ہین اونسے اولاد پیدا ہوگی تمھاری تم اپنے کھیت کو جو تو بوؤ جیسے
چاہو اور اولاد نہین پیدا ہوتی مگر جماع سے لواطت سے اولاد کہان ہوتی ہے پس کھیت وہ ٹھہرا جو مُنبِت تحصیل اولاد ہو نہ وہ کہ جسمین تخم
ضایع ہوجاوے پس کسیطور سے یہہ معنی انّی کی بنتی ہی نہین پس بیان انی بمعنے کیف ہے جیسا مذہب ہمارا اہل سنت جماعت کا ہے یعنے کیف
شئتم قائماً او قاعداً او مضطجعاً چنانچہ اول تقریر کرآئے ہم وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ اور پہلے بھیجو واسطے جانون اپنی کے خلوص نیت سے اور
اعمال نیک سے کہ اتباع اوامر اور اجتناب نواہی ہے جماع حلال ہے اوسے کرو اور لواطت حرام ہے اس سے بچو یا یہہ کہ مقدم کرو نفسون اپنے
پر جماع سے طہارت اور دعا اور طلب ولد صالح کہ موجب تقویت دین اور سبب تکثیر امت سید المرسلین ہووے وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا
أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ اور ڈرو اللہ سے بیچ مخالفت امر کے اور مباشرت نہی کے جماع کا امر کیا ہے وہ کرو لواطت کی نہی کی ہے وہ نہ کرو اور جانو
یہہ کہ ملنے والے ہو تم اوسے جو پہلے بھیجا ہے اچھا یا برا اچھا ہے تو اچھے درجے بہشت مین ملینگے برا ہے تو برے درجے دوزخ مین ملینگے یا ملاقوہ کی ضمیر
طرف اللہ کے ہے یعنے ملوگے اللہ سے بے پردہ دیدار پروردگار سے مشرف ہوگے یا مراد ملاقات سے عرض نیاز گاہ ہے بخدائے عزوجل چنانچہ
اور آیت شریفہ مین وارد ہے وعرضوا علی ربک صفا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایمان والون کو ساتھ بہشت
اور رویت کے معلوم کیجئے کہ چھبیسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ قسم معصیت پر نہ کھانیکا اور بہت قسمین نہ کھانے کا اور تقسیم
اقسام کا اور وجوب کفارت کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ اور مت کرو اللہ کے نام کو نشانہ دستآویز اور
بہانہ واسطے قسمون اپنی کے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنے بہنوئی سے کہ بشیر بن نعمان تھے ناخوش ہوگئے اور قسم کھائی اسم اعظم الہی کی کہ
اوس سے بات نہ کرونگا اور اوسکے حق مین کچھ نیکی نہ کرونگا اور اوسکے اور کسی اور کے درمیان جو جھگڑا ہوگا تو صلح مصالحت نہ کرونگا حقتعالی
نے یہہ آیت نازل کی کہ مت کرو نام خدا کو مانع أَن تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا اوس سے کہ نیکی کرو ساتھ اقربا اور احباب کے اور پرہیزگاری کرو مروت
یارون دوستان وکیسے اور اونسے قطع کلام کرو وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ اور صلح کرو درمیان لوگون کے وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اللہ تعالیٰ سننے والا
ہے قسم تمھاری جاننے والا ہے جو دلمین قسم کھانیوالونکے ہوتا ہے عبد اللہ بن رواحہ نے بعد استماع اس آیت شریفہ کے جو دل مین ٹھہرایا تھا
بشیر بن نعمان کے ساتھ عدم نیکوئی سے چھوڑدیا اور بشیر سے بشیر مقام رحمت اور شفقت مین آیا لَّا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ نہین
پکڑتا تمکو اللہ ساتھ لغو کے بیچ قسمون تمھاری کے کہا ہے صاحب کشاف نے لا یواخذکم ای لا یعاقبکم بلغو الیمین اور دوسری معنی کہتے ہین
کہ لا یلزمکم الکفارۃ بلغو الیمین لغو بقول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وہ ہے کہ مظنہ راست پر قسم کھائی جاہے اور وہ جھوٹھہ نکل آوے اور بقول امام
شافعی لغو وہ ہے کہ بے اختیار کسی شخص کی زبان پر قسم بطور عادت جاری ہو ہر بات مین کہے واللہ آونگا واللہ جاؤنگا واللہ بیٹھونگا واللہ اٹھونگا
اور اوسے اوس قسم مین قصد قسم کھانیکا نہو خیر بہر تقدیر یمین لغو کی کفارت نہین ہے اور حق تعالیٰ اوسپر مواخذہ نفرماویگا وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ اور لیکن پکڑتا ہے تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ کمائے ہین دل تمھارے یعنے جو عمداً قسم کھاؤ ارادہ کر کر دل مین ایک کام کا
اور خلاف اوسکے کرو تو حانث ہوگے کفارت لازم آویگی اور بیان کفارت یمین کا سورۂ مائدہ مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ وَاللَّهُ غَفُورٌ
حَلِيمٌ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اونکو ساتھ قسم لغو کے اور بردبار ہے سوگند عمداً مین بھی شتابی عذاب کرنیمین نہین فرماتا سمجھ لیجے کہ اختلاف ہے بیچ یمین
غموس کے غمس کے معنے لغت مین نیچے لیجانا اور غوطہ کھانا ہے اور اصطلاح اہل شرع مین یمین غموس وہ ہے کہ ایک شخص نے زمانہ گذشتہ مین
کام کیا ہو اور قصداً جان بوجھ کے قسم کھائی جھوٹھی کہ مین نے نہین کیا بالعکس پس بقول امام اعظم اور ایک روایت مین امام احمد کی ہے کہ
اوسپر کفارت نہین ہے کہ اوسکا گناہ بڑا ہے کفارے سے نہین بدلا جاتا اور بقول امام شافعی اور ساتھ ایک روایت امام احمد کی کفارت ادا کرے
اور اگر قسم کھائی کہ زمانہ آئندہ مین یہہ کام کرونگا اور خلاف اوسکے کرے یا بالعکس تو حانث ہوگا اور کفارت لازم آویگی بالاجماع معلوم کیجے
کہ یہانسے آیات متعددہ بیان طلاق اور عدت مین شروع ہوئی ہین اور ستائیسوین آیت آیات مسائل مین کہ جس سے مسئلہ ایلا کا نکلتا ہے

وہ یہہ ہے لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ واسطے اون لوگونکے کہ قسم کہاتے ہین بی بیون اپنی سے جدا اُسکی سمجھ لیجئے کہ کوئی مسئلہ کلام اللہ مین
ایسا مشروح منفصل نہین ہے جیسا مسئلہ طلاق کا اور عدت کا ہے کہ طلاق باحکامہ و اقسامہ رجعی بائن غلیظ ایلا وغیرہم اور ایسی ہی عدت باحکامہا و
اقسامہا ذکر فرمائی ہے اور تمام یہہ دو سورتون مین بیان کیا ہے ایک تو یہان سورۂ بقر مین دوسری سورۂ طلاق مین کہ آخر قرآن مین آویگی
انشاء اللہ تعالی اور یہان ابتدا کئی ہے ساتھہ مسئلہ ایلا کے کہ فرمایا والذین یؤلون من نسائہم لکھا ہے امام زاہدی نے اور حسینی نے بیچ
کہ سبب نزول کا اوسکے یہہ ہے کہ جاہلیت مین جس مرد کو اپنی جورو سے میل نہوتا تھا اور غیرت رکھتا تھا کہ اگر اسکو چھوڑ دونگا تو اور سے
نکاح کریگی تو قسم کھا لیتا تھا کہ اتنے روز دن اوس سے مباشرت نکرونگا پس اتنی مدت وہ بیچاری پابستہ دلخستہ بیٹھی رہتی تھی نہ بیوہ
ہوتی ہے نہ سہاگن حقتعالی کو ناپسند آئی یہہ بات اور یہہ آیت نازل کی اور تطبیق اس آیت کی آیت سابق سے یہہ ہے کہ اوسمین مذکور
یمین کا فرمایا تھا اسمین حکم ایک صفت یمین کا کہا پس کلام از باب ذکر خاص بعد عام واقع ہوا حاصل معنی کا یہہ ہوا کہ حق تعالی نے فرمایا واسطے
ملاحظہ احمال اول لوگون کے کہ ایسی قسم کھاتے ہین تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ انتظار کرنا چار مہینے کا فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
پس اگر پھر آوے سوگند کھانیوالا طرف جورو اپنی کے اور مباشرت کرے پس تحقیق حق تعالی بخشنے والا ہے گناہ شکنندگان قسم کا اور
مہربان ہے کہ مباح کو مخالفت قسم کیا اور کفارت مقرر فرمائی سمجھ لیجئے کہ شریعت مین یہہ ہے کہ اگر ایلا والا چار مہینے کے اندر رجوع
کرے تو حانث ہوتا ہے کفارت لازم آتی ہے اور نکاح ثابت رہتا ہے چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہے اور ایک قول امام احمد
کا بھی یہی ہے اور بقول امام شافعی اور مالک اور بروایت مشہور امام احمد کے حانث نہین ہوتا اور اگر مدت چار مہینے کی گذر گئی
اور وطی نہ کیا اوسنے بغیر عذر کے تو طلاق بائن واقع ہوتی ہے نزدیک امام اعظم کے نہ نزدیک ایمہ ثلثہ کے کہ اونکے نزدیک موقوف
ہے چاہے طلاق دے چاہے ندے اور سرکشی کرے اگر ایلا والا تو حاکم کو چاہئے کہ طلاق دلوادے یہہ قول امام مالک اور احمد اور شافعی
کا ہے اور امام احمد اور شافعی سے یہہ بھی روایت ہے کہ تنگی کی جائے اسپر تا کہ طلاق دیوے وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ
عَلِیْمٌ اور اگر قصد کرین طلاق کا پس حق تعالی سننے والا ہے کلام طلاق دینے والے کا جاننے والا ہے قصد اوسکا اختلاف ہے بیچ اسکے
کہ اگر قسم کھائی کسینے بغیر اسم اللہ کے تو ایلا والا ہو گیا نزدیک امام اعظم کے برابر ہے کہ قصد ضرر پہنچانے کا اپنی جورو کے کیا یا ارادہ ایذا دور
کرنے کا اوسکے کیا کہ دودہ پلانیوالی ہے یا بیمار ہے یا قصد اپنے جانکے ضرر دفع کرنیکا کیا اور بقول امام مالک کے مولی نہین ہوتا مگر حالت
غضب مین قسم کھائی یا ارادہ ضرر رسانی کا ہو زوجہ کے اور اگر نیکی اور سازکاری کا یا اور نفع زوجہ کا قصد ہو تو مولی نہین ہوتا اور
بقول امام محمد قصد ضرر زوجہ سے مولی ہوتا ہے فقط اور امام شافعی کے دو قول ہین صحیح تر اونسے قول موافق امام اعظم ہے اور اگر
بنام خدا قسم کھا کر چار مہینے کے اندر وطی کرے تو کفارت باتفاق لازم ہوتی ہے مگر قول قدیم شافعی مین اور کسینے وطی کرنا ترک کیا اپنی
زوجہ سے بغیر قسم کے چار مہینے سے زیادہ تو بقول امام اعظم اور شافعی مولی نہین ہوتا اور بقول امام مالک اور ایک روایت احمد کی
مین ہوتا ہے اور اختلاف ہے مدت ایلا کی نسبت مین بقول مالک دو مہینے ہین آزاد ہو جورو اوسکی یا لونڈی ہو اور امام شافعی کے نزدیک
چار مہینے ہین مطلق اور نزدیک امام اعظم کے اعتبار مدت ایلا مین عورت پر ہے اور اگر جورو آزاد ہے چار مہینے ہین اور اگر لونڈی
ہے دو مہینے ہین خاوند کوئی ہو غلام ہو یا میان ہو اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک موافق امام مالک کے دوسری مطابق
امام اعظم کے اور اختلاف ہے ایلائے کافر مین بقول ایمہ ثلثہ صحیح ہے اور بقول امام مالک صحیح نہین اور فائدہ صحت ایلا کا اوسوقت
ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام لے آیا اگر درمیان چار مہینے کے وطی کیا کفارت لازم آئی والا مولی ہوا معلوم کیجئے کہ آٹھہ تیسوین آیت آیات مسایل
سے کہ جس سے مسئلہ عدت مطلقہ کا اور بیان رجعت کا بیچ طلاق کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ
قُرُوْٓءٍ اور طلاق والیان انتظار کرین ساتھہ جانون اپنی کے تین قروء تک اور قرء لفظ مشترک ہے حائض ہونے کو زن کے اور پاک

ہونیکو دونون کو کہتے ہین لیکن یہان قرء نزدیک امام اعظم کے حیض ہے اور نزدیک امام مالک اور شافعی کے طہر ہے اور امام محمد سے دونو
روایتین ہین اور فائدہ اختلاف کا ظاہر ہوتا ہے اوسوقت کہ عورتکو حیض تیسرا شروع ہو کہ امام اعظم کے نزدیک مدت عدت کی پوری ہوجاتی
ہے اور نزدیک امام مالک اور شافعی بعد انقضائے حیض ثالثہ کے جو طہر ہو تب پوری ہوتی ہے اور متفق ہین ائمہ کہ عدت زن حاملہ
کی مطلق بوضع حمل ہے طلاق دادہ ہو یا خاوند مرگیا ہو اور ایسی ہی باتفاق عدت اس عورت کی کہ جسے حیض نہوتا ہو بسبب بڑھاپے
کے حیض منقطع ہوگیا ہو تین مہینے ہین اور اسیطرح سے حیض ہوتا ہے عدت اسکی تین قرء رہین باتفاق لیکن معنون مین قروء کے اختلاف
ہے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہے مگر بقول داؤد تین مہینے ہین اور اگر کوئی عورت رانڈ ہوجاوے رستے مین حجکے تو بقول امام اعظم مدت عدتکی
وہین اقامت کرکے پوری کرے بیچ شہر کے ہو یا قریب شہر کے اور بقول ائمہ ثلثہ کے اگر خوف ہو فوت ہونیکا حجکے تو عدت توڑنا جائز ہے
عین عدتمین نکلکر سفر اختیار کرے اور حج ادا کرے اور اگر خاوند گم جاوے تو بقول امام اعظم اور بقول جدید راجح امام شافعی اور ایک
روایتمین امام احمد کی حلال نہین ہے اوسکو اور کسی سے نکاح کرنا اس مدت تک کہ غالبًا اوسکی امید زندگی کی ہو اور حد اس مدتکی نزدیک
امام اعظم کے ایکسو بیس برس ہین اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک نوے برس ہین اور بروایت جدیدہ امام شافعی کے خاوند کے مال مین سے
نفقہ پایا کرے ہمیشہ اور اگر دشوار ہو نفقہ اوسکے مال مین سے پانا تو فسخ کرے نکاح بنا بر روایت ظاہرہ و قول امام شافعی کیسے اور بقول
مالک اور مختار ہے متاخرین اصحاب اونکے کا اور یہی روایت قوی ہے کہ حضرت عمر رض نے کیا ہے اور انکار نہین کیا کسینے صحابہ رض سے
اور نزدیک امام احمد کے بروایت اخری یہ ہے کہ توقف کرے مدت چہل سال کہ اکثر مدت حمل کی ہے اور چار مہینے اور دس روز کہ
مدت عدت وفات زوج اوسکی ہے پھر حلال ہے اوسے ازدواج اور سے اور اختلاف ہے گم ہوے مین پس بقول امام شافعی مفقود
وہ ہے کہ معلوم نہو کہان گیا اور قطع ہوجاوے خبر اوسکی اور غالب گمان ہووے کہ مرگیا اور بقول امام مالک اور بقول قدیم شافعی وہ
ہے کہ قطع ہو خبر اوسکی اسباب ظاہر ہلاکت کا ہو یا نہو اور بقول امام احمد مفقود وہ ہے کہ منقطع ہو خبر اوسکی اور سبب غالب ہلاکت
کا ہو چنانچہ جنگ مین گم گیا ہو درمیان دو صف کے یا سوار جسپر تھا وہ کشتی غرق ہوگئی اکثر لوگ اوسکے ڈوب گئے بعضے سلامت رہے اور
اگر سفر تجارتکو گیا تھا کہ خبر منقطع ہوگئی معلوم نہین کہ زندہ ہے یا مردہ اس حالت مین اور سے نکاح کا کرنا درست نہین یہان تک کہ متعین
ہو موت اوسکی یا ایسی مدت گذرجاوے کہ اسقدر مدتمین زندہ نرہتا ہو کوئی اور بقول امام اعظم مفقود وہ ہے کہ غائب ہوجاوے اور معلوم
نہووے خبر اوسکے جینے کی اور مرنیکی اور اختلاف اسمین ہے کہ جو پھر آوے خاوند گم ہوا اور یہان نکاح کرلیا ہو اوسکی جورو نے اور سے بعد
توقف مدت گمشدگی کے پس بقول امام اعظم باطل ہوجاویگا نکاح دوسرا اگر وطی کیا اوسکے ساتھ تو مہر مثل لازم ہوگا اور عدت کچھ لازم
نہین کہ دوسرا نکاح باطل تھا اور جورو پہلے خاوند کی ہے اور بقول امام مالک اگر دخول کیا اوسکے ساتھ زوج دوسری نے تو جورو
اوسکی ہوگئی اور زوج اول نے جو مہر دیا ہو تو واجب ہے کہ جورو پھر دے مہر اور اگر دخول نہین کیا تو جورو پہلے خاوند کی ہے اور امام
مالک سے دوسری روایت یہ ہے کہ جورو پہلے ہی خاوند کی ہے بہرحال وطی کرے دوسرا یا نہ کرے اور امام شافعی سے دو قول ہین
ایک مین باطل ہے نکاح دوسرا دوسرے مین باطل ہے نکاح پہلا بہرحال اور بقول امام احمد اگر دخول نہ کیا ہو ساتھ اوسکے زوج دوسرے نے
تو جورو پہلے کی ہے اور اگر دخول کیا ہے تو پہلے زوجکو اختیار ہے اسمین چاہے اپنے نکاح مین رکھے اور مہر اگر دوسرے زوج نے دیا ہے تو
جورو سے دلواوے یا دوسرےکو دیدے اور اگر مہر دیا ہو تو لیلے اور جائز رکھتے ہین قسمت مال مفقود کی امام اعظم اور امام احمد اور نہین
جائز رکھتے امام مالک اور امام شافعی تا آنکہ متیقن ہو موت اوسکی اور اختلاف ہے ام ولد مین کہ مرگیا مولی اوسکا یا آزاد کردیا اوسے دونو
حال مین بقول امام اعظم عدت اوسکی تین حیض ہین اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک ایک حیض اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک
تو ایک حیض کی اوسیکو امام خرقی نے اختیار کیا ہے دوسری آزاد مین ایک حیض اور وفات مین چار مہینے دس دن سمجھ لیجے کہ پہلے حق تعالی

نے مطلق احکام قسم کا مذکور فرمایا پھر اقسام اقسام مین سے کہ ایلا ہے اوسکا ذکر کیا پھر ایلا سے کہ مناسبت طلاق سے رکھتا ہے مذکور طلاق
کا کیا اب اوسکے احکام مطلقات بیان فرمائے کہ والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء کہ قروء سے مراد تین حیض ہین کہ
کہ انہین جہان طلاق دیا ہو وہین رہے اوس مکان سے بغیر عذر شرعی کے نہ نکلے اور اس مدت عدتین جو قید ہین کہ دلیل شرعی
سے ثابت ہوئی ہین چنانچہ کتب فقہ مین بتشریح اور توضیح مسطور ہین بجالاوے سوال انفس جمع قلت ہے اور نفوس مطلقات
بہت ہین پس مقام جمع کثرت مین جمع قلت کیون لائے باوجود نفوس کہ جمع کثرت ہے اوسکو چھوڑکر انفس کو کہ جمع قلت ہے کیون
اختیار کیا جواب تو کہ استعمال جمع قلت کا دلالت کرے اوپر اوسکے کہ شان عورات سے کہ میل طرف ازواج کے بیشتر رکھتی ہین کہ
تربص اور انتظار قلیل ہے اور امام شافعی جو قروء سے مراد تین طہر مراد لیتے ہین اونکی دلیل یہہ ہے کہ زمان رغبت زنان زمانہ
طہر ہے نہ حیض پس قروء کی تاویل بطہر کرنا مناسب ہے اور سیاق کلام کا بھی اسیکو چاہتا ہے وبعولتہن احق بردہن فی ذلک
ان ارادوا اصلاحا کہ ارادت باشارت طہر ہے اور امام اعظم کہتے ہین کہ صریح آیت واللائی یئسن من المحیض من نساءکم ان
ارتبتم فعدتہن ثلثۃ اشہر سے معلوم ہوتا ہے کہ تین ماہ بدلے تین حیض کے مقرر کئے اور اعتداد ساتھ اوسکے بہ تقدیر انقطاع حیض
لائے یہہ اشارت کافی ہے اوپر اوسکے کہ عدت ساتھ حیض کے ہے اور سوا اسکے اور بھی ادلہ اونکے ہین یہان واسطے طوالت کلام کے
مسطور نہوئے وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ اور نہین حلال ہے واسطے عورتون کے یہہ کہ چھپاوین جو کہ پیدا کیا ہے
اللہ نے فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ بیچ رحمون اونکے فرزند سے یا خون حیض سے اور جو کتمان ولد سبب ابطال حق رجعت ہے پس عورتون کو روا
نہین ہے لکھا ہے کشاف مین کہ عورت جب ارادہ کرتی تھی جدائی کا اپنے خاوند سے تو چھپاتی تھی حمل کو تو کہ منتظر ہو وضع حمل کا اور جو
حائض ہوتی تھی تو ظاہر کرتی تھی کہ طہر مین ہون استعجالا للطلاق پس حقتعالی نے فرمایا کہ نہین حلال یہہ تمہارے واسطے اِنْ كُنَّ
یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اگر ہین ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ
اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا اور خاوند اونکے سزاوار تر ہین ساتھ پھیر لینے انکے بیچ زمانہ تربص اور انتظار کے اگر چاہین خاوند صلاح مین لانا
کام بی بی کا نہ ضرر پہنچانا اونکو لکھا ہے کہ ابتدائے اسلام مین طلاق رجعی دیتے تھے اور جب مدت عدت کی تمام ہونیکو آتی تھی تو رجوع کرلیتے
تھے اور عورتونکو پاس بلاکر پھر طلاق دیتے تھے غرض اونکی تمام فساد تھا نہ اصلاح حق تعالی کو یہہ بات ناپسند آئی آیت نازل فرمائی وَ
لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور واسطے بی بیونکے ہین اوپر مردونکے حقوق جیسے کہ مردونکے اوپر ہین ساتھ اچھی طرح کے کہ خوبی
معیشت ہے اور حسن معاشرت ہے سمجھ لیجئے کہ حق خاوند کا جورو پر یہہ ہے کہ فرمانبرداری کرے اوسکی اور ننگ ناموس شوہر کا نگاہ رکھے
اور قدم دائرہ عفت سے باہر نہ نکالے اور نگہبانی گھر کی کرے اور تعظیم تکریم ساس کی خسر کی کرے اور اپنے آپ کو آراستہ رکھے واسطے
شوہر کے اور مکان کو مصفے اصاف ستھرا کرتی رہے اور خاوند کے بچھونا بچھائین اور کھانا پکاکر کھلائین اور پانی پلائین پانون دبائین
چست وچالاک رہے اور حق بی بی کا اوپر خاوند کے یہہ ہے کہ ساتھ اوسکے زندگانی بوجہ احسن کرے اور علم دین سکھاوے اور اوسکے
واسطے مکان بناوے خبرگیری خرچ ضروری کی رکھے طعام لباس اوسکے سے غافل نہو وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ اور واسطے مردونکے
اوپر بی بیونکے زیادتی اور بلندی ہے کہ مہر انپر ہے اور نفقہ کسوت بھی دیتے ہین یا درجہ عظیمہ اور مرتبہ جلیلہ یہہ ہے کہ سررشتہ طلاق اور رجعت
انھین کے ہاتھ مین ہے یا بڑائی رجال کی بنا پر یہہ ہے کہ نبوت خاصہ انکا ہے کوئی نبی عورت نہین ہوئی اور ولایت اکثر انھین کو ہوتی
ہے کم عورات بقرب ولایت مشرف ہوئی ہین چنانچہ حدیث مین ہے کہ عورتون سے دو بی بیان کامل ہوئی ہین ایک تو آسیہ اور دوسری
مریم اور اس امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات مین البتہ بہت عورات بدرجہ ولایت پہنچی ہین لیکن بہ نسبت رجال کے قلیل
ہین بلکہ اقل چنانچہ ایک رابعہ بصری ہین کہ ایک ہاتھ مین آگ دوسرے مین پانی لیکر اٹھین کسی نے سبب پوچھا فرمایا کہ بہشت کے جلانیکو اور



اور دوزخکے بچھانیکو تاکہ دنیا مین عبادت خاص واسطے اللہ کے ہو اب لوگ دوزخکے خوف سے اور بہشت کی امید سے عبادت کرتے ہین اللہ کیواسطے کم کرتے ہین **قطعہ** جان وتن بره خدا شہادت وہ ہے + لو اسکے ہی دلمین ہو سعادت وہ ہے + راقت وہ خوش ہو جسمین عادت وہ ہے + نیت مین خلوص ہو عبادت وہ ہے + وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ع اور اللہ غالب ہے کہ عزیز کرتا ہے مردونکو اور فضیل کرتا ہے عورتو نپر حکمت والا ہے جو حکم کرتا ہے بندگان پر ساتھ حکمت کے کرتا ہے سمجھ لیجے کہ آدمی چار قسم کے ہین ایک تو نامرد ہین کہ طالب دنیا ہین ایک مرد ہین کہ طالب عقبیٰ ہین ایک جوانمرد ہین کہ طالب عقبیٰ اور مولیٰ ہین ایک فرد ہین کہ صرف طالب مولیٰ ہین دنیا و آخرت کو بھلائے بیٹھے ہین ؎ **مطلع** کونین سے کام کیا رہا ہے + نقشہ تیرا دل مین چھا رہا ہے ؎ نہ دنیا کی ہوس ہے اور نہ خواہش جسمین عقبیٰ کی + نقوش ماسوی دل سے مٹانا اسکو کہتے ہین + معلوم کیجئے کہ انتالیسوین آیت اور چالیسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ طلاق رجعی اور خلع اور غلیظ کا نکلتا ہے اور یہہ دو آیتین ہین یعلمون تک اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ طلاق شرعی کہ جسمین رجعت ہے دو بار ہے سمجھ لیجئے کہ عرب مین ایام جاہلیت مین عدد طلاق کی مقرر نہتھی اگر فرضًا دس بار طلاق دیتے تو پھر رجوع کر لیتے تھے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہے ایکروز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی اور جور و شوہر اپنے کی کہ ہمیشہ طلاق دیتا تھا اور اوسکے ضرر کیواسطے پھر مراجعت کرتا تھا بیان کی یہہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت مین پہنچا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ طلاق رجعی دو بار ہے یہی توجیہہ مذکور ہے حسینی مین نے اسدی مین بیضاوی مین تلویح مین اور موافق ہے مذہب امام اعظم کے اور شافعی کے اور ایک توجیہہ یہہ ہے کہ موافق ہے مذہب امام ابو حنیفہ کے فقط اختیار کیا ہے اسکو فخر الاسلام نے اور یہہ مدارک اور کشاف مین لکھی ہے کہ طلاق بمعنی تطلیق ہے جیسے سلام بمعنی التسلیم یعنے تطلیق شرعی تطلیق ہے بعد تطلیق کے اوپر تفریق کے نہ جمع کے جسطرح ثم ارجع البصر کرتین ای کرۃ بعد کرۃ نہ کرتین اثنتین مرۃ واحدۃ اسیواسطے الطلاق مرتان کہا الطلاق اثنان نہ کہا تم کلامہ اور بعد دو طلاق کے فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ط پس بند کرنا ہے یعنے اپنے پاس رکھنا ہے ساتھ رجعت کے یا نکالدینا ہے ساتھ نیکی کے یعنے عدت تک نچھوڑے پھر بعد عدت کے اگر چاہے آپ نکاح تازہ کرلے چاہے بار دیگر طلاق دے سمجھ لیجئے کہ مشروع طلاق مین یہہ ہے کہ جب کسی سبب سے چاہے کہ طلاق اپنی عورتکو دے تو بیچ اوس طہر کے کہ جماع نکیا ہو ایک طلاق کہے اور اگر دوسری طلاق مطلوب ہو تو دوسری طہر مین کہے لیکن جمع کرنا درمیان دو طلاق کے یا تین طلاق کے بدعت ہے اور مکروہ اور اگر طلاق مذکور سے رجعی مراد ہے کہ لعولتہن احق بردھن سے مفہوم ہوتا ہے تو معنے یہہ ہووینگے کہ طلاق رجعی دو طلاق ہین چنانچہ متصل تین کے یہہ معنے لکھے گئے ہین اور جب تین ہون تو محل رجعت کا نہین رہتا اور بائنمعنی مرتان سے تثنیہ ہی مراد ہے اور اگر دوسری معنی مراد لیجئے تو مرتان سے غرض تکریر ہے وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا اور نہین حلال واسطے تمھارے ای مردو یہہ کہ لے لو مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اوس چیز سے کہ دیا ہے تمنے جورؤن اپنے کو شَيْئًا کچھ چیز زنان لا طلاق مین طلب کرکر اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ مگر یہہ کہ ڈرین دونون یہہ کہ نہ قایم رکھینگے حدین اللہ کی یہہ جملہ معترضہ ہے بیان حکم خلع مین درمیان معطوف اور معطوف علیہ کے روایت ہے کہ جمیلہ بنت عبداللہ ابی بن سلول منافق کی کہ نہایت جمیلہ تھی اور منکوحہ ثابت بن شماس انصاری کی تھی اپنے خاوند سے کمال ناخوش رہتی تھی اور خاوند اوسے بہت چاہتا تھا ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین آکر اوس جمیلہ نے اپنے خاوند کی کہ ثابت تھا شکایت کی اور جیسی جمیلہ حسن مین جمیلہ تھی ویسا ہی ثابت محبت مین اوسکی ثابت تھا اوسنے حضرت ؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ تمام مخلوق مین تمھارے برابر کسیکو دوست نہین رکھتا ہین اور بعد آپکے جمیلہ کے برابر مجھے کوئی دنیا مین دوست نہین جمیلہ نے عرض کیا کہ یہہ سچ کہتا ہے لیکن ایکدن دامن خیمہ اوٹھا کر دیکھتی تھی مین ایک گروہ مین لوگون کے یہہ ثابت جاتا ہے رنگ اسکا سب سے سیاہ اور قد سب سے کوتاہ تھا جیسے یہہ مجھے ایسا برا معلوم ہوا ہے کہ کسیطرح زشتی اوسکی دل سے میرے زائل نہین ہوتی اوسکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم خلع کا فرمایا ثابت نے

ایک باغ مہر مین جمیلہ کو دیا تھا وہ باغ اوس سے طلب کرنے لگا جمیلہ راضی ہوگئی بلکہ اوسنے چاہا کہ سوا باغ کے کچھہ اور بھی اگر لیے تو لے لے
لیکن مجھے چھوڑ دے ثابت نے دیکھا کہ باغ پھر ملتا ہے آتا ہی خلع پر راضی ہوگیا لکھا ہی کہ اول خلع اسلام مین ثابت اور جمیلہ ہی کا واقع
ہوا ہی اب سمجھہ لیجئے کہ یہان ایک خدشہ واقع ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ اگر خطاب لا یحل لکم کا ازواج کی طرف ہے تو خطاب ان خفتم کا کہ متصل اسکے ہی مطابق نہین ہوتا کہ وہ حکام کو ہی
اور اگر یہہ بھی حکام کو کہیئے تو خطاب تاخذوا مما آتیتموهن کا موافق نہین بیٹھتا اسی واسطے کہ حکام دلوانے والے ہین لینے والے تو نہین کا
جواب اوسکا یہہ ہی کہ خطاب لکم کا اور تاخذوا کا اور آتیتم کا ازواج کو ہی اور خطاب ان خفتم کا حکام کو اور اسطرح جیسے کلام واحد مین ایک
خطاب کسیکو ایک کسیکو ہوتا ہی چنانچہ اس آیت مین یوسف اعرض عن هذا واستغفری لذنبک اور وان کنتم فی ریب مین وبشر الذین تک
اور یہہ بھی ہوسکتا ہی اور خطاب سب حکام کو کہیئے اور اینا اینکو بواسطہ سببیت اور حکم منسوب طرف اونکے ٹھہرائے فَإِنْ خِفْتُمْ پس اگر
ڈرو تم ای حکام کہ امر اخذ کا اور اعطا کا تمھارے ہاتھہ مین ہی أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ یہہ کہ نہ قائم
رکھینگے خاوند اور جوروں حدین اور احکام اللہ کے تو پس نہین گناہ اوپر دونونکے بیچ اوس چیز کے کہ بدلا دے ساتھہ شوہر کے اور بسبب
اوس بدلے کے اپنے آپکو شوہر سے چھوڑا لے جیسے ثابت کی جورو نے کیا تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا یہہ امور مذکورہ اور احکام
مسطورہ کہ طلاق اور رجعت اور خلع ہی اندازہائے الٰہی ہین واسطے مصلحت بندگان کے مقرر فرمائے پس مت گذرو ان حدود سے اور
تجاوز ان سے نکرو وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ اور جو کوئی تجاوز کرے اندازہائے الٰہی سے پس وہ لوگ وہی ہین
ستم کرنیوالے نفسون اپنے پر یہان سمجھہ لیجئے کہ معتزلہ تمسک کرتے ہین ساتھہ اس آیت کے کہ جسنے تجاوز حد الٰہی سے کیا کچھہ حکم الٰہی مین کم کیا یا
زیادہ کیا وہ ظالم ہی اور ظالم بمعنی کافر کلام اللہ مین آتا ہی پس مرتکب گناہ کبیرہ کا کافر ہوا جواب اونکا یہہ ہی کہ کلام اللہ مین ظالم جو
مقابل مومن کے وارد ہی وہ بمعنی کافر ہی سب مقام پر مفسرین ظالم کو بمعنی کافر نہین ٹھہراتے پس یہان بمعنی کافر ممنوع ہی اور تمسک
اونکا باطل ہی سمجھہ لیجئے کہ خلع بیچنا زن کو ہی عوض مین مہر کے یا غیر مہر کے اور حکم اوسکا مستمر ہی بالاجماع مگر عبد اللہ المزنی کے نزدیک حکم
اوسکا منسوخ ہی لیکن قول عبد اللہ کا غیر معتبر ہی اور متفق ہین ائمہ اسپر کہ جو زن کہ شوہر اوسکا مکروہ رکھے ساتھہ نظر بد کرنیکے یا ناخوشی
رکھے ساتھہ اوسکے جائز ہی اوس عورتکو کہ خلع کرے ساتھہ اوسکے اور اگر کچھہ چیز مخالفت کی نہو تو بھی خلع کرنا بغیر سبب کے جائز ہی بلا کراہت
لیکن زہری اور عطا اور داؤد کہتے ہین کہ خلع کرنا اوس حالت مین صحیح نہین اور خلع طلاق بائن ہی نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اور
ایکروایت مین امام مالک کی اور صحیح قول جدید راجح امام شافعی کا مثل قول ائمہ ثلثہ ہی اور ظاہر تر روایت امام احمد سے یہہ ہی کہ خلع فسخ ہی
ناقص نہین کرتا عدد طلاق کو یعنے بعد خلع کے اگر پھر نکاح کرے تو زن مالک سہ طلاق ہی اور خلع طلاق نہین ہی قول قدیم قول امام شافعی
کا ہی اور اختیار کیا اوسکو بہت اصحابون اونکے نے بشرطیکہ لفظ خلع کا کچھہ چیز نہین ہی کہ طلاق ہوا ما خلع کرنا بزیادت مبلغ مہر مسمی مکروہ ہی
یا نہین پس بقول امام مالک اور امام شافعی کے مکروہ نہین اور اگر ناسازگاری مرد کیطرف سے ہو تو مکروہ ہی لیکن خلع صحیح ہی بکراہت اور امام احمد
کے نزدیک زیادت مہر مسمی سے مطلق مکروہ ہی اور اگر کیا تو صحیح ہی چنانچہ اختلاف الائمہ مین مذکور ہی فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ
پس اگر طلاق دے مرد بعد طلاق ثانی کے تیسرا طلاق عورت اپنی کو پس وہ عورت نہین حلال ہوتی واسطے اوسکے پیچھے طلاق ثلثہ کے عطف اوسکا
الطلاق مرتان حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ یہان تک کہ نکاح کرے خاوند سے سوا اوسکے یعنے نکاح مین آوے شوہر دوسرے کے اور وہ شوہر دوسرا
مباشرت اوسکے سے محظوظ ہوا اور یہہ اوس سے ملتذ ہو چنانچہ حدیث عسیلہ کی کہ مشہور ہی مؤید اس معنی کی ہی کہ دختر عبد الرحمن قرظی کہ
مطلقہ ثلثہ تھی ایک اور شوہر کے عقد نکاح مین آئی پھر اوسنے چاہا کہ شوہر اول سے آشتی کرے قبل مباشرت شوہر دوسرے کے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا حتی تذوقی من عسیلتہ ویذوق ہو من عسیلتک فَإِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق دے شوہر دوسرا
بطوع ورغبت [illegible] کرکے بعد مباشرت کے اوسکو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین گناہ اوپر شوہر اول کے اور اوس مطلقہ کے

اَنْ یَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ یہہ کہ رجوع کرین آپس مین ساتھہ نکاح جدید کے بعد مدت عدت شوہر ثانی کے اگر جانین کہ قایم
رکھینگے احکام الہی کو اور حق ایکدوسرکا پہچانینگے وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ یُبَیِّنُہَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ اور یہہ باتین کہ پیچھے مذکور ہوئین تحریم اور تحلیل
سے اندازہ احکام الہی ہین کہ حق تعالی بیان فرماتاہے اونکو واسطے اون لوگونکے کہ جانتے ہین سمجھہ لیجے کہ اس آیت سے وطی کرنا شوہر
دوسرکا نہین نکلتا مگر حدیث مشہور سے کہ عسیلہ کی ہے ثابت ہے لیکن بعضے مفسرین نکاح مذکور سے وطی مراد رکھتے ہین اور عقد نکاح زوج
سے مستفاد کرتے ہین اسطرح سے اثبات وطی کابھی کتاب سے ہوسکتا ہے لیکن یہہ تاویل بہت بعید ہے اولی یہہ ہے کہ نکاح کو حمل اوپر عقد
کے کرین اور تسمیہ زوج باعتبار مایونکے جانین اور قید دخول اور اشتراط وطی حدیث مشہورہ مذکورہ سے سمجھین کہ کتب اصول فقہ مین مسطور
ہے معلوم کیجئے کہ اکتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جسسے مسئلہ رجعت کا بیچ عدت کے طلاق رجعی مین نکلتا ہے وہ یہہ ہے اور یہہ مضمون
اکثر آیات مین وارد ہے چنانچہ سابق ہی مذکور ہوچکا ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَہُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتون کو پس
پہنچنے لگین مدت عدت اپنی کو فَاَمْسِکُوْہُنَّ بِمَعْرُوْفٍ پس بند کر رکھو اونکو ساتھہ اچھی طرحکے یعنے مراجعت کرو ساتھہ اونکے اور نگاہ
رکھو اونھین بطریق صلاح نہ بوجہ اضرار اَوْسَرِّحُوْہُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یا چھوڑدو اونکو ساتھہ اچھی طرحکے تاکہ مدت عدت کی منقضی ہوجائے
اور مالک نفس اپنے کے ہوین ثابت ابن یسار رضنے اپنی بی بی کو طلاق دی جب مدت عدت مین تین روز باقی رہی پھر رجعت کے ساتھہ
اسکے پھر طلاق دی اسی طرح نو مہینے مین تین مرتبے طلاق دی اور تین بار رجعت کی حق تعالی نے اس آیت شریفہ مین اسبات سے نہی فرمائی
وَلَا تُمْسِکُوْہُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا اور مت بند رکھو تم اونکو اور مراجعت نکرو ساتھہ اونکے ازروئے ایذا دینے کے اور رنج پہنچانیکے تو کہ
ستم کرو اوپر ساتھہ درازی مدت عدت کے وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ اور جو کوئی یہہ کریگا کہ مسلمان کو ضرر پہنچاوے پس تحقیق
ستم کیا اوسنے اوپر نفس اپنے کے کہ غیر کو آزار پہنچاکر اپنے نفس کو معرض غضب الہی مین ڈالا اور طوق بمقتضائے شریعت اپنی جان کو پہناکر رحمت
نامتناہی سے نکالا ۵ آزار ندہ یکسیکو + ملعون نہ کیجے اپنے جیکو وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ اللّٰہِ ہُزُوًا اور مت پکڑو احکام الہی کو ٹھٹھا یعنے
سہل جانکر اعراض منکرو اور ہنسی سمجھہ کر سستی نہ لاؤ بیچ عمل کے بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان ایک جماعت کے نازل ہوئی ہے کہ وہ
کہتے تھے کہ نکاح اور طلاق ٹھٹھے بازی اور کھیل ہے وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اور یاد کرو تم نعمت الہی کو کہ فائض ہے اوپر تمھارے
خصوصًا نکاح کے حق مین کہ شرایع امم سابقہ مین زیادہ ایک عورت سے بیچ نکاح کے لانا ایک وقت مین روا نہ تھا مگر پیغمبر ونکو اور یہان
شریعت محمدیہ مین علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات چار بی بیان اکٹھی جائز ہین اور لونڈیونکا کچھہ شمار ہی نہین اور پہلی شریعتون مین بعد طلاق کے
مراجعت جائز تھی اور اسمین رواہے اور جبتک زن مطلقہ زندہ ہوتی تھی مرد کو درست نتھا اور قبیلہ کرنا اور یہان حلال ہے چنانچہ
زاہدی مین اور حسینی مین مذکور ہے اور تفسیر احمدی مین منقول انسے مسطور ہے وَمَآ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ وَالْحِکْمَۃِ اور یاد کرو اوس چیز کو
کہ اوتاری اوپر تمھارے کتاب اور حکمت اور احکام اور حدود اوسکیسے یَعِظُکُمْ بِہٖ نصیحت کرتا ہے تمکو خدا ساتھہ قرآنکے اور منع کرتا ہے
ضرر پہنچانیسے اور اتحافہ نہ روسے وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۵ اور ڈرو تم اللہ سے بیچ مخالفت احکام کے اور جانو تم
کہ تحقیق خدا ساتھہ ہر چیز کے اعمال تمھارے یا مصالح روزگار تمھارے سے دانا ہے معلوم کیجئے کہ بیالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جسمین
مسئلہ نکاح بعد العدت کا ہے وہ یہہ ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَہُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتونکو پس پہنچ جاوین انتہائے
مدت عدت اپنی کو فَلَا تَعْضُلُوْہُنَّ پس مت منع کرو اونکو اور باز رکھو اَنْ یَّنْکِحْنَ اَزْوَاجَہُنَّ یہہ کہ نکاح کرین پہلے خاوندون اپنے سے
یہہ خطاب نہی کا عام ہے سب لوگونکو کسیکو نہ چاہیئے کہ منع کرین لکھا ہے تفسیر حسینی مین کہ معقل بن یسار رضنے خواہر اپنی عبد اللہ عاصم رضکے
نکاح مین دی تھی عبد اللہ نے اوسے طلاق دی اور ہنوز عدت تمام ہوئی تھی کہ پشیمان ہوا چاہا کہ رجوع کرے معقل نے نچھوڑا اور کہا کہ پہلے مینے
نکاح کردیا تھا تونے چھوڑدی اب پھر چاہتا ہے لینا قسم خدا کی ہرگز نہ دونگا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ مانع مت ہو عورتونکو رجوع

سے طرف ازواج اونکے اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ جب رضامند ہوں آپسمین ساتھہ نکاح حلال کے اور مہر جائز کے اور قبول حسن معاشرت کے ذٰلِكَ یہہ نہی کہ کئی ہی يُوعَظُ بِهِ نصیحت کیا جاتا ہے ساتھہ اسکے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ جو کوئی کہ ہے تم مین سے بوجہ اخلاص ایمان لاتا ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے کہ آخری دن ہے سب دنونمین ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ یہہ باز رہنا تمھارا باز رکھنے عورتوں کے سے اور ضرر دینے سے پاکیزہ تر ہے واسطے تمھارے از روئے معاش اسواسطے کہ یہہ میاں بی بی آپس مین جانے پہچانے ہین رجوع اونمین انسب ہے نکاح اور غیر کے ساتھہ کرنے سے کہ وہ جان پہچان نہین اور بہت پاک ہے یہہ بات اس سے کہ حرام کا اندیشہ ہووے اور فجور کا خطرہ دل مین سماوے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور اللہ جانتا ہے کہ میاں بی بی آپسمین خواہان ایکدوسرے کے ہین اور تم نہین جانتے یہہ جملہ حال ہے اور یا یہہ معنے ہین کہ خدا جانتا ہے منافع اور مصالح خفیہ بیچ ہر کام کے کہ تم کرتے ہو اور تم امور مخفی نہین جانتے معلوم کیجے کہ تا لا تینتالیسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ رضاع اور وجوب نفقے اور کسوت وغیرہ کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَالْوَالِدٰتُ اور مائین یعنے وہ عورتین جنے والیاں کہ جدائی ہوگئی ہو اونکے شوہر ونسے ساتھہ طلاق کے اور کچھہ بچہ بھی رکھا ہو خواہ طلاق سے پہلے پیدا ہوا ہو خواہ بعد طلاق کے حکم اونکا یہہ ہے کہ وہ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ دودہ پلاوین اولاد اپنی کو حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ دو برس پورے لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ واسطے اوسکے کہ ارادہ کرے یہہ کہ تمام کرے دودہ پلانا فرزند کو کاملین صفت موکدہ ہے حولین کی تا کہ اطلاق حولین محتمل کم پر نہو چنانچہ تلک عشرۃ کاملۃ ہے اور جار مجرور متعلق یرضعن کے ہین اور ہوسکتا ہے کہ لمن ارا د خبر مبتدا محذوف کی ہووے ہذا الحکم لمن اراد ان یتم الرضاعۃ دون من اراد النقصان والزیادۃ اور یہہ جملہ جواب مین سوال مقدر کے واقع ہوا ہے کسینے کہا کہ دو سال کامل کسکے حقمین ہین پس جوابمین کہا لمن اراد ان یتم الرضاعۃ اور یہہ حکم یعنے واجب دودہ پلانا دو سال پورے واسطے باپکے ہے کہ نہین چاہتا اتمام رضاع کو اور مدت رضاع کی بین اختلاف ہے ائمہ کا امام شافعی کے نزدیک دو برس کامل ہین سب فرزندونکے حق مین چنانچہ اور آیت مین ہے وفصالہ فی عامین اور بعضے کہتے ہین کہ پوری مدت رضاع کی اوسکے حق مین کہ مدت حمل کی جسکے چھہ مہینے ہوں دو برس پورے ہین اور جو ساتمین پیدا ہوا ہو بائیس مہینے ہین اور جو نو مہینے مین پیدا ہوا ہو اکیس مہینے ہین اور جو دس مہینے پیٹ مین رہا ہو مدت دودھ کی اوسکے بیس مہینے ہین چنانچہ آیت شریفہ مین وارد ہے وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا اور بعضے تیس مہینے یعنے اڑھائی برس رضاع کی کہتے ہین چنانچہ مذہب امام اعظم کا یہی ہے اور تمسک اونکا یہی آیت ہے وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا کہ سورۂ احقاف مین وارد ہے اور حمل کی معنی اوٹھانا ہاتھہ مین واسطے دودھ پلانیکے کہتے ہین وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ اور اوپر اوس شخص کے کہ لڑکا اوسکا ہے یعنے اوپر باپکے کہ ولادت اوسکی جہت سے واقع ہوئی ہے رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کھلانا ہے دودہ پلانیوالیونکا اور پہنانا ہے اونکا جب طلاق سے جدا ہوئین ساتھہ انصاف اور عدل کے کہ محبوب شرع اور مرغوب طبع ہو سمجھہ لیجے کہ ایسے قرینے پر والدات مذکورہ سے مطلقات مراد لین تھین اور امہات اطفال کہ منکوحات ہین واگذاشت کین تھین کہ استجارہ مادران اطفال کا اوپر رضاع کے روا نہین اور اگر طلاق سے اجنبیہ ہوجاوین تو اجرت لیکر دودھ پلانا درست ہے چنانچہ مذہب امام شافعی کا یہی ہے اور علاوہ اوسکے یہہ ہے کہ کلام بیچ مطلقات کے ہے کہ پہلے ذکر مطلقات کا واسطے وجوب عدت کے کیا پھر ذکر مطلقات رجعیہ کا واسطے بیان حکم رجعت کے لائے پھر ذکر مختلعات کہ مطلقات بمال ہین فرمایا پھر حکم مطلقات ثلثہ کا الہا کیا پھر حکم مطلقات کا بیچ ہنگام رجعت کے قرب انقضائے عدت مین مذکور کیا پھر حکم مطلقات کا بعد انقضاء عدت کے ارشاد فرمایا پھر اس آیتمین مذکور مطلقات کا کہ اولاد شیرخوارہ رکھتی ہین مناسب سیاق کلام کے آیا اور بعضے والدات مذکورہ سے منکوحات مراد لیتے ہین اور تطبیق الفاظ کو معانی سے ساتھہ دو طرح کے دیتے ہین یا تو امر ارضاع کا واسطے استحباب کے جانتے ہین اسواسطے کہ منکوحات پر دودھ پلانا فرزندونکا اپنے واجب نہین ہے وجہ یہہ ہے کہ اسمین کفایت مالکی ہے اور قیام اولاد کا ہے اور یہہ باپ پر واجب ہے نہ ماں پر کہ اپنا مال خرچ کرکے پرورش اولاد کی کرے یا امر ارضاع کا واسطے وجوب ہی کے کہتے ہین لیکن محمول اوپر تقدیر خوف ہلاک فرزند کے سمجھتے ہین کہ جسصورتمین ان صور تومین سے یا دائی دودھ پلانیوالی نہین ملتی یا دائی ملتی ہے لیکن بچہ دودھ اوسکی پستان سے نہین لیتا اوسوقت مین واجب ہے ماں کو دودھ پلانا باقی رہا یہان ایک سوال جواب

طلب و وہ یہہ ہے کہ مراد مولود لہ سے باپ ہے اگر علی الاباء کہتے تو مقصود صریح ظاہر تہا تعبیر کریہان اوس سے ساتھہ قول علی المولود لہ کے کیا فائدہ ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ اعتبار کرنیمین لفظ مولود لہ کے بہت فائدے اور نکتے ہین ایک تو میان عدت لزوم نفقہ ہے ساتھہ ایک تعلق خاص کے کہ وہ انتساب ہے طرف اوسکے واسطے اختصاص کے دوسرے تحقق نسبت نسب ہے فرزند کی طرف باپکے نہ مانکے تیسرے ساتھہ لام لہ کے اشارہ ہے طرف حق تملک اور تصرف کے پدر کو ہنگام احتیاج مین بیچ مال پسر کے چنانچہ وارد ہے انت و مالک لابیک لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا نہین تکلیف دیا جاتا کوئی نفس مگر طاقت اپنی کا جتنی جسکو توانائی ہے حق تعالی نے اوتنی اوسکو تکلیف فرمائی ہے لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا چاہیئے کہ ضرر دے کوئی مان ساتھہ بچے شیرخوارہ اپنے کے کہ اپنے سے بچے کو جدا کر کر باپ کے حوالے کرے یا چاہیے کہ نہ ضرر دئیجاوے مان بسبب فرزند کے کہ اوسے رضاع مین اکراہ کرین یا بعد قبول رضاع نفقہ اور نہ کسوت اوسے نہ دین اختیار فعل معلوم اور مجہول دونون روا ہین وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ اور چاہیئے کہ ضرر نہ پہنچاوے مولود لہ یعنے باپ ساتھہ بچے اپنے کے کہ اوسے ایام شیرخوارگی مین مانسے جدا کرے اور چاہیے کہ ضرر نہ پہنچایا چاہیئے باپ بواسطے فرزند کے کہ اس سے زیادہ کھانے پینے سے طلب کرین وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ اور اوپر وارث مولود کے ہے جو مولود کہ مرگیا ہو مثل اوسکے کہ اوپر مولود لہ کے نفقہ اور کسوت بعدم اضرار عطف اوسکا اوپر علی المولود لہ کے ہے حاصل یہہ ہے کہ نفقہ اور کسوت دودھ پلانیوالیونکا اچھی طرحسے باپ پر ہے اور جو باپ مرگیا ہو تو وارث جو باپکا ہوا وسپر ہے اور بعضے وارث مذکور سے وارث صبی کے مراد رکھتے ہین یعنے ایسی قرابتین کہ بعد مرنے صبی کے وارث اوسکے ہوئین اونپر واجب ہے جو باپ پر واجب تھا اور اگر وارث بہت ہون نفقے کو اوپر اندازہ میراث کے قسمت کرلین مثلا اگر مان ہے اور جد ہے تو نفقہ اور کسوت دائی کا ایک حصہ مان پر دو حصے جد پر فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا پس اگر چاہین مان باپ دودھ چھڑانا دو برس سے پہلے عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ رضامندی سے آپسمین اور مشورت سے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین ہے گناہ اوپر مانباپکے اس جہت سے وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ اور اگر ارادہ کرو تم ای آبا یا وہ کوئی جو محتاج ہو باسترضاع یہہ کہ دودھ پلواؤ دائی سے اولاد اپنی کو خواہ ماکو دودھ پلانیسے منع کرو خواہ نکرو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین گناہ اوپر تمھارے دائی رکھنے مین اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ جب سونپ دو تم دائیون کو جو کچھہ کہ دینا کہا ہے ساتھہ نیکوئی کے اور خوش خوئی کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے حق تلفی نہ کرو اور مزدوری کسی مزدور کی نہ دبا رکھو وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور جانو تم کہ اللہ ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم رضاع اور فصال اور استرضاع سے دیکھنے والا ہے معلوم کیجیے کہ چالیسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ عدت کا عورتونکے جنکا خاوند مرجاوے نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور جو شخص کہ مرجاتے ہین تم مین سے اور چھوڑ جاتے ہین جورون اپنی کو يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا چاہیئے کہ انتظار دین لی بیان جانون اپنونکو چار مہینے اور دس راتین اگر حاملہ نہون اور اگر حاملہ ہون تو عدت اونکی بوضع حمل ہے اور عدت لونڈیونکی دو مہینے پانچ راتین ہین عرب مین تاریخ کا شمار رات سے ہے اسواسطے یہان بھی مدت عدت کی ساتھہ راتونکے بیان فرمائی اور تذکیر لفظ عشر واسطے تانیث لیالی لائے کہ لیل مؤنث سماعی ہے اور دن راتون مین داخل ہین اور بعضے تقدیر کرتے ہین کہ اربعہ اشہر و عشرۃ ایام چار مہینے اور دس دن ہین چنانچہ کشاف والینے اول یہی معنی لکھی ہین دس دن بجائے دہ شب مقرر کئے ہین اور اول حذف مضاف کہا ہے کہ ازواج الذین یتوفون منکم جن عورتون کے شوہر مرجاوین اور وہ رانڈین ہوجاوین چاہیئے اونکو کہ مدت عدت کی کہ مذکور ہوئی پوری کرین اور اتنی مدت گھر سے باہر نہ نکلین اور اپنے آپکو نہ آراستہ کرین لباس پوشاک کیسے گوٹہ کناری لگے سے اور نہ مزین کرین زیور سے نکر سرمہ کھلا کر مہندی رچا کر چوڑیان پہنکر خوشبو لگا کر فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ پس جب پہنچین بیوائین انتہائے مدت عدت اپنی کو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین ہے گناہ اوپر تمھارے اے اولیا مواخذہ مسلمانو چنانچہ کشاف والینے لکھا ہے اور یا ای والدو اور اولیائے ازواج اور یا ای حکام چنانچہ لکھا ہے مواخذہ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ

بیچ اوس چیز کے کہ کرلی ہین وہ عورتین بیوائین بیچ حق جانون اپنی کے پیغام نکاح سے یا آراستگی تن سے یا تلاش مشاطہ سے کہ شوہر ڈھونڈھ
لائے موافق طبع کے بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ اچھی طرح کے یعنے موافق شرع کے سمجھ لیجیے کہ بعد عدت خاوند کے یہہ امور مسطور عورتونکو منع نہین جو وسطہ
نکاح شرعی کے کرے اگر منع ہوتے تو اولیا اور حکام کو زجر کرنا لازم ہوتا باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ فعلن صیغہ ماضی کا ہے اور
اس مقام پر نشست بمعنی مضارع کے پائی جاتی ہی کیا وجہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ یہان بڑی بلاغت کلام ہے فعلن جو بمعنی یفعلن کے آیا ہے
اس لحاظ سے کہ یہہ امر نکاح بیچ طبیعت عورات کے متیقن الوقوع ہے تعبیر مستقبل کو بصیغہ ماضی کیا ہے حسینی مین لکھا ہے کہ مراد بالمعروف سے
صیغۂ ایجاب و قبول ہے اور حضور شہود عدول وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ ساتھ اوس چیز کے کرتے ہو تم اے مردو اور عورتو خبردار
ہے معلوم کیجیے کہ بتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ جواز کنائے ساتھ پیغام نکاح کے بیچ عدت کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور نہین گناہ اوپر تمھارے اے راغبان نکاح فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ بیچ اوس چیز کے کہ پردہ کیا تم نے ساتھ
اوسکے اور اشارت کنایت مین خبر دی پیغام نکاح عورتونکے سے یعنے پیغام اوس کلام سے ادا کیا کہ وہ آگاہ ہوگئین رغبت نکاح تمھارے سے
مثلاً اسطور سے کسی عورت سے عدت مین کہا کہ بعد عدت کے مجھے خبر کیجیو یا مجھے تجھ سی عورت چاہیئے یا تو بغیر شوہر کے رہ سکیگی اور تصریح ساتھ نکاح کے نکرے
پس اس کنایت کرنے مین کچھ گناہ نہین اور صراحۃً پیغام نکاح دینا عدت مین کہ پیش از ہنگام موجب ایذا و آلام ہے اچھا نہین بلکہ لازم الاحتراز ہے بعضون
نے کہا ہے کہ مراد اس سے منگنی ہے اور ابن عباس رض نے کہا ہے کہ تعریض یعنے کنایۃً پیغام نکاح مین یہہ ہے کہ کہے مین ارادہ رکھتا ہون کہ بیاہ
کرون اور سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ کہے مین راغب ہون طرف تیرے اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ یا چھپا رکھو تم اس اندیشے کو بیچ دلون اپنے
کے اور اونسے ظاہر نہ کرو عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ جانتا ہے اللہ ساتھ علم قدیم اپنے کے یہہ کہ تم نزدیک ہے کہ ذکر کروگے ان عورتون
سے ساتھ تزویج کے بعد تزویج کے وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اور لیکن مت وعدہ دو اونکو اس عمل کا کہ جسکو چھپاتے ہو یعنے مباشرت کا
حاصل یہہ ہے کہ کثرت مجامعت کا وعدہ نہ کرو اور سب اشارے کنائے رغبت نکاح کے ساتھ ذکر حسب و نسب مناقب شمائل حسن جمال اور
نیکوئی خصال اپنی کے کرو بحر مواجین لکھا ہے کہ سرًّا بمعنی جماع کا ہے اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا مگر یہہ کہ کہو اونکو بات نیک ساتھ رمز اور
اشارت کے نہ تصریح عبارت سے چنانچہ کہے کوئی کہ مین قوی تن ہون یا کہے کہ عورت نے نہین کیا جسکا وہ مین ہون جائز ہے اور یہہ استثنا
منقطع ہے اور بعضے کہتے ہین یہہ استثنا محذوف سے ہے ساتھ اس تقدیر کے لیس لکم الا ان تقولوا قولا معروفا وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ
اور مت قصد کرو تم عقد نکاح عورات کا حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ یہانتک کہ پہنچے کتاب وقت اپنے کو یعنے جو کچھ کہ لکھا ہے خدا نے اور
فرض کیا ہے عدت سے مدت اوسکی پوری ہو جائے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ اور جانو کہ تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ
دلون تمھارے کے ہے ارادے اس کام کیسے کہ جائز نہین ہے پس ڈرو اوس سے اور بچو عقاب اوسکیسے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ اور جانو
کہ تحقیق خدا بخشنے والا ہے کہ ڈرتا ہے عقوبت اوسکیسے اور بردبار ہے کہ عذاب دینے مین جلدی نہین کرتا معلوم کیجیے کہ چھپالیسوین آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب مہر اور عدم اسکے کا اور یہان متعہ کا بیچ طلاق غیر مدخول بہا کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اور نہین گناہ اوپر تمھارے اگر طلاق دو تم عورتون کو جبتک کہ نہین ہاتھ لگایا اونہین حضرت امام اعظم
خلوت صحیحہ کو موجب مس کا جانتے ہین ساتھ شرط عدم مانع کے اور امام شافعی مس سے کنایت طرف جماع کے پہنچاتے ہین لہذا بیواسطہ خلوت
التزام مہر نہین کرتے اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ اور ڈر نہین اوپر تمھارے طلاق دینے مین عورتون اپنی کے جبتک کہ نہین فرض کیا واسطے اونکے فَرِيْضَةً
مہر مقرر پس طلاق دو وَّمَتِّعُوْهُنَّ اور جاردہ دو اونکو یعنے کچھ چیز دو لکھا ہے کہ ایک مرد انصاری نے نکاح کیا تھا اور وقت نکاح کے نام مہر کا نلیا
تھا اور قبل دخول کے طلاق دی تھی یہہ آیت نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متعہا ولو بقلنسوتک غرض یہہ ہے کہ متعہ یا چاہیے
اور وہ موافق حال طلاق دینے والیکے ہے عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ اوپر مرد تونگر کشایش والیکے اوپر اندازے طاقت



اوسکیلئے ہے اور اوپر مرد درویش تنگدست کے مقدار دسترس اوسکیلئے اور تصریح کی ہے اوسکی ساتھہ تین کپڑونکے پیراہن دامنی چادراوپر
اندازے حال مالدار اور فقیر کے اور لکھا ہے زاہدی مین کہ کہا ہے ابن عباس رضی نے کہ اعلیٰ اوسکا خمار ہے اور ادنیٰ ثوب اور حسینی نے لکھا ہے
مروی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اعلیٰ اوسکا ازار ہے اور ادنیٰ مقنعہ اور تینون کپڑے زیادہ نصف مہرمثل سے نہون اور امام اعظم رحمہ اللہ
کے نزدیک کرتہ اور چادر ہے اور درع ہے اگرچہ نصف مہرمثل اوسکا اقل اس سے ہو تو اقل دے لیکن کم پانچ درہم سے نہ دے کہ اقل مہر کے
دس درہم ہین اور نقصان اوسکے نصف مین نہ کیا چاہیے اور امام شافعی کے نزدیک مفوض اوپر رائے حاکم شرع کے ہے جو حاکم کہے وہ متعہ
دے مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ فائدہ دینا ساتھہ اچھی طرح کے موافق شرع اور عرف کے مفعول مطلق واقع ہوا ہے متاعًا تاکید متعوھن کی بمعنی تمتیعا
جیسے کلام بمعنی تکلیم اور سلام بمعنی تسلیم حَقًّا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ حق ہوا اوپر نیکی کرنیوالونکے حق یا تو صفت ہے متاعًا کی یعنے متعہ واجب یا مصدر ہے
فعل محذوف کا یعنے خدا نے واجب کیا متعہ واجب کرنا کرکے اور اطلاق محسنین کا شوہرونپر کہ اونپر متعہ واجب ہے قبل وقوع فعل کے باعتبار
مآل کے ہے جیسے من قتل قتیلا فلہ سلبہ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ اور اگر طلاق دو اونکو پہلے اس سے کہ ہاتھہ لگاؤ اونکو وَقَدْ
فَرَضْتُمْ لَھُنَّ فَرِیْضَۃً اور تحقیق مقرر کر لیا ہے تمنے واسطے اونکے مہر فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ پس اوپر تمھارے ہے آدھا اوس چیز کا جو مقرر کیا
ہے تمنے مہر سے پہلے نزول اس آیت کیسے جو شخص اپنی عورتونکو پیش از دخول طلاق دیتا تھا مہر سے کچھہ اوپر اوسکے لازم ہوتا تھا بلکہ متعہ دیتا تھا
چنانچہ سورۂ احزاب مین فمتعوھن وسرحوھن وارد ہے جب یہہ آیت نازل ہوئی تو حکم اوسکا منسوخ ہوگیا اور نصف مہر لازم ہوا اِلَّآ اَنْ یَّعْفُوْنَ
مگر یہہ کہ معاف کر دین وہ عورتین کہ اہل عفو ہون عقل اور بلوغیت رکھتی ہون اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ یا معاف کرے وہ
شخص کہ بیچ ہاتھہ اوسکے ہے عقد نکاح امام شافعی کا قول قدیم یہہ ہے کہ مراد اوس سے ولی ہے اوس زنکا کہ باکرہ اور نابالغہ ہو اور حضرت امام
اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ خاوند ہے کہ اوسکے اختیار مین ہے چاہیئے تفضل کرے اور سارا مہر ادا کرے اور مؤید اس قول کی بقیہ آیت ہے
وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی اور یہہ کہ معاف کرو تم کہ شوہر ہو اور تمام مہر دو یہہ اعطا نزدیکتر ہے واسطے پرہیزگاری کے یہہ جملہ معترضہ ہے واسطے فضیلت
عفو کے اور یہان اقرب من التقوٰی نہ کہا حالانکہ اقرب بفہم تھا کہ مقصود بیان قرب عفو ہے تقوٰی سے کہ قرب تقوٰی عفو سے مستلزم قرب عفو
تقوٰی سے ہے پس یہہ عبارت اختیار کی نہ برعکس اوسکے تاکہ مقصود کنایۃً سمجھا جاوے نہ صراحۃً کہ کنایت بلیغ تر ہے صریح سے اور تلویح ادنیٰ
تر ہے تصریح سے اور یہہ خطاب ازواج اور زوجات کو شامل ہے اور ان یعفو کہ صیغہ جمع مذکر ہے بر سبیل تغلیب واقع ہے اور عفو
ازواج کا یہہ ہے کہ زیادہ نصف سے کہ مہر دیا ہو طلب نہ کرین اور عفو زوجات کا یہہ ہے کہ آدھا کہ مہر واجب ہوا ہے نہ لین حق دینا
شوہرونسے ساقط کرین یہہ بات قریب تر ہے تقوٰی سے اور تقوٰی کا بیان یہان بطریق اجمال سن لیجئے کہ یاد رکھنا ضرور ہے تقوے
کے تین مرتبے مقرر کئے ہین مرتبۂ اول یہہ ہے کہ اپنے آپکو عذاب جاوید سے بچاوے اور یہہ ادنیٰ مرتبہ ہے تقوٰی کا کہ بسبب دور رکھنے
نفس اپنے کے انواع شرک سے حاصل ہوتا ہے اسی معنونمین ہے آیت شریفہ والزمھم کلمۃ التقوٰی اور مرتبہ دوسرا اپنے آپکو گناہون
سے دور رکھتا ہے اسی معنونمین ہے ولو ان اھل القرٰی امنوا و اتقوا اور اصطلاح اہل شرع مین اس مرتبے کا تقوٰی نام ہے اور مرتبہ تیسرا
یہہ ہے کہ شبہات سے بھی اپنے آپکو بچاوے اور بعضے مباحات کہ منجر بارتکاب گناہ ہون اونکے پاس بھی نجاوے اور باطن اپنے کو میل
ماسوی اللہ سے چھڑاوے اور بالکلیہ طرف معبود حقیقی کے توجہ بجمیع اعضا وجوارح لاوے اس مرتبے کو تقوٰی حقیقی اور مرتبۂ ولایت کہتے ہین
ایسے مرتبے کی اشارت ہے وا تقوا اللہ حق تقاتہ کہ کلام اللہ مین وارد ہے اب تھوڑی سی علامات اور شرائط متقیون کی کہ احادیث صحیحہ
مین اور آثار صحابہ و تابعین مین وارد ہین مذکور ہوتی ہین تا معنے تقوٰی کے ذہن نشین ہوجاوین ابن حاتم نے معاذ بن جبل سے روایت
کی ہے کہ آدمیونکو قیامت کے دن میدان فراخ مین بٹھاوینگے پھر ایک ندا کرنیوالا آواز کریگا کہ متقی کہان ہین سنتے ہی یہہ ندا متقی اٹھینگے
اور سایۂ پروردگار مین ایسے متصل مقام تجلی الہی مین جاوینگے کہ شان اوس تجلی کی ایک لمحہ ان سے مستور اور محتجب نہوگی لوگون نے پوچھا

کہ متقی کون لوگ ہین معاذ بن جبل نے فرمایا کہ وہ ہین جو انواع شرک سے اور بت پرستی سے اپنے تئین بچاتے ہین اور عبادت خالص واسطے خدا کے بجا لاتے ہین امام احمد اور ترمذی اور سوا اونکے محدثین معتبر نے عطیہ سعدی سے کہ صحابی ہین روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اس درجہ کو نہین پہنچتا کہ متقیون مین گنا جاوے تا آنکہ چھوڑ دے اون چیزونکو کہ کچھ خطرۂ شرعی جن مین نہ ہووے بسبب خوف کے وقوع حرام سے ایکروز ابوہریرہؓ سے پوچھا کسی شخص نے کہ معنے تقوی کرنیوالونکے کیا ہین کہا اونھونے کہ کبھی راہ پرخار مین گیا ہے تو کہا اوسنے گیا ہون کہا کیا کیا تھا تونے کہا جہان کانٹا دیکھا بچنے وہان سے کنارہ پکڑ کر صاف رستے مین جانے لگا کہا یہی حقیقت تقوی کی ہے جب مقدمات دین مین ایسے ہی احتیاط کریگا تو متقی ہوگا اس حکایت کو ابن ابی الدنیا نے کتاب التقوی مین روایت کی ہے اور یہہ بھی اوسی کتاب مین لکھا ہے حضرت حسن بصری رح سے کہ مازالت التقوی بالمتقین حتی ترکوا کثیرا من الحلال مخافۃ الحرام اور عبداللہ بن مبارک سے بھی روایت کی ہے کہ کہا اگر شخص سوگناہون سے بچے اور ایک گناہ سے نہ پرہیز کرے متقیون سے نہین اور عون بن عبداللہ سے روایت ہے کہ تمام تقوی یہہ ہے کہ ہمیشہ آدمی جویائے شرائط تقوی ہو اور دانست اپنی پر اکتفا نہ کرے جیسے حافظ صحت اور خائف مرض ہوتا ہے اپنی دانست پر اکتفا نہین کرتا امام مالک سے روایت کی ہے کہ وہب بن کیسان نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے واسطے بطریق پند یہہ عبارت لکھی ہے اما بعد فان لاھل التقوی علامات یعرفون بھا ویعرفونھا من انفسہم صبر علے البلاء ورضی بالقضاء والشکر للنعماء وذل لحکم القرآن اور ابن مبارک سے روایت ہے کہ حضرت داؤد نے حضرت سلیمان علیہما السلام کو فرمایا کہ اوپر تقوی آدمی کے تین علامت پر استدلال ہوسکتا ہے اول حسن توکل اوسکا اوپر خدا کے ہو جو پیش آوے دوسری حسن رضا جو عنایت فرماوے تیسری حسن زہد جو چیز فوت ہو سعد معتبرہ نے کہا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عیسے علیہ السلام کے پاس آکر کہا کہ مجھے بتاؤ کیونکر متقی ہون فرمایا کہ یہہ امر نہایت آسان ہے ساتھ تمام دل اپنے کے محبت خدا کی بجا لا اور بقدر قوت اور طاقت اپنی کے اللہ کے واسطے عمل کرو اور ابنائے جنس اپنی پر ایسی رحمت کر کہ جیسی اپنی جان پر کرتا ہے کہا ابنائے جنس کون ہین فرمایا کہ سب بنی آدم اور جس چیز کو تو دوست نہین رکھتا کہ ساتھ تیرے کرین وہ چیز تو کسیکے ساتھہ نہ کر جب یہہ کام کئے تو نے تو حق تقوی کا بجا لایا سہم بن منجاب نے کہا کہ تقوی یہہ ہے کہ زبان تیری ذکر خدا سے تر رہے عون بن عبداللہ نے کہا ہے کہ تقوی کی ابتدا حسن نیت ہے اور اللہ سے توفیق اور بندہ کو درمیان اس ابتدا اور انتہی کے ہلاکے اور شبہات بہت پیش آتے ہین نفس ایک طرف سے اپنی ہی جانب کو کھینچتا ہے شیطان کہ دشمن مکار ہے ایک آن غفلت نہین رکھتا محمد بن یوسف فریابی نے کہا کہ مین نے ایکروز سفیان ثوری کو کہا کہ نام تمہارا لوگون مین ایسا مشہور ہے کہ سب سفیان ثوری کہتے ہین اور تمہین دیکھا مین نے کہ تمام رات سوتے ہو فرمایا اونھون نے کہ خاموش ہو مدار اس امر کا اوپر تقوی کے ہے روایت ہے ایک حکماء عصر سے نزدیک عبدالملک بن مروان کے آیا عبدالملک نے اس سے پوچھا کہ وصف متقی کا کیا ہے اوس حکیم نے کہا متقی وہ شخص ہے کہ خدا کو اوپر خلق کے اور آخرت کو اوپر دنیا کے اختیار کرکر مطالب اور مطامع سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور دیدۂ دل سے بمراتب عالیہ روح نظر کرکر متوجہ طرف اوس مراتب کے رہتا ہے آدمی سوتے ہین اور وہ غم ترقی مین بیدار ہے شغل اوسکی قرآن اور ورد اوس کا سخن حکمت اور پند ہے دنیا کو عوض اوسکے مین پسند نہین کرتا اور کچھ لذت اور ہوا اسکی نہین جانتا حاضران مجلس سے کہ اکثر تابعین تھے بات اوسکی پسند کئی اور قتادہؓ سے مروی ہے کہ جب حقتعالی نے بہشت کو پیدا کیا ارشاد کیا کہ کچھ کہہ بہشت نے کہا طوبی للمتقین مالک بن دینار سے مروی ہے کہ تمام قیامت شادی کتخدائی متقیان ہے ابو الدرداء سے کسی نے پوچھا کہ سب شعر کہتے ہین تم کیون نہین کہتے اونھونے کہا کہ مین بھی شعر کہتا ہون لیکن قابل نہین ہے کہ مجلس شعراء مین پڑھون اوسنے کہا کچھ تو مجھے سناؤ تب یہہ بیتین پڑھین **شعر** یرید المرء ان یعطے مناہ + ویابی اللہ الا ما اراد + یقول المرء فایدتی وزخری + وتقوی اللہ افضل ما استفادا + یعنے چاہتا ہے آدمی کہ دے جاوے آرزو اوسکی اور خدا نہین دیتا مگر اسقدر کہ آپ چاہتا ہے آدمی کہتا ہے کہ ہر چیز مین ہے فائدہ اور پس انداز میرا اور حالانکہ تقوی

خدا بہترین فائدہ ہے ابن ابی حاتم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ مدار کار و بار بہشت اوپر چار فرقے کے ہے اول متقی دوسرے
شکرگذار تیسرے ڈرانیوالے چوتھے اصحاب یمین ابن ابی شیبہ نے اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیا مین میمون بن مہران سے روایت کی ہے
کہ کوئی شخص متقین کے مرتبے کو نہین پہنچتا یہان تک کہ ساتھ نفس اپنے کے ہر روز محاسبہ شدید نہین کرتا مانند اس محاسبہ کے
کہ ساتھ شریک اپنے کے کرتا ہے تاکہ سمجھے کہ کھانا میرا کہان سے ہے اور پینا میرا کس جگہہ سے ہے حلال سے ہے یا حرام سے وَلَا تَنْسَوُا
الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ اور مت بھول جاؤ بزرگی درمیان اپنے یعنے ترک تفضل مت کرو آپس مین مرد اندیشہ کرے کہ عورت نکاح مین میرے
آکر محبوس ہوئی اور وصال مین میرے محروم اور مایوس ہوئی اُنسے تمام مہر دیکر شادان کرون اور عورت تفکر کرے کہ یہہ مرد مجھہ تک نہین پہنچا
اور وصل مین میرے بہرہ مند نہین ہوا اولی یہہ ہے کہ اوس سے کچھہ نلون إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ تحقیق اللہ تعالی ساتھہ اوس چیز کے
کہ کرتے ہو تم جور اور فضل سے دیکھنے والا ہے معلوم کیجئے کہ سینتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت صلوۃ خمسہ کا اور
قیام کا بیچ اونکے نکلتا ہے وہ یہہ ہے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى محافظت کرو اوپر سب نمازونکے جو فرض ہین ساتھہ قنوت
اونکے اور حدود اور حقوق اونکے اور نماز بیچ والی کے سمجھہ لیجئے کہ جا بجا قرآن مین تاکید اقامت صلوۃ ہے اور یہان امر محافظت ہے اور اقامت
بیچ لغت کے ماخوذ قیام سے ہے یعنے سیدھا کھڑا کرنا اور قاعدہ ہے کہ جب چیز کو سیدھا کرو تو ہر جزو جزو اوسکے اوپر موضع مناسب کے کہ
وضع طبعی اوسکا ہے راست اور درست بیٹھتا ہے پس معنی اقامت صلوۃ کی بھی یہی ہوئی کہ نماز کو ہر خلل اور کجی سے محافظت کرو خواہ وہ
کجی اور خللونکا کام ہو خواہ زبان کا خواہ جوارح اور اعضا کا اور یہہ محافظت بیچ فرضونکے ہو یا بیچ شرائط کے یا سنن کے یا مستحبات کے لہذا
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اقامت صلوۃ اتمام رکوع اور سجود اور تلاوت اور خشوع اور اقبال اوپر اوسکے اور بیچ اوسکے ہے اور
قتادہ نے کہا ہے کہ اقامت صلوۃ محافظت صلوۃ ہے اور حفاظت اوپر اوقات نماز کے ہے اور اوپر رکوع سجود کے ہے اور صوفیہ کے
نزدیک حفاظت صلوۃ کی اور اقامت صلوۃ کی سوائے ادائے ارکان اور آداب نماز کے یہہ بھی ہے کہ سر ہر ایک کا دریافت کرے اور قصد
کرے کہ اپنے آپکو ساتھہ اس سر کے متحقق کرے اور دریافت کرنا اسرار نماز کا بقصد تحقیق ساتھہ اس اسرار کے مختلف ہے باختلاف مراتب اور استعداد
مصلی کے جو مناسب بحال ہندی ہے وہ یہان تحریر ہوتا ہے فرمایا ہے عرفانے کہ طہارت نجاست حکمی سے کہ حدث اصغر اور اکبر ہے اور نجاست
حقیقی سے کہ بول اور براز اور خون اور ریم وغیرہم ہے اسواسطے نماز مین مقرر کی ہے تاکہ دلالت کرے اوپر تحصیل طہارت کے علائق دنیویہ
کہ سب حادث اور نوپیدا ہین اور نوع خبث سے خالی نہین تاکہ وقت توجہ ایک مناسبت ساتھہ اوس جناب منزہ کے حاصل ہو اور قابلیت
حضور کی بیچ جناب مقدس کے اور قیام بخدمت ماموره میسر آوے جیسے حضور بادشاہان مین بدون تقدیم حجامت اور غسل اور استعمال
عطریات اور تنظیف جامہ اور بدن نہین جاتے اور قیام اونکی خدمت مین نہین کرتے اور توجہ ظاہر کی طرف قبلے کے کہ زمین اوس بقعہ
پاک کی منشا جمعیت آدمی ہے اسواسطے کہ تمام زمین اوسی بقعہ سے منبسط ہوئی ہے دلالت کرتی ہے اوپر اوسکے کہ باطن کو بھی متوجہ
بجناب حق کہ منشاء وجود آدمی ہے کیا چاہئے اور تکبیر تحریمہ ساتھہ رفع یدین کے اشارہ ہے کہ مصلی کہتا ہے مین نے دونون عالم سے
ہاتھہ اٹھائے اور جناب حق تعالی کو جمیع اکوان سے بزرگتر جانا اور مؤید اس اعتقاد کی دعائے استفتاح ہے کہ اوپر زبان کے جاری
کرتا ہے اور کھڑے ہونا دلالت کرتا ہے اوپر استقامت کے بیچ راہ کے اور قرأت فاتحہ کی کہ متضمن ثنائے زبانی ہے اور زبان ترجمان
دل ہے اوپر اوسکے کہ دل میرا بالکلیہ طرف اوسکے مایل ہے اور اس سورت مین الفاظ خطاب کے مثل ایاک نعبد اور ایاک نستعین مین
اور تخصیص بعبادت اور استعانت دلالت کرتی ہے اوپر اوسکے کہ بسبب کمال توجہ اور میل کے رتبہ مشاہدہ کا اور مخاطبے کا پایا مین نے
اور سوال ہدایت کا اور فرار راہ اہل غضب اور ضلالت کیسے دلالت کرتا ہے اوپر اوسکے کہ جبر اور نقص اور میل اور نفرت میرا سب
تابع ہے جناب مقدس تیرے کا ہے پھر رکوع دلالت کرتا ہے کہ بسبب مشاہدہ عظمت الہی کے پشت میری خم ہوئی پھر قومہ دلالت کرتا ہے کہ

اس انکسار مین استقامت کی ہلنے پھر سجود کہ کمال تذلل ہی بعد انکسار کے اشارہ اوپر کمال تضرع کے کرتا ہی اسواسطے کہ تقرب بمقدور بشر
اسقدر ہی کہ اجزا اونکو یہان تک پست کرے کہ ساتھ اصل خاکی اپنے کے پیوست کرے اور سجدہ دوسرا دلالت کرتا ہی اوپر دفع تکسیر کے
بحضور قرب پھر قعود اشارہ کرتا ہی بحصول اعزاز اور اکرام اوس جنابسے کہ مجرد قبول فرماکر پروانگی بیٹھنے کی دی پھر سلام دلالت کرتا ہی اوپر
رجوع کے اس سفر باطنی سے پس اسقدر محافظت نماز کی اور لحاظ ان اسرار کا چاہیے ہر موضع کو فرمایا ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
نہین قبول فرماتا ہی اللہ نماز بندہ کی جبتک کہ نہ شاہدی دے بیچ نماز کے دل اوسکا جیسا شاہدی دیتا ہی بدن اوسکا اور تحقیق آدمی ہمیشہ
نماز پڑھتا ہی اور نہین لکھا جاتا دسوان حصہ اوسکا جب دل غافل ہوتا ہی اور حدیث مین ہی جب کھڑا ہوتا ہی مصلی نماز کو اوٹھا
لیتا ہی اللہ حجاب درمیان سے اپنے اور اوسکے اور منہ اوسکا بوجہ اللہ ہوتا ہی اور حدیث مین ہی کہ بندہ جب نماز کو کھڑا ہوتا ہی
تو روبرو رحمن کے ہوتا ہی جب اور کی طرف التفات کرتا ہی تو حق تعالی فرماتا ہی کسکی طرف متوجہ ہوتا ہی تو ای ابن آدم کیا کوئی
مجھسے بھی بہتر ہی میری طرف متوجہ ہو حضرت جنید بغدادی نے فرمایا ہی کہ ہر چیز کی ایک صفوت ہے اور صفوت خلوت کی تکبیر اولی ہی اور
کہا ہی بعضے اہل قلوب نے کہ النیۃ باللہ من اللہ ای بمشاھدۃ اللہ خالصۃ للہ صادرۃ من اللہ اور حب ہٰذا اوٹھا دے
دنیا اور آخرتکو پس پشت ڈالدے اور دلسے ماسوی اللہ نکالدے چنانچہ حدیث مین وارد ہی نماز پڑھ ایسی کہ جو دور کرے ہوا تیری اور خواہش
تیری عوارف المعارف مین لکھا ہی کہ جب بندہ وضو کرتا ہی واسطے نماز کے بھاگتا ہی اوس سے شیطان بیچ کنارہ زمین کے ڈرکر کہ اوسنے
تیاری کی دربار پروردگار کے جانیکی جب اوسنے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پردہ ہوگیا درمیان اوسکے اور شیطان کے ایسا کہ اوسے دیکھتا ہی
نہین اور توجہ فرمائی طرف اوسکے بلکہ جبار نے جب اوسنے تکبیر اولی کہی اوسنے دیکھا کہ کوئی چیز اوسکے دلمین بڑی بزرگ نہین ہی مجھ سے کہا
سچ کہتا ہی تو مین ہی اکبر ہون بیچ دل تیرے کے جب کہتا ہی تو تا آخر حدیث اور سر اللہ اکبر مین بحسب ممکن یہہ ہی کہ غفلت سے نکلے یا ترقی کرے
بس اللہ اکبر کو ساتھ لحاظ کبریائی اوسکے اسطرح کہے کہ آپ نرہے عوارف مین لکھا ہی حدیث سے کہ نماز مین چار ہیئت اور چھہ ذکر مین قیام رکوع
اور سجود قعود تلاوت قرآن تسبیح حمد استغفار دعا درود یہہ دس چیزین ہین اور ہر دس قسم ملائکہ کے منقسم ہین ہر ہر قسم کے فرشتے دس دس ہزار ہین
پس مصلی دو رکعت نماز مین لاکھ فرشتونکی عبادت کرتا ہی کہا ہی بعضے کبرا نے کہ نماز اصل جمیع عبادت بدنی ہی اسواسطے کہ مشتمل ہی اوپر
طہارت اور استقبال قبلہ کے اور اوپر ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور شہادتین اور درود اور دعا کے کہ اصول عبادات زبان ہین اور مشتمل ہی
اوپر معنی صوم کے کہ عبارت حبس نفس سے ہی اشتہیات سے بلکہ نماز مین بہ نسبت صوم کے زیادتیان بہت ہین اسواسطے کہ آنکھہ کو بھی التفات غیر
سے نگاہ رکھتا ہی اور زبان کو بھی سوا ذکر نام اوسکے اور تلاوت کلام اوسکے بند کرتا ہی اور پانونکو بھی حرکت سے طرف مقصد دوسرے کے ٹھہراتا
ہی اور ہاتھونکو بھی داد و ستد سے کھینچتا ہی علی ہذا القیاس قوت خیالیہ اور فکریہ کو بھی محرمات سے بچاتا ہی اور یہہ معنی صوم مین تحقیق نہین
اور اوپر معانی حج کے بھی مشتمل ہی کہ تکبیر تحریمہ اوسکی بجائے احرام ہی اور استقبال قبلہ کا بجائے طواف اور قیام بجائے وقوف عرفات ہی اور رکوع
اور سجود اور حرکات دوریہ رکعات مثل سعی کے ہی کہ درمیان صفا اور مروہ کے بجالاتے ہین اور اوپر معانی زکوۃ کے بھی شامل ہی اسواسطے کہ
بذل مال برائے ستر عورت اور تحصیل آلات طہارت اسمین واجب ہی اور وقت گواہ ہی اوقات مین سے خالی منافع سے کرکر مصروف بحکم خدا
رکھنا مثل جدا کرنے مال کے ہے واسطے جدا کرنے مصارف الہی کے اور متضمن عبادات جمادات کو بھی ہی کہ بیٹھنا ہی اور عبادات چرندہ کو بھی ہی
کہ رکوع ہی اور عبادات جانوران پرندہ کو بھی ہی کہ ذکر اور تلاوت اسماء الہی ہی بالحان خوش ؎ الحان خوش سے ہر مرغ لیتا ہی نام تیرا
اللہ ذات تیری اللہ مقام تیرا + اور شامل ہی عبادات حشرات کو بھی کہ سجود ہی اور عبادات اشجار و نباتات کو بھی کہ قیام ہی اور عبادات جمیع
فرق ملائکہ کو بھی اس اقسام سے اور عبادت کروبین کو بھی کہ استغراق مشاہدہ ہی پس نماز ان سب عبادات کو شامل ہی اسواسطے کہ مرتبہ اوسکا
جمیع عبادات سے بلند تر ہی کہ یہہ ہیئت جامعہ عبادات بدنی اور نفسی ہی لہذا حدیث شریف وارد ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

پوچھا کہ کونسا عمل اعمال سے افضل ہے فرمایا الصّلوٰۃ لوقتہا نماز وقت پر پڑھنا وقت فجر نماز کا صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اور مستحب
نصف اخیر ہے اور وقت نماز ظہر کا زوال آفتاب سے مثلین تک نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے ایک مثل تک اور یہ مثل و مثلین
تک پہنچنا سایہ کا ہے سوا سایۂ اصلی کے اور وقت عصر کا بعد خروج وقت ظہر کے سے علی اختلاف المذہبین غروب شمس تک اور وقت مغرب کا
غروب شمس سے تا غیبوبت شفق کہ سفیدی بعد سرخی کے ہے یہی مذہب امام اعظم کا ہے موافق قول حضرت ابوبکر اور عمر اور معاذ بن جبل اور
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے اور صاحبین کے نزدیک شفق عبارت سرخی سے ہے اور یہہ قول ابن عمر اور ابن عباس کا ہے اور وقت عشا
کا اور وتر کا بعد غروب شفق سے علی الاختلاف تا صبح صادق ہے مگر یہہ کہ تقدیم وتر کی عشا پر جائز نہیں بسبب وجوب ترتیب کے فرض خمسہ میں سمجھ لیجئے کہ صلوٰۃ خمسہ اس آیت
سے کیونکر نکلتے ہیں حافظوا علی الصّلوٰۃ میں کہ صیغہ جمع کا ہے استعمال جمع کا تین پر بھی آتا ہے جائز ہے کہ تین ہی ہوں تشریح اوس مقام کی یوں ہے کہ صلوٰۃ وسطی کا عطف اوپر
جمع کے ہے اور عطف مقتضی مغایرت کا ہوتا ہے پس وسطی ملکر ساتھ جمع کے کہ خود مغائر جمع ہی چاہئے کہ پانچ سے کم نہوا سواسطے کہ اگر تین نمازیں جمع سے لیکر چوتھی
وسطی اوسمیں ملا کر چار ٹھہرائے تو یہہ عدد قابلیت ہی نہیں رکھتا وسطی کی اور اگر اوس سے کم لیجئے تو مفروض جمع نہیں ہوتا پس یہہ آیت دلیل ہے کہ عدد نماز
شبانروزی کی پانچ سے کم نہیں باقی رہا یہاں ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہے کہ عطف ہرچند مقتضی مغائرت کا ہے لیکن اقتضائے اس کا
نہیں کرتا کہ معطوف جمع کا داخل بیچ جمع کے نہوا سواسطے کہ بہت جگہہ اسطرح وارد ہے جیسے اس آیت میں من کان عدوا للّٰہ وملٰئکتہ ورسلہ
وجبرئیل اور اللّٰھم صلّ علی محمّد وٰالہ وصحبہ کہ جبرئیل ملائکہ میں داخل ہیں اور اصحاب آل میں یہاں بھی اسی طرح ہو کہ حافظوا علی الصلوٰۃ
والصلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ وسطی کو داخل صلوٰۃ میں کہئے بلکہ وسطی مؤنث اوسط کی ہے اور اوسط افعل التفضیل ہے اور افعل التفضیل کی جو
اضافت طرف جمع کے کرتے ہیں تو بعض اس سے مراد لیتے ہیں جیسے افضل القوم اور اکمل الناس اسطرح پر عطف وسطی کا اوپر تین کے بھی
ہو سکتا ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ ہولاء الثلثہ واوسطہم پس اس نوع سے یہہ آیت دلیل نہیں ہے کہ عدد صلوٰۃ کے پانچ سے کم نہوں جواب اوسکا
یہہ ہے کہ یہہ اعتراض جب وارد ہوتا کہ وسطی جمع مذکور کی ہوتی اور اوسمیں داخل ہوتی جیسے جبرئیل ملٰئکہ میں اور اصحاب آل میں داخل ہیں
بخلاف یہاں کے کہ صلوٰۃ وسطی داخل ہی نہیں ہے بیچ صلوٰۃ کے یہہ اور ہی نماز ہے کہ واو عاطفہ لاکر ان نمازوں میں ملا دیا ہے اور اضافت
افعل التفضیل کا جواب یہہ ہے کہ وسطی کی اضافت طرف جمع کے کہ صلوٰۃ مفروضہ ہیں کب ہے اسواسطے کہ سب افراد مفروضات کے متصف
بتوسط کہاں ہو سکتے ہیں جو وسطی بہ نسبت مفروضات کے اشد توسطا ہوا اور صلوٰۃ وسطی نماز درمیان والی کو کہتے ہیں اور درمیان کی چیز
افضل ہوتی ہے پس فاضلتر ین نمازہا نماز وسطی ہے اسیواسطے محافظت میں بخصوصیت اوسکا مذکور فرمایا اور اختلاف ہے اوسمیں کہ وسطی
کونسی نماز ہے کہا ہے حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ اور حضرت حفصہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم
نے اور سوا انکے اکابر صحابہ نے کہ نماز عصر کی ہے اور امام اعظم کا بھی یہی قول ہے بموجب حدیث شریف کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے یوم الاحزاب میں شغلونا عن صلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر اور وسطی واسطے اسکے فرمایا کہ دو نمازیں دن کی ایکطرف اسکے ہیں کہ
ایک طرف میں قصر ہے اور دوسری میں نہیں اور دو نمازیں رات کی دوسری طرف اوسکے ہیں اسیطرح کہ شام اور عشا کی ہیں ایکمیں قصر ہے دوسری میں
نہیں اور فضل اوس نماز کو اسواسطے ہے کہ وقت ادا میں اوسکے شغل آدمیونکو تجارت کا اور کسب معاش کا اور بازار جانیکا اور ملنے جلنے کا ہوتا
ہے لہذا تاکید اوسکی فرمائی اور حدیث میں آیا ہے کہ من ترک صلوٰۃ العصر فقد حبط عملہ اور بعضے کہتے ہیں صلوٰۃ مغرب کی ہے چنانچہ
ابن عباس اور ابن زبیرؓ سے روایت ہے اور وجہ وسطی ہونیکی اوسکے یہہ ہے کہ یہہ نماز درمیان میں ہے دو دن کی نمازوں کے کہ ظہر اور عصر ہیں
اور دو رات کی نمازوں کے کہ عشا اور فجر ہیں یا یہہ وجہ ہے کہ نماز فرض کی یا چار رکعات ہیں یا دو اور یہہ درمیان تین ہے چار اور دو کے تین
رکعات یا یہہ وجہ ہے کہ درمیان دو نماز سرّیہ کے کہ ظہر اور عصر ہے اور دو نماز جہریہ کی کہ عشا اور فجر ہے واقع ہے اور بعضے کہتے ہیں نماز عشا کی
ہے اسواسطے کہ درمیان وترین کے واقع ہے تین رکعات مغرب کی ادھر ہیں اور تین رکعات وتر کی اودھر ہیں یا یہہ وجہ ہے کہ درمیان دو

نماز جہریہ کے واقع ہی ادھر مغرب ہی اودھر فجر ہی یا درمیان ایسی نمازونکے واقع ہی کہ جسمین قصر نہین ایکطرف مغرب ہی دوسری طرف
فجر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ نماز فجر کی ہی چنانچہ انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور جابر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ صلوٰۃ وسطیٰ یہی
ہی کہ درمیان سواد لیل اور بیاض نہار کے واقع ہی یا درمیان دو نماز لیلی کے اور دو نہاری کے ہی یا درمیان ایسی نمازونکے ہی کہ جنمین
قصر واقع ہی عشا اور ظہر اور بعضے کہتے ہین کہ نماز ظہر کی ہی چنانچہ ابن عمر اور زید بن اسامہ سے روایت ہی اور وجہ وسطیٰ ہونیکی یہہ ہی
کہ اوسے وسط نہار مین پڑھتے ہین یا درمیان ہی صلوٰۃ نہاریہ کے کہ ادھر فجر ہی اودھر عصر ہی اور بعضے کہتے ہین صلوٰۃ وسطیٰ غیر معیّن ہی
مثل شب قدر کے تاکہ محافظت سب نمازونکی کرین روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز وسطیٰ اور عصر اسّے
معلوم ہوتا ہی کہ وسطیٰ ان چارون نمازونمین سے ایک ہی کہ عصر کو اور اوسکے واسطے فضل کے بیان فرمایا پس نماز وسطیٰ درمیان اونھین
پانچ نمازونکے ہی جیسے اسم اعظم اسما الٰہی مین اور شب قدر لیالی مین اور ساعت اجابت روز جمعہ مین اور کیمیا کی لوٹی نباتات مین اور سنگ
پارس احجار مین کہ بمقتضائے حکمت اوس حکیم مطلق نے علی العموم فاش نہین فرمایا پس آدمیکو چاہیئے کہ بمقتضائے اختلاف روایات ہر نماز
کو وسطیٰ سمجھکر محافظت وقت کی اور شرائط اور ارکان اور واجبات اور سنن اور مستحبات اوسکی کرتا رہے اور بہر خشوع اور خضوع اور تذلل
اور انکسار اور عجز اور افتقار ادا کرے وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ اور کھڑے ہو بیچ نماز کے واسطے خدا کے چپکے یعنے اوس حالت مین کہ جھکی لگ
جاوے خوف الٰہی سے اور دیدہ بادشاہی سے تمسک کیا ہی صاحب ہدایہ نے اسی آیت کو اوپر فرضیت قیام نماز کے چنانچہ کہا ہی والقیام
بقولہ تعالیٰ وقوموا للہ قانتین اور قانتین کے معنے تفسیر احمدی والینے مصلین کے لکھے ہین یعنے درحالیکہ دعا کرنیوالے ہون قیام کے تئین
بعضونے کہا ہی درحالیکہ زاری کرنیوالے ہون بعضون نے کہا ہی درحالیکہ ڈرنیوالے ہون بعضے کہتے ہین مطیعین کے معنے ہین بعضے کہتے ہین
قانتین کے معنے ذاکرین کے ہین چنانچہ کشاف والینے ذاکرین کے معنے کہے ہین اور بحر مواج مین لکھا ہی کہ یحییٰ ابن یحییٰ نے باسناد صحیح زید بن
ارقم سے روایت کی ہی کہ اونھونے کہا کہ ہم کلام کیا کرتے تھے نماز مین لوگونسے جب یہہ آیت نازل ہوئی قوموا للہ قانتین امر کیا ہمین ساتھہ
سکوت کے اور نہی فرمائی کلام سے اور صاحب کشاف نے عکرمہ سے روایت لکھی ہی پس اسصورتمین کہ قانتین بمعنی ساکتین کی کہیئے تو کہ
حرمت تکلم کی نماز مین اس آیت سے نکلتی ہی بعضے کہتے ہین قنوت سے مراد دعائے قنوت ہی بیچ صلوٰۃ صبح کے چنانچہ بیضاوی مین اس سبب
سے روایت ہی اس قول پر تائید واسطے اونکے ہی جو دعائے قنوت نماز فجر مین واجب کہتے ہین لیکن اشارہ طرف نماز وتر کے خوب
ہو سکتا ہی کہ پانچون نمازین پہلے بیان فرمائی پھر ارشاد کیا کہ کھڑے ہو بیچ نماز وتر کے درانحالیکہ دعائے قنوت پڑھنے والے ہو
معلوم کیجیئے کہ اٹھتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جسّے مسئلہ سقوط قیام اور سقوط توجہ الی الکعبہ وقت خوف کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی فَاِنْ
خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا پس اگر ڈرو تم کسی دشمن سے یا آدمی کشندہ سے یا جانور درندہ گزندہ سے پس نہین فرض قیام اوپر تمھارے
اور توجہ بقبلہ بلکہ ہو تم مختار درمیان اوسکے کہ نماز پڑھو پیادہ یا سوار مرکب پر فرادی ساتھہ اشارہ کے جس سمت کو کہ میسر ہو قبلہ کیطرف
رو ہو یا پشت ہو چنانچہ مدارک مین ہی اور یہی ہدایہ مین ہی کہ اگر خوف شدید ہو تو نماز پڑھو سوار فرادی جسطرف چاہو باتمامی رکوع اور سجود جب
قادر نہو طرف توجہ قبلہ کے بدلیل آیت مذکورہ کہ ساقط ہوگئی توجہ الی الکعبہ بضرورت اور امام محمد سے ہی کہ پڑھے بجماعت اور اختلاف ہی حال
مسابقت اور مشی مین پس نزدیک ہمارے نہین جائز اور نزدیک شافعیہ کے جائز ہی ہمارے نزدیک رجال کی معنی قائمین علی الرجل ہین اور امام
شافعی کے نزدیک ماشین علی الرجل ہین چنانچہ ملاجیون نے تفسیر احمدی مین لکھا ہی اور حاصل تفسیر حسینی والیکا یہہ ہی کہ پڑھو نماز حال خوف مین
پیدل راہ چلتے ہوئے اگر ٹھہر نسکو یعنے امکان نہو قیام کا ایک مکان مین بقول امام اعظم اور بقول شافعی حالت مشی مین باوجود خوف نماز ٹھہرنا ممکن ہو یا نہو اور سوار نماز پڑھو
جنگ مین جسطرح ہو سکے رو بقبلہ یا پشت بکعبہ اور رجال جمع راجل کی ہی جیسے قیام جمع قائم کی اور نیام جمع نائم کی اور رجالا منصوب ہی
ساتھہ حال ہونیکے اور رکبانا کا عطف ہی اوپر اوسکے فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ پس جب امن مین آو

پس یاد کرو تم اللہ کو اکثر مفسرین ذکر سے مراد نماز لیتے ہین یعنے نماز پڑھو تم جیسا سکھایا ہے تم کو بعضون نے کہا ہے مراد ذکر سے شکر ہے یعنے جب
امین ہو تو شکر کرو اللہ کا جیسے تمہین تعلیم کئے گئے ہین آداب اور شرائط اوسکے جو کچھ نتھے تم جانتے اس جملہ مین شرطیہ کا عطف اوپر شرطیہ پہلے کے
ہے کہ فان خفتم ہے اور خوف نسبت امن کے اندک ہے اسواسطے ان خفتم مین ان کا استعمال کیا اور جو امن نسبت خوف کے بیشتر تھا اسی جہت
سے فاذا امنتم مین اذا لائے اور حاصل معنو نکا یہہ ہے کہ جب خوف زائل ہو تم سے تو نماز پڑھو جسطرح تعلیم کی ہے تم کو اور تم نہین جانتے تھے
کیفیت اوسکی یعنے نماز امن جیسے پہلے پڑھتے تھے خوف سے حالت امن مین کھڑے ہو کر متوجہ طرف قبلہ کے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے
کہ تعلیم اوس چیز کی ہوتی ہے کہ معلوم ہووے پس علمکم سے نکلتا تھا کہ قبل تعلیم کے نہین جانتے تھے پھر مالم تکونوا تعلمون کے لانیکا کیا فائدہ ہوا
جواب اوسکا یہہ ہے کہ فائدہ اوسکا تتمیم ہے اور تتمیم اوسے کہتے ہین کہ کلام مین فضلہ لاوین واسطے دفع ابہام ماسبق کے چنانچہ یہان مالم
تکونوا تعلمون ارشاد کر کر تصریح کر دی ساتھ نجاننے اونکے پیش از تعلیم اور تشریح فرما دی ساتھ عجز اونکے کہ قبل از تلقین اور پھر رجوع کی
یہان سے طرف مسائل عدت اور طلاق کے معلوم کیجئے کہ انچالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ بیان وصیت نفقے کا عدت والیونکے
نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ اور جو لوگ کہ مرجاتے ہین تم مین سے وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور چھوڑ جاتے ہین جورو ین عربکی مین
پہلے رسم تھی کہ جو عورتین رانڈین ہوجاتی تھین تو ایک برس تک لباس کہنہ مین لپٹی رہتین اور تجمل اپنے کے گھر مین بیٹھین رہتین تھین اگر شہر
والیان ہوتی تھین تو شہر مین وارث شوہر کے اونکے واسطے مکان علیحدہ بنا دیتے تھے اس مین سال تمام کرتی تھین اور اگر جنگل والیان ہوتی
تھین تو خیمہ علیحدہ مین بسر کرتی تھین اور ایک برس تک باہر اس سے نہین نکلتی تھین اور نفقہ اولیائے شوہر سے لیتی تھین اور جب گھر سے باہر
نکلتین تو نفقہ ساقط ہوجاتا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے ایک طائفی مرگیا اور اوسکی عورت اور پسر اور مان
اور باپ رہگئے آنحضرت نے ترکہ پسر اور والدین پر تقسیم کردیا اور جورو کو کچھ نہ دلوایا مگر حکم فرمایا کہ ایکسال ترکے مین سے نفقہ اوسے پہنچا دین
یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم صادر ہوا کہ جو تم مین سے مرجاوین اور جوروین اونکی رہجاوین وَصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ وصیت کرجاوین واسطے
بی بیون اپنی کے وصیت منصوب علی المصدریہ ہے بفعل محذوف ای یوصون وصیۃً اور بعضون نے برفع پڑھا ہے اور مبتدا خبر محذوف کا
کہا ہے ای فعلیہم وصیۃ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ فائدہ دینا ساتھ نفقے اور کسوت کے اور مسکن کے ترکہ شوہر سے ایک برس تک نکالدینا
مسکن مقرر سے اور اگر خود نکلجاوے قبل انقضائے سال کے نفقہ اور کسوت اونکا نہین ہے فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس اگر نکلجاوین
بعد ایک برس کے یا درمیان ہی مین برس کے نکلجاوین لیکن بسبب ایسے عذر کے کہ سوا باہر نکلنے کے چارہ نہو پس نہین گناہ اوپر تمہارے ای
اولیائے شوہر فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بیچ اس چیز کے کہ کیا انھون نے بیچ جانون اپنی کے آراستگی اور زیبایش اپنی لباس و زیور سے اور طلب
شوہر سے مِنْ مَّعْرُوْفٍ اوس چیز سے کہ موافق شرع اور مطابق طبع ہو وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور اللہ غالب ہے انتقام لیتا ہے جو کوئی مخالفت
امر اوسکے کی کرے اور حکمت والا ہے جو فرماتا ہے اوسمین حکمت ہوتی ہے حکم اس آیت کا ترکہ شوہر سے عورت کو دینا اور ایک برس تک عدت مین
بیٹھانا ہے منسوخ ہے ساتھ آیت میراث کے کہ پہلے مذکور ہوئی ہے کہ چار مہینے اور دس روز عدت کے ہین اگر یہان کوئی سوال کرے کہ یہہ
آیت جسے منسوخ کہتے ہو پیچھے ہے اور آیت ناسخ جسے ٹھہراتے ہو وہ پہلے مذکور ہے جسمین اربعۃ اشہر وعشرا ہے پس نہ کیونکر ہوسکے کہ منسوخ کو
ابھی آئی نہین کہ ناسخ پہلے ہی آگئی جواب اوسکا یہہ ہے کہ کتابت مصحف مین منسوخ بعد ناسخ کے ہے اور نزول مین تقدیم منسوخ کی اوپر ناسخ
کے ہے اور اعتبار ناسخ اور منسوخ ہونے مین نزول کا ہے نہ کتابت کا معلوم کیجئے کہ پچاسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب
نفقہ عدت مطلقات کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ اور واسطے طلاق والیون کے فائدہ دینا ہے ساتھ اچھی طرح
کے مقبول شرع اور مقبول طبع ہے عطف اس آیت کا اوپر آیت والذین یتوفون منکم کے ہے آیت مین بیان نفقہ عدت وفات تھا لیکن وہ حکم منسوخ
ہے اور اسمین بیان نفقہ عدت مطلقات ہے اور یہہ حکم غیر منسوخ ہے بالاتفاق اور متاع کے معنے نفقے کے ہین اور یہی مختار ہے صاحب

مدارک کا پس معنے آیت کے یہہ ہین کہ واجب ہی نفقہ مطلقات کا ازواج پر جبتک وہ عدت ہین ہون اور مدت عدتکی چار مہینے دس دن
ہین برابر ہی کہ طلاق رجعی دیا ہو یا باین یا سوا اوسکے اور طلاق دیا ہو اور خلاف ہی امام شافعی کا طلاق باین ہین اور بعضون نے کہا ہی
کہ متاع سے مراد متعہ ہی جیسی آیت متعوھن علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ متاعًا بالمعروف سے مفہوم ہوتا ہی بایمعنی یہہ آیہ بیان متعہ مستحبہ ہین
ہی اکہ یح حق تمام مطلقات کے ثابت ہی اور اگلی آیت حقا علی المتقین لزوم اعتقاد ہین ہی والّا استحباب ہین لزوم کہان اور بایہج
حق ان مطلقات کے ہی کہ ماسبق ہین مذکور نہین پھر تقدیر آیت ومتعوھن آہ بیان وجوب متعہ ہین تھی اور یہہ بیان استحباب متعہ ہین نزدیک
ہمارے حنفیہ کے ہی اور امام شافعی کے نزدیک مراد مطلقات سے اعم ہی اور آیت محمول اوپر وجوب کے ہی جبکہ ایک دو قول انکے کا ہی
لہذا کہا ہی صاحب بیضاوی کیلئے مناسب تر ہی متعہ واسطے تمام مطلقات کے بعد وجوب متعہ کے واسطے ایک کے ان مطلقات سے کہ وہ مطلقہ
غیر مدخول بہا ہی تفسیر احمدی والیلنے لکھا ہی کہ نہین پوشیدہ رجحان توجیہ متعہ کا اور ضعف توجیہ نفقہ کا لہذا اختیار کیا ہی اسکو صاحب کشاف
نے اور نہین ذکر کیا اوسکا امام زاہد نے اور فخر الاسلام نے اور صاحب ہدایہ نے باوجودیکہ حنفی تھے یہہ تتمہ مسائل عدت اور طلاق کا
ہی کہ سورۂ بقرہ ہین مذکور ہین اور باقی مسائل اوسکے سورۂ طلاق ہین آوینگے انشاء اللہ تعالی حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ لازم ہوا اعتقاد کرنا اوس کا
اوپر پرہیزگارونکے یا لازم کیا اللہ نے لازم کرنا کرا اوپر مؤمنین کے بعضے اوسکو متصل یہہ ادامر اور نواہی ماسبق جانتے ہین تعلق بیان
استحباب متعہ کا نہین پہچانتے ہین اس تقدیر پر اشکال مذکور وارد نہین ہوتا اور احتیاج اوپر لزوم اعتقاد کے حمل کرنیکی طرف نہین پڑتی حاصل
معنونکا اوپر تقدیر اوّل کے یہہ ہی کہ ثابت ہی یہہ قول ثابت ہونا کرا اوپر پرہیزگارون اور خدا ترسونکے واجب کو واجب جانتے ہین اور مستحب
کو مستحب اور حدود خدا سے تجاوز نہین کرتے اور اپنے تئین بد اعتقادی ہین نہین ڈالتے اور بتوجیہ ثانی یہہ معنی ہوئی کہ ثابت ہین سب اوامر اور نواہی
مذکورہ اور تمام تکلیفات مسطورہ ثابت ہونا کرا اوپر مؤمنین کے كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اسیطرح جیسے یہہ احکام
بیان فرمائے روشن کرتا ہی اللہ واسطے تمھارے احکام اپنے جن جن ہین تم محتاج ہو تو کہ سمجھو تم اور قبول ہین اونکی عقل کو کام فرماؤ اور چھوڑو
باطل تو ہم کو معلوم کیجئے کہ ایکا ونوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدم فرار کا وبا اور طاعون سے نکلتا ہی وہ یہہ ہی أَلَمْ تَرَ إِلَى
الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ آیا نہین دیکھا تو نے یا نہین جانا تو نے اور بنگاہ تعجب نہین نظر کی طرف اون لوگون کے کہ نکلے گھر دن اپنے سے
وَهُمْ أُلُوفٌ اور وہ ہزارون تھے حَذَرَ الْمَوْتِ ڈر موت کیسے پہلے آیت سل بنی اسرائیل ہین حکایت اور شکایت بنی اسرائیل کی تھی اور اس
آیتہین حکایت اور شکایت اوہنین کی ہی اور درمیان دونون کلام کے اتصال معنوی ہی حاصل معنوی ہی کہ حاصل دونون کا شناعت احوال
اور قباحت اعمال بنی اسرائیل ہی اور جملہ معترضہ درمیان کلام ہین مناسب مناسب موقع موقع پر واقع ہین اور یہان خطاب مخاطب غیر معین
کو ہی کہ جسنے یہہ قصہ سنا ہی پورے پورے لوگونکی زبانی یا اخبار یہود و نصاری کہ اخبار گذشتگان پڑھتے تھے اونسے معلوم کر رکھی ہی یہہ کہانی
اسوجہ پر استفہام واسطے تقریر کے ہی کہ مخاطب اقرار کرے اور اگر خطاب اون لوگونکو کہئے کہ نہین جانتے یہہ قصہ تو اس تقریر پر استفہام واسطے
تعجب کے ہی کہ نہ سنا اور نہ جانا اس قصہ مشہور کا ایک امر عجیب ہی اور ہم الوف حال ہی اور حذر الموت مفعول لہ ہی خبر جواب کا بعضے مفسرین
نے قصہ اوسکا یون بیان فرمایا ہی کہ قریہ داوردان ہین کہ حوالی واسط ہین واقع ہی طاعون ظاہر ہوئی بعضے جو نکلگئے وہان سے اکثر اونہین
سلامت رہے اور جو لوگ وہان رہے اغلب اونہین سے مرگئے پھر دوسرے برس وبانے عود کیا تمام لوگ اوس دیہہ کے کہ آٹھ ہزار تھے یا چالیس
ہزار تھے یا ستر ہزار تھے یکبارگی سب کے سب دیہہ سے نکلگئے مرنیسے ڈر کر جب وادی ہین درمیان دو پہاڑ کے پہنچے فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا پس کہا
واسطے اونکے اللہ نے مرجاؤ معالم ہین لکھا ہی کہ دو فرشتے بھیجے اللہ نے ایک نے اعلائے وادی ہین دوسرنے اسفل وادی ہین کھڑے ہو کر ندا کی
کہ مرجاؤ سبکے سب ایکبارگی مرگئے لوگ اطراف و جوانب سے دفن کرنیکو آئے پس عاجز ہو گئے بسبب کثرت مردونکے دفن کرنیسے آخر الامر ایک دیوار
گرد اونکے کھینچکر چلے گئے مدت گذر گئی اونکو مرے ہوئے اور سوا استخوان کے اونکا کچھ باقی نہ رہا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ پھر زندہ کیا اونکو اللہ نے اوصورت

اوسکی یون ہوئی تھی کہ ایکروز حزقیل بن بوری کہ تیسرے خلیفے تھے موسیٰ علیہ السلام کے اوپر اوس مکان کے گذرے اور تودہ استخوان کا مشاہدہ کیا کہا
الٰہی جیسا اثر ہیبت کا انکو دکھایا ہی نظر رحمت کی بھی انکے حال پر فرما خطاب جناب الٰہی سے پہنچا کہ فلان کلمہ کہہ تاکہ زندہ کرون مین اونکو حزقیل نے وہ
کلمہ کہا حق تعالیٰ نے اونکو زندہ کیا اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ صاحب فضل اور رحمت کا ہی اوپر بندونکے وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ اور لیکن بہت آدمی نہین شکر کرتے خصوصا بنی اسرائیل کہ ایسے معجزے دیکھتے تھے اور متابعت نہین کرتے تھے بعضے مفسرین نے
قصہ اسکا اسطرح بیان کیا ہی کہ یہہ قوم بنی اسرائیل سے تھی بادشاہ نے انھین جہاد کو بھیجا تھا یہہ بھاگ گئے خوف قتل سے پس مار ڈالا اونکو اللہ نے آٹھ
روز پھر زندہ کیا اونکو اور الوف کے معنے بعضے متابعونکے کہتے ہین اور الف کی جمع جانتے ہین جیسے قاعد کی جمع قعود اور جالس کی جمع جلوس اور یہہ معنی
کہتے ہین کہ وہ آپسمین الفت کرنیوالے تھے اور موتوا کہنے مین کنایت ہی مارنے سے اور اشارہ بفنا و ہلاکت پہنچانے سے اور اماتہ اللہ نہ کہا تعبیر بکنایہ کیا کہ ابلغ
ہی صریح سے اور یہہ مارنا اور ہلاکت کرنا تنبیہ ہی واسطے ان لوگون کے کہ موت سے بھاگتے ہین تاکہ سمجھین کہ مرگ سب جگہہ پہنچتی ہی کہین جائے
نہ بچین اور بھاگنا اس سے مطلق سودمند نہین چنانچہ اور جگہہ حق تعالیٰ فرماتا ہی اینما تکونوا یدرککم الموت جہان تم ہوؤگے پہنچیگی تمھین موت
اور تحمل و تباہی غازیونکو اور پر دلاوری کے میدان جنگ مین اور محاربونکو اور پر شجاعت کے عرصہ مصاف مین تاکہ معلوم کرین کہ موت آنیوالی ہی جہان
ہوؤگے اگر بکار خدا آوی تو بہتر ہی اور جو بہ لئے خدا مرے تو خوشتر ہی مطلع بیت دلدار مرجاوین جو مرنا ہو تو ایسا ہو + وہ گذرے لاش پہ
جیسے گذرنا ہو تو ایسا ہو + سمجھ لیجئے کہ وبا سے بھاگنا اور جنگ کفار سے بھاگنا دونون منع ہین چنانچہ مؤید اسکی حدیث شریف ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے الفار من الطاعون کالفار من الزحف بھاگنے والا وبا سے مثل بھاگنے والے کی ہی حرب سے پس ای مسلمانو عبرت پکڑو و
وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور کارزار کرو بیچ راہ خدا کے واسطے آشکار کرنے دین کبریا کے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور جانو یہہ کہ خدا سننے والا
ہی قول متخلفان جہاد کا کہ عذر ناپسندیدہ پر تمسک کرتے ہین جاننے والا ہی مافی الضمیر کو اُن کے سو گنہ سے باز رہین بندگان یہہ ہی تعلیم + جگہہ
جگہہ جو کہا ہی کہ ہون سمیع و علیم + مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ کون ہی وہ شخص کہ بخلوص نیت قرض دے خدا کو یعنے بندگان درماندہ خدا
کو کہ قرض مانگین قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک یعنے قرض دینے مین تعجیل کرے یا منت نرکھے یا طلب عوض کی نہو حدیث صحیح مین وارد ہی کہ ثواب قرض
دینے کا صدقے سے زیادہ ہی اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ مراد قرض سے صدقہ ہی کہ تشبیہہ دی اوسکو جو وقت فی سبیل اللہ واقع ہو ساتھہ قرض کے
لزوم جزا مین کہ بشبہہ اعطا عوض اوسکا لازم ہی پس اس تقدیر پر قرض حسنہ وہ ہی کہ خالص برائے خدا ہو یا مال حلال سے تصدق کرے عاصم رحمۃ
اللہ علیہ مین کو حمل اوپر معنی استفہام کے کرتا ہی یعنے ہی کوئی کہ قرض دے فَيُضٰعِفَهٗ پس حق تعالیٰ دو چند کرے اور دو گنا کرے اجر اوسکا لَهٗٓ
اَضْعَافًا كَثِيْرَةً واسطے اوس شخص کے ہین زیادتیو نیر زیادتیان بہت یہان مبہم چھوڑا ہی حق تعالیٰ نے تاکہ اضعافا کثیرا کو زیادہ حیز شمار سے
تصور کرے جب یہہ آیت نازل ہوئی یہود ساتھہ طعن کے کہنے لگے مگر حق تعالیٰ کچھہ چیز نہین رکھتا کہ ہم سے قرض طلب کرتا ہی اور مسلمانون نے
جو بوعدۂ الٰہی یقین لانیوالے تھے معاملے مین ایسے قرض کے مبادرت شروع کی اوّل ابوالدحداح انصاری رضی اللہ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ خدا تعالیٰ یہہ قرض کسواسطے طلب کرتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہتا ہی کہ تمھارے تئین
بواسطے اوسکے بہشت مین لیجائے ابوالدحداح نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو باغ خرمونکے ہین بہتر اندونون باغون مین سے جو ہی اُسے
اگر بقرض خدا دون تم ضامن میرے بہشت کے ہوتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین ضامن ہوتا ہون کہ حق تعالیٰ دو چند اوس سے
بیچ ریاض بہشت کے تجھے کرامت فرماوے پھر عرض کیا اونے کہ ای سید عالم صلعم ساتھہ اس شرط کے کہ فرزند میرے اور مان اون کی میرے ساتھہ
بہشت مین ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی ہوگا پس ہاتھہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پکڑکر اوس باغ کو براہ خدا تصدق
کیا اور اُسوقت دروازۂ بستانِ خرمہ پر آیا اور کہا ای اُم الدحداح اس حدیقے کو صدقہ کیا مین نے اس شرط پر کہ دو چندان لونین جنت مین اور تو
اور فرزند تیرے ساتھہ میرے ہون ام الدحداح نے کہا خوب سودا ہی کہ کیا تو نے بارک اللہ لک فیما اشتریت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا حق مین اوسکے کم من عذق رداح ودار فساح فی الجنة لابی الدحداح وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ اور حقتعالیٰ بند کرتا ہی
روزی ساتھ حکم اور حکمت اپنی کے اوپر بعضون کے اور صلاح اونکی ہوتی ہی اور کشادہ کرتا ہی رزق کو اوپر بعضون کے ساتھ تدبیر اور قسمت
اپنی کے اور مصلحت اور منفعت اونکی اوسمین ہوتی ہی پڑھا ہی یبسط کو ساتھ سین کے حفص نے اور ابوبکر وغیرہ نے ساتھ صاد کے اور رسم کتابت
مین ساتھ صاد کے ہی اور معنے دونونکے ایک ہین یہہ آیت تنبیہ ہی اوپر اوسکے کہ صدقہ دینا اور مال مصارف خیر مین خرچ کرنا موجب فخر کا نہین
ہوتا اور جب مال جانیوالا ہوتا ہی امساک اور بخیلی سے نہین رہتا کہا ہی جو آدمی دے کہ کم نہین ہوتا اور جو جاوے غم مت رکھ کہ نہین آوے گا
سے رہ الٰہی مین تن و مال صرف کردے نصیحت کا ہی بس ہی حرف + وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف اللہ کے پھر جاوگے تم یعنے طرف حسابگاہ
الٰہی کے عبور ہونا ہی اور ظہور جزا اور سزا وہان ضرور ہوتا ہی پس چاہئے کہ مال کو اوسجگہہ خرچ کرو کہ حسابگاہ مین شرمندہ نہو جہاد مین اور حج مین
اور طلب علم مین اور سوائے اونکے امور خیر مین صرف کرو کہ وہان موجب سرخروئیکا ہو اور قابض اور باسط کے معنون مین نکتے ہین کہ لیتا ہی مال
اغنیا سے تاکہ جانین کہ لینے والا اللہ ہی اور منت اپنی اوپر فقرا کے رکھین اور کشادہ کرتا ہی روزی اوپر فقرا کے تاکہ وہ اللہ سے دیکھین کہ باسط وہی
ہی اور منت اختیار کی نکھینچین ایک عارف نے کہا ہی کہ اللہ قابض اور باسط ہی کسیکو ساتھ قبض کے زندان خودی مین گرفتار کرتا ہی کسیکو
ساتھ بسط کے خودی سے نکالکر اپنا محرم اسرار کرتا ہی سے کسیکو قابض کے پرتو سے کیا ہی پابند دام غفلت + ظہور باسط سے اور کسیکو چھوڑا یا سب
سے بجام الفت + ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ الٰہی جب اپنے آپکو دیکھتا ہون تو کہتا ہون کہ مجھ سے زار تر کون ہی اور جب طرف تیری نظر کرتا ہون
کہتا ہون کہ مجھ سے بزرگتر کون ہی شعر آپکو دیکھ لیست ہوتا ہون + آپکو دیکھ مست ہوتا ہون + سالک پر جب تجلی قابض کی وارد ہوتی ہی
بند ہوجاتا ہی مقام مین اور خفقان رفع ہوجاتا ہی انبساط اور فرح ظہور کرتی ہی یہان سمجھ لیجئے کہ قبض کئی قسم ہی کہ سالک کو پیش آتا ہی
یا تو بسبب ارتکاب مکروہات شرعیہ کے ہوتا ہی یا بجہت ترک سنن نبویہ کے ہوتا ہی یا خلاف امر پیر راہبر کے جو مسترشد سے صادر ہو اس سبب
سے قبض باطن مین آجاتا ہی اسیطرحکا قبض توبہ اور استغفار سے مدفع ہوجاتا ہی اور طریقہ دفع کا اوسکے یون جناب مرشد ہمارے نے تعلیم فرمایا
کہ جب قبض باطن مین آوے تو غسل کیجیو اور دوگانہ ادا کر استغفار اور زاری جناب باری مین کرنا فیض نسبت باطن وارد ہوکر رافع قبض ہوجائیگا
لیکن قبض کہ نسبت تجلی قابض کے وارد ہوتا ہی دفع اوسکا بدون تجلی باسط کے ممکن نہین اوسکے واسطے بھی یہی تضرع اور زاری ہی کہ موجب
رستگاری ہی سے ابھی چھوٹو نمین غم دوسرا سے ای رافت + اگر کسیکا ادھر التفات واقع ہو + اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ آیا نہین
دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے نہین جانا تو نے اور علم تیرا منتہی نہین ہوا ساتھ خبر سردارون فرزندان یعقوب کے کہ نام اونکا اسرائیل
ہی اور یعقوب اسواسطے کہتے ہین کہ حضرت عیص اور یہہ ماکے پیٹ سے توام پیدا ہوئے تھے حضرت عیص اول ہوئے تھے پھر حضرت یعقوب
اونکو مسمی بہ یعقوب کیا اسواسطے کہ عقب حضرت عیص کے پیدا ہوئے اور معنے یعقوب کے لغت عبرانی مین پس آئندہ کے ہین اور یہی نام اون کا
جاری رہا یہانتک کہ قریب بجوانی پہنچے ایکدن حضرت اسحاق کہ باپ اونکے تھے خلوتخانہ مین تھے اونکو دروازہ پر خلوتخانہ کے بٹھایا تھا تاکہ نا
محرم اوسوقت خلوت خاص مین نہ آوے اور مناجات الٰہی مین تشویش ندلاوے ناگاہ دو فرشتے مقرب درگاہ الٰہی سے بصورت آدمی ہوکر واسطے
زیارت حضرت اسحاق کے آئے اور چاہا کہ خلوتخانہ مین جاوین اونھونے اونکو منع کیا اور ہاتھ پاؤن پکڑ اونکے وہین روکا اس عرصے مین حضرت
اسحاق خلوتخانہ سے باہر آئے دیکھا کہ اونھونے دو فرشتون مقرب کو روکا ہی اور عذر آغاز کیا ہی اون فرشتون نے حضرت یعقوب کو تحسین اور
آفرین کئی اور کہا کہ حق خدمت کا یونہی بجالایا چاہئے اور حضرت اسحاق سے پوچھا کہ اس بیٹے کا تمھارے کیا نام ہی آپنے فرمایا یعقوب فرشتون
نے کہا کہ ہماری طرف سے اوسکا نام اسرائیل مقرر کرو کہ ہماری زبان مین اسرا مرد برگزیدہ کو کہتے ہین اور ایل خدا کو یہہ فرزند تمھارا مرد برگزیدہ
خدا ہی کہ اصلا پاس کسیکا نہین کرتا سوا خدا کے جیسے اونکا نام اسرائیل جاری ہوا اسواسطے یہہ نام مشابہ ہی فرشتونکے نام سے جیسے جبرائیل اور
میکائیل اور جابجا کلام اللہ مین خطاب ساتھ اس نام کے ہی چنانچہ پیچھے بھی کئی جگہہ مذکور ہوا ہی اور یا بنی یعقوب نہین فرمایا ہی اشعار ہی اوپر

اسکے کہ تم بیٹے اوس مرد خدا کے ہو کہ برگزیدۂ الٰہی تھا اور ادائے حق فرمان پدر اپنے مین پروا کسی کی نہین کرتا تھا اور پاس کسی چیز کا نہین رکھتا تھا
تمھین بھی چاہیے کہ بحکم الولد سر لابیہ وفا کرتمین ساتھ عہد خدا کے اور بجالائین فرمان کبریا کے پروا دنیا کے جانیکی نہ کرو اور زوال جاہ و ریاست
سے نہ ڈرو اور اگر ان کاموں مین قصور کروگے خلاف طریقہ تمھارے ہوئیگا اور صحت نسب تمھارے مین خلل پڑیگا حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے
کہ انبیاء مذکورین اور مشہورین سب بنی اسرائیل سے تھے مگر دس شخص حضرت آدم حضرت نوح حضرت ہود حضرت صالح حضرت لوط حضرت شعیب حضرت
ابراہیم حضرت اسماعیل حضرت یعقوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیہم السلام اور یہہ بھی نقل کی ہے کہ کوئی شخص پیغمبروں سے نہین ہے کہ
واسطے اوسکے قرآن مین دو نام ذکر کئے ہون مگر حضرت یعقوب اور حضرت عیسیٰ کہ حضرت یعقوب کو اسرائیل بھی کہا ہے اور حضرت عیسیٰ کو مسیح بھی فرمایا
ہے انتہی لیکن یہہ حصر ناقص ہے اسواسطے کہ حضرت یونس کے تئین ذوالنون بھی فرمایا ہے مگر یہہ کہئے کہ ذی النون قبیل علامات اور القاب کے
ہے نام نہین اور بیان انشعاب اولاد حضرت یعقوبؑ کا یہہ ہے کہ باپ اونکے حضرت اسحاقؑ ساتھ دختر حضرت لوطؑ کے کتخدا تھے اس قبیلے سے انکے
دو بیٹے توام پیدا ہوئے تھے جب وفات حضرت اسحاقؑ کی قریب پہنچی دونون بیٹونکو آپنے مسجد مین سجادہ نشین کیا اور مال اپنا بھی درمیان دونونکے
نصف نصف بانٹ دیا اور حضرت اسحاقؑ حضرت عیص کو بہت دوست رکھتے تھے اور زوجہ اونکی حضرت یعقوبؑ کو دوست زیادہ رکھتی تھی ایکدن
حضرت اسحاقؑ نے آخر عمر اپنی مین فرمایا کہ وقت خاص میرے مین حاضر ہو اور آواز کر تو کہ مین تیرے واسطے دعا کرون یہہ بات زوجہ نے اونکی
سن لی حضرت یعقوبؑ کو لباس حضرت عیص کا پہناکر بھیجا اور کہہ دیا کہ آواز اپنی کو ساتھ آواز حضرت عیص کے بدل کر کہیو کہ مین حاضر ہون
واسطے میرے دعائے موعود فرمائو اور حضرت اسحاقؑ کو آخر عمر مین ضعف بصارت کا طاری ہوا تھا جو حضرت یعقوب ساتھہ اوس شکل اور لباس کے
حضور مین حضرت اسحاقؑ کی حاضر ہوئے حضرت اسحاقؑ نے واسطے اونکے دعا کی اور مضمون دعا کا یہہ ہے کہ حق تعالیٰ نبوت کو اولاد تیری مین جاری
رکھے بعد دیر کے حضرت عیص آئے اور طلب دعا کی کی حضرت اسحاقؑ نے فرمایا کہ وقت خاص مین آیا تھا تو دعا کی ہے مین نے حضرت عیص
نے عرض کیا کہ مجھے خبر نہین بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ حضرت یعقوبؑ آئے تھے مشرف ببرکت دعا ہوگئے حضرت اسحاقؑ نے واسطے حضرت عیص
کے اور دعا فرمائی کہ حق تعالیٰ بادشاہونکے تئین تیری نسل سے کرے جب حضرت اسحاقؑ کی وفات نزدیک پہنچی دونون بیٹونکو وصیت فرمائی
لیکن مسجد اور سجادہ حوالے حضرت یعقوبؑ کے کیا حضرت عیص مکدر ہوئے بعد واقعہ حضرت اسحاقؑ کے تمام مال پر حضرت عیص متصرف ہوئے
اور سب آدمیون نے رجوع طرف عیص کے کی اور حضرت یعقوبؑ فقیر اور بیچارے رہگئے ام اسحٰق نے حضرت یعقوبؑ کا جو حال اس وضع پر دیکھا
حضرت یعقوبؑ کو کہا یہان بود و باش تمھاری مناسب نہین میرے بھائی کے پاس جاؤ اوسکی بیٹیان بہت ہین اور مرد مالدار ہے تمھارا بیاہ
کردیگا ایک اپنی لڑکی سے معاش کی طرف سے فارغ البال ہوجاؤگے جب حضرت یعقوبؑ اپنے ماموںکے پاس پہنچے کہ اونکا نام لایان تھا وہ
اونکے قدوم سے بہت خوش ہوئے اور اونکی ماںکے بھائی کا احوال پوچھا اونھون نے سب ماجرا بیان کیا لایان نے کہا بدسلوکی بھائی کیسے
مت ڈر کہ تو فرزند میرا ہے تمام امورات خانگی اونکے سپرد کئے اور ساتھہ دختر کلان اپنے کے کتخدا کیا چار بیٹے اوس لڑکی سے پیدا ہوئے روبیل
اور شمعون اور لاوی اور یہودا پھر وہ لڑکی فوت ہوگئی لایان نے لڑکی دوسری اپنے سے اونکی شادی کی دو لڑکے اوس سے ہوئے پھر وہ مرگئی
بعد اوسکے لایان نے تیسری لڑکی اپنی اونکے نکاح مین دی دو پسر اور ایک دختر اس سے وجود مین آئے پھر وہ بھی مرگئی پیچھے اوسکے لایان نے
چوتھی بیٹی اپنی سے اونھین کتخدا کیا اوسکا نام راحیل تھا حضرت یوسفؑ اور بنیامین اوس سے پیدا ہوئے اوسوقت مین عمر حضرت یعقوبؑ کی
چالیس کو پہنچی تھی اونپر وحی آئی کہ ہمنے تجھے پیغمبر کیا جا طرف کنعان کے اور وہانکے لوگونکو طرف دین آبا اپنے کے دعوت کر حضرت یعقوبؑ
نے یہہ ماجرا لایان سے اظہار کیا لایان سجدہ شکر کا بجالائے اور کہا کہ ہرچند فراق تیرا اور فراق دختر کا مجھپر کمال شاق ہے لیکن رضامندی
تیری ہے اب جو چاہئے مال میرے مین سے لے حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ مجھے کچھ مال کی احتیاج نہین لیکن قبیلے اور اولاد میری کو
میرے ساتھہ رخصت کرو لایان نے اپنی بیٹی کو معہ فرزندان رخصت فرمایا اور پانچسو راس گوسفند اور پانچسو راس گاؤ اور پانچسو راس

شتر اور پانچسو راس اسپ اور پانچسو راس اشتر اور غلام بہت سے اونکی خدمت کو اور نگاہبانی جانورونکے کو اور نقد اور پوشاک بسیار
اونکو دیا جب یہہ متوجہ کنعان کے ہوئے حضرت عیص کو خبر پہنچی اول جوش و خروش بہت کیا اور مقابلے اور مقاتلے کو اوٹھے آخر بحسن سلوک
پیش آئے اور ساتھ حضرت یعقوب کے ملاقات شایستہ کی اور ساتھ ادب تمام کے اونسے استدعا کی کہ حق تعالی نے ساتھ نبوت کے تمھین بزرگی
کرامت فرمائی ہے تجھہ واسطے میرے دعا کرو کہ نسل میری سے بھی پیغمبر پیدا ہو حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ پشت تمھاری سے ایوب پیغمبرؑ پیدا ہوگا اور
ذوالقرنین بادشاہ نیکبخت مالک مشرق اور مغرب ہوگا پھر حضرت عیص اور حضرت یعقوبؑ آپس مین رخصت ہوئے حضرت یعقوب نے قصد شہر
کنعان کا کیا کنعان مین راحیل سے حضرت یوسف علیہ السلام اور بنیامین پیدا ہوئے اور حضرت یوسفؑ دو سالہ تھے کہ راحیل نے قضا کی لایان
نے یہہ خبر فوتگی سنکر پانچوین بیٹی اپنی کہ سب بیٹیون مین چھوٹی تھی بہت سا جہیز دیکر اونکی خدمت مین بھیجی حضرت یوسفؑ کو اوسینے پرورش کیا تمام فرزند حضرت
یعقوبکے بارہ تھے ہر بیٹے سے سبط عظیم پیدا ہوے سے تھے بنی اسرائیل تمام بارہ سبط مین اونھین کی شکایت حکایت چلی آتی ہے اور یہان حق تعالے
فرماتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر حکایت ان کی حکایات سے کہ مشتمل شکایت ہے اونکی شکایات سے کہ کیا نہین معلوم تجھے قصہ سرداران بنی
اسرائیل کا مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی بعد حضرت موسی علیہ السلام سے اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا جب کہا ان سرداروں نے واسطے نبی اپنے کے
کہ اونکا تھا حسینی والینے لکھا ہے کہ بقول اصح وہ نبی اشمویل تھے کہ بعد یسع علیہ السلام کے بنی اسرائیل پر مبعوث ہوئے تھے بعضے کہتے ہین
کہ وہ نبی یوشع تھے بعضے کہتے ہین شمعون تھے یہہ تقریر کہا پیغمبر اپنے کو کہ بحکم الہی اوٹھا واسطے ہمارے اور معین فرما درمیان ہمارے مَلِكًا نُّقَاتِلْ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بادشاہ کہ باعانت اوسکی سے لڑین ہم ساتھ جالوت اور قوم اوسکیکے کہ عمالقہ سے تھے بقیہ قوم عاد کہ ہمیشہ سے بت پرستی شعار
اون کا تھا اور شرک کاروبار اور بنی اسرائیل اونکے ہاتھ سے بہت عاجز آئے تھے اور اونمین بادشاہ اور کارفرما نرہا تھا اسواسطے پیغمبر اپنے
سے استدعا کی تا کہ ہمراہ ہو کر اوس کے اونسے جہاد کرین قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ کہا اس پیغمبر نے آیا نزدیک ہو تم اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ
اَلَّا تُقَاتِلُوْا کہ اگر فرض کیا جاوے اوپر تمھارے لڑنا ساتھ دشمنان دین کے یہہ کہ نہ مقاتلہ کرو وَقَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
کہا انھونے اور کیا ہے ہمکو وجہ یہہ کہ نلڑینگے ہم بیچ راہ خدا کے وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا اور تحقیق ہم نکالے گئے ہین ہم گھرون
اپنے سے اور فرزندون اپنے سے یعنے مساکن سے دور کیا ہے ہمین اور ابنا سے مہجور کیا ہے لکھا ہے کہ ابنائے ملوک اونکیسے چار سو چالیس
آدمی قید کر جالوت لیگیا اور کتنے گروہونکو اونکے گھرونسے نکالدیا تھا اسواسطے یہہ حرب مین مبالغہ کرتے تھے فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ
پس جب فرض کیا گیا اوپر اونکے جنگ دشمنونسے تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ پھر گئے مگر تھوڑے اونمین سے قائم اوپر قتال کے رہے وہ تین سو
تیرہ آدمی تھے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ اور اللہ تعالی دانا ہے ساتھ ستمگارونکے کہ جہاد سے تخلف کیا اور جب پیغمبر نے اونکے اوپر اونکے حجت پکڑی
اونھونے بر سبیل تاکید جواب دیا پھر نبی نے حق تعالی سے استدعا کی کہ بادشاہ اس قوم کے واسطے معین ہو حق تعالی نے عصا اور شیشہ تیل سے
بھرا بھیجا اور فرمایا کہ جو کوئی تیرے گھر آوے اور یہہ روغن اوسکے آنیسے جوش مارے اور عصا اوسکے قد سے برابر ہووے اس قوم کا بادشاہ ہے
اوس پیغمبر نے یہہ خبر قوم کو پہنچائی ہر ایک سردارون بنی اسرائیل سے اونکے گھر آتا تھا کسیکے واسطے نہ روغن جوش کھاتا تھا نہ کسیکے قد کے برابر
عصا آتا تھا ایکروز ایک مرد دباغ یا دہلی علمہ شادل نام تھا بواسطہ طول قامت اوسکو طالوت کہتے تھے جب وہ آیا اوسوقت روغن نے بھی جوش کھایا اور
عصا بھی اوسکے قد کے برابر آیا بحر مواجین لکھا ہے کہ طالوت خربندہ تھا گدھا اوسکا گم گیا تھا ڈھونڈھنے کو نکلا تھا جب پیغمبر کے دروازے پر آیا
تو واسطے دعا منگوانے کے کہ گدھا ملجائے پیغمبر پاس حاضر ہوا تھا اوس پیغمبر نے اوسکا طول قد دیکھکر عصا کو ناپا تو برابر نکلا اور تیل کو دیکھا تو
جوش مار رہا تھا وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اور کہا واسطے اونکے نبی اونکینے اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا تحقیق اللہ نے تحقیق اوٹھایا ہے
واسطے تمھارے طالوت کو بادشاہ اور فرمان فرما قَالُوْٓا اَنّٰی یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا کہا بنی اسرائیل نے ازروئے استبعاد کیونکر ہوا اوسکو یعنے
طالوت کو بادشاہی اوپر ہمارے وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ اور حالانکہ ہم سزاوار تر ہین ساتھ بادشاہی کے کہ سبط یہودا کے سے ہین اور

وہ سبط نبیا مین کیسے ہی کہ اونمین نہ نبوت ہی نہ مملکت اکثر دنسفیہ ہی لکھا ہی بحر مواج مین کہ یہودا کی اولاد مین بادشاہت چلی آتی تھی اور لاوی کی
اولاد مین نبوت اور نبیا مین کی اولاد مین دونون چیزین نتھین وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ اور نہین دیا گیا فراخی مال دنیا سے یعنے اگر نسبت نسب
کیسے عاری تھا تو مال ہی رکھتا ہوتا کہ خزانون سے تیاری لشکر کی اور مہیا اسباب جنگ کا کرتا قَالَ کہا پیغمبر نے جواب اونکے مین اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ
عَلَيْكُمْ تحقیق اللہ نے پسند کیا اوسکو اوپر تمھارے وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ اور افزون کیا اور زیادہ دیا اوسکو پھیلاؤ اور کشادگی
علم حرب مین اور بدن مین کہتے ہین کہ دانا با مور سپاہ اور بہ تدبیر ممالک تھا اور مرد صاحب جمال اور سرگردن اہل زمانہ سے بلند تر رکھتا تھا وَاللّٰهُ
يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ اور اللہ مالک الملک ہی علی الاطلاق دیتا ہی ملک اپنا جسے چاہتا ہی اور جانتا ہی اوسکو کہ صلاحیت ملک داری کی
رکھتا ہی ۵ ملک دہ ملک ستان اللہ ہی + کار مخلوق سے خوب آگاہ ہی + وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشایش عطا کرے زمام اقتدار قبضہ
اختیار اوسکے مین ہی دانا ہی مستحق کو خوب جانتا ہی پھر بنی اسرائیل نے موافق عادت اپنی کے حجت کی اور پیغمبر اپنے سے کہا کہ ہمین بادشاہی طالوت
کے کچھ اور بھی دلیل اور علامت چاہیئے تاکہ دل ہمارے فرمانبرداری پر اوسکی راغب ہون پیغمبر نے اللہ سے درخواست کی حق تعالیٰ نے علامت بادشاہی
پر اوسکے اعلام فرمایا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا اونکو پیغمبر اونکے نے اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ تحقیق نشانی بادشاہی طالوت کی یہہ ہی
کہ آوے اوپر تمھارے صندوق لکھا ہی کہ تھا وہ پاس انبیا اوسین کے تھین ہین اور طول صندوق کا تیس گز اور عرض دو گز کا تھا بعضون نے کہا ہی کہ
چالیس گز کا طول تھا چوب شمشاد سے بنا تھا فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ بیچ اوسکے تسکین ہی پروردگار تمھارے سے بعضے کہتے ہین سکینہ ایک جانور
تھا مقدار گربہ کے دونون آنکھین اوسکی مانند مشعل کے چمکتی تھین کسیکو دیکھنے کی اوسکے قوت نتھی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ منہہ
اوسکا مشابہ انسان کے تھا اور دو بازو رکھتا تھا جنگ مین تابوت سے نکلکر مانند ہوائے تند کے روئے اعدا پر جست کرکے صف لشکر کو برہم درہم کردیتا
تھا اسیواسطے بنی اسرائیل اوس صندوقکو اپنے لشکر کے آگے رکھتے تھے وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ دوسری اوس صندوق
مین بقیہ ہی اوس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین آل موسیٰ اور آل ہارون اور آل لغت مین نفس شخصکو کہتے ہین چنانچہ اور مقام پر حق تعالیٰ نے فرمایا ہی
ان اللہ اصطفی اٰدم ونوحا واٰل ابراهیم اور حدیث مین وارد ہی من مزامیر آل داؤد مراد ذات داؤد ہی علیہ السلام اب سمجھ لیجئے کہ بقیہ موسیٰ
اور ہارون کا اسمین کیا تھا لکھا ہی مفسرین نے کہ نعلین موسیٰ کی تھین اور عمامہ ہارون کا اور خاتم سلیمان علیہما السلام کی اور ٹکڑا ترنجبین کا تھا
کہ جنگلمین اونپر اترتا تھا اور ریزہ الواح تھے اور اوس صندوق کو عمالقہ اونسے چھین کر اپنی ولایت کو لیگیا تھا لیکن جہان رکھتا تھا اوس موضع پر
آفت آتی تھی آخر مزبلے مین دفن کردیا تھا حق تعالیٰ نے فرشتونکو حکم فرمایا کہ وہ صندوق نکالکر اوس پیغمبر کے حوالے کرو چنانچہ فرمایا ہی تَحْمِلُهُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اٹھا لاوینگے اوس صندوقکو فرشتے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ تحقیق بیچ پہنچنے صندوق کے ساتھ تمھارے البتہ حجت
ہی واسطے تمھارے اوپر صدق قول پیغمبر کے بیچ بادشاہی طالوت کے اگر ہو تم ایمان والے پس بنی اسرائیل بعد پہنچنے تابوت کے محکوم طالوت کے
ہوئے اور تیاری مقابلے جالوت کی کئی ستر ہزار آدمی ہمراہ طالوت کے چلے لکھا ہی کہ ہوا نہایت گرم تھی فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ پس اوس ہنگام
مین کہ جدا ہوا طالوت بفرمان پیغمبر شہر ایلیا سے ساتھ لشکر آراستہ کے واسطے لڑائی جالوت کے قَالَ کہا طالوت نے باعلام پیغمبر اپنے کے یا بالہام
ربانی کے کہ ای قوم اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ تحقیق اللہ آزمانیوالا ہی تمکو بیچ اوس ہوائے گرم کے ساتھ ایک نہر پانی کے کہ درمیان اردن اور
فلسطین کے ظاہر ہوگی تاکہ مطیع اور عاصی آپسمین جدے ہوجاوین فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ پس جو کوئی پئے گا اس نہر سے پانی پس نہین ہی
مجھسے اور مذہب میرے سے وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اور جو کوئی نہ چکھے نہ پئے اور پانی اس نہر سے پس تحقیق وہ مجھسے ہی یعنے پیرو میرا ہی اور
ہمراہ میرے ہی یہان طعام بمعنی شراب ہی اور لغت مین بامعنی آیا ہی چنانچہ اور جگہہ بھی کلام اللہ مین وارد ہی فیما طعموا اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ
مگر جو کوئی اوٹھالیوے غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ چلو پانی ساتھ ہاتھ اپنے کے لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے ساتھ قدرت کاملہ اپنے کے نہر پانی کی اونکی راہ
مین ظاہر کی جب لشکر اوس ہوائے گرم مین پیاسا ہو کر وہان پہنچا فَشَرِبُوْا مِنْهُ پس پی گئے اوس نہر مین سے پانی زیادہ چلو سے اِلَّا قَلِيْلًا

مِّنْهُمْ مگر تھوڑے لوگ اونمین سے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے جنھون نے ایکہی چلو پر اکتفا کی اور متابعت کی حکم بادشاہ کی حق تعالی نے تشنگی اونکی
دفع کری اور سیراب ہوگئے اور جنھون نے زیادہ چلو سے پیا لب اونکے خشک ہوگئے اور پیاس نے اونپر ایسا غلبہ کیا کہ ہرچند پانی پیتے تھے پیاس نہین
بجھتی تھی پانی پیتے پیتے پیٹ پھول گئے کنارے نہر کے رہگئے طاقت آگے بڑھنے کی واسطے قتال کے نرہی **شعر** کہنے سے آفلک کرلے جو عدول
اوسکا یہی حال ہے ای ذلیعقول + بعضے عارفون نے اس آیت شریفہ مین نکتہ بیان فرمایا ہے وہ یہہ ہے کہ قوم طالوت سے اشارہ طرف سالکان راہ
الہی کے ہے اور جالوت نفس ہے اور لشکر اوسکا خصائل رذائل اوسکے ہین کہ ہوا اور ہوس اور طمع دنیا اور بخل اور حسد اور تکبر اور کینہ اور غرور ہے
اور جوئے آب مال اور متاع دنیوی ہے پس سالک جب متوجہ بقتال نفس ہوتا ہے نہر کہ عبارت مال و متاع دنیا سے ہے راہ مین پیش آتی ہے
جس کسی نے قدر ضرورت سے زیادہ میل کیا طرف دنیا کے استسقاء سے حرص مین گرفتار ہوا ہرچند زیادہ تر جمع کرتا ہے رغبت اوسکی جمع کرنے مین
زیادہ بڑھتی ہے اطمینان خاطر نہین ہوتا اسواسطے کہ **شعر** پیٹ اہل حرص کا نہ بھرا ہے نہ بھرے گا دیکھ + دریا ہین سکے کاسہ تہی ہے حبابکا
اور ایسا شخص بدولت ہوس وہین کنارے دنیا کے رہگیا دولت غزا سے محروم ہوا اور جسنے قدر ضرورت بشری اس دنیا سے لیا اور خورش اور
پوشش بالابدی پر خورسند ہوا حق تعالی نے اوسے مستغنی کیا اور مشرف بغزا ہوکر فتحیاب ہوا سمجھ لیجئے کہ مال طامع کا وہ تھا اور حال قانع کا
یہہ ہے چنانچہ مولانا روم نے فرمایا ہے ؎ کاسہ چشم حریصان پر نشد + تا صدف قانع نشد پر در نشد + فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا
مَعَهُ پس جب پار اوترا اوس نہر سے طالوت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے اور اوسکے قولکی تصدیق کئے تھے ساتھ اوسکے قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا
الْيَوْمَ کہنے لگے وہ لوگ جنھون نے خلاف حکم کیا تھا نہین ہے طاقت ہمین آجکے دن یہہ جملہ لا طاقت لنا الیوم مقولہ قالوا کا ہے اور یہہ قول بعض
کا ہے قول بعض کو نسبت طرف کل کے کیا ہے بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ساتھ جالوت کے اور لشکرون اوسکے لکھا ہے کہ لشکر اوسکا چھیاسٹھ ہزار
کا دریا سے نہین اوترا اور چار ہزار پار اوترے جب اونھون نے لشکر جالوت پر نگاہ کی تین ہزار چھہ سو ستر آدمی بیدل ہوکر ڈرے اور کہنے لگے کہ
ہم طاقت حرب جالوت کی نہین رکھتے قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ کہا اون لوگون نے کہ بہ یقین جانتے تھے یہہ کہ وہ ملاقات کرنے
والے ہین ساتھ اللہ کے یعنے دیکھنے والے ہین جزاء الہی کے اور یہہ باقی تین سو تیرہ دلاوران میدان جنگ تھے کہ لقائے الہی کی امنگ رکھتے تھے
كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ بہت ہوا ہے کہ جماعت تھوڑی مومنان صابر کی غالب آئی ہے گروہ بہت کفار کے
پر ساتھ نصرت اور مددگاری اور حکم باری کے وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ اور اللہ ساتھ صبر کرنیوالونکے ہے تائید مین اور قوت بخشنے مین جب خائفون
نے لڑنے سے کنارہ کیا اور مخلصون نے اوپر کنارے نہر کے آرام کیا طالوت نے گروہ اندک سے مقابلے مین لشکر جالوت کے صف کھینچی بعضے مفسرین
نے لکھا ہے کہ لشکر جالوت مین آٹھ لاکھ آدمی سپاہی چست و چالاک تیغ تیر خنجر سے درست تھا اور جالوت خود بنفسہ عظیم الجثہ اور شدید الشوکت
تھا حسینی والینے نے نقل کی ہے کہ اسلحہ جالوت ہزار رطل لوہا تھا ایک خود اسکے سرکا تین سو رطل کا تھا وَلَمَّا بَرَزُوا اور اوسوقت کہ مومنین
ظاہر ہوئے اور صف سیدھی کھینچی واسطے قتال کے لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا واسطے جالوت کے اور لشکرون اوسکے کہا مومنین نے رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا ای پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا اور ثابت اور نگاہ رکھ ساتھ تائید اپنے کے پانوٴن ہمارے کو
میدان حرب مین وَانْصُرْنَا اور یاری دے ہمارے تئین عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اوپر قوم کافرونکے سمجھ لیجئے کہ صبر کے تئین ساتھ دوا کے کہ
واسطے ازالہ ضعف اور تحصیل قوت کے اوپر سر اور تن کے بٹوتے ہین اور واسطے دور ہونے اضطرار اور خفقان کے اور حاصل ہونے آرام اور
اطمینان کے استعمال کرتے ہین تشبیہ دی اور پھر اثبات اقدام کی چاہی کہ معرکہ جنگ مین جنبش نہو حق تعالی نے دعا اونکی قبول فرمائی اور
صبر اور اثبات قدم اور نصرت بخشی فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ پس شکست دی مومنون نے کافرون کو ساتھ حکم اللہ کے اور توفیق اوسکی کے
وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ اور مار ڈالا داود علیہ السلام نے جالوت کو ساتھ سنگ فلاخن کے لکھا ہے کہ ایک پتھر فلاخن کا اونھون نے اوسپہ
خود اوسکے مارا سر اوسکا ٹوٹ گیا مغز نکل آیا لشکر اوسکا شکست کھا گیا اور طالوت نے شرط کی تھی کہ جو کوئی جالوت کو مارے گا اپنی بیٹی اوسکے

نکاح مین دونگا اور بادشاہی مین شریک کرونگا چنانچہ ایسا ہی کیا کہ دختر اپنی حضرت داؤد علیہ السلام کو دی اور آدھی مملکت اونکے حوالے
کی بعد اوسکے تمام مملکت حضرت داؤد علیہ السلام کو پہنچی بحر مواج مین لکھا ہے کہ داؤد علیہ السلام لشکر طالوت کے ساتھ جاتے تھے دامن کوہ مین جو پہنچے
ایک پتھر سے آواز سنا کہ مجھے لیلے مین تیرے کام کا ہون دشمن کو تیرے [illegible] پہنچاؤنگا حضرت داؤد علیہ نے اوسکو اوٹھالیا پھر دوسرے پتھر نے بھی
آواز کیا اوسے بھی لیا پھر تیسرے پتھر نے بھی یہی ندا کی اوسے بھی اوٹھالیا جب مقابلہ لشکر ونکا ہوا حضرت داؤد نے آکر طالوت کے تئین کہا کہ اگر
حکم دو تو مین مقابلہ جالوت کا کرون طالوت نے کہا کہ طاقت تمھین استقدر نہین ہے مین اوسے مارونگا اونھون نے کہا اگر مین مارون تو
مجھے کیا دوگے طالوت نے کہا کہ اپنی لڑکی نکاح مین دونگا اور آدھے ملک مین شریک کرونگا حضرت داؤد پتھر فلاخن مین رکھکر مقابل جالوت
کے ہوئے جالوت نے کہا کہ پتھر کتون پر مارتے ہین مجھ جیسے سے جنگ ساتھ پتھر کے کیونکر کریگا حضرت داؤد نے فرمایا کہ تو بھی کتا
ہے کتے کو پتھر ہی سے مارا چاہیئے آخرش سنگ فلاخن پیشانی پر مارکر گرا دیا اور اوسکا ہزیمت کھا کر کوہ مقناطیس مین آیا بسبب آہن نعال
اسپان اور آہن اسلحہ مردان کو وہ مقناطیس نے کھینچکر پابند کردیا اون تین سو تیرہ مؤمنین نے ساتھ آہستگی کے سبکو مارا اور غنائم لیکر مظفر
اور منصور پھرے وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ اور عطا کی اللہ تعالی نے داؤد علیہ السلام کو بعد قتل جالوت کے بادشاہی اور نبوت
حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ جہان قرآن مین حکمت وارد ہے مفسر بعلم حلال و حرام ہے بعضون نے کہا ہے کہ حکمت عبارت ہے
جاننے سے جیسا چاہیے اور کام کرنیسے انجام سمجھ کر بعضے کہتے ہین حکمت علم ہے کہ منفعت اوسکی مخصوص ساتھ بعض اشخاص کے نہین اور ر
فائدہ اوسکا ساتھ بعض اوقات کے مقرر نہین ہے بعضے کہتے ہین حکمت کلام ہے مشحون بالفوائد اور مصئون عن الزوائد اور بعضے کہتے ہین
حکمت صنعت نرم کرنے آہن کی ہے کہ حلقے زرہ کے بآسانی درست ہون وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ اور سکھایا اوسکو جو کچھ چاہا یعنے پیغمبرون کو جو علم کہ
درکار ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ زرہ بنانا بعضے کہتے ہین زبان مرغون کی اور بعضے کہتے ہین علم تالیف نغمات وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ
اگر نباز رکھتا اللہ تعالی لوگون کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعضون کو بعضون سے یعنے اگر دفع نکرتا خدا مشرکونکو بسبب مومنان جہاد کنندہ کے
لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ ہر آئینہ تباہ ہوجاتی زمین بسبب ظلمت کفر کے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور لیکن اللہ تعالی صاحب فضل اور رحمت
کا ہے اوپر عالمیان کے تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ یہہ قصہ کہ جسمین معجزات واضحات ہین نشانیان ہین قدرت الٰہی کی کہ پڑھتے ہین ہم
اوپر تیرے یعنے جبرئیل اوپر تیرے پڑھتا ہے ساتھ فرمان ہمارے کے تلک اشارہ ہے طرف آیات قرآنی کے کہ بیچ ثنائے الٰہی کے اور قصص اور
امثال اور شرائع اور احکام کے کہ پیچھے مذکور ہوئے ہین یا اشارہ ہے طرف آیات معجزات انبیا کے چنانچہ معجزات داؤد کے اور اوس پیغمبر کے کہ
جسنے خبر کی تھی کہ ان آیت ملکہ کذا اور اوس پیغمبر کے کہ ساتھ دعا اوسکی کے الوف اموات زندہ ہوئے تھے اور بعد جدا ہونے استخوان کے حیات
پائی تھی اور مانند معجزات عیسے اور موسی اور ابراہیم اور آدم علیہم السلام کے کہ پہلے مذکور ہوئے ہین بِالْحَقِّ ساتھ راستی کے بروجہ کہ مطابق
واقع ہے اور اہل کتاب مسلم رکھتے ہین وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور تحقیق تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم البتہ پیغمبرون سے ہے لمن المرسلین کی معنی یا
لمن اصحاب الکتب ہین یا لمن المرسلین المذکورین فی ہذہ السورۃ من آدم الی داؤد ہین یا لمن الانبیاء والمرسلین المذکورین فی القرآن یا انک لمن
جیش المرسلین ہین اور یہہ جملہ تذئیل ہے تاکید واسطے رد انکار رسالت کے واقع ہوا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ یہہ پیغمبران مذکورین اوپر وجوہ مسطور
کے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ زیادتی دی ہمنے بعض اونکے کو بخصائص اور فضائل اوپر بعض کے تلک مرفوع المحل ہے اور مبتدا ہے الرسل
صفت ہے فضلنا بعضہم علی بعض خبر ہے مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ بعضے اونمین سے وہ ہین کہ باتین کی اونسے اللہ نے بیواسطہ چنانچہ حضرت آدم
علیہ السلام کو کہا کہ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ اور حضرت موسی علیہ السلام کو فرمایا انی انا ربک اور پیغمبر ہمارے کو علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات
ارشاد کیا جو کچھ چاہا چنانچہ مشعر ہے اوپر اوسکے آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ اور بلند کیا بعضے اونکے کو مرتبے
مین تفاوت انبیا مین اسواسطے ہے کہ بعضے اونکے مبعوث بیک فرقہ آدمیان ہین اور بعضے باکثر مردمان اور بعضے تمام زمرۂ انسان اور بعضے بمجموع



انس وجان جیسے پیغمبر ہمارے علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور دوسری یہہ ہے کہ بعضون کو خواب مین پیغمبری دی بعضونکو بیداری مین نبوت عطا کی اور نزدیک بعضے مفسرین کے مراد رفع بعضہم سے ادریس علیہ السلام ہین کہ حق تعالی نے اونکو رتبہ عالیہ کرامت فرمایا چنانچہ ارشاد کیا ورفعناہ مکانا علیا اور تحقیق اوس مقام کی یہہ ہے کہ یہہ اشارہ طرف پیغمبر ہمارے کے ہے چنانچہ صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ ظاہر یہہ ہے کہ وہ پیغمبر ہمارے ہین کہ اوپر تمام انبیا کے برفع درجات اتارے ہین فضیلت دی ہے اونکو حق تعالی نے اوپر تمام پیغمبرونکے ساتھ خصایص بے پایان کے اور فضایل بیکران کے چنانچہ آیات واحادیث سے ظاہر و باہر ہے ؏ محمد سید کونین صاحب تاج لولاکا ✽ کہ جسکے قد پہ ہے کہا چست زیبا خلعت اسریٰ کا ✽ نہ دست وہم پہنچے پایۂ اسرار کو اوسکے ✽ ظہور د وجہان سایہ ہے جس شہ کے سراپا کا ✽ مقام عالی اوسکا آئے کیونکر فہم مین جسکے بیان ہے امر تنوین قاب قوسین ایک ادنی کا ✽ فااوسکا کس روش ہو سایہ افگن باغ امکان مین ✽ کہ نور انبیا ہے ظل ظل جس سرور عنا کا ✽ خطاب خلع نعلین آیا موسی کو جہان رافت ✽ پھرے پہنے ہوئے وہان کفش بندہ ہیر مولی کا ✽ اور خصائص اور فضائل آپ کے بہت ہین کہ کتب مطولات مین مذکور ہین از انجملہ چند خاصے کہ آپ ہی مین ہین اور کسی نہ انبیا مین ہین نہ ملائکہ مین اور کئی فضیلتین کہ پیغمبران اولو العزم پر ثابت ہین تحریر ہوتی ہین خاصہ پہلا روح آپکی خلقت مین سب سے سابق ہے اور بدن مبارک لاحق متاخر ظہور کہ نحن الآخرون السّابقون خاصہ دوسرا حق تعالی نے روز میثاق مین عہد تمام انبیا علیہم السّلام سے لیا کہ اگر زمانہ آپ کا پاوین آپ پر ایمان لاوین اور نصرت دین مصطفوی کی کرین چنانچہ فرماتا ہے حق تعالی واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ اگر فرضا انبیاؤن سے ایک نبی زمانہ آپ کا پاتا واجب تھا کہ متابعت آپ کی کرتا چنانچہ فرمایا ہے آپنے لوکان موسی حیا لما وسعہ الا اتباعی خاصہ تیسرا حق تعالی نے ہر پیغمبر کو قرآن شریف مین ساتھ نام کے یاد فرمایا ہے اور آپ کو ساتھ وصف کے چنانچہ یا آدم اسکن انت اور یا نوح اھبط بسلام منا اور یا ابراہیم اعرض عن ھذا اور یا موسی انی اصطفیتک اور یا داؤد انا جعلنک اور یا زکریا انا نبشرک اور یا یحیی خذ الکتاب اور یا عیسی بن مریم اذکر اور جب نوبت خطاب کی آپ پر آئی فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول اور اگر نام مبارک آپکا بھی فرمایا تو بطریق ثنا و مدح مقرون بصفت رسالت اور ذکر نبوت جیسے کہ وما محمد الا رسول اور محمد رسول اللہ اور والذین اٰمنوا بما نزل علی محمد اور ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نقل ہے کہ قیامت کو سب امتون کو اونکے انبیا ؤنکے نام پر بلاوینگے کہ یا امت نوح و یا امت ابراہیم یا امت موسی اور آپ کی امت کو امت محمد نہ کہا جاویگا بلکہ خطاب آویگا یا اولیائی خاصہ چوتھا امم سابقہ اپنے پیغمبرونکو نام لیکر پکارتے تھے اور اس امت کو جائز نہین کہ نام لیکر آپکو بلاوین لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا خاصہ پانچوان مخصوص فرمایا حق تعالی نے آپکو بجوامع الکلم کہ اوتیت بجوامع الکلم یعنے کلام قلیل اللفظ کثیر المعنی خاصہ چھٹا اموال غنائم کو اوپر آپ کے حلال کیا اور امم سابقہ پر حرام تھا کہ اور پیغمبرون کے زمانہ مین یون حکم تھا کہ جو مال غنیمت لاتے تھے روبرو اپنے پیغمبر کے رکھتے تھے آتش آسمان سے آکر جلا دیتی تھی لہذا آپنے فرمایا ہے احلت لی الغنائم خاصہ ساتوان بساط زمین کو مسجد اور معبد واسطے آپکے کیا اور خاک کو پاک کرنیمین حکم پانی کا دیا بخلاف پہلی امتون کے کہ اس دولت سے محروم تھین مسجد اور معبد اونکے معین تھے قائم گاہ انبیا اونکے کی اور تیمم کی ہرگز رخصت نتھی چنانچہ فرمایا ہے آپنے جعلت لی الارض مسجدا وترابہا طہورا خاصہ آٹھوان مبعوث کیا آپکو حق تعالی نے اوپر کافۂ خلائق کے جن وانس سے اور پہلے انبیا سب بطائفہ مخصوصہ مبعوث ہوتے تھے بعضے روایات مین ہے کہ حضرت نوح علیہ السّلام بھی اوپر کافۂ برایا کے مبعوث تھے بقرینہ ہلاکت تمام روئے زمین لیکن بر تقدیر تسلیم اوپر انس ہی کے تھی نہ جن کے اور آپ سب پر چنانچہ فرمایا ہے بعثت الی الخلق کافۃ خاصہ نوان انبیاؤن کو ساتھ وجود مبارک آپکے ختم فرمایا کہ بعد آپکے کوئی پیغمبر نہ پیدا ہوگا چنانچہ فرمایا ہے آپنے ختم بی النبیون اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السّلام کا اترنا آخر زمانہ مین واسطے اظہار شریعت غیر نہین ہونیکا بلکہ اسی شریعت کو اجرا کرینگے اور مثل ایک عالم کے ہونگے علمائے امت محمدیہ سے علی مصدرہا

الصلوٰۃ والتسلیمات خاصہ دسوان حق تعالی نے آپکو رحمت عالمین فرمایا کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اس خاصے مین لطائف
بہت مندرج ہین انشاء اللہ تفسیر مین اس آیت کے تحریر ہونگے خاصہ گیارہوان مختار فرمایا حق تعالی نے آپ کو اوپر تمام پیغمبرون کے دس
چیزون مین اول یہہ ہے کہ پہلے انبیا جب اس جہان سے رحلت فرماتے تھے بساط اونکے پھٹ جاتے تھے اور ازواج اونکی نکاح مین غیرون کے
آتی تھین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بساط قیامت تک مبسوط اور شریعت مضبوط اور دین مربوط تا بہ انقطاع دنیا رہیگا اور ازواج
آپکے کہ امہات المومنین ہین دوسری یہہ کہ سب انبیا طالب رضائے خدا تھے چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا وعجلت الیک رب
لترضی اور حضرت حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا طلب رضائے مقدس ہوئے ہین علیہ الصلوٰۃ والسلام ولسوف یعطیک ربک فترضی
تیسری یہہ ہے کہ سب انبیا نے اللہ کی قسم کھائی ہے اور اللہ نے بقا آپکی کی قسم کھائی ہے کہ فرمایا ہے لعمرک چوتھی یہہ ہے کہ موسی اور ہرون
علیہما السلام کو فرمایا فقولا لہ قولا لینا تا بسبب اوسکے تدارک غلظت اوسکے کا کرے اور آپکو کہا واغلظ علیہم تا تلافی رافت اوسکی کرے
پانچوین یہہ ہے کہ تعظیم اسطرح سے آپکے نام کی فرمائی ہے کہ کسی انبیا کی نہین کی قرآن مین سب انبیا کو بنام علامت یاد کیا ہے اور آپکو بنام
کرامت چھٹی یہہ ہے کہ کسی پیغمبر کی امت کو خطاب بیواسطہ نہین فرمایا حق تعالی نے اور اگر جو کچھہ ارشاد کرنا بھی منظور ہوا تو اس پیغمبر کو
خطاب فرما کر کہا کہ تم یون کہو چنانچہ قوم نوح علیہ السلام نے جب کہا انا لنریک فی ضلال مبین تو حق تعالی نے طرف حضرت نوح کے خطاب
فرمایا کہ جواب مین اونکے کہو یا قوم لیس بی ضلالۃ ولکنی اسیطرح جس نے جس پیغمبر کی جناب مین کچھہ الفاظ بے ادبانہ از راہ طعن کہے
اوس پیغمبر نے اسکے جواب بہ تعلیم الہی دیا ہے اور جب نوبت نبوت کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچی تو حق تعالی نے جواب طاعن کو
آپکے آپ فرمایا چنانچہ ابو البختری ابن ہشام نے جب آپکو کہا ما اظنک الا ضلالا تو حق سبحانہ نے قسم کھا کر نفی ضلالت اپنے حبیب کی فرمائی
کہ والنجم اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی اور دوسرے جاہل نے جو آپکو مجنون کہا تو حق تعالی نے قسم کھا کر سخن اوس خبطی جاہل کا
باطل کیا کہ ن والقلم وما یسطرون ما انت بنعمۃ ربک بمجنون پھر جسنے جو آپکو شاعر کاہن کہا اوسکے جواب مین فرمایا کہ وما ہو
بقول شاعر اور ولا بقول کاہن پھر جسنے جو ساحر کہا تو اوسکے رد قول مین ارشاد کیا کہ ان ہذا الا سحر یؤثر اور ولید بن مغیرہ منافق
تھا حق تعالی نے ساتھ دس مذلت کے اوسکی نکوہش فرمائی ولا تطع کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم
عتل بعد ذلک زنیم پھر ایک نے آپ کو مقطوع النسل اور ابتر کہا حق تعالی نے سورہ کوثر نازل کیا اور دشمن کو آپ کے ابتر کہا
اور نظیر اوسکے کلام اللہ مین بہت ہین ساتوین یہہ ہے کہ سب انبیا بعد دعا کے مشرف بعطا ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبل سوال کے
مخصوص ساتھ اس کمال کے ہوئے وقت قسمت نحن قسمنا بینہم کے جو چیز عوالم عرشی فرشی ملکی ملکوتی سے بہتر اور خوشتر تھی آپکو کرامت
فرمائی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ حق تعالی نے جہات سے جہت کو کعبہ کی انتخاب کرکر فدائے وقت محمدی فرمائی کہ فول وجہک
شطر المسجد الحرام اور صفات سے صفت اپنی انتخاب کرکر آپ کو مرحمت کی الا ان محمدا یعطی عطاء من لا یخشی الفاقۃ اور
عبادات سے جہاد کو انتخاب کرکے آپکو عنایت کیا وجاہد الکفار والمنفقین واغلظ علیہم اور سعادات سے قصر قبول اور حرم
وصول کو انتخاب کرکر آپکو بخشی عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور ناموں سے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتخاب کرکر
دیا وما محمد الا رسول اور جاموں سے جام عشق ومحبت دیا یحبہم ویحبونہ اور روزون سے روز جمعہ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی
للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ اور راتون سے شب قدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر اور مہینون سے رمضان شہر رمضان الذی انزل
فیہ القرآن اور شہرون سے مکہ معظمہ لتنذر ام القری ومن حولہا اور بوڑھے لوگون سے ابو بکر رضی اللہ عنہ والذی جاء
بالصدق وصدق بہ اور کہول سے عمر رضی اللہ عنہ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین اور اغنیا سے عثمان رضی
اللہ عنہ امن ہو قانت اناء اللیل ساجدا وقائما اور اصفیا سے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ یبتغون فضلا من اللہ و

ودضوانا اور بنات سے فاطمہ رضی اللہ عنہا فاطمۃ بضعۃ منی اور ذریات سے حسنین رضی اللہ عنہما سیدا شباب اھل الجنۃ الحسن والحسین اور آیات بینات سے قرآن شریف کو انتخاب کرکر آپ کو دیا کتاب انزلنٰہ الیک مبارک اور ملل اور ادیان سے دین خلیل کو ملۃ ابیکم ابراہیم اور پہاڑوں سے صفا و مروہ کو ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ اور مکانات سے مساجد کو وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا اور عالم ایمان سے تقویٰ کے ولباس التقوی ذلک خیر اور جہان عرفان سے توحید کو والٰھکم الٰہ واحد اور باغوں سے بہشت کو اعدت للمتقین اور گلستان سے فردوس کو کانت لھم جنت الفردوس نزلا اور علویات سے عرش کو فکان قاب قوسین او ادنیٰ اور سفلیات سے حرم کو حرما امنا ویتخطف الناس من حولھم اور عورات سے نو عورتوں کو یا نسآء النبی لستن کاحد من النسآء اور اخوان سے صحابہ کو فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور گھانسوں سے جو کو الشعیر قوت الانبیآء اور دواؤں سے شہد کو فیہ شفاء للناس اور خوابوں سے خواب صالح کو لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق اور پانی سے چار انہار بہشت کو فیھا انھار من مآء غیر اسن وانھار من لبن لم یتغیر طعمہ اور کرداروں سے نماز کو ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر اور گفتاروں سے ذکر لا الہ الا اللہ کو واذکروا اللہ ذکرا کثیرا اور قولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم اور بنی آدم سے اس امت کو انتخاب کرکر آپکو دیا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور ہژدہ ہزار عالم سے آپکو انتخاب کرکے ہمیں امت والوں کو عنایت فرمایا لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا

غزل

امام کل انبیا محمد رسول برحق ہے کبریا کا ÷ درود بیحد سلام بیحد ہو اُسپہ نازل سدا خدا کا ÷ نبی اعلیٰ رسول اکرم صفی اصفی شفیع عالم ÷ زکی ازکی رفیق و ہمدم ہمارا یہاں اور وہاں جزا کا ÷ وہ سب سے ارفع وہ سب سے افضل وہ سب سے اعلیٰ وہ سب سے اکمل ÷ وہ سب سے اکرم وہ سب سے اجمل وہ تاج ہے فرق انبیا کا ÷ کرے بانگشت شق قمر کو بلائے ہاتھوں میں وہ حجر کو لٹائے للہ مال و زر کو وہی ہے بس فخر اسخیا کا ÷ نہ رأفت اب دلمیں کر تو خطر گنہ بڑے ہیں تیرے تو ہے کیا ÷ یقین ہمیں یہ کر کہ ہوگا شفیع وان تجھ سے پر خطا کا ÷ آٹھویں یہہ ہے کہ سب انبیا کے حق تعالیٰ نے تقصیرات زلات قرآن شریف میں پہلے ذکر فرما کر عطا اپنی ارشاد کی ہے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے حق میں وعصیٰ ادم ربہ فغوی کہکر فرمایا ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وھدیٰ اور حضرت موسیٰ کے حق میں کہکر فوکزہ موسیٰ فقضیٰ علیہ ذکر مغفرت کا فرمایا فغفر لہ انہ ھو الغفور الرحیم اور حضرت یونس علیہ السلام کے حق میں کہا وذا النون اذ ذھب مغاضبا پھر عذر خواہی اُن کی فرمائی فنادیٰ فی الظلمٰت ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پھر قبول توبہ اور اجابت دعا اونکی اسپر متفرع کی فاستجبنا لہ ونجینٰہ من الغم اور حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں کہا وظن داؤد انما فتنّٰہ فاستغفر ربہ پھر فرمایا فغفرنا لہ ذلک اسیطرح اور انبیا کے حق میں قیاس کیجئے لیکن جب نوبت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی پہلے ذکر عفو کا فرمایا پھر مذکور زلت کا عفی اللہ عنک لم اذنت لھم پھر ذکر زلت کا بتعبیر فرما کے خطائے ما تقدم وما تاخر کو تحت مغفرت داخل فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر نویں یہہ ہے کہ مراتب نبوت کے پانچ ہیں اول صفوت ہے کہ حضرت آدم کو عنایت ہوا ان اللہ اصطفیٰ ادم دوسرا خلت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا تیسرا قربت ہے کہ حضرت موسیٰ کو بخشا وقربنٰہ نجیا چوتھا مرتبہ اظہار نعمت ہے کہ حضرت عیسےٰ کو کرامت فرمایا واذکر نعمتی علیک وعلیٰ والدتک پانچواں مرتبہ محبت ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء وسلم کو ساتھ اوسکے مخصوص فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ چنانچہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایکدن چند صحابہ بیٹھے تھے اور آپس میں کہتے تھے کہ حضرت آدم کو حضرت حق تعالیٰ نے مرتبہ اصطفا عنایت فرمایا اور حضرت ابراہیم کو بخلت مشرف کیا اور حضرت موسیٰ کو نجی کہا اور حضرت عیسےٰ کو روح اللہ ٹھہرایا اس عرصے میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور کہا کہ کلام تمہارا میں نے سنا سچ ہے کہ آدم صفی اللہ ہیں اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ نجی اللہ اور عیسیٰ روح اللہ لیکن سمجھ لو کہ میں بلا فخر اور صفوت آدم محروج

بمعصیت ہوئی وعصےٰ آدم ربہ فغویٰ اور خلت ابراہیم کی مخلوط بحاجت آئی والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی اور قربت موسیٰ کی معذرت سے
ملی رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی اور نعمت عیسیٰ کی بہ تہدید و توبیخ قیامت ہوئی ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ
اور محبت میری مشحون بشفاعت ہوئی عسےٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا دسوین یہہ ہے کہ وجود تمام انبیا کا آب وگل سے تھا اور پیغمبر
ہمارے کا جان ودل سے زہرۃ الریاض مین لکھا ہے کہ جب حق تعالیٰ نے قضیۂ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مرتب فرمایا سر مبارک کا
سراپا سپردہ سلطان عقل ہی برکت سے ترتیب دیا اور چشم نرگسین کو کہ دو روزن نور گذار اس قصر کے ہین حیا سے پیدا کیا اور کانون
کو دو پاؤ کانہ اس کوشک رفیع الشان کے ہین غیرت سے بنایا اور زبان گوہر فشانکو ذکر سے ظاہر کیا اور دو لب جان بخش کو تسبیح سے
تخلیق فرمایا اور چہرۂ رشک مہر کو رضا سے ترکیب کیا اور سینہ بکینہ کو اخلاص سے اور دل مقبل کو رحمت سے اور فواد [illegible]
سے اور دونون کتف گرامی کو سخاوت سے اور شعرات سنبل صفات کو نبات جنت سے اور آب دہان یا برہان کو شہد جنت سے مرتب
اور مزین فرماکر اس گلدستۂ گلستان حسن وملاحت کو اور اوس سرو نو رستۂ بوستان وجود وسماحت کو آراستہ و پیراستہ کر کر اس چار
بازار کون مین بھیجا تاکہ قدر اس نعمت عظمیٰ اور سعادت کبریٰ کی جانکر شکر اس انعام کا بجالاوین غزل کڑوڑ شکر اس خدا کا جسنے
کئے ہین ایسے جناب پیدا ۞ کہ جنکے باعث ہوا ہی سہو خطا سے راہ صواب پیدا ۞ امام کل انبیا محمد قیام ارض وسما محمد ۞ کرے ہے سچ یکو
جنکے ہردن جبین نو آفتاب پیدا ۞ نمود عالم کے وہ سبب ہین وجود آدم کے ہین وہ باعث ۞ نہوتے وہ تو نہوتا ماہی سے لیکے تا ماہتاب
پیدا ۞ کرین نہ مشکلکشائی گروہ تو روئے مقصود پر ہمارے ۞ نقاب پر ہو نقاب پیدا حجاب پر ہو حجاب پیدا ۞ وسیلہ ہمسے نہ عاصیون کے اگر
وہ ہووین تو ہمپہ یہان وہان ۞ عقاب پر ہو عقاب پیدا عذاب پر ہو عذاب پیدا ۞ کرم سے اونکے یقین ہی شیطان بہ نزع کچھ شک نہ لا سکیگا
کریگا گر یک سوال اگر تو ہونگے لاکھون جواب پیدا ۞ گناہ ہین بیحساب رافت اگرچہ اپنے پہ شکر یہہ ہے ۞ کہ کردئے ہین خدا نے ایسے شفیع روز
حساب پیدا ۞ خاصہ بارہوان حق تعالیٰ نے فضیلت دی آپ کی امت کو اوپر تمام امم کے دس چیزونمین اوّل خیریت مین کنتم خیر امّت
اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر دوسری اجماع کو اس امت کے حجت قاطع کیا اور یہہ بات اور امتون مین نہتی
تیسری ضلالت اور گمراہی سے محفوظ رکھا چنانچہ فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تجتمع امتی علی الضلالۃ چوتھی اس امت کو
گواہ امم سابقہ کا ٹھہرایا قیامت کے دن وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پانچوان اس امت کو تمام امتون
سے قیامت کے دن زیادہ کیا کہ فرمایا آپنے صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیامۃ چھٹی تین حصے یہہ امت ہوگی بہشت
مین اور ایک حصہ امم سابقہ چنانچہ فرمایا ہے انی لارجوان تکونوا ثلثا اہل الجنۃ ساتوان اس امت کو بقحط عام ہلاک نہین فرمادیا
آٹھوان اس امت کو تمام غرق نکریگا نوان دشمن غیر اس امت کے اس امت پر مسلط نہوگا دسوین تکالیف امم سابقہ کی اس امت
سے اوٹھادین ویضع عنہم اصرہم خاصہ تیرہوان سید روز قیامت ہمارے پیغمبر ہونگے اور یہہ خاصہ سات امر مین ظہور فرماویگا اول جو شخص
کہ پہلے سر خاک لحد سے نکالیگا وہ آپہی ہونگے چنانچہ فرمایا ہے انا اول من تنشق الارض دویم مرتبہ شفاعت کا مخصوص آپکو ہوگا اور علما
کہتے ہین کہ آپکی سات قسم کی شفاعت ہوگی ایک شفاعت عظمیٰ ہے درمیان اہل موقف کے چنانچہ حدیث مین ہے کہ خلایق سب انبیا سے ناامید
ہو کر ملتجی آپکے ہونگے اور آپ شفاعت سب کی کرینگے دوسری یہہ ہے کہ شفاعت سے آپکے بہت لوگ بیحساب وعذاب بہشت کو جاوینگے
اور بدولت رضا ولقائے الٰہی مشرف ہونگے تیسری جو لوگ کہ مستوجب دخول دوزخ ہونگے آپکی شفاعت سے باہر آوینگے چوتھی جو لوگ
کہ بسبب معاصی کے دوزخمین داخل ہوئے ہونگے وہ بھی آپکی شفاعت سے دوزخ سے نکل آوینگے پانچوان جو لوگ کہ بفضل الٰہی بہشت
مین داخل ہوئے ہونگے آپکی شفاعت سے اونکے درجات بلند ہونگے چھٹی شفاعت آپ کی بعضے کفار کے حق مین بھی واسطے تخفیف عذاب
کے مقبول ہوگی چنانچہ ابی طالب کے حق مین ساتوین شفاعت آپ کی مقبوران مدینہ کے حق مین چنانچہ فرمایا ہے من استطاع ان یموت

بالمدینۃ فلیمت فانا اشفع لمن یموت بہا یعنی لواء حمد قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ہوگا چنانچہ فرمایا ہے لواء الحمد
یومئذ بیدی اور دوسری روایتمین وارد ہے انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی
یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی اور رسل سات سو مین اوسکے ہونگے طول اوسکا ہزار سالہ راہ بلند ہوگی اور اوسمین تین سطرین مکتوب
ہونگیں پہلی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری سطر الحمد للہ رب العالمین تیسری سطر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اوس لوا کو فضائے عرصات
مین حاضر کرینگے منادی پکاریگا کہ ایہا النبی الامی العربی القرشی المکی الحرمی التہامی محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین سید المرسلین و امام
المتقین و رسول رب العالمین پھر پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاوینگے اور اس کو دست مبارک مین لینگے پھر تمام انبیا حضرت آدم سے
عیسے تک علیہم السلام ساتھ تمام صدیقون کے اور شہدا اور صلحا اور عرفا کے حوالی اس لوا کے مجتمع ہونگے پھر واسطے ہر ایک کے اون فرقہ وار لون
سے حلہ اور تاج حاضر ہوگا اور واسطے جناب مقدس سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج لوا لا زرق ہمایون پر رکھینگے اور لباس سبز
خضرا بدن مبارک کو پہناوینگے اور ستر ہزار لوا آگے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو مین لیجاوینگے اور لواء الحمد آپ جناب امیر المؤمنین
علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو عنایت فرماوینگے ۵ روز محشر کیون نہ کل عالم کا وہ سردار ہو جسکا ایسا ہو علم ایسا علم بردار ہو + اور وجہ
تسمیہ کی لواء الحمد کی یہہ ہے چنانچہ تفسیر بحر العلوم وغیرہ مین لکھا ہے کہ وقت روح ڈالنے جسم آدم مین حضرت آدم کو عطسہ آیا تو الحمد للہ کہا
جواب یرحمک ربک سنا اور سدم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جبین مبین اونکے مین متحرک تھا اسطرح جیسے مروارید کو مروارید پر گھسین حضرت
آدم نے کہا الہی یہہ آواز کیا ہے خطاب آیا کہ نور فرزند تیرے کا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان ہوگا حضرت آدم کے دلمین تمنائے مشاہدہ نور محمد
علیہ الصلوۃ والسلام مشتعل ہوئی اوس نور نے پیشانی سے بسر انگشت مسبحہ اونکے انتقال کر کے جلوہ دکھایا حضرت آدم نے جو آیت اظہار مین نور سید ابرار
مشاہدہ کیا فی الحال انگشت مسبحہ اوٹھا کر مبادرت بشہادتین کی کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اور یہہ سنت
درمیان اولاد اپنے کے تا قیامت چھوڑی اور برکت انتقال اوس نور پاک کیسے کہ یمین آدم واقع ہوا تھا خیر اور یمن اور برکت اور سعادت
قرین یمین ہوئی جو اولاد اون کی کہ جانب یمین متمکن تھی سعادتمند ملقب باصحاب یمین ہوئی اور جو جانب شمال تھی محروم اوس سے رہی القصہ
حضرت حق تعالی نے فرمایا کہ ای آدم جسکا بیٹا غیب سے حضور مین آتا ہے کچھ تحفہ دیتے ہین اس فرزند ارجمند کو کیا تحفہ دیگا تو حضرت آدم
نے عرض کیا کہ الہی میرے پاس سوائے الحمد للہ کے کچھ نہین جب روح میرے بدن مین تو نے ڈالی ہے زبانسے جاری کیا ثواب اس حمد کا اس
فرزند دولتمند کو دیتا ہون حق تعالی نے اوس ثواب حمد کو لوا بنائی اور مسمی بہ لواء الحمد کر کر حوالے سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائی چہارم
اول سب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہشت مین جاوینگے چنانچہ فرمایا ہے انا اول من یقرع باب الجنۃ نقل ہے کہ جب آپ دروازہ
بہشت کا ٹھوکینگے خازن بہشت پوچھیگا کہ کون ہے آپ فرمائینگے کہ مین ہون محمد صلی اللہ علیہ وسلم خازن کہیگا کہ فرمان الہی ہے کہ دروازہ
بہشت کا کسیکے واسطے نہ کھولونگا پہلے تمسے پھر آپکے واسطے دروازہ کھولدیگا آپ بہشت مین رونق افزا ہونگے اور امت آپکی پہلے سب امم
سے بہشت مین جاویگی الحمد للہ علی کل حال پنجم مالک حوض کوثر آپہی ہونگے چنانچہ فرمایا ہے اللہ نے انا اعطیناک الکوثر اور تفصیل
اوسکی موجب تطویل ہے کتب سیر مین مسطور ہے ششم مقام محمود ہے کہ مالک اوسکے آپہی ہونگے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
اور مفسرین اس مقام پر بہت لکھتے ہین انشاء اللہ تعالی تفسیر مین اس آیت کی مبین ہوگا ہفتم وسیلہ ہے کہ آپہی کو عنایت ہوگا اور وسیلہ
عبارت ایک درجہ سے ہے کہ اعلائے درجات بہشت ہے ابو ہریرہ رض نے روایت کی ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسئلوا اللہ
لی الوسیلۃ طلب کرو حق تعالی سے واسطے میرے وسیلہ عرض کیا لوگون نے کہ وسیلہ کیا ہے فرمایا بڑا درجہ ہے بہشت مین کہ اوس درجہ
کو کوئی نہین پہنچیگا مگر ایک مرد اور امید رکھتا ہون کہ وہ مرد مین ہی ہون سمجھ لیجئے کہ یہان امید بجہت حسن ادب ہے والا آپہی متعین ہین سات
اس مقام کے یہہ تیرہ خلاصے آپکے یہان لکھے گئے بجہت اختصار کے والا اور بہت خاصے ہین کہ یہہ دفتر گنجایش تحریر کی نہین رکھتا اب بعضے

فضائل آپکے اوپر انبیاء کرام کے ہیں تحریر ہوتے ہیں غور سے سنئے اور تفضیل آپکی اوپر حضرت آدم علیہ السلام کے بہت وجہ سے ہے انہیں
سے انیس وجہیں تحریر ہوتی ہیں وجہ اوّل یہہ ہے کہ حضرت آدم آب وگل سے بنے اور آپ جان و دل سے اور اس دعویکی پانچ دلیلیں
ہیں پہلی دلیل یہہ ہے کہ حضرت آدم کا سایہ تھا اور آپکا نتھا اور یہہ خصوصیت علامت جان و دل ہے نہ صفات آب وگل دوسری دلیل یہہ ہے
کہ شب تار میں نور آپکا ایسا روشن ہوتا تھا کہ احتیاج چراغ کی نتھی تیسری یہہ دلیل ہے کہ عروج آپ کا اطباق سموات پر لقوت جان و دل
تھا نہ لشوکت آب وگل چوتھی دلیل یہہ ہے کہ پس پشت راست وچپ مساوی دیکھتے تھے یہہ بھی علامت جان و دل سے ہے پانچویں دلیل یہہ ہے
کہ خواب اور بیداری میں ادراک آپکا برابر تھا کہ تنام عینی ولا ینام قلبی یہہ بھی علامت جان و دل سے ہے وجہ دوم یہہ ہے کہ تخمیر طینت آدم
علیہ السلام اگرچہ بید قدرت الٰہی چالیس ہزار سال میں مرتب ہوا کہ خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحًا لیکن نور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کا تین سو پچاس ہزار برس قبل خلقت آدم سے نور احدیت اپنے سے پیدا کیا کہ انا من نور اللہ والمؤمنون من نوری وجہ سوم یہہ ہے کہ
حضرت آدم کو آب جنت سے پیدا کیا اور قالب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آب رحمت سے کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ چہارم یہہ
ہے کہ حضرت آدمؑ کے حق میں فرمایا ونفخت فیہ من روحی اور اپنے حبیب کے حق میں ارشاد کیا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا
روح آدم میں بدن ترتیب پاتا ہے اور روح محمدی میں روح نشو نما میں آتی ہے وجہ پنجم یہہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو اسما تعلیم کئے وعلم
ادم الاسماء کلھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقایق دقایق اپنے کلام کے سکھائے الرحمٰن علم القرآن وجہ ششم یہہ ہے کہ آدم کو قبلہ
فرشتوں کا فرمایا اسجدوا لآدم اور آنحضرتؐ کو مقتداء فرشتگان اور امام پیغمبران کیا اور سب کرامت بمبالغہ آنحضرتؐ فرمایا سبحان
الذی اسریٰ بعبدہ لیلا وجہ ہفتم یہہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو روز اول ایک سجدہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز آخر مقام محمود
اور حوض مورود اور محض مشہود اور لقائے محمود ہوگا وجہ ہشتم یہہ ہے کہ آدم کا تخت عالی بخت اعناق ملائکہ پر رکھا اور سبکو تحت تخت
لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روز قیامت کو علم ہوگا کہ سب انبیاء و اولیا سایے میں اوسکے ہونگے آدم ومن دونہ تحت لوائی وجہ نہم
یہہ ہے کہ آدم کو آسمانوں سے گذار کر بہشت میں لیگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت دکھا کر مقام قدس پر خرامان کیا دنی فتدلی فکان
قاب قوسین او ادنیٰ وجہ دہم یہہ کہ شیطان نے ورغلا کر حضرت آدم کو زلت میں ڈالا فوسوس لھما الشیطان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نصرت پائے کہ شیطان آپکا اسلام لایا اسلم شیطانی علی یدی وجہ یازدہم یہہ ہے کہ آدم مبتلا بزلت ہوئے اور آوازہ عصیان کا انکے
عالم میں پہنچایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے صدور گناہ غلغلۂ مغفرت اقطار واکناف عالم میں منتشر فرمایا لیغفر لک اللہ ما
تقدم من ذنبک وما تاخر وجہ دوازدہم یہہ ہے کہ آدم کو عتاب پہلے ہوا پھر عفو وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
عفو پہلے پھر عتاب عفی اللہ عنک لم اذنت لھم وجہ سیزدہم یہہ ہے کہ آدم کو بیک زلت بہشت سے نکالا اور آپکی امت گناہگار کو باوجود ہزار صغائر
وکبائر جنت میں داخل کرینگے قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ وجہ چہاردہم یہہ ہے کہ آدم کو بیک
زلت برہنہ کیا ینزع عنھما لباسھما لیریھما سوآتھما اور چاکران گنہگار آپکے کہ باوجود ہزاروں گناہوں کے پردہ پوشی کرتا ہے اور رسوا نہیں
فرماتا اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر وجہ پانزدہم یہہ ہے کہ آدم کو دوسو برس رلا کر توبہ قبول کیا اور آپکی امت
کے گناہ دوصد سالہ بیکدم ندم بخشی کہ الندم توبۃ وجہ شانزدہم یہہ ہے کہ آدم کو بیک لغزش حرم کعبہ میں بھیجا تا وہاں توبہ قبول فرماویں اور
برکت آپکی سے گنہگاران امت کو حاجت گھر سے نکلنے کی قبول توبہ میں نہیں متی قلت اساءت اقول غفرت وجہ ہفدہم یہہ ہے کہ آدم علیہ
السلام کو پدر قوالب بشر کیا اور روز میثاق میں سبکو اس تن متین سے نکالا واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم اور
آنحضرت صلعم کو ابوالارواح گردانا اور تمام اہل فلاح کو نور اونکے سے پیدا کیا کہ انا من اللہ والمؤمنون منی وجہ ہژدہم یہہ ہے کہ زندان آدم
میں قالب خالب آکر جان کو عالم پاک سے طرف ولایت خاک کے کھینچ لایا اھبطوا منھا جمیعا اور بدر خوش طور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے مین جان غالب قالب پر ہوگئی ولایت خاک سے عالم پاک پر لے گئی دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ وجہ نوزدہم یہہ ہے کہ وقت
آدم مین فرشتہ نورانی دیو ظلمانی ہوا ابیٰ واستکبر وکان من الکافرین اور زمان سعادت نشان مین یہان ہین دیو ظلمانی فرشتہ نورانی
ہوا اسلم الشیطان علی یدی اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت ادریسؑ کے بہت وجہ سے ہے اونمین سے پانچ وجہین تحریر
ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لے گئے اور وہین چھوڑا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارےکو آسمانون پر
لیگئے اور وہان متمکن نہ فرمایا بلکہ بلند تر اس سے تا بہ مقام او ادنیٰ پہنچایا وجہ دویم یہہ ہے کہ حضرت ادریسؑ کو بہشت مین لیگئے اونھون
نے دیکھکر پسند کی وہین رہگئے اور پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت مین داخل کیا گوشہ چشم بھی آپنے بلاحظہ نفرمایا مازاغ البصر وما
طغیٰ وجہ سیوم یہہ ہے کہ ادریس علیہ السلام کو معرفت سیر کواکب کی دی اور پیغمبر ہمارےکا قدم مبارک فرق کواکب پر رکھا وجہ چہارم یہہ ہے
کہ ادریس علیہ السلام کو علم خیاطت کا دیا اور نبی ہمارےکو علم معرفت اور نور محبت عطا کیا وجہ پنجم یہہ ہے کہ ادریس کو فن کتابت اور معرفت
لوح وقلم دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوح وقلم سے گذار کر کتابت سے مخاطب کر پہنچایا اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر
نوح کے بھی بہت وجوہ سے ہے لیکن اونمین سے چھ وجہین بیان کی جاتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ نوح علیہ السلام کو کشتی دی کہ بروئے آب
روان تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو براق عنایت کیا کہ ہوا پر دوان تھا وجہ دوسری یہہ ہے کہ نوح علیہ السلام کو نجات بخشی بلا طوفان
سے کشتی مین بتلقین بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لطف الٰہی اور فضل نامتناہی سفر معراج مین دستگیر ہوا کہ سبحان الذی
اسریٰ بعبدہ لیلا وجہ تیسری یہہ ہے کہ نوح علیہ السلام کو سفینہ دیکر اون کو اور اونکی اہل کو غرق طوفان سے نگاہ رکھا اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو سکینہ مرحمت کر کر آپکو اور آپ کی امت کو حرق نیران سے بچایا وجہ چوتھی یہہ ہے کہ وہ سفینہ حضرت نوح عم کا سبب نجات ہوا
اور یہہ سکینہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موجب علوی درجات ہوا وجہ پانچوین یہہ ہے کہ اگر کشتی نوح علیہ السلام پانی پر تیری تو کچھ ایسا
نادر نہین عجب تر یہہ ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے وقت قبول ایمان معجزہ طلب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چاہتا ہے
عرض کیا کہ وہ سل اوس کنارے سے پانی پہ تیر آوے اوس کنارے تک آپنے اوس پتھر کو بلایا پانی پر تیرتا ہوا آپ کی طرف چلا آیا
وجہ چھٹی یہہ ہے کہ نوح علیہ السلام نے واسطے قوم اپنے کے عذاب چاہا کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کی ہدایت طلب کی کہ اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون واسطے دشمنون کے عذر خواہی کی کہ یہہ نہین جانتے اگر یہہ
پتھر میرے دانتو پر مارین تو توشکر پنہہ مین اونکے دے سبحان اللہ جو دشمن سے یہہ معاملہ فرماوے وہ دوست سے خدا جانے کیا کرے ؎
دشمنونسے بھی یہہ کرتا ہو جو محبوب سلوک ٭ دوستونسے کرے کیا جانے کس اسلوب سلوک ٭ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر
خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے بھی بوجوہ کثیرہ ہے اونمین سے بیس وجہین یہان ظاہر ہوتی ہین وجہ اول یہہ کہ ابراہیم علیہ السلام کو خلت عطا کی
کہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوبیت سرفراز کیا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور نکتہ عجیب
اسمین یہہ ہے کہ وہان ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کیا یہان چاکران محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو حبیب فرمایا وجہ دوسری یہہ ہے کہ خلیلؑ
نے جو کیا برضائے الٰہی کیا یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا اور یہان بلکہ تعالیٰ وتقدس نے جو کیا برضائے حبیب کیا کہ دنیا مین فرمایا کہ
فلنولینک قبلۃ ترضٰہا اور عقبیٰ مین ارشاد کیا ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ وجہ تیسری یہہ ہے کہ خلیل الرحمان کو امام عوام انام کیا
انی جاعلک للناس اماما اور حبیب اللہ کو شب معراج مین بیت المقدس مین امام انبیا کا اور بیت المعمور مین امام ملائکہ کا فرمایا وجہ
چوتھی یہہ ہے کہ خلیل اللہ علیہ السلام کو قوت یقین دی اور حبیب ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت بالتعین کہ فرمایا لی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل مراد ملک مقرب سے جبرئیل ہین اور نبی مرسل سے ابراہیم علیہما السلام وجہ پانچوین یہہ ہے کہ خلیل کو وہان
پہنچایا کہ جبرئیل نے کہا ہل لک حاجۃ اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس مقام پر ترقی بخشی کہ جبرئیل نے کہا لو دنوت انملۃ لاحترقت

وجہ چھٹی یہہ ہے کہ اوپر خلیل اللہ علیہ السلام کے آتش نمرود کو بردو سالم کیا کہ یانار کونی برداوسلاما علی ابراہیم اور واسطے امت حبیب اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے آتش دوزخکو برد سالم فرماویگا کہ جزیا مومن فان نورک اطفا لہبی اور کیا تعجب ہے کہ بقدم خلیل آتش نمرود بعین
افسردہ ہوئی تعجب یہہ ہے کہ آتش افروختہ غضب الٰہی بقدم امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بجھہ جاوے اور نازکتر یہہ ہے کہ وہان جبتک
خطاب نہ آیا یانار کونی بردا وسلاما گلزار نہوئے اور یہان بمجرد پانون رکھنے عاصیان امت مصطفویہ کے بغیر اوسکے کہ فرمان متوجہ
ہو تمام منطفی ہوجاویگی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان المؤمن اذا وضع قدمہ علی الصراط تنادی النار تحت قدمہ
کما تجمد الشمع علی الطبق یعنے جو بندہ مومن وقت مرور برزخ دوزخ قدم پلصراط پر رکھے آتش دوزخ زیر قدم محترم اسکیکی افسردہ و منجمد
بستہ ہوکہ جیسی زمستان سردمین چربی اوپر طبق کے وجہ ساتوین یہہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی نظر اوپر آفتاب اور ماہ اور تارون کے
تھی کہ فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا اور قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر تارک آفتاب اور ماہ اور ستارونکے ہوا کہ وہہ
بالا فوق الاعلی وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ ابراہیم بواسطہ نظر قرین دوست ہوئے وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بواسطہ بقرب دوست پہنچے دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ وجہ نوین یہہ ہے کہ خلیل اللہ علیہ السلام نے درخواست
کی ولا تخزنی یوم القیامۃ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بےخواست ارشاد ہوا یوم لا تخزی اللہ النبی وجہ دسوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ
السلام نے درماندہ ہوکر کہا حسبی اللہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت درماندگی اللہ سبحانہ نے کہا حسبک اللہ وجہ گیارہوین
یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا کہ مین خدا پاس جاتا ہون انی ذاہب الی ربی سیہدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے آپ
اپنی طرف بلایا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا وجہ بارہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے ہدایت چاہی سیہدین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ناخواستہ ہدایت فرمائی ویہدیک صراطا مستقیما وجہ تیرہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا الٰہی بندہ ونکو اپنے کہہ
کہ ثنا میری کرین واجعل لی لسان صدق فی الآخرین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے فرمایا کہ ہنوز تو نہ تھا کہ ثنا تیری کہتے تھے ورفعنا لک
ذکرک وجہ چودھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے اس رات کہ ملکوت اونھین دکھایا ہلاکت عاصیان چاہی کہ کہا اللہم اہلکہم اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس شب کہ بلقائے کبریا مشرف ہوئے رحمت اور مغفرت گناہگارونکی درخواست کی کہ کہا واعف عنا واغفر لنا وارحمنا
وجہ پندرہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام منادی حج اور کعبہ اور بیابان تھے واذن فی الناس بالحج اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منادی
ایمان اور احسان اور عرفان ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان وجہ سولھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا مین مطیع کو چاہتا ہون
نہ عاصی کو فمن تبعنی فانہ منی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین پہلے عاصیونکو چاہتا ہون شفاعتی لاہل الکبائر من امتی
وجہ سترہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام کو خطاب عتاب آمیز آیا کہ اولم تومن اور ندا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو سعادت انگیز آئی کہ امن
الرسول بما انزل الیہ من ربہ وجہ اٹھارہوین یہہ ہے کہ واسطے پسر خلیل کے کہ پیغمبر تھا ایک گوسفند فدیہ بھیجا اور واسطے پدر حبیب اللہ صلی
علیہ وسلم کے سو گوسفند باوجودیکہ اس مرتبہ کے تھے قربانی فرمائی وجہ انیسوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا مجھے سب عالم سے حق سبحانہ
بس ہے فانہم عدو لی الا رب العالمین اور اللہ نے مجھے فرمایا کہ مجھے کونین سے حبیب میرا بس ہے لولاک لما اظہرت الربوبیۃ اور وجہ
بیسوین یہہ ہے کہ روایت ہے قیامت کے دن عوض ہرایک مردان امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہود اور ترسا یونکو تسلیم کرینگے اور
کہینگے ہذا فداک من النار ۔ نار نمرود ہوئی باغ خلیل حق پر ۔ سنکے اس ذکر کو یہان کسکو اچنبھا ہوگا ۔ مجرمونکے لئے وہان امت پیغمبر
کی ۔ شعلۂ آتش دوزخ گل حمرا ہوگا ۔ حشر کو فدیہ اس امت کے ہرایک مجرم کا ۔ یا یہودی ہوکوئی یا کوئی ترسا ہوگا ۔ یہان بفرزند خلیل
ایک ہوا کبش فدا ۔ فدیہ وہان احسن تقویم سے اپنا ہوگا ۔ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت یوسف کے بھی بوجوہ
متعدد ہے اور یہان سے سات وجہین مکتوب ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو تاویل احادیث اور تعبیر خواب انعام فرمائی

وکذلک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث اور غلامان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحصیل مواریث اور تفسیر کتاب اکرام کی ثم اورثنا
الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا وجہ دوسری یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو تخت بخت اور قصر مصر باسم سلطنت اور رسم حکومت دیا وکذلک
مکنا لیوسف فی الارض یتبوأ منہا حیث یشاء اور خاکساران امت محمدیہ کو اوپر تخت بخت بہشت کے درمیان قصر مصر جنت کے کہ ملک مؤبد اور
دولت مخلد ہے بٹھایا اذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا وجہ تیسری یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو جمال دیا کہ بیچ اشتیاق ظہور اوسکے کے
عورات لائمات مصر نے ہاتھ کاٹے وقطعن ایدیہن وقلن حاش للہ ماہذا بشرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال عنایت کیا کہ واسطے استغراق نور
اوسکے اہل مؤمنات مدینہ نے زنار توڑے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا وجہ چوتھی یہہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کلید خزائن
زمین عطا کہیں کہ اجعلنی علی خزائن الارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتاح کنوز رحمت اور خزائن رموز مغفرت دین وما ارسلناک الا رحمۃ
للعالمین وجہ پانچوین یہہ ہے کہ بھائیون نے زمان حشمت یوسف مین صاع زرین متاع بن یامین مین دہری قالوا نفقد صواع الملک اور عہد
سعادت عہد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین متاع بانتفاع نور یقین صدور رجال زمان حضرت سید المرسلین مین رکھی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام
فہو علی نور من ربہ وجہ چھٹی یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو نور وبہا عطا کیا کہ جسکے دیکھنے سے گرسنگان مصر کی بھوکھ بھاگ جاتی تھی اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی لوا عنایت ہوگی کہ محنت رسیدگان قیامت کی جب نظر اوسپر پڑیگی بلا اور محنت وہان کی مبدل بعافیت ہوگی وجہ ساتوین
یہہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو روز وصال حضرت یعقوب علیہ السلام کو بالائے تخت بٹھایا ورفع ابویہ علی العرش تو تمام خلایق مصر
کو بلایا اور سبکو کہ حلقہ غلامی کا گردن مین رکھتے تھے آزاد کیا اور جب دن قیامت کا ہوگا تو سب مسلمان بمقتضائے ان اللہ اشتری من المؤمنین
انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ بندگان الہی ہونگے حاضر کئے جاوینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر بساط قرب کے تخت شفاعت پر بٹھا کر
حق سبحانہ عاصیان گرفتار اور گنہگاران تبہ روزگار کو بنظر سید الابرار گذار کر آتش دوزخسے آزاد فرماویگا اور بمژدہ درجات جنات کے سرافراز
کریگا **قطعہ** زقوم ہو سرو آسا برکت سے محمدؐ کی ÷ ہر خار بنے گل سا شوکت سے محمدؐ کی + امید ہے زحمت کو رحمت سے بدل دیوے ÷ میدان قیامت
مین امت سے محمدؐ کی + کیا دور ہے گر کر دے اللہ اس امت پر + دوزخکو حرام اس دن حرمت سے محمدؐ کی + امید ہے جنت مین حوران ملاحت رو
مل ملکے کرین عشرت ملت سے محمدؐ کی + عشق اونکا رکھا ای رافت دلمین کہ تجھے دیگا + دوزخسے نجات اللہ الفت سے محمدؐ کی + اور فضیلت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بوجوہ بیشمار ہے اونمین سے بعض وجہین ظاہر ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام
کو کلیم اللہ کیا وکلم اللہ موسیٰ تکلیما اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم راز مین ندیم فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی وجہ دوسری یہہ ہے کہ موسیٰ
علیہ السلام کو ید بیضا دیا واضمم یدک فی جیبک تخرج بیضاء اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دین بیضا مرحمت کیا اتیتکم بالملۃ الحنیفیۃ السمحۃ السہلۃ
البیضاء ید بیضا موسوی قصر فرعون کو روشن کرتا تھا اور دین بیضائے مصطفویؐ ساحت قصر الہی روشن کرتا ہے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام
فہو علی نور من ربہ وجہ تیسری یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو عصا دیا تا سحر چند ہزار ساحران نابود فرماوین تلقف ما یافکون اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت دی کہ لاکھون عاصیون کے گناہونکو یکدم ندم محو کرین شفاعتی لاہل الکبائر من امتی وجہ چوتھی یہہ ہے
کہ موسیٰ علیہ السلام کو بادشاہی اور پیغمبری بنی اسرائیل کی دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدمتگار مانند جبرئیل کے اور غاشیہ بردار
مثل اسرافیل کے دیا اور خود بنفسہ رب جلیل جل جلالہ متکفل آپکا ہوا وجہ پانچوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام آپسے گئے ولما جاء موسیٰ
لمیقاتنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلوائے گئے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا وجہ چھٹی یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر کلام
سنا وکلم اللہ موسیٰ تکلیما اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرسی نور پر دیدار پاک دیکھا دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ وجہ
ساتوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو چالیس شبانہ روز آب ونان ندیا بعد اوسکے کلام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر شب خوان
قدس سے آب ونان بسر فرمایا اور دولت وصال سے مشرف کیا ابیت عند ربی وہو یطعمنی ویسقین وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ موسیٰ

علیہ السّلام کو چالیس روز انتظار مین رکھا اور چالیس راتین جگایا جب طور پر اونسے کلام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچھونے
پر سوتے تھے کہ جبرئیل کے ہاتھ براق بھیجکر بلایا اور طرفۃ العین مین وہان پہنچایا کہ ہم بستر او رہم ملک حوالی لواح اوسکے کسو کو نہین پہنچایا
وجہ نوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام نے بہ انبساط تمام عرض کیا کہ ارنی انظر الیک خطاب آیا کہ انظر الی الجبل اشارت بقدمگاہ نے بجا
کلام اونکیطرف کیا کہ ابلیس سر نکالے تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قدمگاہ دی کہ جبرئیل نے کہا لو دنوت انملۃ لاحترقت وجہ
دسوین یہہ ہے کہ موسیٰ کو بیچ وادی مقدس کے امر خلع نعلین آیا فاخلع نعلیک اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر براق فلک اطلس
کے نہی خلع نعلین کی آئی کہ یا محمد لا تخلع نعلیک وجہ گیارہوین یہہ کہ جب قرب موسیٰ کو یاد فرمایا موسیٰ کی ستایش کی ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا
اور جب قرب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد فرمایا اپنی ستایش کی سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا یہہ دلیل ہے بقائے موسیت کی صفات موسویہ
مین اور فنائے مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی صفات احدیت جل علا مین وجہ بارہوین یہہ ہے کہ موسیٰ کو بنام علامت یاد کیا جاء موسیٰ اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنام کرامت بعبدہ لیلا وجہ تیرہوین یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ کو آیا کہا اور حضرت کو بُردہ فرمایا یعنے وہ آپ آئے
بصفت خود اور حضرت کو لیگئے بصفت حق یہان عجب نکتہ ہے جو آپ جاوے بار پاوے یا نپاوے اور جو بلایا جاوے وہ ممکن نہین کہ
دخل نپاوے سمجھہ لیجئے کہ آیندہ طالب ہے اور بردہ مطلوب اور وہ مرید یہہ مراد اور وہ محب اور یہہ محبوب وجہ چودھوین یہہ ہے کہ
حضرت موسیٰ اثر تجلی کا کوہ طور پر دیکھہ کر اپنی صفت سے فانی ہوئے وخر موسیٰ صعقا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کل مقامات انبیا کے
اور عجائبات ملکوت اور ملاء اعلیٰ کے بلکہ انوار جمال وجلال حق مشاہدہ کئے اور جگہہ اپنی سے نہ ہلے یہہ بھی دلیل ہے بقائے موسیٰ کی بیچ صفت
اپنی کے اور بقائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ببقائے حق تعالیٰ وجہ پندرہوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے دیدار چاہا رب ارنی انظر الیک
نہ دکھایا لن ترانی سنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھین بندکین مازاغ البصر وما طغیٰ فرمایا بالیسر تقاضا مشاہدے اوسکا کیا الم تر الی ربک وجہ
سولھوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام کو دو مرتبہ کرامت کیا کہ امت اونکی دریا سے اوتری اور دامن خشک اونکا تر نہوا واذ فرقنا بکم البحر اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو فردائے قیامت وہ پایہ عالی مرحمت ہوگا کہ امت اونکی اوپر دوزخ کے گذریگی اور دامن تر اونکا خشک نہوگا جز یا مومن
فان نورک اطفا لہبی وجہ سترھوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام دوبار مناجات جناب الٰہی مین کرتے تھے اور امت محمدیہ کے خاکسار ہر یا پنچ بار
مناجات کرتے ہین المصلی یناجی ربہ وجہ اٹھارہوین یہہ ہے کہ واسطے موسیٰ کے اور قوم اونکی کے من وسلویٰ بھیجا وانزلنا علیکم المن والسلویٰ
اور واسطے امت محمدیہ کے ایمان اور سکینہ اتارے ہو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین وجہ انیسوین یہہ ہے کہ واسطے امت موسیٰ کے
پتھر سے بارہ چشمے جاری کئے فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا اور واسطے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنان انگشتہای حبیب الرحمٰن
سے فوارے حیات بخش بہائے انفجر الماء من بین اصابعہ ؎ پتھر سے جو ہون نہرین جاری تو عجب کیا ہے + انگشت سے دریا کا بہنا یہہ
اچنبھا ہے + وجہ بیسوین یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام چالیس روز قوم سے باہر رہے تھے قوم گوسالہ پرست ہوگئی تھی اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بارہ سو تیس برس ہوئے ہین کہ قوم سے روپوش ہوئے ہین اور ہر روز اعلائے اعلام شریعت محمدیؐ اور لواء والاء
ملت احمدی بیچ ترقی اور تزائد کے ہے الحمد للہ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت داؤد کے بھی بوجوہ متعدد ہے تین
وجہین اونمین سے محرر ہوتی ہین وجہ اوّل یہہ ہے کہ حقتعالیٰ نے داؤد کو خلیفہ اپنا کیا انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور حضرتؐ کو وہ مرتبہ
دیا کہ اونھونے اللہ کو خلیفہ اپنا کہا اللہ خلیفتی من بعدی وجہ دوسری یہہ ہے کہ داؤد علیہ السّلام کے ہاتھہ مین لوہا نرم کیا والنا لہ الحدید
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست مین قلوب محکم باقساوت کو کہ فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ نشان اوسکا ہے موم سے
نرم ترکیا فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم وجہ تیسری یہہ ہے کہ داؤد علیہ السّلام کو نغمہ اور لوا دیا کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا اور وحوش
صحرا ساتھہ نغمہ سرائی اوسکے فریفتہ ہوتے تھے اور پہاڑ معاونت اونکے مین مبادرت کرتے تھے کہ یا جبال اوبی معہ والطیر اور حضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کو صیت اور آوازہ دیا کہ ہنوز نہ عالم کا نام نہ آدم کا نشان تھا کہ کوس دولت اور احتشام اور نقارہ عظمت اور احترام اونکا اوپر طارم عالم وجود کے بجا کہ اوّل ما خلق اللہ نوری او خس وخاشاک ظلمات جہالت میدان نور افشان معرفت کے ہمین مقدم شریف اونکیکے دور کی کہ ان اللہ تعالیٰ خلق خلقہ فی ظلمۃ رش علیہم من نوری اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت سلیمان علیہ السلام کے بھی بہت وجوہ سے ہے اونمین سے دس وجہین بیان ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے لئے باد کو مسخر کی ولسلیمان الریح غدوہا شہر ورواحہا شہر اور حضرت کیلئے ملٰئکہ مسخر فرمائے یمددکم ربکم بخمسۃ آلاف من الملٰئکۃ مسومین وجہ دوسری یہہ ہے کہ تخت سلیمان کا ہر رات اور ہر دن ایک مہینے کی راہ جاتا تھا غدوہا شہر ورواحہا شہر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا براق پلک مارنے مین فرش سے تا بہ عرش گیا وجہ تیسری یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو مرغ سایہ کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق سبحانہ ظل ظلیل اپنے مین پرورش فرماتا تھا الم تر الی ربک کیف مد الظل بلکہ خدمتگاران کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ اپنے مین مقام دیگا سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الحدیث وجہ چوتھی یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو سلطنت روئے زمین کی دی رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سایہ لوا مین مملکت عقبیٰ کی وابستہ کی ولواء الحمد بیدی وجہ پانچوین یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی جن وشیاطین نے فرمانبرداری کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملٰئکہ مقربین نے وجہ چھٹی یہہ ہے کہ تمام دنیا سلیمان علیہ السلام کو لعاریت دی اور چاکران امت محمدیہ کو علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ بہشت مین برابر دس حصے اس مملکت کے دیکے واذا رأیت ثم رأیت نعیما وملکا کبیرا عطا فرمایا وجہ ساتوین یہہ ہے کہ واسطے سلیمان کے ایکروز آفتاب پھر آیا اور واسطے ایک ملازم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی کہ علی بن ابیطالب ہین کرم اللہ وجہہ آفتاب پھر آیا چنانچہ قصہ اوسکا مفصل حدیثون وارد ہے وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو انگشتری مملکت دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم نبوت وجہ نوین یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو کرسی دی کہ شیطان کا دخل ہو والقینا علی کرسیہ جسدا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آیۃ الکرسی عنایت کی کہ شیاطین بھاگین استخرجت آیۃ الکرسی من کنوز تحت العرش وجہ دسوین یہہ ہے کہ مرغ حضرت سلیمان سے باتین کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوسمار اور آہو اور شتر اور طیور اور وحوش ہمکلام ہوئے چنانچہ تشریح اوسکی کتابون مین باب معجزات مین مبین ہے اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بھی بوجوہ متکثرہ ہے سات وجہین اونمین سے نقل کی جاتین ہین وجہ اول یہہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لیگئے کہ بل رفعہ اللہ الیہ اور وہین رکھا اور امت اونکیکو تنہا چھوڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فوق العرش پہنچایا اور پھر وہانسے لائے تاکہ امت کو دولت وصال سے محروم نہ کرین اور خلعت رحمت اور مغفرت سے سرفراز فرماوین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ دوسری یہہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام کو بن باپکے پیدا کیا ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیواسطہ نور احدیت اپنے سے نکالا کہ انا من نور اللہ والمؤمنون منی وجہ تیسری یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بدن مردہ کو دم سے زندہ کرتے تھے واحی الموتیٰ باذنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانہائے پژمردہ کو بدم کرم زندہ وجندہ فرماتے تھے او من کان میتا فاحییناہ وجہ چوتھی یہہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام کو وہ یقین دیا کہ جسکے سبب پانی پر جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ یقین عنایت کیا کہ بروے ہوا خرامان ہوئے وجہ پانچوین یہہ ہے کہ واسطے عیسےٰ علیہ السلام کے مائدہ آسمان سے اترا کہ جسمین طعامہائے گوناگون تھے ربنا انزل علینا مائدۃ اور واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مائدہ پر فائدہ قرآن نازل ہوا کہ علم اولین اور علم آخرین جسمین لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ہے وجہ چھٹی یہہ ہے کہ مائدہ عیسےٰ سبب عذاب قوم ہوا فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العالمین اور مائدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجب رحمت مؤبد ہوا وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین وجہ ساتوین یہہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام مامور بمتابعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دلیل اوسکی یہہ ہے کہ آخر زمان مین نزول فرماوینگے اور موافق شریعت نبوی کے کام کرینگے اور مثل ایک عالم کے ہونگے علمائے امت مصطفویہ سے علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ اور حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مامور نہین ہین اونکی متابعت پر لو کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی اور یہی حال سب انبیا کا ہے جو
کوئی نبی آپکے وقت مین ہوتا متابعت آپکی کرتا جب یہہ خصائص اور فضائل انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مسطور ہوئے معلوم کر لئے
تو سمجھ لیجئے کہ رفع بعضہم درجات مین مراد بعض سے پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ باین درجات بلند اور مقامات ارجمند فیروزمند
ہین وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ اور دئے ہمنے عیسے بن مریم کو معجزات جیسے تکلم مہد اور احیائے موتی اور بینائی کور اور
شفائے ابرص وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور قوت دی ہمنے اونکے تئین ساتھہ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السّلام ہین تفسیر اسکی
پہلے ذکر کر آئے ہین وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِھِمْ اور اگر چاہتا اللہ تعالی نہ لڑتے اور نہ اختلاف کرتے وہ لوگ جو پیچھے
انبیا سے تھے مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْھُمُ الْبَیِّنٰتُ بعد اوسکے کہ آئین اونکے پاس نشانیان روشن اوپر نبوت اور پیغمبری انکے کے
یعنے باتفاق ایمان لاتے اور اختلاف اور اقتتال مین نہ پڑتے وَلٰکِنِ اخْتَلَفُوْا اور لیکن اختلاف کیا درمیان اپنے ایکدوسرے نے
پس بعضے اونمین سے وہ تھے کہ ایمان لائے اوپر دین پیغمبر اپنے کے اور ثابت رہے فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ پس بعضے اونمین سے وہ تھے
کہ ایمان لائے اوپر دین پیغمبر اپنے کے اور ثابت رہے اوسپر وَمِنْھُمْ مَّنْ کَفَرَ اور بعضے اونمین سے وہ تھے کہ کافر ہوئے ملاعنہ
وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا اقْتَتَلُوْا اور اگر چاہتا اللہ سبحانہ نہ اختلاف کرتے اختلاف کو بلفظ اقتتال ذکر فرمایا ذکر سبب سے ارادہ مسبب
کا کیا کہ وقوع قتال بسبب خلاف ہے اور تکرار یہان واسطے تاکید کے ہے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ جملہ موکدہ مین جہت کمال اتصال کے او
نہین تو یہان جملہ موکدہ مین واو کیون لائے جواب اسکا یہہ ہے کہ اس مقام پر ترکیب اسطرح ہے کہ جیسے جاءنی زید وذہب عمرو ذہب عمرو معطوف کو تاکید کیا
ہے تاکید کو بوجہ عطف نہین لائے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اور لیکن خدا کرتا ہے جو چاہتا ہے یعنے ایجاد کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے
اتفاق سے اور اختلاف سے اور اقتتال اور ایتلاف سے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ
کرو اوس چیز سے کہ دی ہے ہمنے تمکو سمجھ لیجئے کہ خرچ کرنا مال کا شریعت مین ساتھہ سات نوع کے عبادت ہے اوّل ادائے زکوٰۃ مفروضہ کہ
زر وسیم سے بشرط بلوغ حد نصاب کہ چاندی مین پنجاہ و دو ونیم تولے ہے اور سونے مین ساڑھے سات تولے ہے اور گذرنے ایک برس کے چالیسواں
حصہ انکا دینا واجب ہے اور مواشی مین اور اموال تجارت مین اور محصول مین دسوان حصہ جیسا کتب فقہ مین مسطور ہے واجب ہوتا ہے
دوسرا صدقہ فطر ہے کہ نصف صاع جو عبارت چہار رطل سے ہے اور وہ دو سیر شاہجہانی ہوتا ہے گیہون یا آٹا یا ستو دے اور اگر خرمے یا جو
ہووین تو ایک صاع دے اور یہہ واجب ہوتا ہے صبح یوم فطر سے اور تقدیم تاخیر اسمین جائز ہے اور وجوب اوسکا صاحب نصاب
پر ہے اپنی ذات سے اور فرزندان صغیر سے اور لونڈی غلام اپنے سے دے اور زوجہ اور پسر کبیر سے لازم نہین تیسرا خیرات ہے کہ عبارت
ہے دینے سائلون کیتے اور ضیافت مہمانون کے سے اور اعانت یتیمون کے سے اور ضعیفون کیتے اور قرضدارون کیتے سوائے قدر زکوٰۃ کے چوتھا
وقف ہے جیسے بنانا مسجد کا اور مدرسے کا اور پل کا اور کنوئین کا اور مہمانسرا کا پانچوان مصرف حج ہے خواہ اپنے واسطے خواہ اور مسلمانکے
واسطے سامان درست کرنا سواری اور خرچ راہ وغیرہ چھٹا مصرف جہاد ہے کہ ایکدرم اوسمین صرف کرنا برابر سات سو درم کے ہوتا ہے
ثواب مین ساتوان ادائے نفقات واجبات ہے اور وہ نفقہ زوجہ کا اور اولاد صغار کا ہے اور سوا اسکے اور محارم کا بھی ہے بشرط طاقت
اوس شخص کے ہے اور احتیاج اونکی کے یہہ سات قسمین ہین نفقے کی جب یہہ سمجھ لین تو معلوم کیجئے کہ آیات سابقہ مین قصہ حضرت داؤد کا اور طالوت کا
اور ذکر قتال اور شجاعت کا بیان فرمایا تھا یہان انفاق مال کا مذکور کیا کہ جیسی شجاعت جلائل اوصاف سے تھی ایسی ہی سخاوت بھی مکارم
اخلاق سے ہے لیکن جہت تباین مقام کے فصل کیا واو عاطف لاکر وصل کلام مین نفرمایا اور امر کیا کہ نفقہ دو مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ
پہلے اوس سے کہ آوے وہ دن کہ ہول اور ہیبت اوسکیسے لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خُلَّۃٌ نہین خرید فروخت بیچ اوسدن کے کہ کوئی کسیکا عذاب
مول لے لے یا بیچ ڈالے اور کے ہاتھ اور نہ یارانہ کہ کوئی کسیکی حمایت کرے وَّلَا شَفَاعَۃٌ اور نہ سفارش کہ کوئی کسیکی سفارش کر کر عذاب

سے بچاوے وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور کافر یعنے جو لوگ کہ کفران نعمت کرتے ہین اور مال کو مصارف واجبہ مین خرچ نہین کرتے وہی ظالم ہین کہ اپنے نفس پر ستم کرتے ہین کہ مال بمشقت حاصل کرتے ہین اور اوس سے بہرہ مند نہین ہوتے کشاف مین لکھا ہی کہ تارکان صدقات واجبہ کو کافر کہنا او پر وجہ تغلیظ کے آیا ہی لیکن یہہ سخن محل نظر ہی اسواسطے کہ مسلمانکو کافر کہنا چاہیئے اور ایسی تغلیظ مسلمانکے حق مین نہ بیان فرمائی مگر یہہ کہا جاتا ہی کہ کافرونسے یہان مراد کفران نعمت کرنیوالے ہین چنانچہ پہلے ترجمے مین ہم لکھہ آئے ہین معلوم کیجیے کہ باون آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ توحید باریکا اور صفات اوسکے کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ نہین کوئی معبود بحق لایق پرستش کے بحر و بر مین تمام خلق کے نہین مگر وہ ہی کہ استحقاق عبادت اوسکو ہی اللہ مبتدا ہی اور لا اسم جنس کا چاہتا ہی اسم اور خبر کو الٰہ اسم اسکا ہی اور موجود خبر اوسکی محذوف ہی اور یہہ جملہ خبر مبتدا اوکی ہی اور آیت سابقہ مین امر با نفاق تھا اور آگے آیت مثل الذین ینفقون تا آخر متضمن فضل انفاق اور لوازم اسکے آویگی یہہ جملہ درمیان مین اور چند جملہ اور درمیان دو کلام متصل کے بوجہ اعتراض مذکور فرمائے اور ہر ایک کو باعتبار نکتے کے لائے ذکر اوس جملہ معترضہ کا واسطے ثنائے خدائے عزوجل کے ہی اور ذکر او معترضاتکا او نکتونکے واسطے ہی باقی رہے یہان چند خدشے جواب طلب اونمین سے ایک یہہ ہی کہ خبر لا کی موجود نکالی ہی اور یہہ معتمد عدم امکان الٰہ آخر کو نہین ہی اسطرحسے کہ اوسکے یہہ معنے ہوئے نہین کوئی الٰہ موجود مگر اللہ پس اس سے یہہ معلوم ہوا کہ موجود نہین ہی الٰہ دوسرا اور ہوئے تو ہو سکتا ہی ممکن ہونا اوسکا اور یہہ باطل ہی اور اگر موجود خبر نکالو اور ممکن نکالو تو خدشہ دوسرا لاحق ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ دلالت نہین کرتا او پر وجود مستثنیٰ کے اسواسطے کہ یہہ معنی ہوئے کہ نہین کوئی الٰہ ممکن سوا اللہ کے اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ممکن نہین واجب ہی یہہ بھی باطل محض ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اختیار کرتے ہین ہم شق اول کو یعنے خبر اوسکی موجود نکالتے ہین جیسے کہ مشہور ہی اور منع کرتے ہین بطلان ثانی اوسکیکو اور عدم امکان الٰہ آخر اگرچہ واجبات عقائد ہمارے سے ہی لیکن یہہ ضرور نہین کہ جو عقائد ہین وہ سب اسی کلمے سے نکلین جائز ہی کہ یہان اکتفا فرمایا ہو اوپر اسیقدر دلالت کے کہ نہین کوئی رب وجود کے الٰہ سوا اوسکے کہ یہہ عمدہ مقاصد سے ہی اور اگر کوئی کہے کہ حاجت خبر نکالنے کی کیا ہی لغت بنی تمیم مین لا کے خبر کا ثبوت ہی نہین چنانچہ ابن حاجب نے لکھا ہی تو جواب ہین اوسکے کہتے ہین ہم کہ یہہ غیر معتمد ہی نزدیک محققین کے اور تحقیق اس مقام کی اور یہہ خدشے اور جواب مفصل رسالہ تہلیلیہ مین حضرت مجدد الف ثانی نے بیان فرمائے ہین اور ارشاد کیا ہی کہ جیسے حیران ہین عقلا بیچ ذات اور صفات اللہ کے بسبب حجابونکے انوار عظمت کے ویسی ہی لفظ اللہ مین جو عکس ان انوار کا اور شعشعان اور لمعان انکا پر تو افگن ہی حیران ہو گئے ہین دیدہائے مستقرین پس اختلاف کیا ہی کہ یہہ سریانی ہی یا عبرانی اسم ہی یا صفت مشتق ہی یا غیر مشتق علم ہی یا غیر علم بعضون نے کہا ہی اصل اسکی الٰہ تھی ہمزہ حذف کرکے عوض اسکے الف لام لے آئے اسواسطے کہتے ہین یا اللہ حالت ندا مین ہمزہ قطعی جانکر حذف نہین کرتے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ عجب شان ہی اوس ہمزہ کی کہ قطعی ہو جاتا ہی ندا مین اور وصلی ہو جاتا ہی غیر ندا مین جواب اوسکا یہہ ہی کہ تجویز کرتے ہین الف لام کو عوضی ندا مین اسواسطے کہ الف لام تعریف کی حاجت نہین ہوتی کہ تعریف بحرف ندا مستغنی ہی التعریف الف لام سے پس قائم مقام ہمزہ اصلی کے جانکر قطعی ٹھہراتے ہین اور غیر ندا مین جو خلو معانی تعریف سے بالکلیہ نہین تو وصلی بتاتے ہین فافہم اور بعضون نے اصل اوسکی الالٰہ نکالی ہی چنانچہ پہلے معنی بسم اللہ مین مذکور کر آئے اَلْحَیُّ زندہ ہی پہلے سب کے زندگانیوں سے اور زندہ رہیگا بعد فنا ہونے سب کے ہمیشہ یہہ بیان ہی صفت الٰہی کا اور جواب ہی اوس شخصکا کہ سنکر اللہ لا الٰہ الا ہو پوچھا کہ اوصاف اسکے کیا ہین فرمایا الحی الایۃ اور ذکر کرنا اس اسم کا رد ہی اون لوگون کا کہ پرستش اصنام کی کرتے ہین اور عبادت جمادات مین دم بھرتے ہین اَلْقَیُّوْمُ قایم رہنے والا ہی ذات وصفات اپنے مین یا قیوم ہی اقامت امور خلائق مین اور حفظ مخلوقات مین یہہ اسم رد ہی اون لوگون کا کہ زندہ ناپائندہ کو پوجتے ہین جیسے حضرت عیسےٰ اور حضرت عزیر کو الٰہ جانتے ہین بعضے کتب تفسیر مین لکھا ہی کہ اسم اعظم الحی القیوم تین سورہ مین بیچ کلام اللہ کے مذکور ہی ایک تو سورۂ بقر مین اس مقام پر دوسری آغاز سورۂ آل عمران

ہین الم اللہ لا آلہ الا ہو الحی القیوم تیسری سورہ طٰہٰ مین وعنت الوجوہ للحی القیوم لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ نہین پکڑتی اوسکو اونگہ
اور نہ نیند کہ مبطل ادراک حواس ظاہر ہے یہہ جملہ تاکید جملہ سابقہ کی ہے اسواسطے کہ جو منزہ اونگہنے سے سونیسے ہوگا وہ مرنیسے فنا ہونے
سے بطریق اولی پاک ہوگا بعضون نے کہا ہے کہ سنۃ گرانی کو کہتے ہین جو سر مین ہوا اور نعاس ثقل کو کہتے ہین جو چشم مین ہوا اور نوم گرانی کو کہتے ہین
کہ دل مین ہو چنانچہ مدارک مین ہے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے اوسکے ہے جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہے مبدعات علویہ سے اور جو
کچھہ بیچ زمین کے ہے کائنات سفلیہ سے یہہ جملہ معللہ ہے لاتاخذہ سنۃ ولا نوم کا اسواسطے کہ جب سب کچھہ ملک اور تصرف مین اوسکے ہوا تو
اونگھنا اور سونا اوسے نا ملائم ہے کہ یہہ موجب غفلت ہین اور غفلت مین قیام تصرف نہین ہوتا چنانچہ حدیث شریف مین ہے ان اللہ لا ینام
ولا ینبغی ان ینام لہٗ اور ہوسکتا ہے کہ جملہ لا آلہ الا ہو الحی القیوم اور جملہ لاتاخذہ سنۃ ولا نوم اور جملہ لہ ما فی السموات و ما فی الارض ہر ایک
مرفوع ساتھہ خبر ہونے مبتدا کے ہو بحر مواجین لکھا ہے کہ روایت ہے کہ قوم حضرت موسیٰؑ کے نے جیسا ارنا اللہ جہرۃ کہا تھا ویسا ہی یہہ بھی کہا
تھا کہ آیا سوتا ہے پروردگار ہمارا فرمان ہوا کہ ای موسیٰ دو شیشے حملوا لھہ مین لے حضرت موسیٰؑ نے دو شیشے دونون ہاتھو مین لیے اونکو نیند آگئی
دونون شیشے گر کر ٹوٹ گئے تنبیہ ہوئی اونکو کہ اللہ منزہ ہے خواب سے اور مقدس ہے اونگنے سے اسواسطے کہ وہ اگر سوجاوے عالم کو کون بر
نگاہ مین رکھے **شعر** خیال غفلت اودھر سے اگر گذرا ہوا + الہی معاملہ زیر و زبر ہمارا ہوا + مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ
کون ہے جو سفارش کرے انبیا اور ملئکہ وغیرہم سے نزدیک اوسکے روز قیامت مین کسیکی مگر باجازت اوسکیکے یہہ استفہام ہے واسطے انکار کے
اور یہہ جملہ تذییل جملہ سابقہ ہے کہ جو ایسا ہو کہ تمام آسمان و زمین و ما فیہا کا مالک ہو اوسکے روبرو کسکو طاقت شفاعت کی بدون حکم اوسکیکے ہو
اور یہہ جملہ رد ہے دعوی مشرکان کا کہ اصنام کو شفعا اپنا جانتے ہین چنانچہ کہتے ہین ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ یہہ مضمون بحر مواجین اور زاہدی
مین ہے اور ملاجیون نے اقوال کہہ کے لکھا ہے کہ لازم آتی ہے اس سے جواز شفاعت انبیا و اولیا بعد اذن واسطے مؤمنین کے پس یہہ آیت
رد ہے اوپر معتزلہ کے کہ انکار شفاعت کا کرتے ہین اہل کبائر کے حق مین سمجھہ لیجیے کہ شفاعت یعنے سفارش دنیا مین کئی طرح سے منقول ہے ایک
تو شفاعت بالوجاہت سے ہے کہ کوئی امیر وزیر کسی تقصیروار کی تقصیر بادشاہ سے سفارش کرکر معاف کروا دے اور بادشاہ ہرچند سمجھے کہ قصور
اس شخص سے لایق قتل کے یا زد و کوب کے ہوا ہے لیکن امیر یا وزیر کے کہنے سے معاف فرمائے اور اونکی وجاہت کے سبب سے گناہ اوس کا
بخشدے یہہ سمجھکر کہ یہہ رکن سلطنت ہے آزردگی اوسکی موجب تباہی مملکت ہے خاطر اوسکی ضرورتر ہے دوسری شفاعت بالحب ہے کہ
محبوب بادشاہ کا کسی گنہگار کی سفارش بادشاہ سے کرکر گناہ بخشوادے اور بادشاہ صریحًا جانے کہ کام اس شخص نے قابل تعزیر کے کیا
ہے لیکن پاس خاطر محبوب کے سے معاف فرمائے یہہ سمجھکر کہ درگذرنا گناہ سے ایکشخص کے اگرچہ خلاف آئین سلطنت کے ہے لیکن بہتر ہے
اوس رنج سے کہ محبوب کے روٹھہ جانیسے ہوگا کہ یہہ بڑی آفت ہے **ع** خفگی یار کی ہے آفت جان ای رافت + وہ نہ رنجیدہ ہو رنج اور
جو کچھہ ہو سو ہو + پس یہہ دونون قسم کی شفاعتین جناب حضرت مالک الملک مین نہین ہوسکتین اسواسطے کہ نہ کسیکے بگاڑنیسے اوسکا ملک
بگڑے اور نہ کسیکے روٹھنے سے اوسے رنج پہنچے تیسری شفاعت بالاذن ہے کہ خود بادشاہ کی مرضی ہے کسی گنہگار کے حق مین کہ اسکا گناہ معاف
کرون لیکن بہانہ چاہتا ہے کہ ظاہرًا سلطنت مین خلل نہ واقع ہو پس کوئی وزیر یا امیر مرضی بادشاہ کی دریافت کرکر سفارش مین اوسکے کچھہ بصد
آداب عرض کرے اور بادشاہ قبول فرمادے یہہ قسم شفاعت سزاوار جناب کبریا ہے چنانچہ اس آیت شریفہ مین بھی قسم شفاعت کی بیان فرمائی
ہے اور وہ جو بعضے منکر ہین شفاعت کے کج فہمی سے معنی اس آیت کے نہ سمجھکر اور سوا اوسکے اور آیتین کہ بطریق عموم وارد ہین اور آیات
عدم قبول شفاعت کی کہ اکثر وہ کفار کے حق مین وارد ہین اور یا مراد ان سے قبول شفاعت ہے نہ نفس شفاعت عقیدہ باطلہ اپنے پر استدلال
لاتے ہین یہہ نہین سمجھتے کہ درمیان تحقق شفاعت کے جناب پیغمبرا اور برگزیدگان حق ہین اور اس آیت اور آیات مین اصلًا تعارض نہین
ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ شفاعت اور قبول شفاعت سوا اذن اللہ کے دوسرے کے اختیار مین نہین لیکن اون اکابر موحد کے حق مین اذن شفاعت

کا دار دنیا مین متحقق ہی اور برزخمین بھی تا روز قیامت باقی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حق مین اور برگزیدگان حق کے
حق مین خبر دی ہی کہ یہہ اکابر دار دنیا مین اور آخرتمین شفاعت اور دعا کرینگے اور خبر دینا حضرت کا محمول ہی اوپر کہ حقتعالی نے آپکو
اطلاع فرمائی کہ یہہ کبرا باذون بشفاعت ہین اور اونکو دار برزخ اور آخرتمین احتیاج اذن جدید نہین اور حضرت نے جو فرمایا ہی بوحی
فرمایا ہی وماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اپنی خواہش سے نہین کرتے کلام وحی سے کرتے ہین وہ باتین تمام صحیح بخاری مین
ہین حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا ھشیم حدثنا یسار ھو ابو الحکم قال حدثنا یزید الفقیر حدثنا جابر بن عبد اللہ قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسا لم یعطھن احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شھر وجعلت لی الارض
مسجدا طھورا فای رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ
وکان النبی یبعث الی الامۃ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ ایسی ہی صحیح مسلم مین لکھا ہی اور ترمذی مین بیچ شرح اس حدیث کے
مذکور ہی کہ المراد منھا الشفاعۃ العامۃ لان الشفاعۃ الخاصۃ جعلت لغیرہ ایضا اور قاضی عیاض نے کہا ہی کہ المراد بھا الشفاعۃ
لا ترد سنن ابن ماجہ مین ہی عن عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ
ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشھداء عاصیون کی جو شافع ہین یہہ ہین ماذون خدا انبیا یعنے وہ ہین پھر علما پھر شہدا یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ جانتا ہی حق تعالی جو کچھ آگے اہل آسمان و زمین کے ہی امورات اس جہانکے سے وَمَا خَلْفَھُمْ اور جو کچھ پیچھے اونکے ہی معاملات
اس جہان کے سے یہہ جملہ دوسری تذئیل ہی مفہوم کلام سابقہ کی سمجھ لیجئے کہ صفت حیات لازم ہی اور قدرت اور علم ملزوم ہین پس
لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ مین کمال قدرت بیان فرمائی اور یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم مین علم
ارشاد کیا مذکوران دونون ملزومیون کے سے لازم اونکا کہ جملہ الحی القیوم ہی متحقق ہوگیا وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا
بِمَا شَآءَ اور نہین گھیر لی مخلوقات ساتھ کسی چیز کے معلومات اوسکے سے مگر ساتھ اوسکے جو وہ چاہے حاصل یہہ ہی کہ کوئی مخلوق چاہے احاطہ علم
خالق کرے نہین کرسکتا مگر جسقدر وہ چاہے اوسقدر پر محیط ہوسکتا ہی وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سما لیا ہی کرسی اوسکینے آسمانونکو جو تین
ہی اسکو اور زمین کو اور جو اونمین ہی کرسی نام فلک ہشتم کا ہی کہ محل ثوابت انجم کا ہی سوا ہفت کواکب سیارہ کہ دائر ہین اوپر سات فلک دوار کے اور اضافت
کرسی کی طرف خدا کے واسطے تعظیم مضاف کے ہی جیسے بیت اللہ اور ناقۃ اللہ بعضے مفسرین کرسی کو بمعنی علم کے کہتے ہین کہ کرسی نشستگاہ علما کی ہوتی ہی اس اعتبار
سے درمیان کرسی کے اور علم کے مناسبت جانتے ہین اور بعضے کرسی سے ملک مراد لیتے ہین اور بعضے عرش عظیم اور اس جملہ کو بیچ بیان عظمت
اور قدرت الہی کے کہتے ہین وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا اور نہین تھکاتی اوسکو نگہبانی اون دونون چیزون کی یعنے آسمان کی اور زمین کی اس
جملہ کا عطف اوپر جملہ سابقہ ہی یا حال ہی وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اور وہی ہی برتر اوہام سے اور بزرگتر اندیشہ افہام سے یا برتر ہی صفت
نقص اور زوال سے اور موصوف ہی ساتھ عظمت اور کمال کے یہہ جملہ متضمن ہی صفات سلبیہ اور ثبوتیہ کو بطریق لف و نشر مرتب سمجھ
لیجے کہ یہہ آیت شریفہ کہ مسمی بہ آیت الکرسی ہی مشتمل اوپر توحید الہی کے اور تعظیم اور تمجید اور صفات باری کے اور کوئی مدلول اعظم
اس سے نہین اور شرف عالم نہین ہوتا مگر بشرف معلوم پس یہہ آیت ہوئی اعظم آیات و سور کلام اللہ کی اسیواسطے اوسکے حق مین
بہ احادیث صحاح وارد ہی کہ جو کوئی اس آیت کو بعد ہر نماز مفروضہ کے پڑھے درمیان اوسکے اور درمیان بہشت کے سوا موت کے کوئی
حائل نہین ہوتا اور نہین مواظبت کرتا اوپر اوسکے مگر صدیق اور عابد اور جو کوئی وقت خواب کے پڑھے امن مین رکھتا ہی اللہ اوسے
اور ہمسایہ اوسکے کو اور ہمسایہ کے ہمسایہ کو اور گھرونکو جو گرداگرد اوسکے ہین اور جس گھر مین یہہ آیت پڑھی جاوے تیس راتین
شیطان وہان نہین آتا اور چالیس شب ساحرونکا دخل نہین ہوتا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سید بشر آدم
ہین اور سید عرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین فخر اور سید فرس سلمان اور سید روم صہیب اور سید حبش بلال اور سید جبال

عرفات اور سید ایام جمعہ اور سید کلام قرآن اور سید قرآن سورہ بقرہ اور سید بقرہ آیت الکرسی اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے آیت الکرسی وقت خواب کے حق تعالیٰ مبعوث کرتا ہے طرف اوسکے فرشتہ کہ نگہبانی کرے صبح تک
اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے دو آیتین شام کو محفوظ رکھتا ہے بلیات سے بسبب اونکے صبح تک
اور صبح کو پڑھے تو شام تک ایک آیت الکرسی دوسری حم الیہ المصیر تک اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعظم آیت
قرآن مین آیت الکرسی ہے جو کوئی پڑھے اوسکو بھیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتہ کہ لکھتا ہے واسطے اوسکے حسنات اور محو کرتا ہے سیئات جو وقت پڑھے
دوسرے دنکے اوسوقت تک یہہ سب روایات تفسیر اور احادیث مین ہین چنانچہ ملاجیون نے سب نقل کیئن ہین بیچ تفسیر احمدی کے اور حسینی والے نے
نقل کیا ہے کہ اس آیت کی زبان ہے کہ تقدیس کرتی ہے حق سبحانہ تعالیٰ کے نزدیک ساق عرش کے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑھے
آیت الکرسی بعد ہر نماز مفروضہ کے ایکبار اوسے عطا کرتا ہے حقتعالیٰ دل شکر کرنیوالونکا اور عمل صدیقونکا اور ثواب انبیا ونکا اور کشادہ
کرتا ہے واسطے اوسکے چشم رحمت اور مانع نہین ہوتی کوئی چیز اوسکو دخول جنت سے مگر ملک الموت اگر قبض روح کرے اور جو کوئی کہ مداومت
کرے اوپر اوسکے فرمایا ہے حق تعالیٰ نے کہ وہ نبی ہوگا یا صدیق یا ایسا شخص کہ راضی ہون مین اوس سے یا ایسا آدمی کہ ارادہ کرے شہید ہونیکا
فی سبیل اللہ روایت کی ہے یہہ حافظ یعقوب بن سفیان نے اور مثل اوسکے احادیث اور آثار فضائل مین اس آیت شریفہ کے کتب اوراد
مین بسیار وارد ہین تفصیل اونکی موجب تطویل ہے لہذا اختصار اور اقتصار اسیقدر پر کر کے تحریر ایک نکتہ عجیبہ کیا جاتا ہے وہ یہہ ہے
کہ آیۃ الکرسی بمنزلہ دلکے اس سورہ کے ہے اور فی الواقع بعد تامل کے دریافت ہوتا ہے کہ جمیع مطالب اس سورۂ بقر کے گرداگرد اسی آیۃ
کے دورہ کر رہے ہین اور جو اس سورہ کا کہ بمنزلہ جان ہے وہ لفظ الحیّ القیوم ہے وہ اسی آیتمین واقع ہے اور تمام آیات سور شیون ومظاہر
اسی کلمے کے ہین جیسے کہ تمام اعضائے انسانی شیون ومظاہر جان پاک کے ہین تفصیل اس مقام کی ایسی مطول ہے کہ تفسیر تحمل گنجایش
اسکے کا نہین رکھتی لیکن بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بطریق نمونہ کچھہ لکھنا ضرور ہے غور سے سنئے جس چیز کا کہ افادہ اس سورہ مین منظور
ہے وہ حیات اور قیومیت باریکی ہے کہ اوپر رنگارنگ ظہور کے عالم مین جلوہ گر ہو رہی ہے اوّل حیات ہر ہر فرد انسانکی ہے کہ ساتھہ کنتم امواتا فاحیاکم
کے اشارہ فرمایا ہے پھر حیات اور قیام تمام نوع انسان کا ہے ساتھہ ایجاد ابوالآباکے اور عطا کرنے منصب خلافت کے اونکو اور استقرار اور
تمکین اونکی اوپر زمین کے کہ اذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ تا آخر قصہ شرح اسکی ہے پھر حیات اور قیام ایک خاندان ہے
خاندانون اس نوع کے سے کہ مانند اس خاندان کے کوئی خاندان عظمت اور وجاہت مین عند اللہ اور پائداری مین دوسرا تا وقت نزول اس
سورہ کے موجود نہوا تھا ابتدائے شرح اس حیات اور قیام کی نے آغاز رکوع یا بنی اسرائیل اوّل سے تا انجام یا بنی اسرائیل تیسرے کہ آخر
سیپارہ مین واقع ہے امتداد کھینچا اور تمام اقسام حیات کیسے بیچ اس خاندان عالیشان کے ظہور فرمایا ہے اول اس قسم کو بیان کیا کہ عہد
فرعون مین جو قصد ازالہ حیات کا اس خاندانکے کیا تھا ساتھہ ذبح ابنا کے اور ابقائے نسا کے پھر حیات قلوب اس خاندانکے کا ساتھہ دینے تورات
کے بوصف اسکے کہ جاہل اس خاندان کے ساتھہ گوسالہ پرستی کے تکرار ازالہ اس حیات کا کرتے تھے ارشاد ہوا اور طریقہ دفع مضرت گوسالہ پرستی
کا بھی کہ بصورت قتل اور لینے احیائے خاندان تھا مانند عضو متآکل کے ضمن مین اسکے فرمایا پھر جماعت دیگر نے کہ بے ادبانہ سوال رویت
کا کر کر حیات اپنی برباد کی تھی ساتھہ دعائے موسیٰ علیہ السلام کے خلعت حیات سر نو پہنی پھر تمام بنی اسرائیل جو بسبب نافرمانی کے حضرت موسیٰ
کے صحرائے لق ودق مین گرفتار ہوئے تھے قریب تھا کہ مرجاوین جانب غیب سے اول اسباب حیات اور قیام اُنکے سے سایہ ابر کا نمودار
کیا اور من وسلویٰ نازل کیا پھر وادی سے نشان آبادی دیا پھر چشمے آب روان کے پتھر سے بہلائے تا صورت حیات اونکی برہم نہو اور
جب اس خاندان مین ایک فرقہ بسبب ہتک حرمت سبت مستحق ازالہ حیات انسانیہ ہوکر حرم حیات خسیسہ حیوانیہ عوض مین خلعت حیات
طیبہ انسانیہ کے پہنکر مسخ ہوگیا عنایت الٰہی نے شر اوسکی کو سریان سے باز رکھا اور اس قصے کو واسطے اوروںکے عبرت کیا تا کہ آئندہ حیات

اور قیام اس خاندان کا ساتھ امتثال ان معاصی کے متحمل نہو پھر قصہ بقرہ مین حیات عجیبہ نبیہہ نمودار فرماکے دستور العمل واسطے اونکے ارشاد
کیا اور باوصف ان سب باتونکے قسوۂ قلب کی اونکے اور تقاتل اور تشاجر اونکا اور بسبب نفاق فیما بین کے نقض عہود و مواثیق الٰہی کرنا اور بیچ
فکر ازالۂ قیام اس خاندانکے ہونا اور ظہور عنایات الٰہی پی در پی ارشاد ہوا تا آنکہ کلام منجر ہوا ساتھ بیان حرص اونکے اور حیلے اونکے اور فرار موتکے
باوجود اسکے کہ اسباب حیاتکو جڑ سے اکھیڑتے تھے اور دواعی موتکے ہر طرفسے اوپر اپنے جمع کرتے تھے پس فعل اونکا مناقض خواہش اونکے
تھا اور عجب تر یہہ ہے کہ باوجود حرص کے اوپر حیات کے اور قیام خاندان اپنے کے ساتھ اوس فرشتے کے کہ اوپر اسلام کے موکل ہی اور حیات اور
قیام ہر خاندان ہامداد اور اعانت اوسکے دشمنی رکھتے تھے چنانچہ قل من کان عدوا لجبریل مین مذکور ہے اور بطریق تتمہ اس کلام کے اشتغال اس
فرقہ کا ساتھ سحر اور دیگر کلمات کفر کے کہ مزیل حیات نبیہۂ الٰہی ہین معرض بیان مین آیا تا آنکہ قصہ اس خاندان کا تمام ہوا مین بعد بیان وحی و قائمی
خاندان دوسرے کی بنی اسمعیل سے شروع فرمائی اور ابتدا اوسکی آیت واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات سے آغاز کی اول قیام خاندان اسماعیلی کا ساتھ
بناء خانۂ کعبہ معظم کے اور بقا کا اوس خانہ تجلی آشیانہ کے بیچ اس بقعۂ مبارکہ کے ارشاد ہوا پھر امر باستقبال اس خانہ کے بیچ عبادات کے اور تعظیم
حرمت اوسکے کہ سبب قیام کا اوس خاندانکے تھا اشعار فرمایا اور جب بیان حی اور قائمی ان دونون خاندان عمدہ کی سے فراغت پائی چند قسمین
حیات سے کہ بظاہر منافی حیاتکی معلوم ہوتی ہین اور حقیقت مین خلاصہ اقسام حیات ہین بطریق تنبیہ ادا فرماتے ہین از انجملہ شہادت فی سبیل اللہ ہے کہ بمقتضا
ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون بہترین انواع حیات ہے لہذا اوپر اسباب اس نوع حیات کے
تشجیع فرمائی اور دلیر گردانا ہے اوپر ساتھ صبر کے اوپر مصائب کے وعدہ اجر جزیل کا کیا اور بشارت عمدہ کا عنایت فرمایا اور از انجملہ تقدیم قصاص
کہ بظاہر سلب حیات ہے قاتل سے اور حقیقت مین ایک عالم کی زندگی کا سبب ہے اور اونہین سے ہے حیات معنوی ہر میت کے ساتھ انفاذ وصیت
اوسکی بے تبدیل اور تغییر اور اونہین سے ہے حیات روح کے ساتھ گرسنہ اور تشنہ رکھنے مدتک صوم مین اور اونہین سے ہے حیات دین کی ساتھ
جہاد اور قتال کے کہ اعدائے دین ہوکہ آیت وقاتلوا فی سبیل اللہ مین تا آخر قصہ مذکور ہے اور ان مین سے ہے حی اور قائمی ملت کی ساتھ اقامت شعار
حج کے ایام حج مین بیچ اس مکانکے کہ مشاعر اس خاندان عالی کا ہے پھر حی اور قائمی ہر ہر خانہ کے ساتھ بیان آداب نکاح کے اور منع کے قریب ہونے
حالت حیض مین کہ موجب ابقائے حیات خبیثہ فاسدہ ہے اور منع اتلاف حقوق زوجیت کے سے ساتھ بہانہ قسم کے کہ اوسکو عرف شرع مین ایلا
کہتے ہین اور پرورش یتیمونکی اور کیفیت انفاق کی اوپر اقارب کے بھی ضمن خانہ داری مین مذکور ہوئے پھر اگر نوبت ساتھ انفساخ عقد نکاح کے اور
برہمی خانہ داری کی واقع ہو کہ اسکو عرف شرع مین طلاق کہتے ہین تو واسطے بقائے آثار نکاح کے اور قائم رکھنے حقوق خانہ داری کے محافظت عدت کی
اور دینا متعہ کا اور ارضاع اولاد کی تقید فرمائی تا حی اور قائمی اس عقد کی بالکلیہ برہم نہو اور یہہ مضامین تا آیت الم تر الی الذین خرجوا من
دیارہم ممتد ہین اور جب ان سب سے فراغت ہوئے چند قصہ عجیبہ جنس ورود حیات غیبیہ سے بے اسباب ظاہر ارشاد فرمائے تاکہ معنی حی اور
قیوم کی قبل نزول اس کلمہ کے اور بعد نزول اوسکے اذہان سامعان استقرار پذیر ہون وہ جو قبل نزول اس کلمہ کے ہین وہ دو قصے ہین پہلے قصہ
حیات ایک جماعت کے کا ہے بنی اسرائیل سے کہ وبا سے بھاگ کر مر گئے تھے پھر دعا سے حضرت حزقیل ع کے زندہ ہوئے دوسرا قصہ حضرت شمویل اور
طالوت کا ہے کہ بعد زوال قیام خاندان بنی اسرائیل کے اعادہ قیام خاندان مسطورہ کا ہوا اور حضرت داؤد کے ہاتھ مین تابوت سکینت اکر تقویت
اتم اور اقرب نے ظہور کیا اور جو بعد نزول اس کلمہ کے ہین وہ چند قصے ہین اور قصہ نمرود کا ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہے کہ احیا اور اماتت
الٰہی کو نہ سمجھا اور اپنے آپکو بھی بحث قرار دیا دوسرا قصہ حضرت عزیر ع کا ہے کہ حیات اور قیام شہر ویران کا مستبعد جانتے تھے تا آنکہ اوپر اپنے
اور سواری اپنے کے اعادہ حیات اور قیام کا ساتھ حق الیقین کے معلوم کیا تیسرا قصہ ابراہیم علیہ السلام کا ہی کہ کیفیت احیاء موتی مین توقف
رکھتے تھے یہانتک کہ ساتھ عین الیقین کے کیفیت اوسکی اوپر مرغان سر بریدہ پراگندہ کے دیکھ لئے اور یہہ مضمون تا آیت مثل الذین ینفقون
ختم ہوئے پھر نوبت ذکر حی اور قائمی اموال کی شروع ہوئی اور وہ چیز کہ موجب حی اور قائمی اموال کے اور ان مین لگے رکھتے ہی باطراحی

سے اور حقیقت میں موجب اتلاف اموال ہے عند اللہ مفصل ارشاد ہوا اور بالعکس اوسکے انفاق اور صدقہ ہے فی سبیل اللہ کہ ذہاں مردم مین موجب ملف اموال ہے اور عند اللہ سبب حیات اور تضاعف اوسکا ہے تفصیلوار بیان ہوا اور واسطے حی اور قائمی اموال کے اور معاملات مشروعہ مین مبایعات اور مداینات سے دستور العمل بیچ باب کتابت اور استشہاد کے عنایت کر کر سورۂ بقرہ کو ختم فرمایا پس معلوم ہوا کہ مطالب اس سورہ کے سب شرح اور بسط حی اور قیوم کے ہین اور یہہ کلمہ بمنزلہ جان کے ہے اس سورہ مین اور آیۃ الکرسی بمنزلہ دل کے ہے اور تمام یہہ سورہ بمنزلہ اعضا اور جوارح کے ہے واللہ اعلم اور واسطے مہمات دینی اور دنیوی کے اور ترقی صوری اور معنوی کے اور بر آنے حاجات کے اور آسان ہونے مشکلات کے عمل اس آیت شریفہ کا کمال مجرب ہے لیکن اجازت مرشد شرط ہے اور کتمان اس عمل مین ضرور ہے کہ سر عظیم ہے اور طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ اوّل و آخر درود تین تین بار پڑھکر شروع کرے اس آیت شریفہ مین دس وقف ہین جب اللہ لا آلہ الا ہو کہے خنصر دست راست کو بند کرے جب الحی القیوم کہے تو بنصر کو دست راست کے بند کرے جب لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کہے تو وسطی کو اور جب لہ ما فی السموات و ما فی الارض کہے تو سبابہ کو اور جب من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کہے تو ابہام کو بند کرے اور جب یعلم ما بین ایدیہم و ما خلفہم کہے تو خنصر دست چپ کو بند کرے اور جب ولا یحیطون بشئ من علمہ الا بما شاء کہے تو بنصر کو اور جب وسع کرسیہ السموات والارض کہے تو وسطی کو اور جب ولا یؤدہ حفظہما کہے تو سبابہ کو اور جب وہو العلی العظیم کہے تو ابہام دست چپ کو بند کرے پھر دس بار وہو العلی العظیم کو تکرار کرے اور ایک ایک انگلی کھولتا جاوے ابہام سے دست چپ کے شروع کرے خنصر تک پھر ابہام دست راست سے اوسکے خنصر تک بعد اوسکے ساتھہ اشارہ ابہام مین کے آو الہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اور آیت الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم اور آیۃ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ہر ایک کو تین بار کہے بعد اوسکے اللہم یا وہاب ساتھہ اشارہ ابہام کے پانچ بار کہے اور دست راست کی انگلیان بند کرتا جاوے خنصر سے بند کرنا شروع کرے پھر پانچ بار باشارۂ ابہام راست کے اور دست چپ کے انگلیان اسیطرح بند کرے اسیطرح یا فتاح یا رزاق یا غنی یا کافی یا بدوح یا حفیظ یا لطیف یہہ ساتون اس عمل مین لاوے بعد اوسکے بعظمۃ ہذہ الآیات و ہذہ المقطعات کہکر حاجت اپنے دلمین حقتعالی سے چاہے بعد اوسکے کہیعص کفاتینا کہکر انگلیان دست راست کی کھولے ہر ہر حرف ہر ایک انگلی کھولتا جاوے اور اسی طرح حمعسق حمایتنا کہکر انگلیان دست چپ کی کھولے بعد اوسکے پس وہ تکرار کرے ساتھہ ان عقد کے کہ آیت الکرسی کے وقفو نمین عمل مین لایا تھا نیسوین مرتبہ یس والقرآن الحکیم سار کہے اور انگلیان ہاتھونکی اسی طرح بند رکھکر دس بار سلام قولا من رب الرحیم وعنت الوجوہ للحی القیوم یا حی یا قیوم یا حافظ یا ناصر یا معین برحمتک استغیث کہے پانچ بار ساتھہ اشارے ابہام دست راست کے اور پانچ بار ساتھہ اشارے ابہام دست چپ کے بعد اسکے انگلیان سی قطع پر ہون کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاءہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون تحصنت بذی الملک والملکوت واعتصمت بذی العزۃ والجبروت وتوکلت علی الحی الذی لا یموت دخلت فی حرز اللہ وحفظ اللہ وعظمۃ اللہ وکنف اللہ وکہف اللہ وجوار اللہ پڑھے پھر کہیعص کفاتینا کہکر انگلیان دست راست کی بطریق مذکور کھولے اور حمعسق حمایتنا کہکر انگلیان دست چپ کی کھولکر دونون ہاتھہ جمع کر کر انگلیان فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم بسم اللہ بابنا تبارک حیطاننا یس سقفنا لا آلہ الا اللہ حصارنا محمد رسول اللہ قفل و مسمارہ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین پڑھکر جو مطلب ہو عرض کرے جناب الہی سے پھر ہاتھہ منہہ پر پھرائے امید ہے کہ مقرون باجابت ہووے مجرب مشایخ ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ نہین زبردستی بیچ قبول کرنے دین اسلام لانے کے یعنے زبردستی نکرے کسیکو یہود اور نصاری اور مجوس اور صابئین سے اسلام لانے پر بشرط قبول جزیہ اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ حکم اس آیت کا ساتھہ آیت وجاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم کے منسوخ ہے چنانچہ کشاف مین مذکور ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اہل کتاب کے حق مین ہے خاص کہ انھون نے اپنے نفسو نپر جزیہ ہی مقرر کر لیا تھا روایت ہے کہ ابو الحصین انصاری کہ قبیلہ بنی سالم بن عوف سے

بیان عمل آیۃ الکرسی

تھا دو بیٹے رکھتا تھا قبل بعثت آنحضرت کیسے دونون نصرانی ہو گئے تھے جب آنحضرت صلعم مدینے مین تشریف لائے زبردستی کرنے لگا
اونپر کہ قبول کرین دین پیغمبر اور قسم کھائی اوسنے کہ واللہ نہین چھوڑونگا مین جبتک اسلام نلاوین یہہ جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلعم آیا داخل ہو بعض میرا آگمین اور مین دیکھون یہہ آیت اوسکی شانمین نازل ہوئی چنانچہ کشاف
مین مذکور ہے اور بحر مواجین اوسکا قسم کھانا نہین مسطور اور حسینی مین یہہ قصہ اسطرح لکھا ہے کہ ایک ترسا آیا تھا مدینے مین شام سے
اوسکے دونون لڑکے دین ترسائی اختیار کر کر اوسکے ساتھ شام کو چلے ابوالحصین نے آنحضرت سے اجازت چاہی کہ جاکر باکراہ اونھین دین
اسلام پر لاوے یہہ آیت نازل ہوئی کہ کسیکو اکراہ نکرو اور زبردستی طرف دین کے لاکر معاملہ اجبار مین نڈالو کام دین کا بہ اختیار مکلف
اور رضا اوسکے مین چھوڑدو باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ قتال مشرکونسے کرنا یہہ بھی تو اکراہ فی الدین سے ہے کہ جہاد کرنا تیغ
اور برچھی لگاکر واسطے قبول دینکے ہے اور معنے اکراہ کے یہی ہین اور جب قتال ثابت ہوا منع اکراہ سے کیونکر ہوگا جواب اوسکا یہہ ہے
کہ قتال اس اکراہ سے کہ منع ہی نہین ہے اسواسطے کہ جس قتال مین ابتدا کافرونسے ہے وہ تو دفع ہے اور جسمین ابتدا مسلمانونسے ہے بعد
دعوت کے وہ سزا ہے کفر ہے اور اکراہ تو اسیرونکے ذمیونکے اور عاجزونکے حق مین ہے نہ کہ محاربون مکاریونکے حق مین اور اگر کوئی کہے
کہ رفع طور جو بالائے سر قوم موسیٰ علیہ السّلام فرمایا تھا وہ بھی تو اکراہ فی الدّین تھا نفی اکراہ کی کیونکر ہوسکے تو جوابمین اوسکے کہتے ہین
ہم کہ رفع طور کار خدا سے ہے اور کار خدا منزہ چون وچرا سے ہے چنانچہ بحر مواجین یہہ اعتراض اور جواب مسطور ہے قَدْ تَّبَیَّنَ
الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ تحقیق روشن ہوئی راہ راست گمراہی سے اور نکوئی تباہی سے یعنے کفر ایمانسے اور حق باطل سے متمیز ہوا معرفت
ذات اور صفاتکی ہویدا ہوئی اور دلایل ایمان اور ایقانکے واضح ہوئے اب کار دین باختیار مکلفات چھوڑ دیجیے کہ عاقل ساتھ عقل
اپنے کے دریافت کرکر راہ راست اختیار کریگا فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ پس جو کوئی کافر ہو ساتھ معبودانِ باطلہ کے خواہ شیطان ہو
خواہ بت ہو خواہ ساحر ہو وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ اور ایمان لائے ساتھ اللہ کے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی پس تحقیق ہاتھ مارا
ساتھ دست آویز محکم کے اور پکڑ رکھی گرہ مضبوط کہ اوسے شکست نہین کہ عروۃ الوثقی قول مضمون لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے یا مراد
اُس سے قرآن ہے یا سنت سید الانام ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام مقامات خواجہ خواجگان قطب الانس وجان خواجہ بہاؤ الدّین نقشبندی
رضی اللہ عنہ مین لکھا ہے کہ اس طریقے مین ہمارے طاغوت ماسوائے حق ہے کفر ساتھ اُسکے اور ایمان ساتھ حق کے ہر قدم مین شرط راہ
الٰہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدترین الٰہ باطلہ کہ زمین مین پرستش کرتے ہین لوگ انکی ہوا انکی ہے افرایت من اتخذ الٰہہ
ہواہ آیا نہین دیکھنا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکو جنھونے مقرر کیا ہے خدا ہوا اپنی کو اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ لعن عبد الدنیا وعبد
الدراہم لعنت کیا گیا ہے بندہ دنیا کا اور بندہ دراہم کا اور صوفیہ کہتے ہین کہ جو کہ در بندآنی بندۂ آنی جس چیز کے ساتھ تعلق قلبی ہوئیگا
بندہ ہے پس چاہئے کہ قطع تعلقات ماسوی اللہ کر کے توجہ دل بجانب معبود مطلق رکھئے اور ہر لحظہ اور ہر لمحہ نگرانی اور التفات دل طرف
غیب الغیب کے ہو یہانتک کہ وہ حضور اور نگرانی احاطۂ جہات ستہ کو کر کر سراپا کو گھیرلے نسبت نقشبندی عبارت اس سے ہے اور یہی ہے عروۃ
الوثقی لَا انْفِصَامَ لَهَا نہین انقطاع اور انفصال واسطے اوسکے وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اور اللہ سننے والا ہے قول اوس شخص کا کہ متوصل
ساتھ عروۃ الوثقی کے ہے اور جاننے والا ہے نیت متمسک عروۃ الوثقی کی سمجھ لیجئے کہ یہان ایک خدشہ ہے وہ یہہ ہے کہ کفر بطاغوت کو مقدم
لائے اور ایمان باللہ موخر وجہ کیا ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ اثبات معبودیت حق باتفاق ہے کہ لئن سالتہم من خلق السمٰوات والارض
لیقولن اللہ اسکا مصداق ہے خلاف اوس گروہ کا کہ باشراک قائل ہین بیچ نفی الٰہ باطلہ کے اثبات معبود برحق ہے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ اللہ دوستدار ہے یا متولی کار ہے اون لوگونکا کہ ایمان لائے ہین نکالتا ہے اونکو تاریکی کفر اور ضلالت سے
طرف روشنی ایمان اور ہدایت کے یا انکارت سے طرف معرفت کے یا شک سے طرف یقین کے یا ظلمت نفس سے طرف نور دل کے یا صفات

بشریت سے طرف اخلاق ربوبیت کے یا سیاتسے طرف حسناتکے اور اگر کوئی یہان خدشہ کرے کہ ظلماتکو جمع لائے اور نور کو مفرد وجہ کیا ہے تو کہتے ہین یا ہم کہ نور سے نور ایمان مراد ہے اور ایمان ایک ہی ہے اسواسطے کہ بصیغہ مفرد لائے اور اضافت ظلماتکی طرف کفر کے ہے کہ ہزارون اقسام رکھتا ہی اس جہت سے بصیغہ جمع ذکر فرمایا لیکن اور ایک شبہہ یہان وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہے کہ مومنان اصلی جیسے پیغمبر علیہم السلام اور اطفال کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے اور اسی پر مرین اونکے حق مین خروج ظلمات سے کیونکر ہوگا قبل دخول کے خروج غیر ممکن ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ انکے حق مین ثبات اوپر اسلام کے اور نگاہ رکھنا ظلمات سے کہا جاتا ہے اور تفسیر ایمان کے آغاز سورۂ بقرہ مین بیچ معانی یؤمنون بالغیب کے مسطور ہوئی ہے مگر بعضے تحقیقات کہ وہان بیان نہین ہوئے اور اظہار اونکا موجب فوائد کثیرہ ہے یہان تحریر ہوتے ہین سمجھ لیجئے کہ ایمان بیچ عرف شرع کے عبارت تصدیق سے ہے یعنے گرویدہ ہونیکا اور باور کرنیسے اون چیزونکے کہ بہ یقین معلوم ہین کہ دین محمدی سے ہین صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے کہ ایمان کو قرآن مجید مین جابجا کام دلکا فرمایا ہے چنانچہ کہین فرماتا ہی وقلبہ مطمئن بالایمان اور کسی جگہہ ارشاد کیا ہی کتب فی قلوبہم الایمان اور کسی مقام پر کہا ہے ولما یدخل الایمان فی قلوبہم اور ظاہر ہے کہ کام دل کا بھی تصدیق ہے اور بس اور ایمانکو مقرون بعمل صالح بھی فرمایا ہی چنانچہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اور مقرون بمعاصی کیا ہی جیسے اس آیتمین وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا اور اس آیت مین والذین آمنوا ولم یہاجروا پس معلوم ہوا کہ نہ عمل نیک کو ایمان مین دخل ہے اور نہ اعمال بد برہم زنندۂ ایمان ہین اور اقرار محض کو بے تصدیق کے مذمت فرمائی ہے چنانچہ اس آیت مین ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین پس معلوم ہوا کہ اقرار محض حکایت ایمان ہے اگر حکایت سابقہ محکی عنہ کے مطابق ہووے فبہا والا خداع اور زور کے سوا نہین ہے اور محکی عنہ نہین ہی مگر تصدیق اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہے کہ ہر چیز کے تین نحو وجود کے ہین وجود عینی وجود ذہنی وجود لفظی اسطرح ایمانکے بھی یہہ تین نحو وجود کے متحقق ہین اور قاعدہ مقرر ہے کہ وجود عینی ہر چیز کا اصل ہے اور باقی وجودات فرع اور تابع اس وجود کے ہین پس وجود عینی ایمانکا نور ہے کہ دلمین حاصل ہوتا ہی بسبب رفع حجابکے کہ درمیان اوسکے اور درمیان حق کے ہین اور یہی نور ہے کہ آیت مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح مین مثل اوسکے مثال فرمائی ہی اور اس آیت اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور مین سبب اوسکا مذکور کیا ہی اور یہہ نور مانند سبب انوار محسوسہ کے قابل قوت اور ضعف اور اشتداد اور انتقاص ہے چنانچہ آیت واذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا مین اور آیات کثیرہ مین ارشاد فرمایا ہے اور طریقہ زیادتی اوسکا یہہ ہے جب حجاب مرتفع ہوا نور زیادہ ہوا ایمان نے قوت پکڑی یہانتک کہ اوج کمال اپنے کو پہنچا اور اوس نور نے منبسط اور فراخ ہوکر جمیع قوی اور اعضا کو احاطہ کیا پس اول انشراح صدر کا حاصل ہوتا ہے اور اوپر حقایق اشیا کے مطلع ہوتا ہی اور غیوب الغیب اور مدارکہ اوسکے منجلی ہوتا ہی اور ہر چیز کو موضع اوسکے مین پہنچاتا ہی اور صدق انبیا علیہم السلام بیچ ہر چیز کے کہ فرمایا ہی اوسکو نے اجمالاً وتفصیلاً وجدانی ہوجاتا ہے بقدر نور کے اور بقدر انشراح صدر کے اور ارادہ دلکا یہی ہوتا ہی کہ جو فرمایا ہی امر الٰہی سے وہ بجالایا چاہئے اور جو نہی کی ہے اوس سے اجتناب کیا چاہئے اس حالتمین انوار اخلاق فاضلہ کے اور ملکات حمیدہ کے اور اعمال صالحہ متبرکہ کے ساتھہ نور معرفت کے بہم ہوکر طرفہ چراغان شبستان ظلمانی طبیعت بہیمیہ اور شہویہ مین روشن کرتے ہین چنانچہ اس معنی مین اشارہ بآیات قرآنی فرمایا ہے کہ نورہم یسعیٰ بین ایدیہم وبایمانہم اور نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء اور وجود ذہنی ایمانکا دو مرتبہ رکھتا ہی اول ملاحظۂ اجمالی اس معارف متجلیہ کا اور غیوب منکشفہ کا بوجہ کلی کہ مفاد کلمۂ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور اس ملاحظہ کو تصدیق اجمالی اور گرویدن اور باور کردن کہتے ہین دوسرا ملاحظۂ تفصیلی ہر ہر فرد کا افراد غیوب متجلیہ اور حقائق منکشفہ سے ساتھہ ربط کے کہ فیمابین رکھتا ہی اس ملاحظے کو تصدیق تفصیلی کہتے ہین اور وجود لفظی ایمان کا بیچ اصطلاح شارع کے شہادتین کا نام ہے پس اور ظاہر ہے کہ وجود لفظی ہر چیز کا بدون تحقق حقیقت اس چیز کے اصلا فائدہ نہین رکھتا والا تشئے

کو نام آب سیراب کرے اور گرسنہ کو نام نان تسلّی بخشے مگر یہہ کہ تعبیر ما فی الضمیر سے جو بدون واسطہ نطق اور تلفظ کے عالم بشریت مین امکان نہین ناچار تلفظ کو ساتھہ کلمہ شہادتین کے دخل عظیم دیا ہی حکم ایمان شخص مین کہ فرمایا ہی امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فاذا قالوا عصموا منی دمائہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ اور اسی تحقیق سے معلوم ہوئی کیفیت زیادتی اور کمی ایمان کی اور قوت اور ضعف اوسکا اور یہی واضح ہوا کہ جو حدیث مین وارد ہی لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مؤمن اور الحیاء من الایمان ولا یؤمن احدکم حتی یامن جارہ بوائقہ ولا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ یہہ سب محمول ہین اوپر کمال ایمان کے بیچ وجود عینی دیکھیے اور جنھون نے نفی زیادت اور نقصان کی کری ایمان مین مراد اونکی مرتبہ اوّل ہی وجود ذہنی ایمان کے پس نزاع اور خلاف کچھہ کسیکا اسمین نہین ہی اور ایمان دو قسم ہی ایمان تقلیدی ہی اور ایمان تحقیقی اور ایمان تحقیقی بھی دو قسم ہی استدلالی اور کشفی اور ہر ایک ان دو قسم سے یا انجام رکھتا ہی کہ اوس حد سے تجاوز نہین کرتا یا انجام نہین رکھتا جو انجام رکھتا ہی اوسے علم الیقین کہتے ہین اور جو انجام نہین رکھتا وہ بھی دو قسم ہی یا مشاہدہ ہی کہ مسمّی بہ عین الیقین ہی یا شہود ذاتی ہی کہ مسمّی بحق الیقین ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَـھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے دوست اونکے شیطان ہین نکالتے ہین اونکو روشنی سے طرف اندھیرونکے طاغوت اسم ہی اوسکا جو عبادت کیا جاوے سوا خدا کے اور ضمیر یخرجونکی جو عاید ہی طرف طاغوت کے باراد ۂ جنس بمعنی جمع ہی سمجھہ لیجئے کہ آمنوا بیچ اللہ ولی الذین امنوا کے صیغہ ماضی کا ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر تحقیق ایمان کے خروج طرف ایمان کے ممکن نہین اور ایسی ہی والذین کفروا مین بعد تحقیق کفر کے حاصل نہین ہوتا اسواسطے بعضے ائمہ تفسیر نے دفع اس شبہے کے لئے آمنوا کو بمعنی اراد والایمان اور کفروا کو بمعنی صمموا علی الکفر کہا ہی اخراج کفر سے طرف ایمان کے بعد تحقیق ایمان کے اور اخراج ایمان سے طرف کفر کے بعد تحقیق کفر کے نہین ٹھہرایا ہی اور بعضون نے اخراج کو مئول بنیات کیا ہی چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہی اور بعضون نے آمنوا اور کفروا کو فی علم اللہ کہا ہی اور یخرجہم کو بمعنی حال بعضون نے مراد الذین آمنوا سے مومنان بالفعل اور الذین کفروا سے کافران بالفعل لئے ہین اور یخرجونہم سے کہ صیغہ مضارع کا ہی بطریق اللہ الذی ارسل الرّیاح فتثیر سحابا بمعنی ماضی کی مراد لئے ہین اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ یہہ لوگ یعنے کافر ساتھہ طواغیت اپنے کے رہنے والے آگ کے ہین دوزخ مین وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین یہہ جملہ جواب سوال مین واقع ہوا ہی جب مذمت کافرونکی سنکر سامع نے سوال کیا کہ ماشانہم فی الآخرۃ ارشاد ہوا اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ آیا نہین دیکھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرف اوس شخص کے کہ جھگڑا ابراہیم سے بیچ پروردگار اسکیکے سمجھہ لیجئے کہ جھگڑنیوالا نمرود تھا اور رُویت اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر بہ رویت مجاز اور تقدیم کلام کی یون ہی الم تعلم بحال من حاج اور پہلے مذکور تھا کہ اللہ دوست ہی اون لوگون کا کہ ایمان لائے ہین نکالتا ہی اونکو اندھیرون سے طرف روشنی کے پس یہان فرمایا کہ نہین جانتا تو حال اوس شخص کا کہ از روئے عناد کے جھگڑا ابراہیم سے بیچ دین پروردگار اوسکیکے یا بیچ اثبات ربوبیت اوسکیکے یا وحدانیت اوسکیکے اور کسطرح فتح دی ابراہیم کو اور نکالا ظلمات شبہہ سے جو نمرود کیطرف سے تھا طرف نور یقین کے اور یہہ جھگڑا کیون تھا اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اسواسطے کہ دی اوسکو خدا نے بادشاہی یا اوسوقت مجادلہ کیا کہ عطا کی حق تعالیٰ نے اوسکو بادشاہت اور سر پر رکھا اوسکے تاج سلطنت لکھا ہی کہ اول افسر سر پر رکھکر دعویٰ خدائیکا جسنے کیا ہی وہ نمرود ہی تھا اور روایت ہی کہ تمام ملک دنیا کا چار شخصونکو اللہ نے عنایت کیا ہی دو مسلمانون کو کہ حضرت سلیمانؑ اور حضرت سکندر ذوالقرنین تھے اور دو کافرونکو کہ نمرود اور شداد تھے غرض جب نمرود کے تمام روئے زمین قبضہ تصرف مین آئی اور حویلی اپنی اسنے سونیکی اینٹون اور چاندیکی چھت لگا کر بنائی اور تخت مکلّل مرصع پر بیٹھا سر کبر و تکبر کا گریبان عصیان سے نکالا اوسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتونکو توڑا اور ارکان دولت اوسکیکے اوپر جلانے آپکیکے آئے نمرود لعین نے آپکو بلا کر کہا کہ ہمارے خداؤنکو باطل کیا تمنے بتاؤ تو تمھارا خدا کون ہی اور بنیاد مناظرہکی رکھی اور یہہ کسوقت تھا اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ جسوقت کہا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے جواب سخن

نمرود مین رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ پروردگار میرا وہ ہے کہ قدرت کاملہ اپنے سے زندہ کرتا ہے اور عدم سے وجود مین لاتا ہے
اور مارتا ہے اور منزل بقا سے بادیہ فنا کو پہنچاتا ہے بعضے کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم نے جب بتون کو توڑا نمرود نے آپکو قید کیا بعد چند
روز کے مجلس مین بلا کر بنیاد مناظرہ شروع کی زمانہ نمرود مین قحط شدید ہوا لوگ غلہ خرید کرنیکو اوسکے پاس جاتے تھے جو کوئی اوسے سجدہ
کرتا تھا اوسکو غلہ دیتا تھا جب ابراہیم کی نوبت آئی آپنے سجدہ نکیا اوس لعین نے کہا کہ سجدہ کرو اور غلہ لو آپنے فرمایا کہ مین بغیر پروردگار
اپنے کے کسیکو سجدہ نہین کرتا اوسنے کہا کہ پروردگار تمھارا کون ہے کہا ربی الذی یحیی ویمیت قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ کہا نمرود لعین نے
مین جلاتا ہون اور مارتا ہون پس ایک قیدی واجب القتل کو کہ رشتہ امید زندگانی کا اوسکے منقطع تھا بلا کر آزاد کیا اور کہا کہ یہہ ہے
دیکھو تو مردیکو جلایا مین نے اور دوسرے بیگناہ کو مروا ڈالا اور کہا کہ یہہ ہے زندیکو مارا مین نے حماقت اوس نادان لعین کی سوچو کہ اپنے
اعتقاد مین احیا اور امانت ساتھ عفو اور قتل کے جانی یہہ نہ سمجھا کہ احیا اور امانت خلق موت وحیات ہے یہ ایجاد کہ خاصہ قادر مختار ہے
یا جان بوجھکر حضار مجلس کو تلبیس کے بہر نوع حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو سخن باطل اوسکا سنا طرف اور دلیل روشن کے انتقال فرمایا
چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے قَالَ إِبْرَاهِيمُ کہا ابراہیم نے اے نمرود جواب باطل دیا تونے ایک بات کہتا ہون کہ خاموش کر دے تجھے وہ یہہ
ہے کہ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ تحقیق اللہ تعالیٰ لاتا ہے سورج کو ہر روز مشرق سے پس تو لے آ اسکو
مغرب سے فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ پس مبہوت ہوا وہ جو کافر تھا یعنے نمرود اور حیب ہو رہا کہ جگہہ دم مارنیکی نرہی مفسرین نے لکھا ہے کہ اول
ظالم جبار کہ جہانمین پیدا ہوا ہے اور تمام عالم تحت تصرف مین لا کر دیہیم خسروی سر پر رکھکر اپنے تئین اِلٰہ عالم جانتا ہے وہ یہی نمرود تھا اور بادشاہت
مین اوسکی استدراج عجیبہ غریبہ نے ظہور کیا تھا چنانچہ جو شہر کہ تختگاہ اوسکا تھا اوسمین جانور موذی حتیٰ کہ مچھر اور مکھی نہین دخل پاتی تھی اور
اپنی مملکت مین ایک شہر کے دروازہ پر حوض بنایا تھا ہر برس مین ایکروز سب اہل مملکت اپنے کی ضیافت کرتا تھا کھانا پکواتا تھا رنگ سنواتا تھا
اور خلق کو کہہ دیتا تھا کہ مشروبات سے جو جسکو میسر آوے اور لے آوے اس حوض مین ڈالدے کوئی پانی کوئی دودھ کوئی شربت کچھہ لاتا
تھا اور اوس حوض مین ڈالتا تھا سب چیزین مل جل کر ایک نسخہ عجیبہ بنجاتا تھا بعد طعام و سرود کے ساقیونکو حکم کرتا تھا کہ جو جس کسی نے
ڈالا ہے وہی اوسکے واسطے نکالدو ساقی اوس حوض سے پیالے جس جسکی نیت پر بھرتے تھے جو جس کسینے ڈالا ہوا تھا وے اوسکیو اسطے
نکلتا تھا بے آزمایش حق غیر اور ایک شہر کے دروازہ پر بط بنائے تھے جو کوئی کہین سے مسافر وارد ہوتا تھا وہ بط بآواز بلند پکارتے تھے سب شہر
والونکو خبر ہو جاتی تھی دربان سنکر اوس غریب سے بازپرس کرتے تھے کہ کہان سے آیا ہے تو اور کہانکو جاویگا مقصود تیرا کیا ہے اور مطلوب
تیرا کسجگہہ ہے اور ایک شہر کے دروازہ پر ایک طبل رکھتا تھا اوس سے احوال چور کا دریافت ہوتا تھا جس کسیکی کچھہ چیز گم ہو جاتی تھی وہ اوسپر
ڈنکا مارتا تھا آواز اوسمین سے نکلتا تھا کہ چور کا تیرے نام یہہ ہے اور چیز گم ہوئی تیری اسجگہہ ہے وہ وہان جا کر لے لیتا تھا اور ایک شہر کے
دروازہ پر طلسم بصورت زن تعبیہ کیا تھا کہ اس سے خبر غائب کی معلوم ہوتی تھی ایکدن معین تھا برسمین یا مہینے مین کہ جو شخص گم جاتا اور
مکان اوسکا معلوم نہوتا تو اوس سے اوسیدن اگر پوچھتے تھے وہ مکان اور حال اوسکا بتا دیتے تھے القصہ اسطرحکے طلسمات نمرود کو
بہت یاد تھے باوجود اوسکے مقابلے مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متحیر رہگیا اور ملزم ہوا اور سفہا کا دستور ہے کہ جو حجت سے عاجز آتے
ہین تو عقوبت کی طرف میل کرتے ہین پس آگ جلائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق مین بٹھا کے آگمین ڈالا حضرت حق سبحانہ نے
نار گلزار کر دی قصہ اوسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ **شعر** لطف محبوب کا گر یار تو اُفگن ہو جاوے + آتش ہجر نہ کیون وصل کا گلشن ہو جائے
بعد اوسکے نمرود مردود کا احوال سنئے کہ بھیڑا ہی اور تباہی اوسکی یہان تک پہنچی کہ مالیخولیا ہو گیا پراگندگی دماغ نے غلبہ کیا کہنے لگا کہ ملک
تمام زمین کا لے لیا میننے اب آسمانپر چڑھکر سلطنت ملاء اعلیٰ کیجیے چار کرگس گرسنہ کو چارون پایون تخت کیسے باندھکر تخت پر بیٹھکر گوشت
اونچا یا کرگس بھوکے بیچارے ہوائے گوشت مین ہوا پر اڑے تخت اوس مجہول پر ہوا کا ہوا پر لیچلے جب بلندی پر پہنچا کمان کھینچکر تیر آسمانپر

پھینکا تیر اوسکا باستدراج خون آلودہ روبرو اوسکے گرا پھر گوشت کو نیچے لٹکا پاکر گستاخانہ لاچار متوجہ زمین ہوئے وہ مردود زمین
پر اوتر کر اور لاف زنی کرنے لگا القصہ جب تکبر اور غرور اوسکا حد سے متجاوز ہوا بفرمان الٰہی لشکر پشہ نے ظہور کیا کثرت ہجوم اوسکا ایسا تھا
آفتاب چھپ گیا آخرش اوسکے لشکر پر گر کر تاراج کر دیا گوشت کھا گئے خون پی گئے سوائے استخوان کے کچھ جسم سے کسی لشکروالے کا اوسکے
باقی نرہا آپ اکیلا یہہ بھاگ کر شہر مین گھسا اور محل مین جا چھپا ناگاہ ایک مچھر لنگڑا اوسکے ناک مین گھس گیا اوسنے حال اوسکا یہانتک
پریشان کیا کہ کسی صورت آرام نہ پایا سبحان اللہ چارسو برس ایسا استدراج عنایت کیا کہ ہیبت اوسکی دلونمین جانورونکے سمائی
یہانتک کہ شہر تخت گاہ اوسکے مین مچھر پر نہین مار سکتا تھا پھر ایکدم مین جب گرفت کی تو پشہ لنگ نے زندگی سے تنگ کیا اور معاملہ
یہانتک اوسپر تنگ کیا کہ حجام مقرر کر کے اپنے سر پر آپ جوتیان لگواتا جبتک کہ کفش زنی ہوتی تھی کچھ صورت افاقہ کی نظر آتی تھی
چارسو برس اوسی حالت مین جیتا رہا لیکن اوس مردود بے شرم کو ندامت نہ آئی جب اجل پہنچی خاک پر لوٹتا تھا اور سر زمین سے
پٹکتا تھا حتی کہ واصل جہنم ہوا سمجھ لیجئے کہ یہہ قصہ تنبیہ ہے واسطے سرکشونکے کہ عاقبت ظالم کو شرمساری اور نہایت سرکشی سے خواری
ہے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا بطریق احتجاج قوم ظالمون کو اور نہین نکالتا چھلکے سے گروہ
ستمگارونکو اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ یا مانند اوس شخص کے کہ گذرا اوپر ایک گانوں کے بحر مواج مین لکھا ہے کہ او حرف عطف ہے
اور کاف زائدہ ہے اور عطف الذی حاج ابراہیم پر ہے یعنے نہین دیکھا تونے حال اوسکا کہ مباحثہ کیا جسنے ابراہیمؑ سے یا حال اوس
شخص کا کہ گذرا ایک گانوں پر وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اور وہ گانوں گرا ہوا تھا اوپر چھتون اپنے کے یعنے پہلے چھتین گرین تھین پھر
دیوارین بحر مواج مین لکھا ہے جملہ حال ہے قریہ سے اور خاویہ بمعنی خالیہ ہے اور علی بمعنی مع ہے ای وہی خالیۃ مع عروشہا یعنے لم
یبق فیہا رعیۃ ولا امیر حال یہہ ہے کہ وہ گانوں خالی تھا ساتھ تختونکے اپنے کے کوئی سردار اور رعیت باقی نرہا تھا یہان سمجھ لیجئے کہ وہ
کون گانوں تھا اور گذرنیوالا کون تھا بعضے کہتے ہین کہ کنارے دجلہ کے ہرقلہ نام ایک قریہ تھا اور بعضے کہتے ہین وہ گانوں تھا جسمین
وبا پڑی تھی آدمی اوسکے ترس مرگ سے نکلگئے تھے سبکے سب مرگئے تھے بعد چند مدت کے بدعائے پیغمبر زندہ ہوئے بعضے کہتے ہین کہ
بیت المقدس تھا کہ بخت نصر نے اوسے خراب کیا تھا ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا تھا اور باقی کو قید کر کر ہلاک کیا تھا اور گذرنیوالے مین بھی
اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ کافر تھا اور دلیلین اون کی کئی ہین ایک یہہ ہے کہ بعید جانا اوسنے زندہ کرنا بعد موت کے چنانچہ کہا کیونکر
جلاویگا اللہ بعد موتکے دوسری حدوث یقین ہے کہ فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر سے ظاہر ہے تیسری سلک نمرود مین
واقع ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ خضر علیہ السلام تھے اور بعضے کہتے ہین کہ ارمیا علیہ السلام تھے لیکن صحیح یہہ ہے نزدیک مفسرین کے کہ
حضرت عزیر تھے علی نبینا و علیہ السلام اور یہہ قصہ سلک نمرود مین نہین ہے ذیل ابراہیم علیہ السلام مین واقع ہے اور جملہ اعلم ان اللہ علی
علی کل شئی قدیر اخبار ہے نوع اعلم سے کہ مقرون باطمینان قلب ہے اور ثبوت حدوث اطمینان منافی ایمان تحقیقی نہین ہوتا چنانچہ
حضرت ابراہیمؑ کے قصے مین ولکن لیطمئن قلبی وارد ہے غرض حضرت عزیر علیہ السلام کو حافظ توریت تھے بخت نصر بعد خرابی بیت المقدس
کے اونکو اسیر کر کر بابل مین لیگیا تھا حق تعالی نے قید کفر سے اونکو مخلصی دی وہ پھر بیت المقدس کو چلے راہ مین ایک گانو مین پہنچے کہ دو
فرسخ شہر ایلیا سے تھا ویران پڑا ہوا درخت میوؤنسے لدے کھڑے جھوم رہے تھے اوسمین اونکو ہوا وہان کی پسند آئی بیٹھ گئے انجیر
توڑکر کچھہ کھائے کچھہ زنبیل مین رکھے اور انگور توڑکر کچھہ نچوڑکر عرق نوش فرمایا کچھہ افشردہ اونکا مشک مین بھر لیا اور دراز گوش کہ جسپر
سوار تھے اوسے سامنے باندھکا تکیہ دیوار سے لگا کر اوس دیہہ ویران کو جو نہایت خراب تھا دیکھا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ
مَوْتِهَا کہا کیونکر اور کسطرح جلاویگا یعنے آباد کریگا اوس گانوں خراب کو اللہ بعد موت اوسکے یعنے پیچھے خرابی اوسکے یا اہل اوسکے
اور یہہ کہنا اونکا بطریق استبعاد نہ تھا بلکہ طلب اطلاع تھا بکیفیت احیاء سوال اللہ فاعل یحیی کا ہے اور ہذہ مفعول ہے پس تقدیم

مفعول کی اوپر فاعل کے کسواسطے فرمائی جواب احوال اس قریے کا منشا انکار احیا ہے کافر کے لئے اور استعجاب ہے مومن کیواسطے اس سبب
سے تاخیر فاعل کی اور تقدیم مفعول کی مناسب ہوئی القصہ جب حضرت عزیرؑ نے یہہ بات کہی فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ پس مار ڈالا انکو
حق تعالیٰ نے اسیوقت اوس تامل اور تفکر کے سو برس اور گدھے کو اونکے بھی ثُمَّ بَعَثَهٗ پھر زندہ کیا اونکو جس شکل اور صورت پر کہ پہلے
تھے لکھا ہے بعضے مفسرین نے کہ عمر حضرت عزیرؑ کی چالیس برس کی تھی کہ یہہ واقعہ پیش آیا حق تعالیٰ نے اون کو اور اونکے کھانے پینے کو اور دراز
گوش کو نظر خلق سے چھپا دیا جب ستر برس اونکی مرگ کو گذرے بخت نصر ہلاک ہوگیا حق تعالیٰ نے توشک فارسی کو بادشاہ کیا انتیس برس کے
عرصے مین اوسنے ولایت بیت المقدس کی آبادی کی اور یہہ گانوں جیسا پہلے آباد تھا اوس سے زیادہ تر ہوا پس حضرت عزیرؑ کو اللہ نے زندہ
کیا وقت چاشت کے مارا تھا اور جس روز کہ جلایا غروب آفتاب ہوا تھا یہہ آنکھین ملتے ہوئے جیسے کوئی سوتا ہوا اٹھتا ہے چونکے تھے
کہ فرشتے نے بحکم الٰہی اونکے پاس آکر قَالَ كَمْ لَبِثْتَ کہا انکو یہان کتنی دیر رہا تو یعنے کتنی مدت مرا رہا تو یا کتنی مدت سو رہا بعضو نے اسکی معنی انام کے لئے
ہین قَالَ کہا عزیر علیہ السلام نے لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ دیر کی مینے یہان ایکدن یا تھوڑے دن جب لحاظ کیا حضرت عزیرؑ نے کہ
وقت چاشت کے سویا تھا اور قبل غروب سے اوٹھا تو خیال کیا کہ ایکدن سویا اور او بمعنی بل ہے بلکہ کم دن سے اور یہہ لفظ اسی معنی اور جگہہ بھی کلام
اللہ مین ہے چنانچہ الف او یزیدون ای بل یزیدون قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ کہا اوس فرشتے نے ایسا نہین ہے جو گمان کرتا ہے تو بلکہ دیر
کی تونے بیچ اسحال کے یہان سو برس اور ان سو برس مین تو مردہ تھا حضرت عزیرؑ نے جو ہوش مین آکر نظر کی اوضاع اوس گانوں کی اور بیچ بربادی
حیران رہگئے پھر فرشتے نے دوسرے بار کہا فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ پس نظر کر طرف کھانے اپنے کے یعنے انجیر کے کہ زنبیل مین تھے
تھے اور پینے اپنے کے یعنے افسردہ انگور کا کہ مشک مین بھرا تھا لَمْ يَتَسَنَّهْ نہین سڑا تسنہ بمعنی تغیر کی مین ہے ہا اسمین اصلی ہے یا سکتہ کی ہے
اور جو کوئی ہائے سکتہ کہتے ہین وہ لم یتسن باسقاط ہا بھی پڑھتے ہین اور یہہ جملہ حال طعامک و شرابک سے ہے اور افراد ضمیر اوسکی باوجود تعدد
ذوالحال بتاویل کل واحد ہے وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ اور دیکھہ طرف دراز گوش اپنے کے کہ استخوان باقی رہگئے ہین اور اجزا متفرق ہوگئے ہین پھر
خطاب ہوا کہ تجھے بعد مرگ کے زندہ کیا ہے ہمنے آثار قدرت ہمارے اپنے مین دیکھہ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ اور تو کہ کرین ہم تجھکو نشانی
اور عبرت واسطے لوگونکے کہ حشر اجساد مین شک لاتے ہین وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ اور نگاہ کر طرف ہڈیون چارپایہ اپنے کے تو دیکھے تو بقدرت بیعلت
كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا کسطرح چڑہاتے ہین ہم اونکو بعضے کو اوپر بعضے کے پہناتے ہین ہم اونکے گوشت حضرت عزیرؑ نے استخوان حمار
اپنے کو جو دیکھا ندا سنی کہ ای گوشت اور پوست اور اجزائے متفرق جمع ہو بقدرت کاملہ الٰہی سب جمع ہوگئے اور وہی صورت پہلی بن بنا کر
جان پڑگئی دراز گوش کھڑا ہوگیا نعرہ مارتا ہوا بعضے روایتین ہے کہ اول اونکے سر مین جان پڑی اونھون نے بچشم سر دیکھا کہ استخوان حرکت
کرگئے اوسمین اپنے اپنے مقام پر آرہے آور بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت عزیرؑ زندہ ہوکر دراز گوش پر سوار ہوکر اپنے گھر آئے بیٹی اونکی
معمر ہوگئی تھی اور یہہ وہی چہل سالہ تھے اونکو کسینے نہ پہچانا اونھون نے ہر چند کہا کہ مین عزیر ہون نانا آخر کو صدق دعوے پر دلیل طلب
کی آپکو تورات حفظ تھی جب یاد پڑھی یقین کیا کہ یہہ عزیر ہی ہین اسواسطے کہ کتاب تورات سوا اُنکے کسیکو حفظ نتھی بعضے لوگ کہ عزیر کو اللہ
کہنے لگے گمراہ ہوئے بعضے ابن اللہ کہنے لگے مردود درگاہ ہوئے فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ پس جب ظاہر ہوا عزیر کو اثر قدرت الٰہی بیچ احیائے موتی
کے بطریق معاینہ قَالَ اَعْلَمُ کہا جانتا ہون مین اب بمشاہدہ وعیان جیسکہ سمجھتا تھا مین پہلے باستدلال وبیان اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲
تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے جلانے اور مارنیسے قادر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اعلم بصیغہ امر ہے خطاب اپنے نفس کو کیا ہے یا اوسی فرشتے نے
اونکو امر کیا یا سب خطاب اللہ کی طرف سے ہین اول سے یہان تک بیواسطہ فرشتہ یا بواسطہ فرشتہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ اور یاد کر ای محمد صلی
اللہ علیہ وسلم جب کہا ابراہیمؑ نے یہہ دوسرا جملہ معترضہ ہے بیان کمال قدرت خدا اور اظہار احیائے موتی مین رَبِّ اَرِنِيْ ای پروردگار میرے
دکھا مجھے قدرت کاملہ اپنی كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کیونکر زندہ کرتا ہے تو مردونکو یہہ سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا واسطے شہود کیفیت احیا

کے سبب شک قدرت احیائے موتی کے قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ فرمایا حقتعالی نے کیا تو نہین ایمان لایا کہ مین مردونکو جلاتا ہون یہان استفہام
واسطے ایجاب کے ہے یعنے ایمان رکھتا ہے تو اوپر قدرت کاملہ میری کے احیائے موتی ہے اور اماتت احیا ہے کہ نمرود کو کہا تھا ربی الذی
یحیی ویمیت قَالَ بَلٰی عرض کیا ابراہیم نے بلے ایمان رکھتا ہون مین کہ تو قادر ہے وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ اور لیکن طلب کرتا ہون مین
مشاہدہ اور چاہتا ہون مین معائنہ تاکہ آرام پائے دل میرا سمجھ لیجئے کہ یہان کئی خدشے ہین اونکو بطریق سوال وجواب لکھتا ہون سوال ائمہ اصول
فقہ خبر متواتر کو موجب علم الیقین جانتے ہین اور خبر مشہور کو سبب علم طمانینت اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ علم طمانینت فروتر ہے علم الیقین
سے اور اس آیت شریفہ سے ثابت ہوتا ہے کہ طمانینت فوق الیقین ہے جواب طمانینت کہ اصول فقہ مین مشہور ہے طمانینت ظن ہے اور آرام
یا ناگمان سے ہے اور یہان اطمینان اوپر یقین کے ہے کہ فوق الیقین ہے سوال امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لو کشف الغطا
ما ازددت یقینا یعنے اگر دور کیا جاے پردہ یقین میرا نہ زیادہ ہو یقین نہی میرا شاید علی پر فضل رکھتا ہے پس جب علی کو یہہ مرتبہ میسر ہو حضرت خلیل اللہ کے حق مین
کہ اجلہ انبیا سے ہین انتفائے اطمینان کیونکر متصور ہو جواب بدلیل عقل کمال الیقین اوسیکا نام ہے کہ کشف غطا اور حصول مشاہدے سے
نہ بڑھے لیکن بعد حصول کمال یقین اگر خواہش مشاہدہ مطلوب کرے اور حصول مشاہدہ سے کہ برترین دلائل ہے آرام دل طلب دلائل
سے چاہیے کہ اطمینان عبارت اس سے ہے کیا مضائقہ ہے حضرت محی الدین عربی نے فتوحات مکیہ مین لکھا ہے کہ احیائے خلق متنوع ہے کیسکو ابتدا
وجود مین لایا کیسکو بسبب مخلوق کے موجود کیا حضرت ابراہیمؑ نے سمجھا کہ احیائے موتی اور وجود دنیا بھی متنوع ہوگا عرض کیا کہ مجھے دکھا کس
نوع سے زندہ فرماتا ہے تو تا دل میرا حصول سے اس علم کے آرام پذیر ہو بحر مواجین لکھا ہے کہ جب لون محاجہ نمرود مردود بحضرت ابراہیم
علیہ السلام واقع ہوا تو بعضون نے کہا ہے کہ حمار مردہ کو آپنے دیکھا کہ بعضے سباع گوشت اوسکا کھاتے ہین اور بعضے طیور بوٹیان اوسکی نوچ رہے
ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ کوئی آدمی مرا ہوا تھا آدھا دریا مین آدھا خشکی مین پڑا تھا ایکطرف سے خشکی کے جانور گوشت اوسکا کھاتے تھے دوسری سے
تری کے جانور تناول کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ ابلیس لعین نے کنارے دریا کے ایک مردار پڑا دیکھکر کہ جانور دریا کے اور صحرا کے
اوسے چیر پھاڑ کر ٹکڑے کر کر جاتے تھے کھالین اپنے دلمین کہا کہ عجب حیلہ گمراہ کرنیکو لوگونکے ہاتھ آیا ہے کو نظر ونکو فریب دونگا کہ یہہ اجزا متفرق
اور پلنگ اور مچھلی اور نہنگ کے پیٹون مین سے کون جمع کر سکتا ہے اللہ تعالی نے حضرت ابراہیمؑ کو وہان بھیجا کہ دیکھو ابلیس نے کیا جال ضلال
کا بچھایا ہے آپ جب وہان پہنچے شیطان نے حیران ہو کر شبہہ اپنا اظہار کیا حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا محل تحیر کیا ہے جو ان اعضا کو کتم عدم سے
فضائے صحرائے وجود مین لایا تھا وہ جمع کرنے پر اجزائے متفرق کے بھی قادر ہے ؎ کوزہ گر توڑکر اگر کوزہ + پھر بناوے تو اوسپہ قادر ہے +
جسنے پہلے بنایا اسی رافت + اوس سے پھر کیا عجیب ونادر ہے + پھر حضرت ابراہیمؑ نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ زندہ ہونے پر اوس مردہ کے
ایمان رکھتا ہون مین اور جمع ہونا اون اجزائے متفرقہ کا یقین جانتا ہون مین لیکن یہہ صورت عجیبہ کہ عین ایمان میرا ہے اگر مشاہدہ کرون حجت عظیم
ہو دکھا مجھے کہ کیونکر جلاتا ہے تو تاکہ یہہ دشمن لعین شرمندہ ہو اور دل میرا اطمینان تام پاوے قَالَ فرمایا حقتعالی نے کہ اگر اس حال کے مشاہدے کی
آرزو رکھتا ہے تو فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ پس پکڑ لے چار جانور وہ چار جانور کبوتر اور خروس اور زاغ اور طاؤس تھے بعضون نے کبوتر
کی جگہہ بط بعضون نے کرگس کہا ہے فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ پس جمع کر اونکو طرف اپنے اور ہلا مین لیکر شکل صورت اونکی خوب تامل کرکے پہچان رکھ
اور دقایق ہر ایک کے بنظر دقیق معلوم کرلے تا بعد زندہ ہونیکے تجھے شبہہ نہو یا جمع کر اجزائے ابدان اونکے بعد ٹکڑے کرنے کے اور سر اونکے اپنے
ہاتھ مین رکھ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ پھر وضع کر اوپر ہر پہاڑ کے کہ ممکن ہو اور جدا جدا اجزائے انکے جس جس پہاڑ پر کہ رکھ سکے کیونکہ تمام
اجزا کی اوپر جمیع جبال کے متعذر ہے پس یہان ارادہ عام بارادۂ خاص ہے مِّنْهُنَّ جُزْءًا اور مرغون پارہ پارہ کئے ہوئے باہم آمیختہ سے ٹکڑا
حاصل یہہ ہے کہ جو پہاڑ تیرے نزدیک ہون اونپر اون مرغون کا ٹکڑا متفرق الحال پھینکدے ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر بلا اونکو نام لیکر کہ آوین يَاْتِيْنَكَ
سَعْيًا آوینگے تیرے پاس دوڑتے وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ اور جان از روئے یقین کے تحقیق اللہ غالب ہے جو چاہے وہ کرے مردونکو زندہ

کرتا ہی زندہ کو مارتا ہی حکیم ہی مارنا اور جلانا اوسکا دونون بحکمت ہین اور دونون مین اظہار قدرت ہی القصہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے مرغونکو ذبح کیا اور اونکا گوشت پوست ہڈی پسلی رگ ریشہ پانون بازو دُم سبکو ٹکڑے ٹکڑے قیمہ قیمہ کر ملا جُلا اون دستے مین کو ٹکڑ کو فتے سے بنا کر چار پہاڑ پر یا سات پہاڑ پر پھینکدئے اور سراون چارون جانورونکے ہاتھ اپنے مین رکھے پھر آواز کیا کہ اے کبوتر اے طاؤس اے زاغ اے خروس آؤ اپنے اپنے سر کے طرف پس بفرمان الٰہی اجزا ہر ایک جانور کے دوسرے سے جدا ہوکر آپسمین ملگئے اور بدن ہر ایک کا درست ہوکر طرف سر اپنے کے دوڑنے لگا اوپر زمین کے اور یہہ صورت ابلغ ہی حجت مین اور دور ہی شبہ سے اسواسطے کہ اگر زمین پر نہ دوڑتے تو توہم ہوتا کہ شاید پانون اونکے درست نہین ہوئے یا یہہ مرغان پرندہ وہ نہین اور ہی ہین دوسرا ادراک قوت باصرہ کیفیت مرغ بین زمین پر چلنے مین زیادہ تر ہی ہوا پر اُڑنے سے غرض ابدان جانوران پیش آئے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے دوڑ دوڑ کر پرواز کرکے سرون اپنے سے متصل ہوئے پس چارونکے چارون جیسے تھے ویسے ہی زندہ ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ہاتھ سے اُڑکر بالائے کوہہائے مذکور جا بیٹھے پھر آپنے بلایا بانبساط تمام اُڑ آئے سمجھ لیجئے کہ اس آیتمین بھی تائید اللّٰہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور کی ہی کہ کسطرح سے نکالا اللّٰہ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو ظلمات عروض وساوس سے طرف نور اطمینان کے بعضے عرفا نے اس آیت شریفہ سے یہہ نکتہ نکالا ہی کہ جو کوئی چاہے نفس اپنے کو بحیات ابدی زندہ کرے پہلے قوائے بدنی کو تیغ ریاضت سے بسمل کرے اور بعض کو ساتھ بعض کے آمیزش دے تا صولت انکی شکست ہوکر منقاد فرمان ہون پھر بداعیہ شریعہ بلاوے تا بطریق کمال دوڑتے آوین بعضے محققون نے کہا ہی کہ ذبحہ طیور اربعہ مین اشارہ ہی طرف اوسکے کہ کبوتر کو کہ مدام لوگونسے اُنس وموانست ہی مار یعنے رشتۂ الفت خلق توڑ اور خروس کو کہ ہمیشہ مائل بشہوت ہی ذبح کر یعنے خواہش اور شہوت چھوڑ اور زاغ کو کہ منبع حرص ہی قتل کر یعنے مال اسباب دنیوی نہ جمع کر نہ جوڑ اور طاؤس کو کہ جمع زینت ہی سربریدہ کر یعنے زیور آرایش دنیوی چھوڑ پس جو کوئی ان چار صفتونکو بہ تیغ مجاہدہ ذبح کرے حیات جاودانی پاوے بعضون نے کہا ہی کہ چار طبع ارکان اربع سے آدمی مین ظاہر ہوئے ہین ذبح کرنا اون کا شمشیر مخالفت سے لازم ہی اوّل صولت کبر ہی کہ نتیجۂ آتش ہی دوسری داعیہ شہوت ہی کہ ثمرہ ہوا ہی تیسری تکاپو حرص ہی کہ عادت آب ہی چوتھی تیرگی امساک ہی کہ صفت خاک ہی حکیم سنائی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے اشارہ باینمعنی فرمایا ہی جہان مضمون ان ابیات کا لکھا ہی **قطعہ** چار ہین مرغ چار طبع بدن + بہر دین سبکی تو اُڑا گردن + پھر بایان وعشق وعقل ودلیل + زندہ چارونکو کر بہ رنگ خلیل + سمجھ لیجئے کہ بعد تصفیۂ قلب اور تزکیۂ نفس کے معاملہ سالک کا ساتھ اربع عناصر کے پڑتا ہی فنا اونکی کہ عبارت دور ہو خصائل رذائل اونکیسے ہی بکمال دشوار ہی اگر جذب عنایت غیبی تائید فرما ہو اور عروج سالک کا دائرۂ ولایت علیا کہ ولایت ولاء اعلیٰ ہی واقع ہو تو عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک فنا ہوتے ہین پھر وہانسے اگر کشش محبوب حقیقی دستگیری کرے اور سیر وسلوک سالک دائرۂ کمالات نبوت مین واقع ہو تو وہان فنائے لطیفۂ خاک میسر آتی ہی اور یہہ مقام بالاصالت انبیائے کرام کا ہی علیہم السّلام اور بتبعیت اور وراثت انبیا جسکو حقتعالیٰ چاہے نصیب فرماوے اولیائے امت محمدیہ سے علیہ من الصّلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اتمہا واکملہا ذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم پس جس بندہ کا عروج یہانتک واقع ہو کہ کمال ایمان اور اطمینان اور ایقان اور احسان حاصل ہوا اسواسطے کہ موانع مرتفع ہوئے اور حجاب اوٹھگئے حجب نورانی اور ظلمانی کہ بمصداق انّ اللّٰہ تعالیٰ سبعین الف حجاب من نور وظلمۃ ستر ہزار کہ عبارت کثرت سے ہی کچھ نورانی دائرۂ ولایت صغریٰ مین کہ دائرۂ ظلال ہی اور کچھ دائرہ ولایت کبریٰ مین کہ دائرہ اسماء وصفات واجبی ہی دور ہوئے اور ضمن مین اوسکے کہ تصفیہ قلب کا اور تزکیہ نفس کا ہوا کچھ حجب ظلمانی بھی مرتفع ہوئے باقی تمام حجاب ظلمانی بیچ سیر وسلوک دائرہ ولایت علیا اور کمالات نبوت کے اوٹھ گئے رعونت اور تکبر کہ خاصۂ آتش تھا جل گیا اور شہوت اور آرزو کہ خاصۂ ہوا تھا اوڑ گیا اور حرص اور آز کہ خاصۂ آب تھا بہہ گیا اور خست اور دنائت کہ خاصۂ خاک تھا خاک ہوگیا پس جب حجاب سب اوٹھ گئے کہ فنا اونکی عبارت اوسی سے ہی اور ان خصائل رذائل کی جگہہ حمایا متحقق اور متاصل ہوئے کہ فنا اسی کو کہتے ہین اگرچہ یہہ معاملہ ولایت

فنا و بقا ہی کہ فنا و بقا اصطلاح اہل ولایات ہی لیکن حقیقت فنا اور بقا مین حاصل ہوتی ہی پس مراتب اربعہ کہ عبارت کمال ایان
و اطمینان و ایقان و احسان سے ہی بشہود و اعیان حاصل ہوئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بعد فنا و بقاء طیور اربعہ ظاہری بہ
نہج کمال متجلی ہوئے تھے مَثَلُ الَّذِيْنَ نمونہ نفقہ کرنیکا اون لوگونکے کہ بے شائبہ غرض اور داعیہ عرض يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
خرچ کرتے ہین مال اپنے کو بیچ راہ خدا کے چنانچہ جہاد مین اور طلب علم ہین اور دفع حوائج محتاجین مین اور امورات خیر اور مقامات نیک
مین كَمَثَلِ حَبَّةٍ جیسی مثال ایک دانیکے ہی کہ اچھی زمین مین بو دیا اور وہ دانہ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ
اگا دے سات بال بیچ ہر بال کے سو دانے یعنے ایکدانیسے سات سو دانے حاصل ہون اور اسناد اگانے کی طرف دانیکے مجازی ہی کہ طرف
سببکے واقع ہی اور حقیقت مین اگانیوالا اللہ ہی وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ اور اللہ تعالی دونا کرتا ہی واسطے جسکے کہ چاہتا ہی نفقہ دینے
والونمین سے موافق نیت اونکے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشایش والا ہی کہ ایک کو سات سو کرتا ہی بلکہ دو چند کرتا ہی اوس سے
اور جاننے والا ہی نیت صدقہ دینے والے کی یہہ جملہ جوابین ہی یا ایہا الذین آمنوا انفقوا مما رزقناکم کے جو پہلے مذکور ہوا ہی کہ سنے والینے
اوسے سنکر کہا کیا شان ہی نفقہ دینے والونکی ارشاد ہوا مثل حبۃ اور درمیان میں محلہ معترضہ مفید مفید واقع ہوئے اور غرض اس تمثیل سے
ترغیب ہی لوگون کو کہ اجر ایک کا سات سو جانکر مشغول بصدقات ہون ۵ خرچ کر مالکو ز اہی رأفت + از پئے نفس و خواہش دنیا +
صرف راہ خدا مین کر کہ تجھے + سات سو ایک کے عوض دیگا + اور جو چاہیگا تو دو چند اوسکے + تجھکو بخشیگا فضل سے مولی + اور نہین ہی دو چند
پر بھی حصر + دیگا بیحد بھی واسع الاعطا + امام ثعلبی نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جو کوئی مال اپنے مین سے ایکدرم صرف کریگا
حق تعالی دنیا مین سو درم اوسے دیگا صرف کرنیسے مال اوسکا کم نہین ہوگا چنانچہ اور روایت مین بھی آیا ہی کہ ما نقص مال من صدقۃ اور ہزار
درم آخرت مین عنایت کریگا اضعافًا مضاعفہ پائیگا روایت کی ہی سیوطی نے بیچ خماسیات اپنی کے منقول صحاح سے کہ ثواب صدقہ کا پانچ قسم
ہی ایک یہہ ہی کہ ایک کے عوض دس پاویگا وہ صدقہ صحیح الجسم کو دینا ہی دوسری یہہ ہی کہ ایک کے عوض نو دیا دیگا وہ اندھے اور اپاہج کو
دینا ہی تیسری یہہ ہی کہ ایک کے عوض نو سو پاویگا وہ ذی قرابت اور محتاج کو دینا ہی چوتھی یہہ ہی کہ ایک کے عوض لاکھ پاویگا وہ ماں باپ کو
دینا ہی پانچوین یہہ ہی کہ ایک کے بدلے نو لاکھ پاویگا وہ عالم فقیہ کو دینا ہی شان نزول مین اس آیت کے بحر مواج مین لکھا ہی کہ غزوہ تبوک
مین لشکر اسلام پر سختی یہانتک آئی کہ ایک خرمہ دو آدمیونکو کھانیکو ملتا تھا بعضے اوقات ایک خرمہ یکگروہ کا گروہ چوسکے رہتا تھا اور سواریون کی
یہہ قلت ہوئی کہ ایک ایک شتر پر دس دس آدمی نوبت بنوبت سوار ہوتے تھے اور پانی کی کمی تھی کہ اونٹ کو نحر کر کر کے پیٹ اوسکے نچوڑ کر لب تر
کرتے تھے ہوا گرم تھی جب تشنگی سے ہلاک ہونے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشتان مبارک سے پانی فوارے کی طرح جاری ہوا سب نے
پیا اور ہر ایک کو پلایا اور ذخیرہ کیا امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا جو کوئی اسباب نرکھتا ہو مین اوسے اسباب تیار کر دون اور جو خرچ نہ
رکھتا ہو اوسے خرچ دون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من جہز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ جو کوئی ساختگی لشکر عسرت کی کرے پس واسطے اوسکے
جنت ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ رسّے بیچ جھول جہاز سے درست کر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر گذرانی پھر آپنے فرمایا من
جہز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ اونھونے دو سو اونٹ اور تیار کر کر حضور مین تسلیم کئے پھر آپنے تیسرے بار کلام مذکور تکرار فرمایا اونھونے تین سو شتر اور بہ
حاضر کئے اور ایک روایت مین ہی کہ ہزار دینار اور لاکر نذر پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال مہربانی فرمائی اور اونکی تعریف لوگون مین
کی اور ارشاد کیا کہ ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم اور تفسیر مغنی مین لکھا ہی کہ ہزار اونٹ اور ہزار دینار یہہ لائے اور عبد الرحمن بن عوف چار ہزار
دینار ہرے صرف لائے اور نذر گذرانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تجہیز لشکر کے حق تعالی نے یہہ آیت اونکے شان مین نازل
فرمائی اور جزا ایک کی سات سو بتائی بلکہ مضاعف سمجھائی اور بعضے کہتے ہین کہ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک کنوان خراب تھا اوسے
اپنے مال سے خرید کر درست کیا پھر براہ الہی وقف کر دیا حق تعالی نے عمل اونکا قبول کیا اور یہہ آیت اونکے حق مین نازل فرمائی اَلَّذِيْنَ

صدقہ کا ثواب

فضیلت ذی النورین

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وہ لوگ کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے بیچ راہ خدا کے ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا پھر پیچھے نہین لاتے
اوس چیز کے کہ نفقہ کرتے منت یعنے احسان کسی پر نہین رکھتے صدقہ دیتے ہین کہ اوسپر احسان اپنا جتاوین یا اورسے کہین کہ فلان شخص ہمارا
ممنون احسان ہے ہم نے اس سے یہہ سلوک کیا اور یہہ یہہ کچھہ دیا وَّلَآ اَذًى اور نہ ایذا یعنے بعد نفقہ دینے کے کسی فقیر کو آزار نہین دیتے
قولًا او رفعلًا لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اونکے ہے ثواب صدقہ دینے اونکا نزدیک پروردگار اونکے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ اور نہین ڈر او پر اونکے ثواب کم ہوئیکا اور نہ وہ غمگین ہونگے فوت ثواب سے قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ بات نیک اور وعدہ اچھا کہ پسند
شرعیت اور قبول طبیعت ہو سائل سے کرنا چنانچہ کہنا نظر او پر عیب میرے کے نفرمائے اور عذر میرا قبول کیجئے یا اب دسترس نہین رکھتا ہین کہ حق
آپکے آپکا بجالاؤن انشاءاللہ تعالی اس تقصیر کو توقیر بدل کرونگا یا آپنے مجھپر کرم فرمایا یہہ آپکا گھر ہے پھر تشریف لائیے خدمت بجالاؤنگا
علی ہذا القیاس اسیطرحکا کلام کہ موجب ملال درویش نہو وَّمَغْفِرَةٌ اور عفو کرنا اور بخش دینا اس رنجش اور آزار کا کہ سائل سے تکرار سوال
اور تشدید مقال دلمین واقع ہوا ہو اور دعا کرنا واسطے اوسکے بہ آمرزش خدا خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى بہتر ہے واسطے سائل کے
بیچ نفع کے اس صدقے سے کہ پیچھے اوسکے ہوا یذا یعنے ایسا قول یا فعل واقع ہو کہ موجب آزار اور رنجش فقیر ہو چنانچہ کہے اے بیشرم جا یا اے
بیننگ اجل نہ مچا وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ اور اللہ تعالی بے پرواہ ہے صدقے ایسے لوگونکے کہ مشرب نفقات ساتھہ خس وخاشاک منت اور آزار
کے مکدر کرتے ہین تحمل والا ہے جلدی عقوبت منان و موذی مین نہین فرماتا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو مت باطل کرو ثواب صدقے اپنے کو بِالْمَنِّ ساتھہ منت رکھنے کے او پر درویش کے کہ اللہ سبحانہ کا ہے تمام مال اور تم نہین ہو مگر
حمال پس احسان صاحب مال کا ہے وَالْاَذٰى اور نہ تباہ کرو صدقے کو ساتھہ ایذا دینے درویش کے گدائی سرزنش کرو یا ترش رو ہوکر
دو یا چین بجبین ڈالکر خیرات کرو كَالَّذِيْ مانند ابطال اس شخص کے کہ طریق اخلاص سے منحرف ہوکر يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ خرچ کرتا
ہے مال اپنے کو واسطے دکھانے لوگونکے وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ حقیقت مین نہین ایمان لاتے ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے
اسواسطے کہ اگر ایمان اللہ پر رکھتے صدقہ اوسکے واسطے دیتے نہ واسطے اور ونکے اور اگر اعتقاد رکھتے او پر روز جزا کے تو عمل واسطے رد
وانکے ثواب کے کرتے نہ واسطے ریا کے فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ پس نمونہ صدقہ اوس منافق مرد کا مانند مثال سل کے ہے کہ خوارہ اور ہموار
ہو عَلَيْهِ تُرَابٌ او پر اوسکے مٹی ہو فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ پس پہنچے اوس سل کو باران بزرگ قطرہ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا پس چھوڑ دے اوسکو صاف
یعنے خاک اوسکی پانی سے بہکر کیچڑ سے پتھر صاف رہجاے سمجھ لیجے کہ سل مثل منافق کے ہے اور خاک جو اوسپر نمودار ہے وہ نفقے اوسکے ہین ہ
جو بربا دہین جب باران عدل سحاب حساب زمانیسے برسا آثار تمام نفقون کا اونکے محو ہوکر سنگ بیحاصل رہجاوینگے اور تمام اعمال اہل ریا
کے یہی حال رکھتے ہین پس مؤمنون کو چاہئے کہ جو عمل کرین واسطے اللہ کے کرین کسیکے دکھانے کو اپنے اچھے کہلانے کو نگاہ مین نرکھین شعر
خدا کے واسطے جو ہو ثواب اسمین ہی حاصل ہے ٭ والا خاک ہین سب کام او رسل اونکا عامل ہے لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا
نہین قدرت پاوینگے یہہ نفقہ کرنیوالے ریائی او پر ثواب کسی چیز کے اوس سے جو تصدق کیا ہے بریا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ
اور اللہ تعالی نہین راہ دکھاتا یعنے عزم ہدایت دلمین نہین ڈالتا قوم کافرونکے تئین وَمَثَلُ الَّذِيْنَ اور مثال نفقہ کرنے کی اون لوگون
کے کہ بہ اعتقاد اور اخلاص يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ خرچ کرتے ہین اموال اپنے کو واسطے چاہنے رضامندی خدا کے
وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ اور واسطے ثبات و یقین کے کہ صادر ہو نفسون اونکے سے ساتھہ پانے ثواب صدقے کے كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ مانند
مثال میوجات باغ کے ہے کہ واقع ہو موضع بلند کہ تابش آفتاب کی جلد تر پہنچے اور ہوا بیشتر لگے اور ابر سے نزدیکتر ہو اور آفت سیلاب
سے دور ایسی زمین پر ایسا باغ ہو اَصَابَهَا وَابِلٌ پہنچا اوسکو باران بزرگ قطرہ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ پس لایا میوہ اپنا دوناچو
اور باغ دو برس مین میوہ لاتے تھے وہ اتنا ایک برس مین لایا فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ پس اگر نہ پہنچا اس باغ کو مینہہ موسل

دھار برسے بڑے بوند ونکا بس بہار اور شبنم کافی ہے یعنے اثر بارانکا اوسے ضایع نہین کرتا مینہہ تھوڑا ہو یا بہت ہو پھل لاتا ہی مقصود
اس مثال سے حصول جزائے مخلصان ہے کہ جو کچھ واسطے خوشنودی خدا کے تصدق کرینگے ثواب اوسکا پائینگے خواہ صدقہ تھوڑا ہو خواہ بہت
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنے درویشونکو جو دیتے ہو تم صدقہ برائے خدا یا از روئے ریا بینا ہی
مناسب ہر ایک کے جزا دیگا اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ یہہ تمثیل دوسری واسطے اہل ریا کے ارشاد ہوئی کہ آیا چاہتا ہی ایک کوئی
تم مین سے یہہ کہ ہووے واسطے اوسکے باغ یہان استفہام انکاری ہی یعنے نہین چاہتا مِنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ کھجورونسے اور انگورون سے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہتے ہون نیچے درختون اس باغ کے نہرین پانی کی لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ واسطے مالک باغکے ہو بیچ اوسکے
سب میوون سے وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ اور حالانکہ پہنچے صاحب باغکو بڑھاپا وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ اور واسطے اوسکے اوس پیری مین اولاد ہو ناتوان
اور خوردسال اور معیشت باپ کی اولاد کی بھی گلستان ہو فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ پس پہنچا اوس گلستانکو بگولا ہوائے گرم کا بیچ اوسکے
آگ تھی فَاحْتَرَقَتْ پس جل گیا باغ بواسطہ بادسموم رہ گیا صاحب باغ متحیر اور مہموم سمجھہ لیجے کہ یہہ مثال عمل منافق ریا والے کی ہے کہ باغ ریا
کو صدقے جیسے تیار کیا اور ایکبار سموم عدل الٰہی کے جھوکیتے آگ جلا دیا نہ اشجار اوسکے سے مثمر اور شاداب ہوا اور نہ انہار اوسکے سے سرسبز اور سیراب
ع کشت برائے سبزہ ہے تو کیا برق مساحت آویگی + کرکے عمل اعمال کا انکے باغ باغ جلاویگی كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَتَفَكَّرُوْنَ اسیطرح بیان فرماتا ہی حق تعالیٰ واسطے تمھارے نشانیان الطاف واحسان اپنے کی تو کہ تم فکر کرو اور کسی عباد نہین ساتھ اوس معبود
واحد کے شریک کسیکو نکرو باقی رہے یہان کئی خدشے جواب طلب سو وہ بطور سوال وجواب لکھے جاتے ہین سوال بوستانِ خرمہ وانگور مین سب
میوے کیونکر حاصل ہون جواب اسکا تین طور پر دیا جاتا ہی ایک تو یہہ کہ ثمرات سے مراد منافع ہین نہ میوے دوسرے ہم کہتے ہین کہ سب ثمرات اوس
بوستانکے نہ تمام میوے جہانکے تیسرے ہوسکتا ہی کہ سب قسم کے میوے ہون فرضاً اور تعین خرمہ وانگور واسطے بزرگی کے ہو سوال من کل الثمرات مین
من تبعیضیہ مناسب مقام نہین ہی اور اگر زائدہ کہین تو زائدہ آنا من کا بقول اخفش ضعیف ہے پس یہہ کس معنو نہن ہے جواب ہوسکتا ہی
کہ من ابتدائیہ ہو بتقدیر حظ من کل الثمرات اور بیانیہ بھی ہوسکتا ہی بتقدیر لہ فیہا منافع من کل الثمرات اور حمل اوپر زیادت کے بھی بنتا ہی اور بقول صحیح
اوسے شاذ کیا جاتا ہی اسواسطے کہ جو کلام قبل وضع قاعدہ نحو کے ہو اگر وہ مخالف قاعدہ کلی نحویونکے ہو یا جمہور کے ہو اوسے شاذ کہتے ہین اور
جو کلام بعد وضع قواعد نحو ہوا ور مخالف کل کے ہو تو وہ ممتنع ہی اور اگر مخالف جمہور کے ہو تو ضعیف ہی معلوم کیجے کہ ترپنوین[۵۳] آیت آیات مسایل
سے کہ جس سے مسئلہ زکوٰۃ تجارت اور عشر خارج اور خمس معادن نکلتا ہی وہ یہہ ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو بیچ راہ خدا کے پاکیزہ سے اوس چیز سے کہ کسب کیا ہی تمنے سوداگری سے یا اور صنعت حرفت سے وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ اور اوس چیز سے کہ نکالا ہی ہمنے واسطے تمھارے زمین سے غلے میوے لکھا ہی کہ اغنیائے انصار واسطے فقرائے مہاجرین کے
موسم خرمے مین اچھے اچھے خرمے مسجد نبوی کے کونین چھپا چھپا کر رکھہ جاتے تھے ایکروز ایک مالدار دو سو صاع خرمے ردی ناکارے ظاہر
لایا اور درمیان اول اچھے خرمونکے ملا گیا ارشاد ہوا وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ اور مت قصد کرو خبیث کا کہ بکار وی جنکے دو
اسمین سے کہ خرچ کرتے ہو وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اور حال آنکہ نہین ہو تم لینے والے اوسکے اگر تمھین دین تمھارے حقوق مین اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا
فِيْهِ مگر یہہ کہ آنکھ چرا جاؤ بات ٹلجائے دینے مین اوسکے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور جانو کہ اللہ بے پرواہ ہی اوس شخص سے کہ تصدق کا
بمال خبیث کرے اور تعریف کیا گیا ہی ساتھ اوسکے کہ مال طیب سے صدقہ قبول فرماتا ہی سمجھہ لیجے کہ مراد طیب سے وہ مال جید ہی کہ
محبوب الطبع ہو چنانچہ آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون سے ظاہر ہی اور مراد خبیث سے مال مکروہ الطبع ہی چنانچہ میوہ گندہ اور غلہ گندہ
اور یہی مختار عند الاکثر ہی یا طیب سے مراد حلال ہی اور خبیث سے ضد اوسکی علی ما نص بہ القاضی اور تصریح کی ہی صاحب مدارک نے کہ انفقوا
من طیبات ما کسبتم دلیل وجوب زکوٰۃ ہی اموال تجارت مین کہ کسب ہمارا تجارت ہی اور طریقہ ادا کا اوسکے اور مسائل متعلقات اوسکے تمام کتب

فقہ مین مسطور ہین اور تخریج کی امام زاہدی نے کہ مما اخرجنا لکم من الارض دلیل وجوب عشر ہے اور کلام باقی مفسرین سے نکلتا ہے کہ ما اخرجنا جوب
اور اثمار اور معادن وغیرہا ہین اسوقتین یہہ آیت شامل ہے عشر خارج اور خمس معادن سبکو کہ مسائل اونکے فقہ ہین مفصل مسطور ہین معلوم کیجئے
کہ چوہوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فضل انفاق کا اعم اس سے کہ فرض ہو یا نفل نکلتا ہے اور فضل علم اور عمل بھی ظاہر ہوتا ہے اور وہ
یہہ ہے اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ شیطان وعید دیتا ہے تمکو نفقہ دینے مین فقر کا اور ڈراتا ہے کہ مال خرچ کیا اور کنگال ہوئے
اور حکم کرتا ہے تم کو ساتھ بخل اور امساک اور منع صدقات کے وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ط اور اللہ تعالی وعدہ فرماتا ہے تم کو
اوپر صدقہ دینے کے بخشش کا تمھارے گناہون کے روز قیامت مین اور زیادتی روزی دینے کا دنیا مین پس چاہیئے کہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے
صدقہ دینا موقوف نکرو وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشائش والا ہے جو کوئی اوسکی راہ مین صدقہ دیتا ہے روزی اوسکی کشادہ کرتا ہے جاننے
والا ہے مستحقونکو وسعت اور فضل اور مغفرت کے يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ دیتا ہے حکمت انفاق کی جسے چاہتا ہے تاکہ جانین کہ کیا دیا چاہیئے
اور کسے دیا چاہیئے یا عطا کرتا ہے دانش کہ درمیان القائے رحمانی اور خطرہ شیطانی کے تمیز کرے اور وعید شیطانی سے نہ ڈرے اور وعدہ
رحمانی پر امیدوار رہے وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ط اور جو کوئی دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا بھلائی بہت سمجھ لیجئے کہ حق
تعالی نے مال ومتاع دنیا کو اندک فرمایا کہ قل متاع الدنیا قلیل اور دانش کو ساتھ خیر کثیر کے موصوف کیا کہ فقد اوتی خیرا کثیرا پس عالم کو چاہیئے
کہ ملازم خدمت اغنیا نہووے اور رتبہ علم کو کہ متضمن خیر کثیر ہے ساتھ طلب متاع قلیل کے نہ کھووے شعر علم پڑھ دنیا کو چھوڑا درلیں و
قارونکو تو دیکھ + کون ہے فوق السما اور کون ہے تحت السمک وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ اور نہین پند پذیر ہوتے ساتھ اس نصیحت
کے مگر صاحب عقل کے باقی رہا یہان ایک سوال جو اہل معانی کیا کرتے ہین سوال کتب علم معانی مین قاعدہ یون بیان کرتے ہین کہ اصل استعمال
نفی اور استثنا کا وہان ہے کہ جہان سامع منکر قصر کا بوجہ اصرار ہو اور اصل استعمال انما کا یہہ ہے کہ سامع منکر قصر کا بوجہ اصرار نہو پس یہان
جو قصر کیا ہے نصیحت قبول کرنیکا اوپر ارباب عقول کے اس قصر کا منکر کوئی عاقل نہین اسجگہہ استعمال اسکا کس معنی سے ہے اور علاوہ اسکے یہہ ہے
کہ یہان نفی اور استثنا کا استعمال کیا ہے اور دوسرے مقام پر انما فرمایا ہے کہ انما یتذکر اولوا الالباب ہے پس جمع حکم واحد مین ما ولا اور انما کیونکر
ہو سکینگے جواب مقصود اس کلام سے مفہوم ظاہر اوسکا کہ قصر ہی نہین ہے بلکہ مقصود یہان تعریض مذمت کفار سے ہے اسطرح سے کہ نصیحت کو
قبول نہین کرتے اولوا الالباب سے نہین ہین اور فرق مذکور ما ولا اور انما مین بیچ قصد قصر کے ہے پس لازم نہین کہ جو حکم صورت قصد قصر مین
ہو صورت قصد تعریض مین بھی ہو سمجھ لیجئے کہ تحقیق تمسک کیا ہے امام فخر الاسلام بزدوی نے ساتھ اس آیت کے اوپر اسکے کہ عمل داخل
ہے فقہ مین اسواسطے کہ حکمۃ لغت مین اتفاق علم وعمل کو کہتے ہین اور تفسیر کی ہے حضرت ابن عباس رضی نے کہ حکمت علم شریعت اور حلال اور
حرام ہے بیچ کلام الہی کے کہ فرمایا ہے یوتی الحکمۃ من یشاء پس دلالت کرتا ہے کہ عمل داخل ہوئے بیچ فقہ کے چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہے ادع الی
سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ اور اشارہ کیا ہے طرف اوسکے صاحب مدارک نے کہ کہا ہے حکمت علم قرآن اور سنۃ اور علم نافع موصل
الی رضاء اللہ ہے اور عمل کرنا ساتھ اسکے ہے اور حکیم عند اللہ عالم عامل ہے اور حکمت کو درمیان مسائل انفاق کے ذکر فرمایا اوسمین نکتہ یہہ ہے
کہ دلالت کرے اوپر اسکے کہ زکوۃ فی العلم بھی واجب ہے غنی کو اور درس کہنا اوسکا ضرور ہے کہ علم بے نفع خزانہ مدفون ہے یا یہہ کہ علم
مسائل انفاق کا اور فرائض کا اور عمل کرنا اوسپر واجب ہے اوپر تمام مسلمانونکے معلوم کیجئے کہ پچپنوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ
فضائل نفقے کا اور نذر کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اور جو کچھ خرچ کرو تم ای مسلمانو نفقے سے تھوڑا یا بہت ظاہر یا پنہان
بطریق فرض یا تطوع اخلاص سے یا ریا سے خدا کیواسطے یا غیر کے اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ یا منت مانو تم کچھ منت معین یا غیر معین سے طاعت
مین یا معصیت مین فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ پس تحقیق اللہ جانتا ہے اوسکو اور فراموش نفرماویگا وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ اور نہین ہے واسطے
ظالمونکے کہ نفقہ بیریا کرتے ہین یا نذر معصیت مین مانتے ہین یا منت طاعت مین مانکر وفا نہین کرتے مددد دینے والونسے بیچ آخرت کے کہ

عذاب سے چھڑاوے اونکو اس آیت سے وجوب ایفاے نذر غیر معاصی مین نکلتا ہے بحر مواجہن لکھا ہے کہ من زائد ہے اور معنی یہہ ہین کہ نہین ہے واسطے ظالمونکے یاری دینے والے کہ عذاب الٰہی سے آخر نہین بچاوین معلوم کیجئے کہ چھبیوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ظاہر خیرات دینے کا اور چھپاکے دینے کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ اگر تم ظاہر کرو خیرات کو وقت دینے کے پس اچھا ہے یہہ کہ اور لوگونکو رغبت ہو دینے کی وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر چھپاؤ تم صدقے کو اور دو اوسکو درویشونکو خفیہ پس یہہ چھپانا بہت اچھا ہے واسطے تمھارے اسواسطے کہ صدقہ ریا اور سمعہ سے پاک ہوگا اور فقیر لینے کی ذلت سے بچینگے بعضے علمانے صدقہ مخفی کو عام کیا ہے فرائض مین ہو یا نوافل مین کہ صحابہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اخفا کے مبالغہ تمام رکھتے تھے ہر طرح کے صدقے مین اور بعضے کہتے ہین کہ اخفا متعلق ساتھہ نوافل کے ہے اور فرائض مین اولی ظاہر دینا ہے تا گمان ترک کا کوئی نکرے اور دوسرے اور لوگ اغنیا دیکھکر رغبت کرین صدقے دینے پر اور اسمین دلیل مسارعت بامر خدا بھی ہے لیکن صدقہ نفل مین ہر طرح اخفا اولی ہے چنانچہ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ صدقہ نفل چھپاکے دینا ستر مرتبے بہتر ہے ظاہر دینے سے اور صدقہ فریضہ ظاہر دینا بہتر ہے پچیس درجہ چھپاکے دینے سے وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ اور دور کریگا تم سے بعضے گناہ تمھارے یعنے سوا ظلم کے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ تعالی ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ظاہر خیرات یا چھپاکے خبر رکھنے والا ہے جزا دیگا موافق اعمال تمھارے کے یکفر اور نکفر ساتھہ نون کے دونون قرائین آئین ہین لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ نہین اوپر تیرے محبوب میرے ہدایت کرنا ہود کا بلکہ اوپر تیرے دعوت ہدایت کی ہے فقط اور لیکن خدا ہدایت کرتا ہے ساتھہ عنایت اپنی کے طرف ایمانکے جسے چاہے روایت ہے کہ اسما بنت امیر المؤمنین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہ انکی مان نے کہ مشرکہ تھی کچھہ چاہا مجھے دے اسمانے بجہت کفر نہ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دو سب ادیان والونکو ہدایت اللہ کیطرف سے ہے جسے چاہے کرے اور بعضے کہتے ہین کہ ما اسما کی مدینہ آئی اور کچھہ تحفے اسماکے واسطے لائی اسمانے بجہت کفر کے اوسکے لینے مین توقف کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حضرت جبرئیل یہہ آیت لائے روایت اولی ساتھہ ذکر صدقاتکے موافق ہے اور روایت ثانیہ غیر مطابق اور بعضے کہتے ہین کہ آغاز اسلام مین مسلمان فقرا اہل کتابکو خیرات دیا کرتے تھے بعد قوت اسلام کے دینا موقوف کیا تھا واسطے تجویز صدقاتکے اوپر کفار کے یہہ ارشاد ہوا سمجھہ لیجے کہ باتفاق علما صدقہ نفل دینا غیر مسلم کو جائز ہے لیکن زکوٰۃ دینا نہین درست بحر مواجہن ہے کہ کتے بلی کو کھلانا جب روا ہو تو آدمی محتاجکو کیونکر روا نہو حدیث مین ہے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جگر تشنے مین اجر پانی دینے کا اور سیراب کرنیکا ثابت ہے غرض جسکو نفع پہنچائے بہتر ہے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ اور جو خرچ کرو تم مال سے پس واسطے جانون تمھارے کے ہے کہ ثواب اوسکا تمھین ملیگا خواہ کافر کو دو خواہ مسلمان کو وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ اور نہ خرچ کروگے تم کہ مسلمان ہو مگر واسطے طلب ثواب اور خوشنودی الٰہی کے وجہ کے معنے ثواب کے ہین چنانچہ اور آیت مین وارد ہے کہ ما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ اور جو کچھہ خرچ کرو تم مال اپنے سے پورا پہنچایا جاویگا ثواب اوس کا طرف تمھارے وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور تم نظلم کئے جاؤگے یعنے ثوابمین سے تمھارے پس تم کچھہ جنہ کم کئے جاوگے لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یہہ صدقہ اور نفقہ تمھارا واسطے درویشونکے ہے جو بند کئے گئے ہین بیچ راہ خدا کے کہ گوشہ نشین ہو کر طاعت الٰہی مین مصروف ہین یا بجہاد مالوف ہین لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ نہین کرسکتے بواسطہ دوام طاعت کے یا اشتغال غزا کے سیر کرنا بیچ زمین کے واسطے تجارات اور طلب رزق کے یہہ اصحاب صفہ تھے کہ مہاجران قریش سے چارسو آدمی مانند بلال اور عمار اور ابن مسعود وغیرہم کے کہ خدا کے واسطے دنیا چھوڑ کر رشتہ الفت خویش واقربا توڑ کر گھربار سے منہہ کو موڑ کر مدینہ منورہ مین آرہے تھے راتکو سونیکی جگہہ نتھی مسجد نبوی کے کونین پڑ رہتے تھے اور تمام دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارک مین بسر کرتے تھے قوت اونکا خرمہ ردی افتادہ راہ تھے کہ چنکر دھوکر کوٹکر پانی سے ترکرکے شدت گرسنگی مین کھاتے تھے اور لباس اونکا چھترے گھوڑونکے پڑے ہوئے اونکو پاک کر کر عورت چھپاتے تھے سوال کرنے کسی سے شرماتے تھے اسی سبب سے



ارشاد ہوا یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ جانتا ہے انکو مرد نادان کہ بےخبر ہے اونکے حال سے تونگر بے سوالی سے اور استغنائے خلق سے تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ پہچانتا ہے تو اے محبوب ہیرے اونکو ساتھہ چہرون اونکے کہ نشانی اور علامت عشق خدا کی اونمین ظاہر ہے ؏ لب خشک چشم تر مین رنگت ہے زعفرانی + چہرے پہ اونکے ہر ایک ہے عشق کی نشانی + لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا نہین سوال کرتے لوگونسے لپٹ کر نہ الحاح و زاری سے نہ بغیر اوسکے اسواسطے کہ موصوف ساتھہ بے سوالی کے ہین اور نہ مانگنا اونکا یہہ بھی شفقت اور مرحمت اونکی ہے کہ مبادا کوئی سوال رد کرے اور گناہ مین پڑے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ٥ اور جو کچھہ خرچ کروگے تم مال اپنے سے اوپر اصحاب صفہ کے اور سوائے اونکے اور مستحقونپر پس تحقیق خدا ساتھہ اسکے دانا ہے جانتا ہے کہ کسے دیا اور کیون دیا اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ راہ خدا کے مالون اپنونکو بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً رات کو اور دن کو چھپے اور ظاہر غرض اس سے استغراق اوقات اور انواع ہے باعطائے صدقہ سبب نزول کا اس آیت کے یہہ ہے کہ امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ نے چالیس ہزار دینار صدقہ دئے تھے دس ہزار ظاہر اور دس ہزار باطن رات کو دس ہزار دن کو دس ہزار حق تعالیٰ نے صدقہ اونکا قبول فرمایا اور یہہ آیت اونکی شان مین نازل کی چنانچہ کشاف مین مذکور ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللّٰہ وجہہ کے پاس چار درہم تھے ایک آپنے ظاہر دیا ایک چھپا کے ایک رات کو ایک دن کو حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا کہ اسطرح سے صدقہ تمنے کیون دیا اونھونے عرض کیا کہ طریقہ صدقہ کا اس چار طرح کے سوا پانچوین طرح مینے نہ دیکھا پس جمع مین اوسکے التزام کیا مین نے کہ کاش کوئی کسی نوع سے قبول ہوجاوے فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ پس واسطے اونکے ہے کہ جو اس چار طرح کا صدقہ دیتے ہین ثواب صدقات اونکے کا نزدیک پروردگار انکے ہے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہین ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ اندوہگین ہونگے معلوم کیجئے کہ ستاونوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت ربا کا اور عذاب اوسکا نکلتا ہے وہ یہہ ہے اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا جو لوگ کہ کھاتے ہین سود یعنے نفع زائد محض خالی عوض سے لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ نہ کھڑے ہونگے قبرونسے بعد موت کے مگر جیسا کہ کھڑا ہوتا ہے وہ شخص کہ باولا کرتا ہے اوسکو شیطان آسیب سے عرب والونکے زعم مین یہہ تھا کہ جب جن آدمیکو مس کرتا ہے عقل اوسکی ٹھکانے نہین رہتی دماغ مین خبط آجاتا ہے حق تعالیٰ نے موافق عرف اور عادت اونکے سمجھایا کہ قیامت کو دیوانون کی طرح سے کھڑے ہونگے بے ساختہ ہوش و حواس باختہ اور مس کے معنے لغت مین جنون کے بھی آئے ہین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا یہہ سراسیمہ کھڑا ہونا اونکا کہ عذاب الٰہی ہے اسواسطے ہے کہ انھونے کہا کہ سوا اسکے نہین کہ بیچنا مانند سود کے ہے کفار ایکدرم کو ساتھہ دو درم کے بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ ربا نہین ہے بیع ہے فرق درمیان ربا اور بیع کے نہین کرتے تھے وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور حالانکہ حلال کیا ہے اللہ نے بیچنا اور حرام کیا ہے سود فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ پس جو کوئی کہ آئی اوسکے پاس نصیحت پروردگار اوسکے سے کہ نہی سود سے ہے پس باز رہا اور حکم خدا کا بجا لایا پس واسطے اوسکے ہے جو پہلے لیا یعنے قبل حرمت کے جو سود لیا وہ اس سے نہ پھیرا جاویگا یا مراد فلہ ما سلف سے یہہ ہے کہ گناہ ان گذشتہ مغفور ہوئے وَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اور کام اسکا زمانۂ آئندہ مین وابستہ بارادۂ الٰہی ہے چاہئے توبہ پر ثابت رکھے چاہے نہ رکھے وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جو کوئی بازگشت کرے طرف حلت ربا کے بعد اوسکے کہ خدا نے حرام فرمایا پس وہ گروہ اصحاب دوزخکے وہ بیچ اس آتش کے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھہ لیجئے کہ ربا لغت مین بمعنی فضل ہے اور مطلق فضل حرام نہین ہے اسواسطے کہ مقصود ربح اوٹھانے بیع کے سے فضل ہوتا ہے اگر مطلق فضل حرام ہو بیع موقوف ہوجاوے پس فضل مقید مراد ہے کہ مجہول ہے اور محتاج بیان رسول ہے صلی اللہ علیہ وسلم لہٰذا آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الحنطۃ بالحنطۃ والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح والفضۃ بالفضۃ والذہب بالذہب مثلاً بمثل یدا بید والفضل ربوا پس یہہ چھہ چیزین حدیث مین وارد ہین گیہون جو خرمہ نمک چاندی سونا اور مسائل اوسکے کتب فقہ اور وہ اختلاف ائمہ

مفصل مسطور ہین ہر مسلمانکو لازم ہی کہ دیکھکر اس سے بچے کہ حرام قطعی ہی کہ حدیث مین وارد ہی کہ لعن الرابی والمؤکل والکاتب والشاہد اور تفسیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین روایت کی ہی کہ کہانیوالا ہی ربا اور کہلانیوالا اور کاتب اور شاہد ملعون ہین اوپر زبان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حدیثمین وارد ہی جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ ایک قوم کے ہلاکت کا ظاہر کرتا ہی بیچ اونکے ربا معاذ اللہ چنانچہ بحر مواج مین یہہ روایتین لکھی ہین یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا مٹاتا ہی اللہ تعالی مال ربا کو یعنے ہر چند سود لے اور سود جوڑے اور مال جمع کرے لیکن مال بنقصان وخسران ہی یا غیر محل مین خرچ ہوتا ہی یا حادثہ مین تباہ ہوجاتا ہی اور اگر رہتا بھی ہی تو وارث اوسکے اوس سے متمتع نہین ہوتے مال نامبارک ہی اور اگر اچھے مال مین ملے تو برکت اوسکی بھی کھوتا ہی حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہی کہ اگر سود کے مال مین سے صدقہ دے یا راہ حج مین خرچ کرے یا غزا مین قبول نہین ہوتا یہہ کمال نقصان ہی وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ اور بڑھاتا ہی اللہ تعالی خیرات کو یعنے ہر چند کم ہو ثواب اوسکا زیادہ عنایت فرماتا ہی یہانتک کہ صدقہ ایک خرمیکے عوض مقدار پہاڑ کے دیتا ہی سمجھ لیجیے کہ ذکر صدقاتکا بعد ذکر سود کے قبیل ذکر ضد بعد ضد کے ہی کہ خوبی شی کی ضد اوسکے سے معلوم ہوتی ہی حسن صدقہ قباحت ربا سے ظاہر ہوتا ہی اور قباحت ربا حسن صدقہ روشن ہوتی ہی کہ ہر چند مال سود کا ظاہر بڑھتا جاتا ہی لیکن آخر کار کم ہوتے ہوتے نابود ہوجاتا ہی اور صدقہ دینے سے مال اگرچہ ظاہر مین کم ہوتا ہی لیکن واقع مین بسبب افزونی کمال ہی دنیا مین عوض اوسکا اللہ دیتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ نہین نقصان مال صدقیسے اور نہین ناقص کرتی مالکو زکوٰۃ ہرگز اور آخرت مین اضعاف مضاعفہ عنایت فرماتا ہی شعر مال خیرات کرے کاہ سے جون کوہ اللہ ایسے ہی مال رباکو وہ کرے کوہ سے کاہ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ اور اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہر کفر کرنیوالے گنہگار کو کہ اوپر ارتکاب ربا کے مصر ہو اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے کہ بموجب اوامر اور نواہی الٰہی کے بجا لائے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور قایم رکھا نماز اور دیا زکوٰۃ مالکو لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اونکے ہی ثواب اونکا نزدیک پروردگار اونکیکے روز قیامتمین وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہین ڈر اوپر اونکے اوس چیز سے کہ آگے بھیجی ہی اور نہ وہ غمگین ہونگے اوس چیز سے کہ پیچھے چھوڑ گئے معلوم کیجیے کہ اٹھانوین اور سٹھوین آیتین آیات مسائل سے کہ جسّے مسئلہ ترک ربا کا بیچ فرض کے نکلتا ہی وہ یہہ ہین کہ متصل ارشاد فرمائین ہین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور دست بردار ہو جو کچھ باقی رہی ہی سود سے اگر ہو تم ایمان لانیوالے حرمت ربا پر اور منقاد حکم خدا پر سبب نزول مین اس آیت کے لکھا ہی کہ بنی عمرو ثقفی اور بنی مغیرہ مخزومی آپسمین معاملہ ساتھ ربا کے رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکے کے دن ساتھ حرمت ربا کے فتوی دیا بنی عمرو نے اس شرط پر کہ سود اوسکا اوروں پر ثابت رہے اور اونکا سود اس سے موضوع ہوجاے صلح کی پس طلب ربا مین بنی مغیرہ سے سخت مواخذہ کیا بنی مغیرہ نے قصہ اپنا عتاب بن اسید سے کہ حاکم مکہ کا تھا کہا کہ کیا بدبختی ہماری ہی کہ ربا سب آدمیون سے وضع کرلین اور ہم ہنوز اسی بلا مین گرفتار ہین عتاب اسید نے کہ حاکم مکے کا تھا یہہ سب ماجرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ سود سے دست بردار ہو فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پس اگر نکرو تم اور بقیہ سود سے ہاتھ نہ کھینچو پس خبردار ہو جاؤ ساتھ لڑائی کرنے کے خدا سے اور رسول اوسکیسے یا آگاہ کرو ایکدوسرے کو اور تیار ہو ساتھ جنگ خدا کے کہ آتش ہی اور ساتھ حرب رسول کے کہ شمشیر ہی وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ اور اگر توبہ کرو سود لینے سے پس واسطے تمھارے ہی اصل مال تمھارا لَا تَظْلِمُوْنَ نہ ظلم کرو تم وَلَا تُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کئے جاؤ تم یعنے تم ظلم نکرو مدیون پر زیادتی لینے مین اس مال سے اور نہ تم پر ظلم کرے مدیون کہ اصل مال مین کم دے بعد نزول اس آیت کے بنی عمرو نے کہا کہ ہمین طاقت حرب خدا اور رسول کی نہین ہی سود چھوڑ کر سرمایہ پر راضی ہوئے اور مغیرہ نے بسبب افلاس اور تنگی کے چاہا کہ مہلت ادائے اصل مال مین بھی ہوجائے حق تعالی نے ساتھ مہلت دینے دیندار تنگدست کے حکم فرمایا اور آیت یہہ اگلی نازل فرمائی اور معلوم کیجیے کہ ساٹھوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ مہلت دینے دیندار تنگدست کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ اور اگر ہو

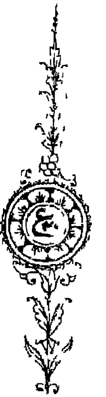
قرضدار افلاس والا تنگدست پس حکم اوسکا مہلت دینی ہی وقت تونگری اور فراغت تک وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
اور اگر خیرات کردو قرضدار مفلس کو بہتر ہی واسطے تمھارے اگر ہو تم جانتے یعنے اگر اس مال سے بعض یا کل بخشدو تو بہتر ہی واسطے تمھارے
ثواب مین مہلت دینے سے یا لینے سے وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ اور ڈرو عذاب اوس دنکے سے کہ تم سب پھیرے جاؤگے بیچ اوسدنکے
طرف جناب خدا کے یا جزا کے کہ مقدار کیا ہی ثواب اور عتاب سے ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا ہر نفس کو جو کمایا ہی یعنے
جزا اعمال کی جو نیک و بد کئے ہین وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ستم کئے جاوینگے یعنے اگر عمل نیک کئے ہین تو ثواب اونکے مین نقصان نکرینگے اور
اگر عمل بد کئے ہین تو زیادہ اون اعمال سے عذاب ندینگے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آخرین آیات قرآنی باعتبار
نزول کے یہی آیت ہی کہ تین ساعت پہلے وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہوئی ہی اور بعضے کہتے ہین اکیس روز پہلے انتقال شریف کے نازل ہوئی ہی لیکن
اکثر مفسرین کے نزدیک مرجح یہہ قول ہی کہ ساتدن پہلے ارتحال جناب نبوی کے علیہ افضل الصلوٰۃ نزول اسی آیہ کا واقع ہوا ہی معلوم کیجئے اٹھوین آیت آیات
مسایل سے کہ جسے آیت مداینہ کی کہتے ہین اور اطول آیات قرآنی ہی اور بہت مسایل اس سے نکلتے ہین چنانچہ مسئلہ بیع سلم کا اور کتابت
اوسکیکا اور ایلا کا اور گواہ کرنیکا وہ یہہ ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب معاملہ کرو تم
آپسمین ساتھ قرض کے یعنے کسیکے ہاتھ کچھ چیز بیچو یا خریدو اور مبلغ اوسکی قیمت کے قرض ٹھہراؤ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ایکوقت مقرر معین تک کہ
فلانے مہینے مین فلانی تاریخ اداکرینگے فَاكْتُبُوْهُ پس لکھ رکھو اوسکو بیچ کاغذ کے اسطرحسے کہ وصف معاملہ کا اور نام دونون معاملہ کرنیوالونکے
اور مبلغ حق کے اور مدت وعدے کی مہینہ تاریخ اوسمین ہو تا وقت حاجت کے اوسے دیکھ لو وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ اور
چاہئے کہ لکھے درمیان تمھارے لکھنے والا ساتھ انصاف کے کہ کم اور زیادتی نکرے مال مین اور مدت وعدہ مین وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اور
چاہئے کہ نہ انکار کرے کوئی لکھنے والا تنکیر کاتب کی بعد نفی کے افادہ عموم کرتی ہی بقول بعض طرف فرض کفایت کے اور بعضے روایتمین فرض
عین ہی بشرط فراغ کاتب اور بعضے کہتے ہین فرض تھا منسوخ ہوگیا ساتھ قول ولا یضار کاتب کے اب مستحب اور اولی ہی کہ جسے لکھنا آتا ہو وہ
ابا نکرے جب التماس کرین اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ یہہ کہ لکھے کاغذ معاملہ کا جیسا سکھایا ہی اوسکو اللہ نے یعنے موافق شریعت کے فَلْيَكْتُبْ
پس چاہئے کہ لکھدے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی سوال ولیکتب بینکم کاتب پہلے فرمایا تھا پھر امر فلیکتب لائے تکرار لازم آیا جواب
امر اول راجع طرف متداینونکے ہی یعنے جب آپسمین ایکدوسرا مداینہ کرے تو لکھے کاتب درمیان انکے ان کے امر سے ساتھ انصاف کے یعنے ای
معاملہ کرنیوالو تم امر کرو اور وہ لکھے اور امر دوسرا طرف کاتبونکے ہی یعنے جب یہہ التماس کرین تو چاہئے کہ کاتب انکار نہ کرے لکھدے وَلْيُمْلِلِ
الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ اور چاہئے کہ مطالب کہے کاتب سے وہ شخص کہ اوپر اوسکے ہی قرض اور زبان سے اپنی اقرار کرے وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ اور
چاہئے کہ ڈرے مطالب کہنے والا اللہ سے کہ پروردگار اوسیکا ہی وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا اور نہ کم کرے وقت اقرار کے اوس حق سے کہ
ذمے پر اوسکے ہی کچھ چیز اور معاملہ جیسا ہی ویسا لکھواوے کچھ جھوٹ نہ ملاوے فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا پس اگر ہو وہ شخص
کہ اوپر اوسکے حق ہی بیوقوف جاہل یعنے بالغ دیوانہ اور مرد مبہوت اَوْ ضَعِيْفًا یا عاجز ناتوان جیسے بچہ خوردسال یا بوڑھا عمررسیدہ اَوْ لَا
يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ یا یہہ کہ مطلق توانائی نہین رکھتا اوسکی کہ مطلب کہے وہ بسبب بوڑھاپیکے یا بواسطہ مرض کے لکنت زبانمین ہی یا وہ
زبان جو متعارف قوم ہی نہین جانتا فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ پس چاہئے کہ مطلب کہے والی اوسکا ساتھ انصاف کے بے کم و زیادہ کہ
وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ اور شاہد کرلو اوپر معاملے اپنے کے دو گواہ مردون اپنے سے یعنے مسلمان بالغ آزاد فَاِنْ لَّمْ
يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ پس اگر نہون دو مرد گواہ اتفاق زمانیسے فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ پس ایک مرد اور دو عورتین گواہ ہوئین سے اور دو عورتین اس
واسطے مقرر ہوا مین مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اونمین سے کہ پسند کرتے ہو تم گواہوں سے اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى اگر بھولجاوے
ایک اون دو عورتون سے جو گواہ ہین پس یاد دلاوے ایک عورت دونون عورتون کی دوسری عورت کو سمجھ لیجئے کہ بجہت غلبہ رطوبت صفت نسیانکی عورتون

کے مزاج پر غالب ہے اسواسطے دو عورتین قایم مقام ایکمرد کے چاہیین کہ ایک بھولے تو دوسری یاد دلاوے اور گواہی فقط عورتون کی بغیر مردونکے
بکارت اور ولادت اور عیوب نسا مین بیچ مواضع مستورہ کے معتبر ہے اور ساتھ مردونکے حدود و قصاص مین تو مطلق مسموع نہین ہے اور سوا اسکے
حقوق مالی اور غیر مالی مین مثل نکاح اور طلاق اور عتاق اور وکالت وغیرہ مین مقبول ہے وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا اور نہ انکار
کرین گواہ جب بلائے جاوین واسطے گواہی دینے کے وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا اور مت کاہلی کرو اور نہ ملول ہو اس سے کہ
لکھ لو اوس حق کو یعنے قرض کو کاغذ مین درانحالیکہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا یعنے تھوڑا ہو یا بہت یا خط صغیرہ ہو یا کبیرہ یعنے باختصار یا بتطویل
إِلَىٰ أَجَلِهِ ط اوسکے وقت تلک اوسکے کہ مقرر ہوا ساتھ اقرار مدیون کے ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ یہہ لکھنا قرض کا تمھارے تئین بہت انصاف
والا ہے نزدیک اللہ کے وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ اور سیدھا کرنیوالا ہے واسطے گواہی کے کہ کتابت مین مذکور شاہد و گواہی وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا
اور بہت نزدیک ہے یہہ کہ نہ شک مین پڑو تم مقدار حق مین اور مدتمین اوسکی اور تعیین شہود مین جب رجوع کرو تم طرف کتاب کے إِلَّا أَنْ تَكُونَ
تِجَارَةً حَاضِرَةً مگر یہہ کہ ہو معاملہ سوداگری کا ہاتھون ہاتھ تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ پھراتے ہو اوسکو درمیان اپنے حاصل یہہ ہے کہ جب معاملہ
دست بدست اور نقد بہ نقد ہو فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا پس نہین ہے اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ نہ لکھواسکو وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ
اور شاہد کرو جب خرید فروخت کرو تم ساتھ نقد کے حکم آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت فان امن بعضکم بعضا کے وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ط
اور نہ رنج پہنچایا جاوے لکھنے والا اور نہ گواہ یعنے کسی کاتب سے زبردستی نہ لکھواؤ اور نہ کسی سے بزور شاہدی دلواؤ یہہ معنے جب ہین کہ یضار کو
فعل معروف کہو جیسی کہ قرأت حضرت امیر المؤمنین عمر رض کی ہے تو یہہ معنی ہوئی کہ چاہیے کاتب نہ ایذا پہنچاوے کسیکو کاغذ درست لکھے خیانت کتابت
مین نکرے اور گواہ بھی سچ بولین گواہی نہ چھپاوین وقت طلب کے ادھر اودھر نہ چھپتے پھرین وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ط اور اگر کرو تم اے
معاملہ کرنیوالو یہہ چیزین جو منع کئین ہین ہمنے تمکو اضرار کتابت اور شہید کیسے پس تحقیق وہ فعل منع کیا گیا گنہگاری ہوگا لاحق ساتھ تمھارے وَاتَّقُوا
اللَّهَ ط اور ڈرو اللہ سے خلاف فرمان الہی نکرو وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ط اور سکھاتا ہے تمکو خدا تعالی شرایع اسلام اور لوازم تقوی اور مصالح کارہاے
دنیا و عقبی وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور اللہ تعالی ساتھ ہر چیز کے دانا ہے اعمال تمھارے جانتا ہے سزا اور جزا موافق اونکے دیگا معلوم کیجیے کہ
باسٹھوین آیت آیات سائل سے کہ جسّے مسئلہ رہن اور عدم اوسکا عند فقدان کاتب نکلتا ہے اور بیان ادائے شہادت ہے وہ یہہ ہے
وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ اور اگر ہو تم بیچ سفر کے علی یہان بمعنی فی ہے وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا اور نہ پاؤ تم لکھنے والا یعنے ایسا شخص کہ حقوق تمھارے
لکھے یا لکھنے والا تو ہے لیکن دوات قلم کاغذ موجود نہین فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ ط پس گروی ہے قبضہ کی ہوئی یعنے واسطے خاطر جمعی اور زوال
تردد تمھارے کے یہہ ہے کہ کچھ چیز اوسکی اپنے مال کے عوض مین گروی رکھلو سمجھ لیجئے کہ گروی رکھنا مشروع ہے مطلقا قید سفر اور حضر کی
نہین ہے یہان مقید بسفر واسطے عذر کتابت کے فرمایا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ رہن مخصوص بسفر ہے فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا پس اگر امین
سمجھے بعض تمھارا بعض کو اور اوسکی خیانت سے بے طمعی کرے فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ پس چاہیئے کہ ادا کرے وہ شخص کہ امین جانا
گیا ہے یعنے مدیون امانت اوس امین کی کو یعنے قرض اوسکا ادا کرے سستی کاہلی درمیان نلاوے سمجھ لیجے کہ قرض اگرچہ مضمون بامانت سے
نہین ہے لیکن یہان واسطے رعایت لفظ اومن کے امانت ارشاد ہوا اور یہہ کمال خوبی عبارت ہے کہ ایراد الفاظ بوجہ مشاکلت ہے وَلْيَتَّقِ اللَّهَ
رَبَّهُ اور چاہیئے کہ ڈرے پروردگار اپنے سے اور امانت مین خیانت نکرے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ط اور مت چھپاؤ گواہی کو کہ چھپانا اوسکا گناہ
کبیرہ ہے وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ط اور جو کوئی چھپاویگا گواہی کو پس تحقیق وہ گنہگار ہے دل اوسکا سمجھ لیجیے کہ یہان اضافت
اثم کی طرف قلب کے فرمائی ہے گواہی چھپانیکو گناہ دل کا ارشاد کیا ہے اسمین تنبیہ ہے اور وعید شدید کی اسواسطے کہ جو گناہ متعلق بدل
ہووے وہ سخت تر ہوتا ہے اوس گناہ سے کہ متعلق باعضائے ظاہرہ ہو اور ظاہر ہے کہ دل بادشاہ ہے تمام بدن کا جب بادشاہ پر بلا آوے
تو رعایا خاک آرام پاوے اسیواسطے صوفیہ تصفیہ دل مشغول رہتے ہین کہ صفا اوسکی موجب صفائی تمام بدن ہے اور کدورت اوسکی

سبب تکدر تمام جسم اور یہی مقام مورد اسرار ربانی اور مہبط انوار سبحانی ہے **بیت** دل عجب چیز ہے جو ہو شفاف + چہرۂ یار دیکھ لو پھر صاف + وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ اور اللہ تعالی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہے اظہار شہادت کو اور کتمان گواہی کو جاننے والا ہے کہ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے خدا کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے کیا ستارے اور کیا فرشتے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے کیا معادن کیا موالید یا مافی السموات سے مراد عوالم روحانی ہے اور اصول لطائف خمسہ عالم امر کہ آثار ظلال افعال واجبی ہین اور مافی الارض سے مراد عوالم جسمانی ہے کہ مظاہر عکوس افعال سبحانی ہے وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اور اگر ظاہر کرو تم جو کچھ بیچ جیون تمہارونکے ہے قصد اور نیت بد اَوْ تُخْفُوْهُ یا چھپاؤ اوسکو يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ حساب لیویگا تمسے ساتھ اوسکے اللہ تعالی کہ دانائے ضمائر اور مطلع سرائر ہے لکھا ہے کہ حق سبحانہ قیامت کے دن اعمال بندونکے سب کے سب اونپر ظاہر کردیگا کیا گفتار زبان اور کیا کردار اعضا اور کیا اندیشۂ دل فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ پس بخشیگا جسے چاہے ساتھ فضل کے اور عذاب کریگا جسے چاہے ساتھ عدل کے وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہے چاہے بخشے چاہے عذاب کرے سمجھ لیجیے کہ نزدیک بعضونکے یہہ آیت ساتھ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے منسوخ ہے اور بعضے کہتے ہین محکم ہے اسواسطے کہ قول اصح اصولیونکا یہہ ہے کہ نسخ آیات احکام مین ہوتا ہے نہ اخبار مین اور یہہ خبر ہے پس منسوخ نہین اس تقدیر پر یہہ آیت ترسٹھوین ہے آیات مسائل سے اور اس سے مسئلہ محاسبہ عزم قلوب بذنوب نکلتا ہے سوال ما فی انفسکم شامل ہے کفر اور معصیت کو پس کفر پر یغفر لمن یشاء کیونکر مترتب ہو کہ قابل مغفرت ہی نہین ہے جواب کافر لیغفر لمن یشاء مین داخل ہی نہین ہین اسواسطے کہ اونکے حق مین غفران ثابت نہین ہے چنانچہ اور جگہہ فرماتا ہے اللہ تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس جواز ثبوت غفران مختص بمومن فاسق ہے اور ثبوت عذاب بحق کافر اوپر سبیل وجوب کے اور بحق مومن فاسق اوپر سبیل جواز کے باقی رہے یہان تشریح اور توضیح عزم قلوب بذنوب کی کہ کسپر محاسبہ ہے اور کسپر نہین معلوم کیجیے کہ خیالات فاسدہ دلکے کئی طرح کے ہین ایک تو یہہ ہے کہ خیال بد آیا اور کیا قرار اور تمکن پذیر نہین اسے خطرہ کہتے ہین یہہ بغیر اختیار آدمی کے آتا ہے اور قوت ایمانسے دفع ہو جاتا ہے اسپر مواخذہ نہین ہے اسواسطے کہ یہہ امر اختیاری نہین اضطراری ہے اگر اسپر مواخذہ کرین تکلیف مالایطاق لازم آوے کہ عقل کے نزدیک بھی جائز نہین دوسری حدیث نفس ہے کہ جسے فکر کہتے ہین امم پیشینیونپر اسکا مواخذہ تھا لیکن امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر معاف فرمایا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالی نے معاف فرمایا امت میری سے مواخذہ حدیث نفس کا جبتک کہ نہ عمل کرین اور نہ کہین چنانچہ بحر مواج مین ہے تیسری قسم عزم ہے کہ خیال بدی کا دلمین آیا اور قصد فعل اوسکیا دلمین ٹھہرایا اسمین اختلاف علما کا ہے بعضے کہتے ہین یہہ داخل حدیث نفس ہے اسپر بھی مواخذہ نہین ہے بدلیل آیت ولقد ہمت بہ وہم بہا عزم گناہ نہین ہے اور ہم جزمیہ نہین اسواسطے کہ اگر عزم گناہ گناہ ہوتا تو یوسف پیغمبر علیہ السلام سے نہ سرزد ہوتا کہ انبیا معصوم ہین اور صحیح یہہ ہے کہ عزم سیئہ پر مواخذہ اس سیئہ کا نہین بلکہ یہہ عزم گناہ علحدہ ہے مواخذہ اسپر جدا ہے اور قاعدہ ہے کہ مواخذہ عمل پر ہے خواہ تنکا ہو خواہ دل کا ہو اور عزم عمل دلکا ہے جب حدیث نفس ساتھ دلکے ملی گناہ ہو گیا اگرچہ عمل تنکا نہو مواخذہ ثابت ہوا اور عمل دل پر مواخذہ بہت آیات کلام اللہ سے ثابت ہے چنانچہ ولکن یواخذکم بما کسبت قلوبکم اور ظاہر ہے کہ کفر و حجد عمل دل ہے اور اوسپر آدمی ماخوذ ہے اور تصدیق محض یقین دل ہے اسپر ماجور ہے اور بلاشبہ انبیا معصوم ہین گناہ سے چنانچہ حق تعالی نے خود ارشاد فرمایا ہے قصے مین حضرت آدم علیہ السلام کے کہ فنسی ولم نجد لہ عزما نفی گناہ کی فرمائی ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے مین جو ولقد ہمت بہ وہم بہا وارد ہے اوسکی یہہ معنی نہین کہ ارادہ گناہ کا کیا حضرت یوسف نے اور عزم دفع اوسکیا کیا حضرت یوسف نے ساتھ زلیخا کے پس خلاصۂ کلام یہہ ہے کہ آدمی عزم بالجزم پر البتہ ماخوذ ہوگا اور خطرات اور تفکرات پر ماخوذ نہین کہ خارج طاقت بشری سے ہین آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے اور حدیث مسطورہ سے ظاہر ہے لکھا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی صحابہ کرام مضمون اس آیت کے تامل

کرکر متألم ہوئے اور حضرت امیرالمؤمنین ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور معاذ بن جبل رض وغیرہم کے پاس آکر التماس کیا کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو ان سبنے جا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم تکلیف دی ہمین ایسے کام کی کہ قوت اوسکی نہین رکھتے ہم بلکہ ایسی خبر پہنچی ہم پر
کہ طاقت استماع اوسکی نہین رکھتے ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر ہے اور وہ کونسا عمل ہے اونھون نے عرض کیا یا رسول اللہ دل کے
ہمارے اختیار مین نہین کبھی خطرہ معاصی کا جی مین آتا ہے کبھی فکر مناہی کا خاطر مین سماتا ہے حالانکہ اوسے ہم برا جانتے ہین قوت سے فعل مین
نہین لاتے ہین اور حق سبحانہ فرماتا ہے یحاسبکم بہ اللہ اگر ہمین اوسپر محاسبہ کریگا سخت دشوار ہوگا پہر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم وہ
کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کہا تھا سمعنا وعصینا اور بہت بلائین اونکے قول پر متفرع ہوئین نہین کہو تم سمعنا و اطعنا کلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا سنکر دل اصحاب کرام کے نے اطمینان پایا اور کہنے لگے سمعنا قولہ واطعنا امرہ برکت اس کہنے کی سے حق تعالی نے دشواری اون کی مبدل بآسانی
فرمائی اور سبکباری تمام امت کے تئین آیتین نازل کین کہ آمن الرسول سے تا آخر سورۃ مین اور اسمین فقرہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کا واسطے
مشعر سبکباری پر ہے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ ایمان لایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف اوسکے
پروردگار اوسکے سے وہ کیا ہے آیات قرآن اور احکام دین اور حقوق شرع وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور ایمان لائے مسلمان امت اوسکے لیکن ایمان پیغمبر کا
بہ تحمل اور تبلیغ ہے اور ایمان اہل امت کا بہ اقرار و تصدیق اور امت کو ساتھ پیغمبر کے جمع کیا واسطے تعظیم تکریم امت کے كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ہر ایک نے
اور متابعون اوسکے سے ایمان لایا ہر ایک ساتھ اللہ کے کہ واحد لاشریک ازلی ابدی ہے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور ساتھ فرشتون اوسکے کے کہ مقربان بارگاہ الہی ہین
اور مخلوق اوسکے ہین وحی لاتے ہین اللہ کی اوپر رسولون کے وَكُتُبِهٖ اور ساتھ کتابون اوسکے کہ جو اللہ نے نازل کئی ہین سب حق ہین اور کلام
الہی ہین غیر مخلوق وَرُسُلِهٖ اور ساتھ رسولون اوسکے کہ سب پاک اور معصوم ہین مورد وحی ہین کہ وحی اللہ کیطرف سے اونپر آتی ہے اور وہ اوروں کو
سکھاتے ہین اور راہ سیدھی بتاتے ہین لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ اور کہتے ہین نبی اور مومنین نہین فرق کرتے ہم اصلا نبوت مین درمیان کسیکے
رسولون اوسکے سے بلکہ سب پر ایمان لاتے ہین ہم بخلاف یہود اور نصاری کے کہ حسد سے کسی پر ایمان لاتے ہین اور کسیکے منکر ہین وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اور
کہا مومنون نے سنا ہمنے قول اللہ تعالی کا اور مانا ہمنے فرمان اوسکا پس بطریق التفات غیب سے طرف خطاب کے اور کہا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ بخشش مانگتے ہم تیری اے پروردگار ہمارے اور طرف تیرے بازگشت ہے سب کی سمجھ لیجئے کہ اگر اس قول کو کہ سبب نزول مین مذکور ہوا
ہے اعتبار کرین تو یہہ آیت مدنی ہے اور اہل حدیث متفق ہین کہ یہہ تینون آیتین مکی ہین اور ہو واسطے شب معراج مین نازل ہوئی ہین چنانچہ صحیح مسلم
مین بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین تین چیزین حق تعالی نے عطا فرمائین نماز پنجگانہ اور خواتیم
سورہ بقرہ اور بخشش گناہان امت بشرطیکہ شرک نلاوین اور ینابیع مین وارد ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج مین مشرف بقرب الہی
ہوئے حق تعالی نے وصف مین اونکے فرمایا آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ پیغمبر خدا نے مناجات کی کہ الہی مجھے شربت اس کرامت کا بغیر مومنان
امت کے گوارا نہین ہے حق تعالی نے فرمایا کہ والمؤمنون کل آمن باللہ الآیۃ پھر حق تعالی نے پوچھا کہ امت تمھاری قبول احکام مین کیا کہتی ہے
پیغمبر خدا نے عرض کیا سمعنا واطعنا الآیۃ جناب باری کی طرف سے خطاب ہوا کہ مین نے بھی آسان فرمایا اوسپر لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا معلوم
کیجئے کہ چوسٹھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے یہہ مسئلہ کہ حق سبحانہ بندو نپر تکلیف مالا یطاق نہین فرماتا نکلتا ہے وہ یہہ ہے یعنے نہین تکلیف
دیتا خدا سبحانہ کسی جان کو اور نہین فرماتا کسیکو کچھہ کام اِلَّا وُسْعَهَا مگر بقدر طاقت اوسکے کہ خرچ بندونکو نہین دیتا اور عجز اور ناتوانی
اونکی قبول فرماتا ہے سمجھ لیجئے کہ بعضے جو اس آیت کو بیچ حکم مواخذے خطرے کے کہ وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ سے نکلتا ہے ناسخ کہتے ہین
چنانچہ پہلے لکھ آئے ہم اسمین اشکال قوی وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ نسخ اوس چیز مین ہوتا ہے کہ جسکا پہلے تحقیق ثابت ہوا اور مواخذہ خطرات
پر یہہ تکلیف مالا یطاق ہے عند العقل ممتنع ہے پس جو چیز کہ بحکم عقل ممتنع ہو کسی زمانے مین جائز نہین ہوتی پس یہہ ثابت ہی نہین ہے منسوخ
کیونکر کہئے قبل ثبوت کے مرتفع کسطرح سے ٹھہرائیے واگر کہئے کہ آیت وان تبدوا ما فی انفسکم سے حدیث نفس مراد ہے اور مواخذہ اسپر پہلی امت والونپر

تھا اس امت سے اوٹھا دیا تو یہہ بھی بات نہین بنتی اسواسطے کہ حدیث نفس وسع مین داخل ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کیونکر ناسخ ہوا اسکا ناسخ
اوسکی تو حدیث ہی ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بالفسہا مالم تعمل بہ او تتکلم حل اس اشکال کا یہہ ہی کہ مراد وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ آہ سے
حدیث نفس ہی خطرہ کہ طاقت بشری سے باہر ہی نہین ہی اور وسع کبھی بمعنی طاقت کے آتا ہی اور کبھی مقابل حرج کے یہان مقابل ہی اور ظاہر ہے کہ احتراز
کرنے مین حدیث نفس کی بڑا حرج ہی پہلے لوگون پر تھا اس امت سے معاف فرمایا ساتھ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے باقی رہا یہان ایک
سوال جواب طلب وہ یہہ ہی جو پہلے مسطور ہوا کہ آیت وان تبدوا ما فی انفسکم آہ جزائے خبر ہی اور اخبار مین نسخ نہین ہوتا جواب اوسکا یہہ ہی
کہ خبر محاسبہ خواطر سے متضمن ہی حکم وجوب تحرز کو اس سے اور جو خبر متضمن ہو بیان حکم کو جیسے کتب علیکم الصیام اور کل مسکر حرام نسخ اسمین واقع
ہوتا ہی لَهَا مَا كَسَبَتْ واسطے اوس جان کے ہی جو کمایا اوسنے نیکیون سے وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اور اوپر اوسکے ہی جو کمایا اوسنے برائیون سے
سمجھ لیجئے کہ لام واسطے نفع کے اور علی واسطے زیان کے کلام عرب مین بہت آیا ہی یہان بھی اسی معنی مین واقع ہی اور ذکر کسبت کا نیکی مین اور اکتساب
کا بدی مین دال کمال الطاف پروردگار پر ہی کہ منفعت نیکی کی متعلق بکسب کے اور زیان بدی کا متعلق باکتساب فرمایا کہ صیغہ مبالغہ ہی ابس شب
معراج مین پیغمبر خدا صلعم نے بالہام الٰہی دعا آغاز کی کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ای پروردگار ہمارے مت پکڑ ہمکو عقوبت مین
اوسکی اگر بھول گئے ہم اور عمل نیک فوت ہوا ہم سے یا چوک گئے ہم اور بے قصد گناہ سرزد ہوگیا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا ای پروردگار
ہمارے اور مت رکھ اوپر ہمارے بوجھ كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا جیسا کہ رکھا اوس بوجھ کو اوپر ان لوگون کے کہ پہلے ہمسے تھے یعنے یہود اور
نصاری کہ تکلیف شاقہ اونپر واقع ہوئی تھی رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ای پروردگار ہمارے اور مت اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہین طاقت
واسطے ہمارے ساتھ اوسکے سمجھ لیجئے کہ جن مفسرین کے نزدیک یہہ آیت مدنی ہی اور ناسخ آیت محاسبہ کی ہی اونکے نزدیک مراد مالا طاقت سے
وساوس اور خطرات ہین اور جو مکی کہتے ہین اونکے نزدیک مراد اس سے استیلائے شیطان ہی بواسطہ غلبت شہوت نفس یا شماتت اعدا یا جو چیز اللہ
سے غافل کرے اور فرمانبرداری باری سے چھڑاوے بعضون نے کہا ہی کہ مالا طاقۃ لنا سے مراد پھسلنا قدم کا ہی صراط مستقیم سے وَاعْفُ عَنَّا
اور معاف کر ہم سے خطا اور فراموشی ہماری وَاغْفِرْ لَنَا اور بخشش کر واسطے ہمارے گناہ ہمارے وَارْحَمْنَا اور رحم فرما ہمپر ساتھ قبول طاعت کے
أَنْتَ مَوْلَانَا تو دوست کارساز اور مددگار ہمارا ہی فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ پس مدد دے ہمکو اور فتح مند کر ہمکو اوپر قوم کافرون کے
لکھا ہی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب یہہ سورہ ختم کرتے تھے آمین کہتے تھے اور حدیثین وارد ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا شب معراج
مین جو پڑھتے تھے ملائکہ آمین کہتے تھے اور حق تعالی قبول فرماتا تھا خاتمہ مین اس سورہ کے صنعت تشابہ الاطراف ہی اور وہ اوسے کہتے ہین کہ ختم کیا
جاوے کلام ساتھ اون چیزونکے کہ مناسب ہون ساتھ ابتدا کے پس آغاز سورہ بقر مین مذکور مومنون اور کافرونکا تھا ختم بھی اوسکو بذکر مومنین اور
کافرین کیا سمجھ لیجئے کہ جملہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا مین تکلیف بقدر وسع ذکر فرمائی اور جملہ لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت مین وعدہ نفع کسب
کا اور وعید زیان اکتساب کا ارشاد کر کر بطور تذنیب چند دعائین متضمن مطالب ضروریہ کی تلقین فرمائین اول دعا ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او
اخطانا سکھائی اور اوسمین مہم عظیم سے مطلع فرمایا وہ کیا ہی کہ وقت نسیان کے کام یاد رکھنا اور خطا سے بچنا امر دشوار ہی اور ان دونون پر
بجہت تضمن تقصیر مواخذہ ہی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو باوجود عذر نسیان کے فنسی ولم نجد لہ عزما سے ظاہر ہی تخت نعمات بہشت سے اوتار کر
تختۂ زمین پر بٹھا دیا اور قتل خطا مین آدمی ماخوذ بکفارت اور دیت ہوتا ہی اور بیچ قتل صید بخطا کے ہنگام احرام مین ماخوذ بجزا ہی پس یہہ بڑا
سخت کام تھا اور مشکل مقام تھا یہان تضرع اور زاری جناب باری مین کرنا ضرور تھا سو خود اس ہمارے مالک نے ہمین تعلیم کر دیا کہ عاجزی
کرو میری جناب مین مین معاف فرماؤنگا تمھین ؎ یارب خطا و نسیان ہم سے معاف فرما + رنج مواخذہ سے تن من کو صاف فرما + پھر دعا
دوسری تلقین فرمائی ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا اور اوسمین کمال الطاف اپنے سے آگاہ فرمایا کہ دعا دفع تکالیف
شاقہ کی جو پہلے لوگون پر تھین میری جناب مین کرو مین مجیب الدعوات ہون ؎ یارب وہ بوجھ ہمپہ مت رکھ + پہلے لوگون پہ جو رکھا تھا

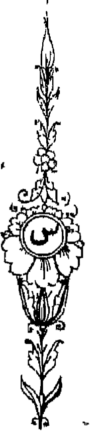


پھر دعا تیسری تلقین فرمائی ربنا ولاتحملنا مالاطاقۃ لنا بہ اور اوسمین تنبیہ فرمائی کہ تحمل مالایطاق انشاءاللہ سے ہی واسطے دفع اسکے
کے دعا کرو تا قبول فرماؤن ۵ الٰہی فوق طاقت ہکو مت تکلیف فرما تو + نوازش لطف رحمت مہر رافت اپنی دکھلا تو + پھر تلقین فرمایا
کہ خواہش عفوا و رغفرانکی کرو واعف عنا واغفرلنا پھر دعاے جامع انواع خیر مانع اسباب شر کہ وارحمنا وانت مولانا سکھا کر ساتھ تلقین
دعائے نصرت پانیکے اوپر دشمنونکے سورہ ختم فرمائی کہ فانصرنا علی القوم الکافرین ۵ رحم کر مولا ہمارے دفع کر اعدائے دین + تو ہی
ناصرانہا فانصرنا بقوم کافرینا + آمین سبحان اللہ عجب حسن مقطع اس سورہ کا ہی کہ متضمن دعائے مقصد اقصے ہی وہ کیا ہی مقہوری اعدا
ہی باقی رہے چند لطائف مطلع اسکیکے اور وہ اکثر مطالع سور کو شامل تھے وہ یہان لکھکر سورہ تمام کیجئے اور صورت حسن خاتمہ اپنے کی اور
سب مسلمانونکی جناب الٰہی سے مانگئے ۵ یارب چھپا گناہ تفضل کے ذیل سے + اعمال وزن فضل کے کرنا توکیل سے + کر حسن خاتمہ میرا اور
مومنین کا + قرآن کے طفیل نبی کے طفیل سے + بیان لطائف مقطعات اوایل سور سمجھ لیجئے بیست و نہ سورتین ہین کہ ابتدا انکی ساتھ حروف
مقطعات کے ہی از انجملہ سورہ بقرہ ہی کہ مسطور ہوئی اور سورہ آل عمران ہی کہ شروع ہوگی اور وہ حرف باسقاط مکررات چودہ ہین الف
لام میم صاد را کاف ہا یا عین طا سین حا قاف نون کہ لفظ صراط علی حق نمسکہ جامع ان حروف کا ہی اور لائے ہین ان چودہ حرف
کے انتیس سورہ مین اسقدر دقائق اور نکات مرعی ہین کہ عربیت دان ماہر کو رعایت اونکی ممکن نہین از انجملہ یہہ ہی کہ مقطعات غیر مکرر چودہ
ٹھہرائے ہین اور ضمن مین اونکے چودہ ہی حروف لائے ہین کہ نصف حروف ہجا ہین اگر الف کو ہر حرف شمار نکرین بیست و نہ سورہ کے
کہ عدد حروف ہجا ہین اور وارد کرنیین آسانی حروف کو عدد مسمیات مین اشارہ ہی کہ درمیان الف اور ہمزہ کے مشارکت ہی فرق درمیان
انکے سکون و تحرک ہی اور از انجملہ یہہ ہی کہ وارد کرنیین ان حروف کے اشارہ ہی بجمیع اقسام حروف کہ نصف نصف ہر قسم کے لائے ہین مثل حروف
دو قسم ہین مہموسہ اور مجہورہ مہموسہ کہ دس ہین اونمین سے پانچ حا ہا صاد سین قاف کہ نصف حقیقی انکی ہین لائے اور مجہورہ کا بھی نصف اقل لائے
ل ن ی ق ا ط ع ر م اور دو قسم حروف کی کہ شدیدہ اور رخوہ ہی شدیدہ آٹھ حرف ہین ء ج د ط ت ب ق ک نصف آن حروف کا کہ ا ق ط
ک ہی مقطعات مین مذکور ہی اور بیس حروف باقی کہ رخوہ ہین دس اونمین سے لائے ح م س ا ع ل ی ن ص ر ہ اور دو قسم حرف کہ مطبقہ اور
منفتحہ ہین مطبقہ چار ہین ص ض ط ظ نصف اونکا ص اور ط لائے اور باقی حروف کہ منفتحہ ہین نصف اونکا بارہ لائے اور حروف قلقلہ کے پانچ
ہین قطب جد نصف اقل اونکا ق ط لائے تا اشارہ ہو کہ قلیل مین یہہ حرف کلام عرب ہین اور دو حرف لین کے و ی تھے ی لائے کہ ثقل مین کمتر
ہی واو سے اور حروف مستعلیات تھے ق ص ط کہ نصف اقل ہی اختیار کئے اور حروف منخفضہ کہ اکیس ہین نصف اکثر اونکا لائے گیارہ اور
حروف بدل کے گیارہ ہین موافق مذہب سیبویہ کے ا ج د ط و ی ت م ن و ہ انمین سے نو حرف لائے اور ان حروف مین سے کہ مثل اپنے مین
مدغم ہوتے ہین اور قریب المخرج مین مدغم نہین ہوتے وہ پندرہ ہین ء ہ ع ط م ی نصف اقل لائے خ ع ض ف ط ش ز و کو ترک کیا
اور ان حروف سے کہ دونون مین مدغم ہوتے ہین مثل اپنے مین بھی اور قریب المخرج مین بھی وہ تیرہ باقی ہین نصف اکثر اونکا لائے ح ق ک
ر س ل ن تا کہ اشارہ ہو کہ اوسکے حال پر اکثر چاہئے اور ان چار حروف سے کہ قریب المخرج مین اپنے ادغام نہین قبول کرتے اور قریب المخرج
انکا انمین ادغام قبول کرتا ہی کہ م س ر ف ہین نصف انکا ر لائے اور حروف حلقیہ سے دو ثلث لائے تا اشارہ ہو کہ یہہ بہت کلام عرب مین
واقع ہوتے ہین اور زائد عشرہ سے کہ سالتمونیہا ہین سات حرف لائے تا اشارہ ہو کہ ابنیہ مزید سباعی سے تجاوز نہین کرتے اور وہ کبھی اسم
بھی ہین مثل استفعال اور افعیلال کے پھر ان حروف کو گاہے مفرد لائے مثل ص ق ن کے اور کبھی دوگانہ مثل حم یس طس طہ کے اور کبھی
سہ گانہ مثل الف لام الر طسم اور کبھی چارگانہ مثل المص المر کے اور گاہے پنجگانہ مانند کہیعص حمعسق کے اور مقطعات کو تین جگہہ مفرد لائے ص ق
ن تا اشارہ ہو کہ حروف مفرد تین قسم ہین اسم فعل حرف اسم مین مانند کاف خطاب کے اور فعل مین مانند ق اور لام کے کہ صیغہ امر ہی وقی لیقی
اور ولی یلی سے اور حرف مین مانند بائے جر اور کاف تشبیہ کے اور چار جگہہ دوگانہ لائے طہ طس یس حم تا اشارہ ہو کہ ترکیب دوگانی گاہے حرف

مین ہوتی ہی بغیر حذف کے مثل بل اور ہل کے اور گاہے فعل مین ہوتی ہی بحذف مثل قل کے اور کبھی اسم مین ہوتی ہی بغیر حذف مثل من کے
اور بحذف ہی مثل دم کے تو جگہہ مین تا اشارہ ہو کہ ترکیب ہر ایک کی اقسام ثلثہ اسم فعل حرف تین وجہ پر واقع ہوتی ہین ساتھ ضم فتح کسر
کے پس اسما مین من اذ ذو فعل مین قل بع خف حرف مین اَنْ مِنْ مُذْ اور ترکیب سہ گانی کو تین جگہہ لائے الم الر طسم تا اشارہ ہو کہ یہہ ترکیب
اقسام ثلثہ اسم فعل حرف مین واقع ہوتی ہی اور تیرہ جگہہ سورمین اشارہ ہی کہ اصول آیت مستعملہ تیرہ ہین دس واسطے اسم کے مثل فلس
فرس کتف عضد حبر عنب ابل قفل صرد عنق اور تین واسطے فعل ماضی کے نصر علم شرف اور ترکیب چہار گانی کو دو جگہہ لائے المر المص اور ایسے ہی
ترکیب خماسی کو دو جگہہ لائے کہیعص حمعسق تا اشارہ ہو کہ ہر ایک ترکیب رباعی اور خماسی سے دو قسم ہی اصل مثل جعفر اور سفرجل کے اور
ملحق مثل فردا اور اگر مجفل کے اور اسیواسطے کہ ان حروف کو اوپر سور کے تفریق کیا ایک جا قرآن مین نہ لائے واللہ اعلم **سورہ آل**
عمران اس سورہ مین دو سو آیتین اور تین ہزار چار سو اسی کلمے ہین اور چودہ ہزار پانچسو پچیس حروف ہین اور ربط اس سورہ کا ساتھ
سورۂ بقرہ کے یہہ ہی کہ ان دونون کا شروع ساتھ الم کے ہی اور ابتداء مین ہر ایک کے مذکور کتاب کا اور ہدایت کا اور مومنونکا اور کافرون کا
ہی اور ختم بھی ان دونون کا اوپر مذکور مومنونکے اور دعاے مومنونکے اور ذکر غزا و جہاد کی ساتھ دشمنونکے ہی اور یہہ بھی ہی کہ سورۂ بقرہ
مین مذکور خلقت آدم علیہ السلام کا تھا کہ بن ماں باپکے پیدا ہوئے اس سورہ مین ذکر عیسےٰ علیہ السّلام کا ہی کہ بغیر باپکے پیدا ہوئے اور فاصلے
اس سورہ کے اوپر ان حرفونکے ہین الم مدبہ فقط اور یہہ سورہ مدنی ہی سبب نزول کا اسکے یہہ ہی کہ ستر سوار یا ساٹھ سوار ترسایونکے کہ چودہ
اونمین شریف تھے باقی رفیق آنکے حضور نبوی مین حاضر ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ملاقاتکے دعوت اسلام کی فرمائی اونھون نے کہا
کہ ہم پہلے سے ایمان رکھتے ہین اب کیا ہمین تلقین کرتے ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کئی چیزین تمھین اسلام سے باز رکھتی ہین اور
کفر مین ڈالتی ہین ایک تو نسبت زن و فرزند کی بجناب الٰہی کہ منزہ و مقدس ہی کرتے ہو دوسری عبادت صلیب کی بجالاتے ہو تیسری
سور پلید کو شرعًا طبعًا خبیث ناپاک ہی کھاتے ہو اونھون نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم حضرت عیسےٰ کے حق مین کیا کہتے ہو حضرتؐ نے
فرمایا کہ عیسےٰ بندے اور پیغمبر برگزیدہ و برگشتیدۂ خدا ہین اونھون نے کہا کہ یہہ بات نکہو اور نسبت بندگی کی طرف عیسیٰؑ کے نکرو کہ وہ استنکاف
یعنے ننگ و عار اوس شخص سے رکھتے ہین پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ یہہ محض جھوٹھ ہی بندہ ہرگز بندگی سے ننگ و عار نہین رکھتا اور لاف فرزندی
کی نہین مارتا اسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی لن یستنکف المسیح ان یکون عبداللہ و لا الملٰئکۃ المقربون اور جھوٹھ انکا ظاہر ہو گیا پھر اُنھون
نے کہا کہ اگر عیسےٰ بیٹے اللہ کے نہ تھے بن باپکے کسطرح پیدا ہوئے حقتعالی نے یہہ سورت نازل فرمائی حضرت جبرئیل نے اوسیدم آکر ابتداے سورہ
سے تا بہ آیت ان مثل عیسیٰ عند اللّٰہ کمثل آدم پڑھی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمٓ ۝ اللّٰہُ عجب مطلع الانوار مطلع ہی اس سورہ کا کہ جس سے نور الاسمٔی سبحانی درخشان اور نور بقائے یزدانی تابان اور نور محبت رحمانی
عیان ہی الف سے اشارہ طرف الآئے عمیم الٰہی کے ہی اور لام سے طرف لقائے کریم کے اور میم سے طرف محبت قدیم اوسکیکے برکت آلائے الٰہی کی
دنیا مین سبکو علی العموم شامل ہی اور نعمت لقا اسکے کی عقبیٰ مین بہ بندگان خاص واصل ہی اور فیض محبت اوسکے کا دونون جہانمین اخص
خواص کو حاصل ہی اوہی لایق پرستش کے ہی **لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ** نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر وہ سمجھ لیجے کہ نصاریٰ نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر مناظرہ کیا تھا قصہ اونکا اسباب نزول مین گذرا ہی وہ تین قسم تھے بعضے حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کو اللہ کہتے تھے بعضے ابن اللہ
بعضے ثالث ثلثہ کے قائل تھے حق سبحانہ نے اس آیہ مین توحید اپنی بیان فرمائی اور رد اونکے اعتقادات کا کیا کہ **اللّٰہ** یعنے وہ ذات پاک کہ
جامع جمیع صفات کاملہ کی ہی اور منزہ تمام نقصان اور زوال سے ہی لایق پرستش کے وہی ہی یگانہ ہی پاک ہے زن و فرزند اور خویش و پیوند
سے **اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ** زندہ ہی کہ حیات ہر ایک زندہ کی اوسی سے اور پایندہ کہ قیام ہر ایک کا اس سے ہی روایت ہی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام



یا حی یا قیوم کہکر مردہ کو زندہ کرتے تھے سمجھ لیجیئے کہ جو شخص دعوت اس اعظم کی بجا لاوے اس سے ایسے ہی تاثیرات عجیبہ ظاہر ہونگے لیکن دعوت اسماء الٰہی کو شرائط شرط ہین از انجملہ اکل حلال اور صدق مقال ہے نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ اتاری اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن ساتھ راستی کے یعنے سچ اخبار کے اور راستی کے سچ دلائل کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ در آنحالیکہ سچا کرنیوالی ہے یہہ کتاب اون کتابونکو کہ آگے اوسکے ہین یعنے توراۃ اور انجیل اور زبور اور سوا انکے صحیفے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ بین یدیہ سے پیشی مکانی نکلتی ہے اور یہان پیشی زمانہ مراد ہے یہہ کیونکر ہو جواب اوسکا یہہ ہے کہ پیشی نزول مین بمکان مستلزم پیشی زمانی ہے وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ مِنْ قَبْلُ اور اتاری توراۃ اور انجیل پہلے تجھسے یا پہلے نزول قرآن سے هُدًى لِّلنَّاسِ راہ دکھانیوالی واسطے بنی اسرائیل کے بطریق حق اور ان دو کتابونمین نفی معبودیت ماسوی اللہ کے مذکور ہے اور اس نفی سے جھوٹ یہود کا کہ حضرت عزیر کو بیٹا اللہ کا کہتے ہین اور جھوٹ نصاریٰ کا کہ حضرت عیسیٰ کو بعضے اونکے بیٹا اللہ کا کہتے ہین اور بعضے اللہ کہتے ہین اور بعضے ایک تین مین کا کہتے ہین بعضے جانتے ہین کہ الوہیت بٹی ہوئی ہے تین شخص مین کہ اللہ ہے اور جبرئیل ہے اور عیسیٰ ہے ثابت ہوتا ہے وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اور اتارین سب کتابین کہ فرق کرنیوالی ہین درمیان جھوٹ اور سچ کے مثل صحیفونکے کہ حضرت آدم اور حضرت ابراہیم پر اور سوا انکے انبیاؤنپر علیہم الصلوٰۃ والسلام نازل کی کہ اون سبمین بیان توحید باری ہے اور نفی معبودیت غیر اللہ ہے ذکر انزل الفرقان کا بعد ذکر قرآن اور توراۃ اور انجیل تعمیم بعد تخصیص ہے اور تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ فرقان مین معجزے ہین کہ انسے دعویٰ جھوٹا سچا ظاہر ہوجاتا ہے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ نشانیون قدرت الٰہی کے اور آیات قرآنی کے اور پیغمبرونکے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ واسطے اونکے ہے عذاب سخت اور عقوبت صعب یہہ وعید ہے نصاریٰ کے حق مین بسبب کفر کے کہ عیسیٰ کو آل اور ابن اللہ کہتے ہین وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اور قادر ہے عذاب کرنے پر کافرونکے اور بدلا لینے والا کافرونسے إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ تحقیق اللہ نہین چھپی اوپر اوسکے کوئی چیز سارے جہان سے فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمانکے بلکہ علم اوسکا محیط ہے سب پر سمجھ لیجیئے کہ یہہ آیت بھی رد ہے اعتقاد نصاریٰ کی کہ عیسےٰؑ کو اللہ کہتے ہین کہ علم عیسےٰ کا سارے جہان پر محیط نہین ہے کچھ غیب کی باتین وحی سے معلوم ہین پس لائق خدائی کے نہین خدا وہ ہے کہ اوس سے کچھ چیز چھپی نہین هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ وہ کہ علم جسکا محیط ہے سب پر وہ ہے کہ صورتین بناتا ہے تمھاری بیچ رحمون ماؤن تمھاری کے جسطرحسے کہ چاہتا ہے دراز کوتاہ مرد عورت کالے گورے ناقص کامل خوبصورت بدشکل نیکبخت کمبخت اور عیسیٰ علیہ السلام کو یہہ قدرت کہان ہے اونکی تو شکل جب رحم مریم مین اللہ نے بنائی تب پیدا ہوئے پس مصوّر اور خالق سبکا اللہ ہے لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود مگر وہ تکرار اس آیت کا واسطے رد زعم نصاریٰ کے کہ ثالث ثلثہ کے قائل تھے الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وہ کہ غالب ہے حکمت والا ہے بے ہمتا ہے هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وہی ہے کہ جسنے اتاری اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب قرآن شریف مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ بعضے اوسکی نشانیان روشن ہین اور آیتین مفصل مبین ہین کہ لفظون معنونمین اونکے کچھ اشکال نہین ہے هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وہ آیتین اصل کتاب ہین وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ اور دوسری آیتین آپسمین متشابہ ہین ایکدوسرکی ظاہر مین سمجھ لیجیئے کہ آیات متشابہات وہ ہین کہ جنکی کئی کئی معنی ہین کچھ صحیح کچھ غلط کسیکے سمجھ مین کچھ آتی ہین کسیکے سمجھ مین کچھ بخلاف آیات محکمات کے کہ اونکی ایکہی معنی ہوتی ہے اور شیخ ابو منصور ماتریدی نے کہا ہے کہ عقل سے بیان آیت محکم کا ہوسکتا ہے اور متشابہ کا بغیر نقل کے نہین ہوسکتا جیسے یَدُ اللّٰہ قرآنمین واقع ہے اور وَجْهُ اللّٰہ اور سوا انکے معیت اسکی اور قرابت اور احاطہ اور استوی عرش پر یہہ سب متشابہات ہین کہ ان کے معنونمین عقل حیران ہے اور بعضے کہتے ہین کہ متشابہات حروف مقطعات ہین کہ اوائل سورتون کے وارد ہین یہود اور نصاریٰ اونکے عدد و نیز مدت اسلام سمجھتے تھے لیکن مقطعات غیر مکرر کے عدد و مین تفاوت رکھتے ہین چنانچہ الم کے اکہتر عدد ہین اور المص کے ایکسو اکسٹھ اور الر کے دوسو اکتیس اور المر کے دوسو اکہتر اس سبب سے [illegible] مدت کہنے لگے کہ ہم اسپر ایمان نہین رکھتے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ پس وہ لوگ کہ [illegible] کے بیچ دلون

اونکے کہ کجی اور تباہی ہے یا شک بکلام الٰہی ہے فَيَتَّبِعُونَ پس پیروی کرتے ہین مَا تَشَابَهَ اوس چیز کی کہ شبہہ والی ہے لفظ اوس کے متشابہ ہین اور اسکے معنی مشکل ہین مِنْهُ قرآن شریف مین سے ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ واسطے چاہنے فتنے کے کہ شرک ہے یا جھٹانا قرآن شریف کا ہے یا گمراہ کرنا جاہلون کا ہے چنانچہ یہود کہتے تھے کہ یہہ حساب مختلف ہمہ مشتبہ ہے غرض اونکی یہہ تھی کہ جاہلون کو اپنا قوم کے شک مین ڈالین وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ اور دوسری پیروی کرتے ہین متشابہا کی واسطے چاہنے تاویل اسکیکے کہ موافق اپنے مدعا کے پھرالین مخالف دلائل عقلیہ کے ہو واسطے فتنہ انگیزی کے چنانچہ معتزلہ انکار رویت کا کرتے ہین اس آیۃ کو کہ الی ربہا ناظرہ ہے تاویل بمنتظرہ کرتے ہین اور مجسمہ کہ قایل بجسم الٰہی ہین ایسی آیتونسے کہ ید اللہ اور وجہ اللہ اور فی جنب اللہ ہین اللہ منزہ مقدس کو جسمانی کہتے ہین اسیطرحسے اور جھوٹھے فرقون والے موافق اپنی اپنی خواہشونکے معنی آیات متشابہات کی ٹھہراتے ہین اور اپنے آپکو دوزخی بناتے ہین اور مثلثہ کہ فرقہ نصاریسے ہے ایسی آیتون سے کہ جسمین بظاہر صیغہ جمع کا ہے جیسے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور انا لموسعون اور لنحن الشاہدون اور سوا انکے ہین تمسک کرکے ثالث ثلثہ کے قائل ہوئے ہین معاذ اللہ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ اور نہین جانتا حقیقت اوسکی جو کچھ کہ متشابہ ہے مگر خدا عزوجل یہان وقف لازم اور وقف جبرئیل اور وقف منزل ہے پس چاہئے کہ الا اللہ پر وقف کرے تا راسخان علم کہ آگے مذکور ہونگے حقیقت متشابہات کی جاننے مین در داخل نہون کہ سوا اللہ سبحانہ کے کوئی حقیقت اوسکی نہین جانتا یہہ حاصل تفسیر حسینی کا تھا جو مسطور ہوا اور تحقیق اوسکی بعد تمام آیۃ کے بیان ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ اور ثابت قدم یعنے مضبوط لوگ بیچ علم کے کہ مسلمان عالم باعمل ہین يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھ متشابہ کے سب محکمات او متشابہات نزدیک پروردگار ہمارےکے سے ہے وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ اور نہین نصیحت پکڑتے ساتھ ان چیزونکے جو بیان ہوئین مگر صاحب عقل کے سمجھ لیجئے کہ علمائے راسخین حقیقت آیات متشابہات کی جانتے ہین یا نہین اسمین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ نہین جانتے اور وہ الا اللہ پر وقف کرتے ہین اور واو والراسخون کا استیناف کا ٹھہراکر راسخون کو مبتدا اور یقولون کو خبر کہتے ہین لیکن اس قول پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے سوال وضع کلام کی واسطے افہام کے ہوتی ہے جب مراد اس متشابہات کی کسیکے فہم مین نہ آئی فائدہ نزول کا اوسکے کیا ہوا جواب متشابہات اسرار قرآنی اور رموز فرقانی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہین پس مقصود سمجھنا پیغمبر کا ہے وہ سمجھے سمجھائے ہین اور دوسرےکے نہ سمجھنے سے خلاف وضع کلام کی نہین ہوتی اور بعضے کہتے ہین کہ والراسخون مین واو عاطفہ ہے الراسخون معطوف اور الا اللہ معطوف علیہ ہے علم تاویل متشابہات کا علمائے راسخون کو ثابت ہے اور اگر کوئی کہے کہ اہل سلف تاویل متشابہات مین مشغول نہین ہوئے تو کہتے ہین ہم اور وہ الا اللہ پر وقف نہین کرتے کہ اس زمانہ مین مخالفین نہ تھے احتیاج رد کرنے کی کیا ہے بخلاف اس زمانیکے کہ مخالف بہت ہین لازم ہے کہ متوجہ بتاویل ہون اور رد تمسک مخالفون کا کرین اور بعضے کتب اصول فقہ مین لکھا ہے کہ یہہ اختلاف فریقین کا باعتبار ظاہر ہے حقیقت مین کچھ اختلاف نہین ہے اسواسطے کہ شعور دو طرح کا ہوتا ہے یقینی اور غیر یقینی اور دونون طرحمین قول تمام امت کا ایک ہے کہ سبکا اتفاق ہے اسبات پر کہ علمائے راسخین کو متشابہات کا علم یقینی نہین ہے اور اسپر بھی اتفاق ہے سبکا کہ تاویل بوجہ ظن اور اجتہاد کے ممتنع نہین باقی رہی تفسیر راسخین کی سو اوسکا بیان یہہ ہے کہ علما کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ راسخ وہ ہے جو ثابت او ہو علم کے ہو عمل موافق علم کے کرے لغزش سے کجی سے بچے اور بعضے کہتے ہین راسخ وہ ہے کہ حکایت اوسکی راست ہو اور روایت اوسکی درست ہو نامحرم سے پرہیز کرے حق بات دست آویز کرے اور بعضے کہتے ہین کہ راسخ وہ ہے کہ متقی ہو معاصی سے اور زاہد ہو بکار خدا اور بعضے کہتے ہین کہ راسخ وہ ہے جو پرہیز کرے کار دنیا سے اور ساتھ خلق کے متواضع ہو اور ساتھ نفس کے مجاہد ہو اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہے کہ راسخ وہ ہے کہ ظاہر جسکا محکوم باحکام صورت شریعت ہو اور باطن جس کا منور بانوار حقیقت شریعت ہو پس علمائے راسخین وہ ہین کہ جنکی شان مین العلماء ورثۃ الانبیاء وارد ہے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ باسرارہ السامی نے مکتوب مکتوبات کی دوسری جلد کے اٹھارہوین مکتوب مین لکھا ہے کہ علم شریعت کی ایک صورت

ہی ایک حقیقت صورت اسکی نصیب علماء ظواہر ہی شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کہ تعلق ساتھ محکمات کتاب اور سنت کے رکھتی ہی اور حقیقت اوسکی نصیب علمائے راسخین ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ متعلق ساتھ متشابہات کتاب اور سنت کے ہی اور محکمات اگرچہ امہات کتاب ہین لیکن نتائج اور ثمرات اونکے متشابہات ہین کہ مقاصد کتاب ہین امہات سوا وسائل کے نہین لب کتاب متشابہات ہین اور محکمات کتاب قشر ہین اس لب کے متشابہات ہین کہ ساتھ رمز اور اشارہ کے بیان اصل کرتے ہین اور حقیقت اس معاملے کی سے نشان دیتے ہین علمائے راسخین قشر اور لب کو جمع کرکر مجموع صورت اور حقیقت شریعت کو دریافت کرتے ہین ان بزرگوارون نے شریعت کو مثل ایکشخص سے تصور کیا ہی کہ قشر اور لب اسکا صورت اور حقیقت سے ہو علم شرائع اور احکام کو صورت شریعت کی جانی ہی اور علم حقائق اور اسرار کو حقیقت شریعت کی پہچانی ہی اور بعضے بصورت شریعت گرفتار ہین اور حقیقت شریعت سے انکار کرتے ہین اور پیر اور مقتدا اپنا سوا ہدایہ اور بزدوی کے نہین جانتے اور بعضے دوسرے ہر چند گرفتار حقیقت شریعت ہین لیکن اس حقیقت کو حقیقت شریعت نہین جانتے بلکہ شریعت کو صورت ہی مین حصر قصر سمجھتے ہین اور قشر گمان کرتے ہین اور لب کو دوراوسکے تصور کرتے ہین اوھونے بھی حقیقت اس حقیقت کی سے آگاہی نہین پائی اور متشابہات سے نصیب اونکے نہین ہوا بس علماء راسخین ہی وارث انبیا ہین بیچ حقیقت کے جعلنا اللہ سبحانہ من محبیہم و مقتفی آثارہم اور کہتے ہین وہ علماء راسخین رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا اے پروردگار ہمارے مت پھرا دلون ہمارے کو دین سچے سے بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا پیچھے اس سے کہ راہ سیدھی دکھائی ہمکو وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ط اور بخش ہمارے تئین اپنے پاس سے رحمت یعنے نعمت ثبات کی اوپر ایمان کے یا نعمت دخول جنت کے اور حصول رضوان کے یا ہر رحمت اور نعمت اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ تحقیق تو ہی ہی دینے والا ہر عطیہ کا سوا تیرے کون ہی کہ نعمت دے اور رحمت کرے بحر مواج مین لکھا ہی کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اوسکے نے رضی اللہ عنہم جب مسلمان ہوئے احوال یارون اپنون کا کہ جو اس نعمت سے محروم تھے یاد کیا واسطے ثبات اس نعمت کے جناب مین اللہ کی دعا کی اور رحمت الٰہی پناہ ڈھونڈھی یہہ آیت بیچ حکایت مقال انکے نازل ہوئی رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ یہہ بھی داخل ہی مقولہ راسخین مین یعنے اے پروردگار ہمارے تحقیق تو اکٹھا کرنیوالا ہی سب لوگون کا بعد موت کے اوس دن کہ نہین کچھ شک بیچ آنے اوسکے بحر مواج مین لام کے معنے فی کے لکھے ہین یعنے بیچ اوس دن کے اور حسینی مین حساب محذوف نکالا ہی یعنے واسطے حساب کے سمجھ لیجئے کہ بعد موت کے حق سبحانہ تعالیٰ سبکو جلاویگا واسطے حساب کے کہ جو دنیا مین اونھون نے عمل کئے ہونگے اور اوس دن حکم کریگا درمیان اونکے جس چیز مین یہہ اختلاف کرتے تھے اور بیان کریگا حق اور باطل اونکا اور ظاہر کریگا جھوٹ جھوٹون کا اور سچ سچون کا اور رد فرماویگا تاویلات باطلہ بد مذہب والون کی اور ان لوگون کی کہ کفر اختیار کیا ہی اور شرک مین قدم دھرا ہی بتونکو سجدہ کیا ہی یا پیپل تلسی چاند سورج گنگا جمنا آگ پانیکو پوجا ہی یا عیسیٰ کو ابن اللہ کہا ہی یا آسمجھا ہی یا ثالث ثلثہ مقرر کیا ہی یا اور کسی پیر شہید امام امامزادیکو اللہ کے خاص کامون مین دخل دیا ہی یا کسی جن پری بھوت خبیث کو اپنا مشکلکشا سمجھا ہی ان سبکو وہ مالک الملک وحدہ لا شریک لہ جھوٹا کریگا اور بہت شرمندہ ہونگے اور انسے کچھ جواب نہ بن آئیگا پھر انسے بدلا لیگا اور سزا کو پہنچا دیگا اور نیک کارون موحدون مخلصون اپنون کو جزائے نیک دیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین خلاف کرتا وعدیکو پس یقین سمجھو کہ بعد مرنے کے سب کو اوٹھا کر جمع کریگا اور حساب لیگا جسے چاہیگا عذاب کریگا جسے چاہیگا معاف فرماویگا بعضونکو ہمیشہ دوزخ مین رکھیگا بعضونکو کچھ عذاب کرکر بخشیگا بعضونکو بیحساب بہشت مین پہنچاویگا **شعر** کر دو مین مجھ کو بھی داخل بفضل ای وہاب + بہشت کو جو چلے جائینگے بغیر حساب + اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یہودی بنی قریظہ اور یا بنی النضیر یا کفار قریش کہ جناب مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بے ادبانہ حقارت آمیز کہتے تھے کہ درویش ہین اور بیٹا نہین رکھتے اور اپنا فخر ساتھ مال اور اولاد کے سمجھتے تھے حق تعالیٰ نے ردّ سخن مین ان کے ارشاد فرمایا کہ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا نہ کفایت کرینگے انکے مال اونکے کہ جن پر نازان ہین اور نہ اولاد انکی کہ جسپر شادان ہین عذاب الٰہی سے کچھ یعنے ذرا بھی نہ دنیا مین عذاب سے بچا سکینگے نہ آخرت مین چھڑا سکینگے وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ اور یہہ لوگ

وہی ہین ایندھن آگ کے کہ دوزخ ہین ہمیشہ جلینگے اور عادت اون مشرکون کی یا یہود و نصاری کی بیچ جھٹانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ مانند عادت لوگون تابعدارون فرعون کی ہی بیچ تکذیب موسی علیہ السلام کے وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مانند عادت ان
لوگونکے ہی کہ پہلے اون فرعونیون سے تھے جیسے عاد اور ثمود كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا جھٹلایا اونھون نے نشانیون ہمارےکو فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ
پس پکڑا اونکو اللہ تعالی نے ساتھ گناہ اونکے کہ تکذیب اور انکار کرتے تھے وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اوپر
کافرونکے قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ان لوگونکے کہ کافر ہوئے یہود سے اور شماتت کرتے تھے ما بین واقعہ احد
مین سَتُغْلَبُوْنَ شتاب مغلوب ہوگے تم دنیا مین کہ فتحمند ہونگے تمپر مسلمان وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور جمع کئے جاؤگے آخرۃ
مین طرف دوزخکے اور برا بچھونا ہی دوزخ بحر مواج مین روایت لکھی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ بدر مین جو بہتونکو مارا اور
بہتونکو اسیر کیا شکست کافرون کی ہوئی فتح اہل اسلام کی تو اہل کتاب کہنے لگے یہہ وہی پیغمبر موعود ہی کہ کتب ہمارے مین احوال جسکا موجود
ہی مظفر با عدا ہوتا ہی اور مؤید بخدا اوسپر ایمان لایا چاہئے بعضونے صلاح دی کہ شتابی نکرو اور دوسری فتح کے منتظر رہو بعد چند روز
کے جنگ احد واقع ہوا اوسمین فتح اہل اسلام کی نہوئی سب متردد ہوگئے اور طعن کرنے لگے کہ اگر موید انکا خدا ہوتا تو مغلوب نہوتے دشمنون
پر ہمیشہ غالب اور فتحیاب رہتے اور کہنے لگے کہ لڑائی بدر کی ساتھ آدمیون صاحب رائے اور کار آزمودہ جنگ کے واقع نہین ہوئی تھی
اس سبب سے فتح پائے تھے اگر ہمسے مقابلہ ہو ہزیمت پاوین حق تعالی نے یہہ آیت خاص اونکے حق مین نازل فرمائی کہ قل للذین کفروا اہ
قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا تحقیق ہی واسطے تمھارے نشانی اور علامت درست اوپر نبوت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
کے بیچ لڑائی دو گروہ کے کہ آپسمین اکٹھے ہوئے اور معرکہ جنگ مین مجتمع ہو کر ایکدوسرے سے حرب کرنے لگے جنگ بدر مین فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ایک گروہ لڑتا تھا بیچ راہ خدا سبحانہ کے کہ لشکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا تین سو تیرہ آدمی تھے ہفتاد و ہفت مہاجر
اور دوسو چھتیس انصار وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ اور گروہ دوسرا کافر تھا لشکر ابوجہل کا ساڑے نوسو آدمی يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ
دیکھتے تھے وہ کافر مسلمانون کو دو برابر اپنے دیکھنا آنکھ کا یعنے کافرونکو لشکر اہل اسلام انیس سو آدمیونکا نظر آیا یا یہہ معنے ہین کہ دیکھتے
تھے مسلمان کافرونکو دو چند اپنے سے اگرچہ حقیقت مین وہ سہ چند تھے اور حقتعالی نے کافرونکو اونکی نظر مین دو چند اسواسطے کیا کہ وعدہ
فرمایا تھا کہ ایک مسلمان کو دو کافرونپر غلبہ دونگا مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین پس مسلمان وعدہ الہی پر دلیر ہو کر مستعد جنگ ہون یا یہہ معنی
ہین کہ دیکھتے تھے مسلمان اپنے آپکو دو چند عدد اپنے کے اس تقدیر پر اجتماع ضمیر فاعل اور مفعول ہی اور یہہ خصائص افعال قلوب
کے سے ہی وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اور اللہ تعالی قوت دیتا ہی ساتھ مدد اپنی کے جسے چاہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي
الْاَبْصَارِ تحقیق بیچ اس تھوڑے دکھلانے مین بہت کے اور بہت دکھانے مین تھوڑے کے البتہ نصیحت ہی واسطے صاحب بینائیون کے مراد بینائی سے
یہان بینائی دل ہی کہ بصیرت جس سے عبارت ہی زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ زینت دی گئی ہی واسطے مشرکونکے محبت خواہشون کی اور
دوستی آرزوؤن نفس انکے کی زین فعل مجہول ہی اور فاعل اوسکا اللہ ہی کہ خالق افعال ہی اور تزئین واسطے امتحان بندونکے ہی اور
بعضے کہتے ہین کہ مزین شیطان ہی کہ آراستہ کرتا ہی اونکی نگاہون مین مشتہیات اونکے یہان مشتہیات کو شہوات فرمایا ہی جیسے معلوم کو علم
اور مخلوق کو خلق کہتے ہین مِنَ النِّسَآءِ عورتونسے کہ بدترین دام شیطان ہین وَالْبَنِيْنَ اور بیٹونسے کہ محبوب طبایع والدین ہین وَالْقَنَاطِيْرِ
الْمُقَنْطَرَةِ اور خزانے اکٹھے ہوئے قناطیر جمع ہی قنطار کی اور عبارت ہی بہت مال سے اور قنطار مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ قنطار بھری
پوست گاؤ ہی دینار درم سے اور بعضے کہتے ہین کہ قنطار قدر دیت یکمرد ہی اور بعضے کہتے ہین کہ قنطار آٹھ ہزار مثقال زر ہی اور بعضے
کہتے ہین اسی ہزار درم نقرہ ہی مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ سونے اور چاندی سے وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ اور گھوڑے نشان کئے ہوئے عطف
اوسکا اوپر قناطیر کے ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد مسومہ سے گھوڑے آراستہ خوش شکل مرغوب ہین بعضے کہتے ہین اسپ ابلق مراد ہین

کہ اہل عرب کو بھاتے ہین وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ اور چار پائے اونٹ گائے گو سفند اور کھیتی ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یہہ جو بیان کیا نظر کفار مین آراستہ کئے گئے فائدہ ہی زندگانی دنیا کا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ اور اللہ سبحانہ کہ معبود بحق ہی نزدیک اوسکے ہی اچھی جگہہ پھر جانیکی سمجھہ لیجئے کہ حسن مآب قرب رب الارباب ہی شعر کسلئے پھرتا جا بجا تو بصد اضطراب ہی + پاس اوسکے جا کہ عندہ حسن المآب ہی قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خبر دو نمین تمھارے تئین ای درویشان صحابہ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ساتھ بہتر یکے متاع دنیا سے سمجھہ لیجئے کہ خیر مذکور عبارت ہی حسن مآب سطور سے کہ للذین عندربھم جنات بیان اوسکا ہی باقی رہے یہان کئی خدشے کہ جنکو مفسرین بیان کرتے ہین وہ بطور سوال وجواب لکھے جاتے ہین سوال متاع دنیا ذکر فرما کر حسن مآب ارشاد کیا کہ بہتر ہی متاع دنیا سے پھر آگاہ کرنیسے کہ مضمون اؤنبئکم بخیر من ذلکم ہی کیا خبر حاصل ہوئی جواب واللہ عندہ حسن المآب مین خبر اس چیز سے کہ بہتر ہی متاع دنیا سے بسبیل اجمال ہی اور اوسمین تعیین اور تفصیل اوسکی ہی سوال اؤنبئکم بخیر من ذلکم سے تعیین حسن مآب مذکور کہی مقصود ہی اور مضمون معہود ہی پس خیر کو بلام عہد ذکر کیا ہوتا نکرہ کیون لائے جواب مقام عہد مین واسطے افادۂ تعظیم کے تنکیر مناسب ہوئی لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ واسطے لوگونکے کہ پرہیزگاری کرتے ہین شرک سے کہ عامہ مسلمان ہین یا پرہیز معاصی سے کرتے ہین کہ خاص لوگ ہین یا پرہیز متاع دنیا سے کرتے ہین چنانچہ اصحاب صفہ نزدیک پروردگار انکے کے بہشتین ہین کہ تھوڑی سی جگہہ ونکی بہتر ہی دنیا سے اور جو دنیا مین ہی اوس سے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی بہر حال صفت اون بہشتونکی فرماتا ہی حق تعالی تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ چلتے ہین نیچے مکانون اوسکے یا نیچے درختون اوسکے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہین گے بہشتی بیچ اوسکے سمجھہ لیجئے کہ ذکر خلود کا اسواسطے فرمایا کہ نعمت دخول کی بسبب خوف انقطاع کے منغص ہو وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور بی بیان جنس حور کی سے اور انسان کی سے پاک کئے ہوئے قاذورات سے کہ عورت دنیا سے ہوتا ہی یا پاکیزہ خلق اور خلق مین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اور رضامندی ہی اللہ تعالی کی طرف سے کہ بہشت اور نعمت بہشت سے بہتر ہی ۵ اوسکی رکاوٹ دوزخ سے بھی بدتر آفت رافت ہی + اور رضائے یار نظر مین عین ریاض جنت ہی + رضوان بکسر اور ضم دونون آئے ہین اور تنکیر رضوان کی واسطے تعظیم کے ہی ای رضوان عظیم من اللہ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالی دیکھنے والا ہی ساتھہ بندونکے اور احوال بندونکے اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا متقی لوگ کہ نازل منازل بہشت مین ہونگے وہ ہین جو کمال نیازمندی سے کہتے ہین ای پروردگار ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے حکم پر تیرے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے شعر خطا کو خط کش کلک بخشش کرم سے فرما کریم میرے + اسیر بندہ ہوا ہون مجھہ پر تو رحم کر ای رحیم میرے + وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور بچا ہمکو قیامت کے دن عذاب دوزخ کے سے یہہ احوال گفتار انکا تھا کہ اس آیت شریفہ مین حق تعالی نے بیان فرمایا اب احوال کردار انکا ارشاد کرتا ہی کہ اَلصّٰبِرِيْنَ اور صفت متقیون کی کیا ہی کہ صبر کرنیوالے ہین اوپر ادائے فرائض اور سنن کے یا اوپر ترک محرمات اور شبہات کے یا وقت آفات اور بلیات کے اور یا یہہ معنی ہین کہ مراد ہماری متقین سے وہ لوگ ہین کہ صبر کرنیوالے ہین وَالصّٰدِقِيْنَ اور سچے ہین بیچ قول کے اور فعل کے اور نیت کے وَالْقٰنِتِيْنَ اور فرمانبرداری کرنیوالے ہین خدا کے حکمونکی ظاہر اور چھپی وَالْمُنْفِقِيْنَ اور خرچ کرنیوالے مال حلال کے ہین اوپر مستحقونکے برائے خدا نہ بجہت ریا وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ اور بخشش مانگنے والے ہین پچھلی راتکے کہ وقت اجابت دعا کا ہی یا نماز تہجد پڑھنے والے ہین ثلث آخر شب مین چنانچہ سعید بن جبیر اور مجاہد اور ضحاک اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہی المستغفرین ای المصلین بالاسحار یا ادا کرنیوالے ہین نماز صبح کی بجماعت چنانچہ زید بن اسلم نے کہا ہی اور جعفر بن محمد صادق رضی اللہ نے فرمایا کہ من صلی باللیل ثم استغفر سبعین مرۃ فی السحر کتب من المستغفرین بالاسحار سمجھہ لیجئے کہ محققین کے نزدیک متقی وہ لوگ ہین جو صبر کرنیوالے ہین بوجھہ اوٹھانیمین ریاضت کے اور سچے ہین بیچ راہ ارادت کے اور فرمانبردار ہین بیچ سلوک الی اللہ اور سیر فی اللہ کے بے قصور وفتور اور خرچ کرنیوالے ہین صفات اور ذات اپنی کو محبت الہی مین اور استغفار کرنیوالے ہین ذنوب قلوب سے کہ التفات اور توجہ ہی بغیر حق سبحانہ احوال انکا بموجب اس شعر کے ہی شعر نہین ممکن کہ خطر اغیر کا دلمین کبھی آئے + اسی کی یاد مین سب کچھ بھلانا اسکو کہتے ہین + باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ اگر مراد صبر سے اوپر ترک محرمات

اور شبہاتکے لیتے سو تو استغفار کرنیوالے ساتھ صبر کرنیوالونکے کیونکہ جمع ہونگے کہ استغفار صدور معاصی پر ہوتا ہے جب مرتکب گناہ کے
نہوئے تو استغفار کسلئے کرینگے جواب اوسکا یہہ ہے کہ صابران ترک معصیت بعد توبہ کے استغفار گناہان ماتقدم کا کرتے ہین یا استغفار بجہت قی
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ استغفار اونکا واسطے ذنوب کے نہین ہے بلکہ استغفار خلل اور تقصیرات سے ہے کہ واقع ہوتے ہین بیچ طاعات کے اور
بعضے علمائے مفسرین نے کہا ہے کہ اس آیۂ شریفہ مین متقیونکے پانچ طایفے بیان فرمائے ہین کہ مقتدا انکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب
کرام اونکے اوّل طائفہ صابرین کا ہے کہ طاعت اون کی صبر ہے سید اس طایفے کے پیغمبر ہمارے ہین علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اوپر جفائے اعدا
کے صبر فرمائے تھے دوسرا طایفہ صادقین کا ہے کہ سردار اوسکے امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین تیسرا طایفہ قانتین کا ہے کہ امام
اوسکے امیر المؤمنین عمر فاروق ہین رضی اللہ عنہ چوتھا طایفہ منفقین کا ہے کہ سرگروہ اوسکے امیر المؤمنین عثمان ؓ ہین پانچوان طائفہ مستغفرین
بالاسحار کا ہے کہ پیشوا اوسکے امیر المؤمنین علی مرتضی ہین کرم اللہ وجہہ یہہ مراتب خمسہ بالترتیب حق تعالی نے ارشاد فرمائے اسباب نزول
مین ہے کہ دو شخص رؤسا شام سے مدینہ منورّہ مین آئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بزرگتر کلمہ اور شریفتر شہادت کلام
الہی مین کونسی ہے یہہ آیت نازل ہوئی کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ گواہی دی اللہ نے یا حکم کیا یا اعلام فرمایا یا بیان کیا یہہ کہ
وہ ہے خدائے بحق کہ از روئے تحقیق نہین کوئی معبود لایق پرستش کے مگر وہ وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور گواہی دی فرشتون نے بھی اسی طرح سے وَاُولُوا
الْعِلْمِ اور علم والون نے کہ مومنان اہل کتاب ہین یا جمیع مہاجر اور انصار ہین یا علمائے امت سید الابرار ہین قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ درانحالیکہ
ہر ایک علما سے کھڑا ہے ساتھ انصاف کے سمجھ لیجیے کہ شاہدی اللہ کی نصب دلائل ہے توحید اور گواہی ملائکہ کی اقرار بوحدانیت ہے اور
شہادت علما کی ایمان لانا اوسپر اور حجت پکڑنا ساتھ اس کے ہے فضیلت علما کی اسی آیت سے معلوم کیجیے کہ شہادت اونکی مقترن ہے
ساتھ شہادت حق کے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ تکرار اس جملے کا واسطے تاکید اور مزید اہتمام کے ہے بیچ اثبات وحدانیت کے اور نفی شرک
کے یعنے نہین کوئی معبود مگر وہ کہ غالب ہے حکمت والا بجہت غلبے کے توحید کسی موحد کی اور وصف کسی واصف کا اوسے نہین پہنچتا مگر بوجہ
امر کہ مامور بکلمۂ توحید ہین اور حکیم ہے جاننے والا گواہی اپنے موحدونکی حضرت ابن عباس ؓ نے تفسیر مین اس آیت کی فرمایا کہ شهد لنفسه



واستشہد مین خلقہ گواہی دی اللہ نے اوپر یگانگی اپنے کے اور فرمایا بندونکو کہ گواہی دین ساتھ یگانگی اوسکی کے جیسی حمد لنفسه واستحمدهم
خلقہ اوسیطرح سے تنزیہ کی اپنی ذات مبارک کی اور چاہا کہ ہم تنزیہ کرین اوسکی چنانچہ فرمایا سبحان اللہ اور اسمین نکتہ یہہ ہے کہ تا شہادت
اور حمد اور تسبیح عباد سے خلاف درخواست اوسکیکے واقع نہو اور قَآئِمًا بالقسط مین نصب علی الحال ہے یا علی المدح اور صفت اللہ تعالی کی ہے
نہ صفت اولوا العلم کی اگر صفت اولوا العلم کی ہوتی تو قائمین ہوتا مگر ہر واحد کی اہل علم سے ہوسکتی ہے چنانچہ پہلے لکھہ آئے ہین ہم اِنَّ الدِّیْنَ
عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ تحقیق دین پسندیدہ نزدیک اللہ تعالی کے اسلام ہے نہ یہودیت اور نہ نصرانیت وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ اور نہین اختلاف کیا اسمین کہ دین اسلام حق ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہین اُن لوگون نے کہ دی گئی کتاب
توریت اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر پیچھے اوسکے کہ آیا اونکے پاس علم بحقیقت امر یعنے قرآن شریف نازل ہوا کہ موافق ہے اور سچا کرنیوالا
ہے اونکی کتاب کا اوسوقت یہہ خلاف آغاز کرنے لگے بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ از روئے حسد کے یا جور کے کہ درمیان اونکے ہے یا سرکشی کے یا میل ریاست
کے اور بزرگی قوم کے وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ اور جو کوئی کہ کفر کرے ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور معجزات
پیغمبر آخر زمان ہین پس تحقیق اللہ تعالی جلدی لینے والا حساب کا ہے بعد موت اونکے کے حساب اونسے لیکر سزا اونکے کفر اور انکار کی پہنچاوے گا
فَاِنْ حَآجُّوْكَ پس اگر جھگڑین تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود دین کے مقدمے مین یا نصارے بواسطہ عیسے علیہ السلام بعد اقامت حجت
کے فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ پس کہہ جواب مین اونکے مطیع کیا مین نے منہہ اپنا یعنے ذات اپنی اور قول اور فعل اور ارادہ اور نیت اور جان اور
دل واسطے اللہ تعالی کے وَمَنِ اتَّبَعَنِ اور جسنے پیروی کی میری اوسنے بھی یہی کیا وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ اور



کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے اون لوگونکے کہ دیے گئے ہین کتاب جیسے یہود اور نصاری اور ان پڑھونکو کہ کتاب نہین رکھتے جیسے مشرکان
عرب کیا اسلام لائے تم جیسے کہ اسلام لائے ہم یہان استفہام بمعنی امر ہے یعنے اسلام لاؤ تم فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر اسلام لاوین
اور اللہ کا حکم مانین پس تحقیق راہ پائی اور گمراہی سے چھوٹے مقصود کو پہنچے دنیا مین قتل سے بچے آخرت مین عذاب دائمی سے دوزخکے نجات پائی
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ اور اگر پھر جاوین اور اسلام نلاوین تو کچھ تجھے ضرر نہین ہی اسواسطے کہ سوا اوسکے نہین کہ اوپر تیرے
پہنچانا ہی پیغام کا اور بتانا ہی احکام کا بس وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ دیکھنے والا ہی ساتھ بندونکے تصدیق اور تکذیب اونکی دیکھتا
ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور نبی آخر الزمان ہین یا ساتھ دلائل روشن
کے کہ اوپر وحدانیت حق تعالی کے اونکی کتابین واقع ہین وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مار ڈالتے ہین پیغمبرونکو ناحق سمجھ لیجیے کہ قتل نبی کا
بحق ہونا ہی نہین یہان واسطے تاکید کے بغیر حق فرمایا کہ وہ خود نہین جانتے ہین کہ بغیر حق کے مارتے ہین اور یہہ صورت قبیح تر ہی اس سے حق
سمجھ کر قتل کرین روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت پڑھکر فرمایا کہ بنی اسرائیل نے تینتالیس پیغمبرونکو ایکساعت مین اول روز
قتل کیا پھر بارہ آدمی زاہد عابد منع کرنے لگے آخر روز اونکو بھی قتل کیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ
النَّاسِ اور مار ڈالتے ہین اون لوگونکو بھی جو حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور انصاف کے آدمیونسے سوا انبیا کے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس خبر
دے اونکو ساتھ عذاب دردناک کے یعنے وعید دے بجائے بشارت اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یہہ لوگ وہ ہین
کہ بے شبہ ناپید ہوئے عمل اونکے کہ کہتے ہین ہم احکام تورات پر چلتے ہین اور شریعت موسی پر عمل کرتے ہین بیچ دنیا کے کہ کوئی اونکو اچھا نہین کہتا
اور بیچ آخرت کے کہ ثواب اوسپر مترتب نہوگا وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور نہین واسطے اونکے مدد دینے والا کہ قیامت کو عذاب سے چھڑاوے من ناصرین
مین من زائدہ ہی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ کیا نہ دیکھا تونے طرف اون لوگونکے کہ دیے گئے ایک حصہ کتاب تورات سے
یعنے تھوڑیسی چیز تورات سے جانتے ہین يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بلائے جاتے ہین طرف کتاب اللہ کے یعنے تورات کے تو کہ حکم کرے تورات
درمیان انکے اوس چیز مین کہ یہہ اختلاف کرتے ہین اور اونکو ظلمت اشتباہ سے نکالے بحر مواج مین لکھا ہی کہ تنکیر نصیبا کی واسطے تعظیم کے ہی کہ
یعنے نصیبا عظیما اسواسطے کہ یہہ مذکور علماء یہود کا ہی کہ حفظ الفاظ اور فہم معانی تورات مین رنج بہت اوٹھاتے تھے اور ضبط لفظ اور درک
معنی اوسکی مین نصیب وافر رکھتے تھے باوجود اوسکے حکم تورات سے پھر گئے اور روگردانی کی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ پھر پھر جاتا ہی ایک فرقہ اونمین سے اور وہ ہمیشہ سے منہہ پھیرنیوالے ہین حق سے لکھا ہی کہ ایکروز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک جماعت یہود کو دعوت اسلام کی فرمائی نعمان بن ابی اوفی نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمسے اپنے دین کے علما کی حضور مین مناظرہ
کرینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جزو تورات کا جسمین رفعت اور صفت میری لکھی ہی لاکر محکمے مین حاضر کرو یہہ اپنے قول سے پھر گئے
اور تورات نلائے حق تعالی نے احوال اونکا اس آیت شریفہ مین بیان فرمایا اور بحر مواج مین اور زاہدی مین لکھا ہی کہ ایک یہودی سے زنا واقع
ہوا قصہ اوسکا محکمے مین اونکے آیا حکم تورات کا زانی کے حق مین محض رجم تھا اوسنے رشوت علما کو دی تاکہ حکم بدل ڈالین علمائے یہود نے رجوع
طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کی کہ شاید انکی شریعت مین کچھہ اور حکم ہو آسان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم رجم کا فرمایا انھون نے
قبول نہ کیا اور کہا یہہ ظلم ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تورات مین بھی یہی حکم ہی لاؤ دیکھلو انھون نے تورات لانیسے اعراض کیا
اور بعضون نے کہا ہی کہ تورات لائی اور ابن صوریا نے کہ بڑا عالم اونکا تھا پڑھی جہان حکم رجم کا تھا وہانسے اعراض کر گیا عبد اللہ بن سلام
رضی اللہ عنہ نے کہ دانائے تورات تھے اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے کہا کہ ای ابن صوریا حکم رجم کا کیون چھپاتا ہی اور اثبات باطل مین
کوشش کرتا ہی پھر ہاتھ سے اوسکے کتاب چھینکر آپنے حکم رجم کا مجلس مین پڑھ دیا ابن صوریا اور جماعت یہود بے شرمندہ ہوئے اور حق
ظاہر ہوا حق تعالی نے اونکے حق مین یہہ آیت نازل فرمائی باقی رہا یہان ایک خدشہ کہ مفسرین لکھتے ہین اوسے وہ یہہ ہی کہ تولی اور اعراض

دونوں ایک ہین فائدہ دو عبارتین لانیکا کیا ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ ثم یتولّی بصیغۂ تجدد اخبار ہی یہہ پھر جانا اونکا اور ہی کہ بعد کا
بلانیکے طرف کتاب کے واقع ہوا اور یہہ معرضون اخبار اعراض ہی حق او صواب سے کہ پہلے ہی انکا پس اعراض انکا جو بعد دعوت کتاب کے ہی وہ
حادث اور تجدد ہی اور اعراض حق وصواب سے جو ضمیر ہین اونکے پڑا ہی ثابت اور مستمر ہی چنانچہ لفظ ہم سے ظاہر ہی ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن
تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ یہہ اعراض حکم تیرے سے اونکو اسواسطے ہی کہ اونھونے کہا کہ ہرگز نہ لگیگی آگ ہمکو دوزخکی مگر گنتی دن گنے
ہوئے کہ سات یا چار ہین وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور فریب دیا ہی اونکو بیچ دین اونکے اون باتون نے کہ تھے باندھ لیتے
چنانچہ کہتے تھے عذاب سہل ہوجائیگا باپ دادا شفاعت کرلیوینگے فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ پس کیونکر ہوگا حال اونکا جب
اکٹھا کرینگے ہم اونکو واسطے حساب کے اوسدن کہ نہین شک بیچ آنے اوسکے وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور پوری
دیجاویگی ہر نفس کو جزا اوسکی جو کچھہ کمایا ہی اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھہ نقصان حسنات اور زیادت سیئات کے عمرو بن عوف رضی
اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ غزوہ احزاب مین کہ خندق کھودتے تھے سنگ سخت نمود ہوا اور رہ جانا توڑتے تھے ٹوٹتا نہ تھا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو خبر کی آپنے وہان جاکر اپنے دست مبارک سے ایکضرب کی کچھہ وہ پتھر ٹوٹا اور اس سے برق درمیان سنگ و آہن کے ظاہر
ہوئی کہ روشنی ہین اوسکے کنگرے ایوان کسریٰ کے نظر آئے پھر بار دویم ضرب کی اس سے بھی چمکارا ایسا نمود ہوا کہ عمارات یمن کی حاضران
مجلس نے دیکھہ لین پھر تیسرے بار جو ضرب فرمائی ایسا لمعہ پیدا ہوا کہ قصور روم ظاہر ہوگئے صحابہ نے کہا متعجب ہوکر اللہ اکبر پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہی امت میری کہ ان پر ظفر پائے اور یمن کو تصرف مین لائے اور روم اور قسطنطنیہ مین اعلام اسلام کا دین
مسلمان سنکر بہت خوش ہوئے اور شکر الٰہی بجالائے اور منافق استہزا کرنے لگے اور طعن کی راہ سے کہنے لگے کہ عجب معاملہ ہی یہہ مرد خوف سے
جنگ مشرکان عرب کے خندق کھودتا ہی طاقت مقابلے کی لشکر اعدا سے نہین رکھتا اور یارون اپنے کو بشارت فتح روم اور فارس اور یمن
کی دیتا ہی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ مالک ملک کے دیتا ہی ملک جسے چاہے اور چھین لیتا ہی ملک جس سے چاہے یعنے تو مالک ملک کا ہی اگر چاہے
ملک یمن اور فارس اور روم کا اہل اوسکے چھینکر اہل اسلام کو دے تو کون منع کر سکتا ہی اللّٰہم منادی ہی حرف ندا حذف ہی میم مشدد
عوض ہین اوسکے پڑا ہی یعنے مفسرین کہتے ہین کہ مراد اس سے سلطنت ظاہری ہی اور بعضے محققین کہتے ہین کہ مملکت باطنی ہی بحر مواج
ہین لکھا ہی کہ ملک سے مراد ملک نبوت یا ملک قناعت اور مانند اوسکے لینا مناسب مورد آیت نہین ہی لیکن بعضے مفسرین نے لکھا ہی
کہ ملک توفیق ہی جسکو عطا کیا عزیز دونون جہان کا ہوا امام احمد نے کہا ہی کہ ملک قبول دلہا ہی کہ دل سبکا بقبضۂ اقتدار مولیٰ ہی جسے
* چاہے مقبول قلوب فرماوے اور نظر عنایت صاحبدلونکی سے مشرف کرے اور جسے چاہے درویشونکے دل سے گرادے اور مردود ابد سے
فرماوے وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ اور عزت دیتا ہی جسے چاہے ساتھہ اسلام اور ایمان یقینی کے مثل پیغمبرؐ اور رفقاء ان پیغمبرؐ
کے اور ذلت دیتا ہی جسے چاہے ساتھہ کفر اور بدبختی کے مانند ابوجہل وغیرہ کے یا مراد اس سے عزت اس امت کی ہی ساتھہ فتح عرب عجم
کے اور ذلت اہل فارس اور روم وغیرہ کے ہی یا عزت مومنین کی ساتھہ فتح کے ہی یہود اور نصاریٰ پر اور ذلت یہود اور نصاریٰ کی ہی ساتھہ
ضرب اور قتل کے یا عزت بشرف قناعت ہی اور ذلت بسبب حرص کہ استغنائے قناعت فقرا کو صدر نشین عزت کرتا ہی اور استیلائے
حرص تونگرونکو صف نعال مین بخاک مذلت ڈالتا ہی نقل ہی کہ سلطان محمود غزنوی امام مقری غزنوی کی خدمت مین حاضر ہوا کہ
وہ درویش صاحب کمال تھے اور صف نعال مین مؤدب کھڑا ہوکر آیت تعز من تشاء وتذل من تشاء کی معنی پوچھی کہ اسمین کیا نکتہ ہی
اونھونے کہا اے روشن ترو جبہی دیکھلے کہ تجھسے بادشاہ کو مجھسے گدائے گلیم پوش کی حضور مین لاکر صف نعال مین کھڑا کیا اور مجھسے فقیر کو
تجھسے سلطان عالی شان پر ملک قناعت سے عزت بخشی ؎ رافت جو قناعت آشنا ہی + منصور تعز من تشاء ہی + اور حرص مین ج

کوئی پھنسا ہی + مقہور تذل من تشاء ہی + بِيَدِكَ الْخَيْرُ بیچ ہاتھ تیرے کی ہی بھلائی الخیر مبتدا ہی اور بیدک خبر ہی اور الف لام استغراق کا
ہی یعنے سب خیر بدست قدرت اور تصرف اوامر اسیکے کی ہی اگرچہ شر بھی جیسے چھین لینا ملک کا اور ذلیل کرنا ملک کا اور ذلیل کرنا کسیکا اوسی کے
تصرفات سے ہی لیکن یہان تخصیص خیر کی بمقتضاے مقام ہی کہ سبب نزول سے معلوم ہوا ہی کہ کلام واسطے بشارت اہل ایمانکے واقع ہوا
ہی ساتھ وعدہ فتح اقالیم اور کثرت غنائم کے یا اکتفا کیا احد الضدین پر کہ اوس سے ضد دوسری معلوم ہوتی ہی چنانچہ سرابیل تقیکم الحر یا
رعایت کی ادب کی خطاب مین چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا واذا مرضت فہو یشفین سمجھ لیجئے کہ حقیقت یہہ ہی کہ شر خالص عالم مین نہین ہی
بلکہ یہہ امر نسبتی ہی کہ نسبت بعض کی عین خیر ہی چنانچہ مولانا روم نے مثنوی مین کہا ہی ؎ بد بہ نسبت باشد این را ہم بدان + پس بدی
مطلق نباشد در جہان + زہر ماران مار را باشد حیات + نسبتش با دیگران باشد ممات + با خیر وجود ہی اور شر عدم اور عدم کو ساتھ وجود
کے آمیزش نہین اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے ادعیہ ماثورہ مین فرمایا کہ الخیر بیدیک والشر لیس الیک ؎ خاصہ ہی وجود کا
خیرات + خاصہ ہی عدم کا نقصانات + پس اسی سے ہی جو ہی خیر و کمال + اور ہی سلب شر نقص و زوال + اسی باعث رسول برحق تے +
واقف راز ہاے مطلق نے + کہا الخیر کلہ بیدیک + لکن الشر لا یعود الیک + اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قدرت والا
ہی جسے چاہے ملک دے جسے چاہے چھین لے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے عزیز کو ذلیل کرنا اور ذلیل کو عزیز فرمانا متعلق ہی
ساتھ رضا تیرے کے اور پیدائش خیر و شر کی وابستہ ہی ساتھ قضا تیرے کے ؎ الٰہی گرچہ از بس بی تمیزم + عزیزم کن عزیزم کن عزیزم + تُوْلِجُ الَّيْلَ
فِي النَّهَارِ پیٹھاتا ہی راتکو بیچ دنکے یعنے وقت کم ہونے ایام سردی سے تا زمان کمال گرمی کے اجزا راتکے دنمین داخل کرتا ہی جس قدر شب
گھٹاتا ہی اسقدر روز بڑھاتا ہی وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ اور پیٹھاتا ہی دنکو بیچ راتکے یعنے کم ہونے موسم گرما سے تا کمال ایام سرما اجزا دنکے
راتمین درلاتا ہی جتنا دن گھٹتا جاتا ہی اتنی رات بڑھتا جاتا ہی یہہ جملہ بیان کمال قدرت الٰہی مین ہی اور تاکید ہی جملہ سابقہ کی کہ جو قادر ہو درلانے مین رات کو
بیچ دنکے اور دنکو بیچ راتکے اور بدل کرنے مین ظلمت کو ساتھ نور کے اور نور کو ساتھ ظلمت کے پس کیونکر نہ بدل سکے وہ عزت کو ساتھ ذلت کے
اور ذلت کو ساتھ عزت کے سمجھ لیجئے کہ دو مقام پر کلام اللہ مین تقدیم نہار کی اوپر لیل کے وارد ہی ایک تو والضحی واللیل اذا سجی دوسری والنہار
اذا جلٰہا واللیل اذا یغشٰہا مین اور باقی جمیع مواضع مین خلاف اوسکے ہی اور یہان مقدم کیا ہی لیل کو اوپر نہار کے اسواسطے کہ ظلمت اصل
ہی اور نور عارض وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ اور نکالتا ہی زندکو مردے سے جیسے آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور طیور کو بیضے سے اور تمام
حیوانا تکو نطفے سے اور زمین سے اور نباتات کو دانے سے وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور نکالتا ہی مردیکو زندے سے جیسے انڈے مرغ سے
اور دانہ نباتات سے اور نطفہ حیوانات سے یا نکالتا ہی خبیث سے طیب اور طیب سے خبیث اور کافر سے مومن اور مومن سے کافر اور
نادان سے دانا اور دانا سے نادان اور جاہل سے عالم اور عالم سے جاہل اور طالح سے صالح اور صالح سے طالح وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ اور رزق دیتا ہی جسے چاہے بیشمار یعنے اسقدر کہ خلق عدد اور مقدار اوسکا نہین جانتی یا بغیر حساب بیچ آخرت کے لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ چاہئے کہ نہ پکڑین مسلمان کافرونکو دوست سوا مسلمانونکے یعنے دوست اور متولی کار مومنون کے
مومن چاہئے ہون کہ دوستان خدا ہین نہ کافر کہ دشمنان خدا ہین سمجھ لیجئے کہ بعضے انصار نے بعضے رؤساے یہود سے یارانہ کیا تھا حق
تعالی نے اوس سے نہی فرمائی از روے تہدید ارشاد کیا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اور جو کوئی کرے یہہ دوستی ساتھ
دشمنونکے پس نہین وہ شخص دین خدا سے بیچ کسی چیز کے یعنے دین حق کچھ نہین رکھتا اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً مگر یہہ کہ بچو تم اونسے بچنے
ضرر کافرونکے سے بچنا سمجھ لیجئے کہ تقیہ کہ ابتداء اسلام مین قبل استحکام امور دین کے تھا اب رخصت تقیہ کی سوا دار الحرب کے نہین وَيُحَذِّرُكُمُ
اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہی تمکو اللہ تعالی بیچ ارتکاب مناہی کے عذاب ذات اپنے سے یعنے اوس عذاب سے کہ صادر ہو محض صفت قہاریہ
الٰہیہ سے بیواسطہ غیر اور نفس عبارت ہی ذات چیز کی سے اور حقیقت اور ہویت اوسکی سے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور طرف جزاے الٰہی کے

ہی پھر جانا اسکا قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر چھپاؤ تم جو کچھ بیچ سینوں تمھارے کے ہی دوستی کفار سے اَوْ تُبْدُوْهُ
یا ظاہر کرو اوسکو یعنے ما فی الضمیر اپنے کو يَعْلَمْهُ اللّٰهُ جانتا ہی اوسکو اللہ تعالی وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جانتا ہی جو
کچھ بیچ آسمانوں کے ہی اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی وَاللّٰهُ اور خدا تعالی کہ علم ذاتی اوسکا ان سب پر محیط ہی عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اوپر
ہر چیز کے قدرت والا ہی پس جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتا ہی بدلا اوسکا دیگا ڈرو اوس سے اور نافرمانی اوسکی مت کرو يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ
اوس دنکو پاویگا ہر نفس عمل کرنیوالونکے سے مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا جو کچھ کیا ہی بھلائی سے حاضر کیا ہوا نزدیک اپنے حق لینے صحیفے
حسنات کے وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ اور جو کچھ کیا ہی برائی سے تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗۤ اَمَدًا بَعِيْدًا چاہیگا وہ نفس بیچ کہ درمیان اوس
نفس کے اور درمیان اوس برائی کے ہو دوری یعنے چاہیگا کہ مطلق اپنے عمل بد نہ دیکھے وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہی تمکو اللہ ذات
مبارک اپنی سے تکرار اوسکا واسطے تحذیر کے ہی اور تاکید اور تغلیظ کے بیچ وعید کے یا وہان امر دنیا کے واسطے ہی اور یہان امر آخرت
کیواسطے فتوحات مکیہ مین لکھا ہی کہ خدا ڈراتا ہی اس سے کہ فکر اوسکی ذات مین کرو ما للتراب ورب الارباب رباعی دیکھین اوسے ہی وہ
اوس لقا سے ہی ورا + ہو جلوہ نما ہی اوس ادا سے بھی ورا + جو دیدہ مین وہم مین گمان مین آوے + وہ آستے ورا ہی بل ورا سے بھی ورا +
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالی شفقت کرتا ہی ساتھ بندونکے کہ مبالغہ فرماتا ہی بیچ تحذیر اونکے نظم بوجہ رأفت موضع تحذیر مین
سر ہی یہہ رافت بھری تقریر مین + یعنے پہلے اپنے بندونکو ڈرا + پھر دکھایا راہ سے سوئے رجا + تاکہ رحمت کے بھی ہون امیدوار + مرنجاوین
خوف سے سب ایکبار + جان لین یہہ بھی کہ وہ ہی مہربان + لطف فرماویگا بہر ناگہان + مہربی فرماویگا وہ ہی رؤف + نا امید اُسنے
جو ہی ہی بیخوف + ہمکو خود اوسنے کہا ہی شاد شاد + کہہ کے واللہ رؤف بالعباد قُلْ اِنْ كُنْتُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہو تم
ای یہود اور نصاری تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ چاہتے ہو اللہ کو سمجھ لیجیے کہ اہل کتاب کہا کرتے تھے نحن ابناء اللہ واحباءہ حق تعالی نے یہہ آیت نازل
فرمائی کہ اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو فَاتَّبِعُوْنِيْ پس متابعت کرو میری عیسے کو بندہ خدا کا اور رسول اوسکا کہو اور پسر خدا کا مت کہو
مشرک مت ہو يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ تو چاہیے تمکو اللہ تعالی وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور بخشے واسطے تمھارے گناہ تمھارے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
اور اللہ سبحانہ بخشنے والا ہی ان لوگونکو کہ میری پیروی کریں مضبوط ہین مہربان ہے اونپر ساتھ رحمت خاصہ کے بعضے مفسرین نے
لکھا ہی کہ یہہ خطاب قریش کو ہی کہ کہا کرتے تھے کہ ہم تو بتونکو واسطے خدا کے دوست رکھتے ہین اور اونکی شفاعت کے نزدیک خدائے آسمانکے
امیدوار ہین اونکو کہا کہ اگر اللہ کو دوست رکھتے ہو حبیب اوسکے کو مانو قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی بیچ اوامر
اور نواہی کے اور محمد رسول اللہ کی بیچ احکام شرع کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ پس اگر پھر جاؤ تم فرمانبرداری سے خدا اور
رسول کے پس تحقیق اللہ تعالی نہین چاہتا کافرونکو وضع مظہر کی موضع مضمر مین دلالت کرتی ہی کہ تولی اطاعت خدا و رسول سے کفر ہی
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو ساتھ تعلیم اسما کے اور سجدۂ ملائکہ کے اور ابو الانبیا اور اصفیا کے وَنُوْحًا اور
نوح کو ساتھ درازی عمر کے اور ترتیب سفینے کے اور نسخ شریعت متقدمہ کے وَاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ اور نفس ابراہیم کو ساتھ خلت کے اور نجات
آتش نمرود کے اور امامت آدمیونکے اور بنائے خانۂ کعبہ کے یا آل ابراہیم کو کئی ہزار انبیا انکی آل مین سے مبعوث ہوئے خصوص خاتم
انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو انہین کی آل مین سے پیدا کیا کہ افضل سب موجودات کے اور اعظم تمام مخلوقات کے ہین وَاٰلَ عِمْرٰنَ اور آل
عمران کو کہ موسی اور ہارون تھے ساتھ رسالت اور تکلیم کے بعضے کہتے ہین کہ ابن عمران پدر مریم تھے پس آل عمران مریم اور عیسی بھی ہوئے
کہ برگزیدہ کیا اونکو حق تعالی نے ساتھ قدس اور طہارت کے اور ساتھ کتاب اور رسالت کے عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اوپر عالمونکے اونکے
زمانونکے ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ اولاد ہی بعضے اونکے بعضون سے مراد فرزندان پسندیدہ ہین ابا برگزیدہ سے ذریۃ حال
ہی آل ابراہیم سے اور آل عمران سے یا تمیز ہی یعنے اس حیثیت سے کہ ہر واحد دونون آلون سے ذریۃ ہی وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور

اللہ سننے والا ہے اقوال باطلہ یہود کے کہ کہتے ہیں نحن ابناء اللہ واحبارہ اور مزخرفات نصاریٰ کے کہ نبیرۂ عمران کو ابن اللہ کہتے ہیں
جاننے والا ہے اغراض فاسدہ اونکے کو اس واسطے اونکے کہ جو بکتے ہیں سمجھ لیجیے کہ یہود اصطفائے عیسیٰ کے اور نصاریٰ اصطفائے موسیٰ
کے منکر ہیں اور موسیٰ اور عیسیٰ دونوں آل عمران ہیں کہ موسیٰ پسر عمران ہے اور عیسیٰ پسر مریم بنت ابن عمران ہے حق تعالیٰ نے اون دونوں کی
برگزیدگی بیان کی اور بطلان دونوں فرقوں کا ارشاد فرمایا اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ یاد کر اے حبیب میرے صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہا
بی بی عمران کی نے کہ نام اوسکا بی بی حنہ تھا جب حاملہ ہوئی رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا اے پروردگار میرے تحقیق میں نے
نیاز کیا واسطے تیرے جو کچھ بیچ پیٹ میرے کے ہے آزاد کیا گیا قید تعلقات دنیا سے خاص تجھ ہی کو پرستش کرے اور خدمت مسجد تیری کرے اُس
وقتوں میں خدمت بیت المقدس کی بزرگ جانتے تھے اور فرزندوں کو واسطے اوس کام کے نذر کرتے تھے اور شریعت اونکی میں ادا کرنا اوس
نذر کا کہ والدین کرتے تھے اولاد پر فرض تھا یہ سنکر حنہ سے عمران نے کہا ویحک یہ کیا ہے کہ کیا تو نے شاید تیرے پیٹ میں بیٹی ہو پھر وہ
خدمت مسجد کی کیونکر بجا لاویگی حنہ کی زبان سے جاری ہوا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ پس قبول فرما مجھ سے جو کچھ میں نے
نذر کیا ہے تحقیق تو ہی تو سننے والا بات کا کہ نذر کے حق میں کہی ہے میں نے جاننے والا قصد میرے کا کہ سوا رضا تیری کے نہیں چاہا میں نے سمجھ
لیجیے کہ پہلی آیتیں برگزیدگی آل عمران کی ارشاد کی اور اس آیتیں قصہ آل عمران کا فرمایا اور عمرانیں اختلاف ہے کہ کونسے عمران تھے اگر
عمران باپ حضرت موسیٰ کے کہیے تو مراد عالمین سے عالمین زمانہ اونکے ہیں جیسے ترجمہ میں گذرا ہے اور اگر عمران سے غیر اونکے کہیے تو درمیان اُن
عمران اور حضرت موسیٰ کے باپ کے کئی عمران تھے بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ ایکہزار آٹھ برس کا فاصلہ ہے پس عالمین سے مراد عام ہے اور آل کی
آٹھ معنی آتی ہیں تابعوں کی خویشوں کی فرزند کی اہل خانہ کی اہل دین کی سرا یکی چوب خیمہ کی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا پس جب جنا اوسکو ضمیر طرف نذیر
کے ہے یا عاید طرف ما فی بطنی کے ہے بتاویل النسمہ یا باعتبار تانیث حال قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی کہا عذر اور حسرت سے اے پروردگار
میرے تحقیق میں جنی اوسکو لڑکی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ جنا بکر کی قرأت میں وضعت ہے بصیغہ متکلم
وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی کہا حنہ نے اور نہیں مرد کہ مانگا تھا میں نے واسطے خدمت مسجد کے مثل عورت کے کہ دی تو نے وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا
مَرْیَمَ اور تحقیق میں نے نام رکھا اوسکا مریم معنی مریم کی اُن کی زبان میں امۃ اللہ کی ہیں یعنے لونڈی خدا کی وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِکَ اور
تحقیق میں نے پناہ دی اوسکو ساتھ تیرے وَذُرِّیَّتَهَا اور اولاد اوسکی کو مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وسوسہ دیو سرکش راندے ہوئے کے سے
یا مس شیطان الرجیم کے سے برکت دعائے حنہ سے حقتعالیٰ نے مریم اور عیسیٰ کو مس شیطان سے محفوظ رکھا چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ
جو شخص پیدا ہوتا ہے شیطان اوسے مس کرتا ہے وقت ولادت کے اسیواسطے وہ روتا ہے مگر مریم اور عیسیٰ کو نہیں مس کیا فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا
بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ پس قبول کیا مریم کو پروردگار اوسکے نے ساتھ قبول اچھے کے واسطے خدمت خانہ کے وَاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا اور اگایا اوسکو
یعنے نشو ونما نیک کہ پرورش فرمائی ساتھ صلاح وعصمت کے لکھا ہے کہ جب نو برس کی ہوئیں عبادتیں سب پر غالب ہوگئیں سمجھ لیجیے کہ
جب حضرت مریم رضہ پیدا ہوئیں تو اونکی ماں نے اونھیں بیت المقدس میں لیجا کر وہاں کے احبار سے کہا کہ لو اس نذر کی گئی کو کہ خدا سبحانہ کی ہے
بزرگوار نے اُنکی قبول کرنیمیں رغبت کی ہر ایک چاہتا تھا کہ میں پالوں اور اپنے سر پر بوجھ اوسکی پرورش کا لوں آخر قرعہ ڈالا بنام حضرت
زکریا علیہ السلام پڑا حضرت زکریا پر کفالت مریم مقرر ہوئی وَکَفَّلَهَا زَکَرِیَّا اور سونپ دی حق تعالیٰ نے مریم زکریا کو اور کفلها مخفف بھی
قرأت ہے اس تقدیر پر فاعل زکریا ہے یعنے زکریا نے تربیت اسکی اوپر اپنے لی پس زکریا مریم کو اپنے گھر لے گئے اور اونکے دودھ پلانیکو دائی مقرر
کی جب لڑکپن سے نکلیں مسجد میں لائے اور بالا خانہ بنا کر اوسمیں رکھا جب خبرگیری اونکی سے فارغ ہوتے تھے تو بالا خانیکو مقفل کر کر کنجی اپنے
پاس رکھتے تھے اور حفاظت میں اونکی نہایت کوشش کرتے تھے یہانتک کہ حضرت مریم بڑی ہوئیں اور انوار ولایت کے اور صفحات احوال
اونکے لایح ہوئے کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا جب جاتا اوپر مریم کے زکریا بالا خانہ میں یا نزدیک اسکے

رزق جاڑونکا میوہ گرمی مین اور گرمی کا جاڑونمین جب کئی بار یہہ معاملہ دیکھا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا کہا زکریا نے ای مریم کہان سے
آیا واسطے تیرے یہہ میوہ خلاف موسم کے قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ کہا مریم نے یہہ رزق کہ دیکھتا ہی تو نزدیک سے اللہ کے ہی اِنَّ اللّٰهَ
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ تحقیق اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہی جسے چاہے بے شمار از جہت کثرت یا بغیر استحقاق مرزوق بحر مواج مین لکھا
ہی کہ ہنگام قحط مین ایکدن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گرسنگی کی پہنچی یہہ بہت کڑھین اور دو قرص نان اور
پارہ گوشت طبق مین رکھہ حضور نبوی مین بھیجین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ خوان کا خوان لئے ہوئے حضرت فاطمہؓ کے گھر چلے آئے فاطمہؓ نے
جو خوان کھولا نان اور گوشت سے بھرا دیکھا تعجب کیا پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ای بیٹی ایہری جانتی ہی کہ یہہ طعام کہان سے آیا ہی حضرت
فاطمہؓ نے عرض کیا یہہ نزدیک اللہ کے سے ہی تحقیق اللہ رزق دیتا ہی جسے چاہتا ہی بیشمار یعنے وہی جواب دیا جو مریم نے زکریا کو دیا تھا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا الحمد للہ شکر ہی اوس خدا کو کہ کیا تجھے مشابہ سیدۃ النسا بنی اسرائیل کے پھر پیغمبر خدا صلعم نے امیر المومنین علی اور
حسن اور حسین اور جمیع اہل بیت کو بلایا رضی اللہ عنہم اجمعین سب اس طعام سے سیر ہوئے اور وہ جسقدر تھا اتنا ہی رہا بعد اوسکے حضرت
فاطمہؓ نے ہمسایون کو بانٹ دیا هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ اوسجگہہ کہ زکریا نے میوے تازے دیکھے باوجود بڑھاپے کے شوق اون کو
فرزند کا ہوا پکارا زکریا نے پروردگار اپنے کو اوسی بالاخانے پر ہنالک عبارت حال سے ہی یا مکان سے یعنے نزدیک اس حال کے یا اسجگہہ
کے پکارا قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً کہا ای پروردگار میرے بخش واسطے میرے نزدیک اپنے سے اولاد پاکیزہ
آلایش گناہ سے اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ تحقیق تو کرم سے سنتا ہی دعا اور اجابت کرتا ہی اوسکی فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ پس پکارا اوس کو
فرشتون نے کہتے ہین کہ ندا کرنیوالے فقط جبرئیلؑ تھے واسطے تعظیم کے بصیغہ جمع لائے ہین وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اور حالآنکہ زکریا
علیہ السّلام کھڑے نماز پڑھتے تھے بیچ محراب کے یعنے بالاخانے کے کہ مریم کو جہان رکھا تھا اور پکارا یہہ تھا کہ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى تحقیق اللہ
تعالیٰ بشارت دیتا ہی تجھہ کو ساتھہ فرزند کے کہ نام اوسکا یحییٰ ہی سمجھہ لیجیے کہ یحییٰ مشتق ہی حیا سے یا ماخوذ ہی حیات سے کہ نام پدر کا اوسنے
زندہ ہوا یا دین پدر نے زندگی پائی روایت ہی کہ یحییٰ علیہ السّلام کی عصمت یہانتک تھی کہ کبھی شہوت اور ہوا عقل پر اونکے غالب نہین ہوئی
اور جبتک عقل مغلوب نہین ہوتی گناہ نہین سرزد ہوتا اور یہہ پیغمبر تھے یکتا علم مین ورع مین صلاحیت مین بعضون نے کہا ہی کہ حضرت یحییٰ کی
مان اور حضرت عیسےٰ کی مان دونون بہنین تھین امام زاہدی نے کہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی جب حاملہ ہوئین مان یحییٰ کی ساتھہ یحییٰ کے اور
عیسےٰ کی ساتھہ عیسےٰ کے تو ایکروز ایک موضع مین دونون متقابلہ بیٹھی تھین پس سجدہ کیا یحییٰ پیٹ مین مان کے طرف عیسیٰ کے پھر امّ یحییٰ نے بھی
یہی عمل کیا ساتھہ امّ عیسیٰ کے اور کہا کہ بشارت ہو تجھے کہ تیرے پیٹ مین جو ہی وہ افضل ہی اوس سے جو میرے پیٹ مین ہی اوسوقتین
سجدہ تحیت کا مشروع تھا واسطے عظما کے مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ درآن حالیکہ یہہ فرزند ماننیوالا ہی اور ایمان لانیوالا ہی ساتھہ عیسےٰ
علیہ السّلام کے کہ کلمہ ہی اللہ سے لکھا ہی کہ اوّل حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان حضرت یحییٰ علیہ السلام ہی لائے تھے اور صفت حضرت یحییٰ
علیہ السّلام کی یہہ ہی کہ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا اور سردار ہی علم مین حلم مین تقوی مین طہارت مین اور بند ہی عورتون سے اور باز رکھنیوالا
ہی اپنے نفس کو لہو اور لعب سے امام شافعی اس آیت سے نکالتے ہین کہ خلوت واسطے عبادت کے بہتر ہی نکاح سے کہ اللہ تعالیٰ نے صفت
یحییٰ مین حصور فرمایا ہی اور امام اعظم صاحب کی طرف سے جواب یہہ ہو سکتا ہی کہ مدح ساتھہ ایک چیز کے منافی افضلیت غیر کی نہین ہوتی
چنانچہ کوئی علم ظاہر کی تعریف کرے تو فضل اوسکا علم باطن پر نہین ثابت ہوتا یا مدح اغنیا مستلزم فضل فقرا نہین ہوتی قتادہ رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ واللہ سید تھے وہ علم مین اور عبادت مین اور ورع مین اور تمام پیغمبرون مین یحییٰ کو مخصوص بنام سیّد فرمایا اسواسطے کہ
ہمیشہ سید رہتے وہ اپنے نفس پر کہ اونسے کبھی زلت نہین ہوئی بخلاف اور پیغمبرون کے چنانچہ حدیث مین ہی اور اسی طرح ہمارے پیغمبر سے
بھی ہرگز نہین ہوئی وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور نبی ہی صالحون سے کہ باپ دادا اوسکے صالحین

ہین جب زکریا علیہ السلام کو ایسے فرزند کی بشارت دی قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ کہا زکریا نے اے پروردگار میرے کیونکر ہوگا واسطے
میرے لڑکا وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ اور تحقیق پہنچا ہے مجھ کو بڑھاپا وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ اور بی بی میری ایشاع بانجھ ہے پس ہمین اولاد دے گا
قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ کہا اللہ نے یا جبرئیل نے بامر اللہ اسیطرح اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے موافق عادت کے اور خلاف عادت کے یعنے
اسی پیرے مین اولاد دیگا تمھین قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً کہا زکریا نے اے پروردگار میرے مقرر کر واسطے میرے نشانی کہ جس سے بیٹا
ہونا حمل ایشاع سے معلوم ہو قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ حق سبحانہ فرماتا ہے کہ نشانی تیری یہہ ہے کہ نہ بول
سکے تو لوگونسے ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا تین دنرات مگر اشارت سے چشم و ابرو کے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا اور یاد کر پروردگار اپنے کو بہت
وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ اور تسبیح کہہ اسکی شام کو اور صبح کو باقی قصہ زکریا علیہ السلام کا سورۂ مریم مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ وَاِذْ
قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کو کہ کہا فرشتون نے یا جبرئیل نے اور جبرئیل کو جمع یاد کیا اسواسطے کہ یہہ تنہا
کبھی نہ آیا نہ گیا ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا لیعلم يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ اے مریم تحقیق
اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا تجھکو واسطے عبادت کے یا قبول کیا تجھکو ساتھ خدمت کے یا پرورش فرمائی تیری ساتھ عصمت کے وَطَهَّرَكِ اور
پاک کیا لوث شرک سے یا اون قاذورات سے کہ عورتونکو ہوتی ہین مثل حیض اور نفاس کے یا خصائل ذمیمہ سے اور عادات قبیحہ سے وَاصْطَفٰكِ
عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ تکرار واسطے تاکید کے ہے یعنے بے شبہ برگزیدہ کیا تجھکو اوپر بی بیون عالمونکے کہ تجھے بغیر شوہر کے فرزند دیا اور ساتھ نفخہ
جبرئیل کے مخصوص کیا يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ اے مریم فرمانبرداری کیا کر واسطے پروردگار اپنے کے اور
سجدہ کیا کر اور رکوع کیا کر ساتھ رکوع کرنیوالون کے سمجھ لیجئے کہ حضرت مریم کو حکم تھا کہ نماز بجماعت پڑھین ساتھ احبار بیت المقدس کے
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ یہہ خبرین کہ ان آیات شریفہ مین مریم اور زکریا اور یحییٰ کے بیان مین فرمائین اخبار غیب سے ہین
کہ واسطے اظہار معجزے تیرے کے وحی کرتے ہین ہم اوسکو طرف تیرے وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک احبار بیت المقدس
کے اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ جب ڈالتے تھے قلمون اپنے کو واسطے قرعہ کے جوے اردمین تاکہ جانین اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ کون اونمین سے پالے
مریم کو وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ اور نتھا تو پاس اونکے جب جھگڑتے تھے واسطے پالنے مریم کے سمجھ لیجئے کہ جب مریم کو اونکی مان بیت المقدس
مین لاکر نذر کر گئین تو سب بزرگ وہان آکے آپسمین جھگڑنے لگے ہر ایک چاہتا تھا کہ مین پالون آخر کو قرعہ ڈالا اسطرح سے کہ ہر ایک نے اپنے
اپنے لکھنے کی قلم کہ جس سے توراۃ لکھا کرتے تھے جاکر کنارے نہر ونکے دریا مین ڈالے اور کہا کہ جسکی قلم پانی پر تیرے وہی پالے حضرت زکریا کی
قلم تیرنے لگی اونھون نے مریم کو واسطے پرورش کے لیا اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ دوسری یاد کر اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم جسوقت کہا فرشتون نے یا جبرئیل نے اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے تجھکو ساتھ ایکبات کے اپنی طرف سے مراد اس سے حضرت عیسے
ہین اور اونکو کلمہ اسواسطے کہا کہ ساتھ کلمۂ کن کے پیدا ہوئے بے پدر اور اگرچہ تمام عالم بنی آدم بواسطہ اسی کلمہ کے پیدا ہوا لیکن یہہ سبب متعارف
کہ ماں باپکے ہون مفقود ہے اس جہت سے انکے حق مین ظہور کلمہ اتم اور اکمل ہے اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ نام اوسکا مسیح عیسے بیٹا
مریم کا ہے سمجھ لیجئے کہ مسیح لقب ہے اور عیسیٰ اسم اور ابن مریم کنیت اور تقدیم لقب کی اسم پر واسطے تعظیم کے ہے اور مسیح زبان عبرانی مین مسیحا
کی معنی مین ہے یعنے مبارک اور بعضے کہتے ہین کہ مسیحا مشتق سیاحت سے ہے واسطے کثرت سیاحت کے مسیح اونکو کہا بعضے کہتے ہین کہ فعیل بمعنی
فاعل ہے یہان بخلاف دجال کے کہ مسیح بمعنی ممسوح ہے وہان ای ممسوح احد العینین وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ آبرو والا بیچ دنیا کے
اور آخرت کے سمجھ لیجئے کہ وجاہت دنیا کی باعتبار طاعت کے ہے یا نبوت کے ہے یا بن باپ کے پیدا ہونیکے ہے یا آسمان پر جانیکے ہے یا واسطے
نصرت دین محمدی کے بیچ آخر زمانے کے یا بقتل دجال ہے اور وجاہت آخرت کی باعتبار شفاعت ہے یا علو درجات وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ اور
مقربین سے بکرامت خدا وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ اور باتین کریگا یہہ فرزند لوگونسے بیچ گودڑے کے یعنے گہوارے کے بمرلہ جھولے ہے یا جھولنی کے

ع

دلونمین بیچ جھولیکے یعنے بچپن مین وے کھلا اور اوس وقت ادھیڑ ہوگا یعنے باتین کریگا حالت کھولت مین تبلیغ شریعت وَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ
اور انبیاؤن سے ہی صالح اسم انبیا ہی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کل من الصالحین قَالَتْ رَبِّ کہا مریم نے از روئے استفہام بالطریق
استعظام ای پروردگار میرے اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ کسطرح ہوگا واسطے میرے بچا وَلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ اور حال یہہ ہی کہ نہین
ہاتھ لگایا مجھکو کسی آدمی نے اور یہہ خلاف عادت کے ہی کہ بغیر شوہر کے عورت سے بچا ہو قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ کہا جبرئیل
علیہ السلام نے اسیطرح کہ تو ہی بغیر مس کئے مرد کے اللہ پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ جب مقرر
کرتا ہی کچھ کام کو پس سوا اوسکے نہین کہ کہتا ہی واسطے اوس چیز کے کہ علم مین اوسکے ہی ہو پس ہوجاتا ہی زاہدین لکھا ہی کہ جہان
کہین کلام اللہ مین یہہ آیت ہی ارادہ کیا ہی ساتھہ اوسکے خلق عیسےٰ کا یا ایجاد قیامت کا نہ غیر اور مفسرین نے لکھا ہی کہ یہہ لفظ اخبار
ہی سرعت تکون اشیا سے ساتھہ تکوین کے یعنے ایک پلکین پیدا کرنا خلق کا اوسپر کچھہ دشوار نہین جیسا کہ وہ قادر ہی اشیا کے پیدا کرنے پر
ساتھہ اسباب اور مواد کے ویسا ہی وہ قدرت والا ہی کہ بے اسباب اور مواد کے پیدا کرے ۵ اسباب و مواد پر ہی کیا حصر + بے
آلہ بنائے ہی وہ سو قصر + وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ اور سکھاویگا اللہ اوسکو لکھنا وَالْحِكْمَةَ اور علم حلال اور حرام کا کہ حکمت شریعت ہی وَالتَّوْرٰىةَ
اور تعلیم فرماویگا اوسکو توراۃ وَالْاِنْجِيْلَ اور انجیل اور تخصیص اندو کتابونکی واسطے فضیلت کے ہی وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور
کریگا اوسکو پیغمبر طرف فرزندان یعقوب کے لکھا ہی کہ اول انبیا بنی اسرائیل سے یوسف تھے اور آخر عیسےٰ عم پس کلام کرینگے عیسیٰ علیہ السلام ساتھہ بنی اسرائیل
کے اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ یہہ کہ تحقیق مین تحقیق آیا ہون مین تمھارے پاس ساتھہ ایک نشانی کے پروردگار تمھارے سے اور وہ نشانی
گواہی میری پیغمبری کی ہی سمجھہ لیجئے کہ مراد نشانی سے جنس ہی نہ فرد اسواسطے کہ نشانیان پانچ مذکور ہین اول نشانی اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ
كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ یہہ کہ تحقیق مین بناتا ہون واسطے تمھارے مٹی سے مانند شکل مرغ کے پس پھونکتا ہون
بیچ اوسکے پس ہوجاتا ہی وہ مٹی کا پتلا بنا ہوا جانور زندہ آواز کنندہ ساتھہ حکم خدا کے سمجھہ لیجئے کہ چمگیدڑ یہہ مٹی کے بناتے تھے اور اوسمین
پھونکتے تھے زندہ ہوکر آسمانکو اڑھہ جاتے تھے اور جب نظر سے لوگون کی غائب ہوجاتے تھے تو مرکر زمین پر گر پڑتے تھے اور دوسری نشانی
یہہ ہی وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ اور چنگا کرتا ہون پیٹ کے اندھے کو اور تیسری نشانی یہہ ہی وَالْاَبْرَصَ اور اچھا کرتا ہون داغ سفید والیکو
اور چوتھی نشانی یہہ ہی وَاُحْيِ الْمَوْتٰى اور زندہ کرتا ہون مردیکو بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھہ امر اللہ کے تکرار اس کلمہ کا واسطے دفع توہم الوہیت
کے ہی اسواسطے کہ مردیکا جلانا اللہ ہی کا کام ہی مفسرین نے لکھا ہی کہ عیسےٰ نے چار مردے جلائے ایک اونمین سے سام بن نوح تھا کہ قریب
چار ہزار برس کے اوسکی موتکو گذرے تھے اور نشانی پانچوین یہہ ہی وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اور خبر دیتا ہون تم کو
ساتھہ اوس چیز کے کہ کھاتے ہو تم اور جو کچھہ ذخیرہ کرتے ہو تم بیچ گھرون اپنے کے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق بیچ اوسکے یعنے بیچ ان پانچ معجزونکے
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ البتہ نشانی ہی واسطے تمھارے اور دلالت اوپر صدق مدعا میرے کے اگر ہو تم ایمان والے اس معجزے پر
اور میرے پیغمبری پر وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور آیا ہون پاس تمھارے سچا کرنیوالا واسطے اوس چیز کے کہ آگے میرے ہی
توراۃ موسیٰ علیہ السلام سے اور مین تقریر کرنیوالا اشتباہات اوسکا ہون وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ اور دوسرے اسواسطے
آیا ہون تو کہ حلال کرون مین واسطے تمھارے بعضے وہ چیز کہ شریعت موسوی مین حرام کی گئی ہی اوپر تمھارے جیسے چربی اونٹ کی اور
گائے کی اور بعضے مرغ اور مچھلی اور تعظیم شنبے کی اوٹھادون وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اور آیا ہون تمھارے پاس ساتھہ نشانی کے
پروردگار تمھارے سے مراد آیات سے معجزات اور دلائل ہین اور لفظ واحد کے لانیمین تنبیہ ہی اوسپر کہ تمام معجزات اور دلائل حکم ایک آیت کا
رکھتے ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے بیچ مخالفت میری کے وَاَطِيْعُوْنِ اور کہا مانو میرا دعوت حق مین اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہی پس عبادت کرو اوسکو هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ ہی راہ سیدھی

پہنچانیوالی منزل مقصود کو سمجھ لیجئے کہ جب جبرئیل نے بی بی مریم کو بشارت دی اللہ کی طرف سے بیٹے کی اور بی بی مریم نے کہا کہ کیونکر ہوگا بیٹا کہ مجھے مس کسی مرد نے نہین کیا تو جبرئیل نے کہا کہ اسیطرح خدا پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی پھر جبرئیل نے اونکے گریبان مین پھونکا کہ یہہ حاملہ ہوگئین حضرت زکریا نے جو آکے دیکھا حس بچے کی اونکے پیٹ مین معلوم کی ڈرے اور اپنی بی بی سے آکر کہا کہ بڑی بدنامی ہی مریم حاملہ ہوگئی اونکی بی بی نے کہا اوسے یہان لے آؤ حضرت زکریا مریم کو اپنے گھر لیگئے جب مریم اور بی بی حضرت زکریا ایک جگہہ بیٹھین تو زکریا کی بی بی نے مریم سے کہا کہ فرزند میرے پیٹ کا فرزند تیرے پیٹ کے کو سجدہ کرتا ہی تو بہتر ہی عورتون مین اور حمل تیرا افضل حملون سے ہی تجھپر الہام خطا ہی پھر اسباب کی حضرت زکریا کو خبر کی حضرت زکریا نے کہا کہ سوا میرے اور کوئی اس پاس نہین جاتا تھا مین ڈرتا ہون کہ تہمت مجھپر نہ آئے القصہ جب مریم کو درد زہ ہوا تو خلق سے دور چلی گئین اور مارے شرم کے کہتی تھین کہ کاشکے پہلے اس سے مرجاتی بحر مواج مین لکھا ہی کہ حضرت یوسف بن یعقوب بن ماثان چچا کی بیٹی مریم کی تھی اور بھائی کی بیٹی عمران کی جب حضرت یوسف کو خبر حمل مریم کی پہنچی چاہا کہ مار ڈالین فرشتے نے آکر کہا کہ مریم بغیر شوہر غیب سے حاملہ ہوئی ہی اور روح پاک اوسمین پھونکی ہی اوسے نگاہ رکھ پھر بھی یہہ اس ارادے سے باز نہ آئے تا آنکہ حضرت عیسے علیہ السلام بزیر درخت خرمائے خشک پیدا ہوئے جبرئیل نے کہا کہ اس درخت خشک کو ہلاؤ میوہ تر گریگا ایسا ہی ہوا پھر حضرت یوسف نے بی بی مریم کو چھپا رکھا جب چالیس روز گذرے اور عجائبات قدرت خدا مشاہدہ کئے تو قوم مین لے آئے لوگوننے دیکھکر کہا کہ ای مریم باپ تیرا بدکار نہ تھا اور مان تیری بھی مطلق بدکار نتھی تونے یہہ کیا کیا بی بی مریم نے اشارت طرف بچے کے کی کہ اس سے پوچھو حضرت عیسے علیہ السلام گویا ہوئے کہ انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا الی قولہ ویوم ابعث حیا پھر چپ ہوگئے سنکر بعد اوسکے تیس برس مین تبلیغ وحی فرمائی معنی ویکلم الناس فی المہد وکہلا کی اس سے عبارت ہی لکھا ہی کہ اس زمانے مین کوئی خوشنویس ان جیسا نہ تھا اور علم اونکو ایسا تھا کہ جب مکتب خانہ مین اونکو پڑھنے کیواسطے بٹھایا معلم نے کہا بسم تو اوھون نے کہا اللہ اسنے کہا الرحمن تو اوھوننے کہا الرحیم غرض جو وہ پڑھاتا اوس سے آگے عبارت پڑھ دیتے جب معلم نے کہا ابجد تو اوھوننے کہا معنی ابجد کی کیا ہین معلم نے کہا مین نہین جانتا حضرت عیسی نے کہا الف الائے خدا اور با بہاء خدا اور جیم جلال خدا اور دال دوام خدا ہی معلم نے حیران ہوکر کہا کہ جو مجھ سے زیادہ ہوا اوسے کیا پڑھاؤن بی بی مریم نے کہا معلم سے کہ عیسی کو مکتب مین بٹھلائے تو رکھو اُسنے کہا بہتر حضرت عیسی وہان بیٹھے رہتے تھے اور جو لڑکے کھا آتے تھے وہ بتا دیتے تھے اور جو مائین انکی اُنکیواسطے ذخیرہ کرتی تھین وہ بتا دیتے تھے اور جب کلان سال ہوئے تو اور معجزے ظاہر ہوئے چنانچہ پیچھے مذکور ہین وہ سب ظاہر ہونے لگے اور تیس برس کی عمر مین دعوت خلق کو فرمانے لگے فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ پس جب دیکھا حضرت عیسے ؑ نے یہود سے کفر سمجھ لیجئے کہ کفر انکا یہہ تھا کہ جب دعوت کرنے لگے حضرت عیسے علی نبینا وعلیہ السلام تو مشورہ کیا یہودون نے کہ اونکو مار ڈالین یہہ ولایت شام سے مصر کو چلے گئے کنارے دریائے نیل کے ایک جماعت صیادونکی دیکھی کہ مچھلیان پکڑتے تھے اوھوننے کہا کہ آؤ اس سے بہتر صیادی کرین صیادون نے کہا کہ وہ کیا ہی فرمایا حضرت عیسے ؑ نے کہ دام توجہ کا لیکر توحید مین ڈالین کہ یہہ شکار ماہی ہی اور وہ شکار رحمانی ہی ؎ پس کنارہ جو ہو کیون پیاسو ہو ماہی دام مین + لاؤ ای صیاد عرفان الٰہی دام مین + معالم مین لکھا ہی کہ حضرت عیسے ؑ نے کہا کہ آؤ تا لوگون کو صید کرین صیادون نے کہا تم کون ہو اوھون نے کہا مین عیسے بیٹا مریم کا بندہ اللہ کا اور رسول خدا کا ہون وہ ایمان لائے اونپر بعد اوسکے عیسے علی نبینا وعلیہ السلام نے قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْ کہا کون ہی مدد دینے والا مجھکو تم مین سے اِلَى اللّٰهِ طرف کا خدا کے تا وقتیکہ نصرت الٰہی پہنچے قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ کہا حواریون نے یعنے صیادون نے کہ ایمان لائے تھے سمجھ لیجئے کہ حواریون عرب مین سفید چیز بے داغ کو کہتے ہین جیسے سفید کپڑا یا سفید میدہ کہ اور کچھ اوسمین ملا ہوا ہو اسیواسطے دھوبیون کو کہتے ہین اور یہان مراد مسلمان ہین کہ صاف ستھرے دھوئے دھائے کفر سے شرک سے ہین اور باخلاص خدا اور رسول پر ایمان لاکر روشن اور نورانی ہوئے ہین اوھون نے

جواب عیسے علیہ السلام مین کہا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ہم ہین مدد دینے والے دین خدا کے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے
وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ اور تو اے عیسی علیہ السلام شاہد رہ ساتھ اسکے کہ ہم مطیع ہین دین خدا کے پھر دعا کی اونھون نے رَبَّنَآ اٰمَنَّا
بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی تو نے یعنے انجیل اور پیروی کی
ہم نے رسول کی یعنے عیسےؑ کی فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ پس لکھ ہمکو ساتھ قلم کرم عمیم کے بیچ جریدہ احسان قدیم کے ساتھ گواہونکے
یعنے جمع کر ساتھ ان لوگونکے کہ شاہد ہین وحدانیت تیری کے اور تصدیق کی ہے پیغمبرونکی تیرے مراد شاہدین سے امت پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم ہے اور معنی دعائے حواریونکی یہہ ہین کہ ہمین اور امت محمدیہ کو جمع کر کہ برکت پیغمبر آخر زمانسے امت اونکی افضل تمام امتونکی
ہے اور وہ پیغمبر تو اول ہین کہ آخر ظہور آوینگے سچ ہے کہ بحکم نحن الآخرون السابقون حلوائی پسین وشہد اول ہین ۵ سب
رسولونمین جو ہووے خوب تر امت اوسکی کیون نہو محبوب تر + وَمَكَرُوْا اور مکر کیا اونھونے کہ عیسے علیہ السلام سے کفر کیا تھا سمجھ لیجئے
کہ مکر اونھونے اسطرحسے کیا کہ لوگونکو ورغلا کر بھیجا کہ عیسے علیہ السلام جہان ہون فریب سے مار ڈالو اونھون نے حضرت عیسےؑ کو پکڑکر
قید کیا اور انکو حجرہ مین بند کرکے تمام رات گرد اوسکے چوکی دیتے رہے صبحکو ایک شخص اپنے کو کہ یہودا نام تھا کہا کہ حجرہ مین جاکر عیسے کو نکالو وہ جو
اندر گیا حضرت عیسےؑ کو نپایا کہ حق تعالی نے حضرت عیسےؑ کو روزنکو آسمان پر پہنچایا تھا یہہ تمام حجرہ ڈھونڈھکر جب باہر نکلنے لگا تو حق سبحانہ
نے اوسکی شکل مشابہ عیسی کے کردی جب باہر آیا لوگون نے مار ڈالا ہرچند کہتا رہا کہ مین یہودا ہون عیسے مجھے نہین ملے مگر کسینے نہ مانا دار پہ
کھینچکر تیرباران کیا وَمَكَرَ اللّٰهُ اور جزا مکر کی دی اللہ نے کہ اونھونے اپنے یار اور سردار کو کس خواری اور ذلت سے مارا وَاللّٰهُ خَيْرُ
الْمٰكِرِيْنَ اور خدا بہتر جزا دینے والون کا ہے مکر کرنیوالون کو اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت کہا اللہ نے اے عیسی تحقیق مین بھر لینے والا ہون تجھکو بیچ دنیا کے وَرَافِعُكَ اِلَيَّ اور اٹھانیوالا ہون طرف اپنے یعنے بالای
آسمان بمقر مین ملائک وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور پاک کرنیوالا ہون تجھکو اور نجات دینے والا ہون تجھکو اون لوگونسے کہ کافر
ہوئے یعنے قصد اور مکر اونکے سے جو کافر ہوئے تجھسے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ اور کرنیوالا ہون ان لوگونکو کہ پیروی کرین تیری یعنے
امت تیری سے فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اوپر اون لوگونکے جو کافر ہوئے دن قیامت تک یعنے زبردست کرونگا تیری امت
کو یہود پر تا قیامت سمجھ لیجئے کہ ترسا یہود پر غالب رہینگے قیامت تک ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ پھر طرف میرے ہے بازگشت تم سب کی یعنی
عیسے کی اور متابعین اور منکرین اوسکی فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ پس حکم کرونگا ساتھ راستی کے درمیان تمھارے
بیچ اوس چیز کے کہ تھے تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے سمجھ لیجئے کہ یہود موسیؑ کے معتقد ہین اور عیسی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہین اور
نصاری عیسی کی تصدیق کرتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہین ایمان لاتے اور ثالث ثلثہ کے قائل ہین اور مومنین کہتے ہین کہ اللہ ایک
ہے اور موسی اور عیسی اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہم سب فرستادہ خدا ہین ساتھ حق کے پس حق تعالی نے فرمایا کہ موافق اون گروہونکے حکم
فرماؤنگا فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا پس جو لوگ کہ کافر ہوئے ہین یعنے یہود اور نصاری پس عذاب کرونگا انکو
بانواع عقوبت عذاب سخت فِى الدُّنْيَا بیچ دنیا کے ساتھ قتل کے اور اسیر کرنیکے اور بردہ بنانیکے اور جزیہ دلوانیکے وَالْاٰخِرَةِ
اور بیچ آخرت کے ساتھ طرح طرح کے عذابونکے اور ہمیشہ رکھنے بیچ دوزخکے وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور نہین واسطے اون کافرونکے مدد دینے
والون سے بیچ موقوف کرنے عذابکے یا کم کرنیکے وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جو لوگ کہ ایمان لائے یعنے امت محمدیہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور عمل کئے اچھے فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ پس پورا دونگا اونکو ثواب اونکا یا پورا دیگا اونکو اجر اونکا بیچ دنیا کے ساتھ
نیکنامی کے اور آخرت مین ساتھ درجات جنات کے اور دیدار پروردگار کے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اور خدا انہین دوست رکھتا
ظالمون کو ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ یہہ باتین جو پیچھے مذکور ہوئین قصے انبیاؤن کے پڑھتے ہین ہم اوسکو اوپر تیرے

علامات نبوت سے اور دلالت رسالت سے وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اور ذکر حکمت والی کے سے سمجھہ لیجئے کہ ذلک اشارہ طرف قصہ یحیی اور زکریا اور عیسیٰ اور مریم کے ہے اور مراد آیات سے معجزات ہین اور ذکر الحکیم سے قرآن مجید ہے لکھا ہے کہ بعد بیان قصہ عیسیٰ علیہ السلام کے نصاریٰ بیوقوف اعتراض کرنے لگے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کیون عیسیٰ کو گالیان دیتے ہو اور بندگی کا نام او نپر رکھتے ہو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ عیاذا باللہ جو نام عبد اللہ کہیے عیسیٰ کو گالی ہو وہ بندہ ہے خدا کا بھیجا ہوا اور کلمہ ہے القا کیا ہوا نصاریٰ یہہ سنکر اور پرغضب ہوے اور کہنے لگے کہ کوئی انسان بن باپ کے پیدا ہوا ہے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى كَمَثَلِ اٰدَمَ تحقیق مثال یعنے صفت اور شان عیسیٰ کی بیچ پیدائش کے نزدیک اللہ تعالی کے یعنے بیچ علم اور قدرت اسکیکے کہ انسانکو بن باپ پیدا کرنا مانند صفت آدم کے ہے اور تم سچ جانتے ہو اسکو کہ آدم بن مان باپکے پیدا ہوا تھا اور حال آنکہ اسکو اللہ کا بیٹا نہین کہتے ہو پس جو شخص بغیر باپ کے پیدا ہو وہ کیونکر اللہ کا بیٹا ہوا جب بغیر مان باپ والا خدا کا بیٹا نہوا مان والا کسطور سے خدا کا بیٹا ہوا سمجھہ لیجئے کہ یہہ تشبیہ حضرت عیسیٰ کی ساتھہ حضرت آدم کے ایکطرح سے ہے کہ بے پدر ہوے بعد اس تشبیہ کے بیان فرماتا ہے اللہ تعالی پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کی خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ پیدا کیا اللہ تعالی نے قالب اوسکا کو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَهٗ پھر کہا اوس قالب کو کہ حکم میرا یہ ہے كُنْ ہو زندہ ساتھہ روح کے فَيَكُوْنُ پس ہوگیا وہ پتلا خاک کا آدم زندہ سمجھہ لیجئے کہ تنبیہ فرماتا ہے حق سبحانہ کہ جیسے خاک کو کہا ہم نے آدم ہو ہو گئی ویسے ہی باد کو حکم کیا ہمنے کہ عیسیٰ ہو ہو گئی اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ یہہ خبر جو حضرت عیسیٰ کی کہی درست اور حق ہے پروردگار تیرے سے پس مت ہو تو شک لانیوالون سے سمجھہ لیجئے کہ یہہ تاکید ہے واسطے زیادتی یقین کے اور ثبات کے اوپر اوسکے اور صحیح یہہ ہے کہ پھر یہہ خطاب اگرچہ بظاہر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن مقصود خطاب سے امت کے لوگ ہین یعنے ای مسلمانو تم مت ہو ان لوگونسے جو شبہ لاتے ہین بیچ عیسیٰ کے کہ مثل آدم کے ہے اور گمان نکرو مانند نصاریکے کہ مسیح ابن اللہ کہتے ہین اور ثالث ثلثہ کے قایل ہین کہ جھوٹھے ہین اور گمراہی مین پڑے ہین فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پس جو کوئی جھگڑے تجھہ سے بیچ حق عیسیٰ کے پیچھے اوسکے کہ آیا تیرے پاس علم سے عیسیٰ کے کہ بندہ بھیجا گیا اللہ کا ہے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ پس کہہ اونکو کہ آؤ واسطے مباہلے کے بلاوین ہم بیٹون اپنے کو اور بیٹون تمھارے کو وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ اور بی بیون اپنی کو اور بی بیون تمھاری کو وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ اور جانون اپنی کو اور جانون تمھاریکو یا نزدیکی بی بیونکو اور نزدیکون تمھارونکو یا مراد انفسنا سے مسلمان ہین چنانکہ سب اوپر حکم المؤمنون کنفس واحدة کے مقام اتحاد مین ہین چنانچہ اور جگہہ بھی کلام اللہ مین انفس بمعنی اہل دین آیا ہے کہ علیکم انفسکم ای اہل دینکم ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَي الْكٰذِبِيْنَ پھر التجا کرین یا جہد کرین تضرع مین اور دعا مین یا طلب لعنت کرین اوپر ایکدوسرے کے پس کردیوین ہم لعنت اللہ کی اوپر جھوٹون کے یعنے کہین اللہم من کان کاذبا منا فالعنہ سمجھہ لیجئے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریکو بلا کر کہا کہ جسقدر ہم دلائل وحدانیت خدا پر لاتے ہین تم عناد اور فساد اور منازعت مین سرگرم ہوتے ہو اور حضرت عیسیٰ کو خدا اور بیٹا خدا کا اور ایک تین مین کا کہنے سے باز نہین آتے آؤ مباہلہ کرین تاکہ جھوٹا سچا معلوم ہوجاوے اور حق باطل آشکارا ہوجاوے نصارا اس بات پر راضی ہوئے اور مکان اور وقت مقرر کیا دوسرے روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موافق وعدہ کے اسیوقت اوسی مکانکو چلے داہنی طرف امام حسن بائین طرف امام حسین پیچھے حضرت فاطمہ زہرا او حضرت علی مرتضی کو لیکر روانہ ہوئے اور اون سبکو فرمایا مین دعا کرونگا تم آمین کہیو ترسایون نے دیکھہ کر ہیبت کھائی اور عالمون نے اونکے کہا کہ ای یارو دیکھو اس شخص سے ہرگز مباہلہ نکیجیو یقین جانو کہ اگر اسنے بد دعا کی ایک ترسا روے زمین پر باقی نرہیگا عام لوگون نے ترسایون کے کہا اپنے علما سے کہ تم کیون رو پوشی کرتے ہو حق ظاہر ہوجاویگا علمانے کہا کہ تم نہین سمجھتے ہو یہہ وقت خاتم الانبیا کے پیدا ہونے کا ہے ہم ڈرتے ہین کہ کہین وہی نہون بعضی علامتین اونمین ہم نبوت کی پاتے ہین اور بعضی علامتون مین ہمین تامل ہے اسواسطے توقف کرتے ہین ہم کہ مبادا یہہ وہی پیغمبر ہون تو ہم سب برباد ہوجاوینگے بہتر اسی مین ہے کہ صلح کرو آخر الامر صلح

ٹھہری ہر سال دو ہزار حلہ ہزار رجب میں ہزار صفر میں اور تیس زرہ اور تیس اسپ اور بعضوں نے کہا ہے تیس اونٹ بھی مقرر ہوئے اور صلحنامہ اسیطور پر لکھا گیا اور اپنے اپنے مکانوں پر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ترسا صلح نکرتے ایک اوس فرقے میں سے باقی نرہتا پھر کوئی تا قیامت ترسا کی جنس سے پیدا ہوتا اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ تحقیق یہہ قصے کہ مذکور ہوئے ہر آئینہ وہ ہی بیان سچا یعنے قصہ عیسیٰ علیہ السلام کا سچا سوا اِسکے اور جو کہ مقصود اوسنے اثبات توحید اور نفی تشریک درست اور راست ہیں وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ اور نہیں کوئی معبود لایق پرستش کے مگر اللہ کہ استحقاق عبودیت اوسیکو ثابت ہے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ وہی ہے غالب حکمت والا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ پس اگر پھر جاوین ترسا اور مباہلے سے منہہ پھراوین پس تحقیق اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے مفسدونکو سمجھ لیجیئے کہ وضع مظہر بجائے مضمر دلیل ہے اوپر اوسکے کہ فساد اعراض ہے طریق توحید سے **بلیت** توحید سے جو کوئی پھرا ہے + مفسد گمراہ ہوگیا ہے + قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اہل کتاب سمجھ لیجیئے کہ مراد اہل کتاب سے ترسا ہیں اور قتادہ رضہ نے کہا ہے کہ یہود مدینہ کے بھی اسمین داخل ہیں اور کیا کہو یہہ کہو کہ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ آؤ طرف ایکبات کے کہ برابر ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یعنے ایسی بات کہ ہم اور تم سب اسمین یکسان ہیں اور مراد اس بات سے تین چیزین ہیں ایک اوتین سے یہہ ہے کہ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ نہ عبادت کرین ہم مگر اللہ کی اسمین تعریض یہود اور نصاریٰ کی ہے کہ عبادت عزیر اور عیسیٰ کی کرتے تھے اور دوسری یہہ ہے کہ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اور نہ شریک لاوین ساتھہ اوسکے کچھہ اور شرک اوندونون گروہ کا ظاہر ہے اور تیسری یہہ ہے کہ وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہ پکڑین بعضے ہمارے بعضونکو پروردگار سوا اللہ کے سمجھ لیجیئے کہ نصاریٰ احبار اپنوں کو سجدہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کمال ریاضت سے اثر حلول لاہوت کا اون کی ذاتمین ظاہر ہے یہہ پروردگار جاننا اونکا تھا اور یہود اطاعت احبار اپنے کی کرتے تھے تحلیل تحریم میں یہہ اتخاذ ارباب تھا اُن میں فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پس اگر پھر جاوین اہل کتاب اس کلمۂ عدل سے پس کہو تم اے پیغمبر اور اصحاب پیغمبر اونکو کہ گواہ رہو تم ساتھہ اوسکے کہ ہم مسلمان ہیں يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ اے یہود اور نصاریٰ کیون کا جھگڑتے ہو تم بیچ دین ابراہیم کے سمجھ لیجیئے کہ مدعا یہود کا یہہ تھا کہ ابراہیم یہودی تھے اور ترسا کہتے تھے نصرانی تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ کیون ناحق دین ابراہیم میں مجادلہ کرتے ہو اور اوسکو یہود اور ترسا ٹھہراتے ہو وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ اور حال یہہ ہے کہ نہیں اتاری گئی توراۃ کہ یہود اوپر شریعت اوسکے عمل نکرین وَالْاِنْجِيْلُ اور نہ انجیل کہ نصاریٰ حکم اوسکا گران رکھین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ مگر بعد زمانہ ابراہیم کیسے سمجھ لیجیئے کہ ابراہیم علیہ السلام پہلے موسیٰ سے تھے ہزار برس اور دو ہزار برس قبل عیسیٰ سے تھے پس اندونون پیغمبرونسے جب وہ پہلے ہوئے اور شریعت اور امت اونکی مقدم ہوئی تو اسناد یہودیت کی اور نصرانیت کی اونکی طرف کسطرح لیجاوے کہ یہود امت موسوی ہیں اور ترسا یعنے نصاریٰ امت عیسوی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہیں سمجھتے اور سوچ ایسی باتین نہین کرتے هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ہان تم وہ شخص ہو کہ جھگڑے تم بیچ اوس چیز کے کہ واسطے تمھارے ساتھہ اوسکے علم ہے یعنے نعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توراۃ اور انجیل میں تم نے پڑھی اور اوسکو تغیر دیا فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ پس کیون جھگڑتے ہو تم بیچ اوس چیز کے جو نہین ہے واسطے تمھارے ساتھہ اوسکے علم یعنے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا تمھاری کتابین نہین ہے کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور خدا جانتا ہے کہ ابراہیم تمھارے کیکے دین پر نہ تھا اور تم نہین جانتے حقیقت حال اوسکی مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا نہ تھا ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نہ نصرانی اور لیکن تھا پاک موحد منحرف عقائد باطلہ سے اور مائل طرف حق کے فرمانبردار وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا شرک والون سے سمجھ لیجیئے کہ یہہ تعریض اہل کتابکو ہے کہ شرک رکھتے ہیں ساتھہ اعتقاد کرنے الوہیت عیسیٰ اور عزیر کے اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق نزدیکتر لوگونکے ساتھ دین ابراہیم کے البتہ وہ شخص ہین کہ پیروی کرتے تھے اوسکی اوسکے زمانے مین
اور یہہ نبی ہی کہ ملت اوسکی پر ہی اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین سمجھ لیجئے کہ بعضے اہل کتاب مسلمانون سے جھگڑتے تھے کہ ہم ساتھ تعظیم ملت
ابراہیم کے سزاوار تر ہین کہ وہ یہودی اور نصرانی تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ہین منسوب ملت ابراہیم ہون یہہ آیت نازل ہوئی اور
اصح یہہ ہی کہ یہہ آیت موافق قول نجاشی کے اوتری ہی اور قصہ اوسکا مختصر یہہ ہی کہ جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ساتھ جماعت مسلمانونکے
مکے سے حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے قریشیون نے عمرو بن عاص اور عبد اللہ بن ربیعہ کو تحفے دیکر نجاشی کے پاس بھیجا تاکہ مسلمانون کو پکڑ کر اونکے
حوالے کرے نجاشی نے مجلس کی اور جعفر کا ساتھ عمرو اور عبد اللہ کے مناظرہ ٹھہرایا آخر الامر مناظرے مین عمرو اور عبد اللہ نے الزام کھایا کہ
نجاشی نے اونکو کہا کہ تمھین قسم ہی اوس خدا کی کہ جسنے عیسیٰ پر انجیل نازل فرمائی ہی سچ کہو کہ درمیان عیسیٰ کے اور قیامت کے کوئی نبی ہوگا
اونھونے کہا کہ ہوگا ہمنے اپنی کتابون پڑھا ہی کہ عیسیٰ نے بشارت دی ہی اوسکے پیدا ہونیکی اور کہا ہی کہ جو کوئی اوسپر ایمان لایا مجھپر
لایا اور جسنے اوسے کفر کیا مجھسے کفر کیا پھر نجاشی نے جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تم کچھہ کلام جو تمھارے پیغمبر پر نازل ہوا ہی
پڑھو اونھونے پڑھا وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ سنتے ہی سبکے سب رو پڑے نجاشی نے کہا
کچھہ اور پڑھو اونھون نے سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ طٰہٰ پڑھی نجاشی نے کہا کہ مقرر یہہ کلام الٰہی ہی کیا طاقت ہی کسی کی کہ ایسا بنا سکے اہل
بلاغت جو وہان بیٹھے تھے حیران رہگئے القصہ نجاشی ایمان لایا اور تیس عالمون راہبون اپنونکو حضور نبوی مین بھیجا وہ مدینے مین پہنچکر مشرف
باسلام ہوئے اور یہان نجاشی نے کہا جعفر رض کو کہ مت ڈرو کوئی حزب ابراہیم پر غالب نہین ہوگا عمرو بن عاص نے کہا کہ حزب ابراہیم
کون ہین نجاشی نے کہا یہہ گروہ کہ دیکھتے ہو تم اور پیغمبر جو انکے پاس سے آیا ہی عمرو کو یہہ بات ناخوش آئی اور دعوی کیا کہ ابراہیم
ہمسے تھا ہم حزب ابراہیم ہین حقتعالی نے موافق قول نجاشی کے کہ حبشہ مین کہا تھا مدینے مین یہہ آیت نازل فرمائی کہ سزاوار تر ساتھ ابراہیم
کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب اونکے ہین وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اللہ تعالی دوست اور کارساز ہی مسلمانون کا لکھا ہی کہ بعد چند
مدت کے جبرئیل ع نے آکر خبر وفات کی نجاشی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آپنے یہان مدینہ منورہ مین اصحاب سے فرمایا کہ اے یارو نجاشی ایمان
لایا تھا اور ہمسے احسان کیا تھا اوسنے اب وہ مرگیا ہی آؤ اوسکے جنازے کی نماز پڑھین پھر آپنے اوسکے جنازے کی نماز پڑھی اور اگر کوئی کہے کہ وہ حبشہ
مین موا تھا اور پیغمبر خدا ص مدینے مین تھے نماز بغیر حضور جنازے کے کیونکر پڑھی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا ص کو بطریق معجزہ حجاب درمیان سے
اوٹھگئے ہونگے یا یہہ خصائص پیغمبر ص سے ہی وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ اور دوست رکھا ایک گروہ نے یہود سے کاشکے
گمراہ کردین تمکو سمجھ لیجئے کہ یہہ خطاب ساتھ حذیفہ اور عمار رض کے ہی کہ یہود اونکو اپنے دین کی طرف ترغیب دیتے تھے چنانچہ قصہ اوسکا سورۂ بقر
مین گذرا ہی اور چاہتے تھے کہ راہ راست پر آوین وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین گمراہ کرتے مگر جانون اپنی کو کہ وبال
گمراہی کا اونھین پر عاید ہی اور نہین سمجھتے کہ زیان آپ اپنے پر لاتے ہین يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ
اے گروہ یہود اور نصاریٰ کے کیون کفر کرتے ہو تم ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور حال یہہ ہی کہ تم شاہدی
دیتے ہو کہ توریت اور انجیل حق ہین اور دونون کتابون مین نعت اونکی موجود ہی يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ اے اہل
کتاب کیون ملاتے ہو سچ کو ساتھ جھوٹھ کے توراتکی آیاتکو تحریف کرتے ہو یا چھپاتے ہو اس اقرار کو جو قبل بعثت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے کرتے تھے ساتھ انکار کے کہ بعد بعثت کے رکھتے ہو وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور کیون چھپاتے ہو حق کو کہ وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہی اور حال یہہ ہی کہ تم جانتے ہو کہ یہہ حق ہی یا یہہ جانتے ہو کہ ہم حسد سے چھپاتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معنے ہین کہ چھپاتے ہو
اور جانتے ہو چھپا نہ سکیگا اسواسطے کہ جو چراغ الٰہی ہی پھونک سے کسی بجھانیوالے کی کب بجھتا ہی ؎ لشکر باد گر جہان لے لے + شمع
خورشید کو بجھا نہ سکے + وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور کہا ایک جماعت نے اہل کتاب سے سمجھ لیجئے کہ یہود سے بارہ آدمی تھے کہ

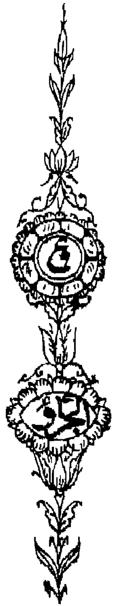
اونہوں نے آپس میں مشورہ کر کے مقرر کیا کہ آؤ اول روز تو اوس پر ایمان لاویں اور آخر روز پھر جاویں اور کہیں کہ ہم نے اپنی کتابیں دیکھا اور
علما سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ پیغمبر موعود یہہ نہیں ہیں شاید اس حیلہ سے مسلمان اپنے دین سے پھر جاویں تردد میں آکر حق تعالی نے
مومنوں کو اس مکر سے آگاہ فرمایا اور یہہ آیت نازل کی کہ آپس میں ان بارہ آدمیوں نے یہہ مشورہ کیا ہے کہ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ ایمان لاؤ ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی ہے اوپر ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یعنے
قرآن اول دن کے اور کافر ہو جاؤ آخر دن کے یعنے انکار کرو آخر روز اوسکا جو اول روز اقرار کیا تھا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ شاید کہ وہ مسلمان
بسبب انکار تمہارے کہ بعد اقرار کے واقع ہو شک میں پڑکر پھر جاویں دین اپنے سے سمجھ لیجیے کہ یہود دلنانے خیبر کے مدینے کے
یہود سے باہم یہہ مشورہ کیا پھر جب خیبر والوں نے سمجھ لیا کہ ہمارا فریب اہل اسلام پر ظاہر ہو گیا تو یہود مدینہ کو وصیت کی کہ وَلَا
تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ اور مت تصدیق کرو مگر واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرے دین تمہارے کی کہ یہودیت ہے قُلْ اِنَّ الْهُدٰى
هُدَى اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق دین حق دین خدا ہی کہ اسلام ہے سمجھ لیجیے کہ یہہ جملہ معترضہ درمیان سخن یہود کے
ہے رد قول اونکے ارشاد کر کے تتمہ اونکے سخن کا بیان فرمایا کہ کہا اونہوں نے کہ تصدیق مت کرو تم سوا ہم دینوں اپنے کے اور باور نہ کرو
اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ یہہ کہ دیا جاوے کوئی شخص مثل اوسکے کہ دئے گئے ہو تم علم اور فضل اور حکمت سے اَوْ يُحَاجُّوْكُمْ عِنْدَ
رَبِّكُمْ یا یہہ مسلمان جھگڑا کریں تم سے نزدیک پروردگار تمہارے کے اسواسطے کہ دین تمہارا درست تر ہے اور حجت تمہاری قوی تر اور روشن
تر ہے سمجھ لیجیے کہ سخن یہود کا یہاں تمام ہوا اب حقتعالی فرماتا ہے پیغمبر خدا کو اونکے رد جواب میں کہ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ کہہ تحقیق
برتری اور بہتری یا افزونی علم اور حکمت کی بیچ ہاتھ اللہ کے ہے یعنے تصرف میں اوسکے ہے يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ کشایش والا دانا اہل استحقاق کو جانتا ہے اور اونھیں پر فضل عطا فرماتا ہے يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ
يَّشَآءُ مخصوص کرتا ہے ساتھ رحمت اپنی کے کہ اسلام ہے یا قرآن ہے یا نبوت ہے جسے چاہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور اللہ صاحب
فضل بڑے کا ہے اوپر مومنوں کے وَمِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اور بعضے اہل کتاب میں سے وہ ہے کہ اگر
امانت دے اوسکو ایک قنطار ادا کرے اوسکو طرف تیرے سمجھ لیجیے کہ قنطار لغت میں اسقدر مالکو کہتے ہیں کہ پوست بھر گائی کا ہو
اور یہاں کنایہ طرف خزانے کے ہے اور اشارہ طرف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ہے کہ ایک قریش نے ایکہزار دوسو اوقیہ زر کے اونکو
امانت سپرد کئے تھے اونھوں نے ادا کئے اور اوقیہ بضم اول اور کسر قاف چالیس درم کو کہتے ہیں وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ
اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا اور بعضے اونمیں سے وہ شخص ہے کہ اگر امانت دے اوسکو ایک دینار نہ ادا کرے اوسکو طرف تیرے
مگر جبتلک کہ رہے تو اوپر اوسکے کھڑا یعنی تقاضا سمجھ لیجیے کہ یہہ اشارہ طرف فنحاص بن عازورا کے ہے کہ ایک اشرفی اوسے کسی شخص
نے امانت دیا تھا اسنے خیانت کی اور بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ قسم اول عبارت نصاری سے ہے کہ یہہ مشہور دیانت میں تھے اور قسم
ثانی عبارت یہود سے ہے کہ یہہ منسوب بخیانت تھے ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ یہہ خیانت اونمیں یہود کیواسطے
ہے کہ کہا اونھوں نے نہیں اوپر ہمارے بیچ ان پڑھوں کے کچھ راہ یعنے گناہ اور عقوبت آخرت نہیں سمجھ لیجیے کہ عقیدہ یہود کا یہہ تھا کہ جو کوئی
توریت نجانے وہ امی ہے اور مال امی کا اوپر اپنے حلال جانتے تھے اور کہتے تھے کہ توریت نے روا رکھا ہے ہمیں کہ ساتھ مخالفوں دین کے
خیانت کریں ہم وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ اور کہتے ہیں اسبات میں اوپر اللہ تعالی کے جھوٹھ اسواسطے کہ کوئی دین
اور ملت نہیں ہے کہ جسمیں ادائے امانت کا حکم نہو اور حال یہہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ خیانت حرام ہے بَلٰي مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ نہیں ایسا کہ تم اعتقاد کرتے ہو بلکہ تم سے عہد لیا ہے کہ خیانت نکرو اور حکم یہہ ہے کہ جو کوئی پورا کرے قول اپنے کو کہ اللہ
نے ساتھ اوسکے مقرر فرمایا ہے بیچ توریت کے ساتھ ادائے امانت اور ترک خیانت کے اور پرہیزگاری کرے حلال و حرام میں پس

الله تعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ مول لیتے ہیں بدلے عہد اللہ کے یعنے عوض
اس عہد کے کہ اللہ سے باندھا ہے وہ کیا ہے ایمان ہے بہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَيْمَانِهِمْ اور قسمیں اپنی سے کہ جھوٹھی جھوٹھی
تغییر کرکے وصف بیچ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھاتے ہیں ثَمَنًا قَلِيْلًا مول تھوڑا سمجھ لیجئے کہ کئی صاع جو اور کئی گز کرباس کعب
بن اشرف سے لیکر نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریف کی تھی اور اس اپنے اقرار پر جھوٹھی قسمیں عوام کے رو برو کھاتے تھے اونکے حق
بیچ ارشاد ہوا کہ اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ یہہ گروہ توڑنیوالے عہد کے اور کھانیوالے جھوٹھی قسمونکے نہیں حصہ واسطے اون کے
بیچ آخرت کے ثواب سے وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ اور نہ بولیگا اونسے اللہ ایسا سخن کہ جس سے وہ خوش ہوں وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور نہ
نہیں دیکھیگا نظر رحمت سے طرف اونکے دن قیامت کے وَلَا يُزَكِّيْهِمْ اور نہ پاک کریگا اونکو لوث گناہ سے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
اور واسطے اونکے عذاب ہے درد دینے والا وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا اور تحقیق بعضے اون یہودیوں سے ایک فرقہ ہے مانند کعب اور ابو یاسر اور
حی کے کہ ناراستی سے يَلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ موڑتے ہیں زبانوں اپنی کو ساتھ پڑھنے کتاب کے لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ تو کہ جانو تم اوسکو
کہ یہہ پڑھتے ہیں کتاب تورات سے وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ اور حال یہہ ہے کہ نہیں وہ کتاب تورات سے وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا
هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور کہتے ہیں وہ جھوٹے مفتری کہ وہ نزدیک اللہ کیسے سے ہے یعنے کلام خدا کا ہے اور حال یہہ ہے کہ نہیں وہ نزدیک خدا کیسے
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور کہتے ہیں وہ اوپر خدا کے جھوٹھ کہ اوسکا کلام نہیں اور اوسکا کلام کہتے ہیں اور حال یہہ ہے کہ وہ جانتے
ہیں کہ جھوٹھ کہتے ہیں سمجھ لیجئے کہ بعد بیان تعریف یہود کے ذکر افتراے نصاریٰ کا فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں کہتے ہیں کہ انہوں نے
دعوی الوہیت کا کیا اور امت اپنی کو اپنی عبادت فرمائی پس رد قول میں اونکے حقتعالیٰ ارشاد کرتا ہے کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ
الْكِتٰبَ ہرگز نہ تھا اور نہوگا اور نہ ہے سزاوار واسطے کسی بشر کے عیسیٰ ہو یا اور کوئی ہو یہہ کہ دیوے اللہ تعالیٰ اوسکو کتاب وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ
اور حکمت اور نبوت ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ پھر کہے واسطے لوگوں کے ہو جاؤ تم بندے واسطے میرے سوا اللہ کے
وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ اور لیکن کہے کہ ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ سچے دین میں اور اچھے آئین میں بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ اسواسطے کہ ہو تم اعلا
سے سکھلاتے ہو کتاب کہ اللہ کیطرف سے اتری ہے اور ونکو وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ اور اسواسطے کہ ہو تم پڑھتے کتاب سمجھ لیجئے کہ اس آیت
سے معلوم ہوتا ہے کہ ربانی وہ شخص ہے کہ علم پڑھے اور پڑھاوے نقل ہے کہ محمد بن الحنیفہ نے دفن کے روز عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہ کے کہا کہ آج مرگیا ربانی اس امت کا اور بعضے اہل معرفت نے کہا ہے کہ ربانیین مردانِ خدا ہیں تجرید تفرید والے قدم میدان
توکل میں گڑائے ہوئے کونین سے ہاتھ اوٹھائے ہوئے بلکہ اپنے آپکو گمائے ہوئے سوا ایکدوست کے سبکو بھلائے ہوئے صفات نفسانیہ
سے منہہ پھرائے ہوئے توجہ اور التفات طرف ذات مولیٰ کے لائے ہوئے ۵ یاد اسکی میں اپنا جی گما بیٹھے ہیں + سب کچھ جز دوست کی
بھلا بیٹھے ہیں + جسنے کہ قدم رہ محبت میں رکھا + راحت دو جہانسے ہاتھ اوٹھا بیٹھے ہیں + لطائف قشیریہ میں لکھا ہے کہ ربانیین دانا ہیں
بخدا اور بردبار براہ مولیٰ قائم باللہ اور فانی ماسوی اللہ سے ہیں سننا اونکا حق ہے اور کہنا اونکا ساتھ حق کے ہے جو آپسے سنتے ہیں
وہ اسسے کہتے ہیں وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اور نہیں لائق ہے پیغمبر کو کہ حکم کرے تمکو یہہ کہ پکڑو فرشتونکو
اور پیغمبرونکو رب سمجھ لیجئے کہ تخصیص فرشتونکی اور نبیونکی اسواسطے ہے کہ مشرک فرشتونکو پوجتے تھے اور یہود اور نصاریٰ پیغمبرونکو کہ
عیسیٰ اور عزیر ہیں باقی رہا اختلاف قرائتیں کا سو اوسکا بیان یہہ ہے کہ ولا یامرکم میں رے کا زبر اور پیش دونوں قرائتیں ہیں اگر پیش
پڑھئے تو عطف اوسکا یقول پر ہے کہ بعد لکن کے محذوف ہے اسی لکن یقول کونوا ربانیین اور لا یہاں زائد نہیں ہے یعنے کوئی پیغمبر
آدمیونکو نکہے کہ کونوا عبادا لی من دون اللہ لیکن کہے کہ ربانی ہو بعلم اور نہ کہے کہ پکڑو فرشتونکو اور پیغمبرونکو معبود اور اگر زبر پڑھئے
تو عطف ہے اوسکا اوپر ثم یقول کے اور لا زائد ہے چنانچہ مامنع ان لا تسجد میں اور لا اقسم میں اسی ثم یقول ویامرکم ان تتخذوا کا

الملائکۃ والنبیین اربابا أیامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون کیا حکم کریگا وہ پیغمبر تمھارے تئین ساتھ چھپانے حق کے اور شرک لانیکے
پیچھے اوسکے کہ ہو تم مسلمان واذ اخذ اللہ میثاق النبیین اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت لیا اللہ نے عہد پیغمبرونکا اور انتین
عہد لیتے ہین تابع پیغمبرونکے ہین پس انبیا سے جب عہد لیا تو امتون سے بطریق اولی ہوا اور بحر مواجین لکھا ہے کہ اضافت میثاق ہین کہ
طرف پیغمبرونکے ہین کئی وجہ ہین ایک تو یہہ ہے کہ عہد طرف عہد کرنیوالون کے ہوجاوے دوسری عہد طرف عہد لوانیوالونکے ہو کہ پیغمبر امت
سے عہد لوانیوالے ہین تیسری عہد بنی اسرائیل کا مراد ہو کہ یہہ اولاد پیغمبرونکی ہین ہر تقدیر پر حذف مضاف کا ہے ای اخذ اللہ میثاق اولاد
النبیین کہ بنی اسرائیل ہین سمجھ لیجیے کہ بڑا عہد ہے یہہ کہ حقتعالی نے پیغمبرونسے اور امتونسے پیغمبرونکی لیا کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پیدا ہون تو ایمان اونپر لائیو پس مضمون عہد کا بیان فرماتا ہے کہ لما آتیتکم من کتب وحکمۃ البتہ جو کچھ دون تمکو کتاب
سے اور فہم سے یعنے کتاب اتارون اور سمجھ بھی اوسکی دون ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم پھر آوے تمھارے پیغمبر میری طرفسے
کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سچا کرنیوالا اوس چیز کو جو ساتھ تمھارے ہے کتاب اور حکمت سے لتؤمنن بہ ولتنصرنہ البتہ
ایمان لائیو تم ساتھ اوسکے اور البتہ مدد دیجیو اوسکو ساتھ اپنے تن کے اگر تمھارے زمانہ مین آوے والاصفقتین اور جو بیان اوسکی لوگون کو
بیان کیجیو اور نصیحت کیجیو کہ جسکے زمانہ مین آوے وہ اوسپر ایمان لاوے اور مددگار ہوین اوسکے حق کہاوے قال کہا اللہ تعالی نے پیغمبرونکو
بعد اس کلام کے ءاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اوپر اوسکے کہ کہا مینے بھاری عہد میرا اسطرحسے
کہ پورا کرو قالوا اقررنا کہا پیغمبرون نے اقرار کیا ہم نے اور عہد قبول کیا ہم نے قال فاشہدوا کہا اللہ تعالی نے پس شاہد ہو بعضے اوپر
اقرار بعضے کے یا ملائکہ کو فرمایا کہ تم شاہد رہو اقرار انبیا پر وانا معکم من الشاہدین اور مین ساتھ تمھارے گواہونسے ہون اس اقرار
پر فمن تولی بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون پھر جو شخص کہ پھر جائے اوسپر ایمان لانیسے اور اوسکی مدد کرنیسے پیچھے اس عہد و پیمانکے
پس وہ لوگ پھرے ہوئے وہ ہین بدکار نکلے ہوئے دائرہ ایمانسے یا مقام عہد و پیمانسے افغیر دین اللہ یبغون کیا پیمان شکن پس غیر دین
اللہ کے چاہتے ہین دین دوسرے کو اور قرأت تبغون ساتھ خطاب کے بھی آئی ہے لیکن حفص کی قرأت یبغون ہے ساتھ غیب کے ولہ اسلم
من فی السموات والارض اور واسطے خدا کے مطیع ہوئی وہ چیز جو بیچ آسمانونکے اور بیچ زمین کے ہے طوعا وکرہا خوشی سے رغبت سے
اور ناخوشی سے نفرت سے یعنے چاہین نچاہین سر دائرہ حکم سے اللہ کے باہر نہین نکال سکتے اور بعضون نے لکھا ہے کہ اہل آسمان تابع
فرمان ہین ساتھ رغبت کے اور اہل زمین بعضے برغبت بعضے بکراہیت سمجھ لیجیے کہ اہل زمین سے جو مومنان صادق کہ اہل اسلام کے گھر
پیدا ہوئے یا خود اسلام لائے دلائل اس دین کے معلوم کرکر اور حقیقت اس دین کی سمجھ کر وہ رغبت والے ہین اور جو کافر مسلمانونکی زبردستی
سے ایمان لائے اور جو غلام اہل اسلام کے اپنے مالکون کی خاطر سے دین قبول کرتے ہین وہ کراہیت والے ہین والیہ یرجعون اور
طرف اوسکے پھر جائینگے اور ترجعون بھی ساتھ خطاب کے قرأت ہے قل امنا باللہ وما انزل علینا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایمان لائے
ہم اور متابعت کرنیوالے ہمارے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی اوپر ہمارے یعنے قرآن شریف وما انزل علی ابراہیم
واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط اور وہ چیز کہ اتاری گئی اوپر ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور اولاد اسکے
سمجھ لیجیے کہ کتاب اونکی وہی صحیفے ابراہیم کے تھے اوسی پر عمل اون سبکا تھا وما اوتی موسی وعیسی والنبیون من ربہم اور جو دی
گئی موسی کو کہ توراۃ ہے اور عیسی کو کہ انجیل ہے اور سب نبی مانند شیث اور ادریس اور داود اور حیقون اور اشعیا اور شعیب کے پروردگار
اونکیسے سمجھ لیجیے کہ بعد ذکر موسی اور عیسی کے مذکور نبیین کا ذکر عام بعد خاص ہے لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون نہین
جدائی ڈالتے ہم درمیان ایک کے اونمین سے کہ بعضے پر ایمان لائین اور بعضے پر نہ لائین مانند یہود اور نصاری کے اور ہم واسطے اسکے
فرمانبردار ہین بیچ امر اور نہی کے باقی رہا اس آیت شریفہ مین ایک سوال کہ اہل تفسیر کرتے ہین وہ یہہ ہے سوال سورۂ بقر مین یہہ آیۃ

مذکور ہی وہان وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم ہی اور یہان وما انزل علینا وما انزل علی ابراہیم ہی نکتہ اسمین کیا ہی جواب یہان
لفظ قل کا اوّل آیت مین مذکور ہی اور یہہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور وحی وارد ہوتے پیغمبر و نبر پس انزل علینا بمنزلہ ورد
علینا ہی علی اپنے محل پر واقع ہی اور وہان بقرہ مین کہ قولوا وارد ہی اور یہہ خطاب مومنونکو ہی اور ورود وحی مومنین پر
نہین بلکہ وصول اور بلوغ وحی ہی طرف اونکے پس انزل الینا بمنزلہ وصل الینا ہی الی اپنے محل پر واقع ہی لیکن اس جواب پر اور ایک
خدشہ واقع ہوتا ہی وہ یہہ ہی سوال عکس اوسکا بہت مقام پر کلام اللہ مین وارد ہی چنانچہ بلغ ما انزل الیک مین اور ما انزل الی ابراہیم
مین اور امنوا بالذی انزل علی الذین امنوا مین جواب سورۂ بقر مین انزل الینا مین اور یہان انزل علینا مین الی اور علی اپنے معنی اصلی
مین واقع ہی اور مقامونپر اگر ایکدوسرے کے معنو مین مستعمل ہوا بوجہ مجاز تو کیا مضائقہ ہی اسطرح سے کلام عرب مین بہت آتا ہی وَمَنْ يَّبْتَغِ
غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور جو کوئی چاہے سوا اسلام کے دین دوسرا پس ہرگز نہین قبول
کیا جاویگا اس سے اور وہ بواسطے ترک اسلام کے بیچ آخرت کے ٹوٹا پانیوالونسے ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت تہدید ہی واسطے ان سبکے ہی جو کہ
طالب غیر دین اسلام ہین اور اون لوگونکی شان مین کہ بعد وصول بشرف اسلام مرتد ہوجاوین حقتعالی فرماتا ہی کہ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ
قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ کیونکر ہدایت کرے اللہ یہان استفہام بمعنی نفی ہی یعنے نراہ دکھاوے اللہ اوس قوم کو کہ کافر ہوئے بعد ایمان
اپنے کے وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ اور گواہی دی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سچ ہی اور قول اوسکا صادق
ہی اور آئین اونکے پاس دلیلین روشن کہ قرآن شریف اور معجزات ہین وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم
ستم کرنیوالونکو کہ ایمانکی جگہہ کفر رکھا ہی باقی رہا یہان ایک خدشہ کہ مفسرین لکھتے ہین وہ یہہ ہی سوال اس آیت شریفہ سے معلوم ہوتا ہی
نفی ہدایت مرتدون اور ظالمونکی علی الاطلاق اور حالانکہ بہت مرتد ایمان لائے ہین اور ہزارون ظالم ظلم سے باز رہے ہین اور لاکھون
کافر مسلمان ہوئے ہین جواب یہہ آیت خاص ایک گروہ کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ بعد اسلام لانیکے مرتد ہوگئے تھے اور اہل مکہ سے ملگئے تھے
حق تعالی نے اونکو ہدایت نفرمائی اور حالت کفرہی پر مرے تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ وہ بارہ آدمی تھے جنکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی حارث
بن سوید اور طعمہ بن ابی رواق اور مقیس بن ضبابہ وغیرہم اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت یہود کی شان مین اُتری ہی کہ حق تعالی نے علم ازلی اپنے
مین حالت ارتداد پر مرنا اونکا معلوم کرکر فرمایا ہی اور ارتداد انکا یہہ تھا کہ قبل بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ نعت اور صفت آپ کی
دیکھکر ایمان رکھتے تھے جب آپ مبعوث ہوئے تو پھر گئے معاذ اللہ ایسے لوگونکو اللہ نہین ہدایت فرماتا اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ
اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یہہ لوگ سزا انکی یہہ ہی کہ اوپر اونکے لعنت ہی اللہ کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی سبکی سمجھ لیجئے کہ لعنت
اللہ کی دور ہونا رحمت سے ہی لعنت فرشتونکی بیزاری ہی انکی اونسے اور لعنت آدمیونکی مذمت کرنا ہی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ
عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ يُنْظَرُوْنَ ہمیشہ رہینگے بیچ اوسکے یعنے لعنت کے یا اثر لعنت کے کہ عقوبت ہی نہ ہلکا کیا جاویگا اونسے عذاب
دوزخکا اور نہ مہلت دئے جاوینگے واسطے رجوع کے طرف دنیا کے یا بیچ تاخیر عذاب کے ایکوقت سے دوسرے وقت تک اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مگر وہ لوگ کہ پھر آئے طرف اللہ کے پیچھے اوسکے کہ مرتد ہوئے تھے اور صلاح مین
لائے اوس چیز کو کہ جسمین فساد کیا تھا پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہی توبہ کرنیوالونپر سمجھ لیجئے کہ یہہ آیتین حارث بن سوید
کے بھائی نے ایک امین کے ہاتھ حارث کے پاس لکھ بھیجین حارث نے کہا بعد پڑھنے کے کہ مین نے ہرگز تجھ سے جھوٹھ نہین سنا اور بھائی
میرا بھی رسول خدا پر افترا نہین کریگا اور رسول خدا بھی اللہ پر جھوٹھ نہین باندھنے کے اور اللہ تعالی سب سے سچا ہی پس مین کیون ناامید
ہوون پس توبہ کرتا ہوا طرف مدینہ منورہ کے روانہ ہوا اور وقت رجوع کے اون گیارہ آدمیونسے کہ جنمین کا یہہ بارہوان تھا احوال کہا
اونھون نے توبہ سے اباکی اور جواب دیا کہ ہم اپنے مکہ مین بیٹھے انتظار مغلوب ہونے اونکا کرتے ہین اگر مطلوب ہمارا حاصل ہوا تو فہو المراد

والا ہم بھی دین اسلام قبول کر لیوینگے توبہ ہماری بھی قبول ہوجاویگی حق تعالیٰ نے اونکی شان مین فرمایا اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِیۡمَانِہِمۡ
ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا لَّنۡ تُقۡبَلَ تَوۡبَتُہُمۡ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے پیچھے ایمان اپنے کے پھر زیادہ ہوئے کفر مین یعنے ثابت رہے کفر پر یا
ساتھ آیت توبہ کے بھی کافر ہوئے ہرگز نہ قبول کی جاویگی توبہ اونکی وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الضَّآلُّوۡنَ اور یہہ لوگ کہ قایم رہے کفر پر وہ ہین گمراہ
طریق ہدایت سے سمجھ لیجئے کہ یہان ایک بڑا خدشہ واقع ہوتا ہی کہ آدمی ہزار طرحسے مرتد ہوجاوے لیکن جب تائب ہوگا توبہ اوسکی قبول
ہی اور اس آیت سے نفی قبول توبہ مرتد نکلتی ہی یہہ کیونکر کہئے جواب دفع اس خدشہ کا شان نزول مین آیت کی مذکور ہوا ہی کہ یہہ آیت
خاص ایک گروہ کی شان مین نازل ہوئی اور بحر مواجین لکھا ہی کہ یہہ آیت یہود کی شان مین آئی ہی کہ بعد ایمان لانے موسیٰ اور توراتؔ پر
عیسےؑ اور انجیل سے کفر کیا اور پھر زیادہ ہوئے کفر مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر بھی ایمان نلائے یا یہود پہلے اپنی کتاب
مین نعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھکر ایمان رکھتے تھے جب آپ پیدا ہوئے پھر گئے اور ریاست کی محبت کے سبب سے کفر اختیار
کیا اور طرح طرح کی ایذائین دین اور فساد مچائے حق تعالیٰ نے اونکو مردود اور مطرود کیا اور ورطۂ دوام کفر مین ڈالا ہرگز وہ متوجہ طرف
ایمان کے نہونگے اور نفی قبول توبہ سے ہی انتفائے قبول توبہ سے ثبوت توبہ نہین ہوتا اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَہُمۡ کُفَّارٌ فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡ
اَحَدِہِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَہَبًا وَّلَوِ افۡتَدٰی بِہٖ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور مر گئے اور وہ کافر ہے یعنے کفر پر مرے ہرگز نہ قبول
کیا جاویگا کسی ایک اونمین سے بھری زمین کے سونا اگرچہ بدلا دے ساتھ اوسکے یعنے کافر اگر اسقدر سونا دے کہ زمین مشرق سے مغرب تک
بھر جاوے واسطے دفع عذاب دوزخ کے بیفائدہ ہی قبول نہوگا اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ وَّمَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ یہہ لوگ کہ کافر مرین
واسطے اونکے ہی عذاب درد دینے والا اور نہین واسطے اونکے کوئی شخص مدد کرنیوالا کہ عذاب اونسے دفع کرے بحر مواجین لکھا ہی کہ وما
لہم من ناصرین مین من زائدہ ہی یعنے نہین واسطے اونکے مدد دینے والے سمجھ لیجئے کہ ناصرین جمع قلت ہی اور جمع قلت کے لانمین یہہ نکتہ



ہی کہ واسطے کافرونکے تھوڑے بھی مددگار نہونگے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ہرگز نہ پہنچوگے تم نیکی کو تو کہ سبب اوس نیکی کے
بہشت مین جاؤ یہان تک کہ خرچ کرو اور صدقہ دو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو تم نظم لن تنالوا البر حتی تنفقوا + سنکے ای رافت
عمل کر اسپہ تو + یعنے اوس شی سے جو ہووے دوستر + واسطے اللہ کے خیرات کر + مال سے اسباب سے اجناس سے + صرف راہ حق کر اپنے پاس سے
نقد ہو تو نقد دے ای باخبر + جنس ہو تو جنس دے زر ہو تو زر + گر نہ ان اشیا سے تیرے پاس ہو + لٹ ہو کچھ نقدی نہ کچھ اجناس ہو +
صرف تن کو تو بطاعت اوسکے کر + جتنی ہو طاقت عبادت اوسکی کر + دل کو تن حب خدا مین صرف کر + الفت کونین کا حک حرف کر + جانکو
اوسکی رضا پر چھوڑ دے + کام اپنے سب خدا پر چھوڑ دے + آرزو و خواہش اپنی سب بھلا + تجھسے خوش ہوویگا رافت تب خدا + خویشیان
جب اپنی سب چھوڑیگا تو + رشتۂ حب سب سے جب توڑیگا تو + تب ملیگا تجھسے وہ مولیٰ تیرا + اوسکا تو اور ہوگا وہ پیارا تیرا + سمجھ لیجئے
کہ نظم اس آیت کی ساتھ ماقبل کے یہہ ہی کہ آیت ماقبل مین ارشاد کیا کہ اگر کافر بھری زمین کے سونا دین ہرگز مقبول نہوگا اور اس آیت مین مومنو
رغبت دلوائی ساتھ نفقہ کرنیکے سبحان اللہ دشمنونسے جو چیز قبول ہی نہین دوستونسے خواہش ہی اوسکی کہ کرین وہ نا قبول فرماوین سب بعد
نزول اس آیت کے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا ﷺ کی مجلس مین حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باغ نہایت
خوب ہی اور مجھے کمال مرغوب ہی اوسکو خدا کی راہ مین دیتا ہون جہان چاہو وہان صرف کرو پیغمبر خدا ﷺ نے درمیان اقربا اوسکے تقسیم
کردیا وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ اور جو خرچ کرو تم کسی چیز سے خواہ تھوڑی ہو خواہ بہت خواہ اموال محبوب سے خواہ اشیاء
مردود سے پس تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکے دانا ہی موافق نیتون تمہاری کے تمہین اجر دیگا کُلُّ الطَّعَامِ کَانَ حِلًّا لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ تمام انواع
طعام تھے حلال واسطے بنی اسرائیل کے سمجھ لیجئے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی کہ فبظلم من الذین ہادوا حرمنا علیہم طیبات احلت لہم یعنے شومی
ظلم و معصیت یہودونکے سے کھانے پاک حلال مثل گوشت مچھلی اور گائی اور بکری وغیرہ ہم کے اوپر اونکے حرام کئے ہمنے یہود یہہ آیت سنکر کہنے لگے

کہ واہ یہہ تو ہمیشہ سے حرام تھی حق تعالی نے ردِّ قول اونکے مین فرمایا کہ سب کھانے اولاد یعقوب پر حلال تھے اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآئِیْلُ عَلٰی
نَفْسِہٖ مگر جو حرام کیا تھا یعقوب نے اوپر جان اپنی کے سمجھ لیجئے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام مریض ہوئے تو اللہ تعالی کی نذر مانی کہ اگر مین
اس مرض سے اچھا چنگا ہو ون تو جو چیز کھانے پینے کی مجھے بہت مرغوب ہی وہی ترک کرون جب حقتعالی نے اونھین اوس بیماری سے شفا بخشی
تو اونھونے گوشت اور دودہ اونٹ کا کھانے پینے مین کہ بہت مرغوب الطبع تھا چھوڑ دیا یہود بھی اونکی متابعت سے اوس سے پرہیز کرنے لگے
اور کہنے لگے کہ بحکم توراۃ یہہ حرام ہی حق تعالی نے فرمایا کہ یون نہین ہی بلکہ یعقوب نے بسبب نذر کے اوپر اپنے حرام کیا تھا مِنْ قَبْلِ اَنْ
تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ پہلے اوس سے کہ اوتاری جاوے توراۃ اور اگر یہہ نہین مانتے تو قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس لاؤ تم توراۃ صحیح کو پس پڑھو اوسکو یعنے جس آیتین یہہ چیزین حرام لکھی ہین پڑھو اوسکو اگر ہو تم سچے سمجھ لیجئے کہ
یہود نے یہہ سنکر توراۃ لانے سے انکار کیا پھر بہتان اونکا سب خاص و عام پر ظاہر ہو گیا فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس جو کوئی بہتان باندہ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ بیچ حلال اور حرام کے پیچھے اوسکے کہ جان لیا کہ تحریم اسرائیل
سے ہی نہ خداوند جلیل سے پس یہہ لوگ وہ ہین ظالم اور کوئی ظلم بے انصافی سے بدتر نہین ہی قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
حَنِيْفًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہا اللہ تعالی نے معاملہ جیسا تھا ویسا بیان فرمادیا اور یہود جھوٹے ہین پس متابعت کرو دین ملت
ابراہیم کی کہ مستقیم ہی اور یہ دین اسلام کے اور بیزار ہے بد دینی سے حنیفاً بیان حال ابراہیم ہی اور معنی اوسکی خالص کی ہین وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ اور نتھا ابراہیم شرک کرنیوالون سے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ تحقیق اوّل گھر اوپر زمین کے مقرر کیا گیا اور بنایا گیا واسطے آدمیون
کے تا زیارت اوسکی کرین لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ وہ ہی کہ بیچ مکے کے واقع ہی برکت والا اور ہدایت واسطے عالمونکے
یا راہ دکھانیوالا ہی مسلمانونکو طرف بہشت کے سمجھ لیجئے کہ بکہ اور مکہ دونون مرادف ہین نام اس شہر کے کہ جسمین خانہ کعبہ واقع ہی حضرت
امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کسینے پوچھا کہ کیا اوّل گھر واسطے عبادت کے یہی بنا ہی فرمایا کہ نہین پہلے اس سے بھی عبادتخانے تھے لیکن
پہلا اوّل وہ گھر ہی کہ حق تعالی نے مبارک کیا اوپر آدمیونکے اور زیارت اوسکی کو سبب رحمت اور ہدایت کا گردانا چنانچہ خود مبارکاً و ہدًی للعالمین
فرمایا ہی اور برکت اوس گھر کی یہانتک ہی کہ نظر کرنا طرف اوسکے بے طواف و نماز برابر عبادت یکسال کے ہی کہ غیر مکہ مین واقع ہو بحر امواج
مین لکھا ہی کہ مسجد حرام اوّل مسجد ہی کہ بنا بیت المقدس کے چالیس برس بعد اوسکی واقع ہوئی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ آدم علیہ
السلام نے زمین پر آکر اوّل گھر یہی بنایا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ گھر یاقوت سرخ کا تھا آسمان سے اوترا طواف آدمؑ کیواسطے پھر
طوفان نوحی مین حق تعالی نے اوٹھوا کر آسمان چہارم پر رکھا اوسکو بیت المعمور کہتے ہین کہ طواف گاہ ملائکہ ہی پھر کعبہ اسکی جگہہ بنایا گیا
پس کعبہ معظمہ ایسا مقابل بیت المعمور کے ہی کہ اگر کچھہ چیز بیت المعمور سے گراوین تو چھت پر کعبہ شریف کے گرے فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ
مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ بیچ اس گھر کے یا حرم کے نشانیان ہین ظاہر ایک اونمین سے مقام ابراہیم ہی اور وہ پتھر ہی کہ اثر قدم ابراہیم کا اوسپر
ہی اور اوسمین بھی نشانی فقط نہین ہی بلکہ کئی معجزے اُس سے ظاہر ہین ایک تو نرم ہونا اوسکا دوسرے درآنا پانوونکا آپکے تا کعب تیسری
باقی رہنا نقش پا کا اوس مدت دراز تک چوتھی محفوظ رہنا اوسکا باوجود ازدحام کے اور ایک نشانی یہہ ہی کہ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا
اور جو کوئی داخل ہوا اوس گھر مین ہوتا ہی امن مین قتل اور غارت سے یعنے جو گنہگار کہ پکڑنیوالا ساتھ اوس خانۂ مبارک کے پناہ کا ہی
جبتک وہ اوس گھر مین ہی دست تعرض اوس سے کوتاہ ہی اور کہا ہی کہ جو شخص داخل ہو حرم مین واسطے ادائے حج اور عمرہ کے ایمن
ہوتا ہی عقوبات اور مکافات جزا سے کہ قبل حج کے مرتکب اوسکا ہوا ہی اسواسطے کہ بقول اصح وہ مغفور ہی ابو النجم صوفی نے کہا ہی کہ
ایکرات کعبہ کا طواف کرتا تھا مین اور وقت صاف رکھتا تھا مین عرض کیا مین نے کہ الہی تو نے فرمایا ہی وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا داخل حرم
کس چیز سے امن مین ہی ہاتف غیب نے آواز دیا کہ آمناً من النار سمجھ لیجئے کہ جنھون نے مقام ابراہیم کو ایک آیت گنا ہی اور آمن

کو داخل حرم کے دوسری آیت وہ کہتے ہین کہ مجموع آیات بینات سے یہان دو ذکر فرمائے ہین اور باقی کو چھوڑ دئے ہین تاکہ دلالت کرین کہ
آیتین بہت ہین مذکور اونکا حد و شمار سے متجاوز ہے اور مفسرین نے بعضے ان آیات سے ذکر کئین ہین میل قلوب کی طرف کعبے کے اور خاص
ہونا اوسکا مسلمانونکا قبلہ اور جو قصد کرے اوسکے خراب کرنیکا وہ مخذول ہوتا ہے اور کوئی پرندہ اوپر چھت کعبے کے نہین بیٹھتا اور ہرگز کعبہ
بے طواف کنندہ نہین رہتا اور جو کوئی اوسپر نظر کرتا ہے البتہ اشکبار ہوتا ہے اور اولیا شب جمعہ کو گرد اوسکے حاضر ہوتے ہین اور روحانیان
اور جنیان ساتھ طواف اوسکے مایل ہوتے ہین علی ہذا القیاس اور بہت آیات ہین سے کسیکے وصف مین تھک جائین گو شمار سے ہم +
نہ کہہ سکینگے یہ یک حصہ بھی ہزار سے ہم + بعضے عارفون نے لکھا ہے کہ مراد بکے سے سینۂ انسان کا ہے اور اول گھر جو اوسمین بنایا ہے وہ دل ہے
کہ واسطے منظوریت بمصداق ولکن ینظر الی قلوبکم کے موضوع ہوا اور تمام اعضا و اجزائے وجود برکت دلکے سے راہ حق پاتے ہین اسواسطے کہ جب
اشعۂ لوامع نظرات تجلیات ند بالی اوپر دل کے جلوہ گر ہوتے ہین تو انوار اوسکے تمام وجود مین سرایت کر جاتے ہین اور دل جب بصفت سعت
کہ لکن یسعنی قلب عبدی کے متصف ہوتا ہے تو سامعہ اور باصرہ بھی کچھ اور کے اور ہی ہو جاتے ہین **رباعی** سنتے ہین اوسی سے دیکھتے ہین
تو وہی + غیر اوسکے نہ وہم مین بھی رہتا ہے کوئی + دکھلائے ہے یعنے سو طرحکے جلوے + بے یسمع رافت اور بے یبصر کسی + اور اس خانۂ دل
مین علامات روشن ہین کہ طالب بسبب اونکے سراغ مطلوب پاتا ہے از انجملہ مقام ابراہیم ہے کہ مقام تسلیم ہے شیخ شبلی رحمۃ اللہ نے کہا ہے
کہ مقام ابراہیم مقام خلت ہے اور یہی تحقیق حضرت مجدد الف ثانی اور تبعون اونکی ہے جو کوئی اوس مقام مین داخل ہوا تمام فتنون سے نجات
پائی اور امن ہوا اور سب سے بڑا فتنہ فراق یار ہے سو اوس سے وہ بیم ہوا اسطرحسے کہ پہلے اسے سالک پر انوار اور استتار دونون بہم تھے
گاہے تجلی برق ہوتی تھی گاہے نہوتی تھی اب واسطے تسلی کے تجلی دائمی نصیب ہوئی اور منصب یارانہ کا ملا **نظم** درمیان ما و او یارانہ ایست +
گرچہ من شیدایم و جانانہ ایست + ربطہا دارم من از وی او ز من + چون خلیل اللہ تمت شد سخن + وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
إِلَيْهِ سَبِيلًا اور واسطے خدا کے ہے اوپر آدمیونکے حج کرنا خانۂ کعبہ کا جو کوئی پاسکے طرف اوسکے راہ حج ساتھ زبر اور زیر حے کے دونون کی
معنے زیارت بیت اللہ کے کرنیکے ہین سمجھ لیجئے کہ استطاع متضمن زاد اور راحلہ اور صحت کے ہے اور امن طریق بھی شرط ہے یہی مذہب امام
اعظم کا ہے اور امام شافعی کے نزدیک زاد و راحلہ ہے اور امام مالک کے قول پر صحت بدن اور قدرت اوپر مشی کے ہے وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ
عَنِ الْعَالَمِينَ اور جو کوئی کافر ہوا اور نہ گرویدہ ہو لفرضیۂ حج پس تحقیق اللہ سبحانہ بے پروا ہے عالمون سے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ
بِآيَاتِ اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اہل کتاب مراد کتاب سے توراۃ ہے کیون کفر کرتے ہو ساتھ نشانیون اللہ کے کہ بیچ وجوب حج
کے بھیجی ہین وَاللّٰهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ اور خدا شاہد ہے اوپر اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم حق چھپانیسے اور کفر کرنیسے ساتھ نشانیون اللہ کے
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ کہہ اے اہل توراۃ کیون بند کرتے ہو تم راہ اللہ کی سے اوس شخص کو کہ ایمان
لایا ہے مراد اس سے عمار یاسر ہین کہ یہود اونکو اپنے دین کیطرف کھینچتے تھے تَبْغُونَهَا عِوَجًا چاہتے ہو واسطے اوس راہ راست کے کجی
یہود سمجھ لیجئے کہ یہود مسلمانون کو کہتے تھے کہ تمھارے دین مین کجی ہے جس شخصکی کہ تم متابعت کرتے ہو یہہ وہ پیغمبر موعود نہین ہے اور نعت
اور صفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بدلائے ہوئے سناتے تھے حق تعالی نے ارشاد کیا کہ چاہتے ہو تم واسطے دین اسلام کے کجی وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ
اور حال یہہ ہے کہ تم گواہ ہو وصیت ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام سے جانا ہے تم نے کہ راہ راست اور دین درست اسلام ہے وَمَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور نہین اللہ تعالی غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا اے لوگو جو ایمان لائے
ہو اگر کہا مانوگے تم یہہ خطاب جماعت انصار کو ہے رضی اللہ عنہم فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ ایک فرقہ کا اون لوگونسے کہ دئے گئے ہین
کتاب یعنے یہود کہ شاس بن قیس اور اصحاب اوسکے ہین يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ پھیر دینگے تمکو پیچھے ایمان تمھارے کے کافر یعنے اگر
اطاعت شاس اور اصحاب اوسکی کروگے تو تمھین مرتد کر دینگے سمجھ لیجئے کہ یہہ شاس یہودی حسودی تھا ہمیشہ عیب جوئی بدگوئی مسلمانونکی

کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ مجمع انصار مین تفرقہ ڈالے اور یہہ دو قبیلے تھے اوس اور خزرج اور جاہلیت مین درمیان اونکے حرب اور قتال
دائم قائم تھا جب مسلمان ہوئے وہ دشمنی مبدل بدوستی ہوگئی شاس نے بہت حسد چاہا کہ وہی طریق عداوتکا درمیان اندونون
فرقونکے تازہ ہو ایک شخصکو سکھا دیا کہ مجلس مین جوانون اوس اور خزرج کے بیٹھے اور پچھلے قصے اونکے ذکر کرے اور اونمین عداوت
ڈالے اوس شخصنے جاکر فساد مچایا اور قصیدہ کہ ایام جاہلیت مین اوسنے ہجو مین خزرج کی کہا تھا پڑھا القصہ آپسمین فساد برپا ہوا
یہانتک کہ مجادلے سے کام گذر کر مقاتلے کو پہنچا اور دونون فرقے اوس اور خزرج صفین باندھکر لڑنے لگے اوسیوقت جبرئیل نازل
ہوئے اور یہہ آیتین لائے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونکے معرکہ مین تشریف لیگئے اور درمیان دونون صفونکے کھڑے ہوکر فرمایا
کہ باوجود اسکے کہ مین تم مین موجود ہون تم رسوم جاہلیت سے باز نہین رہتے حق تعالے نے تمھین مشرف باسلام فرمایا ہی طریقہ دینداریکا
مت چھوڑو سنو کہ حق تعالی کیا فرماتا ہی پس یہہ آیتین پڑھین اور اونھونے توبہ کرکر ہتھیار اتارے اور رو رو کر آپسمین ملگئے اور
سمجھ لیا کہ اگر یہود کا کہنا مانینگے ایمان جاتا رہیگا کافر ہوجاوینگے پس حقتعالے اونکو اسوجہ سے خطاب فرماتا ہی وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ
تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ اور کیونکر کفر کروگے تم اور حال یہہ ہی کہ پڑھی جاتی ہین اوپر تمھارے آیتین اللہ کی اور درمیان
تمھارے پیغمبر اوسکا ہی وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور جو کوئی محکم پکڑے اللہ کو یعنے دین حق کو یا کتاب
اللہ کو پس تحقیق راہ دکھایا گیا طرف راہ سیدھی کے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اوس اور خزرج سے ڈرو
اللہ سے حق ڈرنیکا سمجھ لیجئے کہ نزدیک اکثر علما کے یہہ آیت منسوخ ہی اسواسطے کہ تقوی ایسا کہ جو حق تقوی کا ہی کسی سے نہین ہوسکتا
پس عنایت الہی نے بار اس امت کا اس امت سے اوٹھالیا اور ناسخ اس آیت کی دوسری آیت پہنچی کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم پرہیزگاری
کرو اسقدر کہ مقدور تمھارا ہی وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ اور ہرگز نہ مرو تم مگر تم مسلمان ہو سمجھ لیجئے کہ لفظ نہی کا موت پر واقع ہی
لیکن حقیقت مین امر ہا باقامت اسلام تا مسلمانی پر مرین وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا اور محکم پکڑو تم اے انصار رسی اللہ کی اکٹھے یعنے
سب تم سمجھ لیجئے کہ حبل اللہ یہان قرآن شریف ہی یا موافقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ اعتصام بذیل متابعت سیدانام صراط
مستقیم اور دین اسلام ہی **قطعہ** سمجھیگا نہ یہان حضرت معبود کو کوئی + وہان پائیگا نہ جنت موعود کوئی + سچ ہی کہ بے متابعت سید رسل
پہنچے کبھی نہ منزل مقصود کو کوئی وَلَا تَفَرَّقُوا اور مت متفرق ہو تم خدمت اوسکی سے ٥ خدمت اونکی اپنی عظمت جانئے عظمت
کونین خدمت جانئے وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اور یاد کرو تم نعمت خدا کی جو اوپر تمھارے افاضہ کیٔی ہی وہ کیا ہی اسلام ہی اور
قرآن ہی اور بعد ہجرت اقامت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مدینے مین إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ اوسکو یاد رکھیے ہو جسوقت
تھے تم آپسمین دشمن کہ ہمیشہ حرب کرتے رہتے تھے پس الفت ڈالی درمیان دلون تمھارے کے بسبب برکت اسلام کے اور معیت خدمت سیدانام
کے فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا پس ہوگئے تم ساتھ نعمت اوسکے بھائی آپسمین وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا اور تھے تم
بواسطہ ضلالت اور جہالت کے اوپر کنارے ایک گڑھیکے آگ دوزخ سے یعنے قریب گرنیکے تھے دوزخ مین اگر اسحالت مین مرجاتے تو دوزخمین
جاتے پس چھڑایا تمکو اللہ نے اوس سے منہا کی ضمیر حفرہ کی طرف ہی یا نار کی طرف كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ اسیطرح بیان کرتا ہی حال تمھارا الفت
قدیمی اور الفت مجدد سے اللہ روشن کرتا ہی لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ واسطے تمھارے نشانیان وحدانیت اپنے کی تو کہ تم راہ پاؤ اور
ثابت رہو اوپر طریقے ہدایت کے وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ اور ہر آینہ چاہئے کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ وہ بلاوین تمام
آدمیونکو طرف بھلائی کے سمجھ لیجئے کہ مراد بھلائی سے اسلام ہی یا تفقہ دینا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بلانیوالے موذن ہین کہ لوگون کو
طرف نماز کے بلاتے ہین وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور حکم کرے ساتھ اچھی چیز کے اور باز رکھین نامعقول سے سمجھ لیجئے کہ
معروف وہ ہی جو موافق کتاب اور سنت کے ہو اور منکر وہ ہی جو مخالف قرآن اور حدیث کے ہو اور نزدیک محققونکے معروف خدمت

حق ہی اور منکر صحبت نفس اور نزدیک عارفون کے یاد الٰہی معروف ہی اور غفلت منکر اور بلانیوالے اولیا اللہ ہین اور نزدیک عاشقون
کے معروف نسیان ماسوائے محبوب ہی اور منکر خطر غیر ۵ نہین ممکن کہ خطرہ غیر کا دلمین کبھی آوے + کسیکی یاد مین سب کچھ بھلانا اسکو
کہتے ہین + وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہہ لوگ بلانیوالے طرف بھلائی کے اور امر کرنیوالے اچھے چیز کے اور منع کرنیوالے نامعقول سے وہ ہین
چھٹکارا پانیوالے وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا اور مت ہوو تم اے مسلمانو مانند اون لوگونکے کہ متفرق ہوئے ساتھ عداوتکے جیسے یہود اور نصارا
کہ درمیان ہر ایک کے بہت فرقے پیدا ہوئے یہود مین مثل عنانیہ اور سامریہ اور موشکانیہ اور نصارا مین مانند ملکانیہ اور نسطوریہ اور ماریہ
اور یعقوبیہ کے کہ ہر فرقہ دوسرے فرقہ کا دشمن ہی وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اور اختلاف کرنے لگے بیچ دین اپنے کے پیچھے
اوس سے کہ آئین اونکے پاس دلیلین روشن بیچ کتابون اونکے سمجھ لیجئے کہ یہود نے اختلاف کیا اپنے دین مین پانچسو برس بعد موت حضرت موسیٰ
کے اور نصاریٰ نے تین سو برس بعد حضرت عیسےٰ کے جانیسے وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور یہہ لوگ
بگاڑنیوالے دین کے واسطے اونکے ہی عذاب بڑا اوسدن کہ سفید ہونگے کتنے منہہ اور سیاہ ہونگے کتنے منہہ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ
پس جو لوگ کہ کالے ہوئے منہہ اونکے فرماویگا حق تعالی اونکو از راہ توبیخ کہو اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ کیا کافر ہوئے تم پیچھے ایمان اپنے کے
سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے اہل کتاب ہین کہ پیچھے ایمان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کرکر کافر ہوئے یا منافق ہین کہ زبان سے اقرار کرکر دل
سے انکار کیا یا کفار ہین کہ روز میثاق ہین ربوبیت الٰہی کا اقرار کرکر دنیا مین کفر اختیار کیا یا مرتد ہین کہ بعد سعادت ایمان کے شقاوت کفر مین
پڑے یا خوارج روافض ہین یا کہ راہ سنت چھوڑکر بدعت مین پھنسے فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو تم عذاب دوزخکا بسبب
اسکے کہ تھے تم بعد ایمانکے کفر کرتے وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ اور وہ لوگ جو سفید ہوئے منہہ اونکے یعنے مومنان اہل سنت فَفِيْ رَحْمَةِ
اللّٰهِ پس بیچ رحمت اللہ تعالی کے ہونگے یعنے بیچ بہشت کے یا رحمت وصال ہین کہ شہود جمال الٰہی ہی هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اوسکے
ہمیشہ رہنے والے ہین تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ یہہ کہ گذرین اس سورہ مین اخبار اور احکام سے نشانیان ہین اللہ کی بیچ خوشخبری کے اور ڈرانے مین
اور وعدی اور وعید کی نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ پڑھتے ہین ہم اوسکو بواسطہ وحی اوپر تیرے ساتھ سچ کے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ
اور نہین خدا تعالی ارادہ کرتا ظلم کا اپنی طرف سے اوپر عالمونکے یعنے کسی پر ظلم نہین کرتا اور بغیر گناہ کے عقوبت نہین فرماتا عالمین سے مراد
جن و انس ہین وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانونکے ہی ستارون اور فرشتون سے وَمَا فِي الْاَرْضِ
اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی کان اور موالید سے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کے پھیرے جاتے ہین سب کام كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ہو تم بہتر امت جو نکالے گئے ہو واسطے لوگونکے یعنے تم بہترین امت ہو پہلے سے علم الٰہی مین یا لوح محفوظ مین یا کتب
انبیا مین یا روز میثاق مین کہ بیچ جواب الست بربکم کے جلدی کی تھی سمجھ لیجئے کہ خیریت اس امت کی اسواسطے ہی کہ افضل پیغمبران محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہین ۵ افضل پیغمبر وہین اپنے ہین جو پیغمبر + پھر افضل امم ہم امتی نہ کیونکر + حق تعالی نے اس
امت کے لوگونکو تین صفتونکے ساتھ امتیاز بخشا ہی اونکو بیان فرماتا ہی تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ایک یہہ ہی کہ حکم کرتے ہو ساتھ بھلائی کے
سمجھ لیجے کہ بھلائی وہ ہی جو شرع مین مستحسن ہی وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور دوسری منع کرتے ہو برائی سے کہ جو شرع مین برائی ہی وَتُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ اور تیسری ایمان لاتے ہو سچے اعتقاد سے ساتھ خدا کے سمجھ لیجئے کہ ایمان لانا خدا پر متضمن سب ایمانیات پر ہی کہ ایمان لانا تو ثابت ہوتا
ہی رحمان پر جو ایمان لائے سب اوسکے فرمان پر وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب قرآن پر کہ اترا ہی
پیغمبر آخر زمان پر البتہ بہتر ہوتی واسطے اونکے وہ تصدیق اور اقرار کفر انکار سے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ بعضے اونمین سے
ایمان لائے ہین جیسے عبداللہ بن سلام اور اصحاب اوسکے اور اکثر اونمین سے فاسق ہین لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ہرگز نہ ضرر پہنچا وینگے
تمکو مگر بیچ تھوڑا سا کہ کفر کی طرف بلاوینگے یا بہتان تہمت لگاوینگے یا قتال سے ڈراوینگے وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ اور اگر لڑائی کرینگے

تمسے پھیر دیوینگے تم کو پیٹھ اور شکست کھاوینگے ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ پھر نہ مدد دئے جاوینگے نہ مخلوق سے نہ خالق سے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ
اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ ماری گئی اوپر اونکے علامت خواری جزیہ دینے کی جہان پائے جاوین مگر ساتھ پناہ کے
اللہ سے اور پناہ کے لوگونسے یہان استثنا منقطع ہی یعنے خواری لازم ہی اونکی ذاتکو مگر چھٹکارا ہی ساتھ عہد الٰہی کے کہ قبول جزیہ ہی اور
ساتھ عہد مسلمانونکے کہ بعد لینے جزیے کے ہی وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ اور پھر آئے یہود ساتھ غصے کے اللہ سے یعنے سزاوار غضب الٰہی کے ہوئے
وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ اور ماری گئی اوپر اونکے نشانی فقیری کی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ یہہ خواری اور فقیری اور آنا
غضب الٰہی مین اسواسطے ہی کہ تھے وہ ازروئے عناد کفر کرتے ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن ہی اور احکام توریت یا ہمارے پیغمبر کے معجزات
وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مار ڈالتے تھے پیغمبرونکو ناحق سمجھ لیجئے کہ اگرچہ مارنا انبیا کا ناحق ہی ہوتا ہی لیکن یہان اون کے
اعتقاد کے موافق ارشاد کیا کہ اونکے نزدیک بھی ناحق تھا اور ناحق مارنا بہت برا ہی اور قتل آبا یہود مدینہ سے واقع ہوا تھا لیکن رضامندی
اونکی بھی ہوئی اس سبب سے اونکو بھی قاتلونسے گنا ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ یہہ کفر اور قتل اسواسطے ہی کہ وہ نافرمانی کرتے
تھے اور تھے حد سے تجاوز کرتے لکھا ہی کہ جب عبداللہ بن سلام اور اونکے اصحاب جیسے ثعلبہ اور اسد اور اسید اور سوا اونکے مشرف باسلام
ہوئے یہود طعن کرنے لگے کہ ہماری قوم کے اشراف اونہون نے خلاف لینے اسلافونکا کیا اور ہمسے راہ مخالفت کا لیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل
فرمائی کہ لَيْسُوْا سَوَآءً نہین ہین مسلمان اہل کتاب برابر کافرونکے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ بعضے اہل کتاب سے ایک جماعت ہی
قائم دین اسلام پر کہ عبداللہ بن سلام اور اصحاب اوسکے ہین يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ پڑھتے ہین قرآن اوقات رات کے
مین یا درمیان مغرب اور عشا کے اور وہ سجدہ کرتے ہین تلاوتکا یا نماز پڑھتے ہین اوسوقت اور مشہور تر نماز عشا ہی کہ مخصوص ساتھ اس امت
کے ہی سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن نماز عشا کو دیر کی لوگ منتظر بیٹھے تھے آپنے نکلکر حجرۂ مبارک سے فرمایا کہ سمجھ لو کہ کسی دین مین
کوئی گروہ اسوقت خدا کو یاد نہین کرتا سوا تمھارے يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور صفت امت قائمہ کی فرماتا ہی حقتعالیٰ کہ ایمان لاتے ہین
ساتھ خدا کے اور دن قیامت کے وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ اور حکم کرتے ہین خلق کو ساتھ بھلائی
کے کہ تصدیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا سب ماموراتِ شرع اور منع کرتے ہین برائی سے کہ تکذیب پیغمبر کی ہی یا تمام منہیات شرع کی اور جلدی
کرتے ہین بیچ بھلائیونکے اور بانٹنے مین میراث کے وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور یہہ لوگ ہین یعنے امت قائمہ موصوف بصفات مذکورہ صالحون سے
ہی وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ اور جو کچھ کرینگے بھلائی سے پس ہرگز نہ کئے جائینگے ناقدری اوسکی یعنے ثواب اعمال مین نقصان نہوگا اور
عمل اس امت قائمہ کا ضایع نکرینگے سمجھ لیجئے کہ نقصان ثواب کو یہان کفران فرمایا ہی جیسے توفیہ ثواب کو شکر اس آیت مین و کان سعیکم مشکورا
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ اور خدا تعالیٰ جانتا ہی پرہیزگارونکو یعنے انکے احوال سے آگاہ ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ قرآن کے اور نبی آخر زمانکے وہ کعب بن اشرف اور یار اوسکے تھے ہرگز نہ کفایت کرینگے انسے
مال اونکے کہ رشوتمین علما کو دیتے ہین یا آپ اپنی بیچ قوم سے لیتے ہین اور نہ اولاد اونکی کہ اوسپر گھمنڈ کرتے ہین عذاب اللہ کیسے کچھ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور یہہ لوگ کافر رہنے والے دوزخکی آگ کے ہین اور وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مثال اوسکی جو خرچ کرتے ہین یہود بیچ اس زندگانی دنیا کے سمجھ لیجئے کہ یہان مراد یہود ہین کہ عالمونکو اپنے رشوت دیتے تھے
یا ابوسفیان اور اصحاب اوسکے ہین کہ حرب احد مین کفار کے لشکر کی مدد خرچ کی تھی یا مشرک ہین کہ عید وتمین بتون پر اپنے چڑھاتے تھے یا منافق
ہین کہ ریا اور دکھانیکے واسطے نفقہ کرتے تھے كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ مانند مثال اوس باؤ کے
ہی کہ ہووے بیچ اوسکے سردی سخت پہنچی کھیتی ایک قوم کی کو کہ ساتھ شرک اور معاصی کے ظلم کیا اونہونے جانون اپنی کو پس ہلاک کیا اوس
باؤ نے کھیتی اوسکی کو وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور نہین ظلم کیا اون کھیتی والونکو ساتھ نابود کرنے کھیتی کے خدا تعالیٰ نے

اور لیکن وہ ہین کہ جانونپر اپنی ظلم کرتے ہین ایسے عمل کرتے ہین جو سبب عذاب اللہ کے ہون سمجھ لیجیے کہ حق تعالی نے تشبیہ دی اوس مالکو
کہ بموقع نفقہ کرتے ہین عدم انتفاع مین اوس کھیتی سے کہ پالا مارے اوسکو اوس ہوس کے کہ کسیکو اوس سے نفع نہ پہنچے کہا ہی بعضونے کہ نفقہ نا بپا بدہ انکا
اونکے ہلاک کرتی ہین ایسا ہے جیسی باد مہلک کھیتی کے جلاتی ہین یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو مت پکڑو دوست ولی سوا اپنے سے کہ مسلمان ہین ابنائے جنس تمہارے سمجھ لیجیے کہ بعضے صحابہ منافقون سے دوستی رکھتے تھے اور یہود
سے ولسے آشنائی رکھتے تھے حق تعالی نے منع فرمایا اونکی ہمنشینی سے کہ بیگانے ہین بیگانے ہونگے لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا نہین کمی کرتے تمسے تباہ
کرنے مین وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ دوست رکھتے ہین یہہ کہ ایذا مین پڑو تم قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ تحقیق ظاہر ہوئی ناخوشی یعنے
علامت ناخوشی منہون اونکے سے سمجھ لیجیے کہ یہود ہمیشہ عیب جوئی مسلمانون کی کرتے تھے اور منافق پیغمبر کی جناب مین باتین فتنہ انگیز کہتے تھے
وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ اور جو کچھ چھپاتے ہین سینے اونکے عداوت اور بغض سے بہت بڑا ہی اس سے کہ زبان پر لاتے ہین قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ
الْاٰیٰتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ تحقیق بیان کیا ہمنے واسطے تمہارے نشانیونکو آشناؤن اور بیگانون کے اگر ہو تم از روئے انصاف کے سمجھنے تک
مواقع نفع کے کہ دوستان جانی ہین اور موارد ضرر کے کہ دشمنان نہانی ہین ؎ دوست ہین تین قسم ای حارافت ✦ جانی ہین اور زبانی و
نانی ✦ یار جانی سے جبکا کہہ احوال ✦ کہ یار دوست ہے وہ در ہر حال ✦ اور زبانی جو ہین اونھون سے تو ✦ صرف رکھہ ظاہری ہی گفت وگو ✦ اور
جو ثالث قسم ہے اوسکو نان ✦ دیکے بس ٹال ای فہیم زمان ✦ ھٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ خبردار ہو تم وہ لوگ ہو سمجھ لیجیے کہ ھا حرف تنبیہ کا ہے اور یہ خطا
یارونکے کہ اغیار ونسے یاریان کرتے ہین پس بیان خطا کا فرماتا ہے یون کہ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَکُمْ دوست رکھتے ہو تم اونکو اور چاہتے ہو
کہ اچھی سی اچھی چیز کو وہ پہنچین کہ اسلام ہے اور نہین دوست رکھتے وہ تمکو اور چاہتے ہین کہ بری سے بری چیز تمکو پہنچے کہ کفر ہے ؎ بدی وہ
تم سے کرین جنکے خیر خواہ ہو تم ✦ ہزار حیف کہ پھر اونکے محو جاہ ہو تم ✦ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْکِتٰبِ کُلِّہٖ اور ایمان رکھتے ہو ساتھ کتاب ساری کے بخلاف
اونکے کہ یہہ بعض کتاب پر ایمان رکھتے ہین اور بعض کے منکر چنانچہ نعت پیغمبر آخر زمان پر کہ اونکی کتاب مین لکھی ہے ایمان نہین لاتے وَاِذَا
لَقُوْکُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا اور جب ملاقات کرتے ہین تمسے کہتے ہین ایمان لائے ہم بھی مثل تمہارے وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْکُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ
اور جب اکیلے ہوتے ہین اور آپسمین باہم خلوت کرتے ہین کاٹتے ہین اوپر دشمنی تمہاری کے انگلیان نہایت غصّے سے اور کینے سے قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون کینے والونکو کہ مر جاؤ تم ساتھ غصے اپنے کے سمجھ لیجیے کہ یہہ امر واسطے توبیخ کے ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ تحقیق خدا تعالی جانتا ہے سینے کینے والیکو سمجھ لیجیے کہ امر دعائے بد کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہی پس حاصل معنون کا
یہہ ہے کہ خدا تمہارے تمکو مگر اسی حسد کینے غصے رشک پر اِنْ تَمْسَسْکُمْ حَسَنَۃٌ تَسُؤْھُمْ اگر لگے تمھین یعنے پہنچے تمھین بھلائی جیسی فتح مندی
اور مال غنیمت کا چنانچہ جنگ بدر مین ملا تھا ناخوش اور دلتنگ کرتی ہے اونکو وَاِنْ تُصِبْکُمْ سَیِّئَۃٌ یَّفْرَحُوْا بِھَا اور اگر پہنچے تم کو برائی یعنے
غم الم مصیبت خواری جیسی جنگ احد مین اتفاق ہوا تھا خوشدل اور فرحناک ہوتے ہین ساتھ اوسکے اور یہہ علامت کمال عداوت کی ہے
کہ غم سے کسیکے شاد ہونا اور شادی سے غمناک ہو ؎ غم سے شادان اور شادی سے غمین جو کوئی ہو ✦ دشمن اوسسے پھر زیادہ کون ہے ٹک سوچ تو
وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا اور اگر صبر کرو تم ای مومنو اوپر جفائے یہود کے یا کید منافقین کے یا آزار کفار کے اور
پرہیز کرو ملنے جلنے دشمنونکے سے نہ ضرر کرے تمکو مکر اور حیلہ اونکا کچھ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ تحقیق اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین
گھیر نیوالا ہے ساتھ علم کے وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِکَ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو نکلا تو مکان عائشہ سے رضی اللہ عنہا
کہ اہل تیری ہی سمجھ لیجیے کہ وہ دن بعضے کہتے ہین کہ احزاب کا یا بدر کا تھا اور صحیح تر اور مشہور تر روز احد کا تھا کہ ساتوین شوال کے
تیسرے برس ہجرت کے واقع ہوا تھا اور قصہ اوسکا مختصر یہہ ہے کہ ابو سفیان نے لشکر جمع کر کر ارادہ مدینے کا کیا تین ہزار سوار اور پیادہ
اور سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑے ہمراہ لیکر کوہ احد کے پاس آکر ڈیرا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ مدینے سے نہ نکلین

اور شہرہی مین اونسے لڑین لیضے اصحابون نے کہ حرب بدر مین حاضر نتھے حضرتکو سمجھایا کہ نکلکر لڑیئے حضرت ہزار جوان لیکر مہاجر اور انصار سے واسطے قتال اونکے متوجہ ہوئے راہ سے عبداللہ بن سلول نے تین سو منافقون کو لیکر لشکر اسلام کو پشت دے مراجعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سو آدمیون سے مقابلہ لشکر اعدا کا کیا اوسدن کی صبح کو حق تعالی نے ارشاد کیا ہی کہ جب اہل اپنے سے باہر آیا تو تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ جگہہ دیتا ہی مسلمانونکو جگہہ بیٹھنے کی واسطے لڑائی کے اور یہہ صورت اسطرح سے تھی کہ میمنہ لشکر زبیر ابن عوام کو دیا تھا اور میسرہ مقداد بن اسود کو اور قلب سید الشہدا حمزہ کو سپرد کیا تھا اور امیر المومنین علی مرتضی کو اپنی ملازمت شریف مین متعین فرمایا تھا اور عبداللہ بن جبیر کو پچاس آدمی تیرانداز دیکر رخنہ کوہ مین کہ بطرف احد تھا مقرر کیا تھا کہ وہان سے جنبش نکرین وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اللہ سننے والا ہی قول تمہارا کہ مدینے کے توقف مین اور نکلنے مین تا کہتے تھے اور جاننے والا ہی نیتین تمہاری ساتھ علم قدیم کے إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ جب قصد کیا دو فرقون نے تم مین سے کہ مسلمان ہہ بنوحارثہ لے اوس سے اور بنوسلمہ لے خزرج سے أَنْ تَفْشَلَا یہہ کہ نامردی کرین اور پھر جائین لڑائی سے جسوقت ابن ابی پھرا تھا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا اور حال یہہ لینے کسطرح سے بھاگتے اور پھرتے اور حال یہہ ہی کہ اللہ یار اور مددگار تھا انہ دونون فرقونکا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر خدا کے نہ اوپر غیر اسکے پس چاہیئے کہ توکل کرین ایمان والے تو کہ اللہ نصرت دے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ اور تحقیق نصرت اور مدد دی تم کو اللہ نے بیچ اوس جگہہ کے کہ اوسکو بدر کہتے ہین اور وہ چاہ ہی منسوب بہ بدر بن کلدہ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ اور حال آنکہ تم تھے ذلیل دشمنونکی آنکھون مین بسبب کمتی کے فَاتَّقُوا اللَّهَ پس ڈرو اللہ سے اور بہت بڑا لشکر مشرکونکا دیکھکر ہراسان نہوا اور منافقونکے پھرنیسے دہشت نکرو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ شاید کہ توفیق پاؤ تم تو کہ نعمت اور نصرت اوپر تمہارے زیادہ ہو سمجھہ لیجئے کہ بعد نصرت مسلمانونکے کہ حرب بدر مین ہوئی تھی خبر دیتا ہی اللہ اور فرماتا ہی کہ یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ جسوقت کہتا تھا تو واسطے مسلمانون کے اوسوقت کہ درماندہ تھے أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ کیا نہ کفایت کریگا تمکو یہہ کہ مدد کرے تمکو پروردگار تمہارا رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ ساتھہ تین ہزار سوار فرشتون سے اتارے ہوئے عالم بالا سے اور بعضے کہتے ہین کہ وعدہ تین ہزار فرشتے اتارنیکا احد کے دن کیا تھا بشرط صبر اور تقوی کے چنانچہ فرماتا ہی بَلَى ایجاب ہی بعد نفی سے یعنے مدد کریگا تمہاری إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا اگر صبر کرو تم لڑائی مین دشمن کی اور پرہیزگاری کرو تم یعنے بچو پیغمبر کے کہنا نہ ماننے سے جو مقدمے مین لڑائی کے کہین سمجھہ لیجئے کہ اصح اور اشہر یہہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن حق تعالی سے مدد مانگتے تھے حق تعالی نے پہلے ہزار فرشتے بھیجے پھر تین ہزار کو نوبت پہنچی پھر آخر پانچہزار اوتارے چنانچہ فرماتا ہی وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ اور آوینگے تمپر دشمن تمہارے جوش اور خشمناکی سے کہ انکو ہی یا فورًا آوین دیر نکرین هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ یہہ ہی کہ مدد کرتا ہی تمکو پروردگار تمہارا ساتھہ پانچہزار سوار کے فرشتون نشانی والون سے سمجھہ لیجئے کہ عادت مستمرہ ہی بہادرونکی کہ لڑائی مین کچھہ نشانی اپنی سر یا اپنے مرکب پر رکھتے ہین پس فرشتے جو اترے تھے اوس روز اونکی نشانی یہہ تھی کہ پھینٹے بندھے شملے درمیان دو مونڈھونکے چھوڑے تھے یا صوف سرخ پیشانی پر اور دُمین گھوڑونکی بندھی تھین وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ اور نہین کیا اس امداد کو یا اس اتارنے فرشتون کو یا اس گنتی کو اللہ نے مگر خوشخبری واسطے تمہارے ساتھہ جلدی فتح پانیکے وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ اور تو کہ آرام پکڑین دل تمہارے ساتھہ وعدہ نصرت کے وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اور نہین مدد مگر نزدیک اللہ غالب اور حکمت والے سے کہ کسی سے مغلوب نہین ہوتا اور فتح دینا اور شکست کھلانا دونون اوسکے متضمن حکمت ہی اور بدر کی لڑائی مین تھین فتحمند کیا لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا تو کہ کاٹ ڈالے ایک ٹکڑے کو اور نیست کرے ایک گروہ بڑیکو اون لوگونسے کہ کافر ہوئے سمجھہ لیجئے کہ اس واقعہ مین واقعی یہہ ہی کہ شکست عظیم بڑے بڑے رئیسونکو قریش کے پہنچی ستر مارے گئے اور ستر قید ہوئے أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ یا یہہ کہ خوار اور نگونسار کرے انکو پس پھر جاوین اور شکست کھاوین نامراد اور بہرہ اور بے امید فتح سے سمجھہ لیجئے کہ بدر کی لڑائی کا مذکور جنگ احد کے بیان مین اسواسطے ارشاد کیا کہ صحابہ صبر اور شکر دونون بجالاوین احد کی

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات لڑائی کی ہزیمت پر صبر کریں اور بدر کے جنگ کی فتح اور غنیمت پر شکر کریں اور قصہ حرب احد کا مجمل یہہ ہے سو آدمیونسے صفیں باندھکر کوہ احد کو پشت پر لے اور لا نہیں کو پیاس پر چھوڑا منہہ طرف مدینے کے کر مقابلہ کیا علم بردار لشکر اعدا کے بہت کشتہ ہوئے اور فوج نے بیچ گھونگھٹ کھایا لشکر اسلام کا اوپر کرا اور لوٹ میں مشغول ہوا اور وہ تیر انداز کہ محافظت رخنہ کوہ پر مقرر کئے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو مبالغہ فرمایا تھا کہ ہم غالب ہوں یا مغلوب تم اس مقام سے نہ ہلیو وہ بھی مال غنیمت کی ہوس میں والنسے دوڑے ہر چند عبد اللہ بن جبیر نے منع کیا کسی نے نہ مانا مگر دس آدمیونسے بھی کچھ کم اونکے ساتھ رہگئے اور باقی سب لوٹنے کو مالکے چلے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کئے اوس نافرمانی کے سبب سے لشکر اسلام نے شکست کھائی کہ خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہ ہزیمت کھائی تھی دیکھا کہ رخنہ کوہ خالی ہے ایک جماعت کفار ہمراہ لیکر عبد اللہ بن جبیر پر دوڑے اور اونکو اور اونکے ہمراہیونکو شہید کیا پھر لشکر اسلام پر آئے وہ فتح کہ لشکر اسلام کی ہوئی تھی شکست سے بدل گئی معاملہ منعکس ہو گیا کفاروں نے اپنے غلبے کی خبر سنکر مراجعت کی اور پھر جمع ہو کر مسلمانونکو گھیر لیا سید الشہدا حضرت حمزہ کو کتنے اصحابوں سمیت شہید کیا بعضے مسلمان ہٹ گئے اور بعضے حضرت کی رکاب سعادت میں قایم رہے القصہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ درد رج لعل آبدار دندان سید مختار سنگ بدگہران کفار سے آزردہ ہوا **نظم** در دندان سہیل آسانی سنگ کو رنگ لعل کا بخشا + سنگ ہوتے ہیں اوسکے ای آفت + سنگ دم میں عقیق رنگ ہوا + حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت ایذا پہنچی اور حضرت امیر حمزہ رضہ کی شہادت کا سنگ اور زیادہ تر اندوہ ہوا بعضے صحابہ آپکو کوہ احد کی طرف لائے کفار نابکار شکر مکہ کی طرف روانہ ہوئے آپکی خاطر شریف میں گذرا کہ نفرین اہل ضلال کے نشانہ حال پر لگاویں حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ نہیں واسطے تیرے اسکام سے کہ نفرین کفار کی ہے کچھ چیز یعنے تیرے اسکام سے کچھ فائدہ نہیں أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ مگر یہہ کہ خدا تعالی توبہ دے اونکو او بمعنی الا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ واو عطف کا یتوب کی عطف لیقطع پر ہے اور حاصل معنونکا یہہ ہے کہ خدا تعالی نصرت دے تمکو ساتھ ایک کے ان چار چیزوں سے یا شکستہ ہووے رکن دولت اونکا بالقتل صنادید قریش یا ہزیمت پاویں وہ لشکر اسلام سے یا یہہ کہ توبہ دے اونکو تاکہ جو مسلمان ہوں أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ یا عذاب کرے اونکو جو اپنے کفر پر قایم رہیں پس تحقیق وہ ظالم ہیں کہ عبادت کرتے ہیں بے محل وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ بخشتا ہے جسے چاہے اور عذاب کرتا ہے جسے چاہے وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور اللہ بخشنیوالا ہے دوستوں اپنونکو مہربان ہے بندونپر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ تم مال سود کا دونا دونا کیا ہوا لکھا ہے کہ اضعاف درہم میں ہے اور مضاعف اجل میں ہے لوگ ایام جاہلیت میں مال اپنا بیاج پر دیتے تھے وقت معین تک پھر درہم اور اجل میں بڑہاتے بڑہاتے مدیونکو تھوڑے روزونمیں تباہ کر دیتے تھے حق تعالی نے منع فرمایا اوس سے وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور ڈریو اللہ سے وہ بات نکرو جسکو منع کیا ہے تو کہ تم چھٹکارا پاؤ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ اور ڈرو اوس آگ سے یعنے پرہیز کرو اوس کام سے کہ تمہیں آگمیں ڈالے وہ آگ کہ تیار کی گئی ہے واسطے کافرونکے سمجھ لیجئے کہ آگ دوزخکی واسطے کافرونکے ہی ہے بالذات اور عاصی گنہگارونکے واسطے بالعرض ہے یا یہہ کہ کافرون کیواسطے آگ تعذیب کی ہے اور مومنان فاسق کیواسطے تادیب کی وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی جو حکم فرماوے اور رسول کی جو ارشاد کرے تو کہ تم رحم کئے جاؤ اور عذاب میں نہ پڑو وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ جلدی کرو طرف اوس چیز کے کہ سبب بخشش کی ہو تمھارے پروردگار تمھارے سے سمجھ لیجئے کہ مسارعت طرف مغفرت کے اقامت لازم مقام ملزوم میں ہے اور یہہ واسطے شوق دلانے اپنے بندونکے ہے طرف اسباب بخشش کے اور وہ کلمہ شہادت ہے یا ادائے فرائض ہے یا تکبیر اولی ہے بجماعت یا صف اول میں کھڑا ہونا ہے نماز جماعت میں یا باخلاص ہجرت ہے قبل از فتح مکہ یا متابعت سنت ہے یا استغفار ہے یا کہا ہے کہ مقتضائے مقام ہے اسواسطے کہ یہہ

آیت ملال قصہ احد مین نازل ہوئی ہے اور محقق کہتے ہین کہ یہہ جلدی اقدام کی نہین بلکہ بپائے دل ہے جبتک آپسے بجائے محبوب کو نہ پاسے ہیت ۔ پائون سے سبقتگے اس راہ کی پایان کو + جو جان سے جاویگا پاویگا وہ جانان کو + بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ ڈر و اوس راہ مین ساتھہ قدم تقوی کے کہ تزکیہ نفس ہے اخلاق حیوانی سے اور سواان قدمونکے جانا مقام قرب مین اور جنت وصال مین کمال محال ہے نظم ہوا انجا ہوا آزردہ کھو ویگا + اور عیش وطرب + تخم غم دل بکشت جان بو دیگا + با رنج و تعب + رکھیگا نہ دل نہ دلکی خواہش کچھہ اور + بجز از جانان + وہ راہ محبت مین روان ہو ویگا + راحت ہر ڈھب + وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اور جلدی کرو طرف اس عمل کے کہ پہنچاوے تمھین جنت کو کہ چوڑائی اوسکی آسمان اور زمین ہے سمجھہ لیجئے کہ صفت عرض بہشت کی اسواسطے فرمائی کہ طول اوسکا وہم بشر مین نہین سماتا تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ اگر آسمانون اور زمینونکو طبقہ طبقہ کیجئے اور ہر ہر طبقہ برابر رکھکر پھیلائیے تو عرض بہشت کا ہوا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ تیار کی ہے واسطے پرہیز کرنیوالونکے شرک سے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ آسانی کے اور سختی کے یا بیچ تونگری کے اور درویشی کے یا بیچ صحت کے اور مرض کے یا بیچ گرانی کے اور ارزانی کے سمجھہ لیجئے کہ مراد اس سے تمام احوال ہے کہ انسان کسی حال مین خالی مضرت سے یا مسرت سے نہین ہوتا وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ اور بند کرنیوالے غصے کو باوجود قدرت کے نقل ہے کہ کسینے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے منہہ پر طمانچہ مارا امام نے کہا کہ مین بھی طمانچہ تجھے مار سکتا ہون لیکن نہین مارتا اور قدرت رکھتا ہون کہ خلیفہ سے شکایت کرون لیکن نہین کرتا اور قادر ہون کہ جناب الٰہی مین جفا تیری عرض کرون لیکن نہین کرتا اور ہو سکیگا کہ قیامت مین اوسکا عوض لون لیکن نہ لونگا بلکہ اگر مین بخشا جاؤنگا تو تجھے بخشواؤنگا اور بن تیرے قدم بہشت مین نہ دھرونگا حدیث مین وارد ہے کہ لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب یعنے نہین پہلوان ساتھہ کشتی کے کہ پہلوان دوسریکو پچھاڑے سوا اوسکے نہین کہ پہلوان وہ ہے جو مالک ہو نفس اپنے کا وقت غصے کے کہ قادر ہو اور نکرے بیت صف شکنی سے نہین کچھہ پہلوان + خود شکنی چاہئے راقت یہان + وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ اور معاف کرنیوالے لوگوں سے یا بندگان زرخریدگان سے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور خدا دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالونکو سمجھہ لیجئے کہ بہتر مضمون احسانکی سے یہہ ہے کہ نیکی کرے بدلے برائی کے جسنے بدی کی ہو اوسسے نیکی کرے تیسیر مین ہے کہ حضرت امام حسن کے گھر کئی مہمان آئے تھے آپنے اونکے واسطے کھانا منگوایا خادم کاسۂ آش گرم لایا ہیبت اور رعب امام کیسے پائون ڈاوسکے لغزش کھائی وہ کاسۂ آش گرپڑا سر مبارک پر امام کے آپنے ازراہ تادیب نہ از طریق تعذیب اوسکی طرف دیکھا اوسنے پڑھا الکاظمین الغیظ آپنے فرمایا غصہ میرا فرو ہوگیا اوسنے کہا والعافین عن الناس آپنے فرمایا مین نے معاف کیا اوسنے عرض کیا واللہ یحب المحسنین آپنے فرمایا مین نے تجھے اپنی ملکیت سے آزاد کیا نظم ہو سکے راقت تو بھلائی تو کر + دیکھہ کسی سے نہ برائی تو کر + تجھہ سے برائی بھی کرے گر کوئی + بدلے مین نیکی ہی تو کر اوسکے بھی + نیکی سے پاویگا نہ ہرگز خلل + یاد رکھہ اسبا تکو اور کر عمل + وَالَّذِيْنَ اور وہ لوگ سمجھہ لیجئے کہ یہہ معطوف ہے الذین ینفقون پر اور مضمون کلام کا یہہ ہے کہ متقی دو گروہ ہین ایک تو نفقہ دینے والے اور حلم اور عفو اور احسان والے ہین دوسرے تائب غیر مصر ہین اونکا بیان یہہ ہے کہ شامت نفس لینے سے اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جب کرین بڑا گناہ یا ظلم کرین اوپر نفسون اپنے کے ساتھ مباشرت معاصی کے سمجھہ لیجئے کہ بعضے کہتے ہین فاحشہ کام برا ہے اور ظلم کلام بد یا فاحشہ کبائر ہین اور ظلم صغائر یا فاحشہ خطا ہے اور ظلم عمد یا فاحشہ زنا ہے اور ظلم مقدمے زنا کے جیسے دیکھنا اور ہاتھہ لگانا اور لپٹنا اور بوسہ لینا غرض بہر تقدیر بعد فاحشہ اور ظلم کے ذَكَرُوا اللّٰهَ یاد کرین اللہ کو یعنے عقوبت خدا کو یا عتاب اوسکو ساتھہ سو ندامت کے کہ کیون ہمنے یہہ فعل کیا یا متذکر ہون وعدۂ مغفرت کے کہ موقوف ساتھہ استغفار کے ہے فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ پس بخشش چاہینگے واسطے گناہون اپنے کے وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور کون شخص بخشتا ہے گناہونکو یہہ استفہام بمعنی نفی ہے یعنے کوئی نہین بخشتا گناہونکو بندونکے مگر اللہ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور نہ اصرار اور ایستادگی کرین اوپر اوس گناہ کے بعد استغفار کے کہ کیا اور وہ جانتے ہین کہ عقوبت ایستادگی کی اوپر گناہ کے زیادہ ہے عذاب گناہ سے شان نزول مین اس

آیت کے لکھا ہی کہ ایک شخص خرما فروش تھا اوسکے پاس ایک عورت خوبصورت خرمے خریدنیکو آئی اوسنے اچھے خرمے دینے کے بہانے سے اوسے گوشے مین لیجاکر اوس سے طلب ہم آغوشی کی اور بوسہ لیا بعد بوسہ کے اوس عورت نے کہا کہ اتق اللہ ڈر اللہ سے اور دامن پاک میرا آلودہ بلوث حرام مت کر وہ اپنی حرکت سے پشیمان ہوکر حضور نبوی ﷺ مین حاضر ہوا اور قصہ عرض کیا آپنے فرمایا کہ مین تمھارے درمیان ہون اور تم ایسے کام کرتے ہو پس حق تعالی نے تاکید امیدواری مغفرت مین یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضے کہتے ہین کہ ابوالیسر کی شان مین ہی یا بہلول نباش کی یا ثعلبہ انصاری کے حق مین اوتری ہی کہ بعد گناہ کے توبہ اور استغفار کیا أُولَٰئِكَ وہ گروہ متقیونکی کہ منقسم او پر دو قسم کے تھے جَزَاؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ بدلا اونکا بخشش ہی پروردگار اونکے سے وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اور بہشتین ہین کہ چلتی ہین نیچے مکانون یا درختون اوسکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکے وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ اور اچھا ہی ثواب ثواب عمل کرنیوالون کا کہ مغفرت ہی اور بہشت قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ تحقیق گذرین ہین پہلے تمسے راہین یعنے واقعی درمیان جہانکے شادی اور غم اور راحت اور محنت سے یا راہین شرعیونکی یعنے امتین کہ بسبب تکذیب پیغمبرون کے ہلاک ہوئین فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ پس جاؤ اور سیر کرو بیچ زمین کے اور دیکھو عاد کا بلاد اور ثمود کا شہر اور لوط کا محل فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ پس دیکھو عبرت کی نگاہ سے کہ نافرمانی کے باعث کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانیونکا هَٰذَا یہہ کلام کہ قصے مین احد اور بدر کے گذرا یا یہہ شرح کہ پہلے امتونکی اور واقعات زمانیکی ہوئی بَيَانٌ لِّلنَّاسِ سبب ظاہر کرنے سخن حق کا ہی واسطے عام لوگون کے وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ اور ہدایت اور نصیحت ہی واسطے پرہیزگارونکے لکھا ہی کہ حرب احد مین غلبہ کافرونکا دیکھکر مسلمان ہراسان ہوئے حق تعالی نے اونکی تسلی کیواسطے یہہ آیت بھیجی وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ اور مت سستی کرو اور مت غم کھاؤ زخمی ہونیکا یا مصیبت پانیکا یا مال غنیمت نہ ہاتھہ آنیکا اور حالانکہ تم ہی ہو بلند یعنے غالب بحسب مکان یا از روئے محاربہ کہ بدر مین فتح یاب ہوئے یا یہہ کہ تمھارے مردے جنتی ہین اور اونکے دوزخی یا یہہ بشارت ہی مومنون کو کہ تم غالب اور فتحیاب ہوگے إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ اگر ہو تم ایمان والے وعدہ حق پر کہ فرمایا ہی ان جندنا لہم الغالبون إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ اگر لگین ہین تم کو زخم فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ پس تحقیق لگے ہین قوم کفار کو بھی زخم مانند زخم تمھارے یعنے جنگ بدر مین وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اور یہہ دن کہ مدار زندگانی کی ہی اور پیرا اونکے باری باری سے پھیرتے ہین ہم اونکو درمیان لوگونکے کوئی دن خوشی کا آتا ہی کوئی غم کا کوئی عشرت کا کوئی عسرت کا

نظم

کبھی عیش وعشرت کبھی رنج و درد + کبھی رنگ سرخ اور کبھی رنگ زرد + کبھی فتح و جرح وکبھی فرح و جنگ + زمانیکے یہہ دیکھکر رنگ وڈھنگ + سمجھ لے کہ رہتا ہی ہر شی وہی + وہی ہی وہی ہی وہی ہی وہی +

اور یہہ مداولہ اسواسطے ہی کہ پند پذیر ہون وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا اور تو کہ دیکھے صبر اللہ اون لوگون کا کہ ایمان لائے ہین وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ اور تو کہ پکڑے تم مین سے گواہ یعنے گواہ ایکدوسرے کے ہون کہ کون معرکہ جہاد مین قایم رہا اور کون بھاگا کسنے جان فدا کی اور کسنے جی چرایا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ اور اللہ نہین دوست رکھتا ظالمون کو کہ مشرک ہین وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا اور تو کہ خالص کرے اللہ ان لوگونکو جو ایمان لائے ہین یہہ فائدہ دوسرا ہی مداولہ کا سمجھ لیجیے کہ بلا اور مصیبت اور رنج اور مشقت کہ مسلمانونکو پہنچتی ہی گناہ اونکے گھٹاتی ہی وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ اور مٹا ڈالے کافرونکو أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کیا گمان کیا تم نے یہہ کہ داخل ہو بہشت مین وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ اور ابھی نہین دیکھا اللہ نے اون لوگونکو کہ جہاد کرتے ہین تمسے وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ اور نہین دیکھا صبر کرنیوالونکو اوپر فرمانے رسول کے یا ٹھہرنیوالونکو وقت آنے مصیبتونکے سمجھ لیجیے کہ بے محنت مجاہدہ راحت مشاہدہ کو نہین پہنچتا کوئی مطلع جان دے تاکہ پائے جانانکو کھوکے سر دیکھہ سر عرفانکو + وَلَقَدْ كُنتُمْ تحقیق تھے تم کہ اشتیاق مین اللہ کے تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آرزو کرتے تھے موتکی یعنے شہادت کی مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ پہلے اس سے کہ ملاقات کرو یعنے مشاہدہ کرو اسباب اوسکے کو کہ حرب ہی فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ پس تحقیق دیکھ لیا

تمنے اوسکو کہ طلب کرتے تھے لڑائی کفار کیسے اور حالانکہ تم دیکھتے ہو بھائیون اپنونکو کہ مارے گئے یا نظر کرتے ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم کو کہ اونکو اکیلا لڑائی مین چھوڑ کر اپنی جان بچانے مین کوشش کرتے ہو نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب زخم کھا کر ستونمین
پنہان ہوئے ابلیس لعین نے آواز کیا کہ الا ان محمدا قد قتل آگاہ ہو تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے یہہ سنکر ضعفا نے چاہا کہ عبداللہ ابی
کی طرف رجوع کرین کہ وہ ابوسفیان سے خط امان لیوے اور بعضے لوگ بھاگ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ملامت فرمائی اونھون
نے عذر کیا کہ آپکی شہادت کی خبر سنکر ہم ہراسان ہوئے اور نہایت خوف سے نہ ٹھہر سکے حقتعالی نے اونکے دفع عذر مین یہہ آیت نازل فرمائی
کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اور نہین ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بھیجا گیا میری طرف سے قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ تحقیق گذرے ہین پہلے
اوس سے پیغمبر اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ پس اگر مرجاوے یہہ پیغمبر یا مارا جاوے کیا پھر جاؤگے تم اوپر ایڑیون تمھارے کے
یعنے ترک جہاد کا کروگے یا مرتد ہو جاؤ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ اور جو کوئی پھر جاوے اوپر دونون ایڑیون اپنی کے ساتھ ترک کرنے جہاد کے
یا ارتداد کے فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا پس ہرگز نہ ضرر پہنچاوے وہ پھرنیوالے اپنے پھرجانے سے اللہ کو کچھ کہ وہ مضار اور منافع کا اوپر اسکے
روا نہین وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ اور شتاب جزا دیگا خدا تعالی شکر کرنیوالونکو وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین لائق
کسی نفس کو یہہ کہ مرجاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے اور لکھا ہے خدا نے یہہ حکم لوح محفوظ مین كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا لکھنا کر زمانہ اوسکا مقرر کیا گیا ۔
کوئی پہلے اس سے نہ مرے اور نہ وہ زمانہ گذرے سمجھ لیجیے کہ اس آیت مین حرص دلاتا ہے مسلمانونکو اوپر جہاد کے اور دلیر کرتا ہے مومنونکو
لڑائی مین اوپر اہل عناد کے اسواسطے کہ جس کسی نے سمجھا کہ عمر زیادہ کم نہین ہوتی اوسکا وقت معین مقرر ہے وہ دلیر ہوگا معرکۂ جنگ مین اور باجے
تقدیر خدا پر جو ہوگا اپنی کرے + وہ جنگ وجدال تونین کا ہیکو ڈرے + جسکی کہ نہین ہے موت آفت یہہ سمجھ + کاٹے سے نہ وہ کٹے نہ مارے سے مرے
وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہے عوض اس جہاد کے کہ کرتا ہے ثواب دنیا کا دینگے ہم اوسکو دنیا سے جو کچھ کہ مقدر
کیا ہے وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہے بدلے اعمال اپنے کے ثواب آخرت کا دینگے ہم اوسکو آخرت سے جو کچھ کہ چاہے
بیچ بہشت کے وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ اور شتاب جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو اوپر نعمت جہاد کے وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ
اور کتنے پیغمبر والے تھے یعنے بہت پیغمبر تھے کہ بیچ راہ حق کے لڑے ساتھ ہوئے اونکے خدا کے لوگ بہت سمجھ لیجیے کہ ربی بمعنی ربانی ہے
یعنے خدا کے لوگ جیسے اولیا اور فقہا اور علما اور اتقیا یا خود پیغمبر اور ربی نام سپاہ کا بھی ہے کہ ہزار سے زیادہ ہو اور عین المعانی مین دس ہزار
لکھے ہین فَمَا وَهَنُوْا پس نہ سست ہوئے یہہ پیغمبر اور اصحاب اونکے لِمَآ اَصَابَهُمْ واسطے اوسکے جو پہنچا اونکو محنتونسے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ
راہ اللہ کے جہاد کفار مین وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا اور نہ ضعیف ہوئے بہت لڑائیون سے اور نہ گڑگڑائے دشمنونسے سمجھ لیجیے کہ یہہ
تعریض منہ مونکی کہ التجا ابن ابی سے کرکر خط امان طلب کرتے تھے ابوسفیان سے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ اور اللہ تعالی دوست رکھتا ہے
صبر کرنیوالونکو اوپر جہاد کے وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اور نہین تھی بات اون خدا کے لوگونکی بعد قتل پیغمبر اونکے اگر واقع ہو اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہہ کہ
کہا اونھونے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اے پروردگار ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا اور زیادتی ہماری
بیچ کام ہمارے کے وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکھ قدم ہمارے بیچ وقت لڑائی دشمنون دین کے وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اور مدد
دے ہمکو اوپر قوم کافرونکے فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا پس دیا اونکو اللہ نے باعث برکت دعا کے یا استغفار کی یا بسبب صبر کرنیکے اوپر
مقاتلے کفار کے ثواب دنیا کا کہ فتح پانا دشمن پر ہے اور ہاتھ آنا غنیمتون کا ہے وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ اور خوبی ثواب آخرت کی کہ نعمتین
بہشت کی ہین اور دیدار پروردگار کا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالون کو یعنے صابرون کو سمجھ لیجیے
کہ ثواب دنیا اور آخرتکا محققونکے نزدیک دونونسے دھیان اوٹھا کر ایک کیطرف لو لگانا ہے ۵ شوق دنیا کا نہ عقبی کی ہوس ہے ہم کو؛
بس چاہے اپنا تو وصل اوسکا ہی بس ہے ہمکو + يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کہا مانوگے

تم اون لوگونکا جو کافر ہوئے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت اوس گروہ کے حق مین نازل ہوئی ہے جنھونے ابوسفیان سے طلب امان کی لئی تھی
کشاف مین لکھا ہے کہ منافقون نے مومنون کو کہا کہ پیغمبر کشتہ ہوئے اور کفار نے غلبہ پایا اب لازم ہے تمھین کہ اپنے دین کیطرف رجوع
کرو حق تعالی نے فرمایا کہ اگر منافقونکے کہنے پر عمل کروگے تو یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین پھیر دینگے تمکو اوپر ایڑیون تمھارے کے
یعنے کفر پر پس پھر جاوگے تم زیان پانیوالے دونون جہانمین پس دشمنون کا کہا نمانو بل اللہ مولٰکم بلکہ جانو کہ اللہ یار اور مددگار اور
دوست اور کارساز تمھارا ہے پس کفار سے دوستی مت کرو اور مدد سواحق کے غیر سے نچاہو وھو خیر الناصرین اور اللہ بہتر مددگار نیوالونکا
ہے سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب شتاب ڈالینگے ہم بیچ دلون اُن لوگونکے جو کافر ہوئے ترس اور ڈر سمجھ لیجئے کہ حق تعالے
نے روز احد مین بھی ڈر کفار کے دلمین ڈالا تھا کہ باوجود فتح اور غلبے کے بے حجت قتال ترک کر کر پھر گئے اور یہہ رعب ڈالنا کفار کے دلمین
کیون تھا بما اشرکوا باللہ بسبب اسکے کہ شریک لاتے تھے ساتھ اللہ کے مالم ینزل بہ سلطانا وہ چیز کہ نہین اوتاری اللہ نے واسطے اسکے
کوئی دلیل وماوٰہم النار اور جگہہ اون کی آگ دوزخکی ہے وبئس مثوی الظالمین اور بُری ہے جگہہ رہنے ظالمون کی
بیچ دوزخکے ولقد صدقکم اللہ وعدہ اور تحقیق سچا کیا تم سے اللہ نے وعدہ اپنا فتح کا کہ مشروط بصبر تھا جبتک صبر کیا فتحمند رہے
جب صبر چھوڑا شکست کھائی صحیح حاکم مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ خداتعالی نے جیسی نصرت کہ جنگ احد مین بخشی فرمائی
ویسی کسی مقام پر نہین کی بعضے لوگونے اسکا انکار کیا ابن عباس نے فرمایا کہ مین کتاب اللہ سے کہتا ہون کہ فرمایا ہے کہ وعدہ نصرت
میرا ساتھ تمھارے سچا ہوا اذ تحسونہم باذنہ جسوقت کہ مارتے تھے تم کافرونکو ساتھ حکم خدا کے یا معونت اوسکے دن فتح تمھاریکا تھا
حتی اذا فشلتم یہانتک کہ جسوقت نامردی کی تمنے وتنازعتم فی الامر اور جھگڑا کیا تمنے بیچ کام حرب کے وعصیتم اور نافرمانی کی تمنے
عبداللہ ابن جبیر کی کہ امیر تھا تمھارا اور مقام اپنا چھوڑا پس مغلوب ہوگئے تم من بعد ما ارٰکم ما تحبون پیچھے اسکے کہ دکھایا تمھاری
تئین جو چاہتے تھے تم نصرت اور غنیمت سے منکم من یرید الدنیا بعض تم مین سے وہ کہ ارادہ کرتا تھا دنیا کا یعنے لوٹ اور نام آوریکا اور
وہ طائفہ وہ تھا جیسے جو دائرہ حکم سے پانون نکالکر غنیمت کیواسطے دوڑا ومنکم من یرید الاخرۃ اور بعض تم مین سے وہ تھا کہ ارادہ
کرتا تھا ثواب آخرتکا اور سعادت اور شہادت کا اور وہ گروہ وہ تھا کہ حکم پیغمبر پر ثابت رہا اور شربت شہادتکا چکھا ثم صرفکم عنہم
لیبتلیکم پھر باز رکھا تمھین خدانے اور منہہ تمھارا پھیر دیا اون سے یعنے قتل کافرونکے سے بعد غلبے تمھاریکے اسپر تو کہ آزماوے تمکو یعنے معاملہ
آزمایش والونکا کرے تو کہ صبر تمھارا ظاہر ہوجاوے ولقد عفا عنکم اور تحقیق معاف کیا تمسے کہ بارے مخالفت کیسے تم سبکو نہ ہلاک کیا
واللہ ذو فضل علی المؤمنین اور اللہ تعالی صاحب فضل کا ہے اوپر ایمان والونکے سمجھ لیجئے کہ یہہ بھی اوسکے فضلونسے ایک فضل تھا کہ تم
سبکو ہلاک نہ فرمایا اذ تصعدون جسوقت کہ چڑھے جاتے تھے تم پہاڑ پر بیچ شکست کے ولا تلوٗن علی احد اور نہ موڑ کھڑے ہوتے
تھے تم اوپر کسیکے آدمیونسے یا نہ دیکھتے تھے تم کسی ایک کو کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے والرسول یدعوکم فی اخرٰکم اور پیغمبر پکارتا تھا تمکو
بیچ پچھاڑی تمھاری کے سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ الیّ عباد اللہ الیّ عباد اللہ انا رسول اللہ من یکر فلہ الجنۃ آو طرف
میرے ای بندگان خدا آو طرف میرے ای بندگان خدا مین ہون فرستادہ خدا جو شخص کہ بازر ہیگا بھاگنے سے پس واسطے اوسکے جنت
ہے فاثابکم غما بغم پس دوبارہ دیا تمکو غم ساتھ غم کے سمجھ لیجئے کہ غم پہلا شکست کا تھا دوسرا خبر وفات کا پیغمبر کی کہ اس غم مین شکست اور
موت اقرباونکی سب بھول گئے اور یہہ مکافات دی تمکو تو کہ صبر چھوڑ نیکی مصیبت اور بلا مین اور دوسری لکیلا تحزنوا علی ما فاتکم تو کہ نہ
غم کھاؤ اوپر اوس چیز کے کہ جو گئی تم سے فتح اور غنیمت سے ولا ما اصابکم اور نہ اندوہگین ہو جو پہنچی تمکو قتل اور جرح اور ہزیمت سے واللہ
خبیر بما تعملون اور اللہ تعالی خبردار ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا یغشی طائفۃ
منکم پھر اوتارا اللہ نے اوپر تمھارے پیچھے غم کے امن چین اور وہ کیا تھا اونگھہ تھی کہ ڈھانکتی تھی ایک گروہ کو تم مین سے کہ مومنان حقیقی

تھے سمجھ لیجئے کہ تفسیر حسینی مین تبیان سے منقول ہی کہ یہہ خواب سبک ستائیس آدمیون پر طاری ہوا تھا حضرت صدیق حضرت فاروق حضرت علی
حضرت طلحہ حضرت سعد بن ابی وقاص مہاجرین مین سے تھے اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف انصار رضی سے اور بعضون نے زبیر کو داخل
کیا ہی رضی اللہ عنہم اور فائدہ اونگھنے کا تازہ ہونا قوت کا اور دور ہونا کلال ملال کا تھا تفسیر بیضاوی مین حضرت طلحہ سے روایت ہی کہ ڈھانک
لیا ہمکو اونگھنے بیچ لڑائی مین یہانتک کہ گرتی تھی تلوار ہاتھ سے ایک کے ہم مین سے پس پکڑتا تھا اوسے پھر گرتی تھی پھر پکڑتا تھا وَطَآئِفَةٌ قَدْ
اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ اور ایک گروہ دوسرا تھا جیسے معتب بن قیس اور اصحاب اوسکے منافق کہ تحقیق فکر مین ڈالا تھا اونکو جانون اونکے نے
يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ گمان کرتے تھے ساتھ اللہ کے سوا حق کے ناروا اور ناسزا گمان جاہلیت کا کہ معاملہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا بخوبی تمام نہو گا يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ کہتے تھے آیا ہی واسطے ہمارے بر سبیل انکار یعنے نہین واسطے ہمارے کام فتح کے
سے کہ وعدہ کیا تھا کچھ حصہ یعنے طمع غلبے کی ہم رکھتے تھے ابو سفیان کے لشکر پر سو میسر نہوا اور ایک قول یہہ ہی کہ ابن ابی کے تئین کہا کہ مارے گئے
بنو خزرج اوسنے جواب مین کہا کہ ہل لنا من الامر شیٔ یعنے ہمارے تئین اونکے کام مین کچھ اعتبار نہین ہی ہمنے کہا تھا مدینے سے باہر مت جاؤ
ہماری بات نمانی قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ کہہ کہ تحقیق کام سب فتح اور شکست کا واسطے خدا کے ہی اور فرمان اوسکے پر ہی ابو عمرو اور یعقوب
نے کلمہ کو ساتھ پیش لام کے پڑھا ہی چنانچہ بیضاوی مین لکھا ہی يُخْفُونَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ چھپاتے ہین منافق بیچ جانون
اپنے کے شکست ہونے سے وہ چیز کہ نہین ظاہر کرتے واسطے تیرے دہشت کے سبب سے مسلمانون کی تلوار کے یا اس ڈر سے کہ پیدا فاحش ہو
اعمال قبیحہ اور نیات فاسدہ اونکے ظاہر ہون يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ کہتے ہین خلوتمین ایکدوسرے سے اگر ہوتا واسطے ہمارے
کام اپنے سے کچھ بہرہ اور نصیبہ یا اگر دین ہمارا برحق ہوتا مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا نہ مارے جاتے ہم یہان یعنے ساتھ ہمارے نہ کشتہ ہوتے اور
شکست ہم نہ کہاتے قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ کہہ اگر ہوتے تم ای منافقو بیچ گھرون اپنے کے اور نہ چاہتے باہر نکلنا ہمارے ساتھ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ البتہ
نکلے ہوتے تم مین سے وہ لوگ کہ بیچ ازل کے كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ لکھا گیا ہی اوپر اونکے مارے جانا طرف جاگہ پڑنے اپنے
کے تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی الی مضاجعہم کی تفسیر مین الی مصارعہم پس خطاب ساتھ مسلمانون کے فرماتا ہی کہ بعد اس غم الم کے کہ رکھتے ہو من
اور آرام تمہارا اتارا تاکہ اوسکے وعدے پر مضبوط رہو وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اور توکہ آزماوے اور ظاہر کرے خدا اوس چیز کو جو بیچ
سینون تمہارے کے ہی اندیشونسے وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ اور توکہ خالص کرلیوے اوس چیز کو جو بیچ دلون تمہارے کے ہی نیتون اور ارادون
سے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور اللہ تعالی جانتا ہی سینے والی چیز کو جو پوشیدہ اور نہان ہی سمجھ لیجئے کہ اس آیت شریفہ مین جو تمام قرآن
مجید مین حروف ہین سب موجود ہین عامل اس آیت کو آیت قطب کہتے ہین کہ ورد رکھنے والا اسکا مرتبہ قطبیت پاتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا
مِنْكُمْ تحقیق وہ لوگ کہ پیٹھ دی تمسے اور ہزیمت کھا کر چلے يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ اوس دن کہ ملے دو گروہ یعنے مسلمان اور کافر لڑائی مین اِنَّمَا
اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ سوا اوسکے نہین کہ لغزش دی اونکو شیطان نے یا شیطان نے طلب کی اونسے ذلت پس مانا اونھونے کہا اوس کا
بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا بسبب شامت بعضے اوس چیز کے کی تھی یعنے مخالفت حکم پیغمبر کی وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اور تحقیق معاف کیا اللہ نے اونسے
یہہ گناہ بسبب توبہ اور عذر اونکے کے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی تحمل کرنے والا ہی جلدی نہین فرماتا عذاب کرنے مین گنہگارون
کے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند اون لوگونکے کہ کافر ہوئے یعنے منافق وَقَالُوْا
لِاِخْوَانِهِمْ اور کہنے لگے واسطے بھائیون کے ہوئے مرے ہوئے اپنوں کے اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ جسوقت چلتے بیچ زمین کے واسطے تجارت کے
اور مرتے اَوْ كَانُوْا غُزًّى یا ہوتے لڑنیوالے اور جہاد کرنیوالے اور کشتہ ہوتے لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا اگر ہوتے ہمارے پاس اور سفر اور غزا کو نجاتے مَا مَاتُوْا
نمرتے اوس سفر مین وَمَا قُتِلُوْا اور نہ مارے جاتے اس لڑائی مین پس تم ای مومنو مخالفت اونکی کرو اس قول مین لِيَجْعَلَ اللّٰهُ توکہ کرے اللہ
تعالی ذٰلِكَ اس مخالفت تمہاری کو ساتھ گمان اونکے کہ اگر ساتھ ہمارے ہوتے تلف نہوتے حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ پچتاوا بیچ دلون اونکے کے

وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ اور اللہ تعالی جلاتا ہی نہ باپ اور بھائی اور وہ مارتا ہی نہ سفر کی تنہائی اور لڑائی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ
اور اللہ تعالی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ای مسلمانو صبر و ثبات سے دیکھتا ہی وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ
اللہ کے اَوْ مُتُّمْ یا مر جاؤ تم خوشنودی خدا میں پہونچنے پر لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ البتہ بخشش ہی اللہ کیطرف سے اور رحمت اوس کی
خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ بہتر اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہین کافر مال اسباب دنیا کیسے **بیت** وہ ذرا خوش ہو بہت سے ہی یہہ زر سے بہتر
خذف کو جہ جانان ہی گہر سے بہتر + وَلَئِنْ مُّتُّمْ اور اگر مر جاؤ تم ای مسلمانو بخشنودی خدا اَوْ قُتِلْتُمْ یا مارے جاؤ لڑائی مین کافرون کی
لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ البتہ طرف اللہ کے کہ معبود تمھارا ہی اکٹھے کیئے جاؤ گے سمجھ لیجیے کہ معنی اس آیت کی مژدہ رسان عاشقان ہی
یعنے جو مر جاؤ تم ای طالبو مخالفت نفس و ہوا مین یا شہادت پاؤ بہ تیغ ریاضت شوق لقائے کبریا مین تو محشور ہوؤ گے ساتھ اوسی کے
کہ جسکی طلب کی ہی اور مسرور ہوؤ گے ملاقات اوسکی سے کہ جسکے واسطے جان دی ہی **بیت** جس مرگ مین ہو وصال دلبر + وہ مرگ ہی
زندگی سے خوشتر فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ پس ساتھ رحمت کے کہ تجھے پہنچے اللہ سے نرم ہوا تو واسطے اونکے جنہون نے ہزیمت پائی
اور شکست کھائی تھی جنگ احد مین سمجھ لیجیے کہ نزول اس آیت کا اسوقت ہوا تھا جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے آئے ہوئے
اہل ہزیمت کو غصہ نفرمایا بلکہ دلاسا تسلی خوشخوئی دلجوئی کرنے لگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ یہہ نرمی تیری بسبب رحمت میری کے تھی
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا اور اگر ہوتا تو سخت کہنے والا غَلِيْظَ الْقَلْبِ سخت دل نامہربان لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ البتہ اصحاب تیرے بھاگجاتے
اور پراگندہ ہوتے گرد تیرے سے اور ساتھ تیرے نرہتے فَاعْفُ عَنْهُمْ پس معاف کر اونسے تقصیر کہ خدمتمین تیرے کی وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور بخشش
مانگ تجھ سے واسطے اونکے اس قصور سے کہ ادائے حق مین میرے کیا وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ اور مشورت کرا اونسے بیچ اوس کام کے کہ حقتعالے
کی طرف سے جسمین حکم جزم صادر نہین ہوا بعضے کہتے ہین کہ مشورت مخصوص تھی امور محاربہ کی و لڑائی کفار کی فَاِذَا عَزَمْتَ پس جب قصد مقرر کرے
بعد مشورت کے فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ پس بھروسا کر اوپر اللہ کے نہ اوپر مشورت کے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی
توکل کرنیوالونکو سمجھ لیجیے کہ متوکل حقیقی وہ ہی کہ سوا خدا کے نہ کسی سے ڈرے اور نہ امید رکھے **بیت** رافت خدا کے عشق مین جو دل دو نیم
ہی + امید ہی کسی سے اوسے اور نہ بیم ہی + اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ اور مدد کرے تمھاری اللہ جیسے کہ حرب بدر مین واقع ہوئی فَلَا غَالِبَ
لَكُمْ پس نہین کوئی غالب آنیوالا اوپر تمھارے وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ اور اگر چھوڑ دے تمکو چنانچہ جنگ احد مین واقع ہوا فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ
مِّنْ بَعْدِهٖ پس کون ہی وہ شخص جو مدد کرے تمھاری پیچھے چھوڑ دینے کے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر کرم اللہ کے پس چاہیئے کہ توکل کرین
ایمان والے وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ اور نہین لایق کسی نبی کو یہہ کہ خیانت کرے غنیمت مین سمجھ لیجیے کہ اصحاب بعضے جو پہلوانون بہادرون
مین سے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہتے تھے کہ مال غنیمت مین سے ہمین حصہ بہ نسبت اور ضعیفون کے زیادہ عنایت فرماوین یہہ
آیت نازل ہوئی کہ خیانت پیغمبر کو غنیمت بانٹنے مین روا نہین اور بعضے کہتے ہین کہ اموال غنیمت مین سے کچھ چیز گم ہو گئی تھی بعضے سیاہ باطن
بسبب نفاق کے نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے تھے حقتعالی نے اپنے حبیب کے ذمہ سے بلکہ عموماً تمام انبیا سے خیانت دور فرمائی
کہ کوئی پیغمبر خیانت نہین کرتا وَمَنْ يَّغْلُلْ اور جو کوئی خیانت کرے غنیمت مین يَاْتِ بِمَا غَلَّ لے آویگا اوس چیز کو کہ خیانت کی ہی یا پاویگا گناہ اوس
دن قیامت کے اور فضیحت ہوگا روبرو اوس جماعت کے اگرچہ ایک تار ہو سمجھ لیجیے کہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص بعد قسمت غنیمت کے ایک رسن
کہنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جو پہلے تقسیم سے اوٹھائی تھی آپنے قبول نہ کی اور فرمایا کہ رکھ تا قیامت کو لاویگا ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ
مَّا كَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا اوس دن ہر جیکو بدلا اوسکا جو کچھ کمایا ہی نیکی سے اور بدی سے وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کیے
جاوینگے وقت جزا کے اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ کیا پس جس شخص نے پیروی کی خوشنودی خدا کی بیچ ترک کے خیانت ہو یا ہو كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ
اللّٰهِ ہوویگا مانند اوس شخص کے کہ پھر آیا ساتھ غصے اللہ کے بسبب خیانت کے وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ اور جگہ اوسکی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور

بری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ معاذ اللہ هُمْ دَرَجَاتٌ یہہ لوگ یعنے انبیا اور اہل امانت صاحب درجونکے ہین یا اونکو ہین بیچ اس جہانکے مرتبے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ اور اللہ تعالے دیکھنے والا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین لوگ امانت داری اور خیانت گذاری سے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ تحقیق احسان کیا ہی اللہ نے اوپر مسلمانونکے اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ جسوقت بھیجا درمیان اونکے پیغمبر آپس انکے سے یعنے آدمیون سے يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ پڑھتا ہی اوپر اونکے آیتین قرآنکی یا نشانیان توحید کی وَيُزَكِّيهِمْ اور پاک کرتا ہی اونکو اوناس مقتضیات طبعہ سے بسبب نیابیع احکام شرعیہ یا اصلاح مین لاتا ہی کام اونکے یا گواہی دیتا ہی اوپر پاکی اونکے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور سکھاتا ہی اونکو قرآن یا معارف شرعیہ وَالْحِكْمَةَ اور حدیث یا معارف عقلیہ وَاِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ اور تحقیق تھے سب آدمی پہلے بھیجنے پیغمبر سے بیچ گمراہی ظاہر کے نہ حق جانتے تھے نہ باطل پہچانتے تھے اَوَلَمَّا اَصَابَتْكُمْ کیا جسوقت پہنچی تمکو مُّصِيبَةٌ مصیبت شکست سے اور قتل سے اور حال یہہ ہی کہ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا تحقیق پہنچا یا تمنے دو برابر اوسکے کہ انھونے جنگ احد مین ستر آدمی تم مین سے شہید کئے اور تمنے جنگ بدر مین ستر آدمی اونمین سے مارے اور ستر کو قید کر کر لے آئے باوجود اسکے قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا کہا تمنے غمگین ہو کر کہانسے ہوا یہہ اور ہم مسلمان ہین اور پیغمبر خدا ہمارے درمیان ہین قُلْ هُوَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ جو تم کو پیش آیا مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ نزدیک جانونکے تمھارے سے ہی کہ نافرمانی کی اور مدینے سے باہر آئے یا ترک مرکز کر کر واسطے طلب غنیمت لائے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے فتح اور غنیمت قتل اور ہزیمت سے قادر ہی وَمَا اَصَابَكُمْ اور جو کچھہ پہنچا تمکو ناگوار طبیعتون تمھاری کا يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اوسدن کہ ملی دو جماعتین اور ابوسفیان سپاہ مومنین سے برمقابلہ کرسکا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس ساتھہ حکم اللہ کے تھا اور قضا و قدر اوسکے وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ اور تو کہ دیکھے اللہ ثابت رہنا مسلمانونکا لڑائی مین اور ظاہر کرے وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا اور تو کہ ظاہر کردے دشمنی اون لوگونکی کہ منافق ہوئے وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اور کہا گیا واسطے انکے آؤ اور اصحاب اوسکے جسوقت پھرے وہ راہ مدینہ منورہ سے کہ آؤ اور لڑائی سے مت پھرو اور بکوشش تمام قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لڑو کافرونسے بیچ راہ خدا کے اَوِ ادْفَعُوا یا دفع کرو شر اونکا کہ ارادہ قتل کا اور لوٹ کا مدینے والونکے رکھتے ہین قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ کہنے لگے اگر ہم ڈھب ڈول جانتے لڑائی کا البتہ ساتھہ چلتے تمھارے یا اگر جانتے ہم کہ وہان لڑائی ہوگی البتہ ساتھہ چلتے لیکن لڑائی اور بگاڑ نہین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقربا سے صلح اور ملاپ کرینگے هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ یہہ منافق طرف کفر کے اوسدن کہ یہہ باتین کرتے تھے نزدیکتر تھے اونہین سے طرف ایمانکے یا ساتھہ اہل کفر کے نزدیکتر تھے مدد کرنین یا اہل ایمان يَقُولُونَ بِاَفْوَاهِهِمْ کہتے ہین ساتھہ منہہ اپنے کے مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ جو کچھہ نہین ہی بیچ دلون اونکے یا یہہ کہ زبان سے کہتے ہین کہ ملاپ ہو جاویگا اور دلمین جانتے ہین کہ لڑائی واقع ہوگی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ اور اللہ خوب جانتا ہی جو کچھہ چھپاتے ہین منافق مکر اور فریب اور حسد اور عداوت سے اَلَّذِينَ قَالُوا یہہ منافق وہ ہین کہ جہل سے یا واسطے فریب دینے جاہلون کے کہا لِاِخْوَانِهِمْ واسطے بھائیون اپنے کے یا امثال اور اقربا او ہمنشینون اپنے کے کہ جنگ احد مین شہید ہوئے تھے وَقَعَدُوا اور حال یہہ ہی کہ یہہ کہنے والے بیٹھہ رہے تھے گھر ونمین اپنے بچکر مرنے مارنیسے لَوْ اَطَاعُونَا اگر کہا مانتے وہ بھائی ہمارے ہمارا گھر ونمین بیٹھے رہنے مین اور نجاتے بیچ لڑائی کے مَا قُتِلُوا نمارے جاتے جیسے کہ ہم نہین مارے گئے قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر اختیار موت کا تمھارے ہاتھہ مین ہی فَادْرَءُوا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ پس ہٹا دو جانون اپنی سے موت کو اگر ہو تم سچے کہ ڈر دافع قدر ہی کشاف مین لکھا ہی کہ جسدن منافقون نے یہہ بات کہی ستر آدمی اونمین سے مرگئے تھے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اور مت گمان کر اون لوگونکو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ اللہ کے مردے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصحابونکو کہ بھائی تمھارے جو جنگ احد مین شہید ہوئے حق تعالی نے جانین اونکی مرغان سبز بال کے پیٹونمین ڈالی ہین کہ نہوا بہشت کی کھاتین طوبی کی شاخون پر آشیانے بناتین جویبار فردوس سے سیراب ہون اور قنادیل زرین پاسایۂ عرش مین لٹکائی ہین کہ اگر

چاہین تو واسطے استراحت کے خوابگاہ وہان مقرر کرین اور وہ کہتے ہین کہ الٰہی کون خبر دے ہمارے بھائیون آشناؤن کو اس دولت کی کہ
ہمنے پائی ہے تاکہ رغبت اونکی طرف جہاد کرنیکے زیادہ ہو حق تعالی نے اونکی تعریف حال مین یہہ آیت نازل فرمائی پدر جابر انصاری
رضی اللہ عنہما جب شہید ہوئے حق تعالی سے چاہا کہ مین پھر زندہ ہوں تا شربت شہادت بار دیگر چکھون فرمان ہوا کہ حکم ازلی یون نہین ہے
کہ رجوع مرنیسے طرف جینے کے ممنوع ہے عرض کیا کہ اس سعادت حال اور نعمت بیزوال سے کہ مجھے عنایت فرمائی ہے میرے یارونکو
آگاہ کر یہہ آیت نازل ہوئی کہ شہیدونکو مردے مت جان بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ بلکہ جیتے ہین نزدیک پروردگار اپنے کے سمجھ لیجیے
کہ حیات انکی اس معنون سے ہے کہ ہر برس ثواب غزوہ کا اونکو پہنچتا ہے یا بدن کو اونکے خاک نہین کھاتی یا غسل نہین دیتے اونکو جیسے
اور مردونکو دیتے ہین یا جواب سلام کا دیتے ہین یہہ زیارت کرنیوالون اپنونکو مثل زندونکے يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
رزق دئے جاتے ہین آدمیون بہشت کیسے بیچ اس حالت کے کہ خوش ہین ساتھ اوس چیز کے کہ دیا ہے اونکو اللہ نے فضل اپنے سے
اور وہ دولت خوشنودی حق ہے کہ کوئی عطا فرحت رسان زیادہ اس سے متصور نہین تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ آفتاب انوار الٰہی جلوہ گر
ہو کر ذرہ ذرہ اونکیکو منور کرتا ہے یرزقون اشارہ طرف اوسکے ہے پس منبع نور اور مصدر رحمت سے ناظر ہوتے ہین فرحین عبارت
اوس سے ہے کہ واقعی کوئی خوشی زیادہ تر وصال مطلوب سے اور کوئی سرور فزونتر دیدار جمال محبوب سے متصور نہین ہے ؎ فرح عاشق
جمال جانان ہے + دید جانان کمال ایمان ہے وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور مسرور ہوئے ہین ساتھ خوشخبری کے یا شادی
کرتے ہین ساتھ اون لوگونکے کہ ہنوز نہین ملے ساتھ اونکے مِنْ خَلْفِهِمْ پیچھے اونکے سے اور امید رکھتے ہین کہ بہشت مین ساتھ اونکے پہنچین
اور بیچ کرامت کے ساتھ اونکے شریک ہون یا خوشی اونکو اس سبب سے ہے کہ احوال آخرت کا اونکے معلوم کر کے یقین جانے اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
یہہ کہ نہین کچھ ڈر اوپر اونکے اوس چیز سے کہ پیش آئی اونہین وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اوپر مفارقت دنیا کے جو کچھ چھوڑ جاوین
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ اور شادمانی کرتے ہین ساتھ رحمت کے کہ فائض ہوئی ہے اللہ کی طرف سے اونپر یعنی ثواب اعمال وَفَضْلٍ
اور زیادتی کی اوپر اوس نعمت کے جسقدر کہ مستحق ہون وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور دوسری خوشی رکھتے ہین شہید ساتھ اوسکے کہ
اللہ تعالی نہین ضایع کرتا ثواب ایمان والون موحدون اور مجاہدونکا اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ جن لوگون نے کہ صدق دل سے
اجابت کی واسطے فرمان خدا کے اور رسول اوسکے اوس وقت کہ تکلیف کا مدینے سے حکم کیا سمجھ لیجیے کہ قصہ اوسکا یون ہے کہ جب ابوسفیان احد
سے پھرا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر اوس دن کے کہ ہفتہ تھا سترھوین تاریخ شوال کی مدینے مین تشریف لائے صبح کو اتوار کی فرمایا کہ
لشکر والے احد کے پیچھے دشمنونکے جاوین اور جو کوئی معرکۂ احد مین نتھا وہ ابھی نجاوے صحابہ نے اطاعت امر کی کی اور باوجود اسکے کہ
ضعیف اور زخم خوردہ تھے مکے کو چلے پیر کی رات حمراء اسد منزل کر کر آگ بہت جلائی کہ ہیبت اور دہشت اونکی قبائل عرب پر ظاہر ہو اور
سمجھین کہ عجز اور انکسار نہین ہے اونکو حق تعالی اس آیت مین تعریف فرماتا ہے اونکی کہ حکم خدا اور رسول کا قبول کیا مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ
الْقَرْحُ پیچھے اوسکے کہ پہنچے اونکو زخم لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ واسطے اون لوگونکے کہ نیکی کرتے ہین اونمین سے لوٹے وفائے عہد وَاتَّقَوْا اور
ڈرتے ہین غضب خدا سے مخالفت امر پیغمبر اَجْرٌ عَظِيْمٌ ثواب ہے بڑا یعنی بہشت سمجھ لیجیے کہ لکھا ہے کہ ابوسفیان نے بعد رجوع کے شرمندہ
ہو کر بعزم استیصال لشکر اسلام عود ٹھہرایا ناگاہ خبر پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمراء اسد مین سے ہراسان ہو کر پھر جانب مکہ پھرا اور قافلہ
تجار کا مدینے کو جاتا تھا یا اعراب بادیہ لوگونکو اوس قافلہ کے خوب سمجھایا کہ محمد جس جگہہ ہین ہماری طرف سے ڈراؤ کہ ابوسفیان نے لشکر آراستہ
کر کر تمہارے قتال اور جدال کو بازگشت کی ہے بلکہ کمر تمہارے مٹانیکو باندھی ہے جب قافلہ حمراء اسد مین پہنچا اور اہل اسلام سے ملاقات
ہوئی تو موافق کہنے ابوسفیان کے ڈرایا لیکن عنایت ازلی شامل حال مسلمانونکے تھی مطلق ہراسان نہوئے بلکہ تصدیق زیادہ ہوئی اور کل
سے کچھ خوف نتھا اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ قبول کرنیوالے حکم خدا اور رسول کا وہ لوگ ہین کہ واسطے ڈرانیکے کہا اونکو لوگون نے

یعنے تجارتی یا اعراب نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ یہہ لوگ یعنے ابوسفیان اور اصحاب اوسکے تحقیق جمع ہوئے ہین واسطے قتال
تمھارے کیے فَاخْشَوْهُمْ پس ڈرو تم اونسے کہ تمھین طاقت مقابلے کی اونکے نہین ہے فَزَادَهُمْ إِيمَانًا پس زیادہ کیا اسبات نے
مسلمانون کا ایمان یعنے تصدیق او یقین اور توکل وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اور کہا مسلمانون نے کفایت ہے ہمکو اللہ نعم
مددکرنیوالا اور اچھا کارساز ہے سمجھہ لیجیے کہ نزدیک بعضونکے یہہ آیت کہ گذری اور بعد اوسکے کہ ہے غزوہ بدر صغری مین نازل ہوئین ہین
لکھا ہے کہ ابوسفیان نے روز احد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیغام کیا تھا کہ سال آئندہ لڑائی موضع بدر مین کرینگے آپنے قبول کیا تھا
جب وعدے کے دن قریب آئے پشیمان ہوکر نعیم بن مسعود کو مدینے مین بھیجا کہ لشکر اسلام کو ڈراوے اور اسطرح سے جا کر سمجھاوے کہ کوئی
مسلمان حرب کیواسطے بدر مین نہ آوے نعیم نے مدینے مین آکر ہر چند خوف دلایا اور کثرت لشکر کفار کی اور ہتھیارونکی کہی اور اتفاق انکا
بتایا لیکن سوا جواب حسبنا اللہ ونعم الوکیل کے نہ سنا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ محاربون احد کے اور سوا انکے اور لوگونکو لے کر
پندرہ سو آدمیونسے بدر کو گئے آٹھہ روز وہان رہے بازار لگا لوگونکو تجارتین منفعت بہت ہوئی کفار ڈر سے اہل اسلام کے وہان
نہ آئے حق تعالی نے یہہ آیتین نازل فرمائین اسی تقدیر پر لفظ ناس کا کہ پچھلی آیتین گذرا ہے جسکے معنے تجار کے لکھے ہین یہان نعیم سے عبارت
ہے اور ناس دوسرا دونون تقدیر پر عبارت ابوسفیان اور اتباع اوسکے سے ہے اب سنیے تتمہ حال مومنونکا ہے فَانْقَلَبُوا پس پھر آئے
بقول اول حمراء اسد سے اور بقول ثانی موضع بدر سے بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ ساتھہ عافیت کے یا ثواب کے اللہ کیطرفسے اور زیادتی
حرمت کی یا افزونی مال تجارت کی لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ نہ لگے اونکو برائی قتل کی اور جرحکی اور ہزیمتکی بلکہ سلامت آئے اور بکرامت
پھرے وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ اور پیروی کی رضامندی اللہ کی ساتھہ فرمانبرداری رسول کے وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ اور اللہ صاحب فضل
بڑیکا ہے دفع کرتا ہے شر مشرکونکا مومنونسے إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ سوا اوسکے نہین کہ یہہ شیطان ہے کہ ڈراتا ہے
تمکو دوستون اپنے سے یعنے جو کچھ اعراب یا اہل قافلہ یا نعیم کہتے ہین وہ شیطانکے سکھائے ہوئے ہین کہ منافقونکو ہراس مین ڈالکر لشکر
پیغمبر سے نکالین اور صورت شکست کی مسلمانو ہیراوین فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ پس تم ای مسلمانو مت ڈرو
دوستونسے شیطانکے اور ڈرو مجھہ سے بیچ مخالفت حکم میرے کے اگر ہو تم ایمان رکھنے والے وعدے اور وعید میرے پر وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ
يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ اور چاہیے نہ غمگین کرین تمکو وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہین بیچ مدد کرنے اہل کفر کے مانند ابن ابی اور تابع اسکے کہ جنگ
احد مین تخلف کرکر تمھین چھوڑ گئے إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا تحقیق وہ ہرگز نہ ضرر کرین اللہ کو یعنے دوستان خدا کو کچھہ بسبب مسارعت
کے بیچ کفر کے يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ارادہ کرتا ہے خدا یہہ کہ نکرے یعنے ندیوے واسطے اونکے کچھہ حصہ بیچ آخرت کے
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے اونکے ہے عذاب بڑا یعنے بہت اور ہمیشہ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ تحقیق جن لوگون
نے مول لیا کفر بدلے ایمان کے لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ہرگز نہ ضرر کرینگے اللہ کو کچھہ بسبب خریدنے کفر کے بلکہ ضرر اونکا اونھین کیطرف
پھرتا ہے وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے اونکے عذاب ہے درد دینے والا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ
کافر ہوئے ہین یہود اور نصارا اور مشرکون اور منافقون سے أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ یہہ کہ جو ڈھیل دیتے ہین ہم اونکو خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ بھلا ہے
اونکی ذاتونکے لئے إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ ہمتو ڈھیل دیتے ہین اونکو لِيَزْدَادُوا إِثْمًا تو کہ زیادہ کرین گناہونکے تئین اور دین باطل پر اپنے ثابت ہین
وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ اور واسطے اونکے ہے عذاب خوار کرنیوالا مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ نہین ہے اور پر اوسکے
اللہ سبحانہ کہ چھوڑ دیوے ایمان والونکو اوپر اوس حالت کے کہ ہو تم ای منافقو اوپر اوسکے کہ طعنہ زن ہوا ایمان والون پر چھپے چھپے اور آشکار
کرنے ہو ظاہر ہو بلکہ حکمت الہی نقد حال تمھارے کہ محک امتحان پر مارتی ہے حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ یہان تک کہ جدائی کردے
ناپاک کو کہ آلودگی نفاق کی ہے پاک سے یعنے مومن مخلص سے سمجھہ لیجیے کہ یہہ تمیز یا جہاد ہے کہ منافق مقابلے مین اعدائے دین کیطرح

دیتے تھے چنانچہ روز احد میں اور یا ساتھ ظاہر کرنے اسرار دلہائے منافقین ہے کہ وحی پیغمبر پر حقتعالی نازل کر کر صحابہ کو آگاہ فرماتا ہے آپ
معلوم کر لو کہ دل کا بھید منافقونکے یہہ تھا کہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حق تعالی نے تمام امت میری دکھا دی ہے جیسے
حضرت آدمؑ کو سب ذریات اونکی بتادی تھی میں سب جانتا ہوں کہ کسکے دلمین ایمان ہے اور کسکے نہین اور کون اسلام قبول کریگا اور کون
نہین تو منافق آپسمین کہنے لگے کہ دیکھو ایسے دعوے بلند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہین اور ہمارے دلونسے خبر نہین رکھتے کہ ہم مین سے کونسا
مخلص ہے اور کونسا منافق وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اور نہین ہے اللہ کہ خبردار کرے تمکو اے منافقو اوپر غیب کے کہ کون
مومن ہے اور کون کافر وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ اور لیکن اللہ پسند کرتا ہے پیغمبرون اپنے مین سے جسے چاہتا ہے اور
اوسے چھپی باتونسے آگاہ کر دیتا ہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے کہ منفرد ہے ساتھ علم غیب کے اور ساتھ رسولون
اوسکے کے کہ بندے برگزیدے خدا کے ہین سمجھ لیجیے کہ خطاب طرف مومنونکے ہے اور ہو سکتا ہے کہ طرف کفار کے یا منافقون کے ہوگا
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا اور اگر ایمان لاؤ تم اسطرحپر اور پرہیزگاری کرو نافرمانی سے یا شرک سے یا نفاق سے فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ پس
واسطے تمہارے ہے ثواب بڑا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ دون ہمتی سے يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ بخیلی
کرتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ دیا ہے اونکو اللہ نے مال و منال دنیا کے سے اور کرم اپنے سے هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ کہ وہ بخل بہتر ہے واسطے
اونکے یہہ بات یون نہین ہے بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ بلکہ وہ بخل برا ہے واسطے اونکے کہ دنیا مین برکت مالکی کھوتا ہے اور آخرت مین سبب
عذاب کا ہوتا ہے سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ شتاب ہے کہ طوق پہنائے جاوینگے ساتھ اوسکے کہ بخل کیا ہے ساتھ اوسکے مال سے اور
زکوۃ دینے سے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے حدیث شریف مین وارد ہے کہ جسے حق تعالی نے مال دیا اور اوسنے بخیلی سے زکوۃ نہ نکالی
قیامت کے دن اوسکے مال کو سانپ کی صورت بنا کر اوسکی گردنمین لٹکائینگے کہ وہ دونون جانب سے منہہ اوسکا کاٹیگا اور کہیگا کہ مین
وہ مال ہون تیرا کہ جس پر دنیا مین تو لاف زن تھا اور وہ خزانہ ہون تیرا کہ جسپر فخر کرتا تھا اور لکھا ہے کہ اوس سانپ کے سر پر بال ہونگے
تیزی تندی زہر کی سے اور دو نقطے سیاہ نیچے آنکھون اوسکے ہونگے کہ یہہ قسم سانپ کی سب قسمونسے بدتر ہوتی ہے **بیت** نہ جمع کر ایسے
تجھکو ڈسیگا در محشر ✦ یہہ مال مار ہوا اور گنج اژدہا ہو کر ✦ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ چھوڑ جاتے
ہین آسمانون والے اور زمین والے سمجھ لیجیے کہ سب اہل آسمان اور زمین مر جاوینگے اور تمام بے دعوی مدعیان اور بے نزاع منازعان
اوسے واحد لاشریک کو رہجاویگا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار محققون نے کہا ہے کہ میراث حقیقت مین اوسے کہتے ہین کہ ایک نئی چیز ملک
مین آوے کہ قبل اوسکے ملک نہو پس یہان میراث مجاز فرمایا ہے کہ للہ ملک السموات والارض اللہ ہی واسطے ہے ملک آسمانونکا اور زمین کا تصرف
مین اورونکے عاریۃ ہے جب یہہ مر جاوینگے جسکی عاریت ہے اوسکو پہنچیگی اسبات مین عجب اشارت ہے کہ بخیل کا نفس الامر مین مال
نہین ہے مال سب اللہ کا ہے پس مال غیر مین بخل کرنا نہایت بدبختی ہے **نظم** بخل یہہ سر پہ تیرے خاک چہ معنی دارد ✦ کرنا اتنا بھی نہ
ادراک چہ معنی دارد ✦ ملک حق ہی جو تیرے پاس ہے دے در رہ حق ✦ غیر کے مال مین امساک چہ معنی دارد ✦ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ
اور اللہ تعالی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم نفاق سے اور امساک مال سے خبردار ہے جیسا کروگے ویسا پاؤگے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ
الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ تحقیق سنا اللہ تعالی نے کہنا اون لوگون کا کہ کہتے ہین تحقیق اللہ فقیر ہے اور ہم دولتمند
ہین سمجھ لیجیے کہ جب آیت واقرضوا اللہ قرضا حسنا نازل ہوئی یہود نے کہا خدا محتاج ہے کہ ہمسے قرض مانگتا ہے اور یہہ کہنا اعتقاد سے
نہ تھا ٹھٹھے بازی سے تھا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی اور از روئے تہدید فرمایا سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا جلد لکھتے ہین ہم یعنے کراماً کاتبین
کو فرماتے ہین کہ لکھین جو کہا اونھونے نسبت فقر کی ہمارے طرف کر کے اور نسبت دولتمندی اپنے طرف وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ
اور مار ڈالنا اونکا پیغمبرونکو ناحق یعنے یہہ بھی لکھتے ہین کہ انکے اسلاف سے یہہ حرکت بڑی ہوئی وَنَقُوْلُ اور کہینگے ہم وقت مارنے

یا وقت اوٹھانے قبور کے ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ چکھو تم عذاب جلن کا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ یہہ عذاب بھین ہے بدلے
اوس چیز کے کہ آگے بہیجا یا ہاتھون تمھارنے سمجھ لیجئے کہ ذکر ہاتھ کا واسطے تحقیق فعل کے ہے وگرنہ فاعل وُہ ہین اورا فعال یکے
قتل انبیا اور عبادت گوسالہ او رمثل اوسکے تھے وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اور تحقیق نہین اللہ ظلم کرنیوالا اوپر بندون اپنے
کے جو مستحق عذاب کے ہین انکوا زروئے عدل معذب کرتا ہے اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَیْنَآ دوسری سنا کہنا ان لوگونکا
کہ کہا تحقیق اللہ نے عہد کیا ہے طرف ہمارے یعنے امر کیا ہے اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ یہہ کہ نہ ایمان لاوین ہم او رمانے ہم کسی پیغمبر کو حَتّٰى
یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ یہان تک کہ لاوے ہمارے پاس قربانی تَاْكُلُهُ النَّارُ کہ کہا جاوے اوسکو آگ سمجھ لیجئے کہ پہلے بنی بنی اسرائیل
مین کہانا قربانی کا حلال نتہا قربانی کو بن چھت کے گھر مین رکھا دیتے تھے اور پیغمبر اوس زمانیکا درمیان گھر کے کھڑا ہوکر مناجات بیچ جناب
واہب عطیات کے کرتا تھا اور بڑے بڑے رئیس بنی اسرائیل کے باہر گھر کے سر جھکائے ہوئے متوجہ ہوتے تھے کہ آگ سفید بے دُود
آسمانسے ساتھ آواز مہیب کے اوترکر اوس قربانی کو جلا دیتی تھی پس یہہ دیکھتے تھے کہ توریت مین لکھا ہے کہ سوا اس پیغمبر کے کہ جو قربانی
اسطور پر کرے ایمان نلانیو حق تعالی نے اونکے الزام دینے کیواسطے فرمایا کہ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ کہہ ای محمد
صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر پہلے ظہور میرے سے ساتھ معجزون روشن کے مانند عیسے علیہ السلام کے وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ اور
دوسرے آئے تھے ساتھ اس چیز کے کہ کہا تمنے یعنے قربانی موافق مدعا تمھاری کے کرنیوالے مثل زکریا او ریحیی کے علیہم السلام فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ
پس کیون مار ڈالا تمنے اونکو یعنے زکریا کو کہ اوس قربانی والے تھے اور یحیی بیٹے اونکے کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے کہ متابعت پیغمبر
صاحب قربانی کی کی چاہیئے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ پس اگر جھٹلاوین تجھ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملول مت ہو
پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر بہت پہلے تجھ سے ایسے پیغمبر کہ جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ آئے تھے ساتھ معجزون روشن کے وَالزُّبُرِ اور چھوٹے
کتابونکے وَالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ اور کتاب روشن کرنیوالی حلال اور حرام کی كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ہر جان چکھنے والی ہے موت شتاب
ہی کہ سب تم جھٹلانیوالا اور سچا جانیوالا یہہ شربت چکھوگے وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور سوا اوسکے نہین کہ پورا دئے
جاوگے تم بدلے اعمال اپنے کے دن قیامت کے فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ پس جو کوئی دور کیا گیا آگ دوزخکے سے وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور
داخل کیا گیا بہشت مین فَقَدْ فَازَ پس تحقیق پہنچا مراد کو وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ اور نہین زندگانی دنیا کی مگر فائدہ اوٹھانا
ناپایدار سمجھ لیجئے کہ زندگانی دنیا کو ساتھ اس متاع کے تشبیہ فرمائی کہ جسکا خریدنیوالا اغرور مین آوے مراد یہہ ہے کہ زندگانی دنیا کی
لوگونکو فریب دیتی ہے اگر کچھ بھی حقیقت اوسکی معلوم کرلین تو جانین کہ ہیچ ہے ۵ یہہ دنیا ہیچ ہے ازافت غرور ہیچ مین مت آ
یہہ دیتی ہیچ ہے ہرگز تو اسکے پیچ مین مت آ لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ البتہ آزمائے جاؤگے تم بیچ مالون اپنے کے سمجھ لیجئے کہ بعد ہجرت کرنے
مسلمانونکے مکہ سے طرف مدینہ کے مشرک مکے کے مال اسباب اونکا جو مکے مین رہگیا تھا اوسپر تصرف کرنے لگے اور جو مسلمان راہ مین ملجاتا
اوسے لوٹنے مارنے لگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ تم مبتلا ہوگئے ای مسلمانون بیچ مال اپنے کے نقصان ہونیمین اور ضایع ہونے
مین وَاَنْفُسِكُمْ اور بیچ جانون اپنے کے جہاد کرنیمین اور مرض پانیمین وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور البتہ سنوگے اُن
لوگونسے کہ دئے گئے ہین کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے یعنے یہود اور نصاری سے وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اور دوسرے سنوگے اون
لوگونسے کہ شرک کرتے ہین اَذًى كَثِیْرًا ایذا بہت یعنے باتین کہ موجب رنج اور ایذاے خاطر کی ہون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
تمھاری وَاِنْ تَصْبِرُوْا اور اگر صبر کروگے تم اوپر ایذا اوس گروہ کے وَتَتَّقُوْا اور پرہیزگاری کرو یعنی عوض آپنے لو اللہ ہی پر چھوڑ دوگے
فَاِنَّ ذٰلِكَ پس تحقیق یہہ صبر اور اتقا مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ہمت کے کامونکے سے ہے یعنے جو کام کہ متعلق بدین اسلام ہین وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ
مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور یاد کر جسوقت لیا اللہ نے عہد او رپیمان اون لوگونکا کہ دئے گئے ہین کتاب توریت اور انجیل یعنے

علما بنی اسرائیل کے اور مضمون عہد کا یہہ ہی کہ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ البتہ بیان کرو تم اس کتاب کو کہ بیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہی واسطے لوگونکے وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ اور نہ چھپاوُ اوسکو سمجھہ لیجئے کہ تبینن اور تکتمون دونون صیغے مخاطب کے ہین حفص کی قرأت
ہین اور قرآنو نمین یہہ دونون صیغہ غائب کے ہین یبینن اور یکتمون یعنے بیان کرین اور نہ چھپاوین فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ
پس پھینکدیا اوس کتاب کو یا اوس پیمان کو پیچھے پیٹھون اپنی کے سمجھہ لیجئے کہ یہہ کلمہ مثل ہی عدم التفات پر وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا
قَلِيْلًا اور مول لیا بدلے اوسکے مول تھوڑا رشوت تھی جو ہر مال عوام اور ہیو تو فونسے لیتے تھے فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ پس بری چیز جو مول
لیتے ہین یعنے نعیم جاودانی دیکر حظ فانی لیتے ہین **بیت** پڑے بآتش حسرت بگور جلتے ہین + جو لوگ دین سے دنیا کو بس بدلتے ہین
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ مت گمان کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگونکو کہ خوش ہوتے ہین بِمَآ اَتَوْا ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہین
یعنے چھپاتے ہین نعت تیری وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا اور چاہتے ہین یہہ کہ تعریف کئے جاوین ساتھہ اوس چیز کے کہ نہین کی
سمجھہ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھہ یہود سے پوچھا اونھون نے جواب اوسکا جو واقعی تھا اوسے چھپا کر اوسے تقریر بنا کر جھوٹی
کی کہ گویا سچ خبر دی اور اوس پر اپنی تعریف چاہی یہہ آیت نازل ہوئی اور یا یہہ آیت منافقو نکی شان مین آئی ہی کہ لڑائی مین آپ کے
ساتھہ سے طرح دیکر عذر بیان کرنے لگے اور متوقع تحسین کے ہوئے فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ پس مت گمان کر ای رسول
اور ای مومنو اونکو بیچ خلاصی کے عذاب قیامت سے یا عذاب دنیا سے مثل قتل اور جلا اور ذلت اور قبول جزیہ کی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
اور واسطے اونکے ہی عذاب درد دینے والا دن قیامت کے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی
اور زمین کی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے ثواب دینے مین ابرار کے اور عذاب کرنے مین اشرار کے قادر ہی لکھا ہی
کہ قریش نے یہود سے پوچھا کہ معجزے موسیٰ کے کیا تھے اونھونے مثل عصا اور ید بیضا کے بیان کئے پھر آکر نصاری سے معجزے حضرت عیسیٰ کے پوچھے
اونھونے مثل احیائے موتیٰ اور ابرائے مرض برص بیان کئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر کہا کہ ہم معجزات عیسیٰ اور موسیٰ سے
خبردار ہوکر تمھارے معجزے دیکھنے آئے ہین اگر کوہ صفا کو سونیکا بنا دو تو علامت معبودی تمھاری جانین ہم حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل
فرمائی کہ اگر تم طالب نشانیون وحدانیت کے ہو تو دیکھہ لو اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ پیدائش آسمانونکے اور جو اونمین
ہی اور زمین کے اور جو اوسمین ہی وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور آنے جانے راتکے اور دنکے یا بیچ مختلف ہونے رات اور دنکے نور اور
ظلمت مین یا نقصان اور زیادتی مین لَاٰيٰتٍ ہر آئینہ نشانیان ہین اوپر وجود صانع کے اور وحدت اوسکیکے اور کمال علم اور قدرت اوسکیکے
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ واسطے عقل والونکے **بیت** نشان وحدت حق جسکی عقل صافی ہی + ہر ایک ذرہ و ہر برگ کاہ کافی ہی اَلَّذِيْنَ
يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ صاحب عقل کے وہ لوگ ہین جو یاد کرتے ہین اللہ کو وقت کھڑے ہونے اور بیٹھنے کے اور
اوپر وقت تکیہ کرنے کروٹون اپنے کے سمجھہ لیجئے کہ مراد اوس سے ہمیشہ ذکر کرنا ہی اور محبت نا کو ہین آہین بھرنا ہی من احب شیئًا اکثر ذکرہ **بیت** کسیکے دل کو
جو وابستگی کسی سے ہو + تو کسطرح سے فراموش اوسکے جی سے ہو + یا مراد ذکر سے نماز ہی کہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تینون ہیئت سے جائز ہی
بحسب طاقت یا ذکر بمعنی شکر ہی یعنے شکر ادا کرتے ہین اللہ کا اوپر کھڑے ہونے کے قدرت کے اور بیٹھنے کی نعمت کے اور لیٹنے کی راحت
کے اور محققون نے کہا ہی کہ مراد بیان ذکر سے ذکر دل کا ہی نہ زبان کا اسواسطے کہ دوام ذکر لسانی ممکن نہین اور ذکر قلبی ہر دم ہر لحظہ
بے قصور و فتور جاری رہتا ہی پس مراد ذکر کرنیوالون سے اہل دل ہین کہ ساتھہ جان کے مشتغل ہین کھڑے ہین تو اوسی کی یاد مین
کھڑے ہین اور بیٹھتے ہین تو اوسیکے دھیان مین بیٹھتے ہین اور لیٹے ہین تو اوسیکے خیال مین لیٹے ہین یا قائم ہین آستانہ خدمت پر اور
بیٹھے ہین فرش محبت پر اور لیٹے ہین بساط الفت پر **بیت** از بسکہ بسا ہی دلمین ہر آن + بیٹھے لیٹے کھڑے تیرا دھیان وَيَتَفَكَّرُوْنَ
فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اندیشہ کرتے ہین از روئے استدلال کے بیچ پیدائش آسمانونکے اور زمین کے تاکہ وہ اندیشہ اونکو راہ



دکھاوے طرف رب العالمین کے پھر حجاب بعد اور دوری کے نظر سے اوٹھا کر غیب سے بحضور اگر از روے مشاہدہ بزبان حال کہتے ہین رَبَّنَا
مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا اے پروردگار ہمارے نہین پیدا کیا تو نے اس مخلوق کو کہ آسمان و زمین مین ہے بیفائدہ سُبْحَانَكَ پاکی ہے تجھکو
اس سے کہ کچھ چیز بیفائدہ پیدا کرے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پس بچا ہمکو ساتھ مہربانی اپنے کے عذاب دوزخ سے رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ
تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ اے آفریدگار ہمارے تحقیق تو عدل سے جسکو داخل کرے آگ مین اور وہان وہ ہمیشہ رہے پس تحقیق رسوا
کیا اوسکو ساتھ عقوبت کے وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ اور نہین ہے واسطے ظالمون کے جیسے مشرک اور یہود اور نصاریٰ اور مثل اونکے مِنْ اَنْصَارٍ
مددینیوالے کہ عذاب سے چھوڑاوین رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا اے اصلاح مین لانیوالے کام ہمارے تحقیق ہمنے سنا آواز پکارنیوالے کا
کہ ظاہر يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ پکارتا تھا خلق کو طرف ایمان کے سمجھ لیجئے کہ پکارنیوالے پیغمبر ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور یا قرآن مجید ہے کہ عام تر
ہے اسواسطے کہ بہت لوگون نے دعوت پیغمبرؐ کی نہین پائی اور قرآن کو سب سنتے ہین کہ بزبان بیان پکارتا ہے اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ یہہ کہ
ایمان لاؤ ساتھ پروردگار اپنے کے فَاٰمَنَّا پس اجابت کی ہمنے پکارنیوالے کی اور ایمان لائے ہم رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اے پیدا کرنیوالے
ہمارے پس بخشش واسطے ہمارے گناہ ہمارے سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے گناہ کبیرہ ہے یا مطلق گناہ پہلے وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا اور دور کر ہم سے تو
برائیان ہماری اور چھپا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اور مار ہمکو ساتھ نیکون کے رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ اے تدبیر کرنیوالے کام ہمارے کے
اور دے ہمکو جو وعدہ کیا ہے ہمسے اوپر رسولون اپنے کے کہ نعمتین جاودانی ہین یا جو پیغمبرون کی زبانی وعدہ فرمایا ہے ضمن پکا مسلمانون
کے یا بخشش بڑی طلب کرتے ہین ہم جو انبیاؤن کو کہا ہے کہ بخشش مومنون کی چاہو چنانچہ حضرت نوح ؑ نے کہا ولمن دخل بیتی مؤمنًا و
للمؤمنین اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو امر فرمایا کہ واستغفر لذنبک وللمؤمنین وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور مت رسوا کر ہمکو دن قیامت
کے اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدے اپنے کو سمجھ لیجئے کہ بعضے مفسرین نے نقل کیا ہے کہ دعائین پانچون کہ بیچ ان
آیتون کے مذکور ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چارون یارون آپکے سے واقع ہین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتبہ شہود مین دعا
فرمائی ربنا ما خلقت ہذا باطلا اور حضرت ابوبکرؓ نے مقام خوف مین کہا ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ اور حضرت عمرؓ نے تصدیق تحقیق
اپنے سے خبر دی کہ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی اور حضرت عثمان وعلی مرتضی رضی اللہ عنہما نے پچھلے دعاؤن کی التجا مین عرض کیا ربنا واتنا
ما وعدتنا پھر جناب مجیب الدعوات سے مژدہ اجابت کا یون صادر ہوا کہ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ پس قبول کیا دعاؤن اونکی کو پروردگار
اونکے نے اسطرح سے کہ ارشاد فرمایا اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ یہہ کہ نہین ضایع کرتا مین عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ عمل کسی عمل کرنیوالیکا تم مین سے مِّنْ
ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مرد سے یا عورت سے بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ بعضے تمھارے بعضے دوسرون سے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ تمہین ثواب مین ایک حکم ہے جو
کوئی عمل کریگا ثواب پاویگا کچھ مرد عورت پر موقوف نہین کوئی ہو حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
سوال کیا کہ ہجرت کرنیمین مردونکے مناقب بہت وارد ہین اور عورتین ہجرت کرنیوالیان اس سے بے نصیب ہین یہہ آیت شریفہ نازل ہوئی
کہ مین عمل کسی عمل کرنیوالیکا ضایع نہین کرتا مرد سے ہو یا عورت سے فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا پس جن لوگون نے شرک چھوڑا یا وطن چھوڑا وَاُخْرِجُوْا
مِنْ دِيَارِهِمْ اور نکالے گئے گھرون اپنے سے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ جنکو مشرکون نے مکے سے نکالا وَاُوْذُوْا فِيْ
سَبِيْلِيْ اور ایذا دیئے گئے بیچ راہ طاعت میری کے مراد اس سے پہلے مسلمان ہین جیسے بلال کہ زبان کفار سے ملال رہے اور صہیب کہ کھینچے
نقصان اموال رہے وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا اور لڑے کفار سے اور شہید ہوئے جہاد مین یہہ عام مہاجرین لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ اور البتہ
دور کرونگا مین اونسے برائیان اونکی وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور البتہ داخل کرونگا مین اونکو بہشتون مین کہ چلتی ہین
نیچے درختون یا نیچے محلون اوسکے نہرین اور بدلا دونگا مین اونکو ثَوَابًا ثواب دینا کہ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ نزدیک اللہ تعالیٰ کے سے سمجھ لیجئے
کہ وضع مظہر کی موضع مضمر مین دلیل ہے اوپر تعظیم ثواب دینے والیکے اور اضافت ثواب کیطرف اپنے فرمائی اور اپنا وہ نام ذکر کیا کہ

دلالت اوپر ذات مجموعۂ صفات کے کرتا ہی یہہ نشان ہے تعمیم ثواب عظیم الشان بیت سچ ہے کہ خدا سب سے بڑا ہے بیشک ہی خالق + دیگا
ثواب ایسا ہی جو اوسکے ہے لائق وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ اور اللہ تعالی نزدیک اوسکے ہے اچھا ثواب اہل تفسیر لکھتے ہین کہ کافران
مکہ معظمہ ساتھ فراخی اور عشرت کے رہتے تھے اور فقرا مومنان ساتھ تنگی او عسرت کے اوقات کاٹتے تھے اونکے جی مین گذرا کہ بیت
تعجب ہے جو بت پوجتین ہین اونکو ناز و نعمت ہے + ہمین اس حق پرستی مین بلا اور رنج و محنت ہے + حق تعالی نے واسطے تسلی اونکے کے
ساتھ پیغمبر اپنے کے خطاب فرمایا اور مراد روش امت کے ہین لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ چاہیے کہ نہ فریب ڈالے
تجھکو جانا آنا کافرونکا بیچ شہرونکے واسطے تجارت کے کیونکہ یہہ آمد و رفت اونکی مَتَاعٌ قَلِيلٌ فائدہ ہے تھوڑا جلدی جاتا رہیگا ثُمَّ
مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ پھر بعد موت کے آخر ٹھکانا جگہہ اونکے رہنے کی دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور برا ہے بچھونا دوزخ لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہین عقاب پروردگار اپنے سے اور فائدہ دنیا پر مغرور نہین ہوتے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ واسطے
اونکے بہشتین ہین اس روش کی کہ جاری ہین نیچے درختون یا مکانون انکے نہرین پانی کی دودھ کی شراب کی شہد کی خٰلِدِينَ فِيهَا ہمیشہ
رہنے والے ہین بیچ اوسکے نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ بیچ اس حالت کے کہ بہشتین مہمانی ہین نزدیک اللہ کے سمجھ لیجیے کہ نزل اوسے کہتے ہین جو اچھی
نفیس چیزین بہت منزل مہمانین حاضر کرین واسطے اوسکی بزرگی کے اوسے زبانی ہندی مین مہمانی کہتے ہین بیت اتقاء الوکو جنت ہی مہمانی
چاہیے + ہمیشہ مستونکو لقائے یار جانی چاہیے وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ اور جو کچھ نزدیک اللہ تعالی کے ہے الطاف خفیہ سے بہتر ہے واسطے
نیکی کرنیوالون کے فائدے دنیائے فانی سے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ اور تحقیق بعضے اہل کتاب سے وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا
ہے ساتھ اللہ کے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ اور ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی طرف تمہارے کہ قرآن شریف ہے اور ساتھ اوس
چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف اونکے کہ توراۃ ہے اور یا انجیل سمجھ لیجیے کہ مراد ابن سلام ہے اور اصحاب اوسکے یا نجاشی اور اتباع اوسکے
خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ بیچ اوس حالت کے کہ ڈرانیوالے ہین یا عاجزی کرنیوالے ہین واسطے خدا کے لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا نہین
مول لیتے بدلے نشانیون اللہ کے کہ احکام توریت ہین یا نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مول تھوڑا مثل علماء یہود کے کہ رشوت خوار تھے
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ یہہ لوگ ڈرنیوالے دیندار واسطے اونکے ہے ذخیرہ رکھا ثواب اونکا نزدیک پروردگار اونکے اِنَّ اللّٰهَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ تحقیق خدائے تعالی جلدی لینے والا ہے حساب آسانی سے اور شتابی سے مومنونکا کریگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا
اے لوگو کہ ایمان لائے ہو صبر کرو اوپر ادائے فرائض کے یا اوپر جہاد کفار کے یا اوپر فرمانبرداری احکام شرعیہ کے سمجھ لیجیے کہ یہہ معنے اخیر کے خوبتر ہین
کہ شامل ہین سب طاعتونکو وَصَابِرُوْا اور شکیبائی کرو لڑائی مین دشمنونکی اور پاؤن مضبوط رکھو میدان جنگ مین یا نفس رکھو ایک دوسرے کو
بیچ لڑائی کے وَرَابِطُوْا اور تیار رہو جنگ اعداء خدا کو یا مقید رکھو اپنے تئین بیچ عبادت کے سمجھ لیجیے کہ مرابطہ یہہ ہے کہ مجاہدین گھوڑے اور
ہتھیار اپنے تیار رکھین کہ ایذا کفار کی مسلمانونپر نہ آنے دین اور بعضے کہتے ہین کہ مرابطہ انتظار کرنا نماز کا ہے بعد نماز کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور
ڈرو خدا سے اور پرہیزگاری کرو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ توکہ تم چھٹکارا پاؤ بیت اتقا مین ہے فلاح دوجہان + یاد رکھو اسکو تم اے مومنان
بعضے محققون نے اس آیت شریفہ کی یہہ معنی کہی ہین کہ اے مومنو صبر کرو اور جہاد سے نفسونکے ساتھ بچنے ہوائے شیطانی کے اور بجالانے طاعت
رحمانی کے اور ثابت و مضبوط قدم گاڑی کے بچائے تھمے تھمائے رہو ساتھ تسلیم کے بلا مین اور رضا کے احکام قضا مین اور تیار رہو واسطے توڑنے
تعلقات ماسوائے اللہ کے اور پرہیزگاری کرو خطرون اور وسواسون سے جو سوا خدا کے اور دلمین آتے ہین اور ہمیشہ توجہ اور دھیان اپنا طرف
اللہ کے رکھو تو کہ چھٹکارا پاؤ تم حجابون سے جو درمیان تمہارے اور اللہ کے ہین اور مرتبہ شہود اور مشاہدہ کا اور حضور اور احسان کا حاصل ہو
بیت ہر گھڑی ہر دم نظر آنے لگے + سامنے جلوے وہ دکھلانے لگے **سورہ نساء** مدنی ہے ایکسو چہتر آیتین ایکہزار نوسو پینتالیس کلمے
ہین سولہ ہزار تیس حرف ہین فواصل اسکے لونما ہین اور ربط اس سورہ کا ساتھ سورہ آل عمران کے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھ امر اتقا کے ہے اور

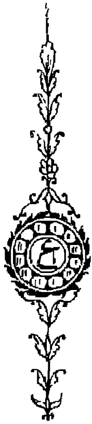
شروع اسکا بھی بامر تقوی ہی

سُورَةُ النِّسَاءِ مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | مائۃ وسبع وسبعون آیۃ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ای لوگو ڈرو اور پرہیز کرو غصے اور عذاب پروردگار اپنے سے جسنے ساتھ محض قدرت اپنی
کے پیدا کیا تمکو باوجود اختلاف رنگونکے اور شکلونکے اور زبانونکے مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ایک تن سے کہ وہ آدم ہی وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا اور
پیدا کیا اوس ایک تن تنہا سے جوڑا اوسکا کہ حوّا ہی اور اصح یہہ ہی کہ حوّا کو آدم کی بائین پسلی سے پیدا کیا وَبَثَّ مِنْهُمَا اور پھیلائے اور ظاہر
کئے آدم اور حوا سے بواسطے توالد اور تناسل کے رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً مرد بہت اور عورتین بسیار وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو مخالفت امر خدا سے
الَّذِي وہ خدا کہ تم وقت مہربانی اور مدد چاہنے کے ایکدوسرے سے تَسَاءَلُونَ حاجت مانگتے ہو اور قسم دیتے ہو ساتھ اوسکے وَالْأَرْحَامَ
اور ڈرو قطع رحموں سے آپسمین ساتھ ایکدوسرے کے پیوند مہر کرو إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا تحقیق اللہ ہی اور تھا اور ہوگا اوپر تمھارے
نگہبان سب اقوال افعال تمھارے جانتا ہی سمجھ لیجئے کہ جو کوئی اللہ کو نگہبان اپنا جانے اوسے چاہئے کہ بیٹھنے اٹھنے مین احتیاط رکھے کہ
اللہ دیکھتا ہی کچھ ایسا کام صادر نہو جسمین شرمندگی اپنی اوس جناب مین ہو **نظم** جب یہہ سمجھا کہ نگہبان ہی خدا + دیکھتا سب ہی برا اور بھلا
پھر بھلا کیونکر برائی کیجئے + ہو سکے جتنی بھلائی کیجئے وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ اور دو یتیمونکو ای ولیو وصیو اونکے مال اونکے جو بسبب وصیت
اور ولایت کے تصرف مین لائے ہو لکھا ہی کہ اولیا یتیمونکے مال مین تصرف نالایق کرتے تھے جیسی اپنی بکری دبلی یتیمونکی بکریونمین ملادے پھر موٹی
بکری ایک پکڑ لے اور کہا کہ یہہ بکری ہی عوض مین بکری کے حق تعالی نے ارشاد فرمایا وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ اور مت بدلو مال ناپاک
کو یتیم کے ساتھ مال پاک لینے کے یعنے نہ لو اچھے مالکو یتیم کے کہ تمھارے حق مین وہ ناپاک ہی عوض مین اپنے برے مالکے کہ تمھارے نزدیک وہ پاک ہی
وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ اور مت کھاؤ مال اونکے ملا کر ساتھ مالون اپنے کے إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا تحقیق یہہ کھانا مال یتیم کا
یا بدل کرنا یا خیانت رلی اوسمین گناہ ہی بڑا یہہ آیت شریفہ نازل ہوئی ہی ایک غطفانی کی شانمین کہ اوسکا بھائی مرگیا تھا ایک بیٹا
چھوڑ کر وہ چچا ہونے کے سبب اوسکے مال مین متصرف ہوا جب وہ لڑکا بالغ ہوا اپنا مال مانگنے لگا چچانے دینے مین تاخیر کی یہہ قصہ محکمہ مین پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا یہہ آیت نازل ہوئی اس غطفانی نے نعوذ باللہ من الحوب الکبیر پڑھکر تمام مال اوس بھتیجے کا حوالے کیا وَإِنْ
خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ اور اگر ڈرتے ہو تم یا جانتے ہو تم یہہ کہ نہ انصاف کروگے تم بیچ مال یتیمونکے سمجھ لیجئے کہ صحیح بخاری مین
حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے نقل کیا ہی کہ یہہ آیت اوسکی شانمین اتری ہی جسنے ایک یتیمہ کو اپنی گود مین پالا تھا اور اوسکے مال پر متصرف
ہوا تھا چاہتا تھا کہ اوسے قید نکاح مین لاؤن اور حق خدمت اور تعیین مہر جیسا کہ چاہئے نہ کرون اور طرح طرح کی محنت مین ڈالون خلاف
مرضی اوسکے کرون یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر جانتے ہو تم کہ تعیین مہر یتیمونمین اور ادائے مال مین اونکے انصاف نکروگے فَانْكِحُوا مَا طَابَ
لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ پس نکاح کرو تم جو خوش آئے تم کو عورتوں سے مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ دو دو اور تین تین اور چار چار نکاح کرنیوالا مختار
ہی ان عدد مذکورہ سے جتنی چاہے کرے فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا پس اگر ڈرو تم یہہ کہ نہ عدل کروگے اون عورتونمین فَوَاحِدَةً پس
اختیار کرو ایک عورت کو أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یا اوس چیز کو کہ مالک ہین اوسکے داہنے ہاتھ تمھارے یعنے تمھارا جنمین ساتھ ملکیت کے
تصرف ہی وہ کون ہین لونڈیان ہین اونمین نہ کچھ قید عدد کی ہی نہ حصر رکھنے کی ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا یہہ اختیار کرنا ایک زن آزاد
کا یا لونڈی کا بہت نزدیک ہی اس سے کہ بے انصافی کرو وَآتُوا النِّسَاءَ اور دو تم ان عورتونکو کہ قید نکاح مین لائے ہو صَدُقَاتِهِنَّ
مہر اونکا بیچ اسحالت کے کہ ہی وہ نِحْلَةً ہدیہ اور عطیہ کہ خدا تعالی کی طرف سے بخشا گیا ہی اونکو فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ پس اگر وہ عورتین خوش ہوون
اور بخشدین واسطے تمھارے عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا کچھ چیز سے اوس مہر مین سے جہت نفس سے یعنے خوش نفس سے اور رغبت دل سے
فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا پس کھاؤ اوس چیز کو سہتا پچتا اور کام مین لاؤ اوسکو ساز کار خوشگوار تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ ہنی وہ جسمین گناہ نہو

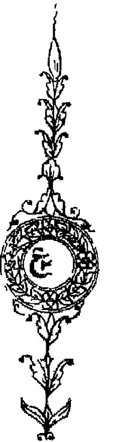
اور مری دوہی کہ جس سے درد اور رنج نہ پہنچے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ اور نہ دو بیوقوفون کم عقلونکو مال اپنے سمجھ لیجیے کہ خطاب
ساتھ اولیائے یتیمونکے ہے اور اضافت مالکی طرف اونکے واسطے تصرف اونکیکے ہے اوس مال مین بحق ولایت الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا
وہ مال جو کئے ہین خدا نے واسطے تمھارے سبب قائم رکھنے معیشت دنیا کے اور واسطے حاصل ہونے امور دین کے مثل حج جہاد زکوٰۃ صدقات
نفقات ضیافات کے اور سوا اونکے طرح طرح کی خیرات کے وَارْزُقُوهُمْ اور دکھلا دیو بیوقوفون کو یعنے اونکے کھانیکے واسطے ہر روز کچھ مقرر کر دو
فِيهَا اس مال مین سے قدر احتیاج اونکے کے وَاكْسُوهُمْ اور پہنا و کپڑے اونکو بقدر حال وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا اور کہو بعد کہلانے
پہنانیکے واسطے اونکے بات اچھی مثلاً اگر یتیم ہو تو کہو یہہ مال تیرا ہی ہے ہم خزانچی تیرے ہین جب تو بڑا ہو گا تیرے حوالے کرینگے اور عورتونکو بھی عدہ
کرو کہ دل اونکا خوش رہے وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ اور آزمایا کرو یتیمونکو اگر مرد ہون تو ساتھ عقل تمیز کے بیچنے مین یا خرید نمین مالکے اور اگر عورتین ہین
تو امور خانے مین عقل اونکی دریافت کرو حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ یہانتک کہ جب پہنچین حد نکاح کو یعنے بالغ ہون فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا
پس اگر پاؤ تم بعد بلوغ کے اونمین سے ہشیاری دین و دنیا کے کام مین فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ پس حوالہ کرو طرف اونکے مال اونکے جو
تمھارے پاس تھے وَلَا تَأْكُلُوهَا اور مت کھاؤ اوسے وصیو مال یتیمونکے اور ضایع نہ کرو إِسْرَافًا از روئے زیادتی کے مدت سے لینے زیادہ
اوس سے جو قاضی نے مقرر کیا ہے وَبِدَارًا اور دوسرے نہ ضایع کرو مال یتیمونکے از روئے جلدی کے أَنْ يَكْبَرُوا از خوف اس باتکے سے
کہ بڑے ہو جاوین یعنے شتابی یتیمونکے مال کھا نمین انکو خوف کر کر اسکا کہ بڑے ہو کر یہہ ہمسے لے لیوینگے وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا اور جو کوئی ہو وصی
اور ولی بے احتیاج فَلْيَسْتَعْفِفْ پس چاہیئے کہ مال یتیم سے بچے وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہوا ون لوگونمین سے کہ مال یتیم کا جنکے ہاتھہ مین
ہے فَقِيرًا درویش محتاج فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ پس چاہیئے کہ کھاوے مال یتیم سے ساتھ انصاف کے یعنے بقدر حاجت کھانے پینے کے یا
مقدار اجرت سعی اپنے کے فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ پس جب حوالے کرو طرف یتیمونکے مال اونکے فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ پس گواہ پکڑ لو اوپر
اقرار اونکیکے ساتھ قبض مالکے تاکہ پھر کبھی جھگڑا نہو وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ حَسِيبًا اور کفایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ گواہ اور پرسندہ اونکے یا جزا دینیوالا اوپر
اعمال اونکیکے یا حساب کرنیوالا بیچ روز جزا کے سمجھ لیجیے کہ عرب والون کی ایام جاہلیت مین عادت تھی کہ عورتونکو اور لڑکونکو میراث نہین دیتے
تھے اور کہتے تھے کہ میراث کا مال وہ لے جو دشمنونسے قتال کر سکے جب حضرت مدینے مین تشریف لائے وہی قانون جاری تھا یہانتک کہ ام کحہ نے
آپسے اکر عرض کیا کہ اوس بن صامت اسلام قبول کر کر موا ہے اوس سے تین لڑکیان رکھتی ہون مین اور وہ مال بہت چھوڑ گیا ہے چچے زاد
بھائی اوسکے اوپر متصرف ہین مجھے اور لڑکیونکو محروم رکھتے ہین حضرتؐ نے اونکو بلا کر پوچھا اونھونے کہا کہ وہی قانون جاہلیت جاری ہے
اور طریق بیاد جو چلا آتا ہے آبا و اجداد سے نہ بدلے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ
واسطے مردونکے بڑے ہون یا چھوٹے حصہ ہے اوس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین ماں باپ اور قرابتی وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ
اور واسطے عورتونکے بھی حصہ ہے اوس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین ماں باپ اور قرابتی مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ اوس چیز سے کہ تھوڑا مال گذاشتہ سے یا
بہت ہو حق تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے واسطے اونکے نَصِيبًا مَفْرُوضًا حصہ باندازہ پیدا کیا ہوا وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ
وَالْمَسَاكِينُ اور جب حاضر ہون بیچ وقت بانٹنے میراث کے قرابت والے جسکا میراث مین حق نہین اور یتیم کہ بیگانے ہین اور فقیر فَارْزُقُوهُمْ
مِنْهُ پس دو اونکو کچھہ اوسمین سے جو بانٹا جاتا ہے تاکہ دل اونکے خوش ہون سمجھ لیجیے کہ مراد اس سے حاضران مجلس ہین بانٹنے کیوقت
اونکو بھی بطریق صدقہ کچھہ دیا چاہیئے اور کہا ہے مفسرین نے کہ یہہ امر بسبیل وجوب تھا جب آیت مواریث اور وصایا کی نازل ہوئی
منسوخ ہوگیا وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا اور کہو اوس جماعت کو یعنے قرابت والون اور یتیمون اور فقیرونکو بات اچھی کہ جس سے وہ
خوش ہون وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ اور چاہیئے کہ ڈرین وہ لوگ جو چھوڑ جاوین پیچھے مرنے اپنے سے ذُرِّيَّةً ضِعَافًا
اولاد عاجز ناتوان خَافُوا عَلَيْهِمْ ڈرین اوپر اونکے بینوائی سے اور ضایع ہونیسے یعنے وارثونکو چاہیئے کہ ضعیفون اقرباؤن پر ادر

یتیموں اور فقیروں پر نظر مجلس قسمت میں نظر رحمت شفقت کی کریں اور خیال کریں کہ اگر انکی اولاد ایسی عاجز ہو کر ایسے مقام پر آئی تو اوس پر یہہ رحم
کریں یا نکریں پس جو اپنی اولاد پر نکر سکیں وہ اونپر بھی نکریں **بیت** جو اپنی جانپر نہ روا رکھو دوستو + وہ چاہیئے کہ اورنپہ بھی مت روا رکھو
فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ پس چاہیئے کہ ڈریں عذاب خدا سے وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا اور چاہیئے کہ کہیں ساتھہ حاضران مجلس قسمت کے بات محکم درست
و راست یعنے عذر بہہ خوشخوئی اور وعدہ بہ نیکوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا تحقیق وہ لوگ کہ جرات کرکے کھاتے اور ضایع کرتے
ہیں مال یتیموں کے جہت ظلم و ستم سے اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا سوا اسکے نہیں کہ کھاتے ہیں بیچ پیٹوں اپنے کے آگ انوار میں ابی بردہ
سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی ایک قوم کو روز قیامت میں اُٹھاویگا قبروں سے کہ اونکے منہہ سے شعلے نکلینگے
اصحابوں نے پوچھا کہ وہ کون سے لوگ ہیں فرمایا کہ نہیں دیکھا تمنے جو حق تعالی فرماتا ہے انما یاکلون فی بطونہم نارا اور تفسیر کبیر میں مذکور ہے کہ
قیامت کے دن یتیموں کے مال کھانیوالے عرصات میں آوینگے اور آگ اونکے پیٹ میں بھری ہوگی شعلے مارتے ہوئے دھوان منہہ سے اور ناک سے
اور کانوں سے اور آنکھوں سے نکلیگا اس علامت سے سب پہچان لینگے کہ یہہ کھانیوالے مال یتیموں کے ہیں سمجھہ لیجیئے کہ بموجب ان روایتوں کے حمل آگ



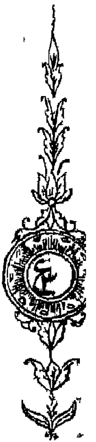
کھانیکا ظاہر پر مناسب تر ہے وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا اور شتاب جاوینگے یہہ کھانیوالے مال یتیموں کے دوزخ میں سمجھہ لیجیئے کہ یصلون بصیغہ معلوم
اور مجہول دونوں قراتیں ہیں امام حفص کی قرات بصیغہ معلوم ہے اور جنکی قرات بصیغہ مجہول ہے وہ یہہ معنی کہتے ہیں کہ ڈالے جاوینگے آگ
میں يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ امر فرماتا ہے تم کو اللہ تعالی بیچ کام اولاد تمھارے کے مقدار میراثمیں اونکے یا فرض کرتا ہے ساتھہ حکم اپنے
کے بیچ حق فرزندوں تمھارے کے سہام میراث کی اسطرح کہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ واسطے مرد کے ہے مانند حصہ دو عورتوں کے فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً
پس اگر ہووین اولاد میت کی عورتیں خالص کہ اونکے ساتھہ مرد نہو فَوْقَ اثْنَتَيْنِ زیادہ دو سے یا دو فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ پس واسطے
اونکے ہیں دو تہائیاں اوس چیز کی جو چھوڑ گیا مرنیوالا وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ اور اگر ہووے وارث ایک ہی بیٹی پس واسطے
اوسکے ہے آدھا متروکہ میت سے وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ اور واسطے ماں باپ اوس میت کیواسطے ہر ایک کے ہے اندونو
میں چھٹا حصہ مِمَّا تَرَكَ اوس چیز سے کہ چھوڑ گیا ہے وفات پانیوالا اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ اگر ہو واسطے وفات پانیوالے کے اولاد بیٹا یا بیٹی فَاِنْ
لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ پس اگر نہو واسطے وفات پانیوالے کے اولاد اور وارث اوسکے ہووین یہی ماں باپ اوسکے
پس واسطے اوسکے ماں کے ہے تیسرا حصہ مال سے اور باقی کا مالک سب باپ ہے فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ پس اگر ہوں واسطے وفات پانیوالے
کے کئی بھائی سگے ماں باپ سے یا ماں سے سگے باپ سے سوتیلے یا بعضے باپ سے سگے بعضے ماں سے ایسی بہنیں فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ پس واسطے ماں میت
کے ہے چھٹا حصہ متروکہ کا اور پھر جو باپ ہو تو باقی اوسکا ہے نہ بھائی بہن کا اور یہہ حصے وارثوں کے جو فرض ہوئے ہیں اونکو پہنچتے ہیں مِنْ
بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ پیچھے وصیت کے جو وصیت کر جاوین ساتھہ اوسکے میت یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو ذمہ میں میت کے ہو
اور یوصی بصیغہ مجہول بھی قرات آئی ہے یعنے وصیت کیا گیا ہے ساتھہ اوسکے اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ باپ تمھارے اور بیٹے تمھارے لَا تَدْرُوْنَ
اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا نہیں جانتے کہ کون اونمیں سے نزدیکتر اور بکار آئندہ تر ہے واسطے تمھارے نفع میں یعنے تم نہیں جانتے کہ اصول اور
فروع ورثہ سے کونسا ہے تمکو زیادہ تر نفع پہنچانیوالا دنیا میں ساتھہ شفقت کے اور آخرت میں ساتھہ شفاعت کے اور حقتعالی احوال وارث
اور موروث کا جانتا ہے پس قطع کئے سہام مواریث کے اور فرض کئے فَرِيْضَةً فرض کرنا مِّنَ اللّٰهِ ثابت طرف اللہ تعالی کے سے اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالی ہے جاننیوالا مرتبہ ہر ایک وارث کا حکم کرنیوالا مقدار کا حصوں اونکے وَلَكُمْ اور واسطے تمھارے
ہے اے شوہرو نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ آدھا اوس چیز کا کہ چھوڑ گئے ہیں بی بیان تمھاری اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ اگر نہو واسطے اون بی بیون
کے اولاد ایک یا زیادہ تمسے یا اور سے بیٹا یا بیٹی اپنی یا بیٹی پوتی پرپوتی کی کتنی ہی نیچے اترتے جاویں فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ پس اگر ہو واسطے
اولاد کسی وجہہ سے ہو فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ پس واسطے تمھارے ہے چوتھائی اوس چیز سے کہ چھوڑ گئیں بی بیان تمھاری اور یہہ حصہ آدہا یا چوتھائی

پہنچا ہی انھین مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصِينَ بِهَا پیچھے وصیت کے جو بی بیان تمھاری وصیت کر جاوین ساتھ اوسکے أَوْ دَيْنٍ یا پیچھے ادا کرنے
قرض کے جو اونپر ہو وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اور واسطے بی بیونکے ہی چوتھائی اوس چیز کی کہ چھوڑ جاؤ تم خواہ ایک بی بی ہو خواہ زیادہ ہون
سب چوتھائی مین شریک ہوئین إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ اگر نہو واسطے تمھارے اولاد خواہ ایک خواہ زیادہ خواہ لڑکا خواہ لڑکی خواہ انسے خواہ
اوسے فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم پس اگر ہو واسطے تمھارے اولاد جسطرح سے کہ ہو پس واسطے بی بیونکے ہی آٹھوان حصہ اس
مال مین سے کہ چھوڑ جاؤ تم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ پیچھے وصیت کے کہ وصیت کر جاؤ ساتھ اوسکے یا پیچھے ادا کرنے قرض کے
جو تمپر ہو وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً اور اگر ہو وہ مرد کہ میراث کئے جاتے ہین اوسکے کلالہ یعنے اولاد اور والدین نرکھتا ہو أَوِ امْرَأَةٌ یا عورت
ہو کلالہ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ اور واسطے اس مرد کے اور عورت بھی اوس حکم مین داخل ہی بھائی مادری یا بہن مادری ہو یعنے مان دونوکی
ایک ہو اور باپ دو ہون فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ پس واسطے ہر ایک کے اون دونون بھائی بہن مین سے چھٹا حصہ ہی میراث کلالہ
سے اور مذکر اسصورت مین ساتھ مونث کے یکسان ہی فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ پس اگر ہون اولاد مادری زیادہ اس سے کہ ایک بھائی ہو یا
ایک بہن ہو فَهُمْ پس وہ سبکے سب مرد ہون یا عورتین ہون یا ملے جلے عورت مرد ہون شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ ساتھی ہی ہین برابر بیچ تہائی کے
نہ مرد کو زیادتی نہ عورتکو کمی اور یہہ میراث اونکو پہنچتی ہی مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا پیچھے جاری کرنے وصیت کے کہ وقت مرنیکے وصیت
کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ یا پیچھے ادا کرنے قرض کے درانحالیکہ میت نہ ضرر پہنچانیوالا ہو وارثونکو وصیت مین اور
قرض مین سمجھ لیجئے کہ ضرر وارثون کا وصیت مین یہہ ہی کہ تہائی مال سے زیادہ وصیت کرے اور ضرر وارثونکا قرض مین یہہ ہی کہ جس کا
قرض واقع مین نہو اوسکا اپنے ذمے مین مان مرے وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ مقرر کیا گیا اللہ کیطرف سے وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ اور اللہ تعالی جاننے والا
ہی نیتین تمھاری نفع وضرر مین تحمل کرنیوالا ہی گناہگارونکو عذاب دینے مین جلدی نہین کرتا ہی اور توبہ سے گناہ بخشتا ہی تِلْكَ یہہ احکام
کہ پہلے گذرے امور یتامی مین اور مہمات نکاح مین اور قسمت مواریث مین حُدُودُ اللَّهِ حدین ہین حکم خدا کی کہ اس سے تجاوز نکیجئے وَمَن
يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اوسکیکا ان حکمونمین يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ داخل کریگا اسکو
اللہ تعالی بہشتونمین چلتی ہین نیچے اوسکے نہرین خَالِدِينَ فِيهَا درانحالیکہ داخل ہون بیچ ان بہشتونکے ہمیشہ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ اور یہہ داخل
ہونا مطیعونکا بہشت مین ایسا کہ ہمیشہ رہین مراد پانا ہی بڑا وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اوسکی
مانند عیینہ بن حصین فزاری کے کہ ساتھ میراث دینے عورتونکے اور لڑکونکے راضی نہوا اور کہنے لگا کہ مین میراث اوسکو دونگا جو لیشت مرکب پر
مقاتلہ کریگا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی کہ جو کوئی کہا نمانے اللہ اور رسول کا وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ اور گذر جاوے حدون اوسکیسے کہ حلال اور
حرام اور میراث اور تمام احکام مین مقرر ہوئے ہین يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا اللہ تعالی داخل کریگا اوسکو آگ مین درانحالیکہ ہمیشہ رہنے والا
ہوگا بیچ اوسکے سمجھ لیجئے کہ مذہب صحیح یہہ ہی کہ خلود بجہت استحلال محرمات ہی وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ اور واسطے اوس عاصی مستحل کے عذاب ہی
ذلیل کرنیوالا وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ اور وہ عورتین کہ بجہت متابعت ہوائے نفس کے آتی ہین بیحیائیونکو اور مرتکب برے کام کی ہوتی
ہین مِن نِّسَائِكُمْ بی بیون تمھاری سے مراد اس سے محصنات ہین یعنے خاوندوالیان فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ پس تم ای صاحب احکام شریعت
شاہد مانگو اوپر کام برے اون عورتونکے أَرْبَعَةً مِّنكُمْ چار مرد عاقل بالغ اپنے مین سے یعنے مسلمانون مین سے تا اوسپر گواہی دین فَإِن شَهِدُوا
فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ پس اگر چار آدمی زنا پر گواہی دیدین پس بند رکھون اون عورتونکو بیچ گھرونکے سمجھ لیجئے کہ اصح اقوال یہہ ہی کہ
اول اسلام مین حکم عقوبت زنان زناکار کا یہی تھا کہ گھرونمین بند کرین حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ یہانتک کہ اٹھا لیوے اونکو موت یا ملک الموت
أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا یا پیدا کرے اللہ تعالی واسطے اونکے کچھ راہ کہ جس سے خلاصی پائین پھر یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ لو مجھ سے قد جعل اللہ لہن سبیلا تحقیق مقرر کردی اللہ نے واسطے اونکے راہ صحابہ متوجہ ہوئے کہ وہ کونسی راہ ہی فرمایا جن نے



خاوند نہ دیکھا ہو اوسکو سو کوڑے اور جن نے دیکھا ہو اوسکو سنگسار کرنا ہے پس امساک بیوت موقوف ہوا اور شہادالو استشہاد باقی
رہا وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ اور جو مرد اور زن غیر محصن آوین دونون بےحیائی کو تم سے کہ مسلمانان آزاد ہون فَاٰذُوْهُمَا پس ایذا دو اونکو
ساتھ زبان کے اور سرزنش اور ملامت کرو ابن عباس رض نے فرمایا کہ ہاتھ سے بھی ایذا دی چاہیے فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا پس اگر توبہ کرین اوس
فاحشہ سے اور نیکی پر آوین فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا پس منہ پھیر لو تم اوسے اور دست بردار ہو اونکی ایذا سے یہہ حکم بھی منسوخ ہے ساتھ
حکم کوڑے لگانیکے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ تحقیق اللہ ہے توبہ قبول کرنیوالا بندونسے مہربان اوپر توبہ کرنیوالونکے اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى
اللّٰهِ سوا اوسکے نہین کہ توبہ قبول کرنا اوپر اللہ کے ہے نہ بطریق وجوب بلکہ موافق وعدے کے کہ خلاف اسمین متصور نہین اور وعدہ قبول توبہ
کا لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ واسطے اون لوگونکے ہے کہ کرتے ہین برائی ساتھ نادانی کے ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ پھر توبہ کرتے ہین
جلدی سے سمجھ لیجئے کہ جلالین عبارت ہے پہلے حضور موت سے یا پہلے دیکھنے سے ملک الموت کے یا زمان صحت سے یا پہلے اس سے کہ دوستی
گناہ کی دل مین کھب جائے اور اصح اقوال کا یہہ ہے کہ پہلے مرگ سے سب زمانہ قریب ہے اگرچہ لحظہ ہو تفسیر مین لکھا ہے کہ جو کوئی ایک دم
پہلے موت سے توبہ کرتا ہے فرشتے اوسکو کہتے ہین بطریق استحسان کہ کیا جلد آیا تو اور کیا خوب شتابی کی تونے اور موید اس قول کا ہے وہ
جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ یقبل توبۃ عبد ما لم یغرغر ۵ بندیکی قبول حق کرے ہے توبہ + جبتک دم واپسین نہووے اسکا
بزرگونے فرمایا ہے کہ آدمیکو وقت مرنیکا اپنے غیر معلوم ہے پس چاہیئے کہ ہر ایکدم کو دم آخر سمجھ کر توبہ سے غافل نرہے **بیت** ہر دم وہ نکیون
رافت یادر دو ندم ہوئے + عمر اپنے کا جو سمجھے ہوئے کہ ندم ہوئے فَاُولٰٓئِكَ پس یہہ لوگ کہ اللہ سے توفیق پاکر توبہ کرتے ہین يَتُوْبُ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اور پھرتا ہے ساتھ مغفرت کے اوپر اونکے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہے اللہ تعالی جاننے والا توبہ
کرنیوالون کی توبہ کا حکم کرنیوالا ناتوبہ کرنیوالونکو عقوبت ہوگی وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اور نہین قبول توبہ واسطے اون
لوگونکے کہ بطریق اصرار کرتے جاتے ہین برائیان حَتّٰىٓ اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ یہانتک کہ جب حاضر ہوتی ہے ایک کو اونمین سے موت
قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ کہتا ہے تحقیق مین نے توبہ کی اب سمجھ لیجئے کہ یہہ منافقونکی توبہ کا بیان ہے اور توبہ اونکی اسلام ہے بحسب باطن پس
یہہ اسلام لانا اونکا وقت معاینہ مرگ کے مقبول نہین وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اور نہ توبہ مقبول ہے واسطے اون لوگونکے جو مر جاتے ہین
اور حالانکہ وہ کافر ہین یعنے کسی کافر اور منافق سے وقت قبض روح کے ایمان مقبول نہین اسواسطے کہ یہہ ایمان یاس ہے کہ سود نہین کرتا
فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راوا باسنا یعنے پس نتہا کہ نفع کرتا اونکو ایمان اونکا جب دیکھا اونھونے عذاب ہمارا اُولٰٓئِكَ یہہ گروہ کہ منافق ہین
اور یہہ جو کفر پر مرے ہین اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا تیار کیا ہے ہمنے واسطے اونکے عذاب درد دینے والا کہ تخفیف اور انقطاع نہین رکھتا
سمجھ لیجئے کہ رسم تھی جاہلیت مین کہ جو کوئی مر جاتا تھا اور جورو اونکی رہجاتی تو بیٹا اوس میت کا جو اور جورو سے ہوتا تھا یا اور کوئی اقربا اون
اوسکے سے جو استحقاق میراث کا رکھتا تھا وقت مصیبت کے کپڑا سر پر اوس عورت کے ڈالدیتا تھا اور اوس عمل سے اوسکو اپنے تصرف مین لاتا
تھا یا تو اوسی مہر پر میت کی نکاح مین لاتا تھا یا کسی سے نکاح باندھکر اوسکا مہر معجل اوسکا آپ لے لیتا تھا یا اوسے نکلنے نہ دیتا تھا قید رکھتا ہی
یہان تک کہ جو میراث کہ میت اوسے پہنچی ہوتی تھی آپ لیتا تھا یا وہ مرجاتی اور اسباب مال اوسکا اوسکے پاس رہجاتا اور اگر وہ عورت چادر
ڈالنے کے پہلے ہی اپنے اہل مین چلی جاتی تو وارثونکو میت کے اوپر دسترس نہوتا تھا اور اسلام مین بھی اسی قانونکی رعایت کرتے تھے یہانتک کہ ابو قیس
انصاری مر گئے جورو اونکی کبشہ نام رہگئی بیٹا ابو قیس کا کہ اور جورو سے تھا یہی طور چاہنے لگا کبشہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ احوال
عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ صبر کر کر اپنے گھر بیٹھ دیکھ کہ جناب الہی سے کیا حکم آتا ہے کبشہ اپنے گھر جا بیٹھی پھر اور عورات مدینہ کی جو اسی بلا مین مبتلا
تھین خدمت نبوی مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگین کہ ہم سب مثل کبشہ کے اسی دام آلام مین قید ہین حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہین حلال واسطے تمہارے یہہ کہ وارث ہو جاؤ عورتونکے زبردستی

سمجھہ لیجئے کہ اگر کوئی کہے کہ اس آیت سے یہہ نکلا کہ میراث نلو بکراہت اور لو تو لو بطوع و رغبت تو جواب اس خدشے کا یہہ ہے کہ تخصیص شی
کی ساتھہ ذکر کے دلالت نفی ماعدا پر نہین کرتی جیسی اور آیت مین ہے ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق یعنے اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر
افلاس کے سے کیونکہ قتل سے ڈر افلاس کا ہو تب بھی تو جائز نہین ہے وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ اور مت منع
کرو اونکو تو کہ لے لیوین بعضے وہ چیز کہ دی ہے تمنے اونکو مہر سے کہا ہے کہ یہہ خطاب اون مردونکو ہے جو اپنی عورتونکو بند کرتے مین گھرون مین
واسطے اوسکے کہ اپنی مہر سے دست بردار ہوون إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ مگر یہہ کہ آوین ساتھہ بیحیائی ظاہر کے یعنے جب جورو صحبت
سے خاوند کی نفرت کرے تو مرد کو روا ہے کہ اوس سے خلع چاہے اور کہا ہے کہ فاحشہ بمعنی زنا ہے اور حد اوسکی ایام جاہلیت مین تا ہدایت اسلام
استرداد صداق زانیہ تھی اور اب یہہ حکم منسوخ ہے وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ اور صحبت رکھو اون عورتونسے کہ مرتکب فواحش نہین ہوئی ہین
ساتھہ اچھی طرحکے یعنے نیکی کرو اونکے ساتھہ کہنے مین کہ نہین کھلائیں پہنائیں رکھنے مین مکانکے یا سکھاؤ اونکو احکام اور آداب شریعت
کے کہ اس سے بہتر اور کوئی نیکی نہین فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا پس اگر ناپسند رکھو اونکو تو صبر کرو اونپر پس شاید یہہ
کہ مکروہ رکھو تم کسی چیز کو وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا اور کرے اللہ تعالی تمھارے واسطے بیچ اوس چیز مکروہ کے بھلائی بہت یعنے
ثواب بڑا عنایت کرے تمکو تحمل کرنے پر اوس ناپسند چیز کے وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ اور اگر چاہو تم تو اسطے
کراہت کے صحبت زوجات سے بن واقع ہونے بدخوئی اور بیحیائی کے اونسے بدل لینا ایک جورو کا جگہہ جورو دوسری کے وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ
اور دیا تمنے ایک کو اونمین سے کہ جسکے طلاق کا ارادہ رکھتے ہو قِنْطَارًا خزانہ مہر کی جہت سے فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا پس مت لو
اوسمین سے کچھہ نہ تھوڑا نہ بہت أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا کیا لوگے اوسکو بہتان کرا اور گناہ ظاہر کر سمجھہ لیجئے کہ بہتان جھوٹھہ باتکو
کہتے ہین اور بعضونکے نزدیک معنی بہتانکی یہان یہہ ہین کہ شوہر نے مہر زنکا مقرر کیا اور اوسپر گواہ کئے پھر جب اوسکو چھوڑنے لگا تو گویا مدعا
یہہ ہے کہ مہر فرض نہین کیا اور یہہ بہتان صریح ہے وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ اور کیونکر کس جہت سے کس وجہ سے
لوگے مالکو عورتونسے اور حال یہہ ہے کہ تحقیق ملے ہین بعضے تمھارے طرف بعضی کی افضی کنایت ہے مباشرت سے وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا
غَلِيظًا اور لیا ہے اون عورتون نے تمسے وقت عہد کے قول گاڑھا کہ کلمۂ نکاح ہے یعنے ایجاب اور قبول حدیث مین ہے کہ استحللتم فروجھن
بکلمۃ اللہ سمجھہ لیجئے کہ بعضے جاہل زمان جاہلیت مین جورؤنسے اپنے باپونکے نکاح کر لیتے تھے اللہ تعالی نے منع فرمایا اور یہہ آیت نازل
کی وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اور مت نکاح کرو یعنے نہ نکاح مین لاؤ اونکو جو نکاح کیا باپون تمھارون نے
بی بیونسے مگر وہ جو تحقیق گذرا پہلے حرام ہونیسے کہ وہ معاف ہے إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا تحقیق نکاح زن پدر سے تھا پہلی نہی سے
اور بہی بعد حرمت سے بیحیائی اور ناخوشی الہی اور مبغوضی مومنان کہ یہہ عمل نزدیک اشراف عرب کے مکروہ اور ناپسند تھا اور جو لڑکا
کہ زن پدر سے پیدا ہوتا تھا اوسکو مقیت کہتے تھے یعنے دشمن رکھا گیا وَسَاءَ سَبِيلًا اور بری ہے راہ سمجھہ لیجئے کہ مراتب قبح تین ہین
ایک قبح عقلی ہے فاحشہ اشارت طرف اوسکے ہے دوسری قبح شرعی ہے کہ مقت کنایت طرف اوسکے ہے تیسری قبح عرفی ہے کہ وساء
سبیلا راہ دکھانیوالا طرف اوسکے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ حرام کی گئین اوپر تمھاری مائین تمھاری اور اوسمین داخل ہین نانیان
اور دادیان اور جو عورات کہ تمھاری جڑ ہین وَبَنَاتُكُمْ اور بیٹیان تمھاری اور اوسمین داخل ہین نواسیان اور پوتیان ایک درجہ
نیچی ہون یا زیادہ یعنے وہ عورتین جو شاخین ہین تمھاری وَأَخَوَاتُكُمْ اور بہنین تمھاری سگی ہون ماں باپ سے یا سوتیلی ہون ماں سے
یا باپ سے وَعَمَّاتُكُمْ اور پھوپھیان تمھاری ایسی ہی سگی ہون یا سوتیلی یعنے جو باپ سے اوپر ملتی ہین بشرطیکہ بیواسطہ ملتی ہین اور
واسطے ملنے والیان حلال ہین جیسی پھپھی کی بیٹیان وَخَالَاتُكُمْ اور خالائین تمھاری سگی ہون یا سوتیلی یعنے جو مانسے اوپر ملتی ہین پس
[illegible] واسطے کے ملتی ہین کیونکہ واسطے سے ملنے والیان حلال ہین جیسی خالاؤنکی بیٹیان وَبَنَاتُ الْأَخِ اور بیٹیان بھائیونکی



جنہین بھتیجیان کہتے ہین جسطرح سے کہ نانا بھائی کا ثابت ہوگا ما نباپسے ہو یا فقط ماںسے یا اکیلے باپسے اور بھتیجیونکی اولاد کی بیٹیان اور اولاد کی
اولاد کی بیٹیان تا آخر یہی حکم رکھتی ہین وَبَنٰتُ الْاُخْتِ اور بیٹیان بہنونکی بھانجیان اونکو بھی مثل بھتیجیونکے سمجھ لو وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْٓ
اَرْضَعْنَكُمْ اور مائین تمھاری جنھون نے دودھ پلایا تمکو یہان دائی کو ماں کہا واسطے حرمت کے وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور بہنین تمھاری
دودھ سے یعنے دودھ پینے مین شریک ہون سمجھ لیجئے کہ دودھ کے دو ناتے فرمائے ماں اور بہن اشارہ نکی کہ سالون ناتے اسمین بھی حرام
ہین جو پہلے مذکور ہین اور حکم دودھ کا نزدیک امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کے ہرطرح ثابت ہے تھوڑا پئے یا بہت اور نزدیک امام شافعی
اور احمد رحمہما اللہ کے کم پانچ بار متفرق پینے سے ثابت نہین اور دودھ پینا وہ معتبر ہے جو اس عمر مین پئے بڑی عمر کا پینا اعتبار نہین رکھتا وَاُمَّهٰتُ
نِسَآئِكُمْ اور مائین بی بیون تمھاریکی یعنے جڑ بی بیون تمھاریکی ماں ہو یا دادی یا نانی یا اور اوپر اونکے اور یہی حکم دودھ کا ہے وَرَبَآئِبُكُمُ
الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ اور بیٹیان جورون تمھاریکی جو بیچ گودی تمھاریکے ہین پرورش پائی اور منسوب ہوئی ہین مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
بی بیون تمھاریسے جو صحبت کی ہے تمنے ساتھ اونکے فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین ہوئے تم داخل ساتھ اونکے
پس نہین گناہ اوپر تمھارے نکاح ربایب ہین سمجھ لیجئے کہ سسرال کے چار ناتے فرمائے عورتکو مرد کی جڑ اور شاخ اور مرد کو عورتکی جڑ اور شاخ مگر
شاخ جب حرام ہے کہ نکاح کے بعد صحبت بھی کی ہو اور جڑ فقط نکاح سے حرام ہے اور اگر مرد کو سسرال کا ناتا یا دودھ کا اپنی لونڈی سے ہو تو
اوسکی صحبت بھی حرام ہے یون ملک مین رہا کرے مضائقہ نہین وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ اور جوروین بیٹون تمھارے کی
وہ بیٹے جو پشتون تمھاریسے ہین یعنے لے پالک کو بیٹا نہ سمجھو وہ کسی حکم مین بیٹا نہین سمجھ لیجئے کہ زید بن حارث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
لے پالک تھا اوسنے زینب کو طلاق دی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو عقد مین لیا مشرک طعن کرنے لگے کہ اپنے بیٹے کی جورو آپ
کر لی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یعنے جورو اوس بیٹے کی حرام ہے جو پشت سے ہو نہ کہ لے پالک کی وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا
قَدْ سَلَفَ اور حرام ہے یہہ کہ اکٹھا کرو تم درمیان دو بہنونکے ایک نکاح مین مگر جو کچھ گذرا یعنے پہلے ہی اور تحریم سے کہ وہ معاف ہے بعضے
مفسرین نے کہا ہے کہ مراد ما قد سلف سے حضرت یعقوب عم ہین کہ اونھوننے جمع کیا تھا دو بہنونکو یہودا کی ماں اور یوسفؑ کی ماںکو اونکے دین
مین حلال تھا سمجھ لیجئے کہ جمع کرنا دو بہنونکا منع فرمایا اس اشارت سے معلوم ہوا کہ سالون ناتونکا جمع کرنا حرام ہے اور سسرال کے ناتونمین
جمع کرنا حرام ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا ہے ایمان والونکو ہے کہ ایام جاہلیت مین مرتکب اس عمل کے
ہوئے ہین مہربان ہے اونپر کہ اسلام مین یہہ عمل کیا پھر توبہ کی ٥ وہ بخشے ایکدم کے ہے ندم سے جرم صد سالہ + جو غفران ہو تو ایسا ہو جو



رحمت ہو تو ایسی ہو + وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اور حرام کیئن اوپر تمھارے بیاہی ہوئین عورتون مین سے اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مگر
جنکے مالک ہو جاوین داہنے ہاتھ تمھارے یعنے جنکو کافرونکی ملک مین سے چھین لاوین خاوندون اونکیسے سمجھ لیجئے کہ ابو سعید خدری نے نقل
کیا ہے کہ جنگ حنین مین کہ اوطاس مال بقیاس رکھتا تھا غنیمت مین وہ مجاہدونکے ہاتھ آیا اور بیاہی ہوئی عورتین بہت آئین کہ ہم حسب
نسب اونکے پہچانتے تھے لیکن حرمت خاوندوالی عورتونکی ہم سمجھتے تھے اسواسطے حل حرمت مین ہم اونکی متردد تھے اگرچہ ہمارے قبضہ ملکیت مین
آگئین یقین یہہ حال ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ عورتین کفار کی اگرچہ بیاہیان خاوندوالیان ہون ہر
لیکن جو بسبب سبی اور اسیری کے ملک مین تمھاری ہوئن تو تصرف اونمین حلال ہے اس شرط پر کہ اخراج اونکا دار الحرب سے بے ازواج اونکے
ہو یہہ قول امام اعظم کا ہے اور باقی ائمہ مجرد سبی کے حلال جانتے ہین كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ لکھ دیا اللہ تعالی نے یا کتاب مصدر موکد ہے یعنے
لکھا خدا نے لکھنا کر اوپر تمھارے محرمات مین وَاُحِلَّ لَكُمْ اور حلال کیا گیا واسطے تمھارے یا حلال کیا واسطے تمھارے احل مین دو نون قراءتین
ہین امام حفص کی قرأت بصیغہ مجہول ہے اور اورونکی بصیغہ معلوم مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ جو کچھ کہ سوا اس محرمات مذکورہ کے ہے اور حدیث سے
بھی محرمات ثابت ہین جیسے نکاح عورتکا چچا اور ماموں اور بھتیجے اور بھانجے اوسکیسے اور نکاح مطلقہ ثلثہ کا بے تحلیل اور نکاح معتدہ کا

اور نکاح پانچوان اور نکاح ملاعنہ کا اور نکاح امتہ کا آزاد پر چنانچہ کتب فقہ مین تفصیل مذکور ہے اور جو حق تعالی نے حلال حرام بیان فرما دیا
پس چاہیے تمکو اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ یہہ کہ طلب کرو تم عورتونکو کہ غیر محرمات ہین یعنے نکاح مین لاؤ اور مہر ٹھہراؤ ساتھہ مالون اپنے کے
مُّحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ درآنحال کہ ساتھہ اوس نکاح کے قید مین رکھنے والے ہو نہ پانی ڈالنیوالے یعنے نہ بدکاری کرنیوالے سمجھہ لیجیے کہ جو عورتین
حرام فرمائین اونکے سوا سب حلال ہین لیکن چار شرط سے پہلے شرط یہہ ہے کہ طلب کرو یعنے زبان سے ایجاب قبول درمیان آوے دوسری یہہ کہ
مال دنیا قبول کرو یعنے مہر تیسری یہہ کہ قید مین لاویکی طرح سے ہو مستی نکالنے کی نہو ہمیشہ کو وہ عورت اوس مرد کی ہو جاوے اسکے چھوڑنیکے بغیر نہ
چھوٹے حاصل یہہ ہے کہ مدت کا ذکر نہ آوے کہ مہینے تک یا برس تک جیسے متعہ مین ہوتا ہے کہ وہ محرم ہے چوتھی شرط سورۂ مائدہ مین فرمائی
ہے اور یہان بھی لونڈیونکے نکاح مین آگے آویگی کہ چھپی یاری نہو یعنے لوگ شاہد ہون کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ
مِنۡهُنَّ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِیۡضَةً پس جو مال کہ فائدہ اوٹھایا تمنے بدلے اوسکے عورتون مین سے بسبب نکاح کے پس دو اونکو مہر اونکا موافق
مقرر کے کیونکہ مہر مقابلے مین فائدے کے ہے سمجھہ لیجیے کہ اگر بعد نکاح کے عورت سے صحبت اور خلوت واقع ہو تو مہر سارا دے اور جو پہلے ہی صحبت خلوت
سے مرد چھوڑ دے تو آدھا مہر دے اور اگر عورت ایسا کام کرے کہ جسنے نکاح ٹوٹجاوے تو سب مہر اوترجاتا ہے وَلَا جُنَاحَ عَلَیۡكُمۡ فِیۡمَا تَرٰضَیۡتُمۡ
بِهٖ مِنۢ بَعۡدِ الۡفَرِیۡضَةِ اور نہین گناہ اوپر تمھارے بیچ اس چیز کے کہ رضامند ہوا یکدوسرے سے ساتھہ اوسکے پیچھے مقرر کرنیکے یعنے بعد مہر
مقرر کرنیکے جو دونون میان بی بی اپنی خوشی سے بڑھا دین یا گھٹا وین وہ بھی معتبر ہے اور بعضونے کہا ہے کہ تراضی نفقات مین ہے یا صحبت
اور مفارقت مین اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیۡمًا حَكِیۡمًا تحقیق اللہ تعالی ہے جاننے والا بھلائیان بندونکی محکم کار حکمت نکاح مین اونکے وَمَنۡ لَّمۡ
یَسۡتَطِعۡ مِنۡكُمۡ اَنۡ یَّنۡكِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ اور جو کوئی نہ سکے تمسے توانائی اور تونگری یہہ کہ نکاح کرے بی بیون ایمان والیونکو فَمِنۡ مَّا
مَلَكَتۡ اَیۡمَانُكُمۡ مِّنۡ فَتَیٰتِكُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ پس چاہیے کہ کرے اوس چیز سے کہ مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھہ تمھارے لونڈیان تمھاری ایمان
والیون سے وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاِیۡمَانِكُمۡ اور اللہ خوب جانتا ہے ایمان تمھاریکو بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ بعضے تمھارے بعضے سے ہین یعنے سب مشترک
ہو ایمان مین یا تم آپسمین مشترک ہو نسب مین کہ باپ تمھارے سبکے حضرت آدم علیہ السلام ہین فَانۡكِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ پس نکاح کرو انکو
ساتھہ حکم مالکون انکے کے کیونکہ یہہ مملوک اورونکی ہین وَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ اور دو اون لونڈیونکو جنسے نکاح کیا ہے مہر اونکا ساتھہ
اچھی طرح کے سمجھہ لیجیے کہ مہر دینا لونڈیونکا مالک کے ذمے چاہیے مُحۡصَنٰتٍ غَیۡرَ مُسٰفِحٰتٍ اسحالتمین کہ یہہ لونڈیان قید مین رکھنے والی ہون
شرمگاہ اپنی کو نہ بدکاری کرنیوالی ہون ظاہر وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ اور نہ پکڑنیوالی یار چھپے فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَیۡنَ بِفَاحِشَةٍ پس
جب نکاح مین آوین پس اگر کرین بیحیائی بدکاری فَعَلَیۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَی الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ پس اوپر اونکے ہے لازم آدھا
اوس چیز سے کہ اوپر بی بیون شوہر رکھنے والیونکے ہے عذاب سے یعنے بی بی بے شوہر کو سو کوڑے ہین ایسی ہی میانکو اور جو غلام اور لونڈی
خواہ بیاہی ہون خواہ نہون پچاس کوڑونسے زیادہ نہین ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِیَ الۡعَنَتَ مِنۡكُمۡ یہہ نکاح لونڈیون سے واسطے اوس شخص کے ہے
کہ ڈرتا ہے بدکاری سے تم مین سے کہ مجرد ہو جورو نہین رکھتا ہو وَاَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَیۡرٌ لَّكُمۡ اور اگر صبر کرو تم نکاح کرنے سے لونڈیونکے بہتر ہے
واسطے تمھارے کہ اولاد تمھاری داغ غلامی سے بچیگی وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ اور اللہ تعالی بخشنے والا ہے اوسکا کہ صبر نہین کرسکتا لونڈیون کے
نکاح سے مہربان ہے کہ رخصت دی بندونکو اسمین یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَكُمۡ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی یہہ کہ بیان فرمائے واسطے تمھارے
احکام حلال اور حرام کے وَیَهۡدِیَكُمۡ سُنَنَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ اور ہدایت کرے راہین اون لوگونکی جو تھے پہلے تمسے یعنے حضرات ابراہیم
اور اسمٰعیل علیہما السلام یا اور پہلے لوگ وَیَتُوۡبَ عَلَیۡكُمۡ اور پھر اوپر تمھارے ساتھہ بخشنے گناہونکے اور سہل کرنے احکامونکے وَاللّٰهُ عَلِیۡمٌ حَكِیۡمٌ
اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا ہے وَاللّٰهُ یُرِیۡدُ اَنۡ یَّتُوۡبَ عَلَیۡكُمۡ اور اللہ چاہتا ہے یہہ کہ پھر آوے اوپر تمھارے یعنے توبہ دے تم کو
یا وہ چیز سکھادے کہ سبب تمھاری توبہ کی ہو وَیُرِیۡدُ الَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الشَّهَوٰتِ اَنۡ تَمِیۡلُوۡا مَیۡلًا عَظِیۡمًا اور ارادہ کرتے ہین وہ

لوگ کہ پیروی کرتے ہین خواہشونکی یہہ کہ جہک جاؤ تم سیدھی راہ سے جہک جانا بڑا جب آیۂ تحریم کی بہن بہائی کی اولاد کی اوتری
یہودون نے چاہا کہ مسلمانونکو بہکا کر دین سے پہراوین کہنے لگے کہ بہنین خالا کی بیٹیان حلال ہین باوجودیکہ خالائین اور بیٹیان حرام
ہین پہر بہن حرام ہے تو اوسکی بیٹی کیون حرام ہو وہ بہی چاہیئے کہ حلال ہو یہہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالی چاہتا ہے کہ تمہین
توبہ عنایت فرماوے اور یہود چاہتے ہین کہ تمہین دین سے پہراوین يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ارادہ کرتا ہے اللہ یہہ کہ
ہلکا کرے تمسے احکام نکاح مین یا اثقال عبادات مین وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا اور پیدا کیا گیا ہے انسان ناتوان اور عاجز
بار تکلیف اٹھانیسے اسواسطے او سپر سبک کیا واہ کیا مہربانی ہے اوس مالک کی کہ بندیکو صفت ضعف سے یاد کیا اگر طاعت مین تقصیر
واقع ہو تو عذر ساتھ ضعف اپنے کے کرے اور دوسری جگہہ ظلوما جہولا جو ارشاد فرمایا ہے وہ بہی اسی شفقت پر دال ہے کہ ضعفا
اور جہال سے تصور نہ واقع ہونا محال ہے شعر ناتوان خلقت مین ہین اور جہل اپنا ہے ندیم + عفو تقصیرات فرما فضل سے تو
یا کریم + يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ تم مال اپنے آپس مین
ساتھ ناحق کے کہ شرع مین حلال نہین ہے جیسے چہینکر لینا او رچرا کر لینا اور سود لینا اور جوئے مین جیتنا اور خیانت کرنا ہے یا جہوٹی قسم
کھاکر یا جہوٹی گواہی دیکر یا جہوٹا دعوی کر کر یا بیع فاسد کر کر لینا ہے ان سبطرح کے مال مت کھاؤ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ
مِّنْكُمْ مگر یہہ کہ ہوئے سوداگری رضامندی تمہاری سے جیسے آپسمین لین دین کرتے ہو وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اور مت مارو آپسمین
اپنونکو یعنے مسلمانونکو کہ حقیقت مین سب مسلمان ایک ہین یا مت ہلاک کرو اپنے نفسونکو جیسے بت پرست بتونپر جان اپنی قربان
کرتے ہین یا جیسے زنان ہند اپنے خاوندونپر ستیان ہوتی ہین یا ایسا کام نکرو کہ جسمین تم مارے جاؤ یا اپنے نفس کو مت ہلاک کرو
گناہ کر کر یا حرام کہاکر یا اور ایسا عمل کر کر کہ موجب غضب کا ہو خدا تعالی کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا تحقیق اللہ ساتھ تمہارے
اے مسلمانو مہربان ہے جو امر اور نہی فرماتا ہے مہربانی سے فرماتا ہے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا اور
جو کوئی کرے یہہ چیزین کہ منع کین ہین از روئے تعدی کے اور ستم کے پس شتاب داخل کرینگے ہم اوسکو آگ دوزخ مین وَكَانَ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اور ہے یہہ آگمین ڈالنا اوپر اللہ کے آسان اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ اگر پہلوتہی
کرو اور بچو تم گناہ بڑے سے کہ منع کئے جاتے ہو اس سے دور کرینگے ہم تمسے گناہ چہوٹے تمہاری ایک نماز سے دوسری نماز تک ایک جمعہ
سے دوسرے جمعہ تک ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا اور داخل کرینگے ہم تمکو جگہہ عزت کی
مین کہ بہشت ہے حاصل یہہ ہے کہ جو کبیرونسے بچیگا صغیرے اوسکے بخشے جائینگے بطریق جواز نہ بسبیل وجوب کیونکہ وہ مالک ہے اگر چاہے
کبیرونکو بخشے اور صغیرونپر عذاب کرے اور صغیرونکو بخشے کبیرونپر عذاب کرے اب سمجھہ لیجیے کہ کبیرے کونسے ہین بعضے کہتے ہین کہ جس سے
نہی واقع ہوئی ہے وہ کبیرہ ہے اور بعضون نے کہا ہے جسکے حق مین دخول نار یا غضب یا لعن یا عذاب یا نکال آیا ہے وہ کبیرہ ہے
جیسے یدخلہ النار اور غضب علیہم ولعنہم اور ولہم عذاب الیم فرمایا ہے اور باقی سب گناہ صغیرے ہین اور بعضونے کہا ہے جسپر حد شرع
مین مقرر ہے یا وعید صریح واقع ہے یا دلیل قطعی سے حرمت ثابت ہے وہ کبیرہ ہے اور اسی آیت کی بطور صوفیہ صافیہ وجد بسپر مین
کہ فرمایا اگر پرہیز کروگے تم کبیرونسے کہ اثبات اور اقرار لوجود غیر ہے تو عفو کرینگے ہم سیئات تمہارے کہ تلوینات ظہور نفس اور قلب ہین
محو کر کر مرتبہ تمکین کو پہنچاوینگے مدخل کرینگے مدخل کریم مین کہ مرتبہ جمع ہے کما فی تاویلات الکاشی شعر غیر حق نظرونسے جب زائل ہوا +
تفرقہ سے جمع مین داخل ہوا + اور تفرقہ عبارت غیریت سے ہے اور جمع ارتفاع غیریت اور شہود وحدت اور کثرت سے ہے شعر
عالم تمام نظرونمین آئینہ خانہ ہے + ہر آئینہ مین جلوہ نما وہ یگانہ ہے + لوائح مین ہے کہ تفرقہ پراگندگی دل ہے بواسطہ تعلق امور متعددہ
اور جمعیت ان سب سے چہوٹکر محو ہوتا ہے بمشاہدۂ واحد شعر چہوڑ کر سبکو ایک پر رکھہ دھیان + تفرقہ دلکا سبب ہے ایمان +

اور معنی آیت کی بطرز صوفیہ مجددیہ یہہ ہین کہ اگر پرہیز کرو تم کبائر سے کہ خطرات غیر ہین غفر کرینگے ہم سیئات تمھارے یعنے تلوینات
قلب محو کر کر تمکین پہنچاوینگے کہ مرتبہ حضور ہے اوسکو شہود اور مشاہدہ اور مرتبہ احسان اور مقام جمع کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب اب
سمجھہ لیجیے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مرد شرف جہاد رکھتے ہین اور عورتین اوس ثواب
سے محروم ہین اور مرد باوجود غنیمتین لینیکے اور اموال کسب کرنیکے میراث مین دونا حصہ پاتے ہین اور عورتین باوصف ضعف اور کثرت
احتیاج کے آدھا حصہ مردونسے پاتی ہین افسوس ہے کہ ہمکو بھی رجولیت مین اگر دخل رکھین تو ثواب جہاد و حصۂ میراث سے فائدہ اٹھائین
یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور مت آرزو کرو اوس چیز کی کہ بزرگی دی ہے اللہ نے ساتھ
اوسکے بعضے تمھاریکو یعنی مردوں اوپر بعض کے کہ عورتین ہین لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا واسطے مردونکے ہے حصہ مقرر ثواب اوس
چیز کے سے کہ کماتے ہین مثل جہاد اور اعمال خیر کے وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ اور واسطے عورتونکے ہے حصہ مقدر ثواب اوس چیز
کیسے کہ کسب کرتے ہین مانند عفت اور اطاعت ازواج کے پس ہرایک کا حصہ اللہ تعالی نے ٹھہرا دیا ہے دوسرے کا حصہ کیون مانگین
وَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِن فَضْلِهٖ اور سوال کرو اللہ سے فضل اوسکے تا مراد تمھاری برلاوے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۔ تحقیق اللہ ساتھہ
ہر چیز کے دانا ہے جسکو چاہے وہی اوسکو دیتا ہے **شعر** اخلاص و تونگری بہ غم کرنہ سرور + داناہے وہ مصلحت کا تیری تجھسے
سمجھہ لیجیے کہ زمان جاہلیت مین لے پالک کو میراث مین وارثونکے ساتھہ داخل کرتے تھے اوسسے نہی فرمائی اور ارشاد کیا کہ وَلِكُلٍّ
جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اور واسطے ہر ایکشخص کے مقرر کئے ہین ہمنے وارث کہ اپنا حصہ لین اوس چیز سے
کہ چھوڑ گئے ہین ماں باپ اور قرابتی سمجھہ لیجیے کہ دوسری یہہ بھی رسم تھی کہ آپسمین قسم کھا کر عہد کیا کرتے تھے کہ تیری میراث مین لون
اور میری میراث تو لے اور تیرا دوست میرا دوست ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن اور چھٹا حصہ میراث مین سے اوسے دیتے تھے جب آیت
میراث کی نازل ہوئی ایک صحابی نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم مین یہہ مقرر ہے اب آیت جو میراث کی آئی ہے اوسمین
اس حصے کا کچھہ بیان نہین ہے یہہ آیت اتری وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ اور جن لوگونکو گرہ باندھا ہے ہاتھہ
تمھارے نے پس دو تم اونھین حصہ اونکا کہ چھٹا حصہ میراث سے ہے حکم اس آیت کا آیۃ اولی الارحام سے منسوخ ہے اور اسناد گرہ
باندھنے کی ساتھہ ہاتھہ کے بطریق مجاز ہے اور اس اسناد کا سبب یہہ ہے کہ ہاتھہ پکڑ کر یہہ بات مقرر کیا کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۔ تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز کے حاضر سب عہد و پیمان جانتا ہے لکھا ہے کہ حبیبہ زوجۂ سعد بن ربیعہ رضی اللہ
عنہا نے یا جمیلہ زوجۂ ثابت بن قیس نے بدخوئی اختیار کی اپنے خاوند سے طپانچہ اوسکے منہہ پر مارا وہ اپنے باپکو لیکر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر یہہ احوال کہا حضرتؐ نے حکم قصاص کا شوہر پر کیا وہ باپکو لئے ہوئے قصاص لینے کو مسجد کے
دروازہ پر چلی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ مرد قائم رہنے والے ہین یعنے حاکم ہین اوپر عورتون کے
اور اونکے امور معیشت اونسے قائم ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو پکارا کہ پھر آؤ مین نے کچھہ چاہا اللہ نے کچھہ کیا جو اللہ نے
چاہا وہی خیر ہے اور اوسسے فضل مردونکا عورتون پر نکلتا ہے کہ یہہ حاکم ہین وہ محکوم بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بسبب اوس
چیز کے کہ بزرگی اور زیادتی دی اللہ نے بعض اونکے کو کہ مرد ہین اوپر بعضونکے کہ عورتین ہین سمجھہ لیجیے کہ فضل مردونکا بسبب کمال
علم اور عقل اور فہم کے ہے اور کمال صوم اور صلوۃ اور جہاد اور جمعہ اور جماعت اور اذان اور خطبہ اور اعتکاف اور نماز عید اور
نماز جنازہ اور شہادت بحدود و قصاص اور زیادت میراث کے ہے اور بڑا فضل اونکا یہہ ہے کہ انبیا اور امام اونہین مین ہین وَبِمَا
أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ اور دوسری فضیلت دی مردونکو عورتون پر بسبب اسکے کہ خرچ کرتے ہین عورتون پر مالون اپنے سے مہر مین کیا
اور نفقہ مین کیا فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ پس نیکبخت عورتین فرمانبردار ہین خدا کی اپنے شوہرونکی

نگاہ رکھنے والی ہین بیچ غائبانہ کے شوہرونکے پس غیبت عصمت سے رہتے ہین ساتھ اسکے کہ نگاہ رکھا ہے اللہ نے وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ
نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ اور جو عورتین کہ ڈرتے ہو تم بدخوئی اور نافرمانی اونکی سے پس نصیحت کرو اونکو ایسے کلمات سے کہ دل اونکا نرم
ہوجاوے یا تعلیم کرو اونکو تعظیم شوہرونکی وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ اور چھوڑ دو اونکو بیچ خوابگاہ کے یعنے اونکے ساتھ مت سوؤ یا انکے
طرف سے کروٹ لے لو وَاضْرِبُوْھُنَّ اور مارو اونکو ایسا کہ کوئی عضو نہ ٹوٹے یعنے تھوڑی ایذا دو بعضونے کہا ہے کہ خوف نشوز مین
وعظ ہے اور ظہور نشوز مین ہجر ہے اور تکرار نشوز مین ضرب ہے فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا پس اگر کہا مانین تمھارا
اور جس سے تم ناخوش ہوتے ہو باز آوین پس مت ڈھونڈھو اوپر اونکے راہ ایذا کی اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا تحقیق اللہ ہے برتر
اوسے کہ ظلم پر اونکے راضی ہو بزرگتر ہے اوس سے کہ مظلوم کو فروگذاشت کرے وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِھِمَا اور اگر ڈرو تم اے حاکمو
شرع کے یا اے وارثو جورو اور خاوند کے خلاف اور ناسازگاری سے درمیان بی بی کے فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا
پس مقرر کرو واسطے تحقیق نشوز کے ایک منصف کہ حکم کرے مرد کے لوگون سے کہ مرد کے دل کی بات معلوم کرے کہ بی بی سے رغبت
ہے یا نفرت اور ایک منصف عورت کے لوگون سے تا اوسکے جی کی بات دریافت کرے کہ صحبت چاہتی ہے یا فرقت اِنْ یُّرِیْدَا
اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا اور اگر ارادہ کرین یہہ دونون منصف صلح کروانا میان بی بی مین توفیق دیگا اللہ تعالیٰ درمیان میان بی بی
کے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا تحقیق اللہ ہے جاننے والا مصالح زوجین کا خبردار مقاصد حکمین سے وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا
بِہٖ شَیْئًا اور عبادت کرو اللہ کو اور مت شریک لاؤ ساتھ اوسکے کسی چیز کو صنم وغیرہ سے وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ اور احسان کرو ساتھ ماباپ کے احسان کرنا قول اور فعل سے اور ساتھ قرابت والونکے صلہ رحمی کے اور ساتھ یتیمونکے
دلنوازی اور کارسازی سے اور ساتھ مسکینونکے صدقہ اور زکوٰۃ سے وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور ساتھ ہمسایہ قرابت
والیکے شفقت اور مرحمت سے اور ساتھ ہمسایہ اجنبی کے یا ہمسایہ کافر کے ساتھ رافت اور مروت کے اور حد ہمسائگی چالیس گھر تک
مقرر کی ہے اور مطلق حق ہمسایونکا یہہ ہے کہ ارادہ نیکی کا اور دفع ضرر کا اونسے رکھو حدیث مسلم مین ہے لا یدخل الجنۃ عبد لا یامن
جارہ بوائقہ سمجھ لیجئے کہ جب ہمسایہ بیرونی مستحق احسان کے ہوئے تو ہمسایہ درونی کہ قلب ہے بطریق اولیٰ سزاوار احسانکے ہوئے
اور اس سے احسان کرنا یہہ ہے کہ خطرات ماسواسے پاک کرکر متوجہ بخدا رکھئے اور بمرتبہ احسان پہنچائے کہ جسکی تعبیر مین کانک تراہ حدیث
نبوی مین واقع ہے اور اسکو اس طائفہ علیہ نقشبندیہ مین حضور کہتے ہین اور کم ہونیکو خطرات کے جمعیت شعر دلکو جمعیت ہو اور رہے حضور
واچھے حاصل ہے پھر کیا کیا سرور وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اور نیکی کرو ساتھ صحبت رکھنے والے کروٹ کے یعنے ہمنشین
اور صحبت کے اور ساتھ مسافرون اور مہمانونکے سمجھ لیجئے کہ مراد صاحب جنب اور ہمنشین سے زن ہے اپنے شوہر کی یا رفیق سفر ہے یا ہم
سبق ہے یا ہم طبق ہے یا ہم بزم ہے یا ہم کسب ہے یا پیر بھائی ہے کہ ہم مجلس ذکر اور مراقبہ ہے اور اس سے احسان کرنا حق صحبت کی رعایت
کرنا ہے وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اور جسکے مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھ تمھارے یعنے اونسے نیکی کرو جو دست تصرف مین تمھارے ہین لونڈی
غلام اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا اوس شخص کو کہ ہے تکبر کرنیوالا ماباپ سے اقربا سے ہمسایون
سے مہمانون سے لونڈی غلام سے اترانیوالا کہ حق اللہ کا ادا کرتا ہے نہ احسان ان سب سے لکھا ہے کہ بعضے یہود انصار کو نصیحت کرتے
تھے کہ اپنا مال پیغمبر کو اور یاران مہاجر کو اونکے مت دو کہ چند مدت مین یہہ محتاج ہوکر عاجز ہوجاوینگا اور مال کا راہ انکا معلوم نہین کہ کیا ہو
یہہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ دوست نہین رکھتا خدا اون
لوگونکو کہ بخل کرتے ہین اور حکم کرتے ہین آدمیون کو ساتھ بخیلی کے اور چھپاتے ہین خلق سے وہ چیز کہ دی ہے اونکو اللہ نے فضل اپنے سے
نعمت یا نعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ توریت مین لکھی ہے وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے یہود کے

کو عطائے الٰہی یا نعت حضرت رسالت پناہی کو چھپاتے ہین عذاب خوار کرنیوالا کہ عذاب دوزخ سے ہے وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
رِئَآءَ النَّاسِ اور واسطے ان لوگون کے بھی کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے دکھانیکو لوگونکے یہہ آیت کفار مکہ کے حق مین ہے کہ پیغمبرؐ کی دشمنی مین لشکر
جمع کرتے تھے اور مال خرچ کرتے تھے یا منافقونکے حق مین کہ ریا اور سمعہ مین مال دیتے تھے یا یہود کے حق مین ہے بجہت اغراض نفقہ کرتے
تھے وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور نہین ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن پچھلے کے کہ قیامت ہے وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ
لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا اور جو کوئی کہ ہوئے شیطان واسطے اوسکے ہمنشین پس برا ہے ہمنشین اور جو یہان دنیا مین ہمنشین ہے تو آخرت مین
بھی ساتھ ہوگا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے فبئس القرین **بیت** اس ہمنشین کو چھوڑ کہ بدہمنشین ہے + شیطان را قتا ترا بئس القرین ہے
وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ اور کیا زیان ہے اوپر کافرونکے اگر ایمان لاوین ساتھ اللہ کے
اور دن قیامت کے اور خرچ کرین براہ خدا بے شائبہ ریا اوس چیز سے کہ دی ہے اللہ نے اونکو وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا اور ہے اللہ
ساتھ اونکے اور اقوال افعال احوال اونکے کے جاننے والا اخبردار اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ تحقیق اللہ نہین ظلم کرتا برابر ذرہ
کے ذرہ چھوٹی چیونٹی کو کہتے ہین کہ بہت غور سے نظر آوے اور مشہور ذرہ وہ ہے کہ شعاع آفتاب سے روزن در مین چمکتا ہے اور
جو ہاتھ مین لو تو کچھ معلوم نہین ہوتا یہہ مبالغہ ہے نفی ظلم مین وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا اور اگر
ہو نیکی عملنامے مین مسلمانکی برابر ذرہ کے دوگنا کریگا ثواب اوسکو اور دیگا ثواب عمل اوسکے سے اپنے پاس سے ساتھ فضل اور رحمت
اپنی کے ثواب بڑا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ پس کیونکر ہوگا حال کافرون ظالمونکا جب لاوینگے ہم ہر امت گذشتہ سے گواہی
دینے والا وہ پیغمبر اونکا ہوگا کہ اقوال افعال پر اپنی امت کے گواہی دیگا وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا اور لاوینگے ہم تجھکو اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر اس گروہ امت تیری کے گواہ کہ مومنونکے ایمان پر گواہی دے **قطعہ** واہ جیسے شفیع حضرت ہین + ویسے ہی وہ شہید
امت ہین + یون کرینگے اداشہادتکو + کہ زبان واکرین شفاعت کو + يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ
الْاَرْضُ اوسدن کہ گواہی انبیاؤن کی جسدن واقع ہوگی اور وہ دن قیامت کا ہے آرزو کرینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ اللہ
کے اور نافرمانی پیغمبر کی کی کاش کہ برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنے خاک مین مل جاوین اور پھر نہ اوٹھین یا خاک ہوکر زمین کے برابر
ہوجاوین وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا اور نہ چھپاوینگے یعنے قدرت چھپانیکی نہ رکھینگے اللہ سے ایکبات کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا
الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر مت نزدیک جاؤ نماز کے اور حال یہہ ہے کہ تم مست ہو شراب سے
اور مسکرات سے یہہ نہی نماز سے نہین کیونکہ وہ فرض عین ہے بلکہ نہی شراب پینے سے ہے کہ آداب فرض کے مانع ہے ایکدن چند اصحاب
عبدالرحمن بن عوف رضؓ کے گھر مین شراب پیکر بیٹھے تھے کہ اذان ہوئی مغرب کی سب نماز کو اوٹھے امام نے قُلْ يٰٓاَيُّهَا پڑھی بیہوشی مین حرف لا
چارون جگہہ چھوٹ گیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ غلبۂ سکر مین نزدیک نماز کے مت جاؤ حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ یہان تک کہ جانو اوس
چیز کو کہ نماز مین پڑھتے ہو محققون نے کہا ہے کہ یہہ خطاب ایمان شہودی والونکو ہے کہ نزدیک مت جاؤ نماز قربت کے مسجد جامع دل مین
حالت مستی مین غفلت اور شہوت کی یہانتک کہ مستی سے ہوشیار ہوا ور جانو کہ کیا کہتے ہو اور کس سے کہتے ہو **قطعہ** تاکہ ہے مستی مین
اس مستی کے تو + غفلت و شہوت کی پتیا ہے سبو + مت نماز قرب کے نزدیک ہو + المصلی دان یناجی ربہ + وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ
سَبِيْلٍ اور مت نزدیک جاؤ نماز کے درانحالیکہ جنب ہو مگر گذرنیوالے راہ کے کہ مسافر ہو اور تمھارے ساتھ پانی نہو تو تیمم سے نماز پڑھو
اور کسیطرح سے حالت جنابت مین نماز پڑھنا درست نہین حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا یہانتک کہ نہاؤ بعضونے کہا ہے کہ مراد صلوۃ سے موضع صلوۃ
ہی یعنے مسجد مین نہ آؤ مگر یہہ کہ گذرنیوالے راہ کے ہو ضرورت کیواسطے جیسی ڈول رسی ہے وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ
اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ اور اگر ہو تم بیمار کہ استعمال آب سے خوف ہلاکت یا زیادت مرض ہے یا ہو تم بیچ سفر کے

ممانعت شراب

یا آوے کوئی ایک تم مین سے جائے ضرور سے اور محدث ہوا ہو بسبب نکلنے کچھ شی کے مکان بول و براز سے یا صحبت کرو عورتونسے
مراد اس سے مباشرت فاحشہ ہی کہ عضو مخصوص مرد کا ساتھ عضو مخصوص زنکے لگے بن آڑ کے وہ ناقض وضو ہی نزدیک امام اعظم
کے اور امام شافعی کہتے ہین کہ کوئی جگہہ مرد کی کسیجگہہ سے زن نامحرم بالغہ کے لگجاوے وضو دونونکا ٹوٹجاتا ہی اور امام مالک اور احمد
کے نزدیک مس بشہوت شکنندہ وضو ہی والاغرض ہر طرحسے جو جنب ہو یا بیمار یا مسافر یا محدث خروج نجاست سے یا لمس سے
فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا پس نہ پاؤ تم پانی کو پس قصد کرو خاک پاک کا لکھا ہی کہ غزوہ بنی المصطلق مین شام کو
لشکر اسلام بیابان بے آب مین اترا یہہ ارادہ کرکر کہ صبح کو کوچ کرکر پانی پر پہنچکر نماز فجر پڑھینگے اتفاقاً ہار حضرت ام المؤمنین عائشہؓ
کا گم گیا کوچ مین دیر ہوئی وقت نماز صبح کا آن پہنچا لوگ بعضے جنب بعضے محدث تھے متردد ہوئے امیر المؤمنین ابو بکر صدیقؓ سے کہا
وہ خیمہ عائشہ مین آئے دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گود مین سر رکھے ہوئے حضرت عائشہؓ کے آرام فرماتے ہین حضرت ابو بکرؓ نے اونکو
غصہ کیا حضرتؐ خواب سے بیدار ہوئے اور یہہ احوال پر ملال صحابہ کا معلوم کرکر متوجہ عالم غیب ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو پانی
نہ پاؤ تم پس قصد کرو خاک پاک کا اور ہاتھ دو سر مارو فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ پس مسح کرو ہاتھ اپنے کو ساتھ تمام منہون
اپنے کے کہنیون تک إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا تحقیق اللہ ہی معاف کرنیوالا بخشنے والا أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ
الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ الضَّلَالَةَ کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگونکے کہ دئے گئے ہین ایک حصہ کتاب توریت سے مول لیتے ہین گمراہی کو
یعنے بدل لیتے ہین ہدایت کو گمراہی سے ہدایت اونکی یہہ تھی کہ نعت حضرتؐ کی جانتے تھے اور ضلالت یہہ تھی کہ انکار کرتے تھے وَيُرِيدُونَ
أَنْ تَضِلُّوا السَّبِيلَ اور ارادہ کرتے ہین یہہ لوگ کہ بہک جاؤ تم ای مومنو راہ سے وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ اور اللہ خوب جانتا ہی دشمن
تمھارونکو کہ یہود ہین وَكَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَى بِاللَّهِ نَصِيرًا اور کفایت ہی اللہ دوست تمھارا اور کفایت ہی اللہ مددگار تمھارا دشمنو پر
مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ بعضے لوگ جو یہودی ہین بدل ڈالتے ہین کلمونکو جگہہ اونکی سے مراد اس سے نعت
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ یا تاویل کلمات توریت کی اپنی طبیعت کے موافق یا آیت رجم کا چھپانا ہی یا کلام پیغمبر کا تغیر دینا ہی
لکھا ہی کہ بعضے یہود حضرتؐ کی خدمت مین آکر کلام سن جاتے تھے اور بدلکر کہتے تھے سو حق تعالی نے اونکا پردہ فاش کیا کہ تحریف کلمات
تیری کرتے ہین وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا اور کہتے ہین سنا ہمنے قول تیرا اور نہ مانا ہمنے امر تیرا عصینا پکار کر کہتے تھے عناد سے بعضون
نے کہا ہی کہ ظاہر باطن عصینا کہتے تھے اور ہی یہہ کہ زبان مقال سے سمعنا کہتے تھے اور لسان حال سے عصینا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ اور
کہتے تھے سن اس حالتمین کہ نہ سنا جائیو کہ یہہ کلمہ ذو وجہین ہی مدح اور ذم دونکلتے ہین مدح تو یہہ ہی کہ اسماع گالی دینا ہی پس یہہ معنی
ہوئی کہ سن درآنحالیکہ گالی دیا گیا نہو جو اور ذم یہہ ہی کہ اسماع سنانا ہی پس معنی ہوئی کہ سن درآنحالیکہ غیر سنا گیا ہو یعنے بہرا یہود معنی
مدح کو پردہ نفاق کرکر ارادہ معنی ذم کا کرتے تھے وَرَاعِنَا اور کہتے تھے راعنا یہہ کلمہ بھی دو معنی رکھتا ہی مدح کی اور ذم کی مدح یہہ ہی
کہ مراعات سے کہے یعنے نگاہ رکھہ ہمکو اور ہماری طرف دیکھہ اور ذم یہہ کہ رعونت سے کہے پس یہود نسبت رعونت کی کرتے تھے اور بعضونے
کہا ہی کہ یہود باشباع کہتے تھے راعینا یعنے ای چرواہے ہمارے آپکو نسبت بکریون کے چرواہے کی کرتے تھے لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ پیچ دیکر
سخن کو ساتھ زبان اپنی کے یعنے جو فعل کہ مراعات سے ہی لغت عرب مین اوسے رعونت کیطرف پھراتے تھے یا ہجو کا ارادہ کرکر باشباع راعینا
کہتے ہین وَطَعْنًا فِي الدِّينِ اور طعنہ دیکر بیچ دین کے یعنے وہ کیا دین ہی کہ جسکا نبی چرواہا ہو اور حالانکہ حضرت موسیٰؑ کی شبانی پر اقرار
کرتے تھے وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَقْوَمَ اور اگر وہ کہتے سنا ہمنے سخن تیرا اور مانا ہمنے امر تیرا
اور سن سخن ہمارا اور دیکھہ ہمکو البتہ یہہ گفتار ہوتی بہتر واسطے اونکے ذم سے سید انام کے اور طعن سے دین اسلام مین اور درست تر ہوتا یہہ سخن
اونکا وَلَكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا اور لیکن لعنت کی ہی اونکو اللہ نے بسبب کفر اونکے پس نہین ایمان لاتے مگر

تھوڑا کہ ضعیف اور غیر معتبر ہی کہ بعضے کتب اور رسل پر ایمان لاتے ہین اور بعضے پر نہین لاتے یا نہین ایمان لاتے مگر تھوڑے اُنمین سے جیسے عبد اللہ بن
سلام اور اصحاب اونکے رضی اللہ عنہم لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علمائے یہود کو مانند ابن صوریا اور کعب بن اسد کے بلاکر
فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور اسلام لاؤ مین قسم کھاتا ہون خدا کی کہ تم جانتے ہو کہ یہہ کلام اور احکام جو مین جناب الٰہی کیطرف سے لایا ہون
حق ہین اور تمھین توریت مین میرے احوال سے خبر دی ہی اور مجھپر ایمان لانے پر وعدہ لیا ہی اونھون نے عناد سے کہا کہ ہم انھین نہین
جانتے ہین نہ تمھاری لغت کو نہ قرآنکو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا
مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اے لوگو جو دیئے گئے ہو کتاب توریت ایمان لاؤ ساتھ اوس چیز کے
کہ اُتاری ہی ہم نے اپنے بندے پر اور وہ قرآن ہی در آنحالیکہ سچا کرنیوالا ہی واسطے اوس چیز کے جو ساتھ تمھارے ہی یعنے توریت
پہلے اوس سے کہ مٹا ڈالین ہم منہونکو کہ نشان آنکھہ بھوان ناک ہونٹھہ دہن کا اوسمین نرہی پس پھیر دین ہم اوّل منہونکو اوپر پیٹھون
اونکی کے یعنے منہہ کو پس سر کے نکالکر دین یا آنکھہ ناک وغیرہ ادھر سے مٹا ادھر لگا دین تیسیر مین ہی کہ ہاتھہ پانون پیٹ پیٹھہ سب
اپنی جگہہ ہونگے اور منہہ اونکے سر کے پیچھے ہونگے اور یہہ سب کمال زشتی اور رسوائی کی ہی اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ
یا لعنت کرین ہم اونکو یا مسخ کرین ہم اونکو جیسا کہ لعنت کیا ہمنے یا مسخ کیا ہمنے یار ہفتے والونکو کہ ہمارے مخالف فرمانکے ہفتے کے دن شکار
ماہی کرتے تھے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا اور ہی کام یا وعید اللہ کا کیا گیا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ
لِمَنْ يَّشَآءُ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک لایا جاوے ساتھہ اوسکے وجود مین اور عبادت مین اور بخشتا ہی اوس گناہ کو کہ سوا اوسکے
ہی جسے چاہتا ہی بفضل و احسان نہ بوسیلہ عبادت و عرفان امام زاہدی نے کہا ہی کہ بخشتا ہی قبل عذاب کے جسے چاہتا ہی اور بعد
عذاب سب گناہگارونکو بخشیگا وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا اور جو کوئی شریک لاوے ساتھہ اللہ کے پس تحقیق باندھہ
لیا اوسنے جھوٹھہ بڑا کہ بسبب اوسکے عذاب بڑا ہوگا جو مضمون اس آیت کیسے کہ مشرک مغفور نہین گوسالہ پرستون اور عزیر پرستونکو کہ یہود
تھے وعید اور تہدید شدید حاصل ہوئی تو منکر ہوگئے کہ ہم مشرک نہین بلکہ ہم مقرب اللہ کے ہین ہمارے باپ انبیا ہوئے ہین اسواسطے کہ ہم
مکرم ہین حق تعالی نے ان کی مدح نہ پسند کی اور فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ کیا نہین دیکھا تونے طرف اون لوگون کے
کہ تکبر سے پاک کہتے ہین جانون اپنے کو کہ نحن ابناء اللہ و احباؤہ چنانچہ منقول ہی کہ بحر بن عمرو بن نعمان بن اوفی اور مرحب بن زید
اپنے لڑکونکو حضور نبوی مین لائے اور کہا کہ ان بچونپر کچھہ گناہ ہی آپنے فرمایا کہ نہین یہہ بے گناہ ہین اونھون نے قسم خدائے موسی عم کی
کھا کر کہا کہ ہم بھی بیگناہ ہین مثل اونکے ہین کیونکہ گناہ رات کے ہمارے دنکو بخشد یتے ہین اور گناہ دنکے ہمارے راتکو حق تعالی نے فرمایا
کہ تمھارا اپنے آپ کو پاکیزہ کہنا اعتبار نہین رکھتا بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ بلکہ اللہ ہی پاک کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور لائق اوسکے
جانتا ہی وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا اور یہہ لوگ کہ اپنے آپکو پاک کرتے ہین کہتے ہین نہ ظلم کئے جاوینگے ایک تاگے کے برابر کہ درمیان
خرمے کے ہوتا ہی غرض یہہ ہی کہ اپنا کیا پاوینگے کچھہ ظلم نہوگا اونپر اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ دیکھہ اون یہودونکو
کہ عناد سے کیونکر باندھتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ کہ کہتے ہین دنرات کے گناہ ہمارے بخشتا ہی وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا اور کفایت ہی
یہہ جھوٹ اونکا گناہ ظاہر کہ کسی پر چھپا نہین رہتا لکھا ہی کہ بنی نضیر کے یہودونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بموجب حکم الٰہی کے اونکے
گھرونسے نکالدیا تھا وہ مدد چاہنے کو قریش کے پاس آئے بیس آدمی تھے اشراف اونکے ابوسفیان وغیرہ نے کہ قریش تھے اونسے پوچھا
کہ بتاؤ ہماری راہ اچھی کہ مسلمانون کی اونھون نے خوش آمد سے کہا کہ تمھاری راہ اچھی ہی ابوسفیان نے کہا کہ تمھارے کہنے پر اعتقاد نہین
جبتک قسم نہ کھاؤ اور ہمارے بتونکو سجدہ نکرو اونھون نے وہی کیا حق تعالی نے اونکے حال سے خبر دی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا
مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ کیا نہین دیکھا تونے طرف اون لوگونکے کہ دئے گئے ہین ایک حصہ کتاب توراۃ سے کہ بوسطہ

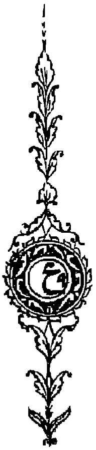
عداوت مسلمان ایمان لائے ہین اوپر جبت کے اور طاغوت کے یہہ دونون بت ہین قریش کے یا جبت سحر ہے کہ یہود معتقد اوسکے تھے اور
طاغوت شیطان کہ اوسکی متابعت کرتے تھے اور صوفی کہتے ہین کہ جبت نفس امارہ ہے اور طاغوت خواہش اوسکی وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا اور کہتے ہین یہود واسطے اون لوگونکے کہ کافر ہوئے یہہ کفار قریش بہت پہنچے ہوئے ہین ان
لوگونسے کہ ایمان لائے ہین یعنے پیغمبر اور اصحاب اونکے از روئے راہ کے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وہ لوگ کہ لعنت کی ہے اللہ نے
اونکو وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا اور جسکو لعنت کرے اللہ پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اوسکے مدد دینے والا کہ عذاب اس سے
دفع کرے أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ کیا واسطے یہود کے حصہ ہے پادشاہی سے یہہ استفہام انکاری ہے یعنے نہین ہے یہود کو گمان
تھا کہ بادشاہت اور نبوت کے لائق ہم ہین اس سبب متابعت عرب کی سے عار رکھتے تھے کہ آخر یہہ منصب ہمین ملیگا سو حق تعالی نے
فرمایا کہ اونکو حصہ بادشاہت سے نہین اور اگر بالفرض ہو بھی فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا پس اوسوقت ندیوینگے وہ لوگون کو
یا پیغمبر اور اصحابکو شگاف برابر کھجور کے یہہ مبالغہ ہے بخل مین اونکے کہ بادشاہی مین کسی فقیر کو نقیر ندینگے تو درویشی ہمنا کیا دینگے
أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ بلکہ حسد کرتے ہین لوگونکا یعنے قبایل عرب کے اوپر اوس چیز کے کہ دیا ہے انکو
اللہ نے فضل اپنے سے وہ پیغمبر کا پیدا کرنا ہے اونمین بعضونے کہا ہے کہ مراد ناس سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور عرب
والے جمع کو واحد پر اطلاق کرتے ہین کہ جامع ہو خصایل نیک کو کہ وہ نپائے جاوین مگر بہت لوگونمین چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہے ان
ابراہیم کان امۃ اور فضل سے مراد نبوت ہے اور قرآن اور اعزاز دین اور بعضونے کہا ہے کہ فضل یہہ ہے کہ حق تعالی نے چار بیبیون
سے زیادہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مباح کین یہود اسپر حسد کرتے تھے کہ اگر یہہ پیغمبر ہوتے تو اتنی بی بیان کیون کرتے حق تعالی نے
فرمایا کہ اگر حسد اونکا نبوت اور کتاب کے سبب ہے تو چاہیئے اور پیغمبرونپر بھی حسد کرین کہ یہہ اعطا مخصوص کچھ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہی پر نہین فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا پس تحقیق دی ہمنے آل ابراہیم کو کہ موسی
اور داؤد اور عیسی ہین علیہم السلام کتاب یعنے توریت اور زبور اور انجیل اور علم حلال اور حرام اور دی ہمنے اونکو باوجود نبوت کے
بادشاہی بڑی چنانچہ یوسف اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام کو اور بعضونے کہا کہ ملک عظیم کثرت ازواج ہے جیسے حضرت داؤد کی سو
جوروین تھین اور حضرت سلیمان کی ہزار اور اس بابمین یہود کی تعریض ہے کہ اگر حسد تمہارا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب
کثرت ازواج ہے تو داؤد اور سلیمان پر چاہیئے کہ زیادہ حسد کرو اور تیسیر مین ہے کہ مراد آل ابراہیم سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور
کتاب سے قرآن ہے اور حکمت شرایع اور ملک عظیم دوام شریعت تا قیامت ہے یا تایید فرشتونکی ہے فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم
مَّن صَدَّ عَنْهُ پس بعضے یہود مین سے وہ شخص ہے کہ ایمان لایا ساتھ حدیث آل ابراہیم کے یا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
بعض اونمین سے وہ شخص ہے کہ باز رہا خبر انبیا سے ازواج کے مقدمے مین اور باور نکیا اوسے یا روگردانی کی متابعت پیغمبر سے
وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا اور کفایت ہے دوزخ جلانیوالا کافرونکو إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا تحقیق وہ لوگ
جو کافر ہوئے ساتھ دلیلون وحدانیت ہماری کے یا آیتون قرآن کے یا معجزات پیغمبر کے شتاب داخل کرینگے ہم اونکو آگ مین كُلَّمَا نَضِجَتْ
جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ پس گلجاوینگے چمڑے اونکے بدل دیوینگے ہم اونکو چمڑے سوا اوسکے تو کہ
چکھین عذاب کو اور چکھنا عذاب کا دائمی ہوگا اور تبدیل چمڑے کی ہر ساعتین سو بار حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ دن رات مین
ستر ہزار بار چمڑا بدلیگا یا اوسی چمڑے کی سوختگی دور کرکر حالت اصلی پر کر دینگے اور پھر پھر کر جلاوینگے اور یہہ بدلنا یا حالت اصلی پر کرنا
اسواسطے ہے کہ پوست تازہ پر الم زیادہ معلوم کرین إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا تحقیق اللہ ہے غالب کہ کوئی اوسکو کفار کے عذاب
دینے سے منع نکرسکیگا دانا عذاب دینے پر دوزخیونکے موافق حکمت کے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک شتاب داخل کرینگے ہم اونکو بہشتون مین کہ چلتی ہین
نیچے درختون یا محلون اونکے نہرین درآنحال کہ مدام ہونگے یہہ مسلمان بیچ اونکے ہمیشہ زمانے بے انتہا تک لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ
نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا واسطے مومنونکے بیچ بہشتونکے بی بیان ہونگی پاکیزہ حیض نفاس سے بلکہ سب پلید تکرہ چیزونسے اور داخل
کرینگے ہم اونکو سایہ پایندہ مین کہ آفتاب اوسے دور نکرسکے عرب مین حرارت بہت ہی سایہ کو بڑی راحت سمجھتے ہین پس ظل ظلیل آرام
کے واسطے کافی ہی اور وہ خدشہ بھی اس نکتہ سے دفع ہوگیا جو کہتے ہین بہشت مین آفتاب نہین ہی کہ حرارت اوسکی ایذا پہنچاوے گی
پھر سایہ کا فائدہ کیا ہی اور محقق کہتے ہین کہ ظل ظلیل اشارہ حمایت الٰہی ہی کہ سر پر بہشتیونکے ہمیشہ رہیگا **ف** ظل عنایت ازلے
بیزوال ہی + نقصان نے اوسے نہ اوسے انتقال ہی + اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا تحقیق اللہ حکم کرتا ہی
تمکو یہہ کہ پہنچادو امانتونکو طرف صاحبون اونکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ کنجی کعبہ شریف کی عثمان بن طلحہ
سے لاؤ عثمان کی مان سلافہ تھی اوسکے پاس کنجی رہتی تھی عثمان نے مانگی اوسنے ندی اور کہا کہ عبد الدار کے وقت سے یہہ ہمین ارث
مین پہنچی ہی حضرت نے مسجد حرام مین بیٹھکر انتظار بہت کھینچا جب کنجی آنیمین دیر ہوئی ابوبکر اور عمر رضؓ کو سلافہ کے گھر بھیجا عمرؓ نے آواز
بلند سے پکارا کہ ای عثمان جلد کنجی لا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم منتظر ہین عثمان بہزار شدت اپنی ماں سے کنجی لیکر حضرتکے پاس آیا آپنے ہاتھ
دراز کیا کنجی لینے کو عباس رضی اللہ عنہ نے اوٹھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ سقایہ زمزم میرے سپرد ہی یہہ بھی میرے تفویض ہو
عثمان نے کنجی ندی پھر حضرتؐ نے مانگی وہ دینے لگا پھر عباس نے یہی کہا پھر اوسنے ندی پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اگر خدا اور رسولؐ پر
ایمان رکھتا ہی تو کنجی دے اوسنے آپکے حوالے کی آپ حرم سے نکلے کنجی لئیے ہوئے حضرت مرتضی علیؓ نے مانگی جبرئیلؑ آئے اور یہہ آیت لائی
کہ خدا تعالی امر کرتا ہی تمکو یہہ کہ پہنچادو امانتونکو طرف اہل اوسکے آپنے عثمان کو بلاکر کنجی عنایت کی اوسنے اپنے بھائی شیبہ کو دی اب تک
وہ شیبکی اولاد مین چلی آتی ہی اور اگرچہ مخصوص سی امانت پر اتری ہی لیکن سب امانتین اس حکم مین داخل ہین اور امانت جو ذکر
مین بعد ظل کے یہہ اشارہ ہی کہ ظل جیسے امانت آفتاب ہی اور اوسکے نکلتے ہی محو ہوجاتا ہی ویسے ہی وجود مجازی اپنے کو کہ امانت
وجود حقیقی ہی حوالے کرو یعنے اپنے آپکو نیست و نابود کردو **بیت** آپکو گم کر تو بشوق خدا + جسکی امانت ہی اوسے دے دلا وَاِذَا حَكَمْتُمْ
بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اور دوسرے امر کرتا ہی تمکو اللہ جب حکم کرو تم درمیان آدمیونکے یہہ کہ حکم کرو ساتھ انصاف کے اِنَّ
اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ تحقیق اللہ خوب چیز ہی جو نصیحت کرتا ہی تمکو ساتھ اوسکے یعنے ادائے امانات اور انصاف حکومات اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا تحقیق اللہ ہی سننے والا قول عثمان کا کہ اوسنے کہا لو امانت کو دیکھنے والا تمھاری کنجی حوالے کرنے کو اوس کے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی فرضونمین
اور فرمانبرداری کرو رسول کی سنتونمین اور اطاعت کرو صاحبون حکم کی تم مین سے یعنے امرا اسلام کی لکھا ہی کہ حضرتؐ نے خالد بن ولید
کو امیر لشکر کا کرکے بھیجا اور عمار بن یاسر کو ساتھ کردیا لوگ وہانکے بھاگ گئے ایک شخص رہگیا وہ عمار کے پاس آیا اور کہا کہ مین مسلمان ہون
سب لوگ میرے قبیلے کے بھاگ گئے ہین مین اکیلا رہگیا ہون جو امن دو تو رہون نہین تو مین بھی اپنے اہل و عیال کو لیکر چلا جاؤن
عمار نے کہا تجھکو امن ہی صبحکو خالد نے لشکر کو حکم کیا کہ اس قوم کو تاراج کرو لشکر والونے جاکر دیکھا تو وہان کوئی نہ تھا پھر ایک شخص
تھا اوسکو اہل و عیال سمیت پکڑ لائے عمار نے کہا کہ اوسکو مین نے امن دی ہی خالد نے کہا کہ بے مشورہ امیر لشکر کے امن دینا ادب سے
دور ہی یہہ قصہ حضرتؐ کے پاس آیا آپنے فرمایا کہ عمار کے کہنے سے اوسکو امن ہی لیکن نچاہیئے کہ کوئی بن اجازت امیر کے امن دے
اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اطاعت کرو امیر لشکر کی امام ثعلبی نے کہا ہی کہ اولوا الامر ابوبکر اور عمر رضؓ ہین کہ اقتدوا با الذین من بعدے
ابوبکر و عمر ان کی شان مین وارد ہی ابوبکر وراق نے کہا ہی کہ خلفائے اربعہ ہین اور بعضون نے سب صحابہ کو کہا ہی اور بعضونے



فقہا اور علما کو کہا ہے اور بعضوں نے اولوالامر پانچ لکھے ہین ایک بادشاہ حقمین رعیت کے دوسری باپ حق مین بیٹے کے تیسری
شوہر حق مین زنکے چوتھی مالک حق مین لونڈی غلام کے پانچوین عالم حق مین جاہلونکے اور صوفیہ کہتے ہین کہ اولوالامر مشایخ طریقت
ہین کہ سالکان راہ الٰہی کی تربیت کرتے ہین فرمانبرداری اونکی لازم ہے **بیت** منزل مقصود کو جاہے اگر پہنچے دلا + سر خط
فرمان سے مت پیر و مرشد کے پھرا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
پس اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے امور دین سے پس پھیر دوا وسکو طرف کتاب خدا کے اور طرف رسول کے زندگانی مین اونکے اور طرف
سنت رسول کے بعد وفات اونکی کے اگر ہو تم دل کے اخلاص سے ایمان لانیوالے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے کیونکہ ایمان بخدا
اور قیامت بھی چاہتا ہے کہ جس باتمین تمھین کچھ شبہ ہو اوسے خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝
یہہ خدا اور رسول کی طرف رجوع بہتر ہے تمکو اور نیک تر ہے از روئے عاقبت کے لکھا ہے کہ ایک یہودی اور منافق مین جھگڑا تھا
یہودی کہتا تھا کہ محکمۂ نبوت مین چل منافق کہتا تھا کعب بن اشرف کے پاس چل آخر کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دونون آئے موافق عا یہودی حکم صادر ہوا
جب دونون وہانسے نکلے منافق نے ہاتھ یہودی کا پکڑ کہا کہ مین حکم پیغمبر پر راضی نہین حضرت عمرؓ کے پاس چل آخر دونون عمرؓ کے پاس آئے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ کیا
معاملہ ہے یہودی نے تمام سرگذشت کہہ سنائی حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم دونون کھڑے رہو مین انفصال تمھارا خوب کر دیتا ہون یہہ دونون کھڑے ہو حضرت
عمرؓ گھر مین جا کر شمشیر برہنہ لیکر آئے اور سر منافق کا اڑا دیا اور کہا کہ جو حکم پر ایسے قاضی کے راضی نہو اوسکی سزا یہی ہے اوسی دن حضرت نے فاروق انکو لقب دیا اور اللہ
نے یہہ آیہ اتاری اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ
وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ آیا نہین دیکھا تو نے طرف اون لوگونکے کہ دعویٰ کرتے ہین کہ وہ ایمان لائے ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری
گئی ہے طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی پہلے تجھہ سے یعنے اور پیغمبرونکی کتاب ارادہ کرتے ہین یہہ کہ حکم لیجاوین
طرف سرکشونکے یعنے کعب بن اشرف کے کہ بڑا طاغی باغی ہے اور حالانکہ تحقیق امر کیئے گئے ہین یہہ کہ کفر کرین ساتھ حکم طاغوت کے
وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ اور ارادہ کرتا ہے شیطان یہہ کہ گمراہ کرے اونکو جو طاغوت کی طرف مایل ہین گمراہی
دور کہ ہرگز اس سے سیدھی راہ کو نہ پھرین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ
عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ اور جب کہا جاوے واسطے منافقونکے آؤ تم طرف اس حکم کے کہ اتارا ہے اللہ نے کتاب اپنی سے اور طرف اس
حکم کے کہ فرماتا ہے رسول دیکھتا ہے تو منافقونکو کہ عناد سے ہٹ رہتے ہین تجھسے ہٹ رہنا کر فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ پس کیونکر ہوگا جب پہنچیگی اونکو مصیبت ہٹ رہنے کی اور اعراض یا مصیبت قتل کی اس منافق کو حضرت فاروق
کے ہاتھ سے بسبب اسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھون اونکے نے یعنے طاغوت کا حکم ماننا ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ پھر آتے ہین تیرے
پاس عذر کرتے ہوئے قسمین کھاتے ہین ساتھ اللہ کے اور مضمون قسم کا انکے یہہ ہے کہ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا نہین چاہا تھا
ہمنے تمھاری مجلس حکم سے عدول کر کر یا عمر کے پاس جا کر مگر بھلا کرنا اور موافقت کرنا یعنے بین الخصمین الفت موافقت ہو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ یہہ لوگ منافق اور جھوٹی قسم کھانیوالے وہ ہین کہ جانتا ہے اللہ جو کچھہ بیچ دلون اونکے کے ہے نفاق سے
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا پس منہہ پھیر لے اونسے یعنے عذر اونکا مت قبول کر اور نصیحت کر اونکو کہ
خلوت مین نفاق اور دروغ چھوڑین اور کہہ واسطے اونکے خلوت مین بیچ حق نفسون ناپاک اونکے کے بات کہ اثر کرنیوالی ہو اونکے
دلونمین اور وہ تہدید بقتل ہے یا اور ایذا پہنچی ہے اگر توبہ نکرین وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین بھیجا ہمنے
کوئی پیغمبر اپنے بندونپر مگر واسطے اوسکے کہ فرمانبرداری کیا جاوے ساتھ حکم اللہ کے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا
اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اور اگر یہہ منافق جس وقت کہ ظلم کرتے ہین جانون اپنے کو ساتھ انکار حکم تیرے کے

یا ساتھہ ماننے حکم طاغوت کے آوین تیرے پاس پس بخشش مانگیں اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے اونکے رسول البتہ پاوینگے اللہ کو توبہ
قبول کرنیوالا مہربان معالم میں لکھا ہی کہ زبیر اور حاطب بن ابی بلتعہ میں جھگڑا تھا پانی پر کہ ایک نہر سے دونوں اپنے کھیتوں کو دیتے تھے
حضرت کے پاس یہہ قصہ آیا حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنے کھیت کو پانی دے پھر چھوڑ دے ہمسایہ کو حاطب غصے ہوا اور بے ادبی
سے ایسا کلام کیا کہ جس سے نکلتا تھا کہ آپ طرفداری کرتے ہیں زبیر کی یہہ آیۃ نازل ہوئی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا
شَجَرَ بَيْنَهُمْ پس نہیں ہی حقیقت ایمان کی جیسا گمان کرتے ہیں یہہ قسم ہی پروردگار تیرے کی نہیں ایمان لاوینگے یہہ ایمان حقیقی یہان
تک کہ حکم کریں تجھہ کو بیچ اوس چیز کے کہ جھگڑا پڑے درمیان اونکے اور تو حکم کرے ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا پھر نہ پاوین بیچ نفسوں اپنے کے شک یا دلوں میں اپنے تنگی اوس چیز سے کہ حکم کرنیوا اگرچہ مخالف طبع کا اونکے ہوا اور مان لیویں فرمان
تیرا کو مان لینا کر ظاہر باطن میں بے اعراض اور مخالفت کے لکھا ہی کہ زبیر اور حاطب محکمۂ نبوت سے نکلے مقداد رضی اللہ عنہ انسے ملے اور
پوچھا کہ کنکے واسطے حکم ہوا حاطب نے کہا اپنے چچیزاد کے واسطے اور موچھونکو تاؤ دیا اور تیوری بدلی ایک یہودی وہان حاضر تھا اوسنے کہا
مارے اونکو اللہ یہہ عجب لوگ ہیں کہ گواہی رسالت کی جسکے دیتے ہیں اوسکے حکم کو متہم کرتے ہیں قسم خدا کی موسی کیوقت میں بنی اسرائیل
نے گناہ کیا تھا اور موسی نے حکم فرمایا تھا کہ توبہ تمھاری قبول نہیں جبتک کہ ایکدوسریکو مار دالو تو نھونے حکم مانکر ایکدوسریکے قتل میں
مشغول ہوئے تھے یہانتک کہ ستر ہزار آدمی مارے گئے تھے اور اپنے پیغمبر کو متہم نہ کیا تھا ثابت ابن قیس اور عمار یاسر اور ابن مسعود
نے جو یہہ بات سنی کہا قسم خدا کی اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماوین کہ اپنے آپکو مار ڈالو مار ڈالین ہم حقتعالی نے فرمایا وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ
اَنِ اقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ اور اگر فرض کرتے ہم اوپر اونکے کہ دعوی ایمان کا کرتے ہیں
یہہ کہ مار ڈالو جانون اپنے کو جیسے بنی اسرائیل نے جانین مارین تھین یا نکلو گھرون اپنے سے جیسے بنی اسرائیل نکلے تھے نہ کرتے یہہ مگر
تھوڑے اونمین سے مثل ثابت اور عمار اور ابن مسعود کے رضی اللہ عنہم وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ اور اگر یہہ
منافق کرین جو کچھہ نصیحت دئے جاتے ہیں ساتھہ اوسکے البتہ ہوتا بہتر واسطے اونکے وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا اور زیادہ ٹہرنا از روئے تصدیق
کے اور ثابت رہنے ایمان اونکے وَاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِيْمًا اور اوسوقت البتہ دیتے ہم اونکو اپنے پاس سے ثواب بڑا
کہ نعمتیں بہشت کی ہیں وَلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا اور البتہ دکھاتے ہیں ہم اونکو راہ سیدھی کہ اس سے مقصود کو پہنچکر بہشت میں
داخل ہوتے کہ ثوبان مولی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن حضرت کے پاس آئے رنگ رو متغیر تھا آپنے پوچھا ای ثوبان ما غیر لونک
کس چیز نے تغیر کیا رنگ تیرا کہ چہرہ سرخ تیرا زرد ہوگیا ہی عرض کیا کہ جبتک آپکے جمال باکمال کی زیارت نہیں کرتا بیقرار رہتا ہوں
اب یہہ اندیشہ ہی کہ جو اجل میری آئی اور مرگیا تو آپکو کہان دیکھونگا اگر میں دوزخ میں گیا تو آپ کہان اور میں کہان اور جو بہشت میں
گیا تو مرتبہ آپکا بلند میسر نہیں ہوگا تو بھی دیدار سے محروم رہونگا اور بعضون نے کہا ہی کہ عبداللہ انصاری نے یہہ آکر عرض کی حقتعالی
نے یہہ آیت نازل کی اور شکستہ دلان فراق کو مژدۂ وصال سے مسرت بخشی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی
امر اور نہی میں اور رسول کے احکام اور حدود میں پس یہہ لوگ دن قیامت کے ساتھہ ان لوگونکے ہیں کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر
اونکے پیغمبر جو لوگ ہیں اور صدیقوں کے سب سے پہلے تصدیق انبیا کی ہی اور شہید وہ کہ براہ خدا جان دی ہی وہ شہدا احد ہیں یا عام
ہیں سب شہیدا اور صالحون سے اور اچھے ہیں یہہ لوگ رفیق لفظ رفیق کا واحد اور جمع پر اطلاق کرتے ہیں یا ہر ایک اونسے اچھا رفیق
ہی معالم میں ہی کہ مراد نبیین سے ہمارے پیغمبر ہیں اور صدیقین سے ابوبکر رض اور شہدا سے عمر اور عثمان اور علی رض اور صالحین
سے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور حاصل آیت کا یہہ ہی کہ جو کوئی آج کسیکو دوست رکھتا ہی فردائے قیامت وہ اسکے ساتھے



ہوگا المرء مع من احب نظم جسکو جو چاہے اوسکے او وہ ساتھ + دن قیامت کے یعنے بعد ممات + ولیکن حب خدا وحب رسول + جسکے
ہووے وہ مرد ہی مقبول + رہتا ہے یہاں بھی وصل سے مسرور + وہاں بھی بعد از وصال ہے پُر نور + یا الٰہی محبت اپنی دے + اور
محبت رسول کی اپنے + اسی الفت میں مجھکو رکھ یہاں وہاں + دین و دنیا میں خورم وشادان + ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ یہہ فضل
ہی اللہ کیطرف سے وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا اور کفایت ہے اللہ جاننے والا مقصدون اور نیتونکو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو پکڑو سلاح اپنے کو یعنے تیار رہو حرب کیواسطے فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا پس نکلو دشمنونکے قتال کو
متفرق کئی طرف سے یا نکلو اکٹھے ایکطرف سے وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ اور تحقیق بعضے تم سے وہ شخص ہیں کہ دیر کرتے ہیں نکلنے میں جہاد کو مراد
اس سے ابن ابی اور اصحاب اوسکے ہیں کہ روز احد میں تخلف کیا تھا فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ
مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝ پس اگر پہنچے اے مسلمانو تمکو مصیبت جیسے قتل اور ہزیمت کہے وہ دیر کرنیوالا منافق تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر
میرے جسوقت کہ نہوا میں ساتھ مسلمانونکے حاضر معرکۂ قتال میں وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ
مَوَدَّةٌ اور اگر پہنچے تمکو فضل اللہ کیطرف سے جیسے فتح اور غنیمت البتہ کہتا ہے گو یا کہ نہتی درمیان تمھارے اور درمیان اوسکے دوستی یعنے اپنے
آپ کو دور ڈالکر گو یا تمھیں دیکھا ہی نہیں اور تمھاری صحبت میں کبھی آیا ہی نہیں اور کہتا یہہ ہے يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا
اے کاشکے میں ہوتا اس جنگ میں ساتھ مسلمانونکے پس فیروزی پاتا میں فیروزی بڑی یعنے غنیمت سے بڑا حصہ لیتا میں فَلْيُقَاتِلْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ پس چاہیئے کہ لڑیں بیچ راہ اللہ کے دشمنان دین سے وہ لوگ کہ بیچتے ہیں
زندگانی دنیا کو کہ فانی ہے بدلے آخرت کے کہ سراے جاودانی ہے وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا
عَظِيْمًا اور جو کوئی لڑے بیچ راہ دین اللہ کے پس مارا جاوے اور درجہ شہادت کا پاوے یا غالب آوے دشمن پر فتح پاوے پس شتاب
دینگے ہم اوسکو آخرت میں ثواب بڑا وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ اور کیا ہے تم کو اے اہل اسلام کہ جہاد نہیں
کرتے بیچ راہ اللہ کے اور واسطے بیچارونکے کہ دست کفار میں گرفتار ہیں وہ کتنے شخص تھے کہ مکے میں اسلام لائے تھے اور اونکے قرابتی انکو
ہجرت سے منع کرتے تھے مِنَ الرِّجَالِ مردونسے مثل سلمہ بن ہشام اور ولید بن ابو ولید اور عباس بن ابی اور ربیعہ بن ابی ربیعہ اور ابوجندل
بن سہیل وغیرہم کے وَالنِّسَآءِ اور عورتونسے مثل ام شریک وغیرہا کے وَالْوِلْدَانِ اور لڑکونسے ابن عباسؓ نے کہا کہ نساء اور ولدان میں
میں اور میری ماں تھی الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا اور یہہ مستضعفین وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں تضرع
سے یعنے دعا کرتے ہیں اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو اس شہر مکہ سے کہ ظالم ہیں رہنے والے اوسکے بسبب شرک کے کہ بڑا ظلم ہے ان الشرک
لظلم عظیم وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ اور کر واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے دوست اور کر واسطے
ہمارے نزدیک اپنے سے مددگار کہ دشمنونکا شر ہمسے دفع کرے حق تعالیٰ نے دعا اون کی قبول کی بعضونکو مکے سے نکالا اور بعضے جو وہاں
رہگئے فتح مکے کے دن اونکی مہمات کا سرانجام ہوا حضرتؐ نے عتاب بن اسید کو حکومت مکے کی دی وہ یار اور مددگار اون بیچارونکا رہا
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا اور رسولؐ پر لڑتے ہیں بیچ راہ اللہ کے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے لڑتے ہیں بیچ راہ بتونکے فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ پس لڑو اور مارو اے دوستو حق کے دوستون
اور فرمانبردارونکو شیطانکے اور مکر اور فریب اوسکے مت ڈرو اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝ تحقیق مکر شیطان کا ہے سست بے قوت کہ
نہیں رکھتا دلیل اور حجت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْۤا اَيْدِيَكُمْ کیا نہیں دیکھا تو نے طرف اون لوگونکے کہ کہا گیا اونکو نگاہ رکھو ہاتھون
اپنے کو جہاد سے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ مستحقونکو اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن وقاص
اور مقداد بن اسود وغیرہم رضی اللہ عنہم تھے کہ حضرتؐ سے اجازت چاہتے تھے کہ اہل شرک سے حرب کریں کہ اونکی ایذا سے تنگ آئے ہیں

سو اونکو بحکم الہی کہا گیا کہ ابھی جہاد نکرو نماز پڑھو زکوٰۃ دو جب حکم الہی آویگا تب جہاد بھی کیجیو فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ
يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً پس جب مدینے مین آئے اور لکھا گیا اور واجب ہوا اوپر اونکے لڑنا کفار سے ناگہان
ایک فرقہ اونمین سے ڈرتا ہی جنگ مشرکون سے جیسا ڈرنا چاہئے اللہ سے یا زیادہ ڈرنا سمجھ لیجئے کہ یہہ ڈر ضعف بشریت سے تھا نہ کراہیت امر خدا سے
وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ اور کہتے ہین ای پروردگار ہمارے کیوں واجب کیا اوپر ہمارے لڑنا کفار کا لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ
قَرِيبٍ ہ کیون نہ ڈھیل دی ہمکو تا اجل کہ نزدیک ہی سب کے سمجھ لیجئے کہ یہہ سوال اگر منافقون سے صادر ہوا ہی تو کچھ عجب نہین اور اگر مومنون سے
وقوع مین آیا ہی تو خوف سے کہا ہوگا پھر توبہ کرلی ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ بعضے لوگ بعد نزول آیت قتال کے منافق ہوگئے اور جہاد
سے پھر گئے یہہ اونکی شان مین ہی اور اصح یہہ ہی کہ سوال کو تمنائے تخفیف تکلیف پر محمول رکھے نہ انکار پر قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ کہہ
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ فائدہ لینا دنیا کا تھوڑا ہی بیت والبتہ دل متاع سے دنیا کے مت کرو + یہہ جنت آخرت مین نہایت
قلیل ہی وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ اور آخرت بہتر ہی دنیا سے واسطے اوسکے کہ پرہیزگاری کرتا ہی شرک سے یا سب گناہون سے
وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا اور نہ ظلم کئے جاؤگے تم ای مجاہدو یعنے ثواب تمھارے جہاد کا کم نکرینگے بمقدار تاگے کے کہ دانہ خرما پر ہی پس امیدوار
ثواب کے رہو اور موت سے مت ڈرو کہ اس سے کہین چھٹکارا نہین أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ
جہان کہین ہوتم خواہ مکے مین خواہ مدینے مین پالیویگی تمکو موت اور اگرچہ ہوتم بیچ قلعون محکم کے یا محلون بلند کے یا برجون دوازدہ گانہ فلک
کے حاصل یہہ ہی کہ کسی حالتمین کسی جگہہ موت سے رہائی نہین نظم پڑھکے دل اینما تکونوا کو + مرگ سے غافل ایک آن نہو + پائیگا کب
رہائی تو اس سے + گر بروج مشیدہ مین چھپے + یا رہفت آسمان و قعر زمین + سب کا سب ایکسان ہی اوسکے تئین + تو جہان ہووہین
پہہ جاویگی + مہلت ایکدم نہ پھر دکھاویگی وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ اور اگر پہنچتی ہی منافقونکو بھلائی جیسی
نعمتین یا دشمن پر فتح جیسی جنگ بدر مین ہوئی تھی کہتے ہین یہہ نزدیک اللہ کے سے ہی وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ
اور اگر پہنچتی ہی اونکو برائی جیسی تنگی اور قحط یا شکست جیسی جنگ احد مین ہوئی کہتے ہین یہہ نزدیک تیرے سے ہی ای محمد اور تدبیر
تیرے سے ہی کہ درست نہ پڑی اور انوار مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت کرکر مدینے مین تشریف لائے او س سال میوہ
کم ہوا اور غلّیکی گرانی ہوئی منافق اور یہود کہنے لگے کہ پیغمبر کے قدوم سے یہہ سختی آئی حق تعالی نے اونکو جھٹلایا اور یہہ فرمایا کہ قُلْ كُلٌّ
مِّنْ عِندِ اللَّهِ کہہ کہ سب قبض اور بسط اور گرانی اور ارزانی اور غنیمت اور ہزیمت نزدیک خدا کے سے ہی اور ارادے اوسکے سے فَمَالِ
هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا پس کیا ہی واسطے اوس قوم منافق اور یہود کے نہین نزدیک کہ سمجھین یا تکو کہ مشتمل
ہی اونکی نصیحت پر یا نہین پاتے بات کو بہائم کی طرح کہ سنتے ہین سمجھتے نہین اور نافہمی اونکی سے ہی کہ کہتے ہین مَّا أَصَابَكَ مِنْ
حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ جو پہنچتا ہی تجھکو غنیمت اور فتح سے پس تفضل خدا سے ہی اور جو پہنچتا ہی تجھکو
ہزیمت اور قتل اصحاب سے پس نفس تیرے سے ہی اور بعضونے یہہ معنی کہی ہین کہ ای انسان جو پہنچتا ہی تجھکو بھلائی سے وہ کرم خدا سے
ہی اور جو پہنچتا ہی تجھکو برائی سے وہ شامت گناہ تیرے سے ہی سمجھ لیجئے تشریح اس معنی کی یہہ ہی کہ حقائق ممکنات کے عدمات ہین اوپر
وجود جو اونمین آیا پرتو ہی اسماء وجود وصفات واجب جل سلطانہ کا اور عدم کا خاصہ شر اور نقص ہی کیونکہ مقابل وجود کے ہی اور
وجود کا خاصہ خیر اور کمال ہی پس جو برائی کہ اس سے صادر ہوتی ہی ناشی ہی عدم سے کہ حقیقت اسکی ہی اور جو بھلائی کہ اس سے
سرزد ہوتی ناشی ہی وجود سے کہ ظل اسما وصفات حق سبحانہ ہی لہذا فرمایا ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک
وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا اور بھیجا ہی ہمنے تجھکو واسطے سب آدمیونکے پیغام پہنچانیوالا نہ یہہ کہ اسناد برائی اور بھلائی کی تیرے
طرف کرین وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا اور کفایت ہی خدا شاہدی دینے والا تیری رسالت پر شعر جب خدا شاہد ہو پھر کسکی شہادت

چاہیئے + پھر نہ برہان چاہیئے اور پھر نہ حجت چاہیئے + مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو کوئی کہا مانے رسول کا پس تحقیق
کہا مانا اللہ کا رسول طاعت خدا کو فرماتا ہے بامر خدا پس فرمانبرداری اوسکی فرمانبرداری اللہ کی ہوئی بحر الحقائق میں ہے کہ حضرت
بوصف فنا فی اللہ اور بقا باللہ موصوف تھے اور جو قائم باللہ ہو البتہ خلیفۃ اللہ ہو پس خلافت حضرت کو ثابت ہے ہر معاملے میں
کہ خلق سے کرتے تھے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور خلیفہ تھے ہر معاملے میں کہ خلق ساتھ اونکے کرتے تھے ان الذین یبایعونک
انما یبایعون اللہ پس طاعت اونکے خلیفے کی البتہ طاعت مستخلف کی ہے **بلیت** جسنے طاعت اونکی کی اوسنے طاعت اللہ کی + اسنے
پھرا جو جسے پھرا و د بات یہہ ہے سیدھی راہ کی + وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اور جو کوئی پھر جاوے فرمان تیرے سے پس
نہیں بھیجا ہمنے تجھکو اوپر اونکے نگہبان کہ اونکو گناہ کرنے سے بچاوے بعضے علما اسکو ساتھ آیت سیف کی منسوخ کہتے ہیں وَيَقُوْلُوْنَ
طَاعَةٌ اور کہتے ہیں منافق تیرے حضور میں کام ہمارا فرمانبرداری ہے فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ
تَقُوْلُ پس جب باہر نکلتے ہیں تیرے پاس سے مصلحت کرتے ہیں شب کو ایک گروہ اونمیں سے سوا اوس چیز کے کہ کہتا ہے تو وَاللّٰهُ يَكْتُبُ
مَا يُبَيِّتُوْنَ اور اللہ لکھتا ہے لوح محفوظ میں یا کراما کاتبین لکھتے ہیں اللہ کے حکم سے جو جو یہہ مصلحت اور تدبیر کرتے ہیں راتکو فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ
پس منہہ پھیر لے عتاب اونکے سے کہ اظہار اسلام کے سبب حکم قتل کا اونپر جاری نہیں وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر اوپر اللہ کے اور کام
اپنا سب خدا پر چھوڑ دے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۵ اور کفایت ہے اللہ کام بنانے والا بندونکا اور بر لانیوالا حاجتونکا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
الْقُرْاٰنَ کیا پس نہیں سمجھتے یہہ منافق قرآنکو اور تامل اور تفکر اسمیں نہیں کرتے تو کہ فصاحت بلاغت اعجاز سے ایجاز دریافت کریں کہ یہہ
کلام الٰہی ہے وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۵ اور اگر ہوتا قرآن نزدیک غیر اللہ کے سے یعنے مخلوق کا کلام ہوتا
جیسے زعم کافرون منافقون کا ہے البتہ پاتے عقل فہم والے بیچ اوسکے اختلاف بہت تناقض مضمون اور تفاوت نظم میں کیونکہ کلام
بشر کا خالی خلل سے نہیں ہوتا خواہ معنوں میں خواہ لفظوں میں وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اور جب آتی ہے منافقونکے پاس کوئی بات
امن کی مثل فتح اہل لشکر اسلام اَوِ الْخَوْفِ یا ڈر کی مثل شکست سریہ اہل اسلام اَذَاعُوْا بِهٖ افشا کرتے ہیں اوسکو قبل تحقیق سے
اور اس افشا میں ضرر اور فساد ہے کیونکہ خبر نیک میں فتنہ ہے دشمن قصد جنگ کا اہل اسلام کے کرتے ہیں اور خبر بد میں ضعف مسلمانون
کا اور موجب پریشانی کا اونکے ہے وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ اور اگر پھیرتے اوس چیز کو طرف پیغمبر کے کہ صلاح
مبارک میں اونکی آوے تو ظاہر کریں یا طرف حکم کے مومنونسے جیسے اکابر صحابہ یا امرا سرایا لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ البتہ
جان لیتے اوسکو وہ لوگ کہ تحقیق کرتے ہیں خبر کو پیغمبر اور اولوالامر میں سے کہ کس خبر کو ظاہر کیا چاہیئے اور کونسی کو چھپایا چاہیئے وَلَوْلَا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۵ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے ساتھ بھیجنے رسولونکے اور مہربانی
اوسکی ساتھ نازل کرنے قرآنکے البتہ پیروی کرتے شیطانکی مگر تھوڑے لوگ بچے رہتے وسوسہ شیطانی سے مدد عصمت ربانی سے جیسے ورقہ
بن نوفل اور قیس بن ساعدہ اور بحیرا راہب اور زید بن عمرو اور یوسف بن ذی یزن اور یوسف بن ذوالنون اور امثال اونکے کہ قبل بعثت نبی
آخر الزمان کے اور نزول قرآن کے محض موہبت الٰہی سے راہ راست پر رہے فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ پس لڑ بیچ راہ رضائے خدا کے لکھا ہے
کہ جب جنگ بدر کا آپنے قصد کیا نعیم بن مسعود نے لوگونکو لشکر ابوسفیان سے ڈرایا بعضے صحابہ بددل ہوئے حضرت نے فرمایا کہ جو سب جمع
ہون تو ہم چلیں یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر اور لوگ تخلف کریں تو تو اکیلے جا کر مقاتلہ کر لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ نہیں
تکلیف دی جاتی تجھکو جہاد کی مگر جان تیری کو پس مخالفت سے اورون کی مت غمناک ہو اور رغبت دلا مسلمانونکو قتل پر مشرکونکے کہ تجھپہ
رغبت دلانا ہے نہ تکلیف عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نزدیک ہے اللہ یہہ کہ بند کرے مسلمانونسے لڑائی اون لوگون کی
کہ کافر ہوئے یعنے قریش یا یہہ کہ ترس اونکے دلمیں ڈالے جیسے بدر صغری میں واقع ہوا کہ ابوسفیان ڈر کر موضع بدر میں نہ آیا چنانچہ سورہ

آل عمران مین گذرا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا اور اللہ سخت تر ہے ہیبت مین قریش سے اور سخت تر ہے عذاب مین اونکی ایذا سے
مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا جو کوئی سفارش کرے سفارش اچھی کہ حق ثابت ہوا ور کسیکو نفع پہنچے اور ضرر دفع ہو ہوگا
واسطے سفارش کرنیوالے کے حصے ثواب اوسکے سے وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا اور جو کوئی سفارش کرے سفارش
بری کہ حق فوت ہوا ور کسیکو ضرر پہنچے اور نفع سے باز رکھے ہوگا واسطے اوسکے حصہ وبال اوسکیسے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ط
اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے خبردار وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اور جب تحیت دئے جاؤ ساتھ سلام کے پس تحیت کرو تم
ساتھ بہتر کے اس تحیت سے اگر وہ السّلام علیکم کہے تو تم اوسکے جواب مین کہو وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ اور جو وہ بھی رحمۃ اللہ کہے تو تم برکاتہ
زیادہ کرو اَوْ رُدُّوْهَا یا پھیر دو اسی تحیت کو یعنے جواب مین السّلام علیکم و علیکم السّلام کہو اسقدر فرض ہے اور اول جو کہا وہ اولی ہے اور
یہہ مسلمان کے جواب مین ہے اور کافر کے جواب سلام مین علیک ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز
کے حساب لینے والا پس تمسے اوپر سلام اور جواب سلام کے حساب کریگا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ ہے بے شبہہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ
لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ البتہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے نہین شک بیچ اوسکے یا بیچ جمع کے وَمَنْ اَصْدَقُ
مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا اور کون شخص بہت سچا ہے اللہ سے بات مین یعنے کوئی نہین کیونکہ کذب کو وعدے اور قول مین اللہ کے دخل نہین
ع سب سے اصدق ہی رافنا اللہ + کذب کو اسکے قول مین نہین راہ + لکھا ہے کہ بعضے لوگون نے مکے سے ہجرت کی جب کچھ اور
نکلے پشیمان ہو کر پھر گئے اور پیغام اسلام کا اپنے مدینے مین کہلا بھیجا مسلمانونکو اونکے حق مین اختلاف ہوا بعضون نے کہا مومن ہین
بعضون نے کہا منافق حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ پس کیا ہے واسطے تمھارے بیچ شان منافقون
کے کہ متفرق ہوئے ہو دو فرقہ اور بعضون نے کہا ہے کہ کتنے مہاجر بہانہ کئے کہ ہوا مدینے کی ہمکو موافق نہین حضرت سے اجازت لی
دیہات کی طرف گئے وہان سے مکے گئے مشرکونمین مل گئے صحابہ کو اونکے اسلام مین تردد ہوا یہہ آیت اتری کہ کیون تم دو فرقہ ہوئے
ہوا ونکے کفر پر اتفاق کیون نہین کرتے وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا اور حال یہہ ہے کہ اللہ نے رد کیا اونکو ساتھ حکم کفر اور قتل اور
اسیر کرنیکے بسبب اس چیز کے جو عمل کیا انھونے کہ مسلمانونسے پھر کر کافرونسے ملے اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ کیا ارادہ
کرتے ہو تم یہہ کہ راہ پر لاؤ اوسکو کہ گمراہ کیا اللہ نے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نہ پاویگا
تو واسطے اوسکے راہ طرف حق کے وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
دوست رکھتے ہین یہہ پھرے ہوئے دین سے کاش کہ ہو جاؤ تم کافر جیسے کہ کافر ہوئے وہ پس ہو جاؤ تم برابر ایکدوسرے کے گمراہی مین
پس مت پکڑو تم انھین دوست یہانتک کہ ایمان لاوین اور ثابت ہو جاوے ایمان اونکا ساتھ اوسکے کہ ہجرت کرین بیچ راہ خدا کے مین رہا کے
اور بن نفاق کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ پس اگر پھر جاوین ایمان اور ہجرت سے پس پکڑو انکو اور قید کرو اور مار
ڈالو اونکو جہان پاؤ تم اونکو حل مین اور حرم مین وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور مت پکڑو انمین سے اور نہ دوست اور مدد دینیوالا
بلکہ پکڑو اور قتل کرو اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ مگر جو لوگ کہ جاملین طرف اوس قوم کے کہ درمیان تمھارے
اور درمیان اونکے عہد ہے وہ قبیلہ خزاعہ تھا یا بنی بکر یا بنی اسلم کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے مقرر فرمایا تھا کہ جو تمھارے
جوار مین آوے وہ ہمارے جوار مین ہووے اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ یا آوین تمھارے پاس
حال آنکہ رک گئے ہین سینے اونکے اوس سے کہ لڑین تم سے یا لڑین قوم اپنی سے کہ کافر ہین وہ بنی مدلج تھے کہ حضرت سے عہد کیا تھا
کہ تم سے نہ لڑینگے اور قریش سے بھی عہد کیا نہ لڑینگا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ مسلط کرتا
اونکو اوپر تمھارے اور تمھارا خوف اونکے دلسے دور کرتا پس البتہ لڑتے تم سے فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ

النصف

پس اگر ایکطرف ہوجاوین تمسے پس نہ لڑین تمسے اور ڈالین طرف تمھارے صلح اور امر چاہین فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝
پس نہین کیا اللہ نے واسطے تمھارے اوپر اونکے راہ مارنے اور لوٹ کا حکم اس آیت کا ساتھ آیت فاذا انسلخ الاشہر الحرم کے منسوخ
ہی سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ شتاب پاؤگے تم اور لوگونکو یعنے بنی غطفان اور بنی اسد کو کہ
مدینے مین آکر اسلام ظاہر کرینگے ارادہ کرینگے کہ امن مین ہون تمسے اور جب مدینے سے جاوینگے کافر ہوجاوینگے اور ارادہ کرینگے کہ
امین مین ہون قوم اپنی سے كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا جبکہ پھیرے جاوین طرف کفر کے یا قتال اہل اسلام کے روکے
جاوین بیچ فتنے کے فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ پس نہ کنارہ پکڑین قتال تمھارے سے اور نہ ڈالین طرف
تمھارے صلح اور طلب امن کو اور نہ بند کرین ہاتھون اپنے کو لڑائی تمھارے سے فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ پس پکڑو اونکو اور
مار ڈالو اونکو جہان پاؤ اونکو وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا اور یہہ لوگ دیا ہے ہمنے واسطے تمھارے اوپر اونکے غلبہ
ظاہر اور حجت روشن کہ کفر اور غدر اور مکر انکا ہے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا اور نہین لائق واسطے کسی مسلمان کے
یہہ کہ مار ڈالے مسلمانکو بغیر حق کے مگر انجانے سے وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا
اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو انجانے سے پس اوپر اوسکے آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور خون بہا ادا کیا طرف وارثون مقتول
کے کہ بانٹ لین آپسمین مثل میراث کے مگر یہہ کہ خیرات کردین وارث مقتول کے قاتل پر اور معاف کردین خون بہا نزول اس آیت کا عیاش
ابن ربیعہ کی شانمین ہے کہ اقرباسے چھپکر اسلام لایا تھا ایکبارگی انکو بھاگکر مکہ سے مدینے کو چلا ماں اوسکے فراق مین رونے لگی ابوجہل اور
حارث کہ برادران مادری عیاش کے تھے ماں کا رونا سنکر عیاش کے پیچھے گئے اور قریب مدینے سے پکڑلائے ہاتھ پاؤن باندھکر دھوپ مین ڈالدیا حارث بن زید
ایکدن اودھر گذرا کہنے لگا اے عیاش یہہ کیون ایذا اوٹھاتا ہے اسلام سے گذر اور خوش رہ اوسنے ایذا کے دفع کیواسطے جو اس سے کہلوایا
کہا پھر دوسرے بار حارث نے آکر ملامت کی کہ اگر اسلام حق تھا تو تو کیون پھرا اور جو باطل تھا تو پہلے کیون اختیار کیا تھا عیاش غصے ہوا
اور قسم کھائی کہ جب میرا دسترس ہوگا تجھے قتل کرونگا پھر عیاش نے ہجرت کرکر تجدید اسلام کی اور حارث بھی مدینے مین آکر اسلام لایا
عیاش اوسکی بیعت اسلام کیوقت حاضر نتھا ایکدن محلہ قبا مین اکیلا حارث کو جو عیاش نے پایا مار ڈالا اصحابہ نے عیاش کو ملامت کی
مسلمانکو ناحق قتل کیا تونے قیامت کو کیا جواب دیگا عیاش پشیمان ہوکر حضرتؐ کی خدمت مین آیا اور سب قصہ عرض کیا اور کہا کہ مین
اوسکے اسلام لانیسے آگاہ نتھا انجانمین مجھسے یہہ امر واقع ہوا جو اوسکی سزا ہو مین حاضر ہون یہہ آیت اوتری اور حکم قتل خطا کا ظاہر
ہوا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ پس اگر ہووے مقتول اوس قوم سے کہ دشمن ہین واسطے تمھارے
لینے کافر اور حال یہہ ہے کہ قاتل مسلمان ہے پس اوپر قاتل کے ہے آزاد کرنا ایک گردن مسلمان کا لونڈی ہو یا غلام کہ جوان ہوا ور
مسلمان اور خون بہا اوسکے وارثون کو نددے وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ اور اگر ہووے مقتول اوس قوم سے کہ وہ کافر ہین درمیان تمھارے اور درمیان اونکے عہد ہے یا ذمی حکم اوسکا کفارت اور
دیت مین حکم مسلمان کا ہے پس قاتل پر خون بہا ہے اور کیا گیا طرف اہل اوس مقتول کے آزاد کرنا ایک گردن مسلمان کا فَمَنْ لَّمْ
يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ پس اگر نپاوے مقدور آزاد کرنیکا پس روزی رکھنے ہین دو مہینے کے لپ در لپ
توبہ اللہ کیطرف سے اور توفیق اوسکے سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہے اللہ جاننے والا احوال قاتل اور مقتول کا حکم کرنیوالا دیت اور
کفارت کا سمجھ لیجئے کہ قتل خطا کا خون بہا سو اونٹ ہین پانچ قسم کے بیس ایکسالہ نر بیس ایکسالہ مادہ بیس دوسالہ اور بیس سہ سالہ اور
بیس چہار سالہ اور خون بہا قتل خطا کا زر سے ہزار دینار ہین اور نقرے سے دس ہزار درم اور خون بہا زنکا آدھا ہے مرد سے اور مسلم اور
ذمی اوسمین برابر ہے اور خون بہا غلام کا قیمت اوسکی دینا ہے اوسکے مالک کو اور دس درم کم دینے اگر دس ہزار درم کو قیمت پہنچ

جاوے یا زیادہ دس ہزار سے اور لونڈی مین بھی دس کم دے اگر پانچ ہزار کو قیمت پہنچ جاوے لکھا ہے کہ مقیس نے اپنے بھائی ہشام
کو محلہ بنی النجار مین کشتہ پایا حضرت سے آکر کہا آپنے زہیر فہری کو اوسکے ساتھ کر کر بنی النجار کے سردارون پاس بھیجا کہ ہشام کے قاتل کو اگر
جانتے ہو تو مقیس کے حوالے کرو والا دیت بموجب شریعت کے دو بنی النجار نے یہہ پیغام سنکر سو اونٹ مقیس کو دئے وہ لیکر مدینے کو
چلا راہ مین زہیر کو مار ڈالا اور کہا کہ ایک جان کے قصاص مین ایک جان کو مارا مین نے اور دیت مجھے نفعے مین ملی اور مکہ کو چلا گیا
یہہ آیت نازل ہوئی ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فیها اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو جانکر اور حلال جانے
اوسکا قتل پس سزا اوسکی دوزخ ہی در آنحالیکہ ہمیشہ رہیگا بیچ اوسکے وغضب الله علیه ولعنه واعد له عذابا عظیما اور غصے
ہوا خدا اوپر اوسکے اور لعنت کی اوسکو اور تیار کر رکھا واسطے اوسکے عذاب بڑا بسبب کرنے اس گناہ کے لکھا ہی کہ قوم کفار مین مرداس
فدکی نام ایکشخص مسلمان تھا جب لشکر اسلام کا حضرت نے اس قوم پر بھیجا وہ قوم بھاگ گئی وہ جو ایک مسلمان تھا وہ رہگیا اور اپنے
مواشی کو لیکر لا اله الا الله کہتا ہوا پہاڑ سے اترکر مسلمانو نمین السلام علیکم کہکر آملا مسلمانون نے جانا کہ یہہ کافر ہے ڈر کر سلام علیک
کی ہے اسامہ بن زید نے اوسے مار ڈالا اور اوسکے مواشی کو لوٹ لیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ غمگین ہوئے اور کہا کہ ای اسامہ
اوسے مار ڈالا تونے کہ جو شرک سے بیزار تھا اور وحدانیت کا اللہ کی اقرار کرتا تھا اسامہ نے بہت پشیمان ہوکر کہا یا رسول اللہ میرے
واسطے بخشش مانگو آپنے تین بار فکیف قتلت من قال لا اله الا الله اور ایکروایت مین ہی کہ اسامہ نے کہا یا رسول اللہ مرداس
نے کلمہ میری تلوار کے ڈر سے پڑھا تھا آپنے فرمایا تو نے دل اوسکا چیر کر دیکھا تھا کہ سچ کہتا تھا یا جھوٹ حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ
یا ایها الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل الله فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا ای لوگو جو ایمان لائے
ہو جسوقت سفر کرو تم بیچ راہ حق کے یعنے جہاد کو جاؤ پس تحقیق کرلو اور مت کہو واسطے اوس شخص کے جو ڈالے طرف تمہارے سلام علیک نہین
ہی تو مسلمان بلکہ ڈر سے ہمارے تو نے یہہ کلمہ کہا ہی تبتغون عرض الحیوة الدنیا چاہتے ہو تم ای مجاہدو اسباب زندگانی دنیا
کا مراد اس سے غنیمت اور مواشی مرداس کے ہین اور اگر تم غنیمت کے طالب ہو فعند الله مغانم کثیرة پس نزدیک اللہ کے ہین غنیمتین
بہت تمھین دیگا مسلمان کو مال کے واسطے مت مارو کذلک کنتم من قبل اسی طرح تھے تم پہلے اس سے یعنے اول کہ اسلام مین داخل
ہوئے تھے جان اور مال کے امن کیواسطے کلمہ شہادت کو وسیلہ پکڑا تھا فمن الله علیکم فتبینوا پس احسان کیا اللہ نے اوپر تمہارے کہ
استقامت دی تمھین دین مین پس تحقیق کرلو اور قتل مین آدمی کے جلدی مت کرو گمان بد کرکے وبال ہزار کافر کے چھوڑنے کا کمتر ہی ایک
مسلمان کے مارنے سے ان الله کان بما تعملون خبیرا تحقیق اللہ ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار لا یستوی القاعدون
من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله باموالهم وانفسهم نہین برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانون سے
سوا ضرر والونکے کہ اندھے لنگڑے بیمار ہین اور جہاد کرنیوالے بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالون اپنے کے کہ جہاد کا اسباب بنا دین اور مجاہدونکو
خرچ دین اور جانون اپنے کے کہ آپ میدان جنگ مین جاوین یعنے جو لوگ آرام پکڑکر گھر مین بیٹھ رہین وہ ان جانبازونکی کب برابری کرتے ہین
زید بن ثابت نے کہا کہ یہہ آیت نازل ہوئی اور اوسمین لفظ غیر اولی الضرر کا نہ تھا ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ میرا حال کیا ہوگا کہ اندھا
ہون جہاد کو نہین جاسکتا اسوقت من المؤمنین غیر اولی الضرر نازل ہوا فضل الله المجاهدین باموالهم وانفسهم علی القاعدین
درجة بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالونکو ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنے کے اوپر بیٹھنے والونکے بے عذر درجے مین وکلا
وعد الله الحسنی اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا کہ جنت ہی جو بیٹھے ہین عذر سے اور شوق جہاد کا اونکے دل مین ہی اور جو
جہاد کو جاتے ہین اون سبکو جنت کا وعدہ ہی لیکن تفاوت مرتبونمین موافق عمل کے ہوگا وفضل الله المجاهدین علی القاعدین
اجرا عظیما اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالونکو اوپر بیٹھنے والون بے عذر کے ثواب بڑا کہ وہ درجت منه درجے بلند ہین

خدا سے آخرت مین لکھا ہی کہ ستر درجے فضل ہی ہر درجہ ستر ہزار برس دوڑنے اسپ تیز رو کا ہی وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ اور بخشش
ہی اور مہربانی ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان اوپر زیادہ کرنیمین درجے اونکے حدیث مین
آیا ہی کہ بعضے مسلمان جیسے قیس بن فاکہہ اور قیس بن ولید اور مثل اونکے باوجود قدرت کے مکے سے مدینے کو ہجرت کر کر نہ آئے
جب قریش بدر کو آئے وہ بھی ہمراہ کفار کے جنگ گاہ مین حاضر ہوئے اور مسلمانونکی تلوارونسے مارے گئے حق تعالی نے اونکی شان
مین یہہ آیت نازل کی اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىھُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ تحقیق وہ لوگ کہ قبض کرتے ہین جان اونکی فرشتے درآن
حالیکہ وہ ظلم کرنیوالے ہین جانون اپنے کو ساتھ ترک ہجرت کے کہ اوسوقت فرض تھی اور ساتھ موافقت کفار کے کہ ممنوع تھی
قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ کہتے ہین فرشتے غصے سے اونکو کس دین مین تھے تم اور کس فریقکے ساتھ تھے مشرکونکے یا موحدونکے قَالُوْا كُنَّا
مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ کہتے ہین تھے ہم ضعیف اور عاجز بیچ زمین مکے کے اور کفار غالب تھے قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً
فَتُھَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ کہتے ہین فرشتے اونکے جھٹانیکو کیا نتھی زمین اللہ کی کشادہ پس وطن چھوڑ جاتے تم بیچ اوسکے یعنے یہانسے نکلکر اور جگہہ
چلے گئے ہوتے جیسے مہاجرون نے حبشہ اور مدینے کو کیا فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۭ پس یہہ لوگ ترک کرنیوالے ہجرتکے جگہہ اونکی
ہی دوزخ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ اور بری جگہہ ہی پھر جانیکی اونکے دوزخ اور یہہ عذاب ترک کرنیوالونکو ہجرت کے مقرر
ہی اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۝ مگر وہ لوگ کہ واقع مین
ضعیف اور عاجز ہین مردونسے اور عورتونسے اور لڑکونسے نہین کرسکتے بہانا اور نہین پاتے راہ باہر نکلنے کی یا نہین پہچانتے راہ مدینے
کی فَاُولٰۗىِٕكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْھُمْ ۭ پس یہہ لوگ شاید خدا یہہ کہ معاف کرے اونسے لفظ عفو کا ایما کرتا ہی کہ ترک ہجرت
امر خطیر تھا یہانتک کہ ضعفا بھی اوس سے امین نہین ہوسکے وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ اور ہی اللہ معاف کرنیوالا معذورونکو
بخشنے والا گناہ اونکے وَمَنْ يُّھَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ اور جو کوئی وطن چھوڑ جاوے بیچ راہ
اللہ کے پاوے بیچ زمین کے جگہہ بہت اور کشادگی روزی مین یا فراخ اظہار دین مین اور اعلائے کلمہ مین عمرو بن دینار نے عکرمہ سے
روایت کی ہی کہ مکے مین بہت شخص اسلام لائے تھے اور طاقت ہجرت کی نہین رکھتے تھے جب آیت تہدید کی ترک ہجرت پر نازل
ہوئی اور نوشتہ اوسکا مستضعفان مکہ کو پہنچا جندع بن ہمزہ نے بیٹونکو کہا کہ مین اگرچہ بیمار اور پیر ہون لیکن مستضعفونسے نہین ہون
نکل سکتا ہون اور راہ مدینے کی جانتا ہون ڈرتا ہون کہ اگر مر جاؤن تو ترک ہجرت کے سبب ایمان مین خلل نہ آوے مجھے چارپائی پر
ڈالے ہوئے لے چلو بیٹے لیچلے جب منزل تنعیم مین اترا آثار موت کے ظاہر ہوئے جندع نے اپنا دست راست دست چپ پر رکھا اور کہا خدایا
یہہ ہاتھ تیرا ہی اور یہہ تیرے رسول کا بیعت کرتا ہون تجھ سے جیسی کہ بیعت کی ہی رسول تیرے نے تجھ سے یہہ کہکر مر گیا یہہ خبر مدینہ
مین پہنچی بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر آن پہنچتا یہان تو اسلام اوسکا کامل نہ ہوتا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُھَاجِرًا
اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭ اور جو کوئی نکلے گھر اپنے سے وطن چھوڑ کر طرف اللہ اور رسول اوسکے
یعنے واسطے اللہ اور رسول کے پھر پالیوے اوسکو موت راہ مین اور ہجرتگاہ تک نہ پہنچنے پائے پس تحقیق ثابت ہوا ثواب اوسکا اوپر
اللہ کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اور ہی اللہ بخشنے والا گناہ تاخیر کا کہ ہجرت مین ہوئی مہربان ثواب دینے مین بسبب نیک نیتی کے
وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اور جسوقت سفر کرو تم بیچ زمین کے پس نہین اوپر تمھارے
گناہ یہہ کہ کوتاہ کرو تم نماز سے کہ چار رکعت کی دو رکعت پڑھو اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اگر ڈرو تم یہہ کہ مار ڈالین تم کو
وہ لوگ جو کافر ہوئے یہہ شرط باعتبار غالب کے ہی کیونکہ اوسوقت مدینہ کے گرد دشمن بہت تھے اور اب بغیر ڈر کے بھی قصر ہی
اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ تحقیق کافر ہین واسطے تمھارے دشمن ظاہر وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ

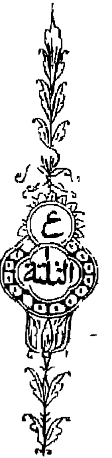
طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْھُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَھُمْ اور جسوقت کہ ہووے تو درمیان اونکے دشمن کے خوف کے وقت پس قائم کرے تو
واسطے اونکے نماز لشکر اپنے کو دو قسم کریں چاہیئے کہ کھڑی ہووے ایک جماعت اونمین سے ساتھ تیرے اور نماز پڑھے اور چاہیئے کہ لیوین
ہتھیار اپنے فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَاۗىِٕكُمْ پس جسوقت سجدہ کرلین نماز پڑھنے والے پس چاہیئے کہ ہوجاوین وہ پیچھے تمھارے
مقابل دشمن کے یعنے جب یہہ ایک رکعت پڑھ لین تو دشمن کے سامنے کھڑے ہوجاوین وَلْتَاْتِ طَاۗىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا
مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَھُمْ وَاَسْلِحَتَھُمْ اور چاہیئے کہ آوے جماعت دوسری کہ اونھوں نے نہین نماز پڑھی اور نگہبانی کرتی تھی پس نماز
پڑھین ساتھ تیرے ایک رکعت دوسری اور چاہیئے کہ لےلیوین ساتھ اپنے آلت بچاؤ کے اپنے دشمن سے جیسی ڈھال اور خود اور زرہ
اور ہتھیار اپنے جنگ کے جیسی تلوار نیزہ تیر کمان وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ دوست رکھتے ہین وہ لوگ
کہ کافر ہوئے کاش غافل ہو تم ہتیاروں اپنے سے اور اسباب اپنے سے فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً پس جھک آوین اوپر
تمھارے جھک آنا یکبارگی اور جو یاوین لیجاوین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ مین تشریف لیگئے تھے وہان مشرک صف باندھے قتال کو
کھڑے تھے آپنے بھی حکم فرمایا کہ لشکر اسلام صف باندھکر مقابل ہو وقت نماز پیشین کا آیا اور سوار لشکر کفار کے درمیان سپاہ مومنونکے اور قبلہ کے حایل تھے حضرت
نے صحابہ کے ساتھ نماز جماعت کی پڑھی کفار رکوع سجدہ اونکا دیکھتے رہے جب مسلمان نماز سے فارغ ہوئے کفار نے ارمان کیا کہ نماز
مین اونپر کیون نہ جاگرے ایک کافر نے کہا کہ اونھی نماز کا وقت اونکی آتا ہی اوسوقت اونپر حملہ کیجیو ابھی وقت عصر کا نہین آیا تھا
کہ حق تعالی نے یہہ آیت بھیجکر نماز خوف آپکو تعلیم کردی اور کیفیت اوسکی کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ
كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اور نہین گناہ اوپر تمھارے اگر ہووے تمکو ایذا مینہہ سے کہ بوجھل کردے ہتیار ونکو اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى یا
ہو تم بیمار اور ناطاقت ہتھیار اٹھانے سے اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ یہہ کہ رکھو ہتیاروں اپنے کو وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اور ہر طرح لے لو
آلات بچاؤ اپنے کی تو کہ دشمن تمپر نہ دوڑے اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا تحقیق اللہ نے تیار کیا ہی واسطے کافرونکے
عذاب رسوا کرنیوالا فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِكُمْ پس جسوقت کر چکو تم نماز خوف کو پس یاد کرو
اللہ کو حالت قیام مین کہ تلوار مار وا اور حالت قعود مین کہ تیر لگاؤ اور اوپر کروٹون اپنے کے جب زخمی ہو کر گرو غرض ہر حال یاد حق
سے غافل نہ ہو **بیت** ذکر سے محبوب کے رافت زبانکو شاد کر + کیا کھڑے کیا بیٹھے کیا لیٹے خدا کو یاد کر + بعضون نے کہا ہی کہ ذکر
بمعنی خوف ہی یعنے ڈرو اللہ سے قیامًا یعنے وقت تصرف کے امور مین وقعودًا یعنے وقت کھانے پینے کے اور لوگونمین بیٹھنے کے وعلی جنوبھم
یعنے وقت سونیکے **نظم** لاتخافوا مژدہ ہی اس قول کا + جو ڈرا حق سے نڈر سب سے ہوا + ڈر خدا سے رکھ تو ہر دم ہر آن + جبتلک ہی
دم مین دم اور جان مین جان + فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس جسوقت آرام پاؤ تم اور خوف سے بیغم ہو پس سیدھی کرو نماز کو ساتھ
ساتھ ادا کرنے ارکان اور شرائط کے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا تحقیق نماز ہی اوپر مومنونکے فرض وقت مقرر
کئے ہوئے یعنے وقت اوسکے مقرر کردئے ہین اونسے باہر نکرو وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَاۗءِ الْقَوْمِ اور مت سستی کرو بیچ ڈھونڈھنے کافرونکے اور
لڑنے اونکے یہہ آیت غزوے حمراء الاسد مین نازل ہوئی ہی بعد جنگ احد کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ابوسفیان کے پیچھے چلین اور
صحابہ زخمونسے متالم تھے حق تعالی نے فرمایا اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّھُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ اگر ہو تم ای مسلمانو دردمند زخمونسے پس تحقیق
کافر بھی دردمند ہین زخم خوردہ جیسے کہ دردمند ہو تم وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ اور امید رکھتے ہو تم باوجود الم کے اللہ سے جو
کچھ کہ نہین امید رکھتے وہ ثواب آخرت سے اور نعمت دنیا سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِــيْمًا حَكِـيْمًا اور ہی اللہ جاننے والا دل کی بات کا تمھارے
محکم کار امر اور نہی مین لکھا ہی کہ طعمہ بن ابیرق چھید قتادہ کے گھر لگاکر زرہ اسکے کہ برتن مین آٹے کے رکھے تھے چرا کر اپنے گھر لایا
اوس برتن مین سوراخ تھا آٹا گرتا آیا پھر ایک یہودی کے گھر کہ زید بن السمین اسکا نام تھا امانت رکھہ آیا صبح کو قتادہ آپکی شان

سے طعمہ کے گھر گیا زرہ مانگنے کو طعمہ منکر ہوا آخر اوس آیکے نشانسے یہودی کے گھر چلا گیا اوسے پکڑا کہ زرہ میری دے اوسنے کہا کہ طعمہ امانت
سپرد کر گیا ہے اور لوگونے بھی گواہی دی یہہ قصہ حضرتکے پاس پہنچا بنو ظفر کہ قوم طعمہ کی تھی نہین جانتے تھے کہ طعمہ رسوا ہوا اور یہودی سچا
ہوا اور مسلمان اونکو مستعد ہوئے اور حضرتکی بھی مرضی تھی کہ یہودی پر خیانت ثابت ہوا اور مسلمان بچے رہین آپنے یہودیکو غصہ کیا اور چاہا
کہ ہاتھ کاٹنے کا حکم کرین اوسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ؕ
تحقیق اوتارا ہمنے طرف تیرے قرآن ساتھ حق کے تو کہ حکم کرے تو درمیان لوگونکے ساتھ اوس چیز کے کہ دکھلاتا ہے تجھکو اللہ ساتھ وحی
کے وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا اور مت ہو تو واسطے خیانت کرنیوالونکے جھگڑنے والا اور دشمنی کرنیوالا اوس شخص کا کہ بیگناہ ہے
وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ اور بخشش مانگ اللہ سے اوس قصد سے کہ یہودی کے عذابکا کیا تھا إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا تحقیق اللہ ہے
بخشنے والا اوس شخصکو کہ آمرزش چاہے مہربان اوپر اوسکے وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ اور مت جھگڑ تو اون لوگون
کیطرفسے کہ خیانت کرتے ہین جانون اپنے کو یعنے قوم طعمہ کی إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا اوس
شخصکو کہ ہے خیانت کرنیوالا گنہگار یعنے خیانت مین مصر ہوا اور گناہ مین مستغرق يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ
وَهُوَ مَعَهُمْ شرم کرتے ہین اور چھپاتے ہین لوگونسے اور نہین شرم کرتے اللہ سے اور حال یہہ ہے کہ خدا ساتھ اونکے ہے اور چھپی باتین سب
جانتا ہے پس لائق ہے کہ اوس سے شرم کرین اور نہین کرتے إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ جسوقت مصلحت کرتے ہین راتکو
اوس چیزکی کہ نہین پسند کرتا اللہ بات جھوٹی سے بنی ظفر آپسمین مشورت کرتے تھے کہ طعمہ جھوٹی قسم کھالے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
باور کرلینگے کیونکہ مسلمان ہے اور یہودی کی بات کہ کافر ہے نہین ماننے کے وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا اور ہے اللہ ساتھ اوس
چیز کے کہ کرتے ہین تدبیر سے گھیرنے والا ساتھ علم کے اور کوئی چیز اوسکے احاطۂ علم سے باہر نہین هَا أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خبردار ہو تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑتے ہو تم اونکی طرفسے بیچ زندگانی دنیاکے یعنے ای گروہ بنی ظفر جاہلیت کے سبب دفع کرتے
ہو خیانت خائن کے ساتھ جدال کے دنیا مین فَمَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا پس جو کوئی جھگڑیگا
اللہ سے دفع خیانت مین اونکی طرفسے دن قیامت کے یا کون شخص ہوگا اوپر اونکے نگہبان کہ عذاب کرنیکو نہ چھوڑے یا حمایت کرنے والا
کہ عذاب اونسے دور کرے وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا اور جو کوئی عمل کرے برا کہ ضرر
اوسکا غیر کو پہنچے یا ظلم کرے اوپر جان اپنے کے پھر بخشش مانگے اللہ سے توبہ کرکر پاویگا اللہ کو بخشنے والا گناہ اوسکے کا مہربان اپنے
فضل سے اوپر اس آیت مین رغبت دلوائی ہے طعمہ اور قوم اوسکے کو ساتھ توبہ اور استغفار کے وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى
نَفْسِهِ اور جو کوئی کماوے گناہ اور چاہے کہ بیگناہ کو تہمت لگاوے سوا اوسکے نہین ہے کہ کماتا ہے اوس عمل کو اوپر جان اپنے کے کیونکہ
ضرر اوس عمل کا اوسکی جان سے دوسرے کیطرف نہین جاتا وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا اور ہے اللہ جاننے والا چور کو زرہ کے حکم کرنے والا
عوض مین اوسکے ہاتھ کاٹنے کا وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا اور جو کوئی کماوے



کچھ گناہ صغیرہ کہ خطا ہو یا گناہ کبیرہ کہ عمدا ہو پھر تہمت لگاوے ساتھ اوسکے بیگناہ کو جیسے طعمہ نے زید پر تہمت لگائی تھی پس تحقیق
اوٹھالیا اوسنے بہتان اور گناہ ظاہر وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تیرے اور رحمت اوسکی فضل یہہ
تھا کہ وحی بھیجکر حقیقت ظاہر کردی اور رحمت یہہ کہ قصد عذاب زید سے اور تصدیق طعمہ سے پھرا دیا لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ
البتہ قصد کیا تھا ایک جماعت نے بنی ظفر سے یہہ کہ بہکا دین تجھکو حکم راست سے وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ اور نہین بہکاوینگے مگر جانون
اپنے کو کیونکہ وبال اوسکا اونہین کے طرف پھریگا وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ اور نہین ضرر پہنچاوینگے تجھکو کچھ بلیت کیونکہ تو ہے
پناہ مین حق کی + تربیت مین ہے رب مطلق کی وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور اوتارا اللہ

نے اوپر تیرے قرآن اور احکام حلال و حرام اور سکھا دیا تجھکو جو کچھہ نہ تھا تو جانتا اچھی چیزین بعضون نے کہا ہی کہ علم عرفان الہی
ہی لفظ حق تعالی کی ربوبیت دیکھہ + نفس کی اپنے عبودیت دیکھہ + رافتا جان یہی ہی عرفان + کہتے ہین اسکو کمال ایمان ☆ بحر
الحقایق مین ہی کہ حق تعالی نے شب اسری مین علم ماکان اور علم مایکون آپ پر کھولدیا چنانچہ حدیث معراج مین ہی کہ زیر عرش
تھا مین کہ قطرہ حلق مین میرے ڈالا علم اول اور آخر مجھپر کھل گیا وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا اور ہی فضل اللہ کا اوپر
تیرے بڑا کہ نبوت عطا کی اور نبوت سے بڑا کوئی فضل نہین لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ نہین بھلائی بیچ بہت مصلحتون اونکے کے کہ
قوم طعمہ کے چھٹانے کے واسطے طعمہ کی کرتے ہین اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ مگر جو کوئی حکم کرے ساتھہ خیرات دینے کے یا اچھی باتکے
امر معروف وہ ہی جو شرع مین نیک ہو بعضون نے کہا ہی کہ مراد امر معروف سے یہان قرض دینا ہی اور بیچارونکی مدد کرنا ہی اَوْ
اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ یا ساتھہ صلاح کردینے کے درمیان لوگون کے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا
عَظِيْمًا اور جو کوئی کرے یہہ جو مذکور ہوا واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے پس شتاب دینگے ہم اسکو ثواب بڑا وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے اوسکے
راہ سیدھی اور پیروی کرے سوا راہ مسلمانونکے اعتقاد اور عمل مین یہہ آیت طعمہ کی شان مین ہی کہ قطع ید کے خوف سے بھاگ کر مکہ کو گیا
اور مرتد ہو گیا وہان ایک شخص کے گھر کو سوراخ دیا دیوار گر پڑی دب گیا دوسرے دن دیوار کے نیچے سے نکالا چاہا کہ مار ڈالین لوگون نے
کہا کہ یہہ مدینے سے بھاگ کر یہان پناہ پکڑنے کو آیا ہی مارنا مناسب نہین آخر مکے سے نکالدیا تجار قضاعہ کے ساتھہ شام کو گیا ایک
منزل مین جا اوترا لوگون کو غافل دیکھکر کچھہ اسباب چرا کر بھاگا آخر پکڑکر سنگسار کیا مدت تک جو اوپر اوسکے گذرتا تھا ایک پتھر اوسپر مارتا
تھا ایک ٹیلا پتھرونکا اوسکے مدفن پر ہو گیا اور ایک قول یہہ ہی کہ جب یہے دریا مین بیٹھا کیسہ دینار کا کشتی مین چرایا لوگون نے معلوم کرکر
دریا مین پھینکدیا یہہ عذاب دنیا کا تھا اور عذاب آخرت کا حق تعالی فرماتا ہی نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى متوجہ کرینگے ہم اوسکو آخرت مین جدھر
متوجہ ہوا ہی وہ دنیا مین یعنے یہان کفر اور ارتداد اختیار کیا تھا وہان بھی کافرون مرتدون مین اوٹھاوینگے وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ اور داخل
کرینگے ہم اوسکو دوزخ مین وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اور بری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ
ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک بنایا جاوے ساتھہ اوسکے اور بخشتا ہی جو سوا اسکے ہی واسطے جسکے کہ چاہتا ہی
لکھا ہی کہ ایک پیر مرد تھا اوسنے آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گناہون مین غرق ہون لیکن جب سے اللہ کو پہچانا ہی شریک اوس کا
نہین لایا ہون اور گناہون سے شرمندہ ہو کر توبہ کرتا ہوا آپ پاس آیا ہون میرا کیا حال ہوگا اوسکی شان مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ سوا
مشرک کے سب گناہونکی بخشش کی ہی وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا اور جو کوئی شریک اوس کا
لاوے ساتھہ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا حق سے دور یعنے نہایت گمراہی پس حال مشرکونکا فرماتا ہی



اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّا اِنٰثًا نہین پکارتے یعنے عبادت کرتے سوا اللہ کے مگر عورتون کی سمجھ لیجئے کہ بتونکو عورتین کہتے تھے
نامون کی تانیث کے سبب جیسے لات اور منات اور عزی اور جس قبیلے کا بت ہوتا تھا اوسکو کہتے تھے فلانے کا انثی اور تفسیر منیر مین ہی
کہ عورتونکی شکل بتون کو تراشتے تھے اور یا مراد اناث سے فرشتے ہین کہ انکو پوجتے تھے اور خدا کی بیٹیان کہتے تھے وَاِنْ يَّدْعُوْنَ
اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ اور نہین عبادت کرتے مگر شیطان سرکش کی کہ لعنت کی ہی اوسکو اللہ نے کیونکہ شیطان بہکاتا ہی مشرکونکو
کہ ان کی عبادت کرو وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا اور کہا شیطان نے البتہ لیدون تیرے بندون سے ایک حصہ مقرر کیا گیا
کہ اوسے بعث النار کہتے ہین حدیث مین ہی کہ ہزار آدمیون مین نو سو ننانوے بعث النار ہونگے وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ اور البتہ
گمراہ کرونگا مین اونکو راہ حق سے اور آرزو مین ڈالونگا مین اونکو جھوٹی جیسے طول حیات یا تاخیر توبہ یا انکار قیامت یا انکار دخول

بہشت یا ارتکاب ذنوب وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ اور البتہ حکم کرونگا مین اونکو پس البتہ چیرینگے کان جانورونکے اور جو
خدا نے حلال کیا ہے اوسے حرام کرینگے یہہ اشارہ بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ وغیرہ پر ہے کہ عرب والے کیا کرتے تھے سورۂ مائدہ مین مذکور
ہوگا وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ اور البتہ حکم کرونگا مین اونکو پس پھیر ڈالینگے پیدایش اللہ کی صورت مین یا صفت مین جیسے
خوجہ کرنا اور نیز کرنا دانتون کا اور لواطت اور سحق اور گندوانا رخ اور سب ہا تھہ اور پانون کا یا مراد فطرت الٰہی کا تغیر ہے یعنے اسلام
کا یا قوی کا اور جوارح کا استعمال بدکامونمین ہے وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا اور جو
کوئی پکڑے شیطانکو دوست سوا اللہ کے اور اوسکا کہا مانے پس تحقیق ٹوٹا پایا ظاہر کہ عمر ہاتھہ سے گئی اور فائدہ نملا یا ٹوٹا یہہ ہے کہ بہشت
ہاتھہ سے گئی اور دوزخ ملی يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وعدہ دیتا ہے اونکو شیطان اوس چیز کا کہ وفا نکرے اور آرزو مین ڈالتا ہے اونکو ایسی
چیزکی کہ نپاسکے وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اور نہین وعدہ دیتا اونکو شیطان مگر فریب اور مکر یعنے نفع ظاہر کرتا ہے اوس چیز
مین کہ ضرر سے بھری ہے اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ یہہ لوگ کہ بتونکو پوجتے ہین اور شیطان کا کہا مانتے ہین جگہہ اون کی دوزخ ہے
وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا اور نہ پاوینگے دوزخ سے گریز کی جگہہ کہ جہان بھاگ جاوین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے شتاب داخل کرینگے ہم اونکو بہشتون
مین کہ چلتی ہین نیچے درختون اونکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اوسکے ہمیشہ بے انقطاع ابدًا تاکید ہے وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا
وعدہ کیا اللہ نے سچ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا اور کون بہت سچا ہے اللہ سے بات مین لکھا ہے کہ یہود اور نصاریٰ مسلمانون
سے اپنی بڑائی کرنے لگے کہ پیغمبر ہمارا پہلے تمھارے پیغمبر سے ہوا اور کتاب ہماری تمھاری کتاب سے پہلے اوتری اور بہشت مین نجاویگا
مگر یہودی اور نصرانی مسلمانون نے جواب دیا کہ ہمارا پیغمبر خاتم انبیا ہے اور کتاب ہماری ناسخ کتب تمھارے کی ہے ہم سزاوار بہشت
کے ہین یہہ آیہ اُتری لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ نہین ہے ہوا آرزوؤن تمھارے کی اے مسلمانو اور نہ موافق آرزوؤن
اہل کتاب کے کہ کہتے ہین نہین داخل ہوگا بہشت مین مگر وہ شخص کہ ہوگا یہودی یا نصرانی یعنے ثواب ملنا اور بہشت مین جانا آرزوؤن
سے نہین حاصل ہوتا اگر اسکی محبت ہے محنت کر اور عمل نیک بجالا **بیت** ریاضت سے ریاض جنت فردوس ملتا ہے + بآب دیدہ و
خون جگر یہہ پھول کھلتا ہے + مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ جو کوئی عمل کرے برا جزا دیا جاویگا ساتھہ اوسکے جلدی یا دیر مین یہہ حکم عام ہے
سب عمل کرنیوالونکو لکھا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی اصحاب غمگین ہوئے امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضہ نے کہا یا رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کیف الفلاح بعد ہذہ الآیۃ کیونکر چھٹکارا ہے بعد نزول اس آیت کے کیونکہ کوئی شخص عمل بد سے خالی نہین پس تحمل اسکی
سزا کا کیسے ہے حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیمار نہین ہوتے تم اور مصیبت اور بلا نہین آتی ہے کہا ہان فرمایا یہی سزا ہے تیسیر مین ہے کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے بعد اسکے فرمایا کہ اے ابوبکر تجھکو اور اصحاب اور مسلمانون کو سزائے گناہ دنیا مین دینگے کہ ملاقی ہو خدا سے بیگناہ اور اورون
کے گناہونکی جزا جمع کرینگے اور قیامت کو دینگے اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ عمل سوء شرک ہے اس دلیل سے کہ حقتعالےٰ
فرماتا ہے وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ پاویگا عامل سوء واسطے نفس اپنے کے سوا اللہ کے دوست کہ
مدد اوسے پہنچاوے اور نہ یار کہ عذاب سے چھڑاوے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا اور جو کوئی بجالاوے بعضے اعمال صالحہ سے کیونکہ سب عمل نیک کرنے کی کسیکو طاقت نہین ہے مرد سے ہو
یا عورت سے درانحال کہ وہ ہو ایمان والا پس یہہ لوگ داخل ہونگے بہشت مین یا داخل کئے جاوینگے بہشت مین یدخلون بھی قرأت
ہے بصیغۂ مجہول اور نہ ظلم کئے جاوینگے ثواب عمل اپنے مین کھجور کے ناگے کے برابر یعنے کچھہ ثواب اونکا کم نہوگا وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا
مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ اور کون شخص بہتر ہے ازروئے دین کے اوس شخص سے کہ خالص کرے جان اپنی کو واسطے اللہ کے

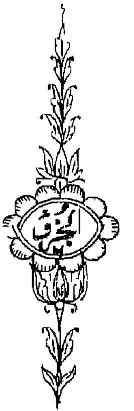
یا مطیع کرے منہہ کو واسطے سجود خدا کے اور حالانکہ وہ ہی نیکی کرنیوالا اور ہدی چھوڑنیوالا وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا اور پیروی کی
دین ابراہیم کی درآنحال کہ ابراہیم یا یہہ پیروی کرنیوالا جھکا ہی سب دینوں سے طرف دین اسلام کے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا اور
پکڑا خدا نے ابراہیم کو دوست لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے وقت مین قحط پڑا لوگ ہبشہ سے خوان خلیل سے بہرہ مند
ہوتے تھے شدت جوع سے اونھی رجوع لائے اونھون نے جو تھا سب تصرف کیا جب غلہ نرہا تو مصر مین ایکدوست تھا اونکا معتبر اوسکے پاس
کتنے اونٹ بھیجے کہ مصر سے طعام شام کو لاوین اوسنے اونکا پیغام سنکر کہا کہ میری ولایت مین بھی قحط ہی اگر اونکے کہانے کو درکار ہوتا
بھیجدیتا وہ فقرا کے بانٹنے کو منگواتے ہین غلہ ندیا اور قیمت پرہی نہ ملا وہ سب اونٹ خالی آئے راہ مین سارہانون نے کہا کہ خالی اونٹ
لیجانے سے شرم آتی ہی محتاج راہ دیکھتے ہونگے کہ غلہ آتا ہی ریت سے تھیلیون مین بھرکرے آئے حضرت ابراہیم یہہ حال دیکھکر مسجد کو چلے
گئے بی بی سارہ زوجہ اونکی جو سوتیسے اوٹھین تھیلیے بھرے دیکھکر خوش ہوئین ایک کا منہہ کھولا تو اوسمین سفید آٹا تھا سکا لنگر پکا یا
عیال اطفال کو اور درویشونکو کھلایا حضرت ابراہیم گھر مین آئے بو کہ انکی دماغ مین پہنچی پوچھا کہ کہان سے یہہ طعام آیا سارہ نے کہا دوست مصری کے
پاس سے اونھون نے کہا کہ نہین یہہ دوست حقیقی کے پاس سے آیا کہ اللہ ہی اللہ نے اس سبب سے اونکو دوست پکڑا وَلِلّٰهِ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی پس جسکو چاہیے ساتھہ دوستی کے
قبول فرماوے وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا اور اللہ ہی ساتھہ ہر چیز کے احاطہ کرنیوالا ساتھہ علم اور قدرت کے وَیَسْتَفْتُوْنَکَ فِی
النِّسَآءِ اور فتوی پوچھتے ہین تجھہ سے بیچ حق میراث عورتونکے یعنے بیٹیونکے چنانچہ تفسیر مین رکوع یوصیکم اللہ کے گذرا کہ عتبہ بن حصین
کہتا تھا کہ ہم میراث نہ دینگے مگر اوسیکو کہ لڑائی مین جائے اور غنیمت لائے قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِیْهِنَّ کہہ اللہ فتوی دیتا ہی تمکو یعنے حکم
اپنا بیان کرتا ہی بیچ حق اونکے وَمَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ اور دوسری فتوی دیتا ہی وہ جو پڑھا جاتا ہی اوپر تمھارے بیچ قرآن کے
فِیْ یَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ بیچ شان یتیم عورتون کے وہ عورتین کہ نہین دیتے تم اونکو مَا کُتِبَ لَهُنَّ جو کچھہ فرض کیا گیا
ہی واسطے اونکے میراث سے وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْهُنَّ اور رغبت کرتے ہو یہہ کہ نکاح کرلو اونکو اگر خوبصورت ہون اور مال اونکا
کہالو وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ اور فتوی دیتا ہی قرآن بیچ حق ناتوانون کے لوگون سے کہ اونکو میراث نہین دیتے ہو وَاَنْ
تَقُوْمُوْا لِلْیَتٰمٰی بِالْقِسْطِ اور حکم کرتا ہی قرآن یہہ کہ قائم رہو تم واسطے یتیمونکے بیچ مہر اور میراث اونکیکے ساتھہ انصاف کے وَمَا
تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِهٖ عَلِیْمًا اور جو کچھہ کروگے تم بھلائی سے بیچ حق یتیمون اور لڑکونکے اور سوا اونکے اور کے پس تحقیق اللہ
ہی ساتھہ اوسکے جاننے والا جزا اوسکی دیگا لکھا ہی کہ ایک شخص بہانہ ڈھونڈھتا تھا کہ اپنے زن کو طلاق دے اور زن اوس کی
بسبب اولاد کے راضی نہین ہوتی تھی اور کہتی تھی تو جہان چاہیے جا لیکن طلاق مت دے بعضون نے کہا ہی کہ محمد بن مسلمہ کی بیٹی
تھی رافع بن خدیج اوسکا خاوند تھا چاہتا تھا کہ طلاق دون یہہ کہتی تھی کہ مین نے اپنی نوبت بھی تیری اور جورو نکو بخشی لیکن
جدا نہ کر حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَآ اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا
صُلْحًا اور اگر عورت ڈرے خاوند اپنے سے لڑنے سے یا منہہ پھیرنے سے پس نہین گناہ اوپر اون دونونکے یہہ کہ صلح کرلیوین دونو
درمیان اپنے کچھہ صلاح اسطرحسے کہ زن کچھہ مہر اپنا بخشدے یا اپنی نوبت اور جورو اوسکی کو بخشدے اور مرد بھی حقوق خدمت
کے نگاہ رکھے اور اپنے سے جدا نہ کرے وَالصُّلْحُ خَیْرٌ اور صلح بہتر ہی خصومت سے اور مفارقت سے لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ کو رضی ہو اللہ اوسے طلاق دیا وہ راہ مین آپکے آ بیٹھین جب آپ نکلے اونھون نے عرض کیا یا
رسول اللہ صلعم رجوع کرو طرف میرے واللہ مجھے خواہش مرد کی نہین لیکن مین یہہ چاہتی ہون کہ قیامت کو آپکے ازواج مین اٹھون
اور دن اپنی نوبت کا بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخشا حضرت نے اونسے رجعت فرمائی اور نوبت کے روز حجرۂ عائشہ مین تشریف

رکھتے تھے یہہ آیت اونکے قصہ مین نازل ہوئی وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ اور حاضر کی گئی ہین جانین بخیلی پر وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَ
تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا اور اگر احسان کرو تم بیچ زندگانی کے اور پرہیزکرو تم بدخولی سے اور خفگی سے پس تحقیق
اللہ ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم احسان اور خصومت سے خبردار وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ اور ہرگز نسکوگے
تم اے لوگو کہ ایک زن سے زیادہ رکھتے ہو یہہ کہ عدل کرو درمیان عورتونکے اسواسطے کہ عدل وہ ہے کہ ہرگز ایک جانب میل نہ واقع
ہو اور وہ مشکل ہے لہذا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باوجودیکہ درمیان ازواج مطہرات کے عدل کمال ملحوظ رکھتے تھے
خدایا برابر اس چیز مین عدل کرتا ہون کہ جسکا مین مالک ہون جیسے صحبت اور نفقہ اور جسکا تو مالک ہے اوس چیز مین مجھے مواخذہ مت
کیجیو کہ میرے اختیار سے باہر ہے جیسے دوستی بعضی بی بی کی چنانچہ عائشہ کی کہ سب ازواج پر غالب تھی وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ اور اگر حرص
کرو تم عدل کرنے پر اور قادر نہو تو پس مت جھک جاؤ تمام جھک جانا طرف اوسکے کہ مرغوب ہے صحبت اور نفقہ مین یعنے میل قلب کو ساتھ میل فعل اکٹھا
اور اگر ایسا کروگے فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ پس چھوڑ دو اوسے دوسریکو جیسی لٹکتی یعنے ایسی عورت نہ مطلقہ ہوگی نہ خاوندوالی وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ
اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور اگر اصلاح مین لاؤ اوس چیز کو کہ خرابی کی معاملہ مین بی بیونکے زمانہ گذشتہ مین اور پرہیزگاری کرو ایسے کاموسے زمانہ آئندہ
مین پس تحقیق اللہ بخشنیوالا گناہان گذشتہ کا اور مہربان ہے اوپر توفیق دینے کے زمانہ آئندہ مین وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ
سَعَتِهٖ اور اگر جدے ہوجاوینگے دونون غنی کردیوےگا اللہ ہر ایک کو کشایش اپنی سے وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا اور ہے اللہ کشایش
کرنیوالا اوپر بندونکے حکمت والا بیچ افعال احکام کے وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جوکچھ بیچ آسمانونکے
ہے اور جوکچھ بیچ زمین کے ہے وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ اور البتہ تحقیق وصیت کیا ہمنے
اور فرمایا اون لوگونکو جو دئے گئے ہین کتاب پہلے تمسے اور تمکو بھی وصیت کرتے ہین ہم اور فرماتے ہین ہم یہہ کہ پرہیزگاری کرو اللہ کی
یعنے بچو شرک سے وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور اگر کفر کرو پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے جوکچھ کہ بیچ آسمانون
کے ہے اور جوکچھ کہ بیچ زمین کے ہے سب مخلوق اور مملوک اوسکے ہین پس کفر اور معصیت سے تمھارے اوسکو کچھ ضرر نہین جیسے ایمان اور
طاعت سے تمھاری اوسکو کچھ نفع نہین وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا اور ہے اللہ بے پروا مخلوق سے اگر اوسکا حکم نمانین تعریف کیا گیا حمد
اوسکی کہین یا نہ کہین ٥ خود وہ محمود ہے حمد اوسکی کہین یا نہ کہین + لایق حمد ہے تعریف کرین یا نہ کرین وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جوکچھ بیچ آسمانونکے ہے اور جوکچھ بیچ زمین کے ہے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کفایت ہے اللہ کارساز
بندونکا اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ اگر چاہے خدا لیجاوے اور فانی کرے تمکو اے لوگو اور لے آوے اور
پیدا کرے اور ونکو کہ فرمانبردار تر ہون جب یہہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا پشت سلمان فارسی
پر مارا اور فرمایا وہ لوگ اوسکی قوم ہین فارس والے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا اور ہے اللہ اوپر نیست اور ہست کرنے کے
قادر مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جوکوئی چاہتا ہے ثواب دنیا کا اپنے عمل سے مثلاً جہاد
کرنیوالا کہ غرض غنیمت لینی ہو پس نزدیک اللہ کے ہے ثواب دنیا کا کہ خسیس ہے اور ثواب آخرت کا کہ شریف ہے پس خسیس کو طلب
کرکر شریف کو کیون چھوڑے اور جوکوئی شریف کو چاہیگا تو خسیس تو خود آجاویگا کہ تابع اوسکے ہے مثلاً جوکوئی اللہ کیواسطے جہاد کرے گا
ثواب آخرت کا اوسکو اتنا ملیگا کہ دنیا اوسکے آگے کچھ چیز نہین اور دنیا کی غنیمت بھی اوسکے ہاتھ آویگی پس اصل کو پکڑیے فرع خود ملجائیگی وَ
كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا اور ہے اللہ سننے والا گفتار کا دیکھنے والا کردار کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ اے لوگو جو
ایمان لائے ہو ہوجاؤ قائم رہنے والے ساتھ انصاف کے شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ گواہی دینے والے سچی واسطے اللہ کے اور
اگرچہ اوپر نفسون تمھارے کے ہو گواہی اپنے نفس پر یہہ ہے کہ جسکا حق اوسکے ذمے مین ہو بیان کردے لکھا ہے کہ ایک انصاری نے کہا یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا حق میرے باپ پر ہے اور میں شاہد ہوں اسکا لیکن افلاس کے سبب سے باپ کے گواہی نہیں دیتا یہہ
آیت نازل ہوئی کہ گواہی کو مت چھپاؤ اگرچہ تمھارے نفسوں پر ہو اَوِ الْوَالِدَيْنِ یا ماں باپ پر تمھارے وَالْاَقْرَبِيْنَ اور قرابت والوں پر
تمھارے اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا اگر ہو وہ شخص غنی یا فقیر یعنے غنی کا غنا کے سبب احترام مت کرو اور فقیر پر افلاس کے
باعث ترحم نہ کرو پس اللہ بہت مہربان ہی ساتھ اون دونوں کے اگر وہ جانتا کہ شہادت اونکی حق میں بری کیا ہے حکم نفرماتا فَلَا تَتَّبِعُوا
الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا پس مت پیروی کرو خواہش نفس کی یہہ کہ میل کرو حق سے وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرًا اور اگر پیچ ورز بانوں اپنی کو گواہی راست سے یا اعراض کرو گواہی دینے میں اور چھپاؤ پس تحقیق اللہ ہی ساتھ اوس چیز کے کہ
کرتے ہو تم عدل اور میل سے خبردار اور اوسپر جزا دیگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے لوگو جو ایمان لائے ہو خطاب مسلمانوں کو ہی یا منافقوں کو
یا مومنان اہل کتاب کو کہ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمپر ایمان لائے اور قرآن پر اور موسیٰ اور عزیر اور توریت پر اور کسی
پیغمبر اور کتاب کو ہم نہیں مانتے مسلمانوں کو فرمایا کہ دل اور زبان سے تم ایمان لائے اٰمِنُوْا ثابت رہو اوسپر اور منافقوں کو کہا کہ ایمان
لائے ہو بزبان ایمان لاؤ بدل اور مومنان اہل کتابکو کہا کہ ایمان لائے ہو بعضے کتب اور رسل پر ایمان لاؤ سب پر بعضے کہتے ہیں خطاب
کافرونکو کہ ایمان لائے ہو لات اور عزیٰ پر ایمان لاؤ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ساتھ اللہ کے اور رسول اوسکے کہ محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم
وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ اور ایمان لاؤ ساتھ اوس کتاب کے جو نازل کی ہی اوپر پیغمبر اپنے
کے یعنے قرآن اور اس کتاب کے جو اُتاری ہی پہلے قرآن سے سمجھ لیجئے کہ معنی اس آیت کی محققوں نے یہہ کہے ہیں کہ اے لوگو جو ایمان لائے
ہو دیکھکر دلیل اور برہان ایمان لاؤ بسبیل کشف اور عیان یا ایمان لائے ہو از روئے تصدیق ایمان لاؤ بطریق تحقیق حضرت خواجہ
خواجگان مرہم دلہائے دردمندان خواجہ بہاؤالدین نقشبندی قدس سرہ سے منقول ہی کہ فرماتے تھے یا ایہا الذین آمنوا آمنوا
اشارہ ہی کہ ہر پل نفی اپنے وجود کی اور اشارت واجب الوجود کی کیا چاہیے نظم آنکو نیست کر اوسے کر ہست + نفی واثبات ہی یہی
ای مست + ہو کے بیخود براہ حق کر سیر + کہ خودی سے ہی اور خدا سے بیر + حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے معنی میں
یا ایہا الذین آمنوا آمنوا کے فرمایا کہ پچاس برس سے ایمان نہیں ایمان کے لایا ہوں اور ہنوز ایمان تازہ کر رہا ہوں نظم ایکدم بے حق گذرتا ہی گناہ + ہو نا مشغول
اسمیں ہی کفر راہ + خود پرستی کفر ای رافت سمجھ + اپنی ہستی کفر ای رافت سمجھ + چھوڑ ہستی کو کہ ہی ایمان یہی + خود نہ رہ تو حق کا
ہی عرفان یہی + بحر بے پایان ہی اللہ کا + ایک یہہ نکتہ ہی بس اس راہ کا وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا اور جو کوئی کفر کرے ساتھ اللہ کے اور فرشتوں اوسکے اور کتابوں اوسکے کے اور پیغمبروں اوسکے اور دن
قیامت کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی نہایت دور مقصود سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے موسیٰ علیہ السلام پر یعنے
یہود ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوئے بچھڑا پوجکر ثُمَّ اٰمَنُوْا پھر ایمان لائے اور توبہ کی ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوئے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے اور
اونکے مارنیکا قصد کیا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا پھر زیادہ ہوئے کفر میں ساتھ انکار نبی آخر زمان
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہرگز نہیں کہ اللہ بخشے اونکو کیونکہ اعتبار ہر کام کا خاتمے پر ہے اور اللہ جانتا ہی کہ اونکا خاتمہ کفر پر ہی اور نہ یہہ کہ راہ
دکھلاوے اونکو وہ راہ کہ طرف حق کے ہی بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا بشارت دے منافقوں کو ساتھ اوسکے کہ واسطے اونکے ہی
عذاب درد دینے والا لفظ بشارت کا بسبیل تہکم ہی یا خبر کے بجائے بشارت اِۨلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
منافق وہ لوگ ہیں کہ پکڑتے ہیں کافرونکو دوست سوا مسلمانوں کے اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا آیا چاہتے ہیں
وہ نزدیک کافرونکے دوستی اونکی سے عزت پس تحقیق عزت واسطے اللہ کے ہی سب اور جسکو عزت پہنچتی ہی اوسی سے پہنچتی اور وہ دوستونکو اپنے عزت
دیتا ہی وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اور تحقیق خدانے اتارا اوپر تمھارے اے مسلمانو بیچ قرآن کے

سمجھ لیجئے کہ مکہ میں حق تعالیٰ نے آیت نازل کی تھی کہ ساتھ خوض کرنیوالوں اور ہنسنے والوں قرآن کے نشست و برخاست مت رکھو اور
وہ آیت یہہ ہے کہ واذا رایت الذین یخوضون الایۃ سو یہاں مدینے میں اوسکا مذکور فرماتا ہے اور یاد دلواتا ہے کہ خدا نے قرآن
میں اُتارا تھا اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِیْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ یہہ
کہ جب سنو تم آیتوں کو اللہ کے قرآن مجید سے کہ کفر کیا جاتا ہے ساتھ اونکے پس مت بیٹھو ساتھ کافروں ٹھٹھہ کرنیوالوں کے یہاں تک کہ
بحث کریں اور شروع کریں بیچ بات کے سوا ٹھٹھے کے اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ تحقیق تم اسوقت کہ بیٹھو گے اونکے پاس مانند اونکے ہوگے
گناہ میں کیونکہ اوٹھ جانے پر قادر ہو پھر باوجود قدرت کے اون کی صحبت پر راضی ہو اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ
فِیْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا تحقیق اللہ جمع کرنیوالا ہے منافقوں کو اور کافروں کو بیچ دوزخ کے سب کو اِلَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ
مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ وہ لوگ کہ انتظار کرتے ہیں ساتھ تمھارے خرابی کا پس اگر واقع ہووے واسطے تمھارے فتح اللہ کی طرف سے
کہتے ہیں منافق تمکو کیا نتھے ہم ساتھ تمھارے ہمیں بھی حصہ غنیمت میں سے دو وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ
وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اگر ہووے واسطے کافروں کے کچھہ نصیب حرب سے یعنے مسلمانوں پر غلبہ کرنا کہتے ہیں کافروں کو کیا نہ غالب آئے
تھے ہم اوپر تمھارے یعنی چاہتے تو مار ڈالتے لیکن نمارا ہمنے اور باز رکھا ہمنے تمکو مسلمانوں سے کیونکہ ہمنے سستی کی اور مدد مسلمانوں کی نکی
تم بچگئے اب ہمیں بھی لوٹ میں شریک کرو فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پس اللہ حکم کریگا اے مسلمانو درمیان تمھارے اور منافقوں کے
دن قیامت کے کہ سوا اوسکے کسیکو دعوی حکومت کا نہوگا وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا اور ہرگز نکریگا اللہ
واسطے کافروں کے اوپر مسلمانوں کے دن قیامت کے حجت کہ جس سے مسلمانوں کو الزام دیویں یا دنیا میں نکریگا اونکو اوپر مسلمانوں کے دسترس
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ تحقیق منافق فریب دیتے ہیں دوستان خدا کو اسلام ظاہر کر کر اور کفر چھپا کر اور اللہ
جزا دینیوالا ہے اونکو فریب اونکی اسطرح سے کہ قیامت کو بھی نور دیگا جیسے مسلمانوں کو دیگا جب صراط پر قدم رکھینگے نور مسلمانوں کا باقی
رہیگا اور اونکا بجھہ جائیگا اندھیرے میں لغزش کھا کھا دوزخ میں گرینگے وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى اور جسوقت کھڑے ہوتے ہیں
منافق واسطے نماز کے کھڑے ہوتے ہیں کاہلی سے جیسے کوئی کچھہ کام کراہیت سے کرے اور جو کوئی صحابی دیکھتا ہے تو پڑھتے ہیں نہیں تو
ترک کرتے ہیں يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا دکھلاتے ہیں لوگوں کو تاکہ جانیں کہ یہہ بھی مومن ہیں اور نہیں یاد کرتے
خدا کو مگر تھوڑا اور وہ بھی مسلمان لوگوں کے سامنے نہ خلوت میں یا ذکر زبان سے کرتے ہیں بلکہ وہ بہ نسبت ذکر دل کے تھوڑا ہے یا ذکر
اونکا تھوڑا اسواسطے کہا کہ غیر خالص ہے طمع دنیا کے ساتھہ ملا ہے اور دنیا اور جو دنیا میں ہے اندک ہے اور ذکر اللہ کا سب
سے بڑا ہے ولذکر اللہ اکبر اور منافق ذکر اللہ کا کرتے ہیں اور ریا کرتے ہیں مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ دھوکھے میں ہیں درمیان
کفر اور اسلام کے لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ نہ طرف مسلمانوں کے اور نہ طرف کافروں کے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ
سَبِيْلًا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اوسکے راہ طرف حق اور صواب کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو کافروں کو دوست سوا مسلمانوں کے یہہ خدا کے دشمنوں کو دوست
پکڑنا منافقوں کا کام ہے اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا آیا چاہتے ہو تم یہہ کہ کرو تم واسطے اللہ کے اوپر عذاب
اپنے کے حجت ظاہر اور وہ دوستی کافروں کی ہے کہ موجب عذاب ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ تحقیق منافق
بیچ طبقے نیچے کے ہیں دوزخ سے میں عذاب اونپر کافروں سے زیادہ ہے اسواسطے کہ یہہ دل سے کافر ہیں اور کفر کو مکر و فریب ساتھ
مسلمانوں کے جمع کیا ہے کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ جب منافقوں کو حکم ہوگا کہ دوزخ میں ڈالو درکہ اول میں لیجا دینگے وہانکی آگ
کہیگی کہ میں انکو نہیں جلاتی کیونکہ حکم میرا زبان پر ہے اور یہہ زبان سے کلمہ پڑھتے تھے اگرچہ دل میں انکے نتھا پھر درکہ دوم میں لاکر

لیجاوینگے وہان بھی یہی حال ہوگا یہانتک کہ درکہ ہفتم مین لیجاوینگے وہان کی آگ کہیگی کہ لاؤ حکم میرا دلپر ہے نہ زبانپر وہ دل مین
اونکے دیکھیگی توسوا شرک سے نہ پاویگی پس جلاویگی ایسا کہ ابدالآباد تک صورت مخلصی کی ندکھاویگی وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا اور تو
ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اونکے مدد دینیوالا کہ اوس درکہ سے نکالے اور سب منافق اوسی عذاب مین ہونگے اِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا
وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ وہ لوگ کہ توبہ کی نفاق سے اور اصلاح مین لائے فساد اپنےکو اور چنگل مارا ساتھ دین
خدا کے اور سنت پیغمبر کے اور خالص کیا دین اپنےکو واسطے اللہ کے یعنے طاعت عبادت واسطے رضائے الٰہی کے کئی ہے فَأُولَٰئِكَ
مَعَ الْمُؤْمِنِينَ پس یہہ لوگ کہ ساتھ توبہ اور اصلاح اور اعتصام اور اخلاص کے موصوف ہین ساتھ مسلمانونکے ہین یہان بھی وہان
بھی وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا اور شتاب دیویگا اللہ مومنونکو ثواب بڑا اور یہہ بھی اونکے شریک ہونگے مَا
يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ کیا کریگا اللہ ساتھ عذاب تمھارے کے یعنے تمکو کیون عذاب کریگا اِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر کروگے تم اوسکا ساتھ
فرمانبرداری کے وَآمَنْتُمْ اور ایمان لاؤگے تم ساتھ وحدانیت اوسکیکے یا ایمان لاؤگے تم ساتھ اوسکے کہ نجات تمھاری اوسکے فضل سے ہے نہ
شکر سے وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا اور ہے اللہ ثواب دینےوالا شکر کرنیوالونکو حقوق شکر کا قطعہ شکر بر آن حق کا کرا فت + اِن
شکرتم کو پڑھکے بھول تو مت + شکر ہی دافع عذاب خدا + جبکہ ایمان سے بہم یہہ ہوا + کیونکہ ہے نص مین پڑھکے دیکھ لو تم + اِن
شکرتم کے ساتھ آمنتم + شکر ایمان جنمین ہون یہہ دو + کیون نہ دوزخ سے ہو نجات اونکو + کہ ہے اللہ شاکر اور علیم + اجر دیگا اونمین
بالفضل عمیم + یا الٰہی کروڑ شکر میرے + تیری درگاہ مین ہین سو جانسے + بلکہ کرتا ہون شکر مین اتنا + کہ نہ جسکا ہے حد نہ ہے احصا
بدلے ہر ایک تیری نعمت کے + جو کہ تونے عطا کئی ہے مجھے + لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ نہین دوست
رکھتا اللہ پکار کر کہنا بری بات سے مگر جو کوئی ظلم کیا جاوے کیونکہ اوسکو درست ہے کہ ظالم کو برا کہے اور شکایت اوسکی ظاہر کرے لکھا ہے
کہ ایک شخص بھوکا ایک قوم پر گذرا طعام مانگا کھانیکو اوسکو نہ دیا جہان وہ گیا اوسنے اوس قوم کی شکایت کی اور سیر ولی کی حکایت کی
صحابہ نے منع کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ مظلوم کو شکایت ظالم کی جایز ہے وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا اور ہے اللہ سننےوالا بات مظلوم
کی جاننےوالا ظلم ظالم کا اِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا اگر ظاہر کرو تم بھلائی کو یا
چھپاؤ تم اوسکو یا درگذر و برائی سے کہ شکایت اوسکی نکرو واسطے پس خدا ہے بخشنےوالا عاصیونکا باوجود اوسکے کہ قدرت رکھتا ہے بدلا
لینے کی قادر ہے اوپر عذاب کرنے ظالمونکے اور ثواب دینے عفو کرنیوالونکے اس آیت مین تحریض مظلومون کی ہے عفو پر تو کہ متخلق
باخلاق الٰہی ہون اور باوجود اسکے کہ ظالم کو برا کہنے کی رخصت رکھتے ہین معاف کرین اِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ تحقیق وہ
لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ اللہ کے اور پیغمبرون اوسکیکے وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ اور ارادہ کرتے ہین یہہ کہ جدائی
ڈالین درمیان اللہ کے اور رسولون اوسکیکے اسطرح کہ ایمان اللہ پر لاوین اور اوسکے پیغمبرونکو نہ مانین وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ
وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ اور کہتے ہین ایمان لاتے ہین ہم ساتھ بعضونکے اور کفر کرتے ہین ساتھ بعضونکے مراد اس سے یہود ہین کہ کہتے ہین ایمان
لاتے ہین ہم موسیٰ اور عزیر پر اور کافر ہوتے ہین ساتھ عیسےٰ اور محمد کے علیہما الصلوٰۃ والسلام پر وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ
سَبِيلًا اور چاہتے ہین یہہ کہ پکڑلین درمیان کفر اور ایمانکے راہ حالانکہ ایمان تمام نہین ہوتا ساتھ خدا کے جبتک کہ تصدیق پیغمبرونکی
نکرو أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا یہہ لوگ کہ درمیان کفر اور ایمانکے راہ طلب کرتے ہین ہین کافر تحقیق وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا
مُهِينًا اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے کافرونکے عذاب خوار کرنیوالا وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ اور
جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور سب رسولون اوسکیکے اور نہ جدائی ڈالی درمیان کسیکے اونمین سے بیچ ایمانکے بلکہ سب پر ایمان
لائے أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ یہہ لوگ کہ مومنان حقیقی ہین شتاب دیگا اللہ اونکو ثواب اونکا اور تونیہم ہونون بھی



قرات ہی یعنے دینگے ہم اونکو ثواب اونکا کہ وعدہ کیا ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہی اللہ بخشنے والا سیئات اونکے مہربان
ساتھ دُگنی کرنے حسنات اونکے لکھا ہی کہ سردار یہود کے مثل کعب بن اشرف وغیرہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور
کہا کہ اگر تم دعوے پیغمبری مین سچے ہو تو یکبارگی کتاب لے آؤ جیسے موسیٰ لائے تھے یہہ آیت اتری يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ
تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ سوال کرتے ہین تجھسے اہل کتاب یہہ کہ تو اتار لاوے اوپر
اونکے ایک کتاب آسمان سے ایکبارگی توریت کیطرح یا کتاب بخط سماوی لکھی ہوئی جیسے الواح موسیٰ علیہ السلام یا ایسی کتاب
کہ ہم ظاہر اترتی ہوئی آسمان سے دیکھین یا ہمارے ہر ایک کے نام پر کتاب لاکہ اوسمین لکھا ہو کہ تو پیغمبر خدا ہی یہہ سوال اونکا از روی
تعنت کے تھا اسواسطے قبول نہوا حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی کہ تم آزردہ نہو ایسے ایسے سوال امت والے کیا ہی
کرتے ہین پس تحقیق سوال کیا تھا موسیٰ سے بڑا اسے یعنے بنی اسرائیل وہ قوم ہین کہ موسیٰ سے اس سوال سے بھی بڑا سوال کیا تھا جب
کلام اللہ کا سنا فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً پس کہنے لگے دکھلاوے ہمکو اللہ کو ظاہر اور آشکار فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ پس
پکڑا اونکو صاعقہ نے یعنے آگ آسمان سے آکر جلا گئی بسبب ظلم اونکے کہ سوال محال کیا تھا اللہ کی رویت دنیا مین یا ہی تھی ثُمَّ
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ پھر پکڑا گوسالہ کو ساتھ خدائی کے پیچھے اس سے کہ آئی تھین
اونکے پاس دلیلین یعنے معجزے موسیٰ کے پس معاف کیا ہمنے اونسے یہہ گناہ بسبب توبہ کرنیکے وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا اور دیا
ہمنے موسیٰ کو غلبہ ظاہر اتنا کہ موسیٰ نے فرمایا مارو گوسالہ پرستونکو اور اوہنون نے فرمانبرداری کی وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ
اور اوٹھایا ہمنے اوپر اونکے پہاڑ کو واسطے قول لینے کے اونسے اور اوہنون نے قول کرکے پیچھے توڑا وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
اور کہا ہمنے اونکو ساتھ زبان یوشع علیہ السلام کے داخل ہو دروازہ مین شہر اریحا کے سجدہ کرتے ہوئے اور اوہنونے اوس حکم کو نہ مانا
وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا اور کہا ہمنے واسطے اونکے مت تعدی کرو بیچ سنیچر کے یعنے مچھلیان
مت پکڑو اور اوہنونے یہہ بھی امر نگاہ رکھا اور لیا ہمنے اونسے بیچ ہر ایک اس حکم کے قول گاڑھا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ پس بسبب توڑ ڈالنے اونکے قول اپنے کو کیا ہمنے اونکے ساتھ جو کچھ
کیا یعنے مسخ اور طرح طرح کے عذاب اونپے اور دوسرے بسبب کفر کرنے اونکے ساتھ توریت کے یا قرآن کے اور بسبب مارنے اونکے پیغمبرون
کو ساتھ ناحق کے اور بسبب کہنے اونکے کہ دل ہماری طرف علم کے ہین یعنے عقل سے پر ہین محتاج کسیکے علم کے نہین یا دل ہمارے
پردونمین ہین بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین سمجھتے اور ایسا نہین ہی جو یہہ کہتے ہین بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا بلکہ مہر کی ہی اللہ نے اوپر دلون اونکے بسبب کفر کرنے اونکے پس نہین ایمان لاتے مگر تھوڑے مثل عبداللہ بن سلام اور
اصحاب اسکیکے یا ایمان تھوڑا غیر معتبر وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا اور بسبب کفر کرنے اونکے ساتھ عیسیٰ کے اور کہنے
اونکے کے اوپر مریم کے بہتان بڑا کہ نسبت زنا کی کرتے تھے وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اور بسبب
کہنے اونکے کہ تحقیق ہمنے مار ڈالا مسیح عیسے بیٹے مریم کے کو کہ پیغمبر اللہ کا تھا رسول اللہ مقولہ اللہ کا ہی نہ قول یہود کا وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا
صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اور نہ مارا اوسکو اور نہ سولی دی اوسکو ولیکن شبہ ڈالا گیا ہی واسطے اونکے سمجھ لیجئے کہ اونکے سردار
کی شکل مشابہ حضرت عیسے کے ہو گئی تھی اوسکو سولی پر چڑھا دیا چنانچہ سورۂ آل عمران مین گذرا وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ
مِّنْهُ اور تحقیق جن لوگون نے کہ اختلاف کیا بیچ شان عیسے علیہ السلام کے البتہ بیچ شک کے ہین قتل اوسکے سے کیونکہ جب اپنے سردار
کو دار پر چڑھا دیا عیسے سمجھکر پھر سردار کو ڈھونڈھنے لگے جب کچھ پتا اوسکا نہ پایا تو متردد ہوئے کہ یہہ عیسے ہین تو سردار ہمارا کہان
ہی یا شبہے مین عیسے کے جو مارا تھا پھر صبحکو مقتول کو دیکھنے گئے نگاہ کرکے کہنے لگے الوجہ وجہ عیسیٰ والبدن بدن صاحبنا بیت

نہیں ہے عیسے کا بدن اوسکا ہے اپنے یار کا ٭ بعد سولی کے عجب نقشہ ہے اس سردار کا + مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ نہیں ہے
واسطے یہود کے ساتھ عیسے کے اور قتل اوسکے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کی وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ نہیں مارا عیسے بن مریم
کو بہ یقین بلکہ اوٹھا لیا اوسکو اللہ نے طرف محل کرامت اپنے کے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور ہے اللہ غالب بیچ رفع عیسے اور انتقام
یہود کے حکم کرنیوالا ساتھ لعن یہود کے یا حکمت والا بابہام عیسی وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ اور نہیں کوئی اہل
کتاب سے مگر البتہ ایمان لاویگا ساتھ عیسے کے پہلے موت اپنے سے اور وہ وقت نزع کا ہے جسکو ایمان یاس کہتے ہیں وہ کچھ فائدہ کا
نہیں ہے یا ایمان لاوینگے سب اوپر عیسے کے جب وہ آسمان سے اوترکر دجال کو مارینگے تو سب اہل کتاب اونکو جانینگے یہہ پیغمبر ہیں اور
وہ دین اسلام جاری کرینگے تمام عالم میں کوئی دین نرہیگا سوا اسلام کے چالیس برس زمین پر وہ رہینگے اور حکم شریعت مصطفوی پر کرینگے
پھر وفات پاوینگے مسلمان اونکے جنازے کی نماز پڑھینگے اور روضہ مبارک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں دفن کرینگے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ
عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا اور دن قیامت کے ہوگا عیسے اوپر اہل کتاب کے گواہ یعنے گواہی دیگا کہ یہود مجھے جھٹلاتے تھے اور نصاری ابن اللہ
کہتے تھے فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ پس بہہ سبب ظلم کے کہ واقع ہوا اون لوگون سے کہ یہودی ہوئے
حرام کین ہمنے اوپر اونکے پاکیزہ چیزین جو حلال کی گئی تھین واسطے اونکے یہہ دونا اور تمام ہوا آیات سے تفصیل اوسکی سورہ انعام میں آویگی
وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا اور بہہ سبب بند کرنے اونکے راہ اللہ کی سے بہت لوگونکو کہ حکم توریت کا پھرا کر اور نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی چھپا کر لوگونکو راہ راست سے باز رکھتے ہیں یا یون لوگون کو بہکاتے ہیں کہ اونپر ایمان نہ لاؤ پیغمبر موعود یہہ نہیں ہیں وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا
وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ اور بہہ سبب لینے اونکے سود کو اور حال آنکہ منع کئے گئے ہیں اس سے توریت میں وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ اور بسبب کھانے اونکے مال لوگونکا ساتھ جھوٹ کے باطل سے رشوت اور غصب اور تمام طرق حرام داخل ہیں وَاَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور تیار کیا ہمنے واسطے کافرونکے بنی اسرائیل سے عذاب درد دینے والا لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ
لیکن مضبوط لوگ بیچ علم کے بنی اسرائیل سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اونکے وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور مسلمان مہاجرین اور انصار سے
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ایمان لاتے ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھ
اوس چیز کے کہ نازل کی گئی پہلے تجھ سے یعنے اور کتابیں اللہ کی وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ اور ایمان لاتے ہیں ساتھ قائم کرنیوالوں نماز کے کہ پیغمبر
ہیں کیونکہ نماز سب کی شریعتوں میں مقرر تھی وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور دینے والے زکوٰۃ کے اور ایمان
لانیوالوں ساتھ خدا کے اور دن جزا کے اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا یہہ لوگ شتاب دینگے ہم اونکو ثواب بڑا کہ دولت رضا اور
سعادت لقا ہے اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ تحقیق ہمنے وحی بھیجی طرف تیرے جیسی وحی بھیجی طرف
نوح کے اور پیغمبرونکے پیچھے نوح سے مثل ہود اور صالح اور شعیب کے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سمجھ لیجئے کہ نوح آدم ثانی اور شیخ
مرسلین ہیں اور اول اونھین نے ڈرایا ہے مشرکونکو اور پہلے مشرکونکو اور پہلی امت کو ہلاک انہین نے دعا کرکر کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں
کہ اہل کتاب کہتے تھے کہ ایکبار کتاب اللہ کیطرف سے لاؤ تو ہم ایمان لاوین یہہ اونکے جواب میں آیا کہ پیغمبر اسطرح وحی بھیجی ہمنے جیسے نوح وغیرہ
پر وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ اور
وحی بھیجی ہمنے طرف ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور فرزندان یعقوب کے اور عیسی کے اور ایوب کے
اور یونس کے اور ہارون کے اور سلیمان کے تخصیص ان پیغمبرونکی باوجودیکہ من بعد نوح میں داخل تھے واسطے تفضیل اور تعظیم کے
ہے کہ ابراہیم اولو العزم ہیں اور عیسی صاحب شرع ناسخ شرائع سابق اور باقی اشراف انبیا ہیں وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا
اور عطا کی ہمنے داؤد کو زبور کہ بھری تھی ثنائے الہی سے اور خالی تھی اوامر اور نواہی سے اور شریعت توریت کی تھی وَرُسُلًا

ع ٢٢

قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ اور بھیجے ہمنے پیغمبر کہ بیچ قرآن کے تحقیق بیان کیا ہمنے اونکو اوپر تیرے پہلے اس سے مثل یوسف
اور زکریا اور یحیٰی اور الیاس اور الیسع اور عزیر وغیرہم کے وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ اور پیغمبر کہ نہین بیان کیا ہمنے اوپر
تیرے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا اور باتین کہین اللہ نے موسیٰ سے باتین کرنا ہو واسطے اور یہہ نہایت مرتبہ وحی کا ہے سمجھ لیجے کہ
موسیٰ سے کلام کوہ طور پر کیا اور ہمارے پیغمبر سے معرفۂ نور پر بیت فاوحی الی عبدہ پڑھکے جان ٭ پیمبر کی رافت تو قدر اور
شان ٭ اور موسیٰ کے کلام سے سب بنی اسرائیل آگاہ ہوئے اور ہمارے پیغمبر کے کلام سے کسینے اطلاع نپائی رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ
وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ بھیجے ہمنے رسول خوشخبری دینے والے مسلمانون کو اور ڈرانیو الے
کافرون اور منافقون کو تو کہ نہو واسطے لوگون کے اوپر اللہ کے الزام پیچھے بھیجنے رسولون کے یعنے نہ کہین کہ ہمپر پیغمبر نہین آیا تھا کہ ہمین
اسلام مین ڈالتا اور کفر سے نکالتا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور ہے اللہ غالب جیسے چاہیے ویسے پیغمبر بھیجے حکمت والا کہ امر
نبوت مین رعایت حکمت ہی لکھا ہے کہ کئی سردار قریش کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے کہ ہمنے اپنے اپنے
عالمون سے تمہاری نبوت اور کتاب کا پوچھا اونھونے کہا کہ ہم اونکو نہین جانتے اور نہ ہماری کتابون مین اونکا احوال ہے اور سوقت
کئی یہود آئے حضرت نے فرمایا واللہ تم نہین جانتے کہ مین پیغمبر خدا ہون اونھونے کہا کہ ہم نہین جانتے اور نہ کوئی گواہ رکھتے
ہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ یہہ گواہی نہین دیتے لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ لیکن اللہ شاہدی دیتا ہے
ساتھ اوس چیز کے کہ اُتارا ہے طرف تیرے کہ قرآن ہے اور معجزہ دال نبوت پر تیری اُتارا ہے اوسکو ساتھ علم اپنے کے کہ مثل
اوسکے کوئی اہل بلاغت نہین لاسکتا عاجز ہے عقل عقلا کی وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ اور فرشتے شاہدی دیتے ہین اوپر
نبوت تیری کے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور کفایت ہے اللہ شاہدی دینے والا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نبوت تیری کے یعنے یہود اور باز رہے راہ اللہ کی سے یا باز رکھا
لوگون کو راہ اللہ کی سے نعت پیغمبر کی چھپا کر تحقیق گمراہ ہوئے گمراہی دور کہ خود گمراہ ہوئے اور اورونکو گمراہ کیا ٥ کیون نگمراہی
نہایت ہو پھر اوسکی رافت ٭ جمع جسمین کہ یہہ دونون ہون ضلال و اضلال اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یعنے چھپایا حق کو کہ نبوت ہے اور ظلم کیا پیغمبر پر انکار نبوت کا کر کر یا لوگون پر راہ حق
سے باز رکھکر نہین ہے اللہ کہ بخشے اونکو اور نہ ہدایت کریگا اونکو راہ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا مگر راہ دوزخکی اور دوزخ
مین جاکر ہمیشہ رہینگے بیچ اوسکے ہمیشہ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اور ہے یہہ دوزخمین پہنچانا اور ہمیشہ رکھنا اوپر اللہ کے آسان
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اے لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے کہ کلمہ
شہادت ہے یا قرآن پروردگار تمہارے سے پس ایمان لاؤ بہتر ہوگا واسطے تمہارے وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور اگر کفر کروگے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانونکے ہے اور زمین کے پھر تمہارے کفر سے اوسکو نہ زیان ہے ایسے ہی
تمہارے ایمان سے اوسکو کچھ نفع نہین وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہے اللہ جاننے والا احوال تمہارا حکم کرنیوالا تمہارے حق مین
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اے یہود اور نصاری مت زیادہ گوئی کرو تم بیچ دین تمہارے کے
اور مت کہو تم اوپر اللہ کے مگر سچ یہود حضرت عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے اور نصاری حضرت عیسےٰ کو سو منع فرمایا کہ اتنا غلو مت کرو
کیونکہ عیسیٰ اور عزیر اللہ کے بیٹے نہین ہین اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ سوا اوسکے نہین کہ مسیح عیسےٰ بیٹا مریم
کا رسول خدا کا ہے اور حکم اوسکا ہے مراد کلمے سے بشارت ہے اونکے پیدا ہونے کی بغیر باپکے اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ڈال
دیا اوسکو طرف مریم کے یعنے بشارت دی مریم کو اور عیسیٰ روح اللہ کی طرف سے ہے کہ وجود مین آئی بیواسطے اسباب کے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

وَرُسُلِهٖ پس ایمان لاؤ ساتھ خدا کے اور پیغمبروں اوسکے کے وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اور مت کہو کہ خدا تین ہیں یہہ نصاریٰ کو ارشاد
فرمایا اونکا اعتقاد تھا کہ خدا تین ہیں اللہ اور عیسیٰ اور مریم اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ باز رہو تین کہنے سے بہتر ہوگا واسطے تمہارے اِنَّمَا اللّٰهُ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سوا اوسکے نہیں کہ اللہ مستحق عبادت کے اکیلا ہی سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ پاکی ہے اوسکی اوس سے کہ ہو واسطے
اوسکے اولاد لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے اوسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور سب مخلوق
اوسکے ہیں اور مخلوق مثل خالق کے نہیں ہوتا اور فرزند مثل باپ کے ہوتا ہے پس اوسکا زمین اور آسمان میں کوئی فرزند نہیں
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کفایت ہے اللہ تدبیر کرنیوالا بندوں کے کاموں کی سمجھ لیجئے کہ اس آیت میں اللہ کی بےپروائی کا بیان ہے
کہ اوسے کچھ فرزند کی حاجت نہیں کیونکہ بیٹا واسطے کفایت مہمات پدر کے چاہیئے اور اللہ تعالیٰ آپ حافظ نگہبان اپنے مخلوق کا
ہے کسی یار مددگار کی اوسے احتیاج نہیں حدیث میں وارد ہے کہ نصاریٰ نے کہا کیوں عیسیٰ کو عیب لگاتے ہو آپنے فرمایا بندگی
میں عیب نہیں یہہ آیت نازل ہوئی لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ ہرگز نہ انکار کریگا نہ عیب جانیگا عیسیٰ اس سے کہ ہو
بندہ واسطے اللہ کے وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ اور نہ فرشتے مقرب کہ حاملان عرش ہیں یا کروبیان کہ حوالی عرش ہیں یعنے وہ بھی انکار بندگی
سے نہیں کرتے یہہ رد ہے انکا جو فرشتوں کو بنات اللہ کہتے ہیں وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا
اور جو کوئی انکار کریگا اور ننگ رکھیگا عبادت اوسکی سے اور سرکشی کریگا پس شتاب اکٹھا کریگا اونکو طرف اپنے سب کو واسطے جزا دینے
کے فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے پس
پورا دیگا انکو ثواب اونکا اور زیادہ کریگا اونکو فضل اپنے سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا
اور جن لوگوں نے انکار کیا اور تکبر کیا پس عذاب کریگا اونکو عذاب درد دینے والا وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا
اور نہ پاوینگے واسطے اپنے سوا اللہ کے کوئی دوستدار اور نہ مددگار يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ اے لوگو تحقیق
آئی ہے تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا معجزات یا دین اسلام وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا
اور اوتاری ہمنے طرف تمہارے روشنی ظاہر کہ قرآن ہے فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ
وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور محکم پکڑا کتاب اوسکی کو یا پناہ پکڑی
ساتھ اوسکے وسوسۂ شیطان سے پس شتاب داخل کریگا اونکو بیچ رحمت کے اپنی طرف سے اور فضل کے اور دکھلاویگا اونکو طرف اپنے
راہ سیدھی کہ اسلام اور طاعت ہے دنیا میں اور انعام اور جنت ہے عقبیٰ میں جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کہا
میں بیمار ہوا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ میں کلالہ ہوں یعنے ماں باپ اور اولاد
نہیں رکھتا اور میرا مال ہے اور کئی بہنیں ہیں میری کیونکر تقسیم کروں یہہ آیت اُتری يَسْتَفْتُوْنَكَ فتوے پوچھتے ہیں تجھ سے
میراث کلالہ میں قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ کہہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تمکو بیچ میراث کلالہ کے اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ
اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ اگر کوئی مرد ہلاک ہو جاوے نہو واسطے اوسکے اولاد بیٹا کیونکہ بیٹی کے ہونے سے بہن میراث سے نہیں
نکلتی اور واسطے اوسکے ہو ایک بہن پس واسطے اوسکے آدھا ہے اوس مال کا کہ چھوڑ گیا وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ اور
مرد وارث ہوتا ہے اوس بہن کا اگر نہو واسطے اوسکے اولاد سمجھ لیجئے کہ اگر سب مال کا وارث ہونا مراد ہے تو اولاد عام ہے
بیٹا ہو یا بیٹی اور نہیں تو مراد بیٹا ہے فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ اگر ہوویں دو بہنیں اوس مرد کی پس
واسطے اوندونوں کے دو تہائیاں ہیں اوس مال سے کہ چھوڑ گیا مرد وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ
اور اگر ہوویں وہ وارث اوسکے بھائی بہنیں مرد اور عورتیں پس واسطے مرد کے ہے مال میراث سے برابر حصہ دو عورتوں کے يُبَيِّنُ

اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا بیان کرتا ہی اللہ احکام میراث کے واسطے تمہارے تو کہ ایسا نہو کہ گمراہ ہو جاؤ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور اللہ ساتھ
ہر چیز کے جو بندونکے واسطے زندگی اور موت مین بہتر ہی جاننے والا ہی سمجھ لیجیے کہ میراث کلالہ کے سگے بھائی بہن کو حکم بیٹا بیٹی کا ہی اور
سگے نہون تو سوتیلیونکو بھی حکم ہی اور جو اکیلی بہن ہو تو آدھا اور جو دو ہون تو دو تہائی اور جو بھائی بہن ملے جلے ہون تو بھائی کو
دوہرا حصہ اور بہن کو اکہرا اور جو نری بھائی ہون تو وارث ہین یا کچھ حصہ معین نہین عصبہ ہین اور اگر بیٹی اور بہن ہو تو بیٹی حصہ دار ہی
اور بہن عصبہ یعنے جو حصہ دارون سے بچے سو لے

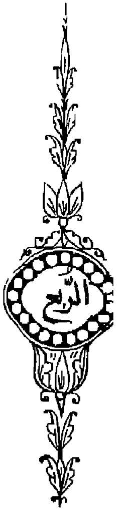
سُورۂ مائدہ

مدنی ہی مگر ایک آیت الیوم اکملت لکم دینکم
ایک سو بیس آیتین دو ہزار چار کلمے ہین گیارہ ہزار سات سو تیس حروف ہین فواصل اسکے لم ندیر ہین ربط او سکا ساتھ سورۂ نساء کے
یہہ ہی کہ سورۂ نساء مین ذکر تحریم طیبات او پر ظالمون اور توڑنیوالون عہد کے کیا تھا اس سورۂ مائدہ مین ذکر تحلیل بہایم واسطے وفا
کرنے والون عہد کے ارشاد فرمایا اور یہہ بھی ہی کہ اول نساء مین ذکر نفقہ تھا اوّل مائدہ مین امر بوفاء عہد کیا ہی

سورة المائدة مدنية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وهي مائة وعشرون اٰية

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہدونکے تئین کہ آپس مین کرتے ہو ساتھ عقدونکو مثل عقد نکاح اور
عقد شرکت اور عقد بیع کے سمجھ لیجیے کہ جب آدمی ایمان لایا سب احکام قبول کئے سو حق تعالی احکام فرماتا ہی اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ
حلال کئے گئے واسطے تمہارے چار پائے چرنیوالے نہ پھاڑنیوالے جیسے اونٹ گائے بھیڑ بکری اور جنگلی جانور جیسے ہرن یا ڑہا نیل گائے گورخر اِلَّا
مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ مگر جو پڑھے جاوینگے اوپر تمہارے اسی سورت مین کہ آگے آیت آویگی حرمت علیکم المیتۃ تا آخر وہ حرام ہین غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ
حُرُمٌ نہ حلال جاننے والے ہو شکار کو اور حال آنکہ تم احرام باندھو واسطے حج کے یا عمرے کے یا حلال تم سب انعام ہین مگر وحشی جانورون کو شکار
کرنا حالت احرام مین حرام ہی اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ تحقیق اللہ حکم کرتا ہی حلال اور حرام مین جو کچھ چاہتا ہی يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بیحرمتی کرو نشانیون اللہ کی کو یعنے مناسک حج کو کہ نشانیاں ہین دین
حق ہین اور نہ مہینے حرام کو یعنے اوسمین حلال مت جانو قتال کو لکھا ہی کہ حطم کندی ایک شخص تھا شریح اوسکا نام تھا عرب مین بیباک مشہور
تھا وہ حضرت کی خدمت مین آیا اور کہا کہ آپ امت کو کس چیز کی دعوت کرتے ہو آپنے فرمایا کہ خدا کو ایک جانین اور میری رسالت مانین اور نماز
پڑھین اور زکوٰۃ دین اوسنے کہا کہ اچھی بات ہی یہہ مین اپنے یارون سے مشورت کرلون پھر آکر ایمان لاؤنگا پھر اوٹھ گیا اور اونٹ اور مویشی
مدینے کے لوٹکر لے گیا اور آپنے اوسکے آنے سے پہلے فرمایا تھا کہ آج ایک شخص کافر آویگا اور غادر جاویگا پھر حضرت جب عمرہ قضا کو تشریف
لے گئے تنعیم مین پہنچکر آواز تلبیہ حجاج یمامہ کی سنی دیکھا تو حطم کندی وہی اونٹ جو مدینے سے لوٹکر لے گیا تھا قلادے گردنون مین انکی
ڈالے ہوئے ہدیہ کعبے کیواسطے نبائے ہوئے لئے جاتا تھا صحابہ نے چاہا کہ اوس سے چھین لین حضرت نے چاہا کہ قلادے کعبے کیواسطے
اوسنے ڈالے ہین تمہین چھینا لایق نہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ بیحرمتی مت کرو مناسک حج کو اور حلال مت جانو ماہ حرام مین قتال کو
وَلَا الْهَدْيَ اور نہ ان جانورونکو کہ نامزد کعبے کے ہون وَلَا الْقَلَآئِدَ اور نہ پٹے والونکو یعنے جن جانورونکے گلے مین پٹہ ڈالکر کعبے کو
لیجاوین وَلَاۤ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ اور نہ قصد کرنیوالون گھر حرمت والے کو کہ مکہ معظمہ ہی يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ط
چاہتے ہین قصد کرنیوالے زیارت کعبہ شریف کے زیادتی ثواب کی پروردگار اپنے سے یا نفع تجارت کا اور رضامندی اللہ کی یہہ مسلمانون کا
احوال ہی اور کافر زیادتی روزی کی اور اصلاح معیشت دنیا کی فقط چاہتے تبیان مین لکھا ہی کہ رضوان حج ہی وَاِذَا حَلَلْتُمْ
فَاصْطَادُوْا اور جب حلال ہو تم یعنے احرام کھولو پس شکار کرو اگر چاہو سمجھ لیجیے کہ یہہ امر واسطے اباحت کے ہی اور امر بیس قسم ہی
واسطے وجوب کے جیسے اقیموا الصلوٰۃ اور واسطے ندب کے جیسے فکاتبوہم اور واسطے تادیب کے جیسے کل مما یلیک اور واسطے ارشاد
کے استشہدوا اور واسطے اباحت کے جیسے یہان فاصطادوا اور واسطے تہدید کے جیسے اعملوا ما شئتم اور واسطے انذار کے جیسے

قل تمتعوا فان مصیرکم الی النار اور واسطے امتنان کے جیسے کلوا مما رزقکم اللہ اور واسطے اکرام کے جیسے ادخلوہا بسلام آمنین اور واسطے تسخیر کے جیسے کونوا قردۃ خاسئین اور واسطے تعجیز کے جیسے فاتوا بسورۃ اور واسطے اہانت کے جیسے کونوا حجارۃ اور واسطے تسویہ کے جیسے اصبروا او لا تصبروا سواء اور واسطے دعا کے جیسے اللہم اغفرلی اور واسطے التماس کے جیسے افعل واسطے مساوی کے اور واسطے تمنی کے جیسے الا ایہا الشباب ارجعی اور واسطے ترجی کے جیسے الا ایہا اللیل الا انجلی اور واسطے احتقار کے جیسے بل القوا اور واسطے تکوین کے جیسے کن فیکون اور واسطے تخییر کے جیسے فاصنع ما شئت چنانچہ مسلم مین لکھا ہی وَ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی قوم کفار قریش کی اسواسطے کہ بند کیا تھا تمکو حدیبیہ مین طواف مسجد حرام سے یہہ کہ حد سے نکلجاو تم اور بدلا اوسکا چاہو سمجھہ لیجئے کہ حکم اس آیت کا یہان تک منسوخ ہی مگر شکار کرنا احرام سے نکلکر روا ہی اور کافرونکو ہدی اور قلائد سے امان نہین وَ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی اور مددگاری کرو آپسمین اوپر بھلائی کے کہ امر ہی اور پرہیزگاری کے کہ نہی ہی یعنے امر بجالاو اور نہی سے بچو وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ اور مت مددگاری کرو اوپر گناہ کے اور تعدی کے وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو نافرمانی خدا سے اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی نافرمانونکو حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ حرام کیا گیا اوپر تمھارے مردار کہ بن ذبح مرا ہوا اور لہو بہتا اور گوشت سور کا اوسمین سب اجزا اوسکے داخل ہین اور جو کچھہ کہ پکارا جاوے سوا اللہ کے وقت ذبح کے یعنے اور کے نام پر ذبح کرتے ہین تفصیل اوسکی سورہ بقر مین مذکور ہوئی وَ الْمُنْخَنِقَةُ اور حرام کیا گیا اوپر تمھارے گلا گھونٹے ہوئے جانور کا کہ گلا گھونٹ کر مارتے تھے اور انکو کھاتے تھے وَ الْمَوْقُوْذَةُ اور لاٹھی پتھر مارے جانور کہ مر گئے ہون وَ الْمُتَرَدِّیَةُ اور اوپر سے گر کر مرے ہوئے یا کوئے مین گر کر مرے ہوئے وَ النَّطِیْحَةُ اور سینگ مارنیسے جانور مرے ہوئے وَ مَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ اور جو کھا گیا درندہ اور مر گیا مگر جو ذبح کرلو تم اونمین سے جینے کو اتنی زندگی بھی کافی ہی کہ آنکھہ یا دم مین حرکت ہو وَ مَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ اور جو ذبح کی جاوے اوپر پتھرون منصوب کے کہ گرد بیت اللہ کے تین سو ساٹھہ تھے جاہلیت مین لوگ اونکی تعظیم کرتے تھے بعضون نے کہا ہی کہ نصب سے مراد اصنام ہین اس تقدیر پر علی بمعنی لام ہی " یعنے حرام ہین بت کے واسطے ذبح کرنا وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ اور یہہ کہ قسمت معلوم کرو ساتھہ تیرونکے سمجھہ لیجئے کہ تین تیر تھے بے پر و پیکان ایک پر امرنی ربی لکھا تھا ایک پر نہانی ربی ایک بن لکھا تھا مجاور ھبل پاس رہتے تھے جب کچھہ کسیکو کام پڑتا تو مجاور ہبل کے پاس ہدیہ پہنچاتا وہ خریطے مین ہاتھہ ڈالکر ایک تیر نکالتا اگر امرنی ربی والا نکلتا تو وہ کام کرتا اور نہانی ربی والا نکلتا تو اس سال اس کام سے باز رہتا اور خالی نکلتا تو پھر خریطے مین ہاتھہ ڈالکر اور نکالتا اور ان تیرونکو ازلام اور اقداح کہتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ اونٹونکو ذبح کر کر ازلام پر قسمت کرتے تھے اور بہت ازلام تھے ہر چیز کے جدے جدے نکاح کے جدے ختنان کے جدے ایسے ہر کام کے جدے جدے سو حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ قسمت بھی حرام ہی مت کرو ذٰلِكُمْ فِسْقٌ یہہ قسمت معلوم کرنا فسق ہی اور دائرہ اسلام سے نکلتا ہی کیونکہ اللہ پر افترا ہی اَلْیَوْمَ یَىِٕسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِیْنِكُمْ آج کے دن کہ روز جمعہ اور عرفہ ہی ناامید ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے جھٹانیمین دین تمھارے سے یا تمھارے رجوع کرنیسے طرف دین اونکے فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ پس مت ڈرو انسے اور ڈرو مجھسے لکھا ہی کہ حجۃ الوداع مین عرفہ کے دن یہہ آیۃ نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناقہ عضبا پر سوار تھے بعد اوسکے اکاسی روز دنیا مین رہے صحابہ اس آیت کے اترنیسے خوش ہوئے کہ دین تمام ہوا اور امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رض روئے لوگونے سبب پوچھا اونھونے کہا کہ پیغمبر کا انتقال اس عالم سے قریب ہی کیونکہ جسواسطے عالم دنیا مین تھے وہ کام پورا ہو چکا کہ حقتعالے نے فرمایا اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ آجکے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا کہ کوئی حکم اوسکا منسوخ نہوگا وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ اور تمام کی مین نے اوپر تمھارے نعمت اپنی کہ حج کرو بےغم کوئی مشرک تمھارے ساتھہ شریک نہوگا وَ رَضِیْتُ لَكُمُ



الاسلام دیناً اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو دین پاکیزہ سب دینونسے سمجھ لیجیے کہ بعد نزول اس آیت کے کوئی آیت احکام مین سوا آیت کلالہ کے نہین نازل ہوئی فمن اضطر فی مخمصۃ غیر متجانف لاثم پس جو کوئی بے بس ہو بیچ بھوک کے کھانا نہ ملنے کے سبب اور ان حرام چیزونمین سے جو مذکور ہوئین کھالیوے درآنحال کہ نہ جھکنے والا ہو طرف گناہ کے یعنے لذت کے لئے نکھاوے اور نہ زیادہ سد رمق سے فان اللہ غفور رحیم پس تحقیق اللہ بخشنیوالا ہے یہہ گناہ مہربان ہے اوسپر کہ اسقدر کھانے کی رخصت فرمائی لکھا ہے کہ عدی بن حاتم اور زید الخیل طائی نے کہ حضرت نے اوسکا نام زید الخیر رکھا تھا حضرت سے آکر عرض کیا کہ ہم کتون کا اور مرغونکا شکار کھیلتے ہین بعضے جانور جو کتے مارتے ہین تو ہم دوڑکر اونکو زندہ پاکر ذبح کر لیتے ہین اور بعضے ہمسے پہلے ہی کتے تلف کر دیتے ہین اور حقتعالی نے مردار کو حرام کہا ہے پھر ہمین حکم کیا ہے یہہ آیت اتری یسئلونک ماذا احل لھم قل احل لکم الطیبات سوال کرتے ہین تجھ سے کہ انوہین سے کیا حلال کیا گیا ہے واسطے اونکے کہہ حلال کی گئی ہین واسطے تمھارے پاکیزہ چیزین کہ بنام خدا ذبح ہون وما علمتم من الجوارح اور حلال ہے شکار اوس چیز کا کہ سکھلاؤ تم زخم دینے والونکو خواہ سباع مین سے ہو جیسے کتا اور چیتا خواہ طیور مین سے ہو جیسے باز اور شکرہ مکلبین تعلمونھن مما علمکم اللہ اوس حالت مین کہ شکار کرنیوالے سکھلاتے ہو تم اونکو اوس چیز سے کہ سکھلایا ہے تمکو اللہ نے سمجھ لیجیے کہ کتے کی پانچ شرطین ہین اول یہہ کہ آموختہ ہو یعنے کہین پکڑے تو پکڑ لے اور کہین چھوڑ تو چھوڑ دے دوسری یہہ کہ جہان بھیجے وہانسے پھرے نہین تیسری یہہ کہ شریک ہوئے پکڑنے ایسا جانور کہ شکار اسکا نکھایا جائے چوتھی یہہ کہ زخم سے مارا ہو پانچوین یہہ کہ اس شکار سے آپ نکھاوے ایسا کتا بسم اللہ اللہ اکبر کہکر جو چھوڑ دو تو اسکا شکار کھانا درست ہے اور اونمین سے ایکبات بھی نپائی جائے تو درست نہین جیسے کہ فتاوے خلاصہ مین لکھا ہے فکلوا مما امسکن علیکم پس کھاؤ پاک اور حلال اوس چیز سے کہ پکڑ رکھا جانور شکاری نے اوپر تمھارے واذکروا اسم اللہ علیہ اور یاد کرو تم نام اللہ کا اوپر اوسکے یعنے وقت چھوڑنے جانور شکاری کے بسم اللہ اللہ اکبر کہکر شکار پر چھوڑو اور لفظ بسم اللہ بھی کافی ہے سمجھ لیجیے کہ یہہ شرطین مرغان شکاری مین نہین کیونکہ اونکی تعلیم مشکل ہے واتقوا اللہ اور ڈرو اللہ سے حرام کھانے مین ان اللہ سریع الحساب تحقیق اللہ جلدی لینے والا ہے حساب حلال اور حرام سے پوچھیگا الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتب حل لکم آجکے دن یعنے بیچ دن نزول اس آیت کے حلال کی گئین واسطے تمھارے پاکیزہ چیزین یعنے جو بنام خدا ذبح ہوتی ہون یہودی نے کی ہون یا نصرانی نے اور جو مجوسی ہو یا اور دین کا ہو وہ نام خدا کا لیکر ذبح کرے تو وہ حلال نہین اور کھانا اون لوگونکا کہ دی گئی ہین کتاب یعنے یہود اور نصاریکا حلال ہے واسطے تمھارے وطعامکم حل لھم اور کھانا تمھارا حلال ہے واسطے اونکے بیچ دین اونکے کیونکہ تم بنام خدا ذبح کرتے ہو والمحصنت من المؤمنت اور حلال ہین واسطے تمھارے عورتین آزاد پاکدامن مسلمانیون سے آزاد واسطے اولویت کے کہا ہے نہین تو لونڈیان مسلمانیان بھی حلال ہین اور پاکدامن سے یہہ غرض ہے کہ جو عورت بدکار تھی اور توبہ کی تو نکاح مین آوے درست ہے اور جو پہلے نکاح مین تھی پھر بدکار ہوگئی تو نکاح نہین ٹوٹا پر جو کوئی بدکار ہو اور اپنے کسب پر قایم رہے تو نکاح اوسکا درست نہین والمحصنت من الذین اوتوا الکتب من قبلکم اور پاکدامنین اون لوگونسے کہ دی گئی ہین کتاب پہلے تم سے سمجھ لیجیے کہ امام اعظم کے نزدیک محصنات عفائف ہین حرا اور لونڈی کتابی کے برابر ہین نکاح مین اور امام شافعی کے نزدیک محصنات آزاد ہین پس لونڈی کتابیہ کو حرام کہتے ہین اذا اتیتموھن اجورھن محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان جب دو تم اون کو مہر اونکی درآنحال کہ نکاح مین لانیوالے ہو نہ بدکاری کرنیوالے ہو ظاہر اور نہ پکڑنیوالے ہو چھپی آشنائی سے ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین اور جو کوئی کفر کرے ساتھ واجبات ایمان اور شرایع اسلام کے کہ حلال و حرام ہے پس تحقیق ناپید ہوگئے عمل اوسکے اور وہ بیچ آخرت کے ٹوٹا

پانیوالونسے ہی سمجھ لیجئے کہ مسلمان کے حق میں زن یہودیہ اور نصرانیہ اگرچہ اپنے مذہب پر ہو نکاح درست ہے اور اور دین
والی جبتک ایمان نلاوے نکاح کرنا اوس سے درست نہیں یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو واسطے نماز کے اور بے وضو ہولیں دھوؤ مونہون اپنے کو حد منہہ کی سر کے بالون سے کہ اکثر
لوگونکے ہوتے ہین اسفل ذقن تک طول مین اور نرمہ گوش سے نرمہ گوش دوسرے تک ہے عرض مین وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ اور
ہاتھون کو کہنیون تک وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ اور مسح کرو سرون اپنے کو امام مالک کے نزدیک تمام سر کا مسح اور امام اعظم کے نزدیک
چوتھائی سر کا جادھر سے چاہو اور امام شافعی کے نزدیک جسپر اطلاق مسح ہوسکے اوسقدر فرض ہے وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ
اور دھو پانوٗن اپنے کو ٹخنون تک ارجلکم منصوب ہے اور عطف اوسکا وجوہکم پر ہے اور بعضے قرات مین کہ مجرور واقع ہے جر
جوار ہے اور کہنیان اور ٹخنین دھونے مین داخل ہین کیونکہ الی واسطے انتہاء غایت کے آتا ہے اور جو غایت جنس مغیا کی ہو تو اس مین
داخل ہوتی ہے جیسے یہان اور جو غیر ہوتے نہین داخل ہونے جیسے فَاَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِ مین وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اور اگر
ہو تم ناپاک پس نہاؤ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
مَآءً اور ہو تم بیمار اور استعمال پانی کا تمکو ضرر کرے یا ہو تم اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم مین سے جائے ضرور سے یا صحبت کرو تم
عورتون سے پس نپاؤ تم پانی کو اور نسکلین پانی نہانے کی یہہ ہین **نظم** پانی ہو یک میل دور اور یا مرض بڑھنے کا ڈر + یا ہو شدت
کا سردی جانے یا جاوے گا مر + یا بیقین زحمت کا ہو یا خوف حیوان و بشر + یا ہو خوف تشنگی نفس یا ہو جانور + یا نہو ڈول و رسن
یا از بہائے مثل آب + ہو گران یا جائے وہ جبکہ خلف اے باصواب + پھر نہو جیسے کہ عیدین اور جنازہ جز ولی + سارے ان شکلون
مین ہی رخصت تیمم کرنیکی فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا پس قصد کرو تم مٹی پاک کا یعنے جو چیز کہ جنس زمین سے ہو **ف** کہ تیمم اس سے
جو جنس زمین سے ہووے چیز + یعنے جیسے ہو خاکستر اور نرم البغیر فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ پس ملو مونہون اپنے کو اور
ہاتھون اپنے کو اوس سے ساتھ دو ضرب کے ایک منہہ کے واسطے ایک ہاتھ کیواسطے **نظم** کرکے نیت قصد خاک پاک کی کر ابتدا + ضرب
دو کر ایک منہہ پر ایک ہاتھو نپر پھرا + دونون اعضا کا کہ استیعاب یہہ شرطین ہین جان + اور بگولے پر بھی جائز ہے تیمم اسکو مان +
بلت رفع جنابت کرکے پھر غسل بھی + کر اوسی ڈھب سے تیمم طور اوسکا ہے یہی + میل ہے ارلع ہزار از گام اشتر ہر قدم + ڈیڑھ گز کا
گز وہی جو بیس انگلی کا نہ کم + وقت سے پہلے تیمم کے ہے مذہب مین روا + اور بلا ئے آلتراز یک فرض بھی جائز ہوا + جو وضو توڑے
تیمم کو بھی بس توڑے ہے وہ + اور قدرت آب پر زائد اگر حاجت سے ہے + جسکو ہو امید پانی کی کرے تاخیر وہ + تا بوقت مستحب یا تا
کہ آخر وقت ہو + بھولکر پانی تیمم سے اگر پڑھلے نماز + تو نہ لازم اعادہ کا نہ پھر کچھہ اوسکے ساز + ہو گمان تو ڈھونڈھے پانی تا بہ یک پرتاب
تیر + کر وضو و غسل سے زخمی ہون اندام کثیر + تو تیمم کر صحیح اکثر ہون تو غسل و وضو + کر کے باقی عضو پہ زخمی ہین جو کر مسح تو + ہے وضو مین
اختلاف اور غسل مین ہی معتبر + تا نپنا اعضا کا لے گنتے یہہ رافت یاد کر + ہے تیمم سے روا موجود ہووے گرچہ آب + قرات قرآن اس
مسجد مین دخل اے باصواب + مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ نہین ارادہ کرتا اللّٰہ تو کہ کرے اوپر تمھارے
کچھ تنگی اور لیکن ارادہ کرتا ہے تو کہ پاک کرے تمکو پلیدی سے یا گناہ سے وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور تو کہ پوری کرے
نعمت اپنی اوپر تمھارے تو کہ تم شکر کرو کہ بڑی نعمت یعنی غنابت کی غسل اور وضو فرض کیا تو کہ پلیدی سے پاک ہو اور حرج کیوقت
تیمم کی رخصت دی کیا بڑی آسانی **بیت** الٰہی شکر تیرا ہووے کس زبان سے بیان + دہن مین لال ہے گویا کہ اس بیان سے زبان +
بحر الرائق مین کہا ہے کہ معنے آیت بزبان اہل اشارت یہہ ہین کہ جب اوٹھو خواب غفلت سے واسطے نماز کے کہ معراج تمھارا ہے اور رجوع
بمقام قرب ہے پس مونہون اپنے کو کہ ساتھ اسکے توجہ طرف دنیا کے ہوئی ہو دھوؤ ساتھ پانی توبہ اور استغفار کے اور ہاتھونکو پاک کرو

پکڑنے علایق دوجہان سے اور تعلق ماسوائے رحمان سے اور مسح کرو گردنکا یعنے سر راہ الٰہی ہین دو اور پانونکو قیام انابت سے دھو
اور اگر تمکو جنابت پہنچی ہو التفات ماسوی اللہ سے پس پاک کرو نفسون اپنے کو معاصی سے اور دلونکو رویۂ طاعات سے اور سرونکو
ملاحظہ اغیار سے اور ازواج کو آرام بغیر یار سے اور سر السر کو لوث وجود سے کہ اس سے زیادہ اور پلیدی نہین **نظم** تو پلیدی کہی
آپکو تو کھو ✦ دور کر اپنا کو طاہر ہو ✦ رافتا پھر باین طہارت دل ✦ ہو تو شاید نمازی کامل ✦ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖ اور یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر تمھارے وہ شرایع اسلام اور احکام حلال وحرام
ہین اور یاد کرو عہد اوسکا وہ جو قول لیا تم سے ساتھ اوسکے مراد اُس سے عہد روز الست کا ہے یا وہ میثاق کہ لیلۃ العقبہ مین
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا کہ سمع اور طاعت پر بیعت کی تھی اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا جسوقت کہا تمنے سنا ہمنے قول
تیرا اور مانا ہمنے امر تیرا اور بعضونے کہا ہے کہ مراد اس سے بیعت الرضوان ہے کہ کیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی حدیبیہ مین
تفصیل ان دونون بیعتون کی اپنے اپنے مقام پر مذکور ہوگی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے بیچ فراخی نعمت کے اور توڑنے عہد اسکیکے
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق اللہ جاننے والا ہے سینے والی چھپی بات کو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ
بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو ہوجاؤ تم قایم رہنے والے ساتھ حق کے واسطے اللہ کے شاہدی
دینیوالے ساتھ انصاف کے اور نہ باعث ہووے تمکو دشمنی کسی قوم کی مشرکین سے اوپر اسبات کے یہہ کہ تم نہ عدل کرو اونکے حق مین اور اونسے
عہد کرکے توڑو اِعْدِلُوْا عدل کرو هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى کہ عدل بہت نزدیک ہے واسطے پرہیزگاری کے سمجھ لیجیے کہ عدل کفار سے جب اقرب
بمرتبۂ تقویٰ ہے تو مومنون سے کیا جانے کہ کیا درجہ رکھتا ہے **بیت** عدل کر اتنا کہ عادل کا ✦ مرتبہ ہے جناب حق مین بڑا وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اور ڈرو اللہ سے ظلم کرنے مین اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو عدل اور ظلم سے وَعَدَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ وعدہ کیا اللہ نے اون لوگونکو جو ایمان لائے ہین اور کام کئے اچھے اور وہ
وعدہ یہہ ہے کہ واسطے اونکے بخشش ہے گناہونکی اور ثواب ہے بڑا فضل الٰہی سے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ
اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جھٹھایا نشانیون ہماریکو یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بنی غطفان
مین حرب بنی ثعلبہ کو گئے تھے وہ اپنے سردار کو کہ غورث نام تھا لیکر پہاڑ پر چڑھ گئے اوس دن مینہہ برستا تھا حضرتؐ اپنے لشکر سے جدا ایک
درخت کے نیچے کپڑے سکھاتے تھے بیٹھے تھے غورث نے تلوار کھینچکر آپکے سر پر آیا اور کہا کہ من یمنعک الیوم منی کون ہے کہ حمایت کرے شر سے
میرے آج تمھاری آپنے فرمایا کہ اللہ مانع اور کافی ہے اوسیوقت جبریل نازل ہوئے اور ہاتھ کو غورث کے سینے پر مارا تلوار اوسکے ہاتھ
سے گر پڑی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار اُٹھا کر فرمایا من یمنعک منی پھر غورث نے کہا کوئی نہین منع کرسکتا پس کلمۂ شہادت پڑھکر
ایمان لایا اور اپنی قوم مین جاکر سبکو دعوت اسلام کی یہہ آیت نازل ہوئی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ
اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر تمھارے جسوقت کہ قصد کیا ایک جماعت
نے یعنے غورث اور تابعدارون نے اوسکے یہہ کہ دراز کرین طرف تمھارے ہاتھ اپنے واسطے قتل اور ہلاک کے فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
پس بند کئے اللہ نے ہاتھ اونکے تم سے اور ضرر اونکے سے تمھین بچایا بعضونے کہا ہے کہ نزول اس آیت کا حرب بنی نضیر مین واقع ہوا
ہے کہ حضرت دیت عامریونکے واسطے وہان گئے سورۂ حشر مین اوسکا قصہ آویگا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے کفران اس نعمت کا منکر ہو
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ کے پس چاہیئے کہ توکل کرین ایمان والے **بیت** کہ اللہ نیکی رسانندہ ہے ✦ بدی اور شر
سے رہانندہ ہے وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اور تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا موافقت موسیٰ مین اور جنگ قوم
جبارین مین وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا اور کھڑے کئے ہمنے اونمین سے بارہ سردار ایک ایک ہر قوم مین کہ احوال اپنے قوم

کا معلوم کرین لکھا ہی کہ جب فرعون غرق ہُوا اور مصر بنی اسرائیل کو خالص ہوئی حق تعالی نے حکم کیا کہ ارض مقدسہ کو جاؤ کہ ایلیا یا اریحا
یا تمام ولایت شام ہی وہان قوم جبارین تھی عمالقہ اونکو کہتے تھے بقیہ قوم عاد سے تھے سب زبردست قد اور اور وہانکے ہزار گانون تھے
ہر ایک مین ہزار باغ حضرت موسی نے بارہ ہزار سردار لشکر کے بنائے کہ خبر گیری اپنی اپنی قوم کی رکھین جب نزدیک وہانکے پہنچے سردارونکو
احوال عمالقہ کا معلوم کرنیکے واسطے بھیجا اونہوننے جاکر جابرونمین ایک سے ملاقات کی کہ عوج بن عنق تھا تین ہزار تین سو تینتیس
گز کا اوسکا قد تھا اور تین ہزار برس کی اوسکی عمر تھی اور اور ونکے بھی قد بڑے بڑے تھے آٹھ سو گز سے اسی گز تک تھے اور باغونمین
ایک ایک خوشہ انگور کا اس قدر تھا کہ پانچ آدمی نہ اوٹھا سکین اور انار ایسے تھے کہ آدھے چھلکے مین پانچ آدمی سما جاوین بعضون نے
لکھا ہی کہ یہہ جو گئے تو اونہوننے گھوڑے سمیت ہر ایک کو اوٹھا کے اپنی نیفہ مین اوڑس لیا پھر چھوڑ دیا اونہوننے کہا آپسمین کہ انکی
بڑائی اور زور کا احوال چلکر اپنے لشکر مین نکہنا کہ لوگ بد دل ہوکر فرمان الہی سے عدول کرکر مصر کو پھر جاوینگے غرض وہانسے یہہ آئے
اور موسی اور ہارونکو حقیقت حال سے مخفی خبر کی دو سردار تو اپنے عہد پر رہے کہ یوشع بن نون اولاد یوسف سے اور کالب بن یوقنا
اولاد یہودا سے تھا اور باقی پھر گئے لشکر مین جو احوال دیکھا تھا کہا یا لوگ ہراسان ہوئے کہ ہم اونسے کیونکر لڑینگے وَقَالَ اللّٰهُ
اِنِّیْ مَعَکُمْ اور کہا اللہ نے تحقیق مین ساتھ تمہارے ہون فتح دینے مین دشمنو پر لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ
بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ اگر قایم رکھو تم نماز کو ساتھ شرایط اسکے کے اور دو تم زکوٰۃ مستحقونکو اور ایمان لاؤ تم ساتھ پیغمبرون میرے کے
اور قوت دو اونکو اور حکم کو اونکے بجالاؤ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو تم اللہ کو قرض اچھا یعنے راہ الہی مین مال خرچ
کرو لَاُکَفِّرَنَّ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَلَاُدْخِلَنَّکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور البتہ دور کرونگا مین تم سے گناہ تمہارے اور
البتہ داخل کرونگا مین تمکو بہشتونمین کہ چلتی ہین نیچے درختون اونکے نہرین فَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ
پس جو کوئی کافر ہووے پیچھے اسکے تم مین سے پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدھی سے بنی اسرائیل نے یہہ عہد پورا نہ کیا حق تعالی نے فرمایا
فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ پس بسبب توڑ دینے اونکے کے عہد اپنے کو لعنت کیا ہم نے اونکو یا فسخ کیا ہمنے اونکو ذلت جزیہ کی رکھی
ہمنے اونپر وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِیَةً اور کردئے ہمنے دل اونکے سخت کہ ڈرانا و معجزے دیکھنے اثر نہین کرتے یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ
مَّوَاضِعِهٖ بدل ڈالتے ہین کلمون کو توریت یا نعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہہ اونکے سے یعنے توریت کے حکمونمین فاسد تاویلین
کرتے ہین یا صفت اوسکی بجائے صفت پیغمبر رکھتے ہین وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِهٖ اور بھول گئے حصہ اس چیز سے کہ نصیحت کئے گئے
تھے ساتھ اوسکے توریت مین متابعت پیغمبر آخر زمان سے وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ
اور ہمیشہ رہیگا تو کہ خبردار ہوتا اوپر خیانت کے یہود ونکے سے مگر تھوڑے اونمین سے کہ خیانت نہین کرتے جیسے عبد اللہ بن سلام
اور اصحاب اوسکے پس معاف کر اونسے اگر توبہ کرین اور ایمان لاوین اور درگذر کر ایذا اونکیسے اگر جزیہ دینا لازم پکڑین بعضوننے
کہا ہی کہ مطلق عفو اور صفح ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہی اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اور تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی احسان
کرنیوالونکو وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصٰرٰی اَخَذْنَا مِیْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِهٖ اور اون لوگونسے کہ کہتے ہین ہم
نصاری ہین لیا ہم نے قول اونکا جیسے یہود ونسے لیا تھا پس بھول گئے یہہ بھی حصے اوس چیز سے کہ نصیحت دئے گئے تھے انجیل مین ساتھ
اوسکے کہ متابعت فارقلیط کی کہ احمد مرسل ہین کیجیو فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ پس اوٹھائی ہمنے
درمیان اونکے دشمنی ظاہر اور بغض دلمین روز قیامت تک وہ یہہ ہی کہ نصاری تین فرقے ہین آپسمین ایک ایک کا دشمن اور
بعضوننے کہا ہی کہ یہود مین اور نصاری مین عداوت ڈالی وَسَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ اور شتاب خبردار کریگا
اونکو اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے وہ کرتے اور وہ خبردار کرنا وقت جزا کے ہوگا یٰۤاَهْلَ الْکِتٰبِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا

لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ای اہل کتاب کے تحقیق آیا تمہارے پاس رسول ہمارا بیان کرتا ہی
واسطے تمھارے بہت اوس چیز سے کہ تھے تم چھپاتے کتاب توریت مین سے جیسے آیت رجم کی اور لغت پیغمبر کی اور کتاب انجیل
مین سے جیسی بشارت حضرت عیسے ع کے ساتھ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درگذر تا ہی بہت چھپی باتون سے اور نھین خبر نہین کرتا
اونکی کیونکہ کچھہ دین کا کام اوس پر موقوف نہین نقل ہی کہ ایک یہودی نے حضرت سے آکر پوچھا کہ وہ کثیر کون سے ہین کہ عفو کرتے
ہو تم آپنے منہہ پھرا لیا جب اوس بار یہہ معاملہ ہوا اور آپ کچھہ غصے ہوئے اور اوسکی غرض یہہ تھی کہ غصہ کرین تا ترک عفو ظاہر
ہو تو آپکی نبوت پر یقین لا کر ایمان لایا قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ تحقیق آیا تمھارے پاس اللہ کیطرف
سے نور کہ دور کرنیوالا ضلالت کا ہی اور کتاب روشن کرنیوالی اور خود روشن لکھا ہی کہ نور جناب رسالت ہین صلی اللہ علیہ وسلم
اور وجہ اوس نام کی یہہ ہی کہ پہلے سب سے حق تعالی نے نور آپکا پردۂ عدم سے باہر لایا پھر تمام عالم اوس نور سے ظاہر فرمایا اول
ما خلق اللہ نوری وخلق الخلق من نوری اسیواسطے حقیقت محمدی حقیقۃ الحقایق ہی **بیت** اونھین سے ہی روشن زمین و
زمان + زمین وزمان بلکہ نہ آسمان + ہوتے وہ تو یہان نہ ہوتا کوئی + نہ ہنستا کوئی اور نہ روتا کوئی + عدم سے کوئی دیکھتا
کب وجود + اونھین کے سبب سے ہی یہہ سب نمود + اونھونکا ہی نور اول آیا ظہور + ظہور حق کیا اول اونکا ہی نور + امیر ہین سرور
مرسلین + شہ آخرین مفخر اولین + جناب محمد علیہ السلام + رسول مجید شفیع انام + امام جہان مقتدای رسل + قیام زمان رہنمای سبل
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ ہدایت کرتا ہی ساتھہ اوس نور کے یا کتاب کے اللہ اوس شخص کو کہ پیروی
کرتا ہی رضامندی اوسکی ساتھہ طلب کرنے راہون سلامتی کے عذاب سے کہ وہ راہ حق ہی کہ سیدھی جنت کو گئی ہی وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ اور نکالتا ہی اونکو اندھیروں سے کفر کے کہ شک ہی یا جہل طرف روشنی ایمانکے یا یقین کے یا علم کے ساتھہ
حکم اپنے کے وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور راہ دکھاتا ہی اونکو طرف راہ سیدھی کے کہ نزدیکتر راہونکی ہی طرف حق کے لَقَدْ
كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہی بیٹا مریم کا یعقوبیہ ایک فرقہ
ہی نصاری کا وہ اسکا قایل ہی اور اسی قول سے اوسکا رد ظاہر ہی کہ مان مقدم ولد سے ہوتی ہی پس ولد حادث ہوا اور حادث
الوہیت کے لائق نہین اور دوسری مان اکبر ہوتی اور ولد اصغر اصغر اکبر کا الہ کیونکر ہو قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ
اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا کہہ پس کون اختیار رکھتا ہی اور منع کرتا ہی ارادہ اللہ کے سے
کسی چیز کا یعنے کوئی نہین منع کر سکتا اگر چاہے اللہ یہہ کہ ہلاک کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کے کو اور مان اوسکی کو اور اون لوگونکو جو بیچ زمین
کے ہین سارے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھہ
درمیان اندونونکے ہی يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھہ چاہتا ہی بڑی قدرت والا ہی بے اصل اور بے مادہ پیدا کرتا ہی
جیسے آسمان زمین اور اصل اور مادہ سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے درمیان کی چیزین آسمان زمین کے اور ایسے اصل سے بھی پیدا کرتا
ہی کہ جنس اوسکی نہین جیسے آدم کو خاک سے اور ایسے اصل سے بھی پیدا کرتا ہی کہ جنس اوسکی ہی جیسے ولد کو والدین سے اور
مرد بے زن سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے حوا اور زن بے مرد سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے عیسی اللہ اللہ عجب شان ہی مولا کی میرے
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ ہی اوپر ہر چیز کے قادر **بیت** قادر مطلق ہی وہ ہر آن ہین + مالک برحق ہی وہ ہر شان ہین
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ اور کہا یہود نے اور نصاری نے ہم بیٹے ہین اللہ کے اور پیارے ہین اسکے
سمجھہ لیجیے کہ توریت مین خطاب آیا تھا یا ابناء احباری یہود نے پڑھا یا ابنا ابکاری اور انجیل مین الی ابی وابکم نصاری نے پڑھا
الی ابی وابائکم قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ کہہ پھر کیون عذاب کرتا ہی تم کو ساتھہ گناہون تمھارے کے دنیا مین ساتھہ قتل اور قید

کے اور آخرت مین ساتھ آتش دوزخ کے تمھارے ہی قول پر کہ ایام معدودات ہے چند روز گنتی کے عذاب ہوگا پس اگر تم بیٹے ہوتے تو
باپ بیٹے کو رنج نہین دیتا اور دوست ہوتے تو دوست بھی دوست کو غم مین نہین ڈالتا معلوم ہوا کہ تم نہ پسر ہو نہ دوست بَلْ اَنْتُمْ
بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ بلکہ تم آدمی ہو اوس چیز سے کہ پیدا کیا اللہ نے مثل اور آدمیونکے کہ نیکی بدی کا بدلا ملیگا يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ
مَنْ يَّشَآءُ بخشتا ہے اللہ جسے چاہتا ہے اور وہ مسلمان ہین اور عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ کافر ہین وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان اونکے ہے وَاِلَيْهِ
الْمَصِيْرُ اور طرف اوسکے ہے بازگشت سب کی يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا
مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ای یہود اور نصاری تحقیق آیا ہے تمھارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے واسطے تمھارے راہ حق پیچھے موقوف
ہو جانے پیغمبرونکے تو کہ نکہو تم نہین آیا ہمارے پاس پیغمبر کوئی خوشخبری دینے والا جنت کی اور نہ ڈرانیوالا عذاب دوزخ سے
فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ پس تحقیق آیا تمھارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ
اوپر ہر شی کے قادر ہے چاہے پیغمبر پے درپے بھیجے جیسے کہ ایکہزار سات سو برس مین کہ درمیان موسی اور عیسی کے تھے ہزار پیغمبر بھیجے
اور چاہے نہ بھیجے جیسے چھہ سو برس مین کہ درمیان عیسی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیاء کے تھے چار پیغمبر بھیجے تین بنی
اسرائیل سے اور ایک خالد بن سنان عرب سے اور اس آیت مین حق تعالی نے احسان جتایا اپنا بندونپر کہ جس زمانہ مین وحی آنا
آسمانسے موقوف تھا ہمنے پیغمبر بھیجا بشیر اور نذیر بیت جہان تاریک تھا ظلمتکدہ تھا سخت کالا تھا + کہ وہ پردہ سے کیا نکلا کہ سب
جا گہہ اجالا تھا + وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ اور یاد کر جب کہا موسی علیہ
السلام نے واسطے قوم اپنی کے ای قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ خالص ہے اوپر تمھارے جس وقت کئے بیچ تمھارے پیغمبر تو کہ
تمھین ہدایت کرین اور کسی امت مین اتنے پیغمبر نہین ہوئے جتنے تم مین ای بنی اسرائیل وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور کیا تمکو بادشاہ کہ
فرعونکو غرق کرکر مصر کی حکومت تمھین ہوئے متخاص یا تمھین ملک وسیع دیا کہ اوسمین نہرین جاری ہین مثل منازل ملوک کے یا تم مملوک
فرعونیونکے تھے تمھارے نفس کا تمھین مالک کیا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اور دیا تمکو جو کچھ نہین دیا کسیکو عالمونسے کہ
من اور سلوی تمپر اتارا اور سایہ ابر کا کیا اور دریا کو پھاڑا يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ای قوم میری داخل
ہو زمین پاک مین جو لکھی ہے اللہ نے واسطے تمھارے لوح محفوظ مین کہ تمھارے رہنے کی جگہہ ہوگی اس شرط سے کہ قوم جبارین سے
جہاد کرو سمجھ لیجئے کہ ارض مقدسہ ولایت شام ہے یا طور اور گرد اگرد اوسکے ہے یا فلسطین ہے یا اور اصح یہہ ہے کہ اریحا اور ایلیا تھا کہ
الحال زمین بیت المقدس کی ہے سمجھ لیجئے کہ بنی اسرائیل نے طایفے کا احوال سنکر بہت دہشت کھائی تھی کہنے لگے کہ اگر ہمارا کوئی
سرگروہ ہو تو مصر کو پھر جاوین حضرت موسی نے فرمایا وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ اور مت پھر جاؤ اوپر پیٹھ
اپنے کے پس پلٹ جاؤگے ٹوٹا پانیوالے دنیا مین جہاد کے ثواب سے اور آخرت مین دیدار حضرت وہاب سے قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا
قَوْمًا جَبَّارِيْنَ کہا اونہونے ای موسی تحقیق بیچ زمین مقدسہ کے قوم ہے سرکش زبردست اوسکا ہمسے مقابلہ نہ ہوسکیگا وَاِنَّا لَنْ
نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا اور تحقیق ہم ہرگز نہ جاوینگے اوس زمین مین لڑنے کو یہانتک کہ نکلجاوین وہ وہانسے فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا
فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ پس اگر نکلین وہ اوس سے پس تحقیق ہم داخل ہونیوالے ہین اوسمین قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ کہا بنی اسرائیل کو دو مردون نے اون لوگون سے کہ ڈرتے تھے خدا سے انعام کیا تھا اللہ نے اوپر
اون دونونکے وہ یوشع اور کالب تھے کہ داخل ہو تم اوپر جبارونکے دروازے قریہ کے سے آنکے ناگہان اور اونکو گلیون مین گھیر لو جہا
ہین نہ نکلنے دو فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ پس جب داخل ہو لئے تم اسطرح جسے کہ ہم نے بتادیا پس تحقیق کہ تمھین غالب ہو

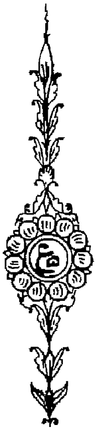
کیونکہ اونکے قد بڑے ہین اور دل چھوٹے ہین **بیت** تن چند نامرد وبیدل ہین وہ + بدل ناقص اور قد مین کامل ہین وہ + سمجھ لیجیے
کہ یوشع اور کالب نے الہام الٰہی سے بنی اسرائیل کو یہہ بات کہی ہوگی یا حضرت موسیٰؑ سے دریافت کرکر واللہ اعلم وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوٓا
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور اوپر اللہ کے توکل کرو اس لڑائی مین اگر ہو تم ایمان والے وعدہ حق پر قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ
اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ کہا اونہون نے اے موسیٰ ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اس ولایت
مین جبتک کہ رہینگے وہ بیچ اوسکے تو دو آدمیونکی بات مانتا ہے اور ہمارے دس کی نہین مانتا ہے پس جا تو اور پروردگار تیرا پس لڑو
تم دونون تحقیق ہم ہین یہان بیٹھے یا مراد رب سے ہارون ہے کیونکہ رب کے معنے سید کے ہین ہارون حضرت موسیٰ سے عمر مین بڑے تھے
اسواسطے رب کہا اور لفظ قاتلا سے بھی یہی معنی معلوم ہوتی ہین قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے مین نہین مالک ہون مگر جان اپنے کا اور بھائی اپنے کا پس جدائی ڈال ما
درمیان ہمارے اور درمیان اوس قوم فاسقونکے کہ تیرے فرمان سے نکلے ہین قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً
کہا اللہ نے پس تحقیق زمین مقدسہ حرام کی گئی ہے اوپر اونکے کہ اُسمین نجاوین اور نہ مالک ہون وہ انکے بسبب نافرمانی کے چالیس برس تک
يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ سرگردان پھرینگے بیچ زمین کے چھہ فرسخ کے جنگل مین پس قوم موسیٰ کی چالیس برس اوسی چھہ کوس مین سرگردان رہی
صبح کو کوچ کرتے تھے شام کو وہین آ اترتے تھے جہان سے چلتے تھے بعد چالیس برس کے جو بنی اسرائیل باقی رہگئے تھے اونکو لیکر حضرت
موسیٰ نے اریحا فتح کیا پھر وہان رہے لیکن اصح یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ اور ہارون نے اوسی جنگل مین وفات پائی اور بہت بنی اسرائیل بھی
وہین موئے اولاد اونکی جوان ہوئی اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع کو پیغمبر کیا سب نے اون سے بیعت کی وہ گئے اور ولایت ایلیا اور اریحا
کی جاکر فتح کی اور جبارونکو مارا حدیث مین ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو بد دعا کی حکم ہوا کہ چالیس برس تباہی مین سرگردان رہینگے
حضرت موسیٰ پشیمان ہوئے خطاب آیا فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پس مت غم کھا اوپر قوم فاسقونکے اور تبیان مین ہے کہ
خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ قوم موسیٰ کی سرگردانی پر غم مت کھا کہ بسبب فسق کے ملعون موسیٰ کے تھے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ
ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اور پڑھ اوپر اہل کتاب کے خبر دو بیٹونکی کہ اونکے صلب سے تھے ہابیل اور قابیل ساتھ حق کے اور قصہ اوسکا مختصر
یہہ ہے کہ حضرت حوا کے ہر بار بیٹا اور بیٹی توام پیدا ہوتے تھے جب جوان ہوتے تھے تو حضرت آدم ایکبار کا بیٹا دوسرے بار کی بیٹی لیکر
نکاح کر دیتے تھے اقلیما قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور لیوذا ہابیل کے ساتھ حضرت آدم موافق اپنی شریعت کے اقلیما کا ہابیل کے
ساتھ نکاح کرنے لگے اور لیوذا کا قابیل کے ساتھ قابیل نے یہہ حکم نمانا کہ میری بہن جو رحم مین میرے ساتھ رہی وہ بہت خوبصورت ہے
مین ہابیل کو نہین دینے کا وہ میرے ہی پاس رہے تو بہتر ہے حضرت آدم نے فرمایا کہ حکم الٰہی یون ہے میرا اختیار نہین قابیل ر
نے کہا کہ تم ہابیل کو بہت چاہتے ہو مجھہ سے کہ اوسے خوبصورت دیتے ہو اور مجھے بدشکل حضرت آدم نے کہا کہ اگر میری بات تو باور
نہین رکھتا تو تم دونون قربانی کرو جنکی قربانی مقبول ہو وہ اقلیما کو لے وہ خبر حق تعالیٰ نے دی کہ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا جسوقت نیاز لائے
دونون کچھہ نیاز ہابیل نے ایک اچھی گوسفند لاکر پہاڑ پر کھڑے کی اس نیت سے کہ اگر میری قربانی مقبول ہو تو اقلیما کو مین
نکاح مین لاؤن اور قابیل نے دستہ ضعیف کم دانہ گندم کا وہین لاکر دھرا اس نیت کہ میری نیاز قبول ہوا اور نہین تو مین اپنی بہن
چھوڑونگا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا پس قبول کی گئی قربانی ایک کی ان دونون مین سے کہ ہابیل تھا اسطرح کہ آتش بے دود آسمان
سے اترکر اوسکے گوسفند کو کھا گئی وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ اور نہ قبول کی گئی دوسرے سے کہ قابیل تھا آگ اوسکے پاس سے گذری اور نکھایا
قابیل نے آتش غضب سے جلکر کہا قَالَ کہا قابیل نے ہابیل کو لَاَقْتُلَنَّكَ البتہ مار ڈالونگا مین تجھکو کیون تیری قربانی مقبول ہوئی اور میری
مردود قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ کہا ہابیل نے سوا اوسکے نہین کہ قبول کرتا ہے اللہ پرہیزگارونسے کہ قربانی مین نیت

ع

النصف

خالص رکھتے ہین لَئِنۡ بَسَطۡتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقۡتُلَنِیۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیۡكَ لِاَقۡتُلَكَ اگر دراز کریگا تو طرف میرے ہاتھ
اپنا تو کہ مار ڈالے مجھکو نہین مین دراز کرنیوالا ہاتھ اپنا طرف تیرے تو کہ مار ڈالون مین تجھکو اِنِّیۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ تحقیق
مین ڈرتا ہون اللہ پروردگار عالمونکے سے باوجود اوسکے کہ ہابیل قوی تھا قابیل سے لیکن اللہ سے ڈر کر قتل ہونے پر راضی ہوگیا اور ہابیل
نے کہا اِنِّیۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓءَ بِاِثۡمِیۡ وَاِثۡمِكَ فَتَكُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہہ کہ پھر جاوے تو ساتھ عذاب
گناہ قتل میرے کے اور ساتھ بدلے گناہ تیرے کے کہ سبب رد قربانی کے ہوا اور یہہ ارادہ ہابیل سے موافق حکم خدا کے تھا پس ہوجاوے تو ان دو
گناہونکے سبب رہنے والون دوزخکے سے وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ اور یہی ہے سزا ظالمون کی کہ ناحق قتل کرتے ہین فَطَوَّعَتۡ لَهٗ
نَفۡسُهٗ قَتۡلَ اَخِیۡهِ پس رغبت دلائی قابیل کو نفس اوسکے نے بیچ مار ڈالنے بھائی اپنے کے اور نہین جانتا تھا کہ کیونکر مارون ابلیس آدمی
کی شکل بنکر ظاہر ہوا ایک مرغ ہاتھ مین لئے ہوئے پس سر اوس مرغ کا ایک پتھر پر رکھا اور دوسرا پتھر اوسپر مارا وہ کچل کر مر گیا قابیل نے
دیکھا جب رات ہوئی اور ہابیل سوگیا تو سر اوسکا ایک پتھر پر رکھا فَقَتَلَهٗ پس مار ڈالا اوسکو دوسرا پتھر اوسکے سر پر مار کر فَاَصۡبَحَ
مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ پس ہوگیا ٹوٹا پانیوالونسے دنیا مین اسطرح کہ جبتک جیا مردود رہا اور آخرت مین ظاہر ہے کہ آدھا عذاب اہل دوزخکا
اکیلے اوسکو ہوگا پھر قابیل حیران تھا کہ کیا کرون چالیسدن اپنی پشت پر لئے پھرا اور ابن عباس نے کہا ہے کہ ایک برس تک اوٹھائے
پھرا درندے پرندے غلبہ کرتے تھے ہر وقت لاش کو ہابیل کی گرا دیتے تھے پھر یہہ اوٹھا لیتا تھا جب بہت تنگ آیا فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا
یَّبۡحَثُ فِی الۡاَرۡضِ لِیُرِیَهٗ كَیۡفَ یُوَارِیۡ سَوۡءَةَ اَخِیۡهِ پس بھیجا اللہ نے ایک کوّے کو کہ کریدتا تھا بیچ زمین کے چونچ سے اور پانون
سے اور پالونسے تاکہ گڑھا ہوگیا اور وہ کیون کریدتا تھا تو کہ دکھا دیوے قابیل کو کہ کیونکر ڈھانپ دے لاش بھائی اپنے کی لکھا ہے کہ
کوّے نے گڑھا کیا اور ایک کوّے مردہ کو لاکر اوسمین دھرا پھر اوپر سے خاک ڈالدی کہ وہ چھپ گیا قَالَ یٰوَیۡلَتٰۤی اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ
مِثۡلَ هٰذَا الۡغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوۡءَةَ اَخِیۡ کہا قابیل نے ای وائے ہے مجھکو کیا نہ ہو سکا مجھ سے یہہ کہ ہوتا مین اس علیہ مانند
اس کوے کے پس ڈھانپ دون مین لاش بھائی کی گڑھا کھود کر گاڑدی فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِیۡنَ پس ہوگیا پشیمانونسے کیونکہ ایک برس
اوسکو اوٹھائے لیا پھرا یا اسواسطے کہ پشیمان ہوا کہ مان باپ اوس سے بیزار ہوئے اور تمام بدن اوسکا سیاہ ہوگیا اور آواز غیب سے سنتا تھا
کہ کن خائفا ابدا پھر قابیل جسکو دیکھتا تھا ڈرتا تھا کہ مار نڈالے آخر اپنے اندھے بیٹے کے ہاتھ سے مارا گیا مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِكَ پس سبب
اوس قتل کے كَتَبۡنَا عَلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ لکھا ہمنے اور حکم کیا اوپر بنی اسرائیل
کے یہہ کہ جو کوئی مار ڈالے کسی آدمی کو بغیر بدلے کہ اوسنے کسیکو مار ڈالا ہو یا بغیر فساد کے بیچ زمین کے جیسی راہ لوٹنا ہے یا مرتد ہونا ہے
یا زنا کرنا ہے بشرط احصان فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًا پس گویا کہ مار ڈالا لوگون سب کو کیونکہ قتل ایک کا اور سبکا غضب خدا
مین برابر ہے یا اس جہت سے ہے ہتک کی حرمت قتل کی وَمَنۡ اَحۡیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡیَا النَّاسَ جَمِیۡعًا اور جسنے جلایا اوسکو یعنے
سبب جلانیکا ہوا کسیکے جیسا قصاص معاف کردیا یا کوئی کسیکو قتل کرتا تھا اوسنے چھڑا دیا پس گویا کہ جلا دیا اوسنے لوگون سبکو غرض
اس کلام سے ڈراتا ہے کہ قتل سے بچو اور رغبت دلاتا ہے کہ حمایت لوگون کی کرو وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَیِّنٰتِ اور تحقیق
آئے ہین بنی اسرائیل کے پاس رسول ہمارے ساتھ معجزون روشن کے یا آیتون ظاہر کے ثُمَّ اِنَّ كَثِیۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ فِی الۡاَرۡضِ
لَمُسۡرِفُوۡنَ پھر تحقیق بہت انہین سے پیچھے پہنچنے رسولونکے اور اوتارنے آیتونکے بیچ زمین کے حد سے نکلجانیوالے ہین اوامر اور نواہی الہی
مین لکھا ہے کہ چھٹے برس ہجرت سے کچھ لوگ مدینہ آکر اسلام لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہے ہوا مدینہ کی اونکو
ناموافق آئی بیمار ہوگئے حضرت نے دودھ اونٹون کا پلوایا وہ اچھے ہوگئے صحکو پندرہ اونٹ حضرت کے لیکر اپنے قبیلے کی طرف
چلے یسار حضرت کا غلام تھا کئی آدمی کو لیکر اونکے پیچھے گیا راہ مین لڑائی ہوئی آخر یسار کو اونھون نے پکڑ کر ہاتھ پانون کاٹے چشم

اور زبان مین کانٹے چبھوئے اور شہید کیا حضرت نے سنکر کرز بن جابر کو بیس سوار ساتھ کر کر بھیجا اُن سبکو وہ پکڑ لایا باندھکر یہہ آیت
اُتری اِنَّمَا جَزَآؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا سوا اوسکے نہین کہ سزا اون لوگونکی کہ لڑتے
ہین دوستان خدا سے اور رسول اوسکے سے اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کو کہ لوٹتے ہین اور مارتے ہین اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا یہہ کہ خوب
قتل کئے جاوین اگر کسیکو اونھون نے قتل کیا ہو اور مال نہ لیا ہو اَوْ یُصَلَّبُوْٓا یا سولی دئے جاوین اگر کسیکو قتل کیا ہو اور مال لیا ہو
اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ یا کاٹے جاوین ہاتھ اونکے اور پانٔون اونکے مخالف طرف سے یعنے دست راست اور پانٔوے
چپ اگر مال لیا ہو اور قتل نہ کیا ہو اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ یا کھوئے جاوین زمین سے یعنے قید رکھے جاوین کہ اونسے اور مسلمانون کو
ضرر نہ پہنچے اگر قتل اور غارت نہ کیا ہو پس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہ دست و پا اونکے قطع کر کر سلائیان آنکھون مین کھینچکر
سولی پر چڑھا دیا ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا یہہ حدین جو مذکور ہوئین واسطے اونکے رسوائی ہے وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ
اور واسطے اونکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا کہ گناہ کیا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ مگر جن لوگونے کہ توبہ کی
پہلے اس سے کہ قدرت پاؤ تم اوپر اونکے اگر لڑنیوالا مشرک ہے اور توبہ کی اسلام لا کر خواہ پہلے قدرت کے خواہ بعد سب حدین جو مذکور ہین
اوس سے ساقط ہو گئین نہ اوسے مارینگے اور نہ مال چھینینگے اور اگر مسلمان ہے اور پہلے قدرت پانیسے اوسپر توبہ کی تو مالک بن انس کہتے
ہین کہ اوس سے سب حدین ساقط ہو گئین کچھ اوسکو نہ کہینگے مگر کسیکا مال جو بعینہ اوسکے پاس ہوگا تو صاحب مالکو دلوا دینگے اور جو کسیکو
مارا ہوگا تو وارث مقتول کے خون کا دعویٰ کرینگے اور امام شافعی کے نزدیک قبل قدرت پانیکے اوپر اوسکے توبہ سے اللہ کے حدود ساقط
ہو جاتے ہین اور آدمیونکے حق نہین ساقط ہوتے فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس جانو تحقیق اللہ بخشنے والا گناہون کا ہے ساتھ
توبہ کے مہربان ہے توبہ کرنیوالونپر یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ
سے اور ڈھونڈھو طرف اوسکے وسیلہ کہ جسے تم مقرب درگاہ الہی ہو سمجھ لیجئے کہ وسیلہ قرب الٰہی کا بجا لانا اوامر اور نواہی کا ہے لطائف
قشیری مین لکھا ہے کہ وسیلہ تجرید اعمال ہے ریا سے اور تفرید احوال ہے عجب سے اور تخلیص انفاس ہے طلب حظوظ سے کشف الاسرار مین
ہے کہ وسیلہ عابدونکا ساتھ فضایل کے اور عالمونکا ساتھ دلائل کے اور عارفونکا ساتھ ترک وسایل کے ہے عابد توسل پکڑتا ہے ساتھ
معاملہ کے اور عالم ساتھ مکاشفے کے اور عارف ساتھ معائنے کے عابد فکر اس آیت مین کرتا ہے الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا عالم
نظر اس آیت پر رکھتا ہے اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عارف عمل اس آیت پر کرتا ہے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ ندیم بارے
خواجہ عبد اللہ انصاری نے کہا الہی وسیلہ طرف تیرے بھی تو ہی ہے **بیت** گرچہ طلب سے پایا تجھے + پائی مین نے طلب بھی
ہے تجھ سے وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ اور محنت کرو اور جہاد کرو بیچ راہ اوسکی اعدا ظاہر اور باطن سے لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ تو کہ تم
چھٹکارا پاؤ بسبب ان اعمال کے **غزل** سوچ ای راقف کلام کردگار + یعنے فرمائین ہین جسنے اوسنے چار + رستگاری حقیقی انہین
ہے ہو ترک ان چارونسے منکر کوئی سنّی + اوّل ایمان ہے کہ دیتا ہے نجات + شرک سے اور کفر سے ای نیکذات + دوسری تقوے
جو عصیان سے بچا + مرضی اللہ دیتا ہے دکھا + تیسری کاہے جو وسیلہ کی طلب + اسمین رکھا ہو سنے ہے سر عجب + یعنے کل ناسوت کو کر کر
فنا عالم لاہوت مین ہو جتے بقا + چوتھی فرمایا جہاد نفس کو + یعنے تو اپنی انانیت کو کھو + نفی کر اپنے وجود اور ذات کو + حق کو ثابت
سوچ تو اسبات کو + جب رہا حق اور نہ تو تب ہے مزا + درمیان سے صاف پردہ اوٹھ گیا + دیکھکر پھر وا چھڑے دیدار یار + ہو گیا
دو نون جہان مین رستگار + راہے و مرئی و روبیت پھر ہے ایک + جز خدا کوئی نہین اے مرد نیک + اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی
الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے بتونکی پوجا کر کے اور گوسالہ کی پرستش کر کے اگر ہو واسطے اونکے جو بیچ زمین
کے سب مال و متاع اور مانند اوسکے ساتھ اوسکے یعنے جتنا زمین کے سب مال متاع اور مانند اوسکے ساتھ اوسکے یعنے جتنا زمین مین ہے



اتنا ہی اور بھی ہو تاکہ اور جنس لِيَفْتَدُوا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ توکہ بدلا دیوین اپنے نفس کا ساتھ اوسکے عذاب دن قیامت
کے سے مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ نہ قبول کیا جاویگا اونسے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اونکے ہے قیامت کو عذاب درد دینے والا يُرِيْدُوْنَ اَنْ
يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ارادہ کرینگے یہہ کہ نکلجاوین آگ سے اور نہین وہ نکلنے والے اس سے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ
اور واسطے اونکے ہے عذاب ہمیشہ کہ دور نہوگا وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا اور چور مرد اور چور عورتین پس کاٹو ہاتھ ان
دونونکے سمجھ لیجئے کہ دس درم کی قدر اگر چرایا ہو امام اعظم کے نزدیک اور ربع دینار امام شافعی کے نزدیک اور تین درم امام مالک
کے نزدیک اور زیادہ اوس سے جو ہو لیکن اس سے کم پر ہاتھ کاٹنا نہین جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا سزا ہے بدلے اوسکے کہ جو کمایا اندونون
نے کہ مال مومن مین ترک حرمت کی نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ عبرت ہے خدا کی طرف سے کہ پھر ایسا کام نہ کرین وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور اللہ غالب
ہے اپنے حکم مین حکمت جانتا ہے جسمین کہ حکم کرتا ہے فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ پس جو کوئی توبہ کرے پیچھے ظلم اپنے کے یعنے
چوری سے اور صلاح مین لاوے کام اپنے کہ جسکا مال لیا ہو اوسے راضی کرے اور آگے کو پھر نہ چھوڑ دے فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ
پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہے توبہ اوسکی لیکن قطع ید ساقط نہین ہوتا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا اونکے گناہ کا ہے
مہربان ہے اوپر اوسکے کہ قیامت کو رسوا نکریگا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین جانا تونے یہہ خطاب
حضرت کو ہے اور مراد امت ہے یہہ کہ اللہ واسطے اوسکے ہے ملک آسمانونکا اور زمین کا يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ
عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا ہے اور بخشتا ہے جسے چاہتا ہے جیسے چور کو بعد توبہ کے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے چاہے عذاب کرے چاہے بخشے يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ اے رسول یہہ بڑا لی کا خطاب ہے کہ یا د ''
فرمایا اللہ نے ساتھ لقب کے اور انبیا کو انکو ساتھ نام کے ذکر کیا ہے جیسے یا آدم انبئہم یا نوح اہبط یا ابراہیم اعرض عن ہذا یا موسے
انی اصطفیتک یا عیسے ابن مریم ءانت قلت اور ہمارے پیغمبر کی نوبت جب خطاب کی ہوئی فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول''
لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ نہ غمگین کرین تجھکو وہ لوگ
کہ بسبب عناد کے جلدی کرتے ہین اور ڈالتے ہین اپنے آپ کو بیچ کفر کے اون لوگونمین سے کہ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اور یہہ کہنا
ہے ساتھ منہون اونکے اور نہین ایمان لائے دل اونکے مراد اس سے منافق ہین وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ
اور اون لوگونسے کہ یہودی ہوئے سننے والے ہین قول تیرے کو واسطے جھوٹ کے سمجھ لیجئے کہ یہود کا دستور تھا کہ حضرت کا کلام سنکر باہر
نکلکر کہتے تھے کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ سنا اور حال آنکہ وہ نہ سنا ہوتا تھا جھوٹ کہتے تھے اور وہ یہود مدینے کے تھے
سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ سننے والے ہین واسطے اوس قوم دوسری کے کہ نہین آئے تیرے پاس مراد اس سے یہود خیبر
کے ہین کہ یہود مدینے کے اونکو خبرین پہنچاتے تھے سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ خیبر کے اشراف مین ایک مرد اور زن سے زنا ہوا دونو
محصن تھے یعنے مرد بھی بیاہا تھا زن رکھتا تھا اور عورت بھی بیاہی تھی خاوند رکھتی تھی اور حد اونکی توریت مین رجم تھا یہود نے وہان
کے کہا کہ کتاب مین اوس شخص کے کہ یثرب مین پیدا ہوا ہے اگر تازیانے ہون تو قبول کرو اور رجم سے اونکو چھڑاؤ کہ اشراف ہین
آخر کئی یہود اوندونونکو لیکر مدینے مین آئے مدینے کے یہودون نے حضرت سے کہا کہ حد محصن کے زنا کی کیا ہے آپنے فرمایا کہ تم
مانو تو کہون اونھون نے کہا ہمین قبول ہے اسیوقت جبرئیل حکم رجم کا لائے آپنے فرمایا رجم کرو اونھون نے نہ مانا اور کہا توریت
مین چالیس تازیانے سیاہ کر کر مارتے ہین کہ پشت سیاہ ہوجائے اور منہہ سیاہ کر کر الٹا گدھے پر سوار کر کر گرد شہر کے پھرانا ہے جبرئیل
نے حضرت کو کہا کہ یہہ جھوٹ کہتے ہین ابن صوریا توریت کا عالم ہے اوسکو بلاکر پوچھ لو رجم ہے حضرت نے فرمایا کہ فدک مین جوان
ہے سادہ روی سفید پوست یک چشم ابن صوریا نام یہود نے کہا ہان ہے وہ بڑا عالم توریت کا ہے آپنے فرمایا اوسے بلاؤ وہ

کہاے سو ما لو یہود نے کہا اچھا ابن صوریا کو بلایا حضرت نے فرمایا تو ہی ہے ابن صوریا اوسنے کہا ہاں آپنے کہا قسم ہے تجھے
اوس خدا کی کہ جسنے توریت موسیٰ پر نازل کی اور دریا پھاڑا اور تمکو فرعون سے نجات دی اور من وسلویٰ نازل کیا تمھاری کتاب
مین حد زانی محصن کی رجم ہے یا نہین اوسنے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ توریت مجھے نہ جلادے اگر جھوٹ کہون اور تغیر دون نہین
تو اقرار کرتا مین بھلا تم تو کہو تمھارے یہان کیا ہے آپنے فرمایا رجم اگر چار شخص گواہی دین زنا پر محصن اور محصنہ کے ابن صوریا نے
کہا کہ ہمارے توریت مین بھی یہی حکم ہے لیکن علما ہمارے ملاحظے سے اشرافونکے تازیانونپر حکم دیتے ہین پھر حضرتنے فرمایا کہ دونوکو
رجم کرو نزدیک مسجد کے دروازے پر رجم کیا اللہ تعالی نے اونکا احوال بیان فرمایا کہ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ بدلڈالتے ہین
کلمونکو جنہین رجم ہے پیچھے اوس سے کہ اللہ نے وضع کیا اونکو بیچ جگہہ اونکیکے اور عوض اوسکیکے جلد اور تحمیم لکھدیتے ہین يَقُولُونَ إِنْ
أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا کہتے ہین یہود خیبر کے اگر دئے جاؤ تم یہہ حکم محرف یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو جلد
کا حکم کرین پس لیلو اوسکو اور قبول کرو اور اگر نہ دئے جاؤ تم یہہ حکم اور رجم کا حکم کرین پس بچو اور قبول مت کرو وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ
فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ اور جس شخص کا ارادہ کرے اللہ گمراہ کرنا یا فضیحت کرنا یا ہلاک کرنا اوسکا پس ہرگز نہ مالک ہوگا تو
واسطے اوسکے اللہ کیطرف سے کچھ چیز کا کہ دور کرے اوس فتنے کو أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ یہہ لوگ وہ ہین کہ
بیچ ازل کے نہین ارادہ کیا اللہ نے یہہ کہ پاک کرے کفر سے دلون اونکے کو لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ واسطے اونکے بیچ دنیا کے رسوائی
ہے وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے اونکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا کہ ہمیشہ دوزخمین رہینگے سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ
أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ یہود بہت سننے والے ہین جھوٹ کو بہت کھانیوالے ہین حرام کو رشوت کی راہ سے حکم پھراتے ہین فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ پس اگر آوین محکمے مین تیرے پاس پس حکم کر درمیان اونکے یا منہہ پھیرلے اونسے اس آیت مین حقتعالی نے
اختیار دیا حضرت کو حکم کرنے نکرنے مین وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا اور اگر منہہ پھیرلے تو اونسے پس ہرگز نہ ضرر پہنچا دینگے تجکو
کچھ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر درمیان اونکے ساتھ انصاف کے إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالونکو وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ
اور کیونکر حکم کرین تجھکو اور حال یہہ ہے کہ پاس اونکے توریت ہے بیچ اوسکے حکم ہے اللہ کا ساتھ رجم کے پھر پھر جاتے ہین پیچھے اوس کے
کہ تو حکم کرتا ہے موافق کتاب اونکیکے وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ اور نہین یہہ لوگ ایمان لانیوالے اپنی کتاب پر یا تیرے حکم پر إِنَّا أَنْزَلْنَا
التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ تحقیق ہمنے اوتاری توریت بیچ اوسکے ہدایت ہے طرف حق کے اور روشنائی ہے کہ شبہ کے اندھیرکو
دور کرے يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا حکم کرتے تھے ساتھ اوسکے پیغمبر بنی اسرائیل کے وہ جو مطیع تھے خدا کے لِلَّذِينَ هَادُوا
وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ اور واسطے اون لوگونکے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے ہین خدا کے لوگ اور عالم
زاہد ساتھ اوس چیز کے کہ امر کئے گئے تھے محافظت کا کتاب اللہ کے سے کہ توریت ہے یعنے نگاہ رکھنے کا توریت کے تغیر تبدل سے
وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ ۚ اور تھے اوپر کتاب کے گواہ کہ بیان اوسکا سچ کرین جیسے ابن صوریا فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ پس مت
ڈرو لوگونسے حق بات کہنے مین اور ڈرو مجھہ سے حکم حق مت چھپاؤ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ اور مت مول لو بدلے حکمون
اور آیتون ہمارے کے مول تھوڑا کہ مال رشوت ہے وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس
چیز کے کہ نازل کی اللہ نے پس یہہ لوگ وہی ہین کافر یہہ یہود کو فرمایا کہ توریت مین کچھ لکھا ہے حکم کچھ کرتے ہین وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ
فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ اور لکھا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے بیچ توریت کے یہہ کہ ایک جان مارین بدلے ایک جان کے اور بنی نضیر اللہ
کے حکم کے خلاف عوض ایک تن کے دو تن بنی قریظہ کے مارتے ہین وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ

بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخمونکا
بدلا ہے فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ پس جو کوئی خیرات کر ڈالے ساتھہ قصاص کے یعنے معاف کر دے پس وہ کفارت ہے
واسطے گناہون اوسکے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھہ اوس چیز کے کہ نازل کی
اللہ نے وہ یہود ہین کہ عوض مین ایک کے دو کو مارتے ہین پس یہہ لوگ وہی ہین ظالم وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور پیچھے بھیجا ہمنے اوپر نشانون پیغمبرونکے عیسے بن مریم کو دراںحال کہ سچا کرنیوالا تھا اوس
چیز کو جو اوسکے آگے تھی توریت سے وَاٰتَيْنٰهُ الْإِنْجِيلَ فِيهِ هُدًى وَّنُورٌ اور دی ہمنے اوسکو انجیل بیچ اوسکے ہدایت طرف توحید
کے اور روشنی راہ حق کی ہے وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ اور سچا کرنیوالی ہے انجیل
اصول دین مین اوس چیز کو جو آگے اوسکے تھی یعنی توریت سے اور ہدایت اور نصیحت واسطے پرہیزگارونکے وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ
بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ اور چاہیے کہ حکم کرین انجیل والے عالم ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ نے بیچ اوسکے مراد اس سے وہ حکم ہین
کہ اوس وقتین کہ منسوخ نہین ہوئے تھے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھہ اس چیز کے کہ
نازل کی اللہ نے مانند یہود کے کہ حکم انجیل سے عدول کرتے تھے پس یہہ لوگ وہی ہین فاسق کہ حکم خدا سے یا ایمان سے انکار کرتے ہین
وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نازل کی ہمنے طرف تیرے کتاب یعنی قرآن
ساتھہ حق کے دراںحال کہ سچا کرنے والی ہے اوس چیز کو کہ آگے اوسکے ہے جنس کتب منزلہ سے اور نگہبان اوپر اوس کتب کے کہ جو کوئی
اون کتابون مین سے تغیر دے قرآن مین معلوم ہوجاتا ہے یا گواہ صحت پر اونکے فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ پس حکم کر درمیان اہل
کتاب کے ساتھہ اوس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے رجم اور تسویہ سے بیچ قصاص کے یہہ آیت ناسخ ہے حکم تخییر کو کہ پہلی آیت مین گذرا
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ اور مت پیروی کر خواہشون اونکی کی ہرگز اوس چیز سے کہ آئی ہے تیرے پاس حق سے
لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا واسطے ہر ایک فرقے کے کیا ہمنے تم مین سے دین اور راہ کہ نص قرآن اور حدیث نبی آخر الزمان
سے ثابت ہے وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَآ اٰتٰىكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تمکو امت ایک اور
لیکن تو کہ آزماوے تمکو بیچ اوس چیز کے کہ آئی ہے تمھارے پاس شریعتون مختلفہ سے مناسب ہر زمانہ کے کہ ماننے والا ظاہر ہوجاوے
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ پس دوڑ کرو بھلائیونکے کہ اتباع شرائع ہے إِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ
طرف خدا کے ہے پھر جانا تمھارا سبکا پس خبر دیگا تمکو وقت جزا دینے کے ساتھہ اوس چیز کے کہ تھے تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے دنیا کے
کاموں مین وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ اور یہہ کہ حکم کر تو درمیان اونکے ساتھہ اوس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے سبب نزول اوسکا
یہہ ہے کہ علماے یہود نے آپسمین مشورہ کیا کہ حضرت کو چلکر کچھہ فریب دین کہ شاید اپنی راہ سے پھر جاوین پھر آپکے پاس آکر کہا کہ ہم بڑے
اشراف ہین جو ہم ایمان لائے تو اور سب یہودی ایمان لے آوینگے ہم مین اور قوم مین کچھہ قصہ خون اور مال کا ہے اگر تم حکم موافق رضا
ہمارے کرو تو ہم رسالت تمھاری مانتے ہین حق تعالی نے حضرت کو اون کی بات قبول کرنیسے منع فرمایا اور کہا کہ حکم کر ساتھہ اوس چیز
کے کہ نازل کی اللہ نے وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَّفْتِنُوكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكَ اور مت پیروی کر خواہشون
اونکی کی اور ڈر اونسے یہہ کہ بھکا دیوین تجھہ کو بعضے اوس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے طرف تیرے فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ
أَنْ يُّصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ پس اگر پھر جاوین حکم اللہ کے سے پس جان تو یہہ کہ ارادہ کرتا ہے اللہ یہہ کہ پکڑے اونکو ساتھہ بعضے
گناہون اونکے کے دنیا مین اور باقی کے عقبی مین وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُونَ اور تحقیق بہت یہود مین سے البتہ فاسق ہین
نزول اس آیت کے یہودون نے کہا ہم تیرے حکم پر نہین راضی یہہ آیت اتری کہ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ پس حکم جاہلیت کا چاہتے



ہین حد زنا اور قصاص مین جو حکم ہے توریت اور قرآن کے راضی نہین ہوتے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ اور کون
شخص بہتر ہے اللہ سے حکم مین واسطے اوس قوم کے کہ یقین لاتے ہین لکھا ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور ابن ابی حضرت
کی حضور مین جھگڑنے لگے عبادہ نے کہا کہ میرے یہود بہت مددگار اور دوست ہین لیکن مین نے دوستی خدا اور رسول مین سکو چھوڑا
خدا اور رسول کی دوستی بس ہے عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ حوادث زمانے سے ڈرتا ہون مین یہود کو نہین چھوڑ سکتا یہہ آیت اُتری
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو یہود اور نصاری کو دوست
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ بعض اونکے دوست بعض کے ہین واسطے موافق ہونے اونکے تمھاری مخالفت مین وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ
فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اور جو کوئی دوست پکڑے اونکو تم مین سے پس تحقیق وہ ان مین سے ہے **نظم** یہود اور نصاری کو مت دوست کر + کہ
ہے دوستی اونکی بدا ی پسر + یہہ کیا سخت تہدید وا قع ہے جان + کہ اونکا محب اونکے ہے درمیان + اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمونکو کہ دشمنونسے دوستی کر کر اپنے پر ظلم کرتے ہین فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ پس دیکھیگا تو اون لوگونکو کہ بیچ دلون اونکے آزار ہے نفاق
کا جیسے ابن ابی وغیرہ جلدی کرتے ہین بیچ دوستی یہود ونکے کہتے ہین ڈرتے ہین ہم یہہ کہ پہنچ جاوے ہمکو گردش زمانے کی یعنے اسلام
مغلوب ہوجاوے اور کفار غالب حقتعالی نے اس اندیشے کو اونکے باطل کر کر فرمایا فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ پس شاید ہے
کہ اللہ لے آوے فتح کو پیغمبر کے اور مومنونکے واسطے مراد اس سے فتح مکہ ہے یا یہود کے مواضع جیسے فدک اور خیبر اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ
یا بھیجے حکم اپنے پاس سے یہود کے قتل اور اخراج کا فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ پس ہوجاوین منافق اوپر اوس
چیز کے کہ چھپاتے تھے بیچ دلون اپنے کے دوستی یہود سے یا شک بیچ کام پیغمبر خدا کے ہین پشیمان وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ
اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ اور کہینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین کیا یہی وہ لوگ ہین جو قسم کھاتے تھے ساتھ اللہ خدا کے
سخت قسم اپنی کہ تحقیق یہہ ساتھ تمھارے ہین اور اب پردہ اونکا فاش ہوگیا اور معلوم ہوا کہ جھوٹ کہتے تھے حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ نابود ہوئے عمل اونکے پس ہوگئے ٹوٹا پانیوالے کہ دنیا مین فضیحت ہوئے اور آخرت مین ثواب سے محروم رہے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاویگا تم مین سے دین اپنے سے اس آیت
مین اخبار غیب ہے وقوع اوسکا بعد وفات حضرت کے ہوا کہ تمام عرب مرتد ہوگئے مگر اہل مکہ اور مدینہ اور سوا اونکے جسے اللہ نے چاہا
فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ پس شتاب لاویگا اللہ ایک قوم کو کہ پیار کرتا ہے انکو اور وہ پیار کرتے ہین اوسکو
اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ نرمی کرنیوالے ہین اوپر مسلمانونکے سختی کرنیوالے ہین اوپر کافرونکے وہ اہل یمن یا اہل
فارس تھے یا اشعری کہ بعد نزول اس آیت کے حضرت نے ابو موسی اشعری کی طرف منہہ کر کے کہا ہم قوم ہذا اور تیسیر مین ابن عباس
اور حسن بصری سے ہے کہ ابو بکر صدیق اور اصحاب اونکے کہ مہاجر اور انصار ہین کہ مرتدونکو مارا اونکے حق مین حق تعالی نے فرمایا يُجَاهِدُوْنَ
فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ جہاد کرینگے بیچ راہ اللہ کے اور نہ ڈرینگے ملامت کرنے سے کسی ملامت کرنیوالے کے ذٰلِكَ فَضْلُ
اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ یہہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے اوسکو جسکو چاہے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشایش والا ہے اور خلق اپنے کے
جاننے والا ہے اسکو جو مستحق اسکا ہے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن سلام اپنے یارونکو لیکر حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا کہ بنی قریظہ
اور بنی نضیر ہمارے اپنے ہین لیکن بواسطہ اسلام کے اونھونے قسم کھائی ہے کہ ہم سے ایک جگہہ جمع نہون اور رشتہ داری نہ رکھین
اور ہمارا مکان دور ہے آپکے اصحاب کے بھی مجلس سے ہم محروم ہین ہم کیا کرین یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر یہود دشمنی کرتے ہین تو
کرنے دو اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا سوا اسکے نہین کہ دوست تمھارا ہے اللہ اور رسول اوسکا اور وہ لوگ جو ایمان



لائے ہیں ابن سلام نے جب یہہ آیت سنی کہا رضینا باللہ و برسولہ و بالمؤمنین اولیا پھر صفت مومنوں کی کی کہ الذین یقیمون
الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون وہ لوگ کہ قایم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوۃ کو اور حال آنکہ وہ رکوع کرنیوالے
ہیں اکثر تفسیروں میں لکھا ہے کہ یہہ آیت امیرالمومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی شان میں آئی ہے جب یہہ آیت نازل ہوئی حضرت
حجرے سے باہر نکلے مسجد میں لوگوں کو دیکھا بعضے رکوع میں تھے بعضے قیام میں تھے اور مسجد کے دروازے پر ایک سائل کھڑا تھا اس سے
آپنے پوچھا کہ تجھے کچھ چیز کسینے دی ہے اُسنے کہا ہاں یہہ انگوٹھی مجھے اس شخص نے دی ہے اور اشارہ علی مرتضی کیطرف کیا آپنے فرمایا کس وقت اُسنے کہا حالت رکوع
میں آپنے یہہ آیت پکار کر پڑھی اور کہا خوشخبری ہو تجھکو اے علی کہ تیری شان میں حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی ومن یتول اللہ و
رسولہ والذین آمنوا فان حزب اللہ ھم الغالبون اور جو کوئی دوست پکڑے اللہ کو اور رسول اوسکے کو اور اون لوگوں کو
جو ایمان لائے ہیں پس تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہیں غالب حدیث شریف میں ہے کہ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث یہودی اظہار
اسلام کرتے تھے آخر منافق ہوگئے بعضے اصحاب سے اور اونسے دوستی تھی حق تعالی نے یہہ آیت اتاری یا ایھا الذین آمنوا لا
تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتب من قبلکم والکفار اولیاء اے لوگو جو ایمان لائے
ہو مت پکڑو اون لوگوں کو کہ پکڑتے ہیں وہ دین تمھارے کو ٹھٹھا اور کھیل اون لوگوں میں سے کہ دئے گئے ہیں کتاب توریت پہلے تم سے
اور کافروں کو دوست واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین اور ڈرو اللہ سے جو اونسے منع کیا اوس سے باز رہو اگر ہو تم ایمان والے
کیونکہ مقتضاے ایمان حقیقی یہہ ہے کہ دشمنان خدا سے دوستی مت کرو **بیت** دوستی مت کیجئے رافت عدو اللہ سے * کیونکہ وار دہی
ہے اللہ کی درگاہ سے واذا نادیتم الی الصلوۃ اتخذوھا ھزوا ولعبا اور جب پکارتے ہو تم لوگوں کو طرف نماز کے پکڑتے ہیں
اوسکو ٹھٹھا اور کھیل سمجھ لیجئے کہ جب مسلمان اذان سنکر نماز کو اوٹھتے تھے تو یہود آپس میں بطریق استہزا کہتے تھے قاموا لا قاموا صلوا لا صلوا
اور ہنستے تھے معالم التنزیل میں ہے کہ ایک ترسا مدینہ میں تھا جب موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا تو وہ ملعون کہتا جل جا یو جھوٹ
کہنے والا ایک رات خدمتگار کے ہاتھ سے اوسکے گھر کو آگ لگی وہ مع اہل وعیال جلکر رہگیا **بیت** آتش قہر الہی سے نہ جلجائے وہ کیوں
ایسے محبوب خدا سے جو کرے بے ادبی ذلک بانہم قوم لا یعقلون یہہ ٹھٹھا اونکا ساتھ اذان کے واسطے اسکے ہے کہ وہ ایک قوم
ہیں کہ نہیں سمجھتے اسبات کو کہ دین کے کام میں ٹھٹھا کرنا کیا عذاب لاتا ہے لکھا ہے کہ ابو یاسر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع کئی
یہودیوں کو لئے ہوئے حضرت کے پاس آئے اور پوچھا کہ تم کس پیغمبروں میں سے ایمان رکھتے ہو آپنے فرمایا کہ ایمان رکھتا ہوں خدا پر اور جو
کچھ نازل کیا ہے وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق ساری آیۃ پڑھدی جب حضرت عیسے کا نام آیا اونھوں نے اونکی نبوت کا انکار کیا اور کہا قسم خدا
کی نہیں جانتے ہیں تمھارے دین سے بدتر کوئی دین اور تمسے بے نصیب زیادہ کوئی دین والا دو لوجہانمیں یہہ آیت اُتری قل یا
اھل الکتب ھل تنقمون منا الا ان آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل من قبل کہہ اے یہود نہیں عیب پکڑتے تم ہم سے مگر یہہ کہ
ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی طرف ہمارے یعنے قرآن اور ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی پہلے اوس سے
مثل توریت اور انجیل اور تمام کتابوں کے وان اکثرکم فاسقون اور یہہ اسواسطے ہے کہ اکثر تمھارے فاسق ہیں قل ھل انبئکم بشر
من ذلک مثوبۃ عند اللہ کہہ کہ کیا خبر دوں میں تمکو ساتھ بدتر کے اوس جزا میں نزدیک اللہ کے یعنے تم کہتے ہو کہ تمھارا دین سب
دینوں سے بدتر ہے اور تم سب دین والوں سے بے نصیب زیادہ ہو اوس سے میں بدتر دین والا جزا میں نزدیک اللہ کے بتادوں
من لعنہ اللہ وغضب علیہ وہ شخص ہے کہ لعنت کی اوسکو اللہ نے اور غصے ہوا اوپر اوسکے اور وہ یہود ہیں کہ اللہ نے اپنی
رحمت سے دور کر کر غضب میں ڈالا ہے وجعل منہم القردۃ اور کئے اونمیں سے بندر صورت مسخ کرکے جیسے اصحاب سبت و
الخنازیر اور سور جیسے منکر مائدہ عیسے کے وعبد الطاغوت اور وہ شخص کہ بندگی کی شیطان کی جیسے گوسالہ پرست یا مراد

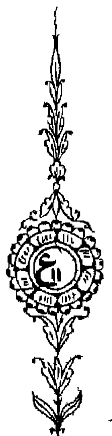
کعب بن اشرف ہی یا وہ ہی کہ معصیت میں فرمانبردار شیطان کا ہی اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ یہہ لوگ بدتر
ہین جگہہ مین یعنے قیامت کو بری جگہہ مین ہونگے اور بہت بہکے ہوئے ہین راہ سیدھی سے وَاِذَا جَآءُوْکُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا
بِالْکُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ اور جب آتے ہین تمھارے پاس منافق یہود وغیرہ کہتے ہین ایمان لائے ہم اور تحقیق داخل ہوئے ہین
ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق نکلگئے ہین ساتھ اوسکے یعنے کفر اونکے ساتھ ہی دخول اور خروج مین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ
اور اللہ خوب جانتا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ ہین وُہ چھپاتے کفر اور نفاق سے وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور دیکھا تونے بہت منافقون اور یہود و مین سے جلدی کرتے ہین بیچ گناہ کے اور ظلم کیے اور بیچ کھانے
اونکیکے رشوت اور ربا کو لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ البتہ برا ہی جو تھے وہ کرتے لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ
الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ کیون نہ منع کیا اونکو درویشون نے اور عالمون نے بولنے اونکیسے جھوٹکو اور کھانے اونکیسے رشوت یا
ربا کو لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ البتہ برا ہی جو کچھہ کہ وُہ کرتے ہین اور نہی اور منع مین اونکے دریغ رکھتے ہین لکھا ہی کہ ہجرت سے
پہلے مدینے مین یہود کے پاس مال بہت تھا عیش و عشرت کرتے تھے جب آپ تشریف لائے اونھون نے انکار اور عناد کیا حق تعالی
نے برکت اونکے مال کی اوٹھالی اسباب معیشت مین نقصان آنے لگا کلام بیہودہ بکنے لگے اونکے احوال کی حق تعالی خبر دیتا ہی
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ اور کہا یہود نے ہاتھہ اللہ کے بند ہین یہہ کنایہ ہی بخل سے یعنے ہمین کچھہ نہین دیتا اور روزی ہمپر تنگ
کرتا ہی غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بند کیے گئے ہین ہاتھہ اونکے خیر سے اور لعنت کیے گئے سبب اوس چیز کے کہ کہا اونھون نے
کلام بیہودہ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ بلکہ دُونون ہاتھہ اوسکے کشادہ ہین خرچ کرتا ہی جسطرح چاہتا ہی سمجھہ لیجیے
کہ یہہ آیت متشابہات سے ہی ایمان ہمارا ہی اسپر اور عقل سے ہماری وراہی جیسا اوسکے لایق ہی ویسا اوسکا ہاتھہ ہی اور یہہ کنایہ ہی
کمال جود سے دونون ہاتھون سے دیتا ہی یعنے کثیر الاعطا ہی وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا اور
البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود مین سے جو کچھہ اتارا گیا طرف تیرے پروردگار تیرے سے نافرمانی اور کفر یہود کا اور زیادہ ہوگا اگرچہ قرآن دافع
کفر و طغیان ہی لیکن انکی ان دونون صفتونکو بڑہا ویگا جیسا غذائے لطیف صحیح کو قوت دیتی ہی اور مریض کو سبب افزونی مرض ہوتی
ہی وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اور ڈالی ہمنے درمیان اونکے یعنے فرقون یہود کے جیسے قریظہ اور
نضیر عداوت اور بغض روز قیامت تک كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا جو وقت جلاتے ہین
آگ واسطے لڑائی کے ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بجھا دیتا ہی اوسکو اللہ اسطرح کہ آپسمین اونکے پھوٹ پڑجاتی ہی اور
دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کو وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ اور اللہ دوست نہین رکھتا فساد کرنیوالونکو وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اور اگر تحقیق اہل کتاب ایمان لاتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
پرہیزگاری کرتے گناہون سے یا یہودیت اور نصرانیت سے البتہ دور کرتے ہم اونسے برائیان اور گناہ اونکے اور البتہ داخل کرتے ہم
بہشتون نعمت کے مین وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ اور اگر وہ قایم رکھتے احکام توریت
کو اور انجیل کو یعنے اوسپر عمل کرتے اور جو کچھہ اتارا گیا ہی طرف اونکے پروردگار اونکے سے کہ قرآن ہی اوسپر عمل کرتے لَاَكَلُوْا مِنْ
فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ البتہ کھاتے وہ روزی اپنی کو اوپر سر اپنے سے اور نیچے پاؤن اپنے سے یعنے روزی فراخ ہوتی اوپر
سے مینہہ برستا نیچے زمین مین روئیدگی ہوتی یا اسقدر میوہ ہوتا کہ درختون سے اوپر سے بھی توڑتے اور نیچے سے زمین پر گرا ہوا بھی
چنتے مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ بعضے اون یہود مین سے ایک جماعت ہی بیچ راہ کے میانہ رو چلنے والی یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایمان لائے وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ اور بہت اونمین سے برا ہی جو کچھہ کہ کرتے ہین يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

رَبِّكَ اے پیغمبر پہنچا تمام خلائق کو جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار سے تیرے یعنے جو احکام دین کے اترے ہین
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ اور اگر نہ کرے تو اور تمام احکام کو نہ پہنچاوے پس نہ پہنچایا تو نے پیغام اوسکا کیونکہ بعضے کا چھپانا
ضایع کرنا اوسکو ہے جیسے ایک رکن نماز کا اگر ترک کرے نماز نہین ہوتی وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اور اللہ بچاویگا تجھکو لوگون
سے کوئی تجھے نہین مار سکیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم کافرونکو انس رض سے منقول ہے
کہ حضرت کی پاسبانی کیا کرتے تھے جب یہہ آیت نازل ہوئی آپنے قبہ ادیم دوختہ سے سر نکالکر فرمایا کہ اے لوگو باز رہو کہ خدا نے
مجھے نگاہ رکھا قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ کہہ اے اہل کتاب
نہین ہو تم اوپر کسی چیز کے دین سے یہانتک کہ قایم کرو تم حکم توریت کا اور انجیل کو کہ ایمان لانے کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر دونون کتابون
مین امر ہے اور قائم کرو امر اور نواہی اوس کو کہ اتارا گیا طرف تمہارے پروردگار تمہارے سے یعنے قرآن وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ
مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود اور نصاریٰ سے جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار
تیرے سے یعنے سنا قرآن کا سرکشی اور کفر فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ پس مت غم کھا اوپر زیادتی سرکشی کے اوپر کفر قوم کافرون
کے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے زبان سے اور جو لوگ کہ یہود ہوئے اور بیدین اور ترسا جو کوئی ایمان لائے انمین
سے دل کے اخلاص سے ساتھ اللہ کے جل جلالہ اور دن قیامت کے اور کام کئے اچھے پس نہین ڈر اوپر اونکے عذاب کا اور نہین وہ کہ غم
کھاوین فوت ثواب سے لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا تحقیق لیا ہمنے عہد زبانی انبیا کے بنی اسرائیل
کا توحید مین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اقرار کرنے مین اور پہنچائے ہمنے طرف اونکے پیغمبر اول موسیٰ اور آخر عیسےٰ
علیہما السلام كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ جسوقت آئے اونکے پاس پیغمبر ساتھ
اوس چیز کے کہ نہ چاہتے تھے جی اونکے تکالیف شرعیہ سے ایک فرقہ کو جھٹلا دیا مانند عیسےٰ اور محمد کے علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اور
ایک فرقہ کو مار ڈالتے ہین مثل زکریا اور یحیی اور اشعیا کے علیہم السلام وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا اور گمان کیا بنی
اسرائیل نے یہہ کہ نہوگا کچھ فتنہ اونکو مارنے اور جھٹلانے پیغمبرونکے سے پس اندھے ہوئے حق دیکھنے سے اور بہرے ہوئے حق بات سننے
سے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ پھر پھرا یا اللہ نے اوپر اونکے توبہ کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وقت مین
ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا پھر اندھے اور بہرے ہوئے كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ بہت اونمین سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرکے وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ
بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین یہہ اور مناسب اوسکے سزا دیگا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہے مسیح بیٹا مریم کا وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ اور کہا مسیح نے اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا ہے نظم
اپنا سا جانو مجھے کو خوب ہون + بندہ ہون مخلوق ہون مربوب ہون + بندگی رب کی کرو اے جاہلو + غافل اتنے بھی نہو اے غافلو
بندگی بندے کی کرنا جہل ہے + جو کرے یہہ سخت وہ نااہل ہے + ہوتا ہے مخلوق بھی خالق کہین + مین ہون مخلوق خدا خالق نہین
میرا اور تم سبکا وہ خالق ہے ایک + ہم ہین سب مرزوق اور رازق ہے ایک + ہے وہی لایق عبادت کے خدا + اور نکوئی معبود ہے
اوسکے سوا + اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ تحقیق شان یہہ ہے کہ جو کوئی شریک لاوے
ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کیا اللہ نے واسطے اوسکے بہشت اور جگہہ اوسکی دوزخ ہے وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ اور نہین
واسطے ظالمونکے کہ اللہ کو چھوڑکر اور کی عبادت کرتے ہین کوئی مدد دینے والا کہ عذاب انسے دفع کرے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ

اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں اللہ تیسرا ہے تین میں کا سمجھ لیجیے کہ مرقوسیہ ایک فرقہ ہے نصاریٰ
کا اونکا یہہ اعتقاد ہے کہ خدائی تین میں بٹی ہے اللہ اور مریم اور عیسیٰ میں وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور حال یہہ ہے کہ نہیں کوئی
مستحق عبادت کے مگر اللہ ایک کہ گرد شرکت کی پردہ وحدانیت اوسکی کو نہیں پہنچی وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور اگر نہ باز رہینگے یہہ قوم اوس چیز سے کہ کہتے ہیں اور اللہ کو ایک نجانینگے البتہ لگیگا اون لوگونکو کہ کافر ہوئے ان
ترساؤں میں سے عذاب درد دینے والا اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ کیا پس نہیں توبہ کرتے طرف اللہ کے اس قول اپنے
سے کہ کہتے ہیں اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور نہیں بخشش مانگتے اوس سے اللہ کو ایک جانکر یہہ استفہام بمعنی امر ہے یعنے چاہیے کہ
توبہ کریں اور بخشش مانگیں وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکا مہربان ہے بخشش مانگنے والونپر مَا الْمَسِيْحُ
ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ نہیں مسیح بن مریم مگر پیغمبر قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ تحقیق گذرے ہیں پہلے اوس سے پیغمبر اور اونکو
معجزے دئے تھے جیسے عیسیٰ کو دئے اگر عیسےٰ مردہ جلاتا تھا تو موسیٰ عصا کو اژدہا کرتا تھا کہ اس سے بھی نادر ہے اور عیسےٰ بن باپ کے پیدا ہوا تو آدم بن
ماں باپکے پیدا ہوا یہہ اس سے عجب تر ہے پس معجزے پیغمبرونکے نبد لیے خدا نہیں کرتے وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ اور ماں اوسکی اولیا سے ہے
اور سچا کرنیوالی ہے آیات ربانی کو چنانچہ کہا ہے وصدقت بکلمات ربہا وکتبہ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ تھے دونوں مریم اور عیسیٰ
کھاتے تھے کھانا جیسے اور سب کھاتے ہیں پس جو محتاج غذا کا ہو وہ اللہ نہیں اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ
دیکھ کیونکر بیان کرتے ہیں ہم واسطے اونکے نشانیاں وحدانیت اپنے کی پھر دیکھ احوال اونکا کہاں سے پلٹائے جاتے ہیں قبول کرنے حق
کے سے قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا کہہ کیا عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے اوس چیز کی کہ نہیں
مالک واسطے تمہارے ضرر میں اور نہ نفع میں یعنے عیسےٰ کو یہہ قدرت نہیں کہ خدا کی طرح سے ضرر تم سے دور کرے اور نفع بخشے وَاللّٰهُ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور اللہ وہی ہے سننے والا جھوٹی باتیں تمہاری جاننے والا پلید عقیدے تمہارے قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا
فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ کہہ اے اہل کتاب کے مت زیادتی کرو ناحق دین اپنے کے سوا حق کے یعنے اے یہود مبالغہ مذمت عیسےٰ میں مت کرو
اور اے نصاریٰ افراط مدح میں عیسیٰ کی مت کرو وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ
السَّبِيْلِ اور مت پیروی کرو خواہشونکی اوس قوم کے کہ گمراہ ہوئے پہلے بعثت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور گمراہ کیا بہتونکو اور ثابت
رہے بہکنے پر راہ سیدھی سے بعد بعثت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ
عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ لعنت کیے گئے وہ لوگ جو کافر ہوئے بنی اسرائیل سے یعنے یہود اوپر زبان داؤد علیہ السلام کے کہ اہل ایلیہ کو
اونہونے کہا اللہم العنہم اور اوپر زبان عیسیٰ علیہ السلام کے کہ اونہوں نے اصحاب مائدہ کو یہی کہا ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
يَعْتَدُوْنَ یہہ لعنت اونکو بسبب اسکے تھی کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے وہ حد سے نکلجاتے كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ
تھے وہ کہ ایکدوسریکو منع نہیں کرتے تھے برے کام سے کہ کرتے تھے اوسکو لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ البتہ برا ہے جو کچھ تھے کرتے
اس آیت میں تہدید عظیم ہے برے کام سے منع نکرنے پر تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا دیکھتا ہے تو بہت کو اہل
کتاب میں سے کہ مسلمان کے حسد کے سبب سے دوستی کرتے ہیں اون لوگونسے کہ کافر ہوئے جیسے کعب بن اشرف کہ بعد غزوہ بدر
کبریٰ کے مکے کو گیا اور مشرکونکو مسلمانونکے جنگ پر حرص دلوائی لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ
هُمْ خٰلِدُوْنَ البتہ بری چیز ہے کچھ کہ آگے بھیجا یا ہے واسطے اونکے جانوں اونکی نے اور وہ کیا چیز ہے یہہ کہ ناخوش ہوا اللہ اوپر اونکے
اور بیچ عذاب کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ اور اگر
ہوتے یہود کہ ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اپنے کے اور اوس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف اوس پیغمبر کے نہ پکڑتے

مشرکونکو دوست کیونکہ موسیٰ کا فرمان اور توریت کا حکم یہہ ہی کہ کافرونکو دوست نہ پکڑو یا مراد اس سے منافق ہین کہ اگر یہہ ایمان
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر رکھتے اہل کفر سے دوستی نکرتے وَلٰکِنَّ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور لیکن بہت یہود اور منافقونمین سے
خارج ہین دائرۂ اسلام سے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا البتہ پاویگا تو سخت تر لوگون
سے عداوتمین واسطے اون لوگونکے کہ ایمان لائے ہین یہود کو اور اون لوگون کو کہ شرک لائے ہین یعنے بڑے دشمن مسلمانونکے یہود اور مشرک
ہین اسیواسطے مخالفت ہین تمہاری موافقت رکھتے ہین وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی اور البتہ
پاویگا تو نزدیکتر آدمیونکا دوستی مین واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے ہین اون لوگونکو کہ کہتے ہین کہ ہم نصارے ہین کیونکہ دل اونکے نرم
ہین یہود سے ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ یہہ نزدیک دوستی مین اسواسطے ہی کہ بعضے اونمین سے
دانا یان رستگو ہین اور عبادت کرنیوالے ہین اور یہہ کہ وہ نہین تکبر کرتے حق کے قبول کرنیسے مراد اس سے نجاشی اور اصحاب اوسکے ہین
کیونکہ نصاری مسلمانونکے قتل مین اور بلاد اسلام کے خراب کرنے مین یہود سے کم نہین لیکن حبش والے نصاری کہ جعفر بن ابی طالب سے
قرآن سنکر نرم دل ہوگئے تھے اور نجاشی کے ساتھ اکثر ایمان لائے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ جب جعفر نے حبشہ سے مراجعت کی
نجاشی نے ستر آدمی عالم اپنے خدمت نبوی مین بھیجے جب یہہ آپکے پاس پہنچے آپنے سورۂ یٰس پڑھی یہہ بہت روئے اور احکام اسلام
کے قبول کئے اور کہا آپسمین کہ قرآن مشابہت تام رکھتا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ عیسیٰ پر آتری تھی مقصود قائلان انا نصاری سے وہ
لوگ ہین واللہ اعلم وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ اور جب سنتے ہین علما اور عباد جعفر طیار سے یا نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم
سے وہ چیز کہ نازل کی گئی ہی طرف پیغمبر کے یعنے قرآن شریف تَرٰٓی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ دیکھتا ہی تو
آنکھون اونکے کو کہ نرمی دل کے سبب بہتی ہین آنسو ونسے اوس چیز سے کہ پہچانا ہی اونھون نے حق سے یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا
مَعَ الشّٰهِدِیْنَ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم اس کلام اور اس پیغمبر پر پس لکھ ہمکو ساتھ اون سے کہ شاہدی دی
حقیقت پر قرآن کی اور نبوت پر نبی آخر الزمان کی یا ہمین داخل کر امت مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ شاہد انبیا کے ہین
قیامت کے دن حدیث مین ہی کہ جعفر طیار کے لوگونکو یہود مدینہ نے سرزنش کی کہ کیا جلدی ایمان لائے ہین ہمین عادت ہوتی کہ
دعوت کرتے ہین اور ہم ایمان نہین لاتے یا اہل حبشہ کو یا نجاشی کو کہا کہ ایمان لائے تم اوسپر کہ نہین دیکھا تم نے اوسکو حق تعالی خبر دیتا
ہی کہ اونھون نے جواب مین کہا وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ اور کیا ہی ہمکو کہ نہ ایمان لاوین ہم ساتھ اللہ کے
اور ساتھ اوس چیز کے کہ آئی ہی ہمارے پاس حق سے یعنے کتاب اور پیغمبر وَنَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ
اور حال یہہ ہی کہ طمع رکھتے ہین ہم یہہ کہ داخل کرے ہمکو پروردگار ہمارا ساتھ قوم صالحونکے کہ امت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہین فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا پس ثواب دیا اونکو اللہ نے بدلے اوسکے جو کہا
اونھون نے اخلاص اور اعتقاد سے بہشتین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور حویلیون اونکے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکے
وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ اور یہی ہی بدلا نیکی کرنیوالونکا وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ اور جو لوگ کہ
کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون ہماری کو یہہ لوگ رہنے والے دوزخکے ہین لکھا ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم احوال
قیامت کا بیان فرماتے تھے دس آدمی کہ اونمین سے ابوبکر اور علی اور ابن مسعود اور مقداد اور ابوذر اور سلمان رضی اللہ عنہم تھے
عثمان بن مظعون کے گھر جمع ہوئے اور اتفاق کر کے یہہ بات مقرر کی کہ باقی تمام عمر دنکو صیام رات کو قیام کیجئے اور بچھونے پر نسوئیے
اور گوشت اور چربی نہ کھائیے اور صحبت عورتونسے نکیجئے گلیم پوش ہوکر بیٹھے رہئے اور اس عزم کو موکد بقسم کیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی
آپنے اونکو کہا کہ مین مامور اوسکا نہین جو تم نے ٹھہرایا ہی تمہر تمہارے نفس کا حق ہی روزہ بھی رکھو افطار بھی کرو اور شب کو





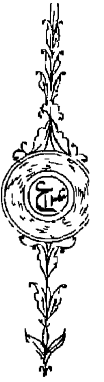
سوُو بھی اور جاگو بھی کہ مین سوتا ہون اور جاگتا ہون روزہ رکھتا ہُون اور نہین بھی رکھتا گوشت اور چربی کھاتا ہُون عورتونسے
صحبت کرتا ہون فمن رغب عن سنتی فلیس منی پس جو شخص کہ پھرے سنت میری سے پس نہین مجھسے حق تعالٰی نے یہہ آیۃ نازل
کی یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو اوپر اپنے
پاکیزہ وہ چیزین کہ حلال کین ہین اللہ نے واسطے تمھارے اور مت نکلجاؤ حد سے اللہ کی کہ حلال کو حرام کرلو اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ
تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکلجانیوالونکو وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا اور کھاؤ اوس چیز سے کہ دی ہے تمکو اللہ
نے درآنحال کہ حلال پاکیزہ ہو وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ اور ڈرو اللہ سے حرام کرنمین حلال کے وہ اللہ کہ ہو تم ساتھ
اوسکے ایمان لانے بعد نزول اس آیت کے اون دس شخصون نے کہا ہمنے جو قسم کھائی اوسکا کیا علاج کرین یہہ آیت اتری کہ لَا
یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ نہین پکڑیگا تمکو اللہ ساتھ بیقصور کے بیچ قسمون تمھارے کے سمجھ لیجئے کہ امام اعظم کے نزدیک
قسم لغو وُہ ہے کہ قسم کھاوے ایک چیز کی اس گمان پر کہ ہے اور وہ نہوا وسپر مواخذہ شرع مین نہین اور امام شافعی کے نزدیک بیقصد
جو زبان سے نکلے جیسے لا واللہ وبلی واللہ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ اور لیکن پکڑتا ہے تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ
گرہ باندھی تمنے قسمونکی اور یمین معقودہ وُہ ہے کہ زبان سے قسم کھائی اور دل سے قصد کرے پھر جو ایسی قسم توڑے فَکَفَّارَتُہٗٓ اِطْعَامُ
عَشَرَۃِ مَسٰکِیْنَ پس کفارت اوسکی کھلانا دس مسکینونکا ہے بمذہب امام اعظم نصف صاع گیہون یا ایک صاع جو اور خرما ہے کہ دو
سیر ہوتا ہے پینتالیس پیسے بھر کے سیر سے اٹھارہ ماشے کے پیسے سے اسقدر ہر مسکین کو طعام دے مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ
اَھْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُھُمْ درمیان اوس چیز کے کہ کھلاتے ہو تم اہل اپنے کو یعنے بہت اچھا نہ بُرا یا پہنانا دس مسکینونکا ہے ہر ایک کو ایسی
پوشش دے کہ جس سے نماز پڑھی جائے یہہ مذہب امام اعظم کا ہے اور اوروں کے نزدیک ستر عورت کے قدر کفایت کرتا ہے اَوْ
تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ یا آزاد کرنا ایک گردنکا ہے یعنے بندہ آزاد کرے سالم بیعیب خواہ مومن ہو خواہ کافر یہہ مذہب حنفی ہے اور شافعی کے نزدیک
ایمان شرط ہے فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ پس جو کوئی نہ پاوے یہہ کفارے پس روزے رکھے تین دنکے لپا در لپ
اور شافعی کے نزدیک تتابع شرط نہین ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیْمَانِکُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ یہہ ہے کفارت قسمون تمھاریکی جب قسم کھاؤ تم اور
توڑو وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَکُمْ اور محافظت کیا کرو قسمون اپنے کے کہ کھاکر مت توڑا کرو یا کھایا ہی نکرو کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ
اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ جیسا کہ کفارہ قسم کا بیان کیا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمھارے نشانیان اپنے شرع کی تو کہ تم
شکر کرو اوس بیان کی نعمت پر سمجھ لیجئے کہ خمر کے حق مین چار آیتین نازل ہوئی ہین اول آیت مکے مین نازل ہوئی ہے ومن
ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا اور ان لوگون مین حلال تھی دوسری جب عمر فاروق اور معاذ بن جبل نے
خمر اور میسر کے حق مین پوچھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تو جواب مین یہہ آیت آئی کہ قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس بعضون نے
نظر کرکے طرف اثم کبیر کے ترک کئے اور بعضون نے منافع للناس کر کے پیتے رہے تیسری مہمانی مین عبد الرحمن بن عوف کے نماز شام
مین امام قل یا ایہا الکافرون مین چار جگہہ لا بھول گیا آیۃ آئی لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری اکثر صحابہ نے ترک کی چوتھی عتبان
بن مالک کے گھر صحابہ کی ضیافت تھی بعد کھانیکے شراب پی سعد بن وقاص نے حالت مستی مین ہجو انصار مین شعر کہا ایک شخص نے
سعد کے سر مین ضرب دی مجلس ساری ابتر ہوگئی سعد نے حضرت سے آکر قصہ عرض کیا عمر فاروق نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ الٰہی بیانکر
واسطے ہمارے بیچ خمر کے بیان شافی یہہ آیت حرمت خمر کی نازل ہوئی یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَ
الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اسکے نہین کہ شراب اور جوا اور تھان بتونکی اور تیر فال کے
پلید ہین کام شیطانکے سے ہین سمجھ لیجئے کہ شراب مین سب مسکرات داخل ہین اور جوئے مین نرد اور لعب وغیرہ فَاجْتَنِبُوْہُ

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پس پرہیز کرو اوس سے تو کہ تم چھٹکارا پاؤ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ
فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے شیطان یہہ کہ ڈالے درمیان تمھارے
عداوت اور بغض بیچ پینے شراب کے اور کھیلنے جوئے کے اور بند کرے تمکو یاد خدا کے سے اور نماز سے فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ پس کیا ہو
تم باز رہنے والے یہہ استفہام بمعنے امر ہے یعنے باز رہو تم شراب پینے سے اور جوا کھیلنے سے کہ تمھین اونکے عیبون پر اطلاع کر دی ہے
مین ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا انتہینا یا رب باز رہے ہم ای پروردگار ہمارے سمجھ لیجئے کہ اس
آیت مین دس دلیلین ہین حرمت خمر کی اوّل یہہ کہ خمر کو قمار کے ساتھہ لائے وہ حرام ہے یہہ بھی حرام ہوئی دوسری بت پرستی کے
ساتھہ ملایا کہ سر حرامون کی ہے پس یہہ بھی حرام ہوئی تیسری اسے رجس یعنے پلید کہا اور جو پلید ہے حرام ہے چوتھی عمل شیطان کا کہا
اور جو عمل شیطان کا ہے حرام ہے پانچوین حکم کیا اوس سے دور رہنے کا اور جس سے دور رہنا فرض ہے وہ حرام ہے چھٹی چھٹکارا
بیچ اجتناب اوسکے فرمایا اور جسکے اجتناب مین چھٹکارا ہے وہ حرام ہے ساتوین اوسکو سبب عداوت اور بغض کا کہا اور جو
درمیان مسلمانون کے سبب عداوت ہو وہ حرام ہے آٹھوین یہہ باز رکھنے والی یاد خدا سے ہے اور جو یاد خدا سے باز رکھے حرام
ہے نوین جو سبب منع نماز ہے بیشک حرام ہے دسوین فرمایا کہ باز رہو اسّے اور ترک کرو اور جسکا ترک فرض ہے حرام ہے حدیث
مین ہے کہ مدمن الخمر کعابد وثن یعنے مدمن خمر مثل پرستندۂ بتان ہے بیت معاذ اللہ گناہ سخت شرب خمر ہے رافت ما
خدا اپنے تفضل سے بچاوے ہر مسلمان کو ✽ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا اور فرمان برداری کرو اللہ کی بیچ نہ پینے
شراب کے اور فرمانبرداری کرو رسول کی بیچ امر اور نہی اوسکے اور ڈرو مخالفت سے فرمان خدا کے فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰى
رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ پس اگر پھر جاؤ تم امر اور نہی سے پس جانو تم یہہ کہ اوپر رسول ہمارے کے پہنچانا ہے ظاہر اور کچھ ضرر اوسکو
نہین ضرر تمکو ہے جو تم نا لوگے لکھا ہے کہ جب آیت حرمت خمر کی نازل ہوئی بعضے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ بعضے بھائی ہمارے کہ
شراب پیتے تھے اور اب شربت اجل نوش کر گئے اونکا کیا حال ہوگا یہہ آیت اتری لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ما
جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا نہین اوپر اون لوگون کے جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے گناہ بیچ اوس چیز کے کہ کہایا ہے اونھون نے اور اوس پر
حرام نہ تھی پھر مر گئے اور زندہ و پر بھی شراب پینے کا پہلے حرمت سے گناہ نہین اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا
ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا کہ جس وقت پرہیزگاری کرین شرک سے اور ایمان پر ثابت رہین اور عمل کرین اچھے پھر پرہیز کرین محرمات سے اور ایمان
لاوین اونکی حرمت پر پھر ثابت رہین پرہیزگاری پر اور نیک کام کرین وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہے نیک
کارونکو **نظم** منہہ نہ نیکی سے پھرا ایمردین ✽ بولکے واللہ یحب المحسنین ✽ مندرج ہے حبّ حق احسان مین ✽ دوست رکھہ
احسانکو ہر آن مین ✽ را فتا ہر ایک سے احسان کر ✽ صرف احسان اپنا مال وجانکر ✽ لکھا ہے کہ سال حدیبیہ مین شکاری جانورون
نے مسلمانون کے لشکر مین غلبہ کیا اونکے اسباب مین چلے آتے تھے اور یہہ عمرہ کا احرام باندھے تھے شکار کو دیکھکر غمگین ہوتے تھے
یہہ آیت اتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو البتہ آزماویگا تم کو اللہ
ساتھہ ایک چیز کے شکار سے وقت احرام تمھارے کے تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ کہ پہنچتے ہین ہاتھہ تمھارے مثل چھوٹے شکار کے
اور تیر مین تمھارے مانند بڑے شکار کے اور یہہ آزمانا اسواسطے ہے لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ تو کہ ظاہر کرے اللہ اس شخص کو
کہ ڈرتا ہے اوس سے بن دیکھے فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پس جو کوئی حد سے نکلے اور شکار کرے پیچھے اوس
آزمایش کے پس واسطے اسکے عذاب ہے درد دینے والا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ای لوگو جو ایمان لائے
ہو مت مار ڈالو شکار کو اور حالانکہ تم احرام مین ہو حج کے یا عمرہ کے سمجھ لیجئے کہ سوا مذہب حنفی کے اور تینون مذہبون مین سگ

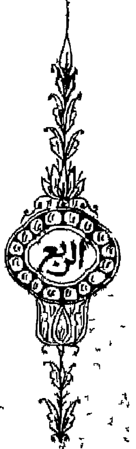
گزندہ اور گرگ اور مردار خوار اور کوا اور سانپ اور بچھو شکار مین داخل نہین اونکو مارنا درست ہی وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا
اور جو کوئی مار ڈالے شکار کو تم مین سے جانکر کہ احرام مین ہون اور شکار بھی حرام ہی اس سے مراد ابوالیسر رضی اللہ عنہ ہین کہ
سال حدیبیہ مین گورخر نیزے سے مارا تھا یہہ قصدًا قید اوسکے واسطے ہی والا ہر محرم کہ شکار کرے قصد سے یا خطا سے فَجَزَآءٌ
مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ پس اوسپر واجب ہی بدلا مثل اوسکے جو شکار مارا جانکر چارپایون سے جیسے اونٹ اور گائی اور بکری یعنے
اوس شکار کے عوض ان چارپایونمین سے ذبح کرے بڑے کے بدلے بڑا چھوٹے کے عوض چھوٹا يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ حکم کرین ساتھ
اوسکے دو صاحب عدالت تم مین سے یعنے دو مرد دانا کہدین کہ اس شکار کے برابر یہہ چارپایہ ہی قیمت مین هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ
درانحال کہ وہ قربانی پہنچنے والی کعبے کی ہو یعنے کعبے مین لیجاکے ذبح کرے اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ یا اوپر اوسکے ہی کفارہ
شکار کرنیکا کھلانا مسکینونکا اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ یا برابر اوس کھلانیکے روزی رکھنے ہین تو کہ چکھے شکار
کرنیوالا احرام مین وبال کام اپنے کا سمجھ لیجئے کہ اگر محرم شکار مارے تو مثل اوسکے قربانی کرے پھر امام مالک اور شافعی کہتے ہین
کہ خلقت اور ہیئت مین مثل ہو جیسے شترمرغ مارا تو اونٹ ذبح کرے اور گورخر مارا تو گائے اور ہرن مارا تو بکرا اور امام اعظم رح کے
نزدیک یہہ ہی کہ جہان مارا ہی وہان اوسکی قیمت ٹھہرا لے اگر اسقدر قیمت ہی کہ قربانی خرید کرسکتا ہی تو خرید کرکے حرم مین پہنچائے
یا اوسکا کھانا خرید کر درویشونکو کھلائے ہر مسکین کو نیم صاع گیہون اور ایک صاع سوا اسکے یا عوض طعام ہر مسکین کے ایک روزہ رکھلے
اور نزدیک امام شافعی کے ہر درویش کو ایک مد طعام دے عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ معاف کیا اللہ نے اوس چیز سے کہ گذر گئی یعنے شکار
کرنا ایام جاہلیت کا یا تحریم سے پہلے کا عفو فرمایا وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ اور جو کوئی پھر کریگا یہہ عمل پس بدلا لیویگا اللہ اوسسے
وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ غالب ہی حکم اپنے مین بدلا لینے والا ہی اوس سے جو حکم اوسکا نمانے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ حلال کیا گیا واسطے تمھارے شکار دریا کا محل ہو یا محرم اور دریا مین چشمہ اور جھیل اور تالاب اور کنوان سب
داخل ہی اور حلال کیا گیا واسطے تمھارے کھانا دریا کا کہ مچھلی پانی کی اچھلکر کنارے پر آرہے اور مرگئی فائدہ ہی واسطے تمھارے
اور مسافرونکے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا اور حرام کیا گیا اوپر تمھارے شکار جنگل کا جبتک کہ رہو تم احرام مین وَاتَّقُوا
اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور ڈرو اللہ سے وہ اللہ کہ طرف اوسکے جمع کئے جاؤگے جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا
لِّلنَّاسِ کیا ہی اللہ نے کعبے کو کہ گھر حرمت والا ہی باعث قایم رہنے کا واسطے لوگونکے دین دنیا مین دین کا قیام یہہ ہی کہ حج
اور مناسک حج وہان ہین اور دنیا کا یہہ ہی کہ وہان امنی ہی قتل وغیرہ سے وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اور مہینے حرمت والیکو کہ نیار یان
حج کی کرین یا مراد اس سے سب مہینے حرام ہین کہ آدمی انمین قتل اور غارت سے امین رہتا ہی وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ اور قربانیان
اور گلے مین پٹے والیان یعنے یہہ بھی تمھارے باعث قیام امور ہین کہ لٹیرون اور چورونسے مامون ہین ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ یہہ جو مذکور ہوا سو اسطے ہی تو کہ تم جانو کہ تحقیق اللہ جانتا ہی
جو کچھ کہ بیچ آسمانونکے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہی اور یہہ کہ اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہی جو کچھ مقرر کرتا ہی حلال حرام اپنے
علم اور حکمت سے کرتا ہی اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جانو تم یہہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہی واسطے
اوسکے کہ جو محرمات کرتا ہی اور یہہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہی اوپر اوس شخصکے کہ محرمات سے بچتا ہی مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ
نہین اوپر رسول کے مگر پہچانا احکام کا مکلفونکو کہ عذر اونکو نرہے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ اور اللہ جانتا ہی جو ظاہر
کرتے ہو تم اور جو کہ چھپاتے ہو تم قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین
برابر ہوتا ہی پلید اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجھکو بہتایت پلید کی کیونکہ اعتبار اچھے برے کا ہی تھوڑے نہ بہت کا اور یہہ حکم

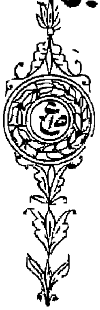
عام پلید آدمیون مین ہو یا مالون مین یا اعمالون مین یا اور چیزون مین فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پس ڈرو اللہ سے
حلال جاننے مین حرام کے اے عقل والو تو کہ تم فلاح پاؤ معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ بعضے لوگ حضرت ﷺ سے
بطریق استہزا بیہودہ باتین پوچھتے تھے کوئی کہتا تھا کہ باپ اس شخصکا کون ہی کوئی کہتا تھا میرا اونٹ گم گیا ہی کہان ہی یہہ آیت
اُتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو اون چیزون سے
کہ اگر ظاہر کیئے جاوین واسطے تمھارے جواب اونکے ناخوش لگے تمکو وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ اور اگر سوال
کروگے اون چیزونسے پیغمبر سے اوس وقت کہ اُتارا جاتا ہی قرآن ظاہر کیا جاویگا واسطے تمھارے عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا معاف کیا اللہ نے
اونسے یعنے مت پوچھو اون چیزونسے کہ اللہ نے معاف کیا اونکو اور بندونکو تکلیف اونکی نہین دی لکھا ہی کہ جب آیت فرضیت حج کی
نازل ہوئی سراقہ بن مالک نے کہا کیا ہر سال مین فرض ہوا حضرت ﷺ نے فرمایا لا اور اگر کہتے نعم ہر سال واجب ہوجاتا اور تمھین طاقت
اوسکے ادا کی نہین پس حضرت نے فرمایا فاترکونی ما ترکتکم اور یہہ آیۃ اتری کہ حق تعالی نے معاف کیا اور اس سوال پر تم سے مواخذہ
نکیا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی کہ معاف کرتا ہی اور بردبار ہی کہ عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ
قَبْلِكُمْ تحقیق پوچھا تھا چیزونسے ایک قوم نے پہلے تمسے جیسے قوم ثمود نے ناقہ طلب کیا تھا اور حواریون نے مائدہ مانگا تھا ثُمَّ اَصْبَحُوْا
بِهَا كٰفِرِيْنَ پھر ہوگئے ساتھ اوسکے کافر یعنے بعد دیکھنے معجزے کے ایمان نہ لائے عذاب الٰہی کے سزاوار ہوئے لکھا ہی کہ عمرو بن یحیے
نے عرب کے سات قبیلونکو دین اسمعیل سے پھراکر بت پرستی پر لگا دیا تھا اونمین سے ایک قبیلہ قریش کا تھا اور اوسنے بت پرستی
کیلیے بت بنائے تھے اور بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حامی ٹھہرائے تھے جس اونٹ کو بت کی نیاز کرکے کان چیر دیتے تھے اوسے بحیرہ کہتے تھے اور جس جانور کو بت کے نام پر
آزاد کرکے سانڈ کردیتے تھے کہ جہان چاہے پھرے اور کھائے اور اسکا کھانا حرام گنتے تھے اوسے سائبہ کہتے تھے اور جو شخص مقرر کرتا کہ بچہ نر ہوتو بتکی نیاز مین ذبح کرون
اور مادہ ہوتو مین رکھون پھر جو نر اور مادہ دونون اکٹھے پیدا ہوتے تو بھی نر آپ رکھتا اوسے وصیلہ کہتے تھے اور جس اونٹ کے دس بچے
ہونے لایق سواری کے اور لادنے کے تو اوس اونٹ پر لادنا اور سواری موقوف کرتے تھے اور کسی گھاس اور پانی پر اوسے نہین منع
کرتے تھے اوسکو حامی کہتے تھے عمرو بن یحیی کے زمانے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کرامت نشان تک ساتون قبیلونمین عرب کے
یہہ دستور تھا اور جانتے تھے کہ خدانے یون نہین فرمایا ہی حق تعالی نے اونکی بات رد کی اور یہہ آیت نازل کی مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ
وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ نہین مقرر کیا اللہ نے بحیرہ اور نہ صائبہ اور نہ
وصیلہ اور نہ حامی ولیکن جو لوگ کافر ہوئے باندھ لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ جیسے عمرو بن یحیی اور اوسکے اتباع وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ
اور اکثر اونکے نہین سمجھتے حلال حرام کو اور تحقیق کرنے مین غور نہین کرتے پہلے گمراہونکے قدم بقدم رکھتے ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اور جب کہا جاتا ہی واسطے اونکے اے گمراہو آؤ طرف اوس
چیز کے کہ اُتاری ہی اللہ نے حلال اور حرام کے حکم اور آؤ طرف پیغمبر کے کہ بیان کرنیوالا اوس حکم کا ہی کہتے ہین کفایت ہی ہمکو جو کچھ کہ
پایا ہم نے اوپر اوسکے باپون اپنے کو اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ کیا تقلید کرتے ہین اگرچہ تھے باپ اونکے نجانتے
کچھ اور نہ راہ پاتے یعنے وہ جاہل اور گمراہ تھے اونکی پیروی مین نفع نہین پس پیروی اوسکی چاہیئے جو عالم اور رہنما ہو نظم پیروی جاہل
کی کرنا جہل ہی ٭ کیونکہ وہ خود گمرہ و نااہل ہی ٭ راہ بتلانیکو عالم چاہیئے ٭ حکم پر اللہ کے قایم چاہیئے ٭ سچ کہا ہی مولوی نے رافعا
سوچ اس نکتہ کو با فہم رسا ٭ دست بر بینا زنی آئی براہ ٭ دست در کوری زنی افتی بچاہ ٭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو لازم پکڑو اوپر اپنے محافظت جانون اپنے کی یعنے احکام الٰہی پر قایم رہو لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ
ضرر کریگی تمکو گمراہی اوس شخصکی کہ گمراہ ہوا جب راہ پاؤگے تم لکھا ہی مسلمان کافرون پر حسرت کھاتے ہین اور اونکے ایمان کی آرزو

کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم آپ سنبھلے رہو کافرون کی گمراہی مومنان راہ یافتہ کو خلل نہین پہنچاتی اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا
فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ طرف اللہ کے ہی بازگشت تمھاری سبکی پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوسکے جو تھے تم کرتے لکھا ہی کہ عدی اور
تمیم انصاری تجارت کیواسطے شام کو گئے تھے اونکے ساتھ مسلمان بدیل نام عمرو عاص کا غلام گیا تھا وہ وہان بیمار ہوا اور اپنے
سب اسباب جنس اور نقد ایک کاغذ پر لکھکر اپنے اسباب مین رکھ لیا جب مرض بہت شدید ہوا تو تمیم اور عدی کو وصیت کی کہ میرے
گھر سب اسباب میرا پہنچانا پھر مرگیا اونھونے سب اسباب مدینے مین اوسکے گھر دیا لیکن ایک کٹورا پائیکا سنہری نقش اوس پر بنے
تھے وہ اوس اسباب مین سے نکال لیا بدیل کے وارثون نے وہ کاغذ لکھا ہوا دیکھا تو سب چیزین موافق لکھے کے پائین لیکن وہ
کٹورہ نہ ملا تمیم اور عدی پر دعویٰ کیا اور اس قصے کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس لیگئے یہہ آیت نازل ہوئی
یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اے لوگو جو ایمان لائے ہو گواہی کی درمیان تمھارے جب
حاضر ہوا ایک کسیکو تم مین سے موت کی نشانی حِیْنَ الْوَصِیَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِکُمْ وقت وصیت کے
دو شخص ہون صاحب عدل اور انصاف کے تم مین سے مسلمان یا اور دو سوا تمھارے سے یعنے ذمی اور اب یہہ حکم منسوخ ہی گواہی ذمی
کی مسلمانون پر باجماع درست نہین اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْکُمْ مُّصِیْبَةُ الْمَوْتِ اگر تم سفر کرو بیچ زمین کے پس پہنچے تم کو
مصیبت موت کی یعنے سفر مین اگر علامت موت کی پاؤ تو دو مسلمانونکو وصیت پر گواہ کرلو تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ بند رکھو اندونو
کو پیچھے نماز عصر کے کہ وہ وقت برکت والا ہی دعا نیک اور بد اسمین زیادہ قبول ہی فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰہِ پس قسم کھاوین دونون ساتھ
اللہ کے اِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک رکھتے ہو تم بیچ اونکے او مضمون قسم کا یہہ ہو کہ لَا نَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمَنًا نہ مول لینگے ہم بدلے اوس قسم کے
کچھ مول یعنے دنیا کی طمع کیواسطے جھوٹھی قسم نہین کھانے کی وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی اور اگرچہ ہو صاحب قرابت وَلَا نَکْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰہِ اور
نہ چھپاوینگے ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمین اقامت پر اوسکے حکم کیا ہی اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ تحقیق پس ہم اوسوقت گواہی چھپاوینگے
ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمین اقامت پر اوسکے حکم کیا ہی البتہ ہوجاوینگے گناہگارونسے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم اور عدی
کو بعد نماز عصر کے منبر کے پاس کھڑا کرکے قسم دی اونھونے قسم کھائی کہ ہم نے بدیل کا مال نہین لیا یہہ قسم ہم سچ کھاتے ہین آپنے چھوڑ دیا
پھر وارثون نے بدیل کے وہ کٹورہ ایک سنار کے پاس دیکھا اوس سے پوچھا اوسنے کہا مین نے تمیم اور عدی سے مول لیا ہی پھر تمیم
اور عدی سے جھگڑا کیا اونھونے کہا یہہ ہمنے بدیل سے خرید لیا تھا اور ہمارے شاہد نہین تھے اسواسطے ہمنے اقرار نہین کیا کہ پھر حضرت
کے پاس قصہ آیا یہہ آیت اتری فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓی اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ
الْاَوْلَیٰنِ پس اگر خبر ہووے اوپر اسبات کے کہ اوندونون گواہونے کسب کیا ہی گناہ کا بسبب خیانت کے پس اور دو شخص کھڑے
ہووین گواہی کو جگہہ اندونون خائنون کی اون لوگونمین سے جنکا حق دبایا ہی اوپر اونکے کہ احق اور اولیٰ ہین شاہدی دینے مین ان
اوندو بیگانون سے کیونکہ اپنے نزدیک ہین فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰہِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا پس قسم کھاوین ساتھ اللہ کے اس
مضمون سے کہ البتہ گواہی ہمارے سچی ہی گواہی اوندونونکے سے کہ جنہونے پہلے دی ہی وَمَا اعْتَدَیْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ
اور نہین حد سے نکل گئے ہم تحقیق ہم جب ایسا کرینگے البتہ ہوجاوینگے ظالمون سے کہ جھوٹ کو حق کی جگہہ رکھینگے پھر حضرت نے فرمایا
تو کہ عمرو عاص اور مطلب بن وداعہ تھے اور قسم کھائی خدا کی بعد نماز عصر کے کہ یہہ کٹورا بدیل کا تھا اور اونھون نے خیانت کی ہی
پھر حضرت نے وارثون کو بدیل کے دلوا دیا ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰی وَجْهِهَآ اَوْ یَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌ بَعْدَ
اَیْمَانِهِمْ یہہ حکم جو کیا ہمنے نزدیک تر ہی اوسسے کہ لے آوین گواہی اوسطرح اوسکے یا نزدیکتر ہی اوس سے کہ ڈرین یہہ کہ پھیری جاینگی
قسمین اوپر مدعیون کے پیچھے قسمون اونکے کہ کھائی ہین وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو اللہ سے جھوٹی قسم کھانے سے وَاسْمَعُوْا اور سنو خدا کے



حکم کو اور قبول کرو وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم فاسقونکو کہ خیانت کرنیوالے اور گواہی
دینے والے جھوٹے ہین یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ یاد کرو جسدن کہ اکٹھا کریگا اللہ پیغمبرونکو پس کہیگا اونکو کیا
چیز اجابت کی گئی تھی یعنے تمہاری قوم نے کیا بات مانی تھی تمہاری جب تم اونکو توحید کی دعوت کرتے تھے اور یہہ سوال منکرونکی توبیخ
کیواسطے ہوگا یا واسطے اداے شہادت انبیا کے ہوگا اوپر مسلمانونکے قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا کہینگے پیغمبر نہین علم ہمکو کسی چیز کا تیرے علم کے آگے
اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ تحقیق توہی ہی جاننے والا غیبون کا پس تو جانتا ہی جو قوم نے ہمری مجھہ سے ظاہر کیا اور جو دل مین چھپایا
اور جس چیز کی اجابت کی اور جسکا انکار کیا اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰی وَالِدَتِكَ یاد کر جسوقت کہیگا
اللہ ای عیسے بیٹے مریم کے یاد کر نعمت میری کہ پہنچائی مین نے اوپر تیرے اور اوپر ماں تیری کے اِذْ اَیَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ جس
وقت کہ قوت دی مین تجھہ کو ساتھہ روح پاک کے کہ جبرئیل ہی یا ساتھہ کلام کے کہ جس سے مردے جلاتا تھا یا ساتھہ انجیل کے تُكَلِّمُ النَّاسَ
فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا باتین کرتا تھا لوگون سے بیچ جھولے کے اور جوانی کے یعنے باتین تیری بچپن مین اور جوانی مین از روے فصاحت
یکسان ہین سمجھہ لیجیے کہ اس آیت سے اوترنا حضرت عیسے کا آسمان سے نکلتا ہی کیونکہ باتفاق علما قبل اس کھولت سے وہ آسمان
پر گئے ہین اور جس عمر مین گئے ہین اوسی مین اوترینگے پھر زمین پر آکر کہولت کے سن کو پہنچینگے وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ
وَالْاِنْجِیْلَ اور یاد کر ای عیسے جسوقت سکھائی ہمنے تجھکو کتاب یعنے کتابت اور خط اور فہم چیزون کا اور معنی توریت کی اور انجیل
کی وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ اور یاد کر جسوقت بناتا تھا تو مٹی سے جیسی صورت جانور کی ساتھہ حکم میرے کے
فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِیْ پس پھونکتا تھا تو بیچ اوسکے پس ہوجاتا تھا پرندہ زندہ ساتھہ حکم میرے کے وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ
الْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ اور چنگا کرتا تھا مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والیکو ساتھہ حکم میرے کے وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ اور
جسوقت نکالتا تھا تو مردونکو قبرون سے زندہ ساتھہ حکم میرے کے وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ اور یاد کر
جسوقت بند کیا مین نے بنی اسرائیل کو یعنے یہودونکو تجھہ سے کہ تیرے قتل کا ارادہ کرتے تھے جب آیا تھا تو اونکے پاس ساتھہ معجزون
روشن کے کہ مذکور ہوئے فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ پس کہا اون لوگون نے کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل مین سے
نہین یہہ معجزے جو عیسی دکھاتا ہی مگر جادو ظاہر سب پر وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت امر کیا ہم نے طرف حواریونکے اونکے پیغمبر کی زبانی یہہ کہ
ایمان لاؤ ساتھہ میرے اور ساتھہ پیغمبر میرے کے کہ عیسے ہی کہا اونھون نے ایمان لائے ہم اور گواہ ہو تو ساتھہ اوسکے کہ ہم مسلمان ہین
اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ یاد کر جسوقت کہا حواریون
نے ای عیسے بیٹے مریم کے آیا کر سکتا ہی پروردگار تیرا یہہ کہ اوتارے اوپر ہمارے خوان کھانیکا آسمان سے قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کہا عیسے نے ڈرو اللہ سے اور ایسے سوال مت کرو اگر ہو تم ایمان لانیوالے اوسکی قدرت پر اور میری نبوت پر قَالُوْا
کہا اونھون نے عذر لاکر کہ ہم قدرت کاملہ مین اوسکی شک نہین رکھتے لیکن نُرِیْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ
صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ اور ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ کھاوین ہم اس خوان سے اور آرام پکڑین دل ہمارے اور
جانین ہم یہہ کہ تحقیق سچ کہا تونے ہمسے کہ جو تم خدا سے مانگو گے دیگا اور ہووین ہم اوپر اس خوان کے گواہون سے جب تو ہم سے گواہی
مانگے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جب حواریون نے خوان طعام طلب کیا حضرت عیسے نے کہا تیس روز روزے رکھو
انھون نے رکھے پھر کہا ای عیسے جسکے واسطے ہم یہہ کام کرتے ہین وہ ہمین طعام دیتا ہی اللہ سے ہمارے واسطے خوان مانگ اور
سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب حواریون نے مائدہ کا سوال کیا حضرت عیسے نے کمل اوڑھکر دعا کی چنانچہ حق تعالی نے





فرمایا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ کہا عیسے بیٹے مریم کے اے یا اللہ سمجھ لیجئے کہ اصل اللہم کی یا اللہ تھی حرف ندا کو حذف کر کے میم آخر مین عوض اوسکے لے آئے اور یہہ کلمہ اللہم بڑا بزرگوار ہے کہ ستر نام اللہ کے ناموں نے اوسکے میم مین رکھے ہین بعضو نے کہا ہے کہ جسنے اللہم کہا گویا اوسنے سب ناموں سے اللہ کو یاد کیا اسواسطے حضرت عیسے نے اوّل دعا کے یہہ کلمہ پڑھا پھر دعا کی رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اے پروردگار ہمارے اتار اوپر ہمارے خوان آسمان سے کہ ہووے واسطے ہمارے عید اوّل ہمارے کو اور آخر ہمارے کو یعنے ہمارے زمانے والے اور پیچھے آنیوالے اوس خوان سے بہرہ یاب ہون اور وہ خوان ہو نشانی تیری طرف سے اوپر کمال قدرت تیری کے اور صحت رسالت میری کے اور روزی دے ہمکو وہ خوان یا توفیق شکر کی اوسکے اور تو بہتر دینے والا ہے قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فرمایا اللہ نے تحقیق مین اتارنیوالا ہون خوان کو اوپر تمھارے واسطے قبول کرنے سوال تمھارے کے فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ پس جو کوئی کفر کریگا پیچھے اترنے خوان کے تم مین سے پس تحقیق مین عذاب کرونگا اوسکو وہ عذاب کہ نہ عذاب کرونگا اوسکو عالموں سے پس حقتعالیٰ نے دو ابر کے ٹکڑے بھیجے اوسمین سرخ دسترخوان تھا حواریون کے سامنے اترا حضرت عیسے[ع] نے دعا کی کہ اللہم اجعلنے من الشاکرین پھر دعا کی کہ الٰہی اس خوانکو رحمت کر نہ عقوبت پھر وضو کیا اور نماز پڑھی اور روئے اور کہا بسم اللہ خیر الرازقین دسترخوان کھولا اوسمین خوان تھا آراستہ اور مچھلی بھونی بن چھڑے اور کانٹے کی رکھی تھی اور روغن اوسمے ٹپکتا تھا اور اوسکے سر کیطرف نمک اور دُم کیطرف سرکہ اور گرد اوسکے سبزی وغیرہ دھرا تھا اور پانچ نان تھے ایک پر زیتون دوسرے پر شہد تیسرے پر روغن چوتھے پر پنیر پانچوین پر قدید تھا ایک شخص تھا شمعون نام اوسنے اوچھلکر کہا یا روح اللہ یہہ طعام دنیا کا ہے یا آخرت کا حضرت عیسے نے کہا کہ نہ دنیا کا ہے نہ آخرت کا یہہ کھانا ہے اللہ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا کھاؤ تم نے مانگا تھا اور شکر کرو تو کہ نعمت زیادہ ہو کہا یا روح اللہ اگر اسپر اور بھی معجزہ دکھاؤ تو اور یقین ہمارا زیادہ ہو حضرت عیسے[ع] نے اوس ماہی بریانکو کہا زندہ ہو وہ ہلنے لگی فرمایا بحال ہو پھر بریان ہو گئی حواریین ڈر گئے اور اوس خوان مین سے نکھایا حضرت عیسے[ع] نے درویشونکو اور بیمارونکو بلایا اور فرمایا کہ کھاؤ تمھارے واسطے عطا ہے اور تمکو بلا ہے ایکہزار تین سو آدمیون نے وہ کھانا کھایا اور جتنا اوس خوانمین تھا اوس سے کچھ کم ہوا اور جس فقیر نے کھایا تونگر ہو گیا اور جس بیمار نے کھایا شفا پایا پھر وہ خوان آسمانکو چلا گیا دوسرے دن وقت چاشت کے پھر اترا اغنیا اور فقرا نے کھایا چالیسدن تک اترا کیا حضرت عیسیٰ[ع] کو وحی ہوئی کہ یہہ خوان فقرا کیواسطے ہے نہ اغنیا کے اغنیا یہہ حکم سنکر شک مین پڑے اور جادو بتانے لگے تین او پر اسّی آدمی اور بقول معالم تین سو تیس شخص مسخ ہو صورت سوّر کی بنگئے اور بعد تین دن کے مر گئے اور بعضے کہتے ہین کہ اترا نہین تہدید سنکر مانگنے والون نے نہ مانگا لیکن پیغمبر کی دعا عبث نہین تھا یا اس دعا کا اثر یہہ ہو کہ امت عیسے علیہ السلام کی ہمیشہ مالدار رہے اور جو ناشکری کرینگے آخر مین سب سے زیادہ عذاب پاوے اور اس آیت مین عبرت ہے کہ مسلمانونکو چاہئے اپنا مدعا خرق عادت کی راہ سے نچاہے کیونکہ شکر گذاری اوسکی دشوار ہے وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اور یاد کر جب کہیگا اللہ اے عیسے بیٹے مریم کے بعد لیجانیکے آسمان پر یا روز قیامت کو واسطے توبیخ نصاریٰ کے ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کیا تو نے کہا تھا لوگونکو پکڑو مجھکو اور مان میری کو دو معبود بدون خدا کے کہ مستحق عبادت کے ہے قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ کہیگا عیسے پاکی ہے تجھکو نہین ہے واسطے میرے یہہ کہ کہون وہ چیز کہ نہین واسطے میرے لائق اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ اگر مین نے کہا ہوگا یہہ پس تحقیق جانتا ہوگا تو تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ جانتا ہے تو سب کو جو کچھ بیچ جی میرے کے ہے اور نہین جانتا مین جو کچھ بیچ جی تیرے کے ہے یا جو مین نے چھپایا ہے وہ تو جانتا ہے اور جو تو نے چھپایا ہے وہ مین نہین جانتا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ تحقیق تو ہی ہے جاننے والا غیبون کا مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖۤ نہین کہا مین نے واسطے امت اپنی کے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجھکو ساتھ اوسکے

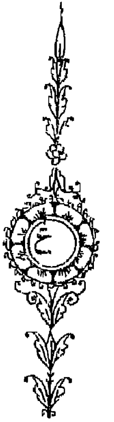
توحید سے اور نہین کہا مین نے اونکو مگر اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا
ہی پس مین نے اپنے آپکو مرلوب اور مخلوق کہا ہی نہ رب اور خالق بلیت مین ہون مرلوب اور مخلوق خدا ۱۲ رب و خالق یک
وہی ہی کبریا + وَکُنْتُ عَلَیْہِمْ شَہِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْہِمْ اور تھا مین اوپر اقوال اور افعال اونکے کے شاہد یا نگہبان جب تک کہ
رہا مین بیچ اُنکے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْہِمْ پس جب اٹھا لیا تونے مجھکو آسمان پر تھا تو ہی نگہبان اوپر اونکے وَاَنْتَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ ہی اور نگہبان اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ اگر عذاب کریگا تو اونکو کفر پر پس تحقیق
وہ بندے ہین تیرے وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اور اگر بخشدیوے اونکو کہ کفر سے توبہ کرینا اور ایمان لاوین پس تحقیق
تو ہی ہی غالب ثواب اور عقاب دینے پر حکمت والا جو کرے عفو اور عذاب سے قَالَ اللّٰہُ ہٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُہُمْ
کہا اللہ نے مراد یہہ ہی کہ کہیگا اللہ لفظ ماضی کا واسطے تحقیق وقوع کے ہی گویا کہ قیامت قایم ہی اور کہا اللہ نے یہہ دن ہی کہ
فائدہ دیویگا سچونکو سچ اونکا کہ دنیا مین بولے تھے لَہُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا واسطے سچون کے
بہشتین ہین کہ چلتی ہین نیچے درختون انکے سے نہرین ہمیشہ رہینگے بیچ اوس کے ہمیشہ یہہ تاکید ہی کہ بے نہایت ہی زمانہ انکے
رہنے کا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ راضی ہوا اللہ اونسے ساتھ طاعت کے اور راضی ہوئے وہ خدا سے ساتھ اعطائے کرامت
کے ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ یہہ بہشتون مین جانا اور اللہ کا راضی ہونا مراد پانا ہی بڑا لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْہِنَّ
واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھ بیچ اونکے ہی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر
ہی سورۂ انعام مکی ہی مگر تین آیتین قل تعالوا اور ومن اظلم ممن افتریٰ اور وما قدروا اللہ درمیان مکے اور مدینے کے نازل
ہوئی ہین ایکسو پینسٹھ آیتین ہین اور کلمات ایکہزار بیالیس ہین حروف بارہ ہزار ایکسو تیس ہین فواصل بالترتیب نمرلطا ہین اور
ربط اس سورۃ کا ساتھ سورۂ مائدہ کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر اہل کتاب کا اور گفتگو اونکیکا تھا اسمین رد گفتگوئے ناپسندیدہ
مشرکان فرمایا اور یہہ بھی ہی کہ ختم سورۂ مائدہ کا بذکر ملک السموات والارض تھا آغاز اس سورۃ انعام کا بذکر ملک السموات والارض
ہوا اور یہہ بھی ہی کہ آخر اسمین ذکر تعمیم قدرت ہی کہ وہو علی کل شئی قدیر اول اسمین مذکور سموات اور ارض اور ظلمت اور نور ہی کہ
آثار قدرت ہین کہ تخصیص بعد تعمیم ہی

سورۃ الانعام مکیۃ وھی		بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ		مائۃ وخمس وستون آیۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ سب تعریف واسطے خدا کے ہی جسنے پیدا کیا آسمانون کو
اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیرونکو اور اجالیکو یہہ رد ہی قول مجوس کا کہتے ہین اللہ خالق نور کا ہی اور شیطان خالق ظلمات کا
ہی سو اللہ نے فرمایا کہ دونونکو مین نے پیدا کیا ہی یا مراد ظلمت اور نور سے رات دن ہی یا جہل اور علم ہی یا معصیت اور طاعت
ہی یا دوزخ اور بہشت ہی یا ضلالت اور ہدایت ہی اور ظلمات کو جمع لائے اسواسطے کہ ضلالتین بہت ہین اور نور کو مفرد لائے
کیونکہ ہدایت ایک ہی واللہ اعلم بحر الحقایق مین ہی کہ پیدا کیا آسمان دل اور زمین نفس کو اور گردانا ظلمات نفوس کو صفات
بہیمی حیوانی اور اخلاق سبعی شیطانی سے اور ظاہر کیا نور قلب کو اوصاف ملکی روحانی ربانی سے ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّہِمْ
یَعْدِلُوْنَ پھر باوجود ان دلیلونکے وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے برابری دیتے ہین بتون کو یا عدول کرتے ہین
اوسکی عبادت سے طرف اور کی عبادت کے ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلًا وہ ہی جسنے پیدا کیا باپ تمھارے کو
کہ آدم ہی مٹی سے پھر مقرر کی اجل وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ اور ایک اجل مقرر کی ہوئی نزدیک اوسکے ہی کہ اوسے کوئی نہین
جانتا ہی وہ قیامت ہی ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ پھر تم شک کرتے ہو بعث مین یعنے بعد ثابت ہونے کے کہ ابتدائے خلق اس سے

ہی پھر شک کیون چاہیے کہ معاد خلق کبھی طرف اوسیکے ہی وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ اور وہی ہی اللہ بیچ آسمانونکے مالک
اور بیچ زمین کے يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ جانتا ہی پوشیدہ تمھارا اور آشکارا تمھارا یعنے دلکی چھپی بات اور منہہ کا
پکارکر کہنا سب اوسکو معلوم ہی اور جانتا ہی جو کچھہ کسب کرتے ہو تم نیکی اور بدی سے پھر اوسپر جزا دیگا فتوحات مین ہی کہ سر اور جہر
نسبت باطنی اور ظاہری ہی بحر الرائق مین ہی کہ مراد سر سے سر خلافت ہی کہ انسانمین امانت رکھا ہی اور جہر صفات حیوانی اور وہ
احوال نفسانی ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ نظم آدمی کی شکل جسمانی سمجھہ + اور معنی اوسکی روحانی سمجھہ + عالم خلق اوسکا جسم خاک ہی
عالم امر اوسکا روح پاک ہی + سرکم سے ہی اشارہ روح کا + جہرکم سے جسم کا رتبہ کہا + نقد النصوص مین ہی کہ انسان آئینہ ہی دو
رویہ ایکطرف خصائص ربوبیت کے اوسمین پیدا ہین دوسری جانب نقایص عبودیت کے ہویدا جب خصایص ربوبیت کے دیکھتا ہی
توسب موجودات سے بزرگوار تر ہی اور جب نقایص عبودیت ملاحظہ کرتا ہی توسب کائنات سے خوار اور بے اعتبار تر نظم
جدم کہ بہر دلمین اثر پاتا ہون + افلاک سے بھی بلند سر پاتا ہون + اور جبکہ بخود نگاہ کرتا ہون مین تو پھر + مٹی سے بھی جان پست
تر پاتا ہون + پس حق تعالی فرماتا ہی کہ مین خصایص تمھارے پردۂ غیب مین جانتا ہون اور نقایص تمھارے عالم شہادت مین
پہچانتا ہون اور جانتا ہون اعمال تمھارے کہ سبب ترقیات درجات انسانیہ ہین یا موجب تنزلات درکات حیوانیہ ہین پس آدمی
کو لازم ہی کہ وہ کام کرے جو ترقیات درجات انسانیہ ہو نہ وہ عمل کرے کہ موجب تنزلات درکات حیوانیہ ہو نظم خواب و خور مین گذار
کر سب عمر + تو بہایم سے بھی نہ بدتر ہو + راغب او صفات کر پیدا + کہ فرشتے سے بھی برتر ہو + وَمَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ
رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ اور نہین آتی کافرونکے پاس نشانی نشانیون پروردگار اونکیسے یعنے قرآن یا معجزے جیسے شق قمر
اور بیچ حجر اور انقلاع شجر مگر ہوتے ہین اس سے منہہ پھیرنیوالے فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ پس تحقیق جھٹلایا اونھونے قرآنکو
جب آیا اونکے پاس فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ پس البتہ آویگی اونکے پاس خبرین اوس چیزکی کہ تھے وہ ساتھہ
اوسکے ٹھٹھا کرتے ظہور اون خبرونکا آخرتمین تو کافرونپر ظاہر ہی اور دنیا مین وقت نزول عذاب کے اونپر ہوگا اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا
مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا اونھون نے کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے اونسے قرنون سے یعنے گروہ سے کہ اہل قرن
ہین قرن ستر یا اسی برس کا ہوتا ہی کہ اغلب عمر آدمی کی ہی پھر صفت کی اہل قرن کی جنکو ہلاک کیا کہ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ
لَّكُمْ مقدور دیا ہم نے اونکو بیچ زمین کے جو کچھہ کہ نہ مقدور دیا تمکو کہ عمر بڑی مال بہت قوت زیادہ بخشی تھی وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ
مِّدْرَارًا اور بھیجا تھا ہمنے مینہہ آسمان سے اوپر اونکے برسنیوالا وقت احتیاج اونکیکے وَجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ اور کیتین
ہمنے نہرین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور محلون اونکیکے فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ پس ہلاک کیا ہمنے
اونکو ساتھہ گناہون اونکیکے اور فائدہ نہ کیا اونکی قوت اور نعمت نے اور پیدا کیا ہمنے پیچھے ہلاک اونکے سے گروہ دوسرا اس آیت مین
کفار قریش کو تہدید کی ساتھہ ہلاک کے اخبار مین ہی کہ نضر بن حارث اور نوفل ابن خویلد اور ابن امیہ مخزومی حضرت کے پاس
آکر کہنے لگے کہ ہم تمپر ایمان نہین لانیکے جبتک کہ چار فرشتے نامہ لکھا ہوا آسمانسے نلاوین اور گواہی دین کہ یہہ کتاب اللہ کیطرفسے
تمھین آئی ہی اور اوسمین یہہ لکھا ہو کہ تم رسول اللہ کے ہو یہہ آیت آئی وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ
اور اگر اتارتے ہم اوپر تیرے لکھا ہوا بیچ کاغذ کے پس ٹٹولتے اوسکو ساتھہ ہاتھون اپنے کے جب بھی آسمان سے اترنیکا شبہہ رہتا لَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ البتہ کہتے وہ لوگ جو کافر ہوئے نہین یہہ کہ تو ہمارے پاس لایا ہی مگر جادو ظاہر سب پر
وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ اور کہا کافرون نے کیون نہ اتارا گیا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ کہ ہمسے کہہ دیتا کہ پیغمبر
ہین وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ اور اگر اتارتے ہم فرشتے کو البتہ فیصل کیا جاتا کام اونکا اور ہلاک ہوجاتے کیونکہ سنت الٰہی

ہی ہر جاری ہی کہ موافق طلب کے جو فرشتے کو معائنہ کریں تو ہلاکت لازم ہوجاتی ہی ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ پھر نہ ڈھیل کی جاتی بعد نزول
فرشتے کے پل بھر اور جب مشرکون نے کہا کہ فرشتہ کیون نہین ہمارے پاس آتا حق تعالی نے ارشاد کیا کہ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ
رَجُلًا اور اگر کرتے ہم رسول کو فرشتہ البتہ کرتے ہم اوسکو بصورت مرد کے جیسے جبرئیل کو دحیہ کلبی کی شکل پر کر دیتے تھے اور بشر کیصورت پر
کردینا اسواسطے ہی کہ فرشتے کو صورت اصلی پر دیکھنا طاقت بشری سے باہر ہی مگر انبیا قوت قدسی سے مشاہدہ کر سکتے ہین پس ہم
فرشتے کو آدمی کی شکل پر اتارتے وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ اور البتہ شبہ ڈالتے ہم اوپر اونکے جو شبہ کرتے ہین اب یعنے اب حالت
بشر کی مسلم نہین رکھتے ایسے ہی تب بھی طعنہ کرتے ما ہذا الا بشر مثلکم پس واسطے تسلی خاطر حضرت کے کہ کافرونکے کہنے سے ملال خاطر عاطر
پر نلاوین فرمایا وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور تحقیق ٹھٹھا کیا گیا تھا
ساتھ پیغمبرونکے پہلے تجھ سے پس گھیر لیا اون لوگونکو کہ ٹھٹھا کرتے رسولونسے اوس چیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے اور وہ چیز



عذاب الہی تھا کہ اونکو احاطہ کیا قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ کہہ اگر عذاب گذرے لوگونکا
باور نہین کرتے تو سیر کرو بیچ زمین کے یمن اور شام کو سفر کرو دیار عاد اور ثمود پر گذر کرو پھر دیکھو عبرت سے کہ کیونکر ہوا آخر کام جھوٹلانے
والون کا قُلْ لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکو واسطے کسکے ہی وہ چیز کہ بیچ آسمانونکے ہی اور زمین کے
ہی خلق اور ملک پھر اگر وہ جواب ندین تو قُل لِّلَّهِ کہہ تو کہ واسطے اللہ کے ہی كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی اللہ نے اوپر ذات
مبارک اپنی کے محض فضل سے رحمت کہ توبہ قبول کرتا ہی گناہ بخشتا ہی حدیث مین ہی کہ حق تعالی نے کتاب لکھی اور وہ نزدیک
اوسکے فوق العرش ہی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ ان رحمتی غلبت غضبی تحقیق رحمت میری غالب آئی غضب میرے پر اور ہوسکتا ہی
کہ مراد اس سے رحمت ذاتیہ ہو کہ سب چیز کو پہنچی ہی اور وہ دیتا ہی بن مانگے اور بن احتیاج اور بن رابطہ استحقاق کے نظم ہم عدم
مین مستحق رافت تھے کب + سر بسر یہہ محض ہی الطاف رب + جان دیکر ہمکو بینا کر دیا + زندہ و دانا توانا کر دیا + لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ البتہ اللہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے کہ شک نہین ہی بیچ آنے اوس دن کے الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ
فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ جنھون نے کہ ٹوٹا دیا جانون اپنے کو یعنے فطرت اصلیہ اور عقل سلیم کو کہ سرمایہ اونکا تھا ضایع کیا پس وہ نہین
ایمان لاتے وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بستا ہی بیچ رات کے اور دنکے کہ مالک ہی مکان اور
زمان کا اور جو کچھ مکان اور زمانہ مین ہی اوسکا ہی وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہی ہی سننے والا جو کفار کہتے ہین جاننے والا اونکی
نیتون کا سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ کفار قریش نے کہا اے محمد تمھین حرص مالکی ہی اور ہم سب اشراف قبائل سے لیکر اتنا
جمع کر دیتے ہین کہ تم تو سب قوم سے اپنے زیادہ تونگر ہو جاؤ لیکن اس شرط پر کہ اپنے دعوے سے باز آؤ حق تعالی نے فرمایا کہ جو کچھ کہ
رات اور دن اوپر اونکے اشتمال رکھتا ہی خدا سے ہی اگر چاہیگا اپنے پیغمبر کو اسقدر مال دیگا کہ تونگر خلق سے ہو جائیگا قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ
أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ کہہ کیا سوا اللہ کے پکڑون مین دوست وہ خدا کہ پیدا کرنیوالا آسمانونکا
اور زمین کا ہی اور وہ کھلاتا ہی خلق کو اور نہین کھلایا جاتا وہ بے پروا ہی خلق سے اور خلق محتاج ہی اوسکی قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ
أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ کہہ تحقیق مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ ہون اول وہ شخص جو مسلمان ہوا ہی کیونکہ نبی اپنی
مین پہلے ہوتا ہی امت سے اور ہرگز مت ہو تو شریک لانیوالونسے قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ کہہ تحقیق
مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون مین پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑے سے کہ قیامت ہی مَّن يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ
وہ شخص کہ پھرا جاوے عذاب اوس سے اور بعضے قرات مین یصرف بصیغہ معلوم ہی یعنے پھیرے اللہ عذاب اوس سے اوس دن
پس تحقیق مہربانی کی اوپر اوسکے وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ اور یہہ ہی مہربانی اللہ کی مراد پانا ظاہر وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ

فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ اور اگر لگاوے تمکو ضرر جیسے فقر اور مرض پس نہین کھولنے والا اوسکو مگر وہی وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ
فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اگر لگادیوے تجھکو بھلائی جیسے غنا اور صحت پس وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ
عِبَادِهٖ اور وہی ہے غالب اوپر بندون اپنے کے وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اور وہ ہے حکمت والا خبردار چھپی باتون کا بندونکے
لکھا ہے کہ بیوقوف قریش کہنے لگے ای محمد صلعم ہم کسیکو نہین دیکھتے کہ تمھاری تصدیق کرے اور ہمنے علماے یہود اور نصاری
سے پوچھ لیا ہے کہ اوس شخص کی صفت کتابونمین لکھی ہے سب نے انکار کیا اب کسیکو لاؤ کہ گواہی دے تمھاری رسالت پر اور
قرانکی حقیقت پر یہہ آیت اوتری قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً کہہ جواب مین اونکے کونسی چیز بڑی ہے گواہی مین قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ
وَبَيْنَكُمْ کہہ اللہ بڑا ہے شہادتمین گواہ درمیان میرے اور تمھارے یعنے گواہ حقیقت پر میرے اور بطلان پر تمھارے وہ ہے
وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ اور وحی کیا گیا ہے طرف میرے یہہ قرآن تو کہ ڈراؤن تمکو ساتھ اوسکے
اور جسکو پہنچے عرب اور عجم مین انسان ہو یا جن ہو سبکو ڈراؤن مین ساتھ قرآن کے اور اگرچہ قرآنمین بشارتین بھی ہین لیکن یہان پر
اکتفا احد الضدین پر کیا ہے اور مقاتل رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ قرآن شریف جسکو پہنچا پیغمبر اوسکے نذیر ہین ہین سے ہے محمد کعب قرظی
رحمۃ اللہ کا قول کہ من بلغ القرآن فکانما رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے پہنچا قرآن جسکو اوسی راقت + گویا حضرت کی ہوگئی رویت
اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى کیا تم گواہی دیتے ہو یہہ کہ ساتھ اللہ کے معبود اور ہین بت قُلْ لَّآ اَشْهَدُ کہہ
مین نہین گواہی دیتا قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ کہہ سوا اوسکے نہین کہ وہ مستحق عبادت کے اکیلا ہے اور
مین اوسپر گواہی دیتا ہون اور تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم بتونکو اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا
يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے اونکو کتاب پہچانتے ہین پیغمبر خدا کو ساتھ اس حلیہ اور صفت کے کہ توریت مین مذکور
ہے جیسے کہ پہچانتے ہین بیٹون اپنے کو ساتھ حلیہ اور صفت اونکے کے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن سلام سے پوچھا کہ معرفت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اللہ نے قرآنمین فرمائی ہے کہ مثل معرفت فرزندونکے ہے یہہ کسطرح ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ ہمین پیغمبر کی رسالت پر یقین زیادہ ہے صحت نسب پسر اپنے سے کیونکہ اسکو توریت سے معلوم کیا ہے اور یہہ معلوم نہین کہ
عورتون نے کیا کیا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا توفیق رفیق تیری کرے ای عبد اللہ سچ کہا تو نے اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ جنھون نے ٹوٹا دیا جانون اپنی کو مشرکون اور اہل کتاب مین سے پس وہ نہین ایمان لاتے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اور کون ہے ظالم تر اوس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ کہ فرشتون کو اوسکی
بیٹیان کہے اور بتونکو اوسکی درگاہ مین شفیع جانے یا جھٹلا دیتے تھے آیتون اوسکی کو کہ قرآن ہے اور اسے شعر اور سحر اور کہانت
ٹھہراوے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین فلاح پاتے ظالم یعنے کافر وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ
لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور یاد کر جسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم اون کو عابد اور معبودون سبکو پھر کہینگے
ہم واسطے اون لوگونکے کہ شریک لاتے تھے کہان ہین شریک تمھارے جنکو تھے تم دعوا کرتے کہ یہہ ہماری شفاعت کرینگے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ
فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ پھر نہووےگا بہانا اونکا مگر یہہ کہ کہینگے قسم ہے اللہ کی کہ پروردگار ہمارا ہے نہ تھے
ہم شریک لانیوالے جھوٹ کہینگے اور اوسپر جھوٹی قسم کھاوینگے سمجھ لیجئے کہ قیامت کے دن توحید والون کے بڑے مقام دیکھکر کافر
کہینگے کہ آؤ ہم بھی انکار شرک کا کرین شاید ہم بھی نجات پاوین پس قسم کھاوینگے کہ ہم مشرک نہ تھے حق تعالی اونکے منہ پر مہر لگاوے گا
اور سب اعضا اونکے کفر پر گواہی دینگے اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ دیکھ کیونکر جھوٹ بولا
اونھون نے اوپر جانون اپنے کے اور کھویا گیا اونسے جو تھے افترا کرتے کہ خدا کا شریک بناتے تھے لکھا ہے کہ ابو سفیان اور ولید

اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف وغیرہ ایکجگہہ مسجد حرام میں جمع ہوکر حضرت کا قرآن شریف سنتے تھے پھر نضر بن حارث سے کہ قصہ
خوان تھا پوچھا کہ کیا ہی جو محمدؐ کہتے ہیں اوس لعین نے کہا میں نہیں جانتا کیا کہتے ہیں مگر سر ہلاتے ہیں اور قصہ پہلے لوگوں کا بیان
کرتے ہیں جیسے کہ میں کبھی تمہارے روبرو کہتا ہوں یہہ آیت نازل ہوئی وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ اور بعضے اونمیں سے وہ
ہیں کہ کان رکھتے ہیں طرف تیرے جب تو قرآن پڑھتا ہی وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا اور ڈالے
ہیں ہمنے اوپر دلوں اونکے پردے اس سے کہ سمجھیں اوسکو اور بیچ کانوں اونکے بوجھہ تو کہ حق بات نہ سنیں وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ
لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا اور اگر دیکھیں ہر معجزہ کہ تجھہ سے طلب کریں نہ ایمان لاویں ساتھ اوسکے کہ بڑا عناد رکھتے ہیں اور نہایت جھٹلاتے
ہیں تجھکو حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ یہانتک کہ جب آویں تیرے
پاس جھگڑیں تجھہ سے کہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں نہیں یہہ قرآن مگر کہانیاں پہلونکی وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ اور
کافر منع کرتے ہیں لوگوں کو ایمان لانیسے پیغمبر پر اور دور رہتے ہیں اپنے آپ بھی اس سے یعنے نہ آپ ایمان لاتے ہیں نہ اوروں کو
لانے دیتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ آیت بیچ شان ابیطالب کے ہی اور معنی اسکے یہہ ہیں کہ منع کرتے ہیں دشمنوںکو پیغمبر کے ایذا
پہنچانے سے اور آپ دین اونکے سے دور رہتے ہیں وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ اور نہیں ہلاک کرتے مگر جانوں اپنی
کو اور نہیں سمجھتے کہ ضرر اونکا اوپر نہیں جاتا وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ اور کاشکے دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے جاوینگے وہ
اوپر آگ کے اور سختی عذاب سے فریاد کرینگے فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ پس کہینگے ای
کاشکے ہم پھر جاویں طرف دنیا کے اور نہ جھٹلاویں آیتوں پروردگار اپنے کو اور ہوویں ہم ایمان والوںسے بَلْ ایسا نہیں ہی کہ یہہ
کہتے ہیں ہم دنیا میں جاویں اور مسلمان ہوں بلکہ کفرہی پر رہینگے اور اب جو اقرار توحید کا کرتے ہیں اسواسطے ہی کہ بَدَا لَهُم مَّا
كَانُوا يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ظاہر ہو گیا واسطے اونکے جو کچھہ کہ تھے چھپاتے کفر پہلے اس سے دنیا میں آج جو اونکے اعضا شاہدی دینے لگے
اونکے کفر اور عصیان کے عذر کرتے ہیں اور آرزو پھر دنیا میں جانے کی رکھتے ہیں وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ اور اگر پھیرے
جاویں طرف دنیا کے البتہ پھر جاویں طرف اوس چیز کے کہ منع کئے گئے تھے اوس سے یعنے شرک اور عصیان سے وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ
اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں وعدے میں ایمان کے جب یہہ آیتیں بیچ وعدہ ایمان اور وعید قیامت کے کافروں پر پڑھی گئیں
بعث اور نشور کے منکر ہوئے وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ اور کہا اونہوں نے نہیں یہہ مگر زندگانی
ہماری دنیا کی اور نہیں ہم اوٹھائے جانیوالے قبروں سے وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے
جاوینگے کافر اوپر پروردگار اپنے کے قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ کہیگا اللہ کیا نہیں یہہ بعث اور نشر حق قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا کہینگے
البتہ ہی سچ قسم ہی پروردگار ہمارے کی قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ کہیگا اللہ پس چکھو عذاب بدلے اوس چیز
کے کہ جو تھے تم کفر کرتے قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ تحقیق ٹوٹا پایا اون لوگوں نے کہ جھٹلایا دیکھنے اللہ کے کو یا لقا عذاب
اور ثواب کو بعد مرگ کے حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ
ظُهُورِهِمْ یہانتک کہ جب آلی اونکے پاس قیامت ناگہان کہینگے ای افسوس ہمکو اوپر اوسکے کہ تقصیر کی ہمنے بیچ زندگانی دنیا
کے اور وہ اوٹھاوینگے بوجھہ اپنے گناہوںکے اوپر پیٹھوں اپنے کے غرض یہہ ہی کہ گناہ اون کے پاس ہوکے جدا اونسے نہیں ہونگے
معالم میں ہی کہ جب مومن قبر سے نکلیگا ایک خوش شکل خوش چیز اوسکے سامنے آویگی اور کہیگی کہ تو مجھے پہچانتا ہی یہہ کہیگا نہیں
جانتا ہوں وہ کہیگی کہ میں عمل صالح ہوں تیرا آ تو مجھپر سوار ہو کہ میں بہت دنیا میں تجھپر سوار رہا ہوں اور آیۃ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ
إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا اشارہ ساتھہ اسی کے ہی اور جو کافر خاک سے سر اوٹھاویگا اوسکے بھی ایک چیز آویگی نہایت بدشکل بدبو

کہیگی تو مجھے جانتا ہی یہہ کہیگا نہین جانتا ہون وہ کہیگی مین عمل ناپاک ہون تیرا تو دنیا مین بہت مجھپر سوار رہا تھا آج مین تجھپر سوار
ہوتا ہون اور آیۃ وہم یحملون اوزارہم عبارت اسی سے ہی الا ساء ما یزرون خبردار ہو برا بوجھ گناہ ہونیکا ہی جو کچھ اوٹھاتے
ہین وما الحیوۃ الدنیا الا لعب ولھو اور نہین زندگانی دنیا کی کہ یہہ اوپر مغرور ہین مگر کھیل لڑکونکا اور مشغولی دیوانون کی
وللدار الاخرۃ خیر للذین یتقون اور البتہ گھر آخرتکا بہتر ہی واسطے اون لوگونکے کہ پرہیزگاری کرتے ہین سمجھ لیجئے کہ بہتر اس
واسطے ہی کہ باقی ہی اور لذتین والی بے زوال ہین افلا تعقلون کیا پس نہین سمجھتے ہو تم اور یعقلون بھی قرأت ہی یعنے نہین سمجھتے
ہین کہ دونون گھر ومین کونسا بہتر ہی لکھا ہی کہ اخنس بن شریف نے ابوجہل سے پوچھا کہ محمد بن عبد اللہ کی شان مین کیا کہتا ہی
اپنے دعوی مین یہہ سچا ہی یا جھوٹا ابوجہل نے کہا کہ سچا ہی جو ہمکو پہنچاتا ہی آسمانی ہی نہ شیطانی لیکن ہم اگر نبوت پر اوسکی
اقرار کرینگے تو شرافت ایک تو آل قصی رکھتے ہی ہین کہ سب چیزین مسجد حرام کی اونکے متعلق ہین اگر نبوت بھی اونمین ہوئی تو اور
عزت زیادہ ہوگی اور اشراف قریش اور بقیہ آل لوی محروم رہجاوینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوجہل نا اہل نے بالمشافہ حضرت
سے کہا کہ ای محمد ہمنے کبھی تجھسے دروغ نہین سنا اور تجھے ہم سچا جانتے ہین لیکن اس دعوے نبوتمین تجھے جھٹلاتے ہین ہم حق
تعالی نے یہہ آیت نازل کی قد نعلم انہ لیحزنک الذی یقولون فانہم لا یکذبونک ولکن الظلمین بایت اللہ
یجحدون تحقیق جانتے ہین ہم تحقیق غمگین کرتا ہی تجھکو جو کچھ کہتے ہین وہ بیچ جھٹلانے تیرے پس تحقیق وہ نہین جھٹلاتے تجھکو
حقیقت مین اور تجھے سچا جانتے ہین اور لیکن وہ ظالم ہین ساتھ نشانیون اللہ کے انکار کرتے ہین عناد کے سبب پھر واسطے تسلی
خاطر عاطر حضرت کے فرمایا ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتہم نصرنا اور تحقیق
جھٹلائے گئے پیغمبر پہلے تجھسے پس صبر کیا اونھون نے اوپر اوسکے کہ جھٹلائے گئے اور ایذا دیئے گئے یہانتک کہ آئی اون کے
پاس مدد ہماری اور وعدہ کیا ہی ہمنے صابرونکو مدد پہنچانیکا اور حکم کیا ہی مسلمانونکے غلبے کا اوپر کافرونکے ولا مبدل
لکلمت اللہ اور نہین کوئی بدلنے والا واسطے وعدے اللہ کے اور حکم کے نصرت اہل ایمان مین فرمایا ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا
المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون ولقد جاءک من نبای المرسلین اور البتہ تحقیق آئی ہین تیرے پاس
یعنے خبرین پیغمبرون کی کہ اونکی امتون نے کیا کیا اونکو رنج پہنچایا اور اونھونے صبر کیا پھر آخر غالب ہوئے کتب اللہ لاغلبن انا و
رسلی وان کان کبر علیک اعراضہم اور اگر ہوا ہی گران اوپر تیرے منہہ پھرانا اونکا دین قبول کرنیسے لکھا ہی کہ حضرتکو جو کمال
خواہش تھی ایمان لانیکی قوم کے تو چاہتے تھے کہ جو معجزہ یہہ چاہین وہ حق تعالی ظاہر کرے اور یہہ کسیطرح ایمان لاوین حق تعالی نے
یہہ آیت اتاری کہ اگر تجھپر گران ہی اونکا ایمان سے منہہ پھرانا فان استطعت ان تبتغی نفقا فی الارض او سلما فی السماء فتا
تیہم بایۃ پس اگر طاقت رکھتا ہی تو یہہ کہ ڈھونڈھے سرنگ بیچ زمین کے یا سیڑھی بیچ آسمان کے پس لے آوے انکے
پاس کوئی نشانی یعنے تو اگر یہہ کرسکتا ہی تو کر دیکھہ ولو شاء اللہ لجمعہم علی الھدی فلا تکونن من الجاہلین اور اگر
چاہتا اللہ البتہ اکٹھا کرتا اونکو اوپر ہدایت کے اور توفیق ایمان کی دیتا پس ہرگز مت ہو جاہلون سے اس مسئلے مین کہ کفر اور ایمان
اپنی توفیق دینے نہ دینے مین ہی یہہ خطاب صورت مین حضرت کو ہی اور معنو مین امت کو انما یستجیب الذین یسمعون سو
اسکے نہین کہ قبول کرتے ہین دعوت تیری کو وہ لوگ کہ سنتے ہین سمع قبول سے لیکن کافر مثل مردونکے ہین وہ کیا سنینگے اور قبول
کرینگے والموتی یبعثہم اللہ ثم الیہ یرجعون اور مردے جلاویگا اللہ اسوقت جانینگے اور جاننا فائدہ نکریگا پھر طرف اللہ
کے پھیرے جاوینگے سب جزا اور سزا دینے کو وقالوا لولا نزل علیہ ایۃ من ربہ اور کہا راہبون نے قریش کے کیون نہین اتاری
جاتی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار اونکے سے یعنے جو ہم طلب کرتے ہین اس سے قل ان اللہ قادر علی ان

النصف

يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ کہہ تحقیق اللہ قادر ہے اوپر اوسکے کہ اتارے نشانی اور لیکن اکثر اوسکے نہین جانتے کہ اوترنا
اوس کا موجب بلا کا ہے کیونکہ حکم الٰہی یون ہے کہ جو معجزہ طلب کرین اور اللہ ظاہر کرے پھر وہ ایمان نلاوین تو عذاب متصل اوسکے
آتا ہے جیسے قوم ثمود اور اصحاب مائدہ کے غارت ہوگئے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اور نہین
کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی اڑنیوالا بیچ ہوا کے اڑے ساتھ بازوؤن اپنے کے کلمہ بجناحیہ کا تاکید ہے جیسے کہتے ہین
بعضی چیز ہمنے آنکھ سے دیکھی اور بعضی کان سے سنی یا سرعت سیر سے کنایہ ہے اور حاصل کلام کا یہہ ہے کہ کوئی چلنے والا اور اڑنیوالا
نہین اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مگر امتین ہین مانند تمھارے پیدا کیئں ہین اور مارے جلائینگے یا اللہ کی ثنا کہتے ہین کہ ان من شئ الا یسبح بحمده
کوئی چیز نہین مگر تسبیح کہتی ہے ساتھ تعریف اوسکے سب خلق کا تو رب ہے اور شان ہے کیا بڑی مرغان خوش الحانی ثنا یہی کرتے ہین
مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ نہین کم کی ہمنے بیچ لوح محفوظ کے کوئی شی بلکہ سب اسمین ہے ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ پھر طرف
پروردگار اپنے کے اکٹھے کئے جاوینگے یہہ امتین تو کہ انصاف بعض کا بعض سے لیا جاوے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ
بُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ اور جن لوگون نے جھٹلایا نشانیون ہماریکو بہرے ہین کہ دلیلین ربوبیت کی نہین سنتے اور گونگے ہین کہ اقرار
وحدانیت کا نہین کرتے بیچ اندھیرون کفر اور جہل اور عناد اور تقلید کے ہین مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ جسے چاہتا ہے اللہ گمراہ
کرتا ہے اوسکو یعنے توفیق ہدایت کی نہین دیتا وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور جسے چاہتا ہے کرتا ہے اوسکو ثابت
اوپر راہ سیدھی کے قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ کہہ اونکو کیا دیکھا ہے تمنے اپنے
تئین اگر آوے تمھارے پاس عذاب اللہ کا جیسے پہلے زمانیمین کافرونپر آیا تھا دنیا مین یا آوے تمکو قیامت اور عذاب آخرت کا
کیا غیر اللہ کے کو پکاروگے کہ عذاب سے تمھین بچاوے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اس باتمین کہ بتونکو خدا کہتے ہو بَلْ اِيَّاهُ
تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ایسا نہین ہے کہ بتون کو پکارو بلکہ اللہ کو پکاروگے
اور اوسیکی جنابمین عاجزی کروگے پس کھولدیگا جو کچھ دنیا مین بلاتے ہو طرف اوسکے اگر چاہے اور بھول جاؤگے جو کچھ شریک مقرر
کرتے ہو ساتھ اوسکے یعنے بتونکو اپنے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ
اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے رسولونکو طرف امتونکے پہلے تجھ سے اور وہ کافر ہوگئے پیغمبر کو جھٹلانے لگے پس پکڑا ہم نے اونکو ساتھ فقر
کے اور مرض کے تاکہ عاجزی کرین اور شرک سے بچین اور توبہ اور استغفار بجالاوین فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا پس کیون
نہ جسوقت آیا اونکے پاس عذاب ہمارا عاجزی کی اور نیاز ہماری جناب مین لائے کہ ہم بلا دفع کردیتے وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور لیکن سخت ہوگئے دل اونکے کہ ترک عاجزی دلکی سختی سے ہے اور زینت دی واسطے اونکے
شیطان نے جو کچھ تھے وہ کرتے یعنے اپنے عملونپر تکبر کرتے تھے اور تکبر ہلاک کرتا ہے سمجھ لیجئے کہ خود بینی اور تکبر بہت برا ہے نظم
مرد معجب صاحب دین کب ہوا + دل ترا خود بین خدا بین کب ہوا + خود پرستی بت پرستی ایک ہے + غفلت حق اور مستی ایک ہے
فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ پس جب بھول گئے جو کچھ کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ فقر اور مرض کے
کھولدئے ہمنے اوپر اونکے دروازے ہر چیز کے نعمت اور راحت سے کہ یہہ سنجھین تو پند پذیر ہوئے شاید عیش مین ہون حَتّٰٓى اِذَا
فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا یہانتک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ دئے گئے تھے نعمتون سے اور پھر بھی شکر بجا نہ لائے نعمت مین
ہوئے شاغل منعم سے رہے غافل اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ پکڑا ہم نے اونکو ناگہان یکبارگی پس ناگہان وہ عذاب
دیکھکر پشیمان اور ناامید تھے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس کاٹی گئی جڑ اوس قوم کی جو ظلم کرتے تھے یعنے دوستونکو اپنے
نصرت دی ہمنے اور دشمنونکو ہلاک کیا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور سب حمد واسطے خدا کے ہے کہ پروردگار عالمونکا ہے اور یہہ



ہلاک کرنے ظالمونکے سمجھ لیجئے کہ ہلاکت ظالمون کی سبب خلاصی کا ہی لوگونکے کہ اونکے ظلم سے چھوٹے اور یہہ بڑی نعمت ہی پس
ہلاک کرنیوالا لائق ثنا کے ہوا قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ کہہ کیا
دیکھا تمنے اگر لیوے خدا سننا تمھارا اور دیکھنا تمھارا کہ بہرے اندھے ہوجاؤ اور مہر لگاوے اوپر دلون تمھارے کہ فہم اور ہوش
اسمین نرہے کونسا خدا ہی سوا اللہ کے کہ قدرت اور کرم سے لادیوے تمکو وہ جو اوسنے لیا ہی اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ دیکھ
کسطرح بیان کرتے ہین ہم آیتونکو ایک نہج سے ساتھ دوسری نہج کے **نظم** گاہ وعدہ گہے وعید ہی + یہان خوف وامید
بس بدیا ہی + یہان کبھی ترغیب اور کبھی ترہیب + کبھی کہتا ہی قصہ ہائے عجیب + کبھی احکام ہین بیان کرتے + امر اور
نہی ہین عیان کرتے + کبھی لاتا ہی ایسی آیاتین + فہم سے بھی وراہین جو باتین + واہ اوسکا ہی کام البیلا + اسلئے ہی کلام
البیلا + ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ پھر کافر اعراض کرتے ہین اوس سے اور حکم نہین مانتے قُلْ اَرَاَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً
اَوْ جَهْرَةً کہہ اے کافرو کیا دیکھا تمنے اگر آوے تم کو عذاب خدا کا ناگہان کہ پہلے سے کچھ نشانی معلوم نہو یا آشکارا کہ علامتین جسکی
پہلے سے ظاہر ہون یا بغتہ وہ ہی کہ راتکو آوے اور جہرة وہ ہی کہ دن کو واقع ہو بر تقدیر ہَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ
نہین ہلاک کئے جاوینگے عذاب سے مگر قوم ظالم کہ شریک ٹھہراتے ہین اللہ کا وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ اور نہین
بھیجتے ہین ہم پیغمبرونکو مگر بشارت دینے والے ایماندارونکو بہشت کی اور ڈرانیوالے کافرونکو دوزخسے فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس جو کوئی ایمان لاوے اور اصلاح کرے کام اپنا ساتھ تقوی کی طہارت کے پس نہین خوف اوپر اونکے
ہمیشہ کے عذاب سے اور نہ وہ اندوہ اوٹھاوینگے نہ ملنے ثواب سے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ
اور جن لوگوں نے جھٹلایا آیتون ہماریکو لگیگا اونکو عذاب بسبب اسکے کہ تھے وہ فسق کرتے قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ
وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ کہہ نہین کہتا ہین تمکو نزدیک میرے خزانے اللہ کے ہین کہ جو تم مانگو دون اور نہین جانتا
ہین غیب کو جبتک وحی نہ آوے تو کہ جو تم پوچھو بتادون اور نہین کہتا ہین تمسے کہ مین فرشتہ ہون تو کہ تم چاہو قوت ملکی سے
کردون بلکہ مین آدمی ہون اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ نہین پیروی کرتا ہین مگر اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میرے قُلْ هَلْ
يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ کہہ مثلا کیا برابر ہوتا ہی اندھا اور آنکھون والا یعنے برابر نہین ہوتا گمراہ راہ یافتہ کے اور
عالم جاہل کے اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ کیا پس نہین فکر کرتے تم تو کہ حق اور باطل مین تمیز کرو وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْۤا
اِلٰى رَبِّهِمْ اور ڈرا ساتھ اوس چیز کے کہ تجھپر وحی کی ہی اون لوگونکو کہ ڈرتے ہین اپنے عملونکے سبب اوس سے کہ اکٹھے کئے
جاوینگے طرف جزا پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ انذار قرآن عام ہی سب کیواسطے اور یہان تخصیص ڈرنیوالونکی اس جہت
سے ہی کہ دل پند پذیر اور گوش نصیحت شنوا انکا ہی لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ نہین واسطے
اونکے سوا اللہ کے دوست کہ متولی امور اونکیکا ہو دنیا مین اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ عذاب سے چھڑاوے عقبی مین پس اونکو
ڈرا تو کہ وہ بچین گناہ سے لکھا ہی کہ سردار قریش کے اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ تمھاری مجلس مین مفلس اور
غلام بہت رہتے ہین جیسے ابن مسعود اور بلال اور مقداد اور عمار اور سہیل اور مثل اونکے رضی اللہ عنہم اگر اونکو منع کرد و
اپنی مجلس سے تو ہم آکر بیٹھین اور قرآن سناکرین آپنے فرمایا کہ مسلمانون کو اپنی صحبت سے منع نہین کرسکتا اونھون نے
کہا کہ ہمین عار آتی ہی کہ انکے پاس بیٹھین جب ہم آوین تب یہہ اوٹھ جایا کرین تو ہم البتہ تمھارا حکم مانین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا یا رسول اللہ یہہ رؤسا عرب ہین انکا کہا مانو شاید کہ ایمان لے آوین آپنے فرمایا اچھا اونھون نے کہا ہمین اسکا
وعدہ کاغذ پر لکھدو آپنے اسباب لکھنے کا منگوایا اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کو کتابت کا امر فرمایا یہہ آیت اوتری



وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط اور مت ہانک مجلس اپنے سے اون لوگونکو کہ پکارتے ہین پروردگار اپنے کو صبح اور شام یا نماز پڑھتے صبح کی اور شام کی اور عصر کی چاہتے ہین اس دعا اور نماز سے رضاء اللہ کی یا منہہ اوسکا یعنے دیدار اوسکا ایک بزرگ سے صفت مرید کی پوچھی کہا یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ سمجھ لیجیے کہ ارادت تین قسم ہے ایک ارادت محض دنیا کی ہے کہ فرمایا ہے یریدون عرض الدنیا اوسکی نشانیان دو ہین دنیا کی زیادتی پر ساتھہ نقصان دین کے راضی ہونا اور مفلس مسلمانون سے اعراض کرنا دوسری ارادت محض آخرت کی ہے کہ فرمایا من اراد الآخرۃ وسعی لہا سعیہا اوسکی بھی دو علامتین ہین دنیا کے نقصان پر واسطے سلامتی دین کے راضی ہونا اور الفت درویشون سے کرنا تیسری ارادت محض حق کی ہے کہ فرمایا یریدون وجہہ اوسکا نشان دونون جہان سے ہاتھہ اوٹھانا اور اپنے سے اور تمام خلق سے آزاد ہونا ہے **بیت** جسکا دیدار روئے جانان باعث آرام ہے + اوسکو رنج و عیش سے کونین کے کیا کام ہے + مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ نہین اوپر تیرے حساب اعمال اونکے سے کچھہ اور نہ حساب عمل تیرے سے اوپر اونکے کچھہ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پس ہانکدے تو اونکو اپنی مجلس سے کیونکہ جو ہانکیگا اونکو پس ہوجاویگا تو ظالمون سے وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا اور جبکہ یہان تیری مجلس مین اے رسول مقبول آزمایا ہمنے فقرا کو ساتھہ اغنیا کے اسطرح آزمایا ہے ہمنے بعضے دولتمندونکو ساتھہ بعضے مفلسونکے دین کے امر مین کہ مفلس ضعیف ایمان لے آئے اور دولتمند قوی رہگئے تو کہین دولتمند قوی کیا یہی ہین کہ نعمت ایمان پر احسان کیا ہے اللہ نے اوپر اونکے ہم مین سے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ کیا نہین ہے اللہ جاننے والا شکر کرنیوالونکو یعنے جانتا ہے جو شکر نعمت اسلام پر کرتے ہین وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اور جب آوین تیرے پاس وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین ساتھہ نشانیون ہماری کے پس کہہ سلام اوپر تمھارے ہو مراد اس سے وہی فقراء صحابہ ہین کہ جنکے دور کرنیسے نہی فرمائی پھر جب وہ آتے تھے پہلے ان سے حضرت فرماتے تھے سلام علیکم اور بعضے تفسیرون مین ہے کہ ایک جماعت نے آپکی خدمت مین آکر عرض کیا کہ ہمنے بہت گناہ کئے ہین استغفار کسطرح کرین آپنے اونکو کچھہ جواب نہ دیا وہ ناامید پھرے اوسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو مسلمان گنہگار کہ میری یگانگی پر اور تیری پیغمبری اور قرآن پر ایمان لائے ہین تیری خدمت مین حاضر ہون تو تو اونسے سلام علیکم کر کہ بشارت سلامتی کی دنیا مین اور رحمت کی عقبیٰ مین ہے اور پھر کہہ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی ہے پروردگار نے اوپر ذات اپنی کے مہربانی یعنے وعدہ رحمت کا فرمایا ہے اور اوسکا وعدہ خلاف سے پاک ہے اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ تحقیق جو کوئی کرے تم مین سے عمل بد ساتھہ نادانی کے ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر توبہ کرے پیچھے اوسکے اور نیکیان کرے یا یہہ ارادہ رکھے کہ پھر وہ گناہ نکرونگا پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکا مہربان اور یہہ مضمون اس آیت کا بیماران گناہ کیواسطے شفا ہے لیکن بشرط پرہیز یعنے توبہ اور استغفار **نظم** پرہیز بیماران عصیان را فنا + کب دوا بہتر ہے استغفار سے + وصل جانان چاہیے تو رکھہ دمبدم + کام اپنا نالہائے زار سے وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ اور جیسکہ تفصیل کی ہمنے اس سورت مین دلایل توحید اور نبوت کی اسیطرح جدا جدا بیان کرتے ہین ہم آیتونکو قرآن کے مطیعون اور عاصیونکے وصف مین حق کے ظاہر ہونیکے واسطے اور تو کہ روشن ہو جاوے راہ گناہگارونکی یعنے حق باطل سے جدا ہو جاوے لکھا ہے کہ قریش جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو طرف دین آبا کے بلانے لگے یہہ آیت اتری قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہہ تحقیق مین نہی کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون مین اون کی کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے یعنے بتون کی قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ کہہ نہین پیروی کرتا مین خواہشون تمھارے کی تحقیق گمراہ ہو جاؤنگا مین اوسیوقت کہ متابعت تمھارے خواہشون کی

کرون اور نہ ہونگین راہ پانیوالونسے لکھا ہی کہ نضر بن حارث وغیرہ نے حضرتؐ سے کہا کہ کہانتک ہمین عذاب الہی سے ڈراؤگے
جو کچھ عذاب ہمپر ہووے آؤ اور پھر مت ڈراؤ یہہ آیت اُتری قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَکَذَّبْتُمْ بِهٖ کہہ تحقیق مین اوپر
حجت عقلیہ اور دلیل روشن کے ہون پروردگار اپنے سے کہ قرآن ہی اور وحی اور جھٹھایا تمنے اس دلیل کو مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ
بِهٖ نہین میرے پاس وہ جو شتابی کرتے ہو تم ساتھ اوسکے یعنے عذاب اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہین حکم تعجیل اور تاخیر عذاب مین
مگر واسطے اللہ کے یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ بیان کرتا ہی اللہ حق کو اور وُہ اچھا فیصل کرنیوالا ہی قُلْ لَّوْ اَنَّ
عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ کہہ اگر ہو میرے پاس وُہ چیز کہ شتاب مانگتے ہو اوسکو یعنے عذاب لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ البتہ فیصل
کیا جاتا کام درمیان میرے اور درمیان تمھارے یعنے تمکو جلد ہلاک کرکر چھوٹ جاتا مین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ اور اللہ دانا
تر ہی ساتھ ظالمون کے اور وقت عذاب کرنے اونکے سے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ اور نزدیک اوسکے ہین
کنجیان غیب کے خزانون کی یعنے چھپی چیزین اوسکو معلوم ہین جیسے ثواب عقاب خاتمہ عمل کا پورا ہونا اجل کا نہین جانتا مگر وہ ہین
جلدی اور دیر عذاب آنیمین اوسکی حکمت سے ہی اور تعلق رکھتا اوسکی مشیت سے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ
فرمایا خزانہ غیب کی پانچ چیزین ہین کہ اونھین سوا خدا کے کوئی نہین جانتا پھر یہہ آیت پڑھی ان اللہ عندہ علم الساعة تا آخر تفسیر
اوسکی سورۂ لقمان مین آویگی وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور جانتا ہی اللہ جو کچھ بیچ جنگل کے ہی درخت اور حیوان اور جو کچھ بیچ
دریا کے ہی جواہر اور جانور یا بر عالم شہادت اور بحر عالم غیب ہی وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا اور نہین گرتا کوئی پتا
درخت سے مگر جانتا ہی اللہ اوسکو کہ زمین پر آتے آتے کتنے بل کھائے اور کتنے پتے درخت سے گرے اور کتنے باقی ہین غرض تمام
جزئیات پر اوسکا علم محیط ہی وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ اور نہین گرتا کوئی دانہ
اندھیرونمین زمین کے اور نہ تر اور نہ خشک مگر بیچ کتاب بیان کرنیوالیکے ہی یعنے لوح محفوظ مین سب لکھا ہی اور مراد رطب اور
یابس سے چیزین ہین جسمانی کیونکہ کوئی جسم رطوبت یا یبوست سے خالی نہین یا رطب عالم روحانی ہی اور یابس عالم جسمانی
وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ اور وہ ہی خدا جو قبض کرتا ہی تمکو بیچ رات کے یعنے سلامت رکھتا ہی یہان یتوفی استعارہ ہی مرگ
سے واسطے خواب کے ؎ رافتا سونا بھی ہونا فوت ہی + اسلئے النوم اخ الموت ہی + وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ اور جانتا ہی
جو کماتے ہو تم بیچ دنکے ثُمَّ یَبْعَثُکُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤی اَجَلٌ مُّسَمًّى پھر اٹھاتا ہی تمکو خواب سے بیچ دنکے جاگنے کو بعث فرمایا یتوفی
کی رعایت کیواسطے تو کہ پورا کیا جائے وقت مقرر کیا ہوا یعنے مرگ پہنچے ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُکُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف
اوسکے پھر جانا ہی تمھارا بعد مرگ کے پھر خبر دیگا تمکو قیامت مین ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور خبر کرنا واسطے جزا دینے
کے ہوگا وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَةً اور وُہ ہی غالب اوپر بندون اپنے کے اور بھیجتا ہی اوپر
تمھارے فرشتے کہ نگہبان ہین تمھارے اعمالونکے یعنے لکھتے ہین عمل تو کہ قیامت کے دن سب کے روبرو پڑھین اور حکمت کرام
الکاتبین کے بھیجنے مین یہہ ہی کہ آدمی قیامت کے فضیحت ہونیسے اندیشہ کرے اور گناہ سے بچے نظم رافتا روز قیامت یاد کر
بچ گنہ سے ذلت اوسدنکی سے ڈر + جب خطاب اقرا کتابک آویگا + تب نہ کچھ ذرہ چھپایا جاویگا + نیک و بد سے جو کیا ہووےگا
کام + سر نہان فاش ہو ویگا تمام + وہان کی پھر بے حرمتی ہی سخت بد + ہاسے بچ تا ہو نہ حسرت تا ابد + لطف تب ہی جب
عملنامے مین ایک + فعل بد ہووے نہ جز اعمال نیک + کام جو ہووے رضائے حق کا ہو + شوق اور دلمین لقائے حق کا ہو
نیت اور اعمال سب ہون بہر حق + دے خدا اعمال کا ایسا ورق + حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا
یُفَرِّطُوْنَ یہان تک کہ جب آتی ہی ایک کو تم مین سے موت قبض کرتے ہین اوسکو فرشتے بھیجے گئے ہمارے کہ ملک الموت اور ساتھی

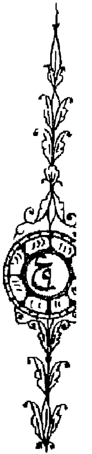
اونکے ہین سمجھہ لیجئے کہ چودہ فرشتے ہین سات رحمت کے سات عذاب کے جب ملک الموت روح قبض کرتے ہین مسلمانونکی تو رحمت
کے فرشتونکو سپرد کرتے ہین اور کافرون کی عذاب کے فرشتونکو حوالہ کرتے ہین معارج النبوة مین ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو آسمان چارم پر عزرائیل کو دیکھا مین نے کرسی پر بیٹھے تھے فرشتے نورانی سبز پوش خوشبو خوشخو خوشرو دست راست کو
کھڑے تھے اور ملایک ظلمانی روسیاہ لباس سیاہ درشت گو بدخو دست چپ کو کھڑے تھے تسبیح کہتے تھے آگ انکے منہہ سے نکلتی تھی"
ہاتھو مین حربے آتش کے تھے اور روبرو عزرائیل ؑ کے ایک طشت تھا اور ایک جریدہ اور ہاتھہ مین لوح تھی پسندیدہ اوسی پر نگاہ تھی
اور ایک درخت عظیم سامنے کھڑا تھا طشت مین سے دمبدم کچھہ جھڑ اوٹھا اوٹھا کر گا ہے فرشتہائے دست راست کو گا ہے ملائکۂ دست
چپ کو دیتے تھے اونکے مشاہدے سے مجھے ایک ہراس آیا اور لرزہ اندام مین میرے پڑا جبرئیل سے پوچھا مین نے یہہ کون ہین کہا
یہہ عزرائیل ہادم اللذات مفرق الجماعات ہین جبرئیل ؑ نے بڑھکر اونھین میرے احوال سے آگاہ کیا کہ اے عزرائیل یہہ محمد ؐ ہین
پیغمبر آخرالزمان محبوب سبحان عزرائیل تبسم کرکے میری تعظیم بجا لائے اور کہا مرحبا ہو تمکو تم سب پیغمبرونسے نزدیک اللہ کے عزیز تر
اور بزرگتر ہو اور امت آپکی سب امتونسے بہتر ہے اور مین تمھاری امت پر والدین سے زیادہ تر رحیم ہون مین نے کہا اے عزرائیل
خوش کیا تو نے مجھکو اب اس احوال سے آگاہ کر کہا یہہ طشت مثال تمام دنیا ہے اور لوح اجل نامہ اور جریدہ روزنامہ اور
درخت مثال زندگی ہے جانب یمین کے فرشتے رحمت کے ہین جانب یسار کے عذاب کے ہین پر ایکطرف نام بندون کا دوسری
طرف شقاوت سعادت لکھی ہے جب کوئی بیمار ہوتا ہے پتا اوسکے نام کا زرد ہو جاتا ہے جب اوسکی اجل آتی ہے وہ پتا لوح پر گر پڑتا
ہے اور نام اوسکا مٹجاتا ہے مین اوسے دریافت کرکے قبض روح کرتا ہون اگر میت نیکبخت ہوتا ہے تو روح قبض کرکے دست
راست کے فرشتونکے حوالے کرتا ہون اور جو بدبخت ہوتا ہے تو دست چپ کے ملائکونکو سپرد کرتا ہون مین نے پوچھا کہ یہہ فرشتے
کتنے ہین کہا گنتی اونکی مین نہین جانتا مگر ہر بندیکی قبض روح کو چھہ لاکھہ فرشتے رحمت کے چھہ لاکھہ عذاب کے حاضر ہوتے ہین
پھر جیسا مردہ ہوتا ہے ویسے ہی فرشتونکو دیتا ہون ہر روح کیواسطے اسیقدر ملائک نئے نئے آتے ہین اور تا قیامت اسیطرح
چلے جائینگے دوسرے بار نوبت نہین آنے کی پھر مین نے پوچھا ہر روح تمھین قبض کرتے ہو یا اور فرشتے کو بھی اسمین دخل ہے کہا
جبسے مجھے یہان بٹھایا ہے مین یہان سے نہین اوٹھا لیکن ستر ہزار فرشتے لشکرکش میرے ہین ہر فرشتے کا ستر ہزار فرشتونکا لشکر
تابع ہے اونکو بھیجتا ہون وہ سارے بدن سے روحکو کھینچکر حنجرہ مین لاتے ہین پھر مین ہاتھہ دراز کرکر قبض کر لیتا ہون پھر مینے
ملک الموت کا ہاتھہ پکڑکر کہا کہ ایکبات میری ہے اگر مانو تو کہون اونھونے کہا جو فرماؤ مجھے قبول ہے مین نے کہا وقت قبض روح
کے امت پر میری سہولت کیجو کہ ضعیف و نحیف ہین قابض ارواح نے کہا کہ آپ مطلق اندیشہ نکیجئے قسم ہے اوس معبود کی کہ جسنے
خلعت خاتمیت انبیا و رسل تمھارے قامت با استقامت پر چست و درست فرمائی ہے ہر دن رات ستر ہزار بار حضرت پروردگار واسطے
اس امت کے خود خطاب فرماتا ہے کہ اے عزرائیل امت محمدیہ پر آسانی اور سہولت کر اسواسطے مین اونپر والدین سے زیادہ تر
شفیق و رحیم ہون **بیت** بخوف نزع رہین کیون محیط غم مین غریق + خدا رحیم ملک مہربان نبی ہین شفیق + وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ
اور فرشتے نہین تقصیر کرتے اور قبض روح مین نہین تاخیر کرتے ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ پھر پھیرے جاتے ہین لوگ
پیچھے مرنے کے وقت حکم اور جزا خدا کے کہ مولا ہے اونکا اور حق ہے أَلَا لَهُ الْحُكْمُ خبردار ہو کہ واسطے اوسکے ہے حکم و دن کسی
حاکم کو مجال حکم کی نہوگی وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ اور وہ جلد تر حساب لینے والونکا ہے لکھا ہے کہ بمقدار دوہنے گوسفند کے حساب
کل کا کر لیگا باوجود کثرت عدد جن اور انس کے اور بہت عملون اونکے یہہ دلیل کمال قدرت ہے قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کہہ کون شخص نجات دیتا ہے تمکو اندھیرون جنگل کے سے اور دریا کے سے سمجھہ لیجئے کہ ظلمات جنگل کی اندھیرا رات کا اور

بخار کا اور غبار کا ہے اور ظلمات دریا کی اندھیرا شب کا اور سحاب کا اور بخار کا ہے اور مراد اوس سے سختی کشتیونکی اور خشکیونکی
ہے تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پکارتے ہو تم نجات دینے والے اپنے کو عاجزی سے اور چھپا کر اور کہتے ہو لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ
هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ البتہ اگر نجات دیگا ہمکو اللہ اس آفت سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالے اوپر نعمت نجات کے قُلِ اللّٰهُ
يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نجات دیگا تمکو اندھیرون جنگل اور دریا کے سے اور
ہر سختی سے پھر تم شرک کرتے ہو اور اپنے قول پر نہین رہتے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ کہہ کہ
وہ ہے قادر اوپر اوسکے کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر تمہارے سے جیسے طوفان قوم نوح پر آیا اور پتھر قوم لوط پر برسے اَوْ مِنْ تَحْتِ
اَرْجُلِكُمْ یا نیچے پانوٴن تمہارے سے جیسے فرعون والے غرق ہوگئے اور قارون زمین مین دھس گیا اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا یا ملا دیوے
تمکو باہم گروہ گروہ ہر گروہ کا مدعا خلاف دوسرے کے تو کہ اس مخالفت سے جنگ ہو وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اور چکھاوے
بعضے تمہارے کو لڑائی بعضے کی اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ دیکھ کس طرح بیان کرتے ہین ہم اور پھراتے ہین آیتونکو
ساتھ وعدے اور وعید کے تو کہ وہ سمجھین وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ اور جھٹلایا عذابکو یا قرآنکو قوم تیری نے کہ کفار
قریش ہین اور وہ عذاب یا کتاب حق ہے قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ کہہ نہین ہون مین اوپر تمہارے دارونہ کہ تمہین تکذیب سے
منع کرون یا تکذیب کرکے جزا دون لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ واسطے ہر خبر کے وقت ہے قرار پکڑنیکا یعنے ہر وعدہ اور وعید اپنے وقت
واقع ہوگا یا ہر عمل کی جزا ملیگی وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اور شتاب ہے کہ جانلوگے تم اوسکو وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اور جس وقت دیکھے تو اون لوگونکو کہ ساتھ تکذیب اور استہزا کے جھگڑتے ہین بیچ آیتون
ہماری کے کہ قرآن ہے پس منہہ پھیرلے اونسے یہان تک کہ تکرار کرین بیچ بات کے سوا قرآن کے وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا
تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور اگر بھلاوے تجھکو شیطان منہہ پھرانیکو اونسے یہہ خطاب حضرت کو ہے اور مراد امت ہے
پس مت بیٹھ پیچھے نصیحت کے ساتھ گروہ ظالمون کے کہ جگہہ تصدیق اور تعظیم کی تکذیب اور استہزا کو رکھتے ہین سبب نزول اس آیت
کا یہہ ہے کہ جب مسلمان مشرکونکے پاس بیٹھتے تھے وہ قرآن پر ہنسنے لگتے تھے اور جھٹلانے لگتے تھے حکم ہوا کہ پہلے ہی جو دیکھو کفار
قریش کو کہ قرآن کو جھٹلاتے ہین اونکے پاس سے اوٹھ آؤ اہل اسلام نے کہا یا رسول اللہ ہم طواف بیت اللہ کیا چاہین اور مسجد
حرام مین بیٹھا چاہین اور کافر بھی وہان ہمیشہ رہتے ہین اور قرآن اور مسلمان پر ہنستے ہین اور ہم اونکی نہ مجلس چھوڑ سکتے ہین نہ
اونکو خوض سے منع کرسکتے ہین اس بات مین ہم گنہگار ہونگے یا نہین یہہ آیت آئی وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ
شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى اور نہین اوپر اون لوگونکے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں حساب اونکے سے جو جھگڑتے ہین یعنے گناہ اونکے کچھ اور لیکن
نصیحت دینا ہے جھگڑنے والونکو کہ مت جھگڑو قرآن مین اور اوسکی برائیان بیان کرتے ہین لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تو کہ وہ بچین اس کام
سے وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا اور چھوڑ دے اون لوگونکو کہ پکڑتے ہین دین اپنے کو کھیل اور تماشا جیسے بتون کی
عبادت کرتے ہین اور بحیرہ اور سائبہ حرام جانتے ہین یا پیغمبر اونکا جس دین پر بلاتا ہے اوس پر ہنستے ہین وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور
فریب دیا ہے اونکو زندگانی دنیا کے نے اس سبب سے حشر اور بعث کا انکار کرتے ہین وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ اور
نصیحت کر ساتھ قرآن کے تو کہ نہ سونپا جاوے ساتھ ہلاکت کے یا نہ رسوا ہووے یا نہ پکڑا جاوے جی ہر کافر کا سبب اوس چیز کے کہ کمایا
ہے برائیون سے لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ نہین واسطے اوس جی کے سوا اللہ کے دوست مددگار اور نہ شفاعت کرنیوالا
کہ چھڑاوے عذاب اوسکے سے وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا اور اگر بدلا لیوے وہ جی ہر بدلا کہ ہو تو کہ عذاب سے چھٹے نہ لیا
جاویگا اوس سے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا یہی لوگ ہین کہ سونپے گئے ہین فرشتونکو عذاب کے لیے سبب اوسکے جو کمائے ہین

برے فعل لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ واسطے اونکے ہے بیچ دوزخکے پینا گرم پانی کہ اندر بدن اونکا جلاوے
اور عذاب ہے درد دینے والا بسبب اوسکے کہ تھے وہ کفر کرتے قُلْ اَنَدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کیا عبادت کرین ہم سوا اللہ کے اوس چیز کی کہ نہ نفع دے ہمکو اور نہ ضرر دے وَنُرَدُّ عَلٰى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اور کیا پھیرے
جاوین ہم اوپر ایڑیون اپنی کے یعنے مرتد ہو جاوین اور شرک کرنے لگین پیچھے اوس وقت کے کہ ہدایت کیا ہمکو اللہ نے ساتھ اسلام کے
اور جو دین حق سے پھر جاوینگے ہم تو ہو جاوینگے كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِی الْاَرْضِ حَيْرَانَ مانند اوس شخصکے کہ ڈال دیا ہے اسکو
شیطان نے بیچ زمین کے سیدھی راہ سے دور سراسیمہ پریشان لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا واسطے اوسکے یار ہین کہ شفقت
سے پکارتے ہین اوسکو طرف ہدایت کے کہ چلا آ ہمارے پاس اور شیطان اپنی طرف بلاتا ہے اور وہ متردد ہے کہ کدھر جاؤن اگر شیطانکا
کہا مانیگا ہلاک ہوگا اور جو اونکا کہنا سنیگا نجات پائیگا وجہہ تمثیل کی یہہ ہے کہ جو مرتد ہوا وہ اسطرح ہے جیسے کسی شخصکو غول بیابانی کاروان
سے اوٹھا لیجاوین اور جنگل خطرناک مین پٹھاوین رفیق اوسکے مسلمان راہ شریعت پر اوسے بلاتے ہین اور بھوت اوسکو بیابان ضلالت
کی طرف کھینچتے ہین اگر اوسنے اپنے آپ کو کاروان پہنچایا مسلمانو مین داخل ہوا اور بھوتون پاس رہگیا کفر مین ہوا قُلْ اِنَّ هُدَى
اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى کہہ تحقیق دین اللہ کا کہ اسلام ہے وہ ہے دین سچا اور سیدھا وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور حکم کئے گئے ہین ہم کہ
مطیع ہووین واسطے پروردگار عالمونکے وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ اور یہہ کہ قایم رکھو نماز کو اور ڈرو اللہ سے اوسکے ترک کرنے مین وَهُوَ
الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور اللہ وہ ہے جو طرف اوسکے اکٹھے کئے جاؤگے دن قیامت کے وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِالْحَقِّ اور اللہ وہی ہے کہ جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو واسطے ظاہر کرنے حق کے ثبت کیونکہ مصنوعات ہے رافت دلیل ہے قدرت
اللہ کی بے قال وقیل وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ اور یاد کرو اوس دنکو کہ کہیگا اللہ جس چیز کا ہونا چاہیگا بس ہو جاویگی سمجھ لیجئے کہ وہ دن
قیامت کا ہے اوسدن حکم فرمائیگا مردونکو کہ زندہ ہو اور اکٹھے ہو وہ ہو جاوینگے قَوْلُهُ الْحَقُّ بات اوسکی سچ ہے وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ
يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ اور واسطے اوسکے ہے بادشاہی اوسدن کی کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہے
غیب کا کہ عالم ملکوت ہے اور حاضر کا کہ عالم ناسوت ہے وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اور وہ ہے حکمت والا بیچ اوٹھانے اور جمع کرنے خلق
کے خبردار طریق بعث اور حشر کا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اور یاد کرو واسطے اہل مکے کے قصہ ابراہیم
علیہ السلام کا کہ یہہ دعوی فرزندی اسکیکا کرتے ہین پس اولی یہہ ہے کہ اوسکی اقتدا کرین توحید مین اور قصہ یہہ ہے کہ جسوقت کہا
ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے آزر کو کیا پکڑتا ہے تو بتون کو جو آپ تراشے ہین معبود اِنِّيْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
تحقیق مین دیکھتا ہون تجھکو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی ظاہر کے وَكَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور جیسے کہ
ابراہیم کو گمراہی قوم کی دکھائی اسیطرح دکھائی ہمنے ابراہیم کو بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی یعنے عجائب غرائب اونکے لکھا ہے کہ ملکوت آسمانونکے
چاند سورج ہین اور زمین کے درخت اور نہر حق تعالی نے ایک سل پر اونکو کھڑا کرکے عرش سے تحت الثری تک سب دکھا دیا تو کہ
دلیل پکڑین اوپر قدرت کاملہ حق کے وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ اور تو کہ ہووین یقین لانیوالون سے علم استدلال مین معالم مین ہے کہ
نمرود بن کنعان روئے زمین کا بادشاہ تھا بابل مین رہتا تھا ایکرات اوسنے خواب دیکھا کہ ستارہ روشن اس شہر کے افق سے نکلا
چاند سورج کی روشنی اوسکے سامنے نابود ہوگئی حکما سے اوسکی تعبیر پوچھی اونھون نے کہا کہ امسال ولایت بابل مین ایک لڑکا نیک
طالع پیدا ہوگا تو اور لشکر تیرا اوسکے ہاتھ سے ہلاک ہوگا اور ابھی وہ مولود خجستہ حمل مین نہین آیا نمرود نے کہا کہ کوئی مرد اپنی جورو
سے خلوت نہ کرے اور ایک نگہبان ہر ایک کے واسطے مقرر کیا اور بڑا مقرب نمرود کا تھا اوسنے نگہبان سے چھپکر اپنے اہل خانہ سے
خلوت کی وہ حاملہ ہوگئی کاہنون نے کہا نمرود سے کہ امشب وہ لڑکا رحم مین آیا نمرود غصے ہوا اور ہر حاملہ کا ایک نگہبان مقرر کیا کہ

جب وقت ولادت کے لڑکا ہو تو مار ڈالین اور لڑکی ہو تو چھوڑ دین ابراہیم علیہ السلام کی مان پر کچھ اثر حمل کا نہ تھا وقت وضع حمل کا پہنچا وہ ڈرین کہ اگر بیٹا ہوا تو نمرود مردود کو خبر ہوگی مار ڈالیگا بہانے سے شہر سے نکلکر ایک غار مین جا کر لیٹی وہان ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے پھر ایک کپڑے مین اونکو لپیٹ کر وہین غار مین رکھکر غار کا منہہ بند کر کر یہہ شہر مین آئی اور آزر سے کہا کہ شہر کے باہر مین گئی تھی لڑکا پیدا ہوا اور مر گیا مین دفن کر کر چلی آئی آزر نے سچ جانا پھر دوسرے روز یہہ غار کو گئی دیکھا کہ ابراہیم اپنی انگلیان چوستے ہین ایک سے دودھ ایک سے شہد نکلتا ہی خوش ہوئی پھر شہر کو آئی اور ابراہیم وہان اللہ کی عنایت سے پلنے تھے ایک مہینے مین اسقدر بڑھتے تھے کہ اور کوئی برس مین جب پندرہ مہینے کے ہوئے مقابل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے اور غار سے نکلے اور بعضون نے کہا ہی کہ سات برس غار مین رہے بعضونے کہا ہی تیرہ برس بعضون نے کہا ہی سترہ برس بہر تقدیر جب ابراہیم بزرگ ہوئے اونھونے آذر سے کہا کہ خبر موت کی مین نے تیرے بیٹے کی جھوٹ کہی تھی وہ چل دیکھ جوان ہوا ہی پس آزر غار مین آیا اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا حسن و جمال اونکے سے بہت خوش ہوا اور ادنی سے کہا کہ اسکو غار سے باہر نکال کہ نمرود پاس لیجاؤنگا ادنی نے اونکو غار سے نکالا نماز شام کا وقت تھا اونٹ اور گھوڑے اور بکریان جمع تھین ابراہیم نے مان سے پوچھا یہہ کیا ہین اوسنے بتایا آپنے کہا انکا پروردگار ہوگا جسنے پیدا کیا اور رزق دیتا ہی پھر مان سے کہا کوئی مخلوق بن خالق کے نہین ہی اور خالق کے تربیت سے مخلوق پرورش پاتی ہی بتا میرا پروردگار کون ہی مان نے کہا مین کہا تیرا پروردگار کون ہی کہا باپ تیرا کہا خدا اوس کا کون ہی کہا نمرود کہا نمرود کا خدا کون ہی کہا مان نے چپ یہہ مت کہہ اسمین بڑا خطرہ ہی اور نمرود کے زمانہ مین بعضے ستارون کو اور آفتاب اور ماہتاب کو پوجتے تھے اور بعضے بتونکو اور بعضے نمرود کو ابراہیم علیہ السلام مانکے ساتھ شہر کیطرف چلے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰى كَوْكَبًا پس جب ڈھانپ لیا اوپر اوسکے رات نے یعنے رات ہوئی اور اندھیرا ہوا دیکھا ایک تارہ روشن کہ زہرہ یا مشتری تھا نزدیک کنارے مغرب کے پس بعضے ستارہ پرستون نے ادھر منہہ کر کر سجدہ کیا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ کہا ابراہیم نے کیا یہی ہی پروردگار میرا بطور استفہام یا اوس قوم کے زعم پر فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ پس جسوقت کہ وہ ستارہ چھپ گیا کہا نہین دوست رکھتا مین چھپ جانیوالونکو کہ پروردگار عالم کو زوال نہین پھر آگے چلے چودھوین رات تھی کنارے پر آسمانکے چاند نمود ہوا فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا پس جب دیکھا چاند کو چمکتا اور بعضے قمر پرستونکو طرف اوسکے سجدہ مین پڑے ہوئے قَالَ هٰذَا رَبِّيْ کہا کیا یہی ہی پروردگار میرا یعنے یہہ نہین فَلَمَّآ اَفَلَ پس جب چھپ گیا قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ کہا ابراہیم نے اگر نہ ہدایت کریگا مجھکو پروردگار میرا البتہ ہو جاؤنگا مین قوم گمراہونسے پھر وہانسے چلکر نزدیک شہر کے پہنچے آفتاب طلوع ہونے لگا بعضے لوگ اوسکی طرف سجدہ کرنے لگے فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ پس جب دیکھا سورج کو روشن کہا کیا یہہ ہی پروردگار میرا یعنے یہہ نہین یا سب ستارونسے بڑا ہی جرم مین اور روشنی مین یہہ ہی کہ کہتے ہین آفتاب پرست کہ یہہ پروردگار میرا ہی یہہ سب سے بڑا فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ پس جب چھپ گیا کہا اے قوم میری تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شرک کرتے ہو اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ تحقیق مین نے متوجہ کیا منہہ اپنے کو واسطے اوس شخص کے کہ محض قدرت اپنی سے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو در آنحال کہ مائل ہون مین سب دینونسے طرف دین توحید کے اور نہین ہین مین شرک لانیوالونسے لکھا ہی کہ جب حضرت ابراہیم شہر مین آئے آزر اونکو نمرود پاس لیگئے نمرود مردود بدشکل تھا اور غلام و کنیزک خوش شکل اوسکے تخت کے گرد دست بستہ کھڑے تھے اونھون نے پوچھا کہ یہہ کون ہی کہا خدا سبکا کہا یہہ گرد تخت کے کون کھڑے ہین کہا یہہ بندے اوسکے ابراہیم نے ہنسکر کہا اے پدر یہہ کیسا خدا ہی کہ اپنے سے اور ونکو خوبصورت پیدا کیا ہی چاہئے کہ سب سے آپ خوش شکل ہوتا پھر ابراہیم ہمیشہ بتونکی مذمت کیا کرتے تھے اور اونکے پوجنے والون کو گالیان دیتے تھے اونکی قوم اونسے جھگڑنے لگی

جنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَحَاۗجَّهٗ قَوْمُهٗ اور جھگڑا کیا اوس سے قوم اوسکی نے بیچ توحید کے قَالَ اَتُحَاۗجُّوْۗنِّىْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ
کہا ابراہیم علیہ السلام نے کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے بیچ وحدانیت خدا کے اور چاہتے ہو کہ مجھپر غلبہ کرو اور حال یہہ ہے کہ تحقیق اللہ نے راہ
دکھائی ہے مجھکو توحید کی پھر اونھون نے ڈرایا کہ ہمارے معبود پر تو ہنستا ہے وہ تجھپر آفت لادینگے حضرت ابراہیمؑ نے کہا وَلَآ اَخَافُ
مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اور نہیں ڈرتا ہون مین اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو ساتھہ اوسکے یعنی بتون سے تمھارے مین خوف نہین کرتا کہ وہ مجھکو ضرر
نہین دے سکتے اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَيْـــًٔا مگر یہہ کہ چاہے پروردگار میرا کچھہ آفت پہنچانا مجھپر اونکے سبب سے وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ
عِلْمًا سما لیا پروردگار میرے نے سب چیز کو علم کی جہت سے اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم اور درمیان عاجز کے اور
قادر کے اور عالم اور جاہل کے تمیز نہین کرتے تم وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ
سُلْطٰنًا اور کیونکر ڈرون مین اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم اور نہین ڈرتے ہو تم یہہ کہ شریک مقرر کیا ہے تم نے ساتھہ اللہ کے
اوس چیز کو کہ نہین اوتاری اللہ نے ساتھہ اوسکے اوپر تمھارے کتاب اور دلیل فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ پس کونسا دونون فرقون
موحدون اور مشرکون مین سے لایق تر ہے ساتھہ امن کے بتادو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم جانتے حضرت ابراہیمؑ کو اس سوال کا
جواب اللہ تعالیٰ دیتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ وہ لوگ جو ایمان لائے
ہین اور نہین ملایا اونھون نے ایمان اپنے کو ساتھہ شرک کے یہہ لوگ واسطے اونکے ہے امن دوزخ مین ہمیشہ اپنے سے اور وہ ہین راہ
پانیوالے وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي قَوْمِهٖ اور یہہ استدلال ابراہیم کا کواکب کے چھپنے پر وہانسے یہان تک دلیل ہماری ہے
کہ دی ہمنے وہ ابراہیم کو تو کہ حجت پکڑے ساتھہ اوسکے اوپر قوم اپنے کے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ بلند کرتے ہین ہم درجون مین علم اور
حکمت کے جسکو کہ چاہتے ہین اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا ہے اپنی صنعت مین علم والا ہے اپنی خلقت مین



وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اور دیا ہمنے واسطے ابراہیم کے بیٹا اوسکا اسحٰق کہ باپ پیغمبران بنی اسرائیل کا ہے اور پوتا اوسکا یعقوب
کہ اسرائیل ہے كُلًّا هَدَيْنَا ہر ایک کو ان دونون مین سے ہدایت کی ہمنے وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ اور نوح کو ہدایت کی تھی پہلے ابراہیم
سے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰي وَهٰرُوْنَ اور ہدایت کی ہمنے اولاد نوح کے مین سے یا ابراہیم کے
مین سے لیکن اول اصح ہے کیونکہ یونس اور لوط اس آیت مین مذکور ہین اور وہ ذریت نوح سے بھی ہین کہ ابراہیم بھی ذریت نوح سے
ہے داؤد کو کہ اولاد یہودا سے ہے اور سلیمان کو کہ پسر داؤد ہے اور ایوب کو کہ پسر اموص ہے اولاد عیص بن اسحٰق سے اور یوسف کو کہ
پسر یعقوب ہے اور موسیٰ اور ہارون کو کہ دونون بیٹے عمران کے ہین اولاد لاوی بن یعقوب کے وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اور جیسے
ابراہیم کو جزا دی ہمنے ساتھہ رفع درجات کے اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالونکو موافق استعداد ہر ایک کے وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَ
عِيْسٰى وَاِلْيَاسَ اور ہدایت کی ہمنے زکریا کو کہ اولاد سلیمان سے ہے اور یحییٰ کو کہ پسر زکریا ہے اور عیسیٰ کو کہ پسر مریم ہے اور الیاس کو کہ
اولاد ہارون سے ہے اور جو لوگ کہتے ہین کہ مراد الیاس سے ادریس ہے وہ نہین بنتا کیونکہ ادریس نوح کے آبا سے ہے نہ اولاد سے اور
یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ نسبت ماں کی طرف کی بھی سند ہے کیونکہ عیسیٰ کو ذریت نوح یا ابراہیم مین گنا حالانکہ نسبت مادری ہے
نہ پدری پس نسبت سادات کی صحیح جناب پیغمبرؐ سے كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ہر ایک اون پیغمبرون مین سے صالحون سے تھے وَاِسْمٰعِيْلَ
وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا اور ہدایت کی ہمنے اسمٰعیل کو کہ پسر ابراہیم ہے اور یسع کو کہ پسر اخطوب ہے اور یونس کو کہ اولاد یہودا بن
یعقوب سے ہے اور لوط کو کہ پسر ہارون بن آذر ہے برادرزادہ حضرت ابراہیم کا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَي الْعٰلَمِيْنَ اور ہر ایک کو بزرگی
دی ہمنے ساتھہ نبوت کے اوپر عالمون کے کہ عالم ملائکہ اور عالم انس اور عالم جن ہے وَمِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ
اور ہدایت کی ہمنے بعضونکو باپون اونکیسے اور بعضون کو اولاد اونکیسے اور بعضون کو بھائیون اونکے سے وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور کھینچ لیا ہمنے ان پیغمبرونکو اور ہدایت کی ہمنے انکو طرف راہ سیدھی کے یعنے ثابت رکھا ہمنے راہ راست پر
ذٰلِکَ هُدَی اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ یہہ دین کہ انبیا جسپر ہے ہدایت اللہ کی ہی راہ دکھاتا ہی ساتھ اس
دین کے فضل اپنے سے جسے چاہے بندوں اپنے سے وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اور اگر یہہ پیغمبر شریک کرتے ساتھ اللہ
کے باوجود اس فضل اور کمال کے البتہ کھویا جاتا اونسے جو کچھ تھے عمل کرتے کیونکہ کفر اعمال کو کھوتا اور نیست کرتا ہی یہہ آیت بڑے
تہدید کی ہی مشرکونکے واسطے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ یہہ گروہ انبیا وہ ہین جو دی ہمنے اونکو کتاب
اور حکم اور پیغمبری فَاِنْ یَّکْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَکَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّیْسُوْا بِهَا بِکٰفِرِیْنَ پس اگر کفر کرین ساتھ کتاب اور حکم اور
نبوت کے یہہ کفار قریش پس تحقیق مقرر کیا ہمنے ساتھ اوسکے وہ گروہ کہ صدق دل سے نہین ہین ساتھ اون چیزونکے کفر کرنے مراد اوسے
پیغمبر اور پیرو اونکی ہین یا انصار اور اہل مدینہ ہین اور وقت نزول اس آیت کے وہ ایمان نہین لائے تھے یہہ بشارت ہی ساتھ ایمان
اونکے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ یہہ گروہ انبیا وہ لوگ ہین جنکو ہدایت کی اللہ نے پس ساتھ ہدایت انکے
پیروی کر تو مراد اس سے وہ چیزین ہین جنمین متفق ہین توحید اور اصول دین سے نہ فروع مختلف فیہ سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو حکم ہوا کہ اقتدا انبیا کی کرین اور حال آنکہ آپکو کسی پیغمبر کی اقتدا نچاہیئے نہ فروع نہ اصول دین مین کیونکہ شریعت آپکی ناسخ
ادیان ہی پس یہہ حکم اونکے احوال کی پیروی کا ہی اور اسمین اشارہ ہی کہ صفات سنیہ اور خصال رضیہ اور محاسن اخلاق اور مکارم
اوصاف سب پیغمبرونکے اکیلے آپکو عنایت فرمائے لہذا افضل انبیا ہوئے ؎ سب رسولونکے صفات نیک اور خلق حسن + کردئے
ہین خلق خالق نے اکیلے آپ مین + قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون سے نہین چاہتا مین تم سے
اوپر اس پیغام حق پہنچانیکے بدلا جیسے پہلے مجھ سے کسی پیغمبر نے امت سے اجر دعوت کا نہین چاہا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ
نہین یہہ پیغام پہنچانا میرا مگر نصیحت واسطے عالمونکے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اور نہ تعظیم کی یہود نے اللہ کی موافق تعظیم اسکیکے
کشف الاسرار مین ہی کہ نہ پہچانا اللہ کو جیسا کہ پہچاننا اوسکا ہی ان قدیم کو حادث سے کیا نسبت اور خاک وآپ کو رب الارباب
سے کیا مناسبت ایک بزرگ سے معرفت الٰہی سے پوچھا کہا کل ما خطر ببالک فهو علی خلاف ذلک نظم دیکھین اوسے ہی وہ اس لقا
سے بھی ورا + ہو جلوہ نما ہی اس ادا سے بھی ورا + جو دید مین وہم مین گمان مین آوے + وہ اوسے ورا ہی بل ورا سے بھی ورا +
بعضون نے کہا ہی کہ معنی اس آیت کی یہہ ہی کہ ما وضعوا اللہ حق وضعہ لکھا ہی کہ مالک بن صیف کہ سر حلقہ احبار یہود تھا حضرت
کے پاس آیا آپنے فرمایا کہ تجھے قسم دیتا ہون اوس خدا کی جسنے توریت موسیٰ پہ نازل کی ہی توریت مین دیکھا ہی تونے کہ خدا دانشمند
فربہ کو دشمن رکھتا ہی اوسنے کہا ہان یہہ خبر توریت مین ہی آپنے فرمایا وہ فربہ تن پرور خود پرست تو ہی ہی وہ غصے ہوا اور کہا خدا نے
کوئی کتاب کسی پر نازل نہین کی آیت آئی کہ نہین وصف کیا اونہون نے اللہ کا جیسا کہ وصف اوسکا چاہیئے اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ جس وقت کہا نہین اتارا اللہ نے اوپر کسی بشر کے کوئی چیز احکام شرع سے اور اسیطرح صفت انزال کتب
اور ارسال رسل کا انکار کیا قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰی نُوْرًا وَّهُدًی لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا
وَتُخْفُوْنَ کَثِیْرًا کہہ کسنے اوتارا ہی کتابکو وہ جو آیا تھا ساتھ اوسکے موسیٰ در آنحال کہ ہی وہ کتاب روشن کرنیوالی اور راہ دکھانیوالی
واسطے لوگون کے کرتے ہو تم اوسکو ورق ورق پراگندہ ظاہر کرتے ہو تم اوسکو موافق خواہش کے اور چھپاتے ہو تم بہت کو اوسمین
سے جیسی نعت اور صفت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیت رجم کی اور سوا اوسکے وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُکُمْ اور
سکھائے گئے ہو تم اے اہل اسلام زبان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ تمہارے امر اور نہی اور
حلال اور حرام قُلِ اللّٰهُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خدا نے نازل کی ہی یہہ جواب اوسکا ہی کہ توریت کسنے اتاری ثُمَّ ذَرْهُمْ

پھر چھوڑ دے یہو دیان کو لوگ کہ ہمیشہ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ بیچ باطل اور خرافات اپنے کے کھیلین شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ نے
کلمۂ قل اللہ ثم ذرہم مین کہا اللہ بس ماسوی ہوس والقطع النفس شیخ الاسلام نے کہا کلمۂ قل اللہ ثم ذرہم مین امید طرف اوسکے رکھتا
ہون اور غیر اوسکیکو ترک کرتا ہون **نظم** اللہ ہی کی مین جستجو رکھتا ہون + دو جگ مین یہہ آرزو رکھتا ہون + مطلب ہی تو یہہ ہی ماسوا
اسکے اور + رافت نہ طلب نہ رنگ و بو رکھتا ہون + شیخ شبلی نے بعضے اصحاب اپنے سے کہا علیک باللہ ودع ماسوی **نظم**
رافت تو تعلقات ماسوی کو چھوڑ + سررشتۂ حُبِّ ماسوی دل سے توڑ + ہین تفرقۂ دل کے باعث یہہ سب + دل ایک سے بس لگا کے
سب سے منہہ موڑ + وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا اور یہہ
قرآن ایک کتاب ہی کہ اُتارا ہی ہمنے اوسکو بہت فائدے اور برکت والی سچی کرنیوالی اوسی چیز کو جو آگے اوسکے ہی کتابون سے اور
توکہ ڈراوے تو مکی کرنیوالونکو اور اونکو جو گرد اوسکے ہین اور بنا رسالہ ہے کے کہی ہی لیعنے لوگ ڈراوے یہہ کتاب وَالَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور جو لوگ کہ ایمان لاتے ہین ساتھ آخرت کے ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے لیعنے پیغمبر کے یا
کتاب کے کیونکہ ایمان جب آخرت پر لایا تو ڈرے وہانکے عذاب سے اور سمجھہ لیجیے کہ چھٹکارا سوا متابعت پیغمبر اور قرآن کے میسر نہین
پس ایمان لاتے ہین اوپر اونکے وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اور وہ کہ نبی اور کتاب پر ایمان لاتے ہین اوپر نماز اپنے کے محافظت
کرتے ہین کیونکہ نماز ایمان کی نشانی ہی اور دین کا ستون ہی لکھا ہی کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے دعوی نبوت کا کیا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی خاطر عاطر پر زنگ ملال اس دعوی دروغ سے ہوا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ اور کون ہی ظالم تر اس شخص سے کہ باندہ لیا ہی اوپر اللہ کے جھوٹ اور کہتا
ہی کہ مین پیغمبر اوسکا ہون یا کہتا ہی وحی کی گئی طرف میرے اور نہین وحی کی گئی طرف اوسکے سمجھہ لیجیے کہ مسیلمہ جھوٹھی باتین جوڑ
کر کہتا تھا کہ یہہ مجھپر وحی اوتری اور اسود عنسی کہتا تھا کہ ایک شخص حمار پر سوار میرے پاس آتا ہی اور باتین القا کرتا ہی وَمَنْ قَالَ
سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور کون ہی ظالم تر اوس سے جو کہتا ہی کتاب شتاب نازل کرونگا مین بھی مثل اوس چیز کے کہ نازل کی
ہی اللہ نے سمجھہ لیجیے کہ یہہ بات کہنے والا عبداللہ بن سعد ہی کہ کاتب وحی تھا ایکدن آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ لکھتا
تھا ملاحظۂ قدرت الہی کر کر کہ کسطرح علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے عظم عظم سے لحم بنا تا ہی بعد سننے کلمات ثم انشاناہ خلقا آخر کے
بے اختیار تعجب سے اوسکی زبان پر جاری ہوا فتبارک اللہ احسن الخالقین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھہ یہی نازل ہوا
ہی وہ شک مین پڑکر مرتد ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہین مجھپر بھی وحی آتی ہی جیسی اونپر اور جو کاذب ہین تو
مین مثل اونکے وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جب ہون ظالم لیعنے کافر
بیچ شدتون موت کے اور فرشتے عذاب کے کھولین ہاتھہ اپنے اونکی روح قبض کرنیکو یا اونکے عذاب کرنیکو اور گرز آتشین اونکو مارتے
ہون اور کہتے ہون اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ نکالو جانون اپنی کو تنون اپنے سے جیسے کو توال کا پیادہ کسی سے غصے سے چیز طلب کرے
یا کہتے ہون فرشتے کہ نکالو انفسون اپنے کو عذاب سے اگر نکال سکتے ہو اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ آجکے دن کہ وقت مرنے تمہارے کا ہی ابد الآباد تک جزا دیے جاؤگے ساتھ
عذاب رسوائی کے بسبب اوسکے کہ تھے تم کہتے اوپر اللہ کے سوا حق کے اور تھے تم آیتون اوسکی سے تکبر کرتے و تعظیم نہین کرتے تھے
وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس واسطے حساب اور جزا کے اکیلے بلیت
لی مال نہ فرزند نہ مونس نہ مددگار + خادم ہی نہ حشمت ہی نہ ہمدم ہی نہ ہی یار + جیسا کہ پیدا کیا تھا ہمنے تم کو رحم مادر مین
سر و پا برہنہ پہلے بار وَتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ اور چھوڑ دیا تم نے جو دیا تھا ہمنے تم کو دنیا مین اور اوسپر تم نازاں

ذکر مسیلمہ کذاب

کرتے تھے پیچھے پیٹھ اپنے کے نہ آگے بھیجا نہ ساتھ لائے وَمَا نَرٰی مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ شُرَكٰٓؤُا اور نہیں دیکھتے ہم
ساتھ تمہارے شفاعت کرنیوالوں تمہارے کو جنکو دعوی کرتے تھے تم یہہ کہ وہ بیچ تربیت تمہاری کے شریک ہیں اللہ کے لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَكُمْ
تحقیق کٹ گیا علاقہ تمہارا وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور کھو یا گیا تم سے جو کچھ تھے تم دعوی کرتے اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی
تحقیق اللہ پھاڑنیوالا ہے دانیکا تو کہ اناج پیدا ہوا اور گٹھلیکا تو کہ درخت اوگے یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ نکالتا ہے زندیکو یعنے نبات کو
کہ نشو نما حیات کی رکھتی ہے مردیسے کہ دانہ اور گٹھلی ہے یا نکالتا ہے آدمیکو نطفے سے مرغکو بیضے سے مومن کو کافر سے عاقل کو جاہل
سے وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ اور نکالنے والا ہے مردیکو کہ تخم یا نطفہ یا بیضہ ہے زندیسے کہ نبات یا آدمی یا مرغ ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی
تُؤْفَكُوْنَ یہہ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا ہے اللہ پس کہانسے پھیرے جاتے ہو اوس سے فَالِقُ الْاِصْبَاحِ پھاڑنیوالا ہے صبح کا ظلمت
شب سے یعنے اندھیرا دور کر کر روشنی کر دیتا ہے وَجَعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اور کیا راتکو آرام گاہ تو کہ بے آرامی سے
حرکت کے آرام پکڑیں اور کیا سورج اور چاند کو گرد پھرنیوالے تو کہ مہینے اور برس انسے معلوم ہون ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ یہہ جو
مذکور ہوا اندازہ ہے عزت والے علم والیکا وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور وہی ہے ایسا اللہ
جسنے اپنی بڑی قدرت اور حکمت سے پیدا کیا واسطے تمہارے ستاروں کو تو کہ راہ پاؤ تم ساتھ اوسکے بیچ اندھیروں بیابان کے اور دریا کے سمجھ
لیجیے کہ منافع ستاروں کے سوا اوسکے اور بہت ہیں لیکن یہاں بھی منفعت ذکر کی کہ دلیل قدرت کی اسمین بڑی ظاہر ہے کہ آسمان کے ستارے
با وجود اس بعد و مسافت کے میان زمین و آسمان رہنما ہون زمین کے تمہارے قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ تحقیق بیان
کین ہمنے نشانیاں اپنی قدرت کی واسطے اوس گروہ کے کہ جانتے ہیں اور استدلال پکڑتے ہیں وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ اور وہ ہے اللہ جسنے پیدا کیا تمکو جان ایک سے کہ آدم ہے پس واسطے تمہارے جگہہ رہنے کی اور جگہہ سونپنے کی
کہ رحم مادر اور صلب پدر ہے یا مستقر آخرت ہے اور مستودع دنیا اور حقیقت یہہ ہے کہ جہان آدمی قرار نہ پکڑے وہ مستودع ہے او قرارگاہ مستقر ہے پس صلب
اور رحم اور دنیا اور گور سب مستودع ہیں اور بہشت اور دوزخ مستقر قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ تحقیق بیان کین ہمنے علامتین
وحدانیت اپنے کی واسطے اوس قوم کے کہ سمجھتے ہیں وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور وہ ہے اللہ کہ جسنے اتارا ابر سے یا جانب
آسمان سے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ پس نکالین ہمنے ساتھ پانی کے بوٹیاں سب چیز کی یہاں التفات غیبت سے طرف کلام کے ہے
اور مجمل ذکر فرما کر اب مفصل ارشاد فرماتا ہے فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا پس نکالی ہمنے پانی سے سبزی کہ بیچ سے
اوگکر بیج ور شاخ پیدا کرتی ہے نکالتے ہیں ہم اوس سبزی سے دانے ایک پر ایک چڑھے یعنے خوشے وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا
قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ اور نکالتے ہیں ہم کھجور میں سے گابھے اوسکے سے خوشے جھکے ہوئے وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا
وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ اور نکالتے ہیں ہم باغ انگوروں کے اور درخت زیتون کے اور انار کے یکسان آپسمین بیچ پتوں کے اور غیر یکسان بیچ مزے کے
کہ بعضے شیریں بعضے ترش بعضے کھٹ میٹھے اُنْظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ دیکھو طرف پھل ہر درخت کے جب پھل آوے کہ چھوٹا اور بیمزہ
ہوتا ہے اور دیکھو طرف پکنے اوسکے کہ جب پختگی کو پہنچتا ہے کیا خوش شکل اور مزہ دار ہو جاتا ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ تحقیق
بیچ اوسکے کہ مذکور ہوا نشانیاں ہیں اوپر وجود قادر حکیم کے واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ اور مقرر
کرتے ہیں کافر مجوس زعم میں اپنے واسطے اللہ کے شریک جنوں کو یعنے کہتے ہیں کہ خالق خیر کا اللہ یزدان اور شر کا شیطان اہرمن ہے وَخَلَقَهُمْ
اور حال یہہ ہے کہ اللہ نے پیدا کیا ہے اون گبروں کو نہ شیطان نے بلکہ شیطان کو بھی اوسی نے پیدا کیا ہے اور یہہ احمق مخلوق کو شریک
خالق کا ٹھہراتے ہیں وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَیْرِ عِلْمٍ اور باندھ لیتے ہیں بعضے کافر واسطے اللہ کے بیٹے یعنے عزیر اور عیسی اور
بیٹیاں یعنے فرشتے بغیر علم کے کہ اپنے کہنے کی بھی حقیقت نہیں جانتے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ پاک ہے وہ اور بلند ہے اوس

چیزسے کہ وصف کرتے ہین اوسکو شریک اور فرزند سے بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ پیدا کرنیوالا ہے وہ آسمانون کا اور زمین کا اَنّٰی
یَکُوۡنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمۡ تَکُنۡ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ کیونکر ہو واسطے اوسکے اولاد اور حال آنکہ نہین ہے واسطے اوسکے جورو اور اولاد جورو اور خاوند
کے باہم ہونیسے ہوتی ہے اور کیونکر اوسکی جورو ہو کہ اوسے جنسیت چاہیئے اور اوسکا کوئی جنس ہی نہین وَخَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ اور پیدا کیا ہر چیز
کو اور خالق کا مانند نہین وَہُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ اور وہ ساتھ ہر شی کے جاننے والا ہے اور سوا اوسکے کسیکو یہہ دانائی نہین پس اوسکا مثل
نہین اور جس کسی کا مثل اور مانند نہو اوسکا ولد اور زوجہ ٹھہرانا ناحق گمان ہے کیونکہ محال ہے ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمۡ یہی ہے کہ ان صفتون
کے ساتھ موصوف ہے اللہ پروردگار تمھارا لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ نہین مستحق عبادت کے مگر وہ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ فَاعۡبُدُوۡہُ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا
پس عبادت کرو اوسکی وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ وَّکِیۡلٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے لَا تُدۡرِکُہُ الۡاَبۡصَارُ وَہُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ نہین
پالتی اوسکو نظرین اور وہ پاتا ہے نظرونکو سمجھ لیجئے کہ ادراک کنہ شی کے دریافت کرنیکو کہتے ہین سوا اللہ کے کنہ ذات کو کوئی نہین پا
سکتا اور جو ادراک کے معنے رویت کے لیجئے تو تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ نہین دیکھ سکتی اوسکو نظرین دنیا مین کیونکہ رویت عقبےٰ نص قرآن
اور حدیث سے ثابت ہے وَہُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ اور وہ ہے باریک بین خبردار بالاسرار **نظم** وہی باریک بین ہے اور پنہان دان ؎ اوسے
یکسان ہے سب پیدا و پنہان ؎ نہ دیکھے کوئی جو وہ دیکھتا ہے ؎ وہ جانے سب کی دالنست سے سوا ہے ؎ قَدۡ جَآءَکُمۡ بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّکُمۡ
تحقیق آئی ہین تمھارے پاس نشانیان روشن پروردگار تمھارے سے فَمَنۡ اَبۡصَرَ فَلِنَفۡسِہٖ پس جسنے دیکھ لیا نفع اوسکا واسطے جان اوسکے
کے ہے وَمَنۡ عَمِیَ فَعَلَیۡہَا اور جو اندھا ہوا پس ضرر اوسکا اوپر جان اوسکے ہے وَمَاۤ اَنَا عَلَیۡکُمۡ بِحَفِیۡظٍ اور نہین مین اوپر تمھارے نگہبان
کہ محافظت تمھارے اعمال کی کرون اور اوپر مجھ مین جز اوسکے نہین ہے کہ پہنچا دون حکم الٰہی اور یہی حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت
سیف کے وَکَذٰلِکَ نُصَرِّفُ الۡاٰیٰتِ وَلِیَقُوۡلُوۡا دَرَسۡتَ اور اسیطرح جیسے آیات گذشتہ مین کیا پھراتے ہین ہم آیات قرآن کو خوف
سے طرف رجا کے اور وعد سے طرف وعید کے لوگ سننے والے خبردار ہون اور لوگ کہین تکے والے پڑھا ہے اور تعلیم لیا ہے تونے اور
سے کفار قریش کے زعم مین تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبر اور لیسار سے کہ دونون غلام تھے روم کے نبدمین آئے سیکھکر کہتے ہین کہ وحی
خدا نے مجھپر بھیجی سو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین آیتونکو اپنی پھراتا ہون تا بیان کرین ہم قرآن واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین کہ یہہ کلام
اللہ کا ہے لوگ تم سمجھ لو کہ یہہ کلام مقدور لبشر سے باہر ہے وَلِنُبَیِّنَہٗ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ اور پھراتے ہین ہم آیتون اپنی کو تو کہ بیان کرین ہم
قرآن واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین کہ یہہ کلام اللہ کا ہے لکھا ہے کہ جہان کفار عرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف دین آبا اپنے
کے دعوت کرتے تھے وہان یہہ آیت اتری اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ پیروی کر اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف تیرے پروردگار
تیرے سے یعنے راہ توحید کی اور جان کہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ اور منہہ پھیر لے شریک
کرنیوالون سے اور اونکے کہنے پر التفات مت کر وَلَوۡ شَآءَ اللّٰہُ مَاۤ اَشۡرَکُوۡا اور اگر چاہتا اللہ کہ یہہ موحد ہون ہرگز نہ شریک کرتے وَمَا
جَعَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا اور نہین کیا ہمنے تجھکو اوپر کافرونکے نگہبان وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡہِمۡ بِوَکِیۡلٍ اور نہین تو اوپر اونکے داروغہ لکھا ہے کہ
جب آیۃ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم نازل ہوئی کفار قریش کہنے لگے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ہمارے بتون کو برا کہو
اور نہین تو ہم تمھارے خدا کو کہینگے یہہ آیت نازل ہوئی پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوا ساتھ آیت سیف کے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ
یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدۡوًا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ اور مت برا کہو اون لوگونکو کہ عبادت کرتے ہین سوا خدا کے پس وہ مقابلے
مین برا کہنے لگینگے اللہ کو از روئے ظلم کے نادانی سے سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے نہی کی دشنام سے اوس شخص کو کہ مستحق دشنام ہے اس
واسطے کہ مقابلے مین دشنام واقع ہو اوسکو جو کہ لائق دشنام نہین کَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّۃٍ عَمَلَہُمۡ اور جیسا کہ آراستہ کیا اعمال
کفار کو اسیطرح زینت دی ہمنے واسطے ہر ایک فرقے کے عمل اونکو نیک ہون یا بد کل حزب بما لدیہم فرحون ثُمَّ اِلٰی رَبِّہِمۡ

مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ پھر طرف پروردگار اونکے ہی بازگشت اونکی پس خبر دیگا اونکو وقت جزا کے ساتھ اوس چیز
کے کہ تھے وہ عمل کرتے لکھا ہی کہ اکابر قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ تم کہتے ہو موسیٰ نے عصا پتھر پر مارا بارہ چشمے
جاری ہوئے اور عیسیٰ نے مردیکو جلایا تم بھی ایسا معجزہ کوئی ہمکو دکھاؤ تو ہم ایمان لاوین حضرت ؐ نے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو کہا کہ کوہ
صفا سونیکا ہو جاوے آپنے کہا کہ اگر ہو گیا تو تم ایمان لاؤ گے اونھوں نے کہا لاوینگے اور سخت قسمین اسبات پر کھائین معالم مین ہی
کہ آپ دعا کرنے لگے جبرئیل آئے اور اللہ کا پیغام لائے کہ مین تیری دعا سے اس پہاڑ کو سونیکا کر دونگا لیکن یہہ قاعدہ ہی میرا کہ جو
امت اپنے پیغمبر سے معجزہ طلب کرتی ہی اور وہ معجزہ ظاہر ہوتا ہی پھر وہ ایمان لائی تو خیر اور جو منکر ہوئی تو عذاب متصل لاتا ہون
اگر تو چاہے یہہ معجزہ ظاہر کرون لیکن عذاب بھی بعد اوسکے آئیگا اور اگر چاہے چھوڑ دے اونکو تو کہ توبہ کرین حضرت ؐ نے شق دوسری
اختیار کی یہہ آیت آئی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا اور قسم کھائی تھی اونھوں نے ساتھ اللہ
کے سخت تر قسمون اپنے سے کہ البتہ اگر آویگی اونکے پاس وہ نشانی جو طلب کی ہی البتہ ایمان لاوینگے وہ ساتھ اوسکے قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ
عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کہ سوا اوسکے نہین کہ نشانیان نبوت کی کہ معجزے ہین نزدیک اللہ کے ہین اور وہ قادر ہی جو کچھ اونمین سے ظاہر کرے
وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور کیا چیز معلوم کروا لی ہی تم کو ای مسلمانو ساتھ اوسکے کہ کافر لئے صادر ہو تحقیق معجزے
جب آوینگے اونکو اور وہ دیکھینگے نہ ایمان لاوینگے وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اور پھیر دینگے ہم دلون اونکو تصدیق سے اور نظرون
اونکی کو حق دیکھنے سے پس نہین ایمان لاوینگے آخر مین كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ جیسا کہ نہ ایمان لاتے تھے ساتھ اون معجزون کے جو
ظاہر ہوئے تھے پہلے بار جیسے شق قمر وغیرہ وَنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور چھوڑ دینگے ہم اونکو بیچ سرکشی اونکی کے بھٹکتے **بیت**
پھر جو معجزۂ حضرت رسول سے ہی ✦ وہ دور دور بھٹکنا رہ قبول سے ہی ✦ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى اور اگر ہم اتارتے
طرف کافرونکے فرشتے جیسے کہ کہتے ہین وہ لولا انزل علینا الملائکۃ اور اگر باتین کرتے اونسے مردے جیسے کہ حکم چلاتے ہین کہ فأتوا بآبائنا
وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا اور اگر جمع کرتے ہم اوپر اونکے ہر چیز کو کہ دنیا مین ہی مقابل گروہ گروہ تو کہ گواہی دیتے اوپر وحدانیت
قادر مطلق کے اور نبوت رسول برحق کے مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ نہوتا کہ وہ ایمان لاوین مگر یہہ کہ
وہ چاہے اللہ اور لیکن اکثر کافرونکے جاہل ہین اگر معجزے دکھائے بھی جاوینگے تو بھی ایمان نہین لاوینگے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اور جیسا کہ تیرے ای دوست میرے دشمن ہین اسطرح سے کئے ہمنے واسطے ہر ایک پیغمبر کے دشمن شیطان
آدمیونکے اور جنونکے شیاطین الانس کافر ہین کہ ابلیس کیطرح اللہ کی رحمت سے دور ہین يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ جی مین ڈالتے ہین
وسوسے بعضے شیطان جنکے طرف بعضے شیطان انس کے یا وسوسے ڈالتے ہین بعضے جن جن کو اور بعض انس انس کو زُخْرُفَ الْقَوْلِ
غُرُوْرًا کلمہ کی ہوئی بات جھوٹی فریب دینے کو وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ایمان
اونکے کو نکرتے وہ دشمنی پیغمبرونسے پس چھوڑ دے انکو اور ان جھوٹی چیزونکو کہ باندھتے ہین وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ اور تو کہ جھکین طرف اوسکے دل اون لوگونکے کہ نہین ایمان لائے ساتھ آخرتکے
اور تو کہ پسند کرین اوسکو اور تو کہ کسب کرین گناہ وہ لئے جو کچھ کہ وہ کسب کرنیوالے ہین اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ
اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا پس غیر اللہ کے چاہون مین حکم کرنیوالا درمیان اپنے اور تمھارے اور وہ ہی
جسنے اتاری طرف تمھارے کتاب مفصل یعنی قرآن کہ اسمین حق اور باطل تفصیل وار ہی وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ
مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ اور جو لوگ کہ دی ہمنے اونکو کتاب جیسے علمائے یہود اور نصاری جانتے ہین کہ قرآن اتارا ہوا پروردگار تیرے کا
ہی ساتھ حق کے فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ پس مت ہو تو شک لانیوالون سے خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت ہی

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے کی راستی میں بیچ اخبار کے اور انصاف میں بیچ احکام کے لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ نہیں کوئی بدلنے والا واسطے اخبار اور احکام اوسکے جیسے توریت کو بدل دیا اسطرح قرآن شریف کو کوئی نہیں بدل سکیگا کہ اللہ خود نگہبان ہے اسکا کہ فرمایا ہے وانا لہ لحافظون تحقیق ہم واسطے قرآن کے البتہ محافظت کرنیوالے ہیں وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہ ہے سننے والا سب کی گفتار جاننے والا اسکے اسرار وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ اور اگر کہا مانیگا تو اکثر ان لوگونکا کہ بیچ زمین کے ہیں کافر اور جاہل یا مراد زمین مکے کی ہے کہ اکثر اہل مکے کا اگر کہا مانیگا تو يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ گمراہ کردینگے تجھکو راہ اللہ کی سے اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ نہیں پیروی کرتی وہ گروہ مگر گمانکی اور گمان اونکا یہہ تھا کہ انکے باپ حق پر تھے اور نہیں وہ مگر جھوٹ کہتے ہیں اللہ پر کہ اللہ نے حلال کیا ہے بحیرہ وغیرہ اور یہہ حرام بتاتے ہیں اور وہ پاک اور منزہ ہے یہہ شریک اوسکا عبادت میں ٹھہراتے ہیں اور اوسکا فرزند بتاتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ تحقیق پروردگار تیرا وہی خوب جانتا ہے اوس شخصکو کہ گمراہ ہوا ہے راہ اوسکی سے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ اور وہی خوب جانتا ہے راہ پانیوالون کو فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ پس کھاؤ اوس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اوسکے دم ذبح اگر ہو تم ساتھ آیتون اللہ کے کہ حلال اور حرام میں واقع ہیں ایمان لانیوالے وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ اور کیا ہے واسطے تمھارے یہہ کہ نکھاؤ اوس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اوسکے وقت ذبح کے اور تحقیق مفصل بیان کردیا ہے واسطے تمھارے جو کہ حرام کیا ہے اللہ نے اوپر تمھارے آیۃ حرمت علیکم المیتہ میں اور حرم بصیغہ مجہول بھی قرأت ہے مگر جو لاچار ہو تم طرف اوسکے یعنے اون محرمات کے تو ضرورت کیوقت وہ حلال ہیں وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اور تحقیق بہت لوگ البتہ گمراہ کرتے ہیں خلق کو حرام بتاکر حلال کو اور حلال بتاکر حرام کو ساتھ خواہشون اپنی کے بغیر علم اور دلیل کے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ تحقیق پروردگار تیرا وہ ہے خوب جانتا ہے حد سے نکلجانیوالونکو وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اور چھوڑدو ظاہر گناہ کو یعنے گناہ ظاہر اور باطن سے بچو یا گناہ ظاہر نکاح محارم ہے اور گناہ باطن زنا یا گناہ ظاہر جوارح کا فعل بد اور باطن دل کا وسوسہ ہے یا گناہ طلب نعمت دنیا ہے اور گناہ باطن رغبت نعمت عقبے ہے کیونکہ دونون غفلت دینے والیں یا حضرت کبریا سے ہیں یا ظاہر حظوظ النفس ہے اور باطن حظوظ قلب یا ظاہر میل ہے طرف مشتہیات نفس کے ساتھ جوارح کے اور باطن آرزوئے نفس ہے ساتھ دل کے یا ظاہر وہ ہے جو خلق جانے اور باطن وہ ہے جو حفظ خدا پہچانے یا جرم ظاہر وہ ہے کہ اعضا سے ہوا اور جرم باطن عقائد فاسدہ اور ارادہ باطلہ ہیں بحر الحقائق میں ہے کہ جیسے آدمی کا ظاہر ہے بدن جسمانی اور باطن ہے دل روحانی ایسا ہی گناہ کا بھی ظاہر ہے قول اور فعل موافق طبع کے اور مخالف شرع کے اور باطن ہے صفات حیوانی اور اوصاف سبعی اور شیطانی پس فرمایا کہ ترک کرو افعال طبع کو ساتھ استعمال اعمال شرع کے اور چھوڑ دو اخلاق ذمیمہ نفسانی کو ساتھ پیدا کرنے اخلاق ملکی ربانی کے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حق تعالی نے جو نعمت ظاہر و باطن عنایت کی کہ واسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ و باطنۃ یہان فرمایا کہ وذروا ظاہر الاثم و باطنہ یعنے شکر نعمت ظاہر و باطن ترک گناہ ظاہر و باطن ہے ترک گناہ ظاہر میں نجات نفسانی ہے عذاب نیران سے اور ترک گناہ باطن میں خلاصی قلوب ہے عقوبت حرمان سے ظاہر و باطن گند سے بچ کہ تا صورت و معنی تیری پاکیزہ ہوں اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ کماتے ہیں گناہ ظاہر اور باطن البتہ جزا دئے جاوینگے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کسب کرتے لکھا ہے کہ مشرکان عرب جو مردار کو حلال جانتے تھے کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم گوسفند جو مرتی ہے اوسکا مارنیوالا کون ہے حضرتؐ نے فرمایا پیدا کرنیوالا اوسکا کہنے لگے واعجبا جس چیز کو کہ تمھارے یار مارین اور کتے اور باز پھاڑ دیں وہ حلال اور جسکو خدا مارے وہ حرام اور ناپاک اسبات سے وسوسہ ضعفائے اہل اسلام کے



دل مین پڑا یہہ حکم آیا وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ط اور مت کھاؤ اوس چیز سے کہ نہین یاد کیا گیا نام
اللہ کا اوپر اوسکے وقت ذبح کے اور تحقیق کھانا اوسکا فسق ہی امام احمد کے نزدیک لحم متروک التسمیہ خواہ عمدًا ہو خواہ سہوًا حرام
ہی اور مالک اور شافعی کے نزدیک خلاف اوسکے ہی کہ ذبیحہ مسلمان حلال ہی گو تسمیہ نہ کہے اور امام اعظم کے نزدیک اگر عمدًا ترک
تسمیہ کیا تو حرام اور جو سہو کیا تو حلال وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ اور تحقیق شیطان وسوسے ڈالتے ہین
طرف دوستون اپنے کے کہ کافر ہین تو کہ جھگڑین تم سے ای مسلمانو کہ جو آپ مارتے ہو کھاتے ہو اور جسے خدا مارتا ہی حرام ٹھہراتے ہو
وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ اور اگر ای مسلمانو کہا مانو تم اونکا حلال جانتے ہین حرام کے تحقیق تم بھی مشرک ہو کیونکہ اللہ کا حکم
نہ ماننا غیر کے منع کرنے سے شرک ہی اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي
الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا کیا جو شخص تھا مردہ بسبب کفر کے یا جہل کے یا ضلالت کے پس جلایا ہمنے اوسکو ساتھ اسلام کے یا علم
کے یا ہدایت کے اور کی ہمنے واسطے اوسکے روشنی دلیلون کی تو کہ حق اور باطل دیکھے چلتا ہی ساتھ اوس روشنی کے درمیان ۔۔
لوگونکے راہ راست پر پس ایسا شخص ہی یعنے نہین ہی مانند اوس شخصکے کہ صفت اوسکی یہہ ہی کہ بیچ اندھیرونکے ہی کفر اور جہالت
اور ضلالت کے نہین ہی نکلنے والا اس سے كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جسطرح مومنونکے دلمین ایمان کو آراستہ
کیا اسطرح سے زینت دی گئی واسطے کافرون کے جو کچھہ کہ تھے وُہ کرتے عبادت بتون کی یہہ آیت حضرت حمزہ اور ابوجہل کی شانمین
اوتری ہی ابوجہل نے جہل سے حضرت کی جناب مین بے ادبی کی تھی حضرت حمزہ شکار مین تھے وہان سے آکر یہہ بات سنکر غضبناک
اوس ناپاک کے پاس گئے اور کمان اوسکے سر پر ماری اور کلمہ شہادت پڑھا پس زندہ نور اسلام سے حمزہ ہین اور ظلمات کفر مین
گرفتار ابوجہل نااہل ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت حضرت عمر اور ابوجہل کے حق مین نازل ہوئی ہی دونون نے ایذا
پیغمبر کی چاہی تھی حضرت نے دعا کی کہ یارب ایک کو ان دونون مین سے مشرف باسلام فرما حضرت کی دعا عمر فاروق کے حق مین
قبول ہوئی پس صاحب نور عمر ہین اور مقید ظلمت ابوجہل **بیت** کسیکو نور ایمان سے منور وُہ بناتا ہی + کسیکو ظلمت کفر
و معاصی مین پھنساتا ہی + محققون نے کہا ہی کہ موت خواہش نفس ہی اور حیات محبت حق ہی یا موت نکارت ہی اور
حیات معرفت **بیت** مردہ ہی وہ کہ جسے جو انجان ہی + زندگی پیارے تیری پہچان ہی + کشف الاسرار مین ہی کہ
حیات معرفت اور ہی اور حیات سر بشریت اور لوگ حیات بشریت سے زندہ ہین اور دوست حیوٰۃ معرفت سے ایکدن ہوگا
کہ حیات بشریت منقطع ہوگی کل نفس ذائقۃ الموت اور ہرگز حیات معرفت منقطع نہوگی فلنحیینہ حیوٰۃ طیبۃ یہی معنی ہین کہ المومن
حی فی الدارین **بیت** دم عرفان تیرا جو کوئی ایجان بھرتا ہی + نہ کاٹیسے وہ کٹتا ہی نہ وہ مارے سے مرتا ہی + شاہ کرمانی
قدس سرہ نے یہہ آیت پڑھی اومن کان میتا فاحییناہ اور کہا کہ نشانیان اس حیات کی تین ہین خلق سے عزلت اور بحق
خلوت اور دوام ذکر زبان و دل سے **نظم** مخلوق سے رافتا کنارہ جو ہو + ہر سے پھر اکے دل بحق یکسو ہو + رکھہ دھیان
اوسیکا جی مین اور لب پر نام + تا زندہ جاوید دو جگمین تو ہو + وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا
فِيْهَا اور جیسے کہ مکہ مین بڑے لوگ گنہگار ہین اسیطرح پیدا کئے ہمنے بیچ ہر بستی کے بڑے گنہگار اوس بستی کے تو کہ مکر کرین بیچ اوسکے
اور آدمیونکو ایمان سے پھراوین جبکہ رئیس مکے کے راہو نمین جا بیٹھتے تھے جو کوئی آنیوالا احوال حضرت کا پوچھتا کہتے تھے کہ ساحر
اور شاعر اور کاہن ہین وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین مکر کرتے کافر مگر ساتھ جانون اپنی کے کیونکہ وبال
اوسکا اونہین پر ہی اور نہین سمجھتے کہ برائی مکر کی صاحب مکر کو پہنچتی ہی ولا یحیق المکر السیئ الا باہلہ لکھا ہی کہ ابوجہل نااہل نے
اور اتباع اوسکے نے کہا کہ بنی عبد مناف جو شرافت رکھتے ہین وہ ہم بھی رکھتے ہین اب یہہ کہتے ہین کہ ہم مین پیغمبر ہے کہ اوپر

وحی اتری تھی ہم راضی نہین جبتک کہ ہم پر بھی وحی نہ آئے یہہ آیت اتری وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى
مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ اور جب آتی ہی کفار قریش کے پاس کوئی آیۃ قرآن کی یا معجزہ اثبات نبوت مین نبی آخر زمان ؐ کے
کہتے ہین ہرگز نہین ایمان لاوینگے ہم اس آیت پر یا معجزے پر یہان تک کہ دئے جاوین ہم مانند اوسکے جو دئے گئے ہین پیغمبر خدا
کے یعنے جیسی اونپر وحی اور کتاب اتری ہی ہمپر بھی اترے یہہ محل اجابت ہی چنانچہ حدیث مین ہی بین الجلالین فی الانعام
دو نام اللہ کے کہین برابر آئے ہین اور کہین تمام قرآن مین نہین اور مراد رسل اللہ سے ہمارے پیغمبر ہین تعظیم کی راہ سے جمع
فرمایا ہی جیسے یا ایہا الرسل مین شرح معارف مین ہی کہ اگر حق تعالی شمائل سب انبیا کے اکیلے آپ کو عنایت نہ کرتا یا ایہا
الرسل کا خطاب نفرماتا نظم رافت مین کمال سارے پیدا اسمین + کیا کہئے کہ خوبیان ہین کیا کیا اسمین + جتنے کہ خدا کے
ہین نبی اور ولی + سب مین جو تھی سو ہی وہ تنہا اوسمین + لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ نے کہا حضرت کو کہ اگر نبوت حق ہی
تو مین سزاوار تر ہون کیونکہ تمسے عمر مین بڑا ہون اور مال زیادہ رکھتا ہون حق تعالی نے فرمایا کہ نبوت عمر اور مال پر نہین
بلکہ فضل اور کمال پر ہی اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ اللہ تعالے خوب جانتا ہی کہ کسجگہ پر رکھے ہی پیغمبری اپنے کو
سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ شتاب پہنچیگی اون لوگون کو وہ جو گنہگار
ہوئے ساتھ کفر کے ذلت اور رسوائی نزدیک اللہ کے سے اور عذاب سخت بسبب اسکے کہ تھے مکر کرتے ساتھ مومنون کے
فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ پس جسکو چاہتا ہی اللہ یہہ کہ ہدایت کرے اوسکو کھولدیتا ہی سینہ
اوسکا واسطے قبول کرنے اسلام کے وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ اور جسکو
چاہتا ہی اللہ یہہ کہ گمراہ کرے اوسکو کرتا ہی سینے اوسکی کو تنگ بند گویا کہ زور سے چڑھتا ہی بیچ آسمان کے یعنے بھاگتا ہی قبول حق
سے اور چاہتا ہی کہ آسمانکو چلا جاوے كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ جیسے کہ کافرونکے دل تنگ ہین
کرتا ہی اللہ ناپاکی اور لعنت اوپر اون لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا اور یہہ اسلام ہی راہ
پروردگار تیرے کی سیدھی قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ تحقیق مفصل بیان کین ہمنے آیتین قرآن کی واسطے اوسی قوم
کے کہ نصیحت پکڑتے ہین لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ واسطے نصیحت ماننے والونکے ہی گھر سلامتی کا
کہ بہشت ہی ذخیرہ نزدیک پروردگار اونکے اور اللہ دوست ہی اونکا دنیا مین اور آخرت مین بسبب اوسکے جو تھے کرتے تصدیق
قرآن کی اور پیغمبر کی وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد کر اوس دن کو کہ جمع کریگا اللہ جن اور انس کو سب کو اور نحشرہم بھی قرارت ہی
یعنے اکٹھا کرینگے ہم پھر جمع کرکر کہیگا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ اے گروہ جنونکے تحقیق بہت لئے تمنے آدمیون سے
کہ ورغلا کر اپنے تابع کئے وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اور کہینگے دوست اونکے آدمیون سے
یعنے وہ آدمی جو تابع جنونکے ہوئے اے پروردگار ہمارے فائدہ اوٹھایا بعضون ہمارے نے بعضون اونکے سے فائدہ آدمیونکا
جنون سے یہہ ہی کہ اونکے نفس کی خواہشون پر رہنمونی کی اور فائدہ جنونکا آدمیون سے یہہ ہی کہ تابع اونکے ہوئے وَبَلَغْنَآ
اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا اور کہینگے الہی پہنچے ہم وعدے پہنچنے کو جو مقرر کیا تھا تونے واسطے ہمارے یعنے قبرولنے اوٹھنے کا کہا
تھا سو اوٹھے اب کیا حال ہوگا ہمارا قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کہیگا اللہ کہ آگ ہی ٹھکانا تمھارا درانحال
کہ ہمیشہ رہوگے بیچ اوسکے مگر جو چاہا اللہ نے تو آگ سے زمہریر مین ڈالیگا اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا
ہی جو کریگا ساتھ جن اور انس کے حکمت سے کریگا دانا ہی اعمال اور احوال اونکا وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ اور اسیطرح دوست کرتے ہین ہم بعضے ظالمون کو بعضون کا یا مسلط کرتے ہین ہم بعضے ظالمون کو اوپر

ع ۱۵

بعضونکے یعنے خواہشون پر بعضونکی بعضونکو چھوڑ دیتے ہین بسبب اسکے کہ تھے یہہ کسب کرتے گناہ ہونسے پھر دوسرے بار اللہ تعالیٰ فرماویگا ڈانٹ کر کہ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ اے گروہ جنونکی اور اے آدمیونکی کیا نہ آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر تم ہین سے یعنے آتے تھے اور اگرچہ پیغمبر سوا آدمیونکے نہین ہوئے ہین لیکن جنکے ساتھ انسانکو جو جمع کیا خطاب صحیح ہوا اور بعضونے کہا ہے کہ جنون مین بھی پیغمبر ہوئے ہین اور جمہور اسپر ہین کہ جنکے پیغمبر کو نذیر کہتے ہین کیونکہ رسولون کیطرف سے رسول ہوتے ہین جیسے سات نفر جنون سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام طرف قوم کے لے گئے تھے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے ولوا الی قومہم منذرین پھر حق تعالیٰ فرماویگا کہ کیا نہین آئے تھے پیغمبر تمھارے پاس دعوت کیواسطے یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا بیان کرتے تھے اوپر تمھارے آیتین کتاب میری کی اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اس دن تمھارے سے کہ روز قیامت ہے قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا کہینگے وہ جواب مین گواہی دیتے ہین ہم اوپر جانون اپنی کے یعنے قایل ہین اپنے کفر پر اور لایق ہونے پر عذاب کے اور حال یہہ ہے کہ فریب دیا تھا اونکو زندگانی دنیا کی نے بعث اور نشر بھول گئے تھے جب حشر مین آئے اپنے گناہ پر معترف ہوئے وَشَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ اور گواہی دی اونھون نے اوپر جانون اپنی کے یہہ کہ تھے وہ کافر ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ یہہ بھیجنا رسولون کا اسواسطے ہے کہ نہین ہے پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیون کا ساتھ ظلم کے اور حال یہہ ہے کہ لوگ ان بستیونکے غافل ہون کہ کوئی پیغمبر اونپر نہ آیا ہوا اور اونکو عذاب خدا سے اور قیامت سے نہ ڈرایا ہو سمجھ لیجئے کہ عذاب کسی قوم پر نہین آیا مگر پہلے وعید آئی ہے اگر یہہ نہوتا تو وہ حجت نہ پکڑتے اللہ پر کہ لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک کیون ہم پاس رسول نہ بھیجے تو کہ ہم پیروی کرتے وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا اور واسطے ہر ایک کے درجے ہین ثواب مین اور عقاب مین اوس چیز سے کہ کیا ہے اونھونے وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ اور نہین پروردگار تیرا بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہین لوگ وَرَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ اور پروردگار تیرا بے پرواہے عبادت بندونکی سے مہربانی والا ہے اونپر یا بے نیاز ہے طاعت سے مطیعونکی رحمت کرنیوالا ہے اوپر گنہگارونکے اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا یَشَآءُ كَمَاۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّیَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ اگر چاہے لیجاوے تمکو اور جانشین تمھارا کرے پیچھے تم سے جسکو چاہے بندون اپنے سے جیسا کہ پیدا کیا تمکو اولاد قوم اور سے کہ باپ تمھارے تھے یہہ وعید ہے نکے والونکے حق مین اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ تحقیق جو وعدہ دیے جاتے ہو حشر نشر کا البتہ آنیوالا ہے بیشک اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو اپنے بعث اور حشر مین قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے قوم میری مراد اس سے کفار قریش ہین عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے یعنے جسقدر ہوسکے اپنا کفر اور عداوت پر رہو تحقیق مین بھی عمل کرنیوالا ہون اوپر صبر کے یہہ امر واسطے تہدید کے ہے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس شتاب جانوگے تم مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اوس شخصکو کہ ہوگا واسطے اوسکے آخر اس گھر کا یعنے انجام اچھا آخر سرائے آخرت کا اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق نہین فلاح پاتیکے ظالم یعنے کافر لکھا ہے کہ مشرکان عرب اپنے کھیتونمین خط کھینچ دیتے تھے آدھا خدا کیواسطے آدھا بتونکے واسطے مقرر کرتے تھے اور ایسے ہی چارپایونمین بھی بعضے اللہ کے بعضے بتونکے نام زد کر دیتے تھے پھر جو خدا کے نام کے ہوتے تھے وہ نہین سے درویشون کو اور مہمانونکو دیتے تھے اور جو بتونکے نام کے ہوتے وہ مجاورونکو بانٹتے تھے اور جو حصہ خدا کا بہتر ہوتا تو بتون کے حصے سے بدل دیتے تھے اور جو بتون کا حصہ اچھا ہوتا تو بحال رکھتے تھے اور جو خدا کا حصہ بتونکے حصے مین ملجاتا تو اوسے نہین نکالتے تھے کہ خدا تو نگر ہے اوسکی احتیاج نہین رکھتا اور جو بتون کا حصہ کچھ خدا کے حصے مین ملجاتا تو نکال لیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ فقیر اور محتاج ہین انکا احوال حق تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ

وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا اور مقرر کیا اونھون نے واسطے اللہ کے اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہی کھیتون سے ایک حصہ اور ایک حصہ بتونکے
واسطے پس کہا اونھون نے یہہ حصہ واسطے اللہ کے ہی ساتھہ گمان اپنے کے اور یہہ حصہ واسطے شریکون ہمارے کے ہی کہ واسطے خدا
کے پیدا کئے ہین ہمنے فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ پس جو حصہ کہ ہو واسطے شریکون اونکے گمان مین پس نہین پہنچتا طرف
اللہ کے وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ اور جو حصہ کہ ہی واسطے اللہ کے پس وہ پہنچتا ہی طرف بتون اونکے
یعنے بہتر حصے کو اللہ کے بتونکو دیتے ہین برا ہی جو کچھ کہ یہہ حکم کرتے ہین وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ
اور جسطرح شیطان نے آرایش دی ہی اس بانٹنے مین اسی طرح زینت دی ہی واسطے بہتون کے مشرکونسے مار ڈالنا اولاد اونکیکا
شریکون اونکے نے یعنے شیطانون نے یا خادمون نے بتخانیکے اولاد کا مارنا مشرکون کی آنکھونمین بھلا دیا ہی لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا
عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ تو کہ ہلاک کرین اونکو یعنے گمراہ کرین اور تو کہ ملا دیوین اور چھپا دیوین اوپر اونکے دین اونکا کہ کیش اسمعیل ہی
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ اور اگر چاہتا اللہ نکرتے مشرک یہہ باتین پس چھوڑ دے اونکو اور جو کچھ افترا کرتے
ہین وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ اور کہا اونھونے یہہ حصہ بتونکا ہمارے جانور اور کھیتی
ہین اچھوتے نہین کھاتا اوسکو مگر جسکو چاہین ہم جیسے بتخانیکے ساتھہ گمان اپنے کے بے دلیل وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا اور کہا اونھون
نے جانور ہین کہ حرام کی گئی ہی پشت اونکی لادنے اور سواری سے یعنے بحیرہ اور سوائب اور حوامی وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ
اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ اور جانور ہین بتونکی قربانی کے نہین یاد کرتے نام اللہ کا اوپر اونکے بلکہ بتونکے نام پر ذبح کرتے ہین
جھوٹ باندھکر اوپر اللہ کے کہ اللہ نے فرمایا ہی سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ شتاب جزا دیگا اللہ اونکو بدلے اوس چیز کے کہ
تھے باندھتے وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا اور کہا اونھون نے جو کچھ بیچ
شکمون ان چارپایونکے ہی یعنے بحیرہ اور سائبہ کے حلال ہی اوپر مردون ہمارے کے اور حرام ہی اوپر جورؤون ہمارے کے اگر زندہ
پیدا ہو وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ اور اگر ہووے مردار یعنے مرا ہوا پیدا ہو پس وہ بیچ اوسکے شریک ہین یعنے زن اور
مرد اوسکے کھانیمین شریک ہون سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ البتہ جزا دیگا اللہ کہنے اونکے کی کہ خدا پر جھوٹھ باندھتے ہین حلال حرام مین اِنَّهٗ
حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ حکمت والا ہی حلال اور حرام کرنیمین جاننے والا مصلحت بندونکی حل اور حرمت مین قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا
اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ تحقیق ٹوٹا پایا اون لوگون نے کہ مار ڈالا اولاد اپنی کو بیوقوفی سے بغیر علم کے معالم مین ہی کہ ربیعہ
اور مضر اور بعضے اور عرب بیٹیونکو زندہ گاڑ دیتے تھے اس ڈر سے کہ بچپن مین کسیکے قید مین نہ پڑین کیونکہ قید اور لوٹ عرب
مین عام تھی یا اس خوف سے کہ اگر یہہ بڑین ہوئین تو اونکے بیاہ مین مال خرچ کرنا پڑیگا سو حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ اولاد کو جہل
سے مارتے ہین وَحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ اور حرام کہا اوس چیز کو کہ دی تھی اونکو اللہ نے یعنے بحیرہ وغیرہ جھوٹھ
باندھکر اوپر اللہ کے قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ تحقیق گمراہ ہوئے اور نہین ہین راہ پانیوالے طرف حق کے وَهُوَ الَّذِيْٓ
اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ اور وہ ہی اللہ جسنے پیدا کئے باغ انگور کے ٹٹیون پر چڑھے ہوئے اور بغیر چڑھے
ہوئے بعضون نے کہا ہی کہ معروشات وہ ہین جو لوگون کے بوئے ہوئے ہون اور غیر معروشات وہ ہین جو آپ اوگے ہون
جنگل مین وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ اور پیدا کئے درخت کھجور کے اور کھیتیان درانحال کہ مختلف ہین میوے ہر ایک کے رنگ
مین اور مزہ مین وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور پیدا کیا زیتونکو اور انار کو درانحال کہ یکسان ہین پتے اوسکے
اور غیر یکسان ہین مزہ مین کہ بعضے ترش ہین بعضے شیرین بعضے کھٹ مٹھے كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ کھاؤ
پھل ہر ایک کے سے جب پھلین اگرچہ خام ہو اور دو حق اوسکا دن کاٹنے اوسکے یعنے اللہ کی راہ پر صدقہ دو جب کھیتی کاٹو اور باغکا

میوہ توڑو یہہ مبالغہ فرمایا لوگو کہ صدقہ دینے مین دیر نکرو اور مراد اس سے صدقہ مندوبہ ہی نہ زکوٰۃ مفروضہ کیونکہ زکوٰۃ مدینہ
مین فرض ہوئی ہی اور یہہ آیۃ مکی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد زکوٰۃ مفروضہ ہی اور یہہ آیۃ مدنی ہی لکھا ہی کہ ثابت
بن قیس کی کھجورین قریب پانچسو کے تھین اونھون نے اون سبکے پھل اللہ کی راہ پر تصدق کردئے یہانتک کہ ایک نہ رہا
یہہ آیۃ آئی وَلَا تُسْرِفُوْا اور مت حد سے گذر و صدقہ دینے مین بعضے جو ہی سب یکبارمت تصدق کرو معالم مین ہی کہ مت
منع کرو صدقے کو یعنے حد سے مت گذرو بخل اور امساک مین امام قشیری نے کہا کہ جو اپنے نفس کیواسطے خرچ کرے وہ اسراف ہی
اگرچہ تل کا دانہ ہو اور جو اللہ کیواسطے دے اسراف نہین اگرچہ ہزار خزانہ ہو اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا
بیجا خرچ کرنیوالونکو وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا اور پیدا کئے جانور ونسے بوجھ اوٹھانیوالے جیسے اونٹ اور گائی اور زمین سے
لگے ہوئے جیسے بکری اور مینڈہا یعنے بڑے جانور اور چھوٹے كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ کھاؤ اوس چیز
سے کہ رزق دی تمکو اور حلال کیا اللہ نے اور مت پیروی کرو قدمون شیطانونکی یعنے اوسکی راہ پرمت چلو اور حلال کو حرام مت کرو
اوسکے کہنے سے اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ واسطے تمھارے ہی دشمن ظاہر ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ اور چارپایونمین سے پیدا کئے آٹھ
زوج سمجھ لیجئے کہ یہان فرد کو زوج فرمایا ہی کیونکہ زوج اوسے کہتے ہین جو اپنی جنس سے مزاوجہ کرے یعنے ملے پس ذکر زوج
انثی کا ہی اور انثی زوجہ ذکر کی پس آٹھ زوج آٹھ فرد ہین مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ بھیڑ مین سے دو زوج اور بکری
مین سے دو ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ قُلْ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ کہہ کیا دو
نرونکو حرام کیا ہی اللہ نے یا دو مادونکو یا اسکو جو مشتمل ہین اوپر اوسکے بچہ دان اندونون مادونکے پھر خواہ وہ نر ہو خواہ مادہ نَبِّئُوْنِيْ
بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ خبر دو مجھکو ساتھ امر معلوم کے جو دلالت کرے اوپر کہ اللہ نے کونسا حرام کیا ہی اگر ہو تم سچے اوس کہنے مین کہ
اللہ کیطرفسے تحریم ہی وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ اور اونٹ سے دو زوج ایک نر ایک مادہ اور گائی سے دو زوج ایک
نر ایک مادہ قُلْ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ کہہ کیا دو نرونکو حرام کیا ہی اونٹ اور
گائی کے یا دو مادونکو یا جسکو کہ گھیر لیا ہی بچہ دان اندو مادونکے نے اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا کیا تھے تم حاضر اور
مشاہدہ کرنیوالے جسوقت کہ حکم کیا تمکو اللہ نے ساتھ اس تحریم کے سبب نزول اس آیۃ کا یہہ ہی کہ عوف بن مالک نے حضرت کے پاس آکر
کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم حلال کیا آپنے اون چیزونکو کہ ہمارے باپون نے حرام کی تھین آپنے فرمایا کہ تمھارے باپون کے حرام کرنے
سے کوئی چیز حرام نہین ہوتی عوف نے کہا اللہ نے حرام کی ہین یہہ آیۃ نازل ہوئی پھر آپنے فرمایا کہ خدا نے ازواج ثمانیہ واسطے کھانے
اور نفع لینے کے پیدا کئے ہین پس تم جو بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کو حرام کہتے ہو یہہ تحریم نر کیطرفسے ہی یا مادہ کی عوف
چپ ہوا اگر کہتا کہ بسبب نر کے ہی تو سب نر حرام ہوتے اور اگر باعتبار مادہ کے کہتا تو سب مادہ حرمت مین داخل ہوتے اور اگر اشتمال
رحم کیواسطے کہتا تو سب نر اور مادہ حرام ہوتے کیونکہ رحم مین یا نر ہوتا ہی یا مادہ پھر حضرت نے فرمایا کہ ای ابن مالک جواب نہین دیتا
اوسنے کہا کہ تھین کچھ بات کہو کہ مین سنون حضرت نے یہہ آیت پڑھی فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ
پس کون شخص ہی ظالم تر اس سے جو باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ تو کہ گمراہ کرے لوگون کو بغیر علم کے مراد اس سے بڑے اونکے ہین جو
یہہ باتین مقرر کرگئے ہین یا عمرو بن لحی ہی کہ بانی اس قاعدہ کا تھا حضرت نے فرمایا کہ مین نے اوسکو دوزخ مین دیکھا دوزخی بدبو اوسکے
پیٹ سے بیچ مین تھے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا قوم ظالمونکو کہ دین جاہلیت پر حکم مین مشرکون
نے جب یہہ آیت سنی کہا کہ چار جانور سب حلال ہوئے حرام کونسا رہا یہہ آیت اتری قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ
اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین پاتا مین بیچ اوس چیز کے کہ وحی کی گئی ہی طرف میرے حرام کیا گیا اوپر کسی

کھانیوالونکے کہ کھاوے اوسکو مگر یہہ کہ ہووے مردار اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ یا لوہو
ڈالا ہوا رگونمین یا گوشت سوّر کا پس تحقیق وُہ پلید ہی یا مارا گیا ہوا ساتھ فسق کے کہ نام لیا گیا ہو واسطے غیر اللہ کے وقت مارنے
اوسکے یعنے بنام غیر خدا ذبح کیا ہوا اور اوسکو فسق اسواسطے کہا کہ اس عمل سے شخص فاسق ہوتا ہی فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ
فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس جو کوئی بےبس ہو نہ چھیننے والا ہو لوگونکا مال اور نہ حد سے گذرنیوالا ہو کھانے مین زیادہ ضرورت سے
پس تحقیق پروردگار تیرا بخشنیوالا ہی اوسکا جو ضرورت کیوقت ان حرام چیزونسے کھاوے مہربان ہی بےبسون پر کہ اونکو ان محرمات
کی رخصت دی وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ اور اوپر اون لوگونکے کہ یہودی ہوگئے حرام کیا ہمنے ہر جانور ناخن والا
جیسے شتر اور باز بعضون نے کہا کہ جسکی منقار اور سم ہی وہ سبمین داخل ہی اور معالم مین ہی کہ مراد شتر اور شتر مرغ اور بط ہی کہ یہود
پر حرام تھی وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اور گائے اور بکری سے حرام کین ہمنے اوپر اونکے چربیان انکی اِلَّا مَا حَمَلَتْ
ظُهُوْرُهُمَآ مگر جو اوٹھا رہی ہون پیٹھین اونکی اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ یا انتڑیان اونکی جو لپٹ رہے چربی ساتھ ہڈی کے
ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ یہہ تحریم ان چیزونکی بدلا دیا ہمنے اونکو بسبب سرکشی اونکے کے اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین خبر
دینے مین ہر چیزکی فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ پس اگر جھٹلاوین وُہ تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیچ خبر کے کہ ہمنے
تجھپر وحی بھیجی ہی پس کہہ پروردگار تمھارا صاحب رحمت کشادہ کا ہی کہ تمھین چھوڑ رکھا ہی اور ان باتون پر عذاب جلد نہین
لاتا وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اور نہین پھیرا جاتا عذاب اوسکا قوم گنہگار ونسے کہ جھٹلانیوالے ہین حاصل کلام یہہ ہی کہ مہلت
عذاب سے بے چھٹنا عذاب سے نہین بلکہ دیکھا ای رافت یہہ قوم مجرمین کا حال ہی + رنج سے اونکو نہین اہمال گوا جہال ہی + سَيَقُوْلُ
الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ شتاب کہینگے وہ لوگ کہ شریک لاتے ہین اس آیت
مین ظاہر اعجاز قرآن ہی کہ پہلے خبر دی پیچھے نزول آیت کے مشرکون نے کہا اگر چاہتا اللہ نہ شریک کرتے ہم اور نہ باپ ہمارے یہہ
بات سچ ہی کہ سب چیز اللہ کے ارادے سے ہی لیکن اونکا اعتقاد یہہ تھا کہ اسکے کہنے سے ہم شریک لائے ہین اگر وہ نہ فرماتا نہ
شریک لاتے ہم اور نہ حرام کرتے ہم کچھ شی بحیرہ اور سائبہ سے غرض یہہ ہی کہ اوسی کے فرمانے سے کیا كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا جیسے کہ تیری تکذیب کرتے ہین اسیطرح جھٹلایا اون لوگون نے کہ پہلے اونسے تھے یہانتک کہ چکھا
عذاب ہمارا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا کہہ کیا ہی تمھارے پاس کچھ علم کہ اس سے اپنی بات پر دلیل لاؤ پس نکالو اور
ظاہر کرو تم اوسکو واسطے ہمارے اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ نہین پیروی کرتے تم اپنی بات مین مگر گمان کی
اور نہین تم مگر جھوٹ بولتے قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر تمھارے پاس کوئی دلیل نہین آئی ہی قول
کی پس واسطے اللہ کے ہی دلیل پہنچی ہوئی کمال صحت کو فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ پس اگر چاہتا اللہ ہدایت کرتا تمھین سبکو
قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا کہہ لے آؤ گواہون اپنے کو وہ جو گواہی دیتے ہین کہ اللہ
نے حرام کئے ہین یہہ محرمات تمھارے کہ جانور اور کھیتی وغیرہ ہین فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ پس اگر گواہی دیوین واسطے اپنے
پس مت گواہی دے تو ساتھ اونکے یعنے اونکی تصدیق تو اسمین مت کر وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ اور مت پیروی کر خواہشون اونکے کی کہ جھٹلایا آیتون ہماریکو حلال اور حرام مین اور مت پیروی
کر اونکی کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور وہ ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہین پس تو نکو قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ
عَلَيْكُمْ کہہ آؤ ای لوگو اور سنو پڑھونمین اوپر تمھارے جو حرام کیا پروردگار تمھارے نے سمجھ لیجیے کہ یہہ آیت اور دو آیتین اسکے
آخر کی محکمات کتاب سے ہین دس حکم ہین انمین امر اور نہی وہ کسی شریعت مین منسوخ نہ تھے اور اونہین سے ہی اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ

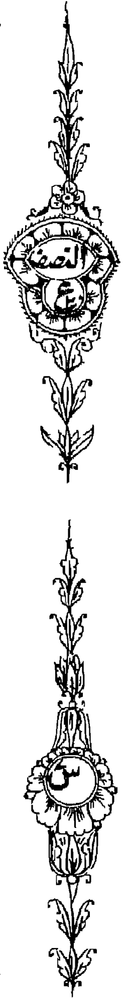
شیئًا یہہ کہ نہ شریک لاؤتم ساتھہ خدا کے کچھہ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور ساتھہ ماں باپکے احسان کرنا سمجھہ لیجئے کہ گوہر توحید اور مرجان
احسان والدین کو ایک رشتہ مین پرویا اسواسطے کہ مظہر آثار انوار صفت ایجاد حق اور اطوار صفت ربوبیت مطلق وجود والدین ہے
وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ اور مت مار ڈالوا اولاد اپنی کو ڈر افلاس کیسے نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ہم روزی دیتے ہین
تمکو اور اونکو جب ہم رزق دینے والے ہین تمھاری اولاد کے پھر تم کیون ناحق قتل کرتے ہو وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَمَا بَطَنَ اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیونکے جو کچھہ ظاہر ہی اسمین سے اور جو کچھہ چھپا لکھا ہی کہ فواحش زنا ہے عرب والے
لوگونسے پنہان زنا کرتے تھے اور بعضے اوباش بیباک ظاہر کرتے تھے اوسے منع فرمایا اور بعضون نے کہا ہی کہ ظاہر جرم ہے
اور باطن زنا یا ظاہر فعل ہے باطن نیت وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اور مت مار ڈالو تم جسکو جو حرام کیا ہے اللہ
نے مگر ساتھہ حق کے کہ قصاص ہے یا قتل مرتد ہے یا رجم زانی محصن ہے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ یہہ چار نہی اور ایک
امر جو مذکور ہوئے نصیحت کرتا ہے تمکو اللہ ساتھہ اسکے توکہ سمجھو تم کہ راہ سیدھی یہہ ہے وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ
اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ اور مت نزدیک جاؤ تم مال یتیم کے اور مت تصرف کرو اوسمین مگر ساتھہ اسطرح کے کہ وہ بہت اچھی
ہے جیسے تجارت کرو کہ مال زیادہ ہو اور آپ مت کھاؤ اور نہ کسیکو دو یہانتک کہ پہنچین وہ یتیم جوانی اپنی کو وَاَوْفُوا الْكَيْلَ
وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ اور پورا کرو ناپکو اور تول کو ساتھہ انصاف کے نہ کم دو نہ زیادہ لو نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ صحابہ نے
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم قادر نہین ہین کہ پلہ ترازو کا بال برابر نہ جھکے یہہ آیت نازل ہوئی لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا نہین تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اوسکے یعنے اگر ماپنے تولنے مین بے قصد تمھارے کچھہ قصور واقع ہو اور
تمھارے جیمین منظور انصاف ہو تو اوسکو معاف کرینگے ہم وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اور جب کہو تم حکم کرنے مین یا کلمہ
گواہی دینے مین پس انصاف کرو تم اور اگرچہ ہو محکوم لہ یا محکوم علیہ یا مشہود لہ یا مشہود علیہ صاحب قرابت تمھارا وَبِعَهْدِ
اللّٰهِ اَوْفُوْا اور ساتھہ عہد اللہ کے وفا کرو تم یعنے احکام شرع پر چلو اور جو نذر مانو ادا کرو ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ
یہہ نہین امر اور ایک نہی بیان کئی نصیحت کرتا ہی خدا تمکو ساتھہ اوسکے توکہ نصیحت پکڑو تم وَاَنَّ هٰذَا اور یہہ کہ بیان کرتے ہین
ہم حکم دسوان اور وہ یہہ ہے جو مذکور ہوئے دلائل توحید اور اثبات نبوت اور احکام شریعت سے اس سورہ مین صِرَاطِيْ
مُسْتَقِيْمًا راہ میری ہے سیدھی بہشت کو گئی فَاتَّبِعُوْهُ پس متابعت کرو اسکی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ
اور مت پیروی کرو راہون پراگندہ کی اور دینون مختلفہ کی پس دور پھینکدینگے وہ تمکو راہ حق سے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ یہہ متابعت کرنا فرماتا ہے اللہ تمکو ساتھہ محافظت اوسکے توکہ تم بچو گمراہی سے عبد اللہ ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے میرے ایک خط کھینچا پس فرمایا کہ یہہ راہ سیدھی راہ اللہ کی ہے پھر اور خط چپ و راست اوسکے کھینچے
اور فرمایا کہ یہہ راہین ہین شیطانونکی کہ ہر راہ پر شیطان لوگونکو بلاتا ہے پھر یہہ آیت پڑھی وان ہذا صراطی مستقیما آہ اور صورت
اوسکی یہہ ہے راہ سیدھی راہ شریعت ہے چلو اسپر اور چپ و راست کی راہین شیطان کی ہین بچو انسے سر ایک پر شیطان
کھڑا بلاتا ہی کہ ادھر آؤ یہہ راہ سیدھی ہے دیکھو اسکا کہا تمہارا اعجاز البیان مین ہے کہ احاطہ اللہ کا ساتھہ سب اشیا کے ثابت
ہے واللہ بکل شئ محیطا اور وہ احاطہ وجودی یا علمی باختلاف اقوال منتہا ہر راہ اور غایت ہر سالک ہے چنانچہ فرمایا ہے
صراط اللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض الا الی اللہ تصیر الامور نظم جسجا کہ قدم دھرا تیری ہی کو تھا * جس گوشہ کو دیکھا تو ادھر آہ
ہو تھا * کہتے ہین کہ راہ وصل جو جانب غیر ہی ہے * ہین نے تو جدھر نظر و ٹھالی تو تھا ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى
الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ پھر دیا ہمنے موسیٰ کو کتاب توریت پورا اونکے کہ دی

بھیجنے موسیٰ کو کتاب توریت واسطے تمام کرنے نعمت اور کرامت کے اوپر اوس شخص کے کہ اچھا قائم ہوتا ہی اوسکے احکام پر اور واسطے
بیان کرنے ہر چیز کے کہ دین مین کام آوے اور ہدایت اور رحمت تو کہ بنی اسرائیل ساتھ ملاقات جزا پروردگار اپنے کے ایمان لاوین
وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور یہہ قرآن کتاب ہی کہ اتاری ہمنے اوسکو برکت والی پس پیروی
کرو اوسکی اور بچو مخالفت اوسکی سے تو کہ تم رحم کئے جاؤ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا اتارا ہی ہمنے
قرآن کو اسواسطے تو کہ نہ کہو تم ای عرب والو کہ سوا اسکے نہین کہ اتاری گئی تھی کتاب اوپر دو جماعت کے پہلے ہمسے یعنے یہود اور
نصاریٰ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ اور تحقیق تھے ہم پڑھنے اونکے سے غافل یعنے یہود اور نصاریٰ جو اپنی کتاب
پڑھتے تھے تو ہم نہین سمجھتے تھے کیونکہ زبان ہماری مین نتھی اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ اور قرآن
اسواسطے نازل کیا تو کہ نکہو تم کہ اگر اتاری جاتی اوپر ہمارے کتاب جیسے یہود اور نصاریٰ پر اوتری ہی البتہ ہوتے ہم راہ پانیوالے
زیادہ اونسے فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ پس تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے
یعنے قرآن کہ تمھاری زبان مین اترا اور ہدایت کہ جسنے متابعت اوسکی کی مقصود کو پہنچا اور رحمت واسطے مومنونکے یہہ تینون صفتین قرآنکی
ہین اور بعضونے کہا ہی نبی آخرالزمان کی ہین اور بینہ بمعنے گواہ ہی یعنے حضرت گواہ امت ہین اور ہدایت رحمت ہین واسطے
جہانونکے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ پس کون ہی ظالم تر اوس شخص سے کہ جھٹلاوے آیتون اللہ کی کو وَصَدَفَ عَنْهَا
سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ اور پھر رہے اونسے البتہ جزا دینگے ہم اون
لوگون کو کہ پھر رہتے ہین آیتون ہماری سے برا عذاب بسبب اوسکے کہ تھے پھر رہتے قرآن سے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ
اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ نہین انتظار کرتے مکے والے بعد تکذیب قرآن اور پیغمبر کے مگر یہہ کہ آوین اونکے پاس فرشتے روح قبض
کرنیکو اونکی عذاب دینے کو اونکے اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ یا آوے عذاب پروردگار تیرے کا یا آوین سب آیتین اوسکی مراد اون نشانیون سے
علامتین قیامت کی ہین جیسے نکلنا دجال اور دابۃ الارض کا اور اترنا عیسیٰ کا اور ظہور حضرت مہدی کا اور ظاہر ہونا یاجوج اور
ماجوج کا اور طلوع آفتاب کا مغرب سے اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ یا آوین بعضی نشانیان پروردگار تیرے کے کہ واسطے قیامت
کے مقرر رکھین ہین يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا جسدن آوینگی بعضی نشانیان پروردگار تیرے کی نہ نفع کریگا
کسی نفس کو ایمان اوسکا کہ لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا نتھا ایمان لاتا پہلے اسدن سے یا نہ کمائے تھے
بیچ ایمان اپنے کے بھلائی سمجھ لیجیے کہ اکثر مفسرین نے اس بعضے آیت کو طلوع شمس کہا ہی جو جانب مغرب سے ہوگا اور رات
اوسدن کی بڑی ہوگی لوگ وظیفہ خوان معلوم کرینگے کہ وظیفہ اور ورد اپنا پڑھ چکینگے اور رات نہین ٹلیگی توبہ اور استغفار کرینگے
اور سمجھینگے کہ کار عظیم خلوتخانۂ غیب سے عالم شہادت پر ظہور کیا چاہتا ہی پھر آفتاب جنوب سے نکلیگا اور اوسمین روشنی نہ ہوگی
سب لوگ دیکھینگے بیچ آسمان کے آکر پھر مغرب کیطرف مراجعت کرکے غروب ہو جائیگا اوسدن نہ کافر کا ایمان مقبول ہی نہ اوس
شخص کا کہ ایمان مین نیکی نہین کمائی اور یہہ دلیل ہی اوس شخص کی کہ عمل کو ایمان مین داخل جانتا ہی جو عمل کو ایمان مین نہین داخل کرتا ہی
وہ تخصیص اس حکم کی کرتا ہی اوسدن نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد نیکی سے اخلاص ہی یعنے جیسے کافر کا ایمان نفع نہین کرتا
ویسا ہی اوسدن عمل منافق کا کہ بے اخلاص ہی حضرت حسن بصری رضہ نے کہا ہی کہ جو کوئی پہلے اس سے کہ طلوع شمس ہو مغرب سے
ایمان رکھتا ہو لیکن اوامر ترک کئے ہون اور نیکیان چھوڑی ہون جب یہہ نشانیان دیکھے تب نیکیان کرنے لگے اوسکی نیکیان
مقبول نہین اور معالم مین ہی کہ اوسدن ایمان کافر کا اور توبہ فاسق کی مقبول نہین چنانچہ حدیث مین ہی کہ توبہ منقطع نہین
ہوتی ہی یہان تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم منتظر رہو نشانیونکے

ہم بھی منتظر ہین جب ظاہر ہوینے والے ہی اور ہے حال تمھارے اور واے ہی اوپر احوال ہمارے اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ تحقیق جن لوگون نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو کہ بعضے پیغمبرون اور بعضی کتابون پر ایمان لائے اور بعضون سے کافر ہوئے وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اور ہو گئے گروہ گروہ جیسے یہود اکہتر فرقے اور نصاری بہتر فرقے ہو گئے نہین تو قتال اونکے سے بیچ کسی چیز کے یعنے وقت جنگ کا اونکے نہین ہی حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے یا مراد اس قول سے بدعت والے ہین اور معنے اس آیت کے یہہ ہین کہ نہین ہی تو انہین سے بیچ کسی چیز کے کہ تو اونسے بیزار ہی اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ سوا اوسکے نہین کہ حکم اونکا طرف اللہ کے ہی چاہے عذاب کرے چاہے توفیق توبہ کی دے پھر خبر دیگا اونکو دن قیامت کے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کرتے دنیا مین مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا جو کوئی آوے ساتھ بھلائی کے پس واسطے اوسکے دس برابر اوسکے ہین امام ماتریدی نے کہا ہی کہ مراد تعین عدد نہین بلکہ اظہار تفضل ہی ساتھ زیادتی عنایت کے اور بحر الحقایق مین ہی کہ جس سے ایک حسنہ ہوا اوسکے واسطے ہین دس حسنہ پہلے اس سے جب دہ اوس ایک حسنہ کو پہنچا ہی ایک حسنہ یہہ کہ اوسکو عدم سے وجود مین لائے دوسری خلعت احسن تقویم کی پہنائی تیسری تربیت کی چوتھی رزق دیا پانچوین پیغمبر بھیجے چھٹی کتاب اوتاری ساتوین نیکی بدی بیان کر دی آٹھوین توفیق نیکی کی دی نوین اخلاص عنایت کیا دسوین قبول حسنہ فرمایا جب یہہ دس حسنہ وجود مین آئے تب بندہ سے ایک حسنہ صادر ہوا اگر یہہ دس نہوتے تو نہوتا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور جو کوئی آوے ساتھ برائی کے پس نہین بدلا دیا جاویگا مگر مانند اوسکے یعنے ایک کا ایک اور وہ نیکی بدی کرنیوالے نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ نقصان ثواب اور زیادتی عقاب کے قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کہہ اس قوم کو اینی کہ دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہی تحقیق مین ہدایت کی مجھکو پروردگار میرے نے طرف راہ سیدھی کے دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا دین استوار کہ وہ ملت ابراہیم علیہ السلام کی ہی درانحالیکہ ابراہیم سب دینوں سے مائل تھے طرف دین توحید کے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نتھا ابراہیم شرک لانیوالون سے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ کہہ تحقیق نماز میری وَنُسُكِيْ اور قربانی یا حج میرا وَمَحْيَايَ اور زندگی میری یعنے وہ عمل کہ مین زندگی مین اوپر ہون وَمَمَاتِيْ اور موت میری یعنے وہ چیز کہ جسپر مرتا ہون یعنے ایمان اور اطاعت سے لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ واسطے اللہ کے ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی نہین شریک واسطے اوسکے یعنے مین عبادت مین کسیکو اوسکا شریک نہین کرتا جیسے بت پرست کرتے ہین اور قربانی اوسکے نام پر کرتا ہون نہ غیر اوسکیکے اور حج مین تلبیہ اوسکے واسطے کرتا ہون غیر کو اوسکے ساتھ نہین یاد کرتا بیت

صلوٰۃ و نسک اور حیات و ممات + خدا کیلئے سب ہی اسی نیکذات +

وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اور ساتھ اوسیکے حکم کیا گیا ہون مین اور مین اوّل مسلمانونکا ہون کیونکہ پیغمبر مقدم ہوتا ہی اسلام مین امت سے لکھا ہی کہ جب کفار نے بہت کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے کہ ہمارے دین کی طرف رجوع کرو یہہ آیت نازل ہوئی قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ کہہ کیا سوا اللہ کے ڈھونڈھون مین پروردگار اور حالانکہ وہ پروردگار ہر چیز کا ہی پس ماسوی سب مربوب اور مخلوق اوسکے ہوئے اور مربوب ربوبیت کے لایق نہین ہوتا وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا اور نہین کماتا کوئی جی کچھ برائی مگر وبال اوسکا اوپر اوسکے ہی ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ ای سردار و عرب کے میری متابعت کرو گناہ تمھارے میری گردن پر ہین حق تعالی نے فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اوٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا یعنے ہر ایک اپنے گناہ کا آپ عذاب کھینچیگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ پھر طرف پروردگار تمھارے کے ہی بازگشت تمھاری پس خبر دیگا تمکو دن قیامت کے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے دنیا مین دین



کے کا مومنین اور سچ جھوٹ اونکا ظاہر ہوجاویگا وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ اور اللہ وہ ہی جسنے کیا تمکو اسی آدمیو
خلیفہ زمین کا بعد قوم جنون کے یا تمھین ای امت محمدیہ کیا خلیفہ گذری ہوئی امتونکا وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ
لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ اور بلند کیا بعضے تمھاریکو اوپر بعضونکے درجونمین تو کہ آزماوے تمکو بیچ اوس چیز کے کہ دی ہی تمکو مال اور
جاہ سے تا کہ شکر اغنیا ظاہر ہو اور صبر فقرا إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ تحقیق پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا
ہی بے شکرونکو اور تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہی شکر کرنیوالونکو **سورۂ اعراف** مکی ہی دو سو چھہ یا پانچ
آیتین ہین تین ہزار تین سو پچیس کلمہ ہین چودہ ہزار تین سو نیدرہ حروف ہین فواصل اسکی منل ہین اور نظم اور تطبیق اسکی
ساتھہ سورہ انعام کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر حجت کا ساتھہ کافرونکے اور الزام اونکے کا تھا اور وعدہ مومنون کا اور
وعید کافرونکی اس سورت مین نجات مومنون کی اور تعذیب کافرون کی بیان کی اور یہہ بھی ہی کہ آخر سورہ انعام
مین ذکر عقاب کا کافرونکے اور غفران اور رحمت کا مومنونکے حق مین تھا اول اس سورۂ اعراف مین ذکر ڈرانے کا کافرون کے
اور پند دینے کا مومنونکے ارشاد کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

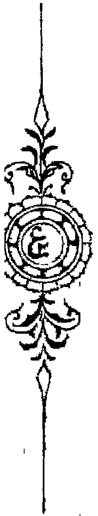
الٓمٓصٓ یہہ قرآن کا نام ہی یا اس سورہ کا یا ہر حرف اسکا اللہ کے اسمون کیطرف اشارہ ہی کہ اللہ اور لطیف اور ملک اور
صبور ہین یا ہر حرف اسکا طرف صفات اللہ کے کنایت ہی کہ اکرام اور لطف اور مجد اور صدق ہین یا ایما ہی طرف الصبور
کے یا بعضے حرف اسکے دال طرف اسما کے اور بعضے طرف افعال کے ہین اور تقدیر یہہ ہی کہ انا اللّٰہ اعلم وافصل یعنی
اللہ ہون کہ جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یا دانا تر سب سے ہون اور حق کو باطل سے جدا کرتا ہون یا الف اشارہ
بذات احدیت اور لام عبارت ذات یا صفت علم سے ہی اور میم کنایت جامعیت سے ہی کہ حقیقت محمدی ہی اور
صاد صورت محمدی ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام یا الف ازل کا ہی اور لام ابدی اور میم مابین ازل اور ابد اور
صاد اشارت باتصال ہر متصل اور انفصال ہر منفصل ہی اور فی الحقیقت یہان نہ اتصال کی گنجایش ہی نہ انفصال
کی نمایش **نظم** یہہ برون ہی راہ فصل و وصل سے + کام باہر ہی یہہ فرع و اصل سے + نی ہی معنی نی عبارت اسجگہہ + نی
کنایت نی اشارت اسجگہہ + نی نہان ہی نی عیان ہی نی بیان + نی ہی شک نی وہم ہی نی یہہ ان گمان + بات
یہہ برتر ہی عقل و وہم سے + کیونکہ ہو دریافت فکر و فہم سے + نی تکلم نی ہی نظارہ یہان + جز خموشی کے نہین چارا یہان
راقنا چپ ہو کہ اولی ہی سکوت + سمجھے کیا تو رمز حی لا یموت كِتَابٌ أُنزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُن فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ یہہ کتاب
ہی کہ اتاری گئی طرف تیرے پس چاہئے کہ نہووے بیچ سینہ تیرے کے تنگی اس سے یعنی اسکے پہنچانے مین دل تنگ نہ ہو اور
جھٹلانے سے قوم کے غم نہ کر کہ یہہ کتاب تجھپر اتری ہی لِتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ تو کہ ڈراوے تو کافرونکو ساتھ
اوسکے اور نصیحت دے واسطے مومنون کے اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ پیروی کرو ای مکلفو اوس چیز کی کہ اتاری
گئی ہی طرف تمھارے پروردگار تمھار یسے یعنے متابعت قرآن کی کرو اور اوسکے احکامون پر چلو وَلَا تَتَّبِعُوا مِن
دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اور مت پیروی کرو سوا کتاب خدا کے دوستونکی مراد بت ہین کہ کفار اونکو دوست پکڑتے تھے یا شیاطین
انس و جن ہین کہ خلق کو گمراہی مین ڈالتے ہین قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ تھوڑی سی نصیحت پکڑتے ہین جبکہ متابعت غیر حق کی کرتے ہین
وَكَم مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ اور بہت اہل بستیونکے ہین کفار اور فجار سے کہ حکم ہلاک
کا کیا ہم نے اونکے پس آیا اونکے پاس عذاب ہمارا رات کو سوتے جیسے قوم لوط علیہ السلام کی یا وہ دوپہر کو سوتے تھے جیسے

قوم شعیب علیہ السلام کی سمجھہ لیجیے کہ تخصیص ان دو وقت کی اسواسطے ہی کہ وقت آرام کے ہین توقع عذاب کی اونمین
نہین پس بلاے ناگہانی بری ہوتی ہی **بیت** خبر نہووے اور آجاوے آفت ای رافت + خدا بچاوے ہرایک جیکو ایسی
آفت سے + فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ پس تھا پکارنا اونکا جب آیا اونکے پاس عذاب
ہمارا مگر یہہ کہ کہنے لگے تحقیق ہمین تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے کہ رسولونکو جھٹلاتے تھے سمجھہ لیجیے کہ گناہ کا اقرار کرینگے اور اونکے
گمان مین یہہ ہوگا کہ خلاصی عذاب سے اقرار کرنیکے سبب ہوجاویگی اور حالانکہ وقت نزول عذاب توبہ اور استغفار فائدہ
نہین دیتا مگر قوم یونس اس حکم سے باہر ہی چنانچہ احوال اوسکا آویگا انشاء اللہ تعالی فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ
پس البتہ سوال کرینگے ہم قیامت کو اون لوگونسے کہ بھیجا گیا ہی طرف اونکے پیغمبر اور یہہ سوال قبول رسالت کا ہوگا وَلَنَسْئَلَنَّ
الْمُرْسَلِيْنَ اور البتہ سوال کرینگے ہم بھیجے گیون سے یعنے پیغمبرونسے اور یہہ سوال اداے رسالت کا ہوگا **بیت** وہ سوال عنف
اور تعذیب ہی + یہہ سوال شرف اور تقریب ہی + بعضون نے کہا ہی کہ امتون کو فرمانبرداری انبیا سے پوچھینگے اور
انبیا کو مہربانی امم سے سوال کرینگے فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ پس البتہ بیان کرینگے ہم اوپر پیغمبرون اور امتون
اون کی کے اقوال اور افعال اونکے ساتھہ علم اپنے کے کہ جان لیا ہی ہمکو ہمنے کہ ہر ایک نے کیا کیا ہی اور کیا آپسمین کہا ہی
اور نہ تھے ہم غائب اور بیخبر گفتار اور کردار اونکیسے وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ اور تولنا اعمال کا ہر شخص کے اوسدن حق ہی
لکھا ہی نامۂ اعمال کو تولینگے ترازو مین اوسے ایک ڈنڈی اور دو پلے ہونگے سب لوگ دیکھینگے اور یہہ واسطے اظہار معدلت ہی تبیان
مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ درازی ڈنڈی کی پچاس ہزار سالہ راہ ہی اور پلہ اوسکا ایک نور کا ایک ظلمت کا ہی
نیکیان پلۂ نور مین اور برائیان ظلمت مین تولینگے فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس اوسکی کہ بھاری ہوئی تول
اوسکی پس یہہ لوگ وہی ہین فلاح پانیوالے سمجھہ لیجیے کہ موازین کو اگر جمع موزونکی کہیے تو یہہ معنے ہوئے کہ عمل تلے ہوئے اوسکے
بھاری ہوئے اور جو جمع میزان کی کہیے تو تعدد وزن اور اختلاف موزونات پر نظر کیجیے اور ہر طرح گرانی ترازو کی ساتھہ طاعت
کے ہی اور سبکی ساتھہ معصیت کے وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ
اور جو کوئی کہ ہلکے ہوئے تول اوسکے پس یہہ لوگ وہ ہین جنھونے ٹوٹا دیا جان اپنے کو بسبب اوسکے کہ تھے ساتھہ آیتون ہماری
کے ظلم کرتے کہ سچانے کی جگہہ جھٹلاتے تھے وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ اور تحقیق قدرت دی ہمنے تم کو
ای آدمیو بیچ زمین کے کہ رہو اور کھیتی کرو یا خطاب قریش کو ہی یعنے قدرت دی ہمنے تمکو ای قریشو بیچ زمین کے تو کہ سیر کرو
شام اور یمن کو جاڑے گرمی مین اور پیدا کیا ہمنے واسطے تمھارے بیچ زمین کے اسباب معیشتو تا کہ کسب کرو تجارت کرو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ
تھوڑا شکر کرتے ہین باوجود تخصیص ان نعمتون کے یا تھوڑے ہین تم مین کہ شکر کرین **بیت** بہت نعمت ہی اور شاکر ہین اندک
سپاس حق کرے سو سومین ہی ایک وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ اور تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو پشتون مین باپونکے پھر صورتین
بنائین تمھاری رحمون مین ماؤن کے یا پیدا کیا ہمنے باپ تمھارے آدم کو پھر صورتین بنائین تمھاری اوسکی پشت مین ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ پھر کہا ہمنے واسطے فرشتونکے سجدۂ تعظیم کرو آدم کو پس سجدہ کیا فرشتون نے حکم ہمارے سے مگر ابلیس نے
کہ راہ تکبر سے لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ نہوا سجدہ کرنیوالونسے آدم کو قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ کہا اللہ نے ابلیس کو
کس چیز نے منع کیا تجھہ کو یہہ کہ نہ سجدہ کیا تونے آدم کو جب حکم کیا مین نے تجھے سجدہ کا اسکے کو قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ کہا ابلیس نے مین
بہتر ہون آدم سے خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ پیدا کیا ہی تونے مجھکو آگ سے کہ جوہر لطیف علوی نورانی ہی
اور پیدا کیا ہی تونے آدم کو کیچڑ سے کہ جسم کثیف سفلی ظلمانی ہی ابلیس نے اس صورت مین غلطی کی کہ فضیلت باعتبار



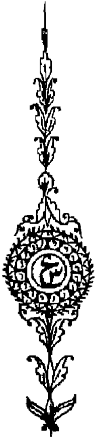
صورت کے جاتی کہ عنصر سے بنی ہی اگر باعتبار فاعل کے کہ لما خلقت بیدی عبارت اس سے ہی اور باعتبار حقیقت کے کہ ونفخت
فیہ من روحی اشارت اس سے ہی ملاحظہ کرنا دیکھنا کہ بہتری آدم کو ہی اور قیاس بھی چاہتا ہی کہ خاک بہتر ہو نار سے
کیونکہ آتش خائن ہی کہ جو اوسے دو بیست کر دیتی ہی اور خاک امین ہی جو سپرد کرو نگاہ رکھتی ہی پس امین بہتر ہی خائن
سے اور آتش متکبر ہی اور خاک متواضع تواضع بہتر ہی تکبر سے اور خاک نقش قبول کرتی ہی چنانچہ نقش معرفت قبول کیا
کتب فی قلوبہم الایمان اور آگ نقش جلاتی ہی چنانچہ نقش معرفت ابلیس نے جلایا ففسق عن امر ربہ بیت خاک کا رتبہ
عجب ہی ارجمند وپست ہی ظاہر مین باطن مین بلند قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ
مِنَ الصَّاغِرِينَ کہا اللہ نے ابلیس کو اتر آسمان سے یا بہشت سے یا مرتبۂ بلند سے کہ طاعت کے سبب تھا اوپر منزل پست کے
بواسطۂ معصیت کے کہ تجھہ سے ہوئی نہین لایق واسطے تیرے یہہ کہ تکبر کرے تو بیچ آسمانکے کہ وہ جگہہ فرشتونکی ہی جو ڈر نیوالے
اطاعت کرنیوالے ہین یا نچاہیئے تجھکو کہ معصیت کرے بیچ بہشت کے کہ مکان طاعت کرنیوالونکا ہی پس نکل آسمان سے یا بہشت سے
تحقیق تو ہی ذلیلون سے نیا سچ ہین ہی کہ نکل صورت ملکی سے اور مت رہ ملائکہ مین پس حق تعالی نے بُری شکل کر دی اوسکی قَالَ
أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ کہا ابلیس نے جب مسخ ہوگیا اور ناامید ہوا رحمت سے ڈھیل دے مجھکو اوسدن تک کہ قبروں سے اٹھائے
جاوین آدمی قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ کہا اللہ نے تحقیق تو ڈھیل دئے گیوں سے ہی سمجھہ لیجئے کہ ابلیس نے چاہا تھا کہ مین زندہ
رہون قیامت تک سو حق تعالی نے اوسکی درخواست نہ قبول کی اور نفخۂ اولی تک اوسکو مہلت دی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی الی
یوم الوقت المعلوم ای نفخۃ الاولی حاصل آیۃ کا یہہ ہی کہ تیرا ارادہ گمراہ کرنیکا ہی لوگونکے پس نفخۂ اولی تک کہ بنی آدم زندہ ہین تجھے
ڈھیل دی قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ کہا ابلیس نے پس قسم ہی اوسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو البتہ
بیٹھونگا مین واسطے آدمیونکے اوپر راہ تیری کے کہ سیدھی ہی یعنے دین اسلام کی اور اونکو اوس راہ سے پھرادونگا ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ
مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ پھر البتہ آونگا مین اونکے پاس آگے اونکیسے یعنے امر آخرت سے اور کہونگا اونکو کہ بعث اور حشر اور
بہشت اور دوزخ نہین ہین اور پیچھے اونکیسے یعنے کار دنیا سے اور اونکی نظرونمین اوسکو زینت دونگا وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ
شَمَائِلِهِمْ اور آونگا مین سیدھے اونکے سے یعنے طرف حسنات اونکی سے اور اونکو عجب مین ڈالونگا بائین اونکے سے یعنے جہت
سیئات اونکی سے اور انکو دلونمین اونکے شیرین کرونگا مین سمجھہ لیجئے کہ شیطان نے کہا ہر طرف سے منع کرونگا مین لوگونکو اللہ کی
راہ سے کہا ابن عباس نے اور نہین طاقت یہہ کہ آوے فوق اونکے سے تو کہ نہ حایل ہو درمیان بندیکے اور اللہ کی رحمت
کے وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ اور نہ پاویگا تو کہ خدا ہی اکثر بنی آدم کو شکر کرنیوالے یعنے کافر ہونگے کہ منعم کو نہین پہچانین گے
قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا کہا اللہ نے ابلیس کو نکل بہشت سے یا آسمان سے برے حال سے راندہ ہوا رحمت سے
لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ البتہ جو کوئی پیروی کریگا تیری بنی آدم سے البتہ بھرونگا دوزخ کو تم مین سے
سب سے یعنے تجھہ سے اور تیری متابعت کرنیوالون سے وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا
اور کہا مین نے بعد نکالنے ابلیس کے بہشت سے ای آدم رہ تو اور جورو تیری کہ حوا ہی بہشت مین پس کھاؤ میوون بہشت
کے جہان سے کہ چاہو یا جو کچھہ کہ چاہو وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ اور مت نزدیک جاؤ جنس اس
درخت کے کہ گندم ہی یا انگور اور مت کھاؤ اگر کھاؤگے پس ہوجاؤگے ظالمون سے اوپر جان اپنی کے فَوَسْوَسَ لَهُمَا
الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا پس وسوسہ کیا واسطے حوا اور آدم کے شیطان نے تو کہ
ظاہر کر دیوے واسطے اونکے جو کچھہ کہ چھپایا تھا اونسے شرمگاہون اونکی سے سمجھہ لیجئے کہ اہل بہشت کی عورت چھپائی تھی

ابلیس نے سمجھا کہ نا فرمانی سے یہہ لباس اونکا دور ہو جائیگا پس چاہا کہ اونکو معصیت مین ڈالے تا کہ لباس دور ہو کر فرشتون
مین رسوا ہون مارا ور طاؤس کی مدد سے بہشت مین آکر اونکو ورغلایا چنانچہ قصہ اوسکا سورۂ بقر مین مسطور ہوا ہی وَقَالَ
مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ اور کہا شیطان نے آدم اور حوّا کو نہین
منع کیا تمکو پروردگار تمھارنے کھانے اوس درخت کے سے مگر اس خطر سے کہ ہو جاؤ تم دونون فرشتے یا ہو جاؤ تم ہمیشہ
رہنے والے بہشت کے یا ایسے زندے کہ مرو ہی نہین حضرت آدمؑ نے باوجود اس وسوسے کے کھانے مین اوسکے تامل کیا ابلیس پر
تلبیس نے اور تدبیر کی وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ اور قسم کھائی ابلیس نے آدم اور حوّا کے آگے کہ البتہ مین واسطے
تمھارے خیر خواہون سے ہون اور شفقت سے کہتا ہون کہ یہہ کھالو تو کہ نہ مرو آدم علیہ السّلام نے گمان کیا کہ کوئی اللہ کی قسم
جھوٹھہ پر نہین کھاتا اس قسم سے فریفتہ ہوئے فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ پس ابلیس نے کھینچ لیا اوندونکو یعنے مرتبۂ بلند سے
گرا دیا ساتھ فریب کے اور وسوسے کے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا پس جب چکھا اوندونے میوہ اوس
درخت کیسے کہ جس سے منع کیا تھا ظاہر ہو گئین واسطے اونکے شرمگاہین اونکی کہ لباس تن سے گر پڑا ننگے رہگئے اخبار مین ہی
کہ سوا آپس کے اور کسینے اونکو ننگا نہین دیکھا اور آپس مین ایکدوسرکو دیکھکر شرمندہ ہوئے وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ
الْجَنَّةِ اور شروع کیا اوندونون نے کہ ٹانکتے تھے اوپر اپنے اپنے درخت بہشت کیسے اور وہ درخت انجیر کا تھا بقول اشہر اس
کے پتون سے اپنا ستر عورت کر کر ادہر اودہر بھاگتے تھے وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ اور پکارا اونکو پروردگا
اونکے نے کیا نہ منع کیا تھا مین نے تم دونونکو کھانے اوس درخت کیسے وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اور نہ
کہا تھا مین نے تم کو کہ تحقیق شیطان ہی واسطے تمھارے دشمن ظاہر اور دشمنی اوسکی وقت نہ کرنے سجدہ کے ظاہر سب فرشتون پر
روشن ہو گئی تھی لکھا ہی کہ وقت بھاگنے کے حق تعالی نے فرمایا کہ ای آدم مجھہ سے بھاگتا ہی تو اونھونے کہا نہین بلکہ بھاگنا میرا
بسبب حیا کے ہی تجھہ سے پھر اپنے گناہ کا اقرار کیا اور حقتعالی سے کمال عجز اور نیاز سے قَالَا کہا دونون نے رَبَّنَا ظَلَمْنَآ
اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ای پروردگار ہمارے ظلم کیا ہمنے اوپر جانون اپنی کے یہہ نا فرمانی
کر کے اور اگر نہ بخشیگا تو ہمکو اور نہ رحم کریگا تو ہم البتہ ہو جاوینگے ہم ٹوٹا پانیوالون سے قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
کہا حقتعالی نے آدم اور حوا کو اور سانپ اور طاؤس اور ابلیس کو اترو تم زمین مین بعضے تمھارے واسطے بعضونکے دشمن ہین،،
آدمی اور شیطان اور مار اور طاؤس سب آپسمین ایکدوسرے دشمن ہین وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اور
واسطے تمھارے بیچ زمین کے جائے قرار ہی اور فائدہ ہی ایک مدت تک حضرت آدم علیہ السلام غمگین ہوئے یہہ جانکر کہ پھر
بہشت مین نہین آینگے قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ فرمایا حق تعالی نے بیچ زمین کے جیوگے تم اور
بیچ زمین کے مروگے تم اور زمین سے نکالے جاؤگے تم واسطے جزا کے مضمون اس خطاب کیسے حضرت آدم کی تسلی ہوئی
کہ پھر بھی بہشت مین آوینگے يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا یہہ خطاب عام ہی ای بیٹو آدم کے تحقیق اوتارا ہمنے
اوپر تمھارے پہناوا پھر اوسکا فائدہ ارشاد فرمایا کہ يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ڈھانکتا ہی شرمگاہ تمھاری اور دوسری
اوتارا پہناوا زینت کا اور جاڑے کا سمجھہ لیجیے کہ جو شرمگاہ ڈھانکے وہ لباس ہی اور ماورا اوسکے ریش ہی تفسیر امام اہدی
مین ہی کہ لباس روئی کا کپڑا ہی اور ریش ریشم اور کتان اور ریشم کا ہی اور بعضونے کہا ہی کہ ریش متاع خانہ ہی واللہ اعلم
وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ اور پہناوا بچاؤ کا یہہ بہتر ہی یعنے جامہاے حرب جیسے زرہ اور جلتہ کہ اثر تیغ اور تیر کا نہ پہنچے یا
موٹا کپڑا بہتر ہی مہین سے کہ شکست اور تواضع نکلتی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ردا بلند اور ازار دبیز پہنی



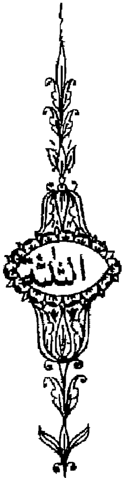
ہی رسالہ انواع اللباس مین بیان اوسکا بتفصیل لکھدیا ہی مین نے جس کسیکو شوق ہو اوسمین دیکھ لے سمجھ لیجیے کہ
محققونکے نزدیک لباس تقویٰ اللہ کی یاد ہی کہ اوس سبب سے عیب آدمیکا چھپتا ہی **مصرعہ** طاعت حق ساتر ہر عیب
ہی ✦ یا لباس تقویٰ عفت ہی یا حیا یا ترس الہی یا التزام طریقۂ نیک اور بحر الحقائق مین ہی کہ لباس دو قسم ہی
لباس فتوےٰ اور لباس تقویٰ لباس فتویٰ مفوض بامر شریعت ہی اور لباس تقویٰ متعلق بحکم حقیقت لباس فتوےٰ سی
سے بدن فائدہ اوٹھاتا ہی کہ شرمگاہ اوسکی چھپاتا ہی اور لباس تقویٰ سے ہر ایک دل اور روح اور سر اور خفی بہرہ پاتا
ہی اور ساتھ ہر ایک کے ایک ایک چیز چھپاتا ہی بہرۂ دل لباس تقویٰ سے صدق ہی بطلب مولیٰ اور اس سے پوشیدہ
ہوتی ہی سوآت دنیا و ما فیہا اور حظ روح لباس تقویٰ سے محبت خدا ہی اور اوس سے مستور ہوتی ہی سوءت تعلق
بغیر مولیٰ اور نصیب سر لباس تقویٰ سے شہود انوار لقا ہی اور اس سے چھپتی ہی رویت ماسوی اور حصۂ خفی لباس تقویٰ سے
بقا اوسکی ہی بہویت حق اور اوس سے پنہان ہوتی ہی سوآت ہویت خلق یعنے سب تعینات مضمحل اور متلاشی ہو جاتے ہین
اور پردۂ پندار چہرہ وجود متکبر سے دور ہو جاتا ہی اور مشاہدہ لمن الملک الیوم غرفۂ وحدت اور قہاری سے جلوہ دکھاتا ہی
نظم کل شیٔ ہالک الا خدا ✦ فانی و معدوم ہی سب ماسوا ✦ کون ہی اوسکے سوا کونین مین ✦ دین مین دنیا مین اور آئین مین
ہی احد کہہ تو یگانہ لاشریک ✦ کوئی ہی لن تھا نہوا اوسکا شریک ✦ ہی وہی اول وہی آخر دلا ✦ ہی وہی باطن وہی ظاہر دلا ✦
ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ یہہ لباس بھیجنا نشانیون رحمت اور فضل اللہ کیسے ہی کہ شرمگاہ آدمیونکی پوشیدہ ہو اور درختون کے پتے
باندھنے سے چھوٹین لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ توکہ وہ نصیحت پکڑین اور قدر اس نعمت کی پہچانین يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ
اے بیٹو آدم کے ڈرتے رہو کہ نہ بہکاوے تمکو شیطان كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ جیسے کہ نکالدیا ماں باپ کو تمھارے بہشت سے
يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا اوتار لیا تھا اونسے لباس اونکا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا توکہ دکھلاوین اونکو شرمگاہ اونکی یعنے سبب یہہ تھا
کہ ننگے ہوکر بہشت سے گر پڑین پس تم بھی حذر کرو اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ تحقیق ابلیس دیکھتا ہی
تمکو وہ اور کنبا اوسکا اسطرح سے کہ نہین دیکھتے تم اونکو اونکے بدن لطیف ہین تمھین نہین نظر آتے اور تمھارے جسم کثیف ہین وہ
تمھین دیکھتے ہین پس ایسے دشمنونسے ڈرنا لازم ہی اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق کیا ہی ہم نے
شیطانونکو دوست واسطے ان لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے یعنے واسطے جنسیت اور مناسبت کے شیطانونکو دوست کافرونکا
کیا ہی وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اور جسوقت کرتے ہین کافر عمل بد جیسے بت پرستی اور تحریم بحیرہ وغیرہ کی اور اگر کوئی اونکو منع کرے
قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا کہتے ہین پایا ہمنے اوپر اوسکے باپون اپنے کو اور اللہ نے حکم کیا ہمکو ساتھ اوس کے
غرض یہہ ہی کہ ہم اپنے باپونکی تقلید کرتے ہین اور حکم اللہ کا بھی اسیطرح ہی قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم تحقیق اللہ نہین حکم فرماتا ساتھ بیحیائی کے قول اور فعل مین کیونکہ اللہ نیک باتین فرماتا ہی اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ کیا کہتے ہو تم اوپر خدا کے جو کچھہ نہین جانتے کہ اوسنے فرمایا ہی قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ کہہ حکم کرتا ہی پروردگار میرا
ساتھ انصاف کے یا ساتھ توحید کے کہ سر انصاف ہی وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ اور سیدھا کرو منھون اپنے کو طرف
قبلے کے نزدیک ہر نماز کے مسجد بمعنی زمان سجود یا مکان سجود ہی اور مراد اس سے صلوۃ ہی یا یہہ معنی ہی کہ توجہ کرو ساتھ عبادت
خدا کے جب وقت نماز کا آوے نزدیک ہر مسجد کے کہ یہہ دیر نکرو اس جہت سے کہ اپنی مسجد مین چل پڑینگے وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ اور عبادت کرو اللہ کی در آنحال کہ خالص کرنیوالے ہو واسطے اوسکے دین اور طاعت كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ جیسے
کہ پہلے پیدا کیا تمکو پھر آؤگے تم طرف اوسکے پیچھے توکہ جزا دیگا تمکو اوپر اعمال تمھارے کے یا جیسا کہ تمکو خاک سے پیدا کیا ویسا ہی

خاک مین بھر لیجاویگا فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ایک فرقے کو ہدایت کی اور ایک گروہ کو ایسا کیا کہ ثابت ہوئی
اوپر اونکے گمراہی اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ تحقیق اون گمراہون نے پکڑا
شیطانونکو دوست سوا اللہ کے اور گمان کرتے ہین کہ وہ راہ پانیوالے ہین اور حقیقت مین ایسا نہین يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ ای بیٹو آدم کے
بعضے کہتے ہین یہہ خطاب عام ہے اور اکثر مفسر یہ کہتے ہین کہ خاص ہے مسلمانونکو کیونکہ بنی ثقیف اور بعضے اور مشرکان عرب مرد و
زن برہنہ طواف کرتے تھے اور اپنے گناہونکی بخشش اوسمین جانتے تھے اور بنی عامر ایام احرام مین حیوان کا کھانا ترک کرتے تھے
اور طعام اندک پر قناعت کرتے تھے اور اوسمین تعظیم کعبے کی سمجھتے تھے اہل اسلام نے کہا کہ اس تعظیم کے سزاوار ترہم ہین حقتعالےنے
اونکو منع کیا اور فرمایا ای مسلمانو خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ لو زینت اپنے نزدیک ہر مسجد کی کہ طواف اوسکا کرتے ہو یا نماز اوسمین
پڑھتے ہو مراد زینت سے لباس بہتر اور پوشاک پاکیزہ تر ہے کہ واسطے نماز کے پہنے بعضونے کہا ہے زینت کنگھی کرنا ہے ڈاڑھی مین
امام قشیری نے کہا ہے کہ مراد زینت سر ہے نہ آرایش ظاہر اور حقیقت یہہ ہے کہ ظاہر ستر عورت چاہیئے واسطے نماز کے اور باطن دل
درکار ہے واسطے نیاز کے **بیت** وہ سجدہ کیا جو با جسام آب و گل ہووے + نماز وہ ہے کہ جسمین نیاز دل ہووے وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
وَلَا تُسْرِفُوْا اور کھاؤ ایام احرام مین گوشت اور چربی اور سب کھانے کی چیزین اور پیو دودھ اور سب پینے کی چیزین اور مت حد سے
نکلجاؤ کہ حلال کو حرام ٹھہراؤ یا زیادہ بھوک سے کھاؤ **بیت** رأفت اللہ نے ارشاد کیا ہے کہ کلو + پر یہہ کب ہمکو کہا ہے کہ کلو تا گلو
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے حد سے نکلجانیوالونکو کہ زیادہ سیری سے کھاتے ہین قوت القلوب مین
ہے کہ ایکدن مین دو بار کھانا بھی اسراف ہے عبد اللہ انصاری نے کہا کہ اگر تمام دنیا کو ایک لقمہ کر کر دہن درویش مین ڈالدین اسراف
نہین ہے اسراف وہ ہے کہ برضائے حق نہو **بیت** را قتا اگر کوئی کہے اسراف مین نیکی نہین + درجواب اوسکے تو کہہ کچھ چھوڑنا اسراف
ہے قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ کہہ کسنے حرام کی ہے زینت کہ اللہ نے مقرر فرمائی
ہے یعنے طرح طرح کے پہناوے جو نکالے ہین محض قدرت اپنی سے واسطے بندون اپنے کے نباتات مین سے جیسے روئی اور کتان اور
حیوانات مین سے جیسے پشم اور ریشم اور معادن مین سے جیسے زرہ اور خود اور کسنے حرام کین ہین پاکیزہ چیزین رزق سے جیسے مکلف
کھانے پینے گوشت گھی پلاؤ نان دودھ دہی یا حلال چیزین مانند بحیرہ و سائبہ کے قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کہہ یہہ
زینت اور طیبات یعنے مکلف پوشاکین اور پاکیزہ کھانے واسطے اون لوگونکے ہین کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے اور کافر اور
فاجر اونکی تبعیت سے شریک اونکے ہین دنیا مین لیکن نعیم جاودانی مسلمانونکو ہوگی خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ پاکیزہ اور بیشریک دن قیامت
کے كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ جیسے کہ بیان کئے ہمنے یہہ حکم اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیان اور احکامونکو واسطے
اوس قوم کے کہ جانتے ہین قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہین کہ حرام کیا پروردگار میرے نے
گناہان کبیرہ کو کہ موجب بڑے عذاب کے ہین مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ جو ظاہر ہین اونمین جیسے کفر اور چھپے ہین جیسے نفاق وَالْاِثْمَ
وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ اور حرام کیا ہے گناہ صغیرہ کو جسپر حد مقرر نہین اور ظلم کو یا سرکشی کو ساتھ ناحق کے یہہ تاکید ہے کیونکہ ظلم اور کبیرہ
ساتھ حق کے نہین ہوتا وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا اور حرام کیا ہے یہہ کہ شریک لاؤ ساتھ اللہ کے وہ چیز کہ نہین
اتاری اللہ نے واسطے اوسکے دلیل وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور یہہ کہ کہو ساتھ جھوٹھ کے اوپر اللہ کے جو کچھ کہ نہین
جانتے جیسے کھیتی اور جانور ونکا حرام ٹھہرانا ہے اور برہنہ بیت الحرام کا طواف بجالانا ہے وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ اور واسطے ہر امت
کے ایک وقت ہے مقرر اونکی زندگانی کا یا ہر امت کیواسطے سوا مومنونکے ایک وقت ہے مقرر عذاب کا فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ
لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ پس جب آتا ہے وقت اونکا نہ پیچھے رہجاتے ہین اوس سے ایکساعت اور نہ آگے چلے

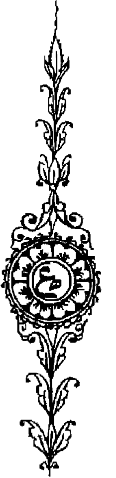


جاتے ہین ساعت سے مراد آن ہے **بیت** پیش و پس پھر نہین ہوتا جو اجل آتی ہے + راقنا بس اُسی دم جان نکل جاتی ہے
يَا بَنِيٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ اے بیٹو آدم کے اگر آوین تمھارے پاس پیغمبر تم ہی مین سے بعضے کہتے ہین یہہ خطاب خاص
ہے مشرکان عرب کو اور اصح یہہ ہے کہ عام ہے يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ بیان کرین او پر تمھارے آیتین کتاب میری یا احکام
شریعت کے فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس جو کوئی پرہیز کرے شرک سے اور جھٹھانیسے اور نیکی کرے
پس نہین ڈر او پر اونکے اور نہ وہ غمگین ہونگے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور جن
لوگون نے جھٹھایا آیتون ہماریکو اور تکبر کیا اونسے اور ایمان نہ لائے پس یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ پس کون شخص ہے ظالم تر اوس
شخص سے کہ باندھ لیوے او پر اللہ کے جھوٹھ کہ زن اور فرزند اور شریک اوسکا ٹھہراوے یا جھٹھاوے آیتون اوسکی کو کہ اتاری
ہین اسنے اور اسمین منجملہ انکے انکار نبوت کا بھی ہے اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ یہہ لوگ جھوٹھ باندھنے والے اور جھٹھانیوالے
پہنچیگا اونکو حصہ اونکا لوح محفوظ سے یعنے جو اونکی تقدیر مین لکھا ہے عذاب اور رنج وہ پہنچیگا یا جزا پاوینگے جو کچھ کہ لکھا نامہ اعمال
مین اونکے ہے حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ یہانتک کہ جب آوینگے اونکے پاس بھیجے ہوئے ہمارے کہ ملک الموت اور
لشکر اونکا ہے قبض کرتے ہونگے روحون اونکی کو قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہینگے فرشتے اونکو غصے سے
کہان ہین بت تمھارے کہ تھے تم پوجتے اونکو سوا اللہ کے اب آوین اور اللہ کا عذاب تمسے دفع کرین قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ کہینگے کافر کھوئے گئے ہمسے اور گواہی دینگے او پر جانون اپنی کے یہہ کہ تھے وہ کافر قَالَ
ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ فرماویگا اللہ داخل ہو بیچ اون امتون کے کہ گذرے ہین
پہلے تم سے او پر دین آئین تمھارے کے جنون سے اور آدمیون سے اونمین ملکر بیچ آتش دوزخ کے كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا
جب داخل ہوگی ایک جماعت لعنت کرینگے بہن اپنی کو یعنے جماعت دوسری کو کہ ہم دین اسکی ہے اور ایک ملت پر مری ہے جیسے
یہود یہود کو لعنت کرینگے ترسا ترسا کو گبر گبر کو حَتّٰىٓ اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ یہان تک کہ جب ملجاوینگے
بیچ دوزخ کے سب کہینگے پچھلے اونکے واسطے پہلون اونکے کے رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ اے پروردگار
ہمارے اونھون نے گمراہ کیا تھا ہمکو دے اونکو عذاب دوگنا ہمسے آتش دوزخ سے ایک اونکی گمراہی کا ایکدوسرے کے گمراہ کرنے کا
قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ فرماویگا اللہ تعالی واسطے ہر ایک کے عذاب دوگنا ہے پہلونکو واسطے گمراہ ہونے اور
گمراہ کرنیکے اور پچھلونکو واسطے گمراہ ہونے او پیروی کرنیکے اور لیکن نہین جانتے تم اندر ایکدوسرے کے عذاب سے خبر نہین رکھتے
تم اور یعلمون ساتھ صیغۂ غائب کے بھی قرأت ہے یعنے نہین جانتے وہ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ
فَضْلٍ اور کہینگے اگلے اونکے واسطے پچھلونکے پس نہووے واسطے تمھارے او پر ہمارے کچھ زیادتی عذاب کی فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ پس چکھو عذاب کو بسبب اوسکے کہ تھے تم کماتے کفر سے اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا
عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ تحقیق جن لوگون نے جھٹھایا آیتون ہماری کو کہ قرآن ہے اور سرکشی کی اونسے اور فرمانبرداری
اونکی سے نہ کھولے جاوینگے واسطے اونکے دروازے آسمانکے کہ اعمال اونکے اور روحین اونکی جاوین بلکہ سجین مین لیجاوینگے
کہ نیچے زمین ہفتم کے ہے اور واسطے اعمال اور ارواح مومنون کے دروازے آسمان کے کھولدیوینگے اور انہین علیین کو پہنچاوینگے
کہ بالاے آسمان ہفتم ہے وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ اور نہین داخل ہونگے یہہ جھٹھانیوالے اور تکبر کرنیوالے
بہشت مین یہانتک کہ داخل ہوجاوے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے اور یہہ صورت ہونیوالی نہین پس کافر بھی بہشت مین جانیوالے

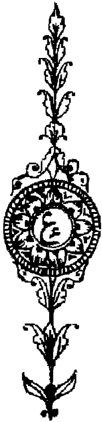
نہین وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ اور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم گنہگارونکو لینے کافرونکو لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ واسطے اونکے ہی دوزخ سے بچھونا کہ اوسپر بیٹھینگے اور اوپر اونکیسے بالاپوش ہین آگ کے کہ اوڑھینگے زیر و زبر کفار کو دوزخسے چھٹکارا نہین ہی آتش کی توشک ہی بچھی آتش کا بالاپوش ہی وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ اور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم کافرونکو وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے مانند تصدیق رسل کے اور فرمانبرداری کتاب کی اور جو اعمال صالحہ بہت تھے سبکا بجالانا طاقت بشری سے باہر تھا اس واسطے فرمایا نہین تکلیف دیتے ہم کسیکو مگر طاقت اوسکی پر کہ جتنا اوس سے ہوسکے یہہ جملہ لانکلف نفسا الا وسعہا درمیان ہین مبتدا اور خبر کے معترضہ ہی مبتدا، والذین آمنوا وعملوا الصالحات ہی اور خبر أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ یہہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہین هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ اور کھینچ لیا ہمنے جو کچھہ کہ تھا بیچ سینون اونکیکے کینے اور حسد سے چلتی ہین نیچے مکانون اونکیکے نہرین واسطے زیادتی لذت اور سرور اونکے کے وَقَالُوا اور کہینگے بہشتی اپنے مقام دیکھکر الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے کمال فضل اپنے سے راہ دکھائی ہمکو طرف اوسکے یعنے اوس مقام کے یا طرف اوس عمل کے کہ جسکے سبب سے یہہ مقام ملا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اور نتھی ہم کہ راہ پاوین اپنی قوت سے اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ یہہ شکر نعمت ہدایت کا ہی کہ بہشتی ادا کرینگے کیونکہ بدون توفیق الٰہی کوئی منزل مقصود کو نہین پہنچا **نظم** گر بدرقۂ لطف تیرا رہ نہ دکھائے + تو تیری طرف گئے کہین کوئی نہ جائے + کسکو یارا ہی یہان قدم دھرنے کا + ہان جا ہی جسے تو کہ وہی تجھکو پائے لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ بہشتی کہینگے تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارےکے ساتھہ حق کے اونکے ارشاد سے ہمنے راہ توحید کی پائی تھی وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ اور پکارے جاوینگے بہشتی کہ یہہ بہشت جسکا وعدہ تمھین دیا تھا دنیا مین وارث کئے گئے ہو تم اوسکے بسبب اون عملونکے کہ تھے تم کرتے وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا پکارینگے رہنے والے بہشت کے رہنے والونکو دوزخکے یہہ کہ تحقیق پایا ہمنے جو کچھہ وعدہ دیا تھا ہمکو پروردگار ہمارےنے سچ پس کیا پایا تمنے جو کچھہ وعدہ دیا تھا تمکو پروردگار تمھارےنے سچ یعنے ہمین وعدہ ثواب کا فرمایا تھا سو ہمنے پایا اور تمھین وعید عذاب کا تھا سو تمنے پایا قَالُوا نَعَمْ کہینگے ہان پایا ہمنے جو کچھہ اللہ نے کہا تھا فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ پس پکاریگا پکارنیوالا یعنے اسرافیل درمیان بہشتیون اور دوزخیون کے یہہ کہ لعنت ہی خدا کی اوپر کافرونکے کہ عبادت کی ہی غیر محل ہین الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا جو لوگ بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کی سے اور چاہتے ہین واسطے راہ حق کے کجی وَهُم بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ اور وہ ساتھ آخرت کے کافر ہین وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ اور درمیان بہشت اور دوزخکے ایک پردہ ہوگا یا اہل بہشت اور دوزخکے درمیان فصیل ہوگی جیسی شہرپناہ کہ دوزخی بہشت مین نہ جاسکین چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ اس حجاب کو اعراف کہتے ہین امام زاہد نے کہا ہی کہ اعراف سفید مشک کا ٹیلہ ہی وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے پہچانینگے وہ ہر ایک بہشتی اور دوزخی کو ساتھ چہرے اونکے کے کہ بہشتیونکے چہرے سفید ہونگے دوزخیونکے سیاہ اور اس مقام کو اسی واسطے اعراف کہتے ہین کہ وہانکے رہنے والے عارف ہونگے احوال فریقین سے اور وہ انبیا اور شہدا اور کبرائے مومنان ہونگے اور اعراف مین رہنا دلیل اونکے کرامت اور فضل کی ہی کہ وہانسے اپنے مقام بہشت مین دیکھکر خوش ہونگے اور عذاب دوزخ دیکھکر اوسکی رہائی سے سرور اُٹھاینگے یا ملائکہ بصورت رجال ہونگے واللہ اعلم تفسیر امام ثعلبی مین منقول ہی کہ ابن عباس نے کہا اعراف موضع بلند ہی صراط سے اور حمزہ اور جعفر طیار رضی اللہ عنہم وہان بیٹھینگے اور اپنے دوستونکو پہچانینگے ساتھہ تازگی اور سفید رنگی کے اور دشمنونکو ساتھہ تیرگی



اور سیاہ روئی کے بعضون نے کہا ہے اعراف پر وہ لوگ ہونگے جن کے حسنات اور سیئات برابر ہین یا ابوین مین سے ایک راضی
ہے ایک ناخوش یا موحد مقصر عمل ہین اس تقدیر پر اعراف مین اونکا رہنا بہت نقص ثواب ہوگا بہشت مین نہ جانیسے واللہ اعلم
وَنَادَوْا اَصْحَابَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اور پکارینگے اعراف والے رہنے والے بہشت کے کو یعنے جب بہشت کی طرف نظر کرینگے
تو بہشتیونکو کہینگے سلام علیکم یعنے سلامتی ہے اوپر تمھارے یا تحیت اللہ کی ہو جیو اوپر تمھارے یا خوش ہے حال تمھارا کہ بسلامت
دار السلام کو پہنچے لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ اعراف والے ابھی نہین گئے ہونگے بہشت مین اور وہ امید رکھتے ہین کہ داخل
ہون ایک قول یہہ ہے کہ آخر اون لوگون کے کہ بہشت مین جاوینگے یہی ہونگے فتوحات مکی مین ہے کہ میزان حسنات اور سیئات
اہل عرفان کے مساوی ہونگے یہہ بہشت کو بھی دیکھینگے اور دوزخکو بھی دیکھینگے واسطے دخول کے کسی ایک مین ترجیح نہوگی جب خلق
کو حکم سجدہ کا ہوگا کہ آخری تکلیف ہے دن قیامت کے تو اہل اعراف بھی سجدہ کرینگے میزان حسنات اونکی راجح ہو جاویگی بہشت مین
داخل ہو جاوینگے وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ اور جب پھیری جائینگین نظرین اونکی تفسیر زاہدی مین ہے کہ حقتعالی فرشتے کو فرماویگا
کہ منہہ اونکے پھراوے تِلْقَاءَ اَصْحَابِ النَّارِ طرف دوزخیونکے قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ کہینگے اے پروردگار ہمارے
مت کر ہمکو ساتھہ قوم ظالمون کے یعنے ہمین اور اونکو جمع مت کر دوزخمین وَنَادٰى اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمَاهُمْ
اور پکارینگے رہنے والے اعراف کے مردونکو کہ پہچانتے ہین اونکو ساتھہ چہرون اونکے کہ سیاہ رو کیری آنکھین ہونگی وہ کافر ہونگے جیسے
ولید بن مغیرہ اور ابوجہل ناہل اور عاص بن وایل اور امثال اونکے کہ دنیا مین کہتے تھے خدا ایسے کنگالونکو مثل بلال اور عمار
اور صہیب کے بہشت مین لیجاوے اور ہمین دوزخمین یہہ کبھی نہین ہونیکا اور قسم کھاتے تھے کہ اللہ تعالی غلامون اور چرواہونکو
ہمپر فضل دیگا قَالُوْا مَا اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ کہینگے اونکو اعراف والے کہ تم عذاب مین ہو نہ کفایت کیا تم سے
جمع مال تمھارے نے یا کثرت مددگار تمھارے نے اور یہہ کہ تھے تم تکبر کرتے یعنے اون چیزون نے تمھارا عذاب دفع نہ کیا پھر اعراف والے اشارت
طرف بلال اور عمار اور صہیب کے کرکر کافرونکو کہینگے اَهٰٓؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ آیا یہہ لوگ وہ ہین جن پر دنیا
مین قسم کھاتے تھے تم کہ نہ پہنچاویگا اونکو اللہ رحمت اور اب بسبب رحمت حق کے بہشت مین ہین اور جب اہل اعراف یہہ باتین
کر چکینگے تو حق تعالی اونکو اپنے کرم سے فرماویگا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ داخل ہو بہشت مین نہین ڈر
اوپر تمھارے اور نہ تم اندوہگین ہوگے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب اعراف والونکو بہشت مین لیجاوینگے دوزخیونکو
طلب الفرج بعد الیاس پیدا ہوگی کہینگے الہی ہمارے سگے بہشت مین ہین ہمین اجازت دے کہ اونسے باتین کرین حق تعالی حکم
فرماویگا تاکہ بہشتی طرف دوزخیونکے دیکھینگے اور اپنے قرابتوالونکو نہ پہچانینگے کہ خلقت اونکی متغیر ہوگئی ہوگی لیکن دوزخی اونکو
پہچانینگے اور نام لے لے پکارینگے اور کھانا پینا وہان کا مانگینگے چنانچہ فرماتا ہے وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا
عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ اور پکارینگے رہنے والے آگ کے بہشت والونکو یہہ کہ ڈالو اوپر ہمارے پانی سے یا اوس چیز
سے کہ روزی دی ہے تمکو اللہ نے قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کہینگے بہشتی جواب مین اونکے تحقیق اللہ نے حرام کیا
کھانے پینے کو بہشت کے اوپر کافرونکے الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا جنھون نے پکڑا دین اپنے کو تماشا اور کھیل کیونکہ
یہہ اپنے عید کے دن گرد کعبہ کے آتے تھے اور تالیان بجاتے تھے اور کھیلتے تھے وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور فریب دیا
اونکو زندگانی دنیا کی نے **نظم** دنیا ہے بلا ہیچ اس سے رافت + لاتی ہے یہہ سرپہ لاکھہ آفت + شیرین ہے بذوق اثر مین
سم ہے + ظاہر ہے خوشی بمعنی غم ہے + مانند حباب ہے نمودار + کچھہ اسکو نہین ثبات اے یار + مت اسکے فریب مین تو آنا
زہر اسکو سمجھے ہے منہہ دکھانا + فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ پس آج بھلاوینگے

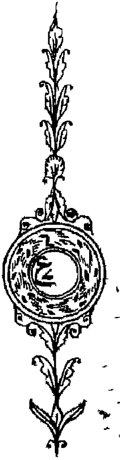


ہم اونکو بیچ آگ کے جیسا بھول گئے تھے وہ ملاقات اسدن اپنے کی اور جیسے تھے ساتھ نشانیون ہمارے کے انکار کرتے وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ
بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اور البتہ تحقیق لائے ہم اونکو پاس کتاب کے کہ مفصل بیان کیا ہے
ہمنے اوسکو اوپر علم کے واسطے ہدایت کے اور رحمت کے واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ نہین انتظار
کرتے کافر مگر ظاہر ہونے حقیقت اوسکی وعدے اور وعید سے یعنے منتظر ہین کہ جو وعدہ وعید اللہ نے اس کتاب مین کیا ہے وہ
سچ ہوتا ہے یا نہین يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ جسدن آویگی حقیقت اوسکی یعنے ظاہر ہوجاوینگے وعدے
اور وعید کے آثار اور وہ دن قیامت کا ہی کہینگے وہ لوگ جو بھول گئے تھے اوسکو پہلے اس سے دنیا مین قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ
رَبِّنَا بِالْحَقِّ تحقیق آئے تھے رسول پروردگار ہمارے کے ساتھ حق کے اور ہمنے جھٹھایا تھا اونکو فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا
لَنَآ پس آیا ہین واسطے ہمارے سفارش کرنیوالے آجکے دن اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ یا پھیرے جاوین ہم دنیا مین
پس عمل کرین ہم سوا اسکے کہ تھے عمل کرتے یعنے تصدیق کرین نہ تکذیب اور وحدت کے قایل ہون نہ شرک کے پس نہ اونکی کوئی شفاعت
کریگا نہ دنیا مین پھر بھیجے جاوینگے قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ تحقیق ٹوٹا دیا اونھون نے جانون اپنی کو کہ بتون کے پوجنے مین عمر کھودی وَضَلَّ



عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور کھویا گیا اونسے جو کچھ تھے باندھ لیتے جھوٹھ کہ بت ہماری شفاعت کرینگے درگاہ خدا مین اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو بیچ مقدار چھہ رات دنیا کے
کیونکہ قبل آسمان زمین کے دن کی مدت کہ طلوع شمس سے غروب تک معیّن ہے نتھی اور تبیان مین ہے کہ چھہ دن ایّام آخرت کے ہین
کہ ہر روز برابر ہزار سال دنیا کے ہے لیکن قول اوّل اصح اور اشہر ہے اور پیدا کرنیمین اشیا کو ساتھ تدریج کے باوجود قدرت کے
کہ بکلمۂ کن موجود کردیتا دلیل اختیار قادر مختار ہے اور اشارہ ہے کہ صبر بیچ امور کے درکار ہے جلدی کار شیطان تہ کا ہے العجلة من
الشیطان والتانی من الرحمان نظم کار شیطان کا ہے تعجیل اور شتاب + خوئے رحمان صبر ہے اور احتساب + خلق چھے دنمین کئے ہفت
آسمان + باوجودِ قدرتِ ایجاد آن + یہہ ہے تعلیم سبب تاخیر ہے + تجھکو سکھلائی اُنے تدبیر ہے + یعنے عجلت سے بگڑتا کام ہے
صبر فرما صبر نیک انجام ہے + ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے یہہ متشابہات قرآنی سے ہے ایمان ہمارا ہے
اسپر اور حقیقت اوسکی اللہ ہی جانتا ہے جیسا وہ بے کیف ہے ویسا ہی استوا اوسکا عرش پر بلا کیف ہے **بیت** ادراک سے ورا
ہے افہام سے ہے برتر + دریافت سے سوا ہے اوہام سے ہے برتر + بعضون نے کہا ہے کہ استوا بمعنی قصد ہے یعنے پھر قصد کیا اوپر
پیدا کرنے عرش کے واللہ اعلم يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ڈھانکدیتا ہے اللہ رات کو بیچ دن کے واسطے اکتفائے احد الضدّین
کے عکس اوسکا نفرمایا والا ڈھانکدیتا ہے ایسے ہی دنکو بیچ رات کے ڈھونڈھتی ہے رات دنکو شتاب شتاب یعنے جلد جلد اوسکے پیچھے آتی
ہے وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اور پیدا کیا ہے سورجکو اور چاندکو اور ستارے مسخر کئے گئے ساتھ حکم اوسکے کے
اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ خبردار ہو واسطے اوسکے ہی پیدا کرنا اور حکم کرنا یعنے جو کچھ ہے اوسی نے بنایا ہے اور وہی تصرف کررہا ہے
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ بہت برکت والا ہے اللہ پروردگار عالمونکا اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی
سے اور چھپاکر عاجزی نشانی احتیاج کی ہے اور چھپا کر دعا کرنی دلیل اخلاص کی اور محتاج مخلص کو امیدواری ہے **بیت** ناامیدی
نہین امید ہے یہان + کہ ہین محتاج مخلص ای یاران + سمجھ لیجئے کہ اس آیۃ مین صریح امر بذکر خفیہ ہے تفسیر امام نجم الدین مین معنی
مین اس آیت کی لکھا ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین
تھے جب بلندی پر چڑھتے تھے تکبیر تہلیل باواز بلند کہتے تھے حضرت نے فرمایا یا ایہا الناس اربعوا علی انفسکم لستم تدعون اصما
ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا یعنے ای لوگو نگاہ رکھو جانون اپنی کو یعنے نعرہ مت کرو دلمین اپنے اللہ کو یاد کرو نہین ہو تم

بلاتے بہرے اور غائب کو تحقیق تم بلاتے ہو سُنّنے والیکو کہ نزدیک تم سے ساتھ علم قدیم اپنے کے ہی او راتیۃ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا
وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ مین بھی صریح امر بذکر خفیہ ہی اور سوا اسکے جا بجا
آیات اور احادیث مین بذکر خفیہ آیا ہی اور کہین امر بذکر جہر صریح نہین آیا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل وحی جو غار حرا مین
خلوت کی تھی بقول صحیح ذکر قلبی کرتے تھے نہ ذکر لسانی واللہ اعلم إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکلجانیوالونکو
کہ دعا مین آواز بلند کرتے ہین اور فریاد کرتے ہین یا دعا ریا سے ملاتے ہین یا دعاے بدحق مین غیر مستحق کے کرتے ہین یا اللہ سے وہ مانگتے ہین
کہ جسکے لائق نہین ہین جیسے رتبہ انبیا اور صعود سما وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا اور مت فساد
کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر کے یا ظلم کے پیچھے درستی اوسکیکے ساتھ ایمان کے یا عدل کے اور پکارو اللہ کو ڈر سے عذاب کے اور طمع سے ثواب کے
إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک ہی نیکی کرنیوالون سے سمجھہ لیجئے کہ نیک کار اور بدکار سب امیدوار
رحمت الٰہی کے ہین اور محسنین اگرچہ بمعنی مطیعین ہی لیکن سب مؤمنین اسمین داخل ہین **بیت** مین اگرچہ پرخطا ہون کہ جو کام ہی
جفا ہی + ہون امیدوار رحمت کہ وہ منبع وفا ہی + تذکیر قریب کی کہ بیان رحمت ہی واسطے اللہ کے ہی وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ
الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ اور اللہ وہ ہی جو کہ بھیجتا ہی باد کو خوشخبری دینے والین آگے آنے باران رحمت اوسکے کے
حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ یہان تک کہ جب اُٹھاتی ہین باوین بادل بھاری کو ہانک لیجاتے
ہین ہم اوس بادل کو واسطے زندہ کرنے شہر مردہ کے پس نازل کرتے ہین ہم پانی کو سمجھہ لیجئے کہ باد صبا بادل زمین سے اوٹھاتی ہی اور
باد شمال سبکو جمع کرتی ہی اور باد جنوب برسانے لگتی ہی اور باد دبور بعد تھمنے مینہہ کے سبکو متفرق کر دیتی ہی واللہ اعلم فَأَخْرَجْنَا
بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ پس نکالتے ہین ہم ساتھہ اوس پانی کے ہر طرح کے میوے كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ جیسے زمین مردہ
کو روئیدگی سے زندہ کرتے ہین ہم ایسے ہی نکالینگے ہم مردونکو قبرونسے اور احیائے زمین کہ مثل احیائے اموات ہی بیان کی تو کہ تم نصیحت
پکڑو اور قیامت پر ایمان لاؤ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ اور زمین پاک پتھر اور ریت سے کہ لائق زراعت کے
ہو نکلتی ہی کھیتی اوسکی ساتھہ حکم پروردگار اوسکیکے وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا اور جو زمین کہ ناپاک اور شور ناک ہی نہین نکلتی
کھیتی اوسکی مگر تھوڑی کہ اوسمین منفعت کچھہ نہین یہہ مثال مومن اور کافر کی ہی دل مومن کا زمین طیب ہی اور دل کافر کا زمین
خبیث پس جب باران مواعظ کلام الٰہی دل مومن پر برستا ہی اشجار طاعات اور عبادات اوس سے روئیدہ ہوتے ہین اور جب
کافر استماع سخن حق کرتا ہی زمین دل اوسکی تخم نصیحت قبول نہین کرتی اور کوئی درخت بار ور اوس سے نہین اوگتا **بیت**
بارض شور عبث تخم کاری گل ہی + کہ خار خشک نظر آئے جائے سنبل ہی كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ اسیطرح بیان
کرتے ہین ہم نشانیان واسطے اوس قوم کے کہ شکر کرتے ہین نعمت فہم اور ادراک پر اور بہرہ اعتبار اوٹھاتے ہین ان مثالونمین فکر
کر کر لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو کہ پچاس برس کے تھے
طرف قوم اوسکی کے کہ اکثر اولاد قابیل کی تھی بت پوجتے تھے پس کہا نوح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے
کوئی معبود سوا اسکے پس اوسیکا حکم مانو اور عبادت مین اوسکی کسیکو شریک نہ کرو إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ تحقیق مین
ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن بڑے سے کہ روز طوفان یا روز قیامت ہی قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ کہا
سردارون نے قوم اوسکی سے تحقیق دیکھتے ہین ہم تجھکو اے نوح بیچ گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو اپنے خداؤن کی عبادت سے پھیر کر ایک خدا
کی عبادت پر لاتا ہی قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہا نوح نے اے قوم میری نہین مجھہ
گمراہی ولیکن مین بھیجا ہوا ہون پروردگار عالمون کی طرف سے أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنْصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

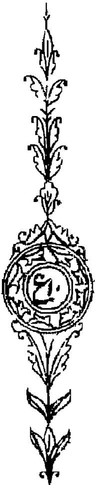


پہنچاتا ہون تمکو پیغام پروردگار اپنے کی طرفسے اور خیرخواہی کرتا ہون تمھاری اور جانتا ہون وحی اللہ کی سے کہ مجھپر آئی ہی جو کچھ
تم نہین جانتے قوم نوح پر عذاب قوم کا جو تکذیب پیغمبر کی کرتے ہین نہین سنا تھا اور نہین جانتے ہین جب نام پیغام اور وحی کا سنا تعجب
ہوئے نوح علیہ السلام نے کہا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کرتے ہو تم یہہ کہ آوے
تمھارے پاس نصیحت پروردگار تمھارے کیطرفسے اوپر زبان ایکمرد کے تم مین سے تو کہ ڈراوے تمکو آل کفر اور عصیان سے
وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور توکہ بچو تم غضب خدا سے اور توکہ رحمت کیئے جاؤ شرک سے بچنے کے سبب سے فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹھایا قوم
نوح نے نوح کو اور نوح علیہ السلام نے ہلاک قوم کی دعا کی حق تعالیٰ نے حکم کیا نوح کہ کشتی بنا کر مومنونکو لیکر سوار ہو گئے پھر طوفان
آیا اور سب کافر ہلاک ہو گئے اور نوح علیہ السلام اور جو اونکے ساتھ کشتی مین تھے سلامت رہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ پس
نجات دی ہمنے نوح کو غرق ہونیسے اور اون لوگون کو کہ ساتھ اوسکے تھے بیچ کشتی کے وہ سب تھے چالیس مرد اور چالیس زن وَاَغْرَقْنَا
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور ڈبو دیا ہمنے طوفان مین اون لوگونکو کہ جھٹھاتے تھے نشانیون ہماریکو کہ وحدانیت کی تھین یا معجزون کو
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ تحقیق وہ تھے قوم اندھے کہ نشانیان ہماری نہین دیکھتے تھے وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بھیجا ہمنے طرف
عاد کے بھائی انکے ہود کو سمجھیئے کہ عاد کیطرف قبیلہ منسوب ہی وہ پدر چہارم ہود ہی اور وہ عاد بن عوص بن ارم بن سام بن
نوح ہی اور نزدیک ارباب سیر کے نام ہود کا عابر بن صالح بن ارفخشد بن سام بن نوح ہی اس قول پر ہود ابن عم قبیلہ عاد
ہی اور قبیلہ عاد کے لوگ بڑے بڑے قدوالے تھے تمام روئے زمین مین مثل اونکے قبیلہ عظیم نتھا اور مال بہت رکھتے تھے اور بتون کو
پوجتے تھے حق تعالیٰ نے ہود کو اونپر بھیجا پس ہود علیہ السلام نے انکو طرف حق کے دعوت کی قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی اور اوسکی یگانگی کے قایل ہو نہین واسطے تمھارے کوئی معبود سوا اسکے اور بت لایق
عبادت کے نہین ہین اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہین ڈرتے ہو عذاب خدا سے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ
سَفَاهَةٍ کہا سردارون نے جو کافر ہوئے تھے قوم اوسکی مین سے کیونکہ بعضے قوم اشراف اسکی مین سے مسلمان بھی تھے جیسے مرثد بن
سعد اور تابعین اوسکے لیکن کافرون نے کہا تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو بیچ بیوقوفی کے کہ دین قدیم کو چھوڑ کر دین نیا اختیار کرتا ہی
وَاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور تحقیق ہم البتہ گمان کرتے ہین تجھکو جھوٹھون سے قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ کہا ہود نے اے قوم میری نہین مجھکو بیوقوفی ولیکن مین رسول ہون پروردگار عالمونکی طرف سے اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ
رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ پہنچاتا ہون مین تمکو پیغام پروردگار اپنے کیطرفسے اور مین واسطے تمھارے خیرخواہ ہون امانت دار اَوَعَجِبْتُمْ
اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کیا تم نے یہہ کہ آئی تمھارے پاس نصیحت پروردگار تمھارے
کی طرفسے اوپر زبان ایکمرد کے تم مین سے توکہ ڈراوے تمکو عذاب الٰہی سے وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي
الْخَلْقِ بَصْۜطَةً اور یاد کرو نعمت خدا کو جسوقت کہ کیا تمکو جانشین پیچھے ہلاک قوم نوح کے اور زیادہ کیا تمکو بیچ پیدایش کے پھیلاؤ یعنے قد
تمھارے لنبے کئے لکھا ہی کہ چھوٹے قدوالا اونکا ساٹھہ گز کا تھا اور بڑے قدوالا سو گز کا فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ
پس یاد کرو نعمتون اللہ کی توکہ تم فلاح پاؤ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا کہا اونھون نے
ہود علیہ السلام کو کیا آیا ہی تو ہمارے پاس اسواسطے کہ عبادت کرین ہم اللہ اکیلے کی اور چھوڑ دیوین جو کچھ کہ عبادت کرتے تھے
باپ ہمارے بتون کی ہم کسیطرح بتون کی عبادت نہین چھوڑینگے اور تو جو ہمین عذاب سے ڈراتا ہی فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ پس لے آ ہمارے پاس جو کچھ کہ تو وعدہ دیتا ہی ہمکو اگر ہی تو سچون سے بیچ عذاب آنیکے قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ کہا ہود علیہ السلام نے کہ تحقیق واقع ہوا اوپر تمھارے پروردگار تمھارے سے عذاب اور غصہ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْۤ

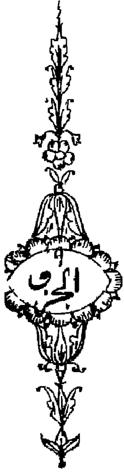
اَسْمَآءٍ کیا جھگڑا کرتے ہو تم مجھ سے بیچ کاموں اون ناموں کے کہ ہر ایک کا نام رکھ لیا تھا کسیکو ساقیہ کہتے تھے اس گمان سے کہ مینہہ یہی برساتا ہے کسیکو حافظہ کہتے تھے اس ظن سے کہ سفر میں نگہبانی کرتا ہے ایسے رازقہ اور سالمہ اور اوسپر یہہ اسم ہی تھے فقط بے مسمی کیونکہ بت پتھر تھے قدرت کچھ نہین رکھتے تھے پس ہود علیہ السلام نے کہا کہ تم جھگڑتے ہو مجھ سے ان چیزون مین کہ جہل کے سبب سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ رکھ لئے ہین وہ نام تمنے اور باپون تمھارے نے اُتاری نہیں اللہ نے ساتھ جائز ہونے عبادت اونکی کے کچھ دلیل اور جبکہ حق ظاہر ہوگیا اور تم نہین مانتے فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ پس منتظر رہو نزول عذاب کے تحقیق مین بھی ساتھ تمھارے منتظر رہنے والونسے ہون لکھا ہے کہ تین برس مینہہ نہ برسا قحط پڑا اور اوس زمانے مین دستور تھا کہ جب کچھ بلا نازل ہوتی تھی تو متوجہ اس مقام کی طرف ہوتے تھے جہان اب کعبہ شریفہ ہے اور وہان تقل ریگ سرخ کا تھا وہین مسلم اور مشرک سب جاتے تھے اور دعا کرتے تھے مطلب اونکا حاصل ہوتا تھا پس قوم عاد سفر کو تیار ہوئی قیل ابن عنز اور مرثد بن سعد ستر آدمی اس قبیلے کے ساتھ لیکر مکے کو گئے معاویہ بن بکر کے پاس کہ اولاد عملیق سے تھا اور وہ اُن دنون مکے کا حاکم تھا جا اُترے مہمانی کھائی اور اجازت چاہی کہ موضع معین مین جاکر دعا کرین مرثد کہ رؤسائے عاد سے تھا اور ہود علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا کہنے لگا کہ انکی دعا سے مینہہ نہین برسیگا جب تک ہود علیہ السلام کی اطاعت نکرینگے سب نے معاویہ سے کہا کہ مرثد کو بند کر رکھو موضع دعا مین نجانے دو اور قیل ابن عنز قوم کو لئے ہوئے وہان گیا اور دعا کرنے لگا کہ الہی قوم عاد پر مینہہ برسا جیسا یہہ چاہتے ہین اوسوقت تین ٹکڑے بادل کے ایک سُرخ ایک سفید ایک سیاہ نمود ہوئے اور آواز آئی کہ ای قیل ان تینومین سے جونسا ٹکڑا چاہئے اپنی قوم کیواسطے اختیار کرلے اُسنے ابر سیاہ لیا کہ بہت برستا ہے اور مکے سے نکلکر اپنے شہر کو چلا جب وہان پہنچا سب عادی خوش ہوئے اور اپنے گھر ولسے نکلے عذاب الہی اونپر نازل ہوا آٹھہ دن رات باد صرصر چلی سب ہلاک ہو گئے ہود علیہ السلام اور جو اونپر ایمان لائے تھے سلامت رہے فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا پس نجات دی ہمنے ہود کو اور اون لوگون کو جو ساتھ اوسکے تھے یعنے اوسپر ایمان لائے ساتھ مہربانی کے اپنی طرف سے وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ اور کاٹ ڈالی ہمنے جڑ اون لوگون کی کہ جھٹلاتے تھے نشانیون ہماری کو اور نتھے ایمان والون سے وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی اونکے صالح کو سمجھ لیجئے کہ یہہ ایک قبیلہ عرب مین تھا کہ منسوب ساتھ ثمود بن عاد بن عواص بن ارم بن سام بن نوح کے تھا بت پرستی کرتا تھا اور درمیان ولایت حجاز اور شام کے حجر ایک جگہہ تھی وہان رہتا تھا اور حضرت صالح بھی ثمود کی اولاد سے تھے سات واسطون سے قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ کہا صالح نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ لاشریک لہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی معبود مستحق عبادت کے سوا اسکے قوم ثمود نے کہ بہت تھے اور مال بہت رکھتے تھے اور قوت والے تھے حضرت صالح کو جھٹلایا اور کہا کہ کچھ معجزہ دکھاؤ تو ایمان لاوین اونھونے کہا کیا معجزہ چاہتے ہو کہا کل ہماری عید ہے ہم بھی اپنے بتونکو آراستہ کرکے نکالینگے اور تم بھی نکلکر صحرا کو چلیو ہم اپنے بتونسے دعا کرینگے تم اپنے خدا سے کیجیو جسکی دعا قبول ہوئے اوسکی دوسرے متابعت کرینگے دوسرے دن یونہین کیا اونھون نے بہتیرے بتون سے دعا کی کچھ ہنوا شرمندہ اور رسوا ہوئے جندہ بن عمرو نے کہ اشراف قبیلہ ثمود سے تھا اشارہ طرف ایک پتھر کے کرکے کہ صحرا مین اکیلا پڑا تھا کہا کہ ای صالح اس پتھر سے واسطے ہمارے ناقہ برابر شتر بچے کے نکالدے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ میرا اپنی قدرت کاملہ سے ایسا ہی ناقہ اس پتھر سے پیدا کرے تو تم کیا کرو کہا ہم ایمان لاوین اور عبادت تیرے خدا کی کرین اس شرط پر قسم کھائی صالح علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھکر دعا کی وہین پتھر حرکت مین آیا جیسی اونٹنی وقت جننے کے نالہ کرتی ہے اسی طرح آواز کرکر پھٹ گیا اور ناقہ کلان موافق مدعائے قوم کے نکل آیا اور اسیوقت اُسے ایک بچہ پیدا ہوا اوسکے مثل سبنے دیکھا جندہ ایمان لایا اور باقی اشراف قوم ثمود

کے انکار کرنے لگے اور گمراہی مین پھنسے رہے پھر وہ ناقہ درمیان قوم کے رہا پھرا چرا تا تھا اور پانی کنوؤنکا ایکدن درمیان مین پیتا
تھا بعد ظہور اس معجزہ کے صالح علیہ السّلام نے کہا ای قوم میری قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن
پروردگار تمھارے سے کمال قدرت اوسکی پر اور صحت نبوت میری پر هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہہ ہی اونٹنی اللہ کی اضافت واسطے
تخصیص کے کی کہ محصل اسکی قدرت سے صخرہ کا شبہ سے نکلی تو کہ ہو لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ
فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ واسطے تمھارے نشانی اوپر پیغمبری میری کے پس چھوڑ دو اوسکو کہ کھاوے گیاہ بیچ زمین خدا کے اور
مت ہاتھ لگاؤ اوسکو ساتھ برائی کے پس پکڑیگا تمکو عذاب درد دینے والا سمجھہ لیجئے کہ استحقاق عذاب بواسطہ ضرر ناقہ نہین
بلکہ رہنے اونکے کفر پر کہ بعد شہود معجزہ کے انکار کیا اور کوچین مارنے ناقے کے دلیل کفر اونکی ہی وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ
خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ اور یاد کرو نعمتون تمکو خدا کی جس وقت کیا تمنے جانشین تمکو بیچ زمین کے پیچھے ہلاک کرنے قوم عاد کے
وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا اور جگہہ دی تمکو بیچ زمین حجر کے بنا لیتے ہو زمین
نرم اوسکی سے محل گرمیونکے واسطے اور تراش لیتے ہو پہاڑ کو گھر واسطے جاڑونکے فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ
مُفْسِدِيْنَ پس یاد کرو نعمتین اللہ کی کہ متمکن کیا زمین پر اور کوہ تراشنے کی قوت دی اور مت پھرو بیچ زمین حجر کے فساد کرتے
ہوئے انھونے صالح علیہ السّلام کے جواب سے اعراض کیا اور مومنونسے کہنے لگے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ کہا سرداروں نے جو تکبر کرتے تھے قوم صالح علیہ
السّلام سے واسطے اون لوگون کے جو ناتوان کئے گئے تھے واسطے اونکے جو ایمان لائے تھے کیا تمھین یقین ہی یہہ کہ صالح بھیجا ہوا ہی
پروردگار اپنے کی طرف سے اور یہہ بات ٹھٹھے بازی سے کہتے تھے قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ کہا اون ناتوانون نے تحقیق
ہم ساتھ اس دین کے کہ بھیجا گیا ہی صالح ایمان لانیوالے ہین قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا اون لوگون نے
کہ تکبر کیا تھا ایمان لانیسے خدا و پیغمبر پر تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اوسکے کفر کرنیوالے ہین لکھا ہی کہ تمام لوگ قوم
کے ناقے سے تنگ آئے کہ اپنی نوبت کے دن تمام پانی کنوؤنکا پی جاتا تھا اونکے جانور پیاسے رہتے تھے دوسرے تابستان مین یہہ ظہر
وادی کو جاتا تھا چارپائے تمام قوم کے ڈر کر بطن وادی کو نکلجاتے تھے اور زمستان مین یہہ بطن وادی کو جاتا تھا چارپائے خوف کھا کر
ظہر وادی کو بھاگجاتے تھے ان باتونسے سب قوم کو ضرر پہنچا تھا آخر عنیزہ اور صدوقہ دو عورتین تھین مواشی اونکے بہت تھے انھونے
قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو کھڑا کیا کہ ناقے کے پاؤن کاٹ ڈالین قصہ اوسکا بہ تفصیل آگے آویگا انشاء اللہ تعالی پس ناقے کا
مارنا سبب نزول عذاب کا ہوا نہر چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ پس پاؤن کاٹے اونٹنی کے
اور سرکشی کی حکم پروردگار اپنے سے وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور کہا کھلّی سے ای صالح لا ہمارے
پاس جو وعدہ دیتا ہی تو ہمکو عذاب کا اگر ہی تو پیغمبرونسے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پس پکڑا اونکو بسبب
مارنے ناقے کے زلزلے نے بعد سننے آواز ہولناک کے پس فجر اوٹھے بیچ گھرون اپنے کے اوندھے منہہ مرے ہوئے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ پس منہہ پھیرا یا
صالح علیہ السّلام نے اونسے جب اونھون نے ناقے کو مارا اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ مین قوم ثمود کو ساتھ صیحہ جبرئیل کے زلزلے مین ہلاک
کرونگا وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ اور کہا حسرت سے ای قوم میری تحقیق
پہنچا دیا تمکو مین نے پیغام پروردگار اپنے کا اور خیر خواہی کی تھی مین نے واسطے تمھارے وقت دعوت کے ولیکن نہین تم دوست رکھتے
خیر خواہی کرنیوالونکو کہ تمھین مہربانی سے ایمان کی طرف بلاوین اور متابعت کرنی نفس اور شیطان کی سے منع کرین وَلُوْطًا اور
یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوط علیہ السلام بن ہاران بن آزر بن ناخور کو کہ برادر زادہ ابراہیم علیہ السّلام کا تھا لکھا ہی کہ جب

ابراہیم علیہ السلام شام کو گئے لوط علیہ السلام بھی اونکے ساتھ تھے حق تعالیٰ نے اونکو پیغمبری دی اور موتفکات کو بھیجا کہ پانچ شہر تھے سدوما اور عاموراا ور دادوما اور صاعوراا ور سعوا سب شہروں میں چار ہزار آدمی تھے لوط علیہ السلام سدوما میں آئے وہ بڑا شہر تھا اور انتیس برس وہان رہے اور لوگونکو دعوت طرف حق کے کرتے رہے نیکیوں کا امر کرتے تھے فواحش سے منع کرتے تھے ایک اونکی فواحش سے لواطت تھی کہ حق تعالیٰ نے اس امت کو مآل کار اونکے خبر دی اور فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرو قصہ لوط علیہ السلام کا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ جس وقت کہا اوسنے واسطے قوم اپنی کے کہ شہر سدوما میں رہتے تھے اور لوط علیہ السلام درمیان اونہیں کے تھے کیا کرتے ہو تم بیحیائی یعنے لواطت کہ نہیں پہلی کیا تمسے اسکو کسی نے عالموں میں سے اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ تحقیق تم آتے ہو تم مردونکے پاس شہوت سے سوا عورتوں کے کہ مباح کی ہیں تمپر پس تم راہ حق پر نہیں ہو بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ بلکہ تم قوم ہو حد سے نکلجانیوالے وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اور نتھا جواب قوم لوط کا مگر یہہ کہ کہتے تھے بعضے سدوما کے لوگ بعضونکو نکالدو لوط کو اور بیٹیوں اوسکے کو اور اون لوگوں کو جو اوسپر ایمان لائے ہیں بستی اپنی سے یعنے سدوما سے اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ تحقیق وہ ایک لوگ ہیں بہت پاک رکھتے ہیں آپکو بیحیائیوں سے یعنے اس عمل لواطت میں ساتھ ہمارے متفق نہیں حقتعالیٰ نے جواب اونکا نہ پسند کیا اور عذاب اونپر اوتارا چنانچہ تفصیل اوسکی آویگی اور جو عذاب آیا فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ پس نجات دی ہمنے لوط کو اور لوگوں اوسکے کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر عورت اوسکی کو کہ واہلہ نام تھا ظاہر اسلام رکھتی تھی اور دل میں کفر اور کافروں کو انکار پر لوط علیہ السلام کے رغبت دلاتی تھی كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ تھی پیچھے رہ جانیوالی گھر میں اپنے یعنے لوط علیہ السلام جو وہاں سے نکلے وہ ساتھ نگئی وہیں رہی اور سب قوم کے ساتھ ہلاک ہوئی وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر کفار قوم لوط کے مینہہ پتھروں کا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام گنہگاروں کا وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین کے کہ پسر ابراہیم خلیل اللہ کا تھا بھائی اونکے شعیب کو کہ بیٹا ملیک بن یشجر بن نصر بن مدین کا تھا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا شعیب نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہیں واسطے تمھارے کوئی لائق عبادت کے سوا اسکے قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے سمجھ لیجیے کہ معجزہ شعیب علیہ السلام کا قرآن شریف میں کہیں مذکور نہیں اور نہ ظاہر حدیثوں میں ہی مگر آیات باہرات میں کہ معجزات انبیا کے بیان کئے ہیں لکھا ہی کہ حضرت شعیب علیہ السلام جب چاہتے تھے کہ کوہ بلند پر چڑھیں کوہ پست ہوجاتا تھا آپ باسانی چڑھ جاتے تھے پھر وہ بلند ہوجاتا تھا اور قوم والے شعیب علیہ السلام کے دو پیمانے رکھتے تھے ایک کم ایک زیادہ کم سے دیتے تھے زیادہ سے لیتے تھے باوجود کفر کے خیانت کیل اور وزن بھی کرتے تھے حضرت شعیب نے اونکو کہا میں تمکو طرف خدا کے بلاتا ہوں اور معجزہ دکھاتا ہوں فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ پس پورا کرو پیمانہ کو اور تول کو اور مت کم کرو لوگونکو چیزیں اونکی یعنے خرید وفروخت میں خیانت نکرو وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا اور مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر اور خیانت کے پیچھے درستی اوسکیکے کہ انبیا کے آنیسے اور کتابوں کے اترنیسے ہوئی ہی ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یہہ جو میں تمکو کہتا ہوں بہتر ہی واسطے تمھارے اگر ہو تم ایمان لانیوالے اور قوم شعیب تول ناپ میں خیانت تو کرتے ہی تھے راہ بھی لوٹتے تھے سو اس سے بھی منع فرمایا وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ اور مت بیٹھا کرو ہر راہ میں جو واسطے لوٹنے کے کہ ڈراتے ہو لوگونکو لکھا ہی کہ وہ سر راہ بیٹھتے تھے جو شعیب علیہ السلام کے پاس جاتا تھا اوسے ڈراتے تھے اور منع کرتے تھے سو حضرت شعیب نے فرمایا کہ راہوں میں مت بیٹھو کہ طالبان حق کو ڈراتے ہو وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور بند کرتے ہو راہ حق کی سے اوسکو جو ایمان لاوے ساتھ



اللہ کے اور چاہئے ہو واسطے اوسکے بھی وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ اور یاد کرو نعمت خدا کی جس وقت تھے تم تھوڑے پس بہت
کیا تمکو اللہ نے کہ برکت دی تمہارے مال مین اور اولاد مین لکھا ہے کہ مدین ابن ابراہیم علیہ السلام نے لوط علیہ السلام کی بیٹی سے
نکاح کیا تھا اوس سے اولاد بہت ہوئی اور تونگر ہوئے سو شعیب عم نے اس نعمت کو یاد دلوایا اور کہا وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ
اور دیکھو کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنیوالونکا یعنی امتون مین سے کہ قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ہود اور قوم لوط تھے پس شعیب علیہ السلام
نے مومنونکو کہا وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا اور اگر ہے ایک جماعت تم مین سے
ایمان لائی ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے اور ایک جماعت نہین ایمان لائی سمجھ لیجیے کہ قوم مدین سے بعضے
ایمان لائے تھے اور بعضے نہین ایمان لائے تھے اور کہتے تھے کہ قوت اور ثروت ہمین ہے نہ مومنونکو پس حق ہماری طرف ہے اگر
حق مومنونکی طرف ہوتا تو چاہئے تونگر وہی ہوتے پس شعیب علیہ السلام نے کہا تم دو گروہ ہوئے ہو فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا



پس صبر کرو یہانتک کہ حکم کرے اللہ درمیان دو گروہ کے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور اللہ ہی بہتر حکم کرنیوالا ہے مصرعہ حکم مین اوس کے
ارتقا میل و مداہنہ نہین قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ
فِيْ مِلَّتِنَا کہا سردارون اونکے نے جو تکبر کرتے تھے اللہ کی عبادت سے قوم شعیب علیہ السلام کی سے پیچھے انکار کرنے دعوت اوسکی
سے البتہ نکالدینگے ہم تجھکو اے شعیب اور اون لوگونکو جو ایمان لائے ہین ساتھ تیرے بستی اپنی سے یا پھر آؤگے تم بیچ دین ہمارے کے کہ
کفر ہے قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ کہا شعیب نے ہمین کفر کیطرف پھراتے ہو اور اگرچہ ہووین ہم ناخوش سمجھ لیجیے کہ حضرت شعیب
کافر نتھے کہ عود کرنیکو طرف کفر کے اونکو کہا مگر یہہ کہ مومنونکے ساتھ ملا کر بسبیل تغلیب کہا چنانچہ کشاف والے نے لکھا ہے اسیواسطے حضرت
شعیب نے جواب بھی اوسی وتیرے پر دیا کہ ہم کیونکر تمہارے دین مین پھر آوین کہ ہم ناخوش ہین اوس سے پس اگر پھر آوین ہم تمہاری ملت مین
اور خدا کے شریک پیدا کرین اور واقع مین نہین ہے قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا بالتحقیق باندھ لیا ہے ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹھ لکھا ہے
کہ قوم شعیب والے جانتے تھے کہ اللہ نے امر کیا کہ اس طریق پر رہو اسیواسطے ملت کہتے تھے سو شعیب علیہ السلام نے کہا کہ عود تمہاری
ملت پر کرنا اور اعتقاد کرنا اسپر رہنے کو اللہ نے کہا افترا ہے اللہ پر اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا اگر پھر آوین
ہم یعنے قوم والے ہمارے جو ایمان لائے ہین بیچ دین تمہارے کے پیچھے اوسکے کہ نجات دی اللہ نے ملت تمہاری سے پس جھوٹھ باندھنے
والے ہون اللہ پر وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا اور نہین لائق ہمکو یہہ کہ پھر آوین ہم بیچ ملت کفر کے مگر جو چاہے
اللہ پروردگار ہمارا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا سما لیا ہے پروردگار ہمارے نے ہر چیز کو علم مین یعنے اوسکے علم نے احاطہ کر لیا ہے سب چیز
کو وہ جانتا ہے آخر کام ہر کسیکا ایمان اور کفر اور ارتداد اور نفاق سے اور تمہارے ڈرانیسے کہ مومنونکو نکالدینگے ہم نہین ڈرتے عَلَى
اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اوپر اللہ کے توکل کیا ہمنے اور اپنا سب کام اوسیکو سونپا پھر شعیب علیہ السلام نے اونسے منہہ پھرا کر جناب الٰہی مین دعا کی کہ
رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ اے پروردگار ہمارے حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہمارے کے
ساتھ حق کے اور تو بہتر حکم کرنیوالا ہے وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ اور کہا سردارون
نے جو کافر ہوئے قوم شعیب علیہ السلام کی سے اور لوگون سے اپنے جو ایمان لائے تھے اگر پیروی کرو تم شعیب کی بیچ دین اوسکے اور اپنی
ملت کو چھوڑ دو تحقیق تم اسوقت ٹوٹا پانیوالے ہو کہ آئین قدیم ترک کر کر دین جدید مین آؤ اور اپنے باپ دادی کی روش سے منہہ پھر آؤ
اور سردار کافرون نے قوم کفار اپنے سے بھی کہا کہ جو دین اپنا ترک کروگے زیان مین پڑوگے کیونکہ نفع ہمارا کم بیچنے مین ہے اور اوسسے
شعیب منع کرتے ہین پس اونکا کہا نمانا اور کفر اور خیانت سے باز نہوئے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس پکڑا اونکو زلزلے نے سورہ ہود مین لکھا
ہے کہ اہل مدین صیحہ سے ہلاک ہوئے سو اسکی تطبیق یہہ ہے کہ آواز آئی زلزلہ پیدا ہوا کیونکہ زلزلہ بغیر صیاح اور ریاح کے نہین ہوتا

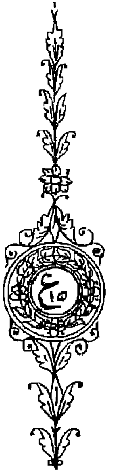
حدیث مین آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے فریاد کی زلزلہ شہر مین پڑا سب زلزلے مین آئے فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ پس مر اُٹھے
بیچ گھرون اپنے کے اوندھے منھ مرے ہوئے اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ
جنھون نے جھٹھایا شعیب کو ہلاک ہوئے گویا کہ نہ بسے تھے بیچ اوس شہر کے جنھون نے جھٹھایا شعیب کو ہوئے وہی ٹوٹا پانیوالے
دنیا اور عقبی مین لکھا ہے کہ شعیب علیہ السلام عذاب آتے دیکھکر اوس شہر سے نکلنے لگے فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ
رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ پس منہ پھیرا کافرون سے اور کہا اے قوم میری تحقیق پہنچایا مین نے تمکو پیغام پروردگار اپنے کا اور
خیرخواہی کی واسطے تمھارے مہربانی سے بعضون نے کہا ہے یہہ خطاب بعد ہلاک ہونے اونکے تھا جیسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے بعد قتل کے کفار بدر کو خطاب فرمایا اور شعیب علیہ السلام نے بعد اظہار حسرت اور افسوس کے اپنی قوم کی تسلی کر کر کہا فَكَیْفَ اٰسٰی عَلٰی
قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ پس کیونکر غم کھاؤن مین اوپر قوم کافرون کے کہ میری تصدیق نکری سمجھ لیجئے کہ حق تعالی بعد قصے پہلی امتون کے اور ہلاک ہونے
اونکے سبب جھٹھانے پیغمبرونکے کفار قریش کو تہدید کرتا ہے اور فرماتا ہے وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا
بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ اور نہین بھیجا ہمنے کسی بیچ بستی کے کوئی نبی کہ اوسکو جھٹھلایا مگر پکڑا ہمنے لوگون اوس بستی کے
کو ساتھہ فقر کے اور مرض کے تو کہ وہ عاجزی کرین اور نصیحت قبول کر کر ایمان اپنے پیغمبر پر لاوین تو کہ بلا دفع ہو اور جب سختی
اور زحمت سے وہ راہ پر نہ آئے تو غنا اور راحت مین مبتلا کیا ہمنے ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰی عَفَوْا پھر بدل ڈالی ہمنے
جگہہ برائی کے بھلائی یہان تک کہ زیادہ ہوئے مال مین اور رجال مین پھر بھی کفران کرنے لگے وَقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ
وَالسَّرَّآءُ اور کہنے لگے یہہ احنا اور نعمت جگہہ زحمت اور نقمت کی عادت دہر اور طبیعت زمانہ سے ہے تحقیق لگی تھی باپون ہمارے
کو شدت اور راحت یعنے زمانہ گذشتہ مین قحط تھا کبھی فراخی کبھی صحت تھی کبھی بیماری کبھی غم تھا کبھی شادی کچھ کفر اور ایمان پر یہہ باتین
نہین ہین پس ہم جس طریق پر چلے آئے ہین اوسی پر رہینگے جب ناشکری پر قایم ہو گئے فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ پس
پکڑا ہمنے اونکو ناگہان اور وہ نہ جانتے تھے کہ عذاب اونپر نازل ہوگا اور یہہ بڑی حسرت ہے اس سے کہ مقدمات عذاب کے دیکھین اور
سمجھ لین کہ عذاب اُترتا ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور اگر لوگ ان بستیون
کے جنپر عذاب آیا یا مکے والے اور گرد اوسکے کے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے شرک اور مخالفت پیغمبر سے البتہ کھولتے ہم اوپر اونکے برکتین
آسمانون سے اور زمین سے کہ آسمان سے مینہہ برساتے اور زمین سے نبات اُگاتے یا آسمانونسے ساتھہ قبول کرنے دعوات کے اور زمین
سے ساتھہ بر لانے حاجات کے وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ولیکن جھٹھایا اونھون نے پیغمبرون ہمارے کو پس پکڑا ہمنے
اونکو ساتھہ اوس چیز کے کہ تھے وہ کسب کرتے کفر اور عصیان سے حقایق سلمی مین ہے کہ اگر بندے ایمان لاتے وعدونپر میرے اور
ڈرتے خلاف کرنے امر میرے سے دلونکو اونکے ساتھہ نور مشاہدے اپنے کے روشن کرتا مین کہ برکت اوسکی عبارت اوس سے ہے اور
جوارح اور اعضا کو انکی اپنی خدمت سے آراستہ کرتا کہ برکت زمین کی اشارت اُسّے ہے **بیت** جبہہ ساجدہ حق مین جو تو دم بھر
ہوتا ✚ بدن آراستہ اور قلب منور ہوتا ✚ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآىِٕمُوْنَ پس نڈر ہو گئے ہین رہنے والے
اور گرد اوسکے یعنی مکے کے کافرونکا عذاب بیان کیا ہمنے یہہ کہ آوے اونکے پاس عذاب ہمارا رات کو اور حالانکہ وہ سوتے ہون
یعنے وقت غفلت اونکی کے اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًی وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ اور کیا نڈر ہو گئے ہین رہنے والے بستیونکے
یہہ کہ آوے اونکے پاس عذاب ہمارا دن چڑھے اور حالانکہ وہ کھیلتے ہون یعنے دنیا کے کام مین ہون کہ کھیل غافلونکا ہے حاصل
یہہ ہے کہ پیغمبرونکے تئین جھٹھا کر عذاب الٰہی سے نڈر نہ رہو دن نہ رات اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ پس کیا نڈر ہو گئے جھٹھانیوالے پکڑنے اللہ
کے سے ناگہان مکر استعارہ ہے پکڑنے سے اسطرح کہ نہ جانے بندہ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ پس نہین نڈر رہوتے

مگر اللہ کی سے مگر قوم ٹوٹا پانیوالے کہ بسبب کفر اور نفاق کے زیان زدہ دو جہان ہین اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ
بَعْدِ أَهْلِهَا کیا نہین راہ دکھائی اللہ نے واسطے ان لوگونکے کہ وارث ہوتے ہین زمین کے یعنے رہتے ہین اوسمین پیچھے ہلاک
ہونے اہل اوسکے مراد اوس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کفار ہین کہ پہلی امتونکی بستیون مین رہتے ہین اور اللہ نے بیان کردیا ہے
أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ یہہ کہ اگر چاہین ہم پکڑین اونکو ساتھ جرم گناہون اونکی کے یعنے اونپر بھی عذاب اتارین جیسا
پہلون پر اتارا تھا وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ اور مہر رکھین ہم اوپر دلون اونکے پس وہ نہین سنتے کیونکہ دلپر مہر ہے
جو دل کھلا ہو تو سنکر سمجھین **بیت** استماع قول حق کو گوش دل درکار ہے * گوش آب وگل یہان رافت بدنہر بار ہے + پس
واسطے تسلی خاطر عاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَائِهَا یہہ بستیان پہلی امتون کی جیسے احقاف
اور حجر اور موتفکات اور سوا انکے بیان کرتے ہین ہم اوپر تیرے بعضی خبرین اونکی وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ اور تحقیق آئے تھے
اونکے پاس پیغمبر اونکے جیسے ہود اور صالح اور لوط علی نبینا وعلیہم السلام ساتھ معجزون روشن کے یا دلیلون واضح کے فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا
بِمَا كَذَّبُوا مِن قَبْلُ پس نتھے کہ ایمان لاوین بعد آنے رسولون کے ساتھ اوس چیز کے کہ جھٹلایا تھا پہلے آنے رسولونکے سے یعنے ہمیشہ تکذیب
پر تھے اور صلاحیت قبول ایمان کی نہین رکھتے تھے سبب اسکے کہ کفر مین پھنسے تھے اور دلونپر انکے مہرین لگین تھین كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ
قُلُوبِ الْكَافِرِينَ جیسے مہر کفار گذشتہ کے دلون پر تھی اسیطرح مہر رکھتا ہے خدا اوپر دلون کافرونکے مراد اس سے کفار قریش ہین کہ اللہ
جانتا ہے کہ ایمان نہین لاوینگے وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ اور نہ پایا ہمنے واسطے بہتونکے امم مذکورہ مین سے قایم رہنا اوپر
عہد کے کہ روز میثاق مین کیا تھا یا عہد جو وقت ڈر اور مصرت کے کرتے تھے کہ اگر نجات پاوین تو ایمان لاوین وَإِن وَجَدْنَا
أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ اور تحقیق پایا ہمنے اکثر اونکے کو البتہ فاسق عہد شکن ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ پھر بھیجا
ہمنے پیچھے ان سب پیغمبرونکے موسی بن عمران کو ساتھ معجزونکے جو عطا کئے تھے ہمنے طرف فرعون کے کہ نام اوسکا قابوس تھا یا ولید بن مصعب
بن ریان فرعون لقب ہے مصر کے بادشاہونکا جیسے کسری فارس کے بادشاہونکا اور قیصر روم کے سلطانونکا اور خاقان چین کے ملوک کا
اور تبع یمن کے شاہونکا وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا اور سرداروں قوم اوسکے پس ظلم کیا یعنے کام ہون سے ساتھ اون معجزون کے کہ رکھا کفر کو
بجائے ایمان فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام مفسدونکا کہ ڈوب گئے حضرت موسی علیہ السلام جو مصر
سے نکلکر مدین مین شعیب علیہ السلام کی خدمت مین پہنچے اور صفورا اونکی بیٹی نکاح مین لائے پھر مصر کو آئے راہ مین وادی ایمن مین
خلعت پیغمبری سے مشرف ہوئے اور معجزے عصا اور ید بیضا ہاتھ لگے اور حکم الہی ہوا کہ مصر کو جا اور فرعون کو طرف حق کے بلا اور تکبر اور
سرکشی اور دعوا خدائی سے منع فرما موسی آئے اور بعد مدت کے کہ فرعون سے ملاقات ہوئی دعوت آغاز کی وَقَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي
رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ اور کہا موسی نے اے فرعون تحقیق مین رسول ہون پروردگار عالمون کی طرف سے تجھپر اور تیری قوم
پر حَقِيقٌ عَلَىٰ أَن لَّا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ثابت ہون اوپر اس بات کے کہ نہین کہتا مین اوپر اللہ کے مگر سخن راست قَدْ جِئْتُكُم
بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ تحقیق آیا ہون مین پاس تمھارے ساتھ دلیلونکے پروردگار تمھارے یا ساتھ معجزون
کے کہ میری صدق رسالت پر گواہ ہین پس بھیج ساتھ میرے اولاد یعقوب کو اور اونسے خدمت مت لے تو کہ زمین مقدس مین کہ انکے
آبا کا وطن ہے چلے جاوین لکھا ہے کہ فرعون بنی اسرائیل کو غلام اپنا جانتا تھا اور سبب یہہ تھا کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی
اولاد سمیت مصر کو آئے تھے تو وہین رہے نسل بہت ہوئی پھر جو حضرت یعقوب اور حضرت یوسف اور بھائی انکے اس جہانسے
انتقال کرگئے اور ملک ریان بھی کہ حضرت یوسف کے زمانہ کا فرعون تھا مرگیا بیٹا اوسکا ملک مصعب بنی اسرائیل کی بہت حرمت
کرتا تھا جب وہ بھی مرگیا ولید تخت پر بیٹھا کہ فرعون زمانہ موسی کا تھا کہنے لگا انا ربکم الاعلی بنی اسرائیل نے اوسکا دعوی قبول نہ کیا

اولنے کہا باپ تمھارا میرے دادا کا غلام زرخرید ہ تھا تم سب غلام زادے ہو میرے پس اونکو غلامی مین لے لیا یہانتک کہ حضرت
موسیٰ مبعوث ہوئے اورا وہنون نے کہا ای فرعون بنی اسرائیل سے ہاتھ اوٹھا قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِن كُنتَ
مِنَ الصَّادِقِينَ کہا فرعون نے اگر ہی تو آیا ساتھ معجزے اور حجت کے پس لا اوسکو اگر ہی تو سچّون سے فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ
مُّبِينٌ پس ڈالدیا موسیٰ نے عصا اپنا پس ناگہان وہ اژدہا تھا ظاہر کہ کسیکو شک نتھا روایت ہی کہ عصا اژدہا ہوگیا منہہ کھولے ایسا کہ
درمیان دونون لب کے اسی گز کا فرق تھا نیچے کا لب زمین پر اور اوپر کا کنگرہ پر فرعون کے محل کے اور منہہ تخت کے طرف کئے تھا سب
دربار والے فرعون کے بھاگ گئے اور فرعون بھی تخت سے اوتر کر چھپ گیا اژدحام مخلوق کا یہانتک ہوا کہ پچیس ہزار آدمی ہلاک
ہوگئے فرعون نے کہا ای موسیٰ تجھے قسم ہی اوس خدا کی کہ جسکا رسول ہی تو عصا کو اپنے ہاتھ مین لے مین تجھپر ایمان لاتا ہون اور بنی
اسرائیل کو تیرے حوالے کرتا ہون حضرت موسیٰ نے گردن اژدہے کی پکڑ کر اوٹھا لیا عصا ہوگیا فرعون پھر تخت پر آبیٹھا اور کہا اور بھی معجزہ
کچھ رکھتا ہی تو موسیٰ نے کہا ہان پس ہاتھ اپنے گریبان مین زیر بغل ڈالا وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ اور نکال لیا ہاتھ
اپنا پس ناگہان وہ سفید تھا واسطے دیکھنے والونکے لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام سانولے تھے جب ہاتھ گریبان مین ڈالکر نکالا اسقدر روشن
تھا کہ شعاع اوسکی نور آفتاب پر غالب تھی مدارک مین ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ اپنا فرعونکو دکھایا پھر گریبان مین ڈالکر نکالا اس
قدر نورانی ہوگیا کہ درمیان زمین و آسمان کے نور ہوگیا پھر گریبان مین ڈالکر باہر لائے جیسا اوّل تھا ویسا ہی ہوگیا فرعون نے یہہ
معجزے دیکھکر اپنی قوم کے امیرونکو بلایا اور موسیٰ علیہ السلام کے معاملہ مین مشورت کی قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ
عَلِيمٌ کہا سرداروں نے قوم فرعون کیسے تحقیق یہہ موسیٰ جادوگر ہی بڑا دانا اوستاد فن سحر کا کہ چوب کا اژدہا کر دکھاتا ہی اور دست
گندمگون کو نورانی بناتا ہی يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ ارادہ کرتا ہی یہہ ساحر یہہ کہ نکالدے تمکو زمین تمھاری سے کہ
ولایت مصر ہی اور یہانکی حکومت بنی اسرائیل کو دے فرعون نے یہہ بات سنکر کہا فَمَاذَا تَأْمُرُونَ پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو
تدبیر اسکی کیا کرون قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ کہا اونھون نے قید کر اسکو اور بھائی اسکے ہارون کو یا
ڈھیل دے اونکے کام مین شتابی مت کر اور بھیج بیچ شہرونکے اکٹھا کرنیوالے کہ وہ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ لے آوین تیرے پاس
ہر جادوگر دانا کو لکھا ہی کہ جتنے جادوگر حضرت موسیٰ ع کے قرن مین تھے اتنے کسی قرن مین نتھے غرض فرعون نے لوگونکو بھیجا جادوگرون
کے لینے کو ایک مقام پر دو بھائی تھے بڑے اوستاد اس فن مین جب اونکو فرعون کا پیغام پہنچا تو وہ اپنے باپکی قبر پر گئے اور پکارا
جواب آیا کہ کیا کہتے ہو بیٹون نے کہا مصر کے پادشاہ نے ہمین بلایا ہی وہان دو شخص آئے ہین اونھون نے بغیر لشکر اور سلاح کے پادشاہ کو
عاجز کر دیا ہی عصا کو ہاتھ سے ڈالدیتے ہین اژدہا بن جاتا ہی جو سامنے آتا ہی کھالیتا ہی اونکے مقابلے کیواسطے ہمین طلب کیا ہی
قبر سے آواز ہوئی کہ مصر مین تم پہنچکر معلوم کیجیو کہ جب وہ سوتے ہین تب بھی عصا اژدہا بنا رہتا ہی یا نہین اگر رہتا ہی تو وہ جادوگر
نہین ہی کیونکہ ساحر کا سحر خواب مین نہین چلتا اس سے مقابلہ مت کیجیو کہ کوئی اوس سے عالم مین بر نہین آنیکا القصہ وہ دونون
بھائی اپنے شاگردونکو لیکر بارہ ہزار آدمیون سے بعضون نے کہا ہی ستر ہزار آدمی لیکر مصر کو آئے اور بارگاہ فرعون مین جمع ہوئے
وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ اور آئے جادوگر فرعون کے پاس بعد طلب اوسیکے اور جب فرعون نے اونکو دیکھا قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ
الْغَالِبِينَ کہا اونھون نے تحقیق واسطے ہمارے کچھ بدلا ہی اگر ہووین ہم غالب موسیٰ پر قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ کہا فرعون
نے ہان ہی بدلا اور تحقیق تم البتہ مقربون سے ہوگے جب چاہوگے میرے پاس چلے آؤگے لکھا ہی کہ سرداراون سب جادوگرونکے
چار تھے دو وہ دونون بھائی تھے جو باپ کی قبر سے رخصت ہوکے آئے تھے ایک کا نام سابور تھا دوسریکا عادور اور دو حطط اور
مصفی تھے اور لباب مین ہی کہ ان چارونکا بھی ایک مہتر تھا شمعون اوسکا نام تھا جب مصر مین آئے تو سابور اور عادور نے

موسیٰ علیہ السلام کا احوال دریافت کیا کہ جب یہہ سوتے ہین تو عصا ان کا اژدہا ہوکر چوکی دیتا ہے دونونکے دلمین دغدغہ پیدا ہوا لیکن
اس خوف کو ظاہر نہ کیا یہان تک کہ فرعون نے موسیٰ علیہ السّلام کو بلایا کہ جادوگرون سے مقابلہ کرین رسّیان اور سونٹے لیکر ستر
ہزار جادوگر ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہوئے اور ایکطرف حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ اور فرعون تخت پر خوش بیٹھا
اور تمام مصر کے لوگ تماشے کو آئے قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّآ اَنْ نَّکُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ کہا جادوگرون نے اے موسیٰ یا تو
ڈال دے عصا اپنا اور یا ہو وینگے ہم ڈالنے والے رسّیان اور سونٹے اپنے قَالَ اَلْقُوْا کہا موسیٰ علیہ السّلام نے کرم سے کہ خلق انبیا
ہی تھین ڈالو فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْیُنَ النَّاسِ پس جب ڈالا اونہون جادوگرون نے جادو کردیا آنکھون پر لوگونکی کہ حقیقت مین کچھہ
نتھا اور نظر آگیا وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ اور ڈرادیا لوگون کو اور لائے جادو بڑا لکھا ہے کہ رسّیان بڑی بڑی بٹ کر
کالا رنگ لگا کر اور لاٹھیان لنبی لنبی درمیان سے خالی کرکہ پارہ اونمین بھرکر ڈالدی تھین گرمی آفتاب کی جو اونکو پہنچی سانپونکی
طرح بل کھانے لگین اور تفسیر عین المعانی مین ہے کہ زمین تلے سے خالی کر آگ بھردی تھی جب گرمی آگ کی نیچے سے اور حرارت
آفتاب کی اوپر سے لگی وہ ہلنے لگین لوگونکو معلوم ہوا کہ سب میدان سانپون سے بھرا ہے وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَلْقِ عَصَاکَ
اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے یہہ کہ ڈالدے عصا اپنا پس موسیٰ علیہ السّلام نے عصا ڈالدیا اژدہا بنگیا منہہ کھولے فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ
مَا یَاْفِکُوْنَ پس ناگہان وہ نگل جاتا تھا جو کچھہ کہ باندھہ لیتے تھے اور فریب کرتے تھے اور وہ چالیس خروار رسّیان اور لاٹھیان
تھین سبکو عصا نگل گیا پھر نظارے والون کیطرف منہہ کیا سب بھاگ گئے بہت لوگ انبوہ مین ہلاک ہوگئے پس موسیٰ علیہ السّلام
نے عصا ہاتھہ مین اٹھالیا حق تعالیٰ نے باطل کو نیست کردیا فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ پس ثابت ہوا حق موسیٰ علیہ السّلام
کا اور زایل ہوا جو کچھہ کہ تھے کرتے جادوگر جادو سے پھر آپسمین ساحرون نے کہا کہ اگر یہہ سحر ہوتا تو ہمارے سحر کو نہ نگلا سکتا فَغُلِبُوْا
هُنَالِکَ پس مغلوب ہوگئے جادوگر اور فرعون اور قوم اوسکی اوسجگہہ کہ موسیٰ علیہ السلام غالب ہوئے وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ اور پھر گئے
اوس مقام سے ذلیل اور ناامید وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ اور ڈالے گئے جادوگر سجدہ مین اللہ کے قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا
اونھون نے ایمان لائے ہم ساتھہ پروردگار عالمونکے فرعون نے کہا کہ مجھے پروردگار کہتے ہوا ونھون نے کہا تو کون ہے ربّ العالمین کو
کہتے ہین رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ کہ پروردگار موسیٰؑ اور ہارونؑ کا ہے قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَکُمْ کہا فرعون
نے جادوگرونکو ایمان لائے تم ساتھہ موسیٰ کے پہلے اس سے کہ حکم کرون مین تمکو اِنَّ هٰذَا لَمَکْرٌ مَّکَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ تحقیق یہہ
عمل کچھہ مکر ہے کہ مکر کیا تمنے وہ مکر بیچ شہر مصر کے پہلے آنیسے وعدہ گاہ مین یعنے تمنے موسیٰ سے کچھہ خفیہ سازش کرلی ہے لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ
اَهْلَهَا تو کہ نکالدو اس شہر مصر سے لوگون اوسکے کو کہ قبطی ہین اور یہہ ملک تمکو اور بنی اسرائیل کو ملجاوے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس
البتہ جانوگے تم نتیجہ اس قصیے کا کہ تمنے ترتیب دیا ہے یہہ اونکو مجمل ڈرایا پھر تفصیل کی اور کہا لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ مِّنْ
خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّکُمْ اَجْمَعِیْنَ البتہ کاٹونگا مین ہاتھہ تمھارے اور پانون تمھارے مخالف طرف سے پھر سولی پر دونگا تم سبکو کہ تم
فضیحت ہوا ورا اور ونکو عبرت ہو قَالُوْٓا کہا جادوگرون نے کہ مرنیسے ہمین کیا ڈراتا ہے تو ہم تو آپ مشتاق ہین موت کے کہ سبب مرگ کے
اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ تحقیق ہم طرف پروردگار ہمارے کے پھر جانیوالے ہین بیت کیونکہ نہ چاہین موت کو موت مین تو وصال ہے
عشق کا راقبا ہی مرتبہ کمال ہے + وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا اور نہین عیب پکڑتا تو اے فرعون ہم سے
مگر یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھہ نشانیون قدرت پروردگار اپنے کے جب آئین ہمارے پاس موسیٰ کے ہاتھہ پھر فرعون سے منہہ پھرا کر
اونھون نے اللہ کیطرف متوجہ ہوکر کہا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ اے پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر کہ اس
بلا مین فریاد نکرین ہم اور مار ہمکو مسلمان ثابت ایمان پر وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ

وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ اور کہا سرداروں نے قوم فرعون کے سے کیا چھوڑ دیتا ہے تو موسیٰ کو اور قوم اوسکی کو تو کہ فساد کرین بیچ زمین ° مصر کے
اور چھوڑ دین پرستش تیری کو اور معبودون تیرے کو لکھا ہی کہ فرعون لوگون کو اپنی عبادت کا حکم کرتا تھا اور آپ ستارونکو پوجتا تھا اور صحیح
یہہ ہی کہ اپنی صورت کے بت تراش کر لوگونکو دیتا تھا کہ انکو پوجو تو قرب میرا پاؤ اسی سبب انا ربکم الاعلیٰ کہتا تھا کہ یہہ چھوٹے خدا ہین
مین بڑا ہون القصہ اوسکے امیرون نے کہا کہ موسیٰ کو اور قوم اوسکی کو مار ڈالو فرعون نے سمجھکر کہ اونکے قتل کی مجھے قدرت نہین قَالَ
سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ کہا البتہ قتل کرینگے ہم بیٹون اونکے کو جیسے پہلے مارتے تھے تو کہ نسل اونکی منقطع ہو جاوے وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ
اور زندہ رکھینگے ہم بیبیون اونکی کو تو کہ خدمت ہماری کرین وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ اور تحقیق ہم اوپر اونکے غالب ہین اور یہہ مغلوب حکم کے
ہین ہمارے بنی اسرائیل نے جو یہہ ڈر سنا غمزدہ ہو کر بطریق استغاثہ منہہ طرف موسیٰ کے کیا قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ
وَاصْبِرُوْا کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے مدد چاہو اللہ سے اور صبر کرو جو ستم کرین اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
تحقیق زمین واسطے اللہ کے ہی وارث اوسکا کرتا ہی جسکو چاہے بندون اپنے سے اس کلام مین وعدہ ہی ہلاک ہونیکا قبطیونکے
اور بنی اسرائیل کے تصرف مین اس ولایت کے آنیکا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ اور عاقبت نیک یا فتح یا بہشت واسطے متقیونکے ہی بنی اسرائیل
نے اس اشارت پر بشارت کو نہ سمجھا یہہ شکایت شروع کی قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا کہا اونھون نے
ایذا دئے گئے ہم قبطیونکے ہاتھ سے پہلے اوس سے کہ آوے تو ہمارے پاس مدین سے کہ آدھے دن اپنی خدمت مین رکھتے تھے ہمکو اور
آدھے دن آزاد کرتے تھے اور پیچھے اوس سے کہ آیا تو ہمارے پاس کہ تمام دن اپنے ہی کام مین رکھتے تھے یا پہلے ایذا یہہ تھی کہ قتل
ابنا کرتے تھے اور پھر اوسی پر تیار ہین قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ کہا موسیٰ نے شتاب ہی پروردگار تمھارا یہہ کہ ہلاک کرے
دشمن تمھارے کو کہ فرعون اور قوم اوسکی ہی وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ اور خلیفہ کرے تمکو بعد ہلاک اونکے بیچ زمین مصر کے یا ارض
مقدسہ کے فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ پس دیکھے کیونکر عمل کرتے ہو تم کفر کرتے ہو یا شکر طاعت کرتے ہو یا معصیت جو کروگے اوسکی جزا پاؤگے



حق تعالیٰ بعد وعدے ہلاک دشمنونکے مقدمات اوسکے بیان فرماتا ہی وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ اور تحقیق پکڑا ہم نے قوم فرعون کو ساتھ قحط کے اور کمی میوونکے سے تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور کفر سے پھرین وہ
نہ پھرے فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ پس جب آئی اونکو نیکی کہ فراخی اور ارزانی ہوئی کہا واسطے ہمارے ہی یہہ کہ ہم
اسکے مستحق ہین وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ اور اگر پہنچی اونکو برائی کہ بلا اور گرانی آئی فال بد پکڑتے ساتھ موسیٰ
کے اور جو ساتھ اوسکے تھے مومنون سے اور کہتے کہ یہہ رنج اور مصیبت انکی شامت سے ہم پر آئی اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ خبردار ہو سوا اوسکے نہین کہ سبب نیکی اور برائی اونکے کا نزدیک اللہ کے تھا کہ اعمال بد اونکے کراما کاتبین نے لکھکر بارگاہ
مقدس کبریا مین پہنچائے تھے اونکی شامت سے وہ اندوہ اون پر آئی تھی اور لیکن اکثر اونکے نہ جانا کہ یہہ رنج ہماری شامت اعمال نے
ہمکو دکھائے وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور کہا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو جو کچھ لاویگا تو
ہمارے پاس اوس نشانیون سے کہ تیرے زعم مین ہین وہ معجزہ تیرا ہوگا مثل قحط اور مرض اور بلا کے تو کہ جادو کرے ہمکو ساتھ اوسکے
پس نہین ہم واسطے تیرے ماننے والے جب قبطیون نے انکار حد سے زیادہ کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ پس بھیجا ہمنے اوپر اونکے
طوفان اور وہ یہہ ہی کہ طواف کرے مکانون کا اور ان سبکو گھیرے جیسے مینہہ اور سیل وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ
اور بھیجین ہمنے ٹڈیان اور چچڑیان یا جوئین یا گھن اور مینڈک اور لوہو در آنحال کہ نشانیان قدرت ہماری کی ہین جدی جدی مہینے مہینے
کے فاصلے سے ہر ایک نشانی آئی تھی اور سات دن ہر ایک رہتی تھی فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ پس تکبر کیا اونھون نے
ہمارے حکم ماننے سے اور تھے قوم گنہگار کفر مین گرفتار کہ باوجود ایسی نشانیان ظاہر دیکھکر ایمان نہ لائے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ

قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ اور جب اُترتا اوپر اونکے عذاب کہ مذکور ہوا کہتے عجز سے اے موسیٰ دعا کر واسطے ہمارے
پروردگار اپنے سے ساتھ اوس چیز کے جو قرار کیا ہے نزدیک تیرے یعنے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ جب دعا کریگا تو قبول کرونگا لَئِنْ
كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اگر کھولدیگا اور دور کریگا ہمسے عذاب البتہ ایمان لاوینگے ہم
واسطے تیرے اور بھیجدینگے ہم ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو کہ جہاں چاہے تو لیجاوے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ
يَنْكُثُوْنَ پس جب کھولدیتے اور دفع کرتے ہم اونسے عذاب ایک مدت تک کہ وہ پہنچنے والے تھے اوسکو ناگہان وہ توڑ ڈالتے تھے عہد کو
لکھا ہے کہ مصر مین سات دن رات مینہہ برسا اور اندھیر اگھٹا کا چھا رہا اور قبطیونکے گھر مین پانی بھر گیا مرد و زن کھڑے رہے لڑکون کو
بلندی پر بٹھا یا جو قبطی گھر مین بیٹھتا تھا وہ ڈوبتا تھا اور بنی اسرائیل کے مکان بھی آسپاس اونکے تھے اونمین ایک بوند نہ پڑی قبطیون
نے تنگ آکر فرعون سے کہا اوس سے کچھ علاج نہو سکا تو نا امید ہوکر حضرت موسیٰؑ کیطرف رجوع کی کہ اپنے خدا سے دعا کرو کہ یہہ عذاب
دفع ہو تو ہم ایمان لاتے ہین حضرت موسیٰؑ نے دعا کی وہ مینہہ موقوف ہوا پانی نکل گیا کھیتیان کھل گئین اور اسقدر اناج ہوا کہ کبھی نہ دیکھا
تھا پھر کفران نعمت کیا اور ایمان نہ لائے حق تعالیٰ نے ٹڈیان اتارین اکثر کھیتیان اون کی کھا گئین پھر موسیٰ علیہ السلام سے التجا کی اور
قسم کھائی کہ اگر یہہ بلا دفع ہووے تو تمھارے خدا پر ایمان لاوین ہم حضرت موسیٰ صحرا کو گئے اور عصا سے اشارہ کیا مشرق اور مغرب کی
طرف سب ٹڈیان اونکے سمتونکو اڑ گئین اونھونے دیکھا کہ کچھ اناج کھیتونمین باقی رہی کہا کفایت کرتا ہے اور تصدیق نہ کی حق تعالیٰ
نے گھلین بھیجین جو باقی رہا تھا اناج وہ کھا گئین پھر اونھونے طرف موسیٰ علیہ السلام کے رجوع کی اور عاجزی کرنے لگے حضرت موسیٰؑ نے بشرط
ایمان لانے اونکے دعا کی وہ عذاب بھی دور ہوا پھر کہنے لگے اے موسیٰ ہمین متحقق ہوگیا کہ تو فن سحر مین استاد ہے پھر حقتعالیٰ نے مینڈکین
پیدا کین کہ اونکے کپڑونمین اور کھانونمین گرتی تھین اونسے عاجز آکر موسیٰ علیہ السلام سے پھر التجا کی اور ایمان لانا قبول کیا حضرت موسیٰؑ کی
دعا سے وہ بھی دفع ہوئین تو پھر اپنے قول سے پھر گئے حق تعالیٰ نے آب نیل کو اونکے حق مین خون کردیا کہ جب قبطی پانی لیتا تھا تو لہو
ہوتا تھا اور جب سبطی لیتا تھا آب صاف ہوتا تھا پھر حضرت موسیٰؑ نے آکر عہد کیا اور دعا چاہی جب وہ بلا بھی دور ہوئی عہد شکنی کی اور
متابعت موسیٰ علیہ السلام سے پھر گئے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ پس بدلا لیا ہمنے اونسے پس ڈبو دیا ہمنے اونکو بیچ دریاے
قلزم کے کہ مصر سے طرف شام کے جانب مغرب کے ہے بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ بسبب اوسکے کہ وہ جھٹلاتے تھے
نشانیون قدرت ہمارے کو اور رہتے تھے وہ اونسے غافل وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ اور وارث کیا ہم نے اوس
قوم کو کہ تھے ناتوان یعنے بنی اسرائیل کہ قبطیونکے ہاتھ سے عاجز آئے تھے بعد ہلاک فرعونیونکے وارث کیا ہمنے اونکو مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ
مَغَارِبَهَا الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا طرف مشرقون زمین شام کے اور جہات مغربون اوسکیکا وہ زمین جو برکت رکھی ہمنے بیچ اوسکے ارزانی
غلات سے اور کثرت محصولات سے یا سبب اقدام انبیا کرام علیٰ نبینا و علیہم السلام کے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اور تمام ہوئے وعدے پروردگار تیرے کے وعدے نیک اوپر بنی اسرائیل کے کہ وہ فتح دشمنوں پر تھی اور تصرف اونکے ملک پر بِمَا صَبَرُوْا
بسبب اسکے کہ صبر کیا تھا اونھونے اوپر شدت اور محنت کے وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ اور
خراب کیا ہمنے جو کچھ کہ تھے بناتے فرعون اور قوم اوسکی بناؤن سے اور جو کچھ تھے چڑھاتے اور بلند کرتے عمارتون سے وَجٰوَزْنَا
بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ اور پار اتار دیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے سلامت پس آئے اوپر
ایک قوم کے کہ بیٹھے رہتے تھے اوپر بتون اپنے کے جب بنی اسرائیل نے مجاور ونکو اوس شکل کے دیکھا قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ
لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ کہنے لگے اے موسیٰ بنا دے واسطے ہمارے معبود جیسے واسطے اونکے معبود ہین قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ کہا
موسیٰ نے تحقیق تم ایک قوم ہو جاہل کہ اللہ کے سوا اور کی عبادت جایز جانتے ہو اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

الربع

تحقیق یہہ لوگ بت پرست باطل ہین جو دین کہ وہ ہیج اوسکے ہین اللہ ہلاک کردیگا اونکے دین کو اور اونکے بت ہم توڑینگے اور باطل ہی
جو کچھ کہ ہین یہہ کرتے عبادت بتونکی قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ کہا موسیٰ نے کیا سوا خدا کے چاہون
واسطے تمھارے معبود اور حال آنکہ اوسنے بزرگی دی تمکو اوپر عالمون زمانے تمھارے کے اور طرح طرح کی نعمتون سے مخصوص فرمایا وَاِذْ
اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور یاد کرو جب نجات دی ہمنے
تمکو لوگون فرعون کے سے کہ پہنچاتے تھے تمکو بڑا عذاب مار ڈالتے تھے بیٹون تمھاریکو واسطے انقطاع نسل تمھاری کے اور جیتا چھوڑ
دیتے تھے بیٹیون تمھاری کو واسطے خدمتگاری کے وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۤءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور بیچ اوسکے آزمایش تھی پروردگار تمھارے
کی طرف سے بڑی لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے وعدہ کیا تھا بنی اسرائیل کو کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے کتاب اللہ کیطرف سے تمھارے
پاس لاؤنگا جو تمھین چاہئے وہ اسمین سب لکھا ہوگا جب فرعون غرق ہوا اور بنی اسرائیل دریا سے سلامت اوتر آئے وہ کتاب مانگی موسیٰ
علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے عرض کی حکم ہوا کہ تیس دن تک ہر روز روزہ رکھو پھر طور پر آؤ وہان کلام ہوگا موسیٰ علیہ السلام نے تیس روزے
رکھے اور اکتیسوین دن طور پر گئے اور اونھونے مکروہ سمجھا کہ کلام اللہ تعالیٰ سے ہو اور منہہ سے بوئے روزہ آوے مسواک کی فرشتون
نے کہا بوئے مشک تمھارے دہن سے آتی تھی مسواک کرکے تمنے دور کی حق تعالیٰ نے فرمایا اسکا جرمانہ یہہ ہی کہ دس روزے
اور رکھو چنانچہ فرماتا ہی وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً اور وعدہ دیا تھا ہمنے موسیٰ کو کتاب دینے کا تیس رات کا ذیقعدہ کے
مہینے کی سمجھہ لیجئے کہ حساب عرب مین رویت ہلال پر ہی اور چاند راتکو نظر آتا ہی اسواسطے رات کو حساب فرمایا کہ دن اسمین داخل ہی
وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ اور تمام کیا ہمنے اوس تیس کو ساتھ دس دن ذی الحجہ کے فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً پس پورا ہوا وعدہ
پروردگار اوسکا چالیس راتین وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ اور
کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے ہارون کے کہ مین کتاب لینے کو طور سینا پر جاتا ہون خلیفہ ہو تو میرا بیچ قوم میری کے
اور سنوار یو تو کام کو اور مت پیروی کیجیو راہ مفسدونکی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ اور جب آیا موسیٰ واسطے وعدے
ہمارے کے اور کلام کیا اس سے پروردگار اوسکے نے بیواسطہ تبیان مین ہی کہ جب حق تعالیٰ نے چاہا کہ موسیٰ سے کلام کرے سات فرسخ
گرداگرد کوہ طور کے ظلمت چھا گئی موسیٰ نے قدم ظلمت مین رکھا شیطان اوسکیکو اوس سے بھگا دیا اور کراما کاتبین کو اونسے جدا کردیا
آسمان نظر آنے لگا فرشتونکو ہوا پر کھڑے دیکھا عرش عظیم ظاہر ہوگیا پھر حق تعالیٰ نے اونسے کلام کیا تیسیر مین ہی کہ چوبیس ہزار
کلمے سنائے اور ایک روایت مین سات لاکھ اور اصح یہہ ہی کہ چورانوے ہزار کلمے سنائے اور کشاف مین ہی کہ حق تعالیٰ نے چہل شبانہ
روز موسیٰ سے کلام کیا موسیٰ نے جو باتین اللہ کی سنین بادہ محبت سے مست ہوگئے دنیا مین ہونا اپنا بھول گئے سمجھے کہ بہشت مین
ہون اور بہشت مقام دیدار ہی قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ کہا اے پروردگار میرے دکھا دے تو مجھکو دیدار اپنا تو کہ اس
جسم کی آنکھونسے نظر کرون مین طرف تیرے قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ فرمایا حق تعالیٰ نے ہرگز نا دیکھہ سکیگا تو مجھہ کو دنیا مین کیونکہ حکم ازلی یون
ہی کہ جو بشر دنیا مین میری طرف نظر کریگا مرجاویگا مدارک مین ہی کہ چشم فانی سے مجھے نہ دیکھہ سکیگا بلکہ جمال باقی دیدہ باقی سے دیکھنا
چاہئے اور وہ جنت مین ہوگا سمجھہ لیجئے کہ موسیٰ علیہ السلام کی طلب رویت دلیل جواز رویت ہی کہ کیونکہ اگر رویت محال ہوتی
موسیٰ طلب نکرتے کہ طلب محال انبیا سے روا نہین صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہی کہ مقام موسیٰ علیہ السلام کا وقت خطاب لَنْ
تَرٰىنِيْ کے عالی تر تھا اوس دم سے کہ اَرِنِيْ کہا تھا کیونکہ اَرِنِيْ کے وقت قید مراد اپنے مین تھے اور لَنْ تَرٰىنِيْ کیوقت صرف مراد حق
مین **بیت** مراد یار اسی رافت مراد اپنے سے برتر ہی + خلاف ہی خواہش اپنی خواہش دلدار گو ہر ہی + سمجھہ لیجئے کہ زخم
لن ترانی لگا کر مرہم راحت دیا کہ بسبب ضعف بشریت کے طاقت دیدار نہ رکھیگا تو اسواسطے لن ترانی کہا وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ اور لیکن نظر کر طرف کوہ رہبر کے کہ ولایت مدین کے سب پہاڑون سے بڑا ہے اور قوت تحمل کی اسکو
زیادہ ہے پس اگر قایم رہے جگہہ اپنی پر وقت تجلی میری کے اوسپر ہو پس البتہ دیکھہ سکیگا تو مجھکو اور جو اوس پہاڑ کو طاقت
دیدار پر نہو تو تو بھی اس تمنا سے دنیا مین ؟ خدا دیکھنا فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا پس جب تجلی
کی پروردگار موسی کے نے یعنے ظاہر کیا نور اپنا یا نور عرش کا سوئی کے ناکے کے برابر واسطے پہاڑ کے بعد اسکے کہ حیات اور علم اور
رویت اوسمین پیدا کردے تو کہ نور حق کو دیکھا کیا اللہ نے اوسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑے موسی بیہوش اس دہشت سے کہ کوہ کو
پارہ پارہ دیکھا عشیہ پنجشنبہ روز عرفہ سے تا عشیہ روز جمعہ بیہوش پڑے رہے عین المعانی مین سہل ساعدی سے نقل کیا ہے کہ
حق تعالی نے نور اپنا ستر ہزار پردون مین سے بمقدار درہم کے ظاہر کیا اوسوقت جو روئے زمین پر دیوانہ تھا ہشیار ہو گیا اور جو
بیمار تھا شفا پائی تمام زمین سرسبز ہو گئی آب شور شیرین ہو گیا تمام اصنام زمین پر گر پڑے آگ آتش پرست مجوس کی بجھہ گئی تبیان
مین ہے کہ پہاڑ باوجود اس عظمت کے پارہ پارہ ہو گیا اور چھہ پہاڑ اوس سے جدا ہوئے تین پہاڑ احد اور ورقان اور رضوی مدینہ مین
آپڑے اور تین پہاڑ ثور اور ثبیر اور حرا مکے مین آرہے فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ پس جب ہوش مین آیا موسی کہا پاکی ہے تجھکو اسسے
کہ دنیا مین تجھے دیکھین تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ توبہ کی مین نے طرف تیرے اس سوال سے کہ بغیر اذن تیرے کرون اور مین اول
ایمان لانیوالونکا ہون ساتھہ عظمت اور جلال تیرے کے یا اسبات پر کہ دنیا مین کسیکو طاقت دیدار تیرے کی نہین **بیت** بھلا کسطرح ممکن
ہو بشر کو اوسکا نظارہ + درون پردہ جسکے نور سے ہو کوہ صد پارہ + سمجھہ لیجئے کہ تحمل رویت حق دار دنیا مین بدیدۂ سر طاقت بشری سے
باہر ہے لیکن واقع ہونے تجلی اخص خواص کے دلپر ہے سبحان اللہ عجب اسرار ہے کہ کوہ باآن عظمت محروم دیدار ہے اور دل انسان
کامل محل ولکن ینظر الی قلوبکم مورد انظار کردگار ہے اور نکتہ اوسمین یہہ ہے کہ کوہ پر نظر ہیبت فرمائی اور دلپر نظر رحمت لہذا وہ ویران
ہوا یہہ آباد اور وہ غمگین اور یہہ شاد **نظم** آسمان و جبل کی کیا طاقت + کہ اوٹھاوے یہہ بار اے رافت + دل انسان مین ہے
یہہ استعداد + کہ پاین موہبت ہوا ہے شاد + پس حق تعالی نے واسطے تسلی دل موسی کے اور دفع غم کے نایافت مقصود سے ہوا تھا
قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ فرمایا اے موسی تحقیق مین نے برگزیدہ کیا تجھکو اوپر بنی اسرائیل کے
یا سب لوگونکے کہ زمانہمین تیرے موجود ہین ساتھہ پیغامون اپنے کے کہ خلق کو پہنچاوے اور ساتھہ کلام اپنے کے کہ بیواسطے تجھسے باتین
کین فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ پس پکڑ جو کچھہ دیا ہمنے تجھکو امر اور نہی سے اور اوسپر عمل کر اور ہو شکر کرنیوالونسے اوپر نعمت
اس عطا کے وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ اور لکھا ہمنے یعنے قلم کو حکم کیا اوسنے لکھا یا جبرئیل نے قلم ذکر اور سیاہی نور سے لکھا واسطے
موسی علیہ السلام کے بیچ تختونکے کہ سات یا نو یا دس تھے اور زاد المسیر مین ہے کہ بارہ تختے تھے یہہ موافق قول اہل کتاب کے ہے اور
طول ہر لوح کا بارہ یا دس گز کا تھا اور وہ تختے یاقوت سرخ کے یا سدرۂ بہشت کے یا زمرد سبز کے تھے اور اونپر لکھا تھا مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز سے کہ دین مین احتیاج پڑے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی امر اور نہی سے فَخُذْهَا
بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا پس کہا ہمنے موسی کو پکڑ ان تختونکو ساتھہ قوت کے اور حکم کر قوم اپنی کو کہ عمل کرین ساتھہ بہتر
اوسکے احسن بمعنی حسن ہے کہ الواح مین جو لکھا تھا سب حسن تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ احسن عزایم ہین اور حسن رخصتین یعنے عزیمت پر
عمل کرین نہ رخصت پر زاد المسیر مین ہے کہ احسن جمع کرنا ہے درمیان فرض و نفل کے سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ شتاب دکھاؤنگا
مین تمکو اے بنی اسرائیل گھر فاسقونکا کہ دوزخ ہے یا کھنڈ ولایت شام مین لیجا کر گھر پہلے لوگونکے کہ دائرہ فرمان سے باہر نکلے تھے دکھاونگا
یا مکانات فرعون اور قبطیونکے مصر مین دکھاؤنگا کہ خراب اور ویران پڑے ہین مالکون سے خالی تو کہ تم عبرت پکڑو **نظم** چشم عبرت سے
دیکھہ اے عارف + ہے حیات جہان حباب مثال + کہان فرعون اور کہان شداد + کہان اونکے وہ دعوائے کمال + نہ وہ حشمت ہے

اور نہ شوکت ہے + نہ وہ ہے جاہ اور نہ وہ جلال + ہوگئے خاک سر سے پاؤن تک + کچھ نشان بھی نہیں ہے اونکا بحال + مرگئے
چھوڑ کر تمام اپنے + قصر و بستان و ملک و مال و منال + بس جدا سب سے ہوکے دلکو لگا + اوس سے جسکو فنا ولی ہے نہ زوال +
خالق و باسط و کریم ہے وہ + دافع کرب و مالک و متعال سأصرف عن آياتي الذين يتكبرون في الأرض بغير الحق البتہ
پھیر دونگا مین قبول کرنے آیتون اپنی سے کہ قرآن ہے اون لوگونکو کہ تکبر کرتے ہین بیچ زمین کے سوا حق کے یعنے مہر لگا دونگا اونکے
دلونپر تو کہ سخن حق نسمجھین ذوالنون مصری رحمہ سے منقول ہے کہ خدا نہین چاہتا ہے کہ مدعیان باطل حکمت اور اسرار قرآنی دریافت
کرین لہذا قابلیت قبول اونکے دلونسے سلب کرلی وإن يروا كل آية لا يؤمنوا بها اور اگر دیکھین یہہ متکبر سب نشانیان صدق
نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایمان لاوین ساتھہ اوسکے عناد کے سبب وإن يروا سبيل الرشد لا يتخذوه سبيلا
اور اگر دیکھین راہ بھلائی کی نہ پکڑین اوسکو راہ وإن يروا سبيل الغي يتخذوه سبيلا اور اگر دیکھین راہ گمراہی کی پکڑین اوسکو
راہ اور پیروی کرین اوسکی ذلك بأنهم كذبوا بآياتنا وكانوا عنها غافلين یہہ پھیرنا دلونکا اونکے فہم آیات سے بسبب اوسکے ہے
کہ اونھون نے جھٹھلایا آیتون ہماریکو اور تھے اونسے غافل کہا ہے کہ مراد غفلت سے عناد اور اعراض ہے نہ غفلت سہو اور جہل یعنے
جانتے تھے اور تصدیق نہین کرتے تھے والذين كذبوا بآياتنا ولقاء الآخرة حبطت أعمالهم اور جنھون نے جھٹھلایا آیتون ہماریکو
کہ قرآن ہے یا نشانیون قدرت ہماریکو اور ملاقات آخرت کی کو ناپید ہوئے عمل اونکے کہ اس جہان مین کئے هل يجزون إلا ما كانوا يعملون
نہ جزا دئے جاوینگے مگر جو کچھہ کہ تھے دنیا مین کرتے واتخذ قوم موسى من بعده من حليهم عجلا جسدا له خوار اور پکڑا قوم موسی نے
یعنے بنایا سامری اور پیروان اوسکے نے پیچھے جانے موسی کے طور پر گہنے اونکے سے کہ قبطیونکی لوٹ مین ہاتھہ لگا تھا بچھڑا گائے کا کہ بدن بیروح
تھا واسطے اوسکے آواز تھی گائے کیسی لکھا ہے کہ بنی اسرائیل مصر سے نکلے اسواسطے کہ قوم فرعون کو خبر نہو بہانہ عروسی کا کیا اور بعضے فرعونیون
سے جو آشنا تھے اونسے زیور عاریت مانگ لیا بعد عبور دریا کے اور غرق فرعون کے اور قبطیونکے وہ گہنا اونکے پاس رہگیا جب موسی علیہ السلام
طور کو گئے سامری نے ہارون علیہ السلام کے پاس آکر کہا وہ گہنا جو بنی اسرائیل کے پاس ہے اوسے خرید فروخت کرتے ہین اور تصرف
اوسمین حرام ہے کیونکہ اوسوقت مال غنائم حلال نتھا مومنون پر ہارون علیہ السلام نے کہا کہ سب وہ مال جمع کرین اور سامری کے سپرد
کیا کہ امانت رکھے سامری زرگری جانتا تھا سونا چاندی اوسکا گلا کر ایک گوسالہ کی شکل ڈھالا اور اوسمین حکمت عملی کی کہ آواز گائے کی سی
نکلنے لگی لکھا ہے کہ سامری نے وقت غرق ہونے فرعون کے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تھا گھوڑے پر سوار اونکے گھوڑیکے سم کے نیچے کی خاک
اٹھالی تھی وہ اوس گوسالہ کے دہن مین ڈالدی اللہ تعالی نے اوسکو زندہ کردیا آواز کرنے لگا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ
جو آواز گوسالے کی بنی اسرائیل نے سنی سجدہ مین گر پڑے ألم يروا أنه لا يكلمهم ولا يهديهم سبيلا کیا نہ دیکھا اونھونے کہ وہ گوسالہ نہ
بولتا ہے اونسے اور نہ دکھاتا ہے اونکو راہ اتخذوه وكانوا ظالمين پکڑلیا اوسکو ساتھہ خدا کے اور تھے وہ ظالم کہ وضع عبادت غیر موضع
کئی ولما سقط في أيديهم ورأوا أنهم قد ضلوا اور جب ڈالی گئی پشیمانی بیچ ہاتھون انکے کے یعنے پائی پشیمانی جیسے کوئی چیز ہاتھ
مین پاوے اور یہہ لفظ عرب مین کنایت ہے پشیمانی سے حاصل یہہ ہے کہ جب پشیمان ہوئے عبادت گوسالہ سے اور دیکھا اونھون نے یہہ
کہ وہ تحقیق گمراہ ہوئے قالوا لئن لم يرحمنا ربنا ويغفر لنا لنكونن من الخاسرين کہا اونھون نے ندامت سے اگر نہین رحم
کریگا ہمکو پروردگار ہمارا ساتھہ قبول توبہ کے اور نہ بخشیگا ہمکو البتہ ہوجاوینگے ہم ٹوٹا پانے والونسے ولما رجع موسى إلى قومه
غضبان أسفا اور جب پھر آیا موسی طور سے طرف قوم اپنی کے غصے سے پچھتاتا ہوا لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے موسی کو طور پر خبر
کردی تھی قال بئسما خلفتموني من بعدي کہا موسی نے بری ہے جو کچھ جانشینی کی تمنے میرے پیچھے میری أعجلتم أمر ربكم
کیا شتابی کی تمنے حکم پروردگار اپنے سے اور عبادت گوسالے کی کرنے لگے اتنا صبر نکیا کہ مین آؤن اور حکم خدا تمکو پہنچاؤن وألقى الألواح



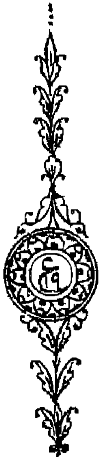
اور ڈالدئے موسیٰ علیہ السلام نے تختے جنپر توریت لکھی تھی اور یہہ غصہ تھی اللہ ہی کیواسطے کیا تھا بیع ہین لکھا ہی کہ الواح پھینکے نہین
رکھدئے ہاتھ سے اور چھوڑا وسپر ہین کہ تختی پھینکدی اور ٹوٹ گئی چھے حصے اور جو اونمین مکتوب تھا آسمان پر لیگئے اور ایک حصہ
ساتوان رہگیا کہ ہدایت اور رحمت تھی پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غصے سے تختی ڈالدی وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ
اور پکڑا سر بھائی اپنے کا کہ ہارون علیہ السلام تھے کھینچتا تھا اوسکو طرف اپنے غصے سے نہ اہانت سے کیونکہ گمان موسیٰ علیہ السلام کا
یہہ تھا کہ ہارون علیہ السلام نے گوسالہ پرستی سے قوم کو منع نہین کیا قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي
کہا ہارون نے ای بیٹے مان میری کے اگرچہ سگے بھائی ایک ماںباپ کے تھے لیکن واسطے نرم کرنے دل موسیٰ علیہ السلام کے مانکو یاد کیا اور
کہا کہ مین نے تقصیر نہین کی تحقیق قوم نے ناتوان سمجھا مجھکو اور نزدیک تھے کہ مار ڈالتے مجھکو میرے بہت منع کرنیکے سبب سے
فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ پس نہ خوش کر ساتھ میرے دشمنونکو کہ اہانت میری سے اونکی مراد حاصل
ہو اور نکر مجھکو ساتھ قوم ظالمونکے یعنے مجھے گوسالہ پرستونمین مت شمار کر قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ کہا موسیٰ
علیہ السلام نے ہارونؑ کی یہہ باتین سنکر ای پروردگار میرے بخش مجھکو اس عمل مین کہ بڑے بھائی سے بے ادبی کی یا یہہ کہ لوحین پھینک
دین اور بخش بھائی میریکو اگر تقصیر اسنے کی ہو منع مین گوسالہ پرستی کے اور داخل کر ہمکو بیچ رحمت اپنی کے **بیت** رکھہ ہمین پناہ عصمت
مین + اور لیجئے ریاض جنت مین + وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اور تو بہت رحمت کرنیوالا ہی سب رحمت کرنیوالونسے **فرد** تو رحمت ہی



ظاہر جسجگہہ جس سے کہ ای رافت + ہر رحمت نے اوسکے کردیا سیراب ہی اسکو + إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ
وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تحقیق جنہونے کہ جہالت سے پکڑا بچھڑے کو ساتھ خدائی کے البتہ پہنچیگا اونکو غصہ پروردگار اونکے سے
اور ذلت بیچ زندگانی دنیا کے غصہ یہہ تھا کہ حکم فرمایا کہ ایکدوسریکو قتل کرو اور ذلت جزیہ ہی وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ اور جیسی سزا دی
گوسالہ پرستونکو اسیطرح جزا دیتے ہین ہم جھوٹھ باندھنے والونکو وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا اور جنہونے
عمل کئے بد صغیرہ اور کبیرہ سے یا شرک لائے پھر توبہ کی پیچھے اوسکے اور ایمان لائے سمجھ لیجئے کہ اگر سیئات سے مراد گناہ ہین سوا شرک
کے تو آمنو کے معنے یہہ ہین کہ تصدیق کی اوسکی کہ اللہ تعالیٰ توبہ گنہگارونکی قبول فرماتا ہی إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ تحقیق
پروردگار تیرا پیچھے توبہ کے البتہ بخشنیوالا ہی گناہ اونکے مہربان ہی اوپر ساتھ قبول کرنے توبہ کے وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبُ
اور جب چپکا ہوا موسیٰ سے غصہ سکون کو یہان تعبیر ساتھ سکوت کے فرمایا حاصل یہہ ہی کہ جب غصہ ہوا ٹھنڈا أَخَذَ الْأَلْوَاحَ لین باقی
تختیان جو ڈالدی تھین وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ اور بیچ لکھے اونکے ہدایت گمراہی سے تھی اور رحمت
تھی یعنے پاک ہونا گناہونسے واسطے اون لوگونکے جو وہ عقاب پروردگار اپنے سے ڈرتے ہین لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کیطرف
سے خطاب ہوا کہ بعضے سردارونکو بنی اسرائیل کے واسطے عذر کرنے عبادت گوسالہ کے طور پر لا موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے کہا قوم نے
قبول کیا وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا اور چن لئے موسیٰ نے قوم اپنی مین سے ستر مرد واسطے وعدے ہمارے کے
اور ایک قول یہہ ہی کہ ایک گروہ بنی اسرائیل نے کہا کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام نہین کیا جو تختیونپر لکھا ہی موسیٰ کا کلام ہی اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ای موسیٰ بنی اسرائیل کے سردارونمین سے ایک جماعت کو اپنے ساتھ کوہ طور پر لا تا کہ کلام میرا سنین اور اوسپر گواہ ہون حضرت
موسیٰ ستر آدمی ہمراہ اپنے لیکر طور پر گئے جب وہان پہنچے ابر نمود ہوکر درمیان موسیٰ کے اور اونکے حائل ہوگیا موسیٰ پردہ ابر مین در آئے
سردار قوم سجدہ مین گرے حق تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام کیا امر اور نہی اور وعدہ اور وعید فرمایا جب ابر کھل گیا موسیٰ نکلے اور قوم سے کہا
کہ کلام الٰہی سنا وہ بولے کہا سنا لیکن متکلم معلوم نہوا ہم ایمان جب لاوینگے کہ خدا کو آشکارا دیکھینگے یہہ کہتے ہی تھے کہ صاعقہ نے آکر اونکو
جلادیا موسیٰ علیہ السلام مضطرب ہوکر نیاز مندی کرنے لگے فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جب پکڑا اون ستر آدمیونکو صاعقہ نے ادھر

سبکو جلا دیا یا آواز مہیب آئی سنتے ہی دہشت سے سب مرگئے یا لرزہ اندام ہین اونکے پڑا ایسا کہ بند بند اونکا جدا ہونے لگا موسیٰ علیہ السّلام
ڈرے کہ یہہ مرجاوینگے تو مجھے بنی اسرائیل کہینگے کہ سردار ونکو ہمارے تو لیجا کر مار آیا قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ کہا
موسیٰ نے ای پروردگار میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرتا اونکو پہلے اس سے اور مجھکو بھی عین المعانی مین ہی کہ اونھین ہلاک کرنا بسبب گوسالہ
پرستی کے اور مجھے باعث قتل قبطی کے اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا کیا ہلاک کرتا ہے تو ہمکو بسبب اوس چیز کے کہ کیا بیوقوفون نے ہم مین سے یعنے
قوم ہماری مین سے کہ گوسالہ کو پوجا یا رویت طلب کی اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ نہین یہہ مگر آزمایش تیرے بندے ونسے کہ اپنی باتین سنائین تو اونکو طمع رویت
ہوئی اور گوسالہ سے آواز نکالی تو اونکو اوسکے پرستش کی رغبت ہوئی سمجھ لیجئے کہ ان ہی الا فتنتک کہنا کمال جرأت ہی جناب کبریا مین مگر یہہ کہ
گستاخی محب ترک ادب نہین بلکہ عین ادب ہی **نظم** گستاخی عاشقان نہین ترک ادب + کیون جوش وخروش عشق ہی اسکا سبب ++
رافت تھا مقام بسیط موسیٰ کا نہین + کب کہتے فتنتک بدرگاہ رب + اور یہہ بھی اسی مقام بسیط سے ہی کہ موسیٰ نے کہا تُضِلُّ بِهَا مَنْ
تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ گمراہ کرتا ہی تو ساتھ اس فتنے کے جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَ
اَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ توہی دوست اور مددگار ہمارا پس بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور تو بہتر بخشنیوالا ہی وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّفِي الْاٰخِرَةِ اور لکھ واسطے ہمارے بیچ اس دنیا کے نیکی کہ قبول توبہ ہی یا توفیق طاعت یا روزی حلال اور بیچ آخرت کے نیکی کہ مغفرت ہی
یا جنت یا سعادت رویت اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ تحقیق ہمنے توبہ کی طرف تیرے قَالَ عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاءُ کہا اللہ نے عذاب
میرا پہنچاتا ہون اوسکو جسے چاہون یعنے کفار کو وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اور رحمت میری نے سما لیا ہر چیز کو دنیا مین مومن اور کافر کو
ساتھ جان ڈالنے اور روزی دینے کے اور یہہ بھی ظہور رحمت الٰہی ہی خلق پر کہ آپسمین ایکدوسرے پر مہربانی کرتے ہین یا رحمت توبہ
کی ہی کہ علی العموم قایم ہی اور محققون نے لکھا ہی کہ رحمت دو ہین ایک رحمت ذاتیہ ہی کہ اوسے رحمت مطلقہ کہتے ہین وہ دینا ہی بے سوال اور بے ثبوت استحقاق
معطی لہ کے جیسے وجود مین لانا اور چشم اور گوش اور عقل وہوش عنایت فرمانا دوسری رحمت وجوبیہ ہی کہ اوسے مقیدہ بھی کہتے ہین وہ
بھی نتیجہ اوسی رحمت مطلقہ کا ہی جیسے بعد وجود دینے کے استعداد استفادہ کا اور قابلیت استفاضے کی عطا کرنا ہی **نظم** ایک رحمت تھی
تیری وہ ابتدا + نیستی سے تونے ہستی کی عطا + مرحمت فرمائے پھر ادراک وہوش + بینی ودندان ولب اور چشم وگوش + بے سوال وبے
لیاقت سب دیا + فضل سے تونے کیا جو کچھ کیا + دوسری رحمت تیری بعد از وجود + خلق استعداد ہی رب ودود + جس سے پائی
ہمنے ہی راہ ہدیٰ + ورنہ گمراہی مین پڑتے ابتدا + توہی راہ دین پر لایا ہمین + اپنا رستہ تونے دکھلایا ہمین + تیری ہی رحمت کا
ہی یہہ سب ظہور + ای میرے مولیٰ میرے رب غفور + اور رحمت وجوبیہ کو مقیدہ اسواسطے کہتے ہین کہ مقید ساتھ کئی شرطون سے
ساتھ اقوال اور افعال کے ہی چنانچہ فرمایا فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ پس
البتہ لکھونگا وہ رحمت واسطے اون لوگونکے کہ بچینگے شرک سے اور دیوینگے زکوٰۃ فرض اور وہ لوگ وہ ہین کہ ساتھ آیتون ہماری کے ایمان
لاتے ہین قتادہ رح نے کہا کہ یہود اور نصاریٰ نے آرزو اس رحمت کی کرکر کہا کہ ہم بھی آیتون پر ایمان رکھتے ہین اور زکوٰۃ مال ادا کرتے ہین
ہمارے واسطے بھی یہہ رحمت ثابت ہوئے حق تعالیٰ نے اونکا رشتہ امید قطع کرکر اس رحمت کو مخصوص کیا ساتھ اسی امت کے اور فرمایا
کہ مومنان پرہیزگار کہ جنکے واسطے یہہ رحمت ہی اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ وہ لوگ ہین کہ اخلاص دل سے پیروی کرتے
ہین پیغمبر کی جو نبی ہی نانویسندہ اور ناخواندہ اور یہہ کمال تعریف آپ کی ہی کہ بن لکھے پڑھے عالم امور ظاہر وباطن تھے اور یہہ
معجزات آپکے سے ہی **بیت** میرا محبوب بن پڑھنے کے سب علمون سے ماہر ہی + وہ اُمّی ہی ولے علم دو عالم اوسپہ ظاہر ہی + بحر
الحقائق مین ہی کہ عرب اصل اور منشا کو اُم کہتے ہین جیسے مکہ کو ام القریٰ کہتے ہین کہ سب شہرونکا مبدا اور منشا ہی اور لوح
محفوظ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ اصل سب کتابون کی ہی ایسے ہی حضرت بھی اُمّی ہین یعنے اصل موجودات ہین کہ آپ ہی کے نور سے سبکا

ظہور ہی لولاہ لما اظہرت الربوبیۃ مؤید اس معنی کا اور لولاک لما خلقت الافلاک شاہد اس دعوی کا ہی بلبت اصل سب کے
آپ ہین جو اور ہی سو فرع ہی + ناسخ ادیان اونکا دین اور اونکی شرع ہی + الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِيْلِ وہ پیغمبر جو پاتے ہین نام اور تعریف اوسکی لکھی ہوئی نزدیک اونکے بیچ توریت کے لکھا ہی احمد الضحوك القتال يركب
البعير ويلبس الشملة تا آخر اور انجیل ہین قول عیسی علیہ السلام ہی انی ذاهب الی ربی وربکم والفارقليطا جاء تا آخر يَاْمُرُهُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ حکم کرتا ہی وہ نبی امی اونکو جو اوسکی پیروی کرتے ہین ساتھ بھلائی کے کہ توحید ہی اور منع کرتا ہی انکو
نامعقول سے کہ شرک ہی یا معروف اخلاق نیک ہین یا صلۂ رحمی ہی یا انصاف ہی اور منکر اخلاق بد ہی یا قطع رحم ہی یا بے انصافی
ہی وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ اور حلال کرتا ہی واسطے اونکے پاکیزہ چیزین جیسے بحیرہ اور سائبہ یا چربی کہ یہود
پر حرام تھی اور حرام کرتا ہی اوپر اونکے ناپاک چیزین جیسے مردار اور لہو اور سور یا مال پلید سود کا اور رشوت کا وَيَضَعُ عَنْهُمْ
اِصْرَهُمْ اور اوتار رکھتا ہی اونسے بوجھ اونکے یعنے تخفیف کرتا ہی اپنی امت سے ثقیل چیزونکو جیسے شریعت موسی مین تھا کہ جس عضو
سے گناہ ہو قطع کرتے اور جسقدر جامہ نجاست سے آلودہ ہوتا کاٹ ڈالتے وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ اور طوق جو تھی اوپر اونکے
موسی کے زمانے مین کہ قتل نفس تھا توبہ مین اور قصاص تھا بے عفو اور دیت کے اور مال غنیمت جلایا جاتا تھا فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ
وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اس نبی امی کے بنی اسرائیل مین سے اور تعظیم
کی اوسکی اور مدد کی اوسکی دشمنونپر اور پیروی کی اوسی نور کی کہ اوتارا گیا ہی ساتھ اوسکے مراد نور سے قرآن ہی کہ کمال روشن ہی کیونکہ
دین دنیا کے امور اوس سے ظاہر ہین سمجھ لیجیے کہ لفظ معہ کا دلالت کرتا ہی بقائے قرآن پر کہ نازل کیا ہی اور ساتھ اوسکے باقی رہیگا
بخلاف الواح موسی کے کہ اکثر آسمانکو چلی گئین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یہہ لوگ کہ ایمان لائے اور تعظیم اور نصرت اور متابعت کی وہ
ہین چھٹکارا پانیوالے عذاب سے اور ملنے والے رحمت اور ثواب سے قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر سبیل عموم کہ اے لوگو تحقیق مین پیغمبر ہون اللہ کا طرف تمہارے سبکے وہ اللہ کہ واسطے
اوسکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ کہ جلاتا ہی اور مارتا ہی
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور پیغمبر
اوسکے کے جو نبی ہی ان پڑھا لکھا وہ پیغمبر جو ایمان لاتا ہی ساتھ اللہ کے اور باتون اوسکی کے جو انبیا پر اوتاری ہین اور پیروی کرو اوس
پیغمبر کی تو کہ تم راہ راست پاؤ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور قوم موسی کی سے ایک جماعت ہی کہ راہ
دکھاتی ہی خلق کو ساتھ حق کے اور حق اور راستی کے عدل کرتے ہین درمیان خلق کے بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے عبد اللہ بن سلام
اور اصحاب اوسکے ہین رضی اللہ عنہم اور اشہر یہہ ہی کہ بعد وفات موسی علیہ السلام کے اور خلیفہ اونکے حضرت یوشع علیہ السلام کے بنی اسرائیل
گمراہ ہوگئے کفر اور عصیان اختیار کیا قتل انبیا پر کمر باندھی بعضے ونمین راہ راست پر رہے اور اللہ سے دعا کی کہ درمیان ہمارے اور
قوم کے جدائی ڈال اللہ تعالی نے زیر زمین اونکے واسطے راہ کشادہ کردی اوس راہ سے وہ چین کے ملک سے پرے نکلگئے وہان اپنے گھر
بنا کر رہنے لگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا شب معراج مین اوسطرف گذر ہوا آپنے دس سورتین قرآن کی اونپر پڑھین وہ سب ایمان لائے
آپ پر اب سب مسلمان ہین نماز پڑھتے ہین زکوۃ دیتے ہین جمعہ ادا کرتے ہین یہہ آیت اونکی شان مین نازل ہوئی ہی پھر حقتعالی اخبار قوم موسی کی اخبار
فرماتا ہی وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا اور کلڑے کیے ہمنے قوم موسی مین سے بارہ قبیلے جماعتین سبط ولد ولد کو کہتے ہین مراد اولاد یعقوب
علیہ السلام ہی اسباط بدل ہی اثنتی عشرہ سے اور امم بدل ہی اسباط سے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ اور وحی کی ہمنے طرف موسی کے جب پانی مانگا اوس سے قوم اوسکی نے یہہ کہ مار ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو سمجھ لیجئے کہ بنی اسرائیل وادی مین



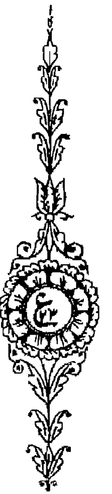
سرگردان تھے گرمی آفتاب کی لگی پیاس نے غلبہ کیا حضرت موسی سے پانی مانگا اللہ تعالی نے موسی پر وحی کی کہ ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو مار اور
وہ پتھر اونکو جنگل مین مل گیا تھا اوسنے آواز کی تھی کہ اے موسی مجھے اٹھالے مین تیرے کام آونگا پس موسی نے عصا پتھر پر مارا فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس پھٹ نکلے اوس پتھر مین سے بارہ چشمے موافق عدد اسباط کے قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جان لیا ہر
شخص نے گھاٹ اپنا وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ اور سائبان کیا ہمنے اوپر اونکے بادل کا کہ دھوپ سے ایذا نہ پاوین وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ
وَالسَّلْوٰى اور اتارا ہمنے اوپر اونکے من اور سلوی كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ کھاؤ پاکیزہ اوس چیز کی سے کہ دی ہمنے تمکو اور ذخیرہ
نہ کرو اونھون نے خلاف کہنے کے ذخیرہ کیا من وسلوی اترنا موقوف ہوگیا وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور نہ ظلم کیا انھون
نے ہمکو ذخیرہ کرنیمین ولیکن تھے نافرمانی سے جانون اپنی کو ظلم کرتے وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ اور یاد کر جب
کہا واسطے نبی اسرائیل کے بعد جنگ قوم جبارونکے اور فتح اونکے رہو تم اوس بستی مین کہ اریحا یا ایلیا ہے اور کھاؤ اوسمین سے میوے اور اناج جہان چاہو
وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ اور کہو دور کر گناہ ہمارے ہمسے اور داخل ہو دروازہ مین اوس بستی کے سجدہ کرتے
ہوئے یا عاجزی سے جھکتے ہوئے بخشدینگے تمکو خطائین تمہاری سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ البتہ زیادہ دینگے ہم ثواب اور درجے احسان کرنیوالون کو
فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ پس بدل ڈالا جنھون نے ظلم کیا تھا اپنے اوپر اونمین سے بات کو سوا اوسکے جو کہی گئی تھی واسطے
اونکے یعنے حطہ کی جگہہ حنطہ کہا اور مسخراپن سے اناج مانگا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ پس بھیجا ہمنے اوپر اونکے
عذاب آسمان سے کہ صاعقہ تھا یا وبا بسبب اوسکے کہ تھے ظلم کرتے کہ لفظ کو غیر موضع اوسکے مین رکھا وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ
الْبَحْرِ اور سوال کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود کو بستی سے جو تھی اوپر کنارے دریائے شور کے طرف ملک شام کے اور اوس بستی کا نام ایلیہ تھا
مدین اور طور کے درمیان تھی یا مقنا نام تھا درمیان مدین اور عینونا کے تھی اور شریعت توریت پر وہان عمل تھا تعظیم سنیچر کی اوپر لازم تھی
شکار مچھلی کا اوسدن کرنا اور دنیا کے کام مین مشغول ہونا منع تھا اونھونے خلاف امر کا کیا زبان داؤد علیہ السلام سے ملعون ہوکر مسخ ہوگئے
اونکا احوال ظاہر کرنیکو حق تعالی نے خطاب ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ یہود سے خبر اوس بستی والونکی پوچھ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي
السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيْهِمْ جب تعدی کرتے تھے بیچ ہفتے کے کہ مچھلی کا شکار منع تھا اور کرتے
تھے جب آتی تھین اونکے پاس مچھلیان جسدن ہفتہ کرتے تھے ظاہر اور جسدن نہ ہفتہ کرتے نہ آتین اونکے پاس یہہ آزمایش تھی اللہ کی کہ ہفتے
کے دن جو شکار منع تھا مچھلیان پانی پر تیرتی پھرتی تھین اور سوا ہفتے کے اور دن کوئی مچھلی نظر نہ آتی تھی كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ
اسیطرح آزمایش کرتے تھے ہم اونکی بسبب اوسکے کہ تھے فسق کرتے سمجھہ لیجئے کہ شہر ایلیہ والے ہفتے کے دن مچھلیان بہت دیکھکر للچاتے تھے
کہ کسیطرح پکڑین لیکن اوسدن شکار جو منع تھا دست انداز نہوتے تھے آخر حیلہ کیا کہ حوض کھودی اور نالے دریا سے حوضون تک لے آئے پھر
ہفتے کے دن جو مچھلیان دریا پر تیرتین اونکو گھیر کر اون نالونکی راہ سے حوضونمین لاکر راہ نالون کی بند کردیتے تھے اور اتوار کے دن پکڑ لیتے تھے
کئی بار جو یہہ عمل کیا اور عذاب کا اثر ظاہر نہوا دلیر ہوگئے تعظیم سبت کی موقوف کی اور وہ شہر والے تین گروہ ہوئے ایک گروہ یہہ فعل کرتی
تھی اور ایک منع کرتی تھی اور ایک نہ منع کرتی تھی نہ یہہ فعل کرتی تھی اور منع کرنیوالونکو ملامت کرتی تھی چنانچہ حق تعالی خبر دیتا ہے وَاِذْ
قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۨاللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا اور پوچھ اہل کتاب سے خبر اونکی جب کہا ایک
جماعت نے اوس شہر والونمین سے جو نہ فعل کرتی تھی نہ منع کرتی تھی اونکو جو منع کرتی تھی کیون نصیحت کرتے ہو تم اوس قوم کو کہ اللہ ہلاک
کرنیوالا ہے اونکو دنیا مین بسبب نافرمانی اور ترک تعظیم ہفتے کے یا عذاب کرنیوالا ہے اونکو آخرت مین دوزخ کا عذاب سخت قَالُوْا مَعْذِرَةً
اِلٰى رَبِّكُمْ کہا منع کرنے والون نے کہ یہہ نصیحت کرنی ہماری واسطے عذر کرنیکے ہے طرف پروردگار تمھارے کے یعنے یہہ امر معروف واجب
ہے اسواسطے ہم اونکو نصیحت کرتے ہین کہ عند اللہ ہم معذور ہون وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اور شاید کہ وہ بچین اس گناہ سے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا

بِهٖٓ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ پس جب بھولگئی گروہ شکار کرنیوالی جو کچھ کہ نصیحت کی گئی تھی ساتھ اوسکے نجات دیا ہمنے اون لوگونکو
کہ منع کرتے تھے برائی سے اور نافرمانی سے وَاَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِیْسٍۭ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ اور پکڑا ہمنے اون لوگونکو کہ
ظلم کرتے تھے ساتھ شکار کے کہ منع تھا ساتھ عذاب سخت کے بسبب اوسکے کہ تھے فسق کرتے اور گروہ متوقعہ مین کہ نہ فعل کرتے تھے
نہ منع اختلاف ہی کہ نجات پائی یا ہلاک ہوئی توقف اونکے امر مین اولی ہی پس عذاب اوس گروہ کیسے ارشاد فرماتا ہی فَلَمَّا عَتَوْا
عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ پس جب سرکشی کی اوس چیز سے کہ منع کی گئی تھی اوس سے کہ شکار مچھلی کا تھا قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ کہا
ہمنے اونکو ہوجاؤ بندر ذلیل لکھا ہی کہ منع کرنیوالے جب ناامید ہوئے نصیحت قبول کرنے اونکیسے تو وہ اپنے اور اونکے درمیان دیوار
کھینچ لیئے نہ وہ ادھر آوین نہ یہہ اودھر جاوین ملاقات آپسمین نہوا کیا۔ ایک دن اپنے اپنے محلے سے نکلکر دیکھا تو محلہ فاسقان سے آواز نہین
آتا تلاش کی تو سبکو بندر پایا ہر بندر گرد اپنے قرابت والیکے روتا ہوا پھرنے لگا اور منہہ اونکے جابجا ملتا تھا تین روز زندہ رہے چوتھے
دن سبکے سب مرگئے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جب پکار دیا پروردگار تیرے البتہ بھیجیگا اوپر یہود کے تا روز قیامت وہ شخص کہ پہنچاوے اونکو برا عذاب مانند قتل اور اجلا اور ضرب اور جزیہ
کے کہا ہی کہ بخت نصر بابلی نے پہلے قتل اور قید اونکو کیا پھر فارس کے پادشاہ کرتے رہے اور تاج و تخت چھینتے رہے یہانتک کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے آپنے فرمایا کہ مقاتلہ کرو اونسے کہ اسلام لاوین یا جزیہ قبول کرین یہہ حکم تا قیامت باقی ہی کافرون کے
حق مین اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ تحقیق پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہی وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا ہی توبہ کرنیوالون کو
اور مغفرت چاہنے والونکو مہربان ہی کہ بعد توبہ کے ساتھ گناہ کے نہین پکڑتا وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا اور ٹکڑے کردیا ہمنے بنی اسرائیل
کو بیچ زمین کے جماعتین بڑی کوئی ولایت نہین ہی کہ جسمین یہودی نہون مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ بعضے اونمین سے نیک کار ہین دین موسوی
پر ثابت یا مراد اس سے وہ ہین جو ہمارے پیغمبر پر ایمان لائے ہین یا وہ لوگ ہین کہ شب معراج مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لائے وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ اور بعضے اونمین سے سوا اوسکے بدکار ہین یعنے کافر اور فاسق وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ اور آزمایا ہمنے اونکو ساتھ بھلائیونکے مانند عیش اور غنا اور صحت کے اور برائیونکے مثل شدت اور فقر اور مصیبت نفس کے
اور مال کے شاید کہ وہ پھر آوین طرف خدا کے اور معصیت سے طرف طاعت کے اُنھون نے نعمت مین بجائے شکر کفر ظاہر کیا کہ کہنے
لگے ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء یعنے اللہ فقیر ہی ہم غنی ہین اور محنت مین صبر کی جا آغاز نالائق کلام کیا کہ ید اللہ مغلولۃ یعنے حقتعالی
کا ہاتھ بستہ ہی یعنے دیتا نہین کسیکو شی فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ
سَيُغْفَرُ لَنَا پھر جگہہ پر بیٹھے اونکے پیچھے اونسے برے جانشین کہ وارث ہوئے کتاب توریت کے یعنے سیکھا علم توریت کا آباسے لیتے ہین
اسباب اس جہانکا جو ناقص ہی یعنے حرام رشوت ہی بیچ حکم کے اور کہتے ہین البتہ بخشا جاویگا واسطے ہمارے اونکے زعم مین یہہ تھا کہ گناہ دن
کے راتکو اور راتکے دنکو بخشے جاتے ہین اور وہ رشوت لینے کو گناہ نہین جانتے تھے وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ اور اگر آوے اونکے پاس اسباب مانند
اوسکے لیوین اسکا حاصل یہہ ہی کہ امید مغفرت کی رکھتے ہین اور رشوت لیتے ہین اور حرام کھانیمین اس قدر سرگرم ہین اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ
مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ کیا نہین لیا گیا اوپر اونکے عہد توریت مین یہہ کہ نہ بولین اوپر اللہ کے مگر سچ اونھون نے جھوٹھ
اللہ پر باندھا کہ گناہ دن کے راتکو اور راتکے دنکو بخشتا ہی اور جانتے ہین کہ جھوٹھ باندھتے ہین کیونکہ توریت اونکے پاس ہی وَدَرَسُوْا مَا
فِيْهِ اور پڑھا ہی اونھونے جو کچھ کہ بیچ اوسکے ہی اور یہہ حکم اوسمین نہین ہی وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اور فلاح گھر آخرکی
بہتر ہی اسباب دنیا سے واسطے اون لوگونکے کہ پرہیز کرتے ہین حلال جاننے سے کسی حرام کے اور جھوٹھ بولنے سے اوپر ملک علام کے
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے تم کہ نعمت عقبی بہتر ہی مال دنیا سے اور یعقلون ساتھ یائے تحتانیہ کے بھی قرأت ہی وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ

بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور جو لوگ محکم پکڑتے ہین قرآن کو اور قائم رکھتے ہین نماز کو تخصیص نماز کی باوجود اسکے کہ تمسک بکتاب مشتمل ہے
اوپر اقامت جمیع عبادات کے اسواسطے ہے کہ نماز ستون دین ہے دین کا قائم رکھنا نماز کے قائم رکھنے سے ہے اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ
تحقیق ہم نہین ضایع کرتے ثواب نیکی کرنیوالون کا وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌ بِهِمْ اور یاد کر جب اوٹھایا ہمنے
پہاڑ اوپر اونکے گویا کہ وہ سائبان ہے اور جانا اونھون نے کہ وہ گر پڑیگا اونپر اگر حکم توریت کا نہ قبول کرینگے کیونکہ خدا نے اوس سے خبر دی تھی کہ گرا
خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ لو جو کچھ کہ دیا ہمنے تمکو احکام سے ساتھ قوت کے اور یاد کرو ہمیشہ جو کچھ بیچ اسکے
ہی امر اور نہی تو کہ تم بچو وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جب لیا پروردگار تیرے نے فرزندان آدم سے پیٹھون اونکی سے اولاد اونکی کو اور گواہ کیا اونکو اوپر جانون اونکی کے اس اقرار پر جو کیا اونھون نے
یا بعضونکو اوپر بعضونکے گواہ کیا اور کہا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى کیا نہین ہون مین پروردگار تمھارا کہا بلکہ البتہ تو ہی پروردگار ہمارا حق تعالی
نے اولاد آدم کو نکالا بعضونکو پیٹھون بعضونکی سے اور یہان ذکر آدم علیہ السلام کا نفرمایا کہ سبکو معلوم ہی کہ وہ کل بشر کے باپ ہین ابوعبد اللہ
اپنے صحیح مین روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے عہد اولاد آدم سے وادی
نعمان مین کہ نزدیک عرفات کے ہے لیا اوسے نعمان سحاب کہتے ہین یا بطن نعمان اور لباب مین ہے کہ دہنا زمین ہے ولایت ہند مین
وہان عہد لیا اور حضرت آدم کے نکلنے کے بعد بہشت سے یہہ واقع ہوا اور مدارک مین ہے کہ جمہور مفسرین اسپر ہین کہ بعد خلق آدم کے
اور بعضون نے کہا ہے قبل دخول بہشت کے میدان مین دروازہ بہشت کے کہ عرض اسجگہہ کی تین ہزار سال راہ تھی اللہ تعالی نے اولاد آدم
کی صلب آدم سے نکالی مثل چیونٹیونکے اور انمین عقل اور گویائی پیدا کی اور پوچھا کہ مین ہون پروردگار تمھارا اونھون نے اقرار کیا اور کہا شَهِدْنَا
شاہد ہوئے ہم اپنے اقرار پر اور بعضون نے کہا ہے ذریت آدم نے اقرار کیا اللہ تعالی نے فرشتونکو کہا کہ گواہ رہو اونھون نے کہا گواہ ہوئے ہم یا
خود جناب الہی فرماتا ہے کہ اقرار ذریت پر گواہ ہوئے ہم اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ایسا نہو کہ کہو تم دن قیامت
کے تحقیق تھے ہم اس اقرار سے غافل اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ
یا کہو تم سوا اسکے نہین کہ شریک کیا اللہ کا باپون ہمارے نے پہلے ہمسے اور رہتے ہم اولاد پیچھے اونکے اونکی پیروی کی ہمنے کیا پس ہلاک کرتا ہی اور
عذاب دیتا ہے ہمکو ساتھ اوس چیز کے کہ کیا جھوٹون نے یعنے باپون ہمارے نے سمجھ لیجیئے کہ یہہ بات مشرکونکی مسموع نہو گی کیونکہ عہد توحید کا
ہر شخص سے لیا ہی تقلید دوسرونکی شرک مین عذر نہین سمجھ لیجیئے کہ عہد الست کا بیخبر بھول گئے ہین اور بیدار دلونکے کانمین تا حال وہی ندا
ہی **بیت** روز ازل سے یہہ دل دیوانہ مست ہی + کانونمین ابتلک وہی بانگ الست ہی + علی سہل اصفہانی قدس سرہ سے پوچھا
کہ روز بلی یاد ہی کہا ہان کل تھا عبد اللہ انصاری رح نے کہا کہ یہہ بھی سخن نقصان ہی کل کیا آج ہی اوسدنکی بھی رات نہین آئی صوفی
کو وہی دن ہی **بیت** آج کل صوفی کا احوال ایک ہی + ماضی و مستقبل و حال ایک ہی + منصور حلاج رح نے کہا کہ مخاطب اور
مجیب وہی تھا **بیت** خود الست و خود بلی اوسنے کہا + غیر کب تھا جو کہا اوسنے کہا + وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَلَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ
اور جسطرح میثاق بیان کیا ہمنے اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیون کو اپنی قدرت کی تو کہ وہ پھرین تقلید سے طرف تحقیق کے
وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا اور پڑھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر قوم اپنی کے یا اوپر یہود کے قصہ اس شخص کا کہ دیا ہمنے
اوسکو علم آیتون اپنی کا یعنے کتابون کا جو اتاری تھین ہمنے وہ امیہ بن ابی صلب تھا عرب والا اوسنے کتب سما وبہ پڑھکر معلوم کیا تھا
کہ یہہ زمانہ پیغمبر کے مبعوث ہونیکا ہی وہ جانتا تھا کہ مین ہی پیغمبر ہونگا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے حسد سے آپ پر
ایمان نہ لایا فَانْسَلَخَ مِنْهَا پس نکل گیا ان آیتون سے بواسطہ کفر اور عناد کے جیسے سانپ کینچلی سے نکل آتا ہی فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ
فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ پس پیچھے لگا لیا اوسکو شیطان نے پس ہوگیا گمراہون سے بعضون نے کہا ہی کہ وہ ابو عامر راہب تھا کہ حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکا فاسق لقب رکھا تھا مسجد ضرار کی بنا کا ساعی وہی تھا حضرت کی صفت اوسنے کتب الٰہیہ مین دیکھی تھی اور اونکو
پہچانتا تھا اور ایمان آپ پر لایا تھا آخر کار انکار کیا اور کافر ہوا اور اشہر یہہ ہے کہ وہ شخص بلعم ابن باعور تھا کنعانیون اور جبارین سے
صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے پڑھے تھے دعوت اسما مین کامل تھا اسم اعظم جانتا تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قصد لڑائی کا قوم جبارین
سے کیا اوسنے اپنی جورو کے کہنے سے رشوت قوم سے لیکر بد دعا حضرت موسیٰ کو کی حق تعالیٰ نے اسم اعظم بھلا دیا ایمان اوسکا لے لیا ملعون
ہوا وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا اور اگر چاہتے ہم البتہ بلند کرتے ہم اوسکو بسبب ان آیات صحف کے یا ان کلمات کے کہ مشتمل تھے اوپر اسم اعظم کے
درجون مین وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ اور لیکن وہ دلو ہمتی سے لگ گیا طرف زمین کے یعنی پست ہوا اور پیروی کی آرزو
اپنے کی کہ رشوت لی اور جورو کی بات مانی فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ پس مثال اوسکی خست مین مانند مثال کتے کے ہے اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ
اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ اگر بوجھ رکھے یا حملہ کرے تو اوپر اوسکے زبان لٹکا دے یا چھوڑ دے اوسکو زبان لٹکا دے غرض یہہ ہے کہ کتے کا دہتکارنا
اور نہ دہتکارنا یکسان ہے وہ اپنی صفت نہین چھوڑتا بلعم سگ صفت کا بھی یہی حال ہے کہ دنارت اور خست اپنی سے نہ باز رہا خواب
مین اوسنے دیکھا کہ بنی اسرائیل کو دعاء بد مت کر اوسنے نہ مانا پھر جب لشکر موسیٰ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا کہ اوپر نفرین کرے گدھے نے
اوسکی سواری کے کہا کہ دیکھ اسباب سے باز آ تب بھی اوسنے کچھ خیال نہ کیا سچ ہے کہ بادل تقدیر کیا کیا بوالعجبے دکھاتی ہے اگر جانب فضل سے
چلتی ہے تو مثل بہرام گبر کے ہزارونکو راہ دین کا عشقبازی کرتی ہے اور جو جانب عدل سے چلتی ہے مانند بلعم کے سیکڑونکو اسم توحید سے
پھرا کر ساتھ سگ خسیس کے دمساز کرتی ہے **بیت** کسیکو عشق صمد وہ دے ہے صنم پرستی سے دل پھرا کر + بٹھائے تنجا نہین کسیکو حرم سے
جی صاف بس اٹھا کر + ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا یہہ مثل کہی گئی مثل ہے اوس گروہ کی کہ بسبب تکبر اور انکار کے جنہونے
جھٹلایا آیتون ہماریکو کہ قرآن ہے اور یہہ گروہ کفار مکے کے ہین فَاقْصُصِ الْقَصَصَ پس بیان کر قصے کو لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ تو کہ وہ فکر کرین اور
سمجھکر نصیحت قبول کرین بعضے کہتے ہین کہ مراد اس گروہ سے یہود ہین کہ توریت کی آیتین جھٹلاتے تھے کیونکہ نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
چھپاتے تھے فرمایا کہ قصہ بلعم باعور کا اونکو سنا یا شاید کہ وہ پند پذیر ہون سَآءَ مَثَلَا نِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا
يَظْلِمُوْنَ بری ہے مثال اوس قوم کی جنہونے جھٹلایا آیتون ہماریکو جان بوجھکر اور جانون اپنے کو تھے ظلم کرتے تقدیم مفعول کی دلالت کرتی
ہے کہ وبال ظلم کا اونکے سوا اور کو نہین پہنچتا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ جسکو راہ دکھاوے اللہ پس وہ ہے راہ پانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلْ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جسکو گمراہ کرے پس یہہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے دونون جہانمین وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اور تحقیق پیدا کئے ہمنے واسطے دوزخکے بہت جنون سے اور آدمیون سے کہ حکم ازلی اونکی شقاوت پر صادر ہوا اور علم قدیم ہمارے مین اونکا کفر پر
رہنا اور شرک پر مرجانا چھپا نہین ہے لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا واسطے اونکے دل ہین کہ مطلقا نہین سمجھتے ساتھ اونکے **بیت** زنگار
سے انکار کے آئینہ دل ہے کدر + کرتے نہین صیقل اوسے مقصد کا منہ کیا دیکھین پھر وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا اور واسطے اونکے آنکھین
ہین کہ کسی وجہ سے روئے حق نہین دیکھتے ساتھ اونکے **بیت** نہ کبھی آنکھ اوٹھا بصنع خدا + نظر اعتبار سے دیکھا + وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ
بِهَا اور واسطے اونکے کان ہین کہ کسیطرح سے سخن حق نہین سنتے ساتھ اونکے **بیت** وعظ و قرآن سن بسمع قبول + ورنہ کیا فائدہ کیا جو
عدول + اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ یہہ لوگ مانند چارپایونکے ہین بلکہ زیادہ تر گمراہ ہین کیونکہ چارپایون پر تکلیف شرع نہین اور یہہ
باوجود تکلیف شرع کے خواب و خور مین دنیائے فانی کے عمر صرف کرتے ہین اور قدم راہ آخرت مین کہ نعمتین وہان کی باقی اور لذتین دائمی ہین نہین
دھرتے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ یہہ لوگ وہی ہین غافل اور غفلت مین اپنے کامل **نظم** آدمی مین عقل و شہوت ہے بھری + روح ہے اور
جسم ہے ہیولوی + عقل گر شہوت پہ غالب اوسکی آئے + تو فرشتے سے بھی بالا رتبہ پائے + اور جو شہوت غالب آئی عقل پہ + تو بہایم
سے بھی ہے گمراہ تر + جو کہ شہوت سے نہین آتے نکل + وہ ہی کالانعام ہین بلہم اضل + لکھا ہے کہ ایک شخص نماز پڑھتا تھا اوسنے حق تعالیٰ

کو ساتھ نام اللہ کے یاد کیا پھر رحمن کے ابوجہل نے کہا کہ پیغمبر اور اصحاب اونکے کہتے ہین کہ ہمارا ایک خدا ہی اسیکی عبادت کرتے ہین ہم یہہ شخص
دو خدا اونکو یاد کرتا ہی یہہ آیت نازل ہوئی وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا اور واسطے اللہ کے ہین نام اچھے پس پکارو اوسکو ساتھ
اون کے مراد اوس سے نود و نہ نام ہین کہ جسکے حق مین حدیث مین آیا ہی من احصاہا دخل الجنة جسنے گھیرا اونکو یعنے یاد کیا اون ناموں کو
داخل ہوا بہشت مین وہ یہہ ہین هو الله الذی لا اله الا هو الرحمن الرحیم الملك القدوس السلام المؤمن المهیمن العزیز
الجبار المتکبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع
المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب
الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشهید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید
المحصی المبدئ المعید المحیی الممیت الحی القیوم الواجد الماجد الواحد الفرد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر
الاول الآخر الظاهر الباطن الوالی المتعالی البر التواب المنعم المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذو الجلال والاکرام
المقسط الجامع الغنی المغنی المانع المعطی الضار النافع النور الهادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور صاحب
کشاف نے کہا ہی کہ واسطے اللہ کے صفات نیک ہین مانند عدل اور احسان اور جزا اور رحمت کے پس اوسکی تعریف ساتھ ان صفات کے
کرو اور کہا ہی بعضون نے کہ متخلق ہو ساتھ اخلاق ربانی کے اور متصف ہو ساتھ صفات خدائی کے وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ
اَسْمَآئِهٖ اور چھوڑ دو متابعت اونکی جو کجراہی کرتے ہین بیچ نامون اوسکے جہل سے یعنے جو نام کہ شریعت مین نہین اون نامون سے اللہ کو
پکارتے ہین جیسے اعراب یا ابا المکارم اور یا ابیض الوجہ اور نصاریٰ یا ابا المسیح اور حکما علۃ الاولیٰ کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ احاد
اشتقاق اسماء اصنام ہی اسماء الٰہی سے جیسے لات اللہ سے اور عزیٰ عزیز سے اور منات منان سے سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
البتہ جزا دئے جاوینگے ملحد جو کچھ کہ تھے کرتے سمجھ لیجئے کہ ذکر اون لوگون کا کہ واسطے دوزخ کے پیدا کئے ہین مذکور کر کر ذکر اہل بہشت کا فرماتا
ہی وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور اون لوگون سے کہ پیدا کیا ہمنے واسطے بہشت کے کہ ایک جماعت ہی
کہ وہ راہ دکھاتے ہین ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے عدل کرتے ہین اپنے حکمون مین اور وہ جماعت مہاجرا و انصار اور پیرو اونکے کی ہی رضوان اللہ علیہم
اجمعین وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ اور جنھون نے جھٹھایا آیتون ہماری کو یعنے کفار مکہ البتہ درجہ بدرجہ
کھینچینگے اونکو ہلاکت کی طرف اسطرح سے کہ نہ جانین وہ یعنے جب گناہ کرتے ہین تو نعمت اونکو زیادہ دیتے ہین تاکہ طغیان اور سرکشی مین
زیادتی کرین امام قشیری نے کہا ہی کہ استدراج عطائی بر ہی اور نسیان شکر یعنے نعمت عطا کرتا ہی اور دل سے شکر بھلاتا ہی یہانتک
کہ مستحق عذاب کے ہوتا ہی وَاُمْلِيْ لَهُمْ اور ڈھیل دونگا مین اونکو مدت تک پھر مواخذہ کرونگا مین اونسے اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ تحقیق
مکر میرا یعنے گرفت میری مضبوط ہی سمجھ لیجئے کہ کید چھپا فریب ہی اسیواسطے استدراج کو کہ ظاہر مین احسان باطن مین خذلان ہی کید
کہا لکھا ہی کہ ایکرات حضرت سرور کائنات علیہ افضل التحیات کوہ صفا پر چڑھکے ایک ایک قریش کو عذاب الٰہی سے ڈراتے تھے ایک
سردار نے قریش کے کہا کہ آج تم دیوانے ہوئے ہو کہ تمام شب چلاتے ہو یہہ آیت اتری اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ کیا
نہین فکر کرتے یہہ معاند کہ نہین ہی واسطے صاحب اونکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جنون یہہ وہی عاقل ہی کہ پہلے اظہار دعوت کے
کہ جیسے امین کہتے تھے تم اب بعد دعوت کے کیون دیوانہ کہتے ہو اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ نہین وہ مگر ڈرانیوالا عذاب خدا سے ظاہر اَوَلَمْ
يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین نظر کرتے بیچ بادشاہی آسمانونکے اور زمین کے بعضون نے کہا ہی کہ ملکوت آسمان
نجوم ہین اور شمس اور قمر اور ملکوت زمین دریا ہین اور جبل اور شجر وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اور جو کچھ پیدا کیا اللہ نے ہر چیز سے کہ کمال
قدرت صانع اور جمال وحدت خالق اونپر کھلجائے وَاَنْ عَسٰٓی اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ اور یہہ کہ شتاب ہی یہہ کہ نزدیک



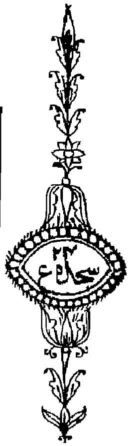
ہووے اجل اونکے یعنے کیون نہین نظر کرتے اسباب پر کہ شاید اجل اونکی نزدیک پہنچی ہوا ور یہہ مونکے کام وہ کرین کہ موجب نجات
دوسرا اور باعث فلاح دین و دنیا ہووے پیغام اجل سے پہلے رکھہ رین + پر نوسن فکر دررہ دین فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ
يُؤْمِنُوْنَ پس ساتھہ کونسی باتکے بعد قرآنکے ایمان لاوینگے یہہ مشرک جو قرآن پر ایمان نہین لاتے کہ یہہ حقایق کا دو عالم کے ہی
جامع + ہی ہمن کل شئی اس سے لامع مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ جسکو گمراہ کرے اللہ اور قرآن پر ایمان نلاوے پس نہین کوئی راہ
دکھانیوالا واسطے اوسکے کہ راہ سیدھی پر لاوے وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور چھوڑتا ہی اونکو بیچ سرکشی اونکیکے سرگردان ۔
لکھا ہی کہ قریش نے یا یہود نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بتاؤ کہ قیامت کب آویگی اگر تم پیغمبر ہوا ور یہہ سوال واسطے امتحانکے تھا وہ
جانتے تھے کہ سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا یہہ آیت اُتری يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا سوال کرتے ہین تجھکو قیامت سے کب ہی
وقت قائم ہونے اوسکیکا سمجھہ لیجیے کہ قیامت کو ساعت اسواسطے کہا کہ ساعت بساعت قائم ہوگی یا حساب سب خلایق کا اوسمین کم ساعت
سے ہوجاویگا یا باوجود اس درازی کے اللہ کے نزدیک ایکساعت ہی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ کہہ سوا اوسکے نہین کہ علم اوسکا نزدیک
پروردگار میرے کے ہی کسی فرشتہ مقرب کو اور پیغمبر مرسل کو اوس سے مطلع نہین کیا لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ نہ ظاہر کریگا قیامت کو وقت اوسکے
پر مگر وہی ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بھاری ہی جاننا اوسکا بیچ آسمانونکے اور زمین کے یعنے اہل آسمان اور زمین پر بسبب ہیبت اوسکے
کے اور گویا حکمت اوسکے اخفاکی یہی ہی لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً نہ آویگی تمپر قیامت مگر ناگہان يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا سوال کرتے
ہین تجھسے آنیکا اوسکے اور وقت کا اوسکے اسطرح کہ گویا تو مہربان ہی اور دوست رکھتا ہی سوال اس سے اور حالانکہ تجھے کچھہ کام
نہین اس سوال سے کیونکہ سوا اللہ کے کسیکو علم اسکا نہین ہی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ دوسرے بار تاکید اور مبالغے سے سوا اوسکے
نہین ہی کہ علم قیامت کا نزدیک اللہ کے ہی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اوسکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا
وسیط مین ہی کہ مکے والونے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تمھارا تمکو کیون نہین خبر کردیتا کہ نرخ غلے کا گران یا ارزان ہوگا کہ تم ارزانی
مین لے رکھو اور گرانی مین بیچ ڈالو تا کہ تمکو نفع ہو یہہ آیت اُتری قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کہہ نہین اختیار رکھتا
مین واسطے جان اپنی کے نفع کا اور نہ ضرر کا مگر جو چاہے اللہ اور مجھے بتاوے وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ اور اگر ہوتا مین
کہ بن بتائے اللہ کے جانتا غیب کو البتہ بہت لیتا بھلائی سے کہ مال اور منفعت اور فتح اور غنیمت ہی وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اور نہ لگتی مجھکو
برائی کہ فقر اور مرض اور رنج اور ہزیمت ہی اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ نہین ہو مین مگر ڈرانیوالا منکرونکو اور خوشخبری
دینیوالا واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین مجھپر اور جو مین لایا ہون اوسپر هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا
زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو جان ایک سے کہ آدم علیہ السلام ہین اور پیدا کیا اوس سے جوڑا اوسکا کہ حوا ہین تو کہ
آرام پکڑین حضرت آدم طرف حوا کے اور اُلفت کرین اونسے فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ پس جب ڈھانکا آدم علیہ السلام
نے حوا کو یعنے خلوت کی اوس سے بوجھہ اوٹھایا حوا نے بوجھہ ہلکا یعنے حاملہ ہوئی نطفہ آدم اوسکے رحم مین در آیا پس چلی گئی ساتھہ اوس بوجھکے
یعنے آتی جاتی تھی فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ پس جب بوجھل ہوئی حوا یعنے حمل
بڑھگیا دعا مانگی آدم اور حوا نے اللہ پروردگار اپنے سے کہ اگر دیگا ہمکو فرزند تندرست خلقت مین چست صورت مین درست البتہ
ہونگے ہم شکر کرنیوالونمے اس نعمت پر ایک قول یہہ ہی کہ جب حوا حاملہ ہوئین شیطان انجان شکل بنکر آیا اور پوچھنے لگا کہ تمھارے پیٹ
مین کیا ہی حوا نے کہا مجھے معلوم نہین کہا کوئی درندہ یا اور چارپایہ ہوگا پھر پوچھا کہ کہانسے نکلیگا حوا نے کہا مین نہین جانتی کہا منہہ
سے یا کان سے یا ناک سے نکلیگا یا پیٹ تمھارا پھاڑکر نکلیگا حوا ڈرین اور یہہ احوال حضرت آدم سے کہا وہ بھی اندیشہ ناک ہوئے
پھر ابلیس دوسرے بار اور شکل بنا کر آیا اور اونسے سبب غم کا پوچھا اونھونے یہہ سب احوال کہا ابلیس بولا کہ کچھہ غم نہ کھاؤ مجھے اسم



اعظم یاد ہے اور مستجاب الدعوات ہون اللہ سے دعا کرونگا کہ اس حمل کو مثل تمھارے بشر درست خلقت پیدا کرے اور آسانی سے باہر نکالے لیکن اس شرط پر کہ عبد الحارث اوسکا نام رکھو اور حارث نام ابلیس کا تھا فرشتون مین حوا نے اوس ملعون کے فریب مین آکر قبول کیا فَلَمَّا اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا پس جب دیا اللہ نے اونکو فرزند درست خلقت کیا دونون نے واسطے اللہ کے شریک بیچ اوس چیز کے کہ دیا تھا اونکو اور شریک کیا بیچ نام کے نہ بیچ عبادت کے کہ عبد اللہ کی جگہہ عبد الحارث نام رکھا صاحب کشاف نے اور قاضی بیضاوی نے کہا ہی کہ نفس واحد قصی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین ہی حق تعالی نے اوسکو زوجہ اوسکی جنس سے عربی قریشی دی اونہ دونون زن اور شوہر نے شرط کی کہ اگر خدا فرزند شایستہ عطا کریگا تو شکر اوسکا کرینگے اللہ نے چار فرزند دئے اونھون نے نامون مین شریک اللہ کے پیدا کئے کہ عبد مناف اور عبد العزی اور عبد قصی اور عبد الدار نام رکھا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پس بلند ہی اللہ اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہین قصی اور اولاد اوسکی اور قول اول پر ضمیر یشرکون کی شامل ہی سب مشرکون کو اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ کیا شریک لاتے ہین اللہ کی عبادت مین اوس چیز کو کہ نہین پیدا کرتے کچھہ اور قدرت بھی نہین رکھتے پیدا کرنیکی اور وہ پیدا کئے جاتے ہین یعنے اللہ کے مخلوق ہین اور مخلوق خالق نہین ہوتا وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ اور نہین کر سکتے بت واسطے پوجنے والون اپنے کے مدد کہ نفع پہنچاوین یا ضرر دفع کرین اور نہ اپنی جانونکو مدد کرتے ہین کہ کوئی انکو توڑے یا نجاست لگاوے تو مانع ہون وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ اور اگر بلاؤ تم اے مسلمانو مشرکونکو طرف ہدایت کے نہ پیروی کرین تمھاری سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ برابر ہی اوپر تمھارے یا پکارو تم انکو طرف دین حق کے یا تم چپکے رہو سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت خاص ایک قوم کفار کے حق مین ہی جیسے ابوجہل اور سوا اوسکے کہ ہرگز ایمان نہ لائے اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ تحقیق کہ جنکو پکارتے ہو تم اے مشرکو سوا خدا کے اور اِلٰہ جانتے ہو بندے ہین مثل تمھارے مملوک اور مسخر فرمان الہی کے پس پکارو تم اونکو پس چاہئے کہ جواب دین تمکو اگر ہو تم سچے اسمین کہ یہہ اِلٰہ ہین کیونکہ اِلٰہ وہ ہی کہ اپنے عابد ونکی دعا اجابت کرے اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ کیا واسطے اون بتونکے پانون ہین کہ اپنے کام کو چلتے ہین ساتھہ اونکے جیسے تم چلتے ہو اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ یا واسطے اونکے ہاتھہ ہین کہ چیزونکو پکڑتے ہین ساتھہ اونکے جیسے تم پکڑتے ہو اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ یا واسطے اونکے آنکھین ہین کہ دنیا مین دیکھتے ہین ساتھہ اونکے جیسے تم دیکھتے ہو اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا یا واسطے ونکے کان ہین کہ عالم مین سنتے ہین ساتھہ اونکے جیسے تم سنتے ہو اور تم آپ قائل ہو کہ اونکے نہ پانون ہین چلنے والے نہ ہاتھہ ہین پکڑنے والے نہ آنکھین ہین دیکھنے والی نہ کان ہین سننے والے پس تم اونسے فاضل تر ہوئے اور نہایت جہل ہی کہ فاضل مفضول کو پوجے سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت جہل کفار مین نازل ہوئی ہی بعد الزام کھانے کے کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ ہمارے خداؤنکی برائی منکر و مبادا تمکو کسی آفت مین پھنسو حقتعالی نے فرمایا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بلاؤ تم شریکون اپنے کو کہ اللہ کے پیدا کئے ہین اور میری دشمنی رکھتے ہو جاؤ پھر مکر کرو مجھسے جتنا تم سے ہوسکے پس مت دو ڈھیل مجھکو مین قائم ہون اللہ کی حمایت پر تمھارے مکر سے نہین ڈرتا **بیت** دو عالم کی عداوت سے ہی کیا ڈر + نگہبان ہی میرا اللہ اکبر + اِنَّ وَلِيِّـۧ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ تحقیق دوست میرا اللہ ہی جسنے اتارا ہی قرآن اور وہی دوستی کرتا ہی صالحونکی وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ اور جن لوگونکو کہ پکارتے ہو تم اور عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے نہین کرسکتے مدد تمھاری اور نہ جانون اپنی کو مدد دیتے ہین وقت توڑنے بگاڑنے کے وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا اور اگر بلاؤ تم اے مسلمانو کافرونکو طرف دین راست کے نہ سنینگے سمع قبول سے وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ اور دیکھتا ہی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ ظاہر مین آنکھین کرتے ہین طرف تیرے اور حال یہہ ہی کہ وہ نہین دیکھتے تجھہ کو نظر بصیرت سے بصورت دیکھتے ہین اور بمعنی تجھہ سے غافل ہین **مصراع**

حقیقت مین تیرے عرفان سے یہہ سخت جاہل ہین + سلطان محمود غازی نے حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ سے پوچھا کہ سر
اسکا مین کیا ہی کہ سلطان العارفین قدس سرہ نے فرمایا کہ جسنے بایزید کو دیکھا آتش دوزخ اوسپر حرام ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم
نے یہہ بات نہین فرمائی اور کفار اور یہود اور منافق آپکو دیکھتے تھے حضرت شیخ نے کہا کہ اس دیکھنے کو رویت ظاہری پر حمل مت کر
معلوم ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلّم کو اوس زمانہ مین چند شخصونے کہ خاصان صحابہ سے تھے دیکھا ہوگا اور وقت بایزید مین
بھی تھوڑے سے لوگ جمال بایزید سے بینا ہوئے ہونگے **بیت** تاب نظارہ کہان دیدۂ بیچارہ کو + چاہیے اور ہی دیدہ تیرے نظارہ کو
خُذِ الْعَفْوَ پکڑ درگذر اس آیت کو جامع اخلاق نیک سے فرمایا ہے اختیار کر عفو کو یعنے لوگون سے آسانی چاہ مشکل پکڑنیسے ہو جاوینگے
تباہ یا صفت عفو اختیار کر اور گناہ سے گناہگارونکے درگذر وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ اور حکم کر اور دنکو ساتھہ بہتر
اقوال و افعال کے اور منہہ پھیر لے جاہلون سے اور اونسے مت جھگڑ بعضون نے کہا ہی عرف وہ خصلت ہی جسے عقل پسند کرے اور
شرع قبول فرمائے ابو حمزہ بغدادی نے کہا کہ نفس بڑا جاہل ہی لائق تر ہی اس سے اعراض کرنا کشاف مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ حقیقت اس سخن کی کیا ہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہی کہ پیوند کر اوس سے جو تجھہ سے
قطع کرے اور عطا کر اوسکو جو تجھے محروم رکھے اور عفو کر اس سے جو تجھہ پر ستم کرے **بیت** جو تجھے زہر دے اوسے دے قند +
جو کرے قطع اوس سے کر پیوند + سمجھہ لیجئے کہ حقیقت مین اصول مکارم اخلاق یہی ہین کہ اوس حکیم مطلق جلشانہ نے فرمائے وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ
مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ اور اگر وسوسہ کرے تجھکو شیطان کی طرف سے وسوسہ ڈالنے والا پس پناہ پکڑ ساتھہ اللہ کے شر اسکے سے
ما زائدہ ہی بعد ان شرطیہ کے اور نزغ بمعنی نازغ ہی إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ تحقیق وہ سننے والا ہی جو تو کہے جاننے والا ہی جو تو دل
مین رکھے إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ تحقیق جو لوگ کہ ڈرتے ہین اللہ سے یا
پرہیز کرتے ہین شرک سے اور معاصی سے جب مس کرتا ہی اونکو وسوسہ شیطان یاد کر لیتے ہین خدا کو اور اوسکے وعید سے اندیشہ کرتے ہین
پس ناگہان وہ دیکھنے لگتے ہین راہ صواب کو اور خطرۂ شیطانی کو دفع کر کر طریق رحمانی پر چلنے لگتے ہین وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ
ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ اور بھائی کافرونکے کہ شیاطین ہین کھینچتے ہین کافرونکو بیچ گمراہی کے پھر نہین تھمتے گمراہ کئے جاتے ہین وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ
قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا اور جب نہین لاتا تو پاس اونکے آیت قرآن کی وقت خواہش اونکے کہتے ہین کیون نہین کھینچ لاتا اوسکو کہ وے جب
آیت طلب کرتے اور نزول مین اوسکے تاخیر ہوتی تو کہتے بطریق استہزا کیون نہین بناتا آیت جیسی اور آیتین بنائی ہین حق تعالی نے فرمایا کہ
قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَى إِلَيَّ مِنْ رَبِّي کہہ سوا اسکے نہین کہ مین پیروی کرتا ہون اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف میرے پروردگار
میرے سے اور تصنیف کرنیوالا قرآنکا نہین ہون مین هَذَا بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ یہہ قرآن دلیلین ہین کہ جنسے
حق ظاہر ہو جاتا ہی نازل ہوا پروردگار تمھارے سے اور راہ دکھانیوالا ہی اور رحمت ہی واسطے اوس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہین خدا
اور رسول پر اسباب نزول مین ہی کہ ایک جوان انصاری حضرت کے پیچھے نماز پڑھتا تھا اور جو حضرت پڑھتے تھے سو وہ بھی ساتھہ پڑھتا
جاتا تھا یہہ آیت اتری وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور جب پڑھا جاوے قرآن نماز مین پس سنو
اوسکو اور چپکے ہو رہو امام کے ساتھہ مت پڑھتے جاؤ تو کہ تم رحم کئے جاؤ ظاہر اس آیت سے یہہ نکلتا ہی کہ سکوت لازم ہی جہان قرآن
پڑھا جاوے لیکن عامۂ علما خارج نماز کے مستحب کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد سکوت ہی وقت خطبہ جمعہ کے اور خطبہ مشتمل ہوتا
ہی آیات قرآنی کو وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار اپنے کو بیچ جی اپنے کے
عاجزی سے اور ڈر سے **بیت** امید فضل پہ تیرے سب اپنی زاری ہی + بخوف عدل سدا جیکو بیقراری ہی + وَدُونَ الْجَهْرِ
مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ اور کم جہر بات سے صبح کو اور شام کو اور مت ہو غافلون سے ذکر خدا کے





یہہ خطاب حضرت کو ہے اور مراد امت ہے اور صبح و شام ذکر کرنے سے غرض دوام ذکر ہے اور یہہ وقت افضل اوقات شبانروزی ہین اسواسطے اونکو ذکر فرمایا لکھا ہے کہ کفار مکہ سجدے سے جناب الہی کے نفرت کرتے تھے لما نامرنا و زادهم نفورا سو حق تعالی نے فرمایا ای حبیب میرے اگر کافر سجدے میرے سے سرکشی کرتے ہین اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین نہین تکبر کرتے عبادت اللہ کی سے اور تسبیح کرتے ہین اسکی اور اوسیکو سجدہ کرتے ہین یہہ آیت تعریض مشرکان اور تنبیہ مومنان ہے اسیواسطے بعد تلاوت اوسکے سجدہ کیا چاہیئے اور سجدے تلاوت کے چودہ جگہہ قرآن مین ہین اور دو مقام پر اختلاف ہے ایک سورۂ حج کے آخر مین کہ بمذہب امام شافعی اور امام احمد سجدہ ہے اور نزدیک امام اعظم کے اور باقی ائمہ کے نہین دوسری سورہ صاد مین بمذہب امام اعظم سجدہ ہے اور بمذہب باقی ائمہ نہین اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے سجدہ تلاوت پڑھنے والے اور سننے والے پر خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین واجب ہے فی الحال اور اگر فوت ہوجاوے تو قضا اوسکی لازم ہے اور نزدیک دوسرے امامونکے سنت ہے پس اونکے مذہب کے موافق اگر فوت ہوجاوے تو قضا لازم نہین اور محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ مین اس سجدیکو سجدۂ ملائکہ کہا ہے پس ساجد کو چاہیئے کہ خصایص ملکی حاصل کرے تو کہ حقیقت کو اوس سجدیکی پہنچے نکتہ اقرب مایکون العبد من ربہ وهو ساجد یہان کھلتا ہے اور سر فاعنی علی نفسک بکثرة السجود یہان ظاہر ہوتا ہے شیخ الاسلام نے کہا جو سر کہ سجودمین نہین سفیہ ہے اور جس کف مین جود نہین کفچہ ہے **بلیت** یہان فضل جود سے ہے بزرگی سجود سے + یہہ دونون تو بہ ہے نہونا وجود سے + **سورۂ انفال** مدنی ہے پچھتر آیتین ہین ایکہزار دوسو چورسی کلمے ہین پانچہزار دوسو چورانوے حرف ہین فواصل اوسکے مذم قطرب ہین اور نظم اور تطبیق اس سورہ کی ساتھہ سورۂ اعراف کے یہہ ہے کہ اعراف مین احوال جزا کا کافرونکے کہ بیچ آخرت کے ہوگی تھا اور اسمین بیان ذلت اونکے اور قتل اور قید کا دنیا مین ہے

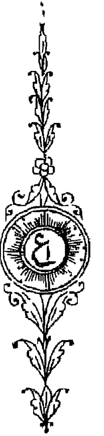
سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَةً



یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ سوال کرتے ہین تجھہ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوٹونسے کفار کے کہ اس امت پر حلال ہین یا نہین بعضون نے لکھا ہے کہ اہل بدر لوٹین کفار کی اختلاف کرتے تھے جوان کہتے تھے کہ ہم لڑے ہین ہمارا حق ہے اور بوڑھے کہتے تھے کہ ہم بھی مددگار تمہارے تھے ہمارا حصہ بھی ہے آخر حضرت ؐ کے پاس آکر پوچھا حق تعالی نے یہہ آیت اونکے جواب مین اتاری قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کہہ کہ حکم لوٹونکا واسطے اللہ کے ہے اور رسول کے ہے کہ حکم الہی سے جسکو چاہے بانٹے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ پس ڈرو اللہ سے اور جھگڑا مت کرو اور درست کرو معاملے آپس کے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اہل بدر کے حق مین یہہ آیت آئی ہمنے اختلاف کر کر راہ عدل سے انحراف کیا تھا حقتعالی نے حکم تقسیم کا اپنے رسول کو فرمایا اور ہمنے معاملات کو درست کیا وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکیکی بیچ تقسیم غنایم کے اگر ہو تم ایمان والے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ سوا اوسکے نہین کہ مومنان کامل وہ لوگ ہین کہ جب یاد کیا جاوے اللہ ڈرجاتے ہین دل اونکے **قطعہ** ہیبت سے جلال کبریا کی + عظمت سے کمال کبریا کی + ہوجاتا ہے رنگ فق اونکا + دہشت سے سوال کبریا کی + یا اوسکے انعام اور افضال پرنگاہ کر کر اور اپنی تقصیر اعمال پر ترسان ہوتے ہین وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر اونکے آیتین اسکی یعنے قرآن زیادہ کرتی ہین وہ آیتین اونکا ایمان یعنے جو آیت نازل ہوتی ہے اور وہ سنتے ہین تصدیق اور یقین اونکا اور زیادہ ہوتا ہے حقایق سلمی مین ہے کہ برکت تلاوت سے نور یقین باطن مین اونکے پیدا ہوتا ہے اور زیادتی طاعت کی اوپر ظاہر اونکے ہویدا ہوتی ہے بحر الحقایق مین ہے کہ ایمان حقیقی ایک نور ہے کہ بقدر وسعت روزنۂ دل کے باطن مین چمکتا ہے پس جب اہل دل آیات قرآنی سنتے ہین روزنہ دل اونکا برکت اوسکی سے کشادہ تر ہوجاتا ہے اور نور ایمان اوسمین سے زیادہ تر آتا ہے پس نور جمال مین مستغرق ہوجاتے ہین **بلیت**

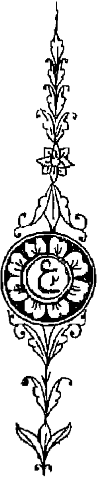
غرق نور شہود ہین یہہ لوگ + صاحب فضل وجود ہین یہہ لوگ + وَّعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین نہ دنیا اور اہل دنیا پر کیونکہ جو غلبۂ نور الٰہی سے مضمحل اور فانی ہوا پروای ماسوا اوسکو کیا رہی بلکہ مشاہدۂ ماسوا دیدۂ شہود اوسکی سے اوٹھہ گیا **نظم** غرق دریا مین جو کوئی ہو گیا + اوسکو جز دریا کے کیا سوجھے بھلا + جسطرف نظرین اوٹھاوے آب ہے + آب ہی ہین اوسکو خورد و خواب ہے + اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ مومنان کامل وہ ہین کہ اخلاص سے قایم رکھتے ہین نماز کو ساتھہ شرائط اور آداب اوسکے اور اوس چیز سے کہ دی ہے ہمنے اونکو خرچ کرتے ہین راہ الٰہی مین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یہہ لوگ کہ اعمال باطنی کو کہ دہشت اور توکل ہے ساتھہ اعمال ظاہری کے کہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہے جمع کرتے ہین وہ ہین ایمان والے ساتھہ تحقیق کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو منافق نہو وہ مومن حق ہے لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ واسطے اونکے درجے ہین نزدیک پروردگار اونکے اور بخشش ہے گناہون کی اور رزق ہے باکرامت صاف کدورت اکتساب سے اور خالی خوف حساب سے امام قشیری نے کہا ہے کہ رزق کریم وہ ہے کہ مرزوق کو شہود رازق سے باز نرکھے **نظم** رزق مین رزاق کے غافل نہو + چھوڑدے اسباب کو اسی نیکخو + معطی ہر خیر و شر اللہ ہے + بے سبب سوئے مسبب راہ ہے + رکھنا پھر تیری نگہ سوئے سبب + سو عجب ہے سو عجب + سو عجب ہے سو عجب + اصل دیکھیگا تو اصل ہوگا تو + فرع دیکھیگا تو احول ہوگا تو + لکھا ہے کہ قافلہ قریش کا اسباب مال لیکر شام سے پھرا تھا ابوسفیان اوسمین سردار تھا جبرئیل نے آکر حضرتؐ کو خبر کی آپنے مسلمانون سے احوال کہا سب نے کثرت مال اور قلت رجال معلوم کر کر قصد لوٹنے کا کیا اور مدینے سے باہر نکلے ابوسفیان نے سنکر ضمضم غفاریکو طرف مکے کے روانہ کیا کہ جلد قریش سے مدد لاوے ابوجہل بہت لوگونکو ساتھہ لے مدد قافلے کو بدر کیطرف چلا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وادی زفران مین تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر لشکر کفار کے آنیکی خبر کی مدارک مین ہے کہ حضرتؐ نے صحابہؓ کو کہا کہ قافلہ لوٹنے پر خوش ہویا کہ حرب کفار پر بعضون نے کہا کہ حرب کی ہم مین کہان طاقت ہے اگر قافلہ ہاتھہ لگے تو مناسب ہے حضرتؐ اسبات سے ناخوش ہوئے اور اکابر صحابہ نے حرب اختیار کیا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ مین گویا جنگ گاہ دیکھہ رہا ہون یہان ابوجہل مرا پڑا ہوگا اور یہان امیہ بن خلف اور یہان فلانا اور جو آپنے فرمایا تھا وہی ہوا ایک قدم کسیکا مقتل سے نہ بدلا سو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھکو بدر مین کہ نہرست گاہ کفار ہے اللہ سبحانہ لیجاویگا كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ جسطرح سے نکالا تجھکو پروردگار تیرے نے گھر تیرے سے کہ مدینہ ہے ساتھہ حق کے وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ اور تحقیق ایک گروہ مسلمانون مین سے البتہ ناخوش رکھتے ہین بدر کے جانے کو بے اسباب اور رنج سفر کے سبب نہ بطریق مخالفت امر رب يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ جھگڑا کرتے ہین تجھہ سے بیچ اختیار حق کے کہ جہاد ہے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوا اونپر کہ جہاد واجب ہے یا بعد اوسکے کہ معلوم کیا اونھون نے تیرے بتانیسے کہ اعدا پر فتحیاب ہونگے اور باوجود اسکے لیے جاتے ہین كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ گویا کہ ہانکے جاتے ہین طرف موت کے اور گویا کہ وہ دیکھتے ہین اسباب اور علامات موت کی اور یہہ صورت بسبب قلت عدد اور مدد کے اور کمی زاد اور استعداد اونکے کے تھی کیونکہ تمام لشکر تین سو پانچ آدمیونکا تھا اور ستر اونٹ تھے اور دو گھوڑے اور چھہ زرہ اور آٹھہ تلوارین وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ اور یاد کرو جب وعدہ کرتا تھا تمکو اللہ ایک دو جماعتون مین سے کہ قافلہ اور لشکر کفار ہے یہہ کہ وہ واسطے تمھارے ہے اور دوست رکھتے تھے تم یہہ کہ بن شوکت والا ہووے یعنے قافلہ واسطے تمھارے کیونکہ سن لیا تھا تمنے کہ قافلے مین چالیس سوار سے زیادہ نہین اور لشکر نوسو پچاس مرد ونکا ہے پس تم سہل کیطرف مائل تھے وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اور ارادہ کرتا ہے اللہ یہہ کہ ثابت کرے حقکو ساتھہ آیتون اپنی کے کہ ذات الشوکت کی لڑائی کے حق مین نازل کی ہے یا ساتھہ وعدون فتح کے کہ پیغمبر اپنے سے کئے یا ساتھہ کلمات ازلی کے کہ قتل اور قید مین کفار کے لوح محفوظ پر لکھے وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ اور کاٹے جڑ کافرونکی لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ تو کہ ثابت اور ظاہر

کرے دین اسلام کو کہ حق ہے اور جھٹلاوے اور گھٹاوے کفر کو کہ باطل ہے اور اگرچہ برا جانیں اور ناخوش رکھیں اس بات کو کافر إِذْ تَسْتَغِيثُونَ
رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اور یاد کرو جسوقت فریاد کرتے تھے تم پروردگار اپنے سے اور کہتے تھے اغثنا یا غیاث المستغیثین ربّ
انصرنا علی عدوّك اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ الٰہی اگر اس گروہ مومنوں کو ہلاک کریگا تو اور
کوئی ہوگا کہ تیری عبادت کرے پس قبول کی اللہ نے دعا واسطے تمہارے أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یہہ کہ مدد دونگا تمکو
ساتھ ہزار فرشتوں کے پیچھے سے اور لانے والے یہہ ہزار مقدمہ لشکر ملائکہ ہیں اور پیچھے فوج ہے اونکے اور تفسیر ثعلبی میں مجاہد سے منقول
ہے کہ روز بدر سوا ان ہزار کے اور نے قتل نہیں کیا اور آل عمران میں کہ ثلاثہ اور خمسہ گذرا جہت بشارت تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ
ہزار تھے پیچھے اونکے پھر ہزار تھے اسیطرح پانچہزار فوج تھی وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ اور نہیں کیا اوس
امداد کو اللہ نے مگر خوشخبری واسطے تمہارے فتح کی اور تو کہ آرام پکڑیں ساتھ اوسکے دل تمہارے اور ہیبت دہشت قلت ذلت
کی تم سے دور ہو وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اور نہیں مدد مگر نزدیک سے اللہ کے اور نہ نزدیک سے فرشتوں کے اور اور کسیکے
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ تحقیق اللہ غالب ہے دوستوں کو اپنے فتحیاب کرتا ہے حکمت والا ہے دشمنوں کو اپنے خراب کرتا ہے إِذْ يُغَشِّيكُمُ



النُّعَاسَ اور یاد کرو جسوقت کہ ڈھانکتا تھا تمکو اونگھنے سے أَمَنَةً مِنْهُ امن اوسکی طرف سے سمجھ لیجئے کہ اس رات کہ جسکے دنکو
مقابلہ کفار سے منظور تھا صحابہ کرام کے دلمیں دغدغہ عظیم تھا اس سبب سے کہ منزل اونکی ریگستان تھی پاؤں ریت میں گڑے جاتے تھے
اور پیاسے تھے اور پانی نتھا حق تعالی نے اونکو سلا دیا اکثر صحابہ کو احتلام ہوگیا صبحکو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تمہیں نماز پڑھنی ہے اور
بعضے محتلم ہیں اور بعضے محدث اور پانی نہیں ہے اور پاؤں ریت میں دھسے جاتے ہیں اور کافر زمین سخت پر ہیں اور پانی پر قادر ہیں
اور تم کہتے ہو ہم دوستان خدا ہیں اور پیغمبر ہم میں ہیں یہہ کیونکر ہو حق تعالی نے مینہہ برسایا چنانچہ فرمایا وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ اور اُتارتا تھا اوپر تمہارے آسمان سے یا ابر سے پانی تو کہ پاک کرے تمکو
حدث سے ساتھ اوسکے اور دور کرے تمسے وسوسہ شیطان کا کہ کہتا تھا نصرت اور جنابت آپسمین جمع نہیں ہوتیں لکھا ہے کہ مینہہ ایسا
برسا کہ نالے بہہ نکلے صحابہ کرام نے غسل کیا اور وضو کیا اور جانوروں کو پانی پلایا اور ریت جو درمیان اونکے اور کفار کے تھی مینہہ
سے دب گئی اور خطرہ شیطانی دفع ہوا وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ اور تو کہ باندھ لیوے اوپر دلوں تمہارے کے صبر
اور استقلال اور ثابت رکھے بسبب اوسکے قدموں تمہارے کو معرکہ جنگ میں یا بسبب باران کے زمین ریت کی ہیں کہ جب مینہہ برسا
ریت دب گئی پاؤں مسلمانوں کے مستحکم ہوئے اور کفار کی منزل میں کیچڑ ہوگیا قدم اونکے پھسلنے لگے إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي
مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وحی بھیجتا تھا پروردگار تیرا طرف فرشتوں کے جو مدد کو مسلمانوں کی آئے تھے
اور مضمون وحی کا یہہ تھا کہ میں ساتھ تمہارے ہوں ساتھ امداد اور اعانت کے یا مددگار اور نگاہدار تمہارا ہوں شر اعدا سے
پس ثابت رکھو یعنے دل بڑھاؤ اون لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں بڑے بڑے ثواب محاربہ کفار کے بیان کرکر یا بشارت فتح کی دیکر
مدارک میں ہے کہ فرشتے آدمیوں کی شکل صف مومنوں کے آگے جاتے تھے کہ بشارت ہو تم غالب ہوا اور خدا تمہارے ساتھ ہے مردانہ
رہو دشمن تھوڑے ہیں فتح تمہاری ہے پس یہہ معنی ہوئی کہ اے فرشتو تم بشارت دو کہ میں سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ البتہ ڈالونگا بیچ دلوں اون لوگوں کے کہ کافر ہوئے رعب پس مارو اے فرشتو کافروں کو اوپر گردنوں کے سمجھ
لیجئے کہ فرشتوں کو جو حکم قتال کرنیکا ہوا تو یہہ نہیں سمجھتے تھے کہ کس عضو پر ضرب کی چاہئے ارشاد ہوا کہ مارو سر پر وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ
كُلَّ بَنَانٍ اور مارو ان میں سے ہر پوری پر مراد اس سے ہر بند اعضا ہے یا تمام دست و پا ہے ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
یہہ ضرب اونپر اسواسطے ہے کہ اونھوں نے خلاف کیا اللہ کا اور رسول اوسکے کا وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

اَلْعِقَابِ اور جو کوئی خلاف کرے اللہ کا اور رسول اوسکا پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے مخالفونپر دنیا مین ساتھ گرفتاری کے اور آخرتمین ساتھ خواری کے ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ یہہ ہے عقوبت اسی کا فرو پس چکھو اسکو اور تحقیق واسطے کافرونکے ہے عذاب آگ کا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ ملاقات کرو تم اون لوگونسے کہ کافر ہوئے لشکر باندھکر واسطے حرب تمہارے پس مت پھراؤ اونسے پیٹھو نکو یہہ حکم اول اسلام مین تھا کہ ایک مسلمان دس کافرسے نہ بھاگے پھر آیت اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ سے منسوخ ہوگیا چنانچہ عنقریب آوے گا وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ اور جو کوئی پھیر دے اونسے اوسدن پیٹھ اپنی مگر حرفت کرنیوالا واسطے لڑائی کے کہ پیچھے ہٹکر دشمن کو فریب دے تاکہ وہ غافل ہوا اور پھر پھرکر مارلے یا جگہہ پکڑنیوالا طرف مسلمانوں کے یعنے ادھر کے غول سے اودھر کے غول مین جاوے اور جو کوئی ہو غیر ان دو وجہ کی پیٹھ پھیرے اعداسے فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ پس تحقیق پھر آیا ساتھ غصے کے اللہ کیطرفسے اور جگہہ رہنے کی اوسکے دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری جگہہ پھرجانے کی ہے دوزخ لکھا ہے کہ جب دونون لشکر مقابل ہوئے مسلمانوں نے حملہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الہی جو وعدہ کیا ہے وفا کر جبرئیل آئے اور کہا کہ مٹھی مٹی کی اوٹھاکر کافرونکی طرف پھینکو آپنے شاہت الوجوہ کہکر پھینکی آنکھونمین کافرونکے پڑگئی وہ آنکھین ملنے لگے فرشتون نے مارنا شروع کیا اور مومنون نے ہتیار لگائے ستر سردار عرب کے مارے گئے اور ستر کو گرفتار کر لے آئے بعد اوسکے اہل بدر فخر کرنے لگے ایک کہتا تھا ہمنے مارا دوسرا کہتا تھا ہمنے اسیر کیا حق تعالی نے آیت اتاری کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ پس نہین مارا تمنے اونکو اپنی قدرت سے اور لیکن اللہ نے مارا اونکو کہ تمھین قوت دی اور غالب کیا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اور نہین پھینکا تونے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشت خاک کو روئے اعدا پر جسوقت پھینکا تونے اور پھینکنا تیرا ایسا نتھا کہ تمام لشکر کی آنکھونمین پڑجاوے لیکن اللہ نے پھینکا تھا اوسکو کہ ہر ایک کی آنکھہ مین پہنچ گیا اضافت فعل ساتھہ عبد کے کسب کی راہ سے اور خلق کی راہ سے اللہ کیطرف صاحب تاویلات نے کہا ہے کہ حق تعالی نے راہ دکھائی صحابہ کرام کو ساتھہ فنا افعال کے کہ اونسے سلب فعل کرکر اثبات طرف اپنے فرمایا کہ فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام بقا باللہ کے تھے سلب کیا فعل اونسے کہ وما رمیت اور نسبت دی فعل کی طرف اونکا اذ رمیت اور اثبات اپنے سے کہ ولكن الله رمى تا افادہ معنی تفصیل کرے جمع مین فیکون الرامی محمد رسول اللہ صلعم باللہ لا بنفسہ **نظم** مارمیت اذ رمیت پڑھکے جان + رتبہ پیغمبر آخر زمان + جو وہ کرتے تھے خدا سے تھا ظہور + نفس کا اونکے نتھا اوسپر عبور + یہین سے مرتبہ آپکا اور اور پیغمبرونکا دریافت کرو کہ داؤد کے فعل کی نسبت طرف داؤد کے کی کہ وقتل داؤد جالوت اور حضرت کے فعل کی نسبت طرف اپنے فرمائی کہ ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمی بڑا فرق ہے کہ بندے کے فعل کی اضافت طرف اپنے فرمائی کہ وہ قدیم اور منزہ آفات اور حوادث سے ہے **بیت** ایک باخدا ہے ایک مین خودی کا نشان ہے + اسمین اور اوسمین فرق زمین آسمان ہے وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اور یہہ جو کچھہ حق تعالی نے کیا اسواسطے ہے تو کہ آزمایش کرے مومنونکو ساتھہ نعمت کے اپنی طرفسے آزمایش نیک امام جعفر صادق نے کہا ہے کہ بلا حسن یہہ ہے کہ اونکو نفوس اونکے سے فانی کرکر ساتھہ ہویت اپنی کے باقی فرمائی امام قشیری نے کہا کہ بلائے حسن یہہ ہے کہ مبتلا رشاہدہ کرے کہ مبتلا کو عین بلا مین مشاہدہ ہے **نظم** جب اوسکی طرف سے رنج و غم جان لیا + یعنے کہ جو دکھہ ہے سو اوسینے ہے دیا + رافت رحمت کو ہمنے رحمت سمجھا + جو درد دل آیا راحت جان لیا + اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ سننے والا ہے فریاد اور دعا تمہاری جاننے والا ہے نیتین تمہاری اسیواسطے دعا قبول فرمائی ذٰلِكُمْ یہہ ہے بات کہ دیکھی وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ اور یہہ بھی ہے کہ اللہ سست کرنیوالا ہے مکر کافرونکا لکھا ہے کہ کافرون نے مکے سے نکلتے ہوئے کعبہ شریف مین جاکر دعا کی

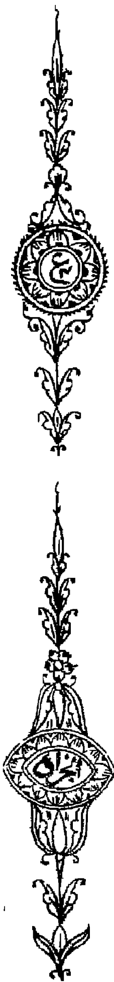


تھی کہ الہی فتح دے ان دونوں لشکروں میں سے اوس لشکر کو جو راہ یافتہ تر ہے اور دین اوسکا فاضلتر ہے اور ساتھ تیرے دوست تر ہے اور ابوجہل نااہل نے بھی وقت جنگ کے دعا کی تھی کہ اللھم انصر احب الفئتین الیک سو اللہ سبحانہ فرماتا ہے مکے والوں کو خطاب کر کر کہ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ اگر فتح چاہتے ہو تم پس تحقیق آئی تمھارے پاس فتح اوس دین کی جو دوست تر ہے نزدیک میرے وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر باز رہتے ہو اے کافرو جو باقی رہے ہو جنگ پیغمبر سے عناد پیغمبر سے پس وہ بہتر ہے واسطے تمھارے قتل دنیا اور عذاب آخرت سے وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ اور اگر پھر و تم ساتھ لڑائی مسلمانوں کے پھر آوینگے ہم ساتھ فتح اونکے کے وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْــًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور ہرگز نہ کفایت کریگی تمسے اے کافرو جماعت تمھاری کچھ اگرچہ بہت ہو یعنے کچھ بلا دفع نہ کر سکے گی اور تحقیق اللہ ساتھ ایمان والوں کے ہے یاری اور مددگاری میں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور پیغمبر اوسکے کی اور مت منہ پھیر و اوسے مراد آیت سے امر باطاعت پیغمبر ہے اور نہی مخالفت اونکی سے اور ذکر طاعت حق کا اسواسطے ہے کہ تا آگاہ ہوں کہ طاعت حق باطاعت رسول ہے **بیت** جسنے طاعت اونکی کی طاعت خدا کی اوسنے کی ٭ ماننا حکم اونکا ہے بس عین حکم ایزدی ٭ پس حکم رسول سے مت عدول کرو وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ اور حال آنکہ تم سنتے ہو کہ میں کہتا ہوں وہ پیغمبر میرا ہے یا سنتے ہو مواعظ قرآن کو وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اور مت ہو مانند اون لوگوں کے کہ کہتے ہیں سنا ہمنے اور حال آنکہ وہ نہیں سنتے جیسے اہل کتاب یا کافر یا منافق کہ سنتے ہیں اور عمل نہیں کرتے گو یا کہ نہیں سنتے **بیت** سنکے جو مانے نہیں سننا ہے وہ کس کام کا ٭ فی الحقیقت کرہی رکھتا کان گروہ نام کا ٭ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ تحقیق بدتر چلنے والے زمین پر کے نزدیک اللہ کے بہرے گونگے ہیں حق بات کے سننے کہنے سے وہ جو نہیں سمجھتے حق کو سمجھ لیجئے کہ بدتر جانور وںسے انکو اسواسطے فرمایا کہ عقل سے اونھوں نے جو سبب فضل ہے سب حیوانات پر منہہ پھرایا اور نفس خسیس کو اپنا حاکم ٹھہرایا تبیان میں ہے کہ مراد اس سے ایک جماعت ہے عبد الدار کی کہ اسمیں سے سوا دو شخص کے کوئی ایمان نہیں لایا مصعب بن عمیر اور ابن حرملہ رضی اللہ عنہما وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ اور اگر جانتا اللہ بیچ اونکے بھلائی فائدہ اوٹھانے کی آیات قرآنی سے البتہ سناتا اونکو یعنے توفیق سننے نافع کی دیتا وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور اگر اب سنا دے انکو البتہ پھر جاویں ایمان سے طرف کفر اور نفاق کے اور وہ منہہ پھیر نیوالے ہیں قول حق سے اور ایک قول ہے کہ کفار مکہ نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصی بن کلاب کو جلاؤ کہ وہ مرد مبارک تھا اگر وہ تصدیق کریگا تمھاری اور ایمان تمپر لاویگا تو ہم بھی لاوینگے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر خدا اونکو سنا دے کلام قصی کا تو بھی ایمان نہیں لاوینگے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پکارنا قبول کرو واسطے اللہ کے اور واسطے رسول کے جب پکارتے تمکو رسول واسطے اس چیز کے کہ زندہ کرے تمکو وہ علم دین ہے کہ حیات دل اس سے ہے یا عقائد صحیحہ اور اعمال فاضلہ ہیں کہ موجب حیات ابدیہ ہیں بہشت میں یا جہاد ہے کہ سبب بقا تمھاری کا ہے کہ اگر ترک کروگے دشمن غلبہ کر کر تمکو ہلاک کر ڈالینگے یا شہادت ہے کہ حیات ہے اللہ کے نزدیک یا قرآن ہے کہ زندہ کرنیوالا دل مسلمانوں کا ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ اور جانو یہہ کہ اللہ حایل ہوتا ہے درمیان آدمی کے اور دل اوسکے یہہ تمثیل ہے نہایت قرب حق کی ساتھ بندہ کے اور تنبیہ ہے اوسپر کہ حق تعالی مطلع ہے بندیکے اسرار پر یا یہہ معنی ہیں کہ مقلب القلوب ہے تصرف کا دلمیں جسطرح کہ چاہتا ہے کشف الاسرار میں ہے کہ علما دلکو پاتے ہیں ولمن کان لہ قلب عبارت اس سے ہے اور عرفا دلکو گم کرتے ہیں یحول بین المرء وقلبہ اشارت اس سے ہے بدایت میں دل سے کار ہے اور نہایت میں دل حجاب دیدار ہے **بیت** مدتوں تک دل میں ہمنے اوسکا نظارا کیا اب جو دل پردہ ہوا تو اوسکو صد پارا کیا وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور یہہ بھی جانو کہ تم طرف اوسکے اکٹھے کئے جاؤگے اور جزا اعمال

کی پاؤگے وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً اور ڈرو اوس فتنے سے کہ وبال اوسکا پہنچے ان لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین تم مین سے خاص کر بلکہ عام ہو ظالم کو اور غیر ظالم کو اثر اوسکا پہنچے وہ آخر زمانہ مین ہوگا کہ بدعت بہت شایع ہوگی امر معروف اور نہی منکر مین رعایت کرینگے جہاد مین سستی لاوینگے وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جانو یہہ کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اوسپر کہ ضرر ظلم کا اوسکے اور ونکو پہنچے وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ اور یاد کرو ای مہاجرو جسوقت کہ تھے تم تھوڑے ناتوان گنے جاتے تھے بیچ زمین مکے کے پہلے ہجرت سے ڈرتے تھے یہہ کہ اوچک لیجاوین تمکو کفار قریش یا خوف رکھتے تھے یہہ کہ جو مکے سے نکلینگے مشرکان عرب تاراج کرینگے فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ پس جگہہ دی تمکو اللہ نے مدینے مین اور قوت دی تمکو ساتھہ مدد اپنی کے یا انصار کو مددگار کیا تمھارا یا فرشتونکو معین کیا بدر مین وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور روزی دی تمکو پاکیزہ لوٹین کفار کی کہ پہلی امتو پر حرام تھین تو کہ تم شکر کرو اس نعمت پر امام ثعلبی نے کہا ہی کہ بعضے صحابہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باتین اورون سے کہتے تھے منافق سنکر مشرکونکو خبر کردیتے تھے یہہ آیت آئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی ظاہر کرنے مین بات انکے اور ایک قول ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو حصار بنی قریظہ پر بھیجا یہود نے مشورہ پوچھا کہ حضرت ہم سے کیا کرینگے ابولبابہ نے کہا اشارت سے کہ گردنین تمھاری مارینگے پھر سمجھا کہ مین نے خیانت کی وانسے مسجد نبوی مین آکر ستون مسجد سے اپنے آپکو باندھا یہانتک کہ توبہ اونکی مقبول ہوئی اور یہہ آیت اتری اور بعضون نے کہا ہی خیانت منکر وخدا کی ترک فرائض مین اور رسول کی ترک سنت مین وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور مت خیانت کرو امانتون اپنی مین کہ آپسمین رکھتے ہو اور تم جانتے ہو کہ وبال بہت ہی خیانت کا اور واجب ہی ضبط رکھنا امانت کا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اور جانو تم کہ مال تمھارے اور اولاد تمھاری فتنہ ہی کہ ساتھہ اوسکے اللہ تعالی تمھین آزماتا ہی پس چاہئے کہ دوستی مال کی اور الفت فرزند کی تمکو گناہ مین نڈالے **بیت** مال وولد فتنہ ہین فتنے سے رہ دور دور + واے ہی اوسپر کہ جو فتنے کا چاہنے ہی ظہور وَاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ اور جانو یہہ کہ اللہ نزدیک اوسکے اجر بڑا ہی پس طلب ثواب مین کوشش کرو اور جمع مال اور حب اولاد سے بازرہو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا ای لوگو جو ایمان لائے ہو اگر پرہیزگاری کروگے اللہ کی کریگا واسطے تمھارے فتح کہ جس سے مبطل اور محق مین امتیاز ہوجاویگا بحر المعانی مین ہی کہ حق تعالی بسبب تقوے کے افاضہ کریگا تمپر اسرار جلال اور القا کریگا انوار جمال اپنے تو کہ فرق کرو تم درمیان حدوث اور قدم کے اور پہچانو تم اسرار وجود اور عدم کے اور صوفیہ وجود یہ کہتے ہین متقی وہ ہی کہ فعل اوسکے افعال الہی مین فانی ہوئے ہون اور صفات اوس کی صفات حق مین گم گئے ہون اور ذات اوسکی ذات مولی مین نیست اور نابود ہوگئی ہو **نظم** رافت تو نہ پوچھہ ہم سے اسرار وجود + آتے ہی نظر نہین ہین اطوار وجود + جو نیست ہوگیا ہو خبر وہ ہستی کی بتائے + یہان ہی نہ وجود اور نہ آثار وجود وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور دور کریگا تمسے برائیان تمھاری اور بخشیگا واسطے تمھارے اور اللہ صاحب فضل بڑا ہی لکھا ہی کہ جو اجازت ہجرت کی ہوئی اور صحابہ مدینے کو گئے سوا ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہما کے کوئی حضرت کی خدمتمین نرہا قریش دار الندوہ مین جمع ہوئے ابلیس شیخ نجدی کی شکل بنکر آیا وہان مشورہ کر رہے تھے سب ایک نے کہا پیغمبر کو محبوس کرو اور آب ونان مت دو آپ مرجاوینگے ابلیس نے یہہ بات نہ پسند کی اور کہنے لگا کہ اکثر اہل مدینہ ایمان لائے ہین یار انکے اکثر وہانگئے ہین اور بنی ہاشم اس شہر مین بہت ہین سب اتفاق کرکر تم سے لڑینگے اور اونکو چھڑا لینگے دوسرے نے کہا کہ اونکو اس ولایت سے نکالدو جہان چاہین چلے جاوین ابلیس نے کہا جہان جاوینگے لوگ جمع کرکر تم سے مقابلہ کرینگے ابوجہل نے کہا کہ میری رائے مین تو یہہ



آتا ہی کہ ہر قوم مین سے ایک ایک شخص جمع کر کر اونکو مار ڈالین خون اونکا تمام قبائل مین منتشر ہو جاوے بنی ہاشم سب سے
نہین لڑ سکینگے بالضرور دیت پر راضی ہو جاوینگے ابلیس نے یہہ بات پسند کی ابوجہل نے ہر قبیلے سے ایک ایک شخص بلا کر مقرر کیا کہ
شب کو قتل کرین جبرئیل نے آکر حضرتکو اس مشورت کی خبر کی حضرتؐ نے علی مرتضی کو اپنے بچھونے پر سلایا اور صدیق اکبرؓ کو ہمراہ لے
غار کو گئے حق تعالی وہ نعمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دلواتا ہی وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ
يُخْرِجُوكَ اور یاد کر واوسکو کہ جسوقت مکر کرتے تھے ساتھ تیرے وہ لوگ جو کافر ہوئے تو کہ بند کر رکھین تجھکو یا مار ڈالین تجھکو
یا نکالدین تجھکو مکے سے وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ اور مکر کرتے تھے وہ اور جزا دیتا تھا اونکو اوپر مکر
اونکے اللہ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ اور اللہ بہتر جزا دینے والا ہی مکار ونکا اور جزا مکر کی یہہ ہی کہ اونکا مکر اونہین کی طرف رد کرتا
ہی اور وہ کنوان اونکے گرنیکو کھودتے ہین اللہ اونہین کو اوسمین گراتا ہی **بیت** اورکے گرنیکو جو کھودے ہی چاہ + کیون نہ وہ
خود گرپڑے اوسمین تباہ + لکھا ہی کہ نضر بن حارث ملعون تجارت کیواسطے فارس کو گیا تھا وہان سے قصہ رستم اور اسفندیار کا خرید
کر کر لایا اور کہنے لگا کہ تو یہہ افسانہ شیرین تر لایا ہون یہہ کہانیون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سے جو ہمارے سامنے پڑھتے ہین حقتعالی
اوسکے عناد کی خبر دیتا ہی کہ وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا اور جسوقت پڑھی جاتی ہین
اوپر نضر اور متابعت والون اوسکے آیتین قرآن ہمارے کی کہتے ہین تحقیق سنا ہمنے اس کلام کو اگر چاہین ہم البتہ کہہ لیوین مانند اوسکے
اور یہہ سب لاف زنی تھی کیونکہ جب حق تعالی نے فرمایا تھا عرب والونکو فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ تو عاجز آئے تھے اس کہنے سے
کہ ہم مثل اوسکے بنا لینگے یہہ عناد اور جھگڑا تھا اور دوسرے نے کہا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ نہین مگر یہہ کہانیان پہلون کی اور ہم
بھی ایسی کہانیان بہت جانتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات سنکر فرمایا کہ وائے تجھپر یہہ کلام اللہ کا اللہ کیطرف سے
نازل ہوا ہی نضر نے مقابلہ مین اس سخن کے دعا کی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ
عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ اور یاد کر اوسکو کہ جب کہا نضر نے اور اوسکے ساتھیون
نے یا اللہ اگر ہی یہہ قرآن حق نازل نزدیک تیرے سے پس برسا اوپر ہمارے پتھر آسمان سے جیسے اصحاب فیل پر برسائے تھے یا لے آ ہمپر عذاب درد
دینے والا غرض اس دعا سے اظہار یقین کا اپنے تھا بطلان قرآن پر وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ اور نہین تھا اللہ کہ عذاب
کرتا اونکو اگرچہ وہ بددعا کرتے تھے اور حالانکہ تو بیچ اونکے تھا جس قوم مین کہ پیغمبر ہوتا ہی عذاب نہین اترتا خصوصا کہ تو رحمت
عالمین کی ہی وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ اور نہین ہی اللہ عذاب کرنیوالا اونکو اور حالانکہ وہ بخشش مانگتے ہین
یعنے درمیان اونکے استغفار کرنے والے ہین یا بالفرض وہی استغفار کرین اور استغفار اونکا ایمان ہی حضرت مرتضی علی سے منقول
ہی کہ زمین مین دو امان تھین ایک جو گذر گئی اور وہ پیغمبر ہمارے تھے اور ایک باقی ہی وہ استغفار ہی **فرد** مستغفر جرائم
ذرات رہ توراقت + توبہ گنہ سے کرنا موجب نجات کا ہی وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا
كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ اور کیا ہی واسطے اونکے یہہ کہ نہ عذاب کرے اونکو اللہ اور حالانکہ وہ بند کرتے ہین طواف مسجد حرام سے
پیغمبر کو اور مسلمانونکو اور نہین وہ لائق والی ہونے اسکے یہہ رد ہی قول کفار کا کہ کہتے تھے نحن ولاۃ مسجد الحرام ہم ہین یار اور
صاحب اختیار حرم کے ہین حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ باوجود شرک کے ولایت حرم کے لائق نہین إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ نہین لایق والی ہونے اوسکے مگر بچنے والے شرک سے اور لیکن اکثر اونکے نہین جانتے کہ ولایت
حرم کی حق اونکا نہین اور بعضے جانتے ہین اور عناد رکھتے ہین وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً اور نہین ہے
دعا مشرکون کی نزدیک کعبے کے مگر سیٹیان بجانا اور تالیان عادت بعضے کفار کی تھی کہ مرد و زن برہنہ طواف کرتے تھے اور سیٹیان



تالیان بجاتے جاتے تھے اور ایک قول یہہ ہی کہ جب حضرت نماز پڑھتے تھے تو وہ بھلا ینکو یہہ عمل کرتے تھے اس تقدیر پہ مراد صلوٰۃ سے نماز ہی فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو اے کافرو عذابکو کہ قتل اور قید ہی روز بدر مین اور جلنا آگ کا ہی روز حشر مین بسبب اوسکے کہ تھے تم کفر کرتے اعتقاد مین اور عمل مین لکھا ہی کہ بعد جنگ بدر کے بارہ سردارون نے عہد کئے مقرر کیا کہ ایک ایک شخص ہر روز لشکر کفار کو طعام دے پس روز ہر ایکشخص دس یا نو اونٹ ذبح کر کر کھلاتا تھا سو اللہ سبحانہ فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے خرچ کرتے ہین مال اپنے اور اونٹونکو خرید کر ذبح کرکے کفار کو کھلاتے ہین تو کہ بند کرین لوگونکو راہ اللہ کی سے کہ متابعت اللہ و رسول کی ہی بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان نے بعد جنگ بدر کے دو ہزار عرب واسطے حرب احد کے سوا اپنے لوگونکے رکھے اور پچاس ہزار مثقال طلا تھا وہ خرچ لشکر کا کیا اور حرب احد کو گئے یہہ آیت اُتری کہ مال اپنے کو خرچ کرتے ہین فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ پس البتہ خرچ کرینگے مال اپنے کو پھر ہوگا وہ خرچ کرنا اوپر اونکے افسوس اور پشیمانی کیونکہ مال گیا ہوا ہاتھ نہ لگیگا اور مقصود نہ ملیگا پھر مغلوب ہونگے آخر کار یعنے فتح مکے کے دن اور یہہ معجزہ قرآن کا ہی کہ خبر آئندہ کی دی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے طرف دوزخکے اکھٹے کئے جائینگے اور یہہ مغلوب ہونا کافرونکا اسواسطے ہی لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ تو کہ جدا کردے خدا ناپاک کو کہ کافر ہی پاک سے کہ مومن ہی وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ اور کردے ناپاک کافرونکو بعض اوسکا اوپر بعض کے پس تو کہ وہ کرے اوسکو اکھٹا پس کرے اوسکو بیچ جہنم کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہہ لوگ پلید وہ ہین ٹوٹا پانیوالے احوال اور اموال اپنے مین قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ کہہ واسطے ان لوگونکے جو کافر ہوئے ہین جیسے ابوسفیان اور اصحاب اوسکے اگر باز آئین کفر سے اور عداوت پیغمبرؐ سے بخشا جاوے واسطے انکے جو کچھ گذر گیا ہون انکیسے وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ اور اگر پھر کرین عداوت اور مقاتلہ پیغمبرؐ کا پس تحقیق گذری ہی عادت پہلون کی کہ پیغمبرونپر لشکر چڑھالاتے تھے وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ اور لڑو اے مومنو اہل کفر سے یہان تک کہ نہ رہے فتنہ یعنے شرک اور ہووے دین تمام خالص کہ توحید ہی یا عبادت واسطے اللہ کے فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ پس اگر باز رہین کفر سے ساتھ ایمان کے یا جنگ سے ساتھ قبول جزیے کے پس تحقیق اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین یہہ دیکھتا ہی مناسب اوسکے سزا دیگا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ اور اگر پھر جاوین قبول حق سے اور باز رہین لڑائی سے پس جانو یہہ کہ اللہ دوست ہی تمھارا نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اچھا دوست اور یار ہی کہ دوستونکو اپنے ضایع نہین چھوڑتا اور اچھا مددگار ہی کہ مومنونکو مشرکونپر غالب کرتا ہی وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اور جانو تم اے مومنو یہہ کہ جو کچھ لوٹ لو کافرون سے ساتھ قہر کے کسی سے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی پانچوان حصہ اوسکا اور واسطے رسولؐ کے اور واسطے قرابت والون رسولؐ کے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین اور واسطے یتیمونکے کہ مسلمان محتاج ہون اور واسطے فقیرونکے کہ مسلمان ہون اور واسطے مسافرون مومنونکے سمجھ لیجئے کہ جمہور علما کہتے ہین کہ ذکر اللہ کا یہان واسطے تعظیم اور برکت کے ہی اور غنیمت مین سے چار حصے مقاتلون کے ہین اور پانچوان حصہ پانچ جگہہ منقسم تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ذی القربیٰ اور یتمیٰ اور مساکین اور ابن السبیل مین حصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اب مسلمانونکے کام مین لاؤ یا امام کو دو یا اُن چار حصون مین جو باقی ہین ملا دو اور امام اعظم کے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے حصہ آپکا اور ذی القربیٰ کا ساقط ہی سارا خمس باقی تین حصون مین صرف کیا چاہئے اور امام مالک کے نزدیک امام کی رائے پر موقوف ہی جہان ضرور ہو وہان صرف کرین اور ابو العالیہ اور ربیع منفرد ہین اس قول مین کہ خمس موافق آیت

کے چھ قسم کرین ایک اللہ کے واسطے دو کعبے کی عمارت اور زینت پر صرف کرین اور باقی پانچون جگہہ جو مذکور ہین بانٹین اور مسائل
تقسیم غنائم کے کتب فقہ مین مذکور ہین پس اسی مقالو خمس غنیمت کو موافق فرمانے کے تقسیم کرو اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا
عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اگر ہو تم حقیقت مین ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی
ہمنے اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین دن فیصلے کے یعنے دن بدر کے جس دن کہ ملی تھین دو جماعتین مسلمانون کی اور کافرونکی
وہ تاریخ سترھوین رمضان کی دن جمعہ کا دوسرا برس ہجرت کا تھا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے
تھوڑے مومنون کو دن بدر کے اوپر بڑے لشکر کفار کے غالب کر دیا اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى
وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور یاد کرو جسوقت کہ تھے تم کنارے وادی پر مدینہ کیطرف ریت مین پانون گڑتے تھے پانی نتھا اور وہ
دشمن تمھارے کنارے پرے مدینہ سے زمین محکم مین اور پانی پر قادر تھے اور سوار کاروان کے ابوسفیان وغیرہ نیچے تھے تم سے تین
فرسخ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ اور اگر وعدہ قتال کا مقرر کرلیتے تم دشمنونسے جو پرے کنارے پر تھے اور اونکے فوج کی کثرت اور ہتھیارونکی
زیادتی سے لَاخْتَلَفْتُمْ فِى الْمِيْعٰدِ البتہ اختلاف کرتے بیچ وعدے اپنے کے خوف سے کہ تم کم تھے اور بےسلاح اور وہ بہت تھے
اور ہتھیار بند وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا لیکن اللہ نے کیا درمیان تمھارے اور اونکے بغیر وعدے کے تو کہ تمام کرے اللہ
اوس کام کو کہ تھا کرنا علم مین اوسکے وہ فتح دوستونکی تھی اور شکست دشمنونکی لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ
بَيِّنَةٍ ط تو کہ ہلاک ہو جاوے وہ شخص جو ہلاک ہوتا ہے دلیل سے اور جیتا رہے جو شخص کہ جیتا ہے دلیل سے یعنے واقعہ بدر کا
آیات عظیم سے جسنے دیکھا مرا یا جیا اوسکو حجت اور عذر نہین یا مراد من ہلک سے اہل کفر ہین اور من حی سے اہل اسلام یعنے صدور کفر اور اسلام
اوسنے اوپر حجت واضحہ کے ہے جو کافر ہوا بطلان اوسکا ظاہر ہے اور جو اسلام پر ثابت رہا حقیقت اوسکی روشن ہے وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ اور تحقیق اللہ البتہ سننے والا ہے اقوال مومن اور کافر کے جاننے والا ہے احوال انکے نقل ہے کہ اس شب کہ صبحکو جسکی جنگ
بدر واقع ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا لشکر قریش کا نہایت قلیل ذلیل تعبیر فرمائی کہ دوست غالب ہونگے اور
دشمن مغلوب مسلمان یہہ خواب اور یہہ تعبیر سنکر خوش ہوئے سو اس نعمت کا اللہ تعالی مذکور فرماتا ہے کہ یاد کر اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا جسوقت کہ دکھلاتا تھا تجھکو اللہ بیچ خواب تیرے کے تھوڑے تو کہ تو نے اصحاب کو کہا
وہ دلیر ہوئے اور فتح پائی وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ط اور اگر دکھلاتا تجھکو اونکو بہت اور
تو کہتا صحابہ سے البتہ سستی کرتے تم اے اصحاب اور البتہ جھگڑتے تم بیچ کام لڑائی کے کہ لڑے یا بھاگے لیکن اللہ نے سلامت
رکھا تمکو سستی سے اور جھگڑنے سے یا ضرر اعدا سے اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جاننے والا ہے سینے والی بات کو مردانگی
اور نامردی سے وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا اور یاد کرو اے اصحاب جسوقت دکھاتا تھا اللہ تمکو وہ کافر جب ملے
تم اونسے بیچ آنکھون تمھاری کے تھوڑے تو کہ دل تمھارا قوی ہوا ونکے مارنے پر اور خواب پیغمبر کا سچ ہو لکھا ہے کہ ابن مسعود رضی
اللہ عنہ نے دیکھکر کہا کہ دشمن ستر ہونگے اونکے پاس والینے کہا کہ قریب سو آدمی کے ہونگے اور حالانکہ وہ نو سو پچاس تھے
وَيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ اور تھوڑا دکھلاتا تھا تمھین بھی بیچ آنکھون اونکے تو کہ دلیرانہ حملہ کرین اور خوب مسلح ہوکر نہ آوین نقل ہے
کہ ابوجہل نااہل نے کہا اونسے کہ ہتھیار کیا کروگے رسیونسے باندھ لو پھر جب جنگ شروع ہوا حق تعالی نے مومنونکو نظر مین کافرونکی
دوگنا اونسے کر دیا يَرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ اسواسطے دل شکستہ ہوکر شکست کھا گئے یہہ بڑی نشانی قدرت کاملہ الہی
کی ہے کہ قریب ہزار آدمی کے جو کافر تھے سو کر کر مومنون کو دکھایا اور مومنونکو کہ قریب تین سو کے تھے ایکہزار نو سو کر کر کافرونکی
نظر مین جلوہ گر فرمایا اور یہہ معاملہ اسواسطے کیا لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا تو کہ تمام کرے اللہ وہ کام کہ تھا کرنا اوسکا علم

ہین اوسکے وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ اورطرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب کام يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت ملاقات کرو اوس گروہ کفار سے کہ تم سے لڑے پس ثابت رہو قدم میدان جنگ سے مت اٹھاؤ اور یاد کرو اللہ کو بہت دل اور زبان سے تو کہ تم فتح پاؤ اعرابی لکھا ہے کہ مراد ذکر تکبیر ہے وقت تلوار مارنیکے یا بددعا کرنی کافرونکی کہ اللہم اخذلہم واقطع دابرہم سمجھ لیجئے کہ اس آیۃ مین تنبیہ ہے کہ بندہ کو کوئی شغل ذکر الٰہی سے باز نرکھے **بیت** ذکر سے غافل نرہ تو یک نفس ۰ ذکر دو جگ کی فلاحیت ہے بس

وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکیکی جہاد مین اور ثابت قدم رہو معرکہ قتال مین وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ اور مت جھگڑو آپسمین پس سست ہوجاؤگے اور جاتی رہیگی ہوا تمھاری یعنے دولت اور قوت یا باد فتح تمھاری کہ حق تعالیٰ فتح کیوقت باد چلاتا ہے اوسے ریح النصرۃ کہتے ہین حدیث مین ہے النصرۃ بالصبا و اہلکت عاد بالدبور **بیت** نفس و شیطان پر ابھی پاوین ظفر ۰ باد فضل حق مدد فرمائے گر وَاصْبِرُوْا اور صبر کرو بیچ لڑائی کے إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالونکے ہے مددگار وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاءَ النَّاسِ اور مت ہو مانند اون لوگونکے کہ نکلے گھرون اپنے سے اتراکر اور دکھانیکو لوگونکے مراد اس سے اہل مکہ ہین کہ قافلے کی حمایت کو مکے سے چلے ہین راہ مین خبر پائی کہ قافلہ بدر سے سلامت گذر گیا راہ سے پھرنے لگا ابوجہل نے کہا چلو بدر کو چلین شراب پئین تا آوازہ دبدبے کا ہمارے عرب مین منتشر ہو سو حقتعالیٰ مومنونکو فرماتا ہے کہ تم اونکی طرح گھرونسے مت نکلو کہ وہ تکبر اور ریا کرتے تھے وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور بند کرتے تھے لوگونکو راہ اللہ کی سے وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ اور اللہ ساتھ اوسکے کہ یہہ کرتے ہین عالم ہے اور اون کا مونہہ جلا دیگا لکھا ہے کہ قریش جب مکے سے نکلکر پاس منزل کنانہ کے پہنچے ڈرنے لگے کہ انمین اونمین قدیم سے کینہ تھا چاہا کہ پھر چلین ابلیس نے سراقہ بن مالک کی شکل بنکر کہ سردار کنانہ کا تھا اونسے آکر ملاقات کی اور کہا کہ تم اچھی حمایت کو چلے ہو مین ضامن ہون کچھ تمھین ضرر بنی کنانہ سے نہین پہنچیگا اور مین بھی تمھارا رفیق ہون پھر ابلیس کئی شیطان اپنے ساتھ لے اونکے ہمراہ بدر کو چلا اوس قصہ کی حق تعالیٰ خبر دیتا ہے وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ اور یاد کر جسوقت زینت دی واسطے اونکے شیطان نے عمل اونکے کو بیچ عداوت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ اور کہا ابلیس نے نہین غالب تمپر آجکے دن کوئی لوگونسے کہ لشکر تمھارا بڑا ہے اور آراستہ ہے اور مین حمایت کرنیوالا ہون تمھارا قوم کنانہ سے فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ پس جسوقت نمودار ہوئین دونون جماعتین پھر گیا شیطان اوپر دونون ایڑیون اپنے کے یعنے مکر اور حیلہ کرکر بھاگ گیا لکھا ہے کہ دن بدر کے فرشتے اترتے تھے شیطان اونکو دیکھکر بھاگنے لگا اوس وقت حارث بن ہشام کے ہاتھ مین اوسکا ہاتھ تھا حارث نے کہا اے سراقہ اس حالت مین ہمکو چھوڑتا ہے شیطان نے ہاتھ اوسکے سینے پر مارا وَقَالَ إِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنْكُمْ اور کہا مین بیزار ہون تمسے إِنِّيْ أَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ تحقیق مین دیکھتا ہون جو کچھ کہ نہین دیکھتے تم یعنے فرشتونکو کہ مسلمانونکی مدد کو آئے ہین تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جھوٹھ کہا اوس دشمن خدا نے اگر خدا سے ڈرتا کام اوسکا یہانتک کیون پہنچتا وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے اوسکو جو اس سے نہین ڈرتا نقل ہے کہ کفار بدر شکست کھاکر جب مکے کو آئے سراقہ کو پیغام بھیجا کہ ہمارے لشکر کو تو نے شکست دلوائی سراقہ نے قسم کھائی کہ مجھے تمھاری شکست سے تمھارے جانیکی خبر معلوم ہوئی پس سب نے جانا کہ وہ شیطان تھا کہ سراقہ کی شکل بنکر آیا تھا

إِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اور یاد کر جسوقت کہ کہتے تھے منافق مدینے کے اور وہ لوگ کہ بیچ دلون انکے کے بیماری ہے شک کی اور نفاق کی یعنے منافق مکے کے یا مشرک اور اصح یہہ ہے کہ ایک گروہ قریش نے اسلام ظاہر کیا اور باوجود

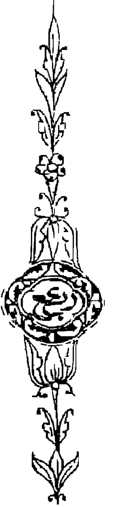
قدرت کے ہجرت سے محروم رہا اور جب قریش جنگ بدر کو گئے وہ اونکے ساتھ ہوئے یہہ نیت کرکے جو لشکر بڑا ہوگا اوسطرف ہو جاوینگے
وہاں ترک ہجرت کا مدد ہین انکو لایا اور مسلمانونکو کم دیکھکر کہنے لگے غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ فریب دیا ہے اوس گروہ مسلمانون کو دین اونکے
نے کہ باوجود قلت کے اور عدم قدرت کے مقابلہ ایسے لشکر کا کرتے ہین اللہ تعالی نے اونکا جواب فرمایا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ
اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے پس تحقیق اللہ غالب ہے حکمت والا متوکل کی مدد فرماتا ہے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى
الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ اور کاشکے دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت قبض کرتے ہین روحونکو ان لوگونکی جو کافر ہوئے فرشتے منافق
مکے کے جنگ بدر مین مارے تھے اونکے حق مین کہا يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ مارتے ہین فرشتے گرز آگ کے مونہون اونکے پر اور
پیٹھون اونکی پر وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ اور کہتے ہین کہ چکھو عذاب جلنے کا کہ مقدمہ عذاب دوزخ ہے اور یہہ بھی کہتے ہین فرشتے
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ یہہ مار دھاڑ بسبب ان عملونکے ہے کہ آگے بھیجے ہاتھون تمھارے نے گناہون سے
اور ترک ہجرت سے اور بسبب اوسکے ہے کہ اللہ نہین ظلم کرنیوالا واسطے بندونکے کہ بے گناہ مواخذہ کرے اور عذاب کرنا کافرونپر
عین عدل ہے اللہ تعالی پھر واسطے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتا ہے کہ عادت مشرکان قریش کی ساتھ تیرے كَدَاْبِ اٰلِ
فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مانند عادت قوم فرعون کے ساتھ موسی کے ہے اور ان لوگون کے جو آگے اونسے تھے یعنے عاد
اور ثمود ساتھ پیغمبرون اونکے اور وہ عادت یہہ تھی کہ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ کافر ہوئے ساتھ نشانیون
اللہ کے یعنے وحدانیت خدا کے یا معجزات انبیا کے پس پکڑا انکو اللہ نے ساتھ گناہون اونکے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ
تحقیق اللہ زورآور ہے عذاب سخت کرنیوالا منکرونپر اور جھٹلانیوالونپر ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى
يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یہہ گرفت اور عذاب پہلون کا بسبب اوسکے ہے کہ اللہ نہین تھا بدلنے والا نعمت کو کہ انعام کی تھی اوسنے کسی
قوم پر یہانتک کہ بدل ڈالے وہ قوم جو کچھہ کہ بیچ نفسون انکے ہے ساتھ بدتر اوسکے سمجھ لیجئے کہ یہہ تہدید قریش کی ہے کہ
اونھون نے اپنے حالکو کہ بت پرستی اور مردار خواری تھا ساتھ عناد پیغمبر کے اور تکذیب قرآن کے اور ایذا مومنونکے بدتر کیا وَاَنَّ
اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور تحقیق اللہ سننے والا ہے کلام مشرکون کا جاننے والا ہے عقائد باطلہ اونکا پھر دوسرے بار فرماتا ہے کہ
عادت کفار قریش کی تیرے جھٹلانے مین كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مثل عادت قوم فرعون کے ہے اور ان لوگون
کے جو پہلے اونسے تھے كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ جھٹلایا نشانیون پروردگار اپنے کو فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ پس ہلاک کیا ہم نے انکو
ساتھ گناہون اونکے یا قریش تکذیب قرآن کی کرتے تھے بدر مین اونکو قتل مین مبتلا کیا وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ اور ڈبو دیا ہمنے قوم
فرعون کو وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ اور سب تھے ظالم اوپر نفسون اپنے کے ساتھ کفر اور عصیان کے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق بدتر چلنے والونکے بیچ زمین کے نزدیک اللہ کے وہ شخص ہین کہ کافر ہوئے مراد اس سے معاندان قریش
ہین جیسے ابوجہل اور عتبہ اور مثل اونکے یا اکابران یہود ہین جیسے کعب بن اشرف اور حی بن اخطب اور مانند اونکے فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ
پس وہ نہین ایمان لاتے اور دوسرے بدترین دواب الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وہ لوگ ہین کہ عہد
باندھا تمنے اونسے وہ بنی قریظہ تھے کہ حضرت نے ساتھ اونکے عہد کیا تھا پھر توڑ ڈالتے ہین عہد اپنا تبیان مین لکھا ہے کہ بنی قریظہ نے
عہد کیا تھا کہ اعدائے پیغمبر کی مدد نکرینگے پھر روز بدر مشرکونکو ہتھیار و سلاح دئے پھر کہنے لگے ہم بھول گئے دوسرے بار پھر عہد کیا حرب
خندق کے دن ابوسفیان سے ملکر عہد توڑا وَهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ اور وہ نہین بچتے عہد شکنی سے یا نہین ڈرتے عقوبت غدر سے فَاِمَّا
تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ پس اگر پاوے تو اونکو بیچ لڑائی کے پس بھگا دے بسبب قتل کرنے اونکے ان لوگونکو جو
پیچھے اونکے ہین بیچ تیرے لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ تو کہ وہ نصیحت پکڑین وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ



اور اگر ڈرے تو اوس قوم سے کہ تجھ سے عہد کیا ہی یعنے خیانت سے اور عہد شکنی سے اونکی یعنے قرائن اور علامات سے تجھکو معلوم
ہو کہ یہہ نقض عہد کرینگے پس پھینکدے طرف اونکے عہد اونکا یعنے پہلے قتال کے اونسے کہدے کہ ہمنے عہد تمھارا توڑا تاکہ تو
اور وہ ہوں برابر علم میں ساتھ عہد شکنی کے إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا خیانت کرنیوالوں کو
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ وہ آگے نکلگئے عذاب ہمارے سے إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ
تحقیق وہ نہیں عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے یعنے کافر یہہ نہ سمجھیں کہ ہم اونکے عذاب دینے سے عاجز ہیں مراد اوس سے
گریختگان بدر یا شکنندگان عہد ہیں اور یحسبن ساتھ تاء فوقانی کے بھی قرأت ہے یعنے مت گمان کر ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اون لوگونکو جو کافر ہوئے کہ آگے نکل گئے تحقیق وہ نہیں عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم
مِّن قُوَّةٍ اور تیار کرو ای مومنو واسطے گریختگان بدر اور شکنندگان عہد کے جو کچھ کر سکو تم قوت سے یعنے اسباب اور آلات حرب
سے کہ لشکر اوس سے قوت پائے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منبر پر فرماتے تھے
الا ان القوة الرمی بعضے علماء نے کہا کہ تحقیق رمی کی ساتھ ذکر کے دلیل ہی کہ تیر و کمان قوی ترین سلاح ہی شیخ الاسلام نصرآبادی
رح نے کہا ہی کہ اس آیت میں قوت رمی فرمائی ہی ہاں سچ ہی لیکن رمی تین قسم ہے رمی ظاہر بہ تیر و کمان ہے اور رمی
باطن بہ تیر آہ سحرگاہی ہے کہ کمان خضوع سے نکلے اور رمی حقیقی سہام خطرات کو قوس دل سے پھینکنا ہی اور توجہ بحق رکھنی اور انقطاع
ماسوی سے کرنا شیخ ابو علی رودباری رح نے کہا کہ قوت اعتقاد ہے اوپر حمایت کبریا کے اور واثق ہونا ہی اوپر عنایت مولی کے
فرد بھروسا تجھکو اگر ہے سلاح و لشکر پر + کرم پہ اپنے خدا کے ہے اعتماد مجھے + بعضوں نے کہا ہے مراد قوت سے حصار ہے
یعنے قلعہ تیار کرو واسطے دفع کفار کے وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ اور باندھنے
گھوڑونکے سے یعنے اور تیاری کرو ربط کرنے سواری گھوڑونکی سے تو کہ ڈراؤ تم ساتھ اس استعداد کے دشمن خدا کو اور دشمنوں اپنے
کو کہ کفار مکہ ہیں اور اور کافرونکو سوا کفار مکہ کے لَا تَعْلَمُونَهُمُ تم نہیں جانتے تم اونکو اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ اللہ جانتا ہے اون کو
مراد اس سے یہود ہیں یا منافق یا مجوس اور مدارک میں ہی کہ کفرہ جن ہیں کہ گھوڑونکی دوڑ سے ڈرتے ہیں وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ اور جو خرچ کرو کسی چیز سے بیچ راہ اللہ کے سلاح مجاہدونکے واسطے بناو یا نفقہ دو
پورا پہنچایا جاویگا طرف تمھارے ثواب اوسکا اور تم نہیں ظلم کئے جاوگے ساتھ نقصان ثواب کے وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ اور اگر چاہیں مشرک واسطے صلح کے پس چاہ تو بھی واسطے اونکے یعنے وہ صلح کریں تو تم بھی صلح کرو اور توکل کر
اوپر اللہ کے یعنے مت ڈر کہ مکر اور حیلہ کیواسطے صلح کی ہی إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تحقیق وہ ہی سننے والا اقوال لوگونکے جاننے والا اچھے
اور بیچ اونکا اگر مکر کرینگے تجھے نگاہ رکھیگا اور وبال مکر اونکا انہیں پر ڈالیگا چنانچہ فرماتا ہے وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ
حَسْبَكَ اللَّهُ اور اگر ارادہ کریں یہہ کہ فریب دیں تجھکو ساتھ صلح کے جنگ سے پس تحقیق کفایت کرنیوالا تیرا اللہ ہے هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ
بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وہ ہے جسنے قوت دی تجھکو ساتھ مدد اپنی کے ساتھ بھیجنے فرشتونکے اور ساتھ سب مسلمانونکے
یا ساتھ انصار کے اور الفت ڈالی درمیان دلوں اونکے یعنے اوس اور خزرج کے کہ ایکسو بیس برس سے عداوت تھی اور مدام آپسمیں
لوٹ مار رکھتے تھے تیری برکت سے اللہ نے اونکے دلوں میں الفت دی لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ
اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ اگر خرچ کرتا تو جو کچھ بیچ زمین کے ہے سارا مال و متاع نہ الفت ڈالتا درمیان دلوں اونکے لیکن اللہ نے الفت ڈالی درمیان دلوں اونکے إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
تحقیق اللہ غالب ہے جو چاہے کرے حکمت والا ہے جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہی لکھا ہی کہ انتالیس آدمی تینتیس مرد اور چھ زن پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ
وسلم پر ایمان لائے تھے جب حضرت عمر ایمان لائے پورے چالیس ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اے پیغمبر کفایت ہے تجھکو اللہ اور جنھون نے پیروی کی ہے تیری مسلمانو مین سے ابن عباس رضی نے بھی کہا ہے کہ سبب
نزول اس آیت کا اسلام عمر ہے اس تفسیر پر یہہ آیت مکی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ غزوہ بدر مین قبل قتال سے واسطے تقویت خاطر
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ کے یہہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ اے پیغمبر رغبت دے مومنونکو
اوپر لڑائی کفار کے اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ اگر ہووین تم مین بیس صبر کرنیوالے میدان جنگ مین غالب
آوین دوسو مشرکونپر یہان شرط بمعنی امر ہے یعنے چاہیئے کہ ایک مسلمان تم مین سے دس کافرونسے لڑائی مین نہ بھاگے وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ
مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ اگر ہووین تم مین سے سو غالب آوین اللہ کی مدد سے ہزار پر ان لوگون
سے جو کافر ہوئے اور یہہ غالب آنا تمھارا اونپر بسبب اسکے ہے کہ وہ قوم ہین کہ نہین سمجھتے خدا کو اور روز قیامت کو پس نجات اور درجات
سے غافل ہوکر دم جنگ مسلمانونکے سامنے نہین ٹھہر سکتے بعد نزول اس آیت کے مسلمانونپر ایک کا مقابلہ ساتھ دس کے گران آیا حق تعالے
نے اس آیت کو منسوخ کرکر فرمایا اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا اب کہ یہہ حکم تمپر بھاری ہوا ہلکا کیا اللہ نے تمسے اور جانا
یہہ کہ بیچ تمھارے ضعف بدن ہے فَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ پس اگر ہووین تم مین سے سو صبر کرنیوالے غالب آوینگے
دوسو پر یہہ شرط بھی بمعنی امر ہے یعنے ایک مسلمان دو کافرونسے نہ بھاگے وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور
اگر ہووین تم مین سے ہزار غالب آوینگے دو ہزار پر ساتھ حکم اللہ کے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ اور اللہ ساتھ صبر کرنیوالون کے ہے
یاری اور مددگاری پس جو صبر کریگا ظفر پائیگا **نظم** صبر ہے موجب رضائے خدا + ہوگا صابر تو فتح پائیگا + صابرون کے
ہے ساتھ اعانت حق + صبر کرنا کہ ہو حمایت حق + لکھا ہے کہ ستر سردار کفار کے جنگ بدر مین مسلمان پکڑ لائے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورت کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ سب آپکے کنبے قبیلے کے ہین فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دو اللہ
ہدایت کریگا تو پھر ایمان لے آوینگے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ امام کافرونکے ہین حکم کرو کہ ہم سبکی گردنین مارین اور الحمد للہ
کہ آپ فدیے سے مستغنی ہین اور گروہ انصار مین سے عبداللہ بن رواحہ نے اور اصح یہہ ہے کہ سعد بن معاذ نے کہا کہ جیسے عمر نے
کہا تھا حضرت کو قول صدیق اکبر پسند آیا فدیہ لینا مقرر کیا مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ نہ
لائق تھا واسطے نبی کے یہہ کہ ہووین واسطے اسکے بندیوان اور اونھین فدیہ لیکر چھوڑ دے یہانتک کہ بہت مارے اونہین سے بیچ
زمین کے کیونکہ قتل کرنا سبب قلت اور ذلت کفار کا ہے اور موجب عزت اسلام اور ظہور شوکت ابرار تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ
الدُّنْیَا ارادہ کرتے تھے تم اسباب دنیا کا کہ سریع الزوال ہے وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ اور اللہ چاہتا ہے واسطے تمھارے ثواب
آخرت کا کہ بہشت اور نعمت بیزوال ہے وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ اور اللہ غالب ہے دوستونکو دشمنون پر غلبہ دیتا ہے حکمت والا ہے جو
بندونکے ساتھ کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اگر نہ ہوتا لکھا ہوا
اللہ کیطرفسے کہ پہلے گذرا ہے یعنے لوح محفوظ مین مکتوب ہوا ہے کہ بے نہی صریح عذاب نکرے یا ناتوانی پر مواخذہ نہ کرے یا اہل بدر
کو عذاب نکرے یا لوٹ کفار کی تمپر حلال کرے البتہ لگتا تم کو اور پہنچتا بیچ اوس چیز کے کہ لیا تھا تم نے فدیے سے عذاب بڑا حدیث
مین ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر عذاب اوترتا تو سوا عمر اور معاذ کے کوئی نہ بچتا کیونکہ یہہ دونون قتل کفار پر راضی تھے نہ فدیے پر اور
صحابہ نے بعد نزول اس آیت کے غنائم بدر سے ہاتھ کھینچے یہہ آیت آئی کہ فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا پس کھاؤ اوس چیز سے
کہ غنیمت لی ہے تمنے حلال پاکیزہ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے مخالفت امر اسکے مین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے
گناہ تمھارے مہربان ہے کہ مال غنیمت کا تمپر حلال کیا اور امتون پر حرام تھا اسباب نزول مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے عباس کو کہ اسیر مومنین تھے کہا کہ اپنی ذات کا فدیہ اور دونون بھانجونکا کہ عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث ہین اور اپنے حلیف

کاکہ عتبہ بن مجدم ہی دو عباس نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم روا رکھتے ہو کہ تمہارا چچا لوگونکے آگے ہاتھ پھیلا کر مال جمع کر کرے
حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بدرے زر کے کہ مکے سے نکلتے ہوئے ام فضل کو دئے تھے اور یہہ کہا تھا اونمین سے دو عباس نے کہا
تجھکو کسنے خبر کی مین نے چھپا کر یہہ بات کی تھی حضرت نے کہا کہ مجھکو میرے پروردگار نے پیغام بھیجا عباس نے کہا کہ شاہد
ہوکہ وحدانیت حق پر اور تمہاری رسالت پر مین گواہی دیتا ہون پھر فدیہ اپنا اور تینون کا دیا اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت نازل
کی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَىٰ إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ اى پیغمبر کہہ واسطے ان لوگونکے کہ بیچ ہاتھون تمہارے کے ہین بندیوالونسے اگر جانیگا اللہ کہ بیچ دلون تمہارے کے بھلائی
ہی ایمان اخلاص سے دیویگا تمکو بہتر اس سے کہ لیا گیا تمسے یعنے مال جو فدیہ مین دیا تمنے اور بخشیگا تمکو وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور
اللہ بخشنیوالا گناہ کا ہی جو حالت شرک مین واقع ہوا مہربان ہی کہ تمکو توفیق اسلام کی دی لکھا ہی کہ عباسؓ نے کہا کہ اللہ نے مجھسے
دو وعدے کئے ایک یہہ کہ جو مال مجھسے لیا اس سے بہتر اونکا سو دیا کہ اب میرے پاس بیس غلام ہین ہر ایک بیس ہزار درم کی میرے
واسطے تجارت کرتا ہی اور سقایہ زمزم بھی مجھے دیا ہی کہ تمام اموال عرب سے دوست تر رکھتا ہون دوسرا وعدہ مغفرت کا ہی امید
ہی کہ وہ وفا کرے اور مجھے بخشے اور وعدہ کریم مین خلاف کو راہ نہین **بیت** ہولی نہین ہی وعدہ خلافی کریم سے + گر نقض
عہد ہووے تو ہووے لئیم سے وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ اور اگر ارادہ کرین بندیوان
کہ مسلمان ہوئے خیانت تیرے ساتھ عہد شکنی کے یا دین سے پھرنے کی پھر تحقیق خیانت کی تھی اللہ کی پہلے اسے ساتھ کفر کے پس قادر کیا اللہ نے
تمکو اونپر تا کہ روز بدر تیرے ہاتھ مین گرفتار ہوئے بعد اوسکے بھی ممکن ہی کہ تجھے اونپر قادر کرے وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور اللہ جاننے
والا ہی مآل بندونکا حکم کرنیوالا ہی اوپر احوال اونکے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا خدا اور رسول کی محبت مین اور جہاد کیا ساتھ مالون اپنے کے کہ سلاح اور نفقہ غازیونمین
صرف کیا بیچ راہ اللہ کے اور یہہ قوم مہاجر ہین وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور جن لوگونے جگہہ دی
مہاجرونکو اور مدد کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے گروہ انصار ہین یہہ لوگ بعضے اونکے دوست بعضے کے ہین اور میراث مین
متولی ہین سمجھہ لیجئے کہ پہلے حکم تھا مہاجر اور انصار بسبب ہجرت اور نصرت کے آپسمین ایکدوسرے سے میراث ہین وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا
مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور نہ وطن چھوڑا نہین واسطے تمہارے کارسازی انکے سے
کچھہ یہانتک کہ وطن چھوڑین وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ اور اگر مومنان غیر
مہاجر مدد چاہین تم سے بیچ دین کے یعنے اونمین اور کفار مین لڑائی ہوا اور تم سے مدد طلب کرین پس اوپر تمہارے واجب ہی مدد کرنا
اونکا مگر اوپر اوس قوم مشرکون کے کہ درمیان تمہارے اور درمیان اونکے عہد ہی وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور اللہ ساتھ اوس چیز کے
کہ کرتے ہو تم وفا اور نقض عہد سے دیکھتا ہی وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے بعض اونکے دوست
بعضے کے ہین یاری اور مددگاری مین إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ اگر نہ کرو تم جو کہا ہمنے دوستی آپسمین حاصل
ہوگا فتنہ بیچ زمین کے اور فساد بڑا یعنے جو مومن آپسمین پیار نہ رکھین اور ایکدوسرے کے یار اور مددگار نہوون حیم اونکی ابتر آئی اہل کفر
ظہور کرین بڑا فساد برپا ہو سمجھہ لیجئے کہ تعاون اور توارث اور مہاجر اور انصار بیان کرکر اور ترک اوسکے پر تہدید فرما کر پھر جزائے ہجرت
اور نصرت اونکے کی خبر دیتا ہی وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ
حَقًّا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے اور جن لوگون نے تصدیق اور تسلیم کی جگہہ دی مہاجرونکو اور
مدد کی پیغمبرؐ کی جنگ مشرکونمین یہہ لوگ وہ ہین ایمان والے ساتھ تحقیق کے لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ واسطے اونکے بخشش ہی اللہ کیطرف

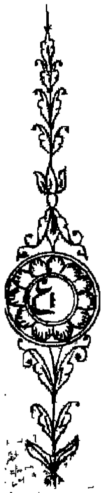


سے اور رزق ہی باکرامت بے رنج اور بے منت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ اور جو
لوگ کہ ایمان لائے پیچھے صلح حدیبیہ کے اور وطن چھوڑا مانند ابو بصیر اور ابو جندل کے اور جہاد کیا کفار سے ساتھ تمھارے ملکر پس یہہ گروہ تم
مین سے ہی یعنے لاحق با سابق ایک ہی ایمان اور ہجرت اور جہاد مین وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اور
قرابت والے بعضے اونکے سزاوار تر ہین ساتھ بعض کے میراث لینے مین بیچ حکم خدا کے یا لوح محفوظ کے یہہ آیت ناسخ ہی توارث کی
اوس جماعت کی کہ سبب ہجرت اور نصرت میراث لیتے تھے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے مواریث سے دانا ہی
یا حکمت جاننے والا ہی اسکی کہ پہلے میراث لینے مین ہجرت اور نصرت معتبر رکھے پھر رحم اور قرابت کا اعتبار کیا کسیکو اوسکے کام مین
اور احکام مین دم مارنیکی جگہہ نہین **نظم** جو چاہے سو کرے سلطان ہی وہ + نمانے اوسکو جو شیطان ہی وہ + ہمارے حق مین جو ہوتا
ہی بہتر + وہی کرتا ہی وہ رحمان ہی وہ +

سورۃ التوبہ

مدنی ہی ایکسو انتیس آیتین ہین دو ہزار چارسو
نوے کلمے ہین ایکہزار آٹھہ سو اور ننانوے حرف ہین اور فوصل اسکے نر ہین اور اس سورۃ کو برات اور فاضحہ اور مخزیہ کہتے ہین کہ اسمین
بیزاری کفار سے ہی اور فضیحت کرنیوالی اہل نفاق کو اور رسوا کرنیوالی منافقون کو ہی اور سورۂ عذاب بھی اسکا نام ہی اور ترک بسم اللہ
اسواسطے ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یونہی امر فرمایا ہی چنانچہ حاکم نے روایت کی ہی اور علی مرتضی رض سے ہی کہ بسم اللہ سبب امان
ہی اور یہہ سورۃ دفع امان کیواسطے نازل ہوئی ہی ساتھ تلوار کے اور حذیفہ سے ہی کہ تم اوسکا نام رکھتے ہو توبہ اور حالانکہ یہہ
سورۃ عذاب ہی اور روایت کی بخاری نے یہہ آخر سورۃ ہی جو نازل ہوئی اور لکھا ہی مفسرین نے کہ صحابہ مین اختلاف ہی کہ انفال
اور توبہ ایک سورۃ ہی یا دو پس فرجہ درمیان چھوڑا اور بسم اللہ نہین لکھی اور ان دونون سورتون کو قرینتین کہتے ہین عثمان ذی النورین
سے روایت ہی کہ کاتب خاتمہ یسئلونک عن الانفال اور فاتحہ براۃ من اللہ کا مین تھا حضرت نے چالیس یا تینتیس آیتین اوائل سورۃ
براۃ کی لکھوا کر ابو بکر صدیق کو دین اور امیر حاج کر کے کو روانہ کیا کہ وہان لوگونکے روبرو پڑھین کئی دنکے بعد علی مرتضی رض کو بلا کر ناقۂ
غضبا پر سوار کر کر ابو بکر رض کے پیچھے بھیجا اور امر کیا کہ آیتین اوس سے لیکر آپ پڑھیو جو سبب اوسکا پوچھا آپنے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر
کہا کہ ادا اس پیغام کو نکرے کوئی مگر تو یا وہ جو تجھہ سے ہو پس علی مرتضی رض ابو بکر صدیق رض سے جا ملے اور آیتین لیکر دن عید نحر کے نزدیک
جمرۂ عقبہ کے لوگون کے سامنے پڑھین کہ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بیزاری ہی خدا کی طرف سے
اور رسول اوسکے کی طرف سے ان لوگون کے کہ عہد باندھا تھا تمنے مشرکون سے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے مشرکان عرب سے عہد
لیا تھا سب نے عہدشکنی کی سوا بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ مضمون اوسکا بیزاری ہی مشرکون سے بسبب
عہد توڑنے کے حاصل یہہ ہی کہ جیسے اونھونے عہد خدا اور رسول کا توڑا رسول نے بھی بفرمان خدا نقض عہد اونکا کیا اور ارشاد ہوا
پیغمبر کو کہ اونکو کہہ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ پس سیر کرو بیچ زمین کے یعنے آؤ جاؤ مسلمان تم سے کچھہ تعرض نہین کرینگے چار مہینے
روز نحر سے کہ روز تبلیغ ہی دہم ربیع الآخر تک اور ایک قول یہہ ہی کہ آیۃ اوائل شوال مین نازل ہوئی ہی پس مدت اواخر محرم
تک ہی امام ثعلبی نے لکھا ہی کہ مدت بعضے معاہدون کی کہ عہد توڑا چار مہینے سے کم تھی اونکو مہلت چار مہینے کی دی تا کہ اپنی درستی
کرین اور بعضون کی چار مہینے سے زیادہ تھی اونکو بھی چار ماہ پر اقتصار کیا تا تدبیر اپنی کرلین اور جنھونے عہد اپنا نہین توڑا اونکو انقضاء
مدت تک امان دی اور شکنندگان عہد کو کہا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ اور جانو یہہ کہ تم نہین عاجز
کرنیوالے ہو اللہ کو اپنے عذاب سے پرہیز تمکو مہلت دی اور یہہ کہ اللہ رسوا کرنیوالا ہی کافرونکو ساتھ قتل کے دنیا مین اور ساتھ
جلانیکے عقبی مین **بیت** حرق و قتل دین و دنیا را فنا للمشرکین + نص سے ثابت ہی کہ ان اللہ مخزی الکافرین + وَاَذَانٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اور پکارنا ہی اللہ کیطرف سے اور رسول اوسکی طرف سے لوگونکو دن بڑے حج کے

یعنے عید نحر کے حج اکبر اسواسطے کہا کہ معظم افعال حج کے اسی دن ہین جیسے طواف اور نحر اور حلق اور رمی یا اکبر اس اعتبار سے
کہا کہ عید دن اہل کتاب کے موافق پڑا تھا وہ دن یا یہہ کہ عزت مسلمانون کی اور ذلت کافرونکی ظاہر ہوئی تھی پھر تقدیر مضمون
پکارنیکا یہہ ہی کہ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ تحقیق اللہ بیزار ہی مشرکونسے اور عہد اونکیسے اور رسول اوسکا بھی بیزار
فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ پس اگر توبہ کرو تم کفر اور غدر سے پس وہ بہتر ہی واسطے تمھارے وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ
مُعْجِزِي اللّٰهِ اور اگر پھر جاؤ تم توبہ سے اور ترک کفر سے پس جانو یہہ کہ تم نہین عاجز کرنیوالے اللہ کو یعنے اوس سے نہ بھاگ سکوگے
وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اور بجائے بشارت ڈراؤ ان لوگونکو جو کافر ہوئے ساتھ عذاب درد دینے والیکے آخرت مین
سمجھ لیجیے کہ حکم عہد شکنونکا بیان کر کر بنی نضر اور کنانہ کے حق مین کہ حدیبیہ مین عہد کیا تھا اور ثابت رہے عہد پر فرماتا ہی اِلَّا الَّذِيْنَ
عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْئًا مگر وہ لوگ کہ عہد باندھا تھا تم نے مشرکونسے پھر نہ کم کیا اونھونے تم سے
کچھ عہد تمھارا یعنے نہ توڑا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا اور نہ مدد کی اوپر قتال تمھارے کسیکو اعدا تمھارے سے فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ
اِلٰى مُدَّتِهِمْ پس پورا کرو طرف اونکے عہد اونکا مدت اونکی تک اور مثل عہد شکنونکے چار مہینے کی مہلت مت دو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی پرہیزگارونکو اور ایفائے عہد بھی تقوی سے ہی شیخ نصر آبادی نے کہا ہی کہ متقی کی چار نشانیان
ہین حفظ الحدود و بذل المجهود والوفاء بالعهود والقناعت بالموجود **نظم** متقی کی نشانیان ہین چار + حفظ احکام شرع
ہی ایکبار + دوسری جسقدر کہ کچھ سے ہو + مال و اسباب دے فقیرونکو + تیسری عہد توڑنیسے ڈر + چوتھی موجود پر قناعت کر
سمجھ لیجیے کہ حقتعالی نے حکم معاہدان مشرک کا بیان کر کر مشرکان غیر معاہد کے حق مین فرمایا ہی فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ پس جب تمام ہوجاوین مہینے امن کے کہ بیس دن ذالحجہ کے ہین اور تمام ماہ محرم کا پس مارو مشرکونکو جہان
پاؤ اونکو حل اور حرم مین اور ایک قول یہہ ہی کہ یہہ آیت معاہدونکی شان مین آئی ہی اور اشہر حرم چار مہینے ہین رجب اور ذیقعدہ اور
ذی الحجہ اور محرم اور حرم باعتبار تغلیب کے کہا کہ ذی الحجہ اور محرم اسمین ہین اور اس قول پر کہ زمانہ نزول سورۃ کا لین نہ وقت تبلیغ
پورا ہونا مدت کا بعد تمام ہونے مہینونکے حرام کی ہی کہ ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم مین ہی غرض بعد گذرنے ان مہینونکے قتل کرو
مشرکونکو کہ عہد نہین کیا اونسے یا جنھونے عہد تمھارا توڑا ہی جہان پاؤ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ اور پکڑو
اونکو قید مین اور باز رکھو اونکو طواف مسجد حرام سے اور بیٹھو واسطے اونکے ہر گھات کی جگہہ پر تو کہ ادھر ادھر سے نکلکر شہرونمین اور
گانونمین نہ پھیل جاوین فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ پس اگر توبہ کرین شرک سے اور قایم رکھین
نمازکو اور دیوین زکوٰۃ کو پس چھوڑ دو راہ اونکی جہان چاہین جاوین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا گناہان گذشتہ انکے
کا ہی مہربان ہی ساتھ دینے ثواب بحساب کے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ
مَاْمَنَهٗ اور اگر کوئی مشرکونمین سے بعد گذرنے مہینون حرام کے پناہ مانگے تجھ سے پس پناہ اور امن دے اوسکو یہانتک کہ سنے کلام
اللہ کا کہ قرآن ہی پھر اگر اسلام نہ لاوے پہنچا دے اوسکو جگہہ امن اوسکی مین کہ گھر اوسکا ہی پھر اس سے مقاتلہ کر ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَّا يَعْلَمُوْنَ یہہ امان دینا اسواسطے ہی کہ وہ ایک قوم ہی کہ نہین جانتی خدا کو اور قرآن نہین سنا ہی پس امان دے کہ قرآن سنین "
اور تدبر اور تفکر کرین كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ کیونکر ہو یہہ استفہام بمعنی انکار ہی یعنے نہین ہی
واسطے مشرکونکے عہد نزدیک اللہ کے اور نزدیک رسول اوسکیکے بعد ظہور اسلام کے اور امتیاز کے درمیان حق اور باطل کے اِلَّا
الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مگر جن لوگونسے عہد کیا تھا تمنے نزدیک مسجد حرام کے یعنے حدیبیہ مین کہ نزدیک مکہ معظمہ کے ہی
اور وہ بنی ضمرہ اور بنی کنانہ تھے کہ حضرت نے عہد کیا تھا اونسے فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ پس جبتک سیدھے رہین واسطے



تمھارے سیدھے رہو تم واسطے اونکے یعنے وہ عہد نہ توڑین تو تم بھی مت توڑو اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی
پرہیزگارونکو کہ عہد پر اپنے استقامت رکھتے ہین کَیْفَ وَاِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ لَا یَرْقُبُوْا فِیْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ط کیونکر عہد پر رہیے
مشرکونکے اور نہ مارے اونکو اور حال یہہ ہی کہ اگر غالب ہون اور فتح پاوین وہ اوپر تمھارے نہ رعایت کرین بیچ تمھارے قرابت کی اور نہ
وفائے عہد کی یُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ خوش کرتے ہین تمکو ساتھ موہون اپنے کے ایمان اور اطاعت کے وعدے کرکے
یا کلام شیرین کرکے اور انکار کرتے ہین دل اونکے اِسے جو زبانسے کہتے ہین یعنے دل اور زبان اونکی ایک نہین **بیت** دلمین بدی
ہی اور ہین کہتے زبانسے قول نیک ٭ اوسکا ہو رافتا غلام جسکے زبان و دل ہون ایک ٭ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ اور اکثر اونکے باہر ہین
دائرۂ فرمان سے اور سرگشتہ ہین قول ایمان سے اور تھوڑے بدنامی کے سبب عہد شکنی سے پرہیز کرتے ہین اِشْتَرَوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ
ثَمَنًا قَلِیْلًا مول لیتے ہین بدلے آیتون اللہ کے مول تھوڑا متاع دنیا سے ابوسفیان نے بعضے مشرکونکو طمع دنیا کی دیکر مسلمانون کے
قتل کیواسطے جمع کیا اونھونے تکذیب قرآن کی اور لالچ مین پڑکر اہل اسلام کی لڑائی کو آئے فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ پس باز رکھتے ہین
لوگونکو راہ حج خانۂ خدا سے یا طاعت خدا سے اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ تحقیق وہ مشرک برا ہی کام جو کچھ کہ ہین کرتے بعضون
نے کہا ہی کہ مراد اس سے یہود ہین کہ عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑتے تھے اور آیات توریت کو تھوڑے مول بیچکر لوگونکو متابعت
دین اسلام سے باز رکھتے تھے لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ط نہین رعایت کرتے یہود یا ناقضان عہد بیچ کسی مسلمانکے
قرابت کے اور نہ وفائی کے عہد کے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ اور یہہ لوگ وہ ہین حد سے نکلجانیوالے شرارت اور سرکشی مین
فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ پس اگر توبہ کرین کفر سے اور قائم رکھین نماز اونکو اور دیوین
زکوٰۃ کو پس بھائی تمھارے ہین بیچ دین کے **بیت** تم پر جو ہی عنایت مولی ٭ اونکے حق مین بھی ہوگی وہ اعطا وَنُفَصِّلُ
الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ اور مفصل بیان کرتے ہین ہم آیتونکو واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَیْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ اور اگر توڑین مشرک قسمین اپنی پیچھے عہد باندھنے اپنے کے ساتھ تمھارے اور طعن کرین بیچ دین
تمھارے کے اور عیب نکالین احکام اسلام مین فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَیْمَانَ لَهُمْ پس لڑو سرداران کفر کیسے تحقیق وہ
لوگ نہین ہین قسمین واسطے اونکے حقیقت مین کیونکہ سچی قسمین ہوتین تو نہ توڑتے پس مقاتلہ کرو اونسے لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ تو کہ وہ
باز رہین شرک سے یا طعنہ زنی سے اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَیْمَانَهُمْ کیا نہ لڑوگے تم اوس قوم سے کہ توڑا اونھونے قسمون
اپنی کو کہ تم سے کھائین تھین حدیبیہ مین سمجھ لیجیے کہ قول و قرار جو درمیان حضرتکے اور قریش کے تھے اونمین سے ایک یہہ بھی تھا
کہ خلفا ایکدوسرکو نہ ستاوین اور قتال پر اونکے ساتھ ایکدوسریکے مدد نکرین سو یہہ عہد توڑا کہ بنی بکر کو کہ خلفا اونکے تھے سلاح
سے اور جوانونسے مدد دی تا بنی خزاعہ سے کہ خلفا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جنگ کیا یا مراد عہد شکنونسے بنی قریظہ ہین کہ احزاب
کے دن ابوسفیان کی مدد کی وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ اور قصد کیا مشرکون نے نکالدینے کا پیغمبر کے مکے سے اور دارالندوہ
مین مشورہ کیا چنانچہ پیچھے مذکور ہوا لباب مین ہی کہ قریش نے حدیبیہ مین قصد کیا کہ حضرتکو ادائے عمرہکے واسطے مکہ مین آنے دین
پھر جب قضا عمرہ اوسکے پورے کرلین تو خفیف کرکے نکالدین یا مراد اس سے یہود ہین کہ مدینے سے نکالنے کا حضرتکے قصد کیا تھا
وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ط اور حال یہہ ہی کہ اونھونے ابتدا کی نقض عہد کی تمسے پہلے بار اَتَخْشَوْنَهُمْ کیا ڈرتے ہو تم لڑائی انکیسے
فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ پس اللہ سزاوار تر ہی یہہ کہ ڈرو تم عقاب اوسکیسے ترک قتال کفار مین پس لڑو تم
کافرونسے اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتھ عذاب الہی کے بیچ ترک کرنے حکم اسکے کے قَاتِلُوْهُمْ یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَیْدِیْكُمْ وَیُخْزِهِمْ
وَیَنْصُرْكُمْ عَلَیْهِمْ لڑو اونسے کہ عذاب کرے اونکو اللہ ساتھ ہاتھون تمھارے کے کہ تمھاری تلوارونکے تلے مرے پڑے ہون اور رسوا

کرے اونکو مقہور مغلوب کر کے اور نصرت دے تمکو اوپر اونکے وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اور شفا دے سینون قوم ایمان والونکو یعنے بنی خزاعہ یا وہ جماعت کہ یمن یا سبا سے آکر مکے مین ایمان لائی تھی اور مشرکونکے ہاتھ سے بہت ایذا پائی تھی شکایت اوس کی حضرت سے کی آپنے فرمایا ابشروا فان الفرج قریب وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ اور دور کرے اللہ بسبب فتح پانے تمھارے کے کفار پر غصہ دلون اونکیکا کہ بواسطے آزار کفار کے غمناک تھے وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ اور توبہ دیتا ہی اللہ اور پھر آتا ہی ساتھ فضل اپنے کے اوپر جسکے کہ چاہتا ہی اس آیت مین اللہ تعالی نے بعضے کفار کے توبہ کی خبر دی سو وقوع مین آئی کہ ابو سفیان اور عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو اور سوا اونکے ایمان سے مشرف ہوئے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ساتھ توبہ بعضونکے حکم کرنیوالا ہی ساتھ قبول توبہ کے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ کیا گمان کرتے ہو تم اے مومنو کہ قتال کفار سے کارہ ہو بعضونے کہا ہی خطاب منافقونکو ہی یہہ کہ چھوڑے جاؤ تم جسپر کہ ہو اور حال آنکہ ابھی نہین جانا یعنے نہین ظاہر کیا اللہ نے اون لوگون کو کہ جہاد کرتے ہین تم مین سے بیچ راہ اوسکیکے وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً اور نہین پکڑتے سوا اللہ کے اور بغیر رسول اوسکیکے اور بدون ایمان والون کے دوست دلی کہ اوس سے بھید کہین یعنے بمجرد دعوی ایمانکے تمھارے ہاتھ تم سے نہ اوٹھا دینگے اور اللہ نے تم سے جہاد اور عدم الفت مشرکان نہین جانی وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ خبردار ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم لکھا ہی کہ جب عباس رضی اللہ عنہ اسیر ہوئے مسلمانونے اونکو شرک اور قطع رحم پر سرزنش کی انھونے کہا کہ میری نیکیان نہین بیان کرتے علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھاری کیا نیکی ہی کہا کہ مین ساتھ عمارت مسجد حرام کے قیام کرتا ہون اور خانہ کعبہ کی تعظیم کرتا ہون اور حاجیون کو شربت دیتا ہون اور قیدیون کو قید سے چھڑاتا ہون یہہ آیت اوتری مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ نہین لائق واسطے مشرکونکے یہہ کہ آباد کرین مسجدون اللہ کی کو مسجد حرام کو بلفظ جمع ذکر کیا واسطے تعظیم کے کہ قبلہ مساجد ہی اور مشرکونکو آباد کرنا مسجد حرام کا روا نہین شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ درانحال کہ گواہی دیتے ہین اوپر جانون اپنی کے ساتھ کفر کے کہ سجدہ اصنام ہی یا تکذیب سید انام علیہ الصلوۃ والسلام ہی یعنے جمع کرنا دو چیزون مخالف کا کہ عمارت بیت اللہ اور عبادت غیر اللہ ہی درست نہین اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ یہہ لوگ مشرک ناپید ہوئے عمل اونکے بسبب شرک کے وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ اور بیچ آگ کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہین کفر کی جہت سے اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ سوا اوسکے نہین کہ آباد کرتے ہین مسجدون اللہ کی کو وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو اور نہین ڈرتے دین کے کام مین مگر اللہ سے فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ پس نزدیک ہی یہہ لوگ کہ ہووین راہ نجات پانیوالے سمجھ لیجئے کہ ایمان بخدا تمام نہین ہوتا مگر ساتھ ایمان رسول کے اسواسطے ایمان باللہ پر اختصار کیا اور نجات کو بصیغہ توقع واسطے قطع طمع مشرکونکے لائے یعنے ابتدا اوس گروہ کی کہ جامع الکمالات علمیہ اور عملیہ کے ہین دائر درمیان لعل اور عسی کے ہی پس حال اونکا کہ سب طرح سے ناقص ہین ظاہر ہی کہ کیا ہوگا **بیت** شیران معرکہ کو جسجا عتاب ہووے + روباہ بیر تونکو وہان کیونکہ تاب ہووے + اور دوسرا نکتہ یہہ ہی کہ اعتماد اعمال پر نہ کیا چاہئے کہ جو اپنے عمل پر مغرور ہی فیض ازلی سے مہجور ہی **بیت** اپنے اعمال پہ جو مغرور ہی + شکل شیطان قرب حق سے دور ہی + لکھا ہی کہ حرم والے ایام جاہلیت مین حاجیونکو شہد اور ستو پلاتے تھے حضرت کے زمانے مین یہہ منصب حضرت عباس کو ملا تھا اور عمارات مسجد حرام شیبہ بن طلحہ کے متعلق تھی بعد ہجرت کے عباس اور شیبہ آپس مین بڑائی حضرت مرتضی علی سے کرنے لگے عباس نے کہا کہ مین ساقی حجاج ہون شیبہ نے کہا مین متصدی عمارت مسجد حرام ہون حضرت علی نے ساتھ



اسلام اور جہاد کے اوپر فخر کیا حقتعالی نے تصدیق علی مین یہہ آیت اُتاری أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ کیا کیا ہی تمنے پانی پلانیوالون کو حاجیونکے اور خدمت کرنیوالونکو مسجد حرام
کے مانند اوس شخصکے کہ ایمان لایا ہی ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے اور جہاد کیا ہی بیچ راہ اللہ کے لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ
نہین برابر ہوئے یہہ دونون گروہ نزدیک اللہ کے وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا ہی گروہ مشرکونکو
کہ ساتھہ شرک کے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ
دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ جو لوگ کہ ایمان لائے اون چیزون پر جو اللہ کی طرفسے آئین اور ہجرت کئی دیار اپنے سے اور جہاد کیا مشرکون
سے بیچ راہ اللہ کے ساتھہ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بڑے ہین درجونمین نزدیک اللہ کے اون لوگونسے کہ پانی پلاتے ہین
حاجیونکو اور خدمت کرتے ہین مسجد حرام کی اور یہہ باتین نہین رکھتے وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ اور یہہ لوگ اون کمالات والے وہ
ہین مراد پانیوالے دونون عالم مین يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ بشارت دیتا ہی انکو
پروردگار اونکا ساتھہ مہربانی کے اپنی طرفسے اور ساتھہ رضامندی کے اور ساتھہ بہشتونکے کہ واسطے اونکے بیچ اون بہشتونکے نعمت
ہی پائدار خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا در انحال کہ یہہ گروہ ہمیشہ رہینگے بیچ ان بہشتون کے ہمیشہ کہ نکلنے کے ہی نہین إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ
أَجْرٌ عَظِيمٌ تحقیق اللہ نزدیک اسیکے ہی ثواب بڑا کہ جسکے آگے ناچیز ہی تمام نعم دنیا کشف الاسرار مین کہا ہی کہ رحمت واسطے عاصیونکے
ہی اور رضوان واسطے مطیعونکے اور جنت واسطے کافہ مومنین کے رحمت کو اسواسطے مقدم کیا کہ اہل عصیان ناامید نہون کہ ہر چند
گناہ عظیم ہو لیکن رحمت حق اوس سے عظیم تر ہی **قطعہ** اگرچہ حد سے زیادہ گناہگار ہین ہم + خطا و جرم سے از بسکہ شرمسار ہین ہم +
ولے فزون ہی گناہونسے اپنے رحمت حق + اوسیکے رافت عاصی امیدوار ہین ہم + لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور
ہجرت ہوئے بعضے صحابہ امر خدا کو محبت زن و فرزند پر ترجیح دیکر ترک خانمان کر کر مدینے کو گئے اور بعضونکو الفت مال اور ولد
اور زن وغیرہ کی مانع ہجرت کی ہوئی یہہ آیت اُتری يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا
الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو باپون اپنے کو اور بھائیون اپنے کو دوست اگر دوست رکھین کفر کو اوپر ایمان
کے اور تمکو ہجرت سے باز رکھین وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ اور جو کوئی دوستی کرے اونکی پس یہہ لوگ دوست
رکھنے والے وہ ہین ظالم کہ دوستی کو غیر محل مین وضع کرتے ہین کیونکہ دوستی مسلمانون سے چاہئے نہ مشرکونسے بعد اس آیت کے اُترنے
کے وہ لوگ جو ہجرت سے باز رہے تھے کہنے لگے کہ اب ہم اپنے اقربا و دشمن ہین اور تجارت کرتے ہین جو ہجرت کرینگے سب قرابت والونکو
اور مال و اسباب کو چھوڑنا پڑیگا بیکس اور بے مال ہو جاوینگے ہم یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ
وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہوین باپ تمھارے اور فرزند تمھارے اور بھائی تمھارے اور جوروین تمھاری اور
کنبا تمھارا اور مال جو کمائے ہین تمنے اور سوداگری جو ڈرتے ہو بے فائدہ مند ہو جانے اوسکیسے اور گھر کہ پسند کرتے ہو اونکو دوستر
طرف تمھارے اللہ سے اور رسول اوسکیسے وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ اور جہاد سے بیچ راہ اللہ کی کے
پس انتظاری کرو یہانتک کہ لاوے اللہ حکم اپنا یا عذاب اپنا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا گروہ
فاسقونکو سمجھہ لیجئے کہ اس آیت مین تہدید عظیم ہی کیونکہ کم لوگ ہین کہ مال اور فرزند سے دین کو دوستر رکھتے ہین اور حظوظ دنیا سے
لذات عقبی کو زیادہ تر چاہتے ہین آدمی کو چاہئے کہ مردانہ ہو کر ابراہیم کی شکل ہاتھہ دنیا سے اُٹھا کر متوجہ بخدا ہووے اور صفحۂ
دل سے محبت غیر حق دھووے اور جستجوئے مولی مین زن و فرزند کیا اور مال و منال کیا اپنے آپ کو بھی کھووے **نظم**

تیرا طالب خانمانکو کیا کرے + خانمان کیا اپنی جانکو کیا کرے + چاہتا ہی تجھ کو وہ تو اوس سے مل + بن تیرے دونون جہانکو کیا کرے + مشکوٰۃ مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یومن احدکم حتی اکون احبّ الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین نقل ہی کہ احمد بن یحیی دمشقی رح ایکدن اپنے والدین کے پاس بیٹھے تھے قرآن مین قصہ قربانی کا اسمعیل علیہ السلام کے پڑھا والدین نے کہا ای احمد اٹھ ہمنے تمھین براہ خدا چھوڑا یہہ وہانسے اوٹھکر کعبے کو گئے مدت وہان سے پھر دمشق مین اکر حلقۂ در پلا بامان نے پوچھا کون ہی دروازے پر کہا مین احمد ہون مان نے کہا ایک بیٹا اپنا تھا احمد اوسے براہ خدا دیا ہمنے اب احمد ومحمود سے ہمین کیا کام ہی بیت جو کچھ تھا سو فدا کردیا براہِ دوست + نہین اب اپنی تمنا بجز نگاہ دوست لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ تحقیق یاری اور مددگاری کی تمھاری اللہ نے ایمو منو بیچ مقامِ بہت کے مثل حرب بدر اور بنی نضیر اور بنی قریظہ اور احزاب اور صلح حدیبیہ اور جنگ خیبر اور فتح مکہ کے اور دن حنین کے حنین مقام ہی درمیان مکے اور طائف کے وہان لشکر ہوازن اور ثقیف سے محاربہ واقع ہوا بیان اوسکا بطور اجمال یہہ ہی کہ بعد فتح مکے کے یہہ دونون قبیلے متفق ہوکر مسلمانون سے لڑائی کو تیار ہوئے یہہ خبر حضرتکو پہنچی بارہ ہزار یا سولہ ہزار مردونکو لیکر چلے اور وہ چودہ ہزار تھے ایک صحابہ نے کہا لن نغلب الیوم من قلۃ ہمین مغلوب ہونگے ہم آجکے دن قلت لشکر کے سبب یہہ بات حضرت نے ناپسند کی اور اوسی عجب کے باعث پہلے لشکر اسلام نے شکست پائی حق تعالی وہ قصہ مسلمانونکو یاد دلواتا ہی کہ مدد دی تمکو دن حنین کے اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ جسوقت خوش لگی تمکو بہتایت تمھاری فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ پس نہ کفایت کیا تمسے کچھ یعنے نہ دفع کیا تمھاری کثرت نے کچھ ضرر دشمن کا اور تنگ ہوگئی اوپر تمھارے زمین اس وادی کی ساتھ اوسکے کہ کشادہ تھی پھر پھر گئے تم جنگ دشمن سے پیٹھ پھیر کر لکھا ہی کہ تمام لشکر اسلام شکست کھا گیا حضرتؐ چار آدمیون سے کھیت مین کھڑے رہے کہ علی اور عباس اور ابو سفیان بن حارث اور عبد اللہ ابن مسعودؓ تھے حضرتؐ اوسدن اشتر پر سوار تھے اور بآواز بلند کہتے تھے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اور حملہ کرنیکو دشمن پر تیار ہوتے تھے عباس اور ابو سفیان رکاب اور لگام پکڑے تھے نہین چھوڑتے تھے اور کمال شجاعت پر آپ کی استدلال کرتے تھے کہ تنہا ایسے بڑے لشکر پر جاتے ہین اور نسب اپنی بیان فرماتے ہین القصہ جب حضرتؐ کو حملہ کرنیکو نہ چھوڑا آپنے فرمایا پکارو اصحاب کو عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بلند آواز تھے پکارا اصحاب کچھ کم سو جمع ہوگئے حضرت نے دعاے موسی علیہ السلام کہ روز فلق بحر پڑھے تھے پڑھی کہ اللھم لک الحمد والیک المشتکی وانت المستعان پھر بالہام الہی اشتر سے اتر کر مشت خاک اٹھا کر شاہت الوجوہ کہکر طرف لشکر کفار کے پھینکی اللہ کی قدرت سے کوئی کافر نہ بچا کہ جسکی آنکھ مین نہ پڑی ہو سب آنکھین ملنے لگے اور شکست کھا گئے مسلمانونکے دلونمین آرام آیا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ پھر اتاری اللہ نے تسکین اپنی یعنے رحمت اپنی کہ سبب سکون اور آرام قلوب ہی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانون کے جو عباس رضی اللہ عنہ کے بلانیسے آئے تھے وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا اور اتارا لشکر کہ اپنی آنکھون سے نہ دیکھا تمنے اونکو لیکن کفار دیکھتے تھے وہ فرشتے تھے سفید لباس پہنے سرخ عمامہ باندھے شملہ چھٹا ہوا پشت پر ابلق گھوڑونکی سوار پانچہزار یا آٹھ ہزار یا سولہ ہزار تھے وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور عذاب کیا اللہ نے اون لوگونکو جو کافر ہوئے کہ بہت مارے گئے اور چھ ہزار اولاد اور اہل اونکے پکڑے آئے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ نقرہ اور زیادہ چالیس ہزار سے گوسفند غنیمت مسلمانونکے ہاتھ لگی وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اور یہہ جو واقع ہوئی جزا ہی کافرون کی ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ پھر توبہ دیگا اللہ کفر سے پیچھے اوس لڑائی کے اوپر جسکے کہ چاہے اور وہ وقوع مین آیا کہ بعد جنگ حنین کے بعضے ہوازن اور ثقیف والونمین سے حضور مین حضرت کے آ

الثقلین کے حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے گناہ توبہ کرنیوالونکا مہربان ہے اونپر کہ بعد توبہ کے مواخذہ نہین کرتا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ ای لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اوسکے نہین کہ مشرک پلید ہین بسبب خبث باطن اور ناپاک عقیدے کے یا اس باعث سے کہ نجاسات سے پرہیز نہین کرتے یا جنابت سے غسل نہین کرتے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نجس العین ہین کتے کیطرح فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا پس نہ نزدیک آوین مسجد حرام کے اس پیچھے برس انکے کہ جو یہہ ہے وہ نوان برس تھا ہجرت سے یا سال حجۃ الوداع کہ دسوان برس تھا امام اعظم نے کہا کہ مراد منع کفار حج اور عمرہ سے ہے نہ مسجد مین آنیسے مسجد حرام ہو یا اور مسجدین اور امام مالک کے نزدیک خاص دخول مسجد حرام سے نہی ہے وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً اگر ڈرو تم اہل مکہ فقر سے بسبب نہ آنے انکے کہ وہ موسم حج مین آکر لباس اور طعام خرید و فروخت کرتے ہین اونکی تجارت موقوف ہونیسے تمہاری معاش مین خلل آویگا فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ پس البتہ دولتمند کریگا تمکو اللہ فضل اپنے سے اگر چاہیگا سو یون ہین کیا کہ بلاد یمن مین سے دو بلدے مسلمان ہوئے وہ ہر برس مکے مین آتے تھے اور طرح طرح کے اطعمہ لاتے تھے اور سوا اونکے اور ہر طرف سے لوگ آنے لگے اور انواع تجارات سے منافع دکھانے لگے اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ تحقیق اللہ جاننے والا ہے احوال بندونکا حکمت والا ہے ایک در بند کرتا ہے تو دوسرا کھولتا ہے **نظم** مانع رزق خلایق رازق مطلق نہین + بے سبب دیتا وہ مروزی اور بے اسباب ہے + ایک در کو رآفتاگر رزق کے کرتا ہے بند + کھولتا ہے دوسرا وہ فاتح الابواب ہے + سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی بعد مقاتلے بت پرستونکے ساتھہ محاربے کتابی کے حکم فرماتا ہے قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ مارو ای مسلمانو اور لڑائی کرو اون لوگونسے جو نہین ایمان لاتے ساتھہ خدا کے یعنے یہود کہ تشبیہ کے قایل ہین اور نصاری تثلیث کے اور نہ ساتھہ دن قیامت کے کہ یہود کہتے ہین بہشت مین اکل و شرب نہین اور نصاری معاد روحانی ثابت کرتے ہین پس یہہ دونو فرقے ایمان آخرت پر بھی جیسا کہ چاہئے نہین رکھتے وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اور نہین حرام جانتے اوس چیز کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے اور رسول اوسکے نے یعنے جسکی حرمت کتاب اور سنت سے ثابت ہے وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہین قبول کرتے دین سچا کہ اسلام ہے اون لوگونسے کہ دئے گئے ہین کتاب توریت اور انجیل یہہ بیان الذین لایؤمنون کا ہے پس لڑائی کرو اونسے ای مسلمانو حَتّٰى یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ یہانتک کہ دیوین جزیہ یعنے خراج جو جوان سے مقرر ہوا ہے ہاتھہ اپنے سے اور وہ ذلیل ہون یعنے جزیہ آپ لاکر کھڑے ہوا اور جبتک نہ قبول ہو نہ بیٹھین ظاہر اس آیۃ سے تخصیص جزیے کی ساتھہ اہل کتاب کے نکلتی ہے اور مجوس ملحق ہین اونھین مین کہ مشابہہ اون سے ہین آپ سمجھہ لیجئے کہ یہان ائمہ کا اختلاف ہے اور ہر ایک کیلئے دلیلین ہین کہ اپنے اپنے مقام پر مسطور ہین امام اعظم کہتے ہین کہ جزیہ سب مشرکونسے لیا چاہئے سوا مشرکان عرب کے کہ حکم اونکا ساتھہ شمشیر کے ہے یا اسلام کے اور امام شافعی کہتے ہین کہ جزیہ سوا کتابی کے اور سے نہین اور امام مالک کہتے ہین سب کفار سے جزیہ ہے مگر مرتد سے نہین کہ اوسکو حکم قتل ہی ہے وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰهِ اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے **مصرعہ** پاک ہے اللہ اوس سے جو یہہ کہتے ہین پلید + سمجھہ لیجئے کہ عزیر علیہ السلام شرخیا کے بیٹے یعقوب علیہ السلام کی نسل لاوی کی اولاد سے ہین چودہ واسطونسے ہارون بن عمران کو پہنچتے ہین جب بخت نصر پیدا ہوا توریت جلادی اور بیت المقدس کو ڈبا دیا اور علماء توریت کو قتل کیا اور جو باقی رہے تھے اونکو پکڑ لے گیا اونہین عزیر بھی تھے اگرچہ حافظ توریت تھے لیکن خوردسالی کے سبب اونکو حساب مین نہ لایا جب یہہ اوسکے قید سے بعد مدت کے چھوٹے بیت المقدس کو چلے راہ مین اللہ تعالی نے ایک قریے مین اونکو مارا بعد سو برس کے پھر جلایا چنانچہ یہہ قصہ سورۂ بقر مین مفصل گذرا ہے پھر جب اپنی قوم مین یہہ پہنچے ہزار طرح سے کہتے تھے مین عزیر ہون کوئی نہین مانتا تھا آخر امتحان لکھنے پڑھنے پر توریت کے کیا



تفسیر امام ثعلبی مین ہی کہ پانچ قلمین دست راست کی انگلیون مین باندھ دین پانچون سے یہہ توریت یاد لکھتے تھے جب تمام کی لوگون
نے کہا کہ ہم کیا جانین کہ یہی توریت ہی یا ہمنے نہ کبھی سنی نہ پڑھی ایک شخص نے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے سنا ہی اور اُسنے اپنے باپ سے
سنا تھا کہ واقعہ بخت نصر مین توریت ایک ظرف مین مضبوط کرکر فلانے پہاڑ کے شگاف مین رکھدی ہی مین نے اور اور لوگون نے جو وہان
جاکے دیکھا مقرر رکھی تھی سے آئے اور حضرت عزیر نے جو لکھی تھی اس سے مقابلہ کیا ایک حرف کا فرق نتھا حیران ہوئے اور کہنے
لگے کہ اللہ تعالی نے بعد سو برس کے عزیر کے دلمین توریت القا کی یہہ اوسکا بیٹا ہی معاذ اللہ پس پہلے یہود اسبات کے قائل ہوئے
اور بعضے یہود مدینہ کے بھی یہی بات کہتے تھے وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ اور کہا نصاری نے عیسے بیٹا اللہ کا ہی سمجھ
لیجئے کہ حمایت کے سبب قدرت حق کو بھولگئے وجود فرزند کا بن باپ کے محال سمجھا یا معجزات اونکے مثل احیائے موتی او ر
ابرائے اکمہ اور ابرص دیکھکر یہہ سخن بیہودہ بکنے لگے ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ یہہ جو مذکور ہوا سخن اونکا ساتھ مونہون اونکے ہی
جھوٹھہ بیہودہ مہمل بے حقیقت يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ مشابہ ہوتے ہین بات سے ان لوگونکے کہ کافر ہوئے
پہلے انسے یعنے بنی مدلج کہ کہتے تھے فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین اور بعضے کفار عرب کہ اللہ سبحانہ کو ابو اللات اور ابو العزی کہتے تھے
قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ماریو اونکو اللہ یا لعنت کیجیو انپر اللہ کہانسے پلٹائے جاتے ہین راہ حق سے طرف باطل کے یہہ استفہام
بطریق تعجب ہی اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ پکڑا یہود اور نصاری نے عالمون
اپنے کو اور درویشون اپنے کو پروردگار سوا اللہ کے کہ اونکے حلال حرام پہ چلتے ہین یا اونکو سجدہ کرتے ہین اور مسیح بیٹے مریم کو یعنے اسکو
بھی خدا کہتے ہین وَمَا أُمِرُوا اور حالانکہ نہین حکم کئے گئے عیسے اور احبار اور رہبان کی پرستش کا کسی کتاب مین إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا
وَاحِدًا مگر یہہ کہ بندگی کرین معبود ایک کی کہ اوسکی وحدانیت مین لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ نہین کوئی مستحق عبادت
کے مگر وہ پاک ہی اوس سے جو شریک کرتے ہین **بیت** کل عالم کا مالک ہی اور سبکا معبود ایک ہی + ہم ہین بد اور ہم سے بدی ہی
نیکی ہی اوس سے نیک ہی + **بیت** وہ حق ہی نہین کوئی جسکا شریک + کہ اللہ ہی وحدہ لا شریک + يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا
نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ چاہتے ہین یہود اور نصاری یہہ کہ بجھا دین روشنی اللہ کی کہ قرآن ہی یا نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا
معجزات ہین اور دلائل روشن ہین اوپر تنزیہ اور تقدیس حق تعالی کے زن و فرزند سے ساتھ مونہون اپنے کے کہ بیہودہ بکنے لگتے
ہین وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ اور نہین قبول رکھتا اللہ مگر یہہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو کہ دین اسلام اور
اعلام توحید ہی اور اگرچہ ناخوش رکھین کافر هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وہ ہی جسنے بھیجا رسول اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ساتھ قرآن کے محض ہدایت ہی اور ساتھ دین
حق کے کہ اسلام ہی اور اسواسطے بھیجا تو کہ غالب کرے دین اپنے کو اوپر دین سارے یعنے سب دینونکے احکام منسوخ کردے اور
اگرچہ ناخوش رکھین مشرک اسبات کو سمجھ لیجئے کہ صورت بعد نزول عیسے علیہ السلام کے وقوع مین آویگی کہ سوا دین اسلام کے کوئی دین
روئے زمین پہ نرہیگا **بیت** اٹھا کر منہہ سے برقعہ چشم دکھلا دے کہ تا پیارے + نہ کوئی پوجنے والا رہے لنگا جمنا کا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ اے لوگو جو ایمان لائے
ہو تحقیق بہت عالمونسے اور درویشونمین سے یہود اور نصاری کے البتہ کھاجاتے ہین مال لوگون کے ساتھ رشوت کے بیچ حکم کے اور
بند کرتے ہین خلق کو دین اللہ کے سے کہ اسلام ہی وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور جو
لوگ کہ حرص اور بخل کے سبب جمع کر رکھتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اوسکو بیچ راہ اللہ کے یعنے زکوۃ نہین دیتے
سمجھ لیجئے کہ حدیث مین ہی مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ جسکی زکوۃ دی گئی ہی وہ کنز نہین یعنے کنز وہ ہی جسپر وعید مرتب

النصف

ہے اور وعید یہہ ہے کہ فرمایا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس بشارت دے اون جمع کرنیوالون زکوٰۃ نہ دینے والون کو ساتھ عذاب
دردناک کے يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ جسدن کہ گرم کیا جاویگا یعنے آگ
لگائی جاویگی اوپر خزانونکے بیچ آتش دوزخکے پس داغ دئے جاوینگے ساتھ اوسکے درہم و دینار سوزانکے ماتھے اونکے کہ فقرا کو دیکھکر
چین بجبین ہوتے تھے اور کروٹین اونکی کہ درویشونسے پہلوتہی کرتے تھے اور پیٹھین اونکی کہ مسکینونسے پھرلیتے تھے سمجھہ لیجئے کہ
اشرف اعضائے ظاہرہ یہی تین ہین کہ شامل ہین تینون اعضائے رئیسہ کو کہ دماغ اور دل اور جگر ہین پس یہہ تینون اوسدن
معذب بداغ ہونگے اور کہینگے فرشتے هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ یہہ ہے جو جمع کیا تھا تمنے واسطے
منفعت اپنے کے دنیا مین اور زکوٰۃ اوسکی نہین دیتے تھے اور آج سبب مضرت تمہارا ہوا اور تمہاری جان پر بلا لایا پس چکھو تم وبال
اوسکا کہ تھے تم جمع کرتے سمجھہ لیجئے کہ ذخیرہ جسپر وبال نہ متفرع ہو اعمال صالحہ ہے اگر کوئی خزینہ مال کرے تو ذخیرۂ اعمال کرا گر اور
کنوز اعراض فانیہ کی جستجو کرین تو رموز اسرار باقیہ کی آرزو کر **بیت** ایکدانہ فقیر کو دینا + جمع سے خرمنونکے بہتر ہے + سمجھہ لیجئے کہ
سال شمسی تین سو پینسٹھہ دنکا ہے تقریبًا پانچ مہینے اکتیس اکتیس دنکے ایک تیس کا چار انتیس کے دو انتیس کے چنانچہ ایک بیت مین
مذکور ہین **بیت** لا و لا لا و لا لا اشش مہ ہست + لل کط وکط لل شہور کوتہ ہست + اور سال قمری تین سو چوّن دنکا کم و
بیش تخمینًا اور متعبدان اہل کتاب حساب اپنے اعیاد کا ماہ قمری اور سال شمسی پر رکھتے ہین تیسرے برس سال اونکا تیرہ مہینے
کا ہوتا ہے اور حکم الٰہی مین بارہ مہینے کا ہر سال ہے سو بنا اعمال اہل اسلام کے شہور قمری پر رکھکر احکام صوم اور حج زکوٰۃ کے اوسپر
مرتب کرکر عدد اوسکا فرمایا کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ تحقیق گنتی مہینون کی کہ پسندیدہ
ہے نزدیک اللہ کے بارہ مہینے ہین بیچ لوح محفوظ کے یا بیچ حکم اوسکے اور لکھا ہے اللہ نے اس حکم کو يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ جسدن کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اون بارہ مہینون مین سے چار حرام ہین تین متصل
ہین ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور ایک علیحدہ ہے رجب ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہہ ہے حساب درست مہینونکے شمار کا
فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ پس مت ستم کرو بیچ ان چار مہینونکے آپسمین لڑکر اور بیحرمتی انکی کرکر جمہور علما کہتے ہین کہ حرمت
مقاتلے کی ان مہینونمین منسوخ ہے اور مراد ظلم سے گناہ ہے اور اگرچہ ترک گناہ سب مہینون مین لازم ہے لیکن تخصیص
ان چار مہینون کی شرافت کے سبب ہے کہ ان مہینونمین گناہ کرنا ایسا ہے جیسا حرم مین یا حال احرام مین کیا وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ
كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً اور لڑو مشرکونسے اکٹھے ماہہاے حرام مین اور غیر اونکے مین جیسے کہ لڑتے ہین یہہ تم سے اکٹھے
وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور جانو یہہ کہ اللہ ساتھ پرہیزگارونکے ہے ساتھ مددگاری اور حفظ کے لکھا ہے کہ ایام جاہلیت
مین لوگ جو قتل اور غارت پر عادی تھے تین مہینے متصل تحمل نہین کرسکتے تھے ایک شخص قلمس کنانی نے موسم حج مین پکار کر کہا کہ ای
معاشر عرب اس سال مین اللہ نے محرم تمپر حلال کیا اوسکے بدلے صفر کی حرمت کی سب سنکر خوش ہوئے دوسرے سال کہا اب
محرم حرام ہے صفر حلال اسیطرح کبھی کوئی مہینا حرام کردیا کبھی کوئی جس ماہ حرام مین قتال منظور ہوتا اوسکی حرمت اور مہینے پر
ڈالدیتا پھر اختصاص اشہر حرم کا نرہتا مجرد عدد باقی رہنے کہ سال مین چار مہینے گنتی کی ہے حرام ہین اور اس عمل کو نسی
کہتے تھے یہہ آیت اُتری کہ اِنَّمَا النَّسِيْۤءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ سوا اسکے نہین کہ نسی یعنے آگے پیچھے کرلینا مہینونکا زیادت ہے بیچ
کفر کے کیونکہ حلال جاننا اوسکا کہ حرام کیا اللہ نے اور حرام سمجھنا اوسکا کہ حلال کیا اللہ نے کفر دوسرا ہے کہ اونکے کفر مین مل گیا
يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا گمراہ کئے جاتے ہین یا گمراہ کرتا ہے اونکو اللہ ساتھ اس عمل کے وہ
لوگ جو کافر ہوئے گمراہی زیادہ سے زیادہ حلال کرتے ہین نسی کو اشہر حرم سے ایک برس اور اُسکی جا دوسرے کو حرام کرتے ہین

اور حرام کرتے ہین اوسکو ایک برس اوسکے بدلے دوسرے حلال کرتے ہین اور جس ماہ حرام کو ایک برس حرام کیا اوسکو دوسرے برس
حلال ٹھیرا لیتے اور جسکو حلال کیا تھا حرام ٹھیرا دیتے ہین لِّيُوَاطِـُٔوا۟ عِدَّةَ مَا حَرَّمَ ٱللَّهُ فَيُحِلُّوا۟ مَا حَرَّمَ ٱللَّهُ تو کہ موافق کرین اور
تمام کرین گنتی کو اوس چیز کی کہ حرام کی اللہ نے کہ وہ اشہر حرم چار مہینے جانتے تھے پس حلال کرتے واسطے موافقت عدد کے اوسکو کہ
حرام کیا اللہ نے بے رعایت وقت کے زُيِّنَ لَهُمْ سُوٓءُ أَعْمَـٰلِهِمْ زینت دئے گئے ہین واسطے اونکے برے عمل اونکے شیطان کی طرف
سے وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَـٰفِرِينَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم کافرونکو **نظم** جاہلانِ عرب مہینے چار ✤ نہین دیتے تھے خلق کو
آزار ✤ اے مسلمانو چاہئے تمکو ✤ کہ کسی میں نہ دکھ کسیکو نہ دو ✤ رنج کے جز نہین ہے ثمرۂ رنج ✤ ہاؤ گے کب ہی بہ تخم ترنج ✤ **نقل** ہے
کہ نویں برس ہجرت سے حضرت نے غزوۂ تبوک کا قصد کیا ہوا گرم تھی اور خشک سالی کے سبب مدینے والے بدحال تھے جب امر جہاد
کا ہوا تو بعد مسافت اور کثرت اعدا اور قلت زاد اور گرمی ہوا دیکھکر ساتھ کراہت طبعی کے سستی کرنے لگے یہہ آیت اتری يَـٰٓأَيُّهَا
ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ ٱنفِرُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱثَّاقَلْتُمْ إِلَى ٱلْأَرْضِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا ہے واسطے تم
تمھارے کہ اعلائے کلمۂ دین کے لئے جسوقت کہ کہا جاتا ہے واسطے تمھارے نکلو بیچ راہ اللہ کے اور جہاد کرو بوجھل ہو جاتے ہو
طرف زمین کے کاہلی اور سستی سے یا اپنے کھیتونکو دیکھنے لگتے ہو أَرَضِيتُم بِٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا مِنَ ٱلْـَٔاخِرَةِ کیا راضی ہو تم ساتھ
زندگانی دنیا کے ثواب آخرت سے فَمَا مَتَـٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ پس نہین فائدہ زندگانی دنیا کا مقابل آخرت
کے اور نعمت اوسکی مگر تھوڑا اور کوئی عاقل بڑی نعمت چھوڑکر چھوٹی کی طرف نہین مایل ہوتا **نظم** چھوڑکر باقی کو فانی کو نہ لے
شیر کے بدلے تو پانی کو نہ لے ✤ یعنے وہانکی نعمتونکے بدلے تو ✤ یہانکے عیش زندگانی کو نہ لے ✤ إِلَّا تَنفِرُوا۟ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا
اگر نہ نکلوگے حرب کفار کو کہ مامور ہوئے ہو عذاب کریگا تمکو اللہ عذاب دردناک کہ غلبۂ دشمن ہی یا اور کسی سبب سے تمھین کر دیگا
ہلاک وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْـًٔا اور بدل کریگا تمکو ساتھ قوم غیر تمھارے کہ فرمانبردار ہون جیسے یمن اور فارس
والے اور نہ ضرر کرسکوگے اللہ کو کچھ کہ بے نیاز ہے یا رسول اوسکیکو کہ پناہ عصمت مین اللہ کے ہے وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ
اور اللہ اوپر ہر چیز کے تغیر اور تبدیل سے قادر ہے إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ ٱللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ثَانِىَ ٱثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِى
ٱلْغَارِ اگر نہ مدد دوگے پیغمبر اسکیکو پس تحقیق مدد دی ہے اسکو اللہ نے اور مستقبل مین بھی اوسکو بن مدد نہ چھوڑیگا جیسا کہ ماضی مین نہ
چھوڑا تھا جسوقت کہ قصد نکالنے کا اوسکے کیا تھا کافرون نے مکے سے اللہ نے حکم نکلنے کا دیا تھا در آنحال کہ دوسرا دونن کا تھا اور مدد
دی تھی اوسکو جسوقت کہ وہ دونون تھے بیچ غار ثور کے کہ وہ غار پہاڑ کے اوپر جانب یمن کمے کے ہے شب پنجشنبہ غرۂ ماہ ربیع الاول کو
حضرت گھر مین ابوبکرؓ کے آ اونکو ساتھ لے وہان رات کو رہے تھے رات ہی رات مین اللہ نے سر غار پر درخت مغیلان اگا یا اور کبوتر کو
سے گھونسلا بنوا کر انڈا دلوایا اور در غار پر مکڑی سے جالا تنوایا صبحکو کفار ڈھونڈھتے ہوئے جو در غار پر پہنچے ابوبکر صدیقؓ نے کہا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہہ زیر قدم نگاہ کرینگے ہمکو دیکھ لینگے آپنے فرمایا ماظنك باثنين الله ثالثهما وہ احوال اللہ تعالی
بیان فرماتا ہے إِذْ يَقُولُ لِصَـٰحِبِهِۦ لَا تَحْزَنْ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَنَا جسوقت کہ کہا پیغمبر نے واسطے رفیق اپنے کے مت غم کھا تحقیق اللہ ساتھ
ہمارے ہے مددگار فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَيْهِ پس اتاری اللہ نے رحمت اپنی کہ سبب تسکین ہے اوپر رسول اپنے کے اور اشہر یہہ ہے
کہ اوپر صدیق کے کہ بجہت محبت کے اوپر حال حضرت کے نہایت مضطرب تھے **فرد** ثانی اثنین اذ هما فی الغار ✤ یعنے صدیق فخر صحب
کبار ✤ **بیت** جن پہ نازل سکینہ حق ہے ✤ دل اونھونکا خزینہ حق ہے ✤ وَأَيَّدَهُۥ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا اور قوت دی اللہ نے پیغمبر
اپنے کو ساتھ لشکر فرشتونکے کہ نہین دیکھا تمنے اونکو یعنے اون فرشتون کو کہ غار مین حفاظت کرتے تھے یا مراد اس سے ملائکہ ہین کہ بدر اور
احزاب اور حنین مین اترے تھے وَجَعَلَ كَلِمَةَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلسُّفْلَىٰ اور کی بات اون لوگون کی جو کافر ہوے نیچے وَكَلِمَةُ ٱللَّهِ هِىَ

العُلْیَا اور بات اللہ کی وہ ہے اونچی اور کافروں کی بات جو بسبب دعوت کفر ہے پس وہ خوار اور ذلیل کی اور اللہ کی بات جو دعوت
اسلام یا توحید یا کلمۂ شہادت ہے وہ مرتبے اور قدر میں رفیع اور جلیل کی وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ اور اللہ غالب ہے عزیز کرتا ہے اہل
موحدوں کو حکمت والا ہے ذلیل کرتا ہے مشرکوں کو سمجھ لیجیے کہ مقصود لانے قصۂ غار سے اثنائے امر غزوۂ تبوک میں یہہ ہے کہ اگر تم
اس کارزار میں جہاد پیغمبرؐ کی مدد نہ کروگے تو میں کرونگا جیسے غار میں میں نے مدد کی تھی اور اتنے دشمنوں میں سے سلامت نکال لایا پس
نصرت میرے ہاتھ میں ہے وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ **بیت** چاہ تو مجھ سے مدد اے مرد وزن + پائیگا نصرت وہی میں جسکو دوں +
فتح مجھ سے چاہ نہ لشکر سے تو + آپ مجھ سے مانگ نہ ہر شے سے تو + جسکی کی میں نے مدد بہتر ہوا + جسکو چھوڑا میں نے وہ ابتر ہوا +
اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا نکلو واسطے غزوۂ تبوک کے ہلکے اور بھاری یعنے سوار اور پیدل یا تندرست اور بیمار یا جوان اور پیر یا درویش
اور توانگر یا بے سلاح اور مسلح یا کنوارے اور بیاہے یا دبلے اور موٹے یا میان اور خدمتگار سلمی نے کہا ہلکے طاعت کرنیوالے ہیں اور بھاری
مخالفت کرنیوالے امام قشیری نے کہا خفاف وہ ہیں کہ بند شہود ماسوائے سے آزاد ہیں اور ثقال وہ ہیں کہ بقید تعلقات مقید ہیں بحر الحقائق
میں ہے کہ خفاف مجذوب ہیں جو کشش عنایت حق سے براہ سلوک آئے ہیں اور ثقال سالک ہیں جو بروش ہدایت سے متوجہ بجذبۂ
حقانی ہوئے ہیں یہہ دونوں گروہ راہ پر ہیں لیکن ایک ببال کشش پرواز کرتا ہے اور ایک بپائے کوشش راہ چلتا ہے جو
پاؤن سے چلتا ہے وہ ایک قدم میں عالم کو زیر کرتا ہے اور جو بال اقبال سے اڑتا ہے ایکدم میں بساط مشاہدۂ ماسوی کو طے
کرتا ہے **بیت** عارف حق جز شادی عالم اور نہ کچھ غم دیکھے ہے + کون ومکان کو دم میں طے کر اور ہی عالم دیکھے ہے + جب بعضے لوگ
غزوۂ تبوک کے جانیسے کچھ کچھ بہانے کرنے لگے فرمان ہوا کہ عذر غیر مقبول ہے غزوہ تبوک کو جاؤ وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اور جہاد کرو ساتھہ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بیچ راہ اللہ کے ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یہہ نکلنا اور
حرب کرنا بہتر ہے واسطے تمہارے نہ نکلنے سے اور نہ لڑنیسے اگر ہو تم جانتے ثواب جہاد کا اور عقاب تخلف کا لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب لوگونکو غزوہ تبوک کا حکم کیا تین فرقے ہوگئے ایک نے خوشی سے قبول کیا وہ اکابر انصار اور مہاجر تھے دوسرینے
حکم خدا اور رسول کو مانا اگرچہ نفس پر اونکے گران تھا وہ ضعفائے مومنین تھے تیسرینے اجازت رہنے کی چاہی وہ منافق تھے اون کی
شان میں یہہ آیت آئی کہ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ اگر ہوتا اسباب دنیا نزدیک ملنے کے اور سفر میانہ
آسان البتہ چلتے تیرے ساتھہ واسطے طمع مال دنیا کے وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ اور لیکن دور کی اوپر اونکے راہ دراز کہ مشقت سے
قطع ہوسکیگی وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ اور البتہ قسم کھاوینگے ساتھہ اللہ کے یہہ معجزہ قرآنکا ہے کہ احوال آیندہ
کا بیان کردیا کہ جب تم غزوہ تبوک سے آؤگے تو متخلف بطریق اعتذار تمہارے پاس آکر کہینگے کہ قسم ہے اللہ کی اگر طاقت سفر کرنے کی
رکھتے ہم البتہ نکلتے ہم ساتھہ تمہارے يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ہلاک کرتے ہیں جانون اپنی کو جھوٹھی قسم کھاکر یعنے مستحق عذاب کا اپنے آپکو
کرتے ہیں وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ البتہ جھوٹھے ہیں عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ معاف کرے اللہ تجھے یہہ
دعا ہے اللہ کیطرف سے پیغمبر کو درود جیسے پیغمبر اور سلام اور یہہ عادت ہے لوگون کی کہ دعا عفو اور رحمت کی بوقوع خطا کرتے ہیں
جیسے پانی پلانیوالیکو کہتے ہیں غفر اللہ لک اور جواب عاطس میں حامد کہتا ہے یرحمک اللہ اور بعضے کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعضے اذن چاہنے والون کو اجازت تخلف کی دی تھی حق تعالی نے اوسے عفو فرمایا اس تقدیر پر یہہ خبر ہے اور
معنے یہہ ہیں کہ معاف کیا اللہ نے تجھ سے لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ کیون پروانگی دی تو نے اونکو رہنے کی اور بہانے اونکے مانے تجھے
چاہتا تھا کہ پروانگی میں جلدی نکرتا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ یہان تک کہ ظاہر ہو جاتے واسطے
تیرے وہ لوگ جو سچ بولنے والے ہیں بہانیوالون میں اور جان لیتا تو جھوٹھونکو لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ نہین پروانگی مانگتے تجھسے وہ لوگ کہ تحقیق بہ یقین ایمان لائے ہین ساتھ اللہ کے اور دن
آخرت کے بیچ اوسکے کہ جہاد کرین ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنے کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ اور اللہ جانتا ہے پرہیزگارونکو اِنَّمَا
يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ سوا اوسکے نہین کہ پروانگی
مانگتے ہین تجھسے بیچ تخلف کے وہ لوگ کہ نہین ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور شک مین ہین دل اونکے کہ اسلام حق
ہے یا نہین پس وہ بیچ شک اپنے کے متردد ہین وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ
اور اگر ارادہ کرتے نکلنے کا منافق واسطے غزوہ تبوک کے البتہ تیار کرتے واسطے اوسکے سامان سفر کا ولیکن ناخوش رکھا اللہ نے اوٹھنا
اونکا پس باز رکھا اونکو اور دہشت اور کاہلی دکا وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ اور کہا اونکو بیٹھ رہو گھرونمین ساتھ بیٹھنے والون
کے یعنے ساتھ عورتون اور لڑکون اور بیمارون اور لنگڑون لولونکے یہہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یا اونھونمین سے بعضون
نے بعضونکو کہا لکھا ہے کہ جب لشکر اسلام غزوۂ تبوک کو چلا عبداللہ بن ابی بھی نکلا دوسرے کو چھپین رہگیا اور تخلف کرکر اپنے لوگونکو لیکر
پھر آیا حضرت نے سنکر فرمایا کہ اگر اسمین خیر ہوتی ہمارے ساتھ آتا احسان مانو کہ شر اشرار سے چھوٹے حقتعالی نے موافق قول حضرت کے
آیت نازل کی لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا اگر نکلتے ابن ابی وغیرہ درمیان تمھارے نہ زیادتی کرتے تمکو مگر فساد اور تباہی
وَّلَاْاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ اور البتہ گھوڑے دوڑاتے درمیان تمھارے ساتھ غمازی اور فساد بازی کے چاہتے واسطے
تمھارے فتنہ یعنے مخالفت درمیان تمھارے ڈالتے یا جنگ آدمیونسے تمکو ڈراتے وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ اور بیچ تمھارے جاسوس
ہین واسطے اونکے کہ تمھاری خبرین اونکو پہنچاتے ہین وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ جانتا ہے ظالمونکو یعنے منافقونکو لَقَدِ ابْتَغَوُا
الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ تحقیق چاہا تھا اونھونے فتنہ پہلے اسسے غزوۂ احد مین کہ تجھسے پھر گئے تھے یا حرب خندق مین کہ کہتے تھے یا اہل یثرب لا مقام لکم وَقَلَّبُوْا
لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ اور الٹ پلٹ کیا واسطے تیرے کامونکو یہانتک کہ آئی مدد الٰہی وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ اور ظاہر
ہوا حکم خدا کا اور وہ ناخوش رکھنے والے تھے دولت اور نصرت تیری کو لیکن جب خدا چاہتا ہے کراہت کسیکی تاثیر نہین کرتی **بیت** پروانگی
بھجوا کر شہ جسکو بلالیوے ؎ کیا ڈر اوسے حاجب کا کیا خوف ہے دربان کا + لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جد بن قیس کو کہا
کہ کیون نہین میل کرتا تو طرف قتال اہل روم کے کہ والنسے کنیزکین اور لونڈیان خوبصورت لے جد بن قیس نے کہا کہ انصار جانتے ہین کہ
مین مشغول بہ نسا ہون ڈرتا ہون کہ زنان بنی اصفر کو دیکھکر صبر نکرسکونگا فتنے مین پڑجاؤنگا یہہ آیت اتری وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ
لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ اور بعضا اونمین سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے پروانگی دو واسطے میرے بیچ تخلف اوس غزوے کے اور مت فتنے مین ڈالو
مجھکو اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا خبردار رہو وہ بیچ فتنے کے گر پڑے کہ اونکا نفاق ظاہر ہوگیا وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ اور تحقیق
دوزخ گھیر رہی ہے کافرونکو اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ اگر پہنچے تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اندوہگین کرتی ہے اونکو بسبب
حسد کے کہ رکھتے ہین وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ اور اگر پہنچے تجھکو مصیبت
جنگ مین جراحت اور شکست جیسی احد مین ہوئی کہتے ہین تحقیق پکڑلی تھی ہمنے احتیاط کام اپنے کی پہلے اس سے کہ دوراندیشی کرکے
لڑائی کو نہین گئے تھے اور پھر جاتے ہین اور وہ خوش ہوتے ہین قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا کہہ اے پیغمبر ہرگز نہ پہنچیگا ہمکو
مگر جو کچھ کہ لکھا اللہ نے واسطے ہمارے لوح محفوظ مین غنیمت سے اور ہزیمت سے دولت سے اور نکبت سے عشرت سے وعسرت سے هُوَ مَوْلٰىنَا وہی
کارساز ہمارا ہے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ کے چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے **نظم** توکل کرو اسپے لی اور سیر + کہ
تم نخل مقصد کا پاؤ ثمر + نتیجہ توکل کا اے دوستو + حصول مرادات ہے جان لو + قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ
کہہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکو تم نہین منتظر ہو واسطے ہمارے مگر ایک کے دو بھلائیون سے کہ نصرت ہے اگر مارینگے ہم اور شہادت

ہے اگر مارے جاویں گے ہم وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا اور ہم منتظر ہیں واسطے تمہارے
یہہ کہ پہنچاوے تمکو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ پس منتظر رہو اوس چیز کے واسطے
ہمارے جاہئے سو سمجھ لیجئے کہ منافق جیسے انتظار کرتے تھے دو میں سے ایک کا واسطے مومنان صادق کے ایسے ہی سچے مسلمانونکو ارشاد ہوا
کہ کہو ہم بھی منتظر ہیں کہ تمکو ان دونوں میں سے ایک ہو یا اللہ تعالی ہلاک کرے تمکو عذاب نازل کر کے جیسے پہلے مخالفون کو کیا تھا یا ہمارے
ہاتھوں سے تمہیں قتل کر کے جہنم کو پہنچاوے لکھا ہے کہ جند بن قیس نے حضرت سے کہا کہ میں پردا نگی رہنے کی چاہتا ہوں میرا جانا حرب بنی
الاصفر کو مشکل ہے لیکن مال سے اپنے مددگاری آپکے لشکر کی کرونگا یہہ آیت اُتری کہ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ کہہ اے پیغمبر
جوابمیں اوسکے خرچ کرو خوشی سے اور رغبت سے یا ناخوشی سے اور نفرت سے ہرگز نہ قبول کیا جاویگا تمسے انفقوا امر ہے بمعنی خبر اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا
فٰسِقِيْنَ تحقیق تم ہو قوم نکلے ہوئے دائرۂ اسلام سے اور نفقہ کافر کا مقبول نہیں وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ
كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ اور نہیں منع کیا اونکو اسباب سے کہ قبول کئے جاویں اونسے نفقے اونکے مگر یہہ کہ اُنھوں نے کفر کیا ساتھ اللہ کے
اور ساتھ رسول اوسکے کے وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى اور نہیں آتے نماز کو جماعت پیغمبر میں مگر وہ کاہلی کرتے ہیں یعنے کسالت
اور کراہت سے آتے ہیں نہ صدق اور ارادت سے وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ اور نہیں خرچ کرتے براہ خدا مگر وہ ناخوش رکھتے ہیں
کیونکہ دینے میں نہ امید ثواب رکھتے ہیں اور نہ دینے میں خوف عقاب فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ پس نہ خوش لگے تجھکو مال
منافقونکا اور نہ اولاد اونکی کیونکہ کثرت اموال اور اولاد وبال ہے انکو یہہ خطاب حضرتؐ کو ہے اور مراد امت ہے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ عذاب کرے اونکو ساتھ ان چیزونکے بیچ زندگانی دنیا کے
کہ مال کے جمع اور نگہبانی میں رنج اوٹھاویں اور اولاد کے درد دکھ میں مبتلا ہوں وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ اور نکلجاویں جانیں
اونکی غم کھاتے کھاتے اور الم اُٹھاتے اٹھاتے اور وہ کافر ہوں یعنے کفر پر مریں نہ مال اونکا ہاتھ پکڑے نہ اولاد فریاد کو پہنچے **بیت**
اجل کا جب ابدل پیام آئے ہے + نہ مال اور نہ اولاد کام آئے ہے + وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ اور قسم کھاتے ہیں ساتھ اللہ کے
یہہ کہ وہ تم میں سے ہیں یعنے اہل اسلام میں سے ہیں وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ اور نہیں وہ تم میں سے ولیکن وہ ایک قوم
ہیں کہ ڈرتے ہیں تم سے کہ اونکو قتل اور اسیر کرو پس ساتھ تقیّے کے اظہار اسلام کرتے ہیں لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا
لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ اگر پاویں وہ جگہہ پناہ کی جیسے قلعہ اور جزیرہ یا غار پہاڑکی یا سوراخ گھسنے کے البتہ پھر جاویں طرف اوسکے
تمہارے ڈر سے اور وہ ڈرتے ہوں کہ کسیکے منع کرنیسے باز نہیں جیسے گھوڑا سرکش منہہ زور کہ روکیسے نہ رُکے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرماتے تھے ابوالجواظ منافق نے کہا کہ دیکھتے ہو اپنے صاحب کو کہ صدقات تمہارے رو دار ونکو دیتے ہیں اور
گمان کرتے ہیں کہ ہم عدل کرتے ہیں یہہ آیت اُتری وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ اور بعضے منافق ہیں وہ ہیں کہ عیب کرتے
ہیں تجھکو بیچ باٹنے خیرات کے بعضونے کہا ہے کہ یہہ آیت بیچ شان ابن ابوالخویصرہ یعنے جرقوس بن زہیر کے کہ سر خوارج تھا آئی ہے
کہ وقت قسمت کرنے غنائم حنین کے حضرتؐ نے واسطے تالیف قلوب نو مسلمانونکے اونکو مال بہت دیا تھا اوسپر اوسنے طعن کیا تھا یا طلا
غیر خالص کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا اور حضرتؐ نے وہ سب چار شخصونکو اشراف عرب سے دیا اوسنے کہا عدل کرو یا رسول
اللہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دلیری ہے تجھپر اگر میں عدل نکرونگا تو کون کریگا حضرتؐ نے اونکا اور اوسکے قوم کا مارقین لقب رکھا اور
بعضونے کہا ہے کہ معتب بن قشیر نے حضرتؐ کی تقسیم پر عیب کیا تھا ملعون ہوا اور غرض اوسکی اپنا نفع تھا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے
فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا پس اگر دئے جاویں خیرات میں سے جیسا وہ چاہتے ہیں خوش ہوں وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ
اور اگر نہ دئے جاویں خیرات میں سے موافق خواہش اونکی کے ناگاہ وہ غصہ کرتے ہیں اور ناخوش ہوتے ہیں وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ

اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ اور اگر وہ راضی ہوتے اوس چیز سے کہ دی ہے اونکو اللہ نے اور رسول اوسکے نے
غنیمت اور صدقہ سے اور کہتے کفایت ہے ہمکو اللہ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ شتاب ہے کہ دیگا ہمکو اللہ فضل اپنے
سے اور غنیمت اور رسول اوسکا دیگا زیادہ اس سے کہ اب دیا ہے اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ تحقیق ہم طرف اللہ کے رغبت
کرنیوالے ہیں البتہ بہتر ہوتا اونکے حق میں کیونکہ رضا بالقسمت موجب بہجت ہے اور جزع کرنا اوسمیں باعث محنت اِبراہیم ادہم نے
کہا جو تقادیر پر راضی ہوا غم و ملال سے چھوٹا **بیت** تقدیر پہ راضی ہو تدبیر سے کیا حاصل + تدبیر کا کیا نکیہ تقدیر کا رہ قائل ++
سمجھ لیجیے کہ حقتعالی اب مصارف صدقات کے بیان فرماتا ہے کہ لوگ نادان سمجھ لیں کہ جو حضرت نے تقسیم فرمائی عین صواب تھی
اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ سوا اسکے نہیں کہ زکوٰۃ واسطے فقیرونکے اور مسکینونکے ہے امام اعظم رح کے نزدیک فقیر وہ ہے کہ غنی
نہو کچھ رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ کچھ نہ رکھتا ہو اور شافعی رح کے نزدیک برعکس اوسکے ہے وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا اور واسطے عمل کرنیوالون
کے اوپر اوسکے یعنے جو لوگ تحصیل کریں مال زکوٰۃ کو وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ اور اُن لوگونکے کہ الفت دلائے جاتے ہیں دل اونکے یعنے اسلام
لائے ہیں اور ابھی یقین اونکی خالص نہیں ہیں اور مؤلفۃ القلوب اشراف عرب تھے جیسے ابوسفیان اور عیینہ بن حصین اور اقرع بن
حابس اور سوا اونکے حضرت نے غنائم حنین میں سے اونکو حصہ کامل دیا تھا اور بعد ظہور اسلام اور غلبہ مسلمانونکے ایسے لوگونکا حصہ باجماع
صحابہ ساقط ہے کیونکہ وہ جس غرض کیواسطے تھا وہ پوری ہوگئی وَفِي الرِّقَابِ اور بیچ آزاد کرنے گردنونکے یعنے جو غلام کہ اپنے مالک کو
لکھدے کہ اتنا مال جو دونتو آزاد ہوں اوسقدر مال اوسکو دیکر آزاد کراوے اور ایسے جو کافرونکی قید میں پڑے اوسکو دیکر چھڑا وے
یہہ مذہب امام اعظم کا ہے اور امام مالک اور امام احمد کہتے ہیں کہ مال زکوٰۃ میں سے غلام خریدکر آزاد کردے وَالْغٰرِمِيْنَ اور واسطے
قرضدارونکے کہ قرض لیکے بیجا صرف نہیں کیا اور گناہ میں نہیں دیا وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور بیچ راہ اللہ کے یعنے واسطے مجاہدونکے اور حاجیون
کے اور طالب علمونکے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور واسطے مسافرونکے کہ مال اپنے سے دور ہوئے ہیں اون گروہونکو دینا زکوٰۃ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ
فرض ہے طرف سے اللہ کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے مستحقونکو زکوٰۃ کے حکم کرنیوالا ہے ساتھ قسمت کے جیسی کہ چاہیے سمجھ
لیجیے کہ مصرف زکوٰۃ کے آٹھ فرمائے اونمیں سے ایک مؤلفۃ القلوب نکلگئے باقی سات رہے سو اونکو نظم میں کرکر لکھتا ہوں تا ہر ایک یاد باسانی
کرے **نظم** کل فقیر و عامل و مسکین و مجبور غزا + قرضدار اور جو غریب از مال خود ہووے جدا + اور مکاتب بھی کہ ہوا آزاد ہیں جائے زکوٰۃ
دے زکوٰۃ ان سبکو تو ای ذی نجابات + نا روا ہے زوج کو اولاد کو آبا کو مان + اور غلام اپنے کو گر آزاد ہو بعض اوسکا جان + اور مدبر اور
مکاتب اپنے کو جائز نہیں + ایسے ہی ام الولد کو اور غنی کو کر یقین + بندہ زادیکو نہ دے ذمی کو لی گر ہو فقیر + لی کفن لی قرض مردہ میں
تو کر خرچ ای امیر + لی بنا مسجد نہ پل لی لے غلام آزاد کر + ہاشمی کو لی موالی اونکے کو ای باخبر + لکھا ہے کہ جلاس اور اصحاب اسکے
جیسے رفاعہ اور سماک اور منافق کہ ظاہر میں ایمان لائے تھے اور سینہ اونکا حضرت کے کینے سے بھرا تھا آپکی شان میں اپنی مجلسونمیں
بیٹھکر سخنان بیہودہ کہتے تھے اور جو کوئی کہتا کہ چپ رہو اگر حضرت سنینگے تو تم رسوا ہوگے تو کہتے کہ حضرت گوش شنوا رکھتے ہیں ہم قسم
کھالینگے تو وہ اعتبار کرجاوینگے یا نبتل بن حارث ہمیشہ حضرت کو برا کہتا تھا جب اوسے منع کیا تو کہنے لگا کہ پیغمبر مرد سخن شنوا ہیں ہم جو
کہتے ہیں وہ سنکر قبول کرلیتے ہیں یہہ آیت اتری وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ اور بعضے انمیں سے وہ ہیں
کہ ایذا دیتے ہیں پیغمبر کو اور کہتے ہیں کہ وہ مرد خوش شنوا ہے یعنے جو اوسے کہو سنکر مان لیتے ہیں قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ کہہ اونکو کہ سننے والا
بھلائی کا ہے واسطے تمھارے یعنے جو تم خدمت کی راہ سے کہتے ہو وہ نہیں بلکہ قبول کرنیوالا نیکی کا ہے يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور باور کرنیوالا ہے واسطے مسلمانونکے اور قبول کرنیوالا ہے باتیں انکی
واسطے خلوص نیت انکی کے اور رحمت ہے واسطے اون لوگونکے جو ایمان ظاہر کرتے ہیں تم میں سے یعنے یہہ نہیں ہے کہ پیغمبر صدق اور

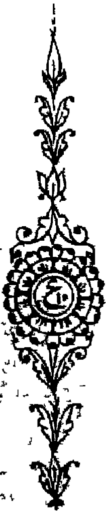
كذب تمہارا نہین جانتا بلکہ پردہ پوشی تمہاری کرتا ہی اور اپنی رحمت سے مہربانی فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین پیغمبر خدا کو واسطے اونکے عذاب ہی درد دینے والا آخر نہین يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ
قسمین کھاتے ہین ساتھہ اللہ کے واسطے تمہارے ای مسلمانو کہ ہم منافق نہین تو کہ راضی کرین تمکو اپنے سے وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ
اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ اور اللہ اور رسول اوسکا سزاوار تر ہین اوسکے کہ راضی کرین اونکو منافق اگر ہین ایمان والے سمجھہ
لیجئے کہ واحد لانا ضمیر کا دلالت اوپر اسکے کرتا ہی کہ ایک ہوئے دونون رضا ؤنکے یعنی رضا مندی اللہ کی وابستہ ہر رضا مندی رسول ہی
اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا کیا نہین جانا اونھون نے یہہ کہ جو کوئی خلاف کرے اللہ
کا اور رسول اوسکا پس سزاوار ہی اوسکے کہ ہو واسطے اوسکے آگ دوزخکی درانحال کہ ہمیشہ ہو رہنے والا بیچ اوسکے ذٰلِكَ الْخِزْيُ
الْعَظِيْمُ یہہ ہمیشہ رہنا دوزخ مین رسوائی بڑی ہی منقول ہی مجاہد سے کہ منافق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سخن آزما اور سزد درا لئے
کہتے تھے اور آپ کی باتون کو باستہزا ادا کرتے تھے بعضے اونمین سے تمنا کرتے تھے کہ کیا ہوتا کہ ہمین سو کوڑے مارتے اور آسمان سے
آیت نہ آتی کہ سبب فضیحت ہمارے کا ہوتی ہی یہہ آیت اتری يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ڈرتے ہین
منافق یہہ کہ اتاری جاوے اوپر مومنونکے ایک سورہ قرآن سے کہ خبر دیوے اونکو ساتھہ اوس چیز کے کہ بیچ دلون منافقونکے ہی کفر اور
نفاق سے قُلِ اسْتَهْزِءُوْا اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ ٹھٹھا کرو یہہ امر واسطے تہدید کے ہی یعنی مت
ہنسو کہ جزا پاؤگے اور جزا یہہ ہی کہ تم فضیحت ہوگے تحقیق اللہ نکالنے والا ہی اور ظاہر کرنیوالا ہی اوس چیز کا کہ ڈرتے ہو ظاہر کرنے اسکے
سے یعنے بد اخلاقی اور بد طینتی جو تمہاری ہی لکھا ہی کہ غزوۂ تبوک مین ودیعت بن ثابت ساتھہ جماعت منافقون کے آگے آگے حضرت
کے جاتا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھو اس مرد کو یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ چاہتے ہین قلعہ شام کو لین اور قصور ملوک مین رہین یہہ بات آپنے
کشف باطن سے معلوم کر کر عمار یاسر کو کہا کہ پوچھو اوس سے کیا کہتا ہی اگر انکار کرے تو بتا دیجو کہ یہہ یہہ باتین کہتا ہی تو عمار نے جا کر
کہا وہ عذر کرنیکو حضرت کے پاس آیا کہ مین بطریق ہزل اور کھیل کے جیسے داب رہگذریون کا ہی کہتا تھا یہہ آیت نازل ہوئی وَلَئِنْ
سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ اور اگر پوچھے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونسے کہ کیا کہتے تھے البتہ کہینگے سوا اسکے نہین کہ
ہم مثل مسافرونکے بحث کرتے ہین ہر نوع کی باتونمین اور کھیلتے ہین قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ کہہ اونکو بطریق توبیخ
کیا ساتھہ اللہ کے اور آیتون اوسکی کے اور رسول اوسکے کے تھے تم ٹھٹھا کرتے اور اونسے ٹھٹھا کرنا گمراہی ہی لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ
اِيْمَانِكُمْ مت عذر کرو کہ عذر تمہارا دروغ محض ہی تحقیق کافر ہوئے تم پیغمبر پر طعن کرنیسے پیچھے ظاہر کرنے ایمان اپنے کے اِنْ نَّعْفُ
عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ اگر معاف کرین ہم ایک گروہ کو تم مین سے کہ توبہ کرے سمجھہ لیجئے کہ وہ مخشی بن ضمیر تھا کہ اوسنے توبہ کی اور دعا
جناب الٰہی مین کہ شہادت پاؤن سو شہید ہوا حرب یمامہ مین نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ عذاب کرینگے ہم گروہ دوسرے کو
بسبب اوسکے کہ تھے وہ گنہگار مصر اوپر نفاق کے اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ منافق مرد کہ تین سو تھے اور منافق
عورتین کہ ایکسو ستر تھین بعض اونکے بعضونسے ہین مشابہ نفاق مین يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ
حکم کرتے ہین ساتھہ نامعقول کے کہ کفر ہی یا معصیت یا تکذیب پیغمبر اور منع کرتے ہین ایمان سے کہ ایمان ہی یا طاعت یا متابعت
پیغمبر اور بند کرتے ہین ہاتھون اپنے کو خیرات اور صدقات سے یا اٹھانیسے واسطے دعا کے یا مددگاری سے حاجتمندونکے نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ
بھولگئے اللہ کو کہ اوسکا کہنا مانا پس بھول گیا اونکو کہ فضل اپنا اٹھا لیا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ تحقیق منافق زن و مرد وہ
ہین فاسق کہ دایرۂ ایمان سے خارج ہین وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وعدہ کیا ہی
اللہ نے منافق مردونکو اور منافق عورتون کو اور کافرونکو مرد ہون یا زن آتش دوزخ کا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے هِيَ

حَسْبُهُمْ وہ آگ کفایت ہے اونکو واسطے عذاب کے وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ اور دور کیا ہے رحمت دینی سے اونکو اللہ نے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ
اور واسطے اونکے آخرت میں عذاب ہے دائم قائم کَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا اے
منافقو ہو تم مانند اون لوگونکے کہ تھے پہلے تم سے امم ماضیہ مین تھے سخت تر تم سے قوت مین اور زیادہ مال مین اور اولاد مین
فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ پس فائدہ اٹھایا اونھون نے ساتھ حصے اپنے کے آرزوؤن فانی سے فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا
اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا پس فائدہ اٹھایا تمنے بھی ساتھ حصے اپنے کے لذتون فانی
سے جیسا فائدہ اٹھایا تھا اون لوگون نے کہ پہلے تھے تمسے ساتھ حصے اپنے کے اور بحث کی تمنے جیسے بحث کی تھی اونھون نے اُولٰٓئِكَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یہہ لوگ کھوئے گئے عمل اونکے بیچ دنیا کے کہ مال اور اولاد دے اونسے دفا نکئی اور
آخرت کے کہ ثواب اونکا نابود ہو گیا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور یہہ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے دو جہان مین اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ کیا نہین آئی منافقونکو کہ لذات دنیائے فانیہ مین مغرور ہین اور حاصل کرنے مرے نعمات باقیہ
کیسے مہجور ہین خبر عذاب کی اون لوگونکے کہ پہلے انسے تھے قوم نوح کے جو طوفان سے ڈوبگئی اور گروہ عاد کی کہ باد صرصر سے ہلاک ہوئی
اور جماعت ثمود کی کہ آواز سخت سے مرگئی وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ اور قوم ابراہیم کی کہ انواع عذاب مین
مبتلا ہوئی نمرود مردود کو لنگڑے لنگ نے ہلاک کیا اور رہنے والون مدین کے کہ قوم شعیب تھی اونمین سے جو برادریمین سے انکے قلعے
مین رہتے تھے وہ زلزلے سے مرے اور بیچارونکی طرح جو جنگل مین رہتے تھے انپر آگ برسی سب جلگئے اور رہنے والے بستیونکے
یعنی قوم لوط کے کہ زیر و زبر ہو کر ہلاک ہوئے اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ آئے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ دلیلونکے فَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ پس نتھا اللہ کہ ظلم کرے اونکو ولیکن تھے وہ جانون اپنی کو ظلم کرتے ساتھ کفر اور تکذیب
کے تاکہ مستحق عذاب کے ہوئے وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین بعضے
اونکے دوست بعضونکے ہین مدد اور معاونت مین يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حکم کرتے ہین ساتھ بھلائی کے کہ ایمان اور طاعت ہے اور منع کرتے ہین برائیونسے کہ کفر اور
معصیت ہے اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ کو اور فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی اور پیغمبر اوسکے کی جمیع امور مین کہ
اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ یہہ لوگ شتاب رحمت کریگا اونپر اللہ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ غالب ہے جو چاہے کرے حکمت والا
ہے ہر شی کو اپنے موضع موقع پر رکھتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والونکو اور ایمان والیونکو جنتونکا کہ چلتے ہین نیچے درخت
اونکے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اوسکے اور گھرون پاکیزہ کا بیچ بہشتون پایندہ کے جنات عدن نام ایک شہر کا ہے
بہشت مین کہ چشمہ تسنیم اوسمین ہے یا اعلی درجون بہشت کا ہے امام ثعلبی نے کہا ہے کہ نہر ہے جنت مین کہ دونون کنارون پر
اوسکے باغ ہین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور رضامندی ہے طرف سے اللہ کے بہت بڑی بہشت سے اور نعمت وہانکی سے
نظم ہر ایک نعمت تیری ہے یون تو بہتر + ولے تیری رضا ہے سب سے اکبر + رضا ہے منشا جملہ کرامات + رضا ہے مبداء احسان
وخیرات + رضا تیری ہے بس مطلوب میری + نہین کچھ اور شی مرغوب میری + احادیث صحیحہ مین وارد ہے کہ حق تعالی پکاریگا یا اہل
جنت وہ کہینگے لبیك ربنا وسعديك والخير في يديك پس فرماویگا کہ خوش ہوئے تم کہینگے کیا ہے واسطے ہمارے کہ خوش نہون
ہم اور حالانکہ دیا ہے ہمکو تونے وہ کچھ کہ کسیکو خلق سے عطا نہین کیا حقتعالی فرماویگا کیا دون نہین تمکو فاضلتر ان عطاؤن سے بہشتون
سے کہینگے وہ کیا چیز ہے کہ انسے فاضلتر ہو خطاب ہوگا کہ اتارونگا تمپر رضامندی اپنی اور ہرگز تمپر خشمگین نہون یہان سے معلوم



ہوا کہ رضوان الہی سے فاضلتر کوئی نعمت نہین **بیت** سوا تیری رضا کے کچھہ نہین درکار یا رحمان + مجھے دے روضۂ رضوان کہ ہے
وہ موضع رضوان + ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یہہ خوشنودی اللہ کی ہی مراد پانا بڑا کہ تمام نعمات دنیا سے بہتر بلکہ نعیم جنت سے فاضلتر
ہی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ای پیغمبر جہاد کر کافرونسے ساتھہ تلوار کے اور منافقونسے ساتھہ
الزام حجت کے اور اقامت حدود کے اونپر اور سختی کر اوپر اونکے وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے اونکی کی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيرُ
اور بری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ لکھا ہی کہ وقت تیاری کرنے غزوہ تبوک کے جلاس ابن سوید گدھے پر سوار تھا ایکطرف سے
مدینے کو آتا تھا لوگون کو اوس سفر سے نفرت دلانیکو کہنے لگا کہ اگر جو کچھہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہین حق ہو تو اوس گدھے سے کہ
سوار ہون اوسپر بدتر ہون مصعب نے کہ اوسکا ربیبہ تھا یہہ بات حضرتؐ سے کہی آپنے جلاس کو بلا کر مصعب کے روبرو پوچھا وہ
قسم کھا گیا کہ مین نے نہین کہا مصعب نے دعا کی کہ الٰہی اپنے پیغمبرؐ پر آیت نازل کر کہ صادق سخن معلوم ہو یہہ آیت اتری يَحْلِفُونَ
بِاللَّهِ مَا قَالُوا قسم کھاتے ہین ساتھہ اللہ کے کہ مطلق نہین کہا اسبات کو وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ اور تحقیق کہا اونھونے کلمہ کفر کا کہ طعن
کرنے لگے دین مین اور شک لائے لگے کلام سید المرسلینؐ مین وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا اور کافر ہوئے بعد اسلام
اپنے کے اور قصد کیا اوس چیز کا کہ نہ پہونچے اوسکو سمجھہ لیجئے کہ مقصود انکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مہاجرونکا مدینے سے
نکالدینا تھا یا ابن ابی کے سر پر تاج سلطنت رکھکر بادشاہ بنانا تھا وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ اور
نہین عیب کیا اور کینہ رکھا ساتھہ پیغمبرؐ کے اور مسلمانونکے مگر اسبات کا کہ دولتمند کیا اونکو اللہ نے اور رسولؐ اوسکے نے فضل اپنے
سے کہ اہل مدینہ مفلس تھے حضرتؐ کے قدم کی برکت سے غنائم بہت ہاتھہ لگین غنی ہوگئے موجب عداوت کا نہین مگر تونگر ہوجانا انکا
بعضے کہتے ہین مولائے جلاس مارا گیا تھا حضرتؐ نے بارہ ہزار درم دلوادئے تو تونگر ہوگیا اور دو ہزار درم زیادہ دیت سے اپنے
فضل سے دلوائے تھے سو تعریضاً فرمایا کہ سبب کینے کا نہین مگر وہ غنا فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ پس اگر توبہ کرین نفاق سے ہوگا
بہتر واسطے اونکے وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور اگر پھر جاوین توبہ سے اور نفاق پر رہین عذاب
کریگا اونکو اللہ عذاب دردناک بیچ دنیا کے ساتھہ قتل ہونیکے اور آخرت کے ساتھہ جلنے کے وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ
اور نہین واسطے اونکے بیچ زمین کے کوئی دوست کہ دستگیری کرے اور نہ یار اور مددگار کہ عذاب اونسے دور کرے منقول ہی کہ جلاس
نے بعد نزول آیت کے توبہ کی مخلصان امت مین سے ہوا لکھا ہی کہ ثعلبہ انصاری زہاد صحابہ سے تھا حضرتؐ سے ایکدن کہنے لگا
کہ دعا کرو کہ مین تونگر ہو جاؤن آپنے بہت سمجھایا نہ مانا آخر آپنے دعا کی گوسفندان مین اسکے اسقدر برکت ہوئی کہ حوالی مدینے
مین جگہہ رہنے کی نرہی جنگل کو گیا وہان اقامت کی نماز جماعت سے محروم ہوا نماز جمعہ کو مدینے مین آتا تھا پھر وہ بھی چھٹ
گیا جب حضرتؐ نے عامل صدقات کو زکوٰۃ لینے کو اوسکے پاس بھیجا مال کی محبت دلمین یہہ سمائی کہ زکوٰۃ نہ دینے سکا کہنے لگا کہ
پیغمبر کہ ہم سے طلب کرتے ہین جزیہ ہی یہہ آیت اتری وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ
مِنَ الصَّالِحِينَ اور بعض منافقون سے وہ شخص ہی کہ عہد کیا ہی اللہ سے اگر دیگا اللہ ہمکو فضل اپنے سے مال البتہ خیرات
دیوینگے ہم اور زکوٰۃ نکالینگے اور البتہ ہوئینگے ہم صالحون سے فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ فَأَعْقَبَهُمْ
نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ پس اثر دیگیا وہ بخل اور منع زکوٰۃ اونکو نفاق کا کہ اونکے دلمین سما گیا ہی زائل نہین
ہوسکا اوسدن تک کہ ملاقات کرینگے عمل اپنے سے یعنے جزا اوسکی سے ملینگے اور وہ دن قیامت کا ہوگا بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ
وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ بسبب اوسکے کہ خلاف کیا تھا اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اوس سے اور بسبب اوسکے کہ تھے جھوٹ بولتے أَلَمْ
يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ کیا نہین جانتے وہ خلاف کرنیوالے وعدیکے یہہ کہ اللہ جانتا ہی

بھید اونکا جو نفاق اور عہد شکنی دلمین اونکے بھری ہے اور مصلحت اونکی کہ کہتے ہین آپسمین کہ یہہ زکوٰۃ جزیہ ہے اور یہہ کہ اللہ جاننے
والا ہے چھپی چیزونکا اس آیت مین تہدید عظیم ہے **نظم** جانتا رافت ہے تو یہہ بات خوب ہے + یعنے ہے اللہ علام الغیوب + ظاہر و
باطن گنہ سے کر حذر + بچ معاصی سے جو ہے اللہ کا ڈر + سر و نجویٰ آشکارا اوسپہ ہے + تیرا اخفا سب ہویدا اوسپہ ہے + لکھا ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو واسطے مددگاری خرچ لشکر تبوک کے ارشاد کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب
مال واسباب دنیوی جو رکھتے تھے لے آئے اور حضرت عمرؓ آدھا مال لائے اور حضرت عثمانؓ تین سو اونٹ تیار اور ہزار مثقال
سونا لائے اور عبدالرحمن بن عوف چالیس اوقئے طلا اور چار ہزار درم لائے اور عباس اور طلحہ اور سعد اور محمد سلمہؓ بھی مال لائے
سب نے حضرتؐ کے روبرو ڈھیر لگا دیا آخر کو عاصم بن عدی سو وسق خرما کہ دو ہزار چار سو من ہوتا ہے لایا پھر ابوعقیل انصاری
ایک صاع خرما لایا اور کہا کہ امشب صبح تک مزدوری پر پانی کھینچا مین نے دو صاع خرمے ملے ایک صاع واسطے عیال کے چھوڑ آیا
ہون اور ایک یہان لایا ہون حضرتؐ نے فرمایا اوسکو سب صدقات کے اوپر رکھو منافق بطریق عیب کہنے لگے کہ عبدالرحمن اور
عاصم نے مال اپنا برباد کیا اور خدا اور رسول ابوعقیل کے ایک صاع کی پروا نہین رکھتے وہ لالچ کے واسطے لایا ہے کہ اس صدقات
مین سے کچھ ہاتھ لگے یہہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وہ لوگ کہ عیب کرتے
ہین رغبت کرنیوالونکو اور زیادہ دینے والونکو مسلمانونمین سے بیچ خیراتونکے یعنے عبدالرحمن اور عاصم کو کہ ریا کی نسبت کرتے ہین
وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ اور اون لوگونکو بھی عیب کرتے ہین جو نہین پاتے مگر محنت اپنی یعنے ابوعقیل کو کہ کہتے ہین خدا
اور رسول صاع خرما اوسکے سے بے پروا ہے فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ پس ٹھٹھا کرتے ہین اونسے سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ٹھٹھا کرتا ہے اللہ
اونسے یعنے جزا اونکے ہنسی کی دیتا ہے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اونکے عذاب ہے دردناک اس ٹھٹھے بازی کے بدلے
انوار مین ہے کہ عبداللہ بن ابی کا بیٹا کہ عبداللہ اوسکا بھی نام تھا خالص مسلمان تھا باپکے مرض مین حضرتؐ کے حضور آکر عرض
کرنے لگا کہ حضرتؐ استغفار کرین میرے باپکے واسطے آپنے استغفار کیا یہہ آیت اتری اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ بخشش مانگ
واسطے اونکے کہ منافق ہین یا نہ بخشش مانگ واسطے اونکے مراد یہہ ہے کہ دونون امر عدم افادہ مین مساوی ہین اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اگر بخشش مانگیتو اونکی ستر بار پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ واسطے اونکے لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ
اگر ستر سے زیادہ طلب بخشش کرون آیت آئی کہ سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم پھر بعد نزول اس آیۃ
کے منافقون کیواسطے حضرتؐ نے استغفار نہ کیا یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد ستر سے کثرت ہے نہ عدد معین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ یہہ قبول نہونا استغفار کا اسواسطے ہے کہ وہ کافر ہوئے ساتھ اللہ کے اور رسولؐ اسکے کے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ
اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم فاسقونکو فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خوش ہوئے پیچھے رہے ہوئے کے غزوہ سے ساتھ بیٹھے رہنے اپنے کے برخلاف رسولؐ کے اور ناخوش رکھا یہہ کہ
جہاد کرین ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بیچ راہ خدا کے وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ اور کہا اونھونے مسلمانونکو مت نکلو بیچ
گرمی کے ایک تو نہ گئے دوسرے مسلمانونکو منع کرتے تھے غزا مین جانیسے قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا کہہ اونکو کہ آگ دوزخکی سخت تر
ہے گرمی مین یہہ نسبت اوس آگ کی اور اونھونے جو مخالفت کی مستحق جلنے کے دوزخ مین ہوئے لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ اگر ہوتے وہ سمجھتے
کہ آخر اس آگ مین جلینگے فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا پس چاہئے کہ ہنسین تھوڑا اور چاہئے کہ رووین بہت یہہ خبر ہے کہ بصیغہ
امر وارد ہوئی تو کہ دلالت کرے اوسپر کہ قیامت کو لازم ہے کہ ہنسنا اونکا تھوڑا اور رونا اونکا بہت ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ خندہ
اور گریہ فرح اور غم سے ہو اور قلت کو حمل عدم پر کرین یعنے اونکو آخرت مین غم ہوگا بے فرح اور اندوہ بے سرور جزاء بما کانوا



يَكْسِبُوْنَ بدلے اوس چیز کے کہ تھے کماتے نفاق سے اور بداخلاق سے فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ
لِلْخُرُوْجِ پس اگر پھر پہنچاوے تجھکو اللہ تعالیٰ مدینے مین طرف ایک گروہ کے منافقان متخلف مین سے پس اذن مانگیں تجھ سے واسطے
نکلنے کے اور غزوہ کے بعد غزوہ تبوک کے فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا پس کہہ ہرگز نہ نکلو تم ساتھ میرے
کبھی اور ہرگز نہ لڑو میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے یہہ خبر بمعنی نہی ہی اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ
تحقیق کہ تم راضی ہوے ساتھ بیٹھ رہنے کے پہلے بار غزوہ تبوک مین پس بیٹھ رہو پھر بھی ساتھ پیچھے رہنے والونکے کہ لڑائی کی قابلیت نہین
رکھتے جیسی عورتین اور لڑکے جہاد کام مردان دلاور اور بہادران نڈر کا ہی **بیت** نامرد کیا لڑیگا یہہ کام مرد کا ہی + یہہ سان
چاہئے بہادر میدان نبرد کا ہی + لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابن ابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اوسنے عرض کیا کہ اپنا
پیراہن مجھے کفن کیواسطے عنایت ہو اور دفن مین میرے آپ قدم رنجہ فرماوین اور نماز جنازے پر میرے آپ پڑھین اور بخشش طلب
کرین حضرتؐ نے پیراہن مبارک اپنا عطا کیا اور جنازے پر جاکر چاہا کہ نماز پڑھین امیر المومنین عمر رضہ نے اوسکی برائیان اور نفاق یاد
دلوایا اور چاہا کہ نماز نہ پڑھین حضرتؐ نماز پڑھنے ہی لگے یہہ آیت نازل ہوئی بعضے کہتے ہین کہ بعد نماز پڑھنے کے نازل ہوئی کہ وَلَا
تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا اور مت نماز پڑھ اوپر کسی کے منافقون مین سے کہ مرجائے کبھی ابدًا ظرف لاتصل کا ہی یعنے کبھی نماز
مت پڑھ یا ظرف مات کا ہی یعنے کوئی کفر پر مرے وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اور مت کھڑا ہو اوپر قبر اوسکی کے دفن کیواسطے یا دعا کے یا
زیارت کے اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ تحقیق منافق کافر ہوئے ساتھ اللہ کے کہ شرک لائے اور ساتھ رسول ؐ
اوسکیکے کہ حکم نمانا اور مرگئے اور حالانکہ وہ طریق ایمان سے باہر نکلے تھے وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اور نہ خوش لگے تجھکو کثرت
مال منافقون کی اور قوت اولاد اونکی یہہ خطاب حضرتؐ کو ہی اور مراد امت ہی یعنے متعجب مت ہو مال منافقون پر اگرچہ بہت ہی
اور کثرت اولاد اونکے پر اگرچہ اقربا ہین اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہی اللہ یہہ
کہ عذاب کرے اونکو ساتھ مال اور اولاد کے بیچ دنیا کے کہ جمع کریمن اور نگہبانی کرین مال کے ہمیشہ رنج کھینچین اور درستی اسباب
معاش اولاد مین مدام محنت زدہ رہین وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ اور نکلجاوین جانین اونکی بحسرت تمام اور وہ کافر ہون
یعنے کفر پر رہین ایک درویش نے کہا کہ اغنیا اشقی الاشقیا ہین مال جمع کرتے ہین انواع انواع کی پریشانی اور زحمت سے اور نگاہ
رکھتے ہین اقسام اقسام کی محنت اور مشقت سے پھر آخر مرجاتے ہین اور چھوڑ جاتے ہین لاکھ حسرت سے **نظم** کرنا ابد لا جستجوئے جمع مال
کیونکہ ہی ازبسکہ بد اسکا مآل + کام آتا کچھ نہین یہہ مائدہ + ان لٹانے مین ہی اسکے فائدہ + دم کا یہہ ساتھی ہی جب نکلے ہی دم
چھوٹ جاتا ہی بصد افسوس وغم + وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ
مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ اور جسوقت کہ اتاری جاتی ہی سورہ قرآن کی تمام یا بعض یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ
اور جہاد کرو ہمراہ پیغمبر اوسکیکے پروانگی مانگتے ہین تجھ سے گھر بیٹھنے کی دولت اور طاقت والے منافقین سے اور کہتے ہین کہ چھوڑ
ہمکو تو کہ ہون ہم ساتھ بیٹھنے والونکے گھرو نمین رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ راضی ہوئے
ساتھ اوسکے کہ ہووین ساتھ پیچھے رہنے والونکے اور مہر لگائی گئی اوپر دلون اونکے کے نفاق کی پس وہ نہین سمجھتے جہاد کی سعادتکو
اور تخلف کی شقاوت کو لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ لیکن پیغمبر اور جو لوگ کہ ایمان لائے
ہین ساتھ اوسکے جہاد کیا اونھون نے ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
اور یہہ لوگ واسطے اونکے ہین نیکیان دو جہان کی اور یہہ لوگ وہ ہین چھٹکارا پانیوالے عذاب سے اور ملنے والے درجات
نورانی اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا تیار کین ہین اللہ نے واسطے اونکے بہشتین چلتی ہین

نیچے مکانون انکے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ ہے مراد پانا بڑا وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ
الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور آئے عذر کرنیوالے گنوار وقتے جب عزم غزوہ تبوک
کو چلنے لگے اور کہنے لگے کہ مال کم عیال بہت رکھتے ہین ہم وہ بنی اسد اور غطفان تھے اور عذر اسواسطے لائے تو کہ اذن دیا جاوے
واسطے اونکے رہنے کا اور بیٹھ رہے وہ لوگ جو جھوٹھ بول گئے اللہ سے اور رسول اوسکے سے بیچ ادعا ایمانکے مراد منافق ہین کہ نہ
آئے نہ عذر کیا سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شتاب پہنچیگا ان لوگونکو جو کافر ہوئے اعراب مین سے عذاب درد
ناک ساتھ قتل کے دنیا مین یا جلنے کے آخرت مین لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا
يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ نہین ہے اوپر ناتوانونکے نہ اوپر بیمارونکے اور نہ اوپر اون لوگونکے کہ نہین پاتے وہ
چیز کہ خرچ کرین اپنے اسباب راہ بنانے پر جیسے قوم جہینہ اور بنو عذرہ اور مزینہ یعنے ان تینون فرقون پر نہین گناہ جب خیرخواہی
اور فرمانبرداری کرین واسطے اللہ کے اور رسولؐ اوسکے سمجھ لیجیے کہ نصح اصلاح فعل ہے باخلاص نیت مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ
سَبِيْلٍ نہین اوپر احسان کرنیوالونکے کہ خیرخواہ ہین کچھ راہ عتاب کی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے اوسکا کہ بسبب
عذر کے غزا سے محروم رہا مہربان ہے معذورونپر کہ رخصت رہنے کی فرمائی وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ
مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہین گناہ اوپر ان لوگونکے کہ جسوقت درماندگی سے آئے تیرے پاس تو کہ سواری دیتو اونکو کہا تونے اونکو نہین
پاتا مین وہ چیز کہ سوار کرون مین تمکو اوپر اوسکے تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ پھر گئے
اور آنکھین اونکی بہتی تھین آنسوؤن سے بسبب غم کے کہ نہین پاتے وہ چیز کہ خرچ کرین اس سفر مین سمجھ لیجیے کہ اس قوم کو بکائین کہتے
ہین وہ سات آدمی تھے بعضونے کہا ہے کہ بشیر نام ایکشخص تھا وہ اپنے سات بیٹونکو لیکر حضور نبوی مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگا
کہ پیادہ ہین ہم اور ارادہ جہاد کا ہے اگر سواری عنایت ہو تو رکاب مبارک مین چلین حضرتؐ نے فرمایا ہے تو سواری حاضر نہین ہے وہ
روتے ہوئے مجلس شریف سے اوٹھکر چلے کہ اگر ہمارے پاس سواری ہوتی تو کیون اس نعمت سے محروم رہتے حضرت عثمانؓ
وغیرہ نے اونکو خرچ اور سواری دیکر ہمراہ لے لیا پس حق تعالی فرماتا ہے کہ اسطرح اگر لوگ تخلف کرین تو کچھ حرج اور عتاب
نہین اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ سوا اوسکے نہین کہ راہ عتاب کی اوپر اون لوگونکے ہے اور اذن مانگتے
ہین تجھسے اور حال آنکہ وہ دولتمند ہین اور خرچ سواری اونکی تیار ہے رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ راضی ہوئے ساتھ اسبات کے کہ ہووین ساتھ پیچھے رہنے والونکے اور مہر لگائی اللہ نے اوپر دلون اونکے پس وہ
نہین جانتے مآل کار اپنا جو اس نافرمانی پر مترتب ہے يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ عذر لاوینگے منافق طرف تمھارے
بیچ تخلف کا جب پھر جاؤگے تم تبوک سے طرف اونکے اور مدینے مین داخل ہوگے قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا
اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ کہہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مت عذر لاؤ جھوٹھے ہرگز نہ باور کرینگے ہم واسطے تمھارے کیونکہ تحقیق بتلا دین ہین
ہمکو اللہ نے بعضی خبرین تمھاری کہ کیون نہین ساتھ چلے تم غزا مین اور ارادہ تمھارا کیا تھا وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور اب دیکھیگا اللہ عمل تمھارے اور رسول اوسکا کہ نفاق سے توبہ کرتے
ہو یا اسپر ثابت رہتے ہو پھر پھیرے جاؤگے تم قیامت مین طرف جاننے والے باطن اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوس چیز کے
کہ تھے تم کرتے چھپانے نفاق کے اور ظاہر کرنے وفاق کے سے اور وہ خبر دینا غصے اور عتاب سے ہوگا سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ
اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ قسمین کھاوینگے اللہ کی واسطے تمھارے جسوقت پھر جاؤگے تم سفر سے طرف اونکے تو کہ منہ پھیرو تم
عتاب اور سرزنش اونکی سے سمجھ لیجیے کہ یہہ اعجاز قرآن سے ہے کہ پہلے ہی خبر دی تمکو اونکی بعضے منافقونکے عذر یہہ لیکن ہوا کہ

جند بن قیس وغیرہ نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے مدینے مین آئے مسجد مین آکر قسم کھائی کہ نکلنے پر قادر نہ تھے
سو حق تعالی نے اونکا جھوٹھ ظاہر کر دیا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ پس منہ پھیر لو اونسے اِنَّهُمْ رِجْسٌ تحقیق وہ پلید ہین اور غصہ اور
ملامت کہ سبب میل طرف توبہ کے ہے بیچ حق اونکیکے بے فائدہ ہے کیونکہ خباثت اونکی لائق طہارت کے نہین وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور
جگہہ رہنے اونکی دوزخ ہے جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بدلے اوس چیز کے کہ تھے کرتے کفر اور نفاق سے يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا
عَنْهُمْ قسمین کھاوینگے منافق واسطے تمھارے تو کہ راضی ہو تم اونسے ابن ابی نے بعد آنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوے تبوک سے
قسم کھائی کہ پھر کسی سفر مین آپسے تخلف نہ کرونگا اور عبد اللہ ابن ابی سرح نے حضرت عمر فاروق کے روبرو اسی طرح قسم کھائی حق تعالی
فرماتا ہے کہ قسم اونکی تمھاری رضامندی کیواسطے ہے نہ واسطے رضائے خدا کے فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ
الْفٰسِقِيْنَ پس اگر راضی ہوگئے تم اے مسلمانو منافقون جھوٹون سے پس تحقیق اللہ نہین راضی ہوتا گروہ فاسقون سے یعنے رضا تمھاری
باوجود غضب الہی کے فائدہ نہین رکھتی سمجھ لیجئے کہ مراد آیت سے نہی مومنون کو ہے کہ اونسے راضی نہون اور جھوٹھے عذر اونکے نمانے
اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ گنوار حوالے مدینہ منورہ کے اور بنو تمیم
اور بنو اسد اور غطفان سخت تر ہین کفر مین اور نفاق مین کیونکہ گانون مین رہے اور عالمون کی صحبت نہ پائی یا اسواسطے کہ سخت
دل اور متوحش ہین اور سزاوار تر ہین کہ نہ جانین حدین اوس چیز کی کہ نازل کین ہین اللہ نے اوپر پیغمبر اپنے کے فرائض اور سنن
شرع سے سمجھ لیجئے کہ اعراب جو مذکور ہوئے وہی مراد ہین یہہ جمع خاص ہے نہ عام کہ سب گنوار ونکو شامل ہو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
اور اللہ جاننے والا ہے احوال اونکا حکمت والا ہے کہ اونکو چھوڑ رکھا ہے وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ
بِكُمُ الدَّوَآئِرَ اور بعضے گنوار ونسے جو منافق ہین وہ شخص ہین کہ پکڑتے ہین اوس چیز کو جو خرچ کرتے ہین نفقے اور صدقے مین
ڈانڈ اور تاوان کیونکہ اوسپر امید ثواب کی نہین رکھتے اور انتظار کرتے ہین ساتھ تمھارے گردشونکا زمانیکے کہ تم اے مسلمانو تباہ
ہوجاؤ تو وہ نفاق سے چھوٹین عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ اوپر انہین کے ہو گردش برائی کی وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا
ہے جو وہ زبان سے کہتے ہین جاننے والا ہے جو دلمین رکھتے ہین وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور بعضے
گنوار ونمین سے وہ شخص ہین کہ ایمان لاتے ہین ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے جیسا جہینہ اور مزینہ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ
عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اور پکڑتے ہین جو کہ خرچ کرتے ہین بیچ راہ اللہ کے جہاد مین اور صدقات مین اسباب قربت کا
نزدیک اللہ کے اور وسیلہ ساتھ دعاؤن پیغمبر کے اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ خبردار ہو تحقیق وہ نفقہ کرنا اونکا یا دعائین پیغمبر
کی سبب نزدیکی کا ہے واسطے اونکے بارگاہ الہی مین سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ شتاب داخل کریگا اونکو اللہ بیچ بہشت
اپنی کے کہ محل نزول رحمت ہے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے اون لوگونکا جو اوسکی راہ مین خرچ کرتے ہین اور
مہربان ہے اونپر جو اوسکا قرب ڈھونڈھتے ہین وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اور پیشی پکڑنیوالے پہلے یعنے
وہ لوگ جو ایمان مین سبقت رکھتے ہین اوپر عام مومنونکے ہجرت کرنیوالون مکے سے طرف مدینے کے وہ اہل بدر ہین یا جو قبل
ہجرت کے اسلام لائے ہین یا جنھون نے طرف دو قبلون کے نماز پڑھی ہے یا اہل بیعت رضوان مین اور مدینے کے مدد دینیوالون
سے وہ بیعت عقبۂ اولی والے ہین یا عقبۂ ثانیہ والے کہ ستر تھے یا جو مصعب بن عمیر کے ہاتھ پہ ایمان لائے تھے قبل بیعت عقبہ
ثانیہ کے وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ اور وہ لوگ جو پیروی کرتے ہین اونکی ساتھ ایمان کے اور طاعت کے وہ سب صحابہ ہین
مہاجر اور انصار کہ متابعت سابقون کی کرتے ہین بلکہ سب مسلمان قیامت تک کہ پیروی پہلون کی کرتے ہین رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ
رَضُوْا عَنْهُ راضی ہوا اللہ اونسے ساتھ قبول طاعت اونکے کے اس رضا مین سابق لاحق سب داخل ہین اور راضی ہوئے وہ

اللہ سے ساتھ اون نعمتون کے کہ دین اور دنیا مین اونکو عنایت فرمائین وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا اَبَدًا اور تیار کین ہین اللہ نے واسطے اونکے بہشتین کہ چلتی ہین نیچے درختون اونکے نہرین ہمیشہ رہینگے بیچ اوسکے ہمیشہ
یہہ تاکید خلود کی ہے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ ہی مراد پانا بڑا وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ اور اون لوگونسے جو
گرد تمھارے ہین منافقونسے منافق ہین جیسے اسلم اور اشجع اور غفار اور ایک قوم جہنیہ اور مزینہ سے کہ کلمہ شہادت پڑھتے ہین
نماز روزہ کرتے ہین وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ اور بعضے لوگ مدینے کے بھی سرکشی کرتے ہین اوپر نفاق کے لَا تَعْلَمُهُمْ
نہین جانتا تو اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ دلمین چھپائے رکھتے ہین ظاہر مین سب آثار ایمانکے اونمین پائے جاتے ہین نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ
ہم جانتے ہین اونکو کہ دانائے غیب ہین سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ شتاب عذاب کرین ہم اونکو دوبار ایک عذاب دنیا مین ایک قبر مین یا دونو
دنیا ہی مین ایک اخذ زکوٰۃ کا ایک تکلیف جہاد کا ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ پھر پھیرے جاوینگے طرف عذاب بڑے کے آتش
دوزخکا ہے قیامت مین اور حقیقت مین عذاب عظیم دوری اونکی ہے اللہ کی درگاہ سے اور مہجوری ہے رویت تعالی اللہ سے **بیت**
گر وصل ہو تو رنج نہین کوئی شاق ہے ٭ سب سے بڑا عذاب عذاب فراق ہے ٭ لکھا ہے کہ دس سچے مسلمان بھی غزوۂ تبوک سے
رہگئے تھے جب تہدید اللہ کیطرفسے متخلفون کے حق مین نازل ہوئین توسنکر اونمین سے سات آدمیون نے اپنے آپکو ستون مسجد سے
باندھ دیا اور سبکو قسم دلوا دی کہ کوئی نہ کھولے جبتک اللہ کا حکم نہ آوے جب حضرتؐ تبوک سے مدینے مین آئے موافق عادت کے
مسجد کو گئے دیکھا اور حال معلوم کیا فرمایا کہ مین بھی قسم کھاتا ہون کہ جبتک امر الہی نہ آویگا نہ کھولونگا یہہ آیت اتری وَاٰخَرُوْنَ
اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا اور وہ لوگ ہین غیر منافقونسے کہ حضور نبوی مین اقرار کرتے ہین ساتھ گناہون
اپنے کے ملا دیتے تھے عمل نیک کو کہ غزو مین حضرت کے ساتھ گئے تھے اور عمل بد کو کہ غزوۂ تبوک سے رہگئے تھے عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ
عَلَيْهِمْ شتاب ہے اللہ یہہ کہ توبہ قبول فرمائے اونکی اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکا مہربان ہے اون پر
سمجھ لیجیے کہ اقرار کرنا ساتھ گناہ کے اور پشیمان ہونا اوسپر روشنی دل ہے بنور ایمان کہ قباحت اوسکی مشہور ہوئی ہے والا ظلمت غفلت
سے کوئی گناہ اوسے بڑا نظر نہ آتا بلکہ بسبب مناسبت کے عمل زشت نیک معلوم ہوتا اور تخم عذاب ابدی اپنے واسطے بوتا ٭ **بیت**
پشیمان ہو کے باز آنا گناہونسے سعادت ہے ٭ برائی کو بھلائی جاننا آفت شقاوت ہے ٭ غرض بعد نزول اس آیت کے حضرتؐ نے اونکو
کھلوایا وہ شکرانہ مین اس نعمت الہی کے مال اپنا آپکے پاس لائے اور عرض کیا کہ اسی نے آپکی دولت خدمت سے باز رکھا تھا یہہ لیکر
اللہ کی راہ پر تصدق کر دو آپنے فرمایا کہ مال لینے کا مجھے حکم الہی نہین یہہ آیت اتری کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ
بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ لے مالون اونکے مین سے زکوٰۃ فریضہ تاکہ پاک کرے تو اونکو گناہونسے یا حب مال سے کہ موجب عصیان ہے یا نجاست
بخل سے اور پاکیزہ کرے تو اونکو کدورات باطنی سے یا زیادہ کرے تو حسنات اونکے سات اوس زکوٰۃ کے اور دعا خیر بھیج اوپر اونکے اور
بخشش مانگ واسطے اونکے اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ دعا تیری تسکین ہے واسطے دلون اونکے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا
ہے دعا تیری جاننے والا ہے مستحقون کو دعا کے اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ کیا نہین جانتے
توبہ کرنیوالے یا وہ لوگ جو توبہ نہین کرتے یہہ کہ اللہ وہ ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ کو بندون اپنے سے اور قبول کرتا ہے صدقے اون کے
وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور یہہ کہ اللہ وہ ہے توبہ قبول کرنیوالا مہربان توبہ کرنیوالونپر وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ
وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور کہہ کہ عمل کرو اے توبہ کرنیوالو یعنے بعد قبول توبہ کے استقامت کرو اوسپر یا کہہ اون لوگونکو کہ توبہ نہین
کرتے کرو جو چاہو یہہ امر تہدید کا ہے پس البتہ دیکھیگا اللہ عمل تمھارے اچھے اور برے اور رسول اوسکا اور ایمان والے وَسَتُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور البتہ پھیرے جاؤگے تم ساتھ موت کے طرف دانائے نہان و آشکار کے

پس آگاہ کریگا تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور اونکی جزا دیگا سمجھ لیجئے کہ اون دس مسلمانونمین جو غزوہ تبوک کو نہین گئے
تھے سات نے اپنے آپکو ستون مسجد سے باندھا تھا باقی کے تین کہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے حضرتؐ کے
پاس آئے اور اپنی خطا پر قائل ہوئے حضرتؐ نے حکم کیا کہ کوئی انسے ہم مجلس اور ہمکلام نہو اونکی شان مین یہہ آیت اتری وَآخَرُونَ
مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ اور دوسرے کئی شخص ہین کہ ڈھیل کئے ہین واسطے حکم اللہ کے یا عذاب کریگا اونکو
اگر گناہ پر قایم رہے یا توبہ دیگا اونکو اگر پشیمان اپنے گناہ پر ہوئے سمجھ لیجئے کہ تردید بندونکے واسطے ہے والا عند اللہ تردید نہین ہے
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۵ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے لکھا ہے کہ بارہ منافقون نے کہ ثعلب بن حاطب و نبتل بن حارث اور ودیعہ
بن ثابت اور گروہ اونکے تھے ابو عامر راہب کے کہنے سے مسجد بنائی تھی قصہ مختصر اسکا یہہ ہے کہ ابو عامر راہب اشراف قبیلہ خزرج سے تھا
علم توریت اور انجیل کا رکھتا تھا حضرتؐ کی نعت بیان کرکے مدینے مین اوسنے لوگونکو مشتاق آپکا کیا تھا جب حضرت مدینے مین تشریف
لائے لوگ حضرتؐ کے پاس آنے لگے اوسکے پاس جانا موقوف کیا اوسے حسد آیا حضرتؐ سے دشمنی کرنے لگا اور بعد غزوہ بدر کے
مدینے سے بھاگ کر مکے مین کفار سے جا ملا اور حرب احد مین اونکے ساتھ ہوکر آیا اول تیر لشکر اسلام پر اوسنے لگایا حضرتؐ نے اوسکا لقب
فاسق رکھا پھر حرب حنین مین آیا وہان سے بھاگ کر ہرقل بادشاہ روم کے پاس گیا کہ لشکر جمع کرکر مسلمانونپر لاوے وہانسے نامہ منافقون کو
لکھا کہ مسجد قبا کے مقابل ایک مسجد بناؤ تو مین مدینے مین آکر اوسمین درس علم کا کھولونگا اونھونے مسجد بنائی حضرتؐ جب غزوہ تبوک کو جانے
لگے وہ بنانیوالے مسجد کے آئے اور آپسے عرض کیا کہ ہمنے ضعیفون بیچارون کیواسطے مسجد بنائی ہے غرض رکھتے ہین کہ آپ اسمین نماز پڑھین
تاکہ آرزو ہماری برآوے حضرتؐ نے فرمایا کہ ابتو مین غزا کو چلا ہون وہان سے آکر دیکھونگا جب حضرتؐ پھرے اوس غزا سے اور نزدیک مکہ
کے آئے توپھر وہ آکر عرض کرنے لگے کہ چلئے جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ اور جن لوگون نے کہ پکڑی ہے اور بنائی ہے مسجد واسطے ضرر پہنچانے مومنون کے
اور تقویت کفر کے اور جدائی ڈالنے مسلمانونکے کہ مسجد قبا مین جمع ہوتے ہین اور گھات لانیکو واسطے اوس شخص کے کہ لڑا ہے اللہ سے
اور رسول اوسکے سے پہلے اس مسجد بنانیسے مراد اس سے ابو عامر راہب ہے کہ حرب احد اور حنین مین لڑنیکو آیا تھا وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ
أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ اور البتہ قسمین کھاوینگے جو کوئی پوچھیگا کہ یہہ مسجد کیون بنائی کہینگے کہ نہین ارادہ کیا ہمنے اس مسجد کے بنانیمین
مگر بھلائیکا کہ نماز ہے اور ذکر اور توسیع ضعفا پر وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ البتہ وہ جھوٹے ہین
اپنی قسمون مین لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا مت کھڑا رہ تو واسطے نماز کے بیچ اوسکے کبھی ہرگز لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ البتہ
وہ مسجد کہ بنیاد رکھی گئی ہے اوپر پرہیزگاری کے پہلے دن سے مراد اس سے مسجد نبوی ہے یا مسجد قبا ہے کہ حضرتؐ اول جو حوالی
مدینہ مین تشریف لائے محلہ بنی عمرو بن عوف مین چودہ دن رہے وہان مسجد قبا بنائی پہلے مسجد مدینے مین وہی بنی ہے ابن عمر سے
منقول ہے کہ جب حضرت کسی غزوہ کو جاتے تھے وہان دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور روایت ہے کہ دوگانہ مسجد قبا مین اجر عمرے کا
رکھتا ہے حق تعالی نے فرمایا کہ وہ مسجد بنا اوسکی تقوی پر ہے أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ سزاوار تر ہے یہہ کہ کھڑا ہو تو بیچ اوسکے واسطے
نماز کے فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا بیچ اوسکے مرد ہین پاکیزہ طینت دوست رکھتے ہین یہہ کہ پاکی کرین سب پلیدیونسے یعنی ہمیشہ
طہارت پر رہین بعضون نے کہا ہے کہ ناپاک نہ سووین منقول ہے کہ بعد نزول اس آیت کے حضرتؐ نے اہل قبا سے پوچھا کہ کونسا
طہر ہے کہ اللہ نے تمہاری تعریف کی اونھون نے کہا کہ استنجا احجار سے کرکے پانی سے پاک کرتے ہین ہم اور بعضونکے نزدیک طہارت گناہ
سے اور بری خصلتونسے ہے وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ اور اللہ دوست رکھتا ہے پاکی کرنیوالونکو أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ
مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ آیا جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت

دین اپنے کی اوپر پرہیزگاری کے اور پرہیزگاری کے خدا سے اور طلب رضامندی اوسکی بہتر ہی یا جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت امور دین اپنے کی اوپر کنارہ دریا کے کہ کڑاڑا پانی کی جھلک سے بہتا ہو نزدیک گرنیکے پس وہ زمین گر پڑے ساتھ اس عمارت کے یا اوس بنا بنوانیکے بیچ آگ دوزخ کے سمجھ لیجیے کہ یہہ مثل اون لوگونکے واسطے ہی کہ بنیاد دین کی اپنے امور باطلہ پر رکھتے ہین انجام کار اونکا جہنم ہی وَاللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا طرف مقصود کے قوم ظالمون کو لَا یَزَالُ بُنۡیَانُہُمُ الَّذِیۡ بَنَوۡا رِیۡبَۃً فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ ہمیشہ رہیگی عمارت اونکی جو بنائی اونھون نے اوپر اغراض فاسدہ کے بسبب شک اور نفاق کے کہ بیچ دلون اونکے ہی زائد اوپر شک اور نفاق کے کہ رکھتے ہین کہا ہی کہ مراد تخریب بنا اونکے کا ہی کہ بعد رجوع تبوک کے اونھونے چاہا کہ حضرتؐ اونکی مسجد مین آوین اور نماز پڑھین آیت آئی لَا تَقُمۡ فِیۡہِ اَبَدًا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اوس مسجد کو توڑ کر جلا دو اور وہان مدینے کا گھورا ڈالو حقتعالی فرماتا ہی کہ ہمیشہ ہوگی جزا بنا اونکی واسطے زائد شک اور نفاق اونکے یعنے مدام غم اور حسرت اسکی خرابی کا کھاتے رہینگے اِلَّاۤ اَنۡ تَقَطَّعَ قُلُوۡبُہُمۡ مگر یہہ کہ ٹکڑے ٹکڑے کیجاوین دل اونکے اس حیثیت سے کہ قابلیت ادراک کی اونمین نرہے یا ساتھ قتل کے دل اونکے پارہ پارہ ہون یا ساتھ مرگ کے یا قبر مین یا دوزخ مین اور ایک جماعت کا قول یہہ ہی کہ ساتھ توبہ اور استغفار اور ندامت کے وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ اور اللہ جاننے والا ہی کہ اونھونے کس نیت پر مسجد بنائی ہی حکم کرنیوالا ہی خرابی اوسکی کا ساتھ حکمت کے لکھا ہی کہ جب لیلۃ العقبہ مین ستر یا بہتر آدمیونے مدینے کے حضرتؐ سے بیعت کی عبداللہ رواحہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرط کرو کچھ اللہ تعالی کی اور اپنے واسطے آپنے فرمایا شرط اللہ کیواسطے یہہ ہی کہ اوسکی عبادت کرو اور کسیکو اوسکا شریک نٹھہراؤ اور میرے واسطے یہہ ہی کہ مجھے نگاہ رکھو جیسے اپنے مال اور جانونکو نگاہ رکھتے ہو اونھونے کہا کہ ہم اسپر قائم ہونگے تو جزا ہمکو کیا ملیگی فرمایا کہ بہشت انصار نے کہا خرید و فروخت سودمند ہی ہمنے اس بیع مین فائدہ اوٹھایا ہرگز اقالہ نکرینگے حق تعالی اس بیع و شری سے خبر دیتا ہی اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَاَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ تحقیق اللہ نے مول لیا ہی ایمان والون سے جانین اونکی اور مال اونکے کہ جہاد مین جاتے ہین اور خرچ کرتے ہین بدلے اوسکے کہ واسطے اونکے جنت ہی سمجھ لیجیے کہ یہہ تمثیل واسطے حقیقت مول لینے کے نہین بلکہ یہہ مراد ہی کہ جان اور مال اپنے جو مسلمان براہ خدا صرف کرتے ہین اوسکے عوض مین اللہ تعالی اونکو بہشت مین ثواب عنایت فرماویگا کیونکہ بیع و شری وہان ہوتا ہی جہان دو شخصون کی ملک ہو یہان تو جان اور مال اللہ ہی کا ہی العبد والمال لمولاہ پس یہہ شوق دلانا چاہا کہ ہی کہ ای بندے تو جان و مال میری راہ مین دے مین بہشت دونگا کہ نفس مایۂ شر اور شرور اور مال سبب طغیان و غرور ہی اندونون ناقصون عیب والونکو فدا کر کر بہشت باقی بے عیب کو لے **نظم** سنگ دیکر گہر کو لے ایدل ✤ خاک کے بدلے زر کو لے ایدل ✤ بدخانہ دو چار دنکا کر کر ترک ✤ پھر ہمیشہ کے گھر کو لے ایدل ✤ کشاف اور عین المعانی مین منقول ہی کہ ایک اعرابی مسجد کے دروازے سے گذرتا تھا حضرتؐ نے جو یہہ آیت پڑھی انوار کلام الٰہی کے اوسکے دلپر چمک گئے کہنے لگا یہہ کلام کسکا ہی کہا اللہ کا پوچھا کہ خرید فروخت کب ہوئی تھی کہ میثاق کے دن جب ذرات ذریات نکو خطاب الست بربکم سنایا تھا کہا واللہ بیع بہت سودمند ہی ہرگز اقالہ نکرونگا جب نفوس معیوب اور اموال فانی ہمارے عوض بہشت باقی مرغوب دیتا ہی ہرگز اس بیع کو نچھوڑونگا بلکہ جان و مال اپنے اوسکی راہ مین دونگا **بیت** میثاق مین ٹھہری ہی جو تجھسے کہ پیارے اوس بیع مین ہرگز مین اقالہ نکرونگا ✤ ایک عزیز نے کہا کہ جو کوئی غلام خریدے اور عیب پر اوسکے دانا ہووے وہ رد نہین کر سکتا اللہ تعالی نے ہمین خریدا اور ہمارے عیبون پر مطلع تھا امید ہی کہ درگاہ اپنی سے رد نفرماوے **نظم** رد نفرمائیگا اپنی رافت وہ فضل سے اوسکے بھروسا ہی مجھے ✤ دیکھ کر عیب میرے سرتاپا ✤ لطف نے اوسکے خریدا ہی مجھے ✤ بعد بیان خرید کے جسکے واسطے

خریدا ہی اوسکا بیان فرماتا ہی کہ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ لڑتے ہین یہہ مسلمان جنکی جانین خریدی
ہین بیچ راہ اللہ کے اور طلب رضا اوسکی کے پس کبھی مارتے ہین دشمنونکو اور کبھی مارے جاتے ہین اونکے ہاتھ سے وَعْدًا عَلَيْهِ
وعدہ دیا ہی اللہ نے اونکو اوپر اس خرید و فروخت کے وعدہ دینا کہ حَقًّا سچا ثابت اور باقی کہ خلاف اوسمین نہین ہی فِي
التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ بیچ توراۃ کے اور انجیل کے اور قرآن کے یہہ آیت دلیل ہی کہ یہود اور نصاریٰ بھی مامور تھے ساتھ
قتال کے وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ اور کون شخص ہی بہت پورا کرنے والا قول اپنے کو خدا سے کہ کریم خلاف وعدہ نہین کرتا ہی
فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ پس خوشوقت ہو تم ساتھ سوداگری اپنے کے جو سوداگری کی ہی تمنے ساتھ اوسکے وَذٰلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ اور یہہ وہ ہی مراد پانا بڑا مدارک مین ہی منقول امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے کہ ای مومنو قیمت تمھاری نہین مگر بہشت
پس مت بیچو اپنے آپکو مگر ساتھ اوسکے یعنے عوض متاع غرور دنیائے فانی کے اپنے آپکو مت دو کہ قیمت تمھاری نعیم باقی جاودانی
ہی بلیت بدنیا نہ اپنا شرف دیجئے ✤ گہر کے عوض مت خذف لیجئے ✤ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ یہہ توبہ کرنیوالے
ہین گناہون سے یا رجوع کرنیوالے ہین طرف اللہ کے عبادت کرنیوالے ہین ساتھ اخلاص نیت کے یا قائم ساتھ شرائط خدمت کے
تعریف کرنیوالے ہین خدا کی یا پہچاننے والے ہین ہر لحظے اور لمحے نعمتین کبریائی السَّآئِحُوْنَ روزہ رکھنے والے ہین یا سیر کرنیوالے طلب
علم مین یا آیسے جانیوالے ہین شوق لقائے جانفزائے مولیٰ مین بلیت چھوڑے جو خودی خدا کو پاوے ✤ اس سر کو نہ سمجھے تا نہ سر جاوے
الرّٰكِعُوْنَ رکوع کرنیوالے ہین نماز مین یا عجز اور نیاز کرنیوالے درگاہ بے نیاز مین السّٰجِدُوْنَ سجدے کرنیوالے ہین خلوت مین یا
قرب طلب کرنیوالے ہین درگاہ رب العزت مین الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرنیوالے ہین ساتھ بھلائی کے کہ ایمان اور طاعت اور
سنت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہی وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرنیوالے ہین نامعقول سے کہ کفر اور معصیت اور ارتکاب
بدعت ہی سمجھ لیجئے کہ یہان واو ثمانیہ ہی یا واسطے انضاد کے درمیان امر اور نہی کے جیسے اثبات و انکار یا بجہت اتحاد امر اور نہی کے
کہ گویا شی واحد ہین ایکدوسرے مین ضم ہوئے ہون وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ اور نگاہ رکھنے والے ہین احکام الٰہی کو یا نگاہ رکھنے
والے ہین اوامر حق کو ساتھ جوارح کے اور اسرار حق کو ساتھ قلوب کے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور بشارت دے مومنونکو جنمین یہہ صفتین
ہین وضع مظہر موضع مضمر مین دلیل ہی کہ ایمان اس صفات کو پہنچاتا ہی اور حذف مبشر بہ اشارت ہی طرف تعظیم اور تکثیر
اوسکے کے لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین ابوطالب کے بعد ناامید ہونے ایمان اوسکے سے وعدہ کیا تھا کہ
تیرے واسطے مغفرت طلب کرونگا جبتک کہ مجھے نہی نہ آویگی سو بعد وفات اوسکے استغفار کرتے تھے صحابہ نے یہہ بات معلوم کرکے کہا
کہ ہم کیون نہ اپنے آبا اور اقربا کیواسطے استغفار کرین کہ ابراہیم علیہ السلام نے واسطے پدر اپنے کے کیا ہی اور پیغمبر ہمارے ابی طالب
کیواسطے کرتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى
نہین لایق واسطے پیغمبر کے اور واسطے اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین کہ بخشش مانگین واسطے مشرکون کے
اور اگرچہ ہوویں صاحب قرابت کے مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ پیچھے اوسکے کہ روشن ہو واسطے اونکے یہہ کہ
شرک لانیوالے رہنے والے دوزخ کے ہین وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ اور نہ تھا بخشش
مانگنا ابراہیم کا واسطے چچا یا باپ اپنے کے مگر واسطے وفا کرنے وعدے اپنے کے کہ وقت مناظرے کے وعدہ کیا تھا باپ اپنے سے کہ کہا
تھا سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ بیان بیچ مین ہی کہ باپ نے حضرت ابراہیم سے وعدہ کیا تھا کہ مین ایمان لاؤنگا اور ابراہیم نے وعدہ کیا تھا کہ مین استغفار
کرونگا تیرے واسطے جو تو ایمان لاویگا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ پس جب ظاہر ہوا واسطے ابراہیم کے یہہ کہ باپ
اوسکا دشمن ہی واسطے خدا کے یعنے کفر پر موا توفیق ایمان کی نپائی یا وحی سے معلوم ہوا کہ آذر ایمان نہین لاویگا بیزار ہوا اس سے

اور استغفار موقوف کیا اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ تحقیق ابراہیم بہت آہین بھرنیوالا بردبار تھا یعنے نرم دل اور متحمل تھا سمجھ لیجیے
کہ حلم حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کا یہان تک تھا کہ آذر اونکو کہتا تھا لارجمنک اور وہ جواب دیتے تھے سأستغفر لک سمجھ لیجیے
کہ اس آیت مین عذر پیغمبر کا اور مسلمانون کا بیان فرمایا ہے کہ اونھون نے قبل منع سے جو استغفار کیا اوسپر مواخذہ نہوگا وَمَا كَانَ
اللّٰهُ لِیُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى یُبَیِّنَ لَهُمْ مَّا یَتَّقُوْنَ اور نہین ہے شان اللہ تعالی کی کہ گمراہ ٹھہراوے کسی قوم کو
پیچھے اوسکے کہ راہ دکھائی ہے اونکو ساتھ اسلام کے یہانتک کہ بیان کرے واسطے اونکے کس چیز سے بچین بعضون نے کہا ہے کہ
یہہ آیت اون لوگونکی شان مین ہے کہ پہلے تحویل کعبے سے موئے تھے یا پہلے تحریم خمر سے شربت اجل پیا تھا کہ اونپر مواخذہ اون فعلونکا
نہین اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے احوال اول اور آخر اونکے سے دانا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ تحقیق اللہ واسطے اوسیکے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی جو چاہے سو کرے کوئی اوسکا مانع مزاحم نہین یُحْیٖ وَ
یُمِیْتُ زندہ کرتا ہے مُردونکو اور مارتا ہے زندونکو وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہین واسطے تمھارے سوا
اللہ کے کوئی یار اور نہ مددگار ہوسکتا ہے کہ یہہ خطاب کفار کو ہو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو کہ بغیر اوسکے تمھارا نہ کوئی یار ہے کہ عقاب
اوسکے سے بچاوے اور نہ مددگار ہے کہ عذاب اوسکے سے چھڑاوے لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ تحقیق ساتھ رحمت کے یا ساتھ
قبول کرنے توبہ کے پھر آیا اللہ اوپر نبی اپنے کے کہ منافقونکو اذن تخلف کا دیا تھا یا تنزیہہ بیان کرتا ہے اللہ پیغمبرؐ کے گناہونسے لِیَغْفِرَ لَكَ
اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ مین یا ترغیب توبہ پر دلاتا ہے کہ محتاج توبہ کے سب ہین یہانتک کہ پیغمبر اور اصحاب اسکے
کیونکہ ہر ایک کا ایک مقام ہے کہ مادون اوسکا بہ نسبت اوسکے ناقص ہوگا پس توجہ کرنا ساتھ مادون کے کہ توبہ اس سے توبہ لازم
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وانی لاستغفر اللہ کل یوم سبعین مرۃ اشارت اوسی طرف ہے اور محققونکے نزدیک یہہ معنے مناسب
مرتبے پیغمبرؐ کے نہین کیونکہ توجہ اونکی بغیر حق غیر متصور ہے سلمی نے کہا ہے کہ ذکر توبہ کا پیغمبرؐ کے اسواسطے ہے تو کہ مقدمہ امت کی توبہ
کا ہوا اور توبہ تابع کے مقدمہ تصحیح قبول کرے بہر تقدیر توبہ قبول کی اللہ نے پیغمبرؐ سے وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ
سَاعَةِ الْعُسْرَةِ اور وطن چھوڑنیوالون اور مدد دینے والونسے مانند کے جنھون نے پیروی کی پیغمبرؐ کی بیچ وقت سختی کے سمجھ لیجیے کہ
لشکر تبوک کو جیش العسرۃ کہتے ہین کہ بڑی اوسمین تنگی اور سختی تھی سواریون کی یہہ قلت تھی کہ دس شخصونمین ایک اونٹ تھا اور کھانے
کی یہہ تنگی تھی کہ دو آدمی ایک کھجور پر گذران کرتے تھے اور پانی کی یہہ سختی تھی کہ باوجود کم ہونے سواریونکے اونٹ کو ذبح کرکے آلایش
پیٹ کی اور انتڑیون کی سے اپنے دہن کو تر کرتے تھے اور ہوا نہایت گرم تھی پس اللہ تعالی صفت اونکی فرماتا ہے کہ اس سختی مین متابعت
پیغمبرؐ کی کرتے ہین مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ پیچھے اوسکے کہ نزدیک تھا سختی سے کہ کج ہوجاوین
دل ایک گروہ کے اونمین سے پھر پھر آیا اوپر اونکے یعنے ثابت رکھا اللہ نے ایمان اونکا اور توبہ قبول کی اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ
تحقیق اللہ ساتھ اونکے شفقت کرنیوالا ہے جو توبہ کی اونھون نے مہربان ہے ساتھ تفضیل کے اونپر وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا
اور توبہ دی اور بخشش کی اوپر اون تین شخصونکے کہ پیچھے چھوڑ گئے تھے غزوے سے اور اونکا معاملہ موقوف تھا حکم الہی پر چنانچہ پیچھے گذرا
ہے کہ اونسے کوئی ہم مجلس ہمکلام نہو وہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے اونکے بعد چالیس دنکے فرمایا کہ اپنی
عورتونسے دور رہون اور زن ہلال کی بیچ خدمت اپنے شوہر کے کہ نامرد ہوا تھا گئی اور بشرط عدم مباشرت وہ بہت تنگ آئے حَتّٰى
اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یہانتک کہ جب تنگ ہوئی اوپر اونکے زمین ساتھ اوسکے کہ کشادہ تھی یہہ کنایت کمال
پریشانی پر ہے وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ اور تنگ ہوگئی اوپر اونکے جانین اونکی شدت غم سے وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ
اِلَیْهِ اور جانا اونھون نے یہہ کہ نہین پناہ غضب الہی سے مگر طرف اوسیکے اور بخشش مانگی کرم اوسکے سے ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا پھر



توفیق توبہ کی دی اللہ نے اونکو تو کہ توبہ کی اونھون نے اور حق کی طرف پھرے سچ ہی کہ جب تک توفیق توبہ وہ عنایت نکرے
شرف قبولیت نہ پاوے اور ہرگز توبہ درست نہ ٹہرے **بیت** گر نہووے تیری توفیق رفیق ۔ بحر عصیان کے نکلین نہ غریق + القصہ بعد
پچاس دنکے یہہ آیت آئی اور توبہ اونکی قبول ہوئی اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ تحقیق اللہ وہی توبہ قبول کرنیوالا ہی مہربان ہی
توبہ کرنیوالونپر یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے مخالفت اوسکے امر
مین مت کرو اور ہوؤ تم ساتھ سچون کے بیچ اقوال کے جیسے اون تینون نے کہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے سچ
کہا اور عذر جھوٹے نہ لائے اور بسبب راستی کے کہ من صدق نجا ہی دوست نجات پائے **نظم** صدق ہی موجب نجات ای دل
صدق سے دیکھ رہ نہ تو غافل + راستگو کو ہمیشہ راحت ہی + اور جھوٹیکو رنج و زحمت ہی + بعضون نے کہا ہی کہ یہہ خطاب یہود
اور نصاری کو ہی کہ ای ایمان لانیوالو موسی اور عیسی پر ڈرو اللہ سے مخالفت پیغمبر خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مین اور ہو ساتھ
صادقون کے کہ اصحاب اخیار اور امت بزرگوار حضرت سید الابرار ہین مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ
يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ نہین روا واسطے مدینے والون کے اور اون لوگونکے جو گرد اونکے ہین گنوار ونمین سے یہہ کہ پیچھے رہجاوین
حکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہہ نہی ہی بصیغۂ نفی اور تخصیص اعراب کی واسطے قرب کے ہی اور جان نے اونکے کیے ہی
خروج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف غزوہ تبوک کے وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ اور نہ یہہ کہ رغبت کرین بیچ آرام جانون
اپنی کے چھوڑکر جان اوسکی کو یعنے نہین لایق کہ حضرت رنج سفر کھینچین اور یہہ آرام کرین اپنے گھرونمین بیٹھے لکھا ہی ابو خثیمہ
انصاری مدینہ مین رہگیا تھا کئی دنکے بعد اپنے گھر مین جو گیا دیکھا کہ دونون جوروین اوسکی تختونپر بیٹھی ہین اور سرد پانی گرم کھانا
اوسکے واسطے تیار کیا ہی اوسکو حضرت یاد آئے کہا اوسنے کہ پیغمبر ہوائے گرم مین صعوبت سفر اوٹھاوین اور مین بیٹھا یہہ عیش
کرون قسم خدا کی یہہ کھانا پینا نہ کھاؤن پیونگا جبتک کہ حضرت کی زیارت سے مشرف ہونگا پس تھوڑا سا خرچ راہ لیکر چلا منزل تبوک
مین آپسے جا ملا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یہہ عیش اور آرام چھوڑکر پیغمبر کے پاس جانا
اسواسطے ہی کہ وہ جو ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہون نہین پہنچتی اونکو پیاس اور نہ محنت اور نہ بھوک بیچ راہ اللہ کے
وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ اور نہین چلتے کسی مکان مین مکانون کفار کے سے ساتھ سم اسپ کے یا کف شتر کے یا پاؤن
اپنے کے چلنا ایسا کہ غصے مین لاوے کافرونکو وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اور نہین لیتے دشمنون
سے کچھ لینا یعنے کسیطرحکی آفت کہ مارے جاوین یا اسیر ہون یا شکست کھائین یا زخمی ہون مگر لکھا جاتا ہی واسطے اونکے بسبب
اوسکے عمل نیک یعنے کچھ اون چیزونمین سے جو کفار کیطرفسے اونکو پہنچے مستحق ثواب کے ہوتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ جو ترس دشمن سے دل مین اونکے آوے ستر حسنہ نامۂ اعمال مین اونکے لکھتے ہین اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق
اللہ نہین ضایع کرتا ثواب نیکی کرنیوالون کا یعنے مجاہدونکا وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً اور نہین خرچ کرتے خرچ کرنا چھوٹا جیسے
ایک صاع کھجور ابو عقیل کی وَّلَا كَبِيْرَةً اور نہ بڑا جیسے حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے مال بہت دیا تھا وَّلَا
يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ اور نہین کاٹتے کسی جنگل کو مگر لکھا جاتا ہی واسطے اونکے ثواب اوسکا اور وہ لکھنا واسطے حق کے ہی
لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تو کہ جزا دیوے اونکو اللہ بہتر اوس چیز سے کہ جو راہ حق مین تھے کرتے اور جو احسن جزا دیگا
تو جزائے حسن بھی دیگا واسطے توقیر اور تکثیر ثواب کے تبایع مین ہی کہ اگر مثلا غازی کی ہزار طاعت ہی اور ایک تکبیر ہی اللہ تعالی اسکا
ثواب بڑہا دیگا اور نوسو نودا اور نو جو باقی ہین اوس ایک کے طفیل اونہین بھی قبول کریگا اور ہر ایک کا ثواب اوسکے برابر عنایت
فرماویگا تو کہ مرتبہ مجاہدونکا سب پر ظاہر ہو **بیت** ثواب و اجر دنیا غازیونکو ہی وہ جو رافت + تفضل ہو تو ایسا ہو عنایت ہو

تو ایسی ہو + لکھا ہی کہ طرح طرح کے ڈراوے جو متخلفون کے حق مین اُترے اور آیات تہدیدات کی نازل ہوئین مسلمانون نے دلمین
ٹھان لیا کہ جب آوازہ جہاد کا ہوگا سبکے سب ہم تیار حرب کیواسطے ہو وینگے یہہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا
كَافَّةً اور نہین ہی روا مسلمانون کو کہ نکلجاوین سارے جہاد کو کیونکہ معیشت کی کام مومنین خلل پڑجاویگا فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ
مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ پس کیون نہ نکلے ہر فرقہ سے ایک جماعت جہاد کو اور باقی رہین تو کہ سمجھ سکین بیچ دین
کے اور فقہ پڑھین اور عبدالرزاق ابن ہمام سے مروی ہی کہ مراد اصحاب حدیث ہین وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا
إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ اور تو کہ ڈراوین فقہا قوم اپنی کو جب پھر جاوین غزوے سے طرف اونکے شاید کہ وہ بچین اس
چیز سے کہ جس سے وہ ڈرائے جاوین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ اے لوگو جو ایمان لائے
ہو لڑو اون لوگون سے جو پاس تمھارے ہین کافرون مین سے جیسے یہود کہ گرد مدینے کے ہین یا اہل روم کہ ولایت شام مین ہین
اور شام مدینے کے نزدیک ہی وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً اور چاہئے کہ پاوین کافر بیچ تمھارے سختی بہ نسبت اپنے یعنے گفتگو مین
پہلے قتال سے یا صبر مقابلے پر یا شجاعت وقت محاربہ کے وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ اور جانو یہہ کہ اللہ ساتھ پرہیزگارون
کے ہی حفظ اور اعانت اور نصرت مین فتوحات مکیہ مین ہی کہ حق تعالیٰ بقتال کفار اقرب فرماتا ہی اور کوئی دشمن نفس امارہ
کافر سے بدتر نہین اور نزدیکترین دشمنان ہی ساتھ تیرے کہ اعدی عدوک نفسک التی ہی پس قتال مین اوس کے
کہ جہاد اکبر ہی مشغول ہونا اولی اور انسب ہی نظم دشمنان برونکو قتل کیا + دشمن اندرونکو کیون چھوڑا + اسکا بھی کیجیے گا ++
استیصال + لازم و فرض عین ہی یہہ قتال + قد رجعنا من الجهاد صغیر + رافتاب الی جہاد کبیر + صف شکن ہی بہادر دانا +:
خود شکن جو ہی سو ہی مردانا + مرد مردان ہو کہ تا ہو فرد + آپسے جو گیا وہی ہی مرد + نفس کو جسنے خوار رکھا ہی + خوار کیا بلکہ مار
رکھا ہی + پائی اوسنے ہی زندگانی ہی + زندگی وہ کہ جاودانی ہی + طالب حق ہی تو عمل تو کر + مُوتُوا اور قبل ان تموتوا پر + موت
سے پہلے جو کوئی ہی موا + وہی شادان حال حق سے ہوا وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا
اور جب اُتاری جاتی ہی کوئی سورت قرآن سے پس بعضے منافقین مین سے وہ ہین کہ کہتے ہین کسکو تم مین سے زیادہ کیا اوسکو اس سورت
نے ایمان یعنے منافق انکار اور استہزا سے دوسرے منافقون سے کہتے ہین یا ضعفائے مومنین سے کہتے ہین وہ شخص کون ہی کہ اس سورت
نے اوسکا ایمان زیادہ کیا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہین صدق دل سے
پس زیادہ کیا اس سورت نے اونکا یقین اور ثبات پا مردین اور وہ خوش ہوتے ہین اونکے نزول پر وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ
مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ اور جو لوگ کہ بیچ دلون اونکے بیماری ہی شک اور نفاق اور بغض اسلام کی پس زیادہ
کی اس سورت نے اونکو نجاست ساتھ نجاست اونکے یعنے شک ساتھ شک کے کہ پہلی سورتو مین شک رکھتے تھے اسمین بھی شک
لائے اور کفر اوپر کفر کے زیادہ کیا وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ اور مر گئے اور وہ کافر تھے یعنے دم مرگ تک کافر رہے اور کافر موئے
أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ کیا نہین دیکھتے یہہ منافق یہہ کہ وہ بلاؤن
مین ڈالے جاتے ہین قحط اور مرض وغیرہ سے یا نفاق اور جھوٹھ اونکا مسلمانون پر ظاہر ہو جاتا ہی بیچ ہر برس کے ایکبار یا دوبار
پھر نہین توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہین وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ اور جسوقت نازل کی جاتی ہی
کوئی سورت قرآن کی کہ جسمین انکا عیب ہوتا ہی نظر کرتے ہین بعض اونکے طرف بعض کے یعنے آنکھون سے اشارے کرتے ہین
اسمین انکار اور تمسخر پر اس سورت کے یا غصے کی راہ سے اپنے عیب سنکر اور باہم کہتے ہین هَلْ يَرَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا کیا
دیکھتا ہی کوئی ایک مسلمانون سے تمکو پس اگر کوئی دیکھے تو بیٹھے جاتے ہین نہین تو اوٹھ کھڑے ہوتے ہین پھر پھر جاتے ہین مجلس

ربع

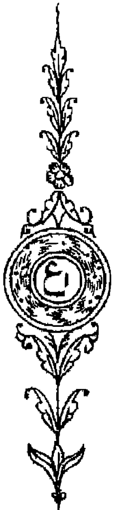
مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سے صَرَفَ اللّٰہُ قُلُوبَھُمْ پھیر دیا اللہ نے دلون اونکیکو فہم قرآن سے یا قبول ایمان سے یا بسبب
نیکیون سے کہ یہہ کلام خبری ہے کہ احتمال دعا کا رکھتا ہے یعنے پھیر اوے اللہ دلون اونکیکو سب نیکیون سے بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ
بسبب اسکے کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین سمجھتے حقکو لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ تحقیق آیا ہے اے آدمیو تمھارے پاس پیغمبر
ساتھ حکم الٰہی کے جنس تمھارے مین سے یعنے بشر تو کہ بسبب جنسیت کے مخالطت کرو اور فائدہ اوٹھاؤ یا آیا ہے اے اعرابو تمھارے
پاس پیغمبر متکلم تمھاری لغت پر یا قبیلے تمھارے سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی قبیلہ نہ تھا عرب مین مگر حضرتؐ کی قرابت اوسے
تھی اور قرأت شاذہ مِنْ اَنْفَسِکُمْ زبر سے بھی ہے یعنے نفیس تر اور شریف تر تم مین سے حسب اور نسب مین عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ شاق
ہے اوپر اوسکے یہہ کہ رنج مین پڑو تم بسبب اوسکے اور بعضے عزیز پر وقف کرتے ہین اور صفت پیغمبرؐ کی ٹھہراتے ہین اور علیہ ما عنتم
کی یہہ معنی کہتے ہین کہ اوپر اوسکے ہے وہ کہ کرتے ہو تم گناہ سے یعنے تدارک اوسکا دن قیامت کے وہی کرینگے ساتھ شفاعت کے بیت
گناہ ہین بیحساب آفت اگرچہ اپنے پہ شکر یہہ ہے + کہ کر دئے ہین خدا نے ایسے شفیع روز حساب پیدا حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ حرص کرنیوالا ہے پیغمبرؐ اوپر اسلام تمھارے کے ساتھ مسلمانون کے شفقت کرنیوالا مہربان ہے سمجھ لیجئے کہ ایک وجہ فضل کی پیغمبر
ہمارے کے اوپر تمام انبیا کے یہہ بھی ہے کہ حقتعالی نے کسی نبی کو ساتھ دو نامون اپنے کے مخصوص نہین فرمایا مگر آپکو کہ اپنی شان مین ارشاد
کیا ان اللہ بالناس لرؤف رحیم اور حضرت کی شان مین فرمایا بالمؤمنین رؤف رحیم فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ پس اگر
پھر جاوین منافق یاری اور مددگاری سے اور تخلف کرین فرمانبرداری سے پس کہہ کفایت ہے مجھکو اللہ تمھارے شر سے بچاوے گا
اور تمپر مجھکو غالب فرماویگا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اوپر اوسیکے
توکل کیا مین نے اور وہی ہے پروردگار عرش بڑیکا عرش کے معنے تخت کے ہین اور مراد اس سے ملک وسیع ہے یا وہی عرش عظیم
کہ قبلۂ دعا اور مطاف ملائکہ ہے اور اسمین اشارہ ساتھ کمال قدرت اور ضبط الٰہی کے ہے کہ وہ اللہ جو عرش کو باوجود اس عظمت
کے کہ آٹھ ہزار رکن رکھتا ہے اور روایت ہے کہ تیس لاکھ قاعدے ہین ہر قاعدے سے دوسرے تک تیس لاکھ برسکی راہ ہے قدرت
کاملہ اپنی سے نگاہ رکھتا ہے مجھے شر منافقون سے کیون نہ نگاہ رکھیگا کہ حافظ منست. گان اور ناصر سرافگند. گان وہی ہے **نظم**
یاری اوس سے چاہ یاری دہ ہے وہ + التجا کر اوسے سب سے بہ ہے وہ + جسکی اسے آفت مدد پر وہ ہوا + رنج و آفت سے وہ
جگ کے وہ چھوٹا **سُوْرَۃُ یُوْنُسَ** مکی ہے مگر ایک آیت ومنھم من یؤمن بہ ومنھم من لا یؤمن تا آخر ایکسو نو آیتین
ہین کلمات ایکہزار آٹھ سو تیس ہین حروف پانچہزار پانچسو سانیس ہین فواصل لمن ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ توبہ کے یہہ
ہے کہ سورۂ توبہ مذمت مین کافرونکے اور منافقون کے تھی یہہ سورہ یونس ذکر توحید مین اور رد مقالہ کافرونمین اور رحال ہلاک
انکے مین ہے یا یہہ کہ آخر سورت توبہ مین آیۃ لقد جاءکم رسول ذکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین تھی اول اس رکوع مین کو وحی کا آپکی ہے واللہ اعلم بحقائق الامور

وَھِیَ مِائَۃٌ وَّتِسْعُ اٰیٰتٍ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	سُوْرَۃُ یُوْنُسَ مَکِّیَّۃٌ

الٓرٰ یہہ حروف مقطعہ اسرار قرآن مین معانی انکی پنہان ہین مگر جسپر کہ اللہ کھولے بعضون نے کہا ہے کہ الف انا کا لام اللہ کا رے
رحمٰن کی ہے یعنے انا اللہ الرحمٰن مین اللہ ہون بخشنے والا یا الرٰ نام اس سورت کا ہے اور خبر مبتدا محذوف کی ہے ای ہذہ السورۃ
الر یا یہہ حروف مقسم بہ ہین اور حرف قسم محذوف ہے اور اشارہ جناب الٰہی سے طرف حبیبؐ اپنے کے ہے کہ قسم ہے الف کی
یعنے آلائے میرے کی کہ تجھپر ہین ازل سے اور قسم ہے لام کی یعنے لطف میری کی کہ ساتھ تیرے ہے بیچ وجود کے اور قسم ہے رے کی
یعنے رأفت میرے کی کہ تجھپر ہے ابد تک اور جواب قسم کا محذوف ہے کہ ان ہذا الکتاب حق یا جواب قسم کا ان ربکم اللہ الذی خلق
السموات ہے اور درمیان مین جملہ معترضہ واقع ہے یا جواب قسم کا ساتھ ترک لام کے بطریق شاذ یہہ ہے تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ

یہہ سورت آیتین ہین قرآن حکمت والے کی یا محکم کی کہ اوسمین اختلاف اور تناقض نہین یا کوئی نسخ نکر سکیگا یا تغییر ہوا وسکے کوئی
قدرت نپاویگا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب حضرت پر نبوت آئی سردارون نے قریش کے انکار کیا اور کہنے لگے کہ عجب
ہی کہ اللہ تعالیٰ تمام عالم پر آدمیون مین سے پیغمبر بھیجے اور اونمین سے بھی یتیم کو ابوطالب کے اس شرافت سے مشرف کرے اللہ
تعالیٰ نے فرمایا اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ کیا ہوا واسطے لوگون کے تعجب یہہ کہ وحی
بھیجی ہمنے طرف ایک مرد کے جنس اونکی ہین سے اور یہہ قبیلے اونکیکے ڈرا لوگونکو عذاب خدا سے سبب تعمیم کا یہہ ہی کہ کوئی شخص ایسا
نہین کہ جسمین کچھ برائی نہو الا ماشاء اللہ پس ڈرانا سب کیواسطے ہی پھر تخصیص کی بشارت ساتھ مومنونکے کیونکہ کفار مین کوئی
صفت ایسی نہین کہ موجب بشارت ہو اور فرمایا وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور خوشخبری دے اون
لوگون کو جو ایمان لائے ہین یہہ کہ واسطے اونکے ہی قدم راستی کا نزدیک پروردگار اونکے کے یعنے ایمان اور طاعت یا سابقہ ازلی
کہ اللہ نے وعدہ راست کیا نجات مومنونکا یا مقام صدق ہی کہ اوسمین زوال اور ملال نہین یا ایمان صادق ہی یا رضوان الٰہی
ہی یا دعائے ملائکہ ہی حق مومنین مین یا اعمال نیک ہین کہ پہلے بھیجے یا سلف صدق کہ برکت اونکی خلف کو پہنچتی ہی یا ولد صالح
ہی کہ پہلے موا یا تقدیم اس امت کی ہی کہ حق تعالیٰ نے کرامت کی ہی چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحن الآخرون السابقون
یا شفیع صدق کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین عین المعانی مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قدم صدق سے پوچھا فرمایا کہ ہی شفاعتی
توسلون الی ربکم سچ ہی کہ واسطے ہم گنہگارون نہہ کارونکے کوئی وسیلہ آمرزش کا برابر شفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین بیت زرہنما
دلمین گر تو خطرہ گنہ ہے ہین تیرے تو کہا ہے + یقین ہمیں ہی کہ ہوگا شفیع وہان تجھسے پر خطا کا قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ
کہا کافرون نے بعد آنے پیغمبر کے اور دیکھنے معجزات اونکیکے تحقیق یہہ مرد البتہ جادوگر ہی ظاہر اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ تحقیق پروردگار تمھارا اللہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو کہ
بزرگترین اجسام عالم ہین ساتھ قدرت بیقصور اور حکمت بے فتور کے بیچ چھہ دنکے ایام دنیا سے پھر قرار پکڑا جیسا کہ اوسکے لائق ہی اور ہمارے فہم
اور ادراک سے فائق ہی اوپر عرش کے کہ اعظم مخلوقات ہی تدبیر کرتا ہی کام کی تمام عالم کے موافق حکمت اپنی کے مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ
بَعْدِ اِذْنِهٖ نہین کوئی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے مگر پیچھے اذن دینے اوسکیکے یعنے جسکو وہ اذن دیگا شفاعت کا جسکے حق مین
اوسکی وہ شفاعت کریگا یہہ کلام رد ہی شفاعت آلہہ باطلہ کا ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ یہہ کہ اللہ موصوف بصفت خلق اور
تدبیر اور استوا کی پروردگار تمھارا ہی پس عبادت کرو اوسکی اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم یا نہین تفکر کرتے تم کہ مستحق
عبادت کے وہی ہی نہ بت اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا طرف اوسکے ہی بازگشت تمھاری سبکی ساتھ مرنے اور پھر اٹھنے کے نہ طرف اور کے
پس تیار ہو واسطے جواب سوال اوسکیکے وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا ہی اللہ نے سچا اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ تحقیق وہی پہلے
بار کرتا ہی پیدایش پھر دوبار کریگا اوسکو کہ مار کر جلاویگا لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ تو کہ جزا دیوے ان لوگونکو
کہ ایمان لائے اور عمل کئے نیک ساتھ انصاف اونکے کے یا بدلا دے اونکو ساتھ عدل اونکے کے یعنے رعایت عدل کی جو کی ہی اونھون
نے امور دین مین یا ایمان کیونکہ یہہ عدل قوی ہی اور اسکے مقابل مین شرک ہی کہ ظلم عظیم ہی اور یہہ معنے اخیر کے اگلی آیت سے خوب
چسپان ہین کہ مقابلے مین واقع ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ اور وہ لوگ کہ کافر
ہوئے واسطے اونکے پینا ہی آب گرم دوزخ سے کہ دل و گردہ اونکا جلاوے اور عذاب ہی دردناک بسبب اوسکے کہ تھے وہ کفر
کرتے ساتھ خدا اور رسول کے هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاۤءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وہ ہی اللہ جسنے کیا سورجکو روشن اور چاندکو اجالا بعضے
کہ اگر روشن بالذات ہو تو ضیا ہی اور جو بالعرض ہو تو نور انوار مین ہی کہ حقتعالیٰ نے اس آیت مین تنبیہ فرمائی کہ آفتاب خود روشن

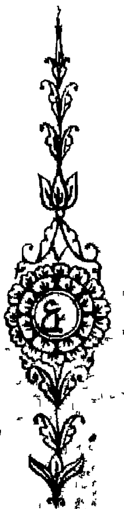
ہے اور ماہتاب کی روشنی عارضی ہے جتنا مقابل شمس کے ہوتا ہے اتنا چمکتا ہے وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ اور مقرر کین واسطے ہر ایک کے
چاند اور سورج سے منزلین اوپر آسمان کے مقدار سیر اونکیکے اور مشہور یہہ ہے کہ مقرر کین واسطے چاند کے منزلین لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ
وَالْحِسَابَ تو کہ جانو تم گنتی برسونکی ذکر مہینونکا اسواسطے نہ کیا کہ سال مین آ گئے اور تو کہ جانو حساب وقتونکا معاملات مین مہینون
سے اور دنون سے مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ نہین پیدا کیا اللہ نے اونکو جو مذکور ہوئے مگر ساتھ حق کے نہ واسطے کھیل کے یا
بمعنی لام ہے یعنے واسطے بیان حق کے يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ مفصل بیان کرتا ہے اللہ اور بصیغہ متکلم مع الغیر بھی قرات
ہے یعنے مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیونکو اپنی قدرت کی واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین یعنے اندیشہ امین کرتے ہین اور فائدہ
اوٹھاتے ہین اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ تحقیق بیچ آنے
جانے رات کے اور دن کے یا اختلاف مین نور اور ظلمت اونکیکے اور بیچ اس چیز کے کہ پیدا کی اللہ نے آسمانون مین اور زمین مین البتہ
نشانیان ہین اوپر وجود صانع کے اور وحدت اوسکیکے اور علم اور قدرت اوسکیکے واسطے اوس قوم کے کہ ڈرتے ہین کہ کیا پیش
آوے اور قیامت مین کیا ہو کیونکہ ڈر اور دہشت باعث ہوتا ہے اونکو تفکر اور تدبر پر اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا
بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا تحقیق جو لوگ کہ نہین امید رکھتے دیدار ہمارے کی یعنے منکر ہین آخرت کے کہ محل لقا کی ہے اور راضی
ہوئے ساتھ زندگانی دنیا کے اور آرام پکڑا ساتھ اوسکے یعنے دنیائے فانی کی لذتون مین خوش رہے نعیم جاودانی اور لذائذ جاودانی
بھول گئے یا دنیا مین رہے اسطرح کہ گویا ہرگز یہان سے جاوینگے نہین اور یہہ نہ جانا کہ اجل ہر دم نقارہ کوچ کا بجا رہی ہے **نظم**
یہہ اسکا سنتے ہی کوس رحلت + ہوتی ہے غم سے یہہ اپنی نوبت + کہ عقل ہی نے رہی ہے رافت + نہ ہوش اپنا بجا رہا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ
عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ اور جو لوگ کہ وہ نشانیون ہماری سے غافل ہین اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یہہ لوگ کہ
انکی آگ ہے دوزخکی بسبب اوسکے کہ تھے کماتے کفر اور شرک اور نفاق سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ
تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے نیک راہ دکھاویگا اونکو پروردگار اونکا آخرت مین ساتھ نور ایمان اونکیکے بہشت کی تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ چلتی ہین نیچے مکانون اونکیکے نہرین بیچ جنتون با نعمت کے دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ
اللّٰهُمَّ پکارنا بہشتیونکا حق تعالیٰ کو بیچ بہشت کے وقت طلب کرنے آرزو اونکی کے یہہ ہے کہ کہینگے پاکی ہے تجھکو یا اللہ اور یہہ ذکر بہشت
تلذذ ہوگا نہ واسطے عبادت کے اور جب یہہ کلمہ کہینگے جو اونکی خواہش ہوگی وہ ملیگی وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ اور دعا اونکی اوپر ایک
دوسرے کے بیچ بہشت کے یا درود حق کی یا تحیت ملائکہ کی سلام ہے وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور آخر پکارنا



اونکا یہہ ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار عالمونکا ہے لکھا ہے کہ جب مومن بہشت مین داخل ہوکر انوار عظمت
الٰہی مشاہدہ کرینگے حمد اور ثنا اوسکی بجا لاوینگے اور فرشتے اونکو سلام کر کر جناب الٰہی کی طرف سے ساتھ طرح طرح کے کرامات اور علو مقامات
کی بشارتین دینگے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر کر ختم کلام اوسپر کرینگے کہ الحمد للہ رب العالمین اور لذت تسبیح تحمید کی اونکو سب
لذتون سے بہشت کے خوشتر لگیگی **نظم** ذکر نام اوسکا کرے جیکو نہ کیونکر ملتذ + دھیان مین جسکے کہ ہو رونگٹا ہر ہر ملتذ + ذوق
تسبیح کا اوسکے ہے اوٹھا پاچنے + دخل کیا ہو وہ لقند اور ہو بشکر ملتذ + عین المعانی مین ہے کہ ایک نے حرم محترم حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے سے قیدی کو کھول دیا وہ بھاگ گیا آپنے سنکر کھولنے والے پر نفرین کی یہہ آیت آئی وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ
الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ اور اگر شتاب دیوے اللہ واسطے لوگونکے برائی دعائے بد سے جیسا کہ جلدی مانگتے ہین
یہہ بھلائی کو دعائے نیک سے پوری کیجاوے طرف انکے اجل انکی اور ہلاک ہوجاوین یعنے جیسی دعائے خیر قبول ہوتی ہے ایسی
دعائے بد بھی اگر قبول ہو تو جلد ہلاک ہوجاوین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ الٰہی مین تجھسے عہد کرتا ہون اسمین اختلاف کیجیو

کہ مین بھی بشر ہون اگر کسی مسلمانکو ایذا دون یا لعنت کرون یا مارون یا گالی دون تو وہ اوسکے حق مین دعائے خیر کیجیو اور سبب پاک
ہونے گناہونکا فرمائیو اور وسیلہ قرب اپنے کا دن قیامت کے اوسکے کیجیو بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ کفار نزول عذاب مین استعجال
کرتے تھے یہہ آیت اتری کہ ہم عذاب مین جو یہہ مانگتے ہین جلدی نہین کرتے فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ
پس چھوڑ دیتے ہین ہم اون لوگون کو کہ نہین امید رکھتے ملاقات ہمارے کی یعنے حشر پر ایمان نہین لاتے یا نہین ڈرتے ہمسے حشر کے دن
بیچ سرکشی اپنیکے تو کہ ضلالت مین سرگردان ہوتے ہین وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا اور جب پہنچتی ہے
آدمیکو برائی یعنے کافر کو رنج اور سختی یا ولید بن مغیرہ کو یا عتبہ بن ربیعہ کو پکارتا ہے ہمکو اوپر کروٹ اپنی کے یعنے تکیہ کے پہلو پر یا بیٹھے یا
کھڑے فائدہ تردید کا تعمیم دعا ہے سب احوال مین یا واسطے قسمون اور صنفون رنج کے ہے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا
إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ پس جب کھولدیتے ہین ہم اُس سے رنج اُسکا یعنے دور کرتے ہین بسبب اخلاص دعا اوسکی کے چلا جاتا ہے اوسی راہ
کفر پر کہ تھا دعا کے مقام سے گذر جاتا ہے پھر دعا نہین کرتا گویا کہ نہین پکارا تھا ہمکو طرف دفع کرنے رنج کے کہ لگا تھا اوسکو كَذَٰلِكَ زُيِّنَ
لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اسیطرح زینت دیا گیا ہے واسطے حد سے نکلجانیوالونکے جو کچھ کہ تھے وہ خلاف امر اور نہی کے کرتے وَلَقَدْ
أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا اور تحقیق ہلاک کیا ہمنے اہل قرنونکے کو پہلے تمسے اے مکے والو جب ظلم کیا اونھون نے ساتھ جھٹلانے
پیغمبرونکے وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا اور حالانکہ آئے تھے پاس اونکے پیغمبر اونکے ساتھ دلیلون روشن کے اور
معجزون ظاہر کے اور نہ تھے وہ کہ ایمان لاوین اگر نہ مرتے اور زندہ رہتے فساد استعداد کے سبب كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ اسی
طرح جیسی کہ جزا دی ہمنے اون کو ساتھ ہلاک کرنے اونکے بسبب جھٹلانے پیغمبرونکے جزا دینگے ہم گروہ مشرکونکو اہل مکہ سے کہ پیغمبر ہمارے کو
جھٹلاتے ہین ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِن بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ پھر کیا ہمنے تمکو اے مشرکو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تم مین مبعوث ہین جانشین پہلونکا بیچ زمین کے پیچھے اہل قرنونکے کہ ہلاک ہوئے تو کہ دیکھین ہم عالم شہادت مین بعد اوسکے کہ جانا ہے
ہمنے عالم غیب مین کہ تم کیونکر عمل کرتے ہو اچھے اور بُرے تو کہ اونکے موافق جزا دین تمکو نیک کی نیک اور بدکی بد نظم جزا آئینہ تیرے
فعل کا ہے + جو تو کرتا ہے اوسمین ہے ہویدا + جو کام اچھے کئے تو ہین وہ ظاہر + جو فعل بد کئے تو ہین وہ پیدا + حدیث مین ہے کہ
بعض کفار قریش نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ایسی آیت لاؤ کہ جو سادات عرب کو عبادات لات اور عزیٰ کی سے منع نکرے
اور مذمت بتونکی جسمین نہو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ
غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر مشرکان مکہ کے آیتین ہماری یعنے قرآن درانحال کہ واضح ہین کہتے ہین وہ لوگ
کہ نہین امید رکھتے ملاقات ہماریکی یا نہین ڈرتے وعید ہمارے سے پیغمبر کو لے آ قرآن سوا اسکے کہ ہمپر پڑھتا ہے تو یعنے وہ کتاب کہ
جسمین ذکر بعث اور حشر اور ثواب اور عقاب کا اور عیبونکا ہمارے بتونکے نہو یا بدل ڈال قرآن کو یعنے آیت عذاب کی جگہہ آیت رحمت
بنا اور غرض اونکی اوس سے یہہ تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متابعت اونکے خواہشونکی کرین اور وہ پھر آپکو الزام دین اللہ تعالیٰ نے فرمایا
قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي کہہ انکو کہ نہین لائق اور روا واسطے میرے یہہ کہ بدلڈالون مین قرآنکو طرف جی اپنے کیسے یا نہین ممکن اور
قدرت مجھکو کہ تغیر دون قرآنکو اپنی طرف سے اور زیادہ اور کم کر ڈالون إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ نہین پیروی کرتا ہون مین مگر اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف
میرے حقتعالیٰ سے بن بڑھانے گھٹانیکے إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون پروردگار اپنے
کی تبدیل قرآن مین عذاب دن بڑیکے سے کہ قیامت ہے قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُم بِهِ کہو اگر چاہتا اللہ نہ
پڑھتا مین اوسکو جو مجھپر نازل ہوا ہے اوپر تمھارے اور نہ جتاتا تم کو ساتھ اوسکے یا نہ دانا کرتا تمکو اللہ ساتھ قرآنکے پس یہہ فضل
اور رحمت اوسکا ہے کہ مجھکو حکم کیا ساتھ پڑھنے کے اور تمکو دانا کیا ساتھ سمجھنے اوسکے کے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ پس تحقیق

رہا تھا مین بیچ تمھارے ایک عمر کہ مقدار اوسکی چالیس برس تھی پہلے نزول قرآن سے یعنے اس مدت مین کہ مین مبعوث نتھا نہ مین
قرآن پڑھتا تھا نہ تم ساتھ اوسکے دانا تھے أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہین سمجھتے اور نہین عقل کرتے کہ جو کوئی چالیس برس تم مین رہا اور
نہ کسی عالم کی صحبت کی اور نہ کچھ علم سیکھا ایسا کلام پڑھے کہ فصحاء عرب بلاغت اوسکی سے حیران اور بلغاء ناظم ادب فصاحت اوسکی سے
سرگردان ہون البتہ استدلال کیا چاہئے کہ ایسے شخص سے ایسا کلام سرزد ہونا خرق عادت ہے پس قرآن شریف معجزہ رسالت ہے اور وسیلہ
دلالت اور قرآن کلام الٰہی ہے کہ مجھپر نازل ہوا کسی بشر کی طاقت نہین کہ مثل اسکے بنا سکے اور مین تغیر و تبدیل اوسمین نہین کر سکتا محض افترا
تمھارا ہے کہ کلام میرا جانتے ہو فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ پس کون شخص ہے ظالم تر اوس کسی سے کہ
باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ یا جھٹھاوے آیتون اوسکیکو اور اونسے کفر کرے إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ تحقیق ثابت یہہ ہے کہ نہین
نجات پاوینگے گنہگار یعنے کفار وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے اوس چیز
کی کہ نہین ضرر دیتی اونکو اگر نہ عبادت کرین اوسکی اور نہ نفع دیتی اونکو اگر تمام عمر اوسکی عبادت مین صرف کرین کیونکہ معبود اونکے پتھر ہین وہ
کیا نفع ضرر دے سکین اور حالانکہ معبود وہ چاہئے کہ ثواب عقاب پر قادر ہو تو کہ بندے بامید نفع اور دفع ضرر اوسکی عبادت کرین وَيَ
قُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ اور کہتے ہین وہ بت پرست یہہ بت شفاعت کرنیوالے ہین ہماری نزدیک اللہ کے یعنے دنیا مین
جو ہمپر مشکل آتی ہے یہہ اللہ سے کہکر آسان کرواتے ہین اور اگر فرضا بعث اور حشر ہو جیسے مسلمانون کا اعتقاد ہے تو خدا سے سفارش کرکر
عذاب سے چھڑا دوینگے قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ کہہ کیا خبر دیتے ہو اللہ کو ساتھ اوس چیز کے
یعنے اوسکے شریک کی کہ نہین جانتا بیچ آسمانونکے اور نہ بیچ زمین کے انتفا علم کا واسطے انتفا معلوم کے ہے یعنے زمین و آسمان مین
اوسکا شریک ہی نہین سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ پاکی ہے اوسکو اور بلندی اوس چیز سے کہ شریک ٹھہراتے ہین وَمَا كَانَ
النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً اور نتھے لوگ مگر جماعت ایک متفق دین اسلام پر زمانہ آدم علیہ السلام مین یا بعد طوفان نوح کے
کہ کشتی والے ہی رہگئے تھے یا متفق کفر پر زمان بعث ابراہیم علیہ السلام مین فَاخْتَلَفُوا پس اختلاف کیا پیغمبرونکے آنے کے سبب کہ
بعضے ایمان لائے اور بعضے کفر پر رہے یا عرب سب دین اسماعیلی پر تھے پھر عمر بن لحی نے احکام جاہلیت کے اختراع کئے مختلف ہوگئے
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے ہو گئی پروردگار تیرے سے یعنے حکم ازلی واقع ہے تاخیر مین اوس عذاب کے
کہ جھوٹے سچے مین فرق کر دے جو یہہ نہوتا لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اونکے بیچ اوس چیز کے کہ بیچ
اوسکے اختلاف کرتے تھے یعنے عذاب آتا مبطل کو ہلاک کرتا اور محق کو بچاتا وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ اور کہتے ہین
مشرکان مکہ کیون نہین اتاری گئی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی یعنے معجزہ پروردگار اوسکیسے اون معجزونمین سے جو ہم طلب کرتے
ہین کہ مکے مین نہرین بہنے لگین یا باغات ہو جاوین یا آسمان ٹوٹ پڑے یا فرشتے ظاہر گواہی رسالت پر آوین یا خانہ زرین مین تو
بیٹھے یا آسمانپر چڑھجاوے سمجھ لیجئے کہ یہہ سب سورہ بنی اسرائیل مین مذکور ہے وقالوا لن نومن لك حتى تفجر لنا من الارض
ينبوعا الخ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا پس کہہ جواب مین اونکے کہ سوا اوسکے نہین کہ علم غیب واسطے اللہ کے ہے شاید کہ
تمھارے طلب کے موافق معجزے آنے مین کچھ فساد ہو کہ باز رکھے آیات کو نزول سے پس تم منتظر رہو اپنی خواہش کے موافق معجزہ
اترنیکے إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ تحقیق مین بھی ساتھ تمھارے انتظار کرنیوالون سے ہون تو کہ دیکھون کہ عذاب میرا آتا ہے یا
معجزہ مطلوب تمھارا ظاہر ہوتا ہے وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِي آيَاتِنَا اور جسوقت
چکھاتے ہین ہم لوگون کو یعنے مکے والونکو رحمت یعنے صحت پیچھے بیماری کے کہ لگی ہوا ونکو یا فراخی بعد تنگی اور قحط کے ناگہان اونکو
مکر ہوتا ہے بیچ نشانیون ہمارے کے یعنے اونپر طعن کرتے ہین اور پیغمبر کے حق مین مکر کرتے ہین لکھا ہے کہ مکے والے سات برس بلائے



قحط مین مبتلا رہے جب رحمت الہی نے دفع اوسکا کیا کلام حق کو جھٹلانے لگے پیغمبر سے مکر لانے لگے جناب الہی سے حکم ہوا کہ قُلِ اللّٰهُ
اَسْرَعُ مَكْرًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالی ہی جلد تر دینے والا جزا مکر کی تمھارے تکو اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ
تحقیق بھیجے گئے ہمارے یعنے ملائکہ حفظ لکھتے ہین جو کچھ مکر کرتے ہو تم جب فرشتون سے ہمارے تمھاری تدبیر خفی مخفی نہین تو ہم سے کب
ہوگی هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وہی ہے اللہ جو چلاتا ہے تمکو بیچ خشکی کے جانور وغیرہ اور بیچ تری کے کشتیون پر حَتّٰى اِذَا
كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ یہانتک کہ جب ہوتے ہو تم بیچ کشتی کے وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ اور چلتی ہین کشتیان ساتھ اون لوگون کے جو
اونمین بیٹھے ہین ساتھ باو اچھی موافق کے وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ اور خوش
ہوتے ہین وہ ساتھ اس باو کے ناگاہ آجاتی ہے اون کشتیون پر باد تند اور آجاتی ہے اوپر موج دریا کی ہر مکان سے یعنے آگے
پیچھے ادہر اودہر سے وَّظَنُّوْا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اور تحقیق جانتے ہین یہہ کہ اونسے گھیرا کیا اون کو
چارون طرفسے پکارتے ہین اللہ کو واسطے دفع ہونے اس بلا کے درانحال کہ خالص کرنیوالے ہین واسطے خدا کے عبادت اور کہتے ہین
لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ اگر نجات دیگا تو ہمکو اس بلا سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالونسے نعمت نجات پر فَلَمَّآ
اَنْجٰهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ پس جب نجات دی اونکو اس بلا سے کہ ڈرتے تھے جس سے ناگہان وہ سرکشی کرتے ہین
بیچ زمین کے اور وہی کام کرتے ہین جو پہلے کرتے تھے شرک اور فساد بغیر حق کے یہہ تاکید ہے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ
مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اے لوگو سوا اوسکے نہین کہ سرکشی تمھاری اوپر جانون تمھاری کے ہے یعنے وبال اوسکا تمھین پر پڑتا ہے لو
فائدہ لینا کر زندگانی دنیا کا متاع منصوب ہے اور مصدر فعل محذوف کا ہے چنانچہ قرات حفص کی ہے اور مرفوع بھی قرأت آئی
ہے کہ بغیکم علی انفسکم مبتدا ہے اور متاع الحیوۃ الدنیا خبر یعنے سرکشی تمھاری برخورداری زندگانی دنیا ہے کہ کئی دن کی
منفعت ناپائدار ہے لذت اوسکی جلد جاویگی اور عقوبت اوسکی باقی رہیگی **نظم** دنیائے بے ثبات سے رغبت حذر کرو + اپنے پہ مت
ستم کرو اللہ کا ڈر کرو + اک شب کا جا جو چلا ہے پھر نہ یہہ نہ تم + دیکھو تم اس سرائے مین مت اپنا گھر کرو + ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ
فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف ہمارے ہے بازگشت تمھاری قیامت کو پس خبر دینگے ہم تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور
مناسب اوسکے جزا دینگے اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ
سوا اسکے نہین کہ مثال زندگانی دنیا کی جلد جانیمین مانند پانی کے ہے کہ اتارا ہمنے اوسکو آسمان سے یا ابر سے پس ملگئی ساتھ اوسکے
روئیدگی زمین کی اوس چیز سے کہ کھاتے ہین لوگ جیسے اناج اور میوے اور چارپائے جیسے گھاس اور بیلین حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ
الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ یہانتک کہ جب پکڑلی ہے زمین بناو اپنا یعنے سرسبز ہوتی ہے +
اور زینت پکڑلی ہے گوناگون بوٹونسے اور رنگارنگ پھولونسے اور جانتے ہین اہل اس زمین کے یہہ کہ قادر ہین اوپر کاٹنے اور توڑنے
اوسکے اَتٰهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ناگہان آتا ہے اوس زمین پر حکم ہمارا ساتھ خرابی
کے رات کو یا دن کو پس کردیتے ہین ہم اوسکو کٹی ہوئی گویا کہ نہ بسی تھی کل کو كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ جیسی اس تمثیل مین
تفصیل کی اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیان قدرت اپنے کی واسطے اوس قوم کے کہ دھیان کرتے ہین سمجھ لیجئے کہ پانی روح
ہے کہ آسمان سے اُترے اور بدلی ہین ملکر قوت پکڑے پھر کام کئے انسانی اور حیوانی جب ہر نہر لوپرا ہوا اور اوسکے متعلقونکو اوسپر بھروسا
ہوا یکایک حکم ہمارا پہنچا کہ مرگ ہے جیسی کھیتی پک کر زرد ہوکر کٹے یا کوئی فوج کچی کو آکر کاٹ لے ایسی ہی موت ناگہان آتی ہے اور کیا
کیا حسرت دکھاتی ہے **بیت** نکر آفت غرور پر زندگانی + کہ دم بھر کی ہے کل دنیائے فانی + بعضون نے کہا ہے کہ یہہ مثال دنیائے
ناپائدار کی ہے کہ پہلے اقبال پیچھے ادبار رکھتی ہے جیسی کھیتی پہلے تروتازہ ہوتی ہے پھر خشک بے رونق ایسی ہے ابتدا دنیا کی دولت

اور نعمت ہی اور انتہا حسرت اور ندامت **نظم** چھوڑ دنیا کو کہ ہی یہہ جون سراب + ہی نمایش ظاہری باطن خراب + گرچہ خوش آتا ہی
تجھکو اوسکا مال + لیک بچ اس سے کہ ہی یہہ بد مآل + خوب ہی اوّل یہہ اور آخر ہی زشت + بعد سبزی کا زرد ہوجاتی ہی کشت +
تازہ و تر پہلے پھر خشک زبون + جون زراعت ہی دلا دنیائے دون + بعضون نے کہا ہی کہ تمثیل آب باران کے ساتھہ مال جہان کی
ہی کہ تدبیر سے لوگون کی نہین برستا بلکہ امر الہی سے آتا ہی ایسے ہی مال کوشش سے نہین ہاتھہ لگتا جو پاتا ہی اوسکو حکم ربانی اور
تقدیر یزدانی سے پاتا ہی **بیت** رافت تجھے ملتا نہین زر تیرے ہنر سے + کب چرخ سے باران تیری تدبیر سے برسے + اور آب
باران جبتک جاری ہی پاک ہی لیکن جو ایک جگہہ ٹھہر جائے اور اوصاف ثلثہ اوسکے متغیر ہوجاوین پلید ہی ایسے ہی مال دنیا مین
جبتک خیرات ہوجاری ہی مقبول ہی جب دم بند ہوگیا صدقات سے مردود ہی **نظم** مال دنیا جیسے ہی آب روان + فیض پاتے
اوس سے ہین اہل جہان + بند جب دم ہوگیا پھر گندہ ہی + بند مت کر مالکو گر بندہ ہی + اور آب باران جو بقدر حاجت برسے تو
سبب آبادی کا ہی اور جو زیادہ ہوا موجب خرابی کا ہی ایسے مال جو مقدار احتیاج ملے تو فائدہ قدر ہی اور جو زیادہ ملا کہ خزانے
جمع ہوگئے باعث ارتکاب معاصی کا اور تفاخر کا ہوتا ہی ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی **بیت** کثرت مال ہی خرابی
دین + وہ نہ رکھہ جسکی احتیاج نہین + اور آب باران اگر درخت گل کو پہنچے طراوت اور لطافت اوسکی زیادہ کرے اور جو نخل خار
کو لگے حدت اور شوکت اوسکی بڑھاوے ایسے ہی مال دنیا بھی جو مرد صالح کو ملے صلاحیت بڑھاوے اور اگر مفسد کے ہاتھہ لگے
فساد زیادہ کرے **نظم** محک امتحان ہی یہہ مال + نیک و بد کھول دیتا ہی فی الحال + جو کرے خرچ ہی بجائے نیک + ہی
وہ نیک اور ہی اوسکی رائے بھی نیک + اور رکھو تا مقام بد مین ہی جو + فہم بد ادسکا اور بد ہی وہ + اور آب باران جو زمین پر
برستا ہی تو ایک جا نہین ٹھہرتا ادھر اودھر بہنے لگتا ہی ایسے ہی مال دنیا بھی ایک کے ہاتھہ مین نہین رہتا کبھی کسیکے پاس کبھی کسیکے
جاتا ہی **بیت** گل دنیا کا ہی رافت و فا کی بو سے خالی ہی + نہین کچھہ کام آنیکا مثال نقش قالی ہی + سمجھہ لیجیئے کہ اللہ تعالی
دنیا بندونکو طرف دنیا کے کہ محل آفات ہی نہین بلاتا بلکہ طرف منزل سلامتی کے دعوت کرتا ہی وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ
اور اللہ بلاتا ہی بندون اپنے کو طرف گھر سلامتی کے کہ بہشت ہی جنہون نے ایسے اعمال کئے کہ موجب دخول بہشت ہین اور بہشت
کو دار السلام اسواسطے کہا کہ وہان فرشتے بہشتیونکو یا بہشتی آپسمین ایک دوسریکو سلام کرینگے یا سلام نام اللہ کا ہی اور اضافت بہشت
کی طرف اوسکے واسطے تعظیم کے ہی جیسے ان طہرا بیتی مین فصول مین ہی کہ اللہ تعالی بندونکو بلاتا ہی اوس گھر سے کہ جسکا اول
بکا اوسط غنا آخر فنا ہی طرف اوس گھر کے جسکا مبدا عطا اور میانہ رضا اور منتہی لقا ہی اور بلاتا سبکو ہی طرف جنت کے وَ
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے طرف راہ سیدھی کے کہ دار السلام کو گئی ہی اور وہ اسلام
ہی یا طریق سنت سمجھہ لیجیئے کہ دعوت عام ہی بدلالت حضرت رسالت پناہی اور ہدایت خاص ہی وابستہ بتوفیق الہی **بیت**
رافت بلاتے سبکو ہی وہ دیکھنے ولے + وہان مسند قبول پہ بٹھلائے کسکو ہی لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ واسطے ان لوگونکے
کہ نیکی کرتے ہین یعنے ایمان لائے ہین جزائے نیک ہی یعنے بہشت اور زیادتی جزا سے ساتھہ فضل کے لکھا ہی کہ جیسے جزائے حسنہ ہی ایک
کے عوض ایک اور زیادتی ایک کی دس یا زیادہ جیسے مغفرت ہی اور زیادہ رضائے رب العزت مدارک مین ہی کہ زیادت محبت ہی
کہ دلونمین بندونکے دی ہی یا جو کچھہ دنیا مین عطا کی اور آخرت مین اوسکا حساب نہ لے اور بعضے کہتے ہین کہ زیادت سحاب ہی کہ ملا
بہشتیونکے سر پر آئیگا اور موافق خواہش اونکے ہر چیز برسائیگا اور جمہور محققونکے نزدیک زیادت لقائے مولی ہی کہ سب سے اولی ہی اہل بہشت کو
بمحض کرم اس سے مشرف فرمائیگا سچ ہی **بیت** نعمت نہین لقائے دلدار سے زیادہ + دار البقا مین کیا ہی دیدار سے زیادہ
وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ اور نہ ڈھانکیگی منہہ بہشتیونکے کو سیاہی اور نہ ذلت یعنے اونکے چہرونپر اثر مذلت اور خواری کا

نہ ہوگا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ یہہ لوگ نیک کار رہنے والے بہشت کے ہین هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے
ہین بلیت نہ نعمت پہ آویگا اونکی زوال + نہ دولت کو ہوویگا وہان انتقال + بخلاف اس دنیا کے متاع وغرور کے کہ زوال اور فنا
ضرور ہی وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ اور جن لوگون نے کہ کمائین برائیان مانند شرک
اور کفر اور نفاق کے بدلا برائیکا مانند برائی کے ہی کہ کسب کی ہی نہ زیادہ اوسپر اور ڈھانکیگی اونکو ذلت یعنے آثار مذلت کے اونپر
ظاہر ہونگے مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ نہین واسطے اونکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ
اللَّيْلِ مُظْلِمًا گویا کہ اوڑھائے گئے ہین منہہ اونکے ٹکڑے رات اندھیری رات کیسے یعنے غم اور اندوہ سے مانند شب تیرہ منہہ اون کے
ہوئے کالے أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہین هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین بلیت
چھوٹینگے اور نہ نکلینگے ہرگز عذاب سے + دوزخ مین وہ مدام جلینگے کباب سے + وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا
مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ اور جسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم اون سبکو پھر کہینگے ہم واسطے اون لوگون کے کہ شریک لاتے تھے کھڑے رہو جگہہ
اپنی پر تم اور شریک تمھارے جو تمنے سوا میرے پوجے ہین بت تو کہ دیکھو کہ ہم کیا کرتے ہین تم سے فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ پس جدا کرینگے ہم
درمیان کافرون اور بتون اونکے اور پوچھینگے ہم کافرون سے کہ کیون بتونکی عبادت کرتے تھے وہ کہینگے کہ اونھون نے ہمکو اپنی
عبادتکا امر کیا تھا وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ اور کہینگے شریک اونکے یعنے بت ہمارے حکم سے گویا ہو کر تھے
تم ہمکو عبادت کرتے بلکہ اپنے ہوا کی پرستش کرتے تھے افرایت من اتخذ الہہ هواه کافر کہینگے غلط ہی تحقیق نے ہمکو اپنی پرستش
کا حکم کیا تھا بت کہینگے فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ پس کفایت ہی اللہ شاہد درمیان
ہمارے اور درمیان تمھارے تحقیق تھے ہم پرستش تمھاری سے غافل کیونکہ نہ دیکھتے تھے ہم نہ سنتے تھے نہ عقل اور فہم رکھتے تھے هُنَالِكَ
تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ اس مقام پر آویگا ہر ایک
جی کو بدلا اوس عمل کا جو پہلے کیا تھا یعنے نفع اور ضرر اپنے اعمال کا دیکھینگے اور پھیرے جاوینگے سب جی طرف اللہ کے یعنے طرف
ثواب اور عقاب خدا کے کہ مولی اونکا برحق ہی اور کھویا جاویگا اونسے جو کچھ کہ تھے باندھتے یعنے شفاعت بتون کی سے اور حالانکہ
بت اونسے بیزار ہونگے قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کہہ کہ کون شخص رزق دیتا ہی تمکو آسمان سے اور زمین سے
مینہہ برسا کر اور گیاہ اگا کر أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ یا کون شخص ہی کہ مالک ہی کانون کا اور آنکھونکا یعنے کسکو قدرت
ہی کہ کان آنکھ بناوے اور آفتون سے بچاوے وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور کون نکالتا ہی زندہ
کو کہ حیوانات اور نباتات ہین مردے سے کہ نطفہ اور دانہ ہی اور کون نکالتا ہی مردے کو کہ نطفہ اور دانہ ہی زندے سے کہ حیوانات اور
نباتات ہین وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ اور کون تدبیر کرتا ہی کام کی تمام عالم کے یہہ تعمیم بعد تخصیص ہی اور جو یہہ سوال کریگا تو تو کافر بجہت
کمال وضوح اور ظہور کے عناد اور مکابرہ نہین کر سکینگے فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ پس البتہ کہینگے جواب مین کہ یہہ سب کچھ کرتا ہی اللہ اور جو یہہ
اقرار بڑی حجت ہی واسطے باطل کرنے طریق اونکے کہ بتونکو پوجتے ہین فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ پس کہہ اے حبیب میرے اونکو کہ بعد اس
اقرار کے آیا پس نہین ڈرتے عذاب سے ایسے خدا کے کیون بتون کو شریک کرتے ہو فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ پس یہی ہی جسمین کہ ایسی
صفتین ہین اللہ پروردگار تمھارا بے شک بے شبہہ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ پس کیا ہی پیچھے حق کے مگر گمراہی فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ
پس کہان سے پھیرے جاتے ہو حق سے طرف باطل کے اور توحید سے طرف شرک کے كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا
أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اسیطرح جبکہ ربوبیت حق کو سزاوار ہی ثابت ہوا حکم پروردگار تیرے کا یعنے عذاب خدا کا اوپر اون لوگون کے کہ
فاسق ہوئے یعنے دائرہ اسلام سے نکلکر کفر پر قائم ہوئے کہ وہ نہین ایمان لاوینگے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ

يُعِيدُهٗ کہہ کیا ہی شریکون تمھارے مین سے یعنے بتون مین سے کہ اللہ کا شریک ٹھہرا کر پوجتے ہو وہ شخص کہ پہلے بار کرے پیدایش پھر دوبارا کرے اوسکو یعنے جلاوے بعد موت کے اور جو کفار کہ پہلے بار کے پیدا کرنیکا اقرار کرتے تھے اور اعادیکا انکار حقتعالی نے فرمایا قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ ہی پہلے بار کرتا پیدایش پھر دوبارا کرتا ہی اوسکو پس کہان سے پلٹائے جاتے ہو راہ سیدھی سے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ کہہ کیا ہی شریکون تمھارے مین سے وہ شخص کہ راہ دکھاوے پیغمبر اور کتابین بھیجکر اور دلایل قدرت اپنے کے قایم کر کر طرف حق کے کہ دین اسلام ہی قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ کہہ اللہ راہ دکھاتا ہی طرف حق کے اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى کیا پس وہ شخص کہ راہ دکھاتا ہی طرف حق کے سزاوار تر ہی اسبات کا کہ پیروی کیا جاوے یا وہ شخص کہ آپہی راہ نہین پاتا مگر یہہ کہ راہ بتایا جاوے تفسیر زاہدی مین ہی کہ بت پرست بتونکو چار پایون پر باندھکر جابجا پھراتے تھے پس حقتعالی نے فرمایا کہ برابر ہی وہ کہ تم کو راہ دکھاوے یا تم اوسکو راہ دکھاو ؞ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ پس کیا ہی تمکو کہ کیونکر حکم کرتے ہو کہ برابر کرتے ہو اوس شخصکو کہ طرف اسکے محتاج ہو ساتھ اوس شخصکے کہ وہ محتاج ہی اور قادر اور عاجز کو یکسان جانتے ہو **نظم** عزو قدرت کہ دونون ہین ضدین دیکھ یکسان نہ اونکو نور العین ٭ یہہ کہان وہ کہان بڑا ہی فرق ٭ اسمین اوسمین ہی بعد غرب و شرق ٭ عز مخلوق سے ہی وابستا اور قدرت بخالق دوسرا ٭ خلق عاجز ہی اور وہ قادر ہی ٭ شبہ کیا ہی یہہ بات ظاہر ہی وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا اور نہین پیروی کرتے اکثر کافرونکے معتقدات اپنے مین مگر گمان سے کہ خیالات واہیہ مین اپنے ٹھہرا رکھا ہی جیسے قیاس غائب کا مشاہد پر اور مخلوق کا خالق پر اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا تحقیق گمان نہین کفایت کرتا علم اور اعتقاد حق مین کچھہ یعنے گمان قائم مقام یقین کے نہین ہوسکتا لکھا ہی کہ کافرونکا گمان تھا کہ بت اونکی شفاعت کرینگے سو حقتعالی نے فرمایا کہ گمان اونکا سو دکھ دیگا اور باز نہ رکھیگا عذاب حق سے کچھ ذرا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ وہ کرتے ہین متابعت گمان سے اور اعراض حجت اور برہان سے وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہین ہی یہہ قرآن باوجود دلائل اعجاز کے یہہ کہ باندہ لیا جاوے اور کہا جاوے کسی سے سوا خدا کے یعنے کسی بشر کی طاقت نہین ہی کہ قرآن بنالے وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ولیکن خدا نے بھیجا ہی اوسکو واسطے سچا کرنے اوس چیز کے کہ پہلے اوس سے ہی کتب منزلہ سے یعنے باوجود اعجاز کے گواہ پہلی کتابونکا بھی ہی وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور واسطے بیان کرنے اوس چیز کے کہ لکھی گئی ہی امر اور نہی سے نہین کچھ شک بیچ اوسکے کیونکہ اترا ہی پروردگار عالمون کی طرف سے لیکن کافر اوسپر ایمان نہین لاتے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین کہ باندہ لیا ہی اس کلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ کہہ کہ اگر مجھ سے ایسا کلام بن سکتا ہی تو پس لے آؤ تم بنا کر ایک سورت مانند اسکے فصاحت بلاغت مین کیونکہ تم نظم بلیغ اور نثر فصیح مین مشہور زمانہ ہو اور جو تمسے نہ بن سکے تو مدد چاہو وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور پکارو جسکو پکار سکو تم سوا اللہ کے اگر ہو تم سچے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے بنا لیا ہی اور اوسے بنوا و بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ کافر جھوٹے ایک سورت نہ بنا سکے بلکہ جھٹھایا اوس چیز کو کہ نہین گھیرا علم اوسکا یعنے خوبی آیتونکی سمجھی نہین اور انکار کرنے لگے اور نہین آئی اونکے پاس تحقیق اوسکی یعنے نہین کھلی اونپر معنی اور حقیقت قرآن کی یا تکذیب کی اوس چیز کی کہ نہین جانتے تھے بیچ قرآن کے ذکر بعث اور جزا اور وعید اور عقوبت کیسے اور نہین آئی اونکے پاس وہ چیز کہ عذاب سے وعدہ کیا تھا اور مقرر آویگی اور پھر ندامت کچھ کار گر ہوگی **بیت** جبکہ ہوجائیگا جو ہونا ہی ٭ پھر ندامت نہ کام آویگی كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ جیسے کہ جھٹلاتے ہین تیرے زمانیکے کافر اسیطرح جھٹھایا تھا اپنے پیغمبرونکو اون لوگون نے کہ پہلے تھے اون سے پس دیکھ کیونکر



ہوا انتہا کار ستمگاروں مکذبوں کا اور یہہ بھی اونہیں کیطرح عذاب دئے جاوینگے اس آیت مین تسلی حضرتؐ کی ہے اور تہدید اہل ضلالت
کی وَمِنْهُمْ مَّن يُؤْمِنُ بِهٖ اور بعضے اونمین سے کہ جھٹلاتے ہین وہ شخص ہین کہ ایمان لائے ہین ساتھ قرآن کے دلمین کہ حق ہے لیکن عناد
سے ظاہر نہین کرتے وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ نہین ایمان لائے ساتھ قرآن کے جہل اور نادانی سے وَ
رَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ اور پروردگار تیرا خوب جانتا ہے مفسدونکو اور معاندونکو اور بعضونے یہہ معنے کیے ہین کہ بعضے قوم مین سے
تیرے ایمان لاوینگے ساتھ قرآن کے اور بعضے اونمین سے نہین ایمان لاوینگے ساتھ قرآن کے اور کفر پر مرینگے وَاِنْ كَذَّبُوْكَ اور اگر جھٹلاوین
تجھکو یہانتک کہ تو ناامید ہوجاوے انکے ایمان لانیسے تو عم مت کھا فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ پس کہہ واسطے میرے جزا عمل میرکی ہے اور واسطے تمھارے
سزا کام تمھارکی اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ تم بے تعلق ہو اوس چیز سے کہ کرتا ہوں مین اور مین بے تعلق ہون اس چیز سے کہ کرتے ہو تم نہ
تمھین میرے عمل پر مواخذہ ہوگا نہ مجھے تمھارے عمل پر پکڑینگے بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت منسوخ ہے ساتھ آیت سیف کے وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ اور بعضے کفار سے یا یہود سے وہ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے جب قرآن پڑھتا ہے تو اور امت کو احکام شرع
کے سکھاتا ہے سننے کیواسطے اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ کیا پس تو سناتا ہے بہرونکو استفہام بمعنی نفی ہے یعنے اون کے
سنانے پر تو قدرت نہین رکھتا اور اگرچہ ہین کہ باوجود بہرے ہونیکے نہین سمجھتے یعنے بہراپنے کے ساتھ انکے بیعقلی بھی ملی ہے حاصل یہہ ہے کہ جو
بہرا ہوا اور کچھہ عقل رکھے تو وہ تخمین صورت سے بفراست بوجھہ بھی لے اور جو سمع اور عقل دونون نہون تو وہ کیونکر دریافت کرے بیت والے
اوس شخص پر آفت جسمین نہ سماعت نہ فراست ہووے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ دیکھتے ہین طرف تیرے اور
دلائل نبوت مشاہدہ کرتے ہین اور کمال عناد سے ایسے انجان ہوجاتے ہین کہ گویا کچھہ دیکھا ہی نہین اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ
کیا پس تو راہ دکھاتا ہے اندھونکو یعنے قدرت نہین رکھتا تو ہدایت پر اونکی اور اگرچہ ہین کہ باوجود اندھے ہونیکے نہین دیکھتے دیدۂ بصیرت سے
یعنے بصارت تو نہین بصیرت سے بھی محروم ہین غرض یہہ ہے کہ جو اندھا ہوشیار ہو وہ بن دیکھے بھی کچھہ چیز دریافت کرلے اور جو نابینا بیوقوف
ہو وہ کیا سمجھے خاک بیت خاک مقصود وہ دیکھے جسمین + نہ بصارت نہ بصیرت ہووے + اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ تحقیق اللہ نہین ظلم کرتا لوگونکو ساتھ کسی چیز کے کہ اونکے حواس اور عقل لیلے ولیکن لوگ جانون اپنی کو ظلم کرتے ہین کہ
حواس اور عقل کو کہ اللہ کی دلائل قدرت کے ادراک کیواسطے ہین واہیات مین خرچ کرتے ہین اور منافع اور فوائد اونکے سے محروم
رہتے ہین بیت دیکھنے سننے کو تیرے ہین فقط یہہ کان آنکھہ + ورنہ کیا ہے سمع درکار اور بصر کیا چاہیئے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد
کر اوس دنکو کہ اکٹھا کریگا اللہ کافرونکو اور نحشرہم ساتھ نون کے بھی قرأت ہے یعنے اکٹھا کرینگے ہم اور ہول سے اوس دنکے دنیا مین رہ
لینے کی مدت اور قبر مین رہنے کی درازی معلوم ہوگی كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ گویا کہ نہ رہے تھے مگر ایکساعت دنسے
امام زاہدی نے لکھا ہے کہ معتزلہ اسی آیت سے استدلال نفی عذاب قبر کے کرتے ہین کہ اگر کافر قبر مین معذب ہوتے تو مدت دراز قبر کو
ساعت کیون کہتے جواب اونکا وہی ہے جو پہلے لکھہ آئے ہم کہ اوسدن دہشت ہیبت ایسی معلوم ہوگی کہ مدت عذاب قبر جسکے مقابلے مین
ایکساعت نظر آئیگی اور جب قبرونسے اٹھینگے يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ایکدوسرےکو پہچانینگے آپسمین گویا کہ زمانہ جدائی کا کم ہوا ہے سمجھہ لیجیے کہ
یہہ احوال اول بعث مین ہوگا پھر جب متواتر ہیبت قیامت کی آئیگی تو آشنائی اور پہچان آپس کی سب بھلائیگی قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ تحقیق زیان پایا اون لوگون نے کہ جھٹلایا ملاقات اللہ کی کو یعنے بعث اور جزا کو اور نہوئے
راہ پانیوالے ساتھ ایمان کے وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اور اگر دکھاوین ہم تجھکو بعضی چیز جو وعدہ دیتے ہین ہم کافرون کو
عذاب سے سمجھہ لیجیے کہ وہ ہلاکت جماعت کفار کی تھی روز بدر مین اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا قبض کرلیوین تجھکو قبل اس معاملے سے تو جان
کہ حق ہے وہ ہوگا مقرر اگر دنیا مین ہوا اور تو نے نہ دیکھا فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ پس طرف ہمارے ہے بازگشت اونکی آخرت مین دکھاوینگے

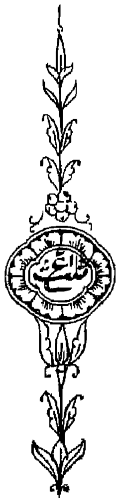
عذاب اونکا ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُونَ پھر اللہ بعد اس معاملے کے یا بعد قبض کرنے تیرے کے گواہ اور آگاہ ہی اوپر اوس چیز
کے کہ وہ کرتے ہین اور موافق عملون اونکے کے جزا دیگا وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ اور واسطے ہر امت کے امم ماضیہ سے پیغمبر ہی کہ اونکو حق کیطرف
دعوت فرماتا ہی فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ پس جب آتا ہی پیغمبر اونکا اونکے پاس اللہ کیطرف سے
اور وہ جھٹھلاتے ہین اوسکو فیصل کیا جاتا ہی درمیان پیغمبر اور جھٹھلانیوالونکے ساتھہ انصاف کے کہ رسول نجات پاتا ہی اور وہ ہلاک
ہوتے ہین اور پیغمبر کہ وہ نہین ظلم کئے جاتے یعنے ثواب پیغمبر کا نہین کم ہوتا اور عذاب جھٹھلانیوالونکا زیادہ نہین ہوتا استحقاق سے لکھا ہی
کہ بعد نزول آیت وامّا نرینّک کے کفار نکے عذاب موعود مین استعجال کرنے لگے یہہ آیت اُتری وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ
اور کہتے ہین کافر استبعاد اور استہزا کی راہ سے کب ہی یہہ وعدہ اگر ہو تم سچے وعید مین سمجھ لیجئے کہ مخاطب پیغمبر اور مسلمان ہین کہ مشرکونکو
ڈراتے تھے قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ کہہ نہین اختیار رکھتا مین واسطے جان اپنی کے ضرر کا اور نہ فائدہ
کا **مصرع** نئی دافع نقصان ہون نئی نفع رسان ہون + مگر جو چاہے اللہ پس مین کیونکر شتاب عذاب لاؤن تمپر لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ
واسطے ہر ایک امت کے وقت مقرر ہی ہلاکت کا إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ جب آتا ہی وقت عذاب
اونکا پس نہین پیچھے رہتے ایکساعت اور نہ آگے بڑھتے ہین نظم اجل جب آئے ہی ہوتی نہین ہی پھر پس و پیش + ہزار طرح مدد پہ
کھڑے ہون یار اور خویش + نہ کام آئیگی فریاد کی تیری کچھ فریاد + جو آج کرنا ہی کر لے اگر ہی دوراندیش + قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ
بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا تمنے یعنے بتاؤ مجھہ کو اگر آوے تمکو عذاب اللہ کا کہ جسکے نازل ہونیکی جلدی کرتے ہو راتکو وقت
خواب تمھارے کے یا دنکو وقت طلب معاش تمھارے کے البتہ پشیمان ہوگے اپنی جلدی سے پس جو معاملہ اسطرحکا ہی مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ
الْمُجْرِمُونَ کس چیز کی جلدی کرتے ہین عذاب سے یعنے کس نوع کا عذاب چاہتے ہین گناہگار یعنے کفار اور حالانکہ سب قسم عذاب برا
ہی کہ لکھا ہی جب یہہ آیت نازل ہوئی کفار نے کہا کہ ہمین باور نہین عذاب کا اگر آتا ہی تو شتاب آوے کہ ہم ایمان لاوین یہہ آیت اُتری
کہ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ کیا پیچھے استعجال سے جسوقت واقع ہوگا عذاب اور دیکھہ لوگے ایمان لاؤگے تم ساتھہ اوسکے پس کہا انکو
آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ تَسْتَعْجِلُونَ کیا اب ایمان لائے اور تحقیق تھے تم تکذیب اور استہزا کی راہ سے ساتھہ نزول عذاب کے جلدی کرتے
ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ پھر کہا جاویگا بعد اُترنے عذاب کے واسطے اون لوگونکے کہ ظلم کرتے تھے اوپر اپنے
ساتھہ شرک اور تکذیب کے کہ ایمان یاس کا مقبول نہین ہی چکھو عذاب ہمیشہ کا کہ الم اوسکا دائمی ہی هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ
نہین جزا دئے جاؤگے مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ تھے تم عمر بھر کسب کرتے کفر اور عصیان سے لکھا ہی کہ حی بن اخطب یہودی مدنی ہجرت سے پہلے
مکے مین تجارت کو آیا تھا حضرت کا شور نبوت سنکر مجلس شریف مین حاضر ہو کر قرآن سنکر کہنے لگا کہ جو دعوی تم کرتے ہو اور جو کلام پڑھتے ہو یہہ
سچ ہی یا نہ یہہ آیت اُتری وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ اور خبر پوچھتے ہین تجھہ سے قرآن کی اور دعوے نبوت کی کیا سچ ہی وہ بعضون نے
کہا ہی وعید کو یا بعث کو پوچھتے تھے کہ حق ہی یا نہین جواب آیا قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ کہہ ہان قسم ہی پروردگار میرے کی تحقیق

دعوے نبوت میرا یا قرآن یا بعث یا عذاب موعود البتہ حق ہی وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب کرنیسے وَلَوْ أَنَّ
لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ اور اگر ہو واسطے ہر جی کے جس نے ظلم کیا ہی اپنے پر ساتھہ کفر کے یعنے واسطے ہر کافر
کے جو کچھہ بیچ زمین کے ہی مال اور اسباب البتہ بدلا دیوے ساتھہ اوسکے تو کہ اپنی جانکو عذاب سے چھڑاوے وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ
اور چھپاوینگے پشیمانی اپنی کو جو بتونکی پرستش سے حاصل ہوئی ہی کہ مبادا اونسے ملامت سنین یا مبہوت ہو جاوینگے دہشت سے عذاب کی
اور قدرت تکلم کی نہین رکھینگے یا پاوینگے آلام حسرت اور ندامت کو اپنے اندر یا اسرار معنی اظہار ہی اور یہہ لغات متضادہ سے ہی یعنے مشرک
اظہار ندامت اعمال اپنے کا کرینگے لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ جسدم کہ دیکھینگے عذاب وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور فیصل کیا

درمیان مومنون اور کافرونکے یا رئیسون اور تابعدارونکے یا ظالمون اور مظلومونکے ساتھ انصاف کے اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ
نقصان ثواب اور زیادتی عقاب کے اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے
ہے اور زمین کے ہے پس فدیے کی کافرونکے احتیاج نہین رکھتا اور ثواب اور عذاب پہنچانے پر قادر ہے اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّلٰکِنَّ
اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ خبردار ہو تحقیق وعدہ اللہ کا بیچ ثواب اور عقاب کے سچ ہے اسمین اختلاف محال ہے اور لیکن اکثر کافر ظالم نہین جانتے
کیونکہ دنیا مین مغرور ہین اور عقبیٰ کے پہچاننے سے دور ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور طرف اسکے
پھیرے جاؤگے تم مرگ کو یا بعد مرگ اوٹھکر یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ای لوگو
تحقیق آئی ہے تمکو نصیحت پروردگار تمھارے سے اور شفا اور دوا اوس چیز کی کہ بیچ سینون کے ہے امراض جہالت سے وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ اور ہدایت اور رحمت ہے واسطے مسلمانون کے یعنے قرآن شریف کہ نازل ہوا ہے لوگو پر کتاب جامع ہے پند اور شفا اور ہدایت
اور رحمت کو کہ بیان ترغیب اعمال نیک اور قبائح افعال بد اسمین ہے یہی نصیحت ہے اور بیماری شک اور شبہ کی اور عقائد فاسدہ کی
کھوتا ہے یہی شفا ہے پھر جب یہہ دونون باتین اوسمین ہوئین تو عین ہدایت اور محض رحمت ہوا یا قرآن مواعظ نفوس ہے اور شفائے صدور
اور ہدایت ارواح اور رحمت اسرار ہے یا موعظت ہے واسطے عوام کے اور شفا واسطے خواص کے اور ہدیٰ واسطے اخص خواص کے اور
رحمت واسطے سب کے ہے **بیت** رحمتِ عام ہے کلام خدا + ہے عجب ہی کلام نام خدا + قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ کہہ شادی کرو
ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اوسکی کے فضل قرآن ہے اور رحمت دین اسلام یا فضل قرآن ہے اور رحمت یہہ کہ ہمکو اہل اسکا کیا یا فضل
قرآن ہے اور رحمت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا فضل توفیق ہے اور رحمت عصمت یا فضل معرفت ہے اور رحمت توفیق دریافت
اوسکی یا فضل نعم ظاہری ہین اور رحمت نعم باطنی یا فضل دخول جنت ہے اور رحمت نجات دوزخ یا فضل پردہ اٹھنا ہے اور رحمت
دیدار دیکھنا یا اشارہ فرمایا کہ بندے میرے فضل اور رحمت میری پر اعتماد کرین اور اپنی طاعت عبادت پر گھمنڈ نہ کرین کہ کسی پر بھروسا
نہین سوا فضل میرے کے اور کسی پر اعتماد نہین سوا رحمت میرے کے ہر ایک جا سرمایہ ہے اور سرمایہ مومنونکا فضل میرا ہے اور ہر ایک کا خزانہ ہے
اور خزانہ مسلمانونکا رحمت میری ہی بعضونے کہا ہے کہ معنے آیت کے یہہ ہین کہ ساتھ فضل اور رحمت میرے کے اوتری موعظہ اور شفا
فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا پس ساتھ اوسکے کہ اتری چاہئے کہ خوش ہون اسواسطے کہ ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ وہ بہتر ہے اوس چیز سے
کہ اکٹھا کرتے ہین دولت دنیا سے کہ ناپائدار ہے قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْہُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا کہہ مشرکان
عرب سے کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو جو کچھ کہ اتارا ہے اللہ نے واسطے تمھارے رزق سے یعنے چارپائے جنکا کھانا حلال ہے پس
کیا تمنے اسمین سے حرام اور حلال یعنے بعضون کو کہا کہ حلال ہے اور بعضونکو حکم کیا کہ حرام ہے جیسے بحیرہ اور سائبہ اور بعضونکو کہا کہ
یہہ کسی پر حرام کسی پر حلال ہے ما فی بطون ھذہ الانعام خالصۃ لذکورنا ومحرم علی ازواجنا قُلْ آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی
اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ کہہ کیا اللہ نے اذن دیا ہے واسطے تمھارے حرام اور حلال ٹھہرانیمین یا اوپر اللہ کے افترا کرتے ہو وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھَا یعنے
بیت حکم اللہ نے کیا ہے ہمین + حلت و حرمت مواشی ہین وَمَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور کیا
ہی گمان اون لوگون کا کہ باندھ لیتے ہین اوپر خدا کے جھوٹھہ تحلیل حرام اور تحریم حلال ہین کہ خدا اونسے کیا کریگا دن قیامت کے روز
جزا ہے اس ابہام مین بڑی تہدید اور سخت وعید ہے اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَشْکُرُوْنَ تحقیق اللہ البتہ
صاحب فضل کا ہے اوپر لوگون کے کہ کتابین اتارین اور رسول بھیجے ولیکن اکثر اونکے نہین شکر کرتے اس نعمت عظمیٰ پر وَمَا تَکُوْنُ فِیْ
شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْہُ مِنْ قُرْاٰنٍ اور نہین ہوتا تو ای حبیب میرے بیچ کسی حال کے اور نہین پڑھتا تو اللہ کیطرف سے کچھ قرآن وَّلَا تَعْمَلُوْنَ
مِنْ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیْکُمْ شُھُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ اور نہین کرتے تم ای آدمیو کچھ کام مگر ہوتے ہین اوپر تمھارے حاضر جب دم تم شروع کرتے

ہو بیچ اس کام کے وَلَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ
مُّبِیْنٍ اور نہین پوشیدہ علم پروردگار تیرے سے کچھ چیز برابر ہونگے کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے اور نہ کچھ چھوٹی اوس ذرہ سے اور نہ بڑی اوسسے
مگر لکھی ہی بیچ کتاب روشن کے کہ لوح محفوظ ہی حاصل یہہ ہی کہ کوئی قول اور فعل اوسسے چھپا نہین جزا ہر ایک کی موافق اوسکے دیگا اسی آیت
سے وعدیکا ثواب مومنون کو اور وعید کا عذاب کافرونکو نکلتا ہی اور ثواب اہل ایمان سے خبر دیکر فرماتا ہی کہ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا
خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ خبردار ہو تحقیق دوست اللہ کے نہین ڈر اوپر اونکے مصیبت اور رنج پہنچنے کا اور نہ وہ غمگین ہونگے
مطلب فوت ہونیسے عین المعانی مین ہی کہ اولیا وہ لوگ ہین کہ جسکے دیکھے سے اللہ یاد آتا ہی بحر الحقایق مین ہی کہ اولیا
سے وہ ہین جو خلاف نفس کرتے ہین کشف الاسرار مین ہی کہ اولیا عنوان شریعت اور برہان حقیقت ہین ظاہر اونکا احکام شریعت
سے آراستہ اور باطن اونکا انوار حقیقت سے روشن ہی بعضون نے کہا ہی کہ اولیا وہ ہین جو آپسمین دوستی برایے خدا کرتے ہین اون کو
نہین خوف موقف عظام مین اور نہ وہ اندوہگین ہونگے ہول قیامت سے اور بعضے کہتے ہین کہ اولیا مسلمان پرہیزگار ہین کیونکہ اونکی
صفت مین اللہ تعالی فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ اولیا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین اوس چیز پر کہ حقتعالی کیطرفسے
آئی ہی اور رہین پرہیزگاری کرتے اس چیز سے کہ حرام کی ہی اللہ نے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ واسطے اون کے
ہی خوشخبری بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے سمجھ لیجئے کہ دنیا مین بشارت وہ ہی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین
فرمایا رویائے صالحہ ہین کہ مسلمان اپنے حق مین دیکھتے ہین یا دوسرے مسلمانونکے حق مین دیکھتے ہین یا بشارت فرشتونکی ہی کہ وقت
نزع کے مسلمانونکو دیتے ہین مدارک مین ہی کہ بشارت دنیا مین محبت لوگونکی ہی ساتھ مومنونکے اور نام نیک اونکا ہی تبیان مین
ہی کہ بشری دنیا مین یہہ ہی کہ مسلمان اپنی جگہہ پہلے مرگ سے جنت مین دیکھ لے اور بشارت آخرت مین سلام فرشتونکا ہی مومنونپر
سلمی نے کہا بشارت دنیا وعدہ لقا ہی اور مژدہ آخرت تحقق اس وعدیکا شیخ الاسلام نے کہا کہ ولی کو دو بشارتین ہین دنیا مین شناخت
کی اور عقبی مین نواخت کی یہان سرور مجاہدہ اور وہان نور مشاہدہ یہان صفا و وفا اور وہان رضا و لقا **بیت** وہ مرد حق ہین جو
رکھتے ہین یہان وفائے عہد اور صفائے باطن + میسر اونکو وہان ہی رافت رضائے مولی لقائے مولی + لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ
نہین بدلنا کلام خدا کے کو یعنے وعدہ الہی مین خلاف نہین ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ یہہ خوشخبریان جنکا وعدہ کیا ہی یہی مراد پانا بڑا
کہ نہ کسی کے فہم مین آتا ہی نہ عقل مین سماتا ہی وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اور نہ چاہئے کہ غمگین کرے تجھکو اے حبیب میرے بات کافرونکی
کہ میرا شریک ٹھہراتے ہین اور تیری نبوت کو جھٹھلاتے ہین اور تیرے قتل کی تدبیر لگاتے ہین یا کلام بے ادبانہ تیری شان مین کہتے ہین اِنَّ
الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا تحقیق عزت واسطے اللہ کے ہی ساری تیرے دین کو عزیز فرماویگا اور تجھے غلبہ دیگا هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وہ ہی
سننے والا بیہودہ باتین اونکی جاننے والا ارادہ اور نیتین اونکی اور مناسب اوسکے سزا کو پہنچا دیگا اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِی الْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانونکے ہی عالم ملائکہ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہی عالم جن اور انس
مین اور جب یہہ کہ اشرف سب سے ہین اوسکے بندے پیدا کئے ہوئے ہین تو اور کون ایسا ہی جو دعوی خدائیکا کرے ذوی العقول کو
صلاحیت شرکت کی اوسکی ربوبیت مین نہین ہی پھر جمادات کو شریک ٹھہرانا کمال ضلالت اور نہایت جہالت ہی **نظم** جہل اس سے
سوا ہی کیا کہ کوئی + پتھرونکو شریک حق ٹھہرائے + اپنے ہاتھوں سے جو تراشے ہین + تف ہی معبود ان بتونکو بنائے وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ
یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ اور کس چیز کی پیروی کرتے ہین وہ لوگ جو عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے شریکونکی کہ شرکت ربوبیت مین
محال ہی اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ نہین پیروی کرتے مگر گمان کی کہ اپنے گمان مین بتونکو شریک حق کا جانتے ہین
اور نہین وہ مگر جھوٹھ کہتے نسبت شرکت مین سمجھ لیجئے کہ بعد نفی شرکت کے کمال قدرت اپنی بیان فرماتا ہی تو کہ استدلال وحدانیت پر

اسکے کرکر جاہین کہ مستحق عبادت کے وہی ہے نہ غیر کہ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا وہ ہے اللہ جسنے
پیدا کیا کمال قدرت اپنی سے واسطے تمھارے رات اندھیری کو تو کہ آرام پکڑو بیچ اوسکے اور دنکو دکھانیوالا روشن تو کہ اپنے کارو
بار اوسمین بجالاؤ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ تحقیق بیچ پیدا کرنے رات دنکے اور نور اور ظلمت اونکے البتہ نشانیان
ہین اوپر توحید صانع حکیم کے واسطے اوس قوم کے کہ سنتے ہین قرآن کو گوش ہوش سے اور اوسکی معانی مین فکر کرتے ہین قَالُوا اتَّخَذَ
اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ کہتے ہین ایک گروہ بنی مدلج سے کہ پکڑی ہے اللہ نے اولاد کہ فرشتے ہین پاک ہے اللہ اولاد پکڑنے سے
هُوَ الْغَنِيُّ وہ ہے بے احتیاج اولاد سے کیونکہ ضعیف ہو تو اوس سے قوت پکڑے یا فقیر ہو تو اوس سے امیر ہو یا ذلیل ہو تو اوسسے
عزیز ہو یا حقیر گمنام ہو تو اوس سے نام پیدا کرے یہہ سب علامتین احتیاج کی ہین اور وہ تو آپ زبردست پادشاہ غالب نامور
ہے اوسکو کیا احتیاج ہے **بیت** نیاز اوسکو نہین وہ غنی مطلق ہے + اوسکی رکھتے ہین سب احتیاج وہ حق ہے + یا یہہ کہ
ولد جزو والد کا ہوتا ہے اور یہہ صورت ترکیب کی ہے اور جو مرکب ہے ممکن ہے اور جو ممکن ہے غیر کا محتاج ہے اور واجب
الوجود غنی مطلق ہے پس وہ کسیکا محتاج نہین **بیت** غنا صفات الہی سے جان ای رافت + غنی ہے ایک وہی اور جو ہے سو
محتاج لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ واسطے اوسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانونکے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے إِنْ عِنْدَكُمْ
مِنْ سُلْطَانٍ بِهَٰذَا نہین ہے تمھارے پاس ای مشرکو کوئی دلیل ساتھ اوسکے کہ خدائے پاک کا فرزند ٹھہراتے ہو أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ
مَا لَا تَعْلَمُونَ کیا کہتے ہو اوپر اللہ کے دروغ اور افترا جو کچھ نہین جانتے قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق وہ لوگ کہ باندھ لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹھ اولاد بناتے ہین اور شریک ٹھہراتے ہین نہین چھٹکارا
پانیوالے **بیت** یعنی دوزخ سے نہ نکلینگے نہ دیکھینگے بہشت + کیونکہ ایسے ہی کئے کام اوڈھونڈتے ہین زشت + مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ
إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ اونکو فائدہ اندک ہے بیچ دنیا کے کہ چند روز کی مہلت ہے
پھر طرف ہمارے ہے بازگشت اونکی پھر چکھاوینگے ہم اونکو عذاب سخت اونکی بسبب اوسکے کہ تھے قرآن اور پیغمبر پر کفر کرتے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ
نَبَأَ نُوحٍ اور پڑھ اوپر قوم اپنی کے جو مکے والے ہین خبر نوح علیہ السلام کی إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي جس
وقت کہا واسطے قوم اپنی کے جو مشرک تھے ای قوم میری اگر ہے دشوار اوپر تمھارے رہنا میرا سمجھہ لیجئے کہ ساڑھے نوسو برس
حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت طرف اللہ کے کئی اور جفائین اونکی سہین جب بہت تنگ آئے تب فرمایا کہ اگر تمپر شاق
ہے رہنا میرا وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ اور نصیحت کرنی میری ساتھ نشانیون وحدانیت خدا کے اور تم تصدیق نہین کرتے اور مجھکو ایذا
پہنچاتے ہو فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ پس اوپر اللہ کے توکل کی مین نے فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ پس مقرر کرو تم کام اپنے کو یا جمع کرو خداوندان
امر کو یعنی رؤسائے قوم کو وَشُرَكَاءَكُمْ اور ملاؤ شریکون اپنے کو یعنی جو تم نے اپنے زعم مین شریک اللہ کے ٹھہرا رکھے ہین حاصل یہہ
ہے کہ تم سب اتفاق کرو میرے قصد مین ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً پھر چاہئے کہ نہووے کام تمھارا میرے قصد مین اوپر تمھارے چھپا
یعنی ظاہر متوجہ میری طرف ہو ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ پھر تمام کرلو طرف میرے جو چاہتے ہو اور پورا کرلو جو ارادہ رکھتے ہو اور
مت ڈھیل دو مجھکو تو کہ جھوٹ جاؤ ملامت اقامت اور مشقت نصیحت میری سے فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ پس اگر
پھر جاؤ تم اور میرا کہنا نمانو پس نہین مانگتا مین تم سے اوپر ادائے رسالت اپنی کے مزدوری کہ تمھارے نماننے سے وہ جاتی رہے إِنْ
أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ نہین مزدوری میرے پیغام پہنچانے کی مگر اوپر خدا کے کہ وہ مجھے اوسپر ثواب دیگا تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ وَأُمِرْتُ
أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہومین فرمانبرداری سے اللہ کے پس خلاف حکم اوسکے نکرونگا مین اور اجر پیغامبری
اپنے کا غیر اوسکے سے نچاہونگا مین سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت دلیل ہے اوپر کمال توکل نوح علیہ السلام کے فَكَذَّبُوهُ پس جھٹلایا قوم نے

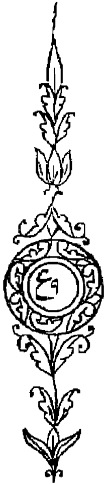


نوح علیہ السلام کو اور اوسپر قائم رہے فَنَجَّیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ پس بچا دیا ہمنے نوح علیہ السلام کو غرق ہونیسے اور اونکو
جو ساتھ اسکے تھے بیچ کشتی کے اور وہ بقول اصح اسّی زن و مرد تھے وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اور کیا ہمنے
کشتی والونکو جانشین بیچ زمین کے بعد ہلاک ہوئے عالم کے اور غرق کیا ہمنے اون لوگونکو کہ جھٹھلاتے تھے نشانیون ہماری کو کہ نوح کو دین
تھین یعنے معجزے فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ پس دیکھ نگاہ عبرت سے اے دیکھنے والے کہ کیونکہ ہوا انجام کار ڈرائے گیون کا یعنے
مشرکون قوم نوح علیہ السلام کا اس آیت مین بھی تسلی حضرت کی ہے اور تہدید اہل کفر اور ضلالت کی ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا
اِلٰی قَوْمِهِمْ پھر بھیجے ہمنے بعد نوح علیہ السلام کے پیغمبر طرف قوم اونکی سے یعنے ہر پیغمبر کو ایک قوم پر بھیجا ہود علیہ السلام کو قوم عاد پر
اور صالح علیہ السلام کو قوم ثمود پر اور ابراہیم علیہ السلام کو قوم بابل پر اور شعیب علیہ السلام کو قوم ایکہ اور اہل مدین پر فَجَآءُوْهُمْ
بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ پس آئے پیغمبر ہمارے ان امتون کے پاس ساتھ دلیلون روشن کے پس نتھے
وہ امتون والے کہ ایمان لاوین اون پیغمبرون پر بسبب اوس چیز کے کہ جھٹھلاتے تھے ساتھ اوسکے پہلے پہنچنے سے رسولونکے یعنے قبل بعثت
کے جھٹھلانے کے اونکی عادت تھی بعد بعثت کے بھی اسی طریقے پر رہے یا ایمان نہ لائے ساتھ اوس چیز کے کہ جھٹھلایا تھا جسکو پہلے اسّے
روز میثاق مین كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ جیسی مہر لگائی تھی دلون پر جھٹھلانیوالون پہلی امتون کے ایسے ہی مہر لگاتے ہین
ہم اوپر دلون حد سے گذرنیوالون کے بیچ تکذیب کے کہ قریش وغیرہ سے ہین اس امت مین ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰی وَهٰرُوْنَ
اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰیٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ پھر بھیجا ہمنے پیچھے اون پیغمبرونکے موسیٰ اور ہرون کو طرف ولید
بن مصعب کے یا قابوس کے کہ فرعون اوس زمانیکا تھا اور سرداروں اوسکیکے ساتھ معجزون روشن ہمارے کے جیسے عصا اور ید بیضا
پس تکبر کیا انھون نے اور نمانا اور تھے قوم گنہگار فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ پس جب آیا اونکے
پاس حق نزدیک ہمارے سے یعنے موسیٰ علیہ السلام اور توراۃ اور معجزات لائے کہا انھون نے عناد اور فساد سے تحقیق یہہ البتہ جادو
ہے ظاہر قَالَ مُوْسٰٓی اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ کہا موسیٰ نے اون لوگون کو جو جادو بتاتے تھے کیا کہتے ہو تم واسطے سخن
راست اور معجزہ روشن کے اوس وقت کہ آیا تمھارے پاس کہ یہہ جادو ہے اَسِحْرٌ هٰذَا کیا جادو ہے یہہ جو مین نے تمھین دکھایا
استفہام انکاری ہے یعنے جادو نہین ہے یہہ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ اور نہین چھٹکارا پاتے جادوگر اور نہین پہنچتے مراد کو قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا
لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا کہا سردارون نے قوم فرعون کے حضرت موسیٰ کو کیا آیا ہے تو ہمارے پاس تو کہ پھیر دیوے
ہمکو اوس چیز سے کہ پایا ہے ہمنے اوپر اوسکے باپون اپنے کو یعنے آبا ہمارے عبادت فرعون کی کرتے آئے ہین تو اوس سے ہمین
پھراتا ہے وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ فِی الْاَرْضِ اور ہووے واسطے تم دونون بھائیونکے کہ موسیٰ اور ہارون ہو بڑائی اور
بادشاہی بیچ زمین مصر کے وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ اور نہین ہم واسطے تم دونون کے تصدیق کرنیوالے وَقَالَ فِرْعَوْنُ
ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ اور کہا فرعون نے اپنے مصاحبون سے لے آؤ میرے پاس ہر ایک جادوگر دانا اپنے حق مین موسیٰ کے
مقابلے کیواسطے پھر ساحر جمع ہوئے اسطرح جو سورہ اعراف مین گذرا ہے فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓی اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ
مُّلْقُوْنَ پس جب آئے جادوگر مقابلے مین موسیٰ علیہ السلام کے کہا واسطے اونکے حضرت موسیٰ نے ڈالو جو کچھ ہو تم ڈالنے والے رسیان
اور لاٹھیان فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ پس جب ڈالین جادوگرون نے رسیان اور لاٹھیان اپنی اور حرکت
مین حرارت ہوا سے اژدہا سانپ سے نظر آنے لگے کہا موسیٰ نے جو کچھ لائے ہو تم وہ جادو ہے نہ وہ جو مین لایا ہون اور اہل فرعون
اوسکو جادو کہتے ہین اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ تحقیق اللہ شتاب باطل کرتا ہے جادو تمھارے کو اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ
تحقیق اللہ نہین سنوارتا کام مفسدونکا وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اور ثابت کریگا اللہ حق کو جو مین لایا ہون

ع

ساتھ باتون اپنی کے یعنے حکم اور قضا اپنی کے یا ساتھ وعدے نصرت اور غلبہ کے کہ مجھ سے کیا ہی اور اگرچہ ناخوش رکھین گنہگار
کفار اور اُنپر آوے دشوار فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓی اِلَّا ذُرِّیَّۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ پس نہ ایمان لائے واسطے موسیٰ کے ابتداء بعثت مین مگر اولاد
قوم اسکیکے کہ جب موسیٰ علیہ السلام مدین سے مصر کو آئے بنی اسرائیل کو طرف اللہ کے دعوت کی بڑے بوڑھون نے قبول نہ کیا اور
بعضے جو ایمان لائے عَلٰی خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِہِمْ اوپر ڈر کے فرعون سے اور سردارون اونکیسے حاصل یہہ ہی کہ بعضے بنی
اسرائیل ایمان لائے موسیٰؑ پر باوجود اسکے کہ ڈرتے تھے فرعون سے اور اپنے باپون اور سردارونسے اَنْ یَّفْتِنَہُمْ اوس سے کہ
عذاب کرے اونکو فرعون یا آبا اونکے اونکو فرعون کے پاس لیجاوین اور وہ پھر کفر مین ڈالے وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ
اور تحقیق فرعون غالب ہی بیچ زمین مصر کے وَاِنَّہٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِیْنَ اور تحقیق وہ البتہ حد سے گزرنیوالونسے ہی تکبر اور سرکشی مین
یہانتک کہ دعویٰ خدائیکا کرتا ہی اور بنی اسرائیل کو اپنی بندگی پر لاتا ہی وَقَالَ مُوْسٰی یٰقَوْمِ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ
فَعَلَیْہِ تَوَکَّلُوْٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّسْلِمِیْنَ اور کہا موسیٰ نے مومنون کو جو ڈرتے تھے ای قوم میری اگر ہو تم ایمان لائے ساتھ اللہ کے
اور جانتا ہی تمنے کہ نفع اور ضرر پہنچانا اوسی کے اختیار مین ہی پس اوپر اوسیکے توکل کرو اگر ہو تم فرمانبردار سمجھ لیجیے کہ توکل
اسقاط خوف اور رجا کا ہی ما سوی اللہ سے بلکہ باہر آنا ہی رویت اسباب سے اور کمال اوسکا توجہ الی اللہ اور نسیان ما سوی
ہی نظم جو کوئی غرق توکل مین ہوا + عشق کی مست وہی مُل مین ہوا + باغ گیتی کا اوسے ہوش ہی کیا + محو وہ اور ہی ہی گُل
مین ہوا + جب حضرت موسیٰ نے اونکو کہا کہ توکل کرو فَقَالُوْا عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا پس کہا اونھونے اوپر اللہ کے توکل کی ہم نے
اور دعا متوکلون کی جو باجابت مقرون ہی پس زبان نیاز سے دعا آغاز کی کہ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ای
پروردگار ہمارے مت کر ہمکو محل عذاب کا واسطے قوم ظالمونکے یعنے اونکو ہمپر مسلط مت کر تو کہ عذاب پاوین ہم اونکے ہاتھون سے
وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِکَ مِنَ الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ اور نجات دے ہمکو ساتھ مہربانی اور بخشش اپنی کے قوم کافرونسے یعنے اونکے قہر اور مکر سے
یا اونکی ملاقات سے لکھا ہی کہ جب موسیٰ علیہ السلام پر یہہ لوگ ایمان لائے فرعون نے کہا کہ مساجد اور معابد اونکے جو بازارون
اور محلونمین ہین خراب کردو اور نماز سے منع کیا حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ گھرونمین اپنے عبادت خانے مقرر کرو تو کہ کافر
مطلع نہون چنانچہ فرماتا ہی وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْہِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِکُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا اور وحی بھیجی ہمنے طرف موسیٰ اور
بھائی اوسکیکے یہہ کہ جگہہ دو واسطے قوم اپنی کے بیچ شہر مصر کے گھرونمین کہ وہان عبادت حق کیا کرین تثنیہ لانا ضمیر کا اشارہ ہی
کہ تخصیص معابد اور تعیین قبلہ متعلق ہی ساتھ اماموں قوم کے سو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام تھے وَّاجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قِبْلَۃً وَّاَقِیْمُوا
الصَّلٰوۃَ اور کرو گھرون اپنے کو مسجدین قبلہ رویعنے کعبہ معظمہ کیطرف اور موسیٰ علیہ السلام کعبہ کی جانب نماز پڑھتے تھے اور قائم
رکھو نماز کو وہین ضمیر جمع کی اسواسطے ہی کہ مساجد بنانا ہین اور نماز پڑھنی سب سے تعلق رکھتی ہی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور بشارت
دے ای موسیٰ مومنونکو ساتھ بھلائی کے دنیا اور عقبیٰ کی ضمیر واحد لانا اسواسطے ہی کہ بشارت کام صاحب شریعت کا ہی اور وہ
موسیٰ علیہ السلام تھے وَقَالَ مُوْسٰی رَبَّنَآ اِنَّکَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَہٗ زِیْنَۃً وَّاَمْوَالًا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اور کہا موسیٰ نے
دعا ہی مین ای پروردگار ہمارے تحقیق تونے دیا ہی فرعون کو اور سردارون اوسکیکو اسباب آرایش کا اور مال بیچ
زندگانی دنیا کے ابن عباس رضہ نے کہا کہ مصر سے حبشہ تک تمام پہاڑ معادن ذہب اور فضہ اور زبرجد کے فرعون کے تصرف مین
تھے اس سبب سے تمام قبطی مالدار تھے سو وہی سبب ضلالت اور اضلال اونکا ہوا موسیٰ علیہ السلام نے دعا مین وہ بیان کیا اور
پھر واسطے عجز کے تکرار کیا کہ رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِکَ ای پروردگار ہمارے اونکو یہہ کچھ دیا اسباب مال دنیا کا تو کہ گمراہ
کرین بندون تیرے کو راہ عبادت تیری سے اور فرعونکی عبادت کی طرف بلاوین رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِہِمْ ای پروردگار ہمارے

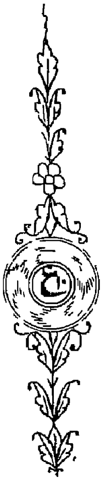
بیٹھ ڈال اوپر مالون اونکے کہ صورت اونکی محو ہوکر اور رہی کچھہ نہ جائے تو کہ شرکت اون کی خاک مین ملجائے سو ویسا ہی ہوا چنانچہ
قتادہ رض نے کہا کہ دینار اور درہم اونکے پتھر ہوگئے اوسی ہیئت اور نقش پر کہ تھے اور اسدی نے کہا کہ اموال اونکا نقد اور اطعمہ
اور اشجار اور اثمار پتھر ہوگیا اون نو معجزون مین سے حضرت موسیٰؑ کے یہہ بھی ایک معجزہ تھا پھر حضرت موسیٰؑ نے دعا کی کہ وَاشْدُدْ
عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا اور سختی ڈال اوپر دلون اونکے یعنے مہر لگا دے پس نہ ایمان لاوین موسیٰ علیہ السلام نے وحی سے معلوم
کیا تھا کہ وہ ایمان نہین لانیکے اسواسطے یہہ دعا کی کہ دل اونکے سخت کردے تو کہ ایمان سے نہ کھلین حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ
یہانتک کہ دیکھین عذاب دردناک کہ وہ غرق ہونا ہے دریائے قلزم مین قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ دَعْوَتُکُمَا فرمایا اللہ نے کہ تحقیق قبول
کی گئی دعا تمھاری دونون بھائیونکی لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی اور ہارون علیہ السلام نے آمین کہا تھا اور آمین
کہنے والا بھی دعا مین شریک ہوتا ہے اسواسطے کہا کہ دونون کی دعا قبول ہوئی فَاسْتَقِیْمَا پس مستقیم رہو تم دونون دعوت
مین اور الزام حجت مین اور جلدی مت کرو کہ جو تم چاہتے ہو اپنے وقت پر وہی ہوگا لکھا ہے کہ بعد چالیس برس کے اثر اس دعا کا
ظاہر ہوا وَلَا تَتَّبِعَآنِّ سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اور ہرگز مت پیروی کیجیو جلدی کرنیمین راہ ان لوگونکی کہ جہالت سے نہین جانتے
کہ وعدہ اللہ کا سچا ہے اپنے وقت پر ظہور کریگا **مصرعہ** وقت پر موقوف ہر ایک کام ہے * جب وقت عذاب کا آیا حضرت
موسیٰ کو وحی ہوئی کہ اپنی قوم کو لیکر مصر سے نکلجاؤ کہ وقت عذاب کا قبطیون پر آن پہنچا حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر طرف شام
کے چلے جب دریا کے کنارے پہنچے فرعون اپنے لشکر سمیت پیچھے آیا دریا پھٹ گیا بنی اسرائیل پار اُتر گئے وہ ڈوب گیا چنانچہ
حق تعالیٰ فرماتا ہے وَجَاوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا اور اُتار لیگئے ہم بنی اسرائیل
کو دریا سے سلامت پس پیچھا کیا اونکا فرعون اور لشکر اوسکے نے سرکشی سے اور تعدی سے جب کنارے دریا کے پہنچے گھوڑا فرعون
کا بو سے جبرئیل کی گھوڑی کی کہ سوار ہوکر آئے تھے دریا مین در آیا تمام لشکر اوسکی متابعت سے دریا مین کودا حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَکَهُ الْغَرَقُ
قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یہانتک کہ جب پالیا اوسکو ڈوبنے نے
اور اوسنے جانا کہ ہلاک ہوجاؤنگا کہا ایمان لایا مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر وہ خدا کہ دعوت موسیٰ سے ایمان
لائے ہین ساتھہ اوسکے بنی اسرائیل اور مین فرمانبردارون سے ہون مدارک مین ہے کہ فرعون نے ایک معنی کو تین بار تین عبارت
مین تکرار کیا کہ کسیطرح قبول ہو لیکن فوت وقت کے سبب مقبول نہوا پھر حقتعالیٰ نے یا جبرئیل نے اوسکے جواب مین کہا آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ
قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ کیا اب ایمان لاتا ہے تو کہ اختیار نرہا اور حالانکہ نافرمانی کرچکا تو پہلے اس سے اور کہا میرے پیغمبر
کا نہ مانا اور تھا تو مفسدون سے کہ آپ گمراہ تھا اور ونکو گمراہ کرتا تھا مفسرین نے لکھا ہے کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام نے آکر فرعون
سے کہا کہ ایک امیر نے اپنے بندیکو مال اور نعمت اپنے سے پرورش کیا اور اپنے ملک پر اختیار دیا وہ کفران نعمت کرے اور حکم مولیٰ
سے پھرے اور دعویٰ خواجگی کا کرے اوسکا کیا حال ہے اسکا فتویٰ لکھدو فرعون نے لکھا کہ کہتا ہے ابو العباس ولید بن مصعب
کہ جو بندہ کہ خدمت سید اپنے کے سے باہر آوے اور کفران نعمت کرے حکم اوسکا یہہ ہے کہ دریا مین اوسکو غرق کرین جبرئیلؑ نے
جب فرعون غرق ہونے لگا تو وہی خط اوسکو دکھایا اور کہا کہ تیرے ہی فتوے پر عمل ساتھہ تیرے کیا ہے فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ
پس آج نجات دینگے ہم تجھکو ساتھہ بدن تیرے کے پانی سے یعنے لشکر تیرا سب ڈوب جاویگا اور تیرے بدنکو ہم پانی پر اچھال دینگے
لکھا ہے کہ جب فرعون معہ لشکر غرق ہوگیا بنی اسرائیل کو ایک دغدغہ پیدا ہوا کہ فرعون ڈوبا نہین کشتیان تیار کرکے بھاگ رہا چھپا کرے
اللہ تعالیٰ نے بدن فرعون کا پانی پر تیرا دیا اوسکے بدن بے روح کو دیکھکر بنی اسرائیل کی تسلی ہوئی اور بعضے علما نے بدن کو معنی
زرہ کہا ہے اور لوہیکا تیرنا پانی پر نشانی ہے قدرت الٰہی کی اور زاد المسیر مین ہے کہ جو باقی رہی تھی قوم فرعون کی مصر مین وہ



کہنے لگے کہ فرعون غرق نہیں ہوا جزیرون مین دریا کے شکار ماہی مین مشغول ہے حق تعالی نے دریا کو حکم کیا اوسنے بدن فرعون کا
کنارے پر پھینکدیا تو کہ سب مصر والے دیکھ لین اور معنے نجیک کے نلقیک علی نجوة من الارض کیے ہین بہر تقدیر حق تعالی نے فرمایا کہ بدن
تیرے کو دریا سے باہر لاوینگے لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً تو کہ ہو تو واسطے ان لوگونکے جو پیچھے تیرے ہین نشانی کہ ساتھ تیرے
عبرت پکڑین اور جانین کہ جو بندہ ہوکر دعوی خدائی کا کرے اوسکا یہی حال ہے وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ
اور تحقیق بہت لوگونمین سے نشانیون قدرت ہماری سے البتہ غافل ہین نہ اونمین فکر کرتے ہین نہ اونسے عبرت پکڑتے ہین وَلَقَدْ
بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ اور تحقیق جگہہ دی ہمنے بنی اسرائیل کو بعد ہلاک فرعون کے اور قوم اوسکیکے جگہہ دینا راستی
کا یعنے جو صدق وعدے ہمارے کے لائق تھا اور وہ ولایت شام کی تھی پھر مصر وَّرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور روزی دی انکو ہمنے پاکیزہ
چیزونسے بعضے کہتے ہین یہان مراد بنی اسرائیل سے یہود زمانہ پیغمبر کے ہین کہ اونکو یثرب مین جگہہ دی اور کھجورین تر اور خشک
عنایت کین فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَھُمُ الْعِلْمُ پس اختلاف کیا اونھونے امر دین مین اپنی یا شان مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
یہان تک کہ آیا اونکے پاس علم توریت کا اور احکام اوسکیکا اور اسمین اختلاف کیا ساتھ تاویل کے اوس وقت تک کہ عالم ہوئے
صفات اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اسمین تحریف اور تغیر کرنے لگے اور بعضونے کہا ہے کہ وہ علم قرآن کا ہے کہ اترا اور
سبب اختلاف یہود کا ہوا اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَھُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا
درمیان اونکے دن قیامت کے بیچ اوس چیز کے کہ تھے بیچ اوسکے عناد سے یا جہل سے اختلاف کرتے حکم توریت سے یا امر
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْــَٔـلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ
پس اگر ہو تو بیچ شک کے اوس چیز سے کہ نازل کی ہے ہمنے طرف تیرے قصص اور احکام سے پس پوچھ اون لوگون سے کہ پڑھتے
ہین کتاب پہلی تجھسے یعنے اہل کتاب کیونکہ جو تجھپر نازل ہے وہ ثابت ہے اونکے نزدیک کتابونمین مراد کتاب سے یہان
جنس کتب ہے اور مخاطب یہان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت ہے اور زجاج اور مبرد کہتے ہین کہ ان بمعنی ما نافیہ ہے یعنے پس
نہین تو بیچ شک کے لیکن اہل کتاب سے سوال کر واسطے زیادتی بصیرت کے لَقَدْ جَاۗءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ
تحقیق آیا ہے تیرے پاس کلام سچا پروردگار تیرے سے پس مت ہو تو شک لانیوالون سے سمجھ لیجے کہ اسطرحکے جہان خطاب آئے ہین
ظاہر مین مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین لیکن بقول اصح خطاب اور ہے کو ہے کیونکہ حضرت معلوم اور محفوظ ہین شک اور شبہہ سے
بیچ اوس چیز کے کہ نازل ہوئی ہے آپ پر اور اسی قسم سے یہہ خطاب بھی ہے وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ اور مت ہو تو اون لوگونسے کہ جھٹلاتے ہین آیتون اللہ کی تو کہ قرآن ہے پس ہو جاویگا تو اگر جھٹلاویگا تو زیان کارون سے
اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ ثابت ہوئی اوپر اونکے بات پروردگار تیرے کی جو لوح محفوظ
مین لکھی ہے کہ وہ کفر پر مرینگے اور فرشتونکو اوسکی خبر کردی ہے نہ ایمان لاوینگے کیونکہ اللہ کی بات جھوٹی نہین بعضونے کہا ہے کہ
مراد کلمہ سے لاملان جہنم ہے یا ہولاء فی النار ولا ابالی ہے وَلَوْ جَاۗءَتْھُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ اور اگرچہ آوین
اونکے پاس سب نشانیان یہان تک کہ دیکھین عذاب دردناک جو اونکے واسطے مقرر ہوا اور بعد نزول عذاب کے ایمان اون کو
فائدہ نکرے جیسے قوم فرعون کو اور امتون پہلیونکو نفع نہ دیا فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ بتیان مین ہے کہ اکثر نحوی کہتے ہین کہ لولا یہان
بمعنی ما نافیہ کے ہے یعنے نتھا کوئی قریہ یعنے رہنے والے اوسکے کہ عذاب نازل ہونیکے وقت اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ
يُوْنُسَ ایمان لایا ہو پس نفع دیا ہو ایمان اوسکے نے اوس وقت مگر قوم یونس علیہ السلام کو کہ وہ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْھُمْ عَذَابَ
الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰھُمْ اِلٰى حِيْنٍ جب ایمان لائے اٹھالیا ہمنے اونسے عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا

سکے اور فائدہ دیا ہمنے اونکو وقت پہنچنے اجلون اونکی تک سمجھہ لیجیے کہ موافق اس ترجمے کے کہ لکھا گیا استثنا الا قوم یونس کا منصل ہی اور نفع ایمان یاس کا مخصوص ساتھہ اس قوم کے ہی اور حکم سے آیت فلم یک ینفعھم ایمانہم لما راوا باسنا کے یہہ قوم مستثنا ہی اور ایک جماعت مفسرین نے آیت کے یہہ معنے کہے ہین کہ پس کیون نہ ہوئی کوئی بستی کہ ایمان لائے ہوتے قبل معائنہ عذاب سے اور شتابی کی ہوتی پہلے حلول اوسکے سے تا نفع کرتا اوسکو ایمان اوسکا لیکن قوم یونس کی کہ علامات عذاب کے دیکھنے ہی ایمان لے آئی وقت حلول تک دیر نہ کی اس تقدیر پر استثنا منقطع ہی اور قصہ یونس علیہ السلام کا مختصر یہہ ہی کہ وہ اولاد یہودا ابن یعقوب علیہم السلام کے تھے بعد سلیمان علیہ السلام کے حق تعالی نے اونکو نبوت عطا کر کے طرف اہل نینوا کے زمین موصل مین کہ لاکھہ آدمی تھے بلکہ بیس ہزار او پر بھیجا چالیس برس اونھون نے اللہ کیطرف دعوت کی لوگون نے نمانا اور ایذائین پہنچائین آخر تنگ آکر اونھون نے بد دعا کی اللہ نے قبول کر کر فرمایا کہ کہدے اپنی قوم کو کہ تین دن یا چالیس کے بعد عذاب آویگا یونس علیہ السلام نے قوم سے کہکر پہاڑ کی راہ لی ایک کھوہ مین جا چھپے جب وقت عذاب کا آیا اللہ تعالی نے مالک کو فرمایا کہ ایک جز ابر سموم دوزخ اوس قوم پر بھیج وہ حکم بجالایا ابر سیاہ دھوان دھار پر شرار نمودار ہو کر گرد شہر کے گھر گیا لوگون نے جانا کہ یونس علیہ السلام سچ کہتے تھے جمع ہو کر پادشاہ کے پاس آئے وہ مرد عاقل تھا کہنے لگا کہ یونس علیہ السلام کو ڈھونڈھو بہتیرا تلاش کیا نہ پایا پادشاہ نے کہا کہ یونس گئے تو خدا جسکی طرف ہمین بلاتے تھے وہ تو باقی ہی اور دانا ہی اور شنوا ہی اب کچھہ علاج اور نہین مگر یہی کہ عاجزی اوس کی درگاہ مین کرین ہم پس پادشاہ گرو سرو پا برہنہ ٹاٹ پہنکر رعیت کو ہمراہ لے صحرا کو گیا مرد جدے عورتین جدی بچے جدے زاری جناب باری مین کرنے لگے اور پکارے کہ امنا بما جاء یونس علیہ السلام اول ذی الحجہ سے دسوین محرم تک اسیطرح روتے رہے چالیس رات تک نالہ و فغان سے نہ تھمے عاجزی اور بیچارگی اپنی بیان کرتے تھے **نظم** چارہ سازی کر کہ ہم بیچارہ ہین + دشت مین آفات کے آوارہ ہین + بن تیرے رکھتے نہین ہین اور ہم + تو ہی فرما کس سے چاہین عذر ہم + اپنے در سے تو نے گر ہانکا ہمین پھر بھروسا کسکے ہی در کا ہمین + جانکر تجھکو خدا آئے ہین ہم + زاری و عجز و فغان لائے ہین ہم + کون ہی تیرے سوا مشکلکشا + کھولدے مشکل ہماری یا خدا + بعضے کہتے تھے الہی یونس علیہ السلام نے ہمکو کہا تھا کہ خدا نے میرے فرمایا ہی بندے سے خرید و اور آزاد کرو ہم بندے تیرے آئے ہین ہمین اپنے کرم سے عذاب سے آزاد کر بعضے کہتے تھے کہ خدایا ہمین یونس علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ میرے مالک نے فرمایا ہی کہ بیچارون اور دردمندون کی دستگیری کر ہم بیچارے درماندے ہین اپنے فضل سے ہمارا ہاتھہ پکڑ بعضے کہتے تھے کہ ای پروردگار ہمارے یونس علیہ السلام تیرا فرمایا کہتے تھے کہ جو کوئی تم پر ستم کرے اوس سے درگذر و ہم گنہگار اوپر اپنے ستم کرے آئے ہین ہمسے خطائین عفو کر بعضے کہتے تھے کہ الہا یونس علیہ السلام ہمین کہتے تھے کہ پروردگار میرے نے کہا ہی کہ سایل کو رد مت کرو ہم سایل تیری درگاہ مین آئے ہین ہمین رد مت فرما **نظم** ہاتھہ پھیلا تیرے در پر آئے ہین + مت ڈرا امید کر کر آئے ہین + ہمکو نا امید مت چھوڑ ای کریم + رحم زاری پر ہماری کر رحیم + قاضی الحاجات ہی تو ای خدا + حاجتین برلا تو ہی حاجت روا + بن تیرے کہہ کسکے در پر جائین ہم + اپنی یہہ بیچارگی دکھلائین ہم + تو ہی بیچارون کا ہی یک چارہ ساز + سبکا تیرے در پہ ہی روئے نیاز + القصہ چالیسوین دن کہ عاشورہ محرم اور جمعہ تھا اثر مناجات کا ظاہر ہوا کہ سحاب ظلمت ابر رحمت سے بدل گیا اور انپر برسنے لگا یونس علیہ السلام بعد چالیس دن کے نینوا کی طرف آئے کہ قوم کی خبر لون کیا حال ہی جب نزدیک شہر کے پہنچے رحمت حق دیکھکر ڈرے کہ مین نے عذاب سے ڈرایا تھا سو یہان رحمت اتری اگر مین شہر مین جاونگا تو مجھکو جھوٹا کہینگے یہہ سوچکر پھر صحرا کو چلے باقی قصہ اونکے جانیکا اور دریا مین مچھلی کے نگلنے کا سورۂ انبیا اور صافات مین آویگا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ ایمان لاتے جو کوئی بیچ زمین کے ہین سبکے سب لکھا ہی کہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لانے پر قوم کے بہت حریص تھے جب ایمان نہ لائے دل آپکا غبار ملال سے مکدر ہوا حق تعالی نے یہہ
آیت نازل کی کہ ایمان لانا میرے ارادہ پر موقوف ہے أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ کیا تو زبردستی کرتا ہے لوگونکو
یہانتک کہ ہوجاوین ایمان لانیوالے بغیر ارادے میرے کے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت منسوخ ہے ساتھہ آیت قتال کے وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن
تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نہین ممکن کسیکو یہہ کہ ایمان لاوے مگر ساتھہ حکم اللہ کے اور توفیق اور قضا اوسکیکے وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ
عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ اور کر دیتا ہے اللہ پلیدی یعنے عذاب کرتا ہے اللہ اوپر اون لوگونکے کہ نہین سمجھتے نشانیان قدرت اوسکے کی
اور نجعل ساتھہ نون کے بھی قرأت ہے یعنے کرتے ہین عذاب یا غصہ کرتے ہین ہم یا مسلط کرتے ہین ہم شیطان کو قُلِ انظُرُوا مَاذَا
فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکونکو جو نشانیان قدرت حق کی طلب کرتے ہین کہ دیکھو کیا کچھہ بیچ آسمانون
کے ہے اور زمین کے ہے عجایب پیدایش اللہ کی تو کہ قدرت حق تمپر ظاہر ہو وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَن قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ
اور نہین دفع کرتا دیکھنا نشانیونکا اور سننا کلام ڈرانیوالونکا یعنے رسولونکا عذاب الہی کو اوس قوم سے کہ نہین ایمان لاتے یا اوس گروہ
سے کہ بیچ علم اور حکمت میری کے واقع ہے کہ ایمان نہین لاوینگے فَهَلْ يَنتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِهِمْ پس نہین
انتظار کرتے یہہ مشرک مگر دنونکا یعنے واقعونکا مانند واقعون اون لوگونکے کہ گذرے ہین پہلے اونسے جیسے قوم عاد اور ثمود اور اصحاب
ایکہ اور اہل موتفکہ اور مراد واقعون سے نزول عذاب ہے قُلْ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ کہہ پس منتظر رہو عذاب کے کہ تمپر
نازل ہوگا تحقیق مین بھی ساتھہ تمھارے انتظار کرنیوالون سے ہون ہلاک ہونے تمھارے کا ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا پھر نجات
دی ہمنے پیغمبرون اپنے کو جب عذاب جھٹلانیوالونپر اُترا اور نجات دی اون لوگونکو جو ایمان لائے اونپر كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ
اسیطرح ثابت ہوا اوپر ہمارے وقت ہلاک ہونے مشرکونکے نجات دینا ایمان والونکا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب اونکے رضی
اللہ عنہم قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ مِّن دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ
الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے مکے والو اگر ہو تم بیچ شک کے صحت دین میرے سے اور ہین تھین بتادون دین اپنا پس
نہین عبادت کرتا مین اون لوگونکو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے بتونسے اور فرشتونسے ولیکن عبادت کرتا ہون مین اللہ کو وہ جو قبض
کرتا ہے یعنے مارتا ہے تمکو سمجھ لیجئے کہ تخصیص وفات کی تہدید ہے کیونکہ مشرکونکا بعد موت کے وقت عذاب کا ہے وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہون مین ایمان والونسے ساتھہ احکام الہی کے اور اخبار انبیا کے وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ
حَنِيفًا اور امر کیا گیا ہون یہہ کہ سیدھا کر منہہ اپنے کو یعنے خالص کر عمل اپنے کو واسطے دین میرے کے در آنحال کہ مایل ہو تو سب دینون
سے طرف اسلام کے وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور مت ہو شرک لانیوالونسے یہہ خطاب متوجہ بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے وَلَا تَدْعُ مِن
دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ اور مت عبادت کر سوا اللہ کے اوس چیز کو کہ نہ نفع دے تجھکو اگر عبادت کریگا تو اوسکی اور نہ ضرر دے تجھکو اگر نہ عبادت
کریگا تو اوسکی فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ پس اگر کی تو نے اوسکی عبادت پس تحقیق تو اوس وقت ظالمونسے ہے کہ وضع عبادت اور دعا غیر موضع مین کی
وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ اگر لگاوے تجھکو اللہ کچھہ مرض یا شدت یا فقر پس نہین کھولنے والا واسطے اوسکے
مگر وہ کہ اللہ ہے وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ اور اگر ارادہ کرے ساتھہ تیرے صحت اور راحت اور غنا کا پس نہین کوئی پھیرنیوالا
فضل اوسکیکو سمجھ لیجئے کہ یہان فضل موضع ضمیر مین واقع ہے سو دلیل ہے اوپر کہ اللہ تعالی فضل کرنیوالا ہے نیکیان پہنچاتا ہے
بندونکو بغیر استحقاق اونکے يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ پہنچاتا ہے فضل اپنے کو ساتھہ اوس شخص کے کہ جسکو چاہتا ہے بندون
اپنے سے وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اور وہ ہے بخشنے والا پس اوسکی مغفرت سے بسبب اپنی معصیت کے ناامید مت ہو مہربان ہے
پس ساتھہ طاعت اوسکیکے امید رحمت کی رکھو قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ کہہ اے لوگو تحقیق آیا ہے تمھارے



پاس کلام سچا یا پیغمبر صادق پروردگار تمھارے سے اور کچھ عذر نہین رہا تمکو فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ پس جسنے راہ پائی
ساتھ ایمان اور متابعت نبی آخر الزمان کے پس سوا اوسکے نہین کہ راہ پاتا ہی واسطے جان اپنی کے کہ اوسکا نفع اوسیکو ملتا ہی وَمَنْ
ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا اور جو کوئی گمراہ ہوا ساتھ انکار اور جھٹھانیکے پس سوا اوسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہی او پر نفس اپنے کے کہ وبال گمراہی
کا اوسیکی طرف پھرتا ہی وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ اور نہین مین او پر تمھارے داروغہ کہ تمھارے کام میرے سپرد ہون بعضون نے لکھا ہی کہ
یہہ آیت منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ اور پیروی کر اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف
تیرے ساتھ عمل کرنے اور پہچاننے کے اور صبر کر ایذا پر جو پہنچے تجھکو یہانتک کہ حکم کرے اللہ ساتھ نصرت تیری کے یا امر کرے ساتھ قتال بت
پرستونکے اور جزیہ لینے کتابی کے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور وہ بہتر ہی سب حکم کرنیوالونسے کیونکہ حکم مین اوسکے مطلق خطا اور جور
نہین یا جاننے والا ہی چھپی چیزون کا اوسے احتیاج شاہد ونکی نہین **بیت** ذرہ ذرہ کا اوسے ہی علم کچھ اخفا نہین + سب
ہین محکوم اوسکے رافت وہ ہی خیر الحاکمین +

سورۂ ہود

مکی ہی ایکسو تئیس آیتین ہین اور ایکہزار سات
سو پندرہ کلمے ہین اور سات ہزار پانچسو چھپنٹھہ حرف ہین فواصل اسکے د ق ظلم نطن ضر ورہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ یونس کے یہہ ہی
کہ ختم سورہ یونس کا ساتھ ذکر نزول قرآن کے اور اتباع وحی کے تھا شروع سورۂ ہود کا ساتھ ذکر احکام آیات قرآنی کے ہوا اور تناسب لفظی
بھی ظاہر ہی کہ مقطع اوسکا هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ہی اور مطلع اسکا اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ

وثلث وعشرون اٰية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورہ هود مكية وهي مائة

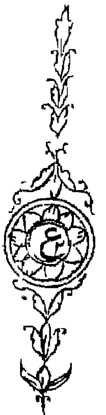
الٓرٰ یہہ حروف مقطعہ قرآنی ہین یا بہ نسبت اصطلاح وضعی اور عرفی مراد اونکی سمجھہ سے باہر ہی یہہ اللہ کا بھید ہی کہ وہی جانے یا جسے
وہ جتادے وہ سمجھے شعبی سے کسینے معانی مقطعات کی پوچھی کہا کہ سر الٰہی ہی مت پوچھو بعضونے کہا ہی کہ معنی الرٰ کی انا اللہ اری ہین یعنے
مین اللہ ہون کہ دیکھتا ہون طاعت مطیعونکی اور معصیت عاصیونکی اور ہر ایک کو موافق عمل اوسکے جزا اور سزا دونگا پس یہہ کلمہ وعدہ اور
وعید دونونکو شامل ہی **نظم** سوچ رافت کہ یہہ کلام مجید + مشتمل ہی بوعدہ اور بوعید + مومنونپر تو فرح لاتا ہی + کافرونکو بہت ڈراتا ہی
كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ یہہ ایک کتاب ہی کہ محکم کی گئی ہین آیتین اوسکی ساتھ حجتون اور دلیلونکے یا منتظم ہوئی ہین ساتھ نظم محکم کے کہ
کچھہ خلل اور نقصان اوسمین دخل نہین ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ پھر جدا جدا کی گئیں ہین سورتین اور آیتین یا تفصیل کی گئی ہین ساتھ
اون چیزونکے کہ جنکی بندونکو احتیاج ہی نزدیک حکمت والے یا حکم کرنیوالے خبردار کیسے اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ مت عبادت کرو مگر اللہ
کو اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ تحقیق مین واسطے تمھارے اوسکی طرفسے ڈرانیوالا ساتھ عذاب کے شرک اور طغیان پر اور خوشخبری
دینے والا ساتھ ثواب کے توحید اور ایمان پر ہون وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى
اور یہہ کہ بخشش مانگو پروردگار اپنے سے واسطے گناہان گذشتہ اپنے کے پھر توبہ کرو طرف اوسکے گناہون سے زمان آئندہ مین تو کہ
فائدہ دے تمکو فائدہ اچھا یعنے عمر تمھاری بڑی کرے تو کہ لوگ تمسے نفع لین یا بہمی اور تندرستی سے رکھے ایکوقت مقرر تک کہ آخر عمر
مقدر ہی محققون نے کہا ہی کہ متاع حسن رضا ہی اوس چیز پر جو ہاتھہ لگی لغمت سے اور صبر ہی اوس شی پر جو پیش آوے محنت سے
لطائف امام قشیری مین ہی کہ برخورداری نیک وہ ہی کہ حاجت لوگون کی تیرے ہاتھہ سے برآوے **بیت** خلق کو نفع رافتا پہنچا
کہ متاع حسن یہی ہی بس وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ اور دیویگا ہر بڑائی والیکو ثواب بڑائی اوسکے کا دنیا اور دین مین
ابن مسعود سے مروی ہی کہ ذوفضل وہ شخص ہی کہ حسنات جسکے فاضل ہون سیئات اوسکیسے اور جرجانی رح نے کہا کہ صاحب فضل وہ
ہی کہ دیوان ازل مین جسکے نام پر فضل لکھا ہو کہ وہ البتہ بعد وجود مین آنیکے مشرف اوس سے ہوگا **بیت** ازل مین جسکو لکھا ہی سعید
اے رافت + ابد تلک وہ سخاوت سے بہرہ ور ہوگا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ اور اگر پھر جاؤ تم ای کافرو

اسلام سے اور متابعت میری سے بتحقیق ڈرتا ہون مین اوپر تمھارے عذاب مین بڑے دن کے سے کہ قیامت ہے یا دن بدر کا ہے یا روز شدت اور
مشقت کا کہ کفار قحط مین مبتلا ہوئے تھے یہانتک کہ مردار کھاتے تھے اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ طرف اللہ کے ہے بازگشت تمھاری وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے پھرانا اور ثواب دینا اور عذاب کرنا اوسکے اختیار مین ہے لکھا ہے کہ بعضے مشرک کہ
عداوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اوسے مصلحت زمانہ سے ظاہر نہین کرتے تھے ایکدن آپس مین ملکر کہنے لگے کہ جب پردے
چھوڑے اور اپنے اوپر کپڑے چھپا وین ہم اور دلون مین دشمنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھین ہم تو کوئی کسطرح آگاہ ہو حقتعالی نے یہہ آیت
نازل کی أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ خبردار ہو کہ کافر پھیٹتے ہین سینے اپنے عداوت حبیب میرے مین یعنے دلونمین دشمنی رکھتے
ہین تو کہ چھپ جاوین اللہ سے أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ خبردار ہو جس وقت لپیٹتے ہین وہ کپڑے اپنے
بچھونے پر لپیٹتے ہوئے جانتا ہے اللہ جو کچھ چھپاتے ہین سینونمین اپنے اور جو ظاہر کرتے ہین زبانون سے اپنی **بیت** علم حق مین ظاہر و
اخفا ہے ایک + تیرا پنہان اور پیدا ہے ایک إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تحقیق وہ جانتا ہے سینے والی بات کو یا ذات الصدور
دل ہین کہ اسکے مضمرات اوپر ظاہر ہین **بیت** خطرۂ دلہا سے خدا آگاہ ہے + سر سینے کا علیم اللہ ہے + اسباب نزول مین ہے کہ یہہ آیہ
اخنس بن شریف کی شان مین نازل ہوئی ہے وہ بڑا خوش تقریر تھا حضرت کی خدمت مین آکر اپنی خیرخواہی اور دوستی کو تقریر دلچسپ مین بیان
کرتا تھا لیکن ظاہر اوسکا خلاف باطن تھا **بیت** اندرون اوسکا پر ظلمت سے تھا + اور بیرون دیکھو تو پر طلعت سے تھا + حق تعالی نے
اوسکو یہہ آیت بھیجکر ظاہر کردیا تا کوئی صفائی ظاہری اوسکی دیکھکر ظلمت باطنی اوسکی سے غافل ہو **نظم** روشنی پر ظاہری کی آفت نہ جا + دیکھہ باطن
کو جو ہے اہل صفا + مار ہے ظاہر مین پر نقش ونگار + لیک باطن مین بڑا ہے زہردار + ایسے ہی حال منافق جانیو + صورت و معنی یہہ مین پہچانیو
نیک صورت مین ہین اور معنی مین زشت + جسطرح سے ہووے زر اندود خشت + صورت ظاہر کا کیا ہے اعتبار + چاہئے باطن صفا بیغبار
جسکا باطن صاف ہے آئینہ وار + دیکھتا ہے جلوۂ روے نگار + اور زنگ آلودہ باطن جسکا ہے + جلوہ کہہ وہ پر کدورت کسکا ہے +
وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور نہین کوئی چلنے والا بیچ زمین کے مگر اوپر اللہ کے ہے رزق اوسکا یعنے سب حیوانات
کو رزق دیتا ہے لفظ علی کا بسبب کمال فضل و رحمت کے لایا والا اوپر لازم کچھ چیز نہین بعضونے کہا ہے کہ علی بمعنی من ہے یعنے روزی
سبکی اللہ سے ہے یا علی بمعنی الی ہے یعنے رزق سبکا مفوض بحق تعالی ہے چاہے کشادہ کرے چاہے تنگ کرے **ف** ہے رزق الی
اللہ سبکا رافت سمجھہ علی اللہ رزقہا کو + ستم ہے منسوب اپنی جانب اگر کرین روزی خدا کو + وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا اور جانتا
ہے اللہ جگہہ قرار حیوانات کی حالت حیات مین اور آرامگاہ کی اونکے بعد وفات کے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ مستقر مسکن حیوانات
ہے زمین اور آب اور ہوا مین اور مستودع جائے قرار اونکی ہے پہلے اس استقرار کے جیسے صلب اور رحم اور بیضہ **ف** عالم مستقر و مستودع + ہے
خدا ہی کو اوسکا وسوع + كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ہر ایک جو بیان کیا دواب اور ارزاق اور مستقر اور مستودع سے بیچ کتاب روشن اور بیان
کرنیوالی کے ہے کہ لوح محفوظ ہے وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ اور اللہ وہ ہے جسنے
پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو بیچ چھہ دنکے ایام دنیا سے کہ اول اتوار آخر جمعہ تھا اور تھا پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے عرش اوسکا اوپر
پانی کے بعضے تفسیرونمین لکھا ہے کہ پہلے حق تعالی نے یاقوت سبز پیدا کیا پھر اوسنے نظر ہیبت سے دیکھا وہ پانی ہوگیا پھر باد کو پیدا کرکے
پانی کو اوسپر رکھا اور عرش کو پانی پر قرار دیا اور عرش کا پانی پر رکھنا اور پانی کا ہوا پر عجائب قدرت الہی ہے اور حقتعالی نے پیدا کیا
آسمان اور زمین اور عرش اور پانی اور ہوا کو لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا تو کہ آزماوے تمکو یعنے معاملہ آزمانیوالونکا کرے تو کہ ظاہر
ہوجاوے کون تم مین سے بہتر ہے عمل مین یعنے شکر مین اوس نعمت پر یا تصدیق مین عرش کے ٹھیرنے پر اوپر پانی کے اور پانیکے قرار پر اوپر
باؤکے وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ اور اگر کہے تو اے محمد صلی اللہ

علیہ وسلم قوم اپنی کو البتہ تم اوٹھائے جاؤگے بعد موت کے البتہ کہینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے نہین یہہ بات جو بعث کی کہتے ہو مگر جادو ظاہر
یعنی فریب کے یا بطلان کے وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ اور اگر ڈھیل دیوین ہم اونسے عذابکو
کہ وعدہ کیا ہے اونسے طرف ایک مدت گنی ہوئی تک یعنے وقت معلوم تک البتہ کہینگے ٹھٹھے سے کس چیز نے بند رکھا ہے عذاب کو أَلَا يَوْمَ
يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ خبردار ہو جس دن آویگا اونکے پاس عذاب وہ دن باہر کا ہے نہ پھیرا جاویگا اونسے کسی وجہ سے یا عذاب قتل
جبرئیل کا ہے مستہزئین کو چنانچہ انا کفیناک المستہزئین سے نکلتا ہے کہ سورہ حجر مین آویگا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور
گھیر لیویگی اونکو وہ چیز کہ تھے ساتھہ اوسکے جہل سے ٹھٹھا کرتے اور جلدی مانگتے تھے اوسکو حاق فعل ماضی یہان موضع مستقبل مین واسطے
تحقیق وقوع کے واقع ہے گویا کہ گھیر لیا ہے اونکو عذاب نے وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ اور اگر چکھا وین ہم آدمی
کو اپنی طرف سے رحمت یا نعمت کہ لذت اوسکی معلوم کرلے پھر کھینچ لیوین ہم اوسسے إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ تحقیق وہ البتہ ناامید ہے بسبب بے صبری
کے اور نہ رکھے اعتماد اوپر کرم ہمارے کے ناشکر ہے بیچ نعمت گذشتہ کے وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ
عَنِّي اور اگر چکھا وین ہم اوسکو نعمت مثل غنا اور صحت کے بعد سختی کے کہ لگی تھی اوسکو جیسے فقر اور بیماری البتہ کہیگا گئین برائیان مجھہ سے
یعنے مصیبتین جو مجھہ سے نہین دور ہووین إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ تحقیق آدمی البتہ خوشیان کرنیوالا اور مغرور نعمت پر شیخی خور ہے اور فرح اور
فخر نے اوسکو شکر نعمت سے غافل کیا ہے إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ مگر جن لوگون نے کہ صبر
کیا محنت اور بلا پر اور عمل کئے نیک یعنے شکر ادا کیا نعمت اور عطا پر یہہ لوگ صابر شاکر واسطے اونکے بخشش ہے گناہونکی اور ثواب ہے بڑا
کہ اقل اوسکا جنت ہے سمجھہ لیجئے کہ اجر کبیر نعمت مشاہدہ حق ہے کہ تمام نعمتین بہشت کی اوسکے مقابلے مین محقر ہین **بیت** تیرے لقا کیلئے
مانگتے ہین جنت ہم + یہہ سب نعم سے بڑی جانتے ہین نعمت ہم + لکھا ہے کہ کفار عرب عناد حضرتؐ سے رکھتے تھے اور ٹھٹھے سے کہا کرتے
تھے کہ اللہ نے کیون نہ خزانہ تمکو دیا یا فرشتہ تمہاری تصدیق کو اوتارا آپ اونکے استہزا سے تنگدل ہوئے اللہ تعالی نے واسطے خوشی حضرتؐ
کے کہ ادائے رسالت کی جاوے اور رد اور انکار کفار سے تنگدل نہون یہہ آیت نازل کی کہ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ پس
شاید کہ تو چھوڑ دینے والا ہے امام ماتریدی نے کہا ہے کہ یہان استفہام بمعنے نہی ہے یعنے مت چھوڑ بعضے وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے طرف
تیرے مخالف رائے مشرکونکے وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ اور تنگ ہوجاتا ہے ساتھہ
اظہار اوسکے سینہ تیرا اوس خوف سے کہینگے کیون نہ اوتارا گیا اوپر اوسکے خزانہ کہ لوگونکو بانٹتا سب تابع رہتے یا کیون نہ آیا ساتھہ اوسکے
فرشتہ کہ گواہی نبوت پر دیتا سو تو اس گفتگو سے انکی ادائے رسالت سے مت ہٹ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے
ڈرا دینا تیرا کام ہے پس تو انسے خصومت کر اور رد اور انکار سے کسیکے دلتنگ مت ہو وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے
کارساز ہے **نظم** غیر حق سے اپنے منہہ کو موڑ تو + کام اپنے سب خدا پر چھوڑ تو + کر توکل اوسپہ وہ ہے کارساز + اوسکی ہی درگہ مین لا
روئے نیاز + حاسدونکے کہنے سے مت ہو ملول + ہے وکیل اللہ تیرا ای رسول أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بلکہ کہتے ہین کافر محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے باندھہ لیا ہے قرآن کو یعنے اپنی طرف سے بنالیا ہے اللہ کا کلام نہین قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ پس لے آؤ دس سورتین
مثل قرآن کے فصاحت بلاغت مین باندھہ لئے ہوئے اپنی طرف سے حاصل یہہ ہے کہ تمہارے گمان مین یہہ ہے کہ قرآن مین نے بنالیا ہے تو
تم بھی بنالاؤ کہ فصحائے عرب ہو مجھہ سے زیادہ قدرت رکھتے ہو کہ عالم قصص اور اخبار اور مشاق انشا و اشعار ہو وَادْعُوا مَنِ
اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور پکارو یاری اور مددگاری کیواسطے جسکو پکار سکو تم سوا اللہ کے اگر ہو تم سچے اسمین
کہ یہہ کلام بنایا ہوا ہے اور جو وہ دس سورہ بنانیمین عاجز ہوئے تو آیہ آئی کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ پھر عجز اونکا ایک سورت بھی بنانے
مین سب پر کھل گیا فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ پس اگر نہ قبول کرین واسطے تمہارے سورتین بنالانا جو اونسے کہا ہے مخاطب پیغمبر ہین ضمیر

جمع کی واسطے تعظیم کے ہی یا مومنین ہین کہ وہ بھی حضرتکی حمایت کرکر کہا کرتے تھے کہ پیغمبر کو جو تم مفتری کہتے ہو تمہین بناؤ مثل قرآن کے پس اللہ تعالیٰ
فرماتا ہی کہ وہ اگر جواب نہ دے سکین فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ پس جانو تم یہہ کہ وہ اتارا گیا ہی ساتھ علم خدا کے کہ خاصہ اوسیکا ہی اور وہ علم ہی
کہ معاش اور معاد مین کام آوے عباد کے جلالین مین لکھا ہی کہ فاعلموا خطاب واسطے مشرکون کے ہی وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اور جانو یہہ کہ نہین مستحق
عبادت مگر وہ کہ عالم ہی اوس چیز کا جو غیر اوسکا نہین جانتا اور قادر ہی اوپر جو سوا اوسکے کوئی نہین کر سکتا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس آیا ہو تم
فرمانبرداری کرنیوالے اور استفہام بمعنی امر بھی ہو سکتا ہی یعنے ثابت رہو اسلام پر جو اعجاز قرآن کا تمپر محقق ہوا اور جو خطاب مشرکون کیطرف
کہئے جیسے جلالین مین ہی تو بھی استفہام بمعنی امر ہی یعنے اسلام لاؤ بعد اس حجت قاطعہ کے کہ قرآن ہی کلام الٰہی کوئی مثل اوسکے نہین بنا سکتا مَنْ
كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا جو کوئی ہی اپنی ہمت سے ارادہ کرتا ہی زندگانی دنیا کا اور آرایش اوسکے کا عوض عمل نیک اپنے کے
مراد اس سے منافق ہین یا اہل ریا یا یہود اور نصاریٰ اور زاد المسیر مین ہی کہ عام ہی سب لوگونکو کہ جو کوئی بدلے اعمال حسنہ کے دنیا مانگے
نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ پورا دینگے ہم طرف اونکے جزا عملون اونکی بیچ دنیا کے صحت اور دولت سے اور مال اور اولاد
کی کثرت سے اور وہ بیچ دنیا کے نہ کم کئے جاوینگے یعنے اونکی جزا کچھ کم نہ کرینگے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ یہی ہین وہ لوگ
کہ نہین واسطے اونکے بیچ گھر آخرت کے مگر آگ دوزخکی کیونکہ صورت اعمال کا اجر اونکو دنیا مین دیا اور نیت فاسدہ کا عذاب باقی رہا سو آخرت کے
واسطے آمادہ کیا وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا اور کھویا گیا جو کچھ کیا تھا بیچ دنیا کے کیونکہ ثواب آخرت کا متفرع نیت اخلاص پر ہی سو اونکی نیتین
اعمال مین خالص نہین وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور جھوٹھا ہوا حقیقت مین جو کچھ کہ تھے وہ عمل کرتے ریا اور سمعہ اور غیر اونکے اَفَمَنْ كَانَ
عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ آیا پس جو شخص کہ ہو اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے اور پیچھے آتا ہی اوسکے ایک شاہد اللہ
کیطرف سے کہ قرآن ہی برابر ہوگا اوس شخص سے کہ زینت دنیا مانگی اور اعمال بوجہ ثواب نکرے بعضون نے کہا ہی کہ دلیل والے مومنین اہل کتاب ہین
یا ہر مومن مخلص ہی اور شاہد پیغمبر ہین یا صاحب بینہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور تابع اونکے شاہد ہین کہ جبرئیل علیہ السلام ہین یا وہ فرشتہ ہی جو
حافظ اور نگہبان آپکا تھا یا امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین یا صورت مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ جسنے دیدۂ انصاف
سے ادھر دیکھا انوار حق اور آثار صدق چہرۂ شریف مین مشاہدہ کئے **بیت** جسنے دیکھا وہ چہرۂ والا + کہا سبحان ربی الاعلیٰ + اور بعضے کہتے
ہین کہ بینہ قرآن ہی اور یتلوہ بمعنی قرأت ہی اور شاہد جبرئیل علیہ السلام یا لسان حضرت سید الانام علیہ الصلوٰة والسلام یا اعجاز اور نظم قرآن ہی
اور اگر یتلوہ بمعنی بینہ ہو تو شاہد انجیل ہی اور زاد المسیر مین ہی کہ انجیل تابع قرآن کے ہی تصدیق اور بشارت مین اگرچہ پہلے نازل ہوئی
ہی وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اور پہلے انجیل سے یا قرآن سے تابع اوسکے تھی کتاب موسیٰ کی یعنے توریت کیونکہ وہ بھی تصدیق مین نبی
امی کے اور بشارت مین وجود باجود اونکے تابع ہی اور موافق ہی قرآن کے اِمَامًا وَّرَحْمَةً درآنحال کہ توریت پیشوا تھی دینداروںکی اور
رحمت تھی اونکی جنپر نازل ہوئی تھی اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ یہہ لوگ صاحب بینہ ہین ایمان لاتے ہین ساتھ قرآن کے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ
الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ اور جو کوئی کفر کرے ساتھ قرآن کے گروہون سے کہ عداوت کئے ہین پس آگ دوزخکی ہی جگہہ وعدے اوسکی
ضرور وہان جاویگا فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ پس مت ہو تو بیچ شک کے اوس وعدہ گاہ سے اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق وہ وعدہ حق ہی پروردگار تیرے سے ولیکن اکثر لوگ نہین ایمان لاتے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور کون
شخص ہی ظالم تر یعنے کافر اوس شخص سے کہ باندھ لیتا ہی اوپر اللہ کے جھوٹھ یعنے نفی وحی کی اوسکے کرتا ہی یا اثبات شریک کا واسطے
اوسکے کرتا ہی اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اور یہہ لوگ مفتری روبرو لائے جاوینگے
اوپر پروردگار اپنے کے اور کہینگے گواہ یعنے کراما کاتبین یا پیغمبر واسطے ہر امت کے یا اعضا اور جوارح اونکے گواہی دینگے کہ یہہ لوگ وہ ہین جو
عناد سے جھوٹھ بولتے تھے اوپر پروردگار اپنے کے ساتھ پکڑنے اولاد اور شریک کے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ خبردار ہو لعنت ہی اللہ کی

اور پر ظالمونکے یعنے کافرونکے اَلَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور وہ کافر کہ بند کرتے ہین لوگونکو راہ اللہ کی سے اور چاہتے
ہین ساتھ اوسکے کجی یعنے بیان کرتے ہین اللہ کی راہ کو کہ دین ہے ساتھ کجی کے راستی سے وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ اور وہ ساتھ آخرت کے
وہ کافر ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید کفر اونکے ہے ساتھ قیامت کے اُولٰٓئِكَ لَمْ یَكُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مِنْ اَوْلِیَآءَ یہہ لوگ کافر نہ تھے عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب اپنے سے بیچ زمین کے یعنے بیچ دنیا کے اور نتھا واسطے اونکے سوا اللہ کے کوئی دوست
کہ عذاب اللہ کا اونسے اوٹھا دیتا بلکہ یُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ دوگنا کیا جاویگا واسطے اونکے عذاب یعنے دو بار معذب ہونگے اسواسطے کہ خود گمراہ
ہین اور ونکو گمراہ کرتے ہین مَا كَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا یُبْصِرُوْنَ نہ تھے کہ دنیا مین طاقت رکھتے سننے کی حق بات کے کیونکہ اسکے
سننے سے بہرے تھے اور نتھے دیکھتے آیات قدرت کو کیونکہ اوسکے دیکھنے سے اندھے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا
كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ یہی لوگ ہین جنھون نے ٹوٹا دیا جانون اپنی کو یعنے اونکا زیان اونھین پر پڑا اور کھویا گیا اونسے جو کچھ کہ تھے باندھ لیتے
بتونکی شفاعت سے اور فرشتونکی سفارش سے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ نہین شک اور شبہ یہہ کہ وہ بیچ گھر آخرت کے وہی ہین ٹوٹا
پانیوالے بڑے سب ٹوٹا پانیوالونسے کیونکہ عبادت بتونکی بدلے عبادت خدا کے اختیار کی ہے اور متاع دنیائے فانی عوض نعیم عقبیٰ باقی کے لی ہے اور اس دین ٹوٹا ظاہر ہے
نظم دیکے دین رافقا نہ لو دنیا + کہ یہان رنج وہان ہی آسایش + بدلے باقی کے لو نہ فانی کو + کہ یہ بیع غبن ہے فاحش + اِنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اخلاص سے اور عمل کئے اچھے اور عاجزی
کی طرف پروردگار اپنے کے یا آرام پکڑا ساتھ ذکر رب اپنے کے یا واسطے پروردگار اپنے کے ماسوی اللہ سے منقطع ہوئے یہہ لوگ رہنے والے
جنت کے ہین هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ جنت یا نعمت کے قائم دائم ہین مَثَلُ الْفَرِیْقَیْنِ كَالْاَعْمٰی وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِیْرِ وَالسَّمِیْعِ مثال
دونون فرقون کی کہ مومن اور کافر ہین مانند اندھے اور بہرے کے اور مانند دیکھنے والے کے اور سننے والے کے ہے هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا کیا برابر
ہوتے ہین یہہ دونون فرقے یعنے برابر نہین اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے ہو تم اس مثال مین اور تامل نہین کرتے ہو تم اس تشبیہ مین



سمجھ لیجئے کہ کافرونکو اندھے اور بہرے سے تشبیہ دی کہ آیات قدرت حق کو اور کلام قادر مطلق کو دیکھتے سنتے نہین اور تشبیہ مومن کو بینا اور شنوا سے دی
کہ وہ بخلاف کافر مشاہدہ کرنیوالے قدرت حق کے اور سننے والے کلام قادر مطلق کے ہین بحر الحقایق مین ہے کہ اندھا وہ ہے جو حق کو باطل اور باطل کو
حق دیکھے اور بہرا وہ ہے جو حق کو باطل اور باطل کو حق سنے اور بینا وہ ہے کہ حق کو حق دیکھے اور متابعت کرے اور باطل کو باطل دیکھے اور اوسسے
بچے اور شنوا وہ ہے کہ حق کو حق سنے اور اوسپر عمل کرے اور باطل کو باطل سنے اور اوسسے حذر کرے اور حقیقت مین بصیر وہ ہے کہ دیدۂ بصیرت اوسکے نے
ساتھ کحل بے بصری کے جلا پائی ہو اور سمیع وہ ہے کہ گوش ہمت اوسکے نے ساتھ گوشوارہ بے سمع کے گردن اوٹھائی ہو جو ساتھ حق کے دیکھیگا اور جو ساتھ
حق کے سنیگا سوا حق کے نہ سنیگا نظم جو گوش کہ رافنا بحق ہووے وا + وہ بات کسی کی کب سنے غیر خدا + جو دیدہ کہ حق بین ہے وہ کب دیکھے ہے +
کونین مین موجود کوئی حق کے سوا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖٓ اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اوسکی کے پس کہا نوح علیہ السلام نے انکو اِنِّیْ
لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ تحقیق مین واسطے تمھارے ڈرانیوالا ہون ظاہر یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کی اگر تم اوسکی عبادت
نہ کروگے اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن درد دینے والے کی ہے دنکی صفت ساتھ الیم
کے قبیل اسناد مجازی کے ہے واسطے وقوع الم کے بیچ اوسکے فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا پس کہا
سردارون نے جو لوگ کہ کافر ہوئے تھے قوم نوح علیہ السلام سے نہین دیکھتے ہم تجھکو مگر آدمی مانند اپنے یعنے ایسا مرتبہ تیرا نہین دیکھتے
ہم کہ سبب تخصیص تیری کا ہو ساتھ نبوت کے عجب بیوقوف تھے کہ صورت انبیا کی اپنی ہمشکل دیکھکر ہمسری کرنے لگے حقیقت اونکی دریافت
نہ کی نظم ہمسری کرنے لگے با انبیا + بولے جو کچھ ہم ہین سو ہین اولیا + آدمی ہم ہین سو یہہ ہین آدمی + اونمین کیا بیشی ہے کیا
ہم مین کمی + جو ہمین ہے خواب و خور سو اونکو ہے + اور جو حاجت ہے ہمین وہ انکو ہے + یہہ نہ کی دریافت اندھے پن سے تھی ++

یہان زمین و آسمان کا فرق ہی + گو کہ صورتمین ہین یکسان سب بشر + پر بمعنی فرق ہی کر تو نظر + حسن اور خس کی ہی صورت گرچہ ایک
لیک معنو نمین یہہ گھاس اور وہ ہی نیک + ایسے ہی یہہ اور وہ ہمشکل ہین + ظاہرا پابند شرب و اکل ہین + پر بمعنی یہہ کہان اور وہ
کہان + ہی بڑا فرق زمین و آسمان + انبیا و اولیا ہین پاک فہم + یہہ کدورت مین بھرے پابند وہم + وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا
الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ اور نہین دیکھتے ہم کہ پیروی کی ہو تیری مگر اون لوگون نے کہ وہ رذالی ہمارے ہین ظاہر سمجھہ مین یعنے
تمپر ایمان لائے ہین بے فکر و بے تامل یا یہ کہ پیرو تمھارے اراذل ہین بادی الرای مین یعنے جو اونپر نظر کرتا ہی رذال پن اونمین دیکھتا
ہی وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِيْنَ اور نہین دیکھتے ہم واسطے تمھارے یعنے تمکو اور پیرو تمھارو نکو اوپر
ہمارے کچھہ بڑائی جسکے سبب سے ہمپر متابعت تمھاری لازم ہو بلکہ گمان کرتے ہین ہم تمکو جھوٹھہ بولنے والے یعنے تمکو دعوے نبوت مین اور
پیروی کرنیوالونکو تمھارے علم مین ساتھہ تصدیق تمھاریکے قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ کہا نوح علیہ السلام نے ای قوم میری کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو اگر ہون مین اوپر دلیل روشن کے پروردگار
اپنے سے اور دی ہو اللہ نے مجھکو رحمت نزدیک اپنے سے کہ نبوت ہی پس چھپائی گئی وہ دلیل اوپر تمھارے عمیت بضم عین اور تشدید
میم بمعنی اخفیت کہ لکھی گئی قرأت حمزہ اور کسائی اور حفص کی ہی اور باقی قاری عمیت پڑھتے ہین یعنے چھپی رہی اوپر تمھارے اَنُلْزِمُكُمُوْهَا
وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ کیا لگادیونگے ہم تمکو وہ رحمت یا لازم کردینگے ہم تمکو قبول اوسکا یہان بعضون نے استفہام بمعنی اثبات کہا ہی یعنے لازم
کردینگے ہم تمکو ماننا اونکا اور بعضون نے بمعنی نفی کہا یعنے نہین لازم کردینگے ہم تمکو ماننا اوسکا اور حالانکہ تم اوسکو ناخوش رکھنے والے ہو قتادہ
نے کہا کہ اگر نوح علیہ السلام طاقت رکھتے لازم کردیتے اونپر قبول نبوت لیکن یہہ ہدایت اختیار مین پروردگار کے ہی جسکو چاہے
گمراہ کرے جسکو چاہے ہدایت فرمائے + او سیکے مملوک ہین سب جسکو جو چاہے وہ دکھائے وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اور ای قوم میری نہین
مانگتا مین تمسے اوپر تبلیغ رسالت کے کچھہ مال جو تمپر گران ہو اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ نہین بدلا میرا مگر اوپر اللہ کے لکھا ہی کہ سردارون
نے قوم کے کہا ای نوح رذالونکو اپنی مجلس سے نکالدے تا کہ ہم ساتھہ تیرے ہم جلیس ہون نوح علیہ السلام نے جواب مین کہا وَمَآ اَنَا
بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نہین ہون مین ہانکنے والا اون کو جو ایمان لائے ہین اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ تحقیق وہ ملنے والے ہین جزا پروردگار اپنے
سے اور دولت قرب سے مشرف ہونگے پس مین کیونکر اونکو اپنی مجلس سے نکالون وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ و لیکن مین دیکھتا ہون تم کو
ایک قوم کہ نہین جانتی قدر اونکی وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اور ای قوم میری کون شخص مدد دے مجھکو اور باز رکھے
عذاب خدا سے اگر ہانکدون مین اونکو اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ آیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم قوم نے کہا ای نوح تو وصف اونکے بیان کرتا ہی اور
یہہ ظاہر مین تجھہ سے موافقت رکھتے ہین اور باطن مین مخالفت نوح علیہ السلام نے کہا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
اور نہین کہتا مین تمسے کہ نزدیک میرے خزائن اللہ کے علم کے ہین اور نہین جانتا مین غیب کو تو کہ باطن سے لوگون کو خبر دون وَلَآ اَقُوْلُ
اِنِّيْ مَلَكٌ اور نہین کہتا مین کہ تحقیق مین فرشتہ ہون تو کہ تم کہو وما انت الا بشر مثلنا نہین تو مگر آدمی مانند ہمارے وَلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ اور نہین کہتا مین واسطے اون لوگونکے کہ حقیر دیکھتی ہین آنکھین تمھاری اور جہت فقر اونکیکے تم اونکو رذالے کہتے ہو
لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا کہ ہرگز نہ دیوےگا اونکو اللہ بھلائی کیونکہ اللہ تعالی نے اونکیکے واسطے بہتر چیز تیار کی ہی اوس سے کہ تمکو دنیا مین دی
ہی اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اللہ دانا تر ہی اوس چیز سے کہ بیچ نفسون اونکے ہی صدق اور اخلاص سے اور اگر مین حکم اونکے اسلام
کے ظاہر کرون اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق مین اوسوقت ہوجاؤن ظالمون سے کیونکہ انبیا کو حکم کرنا ظاہر پر چاہیے قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ
جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہنے لگے ای نوح تحقیق جھگڑا کیا تو نے ہمسے پس بہت کیا
تو نے جھگڑا ہمسے پس لے آ ہمارے پاس جو کچھہ کہ وعدہ دیتا ہی تو ہمکو عذاب سے اگر ہی تو سچون سے وعید دینے مین قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ

اللهُ اِنْ شَاءَ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ کہا نوح علیہ السلام نے سوا اسکے نہین کہ لے آویگا تمھارے پاس عذاب کو اللہ اگر چاہیگا جلد یا دیر مین
اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو تعذیب اپنے سے وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ
اور نہ فائدہ دیگی تمکو نصیحت میری اگر چاہا ہون مین یہہ کہ نصیحت کرون تمکو اگر ہوا اللہ ارادہ کرتا یہہ کہ گمراہ کرے تمکو هُوَ رَبُّكُمْ وہ
پروردگار تمھارا ہی اور تصرف کرنیوالا تم مین موافق ارادے اپنے کے وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف اوسی کے پھیرے جاؤگے تم اور جزا
اپنے کئے کی پاؤگے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین باندھ لیا ہی نوح نے وحی کو اپنی طرف سے حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے نوح کو
کہا کہ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ کہہ اگر باندھ لیا ہی مین نے اوسکو پس اوپر میرے ہی وبال گناہ
کرنے میرے کا اور مین بے تعلق ہون اوس سے کہ گناہ کرتے ہو تم کہ افترائے وحی کی نسبت میری طرف کرتے ہو وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ
يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ اور وحی کی گئی طرف نوح کے یہہ کہ وہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے
قوم تیری سے مگر جو ایمان لاچکے پس مت غم کھا ساتھ اوس چیز کے کہ ہین کرتے جھٹھلانے اور ایذا پہنچانے سے اور جو فائدہ دعوت کا منقطع
ہوا عذاب آن پہنچا حکم ہوا کہ ای نوح کوشش کر وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا اور بنا کشتی کو ساتھ نگاہداشت ہمارے کے یا ساتھ آنکھون ملائکہ کے کہ مددگار اور موکل
تیرے ہین اور ساتھ وحی ہمارے کے کہ تجھکو کی ہی اوسکے بنانے مین ابن عباس رض نے کہا ہی کہ نوح علیہ السلام نہین جانتے تھے کہ کشتی کس طرح بناوین وحی آئی
کہ بنا مثل سینہ مرغ کے وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ اور مت گفتگو کر ساتھ میرے بیچ حق اون لوگونکے کہ ظلم
کرتے ہین یعنے اونکا دفع عذاب مجھسے مت چاہ تحقیق وہ ڈوبائے جاوینگے حدیث مین ہی کہ نوح علیہ السلام نے جب کشتی مانگی حکم ہوا
تا درخت کی شاخ لگائی بیس برس مین وہ درخت تیار ہوا اس مدت مین کوئی فرزند متولد نہوا اور اطفال بالغ ہوگئے اونھون نے
بھی متابعت آبا کی کی اور دعوت نوح علیہ السلام سے آبا کی کشتی بنانے مین مشغول ہوئے وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ اور بناتا تھا نوح کشتی
کو وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ اور جب گذرتے تھے اوپر اوسکے سردار قوم اوسکی سے ٹھٹھا کرتے تھے اس سے کیونکہ بیابان
مین پانی سے دور کشتی بناتے تھے بعضے کہتے تھے کہ کشتی بناتے ہو پانی کہان ہی اور بعضے کہتے تھے کہ اول نبی تھی اور آخر بڑھئی ہوئے
قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ کہا نوح علیہ السلام اگر ٹھٹھا کرتے ہو تم ہم سے پس ہم بھی ٹھٹھا کرینگے تم سے جیسے
ٹھٹھا کرتے ہو تم فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ پس البتہ جانوگے تم کون شخص ہی کہ
آویگا اوسکے پاس عذاب کہ رسوا کریگا اوسکو دنیا مین کہ وہ غرق ہی اور اتر آویگا اوپر اوسکے عذاب ہمیشہ رہنے والا آخرت مین کہ وہ حرق ہی
پس نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی دو برس مین تین سو گز لمبی پچاس گز چوڑی یا بارہ سو گز طول مین اور تین سو گز عرض مین اور تیس گز بلند
یا تینتیس گز اور اوسمین تین طبقے بنائے اور ہر جاندار کے جوڑے حکم الہی سے جمع کئے طیور کو اوپر کے طبقے مین رکھنا مقرر کیا اور سباع اور بہایم کو نیچے کے
درمیان اور آدمیونکو درمیانکے گھر مین ساتھ اسباب ضروری کھانے پینے کی جگہہ ٹھہرائی حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ یہانتک کہ جب
آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب کے اور جوش مارا پانی نے تنور سے کہ پتھر کا تھا حوا علیہا السلام اوسمین روٹیان پکاتی تھین وہ میراث مین نوح علیہ السلام
کو پہنچا تھا اور نشانی عذاب کی اوسمین سے پانی نکلنا تھا جب یہہ ظاہر ہوا قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ کہا ہمنے نوح کو کہ
چڑھالے بیچ کشتی کے ہر قسم سے جوڑا دو عدد نر اور مادہ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ اور اہل اپنی کو بھی کشتی مین
چڑھا مگر جن پر کہ چل چکا پہلے سے اوپر اونکے حکم ہمارا ساتھ ہلاکت کے مراد اوس سے کنعان اور داعلہ ہین کہ پسر اور زن نوح علیہ السلام
کے تھے اور چڑھا اون لوگونکو جو ایمان لائے ہین وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ اور نہین ایمان لائے تھے ساتھ نوح علیہ السلام کے مگر تھوڑے
لوگ کہ زوجہ مسلمہ اونکی تھین اور تین بیٹے حام اور سام اور یافث اور جوروین اونکی اور بہتر مرد اور زن سوا اونکے کہ سب ملکر حضرت نوح
سمیت اسی آدمی تھے پس نوح علیہ السلام نے سبکو کشتی کے پاس بلاکر کھڑا کیا اور سرپوش کشتی پر ڈھانکا پھر اوپر زمین سے پانی نے جوش

مارا اور ادھر آسمان سے آب بلا اترا وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖيهَا وَمُرْسٰيهَا اور کہا حضرت نوح نے اونکو سوار ہو بیچ کشتی کے
ساتھ نام اللہ کے یعنے بسم اللہ کہو وقت چلانے کشتی کے اور تھامنے اوسکے پھر تسمیہ تعلیم کر کر کہا اِنَّ رَبّٖي لَغَفُورٌ رَحٖيمٌ تحقیق پروردگار میرا
بخشنے والا مومنون کا ہی مہربان ہی اونپر کہ بلائے طوفان سے نجات دیتا ہی سمجھ لیجیے کہ مجریہا مین امالہ ہی نزدیک حفص کے اور امالہ کبری
میل دینا فتح کا ہی طرف یے کے اور امالہ صغری میل دینا الف کا ہی طرف یے کے وَهِيَ تَجْرٖي بِهِمْ فٖي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ اور کشتی چلتی تھی ساتھ
اونکے درمیان موجون کے کہ بڑائی مین تھین مانند پہاڑونکے وَنَادٰى نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فٖي مَعْزِلٍ اور پکارا نوح نے بیٹے کنعان اپنے کو اور حال کہ
تھا وہ کنارہ مین اور نوح علیہ السلام اوسکو مسلمان جانتے تھے اور وہ منافق تھا اونکے ظاہر اسلام کرتا تھا اور باطن مین ساتھ کفار کے دین مین
موافق تھا غرض نوح علیہ السلام نے کمال شفقت سے کہا يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرٖينَ ای بچے میرے سوار ہو کشتی مین ساتھ
ہمارے اور مت ہو ساتھ کافرونکے کہ غرق ہو جاویگا قَالَ سَاٰوٖي اِلٰى جَبَلٍ يَعْصِمُنٖي مِنَ الْمَاءِ کہا کنعان نے بعضے کہتے ہین نام اوسکا یام
تھا شتاب جگہہ پکڑ لیتا ہون مین طرف پہاڑ کے کہ کمال بلندی کا سے بچا لیگا مجھ کو ڈوبنے پانی کے سے قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا
مَنْ رَحِمَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ نہین بچانیوالا کوئی آجکے دن عذاب خدا سے مگر جسکو رحم کرے اللہ بعضے کہتے ہین کہ عاصم بمعنی معصوم ہی
اور فاعل بمعنی مفعول آتا ہی جیسے ماء دافق اور عیشہ راضیہ یعنے نہین کوئی بچایا گیا عذاب خدا سے مگر جسکو بخشے اللہ یہہ باتین کرتے ہی تھے
کہ موج طوفانی نے شدت پکڑی وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقٖينَ اور حائل ہو گئی درمیان باپ بیٹے کے موج پس ہو گیا غرق
ہونیوالون سے سمجھ لیجیے کہ نوح علیہ السلام کوفیہ یا ہند سے یا اور کسی مقام سے دسوین تاریخ رجب کی کشتی مین سوار ہوئے اور کشتی تمام روئے
زمین پر پھری جب واقعہ طوفان کا نہایت کو پہنچا اور کفار سب ڈوب گئے حکم الہی آیا وَقٖيلَ يَا اَرْضُ ابْلَعٖي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ اَقْلِعٖي وَ
غٖيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ اور کہا گیا یعنے فرمایا ای زمین نگلجا پانی اپنا جو نکالا ہی اور ای آسمان تھم جا اور
کھینچلے پانی جو برسایا ہی اور خشک کیا گیا پانی روئے زمین کا اور تمام کیا گیا کام جسپر امر الہی ہوا تھا کہ کافر ڈوبجاوینا اور مومن بچ جاوین
اور ٹھہری کشتی اوپر کوہ جودی کے زمین موصل مین یا شام مین دسوین تاریخ محرم کی عاشور کے دن اور طوفان چھ مہینے رہا وَقٖيلَ بُعْدًا
لِلْقَوْمِ الظَّالِمٖينَ اور کہا گیا دوری ہی رحمت حق سے اور ہلاکت ہو جو واسطے قوم ظالمون کے اور جو نوح علیہ السلام ساتھ قوم کے کشتی سے
اترے واسطے ادائے شکر کے روزہ رکھا صوم عاشورہ سنت ہوا وَنَادٰى نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنٖي مِنْ اَهْلٖي وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ
وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحَاكِمٖينَ اور پکارا نوح علیہ السلام نے پروردگار اپنے کو پس کہا ای پروردگار میرے تحقیق بیٹا میرا کنعان اہل میرے سے
تھا اور تونے فرمایا تھا کہ اہل تیری کو نجات دونگا اور وہ ہلاک ہو گیا اور تحقیق وعدہ تیرا سچ ہی اور تو بہتر حکم کرنیوالا حکم کرنیوالون سے
ہی کیا حکمت ہی اسمین امام ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہی کہ نوح علیہ السلام کفر سے اوسکے آگاہ نہ تھے اگر آگاہ ہوتے یہہ سوال کرتے
کیونکہ حق تعالی نے فرمایا تھا وَلَا تُخَاطِبْنٖي فِي الَّذٖينَ ظَلَمُوا اور جو یہہ سوال کیا قَالَ يَا نُوحُ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ کہا حق تعالی نے ای نوح
تحقیق وہ نہین ہی اہل دین تیرے سے اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ تحقیق اوسکا عمل ہی ناشایستہ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ پس مت
سوال کر مجھ سے اس چیز کا کہ نہین ہی تجھکو ساتھ اوسکے علم یعنے جسکے پوچھنے کا جواز معلوم نہو تجھے وہ مت پوچھ یا جسکا علم نہو تجھ کو جیسے
کفر کا اپنے بیٹے کے وہ مت پوچھ اِنّٖي اَعِظُكَ اَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلٖينَ تحقیق مین نصیحت کرتا ہون تجھکو اس سے کہ ہو جاوے تو جاہلون
سے ساتھ سوال غیر جائز کے قَالَ رَبِّ اِنّٖي اَعُوذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لٖي بِهٖ عِلْمٌ کہا نوح علیہ السلام نے ای پروردگار میرے
تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے بعد اوسکے یہہ کہ سوال کرون مین تجھ سے وہ چیز کہ نہین مجھ کو واسطے اوسکے علم وَاِلَّا تَغْفِرْ لٖي وَ
تَرْحَمْنٖي اَكُنْ مِنَ الْخَاسِرٖينَ اور اگر نہ بخشیگا تو مجھکو اور نہ رحم کریگا مجھپر ہو جاؤنگا مین زیان کارون سے قٖيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَ
بَرَكَاتٍ عَلَيْكَ کہا گیا ای نوح اتر کشتی سے ساتھ سلامتی کے کہ حاصل ہی ہماری طرف سے یا ساتھ سلام اور تحیت کے کہ ہماری طرف سے ہی تجھپر اور برکتون



کے اوپر تیرے یعنے تیری نسل چلی جائیگی تو آدم ثانی ہوگا ایک قوم ہی کہ کشتی والونمین سے سوا اولاد نوح کے اور کسیکی نہین رہی نسب تمام عالم مین تینون
بیٹونکی اونکے ہی عرب اور فرس اولاد سام ہین ترک اولاد یافث ہین ہنود اولاد حام ہین وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ اور سلام اور برکت اوپر
جماعتون کے اون لوگونمین سے جو ساتھ تیرے ہین یا وہ لوگ کہ نکلینگے اُن جماعتونکے سے جو ساتھ تیرے ہین یعنے مومنین وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ
اَلِيْمٌ اور جماعتین ہونگی ناشی تیرے ساتھ والونسے کہ البتہ فائدہ دینگے ہم اونکو دنیا مین بیچ فراخی عیش و کشادگی رزق کے پھر لگیگا اونکو ہمارے طرفسے
عذاب دردناک آخرت مین مراد اس سے کافر ہین لکھا ہی کہ کوئی مسلمان مرد اور عورت نہین قیامت تک مگر داخل ہی اس اسلام اور برکت مین اور
کوئی کافر نہین مگر داخل ہی اس تمتع اور عذاب مین تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ یہہ قصہ کہ مذکور ہوا خبرون غیب کی سے ہی کہ ہمنے
بواسطے جبرئیل کے وحی کی ہی اوسکو طرف تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا نہ تھا تو کہ جانتا اُنکو
تو اور نہ قوم تیری کہ قریش ہین پہلے اِسّے فَاصْبِرْ پس صبر کر ایذائے قوم پر اور رنج تبلیغ احکام پر جیسے نوح نے صبر کیا اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ تحقیق



عاقبت نیک واسطے پرہیزگارونکے ہی دنیا مین ساتھ فتح پانیکے اوپر اعدا کے اور آخرت مین ساتھ درجون اعلا کے ؎ صبر کلید در مقصود ہی +
در دوجہان باعث بہبود ہی + چاہیے مراد اپنی تو رہ باشکیب + ہی وہی بے بہرہ جو ہی ناشکیب + وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بھیجا ہمنے
طرف قوم عاد کے بھائی اونکے ہود کو ذکر برادر کیا واسطے اظہار نسبت کے ہی چنانچہ سورہ اعراف مین گذرا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ
اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا ہود نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی ساتھ یگانگی کے نہین واسطے تمہارے کوئی معبود برحق سوا اوسکے اور تم اوسکے شریک بتونکو ٹھہرانے
ہو اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ نہین تم مگر جھوٹھ باندھنے والے اوپر خدا کے شریک ٹھہرانے مین يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اے قوم میری نہین سوال کرتا
مین تمسے اوپر تبلیغ رسالت کے مزدوری کا سمجھ لیجیے کہ سب پیغمبرون نے اپنی قوم سے بے طمعی اپنی ظاہر کی ہی کیونکہ نصیحت جب فائدہ مند ہوتی ہی
کہ بے لگاؤ ہو ؎ نظم طمع کی بو جسمین نہ ہووے وہ پند + ہوتی ہی رافت بجہان سودمند + وعظ بہر طمع کا ہی رائگان + نفع کچھہ اسکا ہی نہ
یہان اور نہ وہان + اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ نہین مزدوری میری مگر اوپر اوس شخص کے کہ محض قدرت اپنے سے پیدا کیا مجھکو
کیا پس نہین سمجھتے تم لوگ سچے کو جھوٹھے سے اور سچ کو جھوٹھ سے تمیز کرو لکھا ہی کہ عادیون نے دعوت ہود علیہ السلام کی قبول نہ کی حق تعالی نے
اوسکی شامت سے تین سال مینہہ نہ برسایا اور عورتون اونکی کو بانجھہ کر دیا اور وہ کھیتیان بوتے تھے اور دشمنی رکھتے ہین واسطے زراعت کے طرف پانی
کے اور واسطے دفع اعدا کے طرف اولاد کے محتاج ہوئے ہود علیہ السلام نے کہا وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اور اے قوم میری بخشش
مانگو پروردگار اپنے سے پھر پھر آؤ عبادت غیر اوسکے سے طرف اوسکے يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا بھیجیگا آسمان کو اوپر تمہارے
برسنے والا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ اور زیادہ دیگا تم کو زور طرف زور تمہارے کے یعنے فرزند دیگا تمکو تو کہ اونکی مدد سے دفع دشمنان پر قادر ہوگے
پس میرا کہا مانو وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ اور مت پھر جاؤ مجھسے اور حکم الٰہی سے در انحال کہ مصر ہو گناہ پر قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ کہا
اونھونے اے ہود نہین لایا تو ہمارے پاس کچھہ دلیل ظاہر اوپر صحت نبوت اپنی کے اور حالانکہ ہود علیہ السلام نے معجزے اونکو دکھائے تھے
اونھونے اونکو حساب مین نہ لاکر کہا وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ اور نہین ہم چھوڑنیوالے معبودون اپنے کو کہنے تیرے سے کہ تو کہتا
ہی ایک اللہ کی عبادت کرو اور سبکو ترک کرو وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ
بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ نہین کہتے ہم تیری شان مین مگر یہہ کہ آسیب پہنچایا ہی تجھکو بعضے معبودون ہمارے نے ساتھ برائی کے سمجھ لیجیے کہ
عادی کہتے تھے ہود علیہ السلام کو کہ تو جو دشنام ہمارے اصنام کو دیتا ہی تجھے اونھونے دیوانہ کر دیا ہی کہ جو خلاف عقل باتین تجھہ سے سنتے
مین آتی ہین قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ کہا ہود علیہ السلام نے تحقیق مین شاہد کرتا ہون اللہ کو اور تم
بھی شاہد رہو تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ سوا خدا کے یعنے عبادت
اوسکی مین غیر کو شریک کرتے ہو پس مکر کرو تم مجھسے سب تم اور تمہارے بت پھر مت ڈھیل دو تم مجھکو ہلاک کرنے مین یہہ بھی معجزہ ہود علیہ السلام

کانھا کہ تن تنہا مقابل جمع کثیر کے زور آور ون مال دار ونکے ہوئے اور اسقدر مبالغہ کیا کہ تم سب جمع ہو اور اتفاق کر کر میرے ہلاک مین سعی کرو اور وہ
باوجود اس اقتدار کے اور اختیار کے کچھ ضرر ہود علیہ السلام کو نہ پہنچا سکے **بیت** از فنا اللہ کا جو ہووے سے خطر اسے کیا ٭ حامی جب ہووے خدا پھر خوف
اعدا کا ہے کیا ٭ اور ہود علیہ السلام نے جو بکرم حقتعالی اعتماد رکھتے تھے کہا اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ تحقیق مینے توکل کی اوپر اللہ کے
کہ پروردگار ہے میرا اور پروردگار تمھارا ہے اور اپنی فہم اوسپر چھوڑ دی مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا نہین کوئی چلنے والا مگر اللہ پکڑ رہا ہے
پیشانی اوسکی یعنے مالک اوسکا ہے اور قادر اور غالب اوسپر پیشانی پکڑنا تمثیل مالکیت اور قدرت اور تصرف اوسکی کی ہے اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ تحقیق پروردگار میرا اوپر راہ سیدھی کے ہے کہ حق اور عدل ہے جو اوسپر توکل کریگا اوسکو ضایع نچھوڑیگا بحر الحقایق مین ہے کہ صراط مستقیم
وہ ہے کہ حق پر تمام ہو نہ ساتھ غیر اوسکے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَیْکُمْ پس اگر پھر جاؤ تم مجھسے اور ثابت رہو پھرنے پر پس تحقیق پہنچای
ہے مین نے تمکو وہ چیز کہ پہنچا یا گیا تھا مین ساتھ اوسکے طرف تمھارے ہلاک کریگا تمکو اللہ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ اور جانشین کر دیگا تمھارا
پروردگار میرا کسی قوم کو سوا تمھارے وَلَا تَضُرُّوْنَہٗ شَیْئًا اور نہ ضرر کروگے اللہ کو کچھ پھر جانیسے اور دعوت حق نماننے سے اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
حَفِیْظٌ تحقیق پروردگار میرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہے ۵ قول و فعل و حال بندونکا نگہبان ہے خدا ٭ نیک و بد جیسے ہونگے ویسی دیگا
جزا ٭ جب کفار قوم ہود کے علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام ان باتوں سے پند پذیر نہوئے حکم الہی اونکے عذاب پر آیا وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا ھُوْدًا
وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا اور جب آیا حکم ہمارا ساتھ اوسکے اور وہ چار ہزار آدمی تھے کہ سبکو ساتھ ہود کے بچا دیا ہمنے عذاب سے ساتھ
رحمت کے اپنی طرف سے وَنَجَّیْنٰھُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ اور نجات دی ہمنے اونکو عذاب گاڑھے سے اور وہ ہوائے گرم دوزخ کی تھی کہ اونکے نتھنوں
سے گھسکر سرینگاہوں سے نکل گئی تمام اندام اونکو اونکے ٹکڑے ٹکڑے کرگئی وَتِلْکَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ اور یہہ تھے عاد یعنے آثار جو دیار احقاف مین
دیکھتے ہو قوم عاد کا ہے کہ انکار کیا اونھونے ساتھ نشانیوں پروردگار اپنے کے وَعَصَوْا رُسُلَہٗ اور نافرمانی کی پیغمبرون اللہ کے سمجھ لیجیے کہ ایک پیغمبر
کا حکم نماننا سب پیغمبرونکا خلاف امر کرنا ہے وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ۵ اور پیروی کی حکم ہر سرکش عناد کرنیوالے کی یعنے نافرمانی
کی اوسکی کہ اونکو طرف اللہ کے بلاتا تھا اور فرمانبرداری کی اسکی جو اونکو طرف کفر کے راہ دکھاتا تھا وَاُتْبِعُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا لَعْنَۃً وَّیَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ اور پیچھے بھیجے گئے بیچ اس دنیا کے لعنت اور دن قیامت کے اَلَآ اِنَّ عَادًا کَفَرُوْا رَبَّھُمْ خبردار ہو تحقیق قوم عاد نے کفر کیا
تھا ساتھ پروردگار اپنے کے اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ ھُوْدٍ ۵ خبردار ہو لعنت ہے واسطے قوم عاد کے کہ قوم ہود تھے بعد کی معنی دوری
رحمت کی ہین اور بعضونے ہلاکت کی لکھی ہین یعنے ہلاکت ہو جو قوم عاد کو اور دعا ہلاکت کی بعد ہلاکت کے دلیل استحقاق عذاب ہے اور
یہہ عاد اولی تھی کہ حضرت ہود علیہ السلام جنپر مبعوث تھے نہ عاد ارم کہ وہ عاد ثانیہ تھے وہ قوم ثمود کے ساتھ ہلاک ہونے وَاِلٰی
ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی اونکے صالح کو مراد اسسے اخوت نسبی ہے قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ
مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ کہا صالح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین کوئی واسطے تمھارے کوئی مستحق عبادت سوا اسکے ھُوَ اَنْشَاَکُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ اوسینے پیدا کیا تمکو زمین سے یعنے آدم کو کہ پدر تمھارا ہے خاک سے پیدا کیا اور تم سب اوسکے نطفے سے ہوئے وَاسْتَعْمَرَکُمْ
فِیْھَا اور زندگانی اور بقا دی تمکو بیچ زمین کے مبارک مین ہے کہ عمر ہر ایک کی قوم ثمود سے تین سو برس سے ہزار برس تک کی تھی یا تھین
قدرت دی اور عمارت زمین کے تو کہ محل کتنے بنائے اور نہرین کھودین اور درخت لگائے فَاسْتَغْفِرُوْہُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ پس بخشش مانگو اسسے
یعنے ایمان لاؤ تو کہ تمکو بخشے پھر رجوع کرو طرف عبادت اوسکی کے عبادت غیر اوسکی سے اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ تحقیق پروردگار میرا نزدیک ہے
دعا قبول کرنیوالا قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ ھٰذَآ کہا اونھون نے اے صالح تحقیق تھا تو بیچ ہمارے امید رکھا گیا
پہلے اسسے کہ دعوی نبوت کا کرتا ہے تو یعنے ہم چاہتے تھے کہ تجھے پادشاہ اپنا کرین یا مشیر کار اپنا ٹھہراوین یا امید رکھتے تھے ہم کہ
ہمارے دین مین تو متدین ہوگا اب جو تو یہہ باتین کرتا ہے وہ امید قطع ہوئی ہماری اَتَنْھٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَکٍّ

مِمَّا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا کیا منع کرتا ہے تو ہمکو یہہ کہ عبادت کرین ہم اوس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے وَاِنَّنَا لَفِیْ شَکٍّ اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہین اوس چیز سے کہ پکارتا ہے تو ہمکو طرف اوسکے کہ توحید اور ترک عبادت اصنام ہے مُرِیْبٍ شک ڈالنے والا اور گمان عقل کھونے والا قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰنِیْ مِنْہُ رَحْمَۃً فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰہِ اِنْ عَصَیْتُہٗ کہا صالح علیہ السلام نے اے قوم میری کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو اگر ہوں مین اوپر دلیل روشن کے پروردگار اپنے سے اور دی اوسنے مجھکو اپنی طرف سے رسالت کہ رحمت ہے پس کون مدد دیگا مجھکو اور چھڑاویگا عذاب خدا سے اگر نافرمانی کرون مین اوسکی تبلیغ رسالت مین پس مین تمکو طرف اللہ کے پکارتا ہوں اور تم مجھکو طرف بت اپنے کے بلاتے ہو اور مجھسے جھگڑتے ہو فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ غَیْرَ تَخْسِیْرٍ پس نہ زیادہ کروگے تم مجھکو سوا زیانکاری کے لکھا ہے کہ قوم ثمود نے بعد جھگڑنیکے معجزہ طلب کیا چنانچہ سورہ اعراف مین گذرا دعا سے صالح علیہ السلام کے پتھر سے ناقہ نکلا پھر صالح علیہ السلام نے یہہ معجزہ دکھا کر ناقیکے حقمین وصیت شروع کی وَیٰقَوْمِ ھٰذِہٖ نَاقَۃُ اللّٰہِ لَکُمْ اٰیَۃً فَذَرُوْھَا تَاْکُلْ فِیْٓ اَرْضِ اللّٰہِ اور کہا اے قوم میری یہہ ہے اونٹنی خدا کی واسطے تمہارے نشانی اوپر کمال قدرت اوسکے پس چھوڑ دو اوسکو کہ کھاتی پھرے بیچ زمین خدا کے یعنے رزق اوسکا تمپر نہین اور نفع اوسکا واسطے تمہارے ہے وَلَا تَمَسُّوْھَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَکُمْ عَذَابٌ قَرِیْبٌ اور مت ہاتھ لگاؤ اوسکو ساتھ برائی کے پس پکڑ لیگا تمکو عذاب نزدیک یعنے اوسوقت عذاب آئیگا مہلت نہ کھائیگا فَعَقَرُوْھَا پس پانوں کاٹ ڈالے اوسکے اور تفصیل اسکی سورۂ قمر مین آویگی پھر بچے اوسکے پہاڑ پر چڑھکر تین آواز کیئے صالح علیہ السلام اوسوقت قوم مین نہ تھے جب تشریف لائے لوگوں نے احوال اوسکا بیان کیا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِکُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ پس کہا صالح علیہ السلام نے کہ فائدہ اٹھاؤ زندگانی سے بیچ گھر اپنے کے تین دن بدھ جمعرات جمعہ اور ہفتہ کو تم پر عذاب آویگا ذٰلِکَ وَعْدٌ غَیْرُ مَکْذُوْبٍ یہہ وعدہ ہے کہ نہین جھوٹھہ کیا گیا لکھا ہے کہ بدھ کے دن منہہ اونکے زرد ہوگئے جمعرات کے دن سرخ ہوئے جمعہ کو سیاہ پھر ہفتے کے دن عذاب آیا فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا پس جب آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب اونکے نجات دی ہمنے صالح کو اور اون لوگونکو جو ایمان لائے تھے ساتھ اوسکے ساتھ فضل اور بخشش کے ہماری طرف سے ساتھ عمل اونکے وَمِنْ خِزْیِ یَوْمِئِذٍ اور رسوائی سے اوس دن کی اور ہو سکتا ہے کہ مراد دن قیامت کا ہو اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ تحقیق پروردگار تیرا وہی زورآور نجات مومنین پر ہے غالب ہلاک اعدا پر ہے وَاَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَۃُ اور پکڑا ان لوگونکو کہ ظلم کرتے تھے اوپر اپنے ساتھ کفر کے آواز تند نے کہ جبرئیل علیہ السلام کی تھی زاد المسیر مین ہے کہ تین دن جو وعدہ حیات رکھتے تھے گھرونمین بیٹھکر قبرین کھودین اور عذاب کے منتظر رہے جب چوتھے دن آفتاب طلوع ہوا اور عذاب نہ آیا گھرون سے نکلکر ایکدوسریکو پکارنے لگے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام صورت اصلی پر اپنے ظاہر ہوئے پانوں زمین پر سر آسمان پر پھولے ہوئے مشرق سے مغرب تک زرد قدم سبز بال سفید دندان پیشانی نورانی رخسارے چمکتے ہوئے بال سرخ برنگ مرجان افق چھپ گیا ثمود یہہ حال دیکھتے ہی گھرونمین جا قبرونمین در آئے جبرئیل علیہ السلام نے نعرہ مارا کہ مُوْتُوْا عَلَیْکُمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ ایکبارگی سب مرگئے گھرونمین اونکے زلزلہ پڑا چھتین گر پڑین فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ پس صبح کر اٹھے یعنے ہوگئے بیچ گھرون اپنے کے مردے زانو پر گرے ہوئے کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْھَا گویا کہ نہ بستی تھی بیچ گھرونکے وسیط مین ہے کہ حقتعالی نے اوس آواز سے جہانتک قوم ثمود تھی مشرق اور مغرب اور جنگل اور پہاڑ مین سبکو ہلاک کردیا مگر ایک ابورغال کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابورغال کون تھا فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کا باپ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ کَفَرُوْا رَبَّھُمْ خبردار ہو تحقیق قوم ثمود نے کفر کیا تھا ساتھ پروردگار اپنے کے اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ خبردار ہو لعنت ہووے واسطے قوم ثمود کے وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰھِیْمَ بِالْبُشْرٰی اور تحقیق آئے بھیجے ہوئے ہمارے فرشتے کہ گیارہ یا بارہ یا نو سات یا آٹھ تھے بعضے کہتے ہین تین تھے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اوپر صورت جوانون سادہ روئے صاحب جمال کے ابراہیم علیہ السلام کے پاس ساتھ خوشخبری بیٹے کے یا ہلاک قوم لوط کے یا دوام خلت کے یا ظہور سید انبیا کے کہ خاتم پیغمبرونکے ہوئے ایسے باپکو ایسا بیٹا چاہیئے **نظم** پدر ہو وے تو ایسا ہو پسر ہو وے تو ایسا ہو + صدف ہو وے تو ایسا ہو گہر ہو وے تو ایسا ہو + منور کردیا سارا جہان مشرق سے تا

مغرب + اگر چرخ رسالت پر قمر ہووے تو ایسا ہو + سمجھ لیجیے کہ جو کہتے ہین تین فرشتے آئے تھے وہ تفصیل اونکی یون بیان کرتے ہین کہ ہلاکت قوم
لوط علیہ السلام کیواسطے جبرئیل آئے تھے اور مژدہ ولد ابراہیم علیہ السلام کو اسرافیل لائے تھے اور محافظت کیواسطے لوط علیہ السلام اور اہل اونکے
اور مکانات سے انکے موتفکات مین میکائیل آئے تھے غرض جب یہہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے قَالُوْا سَلٰمًا کہنے لگے کہ سلام
بھیجتے ہین ہم تمپر سلام بھیجنا کر قَالَ سَلٰمٌ کہا ابراہیم علیہ السلام نے اونکے جواب مین سلام ہی تمپر بھی تمپر اور یہہ نہ پہچانا کہ فرشتے ہین مہمان سمجھکر
مہمانخانہ مین بٹھا دیا فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ پس دیر کی کہ لے آیا گائی کا بچہ تلا ہوا اور دسترخوان بچھا کر کہا کھاؤ اونھون نے ہاتھ نہ ڈالا
فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً پس جب دیکھے ابراہیم علیہ السلام نے کہ ہاتھ اونکے کہ مطلق نہین پہنچتے طرف
کھانے کے انجان ہوئے اونسے اور جیمین چھپایا اونسے خوف کیونکہ اس زمانہ مین جو کوئی کسی سے قصد بد رکھتا تھا اوسکا کھانا نہین کھاتا تھا پس
اونکی نگہبانی سے ڈرے کہ چور ہونگے اور ایذا پہنچائینگے پھر جب فرشتون نے ابراہیم علیہ السلام کو ترسناک دیکھا قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ
اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ کہا اونھون نے ای ابراہیم مت ڈر تحقیق ہم فرشتے ہین بھیجے گئے طرف قوم لوط کے تو کہ عذاب کرین وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ اور
بی بی ابراہیم علیہ السلام کی سارہ بنت ہارون کھڑی تھی پردے کے پیچھے فرشتونکی باتین سنتی تھی یا واسطے خدمت کے مہمانونکے سرپر کھڑی تھی
کیونکہ بوڑھی تھی فَضَحِكَتْ پس ہنسی واسطے خوشی کے کہ ابراہیم علیہ السلام کا ڈر گیا یا ہلاک اہل فساد کیواسطے بعضے کہتے ہین کہ ہنسنا اوسکا تعجب
کا تھا قوم لوط کی غفلت پر باوجود قرب عذاب کے یا تعجب یہہ تھا کہ فرشتے انسان بن آئے یا تعجب اوسکا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام تین شخصون
سے ڈر گئے باوجود اتنی حشمت اور خادمونکے غرض ہر طرح جب بی بی سارہ ہنسی فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ پس
بشارت دی ہمنے اوسکو ساتھ بیٹے کے کہ اسحاق نام ہی اور پیچھے اسحاق کے یعقوب وجہ تخصیص بشارت کی بی بی سارہ کو یہہ ہی
کہ عورتونکو فرزند کی بہت خوشی ہوتی ہی اور دوسری ابراہیم علیہ السلام کا بی بی ہاجرہ سے اسمٰعیل نام فرزند تھا اور بی بی سارہ سے کچھ اولاد نہ تھی
پس جب مژدہ فرزند کا سنا قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا کہا ای عجب ہی مجھکو کیا جنونگی مین اور حالانکہ مین بڑھیا
ہون کہ ایک کم سو برس کی عمر تھی اور یہہ خاوند میرا در آنحال کہ بوڑھا ہی کہ ایکسو بیس برس کی یا ایکسو بارہ برس کی عمر تھی اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ تحقیق
یہہ بات جو کہتے ہو تعجب کی ہی سمجھ لیجیے کہ تعجب عادت کی راہ سے کیا نہ قدرت کی راہ سے قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ کہا فرشتون نے
بی بی سارہ کو کیا تعجب کرتی ہی تو حکم اللہ کے سے **بیت** وہ قادر ہی ہر چیز جو چاہے کرے + عجب کیا ہی بوڑھونکو فرزند دے رَحْمَتُ
اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ رحمت ہی اللہ کی اور برکتین اوسکی اوپر تمھارے ای گھر والو سمجھ لیجیے کہ برکات یہہ ہین کہ تمام انبیائے
بنی اسرائیل ابراہیم علیہ السلام سے اور بی بی سارہ ہی سے ہوئے اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ تحقیق اللہ تعریف کیا گیا بزرگ ہی فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ
اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ پس جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی اسکو خوشخبری اولاد کی جھگڑنے لگا فرشتون سے
ہمارے بیچ شان قوم لوط علیہ السلام کے لکھا ہی کہ فرشتونکو کہا کہ تم ہلاک کروگے اوس قریے کو جسمین سو مومن ہون کہا نہین کہا اگر نوے ہون
کہا نہین اسطرح دس دس کم کر کر دس تک پہنچے پھر پانچ پھر ایک کا پوچھا فرشتون نے کہا کہ جسمین ایک بھی مومن ہوگا اوسکے ہلاک کا ہمین حکم
نہین ہی ابراہیم علیہ السلام نے کہا اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا تحقیق اس گانو مین لوط اور بیٹیان اوسکی ہین فرشتون نے کہا کہ ہم لوط اور اہل اوسکے کو وہان
سے نکال لیوینگے اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ تحقیق ابراہیم تحمل والا تھا شتابی بدکارونسے بدلے کی نہین کرتا تھا آہین بھرنیوالا تھا اور
تاسف کرنیوالا آدمیونپر رجوع کرنیوالا طرف جناب الہی کے تھا سمجھ لیجیے کہ مذکوران صفات کا دلالت کرتا ہی اوسپر کہ ابراہیم علیہ السلام کا فرشتون
سے جھگڑنا بسبب نرمی دل اور رحم کے تھا اور امید رکھتے تھے کہ عذاب ابھی نہ آوے تو شاید وہ توبہ کرین فرشتون نے کہا يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ
عَنْ هٰذَا ای ابراہیم منہہ پھیر لے اس جھگڑے سے اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ تحقیق اب آیا ہی حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب اونکے
وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ اور تحقیق وہ آنیوالا ہی انکو عذاب نہ پھیرا جاوے گا ساتھ جھگڑے کے اور دعا کے فرشتون نے ابراہیم

علیہ السلام کو رخصت کر کر موتفکات کی راہ لی وہ چار بستیان تھین ہر ایک مین لاکھ مرد شمشیر زن تھے جب سدوم کے قریب پہنچے لوط علیہ السلام
وہان تھے اونکو سلام کیا وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور جب آئے فرشتے ہمارے لوط کے پاس ناخوش
ہوا ساتھ انکے اور تنگ ہوا ساتھ انکے دل مین سمجھ لیجیے کہ کراہت مہمانداری کی نہ تھی بلکہ اونکی اچھی شکلین دیکھکر بدی قوم کی سے اندیشہ
ناک ہوئے وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ اور کہا یہہ دن ہے سخت مجھپر لکھا ہے کہ حقتعالی نے فرشتونکو کہدیا تھا کہ جبتک لوط چار بار
بدی پر قوم کی گواہی نہ دے ہلاک نکیجیو لوط علیہ السلام نے مہمانونکو دیکھکر کہا کہ تمھین خبر بدکاری اس شہر والونکی نہین پہنچی تھی کہا کیا کہا شرم
آتی ہے مجھکو لیکن کہتا ہون کہ بدترین عالم یہہ قوم ہین جبرئیل نے میکائیل کیطرف اشارت کی کہ یہہ ایک گواہی ہوئی پھر لوط علیہ السلام انکو
لیکر شہر کو چلے دروازہ مین پہنچکر وہی بات پھر کہی شہر مین آکر پھر کہی گھر مین پہنچکر پھر اوسیکا اعادہ کیا چار گواہیان ہوچکین بعضون نے
مہمانونکو لوط علیہ السلام کے دیکھکر اور ونکو خبر کردی یا زن نے لوط علیہ السلام کی اکابر قوم کو کہدیا وہ دروازہ پر لوط علیہ السلام کے آئے
وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ اور آئی لوط علیہ السلام کے پاس قوم اوسکی دوڑتی ہوئی طرف اوسکے وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ
السَّيِّئَاتِ اور پہلے اس سے کیا کرتے تھے برائیان لواطت اور کبوتر بازی اور صفیر زنی محلون مین اور سر راہ بیٹھنا استہزا کیواسطے جب
قوم نے دروازہ پر لوط علیہ السلام کے آکر مہمانونکو طلب کیا قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ کہا لوط علیہ السلام نے ایقوم میری
یہہ ہین بیٹیان میری اونکو نہ مانگو وہ بہت پاکیزہ ہین واسطے تمھاری تزویج ساتھ انکے بشرط ایمان ہوگی ایمان لاؤ اور انسے نکاح کرو
یا شریعت مین انکی تزویج مومنونکے ساتھ کفار کی ہوسکتی ہوگی حضرت لوط علیہ السلام نے کمال فتوت اور کرم اور حمیت سے بیٹیونکو فدا مہمانونکا
کیا بعضونے کہا ہے کہ مراد بنات سے انہین کی عورتین ہین کیونکہ ہر پیغمبر بدامت کا ہے تربیت اور شفقت کی راہ سے یعنے اپنی بیبیونکو
چاہو کہ تمپر حلال ہین فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي پس ڈرو اللہ سے اور بچو گناہ سے اور مت رسوا کرو مجھکو بیچ مہمانون میرے کے
أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ کیا نہین تم مین سے کوئی مرد راہ یافتہ کہ تمھین پند دے اور بدکاری سے باز رکھے قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا
فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ کہا اونھونے ای لوط تحقیق جانتا ہے تو کہ نہین واسطے ہمارے بیچ بیٹیون تیری کے کچھ حاجت وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا
نُرِيدُ اور تحقیق تو جانتا ہے جو کچھ ارادہ کرتے ہین ہم اوسے فاحشہ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ کہا لوط نے
جواب مین اونکے کاش ہوتی واسطے میرے ساتھ قطع تمھاری قوت کہ دفع کرتا مین تمکو یا جگہہ پکڑتا مین طرف قلعہ محکم کے لکھا ہے کہ لوط علیہ السلام
نے دروازہ بند کرلیا تھا دیوار کی آڑ مین مجادلہ کرتے تھے اونھونے دیوار مین شگاف کرکر چاہا کہ اندر آوین لوط علیہ السلام مضطرب اور اندوہگین
ہوئے فرشتون نے جو اونکا یہہ حال دیکھا قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ کہا ای لوط تحقیق ہم بھیجے گئے پروردگار تیرے کے
ہین اور اونکے عذاب کو نازل ہوئے ہین دل قوی رکھ کہ یہہ ہرگز نہ پہنچ سکینگے طرف تیرے واسطے ضرر اور ایذا کے یعنے کچھ تجھکو ضرر نہ دے
سکینگے تو یہانسے باہر نکل اور ہمین ساتھ اونکے چھوڑدے جبرئیل نے پھر آگے بڑھکر پر اپنے اونکے منہونسے ملے سب اندھے ہوگئے اور لوط علیہ السلام
کے گھر سے بھاگے اور کہتے تھے حذر کرو مہمانان لوط سے جادوگر ہین پھر جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا
يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ پس لے چل لوگون اپنے کو ایک ٹکڑے رات کیسے یعنے تھوڑی رات گئی اور چاہیے کہ نہ التفات کرے اور
نہ منہہ موڑے تم مین سے کوئی یعنے سب اہل اپنے کو لیجا کر بی بی اپنی کو کہ وہ کافرہ ہے إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ تحقیق وہ پہنچنے والا
ہے بی بی تیری کو جو کچھ پہنچیگا انکو یعنے وہ بھی مثل باقی کفار کے ہلاک ہوگی لوط علیہ السلام نے نہایت تنگدلی سے کہا کہ کب ہلاک ہونگے جبرئیل علیہ السلام نے کہا
إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ تحقیق وقت وعدہ عذاب اونکا صبح ہے لوط نے کہا ابھی صبح اور ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ
کیا نہین ہے صبح نزدیک یعنے نزدیک ہے فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا پس جب آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب اونکے جبرئیل کو کہا اوسنے اپنے پر زیر اس
شہر کو اوٹھالیا یہانتک کہ آواز سگ اور خروس مرغ اونکی اہل آسمان نے سنی پھر حکم کیا ہمنے اوسنے گرا دیا اور ہمنے ساتھ قدرت کاملہ کے

جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا کیا ہمنے اوپر اس شہر کا نیچے اوسکے یعنے الٹ دیا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ اور برسائی ہمنے
بارش اوپر اوس شہر کے اُلٹنے کے بعد پتھر کنکر کی یا سجیل نام پہاڑ کا ہی کہ آسمان پر ہی یا نام آسمان دنیا کا ہی یا سجین ہی کہ نام دوزخ
کا ہی یعنے وہ پتھر آسمانی تھے یا جہنمی اور وہ تھے مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً تہ بتہ نشان کئے ہوئے ساتھ لکیروں سیاہ اور سفید کے یا نام اسکے جسکی
ہلاک کے واسطے مقرر تھا اور وہ تیار ہوئے تھے عِنْدَ رَبِّكَ نزدیک پروردگار تیرے کے واسطے عذاب اونکے زیادہ ہیں ہی کہ بڑا انکا
مٹکے کے برابر تھا اور چھوٹا سبو کے اور ایک قول یہہ ہی کہ پتھر واسطے اوس جماعت کے برسے جو اس دیار میں نتھے جہان کوئی اس قوم کا تھا
وہان اوسکے نام کا پتھر سر پر اوسکے گرا اور ہلاک کیا لکھا ہی کہ ایکشخص اُس قوم کا حرم میں تھا چالیس دن اوسکے نام کا پتھر ہوا میں معلق
رہا جب وہ وہان سے نکلا سر پر گرا اوسکو ہلاک کرڈالا وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ اور نہیں وہ پتھر عذاب کا ظالموں سے دور کیونکہ وہ مستحق
اوسکے ہین کہ پتھراو پر برسین بیت کیا عجب ظالمونپہ برسین سنگ + کہ اوسکے ہین لایق اونکے ڈھنگ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا
اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین کے یا طرف اہل بلدہ مدین کے بھائی اونکے شعیب علیہ السلام کو قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی ساتھ یگانگی کے نہین واسطے تمہارے کوئی مستحق عبادت کے سوا اوسکے وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ
وَالْمِيْزَانَ اور مت کم کرو ناپ کو اور تول کو اِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو بیچ تونگری اور نعمت کے یعنے تم کچھ محتاج نہین کہ
خیانت کرو بلکہ دولتمند ہو تمکو چاہیے کہ اپنے مال نیک سے لوگونکو دو نہ کہ اونکا حق رکھو وَاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝
اور تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمہارے سبب اوس خیانت کے عذاب دن گھیرنیوالے سے سمجھ لیجئے کہ وصف دنکا ساتھ احاطہ کے کہ صفت عذاب
ہی واسطے وقوع اوسکے ہی بیچ دن کے یعنے اوسدن عذاب تمہین گھیر لیگا پھر کسیطرف چھوٹکر نجا سکوگے اور وہ دن قیامت کا ہی یا دن
عذاب وہلاکت اونکے کا اور بعد نہی نقصان کیل اور وزن کے امر کیا ساتھ پورا کرنے اونکے اور یہہ نہایت مبالغہ ہی وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ
وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ اور اے قوم میری پورا کرو ناپ اور تول کو ساتھ انصاف کے اور وہ قوم سوا اوس تول ناپکے خیانت سے اور یہہ کرتے تھے
کہ جو مول لیتے اوسکی قیمت مین سے بھی رکھ لیتے تھے اور درہم اور دینار کے کنارونمین سے کاٹ لیتے تھے سو فرمایا وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ
اور مت کم کرکے دو لوگونکو چیزین یعنے قیمت مین سے مت رکھو اور درہم اور دینار مین سے مت کاٹو وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ اور
مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ باقی رکھا ہوا خدا کا حلال بعد ترک حرام کے سے بہتر ہی
واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ اور نہین مین اوپر تمہارے نگہبان کہ قبایح سے بچاؤن یا عذاب سے چھڑاؤن
بلکہ مین رسول ہون ناصح اور پیغام رسا مجھپر پیغام پہنچا دینا ہی فقط بیت تمسے کرے جو جور وکسکا دل و دماغ ہی + مین ہون
رسول کبریا کام میرا بلاغ ہی + لکھا ہی کہ انبیا علیہم السلام دو قسم تھے بعضونکو حرب کفار کا حکم تھا جیسے موسیٰ اور داؤد اور سلیمان
علیہم السلام اور بعضونکو نتھا شعیب علیہ السلام اونمین سے تھے کہ رخصت جنگ نہین رکھتے تھے تمام دن قوم کو نصیحت کرتے تھے تمام شب
نماز پڑھتے تھے قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا کہا قوم نے
اے شعیب کیا نماز تیری حکم کرتی ہی تجھکو یہہ کہ چھوڑ دین ہم اوس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے بتونسے یا یہہ کہ ترک کرین ہم جو
کچھ کہ کرتے ہین ہم بیچ مالون اپنے کے جو کچھ کہ چاہین نہی ہی کم ناپنے یا کم تولنے یا قیمت رکھ لینے یا درہم یا دینار کا کنارہ کاٹنے سے
اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝ تحقیق تو البتہ تحمل والا بھلا آدمی راہ یافتہ ہی اپنے زعم مین یا یہہ بات اٹک کر کہتے تھے مراد اوسکی
ضد لیتے تھے قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا کہا شعیب نے اے قوم میری کیا
دیکھا تمنے اگر ہون مین اوپر دلیل ظاہر کے پروردگار اپنے سے اور دیا ہی اوسنے مجھکو اپنی طرفسے رزق نیک یعنے نبوت اور رسالت یا
مال حلال بے خیانت یا مجھے دولت کمال اور تکمیل اوسنے دی اور سعادت روحانی عطا کی روا ہی کہ مین اوسکی وحی مین خیانت کرون





کرون مین تمھاری طرف اوس چیز کے کہ منع کرتا ہون
وما ارید ان اخالفکم الی ما انھٰکم عنہ اور نہین ارادہ کرتا مین یہہ کہ مخالفت کرون تمھاری طرف اوس چیز کے کہ منع کرتا ہون
تمکو اوس سے یعنے جس بات سے تمھین منع کرونگا اوس سے آپ بھی باز رہونگا یہہ نہین کہ تمکو منع کرون اور آپ کرنے لگون ان ارید الا الاصلاح
ما استطعت نہین ارادہ کرتا مین مگر کام سنوارنا تمھارے جبتک کہ طاقت رکھون مین وما توفیقی الا باللہ اور نہین توفیق میری
مگر بیچ کام سنوارنیکے یا بیچ پہنچنے منزل مقصود کے مگر ساتھ مدد اور ہدایت اسکے علیہ توکلت والیہ انیب اوپر اوسکے توکل کی مینے
کہ وہ سب چیز پر قادر ہے اور غیر اوسکے سب عاجز ہین اور طرف اوسی کے رجوع کرتا ہون جس چیز مین کہ نیت کرتا ہون مین ویٰقوم لا یجرمنکم
شقاقی ان یصیبکم مثل ما اصاب قوم نوح او قوم ھود او قوم صٰلح اور اے قوم میری نہ باعث ہو تمکو مخالفت میری یہہ کہ
پہنچ جاوے تمکو مانند اوس چیز کے کہ پہنچی تھی قوم نوح علیہ السلام کو طوفان سے اور قوم ہود علیہ السلام کو باد صرصر سے اور قوم صالح کو
آواز تند سے وما قوم لوط منکم ببعید اور نہین قوم لوط کی تم سے دور یعنے مکان اور زمان مین تم سے نزدیک ہین اگر اقوام گذشتہ
سے عبرت نہین پکڑتے تم تو اونسے عبرت پکڑو واستغفروا ربکم ثم توبوا الیہ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے ساتھ ایمان کے
پھر رجوع کرو طرف عبادت اوسکیکے پرستش غیر اوسکی سے ان ربی رحیم ودود تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا ہے استغفار کرنے
والونکا دوست رکھنے والا ہے توبہ کرنیوالونکو ودود بمعنے فاعل اور مفعول دونون آیا ہے یعنے وہ دوست رکھنے والا ہے بندونکا
اور دوست رکھا گیا ہے کہ بندے اوسے دوست رکھتے ہین حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ نے شرح اسماء اللہ مین معنے ودود
کے یہہ لکھے ہین کہ دوست رکھنے والا نیکی کا سب خلق کے اور دوست رکھا گیا دلونکا جو حق ہین یعنے وہ نیکونکو دوست رکھتا ہے نیک اوسے
دوست رکھتے ہین اور حقیقت مین محبت اونکی فرع محبت حق ہے کیونکہ اصل حسن اور احسان کہ موجب وداد ہے سوا اسکے ثابت نہین
نظم عشق بیوجہ نہین ہے رافت + حسن جانان سبب الفت ہے + اوسکا مکھڑا ہے جو وہ رشک پری + ہم دیوالونکے لئے آفت ہے +
قالوا یٰشعیب ما نفقہ کثیرا مما تقول کہا اونھون نے اے شعیب نہین سمجھتے ہم بہت جو کچھ کہ کہتا ہے تو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور
کسیکے مال مین خیانت نکرو اور یہہ واسطے قصور عقل اور عدم تفکر اونکے تھا یا عناد کی راہ سے کہتے تھے والا حضرت شعیب خطیب الانبیا
تھے اونکی بات کسیطرح نہین سمجھتے تھے اور کہا اونھون نے وانا لنرٰک فینا ضعیفا اور ہم دیکھتے ہین تجھکو درمیان اپنے ضعیف بصر یا کم
زور ولولا رھطک لرجمنٰک اور اگر نہوتی قوم اور برادری تیری کہ ہمارے دین مین ہین اور ہم اونکو عزیز رکھتے ہین البتہ سنگسار
کرڈالتے ہم تجھکو وما انت علینا بعزیز اور نہین تو اوپر ہمارے قدر اور مرتبے والا ایسا کہ عزت تیری مانع رجم کی یا موجب رحم کے ہو
قال یٰقوم ارھطی اعز علیکم من اللہ کہا شعیب عم نے اے قوم میری کیا برادری میری عزیز تر ہے اوپر تمھارے اور دوست تر ہے اللہ سے واتخذتموہ
وراءکم ظھریا اور پکڑا تمنے امر الٰہی کو پیچھے پیٹھ اپنی کے ڈالا ہوا یعنے میری برادری کا لحاظ کیا اور اسکے حکم کو پس پشت ڈالا ان
ربی بما تعملون محیط تحقیق پروردگار میرا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم گھیرنیوالا ہے یعنے آگاہ ہے اس سے کچھ چھپا نہین جزا موافق
اوسکے دیگا ویٰقوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل اور اے قوم میری عمل کرو اوپر جگہہ اپنے کے یا حال اپنے کے کہ رکھتے ہو شرک اور
بغض سے مین بھی عمل کرنیوالا ہون اور اپنے کام مین قائم سوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ومن ھو کاذب البتہ جانوگے
تم کون شخص ہے کہ آویگا اوسکو عذاب کہ رسوا کرے یا فضیحت تمام ہلاک کرے اوسکو اور کون ہے کہ وہ جھوٹھا ہے یعنے شتاب تم جانوگے کہ مین حق پر
ہون یا تم وارتقبوا انی معکم رقیب اور منتظر رہو اوسکے جو مین کہتا ہون تحقیق مین بھی ساتھ تمھارے منتظر ہون ولما جاء امرنا
نجینا شعیبا والذین اٰمنوا معہ برحمۃ منا اور جب آیا عذاب ہمارا نجات دی ہمنے شعیب کو اور اون لوگونکو کہ ایمان لائے تھے
ساتھ اوسکے ساتھ رحمت کے ہماری طرف سے واخذت الذین ظلموا الصیحۃ فاصبحوا فی دیارھم جٰثمین اور پکڑا ان لوگونکو
کہ ظلم کیا تھا آواز تند نے کہ جبرئیل علیہ السلام کی تھی اونھون نے کہا موتوا جمیعا یعنے مر جاؤ سب پس صبح اٹھے بیچ گھرون اپنے کے موئے زانو



پھر گرے کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا گویا کہ نہ بسے تھے بیچ اوسکے اَلَا بُعْدًا لِّمَدْیَنَ کَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ خبردار ہو ہلاکت اور لعنت ہی قوم مدین کو جیسی
کہ ہلاکت اور لعنت ہوئی قوم ثمود کو اہل مدین کو قوم ثمود سے تشبیہ اسواسطے فرمائی کہ ہلاکت دونوں کی ایکطرح کے عذاب سے تھی کہ صیحۂ جبرئیل علیہ
السلام تھا تیسیر میں ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نہیں ہلاک ہوئیں دو امتیں ایک عذاب سے مگر قوم شعیب اور صالح علیہما السلام لیکن
قوم ثمود کو آواز تند جبرئیل نے کہ تحت سے ہوا تھا اور قوم مدین کو فوق سے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ
وَمَلَائِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ اور بھیجا ہمنے موسیٰ کو ساتھ نشانیونکے اور معجزے ظاہر کے کہ عصا اور ید بیضا تھا طرف فرعون کے اور
سرداروں اوسکے پیروی کی اونھوں نے حکم فرعون کی بیچ ماننے موسیٰ علیہ السلام کے وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ اور نتھا حکم فرعون کا درست
اور صواب اور جو یہاں متابعت فرعون کی گئی تو وہاں قیامت میں بھی اسکے تابع ہونگے یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ
آگے چلیگا فرعون قوم اپنی کے بیچ دن قیامت کے پس جا کھڑا کردیگا اونکو آگ پر وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ اور بری ہی گھاٹ لا کھڑا کیا گیا
یعنے بری جگہہ پر کھڑا کردیگا وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور تحقیق پیچھے بھیجی گئی فرعون اور قوم اوسکی کو بیچ اس دنیا کے لعنت اور دن
قیامت کے بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ بری ہی بخشش دی گئی اونکو یعنے لعنت دنیا اور آخرت کی ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰی نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا
قَآئِمٌ وَّحَصِیْدٌ یہہ ہیں بعضی خبریں بستیونکی بیان کرتے ہیں ہم اوپر تیرے اونمیں سے بعضے قائم ہی اور بعضی جڑ سے کٹگئی قائم وہ ہے
کہ آثار اوسکے باقی ہیں جیسے دیار عاد او ثمود اور جڑ سے کٹے وہ ہیں کہ کچھ آثار اوسکے نہیں رہے جیسے دیار قوم نوح علیہ السلام وَمَا
ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور نہیں ظلم کیا تھا ہمنے ان بستی والوں پر ساتھ ہلاک کرنے اونکے اور لیکن ظلم کیا اونھوں نے جانوں اپنی
پر ساتھ ایسے عمل کرنے کے کہ موجب عذاب کے تھے فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ
پس نفع کیا یا نہ دفع کیا اونسے معبودوں اونکے نے جو عبادت کرتے تھے سوا اللہ کے کچھ جب آیا حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب اونکے کے
وَمَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ اور نہ زیادہ کیا اونکو سوا زیان اور ہلاک کرنیکے وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اور
اسیطرح پکڑنا ہی پروردگار تیرے کا جسوقت کہ پکڑتا ہی اہل بستیونکو اور حالانکہ ظالم ہوں اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ تحقیق پکڑنا اوس کا
دردناک ہی سخت اوس پکڑ سے کسیکو رہائی نہیں اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ تحقیق بیچ اوسکے کہ ذکر کئے
ہمنے قصے البتہ عبرت ہی واسطے اوس شخص کے کہ ڈرتا ہی عذاب آخرت سے ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ یہہ دن
قیامت کا ایک دن ہی کہ جمع کئے جاوینگے واسطے اوسکے لوگ اور وہ ایک دن ہی حاضر کیا گیا کہ اہل آسمان و زمین اوسمیں حاضر
ہونگے وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ اور نہیں ڈھیل کرتے ہم اوسکو مگر واسطے ایک وقت گنے ہوئے کے یعنے جبتک کہ وہ وقت
نہیں آیا قیامت قائم نہوگی یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ جب دن کہ آویگا وہ روز قیامت نہ بولیگا کوئی جی بات فائدے کی
مگر ساتھ حکم اللہ کے سمجھہ لیجیے کہ یہہ ایک موقف خاص میں ہوگا اور ایک موقف میں کوئی بولیگا نہیں هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ وَلَا
یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ پس بعضے اونمیں سے بدبخت ہیں دوزخی اور بعضے نیکبخت جنتی شقیق بلخی قدس
سرہ نے کہا کہ علامت سعادت کی پانچ ہیں نرمی دل اور کثرت گریہ اور نفرت دنیا اور کوتاہی امل اور شرمندگی اور نشانیاں
شقاوت کی بھی پانچ ہیں سختی دل اور خشکی دیدہ اور رغبت دنیا اور طول امل اور بیحیائی شیخ ابوسعید خراز رح نے کہا کہ حق تعالے
نے اس سورہ میں دو کار عظیم بیان فرمائے ایک سیاست جباری اور سطوت قہاری کہ کفار کی بیخ دنیا اکھیڑی دوسری حکم ازلی
کہ سعادت اور شقاوت میں خلق کے مقرر ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت اس خبر کے سے اور دہشت اس حکم کے سے فرمایا
کہ بوڑھا کیا مجھکو سورہ ہود نے فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ پس جو لوگ کہ بدبخت ہوئے پس بیچ
آگ کے ہیں واسطے اونکے بیچ اوسکے چلانا ہی آواز سخت سے اور آواز ضعیف سے زفیر آواز شدید کو کہتے ہیں اور استعمال اسکا

ابتدا میں ساتھ گدھے کی آواز کے ہے اور شہیق آخر میں فر و فریاد اشقیا کو سنتا ہی کون رافت مہ دوزخ کے رنج سے گر جلائے ہیں گدھے سے ✣ اور وہ اوسی واویلا میں خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ آگ کے جب تلک رہینگے آسمان اور زمین یہہ کلمہ عرف عرب میں ہمیشگی کے واسطے آتا ہی یہہ نہین کہ جبتک آسمان زمین ہین جب ہی تک یہہ آگ مین رہینگے پھر نہین رہینگے کیونکہ نص سے دوام اہل نار اور انقطاع دوام ارض وسما ثابت ہے پس یہہ معنے ہین کہ اشقیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ مگر جو چاہے پروردگار تیرا کہ اونکو عذاب نار سے عذاب زمہریر مین گرفتار کرے یا اور طرح کے عذاب دے کہ دوزخ مین طرح طرح کے عذاب ہین ایک یہہ بھی ہے کہ آگ سے جلاوے پس استثنا خلود سے عذاب نار کے ہے نہ خلود سے دوزخ کے اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ تحقیق پروردگار تیرا کرنیوالا ہی جو کچھ کہ چاہے انواع عذاب اور تعذیب سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اور جو لوگ کہ نیکبخت کئے گئے پس بیچ بہشت کے ہین ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے جبتک کہ رہین آسمان اور زمین آخرت کے کہ موافق آیت یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات کے بدلے اس آسمان وزمین کے ہونگے فتوحات مکیہ مین ہے کہ دوام آسمان وزمین باعتبار جوہر انکے کے مراد ہے نہ باعتبار صورت کے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد فوق اور تحت ہے کیونکہ عرب والے جو بالائے سر ہے اوسے آسمان کہتے ہین اور جو زیر قدم ہے اوسے ارض کہتے ہین پس جبتک تحت اور فوق ہون نیکبخت جنت مین رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ مگر جو چاہے پروردگار تیرا کہ اونکو نعیم جنان سے زیادہ تر مرتبہ دے کہ رویت اور رضوان ہے یا اور ایسی نعمت دے کہ اوسکی ماہیت نہ جانے کوئی مگر وہی کہ عالم تمام معلومات کا ہے اور نکتہ فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین مؤید اس قول کا ہے کچھ شرح اوسکی بیچ سورہ توبہ کے آیت ورضوان من الله اکبر مین مذکور ہوئی ہے سمجھ لیجئے کہ اس استثنا مین مفسرین کے بہت اقوال ہین ذکر اونکا موجب طوالت ہے معالم مین ہے کہ الله اس استثنا کا دانا ہے عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ بخشش ہے غیر کاٹی گئی یعنے کہین نہین ختم بے نہایت چلی گئی ہے فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ پس مت ہو بیچ شک کے اوس چیز سے کہ عبادت کرتے ہین یہہ گروہ مشرک کہ گمراہی ہے آخر ہلاک کردیگی جیسے کفر پہلی امتون کا موجب عذاب کا اونکے ہوا سمجھ لیجئے کہ یہہ خطاب حضرت صلی الله علیه وسلم کو ہے اور مراد امت ہے مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ نہین عبادت کرتے مشرک بتون کی مگر جیسی عبادت کرتے تھے باپ اونکے پہلے اونسے یعنے ساتھ باطل کے وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ تحقیق ہم پورا دینے والے ہین اونکو حصہ اونکا عذاب سے دران حال کہ وہ حصہ نہ کم کیا گیا ہو وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو توریت پس اختلاف کیا گیا بیچ اوسکے یعنے قوم نے اختلاف کیا بعضے اوسپر ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے جیسے تیری قوم نے اختلاف کیا قرآن مین وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے گذری پروردگار تیرے سے ساتھ تاخیر عذاب انکے کے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان قوم موسیٰ علیه السلام کے تو کہ مبطل ہلاک ہوجاتا اور محق نجات پاتا وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ اور تحقیق کفار قوم تیرے کے البتہ بیچ شک کے ہین قرآن سے شک کہ گھبرا دینے والا ہے یعنے وہ گمان کہ نفس کو مضطرب کرے اور دلکو قلق مین ڈالے اور عقل کو پراگندہ کرے وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ اور تحقیق ہر ایک مخلوقون مین سے جب جاویگا روبرو اوسکے البتہ پورا دیگا اونکو پروردگار تیرا جزائے عمل اونکے کی کشاف مین ہے کہ لام لما کا توطیہ قسم ہے اور تنوین عوض مضاف الیہ اور ما زائدہ ہے اور تقدیر اوسکی یہہ ہے وان کلهم لیوفینهم اور بعضون نے کہا ہے کہ ان نافیہ ہے اور لما بمعنی الا ہے یعنے نہین کوئی مگر تمام دیگا پروردگار جزاء عمل اونکی اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ تحقیق وہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین خبردار ہے بلیت جزا دیگا جیسا تیرا کار ہے ✣ کہ سب کار سے وہ خبردار ہے فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ



وَمَنْ تَابَ مَعَكَ پس سیدھا رہ جسطرح سے کہ حکم کیا گیا ہے تو اور جنھون نے کہ توبہ کی کفر سے اور ایمان لائے ساتھ تیرے استقامت وہ ہے کہ مستقیم ہو امر اور نہی پر امام قشیری نے کہا کہ مستقیم وہ ہے کہ راہ حق سے نہ پھرے جبتک کہ منزل وصل کو نہ پہنچے جرجانی نے کہا کہ طالب کرامت مت ہو طالب استقامت ہو **بیت** طلب کر تو رافت سدا استقامت + سمجھ استقامت کو فوق کرامت + محمد بن فضل نے کہا وہ چیز کہ ہونے اوسکے سے سب نیکیان نیک ہووین اور نہونے اوسکے سے سب بدیان بد ہون استقامت ہے شیخ الاسلام نے یہہ بات سنکر کہا کہ اوسنے بہت نیک کہا دلیل اسکی فاستقم کما امرت ہے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہے کہا استقامت نظام الدین اولیا سے اونکے پیر شیخ فریدالدین گنج شکر نے پوچھا کہ تیرے واسطے کیا دعا کرون کہا استقامت ابوعلی سنوسی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ مین دیکھا مین نے پوچھا کہ سبب شیب کا آپکے سورۂ ہود مین کیا چیز ہے فرمایا فاستقم کما امرت سچ ہے کہ **نظم** استقامت کمال مشکل ہے جیسے ہی امر کسکو حاصل ہے + ہان رسول خدا نبی ورا + ہین امام اس مقام کے بخدا + اور جسپر کہ ہووے فضل خدا + بار کردے اوٹھا بہ ابن ذورقا + جسکو حق نے دیا نہین یہہ مقام + اوسکا بے فائدہ ہے رنج تمام + ابوعلی دقاق نے کہا کہ استقامت وہ ہے کہ سر اپنے کو ماسوی اللہ سے محفوظ رکھے **نظم** خطرۂ ماسوا نہ دلمین سمائے + اور سر مین خیال غیر نہ آئے + جی مین رافت بندھا اوسیکا ہو دھیان + کچھ نہو بس اوسیکا ہو دھیان + یہی بس استقامت ایجان ہے + یہی فوق کرامت ایجان ہے + وَلَا تَطْغَوْا اور مت حد سے گذرو اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور نجھکو طرف اون لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین یعنے اونسے دوستی نکرو اور اونکا کہا نمانو اور اونکے مددگار نہو ظلم مین سفیان ثوری نے کہا کہ جو کوئی قلم واسطے ظالمونکے تراشے یا سیاہی اونکی دوات مین ڈالے یا کاغذ اونکے ہاتھ مین دے لکھنے کو وہ بھی ظلم مین اونکا شریک ہے ایک نے پوچھا کہ اگر ظالم جنگل مین پیاسا مرجاوے پانی دین کہا نہ کہا جو مرجاوے کہا مرجانے دو **مصرعہ** ایسے جینے سے موت ہے بہتر + پس حقتعالی کمال رحمت اپنی سے فرماتا ہے کہ میل طرف ظالمون کے مت کرو فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ پس لگیگی تمکو آگ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ کے کوئی دوست کہ عذاب تم سے دفع کرے پھر نہ مدد کئے جاؤگے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اور قائم کر نماز کو دو نو طرف دن کے اور کتنی ساعتین رات کی سمجھ لیجئے کہ دن طرف اعلی مین نماز صبح ہے اور طرف اسفل مین نماز ظہر اور عصر ہے اور ساعات شب مین نماز مغرب اور عشا ہے لکھا ہے کہ عمر بن عذیہ رض خرمے بیچتا تھا ایک زن صاحب جمال خرمے خریدنیکو آئی کہا خرمے اچھے گھر مین ہین وہ گھر مین گئی اوسکو بوسہ لیا پھر اوسیوقت پشیمان ہوکر حضور نبوی مین روتا ہوا آیا اور احوال اپنا عرض کیا آیت اتری کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ تحقیق نیکیان یعنے نمازین پانچوقت کی لیجاتی ہین اور محو کرتی ہین برائیونکو کہ سوا کبیرون کے ہون حضرت نے پوچھا کہ نماز عصر کی تونے میرے ساتھ پڑھی تھی اوسنے کہا پڑھی تھی فرمایا یہہ کفارہ اوس گناہ تیرے کا ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ خاص اوسیکے واسطے ہے فرمایا نہین عام سب لوگونکے واسطے ہے جیسا کہ صحیحین مین ابن مسعود رض سے مروی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ نام اوس شخص کا ابوالیسر تھا قبیلہ انصار سے چنانچہ شرح مشکوٰۃ مین اور مؤید اس حدیث کے ہے حدیث ابوہریرہ کی کہ کہا قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الصلوۃ الخمس والجمعۃ الی صلوۃ الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینہن اذا اجتنب الکبائر رواہ مسلم یعنے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازین پانچون اور نماز جمعہ تا نماز جمعہ دیگر اور روزے رمضان کے تا روزۂ ماہ رمضان دیگر دور کرنیوالے ہین گناہونکے کہ درمیان انکے واقع ہوئے ہین جسوقت پرہیز کئے جاوین گناہ کبیرہ سے کہ وہ نہین بخشے جاوینگے مگر ساتھ توبہ کے روایت کیا ہے اسکو مسلم نے اور جو کوئی کہے کہ جو صغائر نماز پنجگانہ سے بخشے گئے تو جمعہ کیواسطے کیا رہے اور جو جمعہ سے معاف ہو ویتو رمضان کسکا کفارہ ہوگا کہتے ہین ہم کہ یہہ اعمال سب مکفر ہین اگر ایک نہوا دوسرا ہوجاتا ہے مثلاً اگر ایک نے نماز مین قصور کیا جمعہ مکفر ہوگا اور اگر جمعہ مین یا دونون مین تقصیر کی رمضان مکفر ہوگا اور جب سبکو خوب ادا کیا نور علی نور ہے

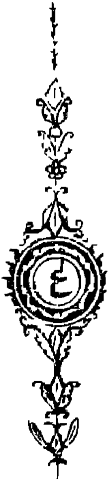
مثل اوس شخص کے کہ بہت چراغ روشن کئے کہ ہر ایک روشنی خانہ کے واسطے کافی ہے **بیت** نور طاعات سبح ہے ای رافت + ماحی ظلمت و
معاصی ہے + بحر الحقائق مین ہے کہ انوار ذکر اور مراقبہ کے بیچ دونون طرف دن کے اور ساعات شب کی ظلمات کو ان اوقات کے کہ حوائج نفسانی مین
صرف ہوئے ہین دفع کرتے ہین بعضون نے کہا ہے کہ حسنات کہنا ان اربع کلمات کا ہے کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ یہہ فرمان اور یہہ وعدہ نصیحت ہے واسطے ذکر کرنیوالون کے وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ اور صبر
کر بجا لانے پر امر کے اور بچنے پر نہی سے پس تحقیق اللہ نہین ضایع کرتا اجر اور ثواب نیکی کرنیوالونکا سمجھ لیجئے کہ **بیت** مظہر بجائے مضمر لانے
مین ہے اشارت + یعنے ہے صبر احسان احسان سے گذرمت فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ پس کیون نہوئے ان قرنون
مین سے کہ پہلے تمسے تھے صاحب عقل اور شعور کے يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ کہ منع کرتے تھے
مفسدونکو فساد سے بیچ زمین کے لوگ کہ عذاب نہ اترے لیکن تھوڑے تھے ان لوگونمین سے کہ نجات دی ہمنے اونکو عذاب سے گذرے ہوؤن
مین سے کہ وہ منع کرتے تھے وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ اور پیروی کی اُن لوگون نے کہ کافر تھے اوس چیز کی کہ
دولت دی گئی تھی بیچ اوسکے یعنے اپنی آرزوؤن کی متابعت کی وہ ہین گنہگار کفار وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ
اور نہ تھا پروردگار تیرا کہ ہلاک کرے بستیونکو ساتھ شرک کے اور حالانکہ اہل اوسکے صلاح مین لانیوالے ہون درمیان ایکدوسرے کے کامون کو
یعنے فقط شرک سے ہلاک نہین کرتا جبتک کہ فساد اور ظلم ساتھ اوسکے نہ ملے یہین سے کہتے ہین کہ الملك يبقى بالعدل مع الكفر ولا يبقى
بالظلم مع الاسلام **نظم** عدل سے جان ہے بقائے ملک + ظلم ہووے تو کیون نہ جائے ملک + رہتا ہے ملک کافر عادل + اور نہ با ظلم مسلم
عادل + وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کرتا لوگون کو امت ایک دین واحد پر وَلَا يَزَالُوْنَ
مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ اور ہمیشہ زمین کے اختلاف کرنیوالے حق اور باطل مین جیسے یہود اور نصارٰی اور مجوس مگر جنکو مہربانی کریگا
پروردگار تیرا اور راہ ایمان کی دکھاویگا جیسے مکے والے جو مسلمان ہین یا یہہ کہ مختلف زمین کے روزی مین کوئی تونگر کوئی درویش ہوگا
مگر جسپر کہ رحم کرے رب تیرا اور راہ قناعت کی دکھاوے وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ اور اسیواسطے پیدا کیا ہے اونکو اور واسطے رحمت کے پیدا کیا ہے
راہ پانیوالون کو وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے کی جو فرشتون سے
کہی تھی کہ البتہ مین بھرونگا دوزخکو گنہگار جنون سے اور آدمیون سے اکٹھے وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ
اور ہر ایک بیان کرتے ہم اوپر تیرے خبرون سے پیغمبرونکی وہ چیز کہ ثابت کرتے ہین ہم ساتھ اوسکے دل تیرے کو یعنے فائدہ اخبار رسل سے یہہ ہے
کہ دلکو تیرے آرام دیتے ہین ہم اور یقین تیرا زیادہ کرتے ہین ہم اوپر اداے رسالت کے ثابت رہ اور ایذاے کفار پر صبر کر وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ
الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور آیا ہے تیرے پاس بیچ اس سورہ کے حق اور نصیحت اور یاد دلانا واسطے ایمان والون کے
معالم مین ہے کہ تخصیص اس سورہ کی واسطے تشریف کے ہے والا حق سب سورتون مین قرآن کے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ہذا اشارت
طرف اخبار مذکورہ کے ہے اس سورۃ مین وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
واسطے ان لوگونکے کہ نہین ایمان لاتے ہین عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے یعنے اس حالت پر کہ ہو تحقیق ہم بھی عمل کرنیوالے ہین اوپر اس حال کے
کہ رکھتے ہین وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ اور منتظر رہو ہمارے زمانے بدلنے کے تحقیق ہم بھی منتظر ہین تمہارے عذاب کے وَلِلّٰهِ غَيْبُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے علم پوشیدہ چیزونکا آسمانون کے اور زمین کے وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اور طرف اوسکے
پھیرا جاتا ہے کام سارا یا پھرتا ہے یرجع ساتھ صیغہ مجہول کے قرات حفص کی ہے اور بصیغہ معلوم اورون کی فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ
عَلَيْهِ پس عبادت کر اوسکی کہ مرجع سبکا وہی ہے اور توکل کر اوپر اوسی کے تقدیم عبادت کی اوپر توکل کے اشارہ ہے کہ نفع توکل کا
عابدون کو پہنچتا ہے اور توکل مجرد گفتار بے اعتبار ہے **بیت** ساتھ توکل کے عبادت بھی کر + ورنہ توکل نہین کچھ کام کا

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین ہے پروردگار تیرا بےخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم تعملون ساتھ فوقانیہ کے قرأت حفص کی ہے اور یعملون ساتھ تحتانی کے بھی اورونکی قرأت آئی ہے یعنے نہین ہے پروردگار تیرا غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہین بندے تفسیر مین کعب احبار سے نقل کیا ہے کہ فاتحہ توریت آیت اول سورۂ انعام ہے اور خاتمہ اسکا آیت آخر سورۂ ہود ہے **سورۂ یوسف** علیہ السلام مکی ہے ایکسو گیارہ آیتین ہین ایکہزار سات سو ستر اور چھے کلمے ہین سات ہزار ایکسو چھہ سٹھہ حرف ہین فواصل لم نوہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ ہود کے یہہ ہے کہ اسمین قصے انبیاؤنکے تھے اسمین بھی ایک نبی کا قصہ ہے کہ احسن قصص ہے

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ		بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ		مِائَةٌ وَاِحْدٰى عَشَرَ اٰيَةً

الٓرٰ یہہ حروف متشابہات قرآنی ہین لایعلم تاویلہ الا اللہ کذا فی کشف الاسرار بعضون نے کہا ہے کہ ان حروف سے مراد اسمار الٰہی ہین الف سے اللہ لام سے لطیف رے سے رؤف یا صفات ہین الف سے انفراد لام سے لطف رے سے رحمت گویا قسم کھائی ہے انکی حرف قسم محذوف کرکے قسم ہے انفراد میری کی ساتھ ربوبیت کے اور لطف میرے کے ساتھ عارفان لطائف احدیت کے اور رحمت میرے کے ساتھ کافہ خلقت کے اور جواب قسم کا محذوف ہے کہ انا انزلنا الیک من الآیات حق یا الف انا کا ہے اور لام اللہ کا اور رے ارے کی یعنے انا اللہ ارے ما جری علی یوسف من البلوی من الجب والسجن والشکوی ثم جعلناہ ملک الدنیا یا یہہ حروف مقسم بہ ہین اور جواب قسم کا بغیر ایراد ان عشرہ کے بطریق شاذ یہہ ہے کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ یہہ آیتین کتاب بیان کرنیوالے کی ہین بحر مواج مین ہے کہ الٓر مبتدا ہے پہلا اور تلک مبتدا ہے دوسرا اور آیات الکتاب المبین خبر مبتدا دوم کی ہے اور یہہ جملہ مبتدا اول ہے اور ایراد ذٰلک کا کہ واسطے بعید کے ہے اور یہان مشار الیہ قریب ہے واسطے تعظیم کے ہے تم کلامہ اور کتاب مبین یہہ سورہ ہے کہ ظاہر ہے اعجاز اسکا یا ہویدا ہین معنے اسکے نازل کرنیوالو پر یا روشن کرنیوالی ہے یہہ سورت قصے کو کہ یہود نے سوال کیا تھا بحر روایت ہے کہ علماء یہود نے بعضے اشراف قریش عرب سے کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرو کہ سبب انتقال آل یعقوبؑ کا شام سے طرف مصر کے کیا تھا یہہ سورت نازل ہوئی بحر مواج مین ہے کہ ایک یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قصہ یوسف علیہ السلام کا پوچھا یہہ سورت نازل ہوئی حضرتؐ نے اوسکے اوپر پڑھی اوسنے جو موافق توریت کے بے کم و زیادہ پایا پوچھا کہ من علمک حضرتؐ نے فرمایا علمنے ربی صدق حضرتؐ کا اوسپر ظاہر ہوا اسلام لایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا تحقیق اوتارا ہمنے اس سورت کو پڑھنا عربی زبان مین لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تو تم سمجھو اور حجت تم پر لازم ہو کیونکہ اگر اور زبان مین بھیجتے ہم نہ سمجھتے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ہم بیان کرتے ہین اوپر تیرے بہتر ین قصہ کہ پڑھا جاوے معالم مین ہے کہ بہتر واسطے شامل ہونے اوسکے ہے عجائب اور غرائب اور حکمتون اور عبرتون پر عین المعانی مین ہے کہ یہہ قصہ سب قصوں سے احسن القصص ہے اور وجہ اسکی یہہ ہے صاحب اوسکا بھی سب آدمیون سے احسن الوجہ تھا بحر مواج مین ہے کہ احسن القصص اسواسطے ہے کہ اور قصے دشمنون مین ہوتے ہین یہہ درمیان دوستونکے واقع ہے یا اور قصے یا دوستی کے سبب سے ہوتے ہین یا دشمنی کے اسمین بعضون کی دوستی بعضون کی دشمنی کا بیان ہے یا یہہ صرف قصہ ہے امر اور نہی اسمین نہین بخلاف اور قصون کے کہ متضمن اوامر اور نواہی ہین یا یہہ قصہ تمام ایک صورت مین ہے بخلاف اور قصص کے کہ کچھ کہین ہین کچھ کہین یا اس قصے مین بعد ذکر ایذا کے بیان عفو یوسف ہے بخلاف اورون کے بعد ایذا ذکر وقوع انتقام ہے یا اس قصے مین صبر ہے بلا پر اور شکر ہے نعما پر اور احسان ہے ایذا پر کہ احسن اخلاق کا ہے یا اس قصے مین ذکر ابرار ہے بے ذکر کفار یا یہہ قصہ متضمن بہت حکایتون کو ہے طرح طرح کے کہین خواب کے کہین چاہ کے کہین بکنے کے کہین حشمت کے یوسف کے کہین محبت زلیخا کی کہین وصال یعقوبؑ کی یا یہہ قصہ نجات پانیکا اور مطلوب کو پہنچنے کا ہے اسواسطے احسن القصص ہے بحر الحقائق مین ہے کہ احسن اسواسطے ہے کہ مشابہت تمام ساتھ احوال انسان کے رکھتا ہے اگر تاویل کرین یوسف کو ساتھ دل کے اور یعقوب کو ساتھ روح کے اور زلیخا کو ساتھ نفس کے اور قوی اور حواس کو ساتھ برادران یوسف کے لکھا ہے کہ بعضے صحابہ نے حضرت سے یہہ قصہ پوچھا

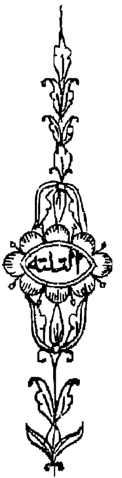
آیت نازل ہوئی کہ ہم خبر دیتے ہین نیک تر خبرونکی بِمَآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ ساتھہ اسطرح کے کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے یہہ سورۃ مفرد
وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الْغَافِلِیْنَ اور تحقیق تھا تو پہلے نزول اس سورت سے غافلون سے یعنے یہہ قصہ نہین جانتا تھا اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْہِ
یاد کر اوسوقت کو کہ کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے باپ اپنے کے کہ یعقوب علیہ السلام تھے لکھا ہی کہ یوسفؑ بارہ برس کے تھے کہ شب جمعہ
کنار پدر مین خواب راحت مین مشغول تھے ناگاہ سراسیمہ ہو کر بیدار ہوئے یعقوب علیہ السلام نے کہا اے بیٹے کیا ہوا تجھے کہا یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ
رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اے باپ میرے تحقیق دیکھا مین نے خواب مین گیارہ ستارے اور سورج اور چاند اور مین کوہ
بلند پر چڑھا تھا گرد اوسکے نہرین جاری اور درخت سبز تھے کہ آسمان سے یہہ ستارے اور آفتاب اور ماہتاب اُترے اور مین اون کو
دیکھتا تھا رَاَیْتُہُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ دیکھا مین نے اونکو واسطے میرے سجدہ کرتے ہوئے **بیت** مہ و مہر گیارہ ستارونکے ساتھہ مجھے
سجدہ کرتے تھے سب آج رات ٭ سمجھہ لیجئے کہ ضمیر ہم کی اور ساجدین کی واسطے ذوی العقول کے مخصوص ہی اور یہان کواکب اور شمس و
قمر کے باعتبار معنی تعبیری کہ گیارہ بھائی اور خالہ اور باپ یوسف علیہ السلام کے ہین یہہ خواب سنکر یعقوب علیہ السلام نے جانا کہ یوسف کو مرتبہ
رفیع ملیگا گیارہ ستارے گیارہ بھائی ہین اوسکے اور مہر و ماہ مین اور بی بی میری ہم سب اوسکی تعظیم بجالاوینگے پھر سوچے کہ اگر بھائی یہہ
خواب سنینگے تعبیر سمجھہ کر قصد جان کا اوسکے کرینگے اس سبب سے قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاکَ عَلٰٓی اِخْوَتِکَ فَیَکِیْدُوْا لَکَ کَیْدًا
کہا اے بچے میرے لفظ تصغیر کا واسطے محبت کے کہا مت بیان کیجیو خواب اپنے کو اوپر بھائیون اپنے کے پس مکر کرینگے واسطے ہلاکت
تیرے مکر کرنا بسبب وسوسہ شیطان کے اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ہی ظاہر وَ
کَذٰلِکَ اور جسطرح سے تجھے برگزیدہ کیا ساتھہ اوس خواب کے کہ دلیل شرف اور نشانہ تفوق تیرے کا ہی اوپر بھائیونکے اسی طرح
یَجْتَبِیْکَ رَبُّکَ برگزیدہ کریگا تجھکو پروردگار تیرا ساتھہ بادشاہی اور فرمان روائی کے وَیُعَلِّمُکَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ اور سکھا دیگا
تجھکو تعبیر بتانا خوابونکی یا تاویل باتون مشکل کی جو کتب منزلہ مین ہین وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَعَلٰٓی اٰلِ یَعْقُوْبَ اور پوری کریگا
نعمت اپنی کہ نبوت ہی اوپر تیرے اور اوپر اولاد یعقوب کے یعنے تیرے بھائیونکے یہہ معنے اونکے قول پر ہین جو یوسف علیہ السلام
کے بھائیونکو پیغمبر کہتے ہین یا اونسل یعقوبؑ کی کہ انبیا او نمین پیدا کریگا یہہ تعبیر خواب کی یعقوب علیہ السلام نے فرمائی سجدہ کرنیکو تعبیر ساتھہ
پادشاہت کے کیا کہ اوسوقت سلاطین کو سجدہ کرتے تھے اور تعظیم کو سر جھکاتے تھے بعضے کہتے ہین کہ تعبیر خواب کی احادیث تک ہی اور
وَیُتِمُّ سے جملہ علحدہ ہی معطوف کذلک پر اور ہوسکتا ہی کہ داخل تعبیر مین ہو اور متعلق ہو کذلک کا اور انقیاد اجرام نیر کو تعبیر ساتھہ
حصول علم تاویل احادیث کے کیا کیونکہ علم بھی نور ہی اور ستارے بعد موت اونکے باقی رہینگے یہہ دال ہی کہ یوسف علیہ السلام کی عظمت
اور رفعت بعد مرگ رہیے اور آخرت کی بھی مملکت ملے اور گیارہ ستارے گیارہ بھائی ہین اور یہہ اونکے حق مین بھی بشارت ہی اتمام
نعمت کی کہ کوکب درخشندہ ہین اسیواسطے آل یعقوب کو اوپر ویُتِمُّ نعمت کے معطوف کیا اس طریق پر یہہ سب داخل ہی تعبیر خواب مین
اسیواسطے کہا ہی کہ بیٹے یعقوب علیہ السلام کے سب پیغمبر ہین اور بعضے کبائر جو اونسے ہوئے ہین جیسا کہ عقوق پدر اور ایذا برادر
اور دروغ فاکلہ الذئب اور قطعیت رحم حالانکہ انبیا کبائر سے معصوم ہین جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ احوال اونسے قبل بلوغ یا بعد
بلوغ قبل نبوت ہوئے ہین اور جائز ہی کہ نبی سے کبیرہ قبل وحی کے بسبیل ندرت واقع ہو اور معتزلہ انبیا کو قبل وحی اور بعد وحی ملا
معصوم کہتے ہین اور اونکے اعمال قبل بلوغ ٹھہراتے ہین لیکن یہہ خلاف اہل تواریخ ہی کیونکہ اہل تواریخ نے اسوقت مین اون کو
کبار لکھا ہی اور ظاہر ہی کہ باپ نے جو یوسف علیہ السلام کو اونکے سپرد کیا تھا تو بڑے ہی ہونگے صغار کے کیا حوالے کرتے اور انھوننے
خود کہا ہی انا کنا خاطئین قبل بلوغ کے گناہ کہان ہی اور یعقوب علیہ السلام نے وعدہ استغفار کا کیا ہی کہ سوف استغفر لکم ربی
یہہ بھی دال ہی کہ وقت عصیان کے کبار تھے کیونکہ صغار پر گناہ کہان ہی جو محتاج استغفار کا ہو سوال ہو سکتا ہی کہ بچپن مین



کچھ خطا ہوا اور بعد بلوغ وہ برا معلوم ہوا اور گناہ سمجھکر استغفار کرے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے کئی باتین خلاف واقع کے کہی تھین
اور تاویل درست تھین پھر کہا اطمع ان یغفرلی خطیئتی جواب ابراہیمؑ نے بیچ حالت بزرگی اور پیغمبری کے کہا تھا اور مقام کمال
مین ترک اولی بھی ذلت ہے اسواسطے مانگی مغفرت ہے واللہ اعلم بحقایق الامور کہا پس یعقوب علیہ السلام نے فرمایا ای یوسف
تمام کریگا اللہ نعمت اپنی اوپر تیرے اور بھائیون تیرے کے کَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ جیسا کہ پورا کیا تھا نعمت کو
اوپر دو دادا تیرے کے پہلے اسوقت سے یا پہلے تجھ سے ابراہیم کے اور اسحاق کے اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا جاننے
والا حکمت والا ہے جو لایق ہے وہی کرتا ہے لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ تحقیق ہین بیچ قصے یوسف علیہ السلام
کے اور بھائیون اونکے کے نشانیان قدرت کی اور دلیلین حکمت کی واسطے پوچھنے والون کے اور غیر اونکے اگرچہ یہہ قصہ ایک معجزہ ہے
لیکن سمین حکایات ہین ہر حکایت آیت ہے اسواسطے آیات کہا سمجھ لیجیے کہ یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے یوسف اور بنیامین
دونون یہہ ایک مان سے تھے اور چھ یہہ ایک مان سے یہودا اور روبیل اور شمعون اور لاوی اور زبالون اور یشجر اور یہہ مائین دونون
آپسمین بہنین تھین اور چار دوسرے دو لونڈیون سے تھے دان اور نفتالی اور جاد اور اشر جب یوسف علیہ السلام نے یہہ خواب باپ سے
کہا باپ نے وصیت اوسکے اخفا کی کی اور مژدہ اجتبا اور اتمام نعمت دیا بعضے بیان یوسف علیہ السلام کے بھائیونکی یہہ بات سنتی تھین
شام کیوقت جو بھائی اونکے گھر مین آئے اونھون سے یہہ حال بیان کیا اونکو حسد آیا اور تدبیر دفع یوسف مین مشغول ہوئے اِذْ قَالُوْا
لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ یاد کر اوسکو جسوقت کہا بھائیون نے یوسف کے آپسمین البتہ یوسف اور بھائی اسکا
بنیامین پیارے ہین طرف باپ ہمارے کے ہمسے اور حالانکہ ہم ہین جماعت زبردست اور وہ کم زور کم سال پس لائق تھا کہ ہمین دوست رکھتا
اور جوان دو ضعیفونکو ہم دس اقویا سے زیادہ چاہتا ہے اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ تحقیق باپ ہمارا البتہ بیچ غلطی ظاہر کے ہے
راہ صواب سے یعنے اس معاملے مین رائے اوسکی خطا پر ہے **بیت** رکھے اودلنے الفت ہے ہمسے نہین * پدر ہے پڑا فی ضلال مبین * تیسیر
مین ہے کہ شیطان نے جو یہہ بات سنی پیر مرد بنکر اونکے پاس آیا اور کہا یوسف تم سبکو غلام کریگا کہا پھر تدبیر کیا ہے کہا اقْتُلُوْا يُوْسُفَ
اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ مار ڈالو یوسف کو یا ڈالدو اوسکو کسی زمین مین تا خالی
ہو واسطے تمھارے منہہ باپ تمھارا یعنے وہ نہوگا تو تمھین کو چاہیگا اور ہو جاؤ تم پیچھے گمانے یوسف کے سے قوم صلاحیت والے یعنے توبہ
کرنیوالے بعضے کہتے ہین کہ یہہ بات دان نے کہی قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ کہا ایک کہنے والے نے اونمین سے کہ یہودا تھا یا روبیل مت مارو یوسف کو کہ بہت سخت ہے کشتن بیگناہ اور ڈالدو اوسکو
بیچ گہرے کوئے کے تا اٹھا لیوے اوسکو کوئی راہ گیر اور کسی اور ملک کو لیجاوے غرض تمھاری اوسکا گمانا ہے سو یون کرو اگر ہو تم کام کرنیوالے
ساتھ مشورت میری کے **نظم** کہین دشت مین ہو ایک ایسا کوا * کہ وہان کاروانکے ہو منزل کی جا * اسے اوس کنوئین مین گرا آئیے * دکھانا
ہے جو کچھ دکھا آئیے * کہ تا پانی بھرنے لئے وہان جو آئے * تو اسکو نکال اپنے ساتھ جائے * غلام اپنا کر کر اسے پال لے * یہان
ہم ہوون خوش وہان یہہ جیتا رہے * اسی بات کو سب نے کر کر پسند * کہا پس یہہ تدبیر ہے ارجمند * اسی پر غرض کر کے سب اتفاق
پدر کے گئے پاس با صد وفاق * کہ حیلے سے یوسف کو لیجائیے * جو گھاٹا ہے دلمین سو کر آئیے * حاصل قصے کا یہہ ہے **نظم**
کہ اخوان یوسف پدر پاس آ * لگے عرض کرنے یہی راقتا * کہ کچھ اندنون جی رہے ہے اداس * کرین سیر سبزہ تو آوین حواس * اجازت
اگر ہو تو یوسف کو بھی * لئے جائین اوسکا بھی خوش ہوئے جی * ہے سبزہ وہان لہلہاتا ہوا * بہار آئی ہے گل ہے پھولا ہوا * یعقوب
علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اوسکے ہجر مین گرفتار ہونگا بھائی مایوس ہوکر یوسف علیہ السلام کے پاس گئے اور تماشے اور سیر کا اونکو
شوق دلایا وہ بھائیونکو لیکر حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت مین آئے اور اجازت چاہی یعقوب علیہ السلام فکر مین ڈوبے قَالُوْا يٰٓاَبَانَا

اَبَانَا مَالَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنَاصِحُوْنَ کہا برادران یوسف علیہ السلام نے ای باپ ہمارے کیا ہی واسطے تیرے کہ نہین
امین جانتا تو ہمکو اوپر یوسف کے اور حالانکہ ہم واسطے اوسکے خیرخواہ ہین اور نہایت مہربان اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا
لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۝ بھیجدے اوسکو ساتھ ہمارے کل صحرا کو کہ پیٹ بھر کھاوے میوے وہانکے اور کھیلے تیر چلا کر اور شتر دوڑا کر اور ہم واسطے
اوسکے محافظت کرنیوالے ہین **نظم** یہہ لڑکا ہی کھیلیگا کھاویگا وہان + ہین ہم نیک خواہ اوسکے اور مہربان + تا نہ کیجے نہین کچھ زبون +
کہ ڈر کیا ہی انا لہ حافظون + قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ کہا یعقوب
علیہ السلام نے تحقیق مین غمگین کرتا ہی مجھے یہہ کہ لیجاؤ تم یوسف کو میرے پاس سے کیونکہ اوسکی جدائی مجھپر شاق ہی اور بنا دیکھے اوسکے
صبر نہین آسکتا ہی اور ڈرتا ہون یہہ کہ کھاجاوے اوسکو بھیڑیا کیونکہ جہان تم چلے ہو وہان اونکی کثرت ہی اور تم یوسف سے غافل رہو
نظم کہا سنکے یعقوب نے بس وہین + کہ ہوتا ہی دل میرا اندوہگین + نہین چاہتا اوسکو لیجاؤ تم + جدائی کا غم اوسکی دکھلاؤ تم +
کرو غفلت اور سخت دھڑکا ہی یہہ + نہ کھاوے کہین گرگ لڑکا ہی یہہ + قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ
کہا برادران یوسف علیہ السلام نے کہ اگر کھاجاوے اسکو بھیڑیا اور حالانکہ ہم جماعت زبردست ہین ہر ایک ہم مین سے دس شیرونکے مقابلے
کی قوت رکھتا ہی تحقیق ہم اوسوقت زیانکار ہونگے ہون جب یعقوب علیہ السلام نے مبالغہ بیٹونکا سنا اور یوسفؑ کا دل بھی طرف گشت
دشت کے مائل دیکھا چارنا چار کوہ مفارقت دلپر دھرا اور رضا بالقضا دیکر یوسف کو نہلا کر شانہ کیے ہوئے عنبرین سلجھا کر پوشاک نفیس پہنا کر
تا شجرۃ الوداع کہ دروازہ کنعان پر تھا ساتھ آئے اور روتے تھے اسطرح **نظم** کہ سنکر تڑپتا تھا ہر ایک کا دل + تھے لیجانیوالونکے
دل سخت سل + قمیص خلیلی کہ جنت کا تھا + بھلا کیا کہون سو کرامت کا تھا + جب آتش مین ڈالا تھا اونکے تئین + تو بھیجا تھا اللہ نے بس وہین +
اوسی سے ہوئی نار گلزار بھی + کہ بردًا سلامًا ہوئی نار بھی + وہ بازو پہ باندھا اوسکے تعویذوار + کیا رخصت اوسکو بصد اضطرار + یوسف
علیہ السلام نے جب باپکو گریان دیکھا ایسے روئے کہ مروارید خوشاب اشک الماس مژہ مین پروئے اور کہا ای پدر سبب اسقدر اضطراب کا
آپکے کیا ہی یعقوب علیہ السلام نے فرمایا **بیت** دل ترے جانیسے گھبراتا ہی آہ + تو نہین جاتا ہی جی جاتا ہی آہ + ای یوسف تو مجھے
فراموش مت کیجیو مین تجھے نہین بھولنے کا **مصرعہ** یاد تیری مین رہونگا جبتلک ہی دم مین دم + اور بیٹونکو نگہبانی یوسف مین مبالغہ تمام
فرمایا اونھوننے یوسف علیہ السلام کو اپنے کاندھے پر چڑھایا اور لیچلے **نظم** بظاہر دم مہر بھرتے ہوئے + محبت بصد رنگ کرتے ہوئے
کبھی چومتے سر کبھی دست و پا + چلے گود مین لے پھرو ولا + جو پنہان ہوئے چشم یعقوب سے + تو دل کے نکالے حسد خوب سے + حضرت یعقوب
علیہ السلام کو جبتک یہہ نظر آتے رہے دیکھہ دیکھہ زار زار روتے رہے جب نظرگاہ سے آگے بڑھے آپ واویلا کرتے اپنے گھر آئے فَلَمَّا
ذَهَبُوْا بِهٖ پس جب لیگئے بھائی یوسف علیہ السلام کو تو پھر **نظم** جفا پر جفا اور غضب پر غضب + لگے کرنے اوس نازنین پر وہ سب +
کہ صحرا لیے پر خار مین جا اوتار + دیا گود سے اپنے بس ایکبار + چلے لیکے کاندھے پہ گھر سے چڑھا + سلوک آگے جنگل مین پھر یون کیا + چلایا پیادہ
اوسے مار مار + رلایا باپشت ستم زار زار + وہ نازک قدم جیسے گل بار تھا + جراحت رسان اوسکو ہر خار تھا + کف پا وہ گلبرگ سے کیا
کہون + ہوئے خار صحرا سے جون لالہ خون + چھپے کیون نہ پھر دل مین خار الم + کہ اوس گل کو یہہ رنج ہو اور ستم + اور نصیحت باپکی بھلا کر
بجائے رحم رجم کو تیار ہوئے اور رحمت کی جا زحمت انواع انواع کی دینے لگے اور طعن و تشنیع کرنے لگے کہ ای جھوٹے خواب والے کہان
ہین وہ ستارے جو سجدہ تجھکو کرتے تھے کہ آج ہمارے ہاتھ سے چھوڑا دین یوسف علیہ السلام نے کہا ای بھائیو میرے لڑکپن پر رحم کرو اور
اسقدر ایذا ندو کچھ التفات نکیا اور طمانچہ رخسارہ رشک گل پر مارا اور خاک خواری پر گرسنہ و تشنہ گھسیٹتے لے چلے یہانتک کہ قریب ہلاکت
پہنچے یہودا نے یہہ حال دیکھکر کہا کہ اسقدر ستم مت کرو تمنے عہد کیا ہی پھر قصد قتل کا کیون کرتے ہو غصہ سبکا دبا وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ
الْجُبِّ اور مقرر کیا یہہ کہ گرادین اوسکو بیچ گہرے کنوئے کے اور وہ کنواں تین فرسخ پر کنعان سے تھا حوالی بیت المقدس مین یا زمین اردن مین تھا

اوسکا تنگ اور نیچے سے کشادہ سنگر کا بلکہ زیادہ گہرا تھا **نظم** کنوان تنگ و تاریک ایسا تھا وہ + کہ ظالم کی جسطرحسے گور ہو + دہن
اوسکا جون اژدہا کا دہن + بلا سے وہ کافر ڈرائے تھے من + پس یوسفؑ کو وہان لیجاکر ہاتھ باندھے اور کمر مین رسن باندھکر کنوئین
لٹکایا دامن پیراہن جو سنگ سرچاہ سے الجھا پیراہن گلے سے اوتارا **بیت** جو آدھے کنوئین تک یہہ پہنچے تو پھر + رسن کو دیا کاٹ
تا جائے گر + خطاب الٰہی جبرئیل علیہ السلام کو ہوا کہ ادرک عبدی یوسف علیہ السلام زمین تک نہین پہنچے تھے کہ جبرئیل نے آکر اپنے پر پر بٹھا
سل پر کہ کنوئین مین پڑی تھی بٹھا دیا اور پیراہن خلیلی جو اونکے بازو سے بندھا تھا کھولکر پہنایا بحر مواج مین ہے کہ یوسف علیہ السلام
کنوئین مین روئے آواز گریہ کا جو بھائیونے سنا جانا کہ زندہ ہے سر چاہ پر آکر پتھر مارنے لگے یہودا نے منع کیا اور پانی اوس کنوئین کا
شور تھا اونکے گرتے ہی شیرین ہوگیا اور جانور موذی اونکو پیغمبر جانکر اپنے سوراخ سے نہ نکلے مگر بچھونے قصد حملے کا کیا جبرئیلؑ نے
آواز کی وہ کور ہوگیا نسل اوسکی کور رہیگی اور یہہ دعا تعلیم کی اللّٰهم یا کاشف کل کربة ویا مجیب کل دعوة ویا جابر کل
کسیر ویا عبسر کل مسیر ویا صاحب کل غربة ویا مونس کل وحشة یا لا اله الا انت سبحانك واسئلك ان تجعل
لی فرجا ومخرجا وان تقذف حبك فی قلبی حتی لا یکون لی هم ولا ذکر غیرك وان تحفظنی وترحمنی یا ارحم
الراحمین جب آفتاب غروب ہوا یہودا رحم کھاکر کوئین پر آیا اور پکارا کہ ای یوسف کیا حال ہے زندہ ہے یا مردہ یوسف نے کہا تو
کون ہے کہا مین یہودا کہا حال اوس بیکس کا کہ ماں مرگئی ہو باپ سے جدا ہو بھائیون نے جفا کی ہو وطن سے دور بلا مین گرفتار بھوکا
پیاسا ہو نہ زمین پر مثل زندون کے نہ زیر زمین مانند مردون کے ہو کیا ہو یہودا کے دل مین آیا رونے لگا بھائی اوسکی آواز سنکر دوڑے اور
ملامت کی اور ایک سل لاکر سر چاہ پر رکھدی کنوان اندھیرا ہوگیا آسمان نظر آتا تھا سو بھی موقوف ہوا یوسف علیہ السلام روئے زمین و
آسمان اونکے نالے سے نالان ہوئے فرشتون نے دعا کی حق تعالیٰ نے طعام و شراب بہشت جبرئیلؑ کے ہاتھ پہنچوایا اور رحمت اور لطف
فرمایا اور چاہ تاریک کو روشن کیا اور بشارت درجات کی دی جراحت کو راحت کی کہ غربت کربت کو انس و محبت سے بدلا اور وحی حالت طفلی مین
مثل عیسیٰؑ اور یحییٰؑ کے قبل بعثت کے نازل کی اور جبرئیلؑ کو حکم کیا کہ وہان مونس اور رفیق اونکے رہین لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام سترہ برس کے
تھے یا سولہ برس کے کہ دولت وحی سے مشرف ہوئے اور یہہ مدت اوس زمانہ مین بچپن کی تھی تینتیس سال یا چالیس سال مین آدمی سن
بلوغت کو پہنچتا تھا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اور وحی بھیجی ہمنے طرف یوسف کے بواسطہ جبرئیل **نظم** کہ ای میرے مقبول مت ہو اداس + مین ان سبکو
پہنچاؤنگا تیرے پاس + اور اس چاہ سے مسند جاہ پر + بٹھاؤنگا تجھکو باحشم تر + دکھایا تجھے ہے اونھون نے جو غم + زیادہ اوسمین
اوس سے دونگا الم + بزاری تیرے سامنے لاؤنگا + تجھے اونکے سو عجز دکھلاؤنگا + لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ البتہ تو
خبر دیگا اونکو ساتھ اس کام انکے کہ تجھ سے کیا ہے اور اس رنج سے کہ تجھکو پہنچایا ہے اور حالانکہ وہ نہ سمجھتے ہونگے کہ تو وہی ہے بجہت علو
شان تیری کے اور یہہ معاملہ تھوڑی مدت مین ظہور مین آیا چنانچہ یہہ قصہ آگے آتا ہے پھر برادران یوسفؑ نے ایک بکری کو ذبح کرکے پیراہن
یوسف علیہ السلام کو اوسکے خون مین آلودہ کیا وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ اور آئے باپ اپنے کے پاس عشا کیوقت روتے حضرت
یعقوب علیہ السلام نے جو آواز رونیکا بیٹون کے سنا سراسیمہ ہوکر گھر سے باہر نکل آئے اور کہا ای بیٹو کیا ہوا تمھین اور میرا یوسف کہان ہے
کہ تم مین نہین نظر آتا بحر مواج مین روایت ہے کہ یعقوب علیہ السلام یوسف کے آنیکے وقت صغرا کنیزک کو اپنے ساتھ لیکر استقبال یوسف کو
شہر کے باہر گئے اور بلندی پر کھڑے ہوکر دیکھنے لگے جب آفتاب غروب ہوا صغرا کو کہا کہ پکار اوسنے آواز کی کہ ای اولاد یعقوب ہذا ابوکم
ینتظرکم وہ جنگل مین تھے آواز صغرا کی سنکر اپنے کپڑے پھاڑ نالہ و فغان برلائے کہ یا یوسفاہ یعقوب علیہ السلام نے صغرا سے پوچھا کیسی آواز
غمناک ہے اوسنے کہا کہ کلمہ غم یوسف کا کہتے ہین آپ مارے غم کے بیہوش ہوگئے جب یہہ آئے دیکھا کہ باپ بیہوش ہین آپسمین کہا کیا کیا
بھائی کو وہان ضایع کیا باپ کو یہان ہلاک کیا آخر آپ کو اوٹھا کر گھر لائے وقت صبح کے جو ہوش آیا پوچھا کہ یوسف کہان ہے اور تمھارے



ساتھ کیون نہین آیا قَالُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ کہا اونھون نے ای باپ ہمارے
ہم گئے تھے صحرا کو آگے نکلے تھے ہم دوڑتے تھے اور تیر چلاتے تھے اور چھوڑ گئے تھے یوسف کو تنہا نزدیک اسباب اپنے کے پس کھا گیا اوسکو بھیڑیا
وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ اور نہین تم ہرگز یقین کرنیوالے واسطے قول ہمارے کے اور اگرچہ ہون ہم سچے لیکن بدگمانی کے سبب آپ
جھوٹا جانینگے اور دلیل دوسری بھیڑیے کے کھانیکی یوسف کو ہمارے پاس پیراہن اوسکا ہے وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ اور لے
آئے اوپر کرتے اوسکے لوہو جھوٹھا یعقوب علیہ السلام نے جو کرتا یوسف علیہ السلام کا لوہو سے بھرا دیکھا **بیت** غم سے بیدم ہو لگے کرنے
رونے + اشک خونی سے منہہ لگے دھونے + بحر مواج مین روایت ہے کہ یعقوبؑ جب ہوش مین آئے اور بھائی یوسف کے گرگ کے
کھانیکا عذر لائے آپنے پوچھا وہ گرگ کہان ہے ایک بھیڑیا پکڑ لائے تھے کہا یہہ ہے یعقوب علیہ السلام نے اوس سے کہا کہ توہی یوسف
کا کھانیوالا ہے وہ گویا ہو کر بولا کہ مین اونکے گوسفند ونکے گرد نہین جاتا تمھارے بیٹے کو کسطرح کھاتا آپنے بیٹون کو کہا سنو یہہ کیا
کہتا ہے اور تم کیا کہتے ہو پس کمال اندوہ سے آبادی سے نکلکر وادی مین آئے اور پکارتے پھرتے تھے کہ یا قرۃ عینی ویا ثمرۃ فؤادی
فی ای واد طرحوک وفی ای بحر غرقوک وبای سیف قتلوک **نظم** ای قرۃ عین و ثمرۂ دل + تجھبن مجھے زندگی ہے مشکل + کس دشت
مین آہ تجھکو چھوڑا + کس بحر مین ہے تجھے ڈبویا + کس سیف سے جان تجھکو مارا + کیون تیرا نہین ہے یہان گذارا + جانی ترے غم مین میری
جان ہے + کس جا ہے کدھر ہے تو کہان ہے + اسطرحکے کلمات کہکر روتے تھے فرشتونکو اونکے رونے پر رونا آتا تھا لکھا ہے کہ اگرچہ یعقوبؑ
کے دلمین دغدغہ ہلاکت یوسفؑ کا سما گیا لیکن اطراف پیرہن درست دیکھکر نادرستی سخن پر انکے خیال آگیا کہ عجب بھیڑیا تھا کہ یوسف کو کھا
گیا اور اوسکے کرتے کو کچھ تعرض نہ کیا **بیت** بدن پھاڑا نہ کرتے کو کیا چاک + عجب تھا دشمن جان گرگ ناپاک + لکھا ہے کہ یعقوب علیہ السلام
کو اگر تردد اس واقعہ ہائلہ کا نہوتا تو اغلب ہے کہ خبر فوت یوسف سنکر مرجاتے اور بیدم اپنی جان سے گذرجاتے **بیت** کسکو طاقت ہے
جو اوسکی سنائی سنکر + جی رہے کیا سفر دوست جانی سنکر + بحر مواج مین ہے کہ پیراہن یوسف علیہ السلام نے تین اثر دکھائے اور تین
عقدے مشکلات کے کھولے اول پیراہن خون آلودہ یوسفؑ نے کہ درست تھا خبر دریدگی یوسف کو نادرست کیا دوم اوس پیراہن
نے کہ زلیخا نے پھاڑا تھا خبر پاکی یوسف کو ظاہر کیا سیوم اوس پیراہن نے کہ بشیر لایا بوئے حیات یوسف سنگھائی اور چشم یعقوبؑ کی کھلگئی تھی
اوسکے بینائی پائی القصہ یعقوب علیہ السلام نے غصے ہو کر کہا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ای بیٹو یہہ بات نہین ہے جو تم کہتے ہو بلکہ
بنا لیا ہے واسطے تمھارے نفسون تمھارے نے ایک کام بڑا ہلاکت یوسف سے فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ پس صبر بہتر ہے صابر رہون اور شکایت
اس حکایت کی سوا خدا کے نکرون وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ اور اللہ سے مانگی گئی ہے مدد یعنے اوسی سے مدد چاہتا ہون
مین اوپر اوس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم ہلاکت یوسفؑ سے **بیت** مدد چاہتا ہون رب جلیل + شکایت نہین یہہ فصبر جمیل + یہان کا
قصہ تو یہان رہا اب وہانکا احوال سنئے کہ بھائی یوسف علیہ السلام کو جو کوئے مین ڈال آئے تو چوتھے دن مژدہ نجات اونکو بھیجا وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ
فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ اور آیا قافلہ نزدیک کنوئین کے کہ مدین سے مصر کو جاتا تھا پس بھیجا اونھون نے وارد اپنے کو یعنے بہشتی کو طرف اس
کنوئین کے وارد اوسے کہتے ہین جو قافلہ کا پانی بھرے اوس قافلہ کا بہشتی مالک بن ذعر الخزاعی تھا مدین کا رہنے والا جب وہ کنوئین پہ
آیا فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ پس لٹکایا اوسنے کنوئین مین ڈول اپنا وحی یوسف علیہ السلام کو آئی کہ ای یوسف ڈول مین بیٹھ معالم مین ہے کہ دیوارین
اوس چاہ کی فراق یوسف مین روتی تھین اور مالک ڈول کھینچنے مین حیران ہوا **نظم** جو مالک نے کھینچا کنوئین سے وہ ڈول + تو پانی
سے پائی گران اوسکی تول + کہا ڈول کا ڈول کچھ اور ہے + خدا جانے آج اوسکا کیا طور ہے + پھر کنوئین مین جھک کر دیکھا اور اوس
ماہ کو مشاہدہ کیا قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ کہا کہ ای خوشوقتی ہے کہ یہہ لڑکا ہے بعضون نے کہا ہے کہ بشری نام صاحب اسکا تھا اسکو
اپنی مدد کیواسطے بلایا یعنے ای بشری آؤ یہہ لڑکا ہے مین اور تو دونون ملکر اوسے کھینچین پس دونون نے ملکر حضرت یوسف کو کنوئین سے

نکالا مصر عم دُر بے بہا پایا پانی کے مول + وَاَسَرُّوْہُ بِضَاعَۃً اور چھپا رکھا اوسکو قافلے والونسے پونجی کرکر کہ مصر مین چلکر بیچینگے بعضے
کہتے ہین کہ ضمیر اسروہ کی راجع ہے طرف بھائیونکے یعنے بھائیون نے احوال اوسکا چھپا رکھا اور قافلے والونسے آکر کہا یہہ غلام ہمارا
ہے بھاگا ہوا وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھہ کہ کرتے ہین بیٹے یعقوب کے ساتھہ باپکے یا بھائی کے یا قافلے
والیکے ساتھہ پوشیدہ کرنے احوال یوسف علیہ السّلام کے لکھا ہے کہ جب بھائیون نے یوسف علیہ السّلام کو دیکھا زبان عبری مین کہا کہ جو
ہم کہین اوسکے خلاف اگر تو بولا تو مار ڈالینگے یوسف علیہ السلام چپکے کھڑے ہوئے اونھون نے مالک کو کہا کہ یہہ غلام ہمارا بھگوڑا نافرمان
کم خدمت ہے اوسکو تم خرید کر کسی شہر کو لیجاؤ کہ اوسکی پھر خبر ہم نہ سنین مالک نے کہا کہ مبلغ جو ہمارے پاس تھے اوسکی اشیا خرید لی اب چند
درم کھوٹے رہے ہین بھائیون نے کہا تم جانتے ہو کہ قیمت اسکی بہت ہے لیکن تم کو ہم دیتے ہین جو ہو تمھارے پاس وہ دو پس یوسف علیہ
السّلام کو ہاتھہ پکڑکر مالک کے ہاتھہ مین دیا وَشَرَوْہُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاھِمَ مَعْدُوْدَۃٍ اور بیچا اوسکو بھائیون نے ساتھہ قیمت ناقص کے
کہ درہم تھے گنے گنائے ہوئے سمجھہ لیجیے کہ عادت اوسوقت یہہ تھی کہ چالیس سے کم درہم گنتے تھے اور زیادہ ہوتے تھے تو تولتے تھے
مالک نے اپنے درہم گنے سترہ تھے یا بیس ہر ایک بھائی نے دو درم اٹھالئے وسیط مین ہے کہ یہودا نے کچھہ نہ لیا غرض مالک نے یوسف کو
خریدا **نظم** جو مالک تھا خود حسن کے مصر کا + وہ یون مفت مملوک مالک ہوا + کہون کیا ہے یہان سخت جانے بکا + کہ وہ بے بہا اس بہا
پر بکا + عوض چند درہم کے وہ مہ لقا + کہ جس سے نکل مصر روشن کیا + بہا جسکے ایک لب کی ہے مصر تام + رخ و زلف کا مول ہے
روم شام + وہ ناقدر دانون کے ہاتھون مین آکر بایں قیمت سست ہے وہ بکا + عجب کھیل ہین ایزد پاک کے + کہ گوہر دیا مول مین خاک
کے + بحر مواج مین روایت ہے کہ ایکدن یوسف نے اپنا حسن و جمال آئینے مین دیکھکر عجب اور تعجب سے کہا تھا کہ ایسا اگر کسیکا غلام ہو تو
کیا اوسکی قیمت ہو جب یہہ اوس ثمن مذکور پر بکے گئے جبرئیل علیہ السّلام نے آکر کہا اطلع علی قیمتک حتی تطلع علی جرھیتک حسن پر اتنا
یہہ احسان جتا کر مت کرکہ تکبر ہے غرض پس بھائیون نے قیمت مذکور پر بیچکر بیع نامہ لکھوا یا اور کہا ہوشیاری سے رکھیو کہ گریز پا ہے اور عہد لیا کہ
سوا کمل کے نہ پہناوے اور قوت سے زیادہ نہ کھلاوے اور بغیر اونٹ کے نہ سوار کرے اور مصر مین پہنچکر بند پا کھولے **نظم** بھائیون نے
جو کیا یوسف کے ساتھہ + کیا کہون پھٹتا ہے دل سنکر وہ بات + لیکن اسنے کیا سلطان مصر + کردئے بندے سب اشراقان مصر +
وَکَانُوْا فِیْہِ مِنَ الزَّاھِدِیْنَ اور تھے بھائی بیچ شان یوسف علیہ السلام کے بے رغبتون سے یعنے نہین چاہتے تھے کہ وہ اونکے ساتھہ رہین
یا قافلے والے خریدنیمین اونکے بے رغبت تھے کیونکہ سن لیا تھا بھاگنا اور نافرمانی کرنا انکا پس مالک یوسف علیہ السّلام کو مصر مین لایا اوسوقت
مین بادشاہ وہان کا ریان بن ولید عملیقی تھا اور مختار کار فوطے دار تھا عزیز اوسکو کہتے تھے اوسکے ہر کارون نے جو جمال یوسف پر نظر کی حیران
رہگئے اور خبر جاکر عزیز کو پہنچائی **نظم** کہ عبرانی آیا ہے ایسا غلام + خجل حسن سے جسکے ماہ تمام + نہ آنکھونسے دیکھا ہے ایسا جمال + سنا ہے نہ کانون
سے ایسا کمال + پری ہے نہ غلمان ہے لئی حور ہے + سراپا مگر شعلۂ نور ہے + نزاکت وہ ایسی کہ گل ہو خجل + لطافت وہ اوسمین کہ جو لبوبے
دل + وہ چہرہ کیا عالم کہ عالم ہو غش + بیک جلوہ ہر جن و آدم ہو غش + وہ قامت قیامت وہ آفت خرام + وہ گات اک غضب اور ستم وہ کلام
سراپا غرض عقل سے ہے برون + بیان سے سوا حسن حد سے فزون + اور عزیز کی زن تھی رعیل نام یا فگارا اور زلیخا اوسے کہتے تھے ساتھہ
ضم زا اور فتح لام کے غرض عزیز نے مالک کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلام کو نخاس مین لا دوسرے دن مالک یوسف علیہ السلام کو آراستہ کر بازار
مین لایا اور کہا ای یوسف **نظم** الٹ برقعہ رخسے دکھا اک جھلک + کہ بھر جائے نور ارض سے تا فلک + کیا دور یوسف نے رخسے نقاب
کہا سب نے ہیگا یہی آفتاب + کھڑا سر پہ پھر قیامت بنی + قیامت کی روشن علامت ہے یہہ + خریدار و ںکا اژدہام ہوا **نظم** ہوا شور ایک
چاندنی چوک مین + ہر اک چاہتا تھا کہ اوس مہ کو لین + رکھے جو کوئی جتنی تھا دسترس + وہ دینے کی رکھتا تھا سو ہوس + انھین مین تھی
اک عورت چرخہ زن + معاش اوسکی باصد محن تھا یہہ فن + خرابی سے کاتتا جو کچھہ سوت تھا + اگرچہ وہی اوسکا بس قوت تھا + ولے بے بصد



شوق حاضر ہوئی + خریداروں کی صف میں ظاہر ہوئی + ندا کی منادی نے پھر ایکبار + کہ ای لوگو ہوجاؤ تک ہوشیار + خریدار تم میں سے ہی کونسا
وہ قیمت کرے آکے باصد بکا + مہ چرخ خوبی ہی میرا غلام + غلام اوسکو کہنا ہی ننگ تمام + عجب بخت ہیں اوسکے جو اوسکو لے + بہت کم ہی
قیمت اگر جان دے + اُٹھا بدرہ سونیکا ایک شخص نے + کہلے اور اس بدر خوبی کو دے + ہزار اشرفی ہی زر سرخ کی + جو سودا کرے ہی
تو کرلے ابھی + لگا دینے سو بدرے پھر دوسرا + خریدار یوسف بصد جان ہوا + کہا تیسرے نے کہ اس سے فزون + میں ہموزن یوسفؑ کے آ
مشک دُون + لگا کہنے پھر شخص چوتھا یہہ بات + کہ یہہ بھی میں دیتا ہوں اور اوسکے ساتھ + در و لعل ہموزن یوسف کے لے + خوشی سے نہ
ساتھ ایک تاسف کے لے + عرض لینے والونکا پھر ماجرا + کہوں کیا کہ تھا کچھ بیان سے سوا + جو آیا سو قیمت بڑھاتا ہوا + فزون مال و دولت
لگاتا ہوا + زلیخا نے سنکر اس احوال کو + مضاعف کیا قیمت حال کو + لکھا ہی کہ زلیخا سلطان مغرب کی بیٹی تھی کمال حسین اور نہایت
نازنین ایکرات اوسکو **نظم** خیال الم تھا نہ کچھ وہم و غم + عجب خواب راحت سے تھی لب بہم + کہ ناگاہ یکبار سے آیا جوان + وہ کیسا جوان جو
سراپا تھا جان + اٹھا پردہ اور جپٹ سے سنکھہ ہوا + زلیخا کا جی دیکھنے ہی گیا + وہ مکھڑا کہ آفت کا ٹکڑا تھا جو + تجلی حق تھی نہ مکھڑا تھا
وہ + زلیخا کی پڑتے ہی اوسپر نگاہ + ہوئی اسقدر آہ حالت تباہ + کہ نازک وہ تن اور گل سا بدن + تڑپھنے لگا خاک میں باحزن + صبح کو
بیدار ہوکر رونے پیٹنے لگی لیکن کسی سے یہہ احوال خواب نہ کہا اور تنہا بیٹھکر اوسکا تصوّر باندھکر مضمون ان ابیات کا بیان کرتی تھی **نظم**
کہ ایجان تو گل ہی کس باغ کا + جو باعث ہوا ہی میرے داغ کا + تو کس چرخ کا ماہ ہی سچ بتا + کہ عالم کیا مجھپہ ظلمت کدا + گھر ہی تو کس
کان کا میری جان + کہ تجھہ بن میں گھر میں ہوں گوہر فشان + میرا دل لیا بن بتائے پتا + کہاں تجھکو ڈھونڈھوں میں اے دلبرا + ترا نام کیا ہی
مکان ہی کہاں + جہاں تو ہو وان گر میں پہنچوں وہان + اسیطرح دیوانہ وار بکا رتی تھی اور نالہائے زاری کر کر بکا کرتی تھی پھر ایک شب
خواب میں یوسف کو دیکھا **نظم** وہ قد دیکھتے ہی ہوا یہہ پر اضطرار + اُٹھی سرو قد ہوکے بے اختیار + سر اونکے قدم پر دھرا اور کہا + کہ میرے پیارے
میرے دلربا + لب لعل کو ٹک شکر ریز کر + سخن سے دھن کو گہر ریز کر + میں ہوں بندگی میں تیری مبتلا + چھوڑا مجھکو اپنا پتا کہہ دیا + میرا دل لیا
تو نے ایجان جان + اور اپنا بتایا نہ نام و نشان + فرشتہ ہی تو یا پریزادہ ہی + کہ یوں دلربائی میں استاد ہی تیرا حسن ہی یا ہی نور
خدا + یہہ چمکا یہہ جلوہ ہی کیا + لب یوسفی پھر تو گویا ہوئے + تبسم میں آکر یہہ کہنے لگے + کہ میں ایک اولاد آدم سے ہوں +
اسی خاک اور آب آدم سے ہوں + فرشتہ ہوں میں نی پریزاد ہوں + نہ میں دلربائی میں استاد ہوں + ولیکن ہوں آئینہ حسن غیب +
نہیں ہمیں البتہ کچھہ شک و ریب + ہوا ہی وہی مجھہ میں پر تو فگن اوسی نور سے میرا جھلکے ہی تن + اگر دعوئے عاشقی ہی تجھے حقیقت
میں تو جا نکر یوں مجھے + تصور میں میرے ہی تو رہ سدا + کسی آن دلسے نہ مجھکو بھلا + جو پیوند ہونا تو ہونا میرے + جو دلبند ہونا تو
ہونا میرے + میرے عشق کا تیرے دلپر ہی داغ + تیرے غم میں مجھکو نہیں ہی فراغ + زلیخا نے جو یہہ کلام محبت التیام یوسف علیہ السلام
کا سنا اور بھی زیادہ مبتلا ہوئی اور خواب سے اٹھی دھوم میں نالہ و فغان سے مچاتی ہوئی اور آنکھوں سے دریائے سرشک بہاتی ہوئی
بیت گریبان کیا ٹکڑے دامان تلک + کیا پارہ دامان گریبان تلک + کبھی دم سرد بھرتی تھی کبھی نالۂ پُر درد کرتی تھی خواصوں نے
اوسکا یہہ حال مشاہدہ کرکے بادشاہ کو خبر کی لیکن کچھہ کارگر نہوئی تدبیر پدر نے ہرچند علاج کیا کچھہ فائدہ نہوا آخر کو سب نے پادشاہ
سے عرض کیا کہ **نظم** دوا ایسے سودا کی زنجیر ہی + یہی ہی اگر کچھہ بھی تدبیر ہی + وہیں زر کا ایک مار پیچان بنا + در و لعل کے اوس میں
جڑے لگا + دیا پائے نازک میں فی الحال ڈال + ہوا آکے باہم جمال و جلال + کیا قید میں سرو آزاد کو + ہوا عشق قمری کا طوق گلو + وہ
پانوں تھی زنجیر پر خشم میں + کہ جوں مردمک حلقۂ چشم میں + القصہ جب زنجیر اوسکے قدم بوس ہوئی تو وہ اکثر یہہ کہتی تھی کہ **نظم** عبث
میرے پانو میں زنجیر کی + کہ میں بن پھنسائے ہی ہونگی پھنسی + وہ زنجیر ہی میرے سودا کی جو + تو موج غبار رہ یار ہو + اوس
گرفتاری میں دنرات کاٹتی تھی آہ و زاری میں جو ایک شب تڑپھہ تڑپھہ کر آنکھہ لگ گئی پھر بار تیسرے جمال یوسف علیہ السلام سے خواب میں

مشرف ہوئی بے اختیار بحال اضطرار سے اونکے پاؤن پر گری اور نام و نشان پوچھنے لگی یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا شہر مصر
ہی اور وہان کا مین عزیز ہون بلیت سنا جبکہ یہہ مژدہ راحت رسان + زلیخا کے تن مین آگئی جان مین جان + اور اوٹھتے ہی خواب
سے خواصان تخت کو بلا کر کہا کہ میرے باپکو خبر کرو کہ سودا میرا دفع ہوا باپ سنتے ہی آیا اور زنجیر پاؤنسے کاٹ کر بڑی خوشی کی پھر اطراف
سے پیغام بادشاہونکے واسطے شادی کے آنے لگے جبکا ایلچی آتا باپ اوسکو خبر کرتا یہہ نہ قبول کرتی تھی دلمین اوسکے یہہ تھا کہ عزیز مصر کا پیغام
آوے تو قبول کرون اور عزیز مصر کا یہہ مرتبہ نتھا کہ پیغام بھیجتا آخر اوسنے ایکدن اپنی ہمجولیون سے کہا کہ سوا عزیز مصر کے کسی کا پیغام
مجھکو قبول نہین اوسکے باپ نے یہہ احوال سنکر سب رسولونکو سلاطینونکے رخصت کیا اور کہا کہ دختر یہہ جو اختر خوب ہی مہ مصر سے
کب کی منسوب ہی اور ایک نامہ عزیز کو لکھا کہ حسن دختر نیک اختر کا میرے کہ مہر سپہر عصمت ہی روم اور شام مین شہرت ہی تمام
بادشاہونکے پیغام آتے ہین لیکن یہہ کسیکو قبول نہین کرتی مگر تیری طرف مائل ہی اور عقد نکاح سے تیرے اوسکی توجہ دل ہی خدا
جانے کہ اس سے کیا حاصل ہی جب یہہ پیغام عزیز کو پہنچا فخر اور شرف اپنا سمجھکر بہزار جان سے قبول کیا زلیخا یہہ سنکر گمان یوسف
مین خوش ہوئی القصہ باپنے بڑا مال و اسباب دے زمین مصر کو روانہ کیا بڑی دھوم سے شادی عقد نکاح ہوئی بعد نکاح کے جو معلوم کیا
کہ جسکو مین نے خواب مین دیکھا تھا وہ نہین ہی رونے تڑپنے لگی اور آسمان کی طرف منہ کر کر نظم لگی کہنے ای چرخ یہہ کیا کیا + مجھے بیوطن کرکے
رسوا کیا + دکھایا کسے اور پھنسایا کہان + مین آئی کہان اور تو لایا کہان + مین جسکی دیوانی ہون وہ یہہ نہین + ہی فرق اسمین اوس مین
کہین کا کہین + کرون اب بتا کیا کدھر جاؤن مین + نہ کیون یہہ غم کاش مرجاؤن مین + وہان اقربا مجھسے میرے چھٹے + یہان کام مجھکو پڑا
دیو سے + مین دھوکھے مین آئی پریوش کے یہان + سو نکلا یہہ بھوت الامان الامان + دیا ہاتف غیب نے یون جواب + کہ سن ای زلیخا
نہ کھا پیچ و تاب + پھنسایا تجھے تو نکالینگے ہم + تیرے سر سے اس جنکو ٹالینگے ہم + تجھے اسلئے لائے ہین ہم یہان + کہ آتا ہین ہی وہ
محبوب جان + نہ دیونگے تجھپر اسے دست رس + چلیگا نہ بس تجھپہ کچھ اوسکا بس + پھنساتے تجھے گر نہ اس دام مین + تو تعطیل ہوتی تیرے
کام مین + زلیخا نے جسدم یہہ مژدہ سنا + تو سو سجدۂ شکر لائی بجا + کری واے ویلا وہ موقوف کل + کہ مقصود کا تا شگفتہ ہو گل + پھر
زلیخا عزیز کے یہان رہنے لگی لیکن اللہ تعالی نے عزیز کو اوسپر قادر نہین کیا جب یوسف ع بازار مصر مین آئے زلیخا نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہہ
وہی ہی کہ جسکے واسطے مین ملک چھوڑ کر یہان آئی ہون عزیز کو کہا کہ کیون نہین اس غلام کو کہ شہرہ حسن اوسکا تمام شہر مین پڑا ہی خریدتا
نظم عزیز اس سے کہنے لگا میری جان + خزانہ بھلا اسقدر ہی کہان + یہہ مشک اور یہہ گوہر یہہ لعل اور یہہ دُر + کہ صندوق ہین میرے
سب جنسے پُر + سوا اوسکے میرا خزینہ ہی جو + دھرا ہی جو ظاہر دفینہ ہی جو + اگر سبکا سب دیجئے تول تول + تو دونا بھی ہو یا ہو اُسکا
مول + زلیخا نے سنکر پھر اوسسے کہا + کہ گھر سے ہر اک درج میرا بھرا + ہر اک گوہر اوسکا کہ ہی بے بہا + بقیمت ہی اس سلطنت سے سوا
وہ سب مول مین دیکے جلد اوسکو لے + یہہ سو درج سے بہتر ہی اوس درج سے + عزیز نے کہا کہ بادشاہ اوسکو خریدا چاہتا ہی کہا بادشاہ
سے جا کر عرض کر کہ ہمارے فرزند نہین ہی اگر حکم ہو تو ہم خریدلین عزیز نے بادشاہ سے عرض کیا اور اجازت لیکر زلیخا کو مژدہ دیا زلیخا نے تمام
مال اپنا دیکر خریدوایا عزیز خرید کر کر یوسف علیہ السلام کو مکان زلیخا مین لایا وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ اور کہا
اوس شخص نے کہ مول لیا تھا یوسف ع کو اہل مصر سے یعنے عزیز نے واسطے زن اپنی کے یعنے زلیخا کے با حرمت کر جگہہ اوسکی یعنے اوسکو اچھی طرح
رکھ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا شاید کہ نفع دے ہمکو کہ ہمارا کاروبار اوٹھالے یا پکڑین ہم اوسکو فرزند لکھا ہی کہ عزیز عقیم تھا
اوسنے کہا کہ بیٹا کر اسکو پالینگے کیونکہ آثار دولت اور وجاہت کے اوسکے چہرے سے ظاہر ہین بحر امواج مین ہی کہ بعضے کہتے ہین یوسف علیہ السلام
وقت بکنے کے ناخوش ہوئے اور مالک سے کہا کہ یہہ جواہر اونڈ میری قیمت مین کیون لیتا ہی مین تو حر ہون تو نہین جانتا مین کون ہون
مین یوسف بن یعقوب بن ابرہیم ہون مالک نے کہا اسوقت کہ مین خریدتا تھا تنے کیون نہ کہا کہا مقتضائے وقت تھا پس مالک نے عزیز سے کہا

کہ مین نے اسکو بیس درم دیکر لیا ہے زیادہ مین تجھ سے نہین لیتا اتنے ہی دے اور سایۂ لطف مین اپنے اسکی پرورش کر پھر مالک نے یوسف
علیہ السلام سے کہا کہ مین نے اسقدر مال اپنا چھوڑا اور تمھارا کہنا مانا اب تم میرے حقمین دعا کرو کہ اللہ تعالی مجھے فرزند اور مال دے یوسف علیہ
السلام منتظر وحی کے ہوئے جبرئیل آئے اور کہا کہہ یا من یعز و یذل یا من یصنع و یرفع یا من یعطی و یمنع یا من ھو علی کل شئ قدیر
ارزق ھذا الشیخ اولادا ذکورا اور بعضے کہتے ہین کہا کہ اکثر اللہ لک من المال والاولاد فی عمر فتنۃ ولقل العز والمنع الیک مالک
اپنے گھر گیا زن اسکی حاملہ ہوئی دو پسر لائی اسیطرح بارہ بار مین چوبیس بیٹے ہوئے یا اوسکی بارہ حرم تھین ہر حرم کے دو دو بیٹے ہوئے
توامان لکھا ہے کہ تین شخصون نے فراست سے تین شخصونکو نافع جانا اور ایسا ہی ظہور مین آیا اول یوسف علیہ السلام کو عزیز نے دوم آسیہ زن
فرعون نے موسی علیہ السلام کو سیوم ابوبکر صدیق نے عمر بن خطاب کو باوجود اپنے بیٹونکے خلیفہ اونکو کیا پس جیسا ان تینون نے سمجھا تھا ویسے
ہی یہہ تینون نفع رسان نکلے وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ اور ایسی کہ یوسف کی محبت عزیز کے دلمین ڈالی ہمنے اسیطرح قدرت
دی ہمنے یوسف کو بیچ زمین مصر کے تاکہ تصرف کرے اوسمین وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ اور تو کہ سکھلاوین ہم اوسکو تعبیر خوابونکی
یا معانی کتب الہی کی وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ اور اللہ غالب ہے اوپر کام اپنے کے کوئی اوس سے کچھ خبر نہین نکال سکتا اور کوئی اوسکے حکم کو
نہین ٹال سکتا یا غالب ہے امر یوسف مین کہ بھائیون نے کیا چاہا تھا اور اوسنے کیا کیا اونھون نے تباہی چاہی اوسنے بادشاہی دی بلبت
نہین ہوتا کسیکی کچھ بدی سے ✤ وہی ہوتا ہے جو حق چاہتا ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ اوسکے ارادمین
سارے ہین کام وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا اور جب پہنچا یوسف قوت جوانی اپنے کو اٹھارہ برسکی عمر مین یا بیس برسکی بعضون
نے کہا ہے کہ درمیان تیس اور چالیس برسکے دیا ہمنے اوسکو حکم کہ نبوت ہے یا حکمت کہ علم باعمل ہے اور دانش بیچ دین کے وَكَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ اور اسیطرح بدلا دیتے ہین ہم نیک کارونکو لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام جب عزیز کے گھر آئے زلیخا کا عشق زیادہ ہوا اور
یوسف علیہ السلام سے احوال کہا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ اور چاہا یوسف کو اوس عورت نے کہ یوسف بیچ گھر اسکے
کے تھا جان اوسکی سے یعنے زلیخا نے اوس سے اپنی مراد چاہی اور اوس محل مین کہ ہفت خانہ تھا لے گئی وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ
لَكَ اور بند کئے دروازے اور کہا آؤ جلدی کر کہ مین واسطے تیرے ہون یوسف علیہ السلام نے جو یہہ حال دیکھا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ
رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ کہا پناہ پکڑتا ہون مین اللہ کی تحقیق وہ پرورش کرنیوالا میرا ہے نیک کی اوسنے منزل میری بارگاہ قرب مین یا عزیز
سردار تیرا ہے اوسنے اچھی طرح رکھا ہے مجھے اور تجھکو واسطے نیک رکھنے میرے کے حکم کیا ہے پس مین حرمت اور حق نعمت اوسکا بھلا کر دست
خیانت حرم مین اوسکے کیونکر دراز کرون اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق نہین فلاح پاتے ظالم کہ حق نہین پہچانتے اور نیکی کے بدلے بدی کرتے
ہین یا زناکار کہ زنا بدترین سب ظلمونکا ہے لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے یہہ مضمون بیان کیا کہ **نظم** خدا ہے محیط زمین و زمان ✤
اوسے سب ہے معلوم سر نہان ✤ کوئی کام اس سے نہین ہے چھپا ✤ وہ سب دیکھتا ہے برا اور بھلا ✤ بھلا اسکے پھر سامنے اسطرح ✤ مین ڈرتا
ہون عصیان کرون کسطرح ✤ قیامت مین شرمندہ مجھکو کرے ✤ سزا میرے اعمال کی مجھکو دے ✤ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ
بُرْهَانَ رَبِّهٖ اور البتہ تحقیق قصد کیا زلیخا نے مخالطت کا ساتھ یوسف کے اور قصد کیا یوسف نے ساتھ دفع اوسکے کے بھاگ کر اگر نہوتا یہہ کہ
دیکھی اوسنے دلیل پروردگار اپنے کی البتہ قصد مخالطت کا اوسکے کرتا یعنے صورت حضرت یعقوب کی دانتونکے تلے انگلی دبائے نظر آگئی یا نور عصمت
الہی اور لمعۂ نبوت یوسفی تھا کہ حایل ہوگیا درمیان یوسف کے اور اس چیز کے کہ موجب غضب الہی تھی یا سقف خانہ پر لا تقربوا الزنا لکھا دیکھا یا
دیوار پر جو برابر انکے دیکھنے تھے دیکھا تو لکھا تھا لا تقربوا الزنا دوسری دیوار پر جو نظر کی وان علیکم لحافظین لکھا پایا تیسری دیوار پر جو نگاہ کی
واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ مسطور تھا چوتھی دیوار پر جو نظر پڑی یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور لکھا دیکھا جو سر اٹھایا انہ
معکم اسمع واری لکھا پایا چھت پر جو آنکھ پڑی صورت یعقوب یا صورت عزیز دیکھی کہ اشارت بھاگنے کو کرتے تھے بعضے کہتے ہین کہ زلیخا نے

اپنے بت پر چادر ڈالدی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ جو معبود کہ اندھا بہرا ہے اوس سے تو شرم کرتی ہے پس جو کوئی معبود بینا شنوا رکھتا ہے وہ کیون
نہ شرم کرے بعضے کہتے ہین کہ یعقوب علیہ السلام کی آواز آئی کہ اسمک مکتوب فی الانبیاء وانت تعمل عمل السفہاء بعضے کہتے ہین کہ ایکشخص کو دیکہا
کہ کہتا ہے ای یوسف اگر تو نے یہہ کام کیا مرتبۂ نبوت سے گر پڑیگا پس یوسف علیہ السلام اس سے بچگئے كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اسیطرح
کیا ہمنے تو کہ پھیر دین ہم اُسے برائی کہ خیانت حرم عزیز ہے اور بیحیائی کہ زنا ہے اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ تحقیق وہ بندون ہمارے خالص کیے
گیون سے تہا لکہا ہے کہ یوسف علیہ السلام جو زلیخا سے بہاگے **نظم** بہر در کہ پہنچے وہ در کہل گیا + مقفل وہ گو قفل آہن سے تہا + زلیخا بہی پس دیکہتے ہی شتاب
پکڑنیکو دوڑی بلا اضطراب + وَاسْتَبَقَا الْبَابَ اور دوڑے دونون دروازیکو سا تون دروازیپر زلیخا نے دامن یوسف علیہ السلام کا پکڑ لیا اور
کہینچا یوسف علیہ السلام نکل گئے وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ اور پہاڑ ا زلیخا نے کہینچکر کرتا یوسف کا پیچہے سے **نظم** پکڑ جانب پشت سے دامن آہ +
جو کہینچا گیا پہٹ وہ پیراہن آہ + وے روکنے سے نہ مطلق رکے + ادہر اسنے کہینچا وہ اودہر جہکے + غرض در سے باہر ہوئے جب نکل + زلیخا کہڑی
رہگئی ہاتہ مل + لگی ٹہہنے بیقراری کے ساتہہ + زبان پر تہا جاری یہہ زاری کے ساتہہ + کہ ہے ہے مرا طائر رعنا + میرے دام مین پہنسکے جاتا رہا
وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ اور پایا اون دونون نے شوہر زلیخا کے کو کہ عزیز تہا نزدیک دروازے کے عزیز نے یوسف اور زلیخا کو مضطرب دیکہکر
جانا کہ کچہہ ایسی صورت واقع ہوئی ہے کہ یہہ دونون پریشان ہین پہلے اس سے کہ وہ احوال پوچہے زلیخا نے دلیرانہ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ
سُوْٓءًا کہا کیا سزا ہے اوس شخص کی کہ ارادہ کرے ساتہہ تیری اہل کے بدی کا مراد اُسنے اپنی جان لی اور اس کلام سے غرض یہہ تہی کہ آپ صاف نکل
جائے خطا یوسف علیہ السلام پر ٹہہرائے پہر کہنے لگی کہ جو حرم تیرا کا قصد کرے سزا اوسکی کیا ہو اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ مگر یہہ کہ قید کیا جائے
یا عذاب درد دینے والا یعنے کوڑے لگائے جاوین یوسف نے جو یہہ بات سنی قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ کہا اسنے چاہا تہا مجہہ کو جان میری
سے اور مین نے نہ مانی تہی اور بہاگا ہون عزیز نے کہا ہم کیونکر سچ جانین کوئی اور بہی اس ماجرے سے خبردار ہے یوسف علیہ السلام نے کہا کہ لڑکا چار
مہینے کا جہولیمین تہا وہ شاہد میرا ہے اور وہ زلیخا کی خالہ کا بیٹا تہا عزیز نے کہا چار مہینے کا بچہ کیا بولیگا یوسف نے فرمایا کہ اللہ میرا قادر ہے
گویا کرنے پر اوسکے عزیز نے اوس بچے سے پوچہا قدرت الٰہی سے وہ گویا ہوا کہ یوسف صادق وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اور گواہی دی
گواہ نے اہل زلیخا سے لکہا ہے کہ وہ پسر عم زلیخا تہا کہ اوسنے حکمت سے کہا اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ
اگر ہے کرتا یوسف کا پہٹا ہوا آگے سے پس سچی ہے زلیخا اور یوسف ہے جہوٹون سے کیونکہ یہہ صورت دلیل اوسکی ہے کہ زلیخا دفع کرتی تہی یوسف کو
کہ کرتا آگے سے پہٹا وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور اگر ہے کرتا پہٹا اوسکا پیچہے سے پس جہوٹی ہے زلیخا اور
وہ سچون سے ہے کیونکہ یہہ دلالت کرتا ہے کہ یوسف اوس سے بہاگا اور وہ پیچہے دوڑی اور اپنی طرف اوسکو کہینچا کہ پیرہن اوسکا پیچہے سے پہٹا
فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ پس جب دیکہا عزیز نے کرتا یوسف کا پہٹا ہوا پیچہے سے منہہ طرف زلیخا کے کرکر غصے
سے کہا تحقیق یہہ کام مکر تمہارے سے ہے یعنے تم عورتون کی سے اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ تحقیق مکر تمہارا بڑا ہے جلد دلمین گذر کرتا ہے اور جی مین
اثر کرتا ہے **نظم** یہہ سچ ہے کہ آفت ہے مکر زنان + خرابی کن عزت مردمان + پہر اوس مکر سے کیون نہ دل ہو دو نیم + لکہا جسکو قرآن مین
ہے عظیم + پہر عزیز نے یوسف علیہ السلام کیطرف متوجہ ہوکر بطریق اعتذار کہا يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ای یوسف منہہ پہیر لے اس بات سے
اور چہپا اسکو **نظم** زلیخا ہے جہوٹی تو سچا ہے لیک + تیرے وسکے حق مین یہی بس ہے نیک + کہ اس راز کو تو نہ افشا کرے + اسے تا بمقدور
اخفا رکہے + ہے قول بزرگان ذی عقل و ہوش + کہ باشد بہ از پردہ در پردہ پوش + اور زلیخا کو کہا وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ اور بخشش مانگ ای زلیخا واسطے
گناہ اپنے کے تفسیر زاہدی مین ہے کہ عذر چاہ یوسف سے کہ غریب ہے اور تو نے اوسکو آزردہ کیا ہے اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ تحقیق تو ہی
تہی خطا کارون سے یہان تذکیر واسطے تغلیب کے ہے لکہا ہے کہ اگرچہ عزیز نے اسکو چہپایا لیکن یہہ عشق ایسی بلا ہے کہ کوئی چہپنا ہے **بیت**
چہپائیسے کوئی چہپتا ہے عشق و مشک ای آفت + چہپاؤ لاکہہ رنگ و بو سے عالم جان جاتا ہے + القصہ **بیت** زلیخا کا جب عشق ظاہر ہوا

زبان ملامت کی سب نے وا + وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ اور کہا کتنی بی بیون نے بیچ شہر مصر کے اس مقام مین کہ جسکو عین الشمس کہتے تھے اور
وہ پانچ تھین عورتین خواصونکی یعنے حاجب اور ساقی اور خبازا ور زندان بان اور صاحب دواکی اور مضمون کلام یہہ تھا کہ امْرَأَةُ
الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ عورت عزیز کی زلیخا طلب کرتی ہے غلام اپنے کو نفس اوسکے سے یعنے چاہتی ہے کہ کام اوسکا بر لاوے
نظم ہوئیں طعنہ زن عورتین مصر کی + کہ بندیکی اپنے یہہ بنا کی ہوئی + لیا جسکو مول اوسکو لو دل دیا + بجھا شمع غیرت دے یہہ کیا کیا
خرید اجسے اوسپہ شیدا ہوئی + زلیخا کی عقل و خرد کیا ہوئی + عجب پر عجب اور ہے یہہ سنو + کہ خواہان یہہ ہے اور گریزان ہے وہ +
اسے الفت اور اوسکو نفرت ہے واہ + یہہ ہے عزت دختر بادشاہ + یہہ نزدیک جاوے وہ بھاگے ہے دور + یہہ کرتی ہے عجز اوسکو ہے سو
غرور + قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا تحقیق پھٹ گیا ہی غلاف دل زلیخا کا جہت محبت سے یعنے عشق یوسف کا اوسکے دلمین سما گیا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي
ضَلَالٍ مُبِينٍ تحقیق ہم دیکھتے ہین زلیخا کو بیچ گمراہی ظاہر کے کہ باوجود اسکے کہ عزیز سا شوہر رکھتی ہے فریفتہ غلام زرخرید ہوئی ہے فَلَمَّا
سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ پس جب سنا زلیخا نے مکر اونکا یعنے باتین جھوٹی اونکی بھیجا آدمی طرف اونکے اور استدعا کی کہ دعوت
مین حاضر ہون لکھا ہے کہ چالیس عورتون کو بلایا وہ پانچون طعنہ زن بھی اونمین تھین جب وہ آئین عزت کی اونکی وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً
اور تیار کین واسطے اونکے مسندین یا مہیا کیا واسطے اونکے طعام پاکیزہ یا سنوار امجلس طعام کو کیونکہ حدیث مین ہے کہ وہ تکیہ لگا کر کھاتی
تھین پس واسطے اونکے نظم مہیا کی بزم عشرت وہ بس + کہ بجز ناز و نعمت نتھا ہم نفس + کہ آراستہ جشن شاہونکی شکل + وہ ہر اک قسم کا جسمین
تھا شرب واکل + ترنج اور چھری بھر دی ہر ایک کو + کہ کاٹولیسے تا مزیدار رہو + چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ
سِكِّينًا اور دی ہر ایک کو اونمین سے چھری تو کہ ترنج تراش کر طعام پر چھڑک کر کھاوین یا چھری سے گوشت کاٹ کر تناول کرین اور زلیخا
نے اون عورتونسے نظم کہا پھر کہ یوسف کو بلواؤنمین + جو خواہش تمھین ہو تو دکھلاؤنمین + کہا سب نے لو ہمکو تو آرزو + یہی ہے کہ دیکھین
وہ روئے نکو + اوسے دیکھکر کھائین اپنا ترنج + تراشینگے پھر سو خوشی سے ترنج + زلیخا نے یہہ سنکر نزدیک یوسف کے آ جامہ مرصع پہنایا اور
تاج مکلل سر پر سجایا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ اور کہا نکل یوسف اوپر ان عورتونکے یوسف علیہ السلام نے ابا کی زلیخا نے بہت مبالغہ کیا یہانتک
کہ یوسف علیہ السلام کو باہر جلوہ فرمایا فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ پس جب دیکھا اون عورتون نے یوسف علیہ السلام کو بزرگ پایا اونکو حسن و جمال
مین ایکبار آشفتہ دیدار ہو کر بیخود ہو گئین وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ اور کاٹ ڈالے ہاتھ اپنے اور کچھہ درد معلوم نہوا نظم کہانکا ترنج اور کہان
کی چھری + رہا کسیکا نہ بس جی مین جی + گئی عقل تو ہاتھ سے یکقلم + ہر اک نے لئے ہاتھ اپنے قلم + بجائے ترنج اپنے ہاتھون کو کاٹ + کئے خون
سے سارے دامن کے پاٹ + حقایق سلمی مین ہے کہ حق تعالی ساتھ اس آیت کے مدعیان محبت کو سرزنش کرتا ہے کہ مخلوق رویت مخلوق مین
اس رتبہ کو پہنچے کہ قطع ید کا الم کچھ محسوس نہوا انکو چاہئے کہ شہود پرتو جمال خالق مین ایسے محو ہو کہ کچھ بلا و عنا سے متألم نہو بیت چاہئے رافت محو ہو
ایسا دیکھکے اوسکا ایک ہی جھمکا + دھیان نہووے دلکو اصلا رنج و بلائے عالم کا + القصہ عورتین مصر کی جو بیخودی سے بخود آئین زبان آفرین
مین کشادہ کی وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا اور کہا پاکی ہے واسطے اللہ کے صفت عجز سے بیچ پیدا کرنے ایسے محبوب کے نہین ہے
یہہ آدمی کہ یہہ حسن اور جمال آدمی نے کہان پایا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ نہین یہہ مگر فرشتہ بزرگ ٥ یہہ انسان نہین ہے فرشتہ ہے
یہہ + بنور الہی سرشتہ ہے یہہ + صاحب وسیط نے جابر رض سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل مجھپر آئے اور
کہا کہ اللہ نے تجھے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ ای حبیب میرے حسن روئے یوسف کو نور کرسی سے کسوت دی ہین نے اور کسوت حسن
روئے تیرے کی نور عرش سے مقرر کی مین نے وما خلقت خلقا احسن منک یعنے نہین پیدا کیا مین نے کسی مخلوق کو نیکتر تجھہ سے سچ ہے کہ یوسف
کا جمال تھا اور حضرت کا کمال نظارہ جمال یوسفی مین ہاتھ کٹے اور ظہور کمال محمدی مین زنار ٹوٹے نظم حسن یوسف پہ کٹے گر ہاتھ تو کیا آفت
کیا عجب + پائے جانان پر ہیں سرے کٹتے ہین لاکھون کے گلے + الغرض زلیخا نے جو حیرانی اور آشفتگی عورتون کی دیکھی قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي

لَمْتُنَّنِیْ فِیْهِ کہا پس یہی ہے وہ شخص جو ملامت کرتی ہو تم مجھکو بیچ دوستی اوسکیکے اب جانا تمنے کہ حق میری جانب ہے سب نے کہا **نظم**
بجا ہے جو اوسپر تیرا دل گیا + کہ یہہ دلربا یونکا ہے دلربا + جو کھولے یہہ رخ برقعہ پاک سے + تو چھانکین مہ و خور بھی افلاک سے + جب تجھے
طعنہ کرنا ہے بس ناسزا + کہ تیری نہین اسمین مطلق خطا + اسے جو کہ دیکھیگا مرجائیگا + سراپا قیامت ہے یہہ دلربا + زلیخا نے سنکر کہا مجھکو
آہ + اسی نے کیا ہے خراب اور تباہ + اسی کی مین الفت مین آوارہ ہون + اسی کی محبت مین بیچارہ ہون + ملامت تجھے ہے اسی کے
سبب + ہے رسوائیان اسکے باعث سے سب + وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ اور البتہ تحقیق چاہا مین نے اوسکو جان
اوسکی سے اور طلب کی آرزو اپنی اوس سے پس نگاہ رکھا اوسنے اپنے آپکو اور مجھہ سے نہ کھل کھیلا **نظم** کسی ہنج سے اونکا للچا نہ دل
بڑا جانکے مجھپہ آتا نہ دل وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ اور اگر نہ کریگا جو کچھہ کہتی ہون مین اسکو البتہ
قید کیا جاویگا اور البتہ ہوویگا ذلیلون سے کیونکہ **نظم** ہوئی اب مین عاجز ہون تدبیر سے + ہوا آخر ہی جاؤنگی تاخیر سے + سو مین نے
مقرر ہے اب یہہ کیا + کہ زندان مین دون اوسکو رہنے کی جا + کہ شاید دل سخت نرم اوسکا ہو + کرے پھر بخود وہ میری آرزو + یہہ سن
عورتین جو کہ تھین اہل بزم + نصیحت کی جانب ہوئین رہ بعزم + لگین کہنے یوسف کو ای مہ لقا + جہانمین کسیکو نہین ہے بقا + یہہ جو
نیک ہے یادگار زمان + برآور دل حاجت بیدلان + خدا نے کیا تمکو سلطان حسن + دیا سب تجھے جو ہے سامان حسن + زلیخا تیرے عشق
مین ہے خراب + اوسے کر مئے وصل سے کامیاب + تڑپتی ہے یہہ اسپہ کچھہ ترس کھا + نہ بے ترس ہو اسقدر دلربا + نیاز اوسکا دیکھہ
اسقدر کر نہ ناز + تکبر نہین خوب ای سرفراز + کہین عاجز آ انتقام اوسکا لے + بہ تنگ آکے وہ تجھکو ایذا ندے + بٹھاوے نہ زندان مین تجھکو
وہ + کہ ہے سخت جائے بلا ای نیکخو + تو اپنے پہ اور اسپہ ٹک رحم کر + نہ اوسکو رلا اور نہ تو نوحہ گر + نہ غم مین اوسے تو گرفتار کر + نہ قید
اختیار آپ ای یار کر + اگر تیرا اوسپر کسیطرح سے + نہین دل تو مل ہمسے سو فرح سے + کہ ہر ایک ہم مین سے ہے شاہ حسن + تو ہے مہر حسن
اور ہم ماہ حسن + یوسف علیہ السلام نے جب اون عورتونکی یہہ باتین سنین کہ فقط زلیخا ہی کیطرحسے نہین سمجھاتی تھین بلکہ اپنی ہی طرف بھی
رغبت دلاتی تھین تنگ آکر قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ کہا ای پروردگار میرے قید دوست تر ہے طرف
میرے اوس چیز سے کہ پکارتی ہین یہہ عورتین مجھکو طرف اوسکے **نظم** مجھے انکی صحبت سے زندان ہے خوش + مقید اگر تن ہے تو جان ہے
خوش + ولے روئے نامحرمان پر نظر + نہ میری پڑے ای میرے دادگر + وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ
اور اگر نہ پھیریگا مجھہ سے مکر اور فریب اونکا اور مجھکو نہ بچاویگا جھک جاؤنگا طرف اونکے اور ہو جاؤنگا جاہلون سے ساتھہ کرنے اوس کام
کے جو نہ کیا چاہیے فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ پس اجابت کی واسطے دعا اسکیکے پروردگار اوسکینے **نظم** جو یوسف نے زندانکی کی التجا + قبول
اونکی حق نے کئی وہ دعا + اگر چاہتے اس سے مخلص رہا + تو بے قید چھٹتے بفضل خدا + فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ پس پھیر دیا اوس سے مکر
اون عورتونکا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تحقیق وہ سننے والا ہے دعا اوسکی جو اوسکی طرف پناہ پکڑتا ہے جاننے والا ہے حال اوس کا
جو غیر اوسکے سے گریز کرتا ہے لکھا ہے کہ جب وہ عورتین حضرت یوسف ؑ سے نا امید ہوئین زلیخا سے کہا کہ صلاح یہہ ہے کہ دو تین دن اسکو
قید مین ڈالدے شاید وہان کی تکلیف دیکھکر سر تسلیم تیرے خط فرمان پر رکھے زلیخا نے یہہ بات قبول کی اور عزیز کے پاس جاکر کہا **بیت**
ہوئی مین تو بدنام اس شہر مین + نہ اس شہر مین بلکہ کل دہر مین + **نظم** ہوا ایک عالم مین شہرا ہے یہہ + کہ یوسف پہ سو جان سے شیدا
ہے یہہ + کرے اسکی تدبیر جو غور سے + تو ہے دفع تشہیر اسطور سے + کہ زندان مین اسکو کرو تم اسیر + سمجھہ جائین تا سب صغیر و کبیر
کہ یوسف کا عشق اسکو مطلق نہین + سخن محض بہتان ہے یہہ حق نہین + اگر عشق کا کچھہ بھی ہوتا اثر + بٹھاتی نہ معشوق کو قید کر + عزیز
کو یہہ بات پسند آئی اور حکم کیا کہ زندان مین لیجاؤ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ پھر ظاہر
ہوا واسطے اونکے اور دل مین آیا پیچھے اوسکے کہ دیکھین اونھونے نشانیان عصمت اور بیگناہی یوسف کی مانند گواہی کودک اور چاک

پیراہن اور قطع ایدی یعنی با وجود مشاہدہ ان دلائل کے رائے ہین اونکے بھی ٹھہرا کہ واسطے صلاح کے البتہ قید کرین یوسف کو ایک مدت تک
پس یوسف کو زندان ہین لائے زندان اونکے سرو قامت اور گل رخسار سے گلستان ہوا اور قیدی خندان ہوئے پھپھے جو زندان ہین تھے
پا بزنجیر لوگ ہوا انکے مقدم سے دور اونکا سوگ + وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ اور داخل ہوئے ساتھ یوسف علیہ السلام کے بیچ قید
کے دو جوان ایک ملک ریان کا ساقی تھا اور ایک طباخ بادشاہ کو گمان ہوا کہ یہہ مجھکو زہر دیتے ہین سو ان دونون کو بھی اوسیدن قید کیا
یوسف زندان ہین احوال قیدیون کا پوچھا کرتے تھے اور اونکے خوابونکی تعبیر فرمایا کرتے تھے اون دونون نے خواب دیکھا یا فقط ساقی
نے دیکھا یا نہ ساقی نے نہ طباخ نے دیکھا یوسف سے بن خواب دیکھے آزمایش کی قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا کہا ایک نے ان
دونون مین سے یعنے ساقی نے تحقیق ہین دیکھتا ہون اپنے تئین خواب ہین کہ ایک باغ ہے وہان درخت تاک کا ہے تین خوشے انگور کے
پختہ لٹکتے ہین اور کاسہ بادشاہ کا میرے ہاتھ ہین ہے نچوڑتا ہون اوسمین انگور کو تسمیہ انگور کا ساتھ شراب کے باعتبار مایؤل کے
ہے وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ اور کہا دوسرے نے یعنے طباخ نے تحقیق ہین دیکھتا ہون
اپنے تئین کہ مطبخ بادشاہی ہین اٹھارہا ہون اوپر سر اپنے کے روٹیان کہ کھاتے ہین جانور اوسمین سے اور اوڑا لیجاتے ہین نَبِّئْنَا
بِتَاْوِیْلِهٖ خبر دے ہمکو ساتھ تعبیر اوسکے کے یعنے ان دونون خوابونکی تعبیر بتا اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو احسان
کرنیوالون سے ساتھ قیدیون کے پس ہم پر بھی احسان کر تعبیر اس خواب کی بتا یوسف نے چاہا کہ تعبیر خواب کی جلد کہون کیونکہ ایک کی
تعبیر ہین مصیبت متوجہ تھی خواب اونکے سے اعراض کرکر قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ
اَنْ یَّاْتِیَكُمَا کہا یوسف علیہ السلام نے نہ آویگا تمھارے پاس کھانا کہ دئے جاؤگے تم وہ مگر ہین خبر دونگا تمکو ساتھ تاویل
اوسکے کے یعنے بتادونگا رنگ اور مزہ اوسکا پہلے اسسے کہ آوے تمھارے پاس یعنے غیب کی خبر تمکو دونگا اونھون نے کہا
نجومیون اور کاہنون سے ایسی باتین ہم نے سنی ہین یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ معجزہ میرا ہے نہ ستارہ شناسی اور
کہانت ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ یہہ اوس چیز سے ہے کہ سکھائی ہے مجھکو پروردگار میرے نے ساتھ الہام اور وحی کے اسواسطے
کہ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ تحقیق ہین نے چھوڑدیا ہے دین اس
قوم کا کہ نہین ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور وہ ساتھ آخرت کے وہی کافر ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید
کفر اون کے کے ہے ساتھ آخرت کے وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اور پیروی کی
ہین نے دین باپون اپنے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کی مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ
نہین روا واسطے ہمارے یہہ کہ شریک لاوین ساتھ اللہ کے کوئی چیز بلکہ اوسی کی عبادت کرتے ہین
ہم ساتھ یگانگی کے ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ہ
یہہ توحید فضل اللہ کے سے ہے اوپر ہمارے کہ ساتھ وحی کے آگاہی دی اور اوپر سب لوگون کے کہ انبیاؤنکو
اون کی ہدایت کے واسطے بھیجا اور لیکن اکثر لوگ کہ پیغمبر اون کے پاس آئے نہین شکر کرتے اوس
فضل اور بخشش کا یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اے
دو یار زندان کے کیا خداوند پراگندہ کہ تم رکھتے ہو سونے کے چاندی کے لوہے کے لکڑی کے
پتھر کے یا اعلی اور اوسط اور ادنی بہتر ہے یا اللہ بہتر ہے اکیلا ذات اور صفات ہین غالب سب پر مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ نہین عبادت کرتے تم سوا خدا کے مگر نامونکی یعنے کتنی چیزونکی
باعتبار نامونکے کہ بے دلیل نام رکھ لیا ہے تمنے اونکا اور باپون تمھارے نے نہین اتاری اللہ نے واسطے عبادت اونکے کوئی دلیل اور دلالت

کرے او ر بحقیق ذالنون اُن کی کے لیس تم نہین پوجتے مگر اسماء بے مسمی کو اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہین حکم سا تھہ عبادت کے مگر واسطے اللہ کے
کہ مستحق عبادت کا وہی ہی اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ حکم کیا ہی خلق کو بپغمبرونکی زبانی یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اوسیکو ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ یہہ ہی دین سیدھا قائم ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے راہ سیدھی کو جسکو نہین جہالت کے بھٹکتے پھرتے ہین
يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ای دو یار قید خانے کے جو ہی ایک تم مین کا کہ ساقی بادشاہ کا ہی نین دل
بعد قید سے چھوٹیگا پس پلاویگا خاوند اپنے کو شراب جیسی پہلے پلاتا تھا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ اور جو
ہی دوسرا کہ طباخ ہی پس سولی دیا جاویگا اور مدت تک وہین چھوڑ دینگے تو کہ مضمحل ہوجاویگا پس کھاوینگے مرغان شکاری مغز سر
اوسکے سے یہہ تعبیرین سنکر ایک نے اون دونو نمین سے کہا ہمنے جھوٹھہ کہا ہی کچھہ خواب نہین دیکھا یوسف علیہ السلام نے فرمایا قُضِيَ الْاَمْرُ
الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ مقرر کیا گیا وہ کام جو پوچھتے تم سچ اوسکے طلب تاویل کی کرتے اب جو مین نے کہا اوسکے خلاف نہوگا وَقَالَ لِلَّذِيْ
ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ اور کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے اس شخص کے کہ گمان کیا کہ وہ نجات پاویگا او ن دونون مین
سے یعنے ساقی کہ کہا یاد کیجیو مجھکو نزدیک خاوند اپنے کے یعنے حال میری بیگناہی کا عرض کیجیو اپنے بادشاہ سے **نظم** یہہ کہنا کہ زندان مین ہی یک
غریب ۞ عدالت سے سلطانکی ہی بے نصیب ۞ وہ بیجرم محبوس ہی اوسپہ شاہ ۞ تفضل سے فرمائین یکدم نگاہ ۞ لکھا ہی کہ تیسرے دن جو یوسف
نے فرمایا تھا وہی ہوا کہ بادشاہ نے طباخ کو کہ خیانت اوسکی ثابت ہوئی سولی پر کھینچا اور ساقی کو کہ امانت اسکی دریافت ہوئی وہی منصب
پہلا عنایت کیا لیکن جب وہ قرب سلطانی مین پہنچا سرمست بادہ دولت ہوا **مصرعہ** گیا بھول یوسف کی بات اپنا خواب فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ
ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ پس بھلا دیا اوسکو شیطان نے یاد کرنا یوسف کا نزدیک مربی اپنے کے لیس رہے یوسف بیچ قید کے کئی برس سمجھہ
لیجئے کہ بضع عدد مبہم ہین درمیان تین سے نو تک کے کہتے ہین کہ سات برس واقع کے زندان مین رہے اور مشہور یہہ ہی کہ اول سے آخر تک بارہ
برس زندان مین رہے ہین معالم التنزیل مین ہی حسن بصری رضہ سے منقول کہ ایکدن جبرئیل ع زندان مین آئے یوسف ع نے اونکو پہچانکر
کہا یا اخ المرسلین کیا ہی کہ دیکھتا ہون مین تم کو منزل مین گنہگارونکی جبرئیل نے کہا یا ظاہر الطاہرین حضرت رب العالمین نے تمکو سلام پہنچایا
ہی اور فرماتا ہی کہ شرم نہین رکھتا تو کہ آدمی کو سبب خلاصی کا اپنے جانتا ہی اور اس سے سفارش چاہتا ہی قسم ہی عزت اور جلال
اپنے کی کہ کئی برس تجھکو قید مین رکھونگا یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اس حالت مین مجھہ سے رضی ہی یا نہین جبرئیل نے کہا ہان خوش ہی
یوسف علیہ السلام نے کہا **بیت** خوش ہی وہ دوست تو غم کیا ہی ۞ قید خانے مین مجھے غم کیا ہی ۞ پھر جو مدت محنت کی پوری
ہوئی یوسف علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض احوال کیا ظہور اجابت اوسیدم ہوا کہ بادشاہ نے خواب مہیب دیکھا صبح کو حکما اور
ندماکو بلایا وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ اور کہا ملک ریان نے تحقیق خواب مین دیکھتا ہون
سات بیل موٹے کھاجاتے ہین اون کو سات بیل دبلے اور اون کا پیٹ پھولتا نہین وَسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ
اور دیکھتا ہون سات خوشے سبز تر و تازہ دانے بھرے ہوئے اور سات دوسرے خشک کئے ہوئے پس یہہ خوشے خشک اون
خوشون سبز پر لپٹ گئے اور خاک کے تلے کر چھپا دیا يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ای سردارو
اور معبرو فتویٰ دو یعنے جواب دو مجھکو بیچ تعبیر خواب میرے کی عقل سے اگر ہو تم واسطے خواب کے تعبیر کرتے قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ
کہا اونھونے یہہ پریشان خواب ہی وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ اور نہین ہم ساتھہ تعبیر اون خوابونکے جاننے والے کیونکہ ہم سچے خوابون
کی تعبیر جانتے ہین اور یہہ کچھہ جھوٹھی سی ہی بادشاہ اونکے جواب سے تہی ہوا اور فکر مین ڈوبا کہ یہہ مشکل کس سے کھلے ساقی نے جو بادشاہ کو متفکر دیکھا
یوسف علیہ السلام کا حال یاد آیا وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا۠ اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ اور کہا اوس شخص نے کہ نجات
پائی تھی اون دونو نمین سے اور یاد کیا کہنا یوسف علیہ السلام کا کہ اذکرنی عند ربک تھا بعد مدت کے مین خبر دونگا تمکو ساتھہ تعبیر اسکے پس بھیجو مجھکو

زندانمین کہ وہان ایک شخص ہے وہ بڑا کامل ہے علم تعبیر مین بادشاہ نے خوش ہوکر کہا کہ جا جلد خبر لا ساقی سوار ہوکر زندانمین آیا اور کہا یُوْسُفُ
اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ اے یوسف اے بڑے
سچے جواب دے ہمکو بیچ سات بیل موٹوں کے کہ کھاتے ہین اونکو سات بیل دبلے اور سات خوشے سبز اور سات خشک کے سب حکما حیران ہین
تو اس خواب کی تعبیر بتا لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ تو کہ پھر جاؤن مین طرف لوگون اور بادشاہ اور مصاحبون اوسکے شاید کہ وہ
برکت تیری سے تعبیر اس خواب کی جانین یا شرف اور فضل تیرا معلوم کرین قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا کہا یوسف علیہ السلام نے
کھیتی کروگے تم سات برس محنت سے بیل موٹے اشارت اسی سے ہے فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ پس جو کچھ کہ
کاٹو تم غلو نسے پس چھوڑ دو تم اوسکو بیچ خوشون اوسکے کے مگر تھوڑا اسمین سے جو کھاؤ تم یعنے سب اناج بالون مین رہنے دو کہ خراب نہو کھانیکے قدر
صاف کرو تم ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ پھر آوینگے پیچھے اُن برسون کے سات برس سخت
بیل دبلے کہ عبارت اسی سے ہے کھا جاوینگے جو کچھ پہلے رکھا تھا تمنے ذخیرہ واسطے اون برسونکے مگر تھوڑا سا جو بچا رکھو تم واسطے بیج کھیتونکے ثُمَّ
یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ پھر آویگا پیچھے اون برسون قحط کے ایک برس بیچ اوسکے مینہہ برسایا جاوینگے لوگ
یا فریاد کو پہنچائے جاوینگے لوگ اور بیچ اس برس کے نچوڑینگے نچوڑنیکی چیزین جیسے انگور اور تل اور زیت اور یہہ کنایہ کثرت میوجات سے ہے یا اشارہ
دودھ دوہنے سے ہے پستان گاؤ اور گوسفند کے سے اور یہہ عبارت فراخی سال سے ہے اور جب حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر فرمادی ساقی
نے حضور ملک مین آکر سنادی پادشاہ کو بہت پسند آئی یوسف علیہ السلام کو بلوایا کہ اونکی زبان سے مین خود سنون وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ
اور کہا بادشاہ نے کہ لے آؤ میرے پاس اوسکو فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ
بس جب آیا اوسکے پاس ایلچی کہا یوسف نے پھر جا طرف خاوند اپنے کے پس پوچھ اس سے یعنے اوسسے عرض کر کہ وہ پوچھے اور کھوج کرے کہ کیا حال
ہے اون عورتونکا جنون نے کہ مجلس زلیخا مین کاٹے تھے ہاتھ اپنے اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ تحقیق پروردگار میرا ساتھ مکر اور فریب انکے دانا
ہے یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ بیگناہی اونکی بادشاہ پر ظاہر ہوجاوے یہہ بات بادشاہ کو کہلا بھیجی جب ایلچی آیا اور پیغام یوسف ع کا
بادشاہ کو سنایا بادشاہ نے فرمایا کہ ان عورتونکو جمع کرو اور زلیخا کو بھی لاؤ سب حاضر ہوئین پھر واسطے تحقیق کرنے اس امر کے قَالَ مَا
خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ کہا بادشاہ نے کیا حال تھا تمھارا جس وقت طلب کیا تمنے یوسف کو جان اوسکی سے یعنے اوسسے
مراد دلی چاہی قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ کہا ان عورتون نے پاکی ہے واسطے اللہ کے نہین جانتے ہم اوپر یوسف کے کچھ برائی
نہ تھوڑی نہ بہت جب زلیخا نے دیکھا کہ اب سوا سچ کے کام نہین آتا اوسنے بھی بیگناہی یوسف پر اقرار کیا قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ
الْحَقُّ کہا عورت عزیز کی نے یعنے زلیخا نے اب کھل گیا حق اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ مین نے طلب کیا تھا
یوسف کو جان اوسکی سے اور آرزو اوسکے وصل کی کی تھی اور تحقیق وہ البتہ سچون سے ہے نظم گنہہ اپنے جانب بتانے لگی ✦ صدا حصحص
الحق کی آنے لگی ✦ لگی کہنے یوسف تو ہے بیگناہ ✦ مین ہون اوسکی الفت مین گم کردہ راہ ✦ طلب وصل پہلے کیا مین نے تھا ✦ تمنا جو پھر
اوسنے میرا کہا ✦ تو زندان مین مین نے بٹھایا اوسے ✦ میرے غم نے غم مین پھنسایا اوسے ✦ جو احسان کہ اُسسے کرین بادشاہ ✦ سزاوار ہے اوسکے
وہ رشک ماہ ✦ ہوا سنکے خوش پادشہ یہہ کلام ✦ کہا لاؤ اوسکو بعز تمام ✦ وہ لائق ہے بستان کے سرو جمال ✦ نہ زندان کے قابل مہ خوش خصال ✦
غرض بادشاہ نے یوسف علیہ السلام کو فرمایا کہ غرض میری سزا دلوانی نہین ہے ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ
الْخَآئِنِیْنَ یہہ تحقیقات اس واسطے کی مین نے تو کہ جانے عزیز یہہ کہ مینے نہین خیانت کی اسکی غائبانہ اور تحقیق اللہ نہین مطلب کو پہنچاتا مکر کو خیانت
کرنیوالونکے یوسف ع نے چاہا کہ آگاہ کرون اسبات پر کہ یہہ مینے اپنی طہارت جتانیکے واسطے یا ساتھ اپنے عمل کے تکبر لانیکے واسطے نہین کہا بلکہ شکر کیا ہے مینے
اوس نعمت عصمت کے اور اوپر توفیق الٰہی کے بیچ ترک معصیت کے بیت نفس غدار سے کیا کام برآوے اور افت ✦ گر نہ حامی مدد حضرت ربانی ہو ✦ اسواسطے یہہ تقریر کی کہ

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ اور نہین پاک کرتا مین نفس اپنے کو یعنے نہین کہتا مین کہ نفس میرا خواہش اور آرزو دل سے مبرا ہی اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌ
بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ تحقیق نفس حکم کرنیوالا ہی ساتھہ برائی کے مگر جو رحم کرے پروردگار میرا **نظم** نفس جو امارۂ بالسو ہی ؛ حکم کرتا ہی بدی کا
لی ہر پل ؛ معصیت سے بچنا بہت مشکل ہی کار ؛ ہان مگر ہو رحمت پروردگار ؛ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا ہی اُس
قصد کا جو فعل مین نہ آوے مہربان ہی ساتھہ عصمت کے حمایت فرماوے لکھا ہی کہ بادشاہ سے جو باتین یوسفؑ کی بہر کہین اور زیادہ تر مشتاق دیدار
کا ہوا وَقَالَ الۡمَلِکُ ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ اور کہا بادشاہ نے لے آؤ یوسف کو میرے پاس تاکہ چھوڑ دون مین اسکے واسطے اپنے اور تمام
کام اپنے سپرد کرون اسکے تیسیر مین ہی کہ بادشاہ نے ستر چوبدارون کو ستر مرکب آراستہ کر کر تاج اور خلعت شاہانہ دیکر زندان کو بھیجا بڑی اہتمام سے
یوسف علیہ السلام کو بلوایا اور آپ استقبال کو آیا اور بغلگیر ہو کر لیجا کر پاس اپنے تخت پر بٹھایا **بیت** بٹھایا قرین اپنے بالائے تخت ؛ عجب شاہ
نے واہ کچھہ پائے بخت ؛ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّکَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ پس جب باتین کین بادشاہ نے حضرت یوسف سے اور تعبیر خواب کی
پوچھی اور جواب دلپذیر سنا کہا تحقیق تو ای یوسف آج نزدیک ہمارے مرتبے والا امانت والا ہی جو منصب چاہے مانگ اور جو آرزو ہو کہہ قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ
عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ کہا یوسف علیہ السلام نے مقرر کر مجھہ کو اوپر خزانون زمین مصر کے یعنے میرے سپرد کر حاصل ولایت مصر کا نقد اور جنس سب اِنِّیۡ
حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ تحقیق مین نگہبانی کرنیوالا ہون کچھہ چیز ضایع نکرونگا خوب جاننے والا ہون کام ملک کے جو بہتر ہوگا وہی کرونگا یا نگاہ رکھنے والا حساب
کا ہون مین اور دانا لغتون کا جو کوئی کہے گا سمجھہ جاؤنگا لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام بہتر زبان جانتے تھے سمجھہ لیجیے کہ یہہ آیت دلیل ہی اسکی کہ مدح
اپنی وقت حاجت کے روا ہی اور مذمت نفس اپنے کی اسوقت خطا ہی چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی انا سید ولد ادم ولا فخر
اور فرمایا ہی کنت نبیا و ادم بین الماء والطین اور اسیطرح عالم اگر اپنے علم کی بڑائی کرے اس نیت سے کہ لوگ اگر پڑھین اور فایدہ لین درست
ہی اور یہہ بھی اسی آیت سے نکلتا ہی کہ جو کوئی امانت دیانت رکھتا ہو اور استعداد اوسکو کسی کام کا ہو وہ بادشاہ سے طلب کرے اور وہ کام نااہل کے
واسطے نچھوڑے کیونکہ یوسفؑ نے مانگا ہی کہ اجعلنی علی خزائن الارض اور اپنی تعریف کی ہی کہ انی حفیظ علیم لکھا ہی کہ بعد ایک برس کے بادشاہ
نے منصب محافظت خزائن کا یوسفؑ کو دیا اور تخت زرین پر بٹھایا یا مرصع بانواع جواہر تھا اور تاج مکلل سر پر دھرا اور اختیار تمام مملکت کا سونپا
حدیث مین ہی کہ اگر یوسف علیہ السلام یہہ منصب نہ مانگتے اسی وقت ہوتا انکے مانگنے سے ایک سال کا وقفہ ہوا اور عزیز کا منصب بھی بادشاہ نے
اونکو سپرد کیا بعد تھوڑی مدت کے عزیز مر گیا **نظم** ہوئے جب یہہ مختار با صد تمیز ؛ تو اس رشک کا داغ کھا کر عزیز ؛ ملا تختۂ خاک سے تلملا ؛ یہہ بیٹھے یہ تخت
اور وہ جگ سے اُٹھا ؛ وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ اور جب کہ بادشاہ کو مہربان کیا ایسی ہی جگہہ دی ہمنے یوسف کو بیچ زمین مصر کے
یعنے حاکم کیا یَتَبَوَّاُ مِنۡہَا حَیۡثُ یَشَآءُ جگہہ پکڑتا تھا اسمین سے جہان چاہتا تھا لکھا ہی کہ وہ زمین ہر طرف سے چالیس فرسخ تھی نُصِیۡبُ
بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ پہنچا دیتے ہین ہم رحمت اور نعمت اپنی دین اور دنیا کی جسکو چاہین اور نہین ضایع کرتے ہم ثواب
احسان کرنیوالونکا وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَۃِ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ اور البتہ ثواب آخرت کا بہتر ہی واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے اور
تھے پرہیزگاری کرتے فواحش سے جیسے یوسف علیہ السلام کہ بسبب تقوی کے قعر چاہ سے مرتبہ جاہ کو پہنچے اور تمام ملک پر مصر کے حاکم ہوئے **نظم** کیا حکم
پھر مصر کے ملک مین ؛ کہ سب اشتغال زراعت کرین ؛ کہی عالی انبارخانے بنا ؛ برس سات تک جمع غلہ کیا ؛ کسی کو نہ کرتے تھے خوشہ معاف ؛ مگر آب
دیتے تھے قدر کفاف ؛ فراخی کے گذرے جو وہ سات سال ؛ تو تنگی پھر آئی پڑا سخت کال ؛ ہوئے مردم مصر حاضر تمام ؛ بدرگاہ یوسف علیہ السلام ؛ دیا
سال اول تو غلہ او بیچ ؛ عوض نقد اموال کے بیچ ہین ؛ دویم سال زیور لیا لیں تمام ؛ سیوم سال لین سب کنیز و غلام ؛ مواشی لیے انکے چوتھے برس ؛
لئے سال پنجم عقار انکے لیں ؛ ششم سال فرزند انکے لیئے ؛ برس ساتوین خود وہ بندے ہوئے ؛ کیا شہ نے اظہار پھر سب یہہ حال ؛ کہا شہ نے
تیرا ہی سب ملک و مال ؛ عجب قدرت حق کے رازین ہین کھیل ؛ محبون پہ فضل اسکا ہی ریل پیل ؛ ذرا سوچ تو اسمین نکتہ ہی کیا ؛ کہ سب مصر کو انکا بردہ
کیا ؛ بکے تھے جو یوسف وہان مصر مین ؛ تو مردم سبک دیکھتے تھے انھین ؛ خدا نے کیا سب کو انکا غلام ؛ نبی پہ ہزارون اوپر اسپر سلام ؛ سمجھہ لیجیے کہ بعد

مرے عزیز کے عشق یوسف علیہ السلام میں زلیخا کا مال اسباب لٹانا اور مکانات شہر چھوڑکر جنگل میں جھونپڑی بنانا اور نہ پینا نہ کھانا دن رات رونا اور آنکھونکا کھونا پھر دعائے یوسف علیہ السلام سے جوان ہوکر ہم آغوش مقصود ہونا اور یوسف علیہ السلام کے عقد نکاح میں آنا اور دو بیٹیونکا تولد پانا تا آخر وفات تمام قصہ مفصل مثنوی میں کہ مسمیٰ بموج عشق ہے لکھا گیا ہے چنانچہ اسکی اشعار یہاں بھی جابجا مسطور ہوئے ہیں لہذا عنان کمیت قلم اس میدان بیان سے معطوف کرکے یعنی تحریر اس تمام قصے کی بجہت طوالت کے خصوص عدم منصوص کے موقوف کرکر مقصد اصلی کہ صاف صاف ترجمہ قرآن اور بالالزام یہاں ہی بیان ہوتا ہے کہ جب اثر قحط کا زمین کنعان میں پہنچا اولاد یعقوب علیہ السلام پر تنگی رزق کی ہوئی باپ سے عرض کیا کہ مصر میں بادشاہ ہے تمام قحط ماروں کی وہ پرورش کرتا ہے فرماؤ تو وہاں جاکر ہم بھی طعام گرسنگان کنعان کے واسطے لاویں یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی اور بنیامین کو اپنی خدمت میں رکھا اور دسوں بیٹوں کو مع پونجی اور شتر دیکر رخصت کیا اور ایک اونٹ پونجی سمیت بنیامین کے حصے کا بھی ہمراہ کر دیا وہ رخصت ہوکر مصر کو چلے وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ اور آئے بھائی یوسف کے کنعان سے ملازمت یوسف علیہ السلام میں پس داخل ہوئے اوپر اون کے اداب خدمت بجا لائے پس پہچانا یوسف علیہ السلام نے اون کو اول نظر میں اور وہ واسطے یوسف علیہ السلام کے ناشناس تھے کیونکہ بہت مدت گذری تھی بقول اصح چالیس برس کے بعد ملے تھے یوسف علیہ السلام جلوس کے اندر بیٹھے تھے اسواسطے انکو نہ پہچانا پھر یوسف علیہ السلام نے انسے پوچھا کہ تم کون ہو جاسوس سے معلوم ہوتے ہو انھوں نے کہا معاذ اللہ ہم سب بیٹے یعقوب نبی اللہ کے ہیں کہا تمہارے باپ کے کئی بیٹے ہیں کہا بارہ تھے ایک کو صغر سن میں بھیڑیا کھا گیا اور ایک باپ کی خدمت میں ہے اور ہم دس آپ کی ملازمت میں حاضر ہوئے ہیں یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہاں کوئی ایسا ہے کہ تمہیں پہچانے انھوں نے کہا نہیں لوگ مصر کے ہمکو نہیں جانتے یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے ایک یہاں رہے اور تم جاؤ اور اس بھائی کو بھی ساتھ لے آؤ تاکہ احوال تمہارا محقق ہو جاوے انھوں نے قرعہ ڈالا بنام شمعون پڑا پس وہ ٹھہرا ہو یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اسکے قیمت لو اور گندم دو وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ اور جب تیار کیا یوسف علیہ السلام نے واسطے انکے سامان انکا اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ گندم کا بھر دیا انھوں نے کہا کہ ایک اونٹ بھی ہے ہمارے بھائی کا جو باپ کے خدمت میں رہ گیا ہے وہ بھی بھر دو یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم آدمیوں کے شمار سے دیتے ہیں نہ اونٹوں کے انھوں نے بہت مبالغہ کیا قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ لے آؤ میرے پاس بھائی اپنا جو باپ تمہارے سے ہی سگا اور ماں سے سوتیلا اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ کیا نہیں دیکھتے تم کہ میں پورا دیتا ہوں ماپ اور حق کسیکا نہیں رکھتا اور میں بہتر مہمانی کرنیوالا ہوں **بیت** بخل او خست کی باتیں مطلقاً مجھ میں نہیں ÷ کرتا ہوں احسان مہمان ہوں میں خیر المنزلین ÷ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ پس اگر نہ لاؤگے تم اوسکو میرے پاس پس نہیں ناپ یعنے طعام واسطے تمہارے نزدیک میرے اور نہ پاس آئیو میرے اور نہ ولایت میں میری قدم دھریو قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ کہا انھوں نے شتاب طلب کرینگے ہم اوسکو باپ اسکے سے اور کوشش کرینگے ہم اسمیں اور ہم البتہ کرنیوالے ہیں اس چیز کو کہ کہتے ہیں وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ اور کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے جوانوں اپنے کے یعنے خدمتگاروں اپنے کے جن کے سپرد غلے کا ماپ تھا رکھدو پونجی انکی بیچ شلیتوں انکے کے جو قیمت گندم میں لی ہے لکھا ہے کہ وہ چمڑا اور جیند یا پوستین تھیں انکو دیانت دار جان کر رکھوائیا کہ اپنے مکان پر جاکر جو دیکھینگے تو پھر دینے کو آوینگے اسی واسطے کہا لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ شاید کہ وہ پہچانیں پونجی اپنی کو جب پھر جاویں طرف لوگوں اپنے کے اور اونٹوں کے شلیتے کھولیں شاید کہ وہ پھر آویں اور میرے بھائی کو لاویں فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ پس جب پھر آئے بیٹے یعقوب علیہ السلام کے طرف باپ اپنے کے کہا انھوں نے اے باپ ہمارے منع کیا گیا ہمسے ناپ گندم کا یعنے بادشاہ مصر نے حکم کیا کہ بنیامین کو لاؤ تاکہ حصہ اسکا پاؤ پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی ہمارے کو تا ناپ کو لاویں اپنے واسطے اور اسکے واسطے غلہ اور تحقیق ہم واسطے اسکے البتہ نگہبان ہیں آفات سے قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ کہا یعقوب علیہ السلام نے اپنی فرزندوں میں امانت دار جانا میں تمکو اوپر بنیامین کے مگر جیسا امانت دار

جاتا تھا تمکو اوپر بھائی اسکے کے پہلے اس سے کہ کہا تھا تمنے انا لہ لحافظون اور مین تمہاری محافظت پر بھروسا نہین رکھتا فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا
پس اللہ بہتر ہی در انحال کہ حفاظت کرنیوالا ہی یہہ قرات حفص کی ہی حفظا ہی اور ونکی قرات ہی یعنے اللہ بہتر ہی از روئے حفاظت کے وَهُوَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اور وہ بہت رحم کرنیوالا ہی سب رحم کرنیوالون سے شاید کہ ساتھ محافظت اسکی کے مجھپر رحم کرے اور غم دو فرزندون کا نہ دکھاوے
وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ اور جب کھولا انھون نے اسباب اپنا پائی پونجی اپنی جو بادشاہ کو دی تھی بیچ شلیتون
اپنے کے کہ حکم یوسف علیہ السلام سے پھیرے گئے تھے طرف انکے قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ کہا انھون نے ای باپ ہمارے کیا چیز چاہین ہم احسان
اسکے سے ورا اسکے کہ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا یہہ ہی پونجی ہماری کہ ہمنے دیکر غلہ خریدا تھا پھیری گئی طرف ہمارے پس اس عطا اور بخشش
پر پھر جاوینگے ہم خدمت بادشاہ مین وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ اور اناج لاوینگے ہم واسطے لوگون اپنے کے اور محافظت
کرینگے ہم بھائی اپنے کی جانے آنے مین اور زیادہ لاوینگے ہم بار ایک اونٹ کا حصہ بھائی کا ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ یہہ بار ہی آسان اور اندک
بادشاہ ہمین دینے مین دریغ نکریگا قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ کہا یعقوب علیہ السلام نے ہرگز نہ بھیجونگا مین بنیامین
کو ساتھ تمہارے یہان تک کہ دو تم مجھکو عہد ہو کہ ساتھ ذکر خدا کے تبیان مین ہی کہ فرمایا یہان تک کہ قسم کھاؤ بمرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین سید المرسلین
کی لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ کہ البتہ لے آؤ تم میرے پاس اسکو مگر یہہ کہ گرد لایا جاوے عذاب ساتھ تمہارے اور تم سب ہلاک ہو جاؤ انھون نے قبول کیا
اور قسم کھائی بمرتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بنیامین کے حق مین برائی نکرینگے فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ پس جب دیا
انھون نے باپ کو عہد اپنا کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین ہم عہد اور پیمان سے کارساز اور نگہبان اور گواہ اور آگاہ ہی
وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ اور کہا یعقوب علیہ السلام نے شفقت سے ای بیٹو میرے مت داخل ہو جیو
شہر مصر مین دروازے ایک سے اور داخل ہو جیو دروازے متفرق سے کیونکہ تمہارا جمال اور شان اور شوکت دیکھکر کسی کی نظر نہ لگ جاوے اور اس شہر کے
چار دروازے تھے سمجھ لیجیے کہ یعقوب علیہ السلام نے اول مہر پدری ظاہر کی اور آخر عجز بندگی آشکارا کیا کہ کہا وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ
اور نہین دفع کرتا مین تم سے ساتھ نصیحت مذکورہ کے قضائے الہی سے کچھ چیز **بیت** دفع نہین ہوتی خدا سے قدر ✣ کرنا عبث کیون ہی قدر سے حذر ✣
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہین حکم مگر واسطے اللہ کے بیچ ہر چیز کے عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ اور اسیکے پس چاہیے کہ توکل کرین توکل کرنیوالے
نہ اوپر غیر اسکے کہ حاجتون کا بر آنا اور بلاؤن کا ٹل جانا توکل کا پھل پاتا ہی **بیت** باغ جہان مین جو گل ہی ✣ ثمرہ دار توکل ہی ✣ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ
حسبہ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ اور جب داخل ہوئے بیٹے یعقوب علیہ السلام کے اسیطرح جسطرح کہ حکم کیا تھا انکو باپ انکے نے کہ دروازون متفرق سے جاویو
مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ نہ تھا کہ دفع کرے اونسے تدبیر یعقوب کی قضا خدا سے کہ انکے حق مین واقع تھی کچھ چیز بلکہ تہمت چوری کی بنیامین پر لگی اور بھائی انکے غمگین
ہوئے اور مصیبت یعقوب پر دوگنی ہوئی پس کچھ فائدہ مند نہوئی تدبیر یعقوب علیہ السلام کی اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا مگر ایک خطرہ تھا بیچ دل یعقوب کے یعنے شفقت
اوپر اولاد کے تھی کہ اسوقت کر ڈالا اسکو اور وصیت ساتھ اسکے کردی وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور تحقیق یعقوب علیہ السلام صاحب علم تھا واسطے
اسچیز کے کہ سکھائی تھی ہمنے اسکو وحی سے اور اسی سبب اسنے کہا تھا وما اغنی عنکم اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسرار قضا وقدر کو یا نہین سمجھتے کہ تدبیر اوپر تقدیر کے غلبہ نہین کر سکتی **بیت**
تدبیر سے کیا حاصل تقدیر پہ رہا ایدل ✣ تقدیر پہ رہا ایدل تدبیر سے کیا حاصل ✣ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اور جب داخل ہوئے بیٹے یعقوب کے یوسف پر تخت پر محلون کے اندر بیٹھے تھے پوچھا کہ کون ہو تم
انھون نے کہا ہم کنعانی ہین آپنے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کو لے آؤ سو باپ سے عہد و پیمان کر کر لائے ہین ہم یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ معلوم ہو تم بیٹھو وہ کنار مسند کے بیٹھے حکم ہوا کہ خوان طعام کا آراستہ کر لاوین
کھانا حاضر ہوا یوسف نے فرمایا کہ ایک ایک خوان پر دو دو بھائی سنگے بیٹھکر کھاؤ وہ کھانے لگے بنیامین اکیلا رہ گیا روتے روتے بیہوش ہوگیا گلاب اسپر چھڑک کر ہوش مین لا کر پوچھا کہ ای جوان
کنعانی موجب رونیکا کیا ہی بنیامین نے کہا کہ ای بادشاہ آپنے فرمایا کہ دو دو بھائی سنگے باہم کھاوین مجھے اپنا یوسف بھائی یاد آیا کہ اگر وہ ہوتا تو اکیلا کیون رہجاتا میرے ساتھ وہ کھاتا اس غمسے مین
رو رو کر بیخود ہوگیا یوسف نے فرمایا کہ وہ کہان گیا کہا اسکو بھیڑئیے نے کھالیا یوسف نے پوچھا کہ تیرے رو برو کھایا کہا مین نہین گیا تھا بھائیون نے خبر دی بھائیون سے پوچھا انھون نے کہا ہمارے سامنے یہہ واقعہ پیش آیا
یوسف نے کہا کہ ہمنے سنا ہی کہ تم مین ایسا زور آور ہی کہ شیر کو پکڑ کر پھاڑ ڈالتا ہی کہا ہان یہہ ہی شمعون کہا ایکدفعہ خیمہ سے اکھیڑتا ہی کہا ہان یہہ ہی روبیل کہا ایک نعرہ شہر مین کرتا ہی تو ہر حاملہ کا حمل

گر پڑتا ہی کہا ہان یہہ ہیودا ہی پھر یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ایسے قوی تھا سب موجود تھے پھر کیون کر بھیڑیے نے کھایا سب خجالت سے سرنگون ہوئے
پھر بنیامین کی جو محبت کمال دیکھی فرمایا کہ آؤ تا کہ مین بھائی تیرا ہون اور تیرے ہمراہ کھاؤن پس خوان اسکے حصہ کا ان جیلون کے اندر منگوایا اور اسکو بھی بلوایا
اور اس بھائی سے اٰوٰیٓ اِلَیۡہِ اَخَاہُ جگہہ دی طرف اپنے بھائی اپنے کو اور یوسف علیہ السلام نے نقاب ڈالے ہاتھ طرف طعام کے دراز کیا بنیامین دیکھتے
ہی رویا یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ اب کیون روتا ہی کہا اے بادشاہ ہاتھ آپکا ہوبہو میرے بھائی کا ہاتھ ہی یہہ سنتے ہی یوسف علیہ السلام بے طاقت
ہوگئے اور تحمل نکرسکے نقاب چہرے سے الٹ دی اور بنیامین کو قَالَ اِنِّیۡۤ اَنَا اَخُوۡکَ فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ کہا تحقیق مین ہون بھائی تیرا پس
غمگین مت ہو ساتھ اس چیز کے کہ تھے کرتے بھائی بیچ حق میرے کے بنیامین نے جو منہہ یوسف علیہ السلام کا دیکھا اور یہہ کلام سُنا پھر بیہوش ہوگیا جب ہوش
آیا ہاتھ گردن مین یوسف علیہ السلام کے ڈالا اور تعجب سے بزبان حال کہا **بیت** کہ یارب یہہ بیداری ہی یا ہی خواب ٭ کہ مطلوب ہی روبرو بے حجاب ٭
پھر دامن یوسف علیہ السلام کا پکڑ کر کہا کہ اب مین جدا تم سے نہونگا یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اے برادر محبت پدر بہت تجھپر ہی اگر بے بہانہ رکھہ لونگا غم
ابنر اور زیادہ ہوگا اگر تیری صلاح ہو تو ایک نالایق کام کی تہمت سے **مصرعہ** پرجدا ہون کسی طرح تیری خدمت سے ٭ پس یوسف علیہ السلام نے
فرمایا کہ بارے بھائیون کے پاس جا اور اس امر کو مخفی رکھہ بنیامین پردے سے باہر نکلا اور یوسفؑ نے حکم کیا کہ کنعانیون کی تیاری کرو فَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ
بِجَهَازِهِمۡ جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیۡ رَحۡلِ اَخِیۡهِ پس جب تیار کیا واسطے انکے سامان انکا رکھہ دیا ایک نوکر محرم راز نے بامر یوسف علیہ السلام کے اسکو پیالہ
پانی پینے کا بادشاہ کے جو سونیکا یا زبرجد کا مرصع بجواہر تھا اور واسطے عزت اور نفاست طعام کے اسکو پیمانہ کرلیا تھا بیچ شلیتے بھائی یوسف علیہ السلام کے
اور سب بھائیون کے شلیتے بھرکر لاد کر اجازت دی کہ جاؤ سب کے سب چلے جب شہر سے باہر نکلے ملازمان یوسفؑ پیچھے انکے گئے ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ
اَیَّتُهَا الۡعِیۡرُ اِنَّکُمۡ لَسٰرِقُوۡنَ پھر پکارا ایک پکارنیوالے نے اے قافلے والو تحقیق تم چور ہو دلمین یہہ معنے ٹھہرا کر یوسف کو تمنے باپ سے چرایا تھا
یا پکارنیوالے نے یہہ بات آپ سے کہی یوسفؑ نے نہین فرمایا تھا غرض جب یہہ آواز یعقوبؑ کے بیٹون کے کان تک پہنچی قَالُوۡا وَ اَقۡبَلُوۡا عَلَیۡهِمۡ مَّاذَا
تَفۡقِدُوۡنَ کہا انھون نے اور منہہ پھیر کر کھڑے ہوئے اوپر اون کے کہ کیا چیز کھوئی گئی تمھاری جسے ڈھونڈھتے ہو قَالُوۡا نَفۡقِدُ صُوَاعَ الۡمَلِکِ
وَ لِمَنۡ جَآءَ بِهٖ حِمۡلُ بَعِیۡرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِیۡمٌ کہا انھون نے کھویا گیا پیالہ بادشاہ کا کہ پیمانہ غلّے کا کیا تھا اور واسطے اس شخص کے کہ لے آوے اسکو
بوجھہ اونٹ کا غلّہ مقرر ہی اور مین کہ پکارنیوالا ہون ساتھ اسکے ضامن ہون قَالُوۡا تَاللّٰهِ لَقَدۡ عَلِمۡتُمۡ مَّا جِئۡنَا لِنُفۡسِدَ فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا کُنَّا
سٰرِقِیۡنَ کہا انھون نے قسم ہی اللہ کی تحقیق جانتے ہو تم کہ ہم مردم امین ہین پہلے تمنے ہماری پونجی ہمارے شلیتون مین رکھہ دی تھی سو پھیر لائے
ہم اور تم دیکھتے ہو کہ ہمنے اونٹون کے منہہ باندھہ دئیے ہین تا کہ کسی کی کھیتی نہ کھاوین نہین آئے ہم کنعان سے تو کہ فساد کرین بیچ زمین مصر کے اور لوگونکا
مال ناحق تصرف مین لاوین اور نہین چور ہم اور چوری ہمارا کام نہین ہی قَالُوۡا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ کٰذِبِیۡنَ کہا انھون نے کیا ہی سزا اسکی
اگر ہو تم جھوٹھے قَالُوۡا جَزَآؤُهٗ مَنۡ وُّجِدَ فِیۡ رَحۡلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ کہا برادران یوسف علیہ السلام نے سزا اسکی یہہ ہی جو شخص کہ پایا جاوے چوریکا
مال بیچ شلیتے اسکے پس وہی بدلا اسکا یعنے اسکو غلام کرلین یہہ ہمارے باپ کے دین مین ہی کَذٰلِکَ نَجۡزِی الظّٰلِمِیۡنَ اسی طرح سزا دیتے ہین ہم
چورون کو پس اونکو پھر کر مصر مین لائے اور درگاہ یوسف علیہ السلام مین اونٹ بٹھائے فَبَدَاَ بِاَوۡعِیَتِهِمۡ قَبۡلَ وِعَآءِ اَخِیۡهِ ثُمَّ اسۡتَخۡرَجَهَا مِنۡ
وِّعَآءِ اَخِیۡهِ پس شروع کیا موذن نے یا یوسفؑ نے ساتھ شلیتون انکے کے یعنے بھائیون کے پہلے شلیتے بھائی اپنے کے سے واسطے نہ آنے تہمت
کے کھولے پھر نکال لیا اس پیالے کو شلیتے بھائی اپنے کے سے کَذٰلِکَ کِدۡنَا لِیُوۡسُفَ اسیطرح تعلیم کیا ہمنے واسطے یوسف کے ساتھ الہام کے
پس بھائی یوسف کے شرمندہ ہوئے اور بنیامین کو طعن کرنے لگے مَا کَانَ لِیَاۡخُذَ اَخَاهُ فِیۡ دِیۡنِ الۡمَلِکِ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰهُ نہ تھا یوسف کہ لے
بھائی اپنے کو بیچ دین بادشاہ کے کیونکہ حکم بادشاہ کا چور کے مارنے اور تعزیر دینے کا تھا نہ غلام کرنیکا پس یوسف علیہ السلام نے نہ پکڑا اپنے بھائی کو مگر
ساتھ چاہنے اللہ کے اور حکم اسکے کے نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ بلند کرتے ہین ہم درجون مین علم اور حکمت کے جسے چاہین وَ فَوۡقَ کُلِّ ذِیۡ عِلۡمٍ عَلِیۡمٌ
اور اوپر ہر جاننے والے کے جاننے والا ہی درجہ اسکا بلند تر ہی پھر یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمنے کیا کیا تم تو کہتے تھے ہم پیغمبر زادے ہین

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ کہا انھون نے اگر چوراوے یہہ کیا تعجب ہی پس تحقیق چرایا تھا بھائی اسکے نے پہلے اس سے
یعنے یوسف نے مدارک مین ہی کہ یعقوب علیہ السلام کے گھر مرغ تھا ایک سائل نے دروازے پر سوال کیا اسوقت کچھہ حاضر نتھا یوسف علیہ السلام نے وہی
سائل کے حوالہ کیا بھائیون نے تہمت چوری کی لگائی بحر مواج مین ہی کہ انڈا تھا یا بچہ ہرن کا تھا کہ سائل کو دیا تھا بعضے کہتے ہین کہ بت طلائی تھا
جد مادری کے گھر سے خفیہ لاکر اُسے زمین مین جہان سردار پڑے تھے گاڑ دیا تھا اور سوا اسکے بھی اقوال ہین فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ
يُبْدِهَا لَهُمْ پس چھپایا اس بات کو یوسف نے بیچ جی اپنے کے اور نہ ظاہر کیا اسکو واسطے انکے قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا کہا ساتھہ اپنے کہ
تم برے ہو از روے منزلت دزدی کے کہ بیٹے کو باپ سے چرا کر جدا کر دیا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ اور اللہ دانا تر ہی ساتھہ اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم
پس یوسف نے بنیامین کو اپنے علاقے والون کے سپرد کر دیا بھائیون نے بہتیرا چاہا نہ چھوڑا روئیل غضبناک ہوا بال تن کے کھڑے ہو گئے یہانتک کے
کپڑون سے باہر نکل آئے اور کہنے لگا ای بادشاہ بھائی کو میرے چھوڑدے نہین تو ایسی فریاد کرونگا کہ شہر مین ہر زن حاملہ کا حمل گر پڑیگا یوسف نے
جو روئیل کو غضبناک دیکھا چھوٹے بیٹے سے کہا کہ اسکی پیٹھہ کو چھو کر چلا آ اسکے چھونے ہی غصہ بجھہ گیا بھائیون کیطرف دیکھہ کر کہنے لگا
کہ ہم مین کسی نے مجھے چھوا کہا نہین کہا جدھر یہان کوئی نسل یعقوب سے ہی کیونکہ جب کسی ایک کو انمین غصہ آتا تھا اور دوسرا کوئی نسل یعقوب سے مس
کرتا تو غصہ بجھہ جاتا تھا معالم مین ہی کہ دوسری بار پھر غضبناک ہو کر قصد تخت کا یوسف علیہ السلام کے کیا یوسف نقاب ڈالے ہوئے تخت سے اُتر آئے
اور اُسے پکڑ لیا اور ہاتھہ سر پر لا کر زمین پر گرا دیا اور کہا ای کنعانیو تم اپنے زور پر گھمنڈ کرتے ہو اور جانتے ہو کہ تم پر کوئی غالب نہین ہوئیگا قطعہ خدا نے بلند
اور کیا لیت ہی ہر زبردست پر ایک زبردست ہی ۔ انھون نے دیکھا کہ زور سے کام نہین نکلتا زاری شروع کی قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ
اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا کہا ای عزیز تحقیق واسطے اسکے باپ ہی بوڑھا بزرگ یوسف کے ہلاک ہونے کے بعد اس سے محبت رکھتا ہی فَخُذْ اَحَدَنَا
مَكَانَهٗ پس لے لے ایک کو ہم مین سے غلامی مین جگہہ اسکے اور بنیامین کو چھوڑدے اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو احسان
کرنیوالون سے اپنے حق مین پس احسان اپنا ہمپر تمام کر قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ کہا
یوسف نے پناہ ہی اللہ کی یہہ کہ لے لیوین ہم سوا اس شخص کے کہ پائی ہی چیز اپنی نزدیک اسکے اور اگر اور کو پکڑ لین ہم اسوقت ظالمون سے ہون تمہارے
مذہب مین فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا پس جب ناامید ہوئے وہ یوسف سے اور جانا کہ بنیامین کو نہین دیتا اکیلے بیٹھے مصلحت کرتے ہوئے
اور طرح طرح کی تدبیرین کرنے لگے قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ کہا بڑے بھائی انکے نے عمر مین کہ
روئیل تھا یا عقل مین کہ یہودا تھا کیا نہین جانتے تم یہہ کہ باپ تمہارے نے تحقیق لیا تھا اوپر تمہارے عہد خدا کا حفاظت مین بنیامین کے حق مین برائی
نکرینگے اور اب یہہ ماجرا پیش آیا وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ اور پہلے اس سے کیا تقصیر کی تھی بیچ شان یوسف کے فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ
حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ پس ہرگز نہ ٹلونگا مین اس زمین مصر سے یعنے اس شہر سے باہر نہین نکلنے کا یہانتک کہ پروانگی دے آنے کی
واسطے میرے باپ میرا یا حکم کرے اللہ واسطے میرے باپ کے پاس جائیکا یا بھائی کے رہائی کا وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور وہ بہتر حکم کرنیوالا ہی کہ سچ حکم کرتا
ہی کسیکی رعایت اسکے حکم مین نہین اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ پھر جاؤ طرف باپ اپنے کے پس کہو ای باپ ہمارے تحقیق
بیٹے تیرے بنیامین نے چوری کی وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ اور نہین گواہی دیتے ہم مگر ساتھہ اس چیز کے کہ جانتے ہین ہم کہ
پیالہ پادشاہ کا اسکے تھیلے مین سے نکلا اور نہین ہین ہم واسطے غیب کے نگہبان یعنے ظاہر چوری اسکی دیکھی ہمنے اور باطن کی خبر نہین رکھتے ہم کہ واقع
مین اسپر تہمت کی اور پیالہ اسکے تھیلے مین رکھہ دیا یا اُسنے آپ چرا لیا وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا اور پوچھہ لو اس
بستی والون سے کہ تھے ہم بیچ اسکے یعنے مصر مین کسیکو بھیجکر خبر منگواؤ اور پوچھہ لو اس قافلے سے کہ منہہ لائے ہم بیچ اسکے وہ ہمسایہ یعقوب علیہ السلام
کے تھے وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین بیٹے یعقوب کے روئیل کے حکم سے یا یہودا کے کنعان کو گئے اور جو کچھہ بھائی نے کہا تھا عرض کیا
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا کہا یعقوب علیہ السلام نے بلکہ بنالی واسطے تمہارے نفسون تمہارے نے ایکبات کہ چاہی جی تمنے اور آپسمین

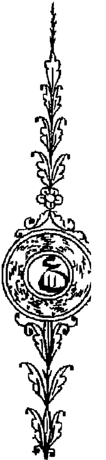
صلاح کی ہی اور نہیں تو بادشاہ مصر کا کیا جانتا ہی کہ سزا چوری کی غلام کرنا ہی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ پس صبر بہتر ہی **بیت** صبر کرتا ہوں میں کہ صبر جمیل
اجر دیویگا مجھکو رب جلیل ✦ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا شتاب ہی کہ اللہ لے آوے میرے پاس اُن سب کو یعنے یوسف اور بنیامین اور اسکو
جو مصر میں رہگیا ہی إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ تحقیق اللہ وہی ہی جاننے والا احوال میرا حکمت والا بیچ اس چیز کے کہ کرتا ہی پس یعقوب علیہ السلام کو نہیں جا بیٹھے وَتَوَلَّى
عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَى عَلَى يُوسُفَ اور منہہ پھیرا بیٹوں سے اور کہا ای افسوس اوپر فراق یوسف کے کشاف میں ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ یعقوب کو
کتنا غم تھا فراق یوسف کا کہا برابر ستر ماؤں کے کہ جنکے فرزند مر گئے ہوں فرمایا اجر انکو کسقدر ملا کہا برابر سو شہید کے سچ ہی کہ کوئی شعلہ مفارقت سے شعل یعقوب کے نہیں جلا جا یہ
برس یا اسی برس وقت فراق سے تا زمانۂ وصال آنکھیں یعقوب علیہ السلام کی رونیسے نہیں تھمی اور بار فراق سے پشت دوتا ہو گئی وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ
كَظِيمٌ اور سفید ہو گئیں آنکھیں انکی غم سے پس وہ بھرا ہوا تھا بیچ غصہ کے یعنی دل انکا اولاد کے غصے میں بھرا تھا اور ظاہر نہیں کرتے تھے **بیت** درد ایک ہی کہ
چھپا رکھا ہی ✦ اور دلمیں میرے کیا رکھا ہی ✦ بیٹوں نے جو افسوس اور بیتابی باپ کی دیکھی قَالُوا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّى تَكُونَ
حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ کہا قسم ہی خدا کی ہمیشہ رہیگا تو ساتھ نالہ و زاری کے یاد کرتا یوسف کو یہانتک کہ ہو جاویگا تو مضمحل یا ہو جاویگا
تو ہلاک ہو جانیوالوں سے قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ کہا ای بیٹو سوا اسکے نہیں کہ شکایت کرتا ہوں میں غم اپنے کی اور اندوہ اپنے کیطرف
اللہ کے نہ طرف تمھارے اور غیر تمھارے کے کیونکہ چارہ ساز بیچاروں کا اور حاجت روا درماندوں کا وہی ہی **نظم** چارہ سازی کر بہری بیچارہ ہوں
ای میرے مولی بہت آوارہ ہوں ✦ دیدۂ غم دیدہ کو دیدار دے ✦ جلوہ دکھلا طالب نظارہ ہوں ✦ بحر مواج میں ہی کہ ہمسایہ نے یعقوب علیہ السلام
سے کہا کہ اسقدر ضعیف نحیف تم ابھی سے کیوں ہو گئے اپنے باپ کی عمر کو تو پہنچے ہی نہیں کہا کہ فراق یوسف میں کہ اللہ تعالی نے مبتلا کیا وحی ہوئی کہ
میرا گلہ خلق سے کرتا ہی یہہ نادم ہوئے اور استغفار کیا بعد اسکے جو پوچھتا تھا چپ رہتے تھے اور انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ کہتے تھے سمجھ لیجئے کہ یعقوب
علیہ السلام انبیائے عظام سے تھے یہہ بلا فرقت کے اور الم کے مہاجرت کا بہر کس سبب سے آیا بعضے کہتے ہیں کہ اوپر وحی ہوئی کہ اس بلا میں تجھے
مبتلا نہیں کیا ہمنے مگر اس باعث کہ ایکدن تو نے گوسفند ذبح کیا تھا ایک سایل مسکین آیا اسپر تو نے التفات نہ کیا وہ غمگین ناخوش ہو کر چلا گیا
اسکی آزردگی سے تو اس بلا میں پڑا **نظم** دل آزردہ سایل کو مت کر تو رافت ✦ کہ آزردگی اسکی لاتی بلا ہی ✦ جو کچھ پاس ہو دے خوشی سے اُسے دے ✦
کہ ٹالے بلاؤں کو وہ ارو عطا ہی ✦ بعضے کہتے ہیں کہ ایک کنیزک کے فرزند کو جدا کر کے بیچ ڈالا تھا وہ اسکے فراق میں باقی عمر بھر روتی رہی حق تعالی
نے انکو فراق یوسف میں اتنی ہی مدت مبتلا رکھا بعضے کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک گوسفند ذبح کیا تھا اسکا جوڑا اسکے فراق میں تڑپتا رہا اسکے
عوض اللہ نے ہجر یوسف میں تڑپایا **بیت** کسی کی جدائی کسی سے نچاہ ✦ کہ لگتا رگ جان میں ہی تیر آہ ✦ لکھا ہی کہ جب یعقوب علیہ السلام نے
انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ کہا اللہ تعالی نے وحی بھیجی کہ ای یعقوب قسم ہی مجھکو اپنی عزت اور جلال کی اگر یوسف اور بنیامین مردہ ہوتے
تو بھی تیرے اس نالہ و زاری کے سبب جلا کر تیرے پاس بھیجتا یہی مژدہ تھا کہ یعقوب علیہ السلام نے سنکر کہا وَأَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ اور جانتا
ہوں میں اللہ کیطرف سے جو کچھ کہ تم نہیں جانتے حیات یوسف سے اور مرنے اسکے سے میرے پاس کہتے ہیں کہ ملک الموت ایکدن انکی زیارت کو آئے
تھے یعقوب نے فرمایا قسم ہی تمکو روح یوسف کی تمنے قبض کی ہی کہا نہیں اس امید پر یعقوب علیہ السلام نے کہا يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا
مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ ای بیٹو میرے جاؤ پس خبر لو یوسف کی اور بھائی اسکے کی اور مت نا امید ہو رحمت اللہ کی سے
إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ تحقیق نہیں نا امید ہوتا رحمت اللہ کی سے مگر قوم کافر پس یعقوب علیہ السلام نے نامہ لکھا
اس مضمون کا کہ یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ سے طرف بادشاہ مصر کے معلوم ہو کہ ہم وہ اہل بیت ہیں بلا کو ہمپر موکل کیا ہی
دادا میرا ابراہیم کو ہاتھہ پاؤں باندھہ کر آتش نمرود میں ڈالدیا اللہ تعالی نے انکو نجات دی باپ میرے اسحاق کی چھری حلق پر دھری خدا نے واسطے انکے
فدیہ بھیجا میرا ایک بیٹا تھا کہ اسکو سب بیٹوں میں سے زیادہ چاہتا تھا بھائی اسکو صحرا کو لیگئے اور پیراہن اسکا خون آلودہ میرے پاس لائے اور کہنے لگے کہ
بھیڑیا اسکو کھا گیا میں اسکے فراق میں اسقدر رویا ہوں کہ آنکھیں میری سفید ہو گئیں ہیں اسکا برادر عیانی تھا اس سے تسلی رکھتا تھا میں تو نے

اسکو چور ٹھہرا کر بٹھا رکھا ہی اور ہم اس خاندان کے نہین ہین کہ چوری کرین باہم سبکی چیز جدا ہین اگر اس فرزند کو بھیجدے تو بہتا والا اوپر تیرے دعا کرونگا کہ اثر
اوسکا فرزند ہفتمین تیرے کو پہنچیگا والسلام پس یہہ نامہ بیٹون کو دیا اور کچھہ اسباب پشم اور روغن وغیرہ سے تیار کر کر حوالے کیا او مصر کو بھیجا جب وہ مصر مین
پہنچے وہان جو بھائی رہگیا تھا اُس سے ملے اور متفق ہو کر بارگاہ یوسف کو چلے فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ
وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا پس جب داخل ہوئے اوپر یوسفؑ کے کہا ای عزیز لگی ہمکو اور اہل ہمارے کو سختی
اور بےنوائی اور لائے ہم پونجی حقیر تھوڑی کہ بے اعتبار پس پورا دے واسطے ہمارے ناپ اور خیرات کر اوپر ہمارے قیمت سے زیادہ دیکر یا ہماری پونجی قبول کر کر
إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ تحقیق اللہ ثواب دیتا ہی صدقہ دینے والون کو پھر نامہ یعقوب علیہ السلام کا دیا یوسف علیہ السلام نے جو وہ نامہ پڑھا
روتے روتے اختیار سے نکل گئے قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ کہا ای بھائیو آیا جانتے ہو تم کہ کیا کیا تھا تمنے ساتھ یوسفؑ کے
اور بھائی اسکیکے یہہ مجمل کہا تفصیل نکی اور یوسف سے جو کیا وہ تو ظاہر ہی اور بنیامین سے یہہ کرتے تھے کہ اسکو ذلیل اور خوار رکھتے تھے پس یوسفؑ نے
فرمایا کہ کیا قباحت اسکی تمنے جانی اور کیا توبہ اس سے کی إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ جو اسوقت تم جاہل تھے یعنے کم عمر اور شوخ تھے یا جاہل تھے حقوق پدر
اور قطع رحم اور موافقت ہوائے نفس سے یہہ بات نصیحت سے کہی نہ غصے سے پھر نقاب الٹ دی اور تاج اوتار ڈالا بھائیون نے جو صورت دیکھی قَالُوا
أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ کہا تحقیق تو ہی ہی یوسف یہان استفہام تقریری ہی قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي کہا مین یوسف ہون اور یہہ
بھائی میرا ہی بنیامین قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر ہمارے ساتھ سلامت اور کرامت کے إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ
لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ تحقیق جو کوئی پرہیزگاری کرے اور اللہ سے ڈرے اور صبر کرے اوپر طاعت کے یا معصیت سے پس تحقیق اللہ نہین ضایع
کرتا ثواب احسان کرنیوالون کا سمجھہ لیجئے کہ وضع مظہر موضع مضمر مین واسطے آگاہی کے کہ صابر پرہیزگار نیک کار ہی جب بھائیون نے یوسفؑ کو پہچانا تو
تخت کی طرف سر جھکا کر چاہا کہ پاؤن چومین یوسف علیہ السلام تخت سے اتر کر اُنسے ملے قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ
کہا بھائیون نے قسم ہی اللہ کی کہ حسن صورت اور کمال سیرت مین تحقیق پسند کیا تجھہ کو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق ہم تھے خطاوار ان کامون مین جو کئے ہمنے
قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہا یوسف علیہ السلام نے جواب مین انکے نہین کچھہ سرزنش اوپر تمھارے آج کے دن اور مین پھر بار دگر ہرگز گناہ تمھارا
تمھارے منہہ پر نہ لاؤنگا بحر مواج مین روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکے کے دن دروازے پر کعبے کے کھڑے ہو کر کہا ای قریش تم کیا
گمان کرتے ہو مین تم سے کیا معاملہ کرونگا انھون نے کہا احسان کروگے بزرگ اور بزرگ زادے اور کریم ہو فرمایا کہ مین وہ کہتا ہون جو اخی یوسف
نے اپنے بھائیون کو کہا تھا کہ لا تثریب علیکم الیوم ایک روایت ہی کہ ابوسفیان نے پیغمبر کو کلام یوسفؑ یاد دلوایا آپ نے فرمایا غفر اللہ لک
ولمن علمك القصه یوسف علیہ السلام نے بھائیون کو کہا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ بخشیگا اللہ واسطے تمھارے کہ اقرار تمنے اپنی گناہ پر کیا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
اور وہ بہت رحم کرنیوالا ہی رحم کرنیوالون سے **بیت** بخشے ایکبات مین ہی لاکھہ گناہ ٭ ارحم الراحمین ہی اللہ ٭ پس یوسف علیہ السلام نے بھائیون
کے دل خوش کر کر واسطے تسلی پدر بزرگوار دل افگار کے کہا اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا لیجاؤ کرتا میرا یہہ اور وہ پیراہن خلیلی تھا کہ جبرئیل علیہ السلام
نے کوے مین انکو پہنایا تھا اور وحی یوسف علیہ السلام کو ہوئی تھی کہ اسکو کنعان کو بھیجو پس انھون نے کہا کہ لیجاؤ فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا
پس ڈالدو اسکو اوپر منہہ باپ میرے کے تا پھر آوے بینائی اور آنکھین انکی پہلی حالت پر آوین وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ اور لے آؤ میرے پاس
اہل اپنے سب کو لکھا ہی کہ یہودا نے کہا ای یوسف کرتا خون آلود وہ باپ کے پاس مین لے گیا تھا یہہ کرتا مجھے دو مین لیجاؤن شاید کہ خوشی اس
کرنے کی تدارک خون کا اس پیراہن کے کرے یوسف علیہ السلام نے کرتا حوالہ کیا اور اسباب راہ کا واسطے باپ کے اور تمام متعلقون کے تیار کر کر بھائیون
کو دیا یہودا سب کو لیکر کنعان کو چلا وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ اور جب جدا ہوا قافلہ یعنے شہر مصر سے نکل کر صحرا مین پہنچا باد صبا نے حقتعالی سے
حکم مانگ کر بوئے پیراہن یوسف کو شام یعقوب مین پہنچایا قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَن تُفَنِّدُونِ کہا باپ انکے نے
اپنے پوتون سے جو حاضر تھے تحقیق مین پاتا ہون بو یوسف کی اگر نہ بہکا ہوا کہو تم مجھکو یعنے یہہ نہ کہو کہ بڑہاپے کے سبب عقل جاتی رہی ہی

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ کہا انھون نے قسم ہے اللہ کی تحقیق تو اب تک البتہ بیچ وہم اپنے قدیم کے ہی افراط محبت یوسف ہین کہ
اُسیکا ذکر کیا کرتا ہے اور توقع اسکی ملاقات کی بعد چالیس برس کے یا اسی برس کے رکھتا ہے فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا
پس جب آیا خوشخبری لانیوالا یعنے یہودا اسا تھہ لکھا ہے کہ یہودا ساتھہ تو بھائیون کے سر و پا برہنہ دوڑتا ہوا کنعان کو پہنچا اور باپ کے پاس آکر ڈالدیا کرتے
کو اوپر منہہ باپ کے پس ہوگیا بینا یعنے یعقوب علیہ السلام کی آنکھین کرتا لگتے ہی روشن ہوگئین پھر یعقوب علیہ السلام نے اپنے پوتون کو یا سب اولاد کو
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کہا کیا نہ کہتا تھا مین واسطے تمھارے تحقیق مین جانتا ہون الہام خدا سے جو کچھہ تم نہین
جانتے اور وہ حیات یوسف کی تھی اور میرا ملنا اس سے پس خوشی خوشی اسباب راہ کا تیار کر کر سب لوگون کو اپنے لیکر مصر کو چلے اور بیٹے آکر باپ کے
پاؤن پر گرے قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٔيْنَ کہا انھون نے ای باپ ہمارے بخشش مانگ اللہ سے واسطے ہمارے گناہون
ہمارے کی تحقیق ہم ہی تھے خطا کرنیوالے قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ کہا یعقوبؑ نے شتاب بخشش مانگونگا مین واسطے تمھارے پروردگار
اپنے سے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ تحقیق وہ بخشنے والا گناہ توبہ کرنیوالون کا ہی مہربان اوپر بندون کے ہی دعا مین تاخیر کی شب جمعہ تک
یا وقت سحر تک یا چاہا کہ معلوم کرین کہ یوسفؑ نے عفو کیا یا نہین یا تاخیر کی یہان تک کہ مصر کو پہنچے پھر شب کو بعد نماز تہجد قبلہ رو کھڑے ہوئے اور یوسفؑ
کو پیچھے اپنے کھڑا کیا اور اور بھائیون کو پیچھے انکے اور آپ نے دعا کی بیٹون نے آمین کہی حق تعالیٰ نے قبول فرمائی القصہ جب یعقوب علیہ السلام
نزدیک مصر کے پہنچے یوسف علیہ السلام ساتھہ ملک ریان کے اور تمامی اشراف مصر کے لشکر آراستہ کر کر استقبال کو باپ کے نکلے یعقوبؑ بیٹون سمیت
ایک ٹیلے پر چڑھہ کر تماشا اس لشکر کا کرتے تھے جبرئیلؑ نے آکر کہا کہ تجمل پر اس لشکر کے کیا تعجب کرتے ہو اوپر دیکھو کہ فوج فرشتون کی زمین سے آسمان
تک جمع ہوکر تمھارے شادی پر سرور ہین جب کہ مدت فراق تمھاری اور یوسف کی تمھارے اندوہ او رہ بربادی پر غمگین اور رنجور تھے پھر یوسفؑ نے
جو باپ کو دیکھا سواری سے اتر کر چاہا کہ سلام کرین جبرئیل نے کہا کہ ٹھہر جا تا کہ باپ تمھارا تمھین سلام کرے حدیث مین ہی کہ یعقوبؑ بھی پیادہ
ہوئے اور جب نگاہ انکی جمال یوسفؑ پر پڑی السلام علیک یا مذہب الاحزان پھر دونون نے ہاتھہ گردنون مین ایکدوسرے کے ڈالے اور شادی سے
رونے لگے قطعہ عجب دولت ہی بخت اسکے نے پائی ہے ملے ہو یار سے بعد از جدائی ہے ادھر شادی سے بہہ گریہ کنا ہو ہے اُدھر آنکھون سے وہ
گوہر فشان ہو ہے گلے مین دونون باہین ڈال روتین ہے جدائی کی کدورت دل سے دھووین ہے بہت طومار الم اپنا کرے باز ہے کرے وہ حال عجز اپنے کو
آغاز ہے گلے پچھلے بیان کر کر کے ہوں شاد ہے دل برباد تماشی ہوئے آباد ہے غرض مصر کے پاس ایک موضع تھا کہ وہان یوسف علیہ السلام نے مکان
رفیع الشان بنایا تھا وہین آکر یوسف علیہ السلام اترے فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ پس جب داخل ہوئے اوپر
یوسف کے اس مکان مین جگہہ دی یوسفؑ نے طرف اپنے باپ کو اور خالا اپنی کو کہ بجائے مان تھی اور پھر باپ کے گلے ملے اور خالہ کو پوچھا اور بھائیون کو
پیر سہربانگی وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ اور کہا کہ داخل ہو مصر مین اگر چاہے خدا امن سے قحط اور بلا اور رنج کی استثنا داخل
ہی امن مین نہ دخول مین اور جب مصر مین آئے یوسف علیہ السلام نے اپنے مکان مین اوتارا وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا
اور چڑھایا باپ اور خالا اپنی کو اوپر تخت اپنے کے اور گر پڑے باپ اور خالا اور بھائی واسطے اسکے سجدہ کرتے ہوئے تعظیم کا اس زمانہ مین
سجدہ تعظیم کا درست تھا یوسف علیہ السلام نے یہہ حال دیکھکے خوشی ظاہر کی وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ اور
کہا ای باپ میرے یہہ ہی تعبیر خواب میرے کی کہ دیکھی تھی پہلے اس سے لڑکپن مین قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا تحقیق کر دیا اسکو پروردگار
میرے نے سچ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ اور تحقیق احسان کیا ساتھہ میرے رب میرے نے جس وقت نکالا مجھکو زندان سے
کوئے کا ذکر بھائیون کے شرمندگی کے واسطے نہ کیا وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ اور لے آیا تمکو بادیہ سے اور وہ ایک گانون تھا زمین فلسطین
مین بیچ ولایت شام کے کنعان کے قریب یوسف علیہ السلام نے واسطے اظہار شکر نعمت کے فرمایا کہ اللہ نے مجھے زندان سے چھڑا کر تخت
پر بٹھایا اور تمھین بادیہ سے لاکر مجھے دکھایا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ پیچھے اس سے کہ فساد کیا شیطان نے

اور مخالفت ڈالدی درمیان میرے اور درمیان بھائیون میرے کے اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَاءُ تحقیق پروردگار میرا لطف کرنیوالا اور نیکی پہنچانیوالا ہی واسطے جس چیز کے کہ چاہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ تحقیق وہی جاننے والا تدبیر کا محکم کار تقدیر کا بحر مواج مین ہی کہ چوبیس برس بعد اس واقعہ کے یعقوب علیہ السلام نے اس عالم سے انتقال فرمایا اور بموجب وصیت کے یوسف ؑ نے زمین شام مین لیجا کر نزدیک مزار اسحاق ؑ کے کہ باپ انکے تھے دفن کیا پھر تئیس برس پیچھے یوسف ؑ نے باپکو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین ای یوسف مین مشتاق ہون تیرے دیدار کا شتاب تین دن مین میرے پاس آئیو یوسف ؑ نے بیدار ہوکر بھائیون کو بلایا اور وصیت کی اور یہودا کو ولی عہد کیا اور بیٹون کو اسکے سپرد کر کر جناب الٰہی مین دعا کی کہ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ای پروردگار میرے تحقیق دی تو نے مجھکو بادشاہی اور سکھائی تو نے مجھ کو تعبیر خوابون کی اور تاویل کتابون کی فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ای پیدا کرنیوالے آسمانون کے اور زمین کے اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تو ہی ہی دوست اور کارساز میرا بیچ دنیا کے اور آخرت کے تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ مار مجھکو درانحال کہ مطیع تیرا ہون اور ملا مجھکو ساتھ صالحون کے سوال انبیا معصوم ہین یقین ہی کہ دین اسلام پر مرین یہہ دعا کس واسطے کی جواب یہہ دعا جواز قدرت پر ہی نہ حکمت اور عصمت پر اور دوسری یہہ ہی کہ تعلیم کے واسطے ہی نہ بجہت شک کے بیچ عصمت کے لکھا ہی کہ مراد صالحون سے پیغمبر ہمارے ہین صلی اللہ علیہ و علیٰ جمیع الانبیاء وسلم تسلیما لکھا ہی کہ یوسف ؑ نے یہہ خواب اپنی زلیخا سے بیان کر کر کہا نظم مجھے آرزو وہان کے جانے کی ہی ٭ تمنا وفات اپنی پانیکی ہی ٭ یہہ عالم ہوا مجھ پہ اب تنگ ہا ٭ وہ عالم مین دیکھون یہہ آہنگ ہی ٭ یہان کیا کرونگا مین لے تاج و تخت ٭ ملون وہان جو ماباپ سے تب ہین بخت ٭ یہہ کہکر اٹھا ہاتھہ پھر کی دعا ٭ کہ ای میرے مالک میرے کبریا ٭ خوش آتا نہین دار فانی مجھے ٭ تو دے خانۂ جاودانی مجھے ٭ یہہ ملک اور یہہ مال یہہ تخت و تاج ٭ یہہ شوکت یہہ حشمت یہہ ثروت یہہ راج ٭ نہین مجھکو درکار میرے خدا ٭ مجھے دولت قرب کا حظ چکھا ٭ زلیخا نے جسدم سنی یہہ دعا ٭ تڑپ کر لیس اشک خونی بہا ٭ لگی کہنے ہا ہی یہہ دعا پر اثر ٭ سو کاش اس سے پہلے ہی مین جاؤن مر ٭ اکیلی بکنج الم بیٹھ کر ٭ لگی پیٹنے سر کو سو آہ بھر ٭ تڑپنے لگی خاک پر پھیر وہ آہ ٭ لگی بھرنے سو نالۂ جانکاہ ٭ کیا ٹکڑے ٹکڑے وہ گل سا بدن ٭ ملا خاک مین زیور اور بانکپن ٭ کہان کے تھے کپڑے کہان کا لباس ٭ کرین دھجیان سب کے ہوے بے حواس ٭ نہ سدہ پانون کی اور نہ سر کی خبر ٭ نہ باہر کا ہوش اور نہ گھر کی خبر ٭ دیوانی غرض ہو بہو بن گئی ٭ یہہ وحشت سے کچھ دلمین بس ٹھن گئی ٭ لگی کرنے آخر کو پھر یہہ دعا ٭ جناب خدا مین بصد التجا ٭ کہ ای مرہم سینہ چاکان عشق ٭ دوائے دل دردناکان عشق ٭ میرا سینہ شق ہی ہجر یوسف سے تھا ٭ سو وہان مرہم وصل تو نے دھرا ٭ نہ اس وصل مین فصل کر ای آلہ ٭ جدائی سے ایسے مجھے دے پناہ ٭ نہ دکھلا وہ دن جب دونون وو نہو ٭ بن اسکے میری زندگی ہو نہو ٭ وہ جگ مین نہو اور رہون مین حیات ٭ نکیجو نکیجو یہہ بات ٭ الٰہی رہون مین جو جانان کے بن ٭ نہ دکھلا نہ دکھلا وہ دن ٭ میری جان ہمراہ جانان کے جائے ٭ جو موت آئے تو یون ہم موت آئے ٭ خرامان وہ جب ہے بخلد برین ٭ رکاب اسکے مین جاؤن مین بھی وہین ٭ مین اس زندگانی کو صدقے کرون ٭ کہ وہ جان جان جائے اور مین رہون ٭ یہی کرتی اللہ سے تھی دعا ٭ وہ شیدائے محبوب بس ہاتھہ اٹھا ٭ لکھا ہی کہ بعد تین دن کے اس خواب سے جبرئیل ؑ نے سیب جنت کا لاکر یوسف علیہ السلام کو سنگھایا اور سونگھتے ہی آپ نے باغ اس جہان سے طرف روضۂ رضوان کے انتقال فرمایا نظم گئی روح یوسف بخلد برین ٭ پڑا تہلکہ ایک بروئے زمین ٭ فغان کا گیا شور و غل تا فلک ٭ تڑپنے لگے انس و جن و ملک ٭ زلیخا نے سنکر کہا کیا ہی شور ٭ یہہ نالون کی قوت یہہ آہون کا زور ٭ زمین و زمان نوحہ گر کیون ہی آج ٭ کسی نے کہا سرور تخت و تاج ٭ گیا تختۂ گور مین چھوڑ تخت ٭ الم اسکا جانون پہ ہی سب کے سخت ٭ یہہ سنتے ہی کھینچ آہ بیخود ہوئی ٭ گری خاک پر یون کہ گویا موئی ٭ ہوا تیسرے روز جو اسکو ہوش ٭ صدا پھر اسی غم کی پہنچی بگوش ٭ گری پھر یہہ غش کھا کے یک آہ بھر ٭ کہا سب نے شاید گئی اب یہہ مر ٭ رہی تین دن تک پڑی غشمین او ٭ بروز چہارم بخود آئی جو ٭ تو پوچھا کہ احوال یوسف ہی کیا ٭ مفصل کہو مجھ سے یہہ ماجرا ٭ کہا سب نے وہ تو یہان سے گئے ٭ لبھوئے جہان اس جہان سے گئے ٭ انھین دفن بھی کر دیا زیر خاک ٭ کنارے پہ دریا کے ہی قبر پاک ٭ معطر کرے قبر انکی خدا ٭ صلوٰۃ اور سلام اپنی بھیجے سدا ٭ یہہ سنکر زلیخا پہ وہ غم ہوا ٭ کہ جس غم سے عالم پہ

ماتم ہوا ✤ اکھیڑ اپنے سر کی لٹین ایکبار ✤ دو تھپڑ وہ رخسار پر اپنے مار ✤ گریبان کو پھاڑا اور ملی منہہ سے خاک ✤ جگر نشتر غم سے کر چاک چاک ✤ نکل گھر سے
باہر ہوئی بیحواس ✤ سراسیمہ ماتم زدہ سخت اُداس ✤ گئی قبر یوسف پہ نعرہ زنان ✤ لگی کہنے ای نازنین دلستان ✤ نظر سے میرے تو جو پوشیدہ ہے ✤ تو
کس کام کا پھر میرا دیدہ ہے ✤ یہہ کہتے ہی آنکھون کو اپنے نکال ✤ دیا خاک مین قبر یوسف کے ڈال ✤ کہا پھر یہہ بھر نالہ جانکاہ ✤ کہ ای میرے پیارے
میرے بادشاہ ✤ تن نازنین تیرا ہو زیر خاک ✤ مین اوپر زمین کے رہون سینہ چاک ✤ کسی طرح مجھکو یہہ بھاتا نہین ✤ مجھے اپنا جینا خوش آتا نہین ✤
یہہ کہتے ہی ایک آہ بھر مر گئی ✤ جو کچھہ عشق کا کام تھا کر گئی ✤ گری گور یوسف پہ بیجان ہو ✤ ملی خاک مرقد سے وہ خاک ہو ✤ اٹھا کر وہین کر دیا دفن
بھی ✤ بہم قبر یوسف کے قبر اسکی کی ✤ گئی تاک مین خاک ہو یہان تو دل ✤ ہوئی رُوح سے روح وہان متصل ✤ محبت کا بھی کچھہ عجب کام ہے ✤ کہ آغاز
بد نیک انجام ہے ✤ دکھاتی ہے پہلے تو درد فراق ✤ ملاتی ہے پھر یہہ پس از اشتیاق ✤ پیے شربت مرگ معشوق گر ✤ تو رہتی ہے عاشق کو بھی مار کر ✤
بس ای رافت اس عشق کی داستان ✤ کہیگا تو کیا تیری کیا ہے زبان ✤ خموشی ہے اولی یہان ہو خموش ✤ نہین جوش مین پختگی کھا نہ جوش ✤ دعا پر تو کر ختم
یہہ داستان ✤ کہ پورا ہوا قصۂ راستان ✤ الٰہی مجھے بھی دے الفت کا جام ✤ بحق محمد علیہ السلام ✤ محبت پہ وہ جو ہو تیر لطیف ✤ دُرِ عشق کا تیرے دل ہو
صدف ✤ ندے عشق مخلوق مین اضطراب ✤ تو اپنے محبت کا دے پیچ و تاب ✤ مین ہر حال تیرے رہون عشق مین ✤ جیؤن اور مرون اور اٹھون عشق مین ✤
جہان مین رہون تیرا شیدا رہون ✤ محبت مین تیرے دِوانا رہون ✤ مقاصد جو مین ہین میرے بر لا تمام ✤ بحق نبی و آل کرام ✤ بحر مواج مین ہے کہ ایک سو بیس
برس کی عمر تھی یوسف علیہ السلام کی کہ اس عالم سے انتقال کیا اہل مصر نے دفن مین آپ کے اختلاف کیا ہر ایک چاہتا تھا کہ یہہ برکت میرے محلے سے نجاوے
آخر سب نے مشورہ کر کر صندوق سنگ مرمر کا بنا کر عین دریائے نیل مین دفن کیا تا کہ برکت سب پر برابر پہنچے اور فضل کسیکا کسی پر نہ آوے ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاۗءِ
الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ یہہ جو مذکور ہوا قصہ یوسف علیہ السلام کا خبرون غیب کی سے ہے کہ ہم واسطے ظاہر کرنے معجزے تیرے کے وحی کرتے ہین ہم اسکو
طرف تیرے وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ اور نہ تھا تو نزدیک بھائیون یوسف کے جسوقت مقرر کیا انھون نے کام اپنا
یعنے جمع کین عقلین اپنی اوپر ڈالنے کے یوسف کو کوے مین اور وہ مکر کرتے تھے ساتھہ یعقوب اور یوسف علیہما السلام کے اور جھٹھلانیوالے بھی یہہ
بات جانتے ہین کہ تو نہ وہان تھا نہ کسی سے تو نے احوال سنا اور تو نے قصہ سارا جیسا تھا ویسا بیان کیا ہے پس ظاہر دلیل ہے کہ وحی سے تو نے
معلوم کیا وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین اکثر لوگ اور اگرچہ حرص کرے تو انکے ایمان لانے پر ایمان لانیوالے بسبب عناد
کے اور دلون مین رچ جانے کفر اور فساد کے وَمَا تَسْــَٔـلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہین مانگتا تو انسے اوپر پہنچانے احکام ربانی کے یا اوپر پڑھنے
قصص قرآنی کے کچھہ بدلا مثل اور قصہ خوانون کے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہین قرآن مگر نصیحت اللہ کیطرف سے واسطے عالمون کے اور شرک
کے فقط تیرے ہی معجزہ سے منہہ نہین پھیرتے وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ اور کتنی نشانیان
ہین قدرت کی اور دلیلین ہین اوپر وجود صانع کے بیچ آسمانون کے اور زمین کے کہ عناد رکھنے والے گذرتے ہین اوپر انکے اور وہ انسے منہہ پھیر لینے والے
ہین مصرع نہ انمین فکر کرتے ہین نہ عبرت انسے لیتے ہین ✤ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ اور نہین ایمان لاتے اکثر انکے
ساتھہ اللہ کے مگر وہ شرک لانیوالے ہین مراد اوسسے کفار مکہ ہین کہ کہتے تھے رب ہمارا اللہ ہے اور پھر کہتے ہین فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین یا یہود کہ عزیر کو
ابن اللہ کہتے تھے یا نصارا ہین کہ مسیح کو ابن اللہ کہتے تھے اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ کیا نڈر ہوئے اسبات سے کہ آوے انکے پاس عقوبت ڈھانکنے والی عذاب خدا کے سے یا آوے انکے پاس قیامت ناگہان اور وہ نہ
جانتے ہون آنا اسکا اور کارسازی اسکی نکی ہو قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعوت کرنا طرف توحید کے راہ
میری ہے اور اسپر ثابت ہون بلاتا ہون خلق کو طرف خدا کے عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ اوپر بینائی ظاہر اور حجت روشن کے مین اور جسنے
متابعت کی میری سمجھہ لیجیئے کہ انا تاکید ضمیر مستتر ہے جو ادعوا مین ہے وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور پاکی بیان کرتا ہون واسطے
اللہ کے اور نہین مین شریک لانیوالون سے امام زاہد نے لکھا ہے کہ کافرون نے کہا کہ اللہ تعالی کے فرشتے ہین آدمیون کو رسالت پر کیون بھیجا وہ



چاہتا تو فرشتون کو اتارتا حق تعالی نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى اور نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے ساتھہ رسالت کے مگر مردون کو کہ وحی بھیجی تھی ہمنے طرف انکے رہنے والے بستیون کے سے نوحی نون سے حفص کی قرات ہی اور یوحی ساتھہ یے کے بھی قرأت آئی ہی یعنے وحی بھیجی گئی طرف انکے حسن بصریؒ سے منقول ہی کہ اہل بادیہ اور عورت اور جن سے کوئی پیغمبر نہین ہوا اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا پس نہین سیر کرتے کافر بیچ زمین شام اور یمن اور دیار عاد اور ثمود کے پس دیکھین نگاہ عبرت سے کہ کیونکر ہوا آخر کام ان منکرون اور مکذبون کا کہ پہلے انسے تھے پس اقرار پیغمبر کرین اور تکذیب قرآن سے حذر کرین وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اور البتہ گھر آخرت کا یعنے جنت اور نعمت وہان کی بہتر ہی لذات فانیہ دنیا سے واسطے ان لوگون کے کہ پرہیزگاری کرتے ہین شرک اور نافرمانی سے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے کہ وہ بہتر ہی **بیت** کہان دنیا کہان عقبی یہہ دار غم وہ مامن ہی ؛ یہہ گلخن ہی وہ گلشن ہی وہ گلشن ہی یہہ گلخن ہی ؛ پس چاہئے کہ معاند تیرے زمانیکے اپنی دولت اور زندگانی پر گھمنڈ نکرین کہ پہلی امتون کو بھی ہمنے مہلت دی تھی حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا یہان تک کہ جب ناامید ہوئے پیغمبر ایمان انکے سے اور گمان کیا پیغمبرون نے یہہ کہ اون سے لوگون نے جھوٹھہ بولا یعنے کافرون نے وعدہ ایمان کا جھوٹھا کیا یا کافرون نے گمان کیا کہ ان سے پیغمبرون نے دروغ کہا وعدے اور وعید مین جَآءَهُمْ نَصْرُنَا آئی پیغمبرون کے پاس مدد ہماری یعنے عذاب اس قوم پر اترا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ پس نجات دیا گیا جو شخص کہ چاہتے تھے ہم یعنے پیغمبر اور پیرو انکے وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اور نہین پھیرا جاتا عذاب ہمارا قوم کافرون سے جسوقت اترا آوے لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ تحقیق ہی بیچ قصون انبیاؤن کے اور امتون انکی کے یا بیچ قصے یوسف اور بھائیون انکے کے نصیحت واسطے صاحب عقل کے امام جعفر صادقؓ سے منقول ہی کہ مراد اولی الالباب صاحب اسرار ہین پس پندپذیران قصون سے صاحب اسرار ہوتے ہین اور حقایق کلام الہی کے آئینہ دل بے غل انکے مین جلوہ دکھاتی ہین **بیت** دل صاف ہو تو صورت محبوب در آوے ؛ آئینہ مکدر ہو تو پھر کیا نظر آوے ؛ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ نہین قرآن بات کہ باندھ لیجاوے ولیکن سچا کرنیوالا ہی اس چیز کو کہ آگے اسکے ہی کتب الہیہ سے وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اور تفصیل واسطے ہر چیز کے ہی کہ دین اور دنیا مین احتیاج پڑے اور راہ دکھانیوالا ہی سالکون کو اور رحمت ہی واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین ساتھہ توحید خدا کے اور نبوت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے سمجھ لیجئے کہ اس سورہ مین ذکر مسرت یوسف کا بعد مضرت کے اور وصل یعقوب علیہ السلام کا ساتھہ یوسفؑ کے بعد فرقت کے ہی اور بیان پہنچنے یوسف کا بعد عبودیت کے ساتھہ سلطنت کے اور بعد مملوکیت ساتھہ مالکیت کے اور مراد پانا زلیخا کے ہی پس یہہ سورت متضمن انواع انواع کے مطالب کی اور طرح طرح کے مآرب کی ہی اور مقطع اسکا کہ یھدی ورحمۃ للعالمین ہی اس مرتبے مین کہ ہی اس سے بالاتر کوئی مرتبہ متصور نہین **بیت** عجب مطالب عجب مآرب عجب حکایات نادرہ ہین ؛ نہ کیونکہ احسن قصص کا کہئے کہ اسمین آیات ظاہرہ ہین سورۂ رعد مکی ہی مگر دو آیتین ایک ولا یزال الذین کفروا دوسری قل کفی باللہ شھیدا تینتالیس آیتین ہین اور سات سو بچاس کلمے ہین اور تین ہزار پانچ سو چھہ حرف ہین اور فواصل اسکے نقر وعیل ہین اور ربط اور تطبیق اسکی ساتھہ سورت یوسف کے یہہ ہی کہ خاتمہ سورہ یوسف کا ساتھہ ذکر عبرت اولوا الالباب کے ہی اور اس سورہ مین مدح انکی ساتھہ ہر باب کے

سورۃ الرعد مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ثلث واربعون ایۃ

الٓمّٓرٰ تاویل ان حروف کی وہی ہی جو پیچھے مذکور ہوئی کہ الف اللہ کا اور لام لطیف کا اور میم ملک کی اور رے رافت کی حضرت حق کے ہی یا الف انا کا اور لام اللہ کا اور میم اعلم اور رے ارے کی ہی یعنے انا اللہ اعلم واری من العرش الی الثری اور بعضے کہتے ہین کہ اشارہ طرف انا اللہ الملک الرحمن کے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ مجموع نام ہی اس سورت کا واللہ اعلم بمرادہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ یہہ ہین آیتین قرآن کی وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ اور وہ چیز کہ اتاری گئی طرف تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار تیرے سے سچ ہی پکڑ اسکو اور عمل کر اسپر وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ مکے والون مین سے نہین ایمان لاتے اسپر لسبب نہ فکر کرنیکے معانی اسکے مین اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ
عَمَدٍ تَرَوْنَهَا خدا وہی ہے جسنے اٹھایا یعنے پیدا کیا اٹھا ہوا آسمانون کو بغیر ستونون کے کہ اسپر قایم ہون دیکھتے ہو تم کہ آسمانون کو ستون نہین بعضے کہتے ہین
کہ اٹھایا آسمانون کو بغیر ان ستونون کے کہ تم دیکھو پس لازم آتا ہی کہ ستون ہین لیکن نظر نہین آتے فوایدالسلوک مین ہی کہ اللہ تعالی نے جتنین بلند
آسمانون کی ان قایمون سے قایم کہین کہ ادراک سے باہر ہین اور وہ عدل ہی کہ بالعدل قامت السموات **بیت** عدل سے قایم ہی رافت کل جہان
عدل سے برپا زمین و آسمان + ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر قصد کیا ساتھ پیدا کرنے عرش کے یا قرار پکڑا اوپر عرش کے بے کیف کہ ادراک سے ہمارے
باہر ہی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کیا سورج اور چاند کو واسطے مصالح عباد کے جو کچھ چاہا انکی حرکتون سے اوپر حد معین کے كُلٌّ يَّجْرِيْ
لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ہر ایک چاند اور سورج چلتا ہی واسطے وعدے مقرر کیے گئے کہ دور اپنا تمام کرے یا جب تک چلتا ہی کہ سیر اسکی منقطع ہو یا قیامت
تک يُدَبِّرُ الْاَمْرَ تدبیر کرتا ہی اللہ کام ملک اپنے کی **بیت** کسی کو عزت کسی کو ذلت جہان مین رافت وہ دے رہا ہی + بیات. وموت اسنے
کسین ہین پیدا نہین ہی خالق مگر خدا ہی + يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ تفصیل سے بیان کرتا ہی آیتون کو نہ آن کی
یا نشانیون کو قدرت کی کہ تم ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے یا ساتھ پانے جزا اپنی کے کہ قیامت کو دیکھا یقین کرو اور جانو کہ جو قادر خلق اشیا پر
ہی قدرت رکھتا ہی اعادہ احیا پر وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا اور اللہ وہ ہی جسنے کھینچا زمین کو پانی پر واسطے رہنے
حیوانات کے اور پیدا کیے بیچ اسکے پہاڑ محکم میخین بیچ اسکے اور نہرین جاری وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ اور ہر ایک میوون
سے پیدا کیے بیچ زمین کے جوڑے دو قسم مثلا سیاہ اور سفید اور خورد اور بزرگ اور ترش اور شیرین اور گرم اور سرد اور جنگلی اور باغی اور مثل انکے سمجھ
لیجیے کہ اثنین تاکید زوجین کی ہی اور ایسا کلام عرب مین بہت آتا ہی يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ڈھانک دیتا ہے بیچ رات کے دن کو کہ روشنی
سے اندھیرا ہو جاتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ تحقیق بیچ ان نشانیون قدرت کے کہ مذکور ہوئین البتہ آیتین روشن ہین
واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہین **نظم** شب و روز کر فکر رافت کہ جگہین + مصفا کوئی ہی مکدر کوئی ہی + ان اضداد کو دیکھ کر جان بیشک + کہ صانع
بھی انکا مقرر کوئی ہی + وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ
وَّاحِدٍ اور بیچ زمین کے قطعے ہین ملے ہوئے ساتھ ایکدوسرے کے بعضے قابل زراعت کے اور بعضے شورہ زار اور بعضے ریگستان اور
باغ ہین انگور سے اور کھیتیان ہین اور کھجوریں ہین کہ بعضے شاخین ایک جڑ سے اوگتی ہین اور بعضے ایسے نہین بلکہ متفرق الاصول ہین
یعنے ہر ایک شاخ ایک ایک بیج سے اوگی ہی پلائے جاتے ہین یہہ سب پانی ایک سے وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ اور بزرگی
دیتے ہین ہم بعضونکو انمین سے اوپر بعض دوسرونکے بیچ میوون کے رنگ روپ مزے بو مین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۵
تحقیق بیچ اسکے کہ ذکر کیا گیا البتہ نشانیان روشن ہین واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہین اور تامل کرتے ہین کہ میونکا رنگ ہونا درختون پر
باوجودیکہ ایک پانی سے پرورش پاتے ہین نہین ہو سکتا مگر ساتھ ارادہ قادر مطلق کے تبیان مین ہی کہ یہہ مثل ہی بنی آدم کی کہ کوئی گورا ہی
کوئی کالا کوئی خوش آواز ہی کوئی بدصوت کوئی نیک اخلاق ہی کوئی بداخلاق باوجودیکہ باپ سبکا ایک ہی مدارک مین ہی کہ یہہ مثل اختلاف
قلوب ہی بیچ آثار اور انوار اور اسرار ہر دل کے ایک صفت ہی اور ہر صفت کا ایک نتیجہ ہی بعضا دل ہی کہ موصوف ساتھ انکار اور استکبار
کے ہی کہ قلوبہم منکرۃ وہم مستکبرون اور بعضا دل آرام پکڑنیوالا ساتھ ذکر خدا کے ہی کہ وتطمئن قلوبہم بذکر اللہ **بیت**
منکر مین مطمئن مین تفاوت نہ سمجھو کم + فرق اسمین اور اسمین زمین آسمان کا ہی + وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا
لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ اور اگر تعجب کرے تو کافرون کے نہ ایمان لانے پر ساتھ دلایل وحدت کے پس عجب یہی ہی بات انکی کہ کہتے ہین کیا جسوقت
کہ ہو جاوینگے ہم مٹی کیا ہم البتہ بیچ پیدایش نئی کے ہونگے یعنے پھر ہمکو زندہ کرینگے **نظم** محل تعجب ہی یہہ انکی بات + کہ وہ جان کر
خالق کائنات + نہین فکر کرتے کہ جسنے کیا + عدم سے وجود زمین و سما + اعادہ اسے پھر ہی دشوار کیا + وہ قادر ہی سب پر یہہ ہی کار کیا

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یہہ لوگ وہ ہین جو کافر ہوئے ساتھہ پروردگار اپنے کے واسطے کافر ہونیکے ساتھہ قدرت اسکی کے اوپر حشر اور نشر کے
وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ یہہ لوگ ہین کہ طوق ہین بیچ گردنون اُنکی کے گمراہی کے اور انکو امید رہائی کی نہین یا قیامت کے دن طوق آتشین
انکے گردنون مین پڑینگے اور علامت کفار کی دوزخ مین یہی ہوگی وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور یہہ لوگ رہنے والے آتش دوزخ کے ہین هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین حدیث مین ہی کہ نضر ابن حارث وغیرہ ٹھٹھے بازی سے جلدی عذاب مانگتے تھے حق تعالی نے
فرمایا وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ اور شتابی کرتے ہین تجھہ سے ساتھہ عقوبت کے پہلے عافیت سے اور حق تعالی نے عذاب
ہلاکت کا اس امت کے اور تعذیب مکذبان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تاخیر تا قیامت فرمائی ہی وہ تاخیر حسنہ ہی اور عذاب ہلاکت سیئہ اور کافر
شتابی عذاب طلب کرتے ہین پہلے احسان الٰہی سے کہ انپر ساتھہ تاخیر عذاب کی ہی اور تعجب ہی اسلئے کہ عذاب مانگتے ہین وَقَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ اور تحقیق گذری ہین پہلے اُنکے عقوبتین اوپر مکذبون کے بعضے زمین مین دھس گئے ہین بعضون کی شکلین بدل گئی ہین
اور یہہ جانتے ہین پس کیون نہین عبرت پکڑتے اور اپنے واسطے مثل اسکے کیون مانگتے ہین وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ
اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ صاحب بخشش کا ہی واسطے لوگون کے کہ کافر ہین اگر ایمان لاوین اوپر ظلم اونکے کہ شرک اور کفر رکھتے ہین کیونکہ
ایمان دور کرنیوالا ہی گناہ کو زمان کفر کے وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ سخت عذاب کرنیوالا ہی کافرونپر
اگر کفر ہی پر رہین اور مرین بعضون نے کہا ہی کہ صاحب مغفرت کا مؤمنون پر ہی بسبب توبہ اور استغفار کے اور سخت عذاب کرنیوالا کافرون پر
ہی بجہت انکار اور استکبار کے سمجھہ لیجئے کہ محققین کہتے ہین کہ اس آیت مین خوف اور رجا دونون ہین فرمایا کہ بخشنے والا ہی تاکہ رحمت اسکی سے
نا امید نہ ہون اور سخت عذاب کرنیوالا ہی تاکہ ہیبت اسکی سے نڈر نہون اور حدیث مین ہی کہ اگر عفو الٰہی نہ ہوتا عیش کسی ایک کو گوارا نہ ہوتا اور اگر
وعید حق نہ ہوتا سب لوگ عفو پر اسکے تکیہ کر کر عمل سے باز رہتے **بیت** امید عفو ہی تو ہی خوف عذاب بھی ✣ ذو مغفرت ہی تو ہی شدید العقاب
بھی ✣ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہتے ہین وہ جو کافر ہوئے کیون نہین اُتارے گئے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
نشانی پروردگار اسکے سے یعنے معجزہ جو ہم طلب کرتے ہین مانند عصائے موسی اور احیائے عیسی کے اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا ہی
یعنے تجھے واسطے ڈرانے ہی کے بھیجا ہی اظہار معجزات مین تجھے کیا اختیار ہی وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہی یعنے ایک
پیغمبر ہی کہ معجزہ اسکا موافق اس زمانے کے مخصوص ہی جیسے زمانہ موسی مین سحر کا چرچا تھا انکو عصا عنایت ہوا اور عہد عیسی مین طب کا رواج تھا انکو
احیائے موتی کا معجزہ دیا اور تیرے وقت مین فصاحت کا شہرہ ہی سو قوی ترین معجزات تیرے لیے قرآن بھیجا کہ مثل ایک ٹکڑے جسکے کے تمام فصحا
اور شعرا سے نہ بن سکا اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى اللہ جانتا ہی کہ جو کچھہ کہ اٹھاتی ہی ہر عورت پیٹ مین اپنے نر اور مادہ اور گورا اور کالا
اور اچھا اور برا اور بڑا اور چھوٹا وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ اور جو کچھہ کہ کم کرتی ہین رحم اور جو کچھہ کہ بڑہاتی ہین یعنے بعضے کے جسم مین کچھہ
نقصان ہو جاتا ہی بعضے کا عضو کوئی زائد ہو جاتا ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد زیادہ اور کم سے عدد اولاد ہی کیونکہ رحم مین ایک فرزند سے
چار تک ہوتے ہین نزدیک امام اعظمؒ کے اور انواع مین امام شافعیؒ سے منقول ہی کہ یمن مین ایک عورت پانچ بار جنی اور ہر بار پانچ پانچ فرزند
لائی یا مراد مدت حمل ہی کہ اقل اسکی باتفاق چھے مہینے ہین اور اکثر امام اعظمؒ کے نزدیک دو برس اور امام شافعیؒ کے نزدیک چار برس اور امام مالکؒ
کے نزدیک پانچ برس ہین وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ اور ہر چیز نزدیک اسکے اندازے پر ہی کہ اس سے کم اور زیادہ نہین ہوتی عٰلِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ جاننے والا ہی پوشیدہ کا اور ظاہر کا بڑا برتر سب سے سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ
وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ برابر ہی تم مین سے علم حق مین جو شخص کہ چھپاوے بات کو اپنے جی مین اور جو کوئی پکار کر اسکو کہے
ساتھہ دوسرے کے اور جو شخص کہ وہ چھپانیوالا ہی یعنے عمل اپنے چھپاتا ہی ساتھہ رات کے اور راہ چلنے والا ہی یعنے ظاہر کرنیوالا ہی عمل اپنے
ساتھہ دن کے حاصل یہہ ہی کہ کوئی چیز کسی طرح اُس سے پوشیدہ نہین کہ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ واسطے اسکے چوکیدار ہین فرشتے کہ ایک کے پیچھے ایک

آنیوالے ہین یا واسطے اس شخص کے کہ چھپاتا ہی اور ظاہر کرتا ہی قول و فعل اپنے کو فرشتے ہین جو کیدار دنرات مِّنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِ يَحۡفَظُونَهُۥ مِنۡ أَمۡرِ ٱللَّهِ آگے اسکے سے اور پیچھے اسکے سے محافظت کرتے ہین اسکو بحکم خدا کے سے اور جو کچھہ اس سے صادر ہوتا ہی لکھہ لیتے ہین اور انکو کرام کاتبین کہتے ہین بتیان مین ہی کہ وہ دس فرشتے دن کے ہین اور دس رات کے اور اصح اور اشہر یہہ ہی کہ دو فرشتے ہین دن کے اور دو رات کے لکھا ہی کہ حق تعالی نے ملایک واسطے محافظت آدمیون کے پیدا کئے ہین کہ ذلت مضرت سے انکی نگہبانی کرین کعب احبار سے منقول ہی کہ اگر خدا فرشتون کو نگہبان آدمیون کا نہ کرتا جن انکو زمین مین سے اٹھا لیجاتے بعضون نے کہا ہی کہ ضمیر یحفظونہ کی عاید طرف حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہی یعنے حق تعالی کے فرشتے ہین کہ محافظت کرتے ہین پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی ضرر اعدا سے چنانچہ عامر ابن طفیل سے اور اربد بن ربیعہ سے آپکو محفوظ رکھا اور قصہ اسکا عنقریب آتا ہی إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمۡ تحقیق اللہ نہین بدلتا اس معاملہ کو کہ ساتھہ ایک قوم کے ہو عافیت اور نعمت سے یہان تک کہ بدل ڈالین وہ جو کچھہ کہ بیچ جی انکے کے ہی یعنے اوصاف جمیلہ اپنے بدل ڈالین ساتھہ اخلاق رذیلہ کے یا تغیر دین زبانکو ذکر سے اور بدل ڈالین دلکو دھیان اسکے سے کہ جبتک دل غافل نہین فیض الٰہی متصل چلا آتا ہی **بیت** زبان پر نام اسکا اور دلمین دھیان اسکا ہی ٭ عجب برکت ہی وارد اور عجب فیضان اسکا ہی ٭ وَإِذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِقَوۡمٖ سُوٓءٗا فَلَا مَرَدَّ لَهُۥ اور جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھہ کسی قوم کے عذاب اور ہلاک کا پس نہین پھیرنا واسطے اسکے یعنے کوئی نہین پھیر سکتا اپنے سے اور دور لیسے وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَالٍ اور نہین واسطے اس قوم کے سوا اللہ کے کارساز دفع عذاب میں هُوَ ٱلَّذِي يُرِيكُمُ ٱلۡبَرۡقَ خَوۡفٗا وَطَمَعٗا وَيُنشِئُ ٱلسَّحَابَ ٱلثِّقَالَ وہی ہی جو دکھاتا ہی تمکو بجلی کہ لمعۂ آتشی ہی سریع الزوال بادل سے ظاہر ہوئی ہی باران کی نشانی ہی واسطے ڈر مسافر کے اور اس کی کہ مینہ اسکو ضرر کرتا ہی اور واسطے طمع مقیم کے اور اس گروہ کے کہ باران کے محتاج ہین اور پیدا کرتا ہی ہوامین بادل بھاری پانی بھرا وَيُسَبِّحُ ٱلرَّعۡدُ بِحَمۡدِهِۦ اور تسبیح کہتا ہی رعد ساتھہ تعریف اسکی یعنے تسبیح اور تحمید بلاتا ہی سبحان اللہ وبحمدہ اور رعد فرشتہ ہی کہ بادلون کو چلاتا ہی اور برق تازیانہ ہی اسکا حقایق سلمی مین ابن ریحانہ رحمۃ اللہ سے منقول ہی کہ رعد آواز فرشتون کی ہی اور برق اور سوز اور باران رونا انکا ہی وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ مِنۡ خِيفَتِهِۦ اور تسبیح کہتے ہین سب فرشتے باوہ جو مددگار رعد کے ہین ڈر اللہ کی سے وَيُرۡسِلُ ٱلصَّوَٰعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَآءُ اور بھیجتا ہی کڑکنے والی بجلی پس پہنچا دیتا ہی اسکو جسے چاہے کہ ساتھہ اسکے ہلاک کرے مانند اربد بن ربیعہ کے لکھا ہی کہ نوین برس ہجرت سے عامر ابن طفیل نے اربد بن ربیعہ یا اربد ابن قیس لقیس کو کہا کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دیکھنے کو چلتے ہین ہم جب ہم انکو باتون مین مشغول کرین تو پیچھے سے آکے تلوار گردن مین ماریو پھر مجلس شریف مین آئے عامر نے آپکو باتون مین لگایا بہت دیر تک پھر کہا کہ مین جاتا ہون لشکر بڑا جرار سوار و پیادہ کا تمپر لاؤنگا اربد کو لیکر اٹھا حضرت نے فرمایا اللّٰهم اکفهما بما شئت باہر نکل کر اربد کو کہا کہ وہ وصیت کیا ہوئی اسنے کہا کہ جسوقت مین نے چاہا کہ تلوار ماروں تو درمیان میرے اور انکے حایل ہوگیا القصہ جب مدینے سے باہر نکلے صاعقہ نے اربد کو جلا دیا اور عامر بھی برے حالون سے موا بعضے کہتے ہین کہ ایک یہود نے حضرت کی جناب مین آکر کہا کہ یا ابا القاسم بتا مجھکو کہ اللہ کس چیز کا ہی سوار ید کا یا یاقوت کا یا سونیکا اسیوقت سحاب غضب الٰہی سے صاعقہ ظاہر ہوا اور اسکو جلا دیا اور یہہ آیت اتری کہ صاعقہ بھیجتا ہی وہ جسپر چاہتا ہی کافرون سے وَهُمۡ يُجَٰدِلُونَ فِي ٱللَّهِ اور وہ جھگڑتے ہین بیچ شان اللہ کے کہ کس چیز کا ہی یا جدال انکا تکذیب پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہی صفات حق مین کہ واحد لاشریک عالم برحق اور قادر مطلق ہی وَهُوَ شَدِيدُ ٱلۡمِحَالِ اور اللہ سخت عذاب والا ہی اوپر جھگڑنیوالونکے لَهُۥ دَعۡوَةُ ٱلۡحَقِّ واسطے اللہ کے ہی پکارنا سچا کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہی یا اسیکو سزاوار ہی کہ پکارے ساتھہ عبادت کے یا واسطے اسیکے پکارنا ہی قبول کیا گیا کہ جب اسے پکارین اجابت فرماتا ہی وَٱلَّذِينَ يَدۡعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَسۡتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيۡءٍ إِلَّا كَبَٰسِطِ كَفَّيۡهِ إِلَى ٱلۡمَآءِ اور وہ لوگ کہ پکارتے ہین سوا اللہ کے بتونکو نہین جواب دیتے انکو ساتھہ کسی چیز کے مرادون انکی سے مگر مثل اجابت واسطے اس کے ہی کہ کھولنے والا ہو دونون ہتھیلیون اپنی کو طرف پانی کے یعنے پیاسا کنوئے پر پہنچکر کہ ڈول اور رسی نہ رکھتا ہو دونون ہاتھہ کھولکر فریاد اور زاری سے پانی مانگے لِيَبۡلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَٰلِغِهِۦ تو کہ پہنچے منہ اسکے کو اور نہین پانی پہنچنے والا منہ اسکے کو کیونکہ پانی جماد ہی نہ



طلب کرنیوالے کو جانتا ہی نہ جواب کی قدرت رکھتا ہی نہ خلاف طبع اپنے مرکز سے حرکت کر سکتا ہی اور ایسے ہی بت وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ
ضَلٰلٍ اور نہین پکارنا کافرون کا بتونکو مگر بیچ گمراہی کے اور نا امیدی کے وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا اور واسطے اللہ کے سجدہ
کرتا ہی جو کوئی بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی از روئے خوشی کے جیسے مسلمان کہ آسانی اور دشواری مین فرمان الٰہی قبول کرتے ہین اور سجدہ کرتے ہین
وَّكَرْهًا اور از روی ناخوشی کے جیسے کافر کہ وقت شدت اور محنت کے بضرورت سجدہ کرتے ہین وَظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ اور سجدہ کرتے ہین
سائے اہل آسمانون کے اور اہل زمین کے اللہ کو صبح کے وقت طرف مغرب کے اور شام کیوقت طرف مشرق کے تخصیص دو وقت کی اسواسطے ہی کہ
سایہ دراز ہوتا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ دوسرا سجدہ ہی محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ یہہ سجود ظلال اور سجود عام ہی بندے کو چاہئے کہ
تقلید ان چیزون پر کرکے سجدہ بجالائے اور لکھا ہی کہ اسرار اس عالم کے سے ایک یہہ ہی کہ کوئی حادث نہین ہی مگر اسکا سایہ ہی اور وہ سایہ ساجد
بجناب الٰہی ہی اور قایم بعبادت حق بہرحال خواہ وہ حادث مطیع ہو خواہ عاصی اگر مطیع او رمومن ہی تو اپنے سائے کے ساتھ آپ سے سجدہ مین ہی
اور اگر کافر ہی تو سایہ اسکا اس طاعت مین نائب مناب اسکے ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ طوع اور رغبت صفت ان لوگون کی ہی کہ لطف ازلی نے
نہال ایمان چمنستان دل مین انکے لگایا ہی اور نفرت اور کراہت خاصہ انکا ہی کہ قہر لم یزلی نے تخم خذلان مزرعۂ دل مین انکے ڈالا ہی **بیت**
کہین لطف سے کی ہی بندہ نوازی ۞ کہین قہر سے کی ہی بس بے نیازی ۞ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کہ کون ہی پروردگار اور آفریدگار آسمانون کا اور زمین کا یعنے کافرون سے پوچھ پھر جواب مین انکی طرف سے قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ ہی کیونکہ انکو
سوا اسکے جواب ہی نہین ہی اور جب جواب بھی ہی تو الزام دے انکو قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ کہہ کہ کیا پکڑا ہی تمنے سوا اسکے معبودون
کو کہ دوست رکھتے ہو انکو یعنے جانتے ہو تم کہ آفرینندۂ زمین و آسمان وہی ہی پھر غیر اسکے کو کیون پوجتے ہو اور دوست اور کارساز اپنا سمجھتے ہو
کہ وہ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا نہین مالک واسطے جانون اپنی کے نفع کے اور نہ ضرر کے یعنے نہ اپنے آپکو نفع پہنچا سکتے ہین اور نہ ضرر
دفع کر سکتے ہین پس دوسرے کو کیونکر نفع دینگے اور ضرر دفع کرینگے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ
کہہ کیا برابر ہوتا ہی اندھا کہ بت پوجتا ہی اور دیکھنے والا کہ عبادت خدا کرتا ہی یا کیا برابر ہوتی ہی اندھیری شرک اور انکار کی اور روشنی توحید
اور معرفت کی اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ کیا مقرر کیا ہی کافرون نے واسطے خدا کے شریکونکو کہ پیدا کیا
انھون نے مانند پیدایش خدا کے پس مل گئی پیدایش اوپر انکے اور نجانا کہ خدا نے کون سا پیدا کیا ہی اور شریکون نے کون سا پیدا کیا ہی حاصل یہہ ہی کہ
کافر ایسے شریک اللہ کے ٹھہراوین جو مانند اسکے پیدا بھی کرین تب مستحق عبادت کے ہون جیسے اللہ ہی سو ایسے کہان ہین پس اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ کہہ اللہ ہی ہی پیدا کرنیوالا ہر چیز کا اور شریک نہین رکھتا بیچ خلقت کے تا کہ شریک ہو اسکا بیچ عبادت کے
وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اور وہی ہی اکیلا الوہیت مین غالب سب چیز پر اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا اتارا ہی اسنے
جانب آسمان سے یا ابر سے پانی پس بہے نالے ساتھ اندازے اپنے کے چھوٹے بڑے تنگ فراخ یا ساتھ اس اندازے کے کہ اللہ نے مقرر کیا کہ نفع
پہنچاوین ضرر ندین فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا پس اٹھا لئے آب روان نے جھاگ چڑھے ہوئے وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ اور اسی چیز سے کہ دہونکتے
ہین لوگ یہہ قرات حفص کی ہی اور توقدون ساتھ تاء فوقانیہ کے بھی قرات ہی یعنے دہونکتے ہو عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ
زَبَدٌ مِّثْلُهٗ اوپر اسکے بیچ آگ کے جیسے سونا چاندی تانبا لوہا اور سوا انکے واسطے چاہنے گہنے کے یا اسباب کے مثل ہتھیارون اور برتنون کے
جھاگ ہین مانند اس جھاگ کے کہ پانی پر ہی كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ جیسے کہ مذکور ہوا اسیطرح بیان کرتا ہی اللہ حق اور باطل
مشابہت دیتا ہی سخن حق کو افادے اور ثواب مین ساتھ اس پانی کے کہ واسطے منافع خلق کے آسمان سے برسے اور ساتھ اس دھات کے کہ زیور
اور اسباب بنے اور جھوٹی بات کو قلت نفع اور سرعت زوال مین ساتھ اس جھاگ کے کہ پانی پر اور دھات پر ہو فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً
پس جو کہ جھاگ ہی پانی پر کا اور میل دھات پر کا پس جاتا رہتا ہی در انحال کہ ناکارہ ہی وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اور جو کہ



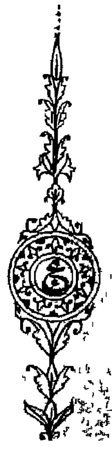
وہ چیز ہے کہ نفع دیتی ہے لوگون کو جیسے پانی صاف اور دھات گلائی ہوئی بن میل کی پس رہتی ہے بیچ زمین کے تو کہ اس سے لوگ فائدہ اٹھاوین
كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ مثالین واسطے سمجھانے لوگون کے اہل تاویل نے لکھا ہے کہ مراد باران سے قرآن ہے کہ حیات
قلوب اہل ایمان ہے اور نالے دل ہین کہ موافق استعداد اپنی کے اس سے فیض اٹھاتے ہین اور جھاگ نفسانی خطرے ہین لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ
الْحُسْنٰى واسطے اُن لوگون کے کہ اجابت کی واسطے پروردگار اپنے کے نیکی ہے یا بہشت ہے وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ اور جن لوگون نے کہ نہ اجابت کی واسطے اللہ کے اگر ہو واسطے اُنکے جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے سارا نقد اور جنس اور مانند اسکے
ساتھ اسکے یعنے جسقدر کارخانہ دنیا کا ہے اتنا ہے اور جو کافرون کے تصرف مین ہو دن قیامت کے ہو لَافْتَدَوْا بِهٖ البتہ بدلا دیوین ساتھ اسکے تا کہ
عذاب سے چھوٹین مردود ہے ہرگز عذاب سے نہ چھوٹینگے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ یہہ لوگ واسطے انکے بُرا حساب ہے کہ نیکیان انکی قبول
نہین کی جاوینگی اور برائیان اُنکی نہین بخشی جاوینگی وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے انکے کی دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور بُرا ہے بچھونا کہ
آگ کا ہے اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى کیا پس جو شخص کہ جانتا ہے یہہ کہ جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تیرے
پروردگار تیرے سے سچ ہے یعنے حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ مانند اسکے کہ وہ اندھا ہے دل سے اور انکار قرآن کا کرتا ہے یعنے ابو جہل نا اہل اِنَّمَا
يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ سوا اسکے نہین کہ نصیحت پکڑتے ہین صاحب عقل کے قرآن مجید سے اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ
الْمِيْثَاقَ وہ لوگ کہ پورا کرتے ہین عہد خدا کے کو کہ دن میثاق کے کیا ہے اور نہین توڑتے عہد کو وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ
وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ اور وہ لوگ کہ ملاتے ہین اسچیز کو کہ حکم کیا ہے اللہ نے ساتھ اسکے یہہ کہ ملائے جاوے یعنے صلہ رحمی
کرتے ہین یا ایمان سب کتابون اور رسولون پر لاتے ہین جدائی انمین نہین ڈالتے اور ڈرتے ہین عذاب پروردگار اپنے سے اور خوف کرتے ہین سختی حساب
کے سے وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ اور وہ کہ صبر کرتے ہین نفس کی مخالفت پر یا جہاد پر واسطے چاہنے رضامندی پروردگار اپنے کی
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اور قایم رکھتے ہین نماز فرض کو اور خرچ کرتے ہین
اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو پوشیدہ اور ظاہر اور دفع کرتے ہین ساتھ نیکی کے بدی کو یعنے بدلے برائی کے بھلائی کرتے ہین جو کوئی اُنپر ظلم کرتا ہے عفو
کرتے ہین جو محروم رکھتا ہے اُسے دیتے ہین جو روٹھتا ہے اس سے ملتے ہین اور مناتے ہین **نظم** راقامت درخت سے ہو کم * سنگ زن اپنے کو
ثمر دے تو * نکتہ حلم کو صدف سے سیکھ * سر جو کاٹے اُسے گہر دے تو * بعضے کہتے ہین کہ مراد حسنہ سے حلم ہے اور سیئہ سے سفاہت ہے یعنے دفع
کرتے ہین ساتھ حلم کے سفاہت کو یا ساتھ اسلام کے فحش کو یا ساتھ معروف کے منکر کو یا ساتھ توبہ کے گناہ کو یا ساتھ طاعت کے معصیت کو چنانچہ
حدیث مین ہے کہ من اتبع السیئۃ الحسنۃ یمحیھا **بیت** بعد ہر سیئہ کے کر حسنہ * تاکہ وہ سیئہ ہو محو دلا * اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ
یہہ لوگ کہ موصوف ساتھ ان صفتون کے ہین واسطے انکے ہے سرانجام نیک یعنے جزا عمل کی انکے اور وہ آخرت مین جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا
وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ بہشت مین کہ ہمیشہ رہینگے کہ داخل ہونگے اُنمین وہ اور جو کوئی لایق ہے باپون اُنکے سے
اور بی بیون اُنکی سے اور اولاد انکی سے وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ اور فرشتے داخل ہونگے اوپر اُن کے ہر دروازے سے
اُنکے گھرون کے عین المعانی مین ہے کہ مقدار دن رات اس دنیا کے مین تین بار اُنکے پاس آوینگے اور کہینگے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ سلام ہے
اوپر تمہارے یعنے مژدہ دوام سلامتی ہے تمکو بسبب اسکے کہ صبر کیا تمنے قوت القلوب مین ہے کہ صبر کیا فقر پر دنیا مین اور صبر دوست تر صفت ہے اللہ
کے نزدیک چنانچہ حدیث مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فرمایا کہ ایسا کر کہ فقیر ہو کہ فقیر خدا کو پہنچتا ہے نہ غنی **نظم** فقر ہے صیقل جلاء دل *
فقر ہے موجب صفائے دل * خلعت رحمت خدا ہے فقر * عزت و دولت رسا ہے فقر * فقر ہے آفتاب چرخ یقین * روشن اس سے ہوئے ہین ملت و دین *
اس سے بندہ خدا کو ملتا ہے * سوچیے تو یہہ فقر کیسا ہے * سبب انجذاب دلہا ہے * یہی جب غور کی تو ہوتا ہے * باعث قرب و وصل با محبوب *
موجب ربط طالب و مطلوب * سمجھے گا فقیر کو نہ حقیر * ہے جہان مین فقیر شیخ کبیر * لیک ہوتا فقیر ہے وہ بشر * جس مین ہوتے یہہ چار ہین جوہر *

دال ہین جیسے اسکے چارون حرف + ایک ایک حرف مین ہی وصف شگرف + فاہی فاقہ کشی کی اسمین عیان + یائے یاد خدا ہی ای یاران
قاف ہی اسمین بھر قناعت کا + حرف را اسمین ہی ریاضت کا + جسمین چارون یہہ وصف پیدا ہین + اسکے حق مین یہہ حرف پھر کیا ہین + فائے
فضل اور قاف قربت ہی + یائے یسر اور رائے رویت ہی + ورنہ فائے فضیحت اسکو ہی + قاف قہر خدا ہی لی دری + حرف یا یاس رحمت
اسکو ہی + رائے رسوائی رافت اسکو ہی + معارج النبوۃ مین نقل ہی کہ پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ معراج کی رات بہشت مین ایک محل
دیکھا مین نے یاقوت سرخ کا اسکا دروازہ کھولکر اندر گیا مین اسمین ایکخانہ تھا اسکے بھی کواڑ کھول اندر گیا مین وہان ایک صندوق تھا
جبرئیل سے پوچھا مین نے اسمین کیا ہی اسنے کہا اسمین سر ہی اسرار الٰہی سے مین نے حق تعالیٰ سے درخواست کی وہ صندوق کھل گیا دیکھا مین نے
ایک گدڑی تھی حلوون مین پیچیدہ خطاب ہوا کہ یہہ مرقعہ فقر ہی مین نے کہا الٰہی یہہ مجھے عنایت ہو فرمایا ای محمّد یہہ تیرے اور تیری امت کیواسطے
ہی نہین دنیا مین رکھیگا مگر جسکو کہ بہت دوست رکھون اسکے برابر مجھے کوئی چیز عزیز نہین **بیت** گلیم فقر کے دیہیم سلطان کب برابر ہی +
یہہ بہتر ہی وہ بدتر ہی یہہ بہتر ہی + نِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ پس اچھی ہی پچھاڑی گھر کی یعنے سرانجام اس سرا کے کا کہ انھون نے پایا وَالَّذِينَ
يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ اور جو لوگ کہ توڑتے ہین
اس چیز کو کہ حکم کیا خدا نے ساتھہ اسکے یہہ کہ ملائے جاوین یعنے صلہ رحمی کرین یا ایمان لاوین سب پیغمبرون پر اور سب کتابون پر اور فساد کرتے
ہین بیچ زمین کے ساتھہ کفر کے یا ظلم کے یا معصیت کے یا فتنہ انگیزی کے أُولٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ یہہ لوگ واسطے
انکے ہی لعنت اور واسطے انکے ہی برائی گھر کی دنیا و آخرت مین اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ اللہ کشادہ کرتا ہی روزی کو
واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہی واسطے جسکے چاہے وَفَرِحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور خوش ہوئے مکّے والے ساتھہ زندگانی دنیا کے اور
اس چیز کے اسباب دنیا سے کہ اسکو دیا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ اور نہین زندگانی دنیا کی بیچ مقابل آخرت کے مگر اسباب
تھوڑا ناپائدار وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ اور کہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے کیون نہین اتاری گئی اوپر
محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نشانی پروردگار اسکے سے اسطرح کی کہ ہم چاہتے ہین قُلْ إِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ
کہہ تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہی جسے چاہتا ہی مراد اس سے وہ لوگ ہین کہ بعد ظہور معجزون کے انکار کرتے ہین یا باوجود شہود ہزار معجزون کے گمراہ
کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور راہ دکھاتا ہی طرف اپنے بن معجزہ دکھائے اس شخص کو کہ رجوع کرتا ہی طرف اسکے اور وہ کون ہین الَّذِينَ آمَنُوا
وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے اور آرام پکڑتے ہین دل انکے ساتھہ ذکر اللہ کے یعنے جب اللہ کا ذکر سنتے ہین
آرام آجاتا ہی انکے دل کو یا دل انکے ساتھہ توحید کے آرام پکڑتے ہین یا ساتھہ ذکر رحمت اسکیکے یا کلام اسکے کے کہ قوی ترین معجزات کا ہی فصول
مین ابن عیینہ سے منقول ہی کہ مراد ذکر سے پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم ہین کہ دل مومنون کے ساتھہ انکے آرام پاتے ہین أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ
الْقُلُوبُ خبردار ہو ساتھہ یاد اللہ کے آرام پکڑتے ہین دل مومنون کے مجاہد نے کہا کہ مراد اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہین حقایق سلمی
مین ہی کہ آرام دل عوام ساتھہ تسبیح اور ثنا کے ہی اور اطمینان دل خواص ساتھہ صفات اعلیٰ کے ہی اور قرار دل علمای ربانی ساتھہ حقایق
اسماء حسنیٰ کے ہی لیکن موحد آرام نہین پاتے مگر بلقا کہ وہی ہی مقصد اقصیٰ **بیت** زندگانی ہجر مین ای یار کچھہ بھاتی نہین + بن تیرے
دیکھے ہوئے دیدار کل آتی نہین + الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے
خوشحالی ہی واسطے انکے اور اچھی بازگشت ہی طوبیٰ بشارت شادی کی اور راحت و فرح اور نعمت کی ہی یا نام بہشت کا ہی لغت حبشہ مین
اور اشہر یہہ ہی کہ طوبیٰ درخت ہی بہشت عدن مین کہ جڑ اسکی منزل مقدس نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم مین ہی اور شاخین اسکی ہر قصر جنت مین
گئی ہین اور چشمہ سلسبیل کا اور کافور کا اسکے تلے سے بہتا ہی كَذٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا أُمَمٌ لِتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ
الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمٰنِ جیسے کہ پہلے تجھہ سے پیغمبر بھیجے تھے اسیطرح بھیجا ہمنے تجکو بیچ امت کے کہ گذر گئے ہین

پہلے اس سے امتین تو کہ پڑھے تو اوپر اُن کے وہ چیز کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے یعنے قرآن اور حال یہہ ہی کہ وہ کفر کرتے ہین ساتھہ اللہ کے
کہ رحمن نام اسکا ہی مراد اس سے مشرکان مکہ ہین کہ جب انکو کہا سجدہ کرو رحمن کو قالوا وما الرحمن کہنے لگے کون ہی رحمن اور صلح حدیبیہ مین بھی جب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ لکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل بن عمرو نے کہا ہم نہین جانتا ہین رحمن کو قل ھو ربی
لا الہ الا ھو کہہ رحمن ہی پروردگار میرا نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ علیہ توکلت والیہ متاب اوپر اسیکے توکل کیا مین نے
ودودیتے ہین اور تیر غالب کرنے مین اور طرف اسیکے توبہ کرنا اور پھیرنا میرا ہی لکھا ہی کہ بعضے قریشیون نے کہا ای محمد اگر چاہتے ہو تم کہ ہم متابعت
تمہاری کرین تو قرآن سے پہاڑ گرد مکہ کے دور کرو تا کہ زمین ہمپر کشادہ ہوجاوے اور زمین کو شگافتہ کرو تو کہ نہرین جاری ہون اور ہم زراعت
کرین اور قصی بن کلاب کو ہمارے باپون ہمیت زندہ کرو تو کہ وہ تمہاری رسالت کی گواہی دین یہہ آیت اتری ولو ان قرانا سیرت بہ
الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی اور اگر کوئی کتاب ہوتی کہ اس عالم مین چلائے جاتے ساتھہ پڑہنے اسکے کے پہاڑ یا کاٹی جاتی
ساتھہ تلاوت اسکی کے زمین یا بلائے جاتے ساتھہ برکت اسکی کے مردے البتہ یہی قرآن ہوتا کہ متضمن کمال اعجاز اور نہایت تذکیر و انذار ہی نہین
ہی ایسا جیسا کہ کافر کہتے ہین کہ قرآن سے یہہ باتین واقع ہون بل للہ الامر جمیعا بلکہ واسطے اللہ کے ہین کام سب یعنے قدرت اسکی اوپر
سب چیز کے ہی جسوقت چاہے یہہ آیتین ظاہر کرے یا یہہ ترجمہ ہی اور اگر کوئی قرآن ہوتا کہ چلائے جاتے ساتھہ اسکے پہاڑ یا کاٹی جاتی ساتھہ اسکے
زمین یا بلائے جاتے ساتھہ اسکے مردے تو بھی ایمان نہ لاتے بلکہ واسطے اللہ کے ہی کام سارا یعنے عذاب اور ثواب ہدایت اور ضلالت افلم
ییاس الذین امنوا ان لو یشاء اللہ لہدی الناس جمیعا کیا پس نہین نا امید ہوئے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین باوجود اسکے کہ جانا
ہی یہہ کہ اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا لوگون سبکو صاحب کشاف نے کہا ہی کہ یاس بیچ لغت نخع کے بمعنی علم ہی یعنے کیا نہین جانا مومنون
نے کہ ہدایت اسیکی اختیار مین ہی ولا یزال الذین کفروا تصیبہم بما صنعوا قارعۃ او تحل قریبا من دارہم اور ہمیشہ وہ لوگ
جو کافر ہوئے ہین پہنچیگی انکو بسبب اسکے کہ کرتے ہین تکذیب اور عناد سے مصیبت کھونکنے والے اور بیخ و بنیاد سے اکھیڑنے والے یا اتریگا تو کہ حملہ
ہی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک گھرون انکے سے یعنے موضع حدیبیہ مین مراد کفار مکہ کے ہین کہ حضرت کے تکذیب کے وبال سے مدام بلا مین رہتے
تھے اور لشکر اسلام گرداگرد انکے جا کر اموال اور مواشی انکے لوٹتا تھا سو اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ بلا انکو پہنچتی رہیگی حتی یاتی وعد اللہ
یہان تک کہ آوے وعدہ اللہ کا کہ موت ہی یا قیامت یا فتح مکہ ان اللہ لا یخلف المیعاد تحقیق اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ پس واسطے تسلی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا ولقد استہزئ برسل من قبلک فاملیت للذین کفروا ثم اخذتہم اور تحقیق ٹھٹھا کیا
گیا ساتھہ پیغمبرون کے پہلے تجھہ سے جیسے کہ یہہ لوگ کرتے ہین ساتھہ تیرے پس ڈھیل دی مین نے واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے اور عیش
اور آرام مین نے چھوڑا پھر پکڑ لیا مین نے انکو ساتھہ عقوبت کے فکیف کان عقاب پس کیونکر تھا عذاب میرا انکو یہہ بات بسبیل تہدید ہی
افمن ھو قائم علی کل نفس بما کسبت وجعلوا للہ شرکاء کیا پس جو شخص کہ وہ کھڑا ہی اوپر ہر حال کے یعنے خبردار ہی یا نگہبان یا بدلا
دینے والا ہی ساتھہ اس چیز کے کہ کماتا ہی وہ نفس نیکی اور بدی سے برابر ہی ساتھہ اس شخص کے کہ ایسا نہو یعنے خدا کارساز اور نگہبان بندون کا ہی برابر
نہین ہی عاجز اور ضعیف کے کہ بت ہین اور مقرر کرتے ہین کافر واسطے اللہ کے شریک یعنے بت کہ انکو پوجتے ہین قل سموہم کہہ کہ نام رکھو
انکے اور وصف کرو یعنے جو اللہ کے شریک تمنے ٹھہرائے ہین انکے نام اور اوصاف کہ لائق انکے ہون بتاؤ اور دیکھو کہ لائق شرکت کے اور مستحق عبادت
کے ہین یا نہین مراد یہہ ہی کہ اللہ کو حی اور قادر اور خالق اور رزاق اور سمیع اور بصیر اور علیم اور حکیم کہتے ہین اور ان نامون مین سے ایک کا
بھی اطلاق بتون پر نہین ہو سکتا ام تنبئونہ بما لا یعلم فی الارض کیا خبردار کرتے ہو خدا کو ساتھہ اس چیز کے کہ نہین جانتا بیچ زمین کے
یعنے شریک اپنے کو الوہیت مین اور یہہ نجانتا اسواسطے ہی کہ نہین شریک اسکا نفی علم یہان واسطے انتفاء معلوم کے ہی ام بظاہر من القول
یا نام رکھتے ہو بتون کے شرکا ساتھہ ظاہر کے بات سے یعنے فقط نام رکھہ لیتے ہو بغیر اعتبار معنی کہ جیسے زنگی کہتے ہین کافور اور بزرگ کو

عقل سے دور بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ بلکہ زینت دیا گیا ہے واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے مکر اور جھوٹھ
انکا اور بند کئے گئے وہ راہ راست اور دین درست سے وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اسکے کوئی راہ
دکھانیوالا لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ واسطے کافرون کے ہے عذاب بیچ زندگانی دنیا کے قتل اور قید اور قحط اور
اور مصیبتون کا اور البتہ عذاب آخرت کا سخت تر اور دشوار تر ہے اثیر وَمَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ اور نہیں واسطے انکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ صفت اس بہشت کی کہ وعدہ کئے گئے ہین پرہیزگار اسمین جاریکا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ چلتے ہین
نیچے درختون یا مکانون اسکے کے نہرین أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا میوہ اسکا ہمیشہ رہیگا کبھی منقطع نہوگا بخلاف میوون دنیا کے اور ایسے ہی
سایہ اسکا کوتاہ نہوگا مثل سایون دنیا کے بلکہ دراز رہیگا امام قشیری نے کہا ہے کہ ایمان والے آج ظل حمایت مین ہین اور کل سایہ حمایت مین ہونگے
اور عارف دنیا اور عقبی ظل عنایت مین ہین کہ ہمیشہ ظلیل ہے **بیت** تیرا گر سایہ عنایت ہے ÷ دوجہان مین ہمین کفایت ہے تِلْكَ عُقْبَى
الَّذِينَ اتَّقَوْا یہہ بہشت آخر کام اُن لوگون کا ہے جو پرہیزگار ہین وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ اور انتہائے کار کافرونکا آگ ہے دوزخ کی
وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ اور جو لوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب جیسے یہود مین سے عبداللہ بن سلام اور یار انکے
اور نصاری مین سے چالیس نجرانی اور آٹھ یمنی اور تیس حبشی خوش ہوتے ہین ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے طرف تیرے قرآن سے وَمِنَ الْأَحْزَابِ
مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ اور بعضے جماعتون سے کہ کتابی کافر ہین جیسے یہود مین سے حی بن اخطب اور کنانہ بن الربیع وغیرہ اور نصاری مین سے
اسید اور عاقب وغیرہ وہ شخص ہے کہ انکار کرتا ہے بعضے اسکے کو کہ مخالف شریعت انکی کے ہے قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ
کہہ انکو کہ سوا اسکے نہین کہ حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ عبادت کرون مین اللہ کو ایک جانکر اور نہ شریک لاؤن مین ساتھ اسکے مانند تمہارے کہ
عزیر اور مسیح کو خدا کہتے ہو إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ طرف اسیکے پکارتا ہون مین لوگون کو اور طرف اسیکے ہے بازگشت میری وَكَذَٰلِكَ
أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا اور جیسے کہ کتابین نازل کین ہمنے پہلے پیغمبرون پر موافق زبان امتون انکی کے ایسے ہی اُتارا ہے ہمنے قرآن کو کہ محکم
ہے نسخ اور تغییر کا اسمین دخل نہین یا حکم کرنیوالا ہے درمیان حق اور باطل کے مترجم زبان عربی مین تاکہ فہم اور حفظ مین انکو سہل ہو وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ
أَهْوَاءَهُمْ اور اگر پیروی کریگا تو خواہشون مشرکون کی کہ تجھے اپنے آباکے دین کے طرف بلاتے ہین یا آرزوؤن یہودون کے کہ رجوع تیری اپنے
قبلہ کیطرف کہ بیت المقدس ہے چاہتے ہین بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پیچھے اس چیز کے کہ آئے تیرے پاس علم سے یعنی بت پرستون کے دین کا جھوٹھ
ہونا جان لیا تونے یا نسخ حکم نماز طرف قبلہ یہود کے پہچان لیا تونے پھر اب جو پیروی کریگا انکی تو مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ نہین
واسطے تیرے عذاب خدا سے کوئی دوست اور نہ بچانیوالا لکھا ہے کہ یہود طعن کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کی طرف بہت مصروف ہین
اور ہمیشہ عورتون سے صحبت رکھتے ہین اگر پیغمبر ہوتے تو یہہ بات نہوتی یہہ آیت اُتری وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ
أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً اور البتہ تحقیق بھیجے ہمنے پیغمبر پہلے تجھ سے اور کرین ہمنے واسطے انکے بیبیان اور اولاد وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ
إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نہ تھا واسطے کسی پیغمبر کے یہہ کہ لے آوے کوئی معجزہ مگر ساتھ حکم اللہ کے یہہ جواب ہے مشرکون کا کہ کہتے تھے حکومت سے فلانا معجزہ
ظاہر کرو سو حق تعالی نے فرمایا کہ کوئی نبی اپنے آپ سے معجزہ نہین کر سکتا مگر اللہ اپنی قدرت سے جسوقت مناسب جانتا ہے ظاہر کرتا ہے لِكُلِّ
أَجَلٍ كِتَابٌ واسطے ہر وعدہ کے ایک لکھت ہے جب اسکا وقت پہنچا ظہور مین آیا یا واسطے ہر وقت کے ایک حکم ہے لکھا گیا کہ نہین ٹلتا یا واسطے
ہر موت کے سو نون بندون کے سے ایک کتابت ہے نزدیک اللہ کے کہ اسکو سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ مٹاتا
ہے خدا جو چاہتا ہے ساتھ حکمت کے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہتا ہے ساتھ حکمت کے وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ اور نزدیک اسکے اصل کتاب ہے کہ لوح
محفوظ ہے کوئی کتاب نہین مگر اسمین لکھی ہے سمجھ لیجئے کہ تفسیر مین محو و اثبات کے بہت اقوال ہین بعضے کہتے ہین کہ حفظہ جو اعمال و اقوال بندون کے
لکھتے ہین اور اس دفتر کو بارگاہ کبریا مین لیجاتے ہین محو کرتا ہے اسمین سے جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہتا ہے بعضے کہتے ہین کہ احکام شرایع

موافق زمانے کے اور مصلحت خلق کے نسخ کرتا ہی اور حکم دوسرے اثبات کرتا ہی یا محو کرتا ہی جوان کو اور اثبات کرتا ہی بڑہاپے کو علمائے دین کہتے ہین کہ محو کرتا ہی جو چاہے مگر چہہ چیزین قایم رکھتا ہی سعادت اور شقاوت موت اور حیات رزق اور اجل یہہ اَن مٹ ہین زاد المسیر مین ہی کہ نزدیک الله کے دو کتابین ہین سوا ام الکتاب کے مٹانا اور ثابت رکھنا انسے تعلق رکھتا ہی لوح محفوظ ان مٹ ہی ابوالدرداؓ نے پیغمبر خداؐ سے نقل کیا ہی کہ جب تین ساعت رات باقی رہتی ہی حق تعالی نظر کرتا ہی بیچ اس کتاب کے کہ سوا اسکے کوئی اسپر نظر نہین کرتا اور جو چاہتا ہی اسمین سے مٹاتا ہی اور جو چاہتا ہی لکھتا ہی فصول مین ہی کہ محو کرتا ہی رقم انکار قلوب ابرار سے اور اثبات کرتا ہی اسکی جگہہ رموز اسرار سلمی نے محمد رازی سے نقل کی ہی کہ شبلی سے سنا مین نے کہ مٹاتا ہی شہود عبودیت اور لوازم اسکے سے جو چاہتا ہی اور ثابت کرتا ہی شہود ربوبیت اور لوامع اسکے سے جو چاہتا ہی کشف الاسرار مین ہی کہ دل خایف سے ریا لیجاتا ہی اور اخلاص رکھتا ہی شک دور کرتا ہی الیقین ثابت کرتا ہی بخل محو کرتا ہی سخاوت اثبات کرتا ہی حرص اٹھاتا ہی قناعت رکھتا ہی حسد دفع کرتا ہی شفقت قایم کرتا ہی اور دل راجی سے اختیار لیجاتا ہی اور تسلیم رکھتا ہی تفرقہ محو کرتا ہی جمع اثبات کرتا ہی اور دل محب سے رسوم انسانیہ دور کرتا ہی اور نعوت ربانیہ رکھتا ہی امام قشیری نے کہا ہی کہ محو کرتا ہی حظوظ نفسانی کو اور اثبات کرتا ہی حقوق ربانی کو یا شہود خلق مٹاتا ہی اور شہود حق ثابت کرتا ہی یا آثار بشریت محو کرتا ہی اور انوار احدیت ثابت کرتا ہی اودہر سے گھٹاتا ہی اور ادہر سے بڑہاتا ہی جیسا کہ اول آپ تھا آخر بھی آپ ہی رہتا ہی شیخ الاسلام نے فرمایا کہ الہی جلال عزت تیرے نے جائے اشارت نہین چھوڑی اور محو اور اثبات تیرے نے رسی اضافت کی توڑی مجھے گھٹایا تجھے بڑہایا یہانتک کہ آخر مین وہی رہگیا جو اوّل مین تھا **بیت** پہلے وہ تھا مین نہ تھا جب مین ہوا وہ گم گیا ✦ اب یہہ گم جانا میرا اثبات کا اسکا دلا ✦ وَاِنۡ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ وَعَلَيۡنَا الۡحِسَابُ اور اگر دکھاوین ہم تجھکو بعضے وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہین ہم کافرون کو عذاب سے یا قبض کرلیوین ہم تجھکو پہلے اس سے پس سوا اسکے نہین کہ اوپر تیرے پہنچا دینا ہی پیغام کا اور بتا دینا ہی احکام کا فقط اور اوپر ہمارے حساب لینا ہی انکا اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُهَا مِنۡ اَطۡرَافِهَا اور کیا نہین دیکھا اہل مکہ نے کہ ہم چلے آتے ہین یعنے حکم ہمارا چلا آتا ہی زمین کفار کو کھٹاتے ہین ہم اسکو کنارون اسکے سے یعنے انکے قبضے سے نکالکر مسلمانون کے تصرف مین لاتے ہین یا یہہ بات بہود کو فرمائی ہی کہ زمین اور ملک اور قلعے انسے لیکر مسلمانون کو دیتے ہین وَاللّٰهُ يَحۡكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكۡمِهٖ اور الله حکم کرتا ہی ساتھہ نقصان زمین یہود کے اور ادبار انکے کے اور ساتھہ زیادتی بلاد اسلام کی اور اقبال انکے کے نہین کوئی رد کرنیوالا اور پیچھے ہٹانیوالا واسطے حکم اسکے کے وَهُوَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ اور وہ جلدی لینے والا ہی حساب بعد عذاب دنیا کے کہ قتل اور اجلا ہی اُنسے جلد حساب کریگا آخرت مین وَقَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ اور تحقیق مکر کیا ان لوگون نے یعنے یہودون نے یا مشرکون نے کہ پہلے تھے ان یہود یا کفار سے کہ زمانے تیرے مین ہین ساتھہ پیغمبرون اپنے کے فَلِلّٰهِ الۡمَكۡرُ جَمِيۡعًا پس واسطے الله کے جزا سب مکرون انکے کی يَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ جانتا ہی جو کچھہ کماتا ہی ہر نفس نیکی اور بدی سے اور جزا اسکی تیار کرتا ہی وَسَيَعۡلَمُ الۡكُفّٰرُ لِمَنۡ عُقۡبَى الدَّارِ اور شتاب جان لیوینگے کافر یہود اور بت پرست کہ قیامت کو واسطے کس کے ہی عاقبت نیک اس گھر کی وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَسۡتَ مُرۡسَلًا اور کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے مشرکان مکہ سے یا رؤسا یہود سے کہ نہین تو ای محمد صلی الله علیہ وسلم بھیجا ہوا الله کا ساتھہ نبوت اور دعوت کے قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ وَمَنۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡكِتٰبِ کہہ کفایت ہی الله گواہی دینے والا درمیان میرے اور درمیان تمہارے ساتھہ اسکے کہ مین رسول الله ہون اور دوسرے وہ شخص ہی کہ پاس اسکے ہی علم کتاب کا یعنے لوح محفوظ کا اور وہ جبرئیل علیہ السلام ہی کہ وحی لوح محفوظ سے لاتا ہی یا علم قرآن کا ہی اور وہ مومنین ہین یا علم توریت کا ہی اور عبدالله بن سلام اور اصحاب اسکے ہین رضی الله عنہم چنانچہ علی مرتضیٰؓ سے زاد المسیر مین مروی ہی والله اعلم بالقلوب سورۃ ابراہیم علیہ السلام مکی ہی باون آیتین ہین سات سو اکتیس کلمے ہین تین ہزار چار سو چون تیس حرف ہین فواصل اسکے آدم نظر صلب ل ہین اور ربط اور تطبیق اس سورہ کی ساتھہ سورہ رعد کے یہہ ہی کہ سورہ رعد مین بیان توحید وہاب اور اوصاف خدا اور قرآن اور اولو الالباب اور





ذکر کفر اور زشتی افعال اور قبح اعمال کفار تھا اس سورہ ابراہیم میں تسلی دل پیغمبر اور ذکر اوصاف اور مدح سرور اور احوال انبیا اور جفا کشی اور صبر اور تحمّل انکا ابذائے قوم پر اور ہلاک ہونا امتون کا بیان فرمایا ۃ

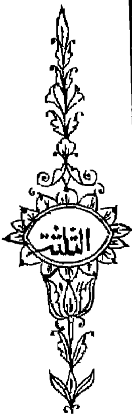
سورة ابراهيم مكية وهي	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ		اثنتان وخمسون آية

الٓرٰ ابو منصور ماتریدی نے شرح تاویلات مین لکھا ہی کہ حروف مقطعہ آزمایش ہین واسطے تصدیق مومن اور تکذیب کافر کے اور اللہ بندون کو ساتھہ جس چیز کے چاہے آزماوے بعضے کہتے ہین الف انا کا اور لام اللہ کا اور رے ارے کی ہی یعنے انا اللہ ارے یا یہہ حروف نام قرآن کے ہین الر یعنے قرآن کِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ ایک کتاب ہی کہ اتارا ہی ہمنے اسکو طرف تیرے یا الر نام اس سورہ کا ہی مبتدا اور کتاب لطریق اسم جنس جزا ہذہ السورة کتاب اور بتاویل انا اللہ ارے تقدیر کلام کی ہذا کتاب ہی اور تنکیر کتاب کی واسطے تعظیم کے ہی یعنے ہذا کتاب عظیم انزلناہ الیک لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ تو کہ نکالے تو لوگون کو بسبب دعوت کرنیکے ساتھہ مضمون اسکے کے اندھیرون سے کفر اور نفاق اور شک اور بدعت کے طرف روشنی ایمان اور اخلاص اور یقین اور سنّت کے بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ساتھہ حکم پروردگار انکے کے یا ساتھہ توفیق اسکے کے امام قشیری نے کہا کہ تا کہ نکالے تو ظلمت تدبیر سے طرف نور شہود تقدیر کے بحر الحقایق مین ہی کہ ظلمات حقیقت عبودیت سے طرف نور تجلّی صفت ربوبیت کے صاحب تاویلات نے کہا کہ ظلمات کثرت سے طرف نور وحدت کے یا ظلمات حجب افعال سے اور اسما اور صفات سے طرف نور وحدت ذات کے اور حقیقت یہہ ہی کہ کوئی ظلمت برابر پندار ہستی کے نہین جو یہہ زنگار آئینہ دل سے ساتھہ صیقل لا الہ کے بنفی خواطر دور ہوا اور اثبات الا اللہ جلوہ دکھاوے اور لمعان تجلّیات الٰہیہ مرآت باطن مین پرتو فگن ہو کر سالک کو اس سے اور غیر اسکے سے چھڑا دے حتی کہ اسکو اپنا شعور ہے نہ شعور عدم شعور یہ مرتبہ فناء اتم کا ہی کہ سالک نہ آپ رہتا ہی نہ اسکی صفات بعد اسکے صفات بعد اسکے قیام اسکا ساتھہ اسیکے ہی اگر کہتا ہی اس سے کہتا ہی اگر سنتا ہی اس سے سنتا ہی بلکہ آپ درمیان سے اٹھہ ہی جاتا ہی کہتے سننے والا اور ہی ہوتا ہی یہہ مرتبہ لقائے اکمل کا ہی **نظم** نہ رہتا ہی سالک نہ اوسکا وجود ✣ نہ اوسکی صفات اور نہ اسکا شہود ✣ خدا ہی خدا ایک رہجائے ہی ✣ بن اسکے نظر کچھہ نہین آئے ہی ✣ لکھا ہی کہ انواع اضلال ظلمات مین داخل ہین اور اقسام ہدایت کو نور شامل ہی یعنے ساتھہ دعوت قرآن کے لوگون کو گمراہی سے براہ راست پہنچاوے چنانچہ فرماتا ہی اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ تو کہ نکالے تو لوگون کو ظلمات سے طرف نور کے یعنے طرف راہ عزت والی تعریف کی گئی کے اور وہ راہ دین اسلام کی ہی پس بیچ صفت عزیز حمید کے فرماتا ہی اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ معبود بحق وہ کہ واسطے اسیکے ہی جو کچھہ کہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ اور وائی ہی واسطے کفر کرنیوالون قرآن کے عذاب سخت سے کہ انکو پہنچیگا اِلَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وہ کافر جو دوست رکھتے ہین زندگانی دنیا کو اوپر آخرت کے اور بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کے سے یعنے منع کرتے ہین ایمان لانے سے پیغمبر اور قرآن پر اور چاہتے ہین واسطے راہ حق کے کجی یعنے کہتے ہین کہ یہہ راہ کج ہی منزل مقصود کو نہین پہنچتی اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ یہہ لوگ بیچ گمراہی کے ہین دور حق سے بعد حقیقت مین ضلال کے ہی اور وصف ضلال ساتھہ اسکے قبیل اسناد مجازی کے ہی زاد المسیر مین ہی کہ قریش کہتے تھے کیا حال ہی کہ سب کتابین زبان عجمی نازل ہوئے ہین اور کتاب کہ اوپر محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آتی ہی عربی ہی یہہ آیت اتری کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھہ زبان قوم اسکے کے تو کہ بیان کرے واسطے انکے اوامر اور نواہی اور وہ سمجھین اور عذر نکرین کہ ہم زبان اس نبی کی نہین سمجھتے پس جس قوم پیغمبر آیا ہی اسی قوم سے ہوا ہی اور اسمین پیدا ہوا اور مبعوث ہوا ہی کیونکہ ہر پیغمبر کو پہلے دعوت اپنے نزدیکون کی کرنی چاہیے بعضون نے کہا ہی کہ ضمیر قومہ کی راجع طرف حضرت صلّی [illegible] وسلّم کے ہی یعنے سب کتابین لغت عرب پر نازل ہوئے ہین اور جبرئیل علیہ السلام نے ترجمہ اسکا جدی جدی زبانون مین موافق قوم ہر نبی کے کیا ہی لباب مین ہی کہ نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھہ زبان ایک قوم کے کہ جسپر مبعوث ہوا اور تجھے

بھیجا ہمنے ساتھہ زبان قوم اپنی کے اور سب لوگون کے سمجھہ لیجیئے کہ بعضے مفسرین نے جو یہہ خدشہ کیا ہی کہ جو پیغمبر کہ مبعوث امم مختلفہ پر ہو چاہیئے کہ اسپر کتب متعددہ اور بزبانون انکے کے اترین جواب اسکا یہہ ہی کہ اختلاف السنہ مؤدی باختلاف کلمہ ہی اور اضاعت فضل اجتہاد و تعلم الفاظ و معانی ہر لغت مین کہ ساتھہ زبان انکے کے ہی اور حرمان علوم سے جو منشعبہ ہین انسے پس نزول اسکا ساتھہ ایک لغت کے محض فضل اور عین حکمت ہی فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ پس گمراہ کرتا ہی اللہ جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہی ہی عزت والا غالب اپنے حکم مین حکمت والا گمراہ کرنا اور راہ دکھانا اسکا بوجہ حکمت ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھہ نشانیون قدرت اپنی کے یا ساتھہ معجزات روشن کے مانند عصا اور ید بیضا کے اور کہا ہمنے یہہ کہ نکال قوم اپنی کو اندھیرون سے جہالت اور شبہہ کے طرف روشنی علم اور یقین کے یا بابر لا قوم قبطیون کو کہ اونپر مبعوث ہی تو اندھیرون کفر کے سے طرف روشنائی ایمان کے وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ اور نصیحت دے انکو ساتھہ دنون خدا کے یعنے ساتھہ ان دنون کے کہ عذاب کیا تھا اللہ نے کافرون کو جنمین یا یاد دلوا بنی اسرائیل کو وہ دن کہ جن دنون فرعونیون کے ہاتھہ مین گرفتار تھے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین قدرت الہی کی واسطے ہر صبر کرنیوالے کے بلا پر شکر کرنیوالے کے عطا پر وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کر جب کہا موسی نے واسطے قوم اپنے کے یعنے بنی اسرائیل کے ای قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کہ دی تھی اوپر تمہارے جسوقت کہ نجات دی تمکو لوگون فرعون کے سے کہ چکھاتے تھے تمکو برا عذاب کہ تمکو بندگی مین اپنے پکڑ کر سخت کام بتاتے تھے وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور ذبح کرتے تھے بیٹون تمہارے کو کہ نجومیون نے کہا تھا بنی اسرائیل مین لڑکا پیدا ہوگا کہ فرعون کے ہلاک کا سبب ہوگا اور زندہ رکھتے تھے بیٹیون تمہاری کو واسطے خدمت لیہون اپنی کے وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور بیچ اس بخشش کے آزمایش تھی پروردگار تمہارے کیطرف سے بڑی یا بیچ اس نجات کے نعمت تھی وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ



لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اور یاد کرو ای بنی اسرائیل جب آگاہ کیا تمکو پروردگار تمہارے نے اگر شکر کروگے تم اوپر نعمت میری کے البتہ زیادہ دونگا مین تمکو نعمت وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ اور اگر کفر کروگے تم اور ناشکری اوپر نعمت میری کے تحقیق عذاب میرا البتہ سخت ہی اوپر ناشکرون کے سمجھہ لیجیئے کہ شدت عذاب دنیا مین نعمت لے لینا ہی اور آخرت مین عذاب دینا شیخ ابوعبدالرحمن سلمی نے ابوعلی جورجانی سے نقل کیا ہی کہ اگر شکر کروگے نعمت اسلام پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھہ ایمان کے اور اگر شکر کروگے ایمان پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھہ احسان کے اور اگر شکر کروگے احسان پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھہ معرفت کے اور اگر شکر کروگے معرفت پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھہ مقام وصلت کے اور اگر شکر کروگے وصلت پر زیادہ کرونگا درجہ قربت کا اور اگر شکر کروگے قربت پر زیادہ کرونگا انس اور مشاہدت اس کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ شکر ترقی بخشنے والا مدارج اعلی کا اور چڑھانیوالا معارج کا ہی **بیت** موجب افزونی نعمت ہی شکر ؎ شکر کر راحت عجب دولت ہی شکر ؎ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور کہا موسی نے ای گروہ میری اگر کفر کروگے تم اور ناشکری اور جو کوئی بیچ زمین کے ہین سارے جن اور آدمی پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہی عبادت اور شکر تمہارے سے تعریف کیا گیا ہی بغیر تعریف کرنے خلق کے سے اور ہر ذرہ مخلوقات کا شکر نعمت اسکی مین گویا ہی اور زبانین تمام اشیا کی تسبیح اور حمد مین اسکے ناطق **بیت** دو جگ مین فیض نعمت معمور ہی اسیکا ؎ ہر ذرہ کی زبان پر مذکور ہی اسکا اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ کیا نہین پہنچی تمکو خبر ان لوگون کی کہ پہلے تم سے تھے قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی یہہ تتمہ کلام موسی کا ہی یا ابتدا سخن ہی حضرت حق فرماتا ہی زمانے والون کو ہمارے پیغمبر کے وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور ان لوگون کے کہ پیچھے انکے تھے لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ نہین جانتا گنتی انکی بسبب کثرت کے مگر اللہ تبیان مین ہی کہ اللہ تعالی نے بہت ایسی امتون کو [illegible] ہلاک کیا ہی اور نشان انکا نہین چھوڑا کہ سوا اللہ کے کوئی انسے آگاہ نہین معالم مین ابن عباس سے نقل ہی کہ درمیان عدنان اور ابراہیم علیہ السلام کے تیس قرن گذرے



انکے لوگون کی کسیکو سوا اللہ کے خبر نہین جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ آئے تھے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ
دلیلون ظاہر کے کہ اللہ کی کتابین ہین یا انکے معجزے تھے پس پھیر لئے ہاتھ اپنے بیچ منہ اپنے کے یعنے اُمتون نے ہاتھ اپنے دانتون مین پکڑے خشم
رسل سے یا ہاتھ منہ پر رکھے تعجب سے یا انگلیان منہ مین پکڑین کہ چپ ہو بعضون نے کہا ہی کہ ہاتھ اپنے منہ پر پیغمبرون کے رکھے کہ مت بولو
وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ اور کہا انھون نے تحقیق ہمنے کفر کیا ساتھ اسکے اپنے زعم مین ساتھ اسچیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اوسکے وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ
مُرِيبٍ اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہین اس چیز سے کہ پکارتے ہو تم ہمکو طرف اسکے کہ توحید اور ایمان ہی شک قلق مین ڈالنے والیکے یا تہمت
مین ڈالنے والیکے یعنے باوجود شک کے پیغمبرون کو تہمت اغراض فاسدہ کی دیتے تھے قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ کہا پیغمبرون انکے نے
کہ ہم تمکو اللہ کیطرف بلاتے ہین کیا بیچ وجود اللہ کے شک ہی اور حال یہہ ہی کہ اتنی دلیلین اوپر وجود اسکے کے قائم ہین کہ کچھہ شک رہا ہی نہین
فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنیوالا ہی آسمانون کا اور زمین کا يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى پکارتا
ہی تمکو طرف ایمان کے تو کہ بخشے واسطے تمھارے جب ایمان لاؤ تم بعضے گناہ تمھاری یعنے جو قبل ایمان سے کئے ہین اور تو کہ ڈھیل دیوے تمکو عذاب
دینے مین ایکوقت مقرر تک کہ موت ہی قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا کہا انھون نے جواب مین پیغمبرون کے نہین ہو تم مگر آدمی مثل ہمارے
شکل صورت مین کچھہ فضل تمکو ظاہر مین ہمپر نہین پھر تم کیون مخصوص نبوت پر ہو کر ہمین کہتے ہو کہ ایمان لاؤ تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا
عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ بند کر دو ہمکو ساتھہ دعوی پیغمبری کے اس چیز سے کہ تھے عبادت
کرتے باپ ہمارے بتون کی پس لے آؤ ہمارے پاس دلیل روشن اوپر صحت دعوے اپنے کے یا اوپر استحقاق اپنے کے ساتھہ فضیلت نبوت کے گویا کہ وہ جو معجزہ
دیکھتے تھے اعتبار نہین کرتے تھے اور عناد کے سبب اور معجزہ طلب کرتے تھے جیسے کہ معاند ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ
إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ کہا واسطے انکے پیغمبرون انکے نے نہین ہم مگر آدمی مثل تمھارے یعنے
شرکت جنسیت مین مقرر کہتے ہین ہم ولیکن اللہ تعالی احسان کرتا ہی اوپر جسیکے کہ چاہے نعمت نبوت کی بندون اپنے سے وَمَا كَانَ لَنَا
أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نہین ہی واسطے ہمارے یہہ کہ لے آوین تمھارے پاس کوئی دلیل یعنے جو معجزہ کہ تم چاہتے ہو مگر ساتھہ حکم اللہ
کے یعنے ہم اپنی طرف سے بغیر اللہ کے چاہنے کے کچھہ نہین کر سکتے وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کرین
ایمان والے وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا اور کیا ہی واسطے ہمارے یہہ کہ نہ توکل کرین اوپر اللہ کے اور حالانکہ تحقیق
دکھائین اسنے ہمکو راہین ہماری کہ اُنسے پہچانے اسکو اور جانین کہ سب کام اسیکے اختیار مین ہی وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا آذَيْتُمُونَا اور البتہ صبر

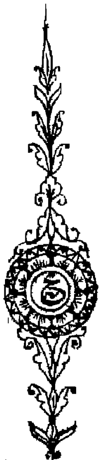


کرینگے ہم اوپر اسکے کہ ایذا دیتے ہو تم ہمکو ساتھہ جھٹلانے کے اور مخالفت کرنیکے وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ
توکل کرین توکل کرنیوالے یعنے ثابت رہین وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا اور کہا ان لوگون
نے کہ کافر ہوئے واسطے پیغمبرون اپنے کے البتہ نکالدینگے ہم تمکو زمین دیار اپنے سے یا البتہ پھر آوگے تم بیچ دین ہمارے کے یا مراد پھر آنے سے
وہ لوگ ہین جو انکی قوم سے ایمان لائے تھے فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ۝ پس وحی بھیجی طرف پیغمبرون کے پروردگار انکے
نے اور قسم کھائی کہ البتہ ہلاک کرینگے ہم کافرون کو وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور البتہ بساوینگے ہم تمکو زمین انکے مین پیچھے ہلاکت انکے
کے ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ یہہ وعدہ سچا ہی واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہی کھڑے ہونے سے مقام حکم میرے مین دن قیامت
کے اور ڈرتا ہی ڈرانے میرے سے ساتھہ عذاب کے وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ اور فتح مانگی پیغمبرون نے اوپر ہلاکت دشمنون کے یا
حکم طلب کیا پیغمبرون نے اور امتون نے یعنے کہا کہ ہم مین سے جو جھوٹھا ہو عذاب اوسپر آوے اللہ نے حکم فرمایا پیغمبر اور ایمان لانے والے بچگئے اور نامراد
ہوا اور ناامید رہا خلاصی عذاب سے ہر ایک سرکش دشمنی کرنیوالا ساتھہ حق کے یا نہیہ پھرنیوالا طالب خدا سے مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَى
مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ آگے اسکے دوزخ ہی یعنے حشر کے دن اسکو دوزخ مین ڈالینگے اور پلایا جاویگا پانی سے کہ وہ پیپ ہی دوزخیون کے بدن سے نکلے ہو

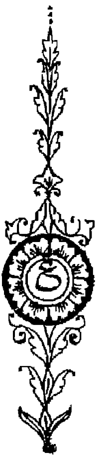
پانی جو مثل پیپ کے ہے يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ایک ایک گھونٹ پیگا اسکو اور نہ
نزدیک ہوگا کہ نگلے سے اتار سکے اسکو تلخی اور گندگی کے سبب اور آویگی اسکو شدت اور سختی موت کی ہر جگہہ سے یا ہر جانب سے اعضاؤں اسکے سے یہانتک
کہ ہر جڑ بال کے سے اور جڑ انگلیون کے سے اور نہین وہ مرنیوالا تو کہ چھوٹ جاوے عذاب سے نہین المعالی مین ہے کہ روح اسکی گلے مین اٹکی رہیگی نہ باہر نکلیگی
کہ مر جاوے نہ اندر بدن مین جاویگی کہ زندہ ہو بلکہ موافق حکم لا یموت فیہا ولا یحیی کے درمیان مرنے جینے کے چھوڑ دینگے وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ اور
آگے اسکے باوجود اس شدت کے عذاب ہے گاڑھا یعنے اس سے بھی بدتر کہ ہمیشگی ہے دوزخ مین مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ
اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ صفت ان لوگون کی کہ کافر ہوئے ساتھہ پروردگار اپنے کے یہہ ہے کہ عمل انکے مانند راکھہ کے ہین
کہ شدت کے ساتھہ اسکے باؤ نے بیچ دن آندھی والیکے حاصل یہہ ہے کہ کافر صورۃً جو عمل اچھے کرتے ہین جیسے صلہ رحمی اور بردہ آزاد کرنا اور مہمانون
کو کھلانا پلانا اور مثل انکے مانند راکھہ کے ہین کہ آندھی اوڑا لیجاوے پھر کوئی اس راکھہ کو جمع نکر سکے اور نفع ملے ایسے ہی قیامت کے دن لَا يَقْدِرُونَ
مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ نہ قدرت پاوینگے کافر اسمین سے کہ کمایا ہے دنیا مین اوپر کسی چیز کے کیونکہ وہ سب ناچیز ہوگیا ہوگا مطلق اثر ثواب اسکیکا
نملیگا ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ یہہ سمجھہ انکی کہ ہمنے نیکی کی ہے وہی گمراہی ہے دور راہ حق سے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
بِالْحَقِّ کیا نہین دیکھا تونے اے دیکھنے والے یا نہین جانا تونے یہہ کہ اللہ نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو ساتھہ اسطرح کے کہ حق تھا پیدا کرنے کا
إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ اگر چاہے لیجاوے تمکو ای مکے والو اور معدوم کردے اور لے آوے خلقت نئی جگہہ تمہارے کہ کفر اور
تکذیب مین تمہاری طرح نہون وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ اور نہین یہہ معدوم کرنا اور موجود کرنا اوپر اللہ کے دشوار کیونکہ وہ قادر بالذات
ہے اور قدرت اسکی اختصاص نہین رکھتی کہ یہہ کرے وہ نکر سکے بلکہ سب اسکو یکسان ہے **بیت** کام دشوار ہووے یا آسان ٭ اسکی قدرت کے
آگے ہی یکسان ٭ وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا اور ظاہر ہونگے اور نکلینگے قبرون سے واسطے حکم اللہ کے اور محاسبے اسکیکے سب مردے کافر اور مسلمان سمجھیے
کہ صیغہ ماضی کا واسطے تحقیق وقوع کے واقع ہے فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ
اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ پس کہینگے ناتوان کافر یعنے کمینے واسطے ان کافرون کے کہ تکبر کرتے تھے یعنے اشراف قوم کے جنکے دنیا مین وہ کمینے تابع تھے تحقیق
تھے ہم واسطے تمہارے تابع جھٹلانے مین پیغمبرون کے اور کہا نہ ماننے مین رسولون کے پس کیا ہو تم دفع کرنیوالے ہم سے عذاب خدا کے کو کچھہ یعنے اس
عالم مین تمہارے تابع تھے اب اس عالم مین کچھہ عذاب اللہ کا ہم سے دفع کرو قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ کہینگے وہ متکبر عذر لا کر کہ ای قوم
اگر ہدایت کرتا ہمکو اللہ البتہ ہدایت کرتے ہم تمکو یعنے وہ اگر راہ نجات کی عذاب سے دکھاتا ہمکو تو تمکو بھی ہم دکھا دیتے لیکن طریقہ چھٹکارے کا مسدود
ہے اور ہماری شفاعت تمہارے حق مین درگاہ کبریا مین مردود ہے پھر ناامید ہوکر کہینگے کہ آؤ جمع ہوکر گریہ وزاری جناب باری مین کرین شاید
کہ قبول ہو اور عذاب سے چھوٹین پس پانچ سو برس اور روئین تڑپینگے اور مژدہ نجات نہ پہنچیگا کہینگے سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا
مِنْ مَحِيصٍ برابر ہے اوپر ہمارے تڑپین ہم یا صبر کرین ہم یعنے فائدہ نہین کسی ایک سے نہین پہنچا نہین واسطے ہمارے جگہہ بھاگ جانیکی عذاب دوزخ سے
وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ اور کہیگا شیطان جسوقت فیصل کیا جاویگا کام یعنے جب اللہ تعالی حکم فرماویگا کہ بہشتی بہشت مین جاوین
اور دوزخی دوزخ مین سب دوزخی جمع ہوکر شیطان کو ملامت کرینگے وہ دوزخی نکل کر منبر آتشین پر کہیگا ای بدبختو ملامت کرنیوالو إِنَّ اللَّهَ
وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ تحقیق اللہ نے وعدہ کیا تھا تمکو وعدہ سچا کہ حشر اور جزا ہوگی وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ اور وعدہ دیا تھا مین نے تم کو
جھوٹھا کہ نہ قیامت ہوگی نہ حساب اور اگر فرضا ہوگا بھی تو بت شفاعت کرینگے پس خلاف کیا تھا مین نے تم سے سو آج ظاہر ہوگیا وَمَا كَانَ
لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ اور نہ تھا واسطے میرے اوپر تمہارے کچھہ غلبہ کہ زبردستی تمکو کافر اور عاصی کرتا یا نہ تھی واسطے میرے اوپر صحت قول میرے کے دلیل
إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي مگر یہہ کہ پکارا تھا مین نے تمکو ساتھہ وسوسہ اور فریب کے بے حجت اور دلیل پس قبول کیا تمنے واسطے میرے
جلدی اور خوشی سے تمنے اپنے مال کار مین فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ پس مت ملامت کرو تم مجھہ کو فقط وسوسہ ڈالنے کے کیونکہ مین دشمن تھا



تمھارا اور دشمن تر لیسے بڑا کام دشمن کے حق مین چاہتا ہی اور ملامت کرو اپنی جانون کو کہ میرا کہا مان لیا اور اللہ نے جو فرمایا کہ لیفتنکم الشیطان وہ نہ سُنا
مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ نہ مین ہون چھڑانیوالا اور فریاد رس تمھارا عذاب سے اور نہ تم ہو چھڑانیوالے اور فریاد رس میرے اِنِّي كَفَرْتُ بِمَآ
اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ تحقیق مین نے کفر کیا آج ساتھ اس چیز کے کہ شریک کیا تھا تمنے مجھ کو ساتھ خدا کے فرمانبرداری مین پہلے اس سے دنیا مین
یعنے شرک تمھارا لیسے بیزار ہوا ہین اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق ظالم یعنے مشرک واسطے اونکے ہی عذاب دردناک دایم قایم
وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اور داخل کئے جاوینگے وہ لوگ
کہ ایمان لائے اور کام کئے نیک بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین دراںحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے ساتھ حکم پروردگار اپنے
کے سمجھ لیجیے کہ حق تعالی ملایک کو حکم فرماویگا وہ انکو اعزاز اکرام سے ریاض دارالسلام مین داخل کرینگے تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ دعا ملاقات انکے کی
بیچ بہشت دارالسلام کے سلام ہوگی کہ دال اوپر سلامتی آفات کے ہی یعنے فرشتے انکو سلام کرینگے یا وہ آپسمین ایکدوسرے کو سلام کرینگے اَلَمْ تَرَ
كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً کیا نہین دیکھا تو نے اور نہین جانا ہی بندۂ بینا اور دانا یہہ خطاب ہرایک کو ہی جو مستحق خطاب
کے ہو کہ واسطے سمجھانے تمھارے کیونکہ بیان کی اللہ نے مثال کلمۂ پاکیزہ کی کہ کلمۂ توحید ہی یا دعوت اسلام كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا
فِي السَّمَآءِ مانند درخت پاکیزہ کے ہی کہ نخل خرما ہی یا نہال بہشتی جڑ اسکی محکم زمین مین اور شاخین اسکی بیچ آسمان کے تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ
بِاِذْنِ رَبِّهَا دیتا ہی میوہ اپنا ہر وقت ساتھ حکم پروردگار اپنے کے سمجھ لیجیے کہ درخت خرمے کے تقدیر پر چین چھ مہینے ہین کہ انہین شگوفہ لگ کر پکت
نفع کھانیکا پہنچاتا ہی وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ اور بیان کرتا ہی اللہ مثالین واسطے لوگون کے تو کہ وہ نصیحت
پکڑین وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ اور مثال کلمۂ ناپاک کی کہ کلمۂ کفر ہی یا دعوت
عبادت اصنام مانند درخت ناپاک کے جیسے حنظل کہ کڑوا اور بدبودار ہی اور باوجود اس خباثت کراہت کے جسم پکڑ گیا ہی اوپر سے زمین کے نہین واسطے
اسکے قرار اور استحکام یعنے نہ جڑ اسکی زمین مین ہی نہ ڈالیان اسکی ہوا پر نظم نہ جڑ زمین مین ہی اسکی کہ ہو ثبات و قرار ۞ نہ شاخ نکلی ہوئی جسمین ہوئے
برگ و بار ۞ فتادہ خاک پہ ایک بیل سے ہی کا نٹون دار ۞ کہ نفع کچھ بھی نہین اور رنج ہی بسیار ۞ سمجھ لیجیے کہ حق تعالی نے تشبیہ دی نہال ایمان کو
کہ جڑ اوسکی دل مومن مین ثابت ہی اور اعمال اسکے طرف اعلی علیین کے بلند اور ثواب انکے سے ہر وقت بہرہ مند ہی ساتھ درخت خرمے کے کہ بیخ
اسکی مضبوط اور شاخین اسکی مرتفع اور ہر وقت نافع خلق ہی اور مثال دی کلمۂ کفر کو اور عبادت اصنام کو کہ دل کافر مین پیدا ہی اور بسبب عدم
حجت کے استحکام نہین اور عمل بھی جو مقصد قبول کو پہنچے اس سے صادر نہین ہوتا ساتھ درخت حنظل کے کہ نہ اصل کو اسکے قرار ہی نہ فرع کو
اسکے اعتبار نظم ایمان کا بھی عجب شجر سایہ دار ہی ۞ نافع ہی ہر روش کہ پر از برگ و بار ہی ۞ اور کفر کے شجر مین نہ میوہ نہ سایہ ہی ۞ غیر از
ضرر نہ نفع ہی اسمین نہ مایہ ہی ۞ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثابت رکھتا ہی اللہ ان لوگون کو کہ ایمان
لائے ساتھ بات محکم کے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی بیچ زندگانی دنیا کے کہ کچھ بلا آوے وہ اس سے نہین پھرتے جیسے زکریا اور یحیی
اور جرجیس اور شمعون اور مانند انکے پیغمبرون مین سے علیہم السلام یا ثابت رکھتا ہی مومنون کو بیچ دنیا کے یعنے دم مرگ تا کہ خاتمہ انکا اوپر اسی کلمہ کے
ہوتا ہی وَفِي الْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کے یعنے قبر مین کہ پہلی منزل ہی آخرت کی منزلون مین تو کہ جواب منکر نکیر کا بوجہ ثواب دیتا ہی یا دنیا سے
مراد قبر ہی اور آخرت سے موقف سوال وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ اور گمراہ کرتا ہی اللہ ظالمون کو کہ کلمۂ توحید کے طرف نہ دنیا مین راہ پاتے
ہین اور نہ وقت سوال قبر کے وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اور اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یعنے جسکو چاہتا ہی ثابت رکھتا ہی کلمۂ توحید پر جسکو
چاہتا ہی گمراہ کرتا ہی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا کیا نہین دیکھا تو نے طرف ان لوگون کے کہ بدل ڈالا انھون نے نعمت کو
اللہ کے کفر سے یعنے شکر نعمت کو ساتھ کفران نعمت کے یا نفس نعمت کو ساتھ کفر کے پس وہ نعمت اللہ نے انسے لے لی مراد اس سے مکے والے ہین کہ
اللہ تعالی نے اپنے حرم مین انکو بسایا اور کشایش رزق کی کی اور نعمت وجود باجود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرمایا اور انھون نے ناشکری کی



سات برس قحط میں مبتلا رکھا اور بعضوں کو انمیں سے حرب بدر میں مقتول او مغلوب کیا حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ مراد اس
قوم سے دو قبیلے ہیں بنی امیہ اور بنی مغیرہ کہ نعمت حق کو تغیر دیا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ اور اتارا قوم اپنی کو گھر ہلاک کے بیچ کہ جہنم ہی جہنم
عطف بیان دار البوار کا ہی يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے بیچ اسکے وَبِئْسَ الْقَرَارُ اور بُری ہی جگہہ قرار کی دوزخ وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا اور
مقرر رکئے اونہونے واسطے اللہ کے شریک بیچ عبادت کے کہ انکو پوجتے ہیں یا بیچ نام کے کہ انکو آلہ کہتے ہیں لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ تو کہ گمراہ کریں اوگو نکو
راہ اللہ کی سے کہ طریق توحید ہی قُلْ تَمَتَّعُوا کہہ کہ فایدہ اٹھاؤ دنیا میں ساتھ آرزوں اپنی کے یعنے چھوڑ دو کہ عمر اپنی بتوں کی عبادت میں گماؤ یں
یہہ امر واسطے تہدید کے ہی یعنے دو چار روز اسی طرح گذارو فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ پس تحقیق بازگشت تمہاری طرف آگ دوزخ کے ہی
قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے امر کرو واسطے بندوں میرے کے
جو ایمان لائے ہیں کہ قایم رکھیں نماز کو اور خرچ کریں اس چیز سے کہ دی ہی ہمنے انکو پوشیدہ اور ظاہر یعنے خیرات چھپا کر دیں کہ نفل انفا بہتر ہی
اور زکوٰۃ ظاہر دیں کہ فرض میں اظہار اولیٰ ہی اور یہہ چیزیں کریں مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ پہلے اس سے کہ آوے وہ
دن کہ نہ بیچنا ہی بیچ اسکے اور نہ دوستی یعنے دن قیامت کا کہ اسمیں نہ خرید و فروخت ہی کہ تدارک اپنے تقصیر کا کرے اور نہ دوست کسیکا کوئی ہی
کہ اس سے نفع لے بلکہ اغلب دوست دشمن ہوجاوینگے الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ
مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور اتارا آسمان سے پانی پس نکالا
بسبب اس پانی کے میوون سے رزق واسطے تمہارے وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ اور مسخر کیا واسطے تمہارے کشتی کو تو کہ
چلتی ہی بیچ دریا کے ساتھ حکم اسکے کے جس جگہہ کہ چاہتے ہو تم وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ اور مسخر کیا واسطے تمہارے نہروں کو یعنے تیار کیا واسطے نفع
اور مصرف تمہارے کے وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ اور مسخر کیا واسطے نفع اور روشنی تمہارے کے سورج کو اور چاند کو در انحال کہ ہمیشہ
پھرنیوالے ہیں وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور مسخر کیا واسطے تمہارے رات اور دن کو کہ آگے پیچھے چلے آتے ہیں ایک سونے اور راحت کیواسطے
دوسرا کسب معیشت کے لئے وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ اور دی تمکو بعضے ہر چیز سے کہ سوال کرتے ہو تم اسکو اور نہیں سوال کرتے ہو تم
اسکو یعنے جسکی تمھیں احتیاج ہی وہ خواستہ اور ناخواستہ تمھیں دی وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا اور اگر گنو تم نعمتیں اللہ کی کہ اپنے
فضل اور کرم سے تمھیں دیں ہیں نہ گن سکو گے انکو سلمی نے کہا ہی کہ مراد اس نعمت سے پیغمبر ہمارے ہیں إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ تحقیق
انسان البتہ ظلم کرنیوالا نا شکر ہی ظلم کرتا ہی کہ شکر نعمت سے غافل ہی اور کفران کرتا ہی کہ حقیقت منعم سے جاہل ہی یا ظلوم ہی کہ محنت میں جزع اور
شکایت کرتا ہی اور کفار ہی کہ نعمت میں بخل کرتا ہی اور کسی کو نہیں دیتا وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ
أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے بیچ مناجات اپنی کے ای پروردگار میرے کر اس شہر مکے کو امن والا اور ایکطرف کر مجھہ کو اور
بیٹوں میرے کو اس سے کہ عبادت کریں ہم بتوں کی رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ ای پروردگار میرے تحقیق بتوں نے گمراہ کیے
بہت لوگوں میں سے یعنے یہہ سبب گمراہی کا بہتوں کے ہوئے فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي پس جو کوئی پیروی کرے میری دین میرے میں پس تحقیق وہ
مجھہ سے ہی یعنے میری ملت میں ہی وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور جسنے نافرمانی کی میری سوا شرک کے پس تحقیق تو بخشنے والا مہربان
ہی یا قادر ہی کہ بخشے انکو اور رحمت کرے اوپر ساتھ توفیق توبہ کے یا بعد توبہ کے رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي ای پروردگار ہمارے تحقیق
میں نے بسائی ہی یعنے اولاد اپنی مراد اس سے اسمٰعیل علیہ السلام ہیں کہ جب بی بی ہاجرہ سے یہہ پیدا ہوئے زمین شام میں بی بی سارہ نے کہا کہ مجھے رشک
آتا ہی ہاجرہ اور بیٹے اسکے کو لیجا کر ایسی جگہہ بسا کہ پانی اور آبادانی نہ ہو حضرت ابراہیم نے تامل کیا وحی نازل ہوئی کہ جو سارہ کہتی ہی وہی کر پس ابراہیم
براق پر بیٹھے اور ہاجرہ اور اسمٰعیل کو اپنے ساتھ سوار کرکر تھوڑی دیر میں شام سے زمین حرم میں آکر وادی مکے میں چھوڑ گئے اور دعا کی کہ الٰہی میں نے
انکو بسایا بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ بیچ میدان بن کھیتی کے یعنے پانی نہیں جو کھیتی کی جاوے نزدیک گھر تیرے با حرمت کے کہ زمانہ



آدم علیہ السلام میں تھا اور نہیں تو دعا کے وقت ابراہیم علیہ السلام کے کہاں تھا رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ
ای پروردگار ہمارے بسایا ہی میں نے انکو تو کہ قایم رکھیں نماز کو اور تیری عبادت کریں پس کر دلوں کو بعضے لوگوں کے کہ جذب محبت سے جھکتے ہوں
طرف انکے دعا ابراہیم علیہ السلام کی قبول ہوئی بعد جانے انکے کے زمانہ اندک میں چشمہ زمزم کا قدم جبرئیل یا اسمٰعیل سے ظاہر ہوا لوگوں نے ارادہ اقامت
کا وہاں کیا اور دن بدن شوق آدمیوں کا اسطرف زیادہ ہی سمجھ لیجیئے کہ اگر من تبعیضیہ مِنَ النَّاس میں نہ ہوتا فارسی اور رومی اور ہندی اور ترکی اور یہودی
اور نصرانی حرم میں ازدحام کرتے اور پروانہ وار شعلہ جمال اسکے پر گرتے پھر ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ
اور رزق دے ان بلدے والوں کو میووں سے تو کہ وہ شکر کریں تیری نعمتوں کا یہہ دعا بھی قبول ہوئی باوجود اسکے کہ مکہ میں کھیتی کا ہی طرح طرح کے میووں
سے بھرا ہی تفسیر انوار میں ہی کہ سب فصلوں کے میوے وہاں ہر فصل میں موجود ہیں اور جو تکرار دعا کا دلیل تضرع اور نیاز کی ہی پھر دعا کی کہ رَبَّنَآ
اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ای پروردگار ہمارے تحقیق تو جانتا ہی جو چھپاتے ہیں ہم اور جو ظاہر کرتے ہیں **مصرع** بنائے نہاں آشکارا
تو ہی ؎ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ اور نہیں چھپا اوپر اللہ کے کچھ بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ سب تعریف واسطے خدا کے ہی جسنے محض فضل اپنے سے بخشا مجھ کو اوپر بڑھاپے کے اسمٰعیل جو نسٹھ برس
کی عمر میں یا ننانوین سن میں اور اسحٰق تو دو برس کی عمر میں یا ایک سو بارہ برس کی سن میں اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ تحقیق پروردگار میرا البتہ سننے والا
ہی دعا اور قبول کرنیوالا ہی کہ دعا واسطے فرزندوں کے کی تھی سو مقبول ہوئی رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ای پروردگار میرے کر مجھ کو
قایم رکھنے والا نماز کا اور اولاد میری کو بھی قایم رکھ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ ہمیشہ اولاد ابراہیم میں سے لوگ اوپر فطرت اسلام کے
ہوئے ہیں اور ہونگے قیامت تک رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ای پروردگار میرے کرم کر اور قبول کر دعا میری رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ای پروردگار میرے بخش مجھکو اور ماں باپ میرے کو جو ایمان لاویں اور سب ایمان والوں کو جسدن قایم ہووے حساب خالق کا
سمجھ لیجیئے کہ دعاے ایمان والدین قبل نہی سے تھی اور ہنوز یاس انکے ایمان سے نہوئی تھی یا مراد آدم اور حوا ہیں اور ابن عباس رض نے کہا کہ مراد
مومنوں سے امت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیہ ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اور ہرگز مت گمان کر ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم تو کہ غافل ہی اس چیز سے کہ کرتے ہیں ظالم یہہ خطاب ظاہر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی لیکن مراد غیر آپ کے ہی اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ
تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ سوا اسکے نہیں کہ ڈھیل دیتا ہی عذاب انکے کو واسطے اسدن کے کہ خیرہ ہو جاوینگے بیچ اسکے نظریں ہول اور وحشت دیکھ کر
یا چڑھ جاوینگے نظریں مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ دران حال کہ صاحب نظروں کے دوڑتے ہونگے طرف اسرافیل علیہ السلام کے کہ انکو عرصہ محشر میں
بلاوینگے اونچا کئے ہوئے سروں اپنے کو لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ نہ پھر آوینگی طرف انکے نظریں انکی کہ اپنے آپ کو دیکھیں وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ
اور دل انکے گرے ہوئے ہونگے یا خالی ہونگے فہم اور خرد سے بسبب غلبہ وحشت اور حیرت کے وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيْهِمُ الْعَذَابُ اور ڈرا لوگوں کو
یعنے مکے والوں کو اسدن سے کہ آویگا انکو عذاب اور وہ دن موت کا ہی یا قیامت کا فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ
دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ پس کہینگے وہ لوگ کہ ظلم کرتے تھے ساتھ شرک اور تکذیب کے ای پروردگار ہمارے ڈھیل دے ہمکو یعنے ہمیں دنیا میں
بھیج اور عذاب ہمارے کو مہلت دے ایکوقت نزدیک تک تا کہ قبول کریں ہم پکارنے تیرے کو یعنے اس شخص کے کو کہ توحید کیطرف بلاوے
اور پیروی کریں ہم رسولوں کی اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ جواب میں انکے فرشتے کہینگے کیا نہ تھے تم کہ قسم کھاتے تھے
پہلے اس سے دنیا میں کہ نہیں واسطے تمھارے زوال مراد یہہ ہی کہ کہتے تھے ہم دنیا ہی میں رہینگے آخرت کو نہیں جاوینگے وَسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور رہتے تھے تم بیچ گھروں ان لوگوں کے کہ ظلم کیا تھا انھوں نے جانوں اپنی پر بسبب کفر کے مثل فرعون اور عاد اور ثمود کے
وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ اور ظاہر ہوا تھا واسطے تمھارے کیونکر کیا ہمنے ساتھ انکے یعنے آثار نزول عذاب کے انکے مکانوں میں دیکھ لیئے تھے
تمنے وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ اور بیان کیں ہمنے واسطے تمھارے مثالیں احوال انکے سے وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ اور تحقیق

مکر کیا تھا ان لوگوں نے مکر اپنا اور نزدیک اللہ کے ہے جزا مکر انکے کی وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ اور نہ تھا مکر انکا کہ ٹل جاویں اُس سے
پہاڑ شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مثال بہت پہاڑ کی دی یعنے کافروں نے حیلے اٹھائے کہ شریعت کو جو ثبات اور استحکام میں مثل کوہ ہے زایل کریں سو کیا
محال ہے کہ یہہ امر محال ہے جیسا کہ کوہ کو جا سے لے اُٹھا کاہ کی کب مجال ہے دین خدا کو مردود کم کرے یہہ محال ہے یا یہہ معنی ہیں کہ تحقیق تھا مکر انکا
سختی اور ہول میں ساختہ و پرداختہ تا کہ جگہ سے ٹل جاوے اس مکر سے پہاڑ معالم میں علی مرتضی رض سے منقول ہے کہ یہہ آیت نمرود کی شان میں ہے کہ جب
ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ آتش سے سلامت نکل آئے کہنے لگا کہ ابراہیم بڑا خدا رکھتا ہے کہ آگ سے بچا دیا آسمان پر جا کے میں دیکھوں اسکو امیرون
نے کہا کہ آسمان بہت بلند ہے اسپر چڑھنا محال ہے نمرود نے نہ سنا اور ایک بات بنوائی اونچی تین برس میں تیار ہوئی اسپر چڑھ کر جو دیکھا تو آسمان
ویسا ہی اونچا نظر آیا دوسرے دن وہ بات گر پڑی قصہ اسکا سورہ نحل میں آویگا پھر جب وہ گری اور لوگ بہت ہلاک ہوئے نمرود مردود نے غصے
ہو کر کہا کہ آسمان پر جا کر خدا ے ابراہیم سے کہ منارا میرا گرایا ہے جنگ کرونگا پھر چار کرگسوں کو خوب طرح سے پال کر موٹا اور قوت ور کیا اور ایک صندوق
بنوایا اسکو دو کھڑکیاں رکھیں ایک تلے ایک اوپر اور چاروں کونوں پر چار نیزے لگائے محکم پھر نیزے پر ایک ایک مردار لٹکا دیا اور چاروں
طرف صندوق کے چاروں کرگسوں کو باندھ لیا اور نمرود مردود ایک رفیق کو ساتھ لے اس صندوق میں بیٹھا کرگسوں نے جو مردار اوپر دیکھا اُڑے
صندوق کو لئے ہوئے بعد ایکدن اور ایک رات کے اوپر کی کھڑکی کھولکر جو دیکھا آسمان ویسا ہی بلند تھا نیچے کی کھڑکی کھولی رفیق سے کہا
دیکھ اُسنے دیکھکر کہا کہ پانی ہی پانی نظر آتا ہے پھر بند کرکے ایکدن اور ایک رات اور اوڑنے دیا پھر اوپر کی کھڑکی کھولکر دیکھا تو وہی حال آسمانکا
تھا نیچے کھڑکی کھولکر دیکھا تو دھواں اور اندھیرا تھا اور کچھ نہ سوجھتا تھا ڈرا اور نیزوں کو جھکا دیا مردار نیچے لٹک گئے کرگسوں نے نیچے اترنے کا ارادہ
کیا اترتے اترتے زمین پر آ گئے اور وقت اترنے کے کرگسوں کے پروں کی آواز ایسی ہیبت ناک تھی کہ پہاڑ مقاموں اپنے سے زایل ہو جاویں
فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ پس ہرگز مت گمان کر اللہ کو خلاف کرنیوالا وعدے اپنے کا پیغمبروں اپنے سے یعنے وعدہ فتح کا
جو فرمایا ہے کہ انا لننصر رسلنا اور ولاغلبن انا ورسلی اسمیں خلاف نکیا ہے نہ کریگا اور تجھے اعدا پر فتح یاب کریگا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
ذُو انْتِقَامٍ تحقیق اللہ غالب ہے بدلا لینے والا اولیا کا اعدا سے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ اُسدن کہ بدلے جاویگی زمین
دوسری زمین سے اور بدلے جاوینگے آسمان دوسرے آسمانوں سے تیسیر میں ہے کہ بدلنا زمین کا برابر کردینا پہاڑ اور درخت اور دریا کا ہے اور بدلنا
آسمانوں کا سیاہ کردینا سورج اور تاروں کا ہے اور معالم میں ایک قول ہے کہ آسمانوں کو بہشت کردینگے اور زمینوں کو دوزخ اور علی مرتضی رض
سے منقول ہے کہ زمین کو بدلینگے چاندی کی زمین سے اور آسمان سونیکے آسمان سے اور ابن عباس رض کا قول بھی موید اسی کا ہے کہ کہا دن قیامت
کے زمین نقرہ پاک کی ہوگی کہ اسپر کچھ گناہ نکیا وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور ظاہر ہونگے سب لوگ قبروں اپنی سے واسطے محاسبے اللہ
اکیلے غالب کے وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ اور دیکھیگا تو گنہگاروں مشرکوں کو اُسدن جکڑے ہوئے باہم بیچ
زنجیروں کے بواسطہ شرکت کے عقاید اور اعمال میں باہم قرین کیا ہوا ہر ایک کو ساتھ اس شیطان کے کہ وسوسہ ڈالنے والا اسکا تھا بیچ طوقونکے
سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ کرتے اُنکے گندھک کے ہونگے کہ آتش تیز اور بوے سخت اسکی سے معذب ہونگے لکھا ہے کہ گندھک دوزخمیں اور
یہاں کے میں فرق ایسا ہے جیسا آتش دوزخ اور آتش دنیا میں وَتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ اور ڈھانک لیگی موہنوں انکے کو آگ
لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ یہہ متعلق برزوا کا ہے یعنے قبروں سے نکلینگے تو کہ جزا دیوے اللہ ہر جی کو جو کچھ کیا ہے اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب بندونکا هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ
اُولُوا الْاَلْبَابِ یہہ قرآن یا جو نصیحت اس سورۃ میں ہے پہنچا دینا ہے واسطے لوگوں کے یا کفایت ہے واسطے اون کے تو کہ پند دیے جاوین ساتھ اسکے اور
تو کہ ڈرائے جاوین ساتھ اسکے اور تو کہ جانیں تامل کرکر بیچ دلایل قدرت کے کہ اسمیں مذکور ہیں یہہ بات کہ سوا اسکے نہیں کہ وہی معبود اکیلا ہے اور
تو کہ نصیحت پکڑیں صاحب عقل کے اور باز رہیں مناہی سے اور نہ پھریں اوامر الہی سے **نظم** سراسر ہے قرآن وعظ اور پند ٭ اسے گوش دل سے سن ای خردمند ٭

اوامر جو اسمین ہین سو لا بجا ۔ تو ہی سے جان اپنی آفت بجا ۔ لگا دلپہ اپنے نصیحان کا داغ ۔ اشارہ اسی پر ہی ہذا بلاغ ۔ سورہ حجر مکی ہی ننانوے آیتین اور چھے سو چون کلمے ہین دو ہزار سات سو اکہتر حرف ہین وصل اسکے لمس ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ ابراہیم کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھ ذکر وحی اور تبلیغ کے تھا ابتدا اس سورہ حجر کی ساتھ ذکر کتاب حمید اور قرآن مجید کے فرمائی ۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ		بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ		تسع وتسعون اٰیۃ

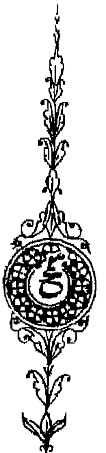
الٓرٰ حروف مقطعہ مین قول علما کے بہت ہین بعضے کہتے ہین کہ انکی معانی مین گفتگو کرنی حرام ہی ینابیع مین ہی کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے معنی ان حروف کے پوچھے فرمایا کہ اگر مین انمین کلام کرونگا متکلف ہوونگا اور اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اپنے کو ارشاد کیا ہی کہ کہہ ما انا من المتکلفین اور بعضے کہتے ہین کہ ہر حرف اشارہ طرف ایک نام کے ہی چنانچہ یہان الٓر مین الف طرف اسم اللہ کے اور لام طرف اسم جبرئیل کے اور رے طرف اسم رسول کے ہی یعنی کلام اللہ بواسطہ جبرئیل بجانب رسول نازل ہوا تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ یہہ آیتین کتاب کی ہین یعنی سورت کی اور قرآن روشن کی یا بیان کرنیوالے حق اور باطل کی بعضون نے کہا ہی کہ کتاب اور قرآن ایک ہی لیکن دو نام لائے تاکہ ہر نام دلالت اوپر معنے کے کرے اور تنکیر قرآن کی واسطے تعظیم کے ہی رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ بہت وقت دوست رکھینگے وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ کاشکے ہوتے مسلمان اور یہہ آرزو انکی دنیا مین ہوگی وقت فتح پانے مسلمانون کے یا دم مرگ ہوگی یا قبر مین یا دن قیامت کے یا وقت حساب کے یا اسوقت کہ گنہگار موحدون کو دوزخ سے نکالینگے اور مشرکون پر دروازے دوزخ کے بند کر دینگے پھر وہ سمجھینگے کہ اب خلاصی ہماری آتش دوزخ سے نہ ہوگی آرزو کرینگے کہ کاشکے ہم بھی اہل اسلام سے ہوتے نقل ہی کہ خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ کے پاس غوث الاعظم اور ابن سقہ چلے راہ مین ایک شخص نے پوچھا کہان جاتے ہو کہا فلان غوث الوقت کی زیارت کو کہا کہ مین بھی چلتا ہون اگر صاحب کشف ہونگے خطرہ میرے دل کا معلوم کر لینگے جب تینون انکی خدمت مین پہنچے حضرت غوث الاعظم کو بشارت دی انھون نے کہا شتاب ہی کہ منبر پر کھڑے ہوکر کہے تو کہ قدمی علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ اور ابن سقہ کو کہا ختم تیرا دین اسلام پر ہوگا اور شخص ثالث کو کہا کہ تا نرمہ گوش غرق دنیا مین ہوگا پس جو انھون نے فرمایا تھا وہی ہوا کہ غوث الاعظم کو وہی رتبہ ملا اور ابن سقہ بھی بدین اسلام موا اور وہ شخص ثالث زن نصاری پر مبتلا ہوکر غرقہ لجہ دنیا ہوا وقت نزع کے اُس سے پوچھا کہ تو مسلمان تھا اور علم رکھتا تھا کچھہ اسلام سے اسدن یاد رکھتا ہی کہا کہ قرآن حفظ تھا سب بھول گیا مگر ایک آیت یاد ہی ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین معاذ اللہ امتحان اولیا کا ایسا ہوتا ہی ربما تخفیف با قراءت نافع اور عاصم کی ہی اور باقی بہ تشدید پڑھتے ہین ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ چھوڑ دے انکو یہہ امر اہانت اور حقارت کا ہی یعنے کافرون سے ہاتھ اٹھا تو کہ دنیا مین کھاوین اور فائدہ اٹھاوین اور غافل کرے انکو امید لمبی یعنے بہت جینے کا بھروسا کر معاد اور مآل سے بیفکر رہین پس البتہ جانینگے آخر کار کردار اور گفتار اپنے کو وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ اور نہین ہلاک کیے ہمنے کوئی بستی والے مگر واسطے انکے لکھا ہوا ہی معلوم لوح محفوظ پر کہ کب تک سلامت رہینگے اور کب ہلاک ہونگے مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ نہین آگے نکل جاتی کوئی جماعت وقت ہلاک اپنی سے اور نہ پیچھے رہ جاتی ہی اس سے **بیت** اجل سے نہین پیش و پس یک نفس ۔ نہو یک نفس بھی اجل پیش و پس ۔ وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ اور کہا کافرون نے عرب کے اے وہ شخص کہ اتارا گیا ہی اوپر اسکے قرآن تحقیق تو دیوانہ ہی کہ ہمکو نقد سے طرف نسیہ کے بلاتا ہی سمجھہ لیجئے کہ یہہ بات ٹھٹھے بازی سے کہتے تھے کیونکہ اعتقاد نزول کا فرونکی کرین اور دیوانہ ٹھہراوین یہہ کہان ہوسکتا ہی لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور دوسری کہا کیون نہین لے آتا ہمارے پاس فرشتون کو گواہی پر اپنی رسالت کے اگر ہی تو سچون سے دعوی پیغمبری مین پس حق تعالیٰ جواب مین انکے فرماتا ہی کہ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ نہین اتارتے ہم فرشتون کو مگر ساتھہ وحی کے یا عذاب کے کہ فرشتہ بصورت اصلی وقت عذاب کے نازل ہوتا ہی جیسے قوم ثمود نے جبرئیل علیہ السلام کو وقت صبح کے دیکھا تھا یا وقت مرگ کے کہ ہر ایک دیکھتا ہی ننزل بصیغہ متکلم اور نصب ملائکہ قراءۃ حفص کی ہی اور حمزہ اور کسائی کی اور ساتھہ تے کے بصیغہ مجہول قراءت ابوبکر کی ہی برفع ملائکہ وَمَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ اور نہین اسدن کہ فرشتے کو صورت اصلی پر بھیجونگا مین ڈھیل دیے گئے یعنے اسیوقت معذب

ہونگے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ تحقیق ہمنے اُتارا ہی قرآن کو کہ یاد کرموسناں ہی اور ذکر بمعنی شرف بھی آتا ہی یعنے کتاب کہ موجب شرف خوانندگان ہی اور ہم واسطے اسکے نگہبان ہیں تحریف سے یعنے شیطان نہ کلام باطل اسمین زیادہ کرسکیگا نہ حق مین سے کم کرسکیگا یا نگہبان ہین ہم بار رکھینگے خلل سے یا نگاہ رکھنے والے ہین ہم اسکو دلمین جسکے کہ چاہین اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر لہ کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھرتی ہی یعنے نگہبان اسکے ہین ہم ضرر پہنچانے سے دشمنوں کے **نظم** عداوت سے دوجگ کے کچھ ڈر نہین ہے + اگر دوست میرا نگہبان میرا ہو + نہ شادی سے عالم مین پھر مین سماؤن + جو غمخوار میرا وہ جانان میرا ہو + وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ اور تحقیق بھیجے تھے ہمنے پیغمبر پہلے تجھسے بیچ امتون پہلی کے وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور نہین آتا تھا اُنکے پاس کوئی پیغمبر سے مگر تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے جیسا کہ یہہ معاند تجھسے کرتے ہین مراد اس سے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فقط آپ ہی کو قوم نے ایذا نہین دی تمام انبیا اسی بلا مین مبتلا تھے كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ جیسا کہ ٹھٹھا اور انکار کرنا انبیا سے پہلی امتون کے دلون مین ڈالا تھا اسیطرح دوڑاتے ہین ہم اس انکار اور استہزا کو بیچ دلون کافرون زمانے تیرے کے لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ نہین ایمان لاتے ساتھ قرآن کے اور تحقیق گذر گئی ہی عادت اللہ کی بیچ ہلاک پہلون کے یعنے جو کوئی ان مین سے ہلاک ہوا ہی بسبب نہ قبول کرنے حق کے اور جھٹھلانے پیغمبر کے ہوا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ وعید اہل مکے کے حق مین ہی کہ تکذیب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور معجزات دیکھ کر اور اور معجزے نئے نئے مانگنے لگے اور فرشتوں کا اترنا گواہی رسالت دینے کو چاہنے لگے حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ اگر کھولدیوین ہم اوپر اُنکے دروازے آسمان کے پس ذنکو ہوجاوین فرشتے انکی نظر دلمین بیچ اس دروازے کے چڑھتے اور اترتے لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا البتہ عناد اور رشک کے سبب کہینگے سوا اسکے نہین کہ مست ہو گئین ہین آنکھین ہماری یا باندھ دی ہی نگاہ ہماری کہ کچھ کا کچھ سوجھتا ہی یا اگر دروازہ آسمان کا کھول دین اور کافر اسپر جاکر عجائبات مشاہدہ کرین کہین کہ چشم بندی ہماری کردی ہی یہہ جو ہم دیکھتے ہین خارج مین وجود نہین رکھتا سکرت کو ابن کثیر نے بتخفیف کاف پڑھا ہی اور باقی سب قرا بتشدید پڑھتے ہین بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ بلکہ ہم ایک قوم ہین جادو کئے ہوئے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمپر جادو کیا ہی جیسے اور معجزے دیکھ کر کہتے تھے ہذا سحر مستمر وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ اور تحقیق پیدا کئے ہمنے بیچ آسمانون کے بارہ برج صورت صفت خواص مین ایکدوسرے کے مخالف اور زینت دی ہمنے اُنکو یعنے اُن برجون کو یا آسمان کو ساتھ ستارون کے واسطے دیکھنے والون کے سمجھ لیجئے کہ آسمان کی مثل مانند خربوزے کے بارہ پھانکین ہین انھین برج کہتے ہین آفتاب ہر سال سب طی کرتا ہی موسم گرمی سردی سے بدلتا ہی اور گرمی سے مینہ آتا ہی مینہ سے آبادی مخلوق کی ہوتی ہی پس حقتعالیٰ فرماتا ہی کہ آسمان مین ہمنے برج پیدا کئے اور رونق دی انکو واسطے ناظرین کے کہ نگاہ عبرت سے دیکھین اور قدرت کاملہ پیدا اس پیدا کرنیوالے کے دلیل پکڑین وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ اور نگاہ رکھا ہی ہمنے آسمان کو ہر ایک شیطان راندے گئے سے کہ اسپر چڑھے اور احوال اخبار وہان کی معلوم کرے اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ مگر جس نے کہ چرا لیا سننے کو یعنے فرشتون کی بات جاکر چوری سے سن لی پس پیچھے لگتا ہی اسکے شعلہ روشن ابن عباس رضی سے منقول ہی کہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے عیسیٰ ع کے وقت تک شیطان آسمانون پرجاتے تھے اور فرشتون سے جو اخبار لوح محفوظ پرتھی سب سنکر زمین پر آکر کاہنون سے کہتے تھے تب عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام پیدا ہوئے تین آسمانون پر جانا شیطانون کا بند ہوا جب ولادت باسعادت ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی سب آسمانون سے منع کیا جانا انکا اور واسطے رجم انکے کے ستارے روشن مقرر ہوئے اور کہانت کا دروازہ بند ہو گیا **بیت** نہ کیون ممنوع ہو جانا فلک پر اب شیاطین کا + کہ تیرے دور مین کیا اوج ہو ملعون بے دین کا + وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ اور زمین بچھائی ہمنے پانی پر خانہ کعبہ کے نیچے سے اور ڈالے ہمنے بیچ زمین کے پہاڑ اور اُگائی ہمنے بیچ زمین کے ہر ایک چیز کو تولی ہوئی ترازو ئے حکمت مین یعنے اندازہ کی ہوئی ساتھ اندازہ معین کے جسطرح کہ ہمارے ارادے مین آیا یا وہ چیز کہ تولین اور ناپین یا موزون کی معنی مستحسن کی یعنے کین ہمنے زمین مین چیزین اچھی فائدہ مند درخت اور کھیتیان وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ اور کئے ہمنے واسطے تمھارے

بیچ زمین کے اسباب معیشتون کے لباس اور طعام سے اور کیا ہمنے واسطے تمہارے اسکو کہ نہین تم واسطے اسکے رزق دینے والے یعنے خادم اور غلام
یا سواریان اور انعام وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ اور نہین کوئی چیز کہ آدمی طرف اسکے محتاج ہو مگر ہین ہمارے پاس خزانے اسکے یعنے بیچ حکم
ہمارے کے ہی اور ہم قادر ہین اسکے پیدا کرنے پر بے تکلیف وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ اور نہین اتارتے ہم اسکو مگر ساتھ اندازہ معلوم کے کہ نہ کم
اس سے چاہئے نہ زیادہ وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰكُمُوْهُ اور بھیجا ہمنے باؤ کو بوجھل کرنیوالی یعنے پانی ڈالنے والی
ابر مین اور دانہ ڈالنے والی کھیت مین پس اتارا ہمنے آسمان سے پانی پس پلایا ہمنے تمکو وہ پانی اور اختیار دیا تمکو اوسپر وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِیْنَ اور
نہین تم اس پانی کو ذخیرہ کرنیوالے کوئے یا حوض مین یعنے نگاہ رکھنے والے مگر ہم حافظ نگہبان اسکے ہین امام ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہی کہ
نہین ہو تم اللہ کے خزانہ رکھنے والے یعنے خزانے اسکے تمہارے ہاتھ مین نہین اور جو تمہارے ہاتھ مین خزانے ہین وہ بھی اسیکے ہین وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ
وَنُمِیْتُ اور تحقیق ہم جلاتے ہین اور مارتے ہین لطایف قشیری مین ہی کہ زندہ کرتے ہین ہم دلون کو بانوار مشاہدہ اور مارتے ہین انفسون کو بنار مجاہدہ
یا زندہ کرتے ہین موافقت طاعات مین اور مردہ کرتے ہین متابعت شہوات مین بحر الحقایق مین ہی کہ احیاے قلوب اولیا ہم ساتھ انوار لمعات جمال
کے اور امانت نفوس انکے کے کرتے ہین ہم ساتھ سطوات نظرات جلال کے یا موت اور حیات دیتے ہین ساتھ روح نکالنے اور ڈالنے کے وَنَحْنُ
الْوٰرِثُوْنَ اور ہم وارث ہین یعنے باقی بعد فنا سب خلق کے کیونکہ میراث اسکو کہتے ہین جو ایک کے مرنے کے بعد دوسریکو پہنچے پس سب فنا ہونیوالے
ہین اور حق تعالی ہی کو بقا ہی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ اور تحقیق ہم جانتے ہین آگے پھرنیوالون
کو تم مین سے اور تحقیق ہم جانتے ہین پیچھے رہنے والون کو یا ہم جانتے ہین پہلون اور پچھلون کو جو موئے ہین آدم علیہ السلام کیوقت سے تا
اسدم اور جیئین گے تا قیامت یا جو پیدا ہو چکے ہین اور جو پیدا ہون گے یا جانتے ہین ہم پہلے قرنون کو اور قرن امت محمدیہ کو یا جانتے ہین انکو جو
مقدم ہین صف جہاد مین یا طاعت مین اور انکو جو موخر ہین انہین اسباب نزول مین ہی کہ ایک عورت حسینہ حضرت کے پیچھے صف عورات مین
نماز پڑھتی تھی بعضے لوگ پیچھے کھڑے ہوتے تھے اسکو دیکھنے کو بعضے آگے کھڑے ہوتے تھے کہ رکوع مین زیر بغل سے جھانکین حق تعالی نے
فرمایا کہ مقدم اور موخر صف والون کو جانتے ہین ہم اور ہمپر کچھ چھپا نہین وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَحْشُرُهُمْ اور تحقیق پروردگار تیرا وہی اٹھا کریگا
انکو کہ مقدم اور موخر ہین اور جزا ہر ایک کی دیگا اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ تحقیق وہ حکمت والا جاننے والا چھپے اور ظاہر کا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ اور تحقیق پیدا کیا ہمنے آدم کو خشک مٹی سے کہ ہاتھ مارنے سے بجتی تھی کیچڑ سڑے ہوئے سے تبیان مین ہی کہ اللہ
تعالی نے آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا اسطرح کہ خاک پر مینہ برسایا وہ گل گئی مدت تک اوسے چھوڑ دیا تاکہ حما ہوئی یعنے کیچڑ ہو گئی پھر پتلا بنایا اور
مسنون معنی مصور ہی پھر چھوڑ دیا تو کہ خشک ہوئے اور مرتبہ صلصال کو پہنچے کہ ہاتھ مارنے سے بجنے لگے وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ
اور جن کو کہ باپ پریون کا ہی پیدا کیا ہمنے اسکو پہلے آدم سے آتش بے دود سے کہ لو ہی ابن مسعود سے مروی ہی کہ سموم دنیا ایک جزو ہی ستر
اجزاے سے اس سموم کے کہ جس سے جن پیدا ہوا وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ اور یاد کر جب
کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتون کے کہ تحقیق واسطے خلافت زمین کے مین پیدا کرنیوالا ہون بشر کو بجنے والے مٹی سے جو بنی ہو کیچڑ سڑے ہوئے سے
فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ پس جب درست کرون مین صورت اور ہیئت اسکی اور پھونک دون مین بیچ اسکے روح
آفریدہ اپنی سے کہ وہ ساتھ اسکے زندہ ہو جاویگا پس گر پڑو واسطے اسکے سجدہ کرتے ہوئے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِیْسَ پس سجدہ
کیا فرشتون نے ساروں نے مگر ابلیس نے کہ تکبر کی راہ سے اَبٰٓی اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ نمانا یہ کہ ہو ساتھ سجدہ کرنیوالون کے آدم کو
قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ فرمایا اللہ تعالی نے ای ابلیس کیا ہی واسطے تیرے اور کیا غرض تھی تیری یہ کہ نہوا تو ساتھ سجدہ
کرنیوالون کے قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ کہا ابلیس نے کہ نہین مین لائق اسبات کے کہ سجدہ کرون مین
واسطے بشر کے کہ پیدا کیا تونے اوسکو مٹی بجنے والی سے جو تھی سڑے ہوئے کیچڑ سے یعنے اوسکو تونے برے عنصر سے پیدا کیا کہ خاک ہی سڑی بدبو اور مجھے



اچھے عنصر سے بنایا کہ آگ ہی پس روحانی لطیف کیونکر جسمانی کثیف کے آگے سر جھکاوے **بیت** صورت آدم پہ کی اُسنے نظر + معنی آدم سے
تھا وہ بیخبر + دیکھہ کر ویرانہ خطا یہہ پھر گیا + یہہ سمجھا گنج مخفی ہی بھرا + قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ فرمایا حق تعالی نے ابلیس کو پس نکل آسمان
سے یا بہشت سے یا گروہ ملائکہ سے یا صورت ملکی سے یا مرتبے سے کہ رکھتا ہی پس تحقیق تو رانده ہوا ہی بھلائی اور برائی سے وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ
إِلَى يَوْمِ الدِّينِ تحقیق اوپر تیرے لعنت ہی دن قیامت تک لباب مین ہی کہ قیامت تک اوپر تیرے لعنت کرینگے پھر عذاب تجھے ہوگا کہ لعنت
بھول جاویگا قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ کہا ابلیس نے ای پروردگار میرے پس مہلت دے مجھہ کو اُس دن تک کہ اٹھائے جاوینگے لوگ
غرض اسکی یہہ تھی نہ مرون کیونکہ جانتا تھا کہ بعد بعث کے موت نہین حقتعالی نے قبول کر کر قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ
الْمَعْلُومِ فرمایا پس تحقیق تو ڈھیل دئیے گیون سے ہی دن وقت معلوم تک کے یعنے زمانہ فنا خلق تک ساتھہ نفخہ اولی کے کیونکہ مذہب جمہور
یہی ہی کہ نفخہ اولی نفخ موت ہی اور نفخہ ثانیہ نفخہ احیا اور درمیان ان دونون نفخون کے بقول اشہر چالیس برس ہین پس ابلیس چالیس برس
مردہ رہیگا پھر اٹھایا جاویگا قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ کہا ابلیس نے ای پروردگار میرے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا تونے مجھکو
یا قسم ہی اسکی کہ گمراہ کیا تونے مجھہ کو البتہ زینت دونگا مین واسطے آدمیون کے گناہونکو بیچ زمین دنیا کے کہ گھر غرور کا ہی مدارک مین ہی کہ ابلیس نے دوبار
قسم کھائی ہی گمراہ کرنے پر آدمیون کے ایکبار ساتھہ صفت ذات کے کہ فبعزتك لاغوينهم اور ایکبار ساتھہ صفت فعل کے کہ بما اغويتني اور
فقہا نے فرق کیا ہی درمیان دونون کے اہل عراق کہتے ہین کہ قسم کھانا ساتھہ صفات ذاتیہ کے مثل قدرت اور عظمت اور عزت کے یمین ہی اور ساتھہ
صفات فعلیہ کے جیسے رحمت اور غضب ہی یمین نہین اور اصح یہہ ہی قسم عرف پر ہی اسکو محاورے مین لوگون کے قسم کہتے ہین وہ قسم ہی اور نہین تو نہین
اور بعضے کہتے کہ بما اغويتني مین بے سببیہ ہی چنانچہ پہلے ترجمہ لکھا گیا وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ اور گمراہ کرونگا مین انکو
سب کو مگر بندے تیرے انمین سے جو خالص کئے گئے ہین شرک جلی و خفی سے مکر اور فریب میرا انمین اثر نکریگا قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ
فرمایا اللہ تعالی نے یہہ اخلاص ایمان مین راہ ہی کہ حق ہی اوپر میرے رعایت اسکی سیدھی کہ کجی نہین رکھنے اور جلد مقصود کو پہنچاتی ہی یا علی بمعنی الی ہی
یعنے اخلاص راہ ہی طرف میرے سیدھی إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ تحقیق بندے میرے اخلاص والے
نہین واسطے تیرے اوپر انکے قوت اور غلبہ مگر جسنے پیروی کی تیری گمراہون سے ہی اور اسپر تجھے غلبہ ہی وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ اور
تحقیق دوزخ جگہہ وعدے انکی ہی سب کے لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ واسطے دوزخ کے سات دروازے ہین لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ واسطے
ہر ایک دروازے کے گمراہون مین سے ایک حصہ ہی قسمت کیا ہوا سمجھہ لیجیے کہ مراد دروازون سے طبقے ہین اور واسطے ہر طبقے کے ایک قوم مقرر معین ہی
جہنم جائے گنہگاران اہل توحید ہی لظی مقام ترسایون کا ہی حطمہ مکان یہودونکا سعیر جگہہ صابئون کی کہ بیدین ہین سقر مقر گبرونکا جحیم محل مشرکون
کا ہاویہ کہ سب سے تلے کا درکہ ہی موضع منافقون کا ہی امام ابو منصور ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہی کہ مراد ابواب سے طبقات ہین اور جو مومن
دوزخ مین ہمیشہ نہین رہنے کے انکے واسطے کوئی طبقہ نہین ہی پہلا طبقہ دہریون کا ہی دوسرا ثنویون اور مشرکون عرب کا تیسرا براہمہ کا کہ
مطلقا منکر رسالت ہین چوتھا یہود کا پانچوان نصاری کا چھٹا مجوس کا ساتوان منافقون کا بحر الحقایق مین ہی کہ دوزخ کے [illegible]
رذایل کے سات درہین حرص شر حقد حسد غضب شہوت کبر بعضون نے کہا ہی کہ دوزخ کے سات دروازے اسواسطے ہین کہ
ساتون اعضا آدمی کے کہ چشم اور گوش اور زبان اور بطن اور فرج اور دست اور پا ہین اگر نافرمانی کرین ایک ایک کو ایک ایک دروازے
سے دوزخ مین داخل کرین **نظم** ساتون اعضاؤن کو اپنے راہ فنا + جب تلک ہو جرم وعصیان سے بچا + ہفت در دوزخ کے تا ہو جائین بند +
واسطے تیرے یہہ سن لے وعظ و پند + تجھہ مین ہی دوزخ کے یہہ ساتون ہین در + ہو کے نافرمان نہو اللہ سے ڈر + بند رکھہ انکو کہ تا ہون بند وہ +
کھل ہی وہ جاوینگے کھولا انکو جو + معصیت سے فتح اور طاعت سے بند + ہوتے ہین یہہ یاد رکھا ہی ہوشمند + إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ
تحقیق بچنے والے پیروی ابلیس کے سے بیچ بہشتون کے اور چشمون کے ہین یعنے ایسے جنتون مین ہین کہ وہان نہرین شراب کی اور دودھ کی



اور شہد کی اور آب شیرین کی جاری ہین اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ کہینگے فرشتے انکو کہ داخل ہو بہشتون مین ساتھہ سلامتی کے سب آفتون سے
یا ساتھہ سلام کے دران حال کہ امن مین ہو زوال سے وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ اور نکالدا لا ہینے جو کچھہ بیچ
سینون انکے کے تہا ناخوشی سے دنیا مین حضرت امیر سے منقول ہی کہ امید رکھتا ہون کہ مین اور طلحہ اور زبیر ہون یا حسد سے وہان کے کم درجے ایکدوسرے
کے دیکھکر رشک کہائین دران حال کہ بہائی ہو جائینگے آپسمین مہربانی اور دوستی مین اوپر تختون طلائی مرصع بجواہر کے امنی سامنے بیٹھے ہوے لکھا ہی کہ بہشتی
پشت ایکدوسرے کی نہین دیکھینگے کیونکہ جہان بیٹہہ جاوینگے اور جدھر منہہ کرینگے تخت بھی انکے اسطرف پھر جاوینگے پس ہر حال منہہ ہی ایکدوسرے کا دیکھینگے
لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ نہ لگیگی انکو بہشت مین سختی اور محنت کیونکہ وہ گھر نعم اور راحت کا ہی اور نہ وہ بہشت سے نکالے گئے
ہونگے یعنے ہمیشہ بہشت مین رہینگے لکھا ہی کہ ایکدن حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم باب بنی شیبہ سے مسجد حرام مین آئے صحابہ کو ہنستے دیکھکر کہا کہ کیا ہی کہ تمکو
خندان دیکھتا ہون مین صحابہ اسبات سے عتاب آپکا سمجھے آپ وہان سے گئے اور حجرہ شریفہ تک نہین پہنچے تھے کہ پھر آئے اور فرمایا کہ جبرئیل علیہ
السّلام نے آکر مجھے پیغام پہنچایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کیون میرے بندون کو نا امید کرتا ہی نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خبردے بندون میرے کو
یہہ کہ مین ہون بخشنے والا اس کیبکا کہ بخشش چاہے مہربان اوپر اوسکے کہ توبہ کرے وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ اور یہہ کہ عذاب میرا عاصی پر کہ
توبہ اور استغفار سے پھرا ہی وہی عذاب دردناک نظم غفران ورحمت اپنی دونون بیان کرکر تعذیب کا بہہ طرح کا ارشاد کردیا ہی رافت
یہہ وعدہ لطف تاکید عفو کے ساتھہ سابق غضب سے لاکر دل شاد کردیا ہی وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ اور خبردے بندون میرے کو مہمانون
ابراہیم علیہ السّلام کے سے کہ تین فرشتے تھے یا آٹھہ یا بارہ بشارت دینے کو انھین اور ہلاک کرنے کو قوم لوط علیہ السّلام کے آئے تھے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ
فَقَالُوْا سَلٰمًا جسوقت داخل ہوئے اوپر اسکے کہا سلام کرتے ہین ہم اوپر تیرے سلام کرنا کر قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ کہا ابراہیم علیہ السّلام نے تحقیق ہم
تمسے ڈرتے ہین سمجھ لیجئے کہ وجہ دہشت کی یہہ تھی کہ بے اذن اور بیوقت آئے تھے یا کہانا انکا نہین کہایا تھا پس فرشتون نے قَالُوْا لَا تَوْجَلْ
اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ کہا مت ڈر تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین تجھکو ساتھہ لڑکے علم والے کے یعنے اسحٰق کے کہ جب بلوغ کو پہنچیگا علم نبوت اسکو
حاصل ہوگا قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ کہا ابراہیم نے کیا بشارت دیتے ہو تم مجھکو اوپر اوسکے کہ لگا ہی مجھکو
بڑھاپا یعنے بڑھاپے مین بیٹا ہوگا پھر جوان ہو جاؤنگا پس ساتھہ کس چیز کے خوشخبری دیتے ہو تبشرون کو نافع بکسر نون ساتھہ تخفیف اسکے پڑھتا
ہی اور باقی ساتھہ فتح اور تخفیف کے قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ کہا فرشتون نے خوشخبری دیتے ہین ہم تجھکو ساتھہ راستی
اور درستی کے بیشبک وشبہ پس مت ہو تو نا امیدون سے کہ جو قادر بن ماں باپ کے پیدا کرنے پر ہی اسکو بڑھاپے مین اولاد دینا کیا مشکل ہی
قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ کہا ابراہیم علیہ السّلام نے مین رحمت پروردگار اپنے سے نا امید نہین اور کون ہی کہ نا امید ہو رحمت
رب اپنے کی سے مگر گمراہ بیت جسنے اوسکی وسعت رحمت کو پہچانا نہین یا اسنے راہ معرفت کو راستا جانا نہین یقنط کو ابو عمرو اور کسائی بکسر
نون پڑھتا ہی اور ایسے ہی یقنطون کو سورۂ روم مین اور لا تقنطوا کو سورہ زمر مین اور باقی سب ساتھہ فتح کے تینون جگہہ جب ابراہیم علیہ
السّلام نے کئی فرشتون کو دیکھا تامل کیا کہ یہہ سب ایک بشارت کیواسطے نہین آئے کچھہ اور بھی مہم ہوگی قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ کہا
پس کیا ہی مہم تمہارے ای بھیجے ہوئے اللہ کے قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ کہا انھون نے تحقیق ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم
گنہگارون کے یعنے کافرون کے کہ قوم لوط علیہ السّلام کی ہی تا انکو ہلاک کرین مگر کنبا لوط کا اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ اِنَّهَا لَمِنَ
الْغٰبِرِيْنَ تحقیق ہم نجات دینے والے ہین انکو سب کو مگر جورو اسکے کو مقرر کر رکھا ہی ہمنے یہہ کہ وہ پیچھے رہنے والون سے ہی شہر مین واسطے عذاب
کے لمنجوھم کو حمزہ اور کسائی بسکون نون اور تخفیف جیم پڑھتے ہین اور ایسے ہی لننجینہ کو سورہ عنکبوت مین اور باقی [illegible] نون اور تشدید جیم
دونون جگہہ پڑھتے ہین لیکن انا منجوک کو ابن کثیر اور ابوبکر اور حمزہ اور کسائی بسکون نون اور تخفیف جیم اور باقی [illegible] نون اور تشدید جیم اور
قدرنا کو ابوبکر بتخفیف دال پڑھتا ہی اور سورۂ نمل مین اور باقی بتشدید دونون جگہہ پڑھتے ہین [illegible] کی [illegible] فرشتون نے

اپنے طرف کی واسطے قرب اور اختصاص کے والا فعل الٰہی ہی فَلَمَّا جَاۗءَ اٰلَ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلُوْنَ پس جب آئے لوگوں لوط کے پاس بھیجے ہوئے
فرشتے قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ کہا لوط علیہ السلام نے تحقیق تم ہو قوم ناپہچان قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ کہا فرشتوں نے
ہم ناپہچان نہیں بلکہ آئے ہیں تیرے پاس ساتھ اس چیز کے کہ تھی قوم تیری جہل اور عناد سے بیچ اسکے شک کرتی یعنے ہم عذاب کرنیکو انکے آئے ہیں
کہ تو نے وعدہ کیا تھا اور وہ شک جانتے تھے وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور آئے ہیں ہم تیرے پاس ساتھ حق کے یعنے عذاب انکا
حق ہی اور تحقیق ہم سچے ہیں اس خبر میں فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ پس لیچل اس شہر سے راتمیں اہل اپنی کو بیچ ایک ٹکڑے کے
رات سے گذرے اور پیروی کر تو پچھاڑے انکے کے اور دوڑا لیچل وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ اور نہ پھر کر دیکھے تم میں سے کوئی
شخص تو کہ وہشت عذاب کی نہ دیکھے اور چلے جاؤ جہان حکم کئے جاتے ہو یعنے شام کو یا مصر کو وہان کے لوگ ہلاک نہ ہونگے وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ
الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَاۗءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ اور مقرر کر دیا ہمنے طرف اسکے یعنے حکم کیا یا وحی بھیجی اس بات کی کہ تحقیق جڑ اس گروہ کی کاٹی جاویگی
صبح ہوتے یعنے درانحال کہ صبح کرینگے سب مر ہونگے کوئی باقی نہ رہیگا حدیث میں ہی کہ جورو نے لوط علیہ السلام کے مہمانوں کو جو خوبصورت دیکھا قوم کو
خبر کر دی وَجَاۗءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ اور آئے شہر سدوم والے خوشیان کرتے ہوئے اور آپسمیں ایکدوسریکو مژدہ دیتے ہوئے بدفعلی کا خوبصورت
لڑکون سے قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ کہا لوط علیہ السلام نے تحقیق یہہ ہیں مہمان میرے پس مت فضیحت کرو مجھہ کو مہمانوں کو چھیڑ کر
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ اور ڈرو اللہ سے بدفعلی میں اور مت رسوا کرو مجھہ کو مہمانوں کے سامنے قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ کہا
انھوں نے کیا نہیں منع کیا ہمنے تجھکو حمایت سے عالم کے لوگوں کے یعنے غریبوں کے کیونکہ بدفعلی انکی مخصوص غربا کے ساتھہ تھی قَالَ هٰٓؤُلَاۗءِ
بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ کہا لوط علیہ السلام نے یہہ ہیں بیٹیاں میری یعنے لڑکیاں امت میری کہ ہر نبی اپنی امت کا بمنزلہ باپ کے ہی اگر ہو تم
کرنیوالے میرے کہے کو تو انسے نکاح کرو لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ قسم ہی زندگی تیرے کی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق قوم لوط کی
بیچ مستی گمراہی اپنی کے سرگردان تھی یا مستی غفلت اپنے میں گمراہ تھے ابن عباس سے تبیان میں منقول ہی کہ اللہ تعالیٰ نے بزرگتر جناب پیغمبر ہمارے
سے کسیکو پیدا نہیں کیا اور کسیکے حیات کی قسم نہیں کھائی سوا حیات آپ کی کے **نظم** نہ ایسا ہوا ہی نہ ہوگا کوئی کرے انکی تعریف پھر کیا کوئی
قسم آپکے عمر کی کھائی ہی جو آیۃ لعمرک یہہ بھی وہی ہی تاویلات ماتریدی میں ہی کہ حقتعالیٰ اپنے مخلوق میں سے جسکی چاہے قسم کھاوے اور
مخلوق کو کسیکی قسم سوا اللہ کے نہ کھانا چاہئے لکھا ہی کہ لوط علیہ السلام اہل اپنے کو شہر سے نکال لے گئے اور جبرئیل علیہ السلام نے صبح دم آواز کی
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ پس پکڑا اس قوم کو آواز تند نے سورج نکلتے ہوئے اور اٹھا لیا جبرئیل نے انکے شہروں کو اور نزدیک آسمان کے
لیجا کر الٹ دئے فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ پس کیا ہمنے اوپر اسکا نیچے اسکے یعنے زیر و زبر کر دیا ان شہروں کو
اور برسایا ہمنے اوپر انکے جو اس قوم میں سے اور شہر و نمیں گئے تھے پتھرون کو کنکر سے یا پتھرون کو جو سجیل تھے یعنے نام ہر ایک کا لکھا تھا جسکی
ہلاکت جس پتھر سے ہوئی انکا نام اس پتھر پر لکھا تھا سمجھہ لیجیے کہ سجیل مٹی کے ملے ہوئے پتھر کو کہتے یا اسم آسمان دنیا کا ہی یا نام دوزخ کا ہی
اصل میں سجین تھا نون کو لام سے قرب مخرج کے سبب بدل ڈالا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ تحقیق بیچ ہلاک کرنے قوم لوط کے البتہ
نشانیاں ہیں واسطے چہرا پہچاننے والوں کے کہ فراست سے صورت دیکھہ کر حقیقت دریافت کر لیتے ہیں وہ کون ہیں مسلمان ہیں کہ حدیث میں
ہی اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ لکھا ہی کہ مقبول ربانی خواجہ عبد الخالق عجدوانی قدس سرہ ایکدن معرفت میں کلام کرتے تھے کہ ایک
جوان آیا صورت زاہدانہ بنائے خرقہ پہنے مصلی کاندھے پر ڈالے ایک گوشے میں آکر بیٹھہ گیا بعد ساعت کے اٹھا اور کہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اتقوا فراسۃ المؤمن الخ سر اس حدیث کا کیا ہی خواجہ نے فرمایا کہ سر اسکا یہی ہی کہ تو زنار اپنا توڑ اور ایمان لا کہا نعوذ
باللہ کہ میں زنار رکھوں خواجہ نے خادم کو اشارہ کیا خادم نے خرقہ کھینچا زنار ظاہر ہو گیا وہ جوان اسیوقت زنار توڑ ایمان لایا پھر خواجہ نے
کہا ای یارو آؤ توبہ موافقت اس نو عہد کے لیکن یہ زنار ظاہری توڑا ہی زنار باطنی اپنی قطع کریں خروش مجلس سے اٹھا سب قدم پر خواجہ کے

گرے اور تجدید بیعت کی **نظم** ظاہری زنار تار سوت توڑ ✦ اور باطن میں توکل ناسوت چھوڑ ✦ یعنے زنار خودی سے باہر آ ✦ کفر راہ حق ہی اطلاق انا ✦ عام کی توبہ ہی منہیات سے ✦ خاص کی توبہ ہی اپنی ذات سے ✦ رافت اسلام حقیقی جا ہیی ✦ کرنا اثبات خدا نفی خودی ✦ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ اور تحقیق وہ شہر موتفکہ جسمین قوم لوط علیہ السلام کی تھی البتہ بیچ راہ چلنے کے ہی کہ قافلے والے ادھر سے آتے جاتے ہین اور آثار انکے دیکھتے ہین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین قدرت حق کی واسطے ایمان والون کے وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ اور تحقیق تھے رہنے والے ایکہ کے یعنے قوم شعیب علیہ السلام کی البتہ ظالم ایکہ گھٹے ہوئے درختون کو کہتے ہین انکے شہر مین درخت اور سبزا بہت تھا اسواسطے کہتے ہین اور وہ شہر درمیان مکہ اور شام کے تھا شعیب علیہ السلام اہل مدین اور اہل ایکہ پر مبعوث تھے مدین والون نے انکو نمانا صیحہ سے ہلاک ہوئے سورہ ہود مین قصہ انکا گذرا اور اہل ایکہ نے بھی نافرمانی کی فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ پس بدلا لیا ہمنے انسے ساتھ عذاب یوم الظلہ کے کہ سورہ شعرا مین آویگا وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ اور تحقیق وہ دونون ایکہ اور مدین یا سدوم اور ایکہ اوپر رستے ظاہر کے ہین کہ لوگ اُدھر سے گذرتے ہین اور دیکھتے ہین وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ اور تحقیق جھٹلایا رہنے والون حجر کے نے قوم ثمود کی تھی پیغمبرون کو یعنے صالح علیہ السلام کو اور تکذیب ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کی ہی وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا اور دین ہمنے قوم ثمود کو آیتین اپنی سمجھیے کہ صالح علیہ السلام پر کتاب اتر نا معلوم نہین اسواسطے اکثر مفسرین نے آیات کو بمعنی معجزات کہا ہی اور ناقہ کا پتھر سے نکلنا عجب معجزہ ہی انکا مشتمل امور نادرہ مانند بزرگی خلقت کے کہ کوئی شتر اس عظمت کا نہ تھا اور چلنے اسکے کی کہ نکلتے ہی پتھر سے واقع ہوا اور دودھ دینے اسکے کے کہ تمام قوم ثمود کو کفایت کرتا تھا اور پانی پینے اسکے کے کہ روز نوبت اپنی مین تمام آب یکبار چڑھا جاتے تھے غرض یہہ سب نشانیان قوم ثمود کو دکھائین ہمنے فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ پس تھے اُن نشانیون سے منہہ پھیرنے والے وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ اور تھے تراشتے پہاڑون سے گھر در انحال کہ امن جاننے والے تھے انہین عذاب سے یا امین تھے ڈہنے انکے سے اور کوملگانے سے انہین چورون کے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ پس پکڑا انکو عذاب آواز تند کی نے دراں حال کہ صبح کرنیوالے تھے یعنے صبح ہوتے اتوار کے دن آواز تند جبرئیل سے ہلاک ہوگئے چنانچہ سورہ ہود مین قصہ گذرا فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ پس نہ دفع کیا انسے عذاب اس چیز نے کہ تھے کماتے مال اور زر سے اور تھے بناتے مکان اور گھر سے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ پس نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور اس چیز کو کہ درمیان انکے ہی ملائک اور جن اور انس وغیرہ سے مگر ساتھ حکمت کے یا بسبب ظہور حق کے یا واسطے بیان حق کے وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ اور تحقیق قیامت البتہ آنیوالی ہی اور اللہ بدلا تیرا جھٹلانے والون سے لیگا پس درگذر کر درگذر نا نیک ہی **بیت** عفو کر حق النفس کو اپنے ✦ کہ ہی عفو اور صفح نیک و جمیل ✦ بعضے کہتے ہین کہ حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ تحقیق پروردگار تیرا وہی پیدا کرنیوالا انفس اور آفاق کا جاننے والا اہل وفاق اور نفاق کا اسباب نزول مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کاروان بنی قریظہ اور بنی نضیر کے دیکھے بھرے ہوئے انواع طیب اور جواہر اور اسباب اور لباس نفیس سے اور تیسیر مین ہی کہ سات کاروان قریش کے ایکدن مکے مین آئے اناج اور کپڑا بھرے ہوئے بہر تقدیر بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر یہہ مال ہمارے ہاتھ مین ہوتا تو براہ خدا خرچ کرتے اور صاحب تیسیر نے کہا ہی کہ حضرت کی خاطر مبارک مین گذرا کہ مسلمان ہوکے تنگی سے گذران کرتے ہین اور مشرک یہہ مال اسباب رکھتے ہین آیت اُتری کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ اور تحقیق دی ہمنے تجھ کو سات آیتین مثانی سے کہ قرآن ہی اور یہہ ہفت آیت بہتر ہین اُن سات کاروان سے سمجھ لیجیے کہ مراد ان سات آیتون سے سورہ فاتحہ ہی یا ساتون سورتین اول قرآن کی ہین جنھین سبع طوال کہتے ہین یا ساتون حامیمین ہین کہ عرائس قرآن ہین اور قرآن کو مثانی اسواسطے کہا کہ احکام اور قصے مکرر مکرر آتے ہین یا مراد مثانی سے کہ لکھتا ہی یعنے الحمد کہ سات آیتین ہین اور نماز مین مکرر پڑھی جاتی ہین یا دوبار نازل ہوئی یا متضمن ثنا آلہی ہی وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ اور دیا ہمنے تجھکو قرآن عظیم کہ نزدیک ہمارے

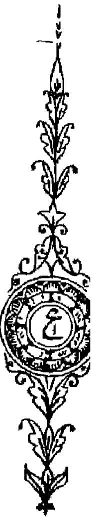
قدر اسکی بڑی اور ثواب قرات اسکے کا بہت ہی عطف قرآن کا سبع المثانی پر کہ فاتحہ ہی یا سبع طوال یا حوامیم ہین قبیل عطف عام کے ہی اوپر
خاص کے لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ مت لمبی کر دونون آنکھین اپنی طرف اس چیز کے کہ فائدہ دیا ہمنے ساتھہ اسکے کئی قسمون
کو کافرون مین سے سمجھہ لیجئے کہ کچھ رغبت سے ہی نہ نظر سے یعنے اقسام کفرہ کو کہ یہود اور نصاری اور مجوس اور بت پرست ہین جو دنیا مین دولت
دی ہی اسپر مایل نہو کہ قلیل اور خوار اور ذلیل اور بے اعتبار ہی بہ نسبت ان فضایل اور کمالات کے کہ تجھے عنایت فرمائے ہین **بیت** کیا قدر
کسیکی ہو تیرے ذات کے آگے ÷ ذرہ ہی بیان تیرے کمالات کے آگے ÷ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غم کہا اوپر اصحابون اپنے کے مفلسی اور
درویشی کا کہ کارساز حقیقی مین ہون وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ اور نیچا کر بازو اپنا واسطے ایمان والون کے یعنے تواضع اور نرمی کر
انسے کشف الاسرار مین ہی کہ پست کرنا بازو کا حکایت خوش خلقی سے ہی **بیت** ہی کریم الخلق ذات پاک محبوب کریم ÷ چست ہی بالا پہ انکے خلعت
خلق عظیم وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ اور کہہ تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ظاہر بدلایل کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ اگر تم ایمان نہ لاؤگے عذاب اتارینگے
ہم تمپر كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ جسطرح عذاب اتارا ہمنے اوپر بانٹ لینے والون کے جنھون نے کیا قرآن کو ٹکڑے
ٹکڑے اور طرح طرح کی نسبت کرنے لگے کہ شعر ہی اور سحر ہی اور کہانت ہی اور مفتری اور اساطیر الاولین عین المعانی مین ہی کہ ایک کہتا تھا سورہ
بقرہ میرے واسطے ہی دوسرا کہتا تھا سورہ نمل میری ہی کوی عنکبوت کو اپنی طرف مخصوص کرتا تھا اور یہہ سب باتین ٹھٹھے بازی کی تھین لکہا ہی کہ حصے
کرنیوالے بارہ آدمی تھے کہ ولید بن مغیرہ نے موسم حج مین عقبات مکے پر بھیجدیے تھے کہ جو قافلہ آوے اسکو حضرت کی طرف سے پھراوین اور کہدین
کہ یہہ شاعر ہی ساحر ہی اور قرآن کو بصفات مذکورہ بیان کرین فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ پس قسم ہی پروردگار
تیرے کی البتہ سوال کرینگے ہم ان سب سے اس چیز سے کہ تھے عمل کرتے بانٹنے کا یا جھٹلانے کا نقل ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نبوت آئی تین
برس تک لوگون کو دعوت اسلام مخفی فرمائی پھر جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائے فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ پس آشکارا کر اس
چیز کو کہ حکم کیا جاتا ہی تو امر اور نواہی سے اور منہہ پھیر مشرکون سے لکھا ہی کہ پانچ شخص اشراف قریش سے حضرت پر بہت ہنستے تھے اور درپے
ایذا دینیکے تھے ایکدن آپ جبرئیل کے ساتھہ مسجد حرام مین بیٹھے تھے کہ وہ آئے اور آپ پر ہنسکر طواف کرنے لگے جبرئیل نے کہا کہ مین شر انکا
دفع کرتا ہون آپ سے پھر اشارہ کیا طرف ساق ولید بن مغیرہ کے اور کف پائے عاص بن وایل کے اور بینی حارث بن قیس کے اور روے
اسود بن یغوث کے اور چشم اسود بن مطلب کے وہ پانچون زمانہ اندک مین ہلاک ہوگئے ولید تیر تراش کی دوکان کیطرف نکلا پیکان تیر دامن سے
اوسکے الجھہ گیا اسنے تکبر سے سر جھکا کر دامن سے نہ چھڑایا پنڈلی پر اسکے زخم آیا اور رگ شریانی کٹ گئی واصل بجہنم ہوا اور عاص کے کف پا مین
کانٹا لگا پاؤن سوجکر مر گیا اور حارث کے ناک سے پیپ لہو جاری ہوا یہان تک کہ موا اور اسود بن عبد یغوث منہہ اپنا خاک و خاشاک پر مار مار کر
ہلاک ہوا اور اسود بن مطلب اندھا ہوکر غضب سے سر زمین پر مار مار کر مرا اور یہہ آیت اتری کہ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ الَّذِينَ
يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ تحقیق ہمنے کفایت کیا ہی تجھہ کو ٹھٹھا کرنیوالون کے سے وہ جو مقرر کرتے ہین اور شریک ٹھہراتے ہین
اللہ کے معبود اور جھوٹھا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس شتاب جانینگے مآل کار اور سزاے کردار اپنے کو وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ
بِمَا يَقُولُونَ اور تحقیق جانتے ہین ہم یہہ کہ تنگ ہوتا ہی سینہ تیرا ساتھہ اسچیز کے کہ کہتے ہین کافر اللہ کے شرکت کی بات اور قرآن کے طعن
کی اور ٹھٹھا کی ساتھہ تیرے **بیت** سخن ناسزاے کفاران ÷ خاطر پاک پر ہی تیرے گران فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ
پس پاکی بیان کر ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے یعنے کہہ سبحان اللہ وبحمدہ اور ہو سجدہ کرنیوالون سے صاحب کشف الاسرار نے کہا کہ حق تعالی
نے فرمایا کہ تنگ دلی تیرے سے آگاہ ہون مین اور طعنے بیگانون کے سے خبر رکھتا ہون مین تو حضور دل سے نماز مین آ کہ میدان مشاہدہ ہی اور
ساتھہ مشاہدہ دوست کے بار بلا اٹھانا سہل ہی **بیت** سر راہ پر رکھہ دیجئے ÷ پیدا ہا گر ہو ÷ کیا خوف بلا سامھنے وہ یار اگر ہو ÷ ایک بزرگ
نے کہا کہ بازار بغداد مین دیکھا مین نے کہ ایک شخص کو سو کوڑے لگائے اور اسنے آہ نکی پوچھا اسسے کہ ای جوانمرد اسقدر زخم کھائے تونے اور اف

نہ کیا کہا ہان شیخا معذور رکھہ مجھکو کہ محبوب میرا میرے سامنے تھا اور دیکھتا تھا کہ میرے واسطے اسکو تازیانے لگتے ہین اسکے نظارے مین درد زخم کا مجھکو کچھہ معلوم نہوا **بیت** مثل گل سینہ میرا خندہ زنی سے پھٹ جائے ؛ تیرے گردن مین ہو ہاتھہ اور جو گردن کٹ جائے ؛ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ اور عبادت کر پروردگار اپنے کی یہانتک کہ آوے تجھکو موت مراد یقین سے موت ہے کیونکہ موت ہر مخلوق کی متیقن ہے یعنے جبتک زندہ ہے عبادت اوسکی مت چھوڑ اور پرستش اسکی سے منہہ نہ موڑ **نظم** رافتا جب تلک ہے دم مین دم ؛ خط طاعت سے مت نکال قدم ؛ دم بدم سبکا ہر اکدم بھر تو ؛ یاد اسکی بھلا نہ دم بھر تو ؛ ثمر زندگی عبادت ہے ؛ بار نخل وجود طاعت ہے ؛ سورہ نحل مکی ہے مگر چار آیتین مدنی ہین ان عاقبتم الخ اور والذین ھاجروا الخ اور والذین صبروا الخ اور وماصبرك الخ ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ آیتین ہین ایکہزار تین سو اکتالیس ۱۳۴۱ کلمے ہین سات ہزار سات سو حرف ہین فواصل اسکے نمر ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ حجر کے یہہ ہے کہ اسمین وعید کافرون کا مذکور تھا اسمین اغلب وعدہ صحابہ کے حق مین اور تمام مومنون کے مسطور ہے اور اختتام سورہ حجر کا ساتھہ ذکر موت کے تھا افتتاح اس سورہ نحل کا ساتھہ ذکر قیامت کے ہوا اور موت اور قیامت مین بے شک مناسبت ہے

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مِائَةٌ وَّثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ آیا حکم اللہ کا یعنے نزدیک پہنچا فرمان الٰہی لقیام قیامت یا بعذاب کفار پس مت جلدی کرو اسکو سمجھہ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے قایم ہونیکی یا عذاب دنیا مین آنیکی وعید فرماتے تھے معاندون نے کہا جلد دکھا دو ہمین جو کہتے ہو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ شتابی مت کرو انھون نے کہا کہ تمھارا کہنا اگر واقع ہوگا تو شریک حق کے ہماری مدد کرکے چھوڑا وینگے جناب الٰہی نے ارشاد کیا کہ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاک ہے اللہ اور برتر اس چیز سے کہ وہ شریک لاتے ہین **نظم** نہ اسکا ہوا ہے نہوگا شریک ؛ کہ ذات اسکی ہے وحدہ لاشریک ؛ عذاب اوسکا آتا ہے جب پر کہین ؛ وہ ٹالے سے دم بھر ٹلتا نہین يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ اتارتا ہے فرشتون کو ساتھہ وحی کے یا قرآن کو یا روح کو یعنے سات اس علم کے کہ زندہ کرتا ہے دلکو تبیان مین ہے کہ کوئی فرشتہ نہین اترتا مگر ساتھہ اسکے روح ہوتی ہے نگہبان اسکی جیسے آدمیون کے نگہبان حفظہ ہین اور اتارتا ہے مِنْ اَمْرِهٖ حکم اپنے سے عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اوپر جسکے چاہتا ہے بندون اپنے سے کہ لیاقت نبوت کی رکھتے ہین اوپر زمین کے ملائکہ سے انبیا کو کہتا ہے اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ یہہ کہ ڈرو ساتھہ اسباب کے اور آگاہ کرو خلق کو یہہ کہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر مین کہ خالق اور رازق سبکا ہون پس ڈرو مجھہ سے اور سوا میرے کسیکو مت پوجو **بیت** بندگی میری کرو مین ہون خدا ؛ دوسرا مین اور نہین ہے دوسرا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کیا ہے آسمانون کو اور زمین کو ساتھہ حکم درست کے یا حکمت کے یا واسطے بیان حق کے تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ برتر ہے خدا اس سے کہ شریک لاتے ہین خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ پیدا کیا انسان کو نطفے سے کہ جماد بے حس ہے اور شکل صورت دیکر فہم عقل عنایت کیا پس ناگہان وہ جھگڑنیوالا ہے ظاہر یعنے جھگڑتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی بات دلیل سے ثابت کرے مراد اس سے ابی بن خلف ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین استخوان کہنہ آدمی کی لاکر کہنے لگا کہ من یحیی العظام وھی رمیم حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وہ پہلے جماد محض تھا ہمنے اسکو حس اور نطق دیا اب ہم سے مجادلہ کرتا ہے نہین سمجھتا کہ جو اول بار پیدا کرنے پر قادر ہے اعادہ کرنا اسکو کیا دشوار ہے وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا اور چارپایون کو پیدا کیا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ واسطے تمھارے بیچ اسکے پوشش ہے گرم کرنیوالی یعنے لباس پشمین دافع سردی اور فائدے ہین دودھہ اور کرائے اور سواری اور تجارت کے اور اسمین سے کھاتے ہو یعنی دودھہ گھی مکھن یا گوشت اور چربی اور کھانا سوا چارپایون کے جیسے پرندون کا اور شکار بحری اور بری کا گویا غیر معتد بہ ہے وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ اور واسطے تمھارے بیچ ان چارپایون کے زیب و زینت ہے گھر کی جسوقت کہ شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب صبح کو چرانے کو نکالتے ہو سمجھہ لیجئے کہ لانے کو مقدم کیا اوپر لیجانیکے حالانکہ لیجانا پہلے ہے لانے سے اسواسطے کہ وقت لانیکے جمال زیادہ تر ہے کہ آب وگیاہ سے سیر ہو کر خوش آتے ہین اور جانیکے وقت بھوکے پیاسے

جاتے ہین اور غم جدائی کا بجوت کے کھاتے ہین وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اور اٹھالیجاتے ہین بوجھ
تمھارے اسباب کے یا بدلون کے طرف کسی شہر کے کہ نتھے تم پہنچنے والے اسکے وہ اسباب لیکر یا پیادہ مگر ساتھ آدھی جانون کے یعنے ساتھ بڑے
رنج اور سختی کے مر مرکے وہان پہنچتے ہو یہہ مکے والون کو کہا کہ تجارت کے واسطے مال اسباب لیکر کسی شہر کو شام اور یمن کے نہ پہنچتے تم مگر ساتھ
بڑی مشقت کے پس اللہ تعالی نے نعمت انعام کی تمکو انعام کی اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار تمھارا شفقت کرنیوالا ہی کہ نعمت
دی بے خدمت مہربان ہی کہ چارپائے پیدا کرکر مشکل کام تمپر آسان کردیئے وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً اور پیدا کیئے
گھوڑے اور خچر اور گدھے تو کہ چڑھو اونپر اور آرایش کرو اپنی ساتھ انکے آرایش کرنا کر وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور پیدا کرتا ہی جیسے انھین پیدا کیا
اس چیز کو کہ نہین جانتے تم حشرات اور ہوام اور طیور اور جانوران آبی سے بعضون نے کہا ہی کہ مراد بہشت کی نعمتین ہین یا ملائکہ حافات اور صفات
ہین یا مخلوقات ماورای کوہ قاف لباب مین ہی کہ سکوت اسکی تفسیر سے کہ اللہ فرماتا ہی ما لا تعلمون اولی ہی وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ اور
اوپر اللہ کے پہنچنی ہی سیدھی راہ یا اوپر اوسکے ہی بیان راہ راست کا کہ موصل بحق ہی یا اسپر ہی اقامت راہ مستقیم کی نہ بطریق وجوب بلکہ براہ فضل
اور رحمت یا اوسی کو ہی راہ حق یعنے دین اسلام وَمِنْهَا جَآئِرٌ اور بعضے ان مین سے کج ہین کہ مقصود کو نہین پہنچتی یعنے مال کافرون کی اہل ہوا اور
بدعتون کی سمجھ لیجیئے کہ راہ نیک کی اضافت طرف اللہ کے کی اور راہ بد کی نکی واسطے شرایط ادب کے جیسے خالق خنازیر کہنا ادب سے دور ہی
اگرچہ سب اسیکی پیدایش ہین وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ اور اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا تمکو سب کو اور توفیق رفیق کرکر قصد سبیل کہ دین
اسلام ہی پہنچاتا هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وہ ہی جسنے اتارا آسمان سے پانی یا بادل سے یا آسمان سے یا بادل پر یا
بادل سے زمین پر واسطے تمھارے اسمین سے پینا ہی وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ اور اسمین سے درخت ہین یعنے گھاس کہ بیچ اسکے چراتے ہو
چارپایون اپنے کو يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اگاتا ہی واسطے تمھارے ساتھ آب باران
کے کھیتی اور زیتون اور کھجورین اور انگور اور بعضے سب میوئن سے کہ دنیا مین ممکن نہین کیونکہ سب میوے نہین مگر بہشت مین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ تحقیق ہی بیچ اس اگانے گھاس اور دانے کے البتہ نشانی روشن اوپر قدرت اور حکمت حق کے واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے
ہین اور سوچتے ہین کہ دانہ زمین مین پڑتا ہی اور پانی مین بھیگنے سے گل کر نیچے اور اوپر پھٹ نکلتا ہی تلے جڑین اوپر شاخین پھیلتی ہین پھر
پھول اور پھل لاتا ہی ہر پھول کا رنگ اور بو علیحدہ اور ہر پھل کا لون اور طعم جدا ہوتا ہی اور یہہ اختلاف نہین مگر فعل اسی فاعل مختار حضرت
آفریدگار کا ہی بیت دیکھہ گونا گون متاع دہر گل اور بار تو + را فتا کردید فعل فاعل مختار تو + وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ اور مسخر کیا واسطے نفع تمھارے رات کو بجہت آسایش اور دن کو برائے آرایش کہ اسمین آرام کرو اور
اسمین بہشت کا سرانجام کرو اور آفتاب کو واسطے میوئن اور کھیتون کے کہ اسکی تابش سے روز بروز پختہ ہون اور تم کھاؤ اور پیجو اور ماہتاب
کو کہ مہینے اور برس معلوم کرو اور کاروبار دنیا اور دین بجا لاؤ اور ستارے بھی مسخر ہین واسطے پہچاننے راہون کے ساتھ حکم اللہ کے کہ پروردگار
سب کا ہی سمجھ لیجیئے کہ یہہ ترجمہ موافق قرات حفص کے ہی کہ چار لفظون کو منصوب ساتھ مفعولیت کے پڑھا ہی اور قمر پر وقف کیا ہی
اور والنجوم کو مرفوع پڑھا ہی مبتدا ٹھہراکر اور مسخرات کو خبر اور بعضے قاریون نے قمر پر وقف نہین کیا اور سب پانچون الفاظ کو مفعول
سخر کا ٹھہراکر منصوب پڑھا ہی اور مسخرات کو مصدر یا حال کہا ہی اور بعضون نے دو لفظون کو یعنے لیل و نہار کو منصوب ساتھ مفعولیت
سخر کے پڑھا ہی اور وقف کرکر باقی شمس اور قمر اور نجوم کو مبتدا اور مسخرات کو خبر کیا ہی اور تینون کو مرفوع پڑھا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین وحدانیت حق کی واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہین وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا
اَلْوَانُهٗ اور دوسرے مسخر کیا اس چیز کو کہ پیدا کیا ہی واسطے نفع تمھارے کے بیچ زمین کے مطاعم اور مشارب اور ملابس اور مراکب
اور مناکح سے درانحال کہ مختلف ہین رنگتین اور شکلین اور قسمین انکی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانی ہی

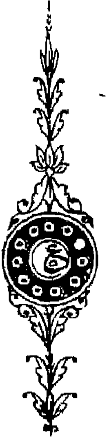


اوپر وحدانیت صانع حکیم کے واسطے اس قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہین وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ
حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا اور اللہ وہ ہے جسنے مسخر کیا دریا کو تو کہ کھاؤ اسمین سے گوشت تازہ شکار مار کر اور نکالو اسمین سے گہنا یعنے وہ چیز کہ جسسے گہنا
بنتا ہے جیسے موتی اور مونگا کہ پہنتے ہو اسکو سمجھ لیجیئے کہ زیور واسطے نسا کے ہے اور جو زینت نسا کی واسطے رجال کے ہے اسواسطے زیور پہننے کی نسبت
طرف انکے کی وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور دیکھتا ہے تو کشتیون کو پانی پھاڑنیوالی بیچ دریا
کے اور مسخر کیا دریا واسطے تمھارے اسواسطے تو کہ کشتیون مین سوار ہوکر سو واسکے سے کہ سبب کشایش رزق کا ہے اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اوپر
نعمت تسخیر دریا کے اور ترتیب کشتی کے کیونکہ بڑی نعمت ہے کہ مہالک کو سبب منافع کیا کشف الاسرار مین ہے کہ حقتعالی نے ظاہر مین بیچ زمین کے دریا
پیدا کئے جیسے قلزم اور عمان اور محیط اور سوا انکے اور واسطے عبور کرنیکے اوپر انکے کشتیان مقرر فرمائین اور باطن مین بیچ نفس آدمی کے دریا بنائے
جیسے دریائے شغل اور غم اور حرص اور غفلت اور تفرقہ اور واسطے عبور کے انپر کشتیان تعین کین جو کوئی کشتی توکل مین بیٹھا دریائے شغل سے
ساحل فراغت کو پہنچا اور جو کوئی کشتی رضا مین سوار ہوا بحر غم سے ساحل فرح پر جا لگا اور جو کوئی کشتی قناعت مین در آیا لجہ حرص سے ساحل زہد پر
جا اترا اور جو کوئی کشتی ذکر مین چڑھا عمان غفلت سے ساحل آگاہی پر جا ٹھہرا اور جو کوئی کشتی توحید مین متمکن ہوا قلزم تفرقہ سے ساحل جمعیت
پر اتر آیا **نظم** تفرقہ کثرت ہے اور وحدت ہے جمع ٭ محفل دلمین توکہ روشن ہیہ شمع ٭ لا سے پہلے دوجہان کو نیست کر ٭ بزم الا اللہ مین تا
ہو گذر ٭ کر کے ترک اپنی خودی کو را فنا ٭ یا خدا ہو یا خدا ہو یا خدا ٭ وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ اور پیدا کئے اور ڈالے بیچ
زمین کے پہاڑ بڑے تا نہ ہل جاوے ساتھ تمھارے حدیث مین ہے کہ جب اللہ تعالی نے زمین پیدا کی پانی پر جنبش مین تھی فرشتون نے کہا کہ یہہ
قرارگاہ کسیکی نہ ہوسکیگی حق سبحانہ نے پہاڑ پیدا کئے تا قرار پکڑے تیسیر مین ہے کہ صاعد یائیل فرشتے کو پیدا کر کے کہا کہ پاؤن زمین پر رکھہ اسکی
گرانی پا سے قرار پکڑ گئی پھر پہاڑون کو میخ زمین کا کیا وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ اور پیدا کین بیچ زمین کے نہرین مثل سیحون اور
جیحون اور دجلہ اور فرات کے اور رستے ایک مکان سے دوسرے مکان کو تو کہ تم راہ پاؤ طرف منازل اور مقاصد اپنے کے وَعَلَامَاتٍ اور پیدا
کین نشانیان رستون کی واسطے چلنے والون کے ٹیلون اور پہاڑون سے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ اور ساتھ ستارون کے جیسے ثریا اور بنات
النعش اور فرقدین ہین وہ یعنے قریش خشکی اور تری مین راہ پاتے ہین اگرچہ سب مسافر تارون سے رستہ معلوم کرتے ہین لیکن یہہ مشہور تھے
گرمی سردی کے سفر کرنے مین بہ نسبت اورون کے ستارہ شناسی مین زیادہ ہی تھے أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ آیا پس جو شخص کہ پیدا کرتا ہے
ان سب مخلوق کو کہ مذکور ہوئے مانند اسکے ہے کہ نہین پیدا کرتا یہہ انکو ارشاد ہوا ہے جو عزیر اور عیسی اور ملائکہ اور اصنام کو پوجتے ہین خالق ساتھ
مخلوق کے کچھہ مشابہت نہین رکھتا پھر عاجز کو ساتھ قادر کے شریک کرنا نہایت جہل اور کمال عناد ہے أَفَلَا تَذَكَّرُونَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے
تو کہ باز رہین فساد اعتقاد اپنے سے وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا اور اگر گنو تم نعمتین اللہ کی کہ تمھین دی ہین نہ پورا گن سکو انکو **بیت**
گنون تو کیونکہ گنون ہین حصار سے باہر ٭ کہ نعمتین ہین خدا کی شمار سے باہر ٭ اور جو گننے سے نعمتون کے عاجز ہو پس کسطرح شکر انکا بجا لاؤگے **بیت**
جو احصائے نعمت سے عاجز ہو تم ٭ تو شکر اسکا کیونکر بجا لاؤگے إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ تحقیق اللہ البتہ بخشنے والا ہے اگر ادائے شکر مین تقصیر واقع
ہو مہربان ہے کہ تقصیر شکر سے نعمت بند نہین کرتا وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ اور اللہ جانتا ہے جو کچھہ چھپاتے ہو تم عقاید سے اور
جو کچھہ ظاہر کرتے ہو تم اعمال سے وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ اور وہ الہ باطلہ جنکو پکارتے اور عبادت
کرتے ہین کفار مکے کے سوا خدا کے نہین پیدا کرتے کسی چیز کو یعنے نہین پیدا کرسکتے اور کیونکر پیدا کرین اور حال یہہ ہے کہ وہ پیدا کئے جاتے
ہین اور جو کوئی مخلوق ہے محتاج ہے وجود مین دوسرے کا اور محتاج ممکن ہے اور خالق واجب الوجود پس لائق شرکت حق کے نہین أَمْوَاتٌ
غَيْرُ أَحْيَاءٍ وہ باوجود مخلوقیت کے مردے ہین نہین زندے پتھر ہین نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ اور
نہین جانتے کہ کب اٹھائے جاوینگے وہ یا پوجنے والے انکے پس جب وقت بعث اپنے کا اور عمر کا نہین جانتے تو جزا کیونکر دے سکینگے اپنے

پجاریون کو اور معبود کو چاہیے کہ اپنے بندون کا حشر جانے اور جزا دینے کی طاقت رکھے لکھاہی کہ دن قیامت کے بتون مین جان ڈالکر اٹھاوینگے
تو کہ اپنے پجاریون سے کہین إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ معبود تمھارا معبود ایک اور یگانہ ہی فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ
پس جو لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے یعنے تصدیق بعث کی نہین کرتے دل اونکے منکر ہین اور وہ سرکشی تکبر کرنیوالے ہین قبول ایمان سے یا
متابعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ یہہ کہ اللہ جانتا ہی جو کچھ کہ چھپاتے ہین کینہ پیغمبر سے اور جو کچھ
ظاہر کرتے ہین دشمنی اور لڑائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ تحقیق وہ نہین دوست رکھتا تکبر کرنیوالون کو کہ توحید
خدا اور تصدیق پیغمبر سے سرکش ہین وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ اور جب کہا جاتا ہی واسطے متکبرون کے کیا چیز اتاری ہی پروردگار تمھارے
نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ کہتے ہین کہانیان ہین پہلون کی اور اس بات سے لوگون کو گمراہ کرتے ہین سو حقتعالی نے فرمایا
کہ یہہ عمل انکا اسواسطے ہی لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ تو کہ اٹھاوین بوجھ اپنے گناہون کے
پورے دن قیامت کے اور بعضے گناہون ان لوگون کی سے کہ گمراہ کرتے ہین انکو بغیر علم کے یعنے عذاب اپنے کفر کا پورا اٹھاوین اور عذاب اس
قوم کا کہ جہل اور نادانی سے جنکو گمراہ کیا ہی موافق اضلال کے لین أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ خبردار ہو برائی ہی جو بوجھ کہ وہ اٹھاتے ہین ع
قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ تحقیق مکر کیا ان لوگون نے کہ پہلے تکے والون سے
تھے ساتھ قصد اور تکذیب انبیا کے پس آیا فرمان اللہ کا خرابی عمارت انکے کو جھتونکے یا ستون کے طرف سے پس گر پڑے چھت اوپر انکے سے یعنے پہلے
چھت گرے پھر دیوارین بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے نانت نمرود مردود کی ہی کہ بابل مین پانچ ہزار گز کی لنبی دو فرسخ کی چوڑی آسمان پر چڑھنے کو
بنائی تھی جب تیار ہوئی باد کو حکم ہوا اسنے بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دیا سر اسکا دریا مین جا رہا اور گھرون پر نمرودیون کے گر پڑی اور ایک آواز ہیبت
ہوئی زبانین برہم ہوگئین سخن مختلف بولنے لگے لکھاہی کہ ہر قوم جدی زبان مین بات کرتے تھے کہ دوسری قوم والے نہین سمجھتے تھے پہلے
زبان نمرودین سب کی زبان سریانی تھی پھر بہتر زبانین مختلف عالم مین رواج پاگئین پس حقتعالی خبر دیتا ہی کہ مکر کیا تھا نمرود اور اتباع
اسکے نے پہلے اہل مکہ سے اور حکم کیا ہمنے خرابی عمارت انکے کا وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ اور آیا انکے پاس عذاب اس جگہہ سے
کہ نہین جانتے تھے یا ایسے مقام سے کہ توقع نہین رکھتے تھے مراد اس عذاب سے مسلط ہونا مچھر و پشہ کا ہی لشکر نمرود پر لکھاہی کہ ایک مچھر لنگڑا
سوراخ بینی سے دماغ نمرود مین جاکر چار برس رہا ہمیشہ مطرقہ سر پر اسکے لگاتے تھے فی الجملہ اس سے آرام آتا تھا **بیت** رافت ایسا ہی
زبردست ہی وہ قادر پاک + پشہ لنگ سے نمرود کو کرتا ہی ہلاک + ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ پھر دن قیامت کے رسوا کریگا انکو یا عذاب
کریگا ساتھ آتش کے جیسا کہ دنیا مین معذب کیا لات گرا کر اور مچھرون کو مسلط کر کر وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ
اور فرماویگا اللہ تعالی اسدن کہان ہین شریک میرے جو کہ تھے تم جھگڑتے پیغمبر اور مومنون سے بیچ شان انکی کے قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ
إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ کہینگے وہ لوگ کہ دئے گئے تھے علم یعنے پیغمبر اور فرشتے یا دانا کہ خلق کو طرف توحید کے بلاتے
تھے تحقیق رسوائی آج کے دن اور برائی اوپر کافرون کے ہی الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ وہ کافر جو قبض کرتے تھے روحون
انکی کو فرشتے اس حالت مین کہ وہ ظلم کرتے تھے جانون اپنی کو ساتھ کفر کے اور جب موت کا معاینہ کر لیا فَأَلْقَوُا السَّلَمَ پس ڈالی انھون نے
صلح اور اقرار کیا ربوبیت اور وحدانیت حق پر یا گردن رکھی اور کہا مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ اور نہین کرتے ہم کچھ برائی کفر اور ظلم سے یعنے
شرکت اور معصیت کے منکر ہونگے پس حقتعالی فرماویگا بَلَىٰ تو نہین ہی یعنے کافر تھے اور معصیت کرتے تھے إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
تحقیق اللہ جانتا ہی ساتھ اس چیز کے کہ ہو تم کرتے اور اسکا بدلا دیگا اور بدلا یہی ہی کہ کہیگا فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا پس داخل
ہو دروازون دوزخ کے بیچ درانحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ اسکے فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ البتہ بری ہی جگہہ تکبر کرنیوالون کی
روح لکھاہی کہ احبار عرب نے موسم حج مین کچھ لوگ مکے کو بھیجے تو کہ خبر حضرت کی تحقیق کر لاوین انھون نے آکر کفار سے پوچھا کہ محمد صلی اللہ

علیہ وسلم پر کیا چیز اتری ہے کفار نے کہا کہ قصے ہیں پہلوں کے وَقِیْلَ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ اور کہا گیا واسطے ان لوگوں کے کہ بچتے ہیں
شرک سے یعنے مومنوں سے پوچھا گیا کیا چیز اتاری ہے پروردگار تمہارے نے قَالُوْا خَیْرًا کہا انھوں نے کہ نیکی یعنے قرآن کہ جامع نیکیوں کا اور
خوبیوں کا ہے دنیا اور دین کے لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ واسطے ان لوگوں کے کہ نیکی کرتے ہیں قول فعل میں یا پڑھتے
ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بیچ اس سرای دنیا کے بدلا بھلائی ہے کہ قتل اور لوٹنے سے بچتے ہیں عزت اور حرمت پاتے ہیں فتح یاب
ہوتے ہیں وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ اور البتہ ثواب انکو سرائے آخرت میں بہتر ہے اس سے وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ اور البتہ اچھا ہے گھر
پرہیزگاروں کا بہشت لکھا ہے کہ نیک سرای ہے وہ دنیا کہ جسمیں تیاری آخرت کی کریں نظم تن کلم نادرہ و فاخرہ ÷ دنیا ہی لیس مزرعۃ الآخرۃ
آج تو کھیت اپنے کو جوت اور ربو ÷ تاکہ نہ فردا تجھے ارمان ہو ÷ بو یا نہ ہوئیگا تو کاٹیگا کیا ÷ غیر تحسر نہ کچھ ہاتھ آئیگا ÷ جَنّٰتُ
عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ گھر پرہیزگاروں کا بہشتیں ہمیشگی ہیں کہ قیامت کو داخل ہونگے
ان میں چلتے ہیں نیچے منازل انکے کے نہریں واسطے انکے ہے بیچ بہشتوں کے جو چاہیں اگر کوئی سوال کرے کہ شاید بہشتی درجے انبیا کے اور
منازل اولیا کے اور مراتب شہدا چاہیں تو جواب انکا یہہ ہے کہ بہشت میں غیظ اور حسد نہیں کہ موجب اس تمنا کا ہو بلکہ ہر ایک بہشتی جس
مقام میں کہ ہے راضی ہے کَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اسی طرح جزا دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں کو جو لوگ کہ قبض کرتے ہیں روحوں انکی کو فرشتے اس حالت میں کہ پاکیزہ ہیں شرک
اور عصیان سے یا خوشوقت ہیں ساتھ اسکے کہ خوشخبری دیتے ہیں فرشتے اور تعظیم کہتے ہیں سلامتی ہے اوپر تمہارے یا سلام خدا کا ہو تمپر
یا فرشتے سلام کرتے ہیں اور بعد سلام کے کہتے ہیں کل کہ مبعوث ہو داخل ہو بہشت میں بسبب اسکے کہ تھے تم کرتے نیکیاں اور بھلائیاں
هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ یَاْتِیَ اَمْرُ رَبِّكَ نہیں انتظار کرتے کافر مگر یہہ کہ آویں انکے پاس فرشتے روح قبض کرنیوالے
یا آوے حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب ہلاکت انکی کے كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جیسے کہ یہہ شرک اور تکذیب کرتے ہیں اسیطرح
کیا تھا ان لوگوں نے کہ پہلے انسے تھے اور انکو پہنچا جو کچھ کہ پہنچا وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ اور نہیں ظلم کیا انکو اللہ نے
ساتھ ہلاک ہونے انکے کے ولیکن تھے وہ ساتھ کفر اور معصیت کے جانوں اپنی پر ظلم کرتے فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ پس پہنچی انکو بحکم عدل سزا اُن برائیوں کی کہ کیں تھیں انھوں نے اور گھیر لیا انکو اس چیز نے کہ تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا
کرتے یعنے عذاب موعود سے وَقَالَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ
دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ اور کہا ان لوگوں نے جو شریک لاتے ہیں اگر چاہتا اللہ نہ عبادت کرتے ہم سوا اسکے کسی چیز کی ہم اور نہ باپ ہمارے اور نہ
حرام کرتے ہم بن حکم اسکے کسی چیز کو بحیرہ اور سایبہ وغیرہ ہمارے سمجھ لیجئے کہ یہہ بات کفار ٹھٹھے سے کہتے تھے نہ صفائی باطن اور خلوص
عقیدت سے حسین بن فضل نے کہا کہ اگر کفار تعظیم اور اجلال معرفت حق سے یہہ کلام کرتے حق تعالیٰ عیب انکا نہ فرماتا كَذٰلِكَ فَعَلَ
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جیسے کفار تکرار کرتے ہیں اسیطرح کیا تھا ان لوگوں نے کہ پہلے اُنسے تھے شرک اور تکذیب اور تحریم حلال کی اور تحلیل
حرام کی فَهَلْ عَلَی الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ پس نہیں ہے اوپر پیغمبروں کے مگر پہنچا دینا ظاہر وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہے ہمنے بیچ ہر ایک امت کے ایک پیغمبر جیسے تجھ کو اس امت پر بھیجا اور فرمایا ہے
ہمنے سب کو کہ قوم اپنی کو کہیں یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور ایک کنارے رہو اور بچو پرستش اصنام سے سمجھ لیجئے کہ سوا خدا کے جسکو پوجو وہی طاغوت
ہے فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَی اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَیْهِ الضَّلٰلَةُ پس بعضے ان میں سے وہ تھے کہ راہ دکھائی انکو اللہ نے اور توفیق ایمان کی
دی اور بعضے انمیں سے وہ شخص ہیں کہ ثابت ہوئی اوپر انکے گمراہی فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ پس
سیر کرو ای تشر کو بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانیوالوں کا یعنے دیار عاد اور ثمود پر جاؤ دیکھو عبرت سے تاکہ ظاہر ہو تمپر کہ جو کوئی

ایسا کریگا اسی طرح ہلاک ہوگا جیسے یہہ ہوئے اِنۡ تَحۡرِصۡ عَلٰی هُدٰىهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ اگر
حرص کرے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہدایت انکی کے پس تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا اس شخص کو کہ گمراہ کیا اور نہین واسطے گمراہون کے کوئی مدد
دینے والون سے کہ عذاب دور کرے اُنسے لکھا ہی کہ ایک مومن واسطے تقاضے قرض اپنے کے کسی کافر کے گھر گیا تھا آپسمین گفتگو ہوئی مومن نے
کہا قسم اس خدا کی کہ بعد موت کے نفع اسکے کا امیدوار ہون کافر نے کہا تو بعد مرنیکے زندگی کی امید رکھتا ہی اسنے کہا ہان کافر نے سخت
قسم اپنے مذہب کے موافق کھا کر کہا کہ کوئی بعد موت کے نہین جیئے کا یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَا يَبۡعَثُ اللّٰهُ
مَنۡ يَّمُوۡتُ اور قسم کھائی انھون نے ساتھ اللہ کے سخت تر قسمون اپنے سے کہ نہ اٹھاویگا اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ مرجاتا ہی بَلٰى
ایجاب ہی بعد نفی کے یعنے اٹھاویگا انکو وعدہ کیا ہی اللہ نے وَعۡدًا عَلَيۡهِ حَقًّا وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ وعدہ کرنا کرکہ
اوپر اسکے ہی پورا کرنا اسکا ثابت ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِىۡ يَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ حقتعالی اوٹھاویگا تو کہ بیان کرے واسطے
انکے اس چیز کو اختلاف کرتے ہین بیچ اسکے امور بعث اور حشر کے سے وَلِيَـعۡلَمَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّهُمۡ كَانُوۡا كٰذِبِيۡنَ اور تو کہ جانین وہ
لوگ کہ کافر ہوئے یہہ کہ وہ ہین جھوٹھے انکار قیامت مین اِنَّمَا قَوۡلُـنَا لِشَىۡءٍ اِذَاۤ اَرَدۡنٰهُ اَنۡ نَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ سوا اسکے نہین کہ کہنا
ہمارا واسطے کسی چیز کے جب ارادہ کرتے ہین ہم پیدا کرنے اسکے کا یہہ ہی کہ کہتے ہین ہم اسکو ہو پس ہو جاتی ہی حاصل یہہ ہی کہ ہمارا پیدا کرنا مادے اور
مدد پر موقوف نہین پس پہلے جو بے مادہ قدرت پیدا کرنیکی رکھے اعادہ اس شئی کا باوجود مادے کے اسپر کیا مشکل ہو عبث جو کہ پہلے
عدم سے لایا ہی مشکل اسکو اعادہ پھر کیا ہی + وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا اور جن لوگون نے کہ وطن چھوڑا
بیچ ادا کرنے حق حقتعالی کے اور واسطے رضا اسکی کے پیچھے اس سے کہ ظلم کئے گئے مراد اس سے وہ صحابہ ہین کہ قریش کے ہاتھ سے ستم پاکر حبشہ کو
ہجرت کر گئے تھے حقتعالی نے وعدہ فرمایا کہ لَـنُبَوِّئَنَّهُمۡ فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً البتہ جگہہ دیوینگے ہم انکو بیچ دنیا کے اچھی یعنے مدینہ منورہ اور
بعضون نے کہا ہی کہ غنیمت نیک وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ اور البتہ ثواب آخرت کا انکو بڑا ہی مال غنیمت سے کہ دنیا مین ملتا ہی لکھا ہی کہ
امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب مہاجرونکو کچھہ دیتے تھے کہتے تھے کہ خدا تمھین اسمین برکت دے یہہ وہ ہی جو وعدہ کیا ہی اللہ تم کو
دنیا مین اور ذخیرہ واسطے تمھارے آخرت مین افضل ہی لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ اگر ہوتے کفار جانتے کہ عنایت الٰہی مہاجرون پر دونون
جہان مین ہی البتہ موافقت کرتے ساتھہ انکے ایمان اور ہجرت مین یا اگر مہاجر جانتے زیادہ کرتے جہد اور صبر الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ
يَتَوَكَّلُوۡنَ مہاجر وہ ہین جنھون نے صبر کیا مفارقت وطن اور ایذاء کفار پر اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین اور اپنے سب کام
اللہ کو سونپ دیتے ہین لکھا ہی کہ قریش کہتے تھے کہ خدا تعالی بزرگتر ہی اس سے کہ آدمی کو پیغمبری پر بھیجے بلکہ فرشتے کو مبعوث کرے تو کہ خلق کو
دعوت طرف اسکے کرے و در قول انکے مین یہہ آیت اتری کہ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ اور نہین بھیجے پہلے تجھہ سے مگر مرد
آدمی کہ فرشتون کی زبانی وحی بھیجتے تھے ہم طرف انکے اور یوحی بصیغہ غایب مجہول بھی قراءت ہی اور حاصل یہہ ہی کہ مشیت الٰہی اسی پر جاری
ہی کہ بشر کو رسالت پر بھیجے نہ ملک کو فَسۡـئَلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ پس سوال کرو اہل کتاب سے یعنے علما انکے سے اگر
ہو تم نہین جانتے تو کہ جانو کہ انبیاے گذشتہ سب بشر تھے مبعوث ہوئے تھے امتون پر بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ساتھہ معجزون روشن کے اور
کتابون لکھی ہوئی کے وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ اور اتارا ہمنے طرف تیرے قرآن کو کہ
سبب یادداشت ہی تو کہ بیان کرے تو واسطے لوگون کے وہ چیز کہ اتاری گئی قرآن مین طرف انکے اوامر اور نواہی سے اور تو کہ وہ فکر کرین اس مین
اور جانین کہ یہہ کلام مخلوق کا نہین اَفَاَمِنَ الَّذِيۡنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ پس کیا نڈر ہوگئے وہ لوگ کہ مکر کرتے ہین برے واسطے ہلاک انبیا کے یا
ایذای پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اَنۡ يَّخۡسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ يَاۡتِيَهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ اس سے کہ دھسا دیوے اللہ ساتھہ
انکے زمین کو مثل قارون کے یا آوے انکے پاس عذاب الٰہی اس جگہہ سے کہ نہین جانتے جیسے قوم لوط علیہ السلام پر آیا اَوۡ يَاۡخُذَهُمۡ فِىۡ تَقَلُّبِهِمۡ





یا پکڑلے انکو بیچ چلنے پھرنے انکے کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو یا ذقت کروٹ بدلنے کے جامۂ خواب مین فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ پس نہین وہ عاجز
کرنیوالے اللہ کو عذاب اپنے سے اَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ یا پکڑلے انکو اوپر ڈرانے کے ہلاک پہلون کی سے یعنے عذاب سے پہلے لوگون کے ڈر مین
اور اس ڈر مین انپر بھی عذاب اُتر آئے فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ پس تحقیق پروردگار تمھارا البتہ شفقت کرنیوالا بندون پر ہی مہربان
ہی جلدی عقوبت مین انکے نہین کرتا اَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ
کیا نہین دیکھا کافرون نے طرف اسکے کہ پیدا کیا ہی اللہ نے ہر چیز سے پھرتے ہین سایہ اسکے سیدھی طرف سے اور بائین طرف سے سجدہ کرتے
ہوئے واسطے اللہ کے اور حالانکہ وہ ذلیل ہین اسکے آگے زاہدی مین ہی کہ اگر کافر مجھہ کو سجدہ نہین کرتے کیا ہان ہی کہ سائے انکے مجھہ کو سجدہ ساتھہ
خشوع اور خضوع کے کرتے ہین وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ اور اللہ کے
واسطے سجدہ کرتے ہین جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی علویات سے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی چلنے والون سے اور فرشتے اور وہ یعنے فرشتے نہین
تکبر کرتے عبادت اسکی سے تخصیص ملائکہ کی باوجودیکہ علویات مین داخل ہین واسطے تعظیم کے ہی یا واسطے طوع اور رغبت انکی کے سجدے مین اور
مؤید اسیکا وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ہی يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ڈرتے ہین فرشتے عذاب پروردگار اپنے سے
کہ ناگہان اتارے اوپر انکے سے اور کرتے ہین ساتھہ طوع اور رغبت کے جو کچھہ کہ حکم کئے جاتے ہین سمجھہ لیجیئے کہ یہان تیسرا سجدہ ہی فتوحات مین
ہی کہ یہہ سجود عالم اعلیٰ اور ادنیٰ کا ہی کہ مقام ذلت اور خوف مین اللہ کو سجدہ کرتے ہین پس بندے کو چاہیئے کہ اس مقام پر یہہ دو صفتین پیدا
کرکے گروہ ساجدین مین ملے بیت کرکے اپنے آپ کو راونت ذلیل ٭ خوف سے کر سجدۂ رب جلیل ٭ تبیان مین ہی کہ سجدہ عبادت پیشانی
رکھنے سے ہی زمین پر واسطے عبادت کے اور یہہ سجدہ ذوی العقول کا ہی اور سجود تذلل اور خشوع اور تسخیر غیر ذوی العقول کا ہی وَقَالَ
اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اور کہا اللہ نے مت پکڑو معبود دو اثنین واسطے تاکید کے ہی إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ سوائے اُسکے نہین کہ وہ
معبود ہی اکیلا یعنے وحدت لازم الوہیت ہی کیونکہ مرتبہ الوہیت شرکت کو نہین قبول کرتا چنانچہ دلایل سے ثابت ہوا ہی پس چاہیئے کہ خدا ایک ہو
فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ پس مجھہ سے ڈرو سمجھہ لیجیئے کہ یہان التفات غیبت سے طرف تکلم کے ہی اور یہہ ابلغ ہی واسطے ڈرانے کے وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے جو کچھہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی مخلوق اور مملوک وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا اور واسطے اسیکے ہی عبادت لازم
اور واجب یا دین پسندیدہ یا جزائے دایم غیر منقطع یعنے ثواب مطیع کا اور عقاب عاصی کا أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ کیا پس غیر خدا کے سے ڈرتے ہو
اور حال یہہ ہی کہ ضار اور نافع غیر اسکے نہین وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ اور جو کچھہ ساتھہ تمھارے پہنچا ہی نعمت سے جیسے صحت اور غنا پس اللہ کے
طرف سے ہی ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ پھر جب لگتی ہی تمکو سختی جیسے مرض اور قحط اور فقر پس طرف اسیکے فریاد کرتے ہو
ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ پھر جب کھول دیتا ہی سختی کو تم سے ناگہان ایک فرقہ تم مین سے یعنے کفار
سے ساتھہ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہین محقق کہتے ہین کہ شرک یہان بملاحظہ اسباب ہی کہ غافل اس فاعل حقیقی سے ہوکر وصول عطا
اور حصول بلا مین نسبت طرف اسباب کے کرتے ہین نظم ضار و نافع حق تعالیٰ ہی ولا ٭ ہی اسی سے کلہم منع و عطا ٭ جانب اللہ سے ہی شر و خیر ٭
کرتے ہین مشرک اُسے نسبت بغیر ٭ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ تو کہ کفر کرین ساتھہ اس چیز کے کہ دی ہی ہمنے نعمت اور کشف محنت سے فَتَمَتَّعُوا
فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پس اٹھاؤ فائدہ یہہ امر تہدید کا ہی یعنے ای کافرو چند روز دنیا مین فائدہ اٹھالو پس جلد جانوگے آخر کام اپنے کو
سمجھہ لیجیئے کہ یہہ سخت تر وعید ہی کافرون کو وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ اور مقرر کرتے ہین کافر واسطے اس چیز کے
کہ نہین جانتے یعنے بتون کو کہ علم نہین رکھتے ایک حصہ اس چیز سے کہ دی ہی ہمنے انکو کھیتیون اور چارپایون سے چنانچہ سورہ انعام مین گذرا
ہی وجعلوا للہ مما ذرا من الحرث والانعام نصیبا الایۃ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ قسم ہی اللہ کی البتہ سوال کئے جاؤگے
قیامت کو اس چیز سے کہ تھے تم باندھہ لیتے کہ بت خدا ہین یا حصہ کھیتیون اور چارپایون مین انکا ٹھہراتے تھے وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ

اور مقرر کرتے ہین واسطے خدا کے بیٹیان بنی خزاعہ اور بنی کنانہ کہتے تھے کہ فرشتے دختران خدا ہین اور بنو ملیح کہتے تھے کہ حق تعالیٰ نے جن سے
بیاہ کیا ملائک پیدا ہوئے سُبْحَانَهُ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ پاک ہی اللہ ان باتون سے جو وہ کہتے ہین اور واسطے انکے ہی جو کچھہ کہ چاہتے ہین اولاد
وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ اور جب خبر دیا جاتا ہی ایک انکا ساتھہ پیدا ہونے دختر کے ہو جاتا ہی منہہ اسکا
کالا اندوہ اور شرمندگی سے درمیان قوم کے اور وہ بھرا ہوتا ہی غصے سے اپنے جورو پر کہ کیون بیٹی لائی يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ
مَا بُشِّرَ بِهِ چھپتا پھرتا ہی لوگون سے بدی اور ناخوشی اس چیز کی سے کہ خبر دیا گیا ہی ساتھہ اسکے اور فکر مین ہوتا ہی أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ
أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ آیا رکھے اسکو اوپر ذلت کے یا گاڑے اسکو زندہ بیچ مٹی کے جیسے بنو تمیم اور بنو نضر کرتے ہین أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ
خبردار ہو برا ہی جو کچھہ کہ حکم کرتے ہین مشرک یعنے دختر کی انکے آگے کچھہ قدر اور حرمت نہین اور پھر جناب حضرت حق کو اسکی نسبت کرتے ہین لِلَّذِينَ لَا
يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ واسطے ان لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ گھر آخرت کے صفت بد ہی یعنے حاجت زن اور فرزند اور کراہت
بیٹی کی اور جیتے اسکو گاڑ دینے کی وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ اور واسطے اللہ کے ہی صفت بلند یعنے بے پروائی اور پاکی جورو اور بچّون سے وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ع اور وہی غالب اور قادر ہلاک کفار پر حکیم کرنیوالا ساتھہ مہلت انکے کے اجل تک وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا
تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى اور اگر پکڑے اللہ کافرون کو ساتھہ ظلم انکے کے نہ چھوڑے اوپر زمین کے کوئی چلنے والا
ساتھہ شامت کفر کے اور لیکن ڈھیل دیتا ہی انکو ایک وقت مقرر تک کہ واسطے موت اور عذاب انکے کے ہی فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ
سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ پس جب آویگا وقت مقرر انکا واسطے عذاب کے یا موت کے نہ پیچھے رہینگے ایکساعت اس سے اور نہ پہلے چلینگے
ایکساعت اس سے بلکہ معذب ہونگے یا مرجاوینگے اسیدم وقفہ لینے نہین دینے کی اجل ایک ساعت وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ
أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ اور مقرر کرتے ہین واسطے اللہ کے جو کچھہ ناخوش کہتے ہین واسطے اپنے یعنے بیٹیان یا شرکت سرداری
مین اور بیان کرتے ہین زبانین انکی جھوٹھہ یہہ ہی کہ واسطے انکے بہشت ہی لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ نہین شک یہہ کہ
دن قیامت کے واسطے انکے آگ ہی اور یہہ کہ وہ آگے چلائے گئے ہین آتش دوزخین سمجھہ لیجیے کہ بعد مذمت مشرکون کے واسطے تسلی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتا ہی تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ قسم ہی اللہ کی البتہ تحقیق بھیجا تھا
ہمنے پیغمبرون کو طرف امتون کے پہلے تجھہ سے پس زینت دی واسطے انکے شیطان نے عمل انکے کو تو کہ جھٹھایا انھون نے انبیا کو فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ پس شیطان دوست انکا ہی آجکے دن یعنے تیرے زمانیکے کافرون سے دوستی رکھتا ہی اور اسیطرح عمل کو انکے نظرون
مین آرایش دیتا ہی تو کہ یہہ تجھہ کو جھٹھاتے ہین اور واسطے شیطان اور جھٹھانیوالون کے دن قیامت کے عذاب دردناک ہی وَمَا أَنزَلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ اور نہین اتارا ہمنے اوپر تیرے قرآن کو مگر
اسو اسطے تو کہ بیان کرے تو واسطے لوگون کے وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہین بیچ اسکے یعنے اللہ کی وحدانیت اور احوال قیامت مین اور نہین "
اتارا ہمنے اوپر تیرے قرآن کو مگر واسطے ہدایت اور رحمت کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اسپر وَاللَّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس زندہ کیا ساتھہ پانی کے زمین کو پیچھے موت اسکیکے یعنے تازہ
کیا زمین کو منہہ سے بعد پژمردگی کے یا اللہ نے اُتارا آسمان سے قرآن کو کہ سبب حیات کا مومنون کے ہی پس زندہ کیا ساتھہ اسکے دلہاے
مردہ کو إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانی ہی ظاہر واسطے اس قوم کے کہ سنتے ہین
بگوش انصاف وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً اور تحقیق واسطے تمہارے بیچ وجود چارپایون کے البتہ عبرت ہی یا دلالت ہی کہ
ساتھہ اسکے عبور کرو جہل سے طرف علم کے اور دریافت کے نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا
لِّلشَّارِبِينَ پلاتے ہین ہم تمکو اس چیز سے کہ بیچ پیٹون انکے کے ہی درمیان سے گوبر کے اور لہو کے دودھہ خالص آسانی سے حلق مین

گذرے ڈالا واسطے پینے والون کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو چارپائے گھاس کھاتے ہین پیٹ مین جا کر انکے پکتا ہی پھر تین طبقے پیدا
ہوتے ہین نیچے کا گوبر درمیان کا دودھ اوپر کا خون پس لہو رگون مین جاری ہوتا ہی اور دودھ پستان مین جاتا ہی اور گوبر اپنے مخرج سے
باہر آتا ہی سمجھ لیجئے کہ پیدا کرنے مین دودھ کے خار و گیاہ سے اور نکالنے مین اسکے ساتھ اس صفا اور لطافت کے گوشت اور لہو سے **بیت**
آئینۂ حکمت الٰہی ہی ٭ قدرت حکم پادشاہی ہی ٭ قوت القلوب مین ہی کہ تمامی نعمت ساتھ خلوص لبن کے ہی اگر کچھ بھی گوبر اور لہو ملا ہو نعمت
تمام نہو اور طبع قبول نکرے اسی طرح معاملہ بندونکا ساتھ اللہ کے چاہئے کہ خالص ہو **نظم** اگر لعزت ریا دو دم ہوا ہو ملا ٭ خلوص اسمین نہین وہ
قبول کیون ہوگا ٭ کہ جان شرک خفی رافتا ریا بعمل ٭ وگر ہوا ہو تو آئی نہین صفا بعمل ٭ ریا مین لوگون پہ کھنی نظر ہی ای رافت ٭ ہوا مین اپنے
غرض کا گذر ہی ای رافت ٭ عمل مین ایک بھی ان دونون مین سے گر ہووے ٭ تو حاصل اسکا نہ مقبول و بہرہ ور ہووے ٭ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ
وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا اور میوون کھجورون سے اور انگورون کے سے لیتے ہو تم اس سے مست کرنیوالی چیزین
اور رزق اچھا یہہ آیت پہلے تحریم خمر سے نازل ہوئی ہی یا مراد سکر سے خرمہ اور انگور ہی ابو عبیدؒ نے کہا ہی کہ سکر لغت حبشہ مین سرکے
کو کہتے ہین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ تحقیق بیچ ان میوون تر اور خشک کے اور فوائد انکے کے البتہ نشانی ہی روشن اوپر قدرت
حق کے واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہین **بیت** سمجھ کر جو دیکھو تو ہر یک گیاہ ٭ ہی بر قدرت حقتعالی گواہ ٭ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ
اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا اور وحی بھیجی پروردگار تیرے نے طرف مکھی شہد کے یعنے دلمین انکے ڈالا یہہ کہ پکڑ تو پہاڑون سے گھر وَمِنَ
الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ اور درختون سے اور ہر چیز سے کہ بلند کرتے ہین اور مکان بناتے ہین لوگ ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي
سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا پھر کھا ہر میوے سے کہ چاہئے تلخ یا شیرین سے مراد پھول ہین پس چل راہون پروردگار اپنے کی مین بیچ اس حالت کے کہ
فرمانبردار ہو اسکی سمجھ لیجئے کہ نگہبان شہد کی بموجب حکم الٰہی کے گل غنچے سے چر کر شکم سیر ہو کر شیرۂ شیرین فی کر کر زمستان کے واسطے ذخیرہ
کرتے ہین سو اللہ تعالی فرماتا ہی يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ نکلتی ہی پیٹون انکے سے بطریق لعاب پینے کی چیز یعنے
شہد مختلف ہین رنگ اسکے سفید جوان مکھی کا اور زرد میانہ سال کا اور سرخ بوڑھیکا اور سیاہ اور سبز نادر ہی بعضون نے کہا ہی کہ رنگ مختلف شہد کے
بسبب اختلاف فصلون کے ہین فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ بیچ شہد کے شفا ہی واسطے لوگون کے امراض بلغمی مین بنفسہ خود اور تمام امراض مین اور دوائون
مین ملکر کیونکہ کوئی معجون ایسی نہین کہ شہد جزو اسکا نہو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ایک شخص نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ میرے بھائی
کو درد شکم ہی فرمایا شہد پلا پھر اُسنے آکر کہا کہ پلایا فائدہ نہ بخشا فرمایا شہد پلا وہ پلا کے پھر آیا اور کہا کہ درد باقی ہی فرمایا شہد پلا غرض چوتھے
بار مین کہا جا شہد پلا سچا ہی اللہ اور جھوٹھا ہی شکم بھائی تیریکا اس نوبت مین شفائے کل ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر فیہ کی راجع طرف
قرآن کے ہی کہ بیچ اسکے شفا دلون کی ہی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ اور ابن مسعود سے منقول ہی کہ عليكم
بالشفائين القرآن والعسل شہد شفائی آلام ظاہر ہی اور قرآن دوائے اسقام باطن مرض قالب اس سے جاتے ہین اور بیماری قلب اس سے
اور حقیقت یہہ ہی کہ سب امراض صوری اور معنوی کی قرآن دوا ہی اور تمام بیماریون قلبی اور قالبی کی شفا ہی **بیت** اسیدم آئی ہی جان مین
جان جو کوئی لیتا ہی نام تیرا ٭ شفائے امرض قلب و قالب نہ کیونکہ پھر ہو کلام تیرا ٭ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ تحقیق بیچ امر
مگس شہد کے البتہ حجت ہی روشن اوپر قدرت ذوالمنن کے واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہین کہ کیا کیا صنائع عجائب اور امور غرائب نے ظہور کیا
ہی اسقدر حکمتین ایسے جانور ضعیف مین پیدا ہونی سوا قدرت قادر مطلق کے ممکن نہین انقیاد ایسا رکھتی ہی کہ ہرگز راہ فرمان سے نہین پھرتی
امانت وہ کہ میوہ تلخ کھا کر شہد شیرین دیتی ہی ورع یہہ کہ سوا اپنا کیرے کے نہین کھاتی طاعت اسقدر کہ خلاف امر نہین کرتی مکین اس حد کو پہونچ
جاتی ہی اور پھر وطن کو آتی ہی طہارت اس مرتبہ مین کہ ہرگز نجاست پر نہین بیٹھتی اور اس سے [illegible]
کے کاریگر جمع کر و مثل خانہای مسدس ایسے کے نہ بنا سکیں پس جبکہ شہد اسکا آلام ظاہری کی [illegible]



ازالۂ اسقام باطنی ہوتا ہی کہ جہل ہی **بیت** قدرت حق کا تفکر کام جان شیرین کرے ❊ ذوق اسکا وہ ہی جو بعد از فنا باقی رہے ❊ وَاللّٰهُ

خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور نیستی سے ہستی مین لایا پھر قبض کریگا تمکو اور نیست کردیگا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ

الْعُمُرِ اور بعضے تم مین سے وہ شخص ہی کہ پھرا یا جاتا ہی طرف ناکارہی عمر کے یعنے بڑھاپے کے کہ پچہتر برس ہین یا اسّی یا نوّے لِكَيْلَا يَعْلَمَ

بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا تو کہ نجانے پیچھے جاننے کے کچھہ چیز یعنے پھر بچپن کا سا حال ہو جاوے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے کفار ہین

کیونکہ مسلمانون کی بڑھاپے مین عقل اور بزرگی اور زیادہ ہوتی ہی اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ دانا ہی جہل طرف اسکے راہ نہین پاتا توانا

ہی عجز طرف قدرت اسکی کے نہین جاتا وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ اور اللہ نے زیادتی دی بعضے تمھارے کو اوپر بعضون کے

بیچ رزق کے **بیت** کوئی بہتر ہی کوئی چاکر ہی ❊ کوئی مفلس کوئی تونگر ہی ❊ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

پس نہین وہ لوگ کہ زیادتی دیے گئے ہین مال مین پھیر دینے والے رزق اپنے کو اوپر انکے جو مالک ہوئے ہین سیدھے ہاتھ انکے یعنے میان اپنے

غلامون کو اپنے مال نہین دیتے کیونکہ اگر اموال مین شریک کرین فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ پس والی اور موالی بیچ مالداری کے برابر ہون تیسیر مین

ہی کہ یہہ خطاب مشرکان عرب کو ہی کہ تلبیے مین کہتے تھے لبیك لاشریك لك الا شریك هو لك ❊ تعالی نے فرمایا کہ تم اپنے غلامون کو

مال مین شریک نہین کر سکتے پس کیونکر روا رکھتے ہو کہ بت بھی شریک ہون الوہیت مین اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ کیا پس ساتھہ نعمت اللہ کے

انکار کرتے ہین کافر یجحدون بصیغہ غایب قرات حفص کی ہی اور بصیغہ حاضر بھی اورون کی قرات آئی ہی اور جب ثابت ہوا کہ سب نعمتین

دینے والا وہی ہی پس جسنے کہ بتون کو شریک ٹھہرایا وہ منکر نعمت اسکے کا ہوا **بیت** منکر نعمت خدا ہی وہ ❊ دھیان بھی رکھتا شرک کا ہی جو

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا اور اللہ نے پیدا کین واسطے تمھارے جنس تمھارے سے جوروین تو کہ انکے ساتھہ آرام کرو وَجَعَلَ لَكُمْ

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً اور پیدا کیئے واسطے تمھارے جورؤن تمھاری سے بیٹے اور بیٹیان یا پوتے یا اولاد جورؤن کی جو اور خاوند سے

رکھتی ہین وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور روزی دی ہی تمکو پاکیزہ چیزون سے اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ کیا

پس ساتھہ باطل کے ایمان لاتے ہین مشرک اور ساتھہ نعمت اللہ کے وہ کفر کرتے ہین باطل وہ ہی جو بتون سے عقیدہ رکھتے ہین یا وہی جو حرام

کرتے ہین بحیرہ وغیرہ سے اور نعمت وہ ہی جو خدا نے حلال کیا ہی یا باطل شیطان ہی اور وہ جو اسکی طرف گرویدہ ہین اور نعمت وجود با جود حضرت

صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہی اور وہ جو آپ پر ایمان لاتے ہین وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا

وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے اس چیز کی کہ نہین مالک واسطے انکے رزق دینے کے آسمانون سے اور زمین سے مینہہ برسا کر

اور غلہ اُگا کر کچھہ اور نہین طاقت رکھتے کہ روزی دین یعنے کافر بتونکو پوجتے ہین اور وہ نہین رزق دے سکتے پس انکی پرستش خلاف عقل کے

ہی کیونکہ عبادت شکر نعمت کا ہی اور بڑی نعمت پیدا کرنا اور رزق دینا ہی سو یہہ دونون باتین اللہ ہی مین ہین نہ بتون مین فَلَا تَضْرِبُوْا

لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ پس مت بیان کرو واسطے خدا کے مثالین اسطرحکی کہ اسپر بتونکو قیاس کرو اور شرکت دو **بیت** جسکی نہین ہی مثال مثل ہی اسکی

محال ❊ مثل ہی اسکی محال جسکی نہین ہی مثال ❊ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہی فساد قول تمھارے کو اور تم نہین جانتے

کیونکہ اگر جانتے تو شریک نہ لاتے یا مثال دیتے سو تم اللہ کی اور وہ جانتا ہی کہ اسطرح مثال دی چاہیئے اور تم نہین جانتے پس اللہ تعالے نے

مثال اپنی اور بتون کی آپ فرماتا ہی ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ بیان کی اللہ نے مثال بندہ مول لیئے ہوئے کے

سوا اسکا تب نہین قدرت رکھتا اوپر کسی چیز کے نفع اور ضرر سے وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا اور

وہ شخص کہ دیا ہی ہمنے اسکو اپنی طرف سے رزق اچھا اور کوئی اسکا مزاحم نہین پس وہ خرچ کرتا ہی اس رزق مین سے چھپے اور ظاہر جسطرح

سے کہ چاہتا ہی اور کسی سے نہین ڈرتا هَلْ يَسْتَوٗنَ کیا برابر ہوتے ہین یعنے مساوی نہین ہوتے غلام بے بس ساتھہ میان اختیار

والون کے پس جب غلام عاجز ساتھہ مالک قادر متصرف کے برابر نہین تو بت کہ عاجز تر مخلوق ہین شریک اس قادر علی الاطلاق کے کیونکر ہو سکین

بیت مانند سے اپنے ہی وہ عالی * شرکت سے ہی ذات اسکی خالی * صاحب کشف المحجوب نے کہا ہی کہ ایکدن خلوت مین نزدیک ابو العباس شقانی کے گیا مین دیکھا کہ یہہ آیت پڑھتے ہین اور روتے ہین اور آہین بھرتے ہین سمجھا مین کہ دنیا سے انتقال کرتے ہین پوچھا مین نے کہ ای شیخ کیا حال ہی کہا کہ گیارہ برس مین ورد میرا یہانتک پہنچا ہی اب یہان سے نہین گذر سکتا آرے حادث قدیم کو کیا پاوے اور ممکن واجب تک کیونکر جائے **بیت** ہست کے نیست برابر کیا ہو * قطرہ طوفان کے ہمسر کیا ہو * بعضے کہتے ہین کہ یہہ ضرب المثل واسطے مومن اور کافر کے ہی اور مراد مؤمن سے امیر المومنین ابو بکر صدیقؓ ہین اور کافر سے ابوجہل نااہل اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب خوبیان اور تعریفین واسطے خدا کے ہین کہ دینے والا تمام نعمتون کا ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر یعنے سب مشرک نہین جانتے اور اسکی نعمتون کو اور ونکی طرف نسبت کرتے ہین پس مثال دوسری فرماتا ہی وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ اور بیان کیا اللہ نے مثال طریق دو مرد کے ایک اُنمین سے گونگا ہی اور جو گونگا مادرزاد ہوتا ہی وہ بہرا بھی مقرر ہوتا ہی نہین قدرت رکھتا اوپر کسی چیز کے کہ سمجھے اور بوجھے وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ اور وہ بوجھ ہی اوپر مالک اپنے کے جدھر بھیجے اسکو نہین لاتا بھلائی یعنے کچھ کام نہین کر آتا نہ ولکی حقیقت پہچانتا ہی نہ جواب جو کہین اوسکو جانتا ہی هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کیا برابر ہوتا ہی وہ گونگا اور وہ شخص کہ حکم کرتا ہی ساتھہ انصاف کے یعنے سخن گوئی اور فہم درست رکھتا ہی اور امر بعدل کرتا ہی اور عدل ہی جامع فضایل نیک اور وہ اپنی ذات مین اوپر راہ سیدھی کے ہی اور سیرت اچھی کے اور طریقہ بھلائی کے کہ جس مطلب کے طرف منہہ کرے جلد مقصود کو پہنچے پس جیسے گونگا بے حاصل برابر اس کامل فاضل کے نہین اسیطرح اصنام بے اعتبار مساوات ساتھہ حضرت پروردگار کے نہین رکھتے بعضے کہتے ہین کہ یہہ مثال مومن اور کافر کی ہی مراد مومن سے حمزہ بن عبد المطلبؓ ہین اور کافر سے ابی بن خلف یا مومن عثمان ذی النورینؓ اور کافر اسید بن ابی العیص غلام انکا ذی النورین اسکو اسلام کیطرف بلاتے تھے اور وہ انکو نفقہ فی سبیل اللہ سے منع کرتا تھا لکھا ہی کہ کفار قریش ٹھٹھے بازی سے جلدی قیامت کے آنے کی کرتے تھے یہہ آیت اتری وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی علم چھپے ہوئے چیز کا آسمانون کے اور زمین کے **بیت** وہی جانتا غیب کی بات ہی * اُسے علم ارض وسموات ہی * یا مراد اس سے سطر و نباتات ہی وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اور نہین حال قیامت کا یعنے قایم ہونا اُسکا یا زندہ ہونا مردون کا اسدن جلدی اور آسانی مین مگر مانند جھپکنے پلک کے * اَوْ هُوَ اَقْرَبُ بلکہ وہ نزدیکتر ہی یعنے اللہ تعالی کو قیامت کا قایم کرنا اور مردونکا جلانا آسان تر اور نزدیکتر ہی اس سے کہ پلک مارو کیونکہ پلک مارنیمین دو فعل ہین اوپر پہنچانا اور نیچے لانا اور اسمین ایک فعل پس ممکن ہی کہ پلک مارنیکے آدھے وقت مین واقع ہو اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے بعث اور حشر سے قادر ہی ایک آنمین زندہ سب خلایق کو کر سکتا ہی جیساکہ بتدریج کیا پس ابتداے ظہور انکے کی خبر دیتا ہی تاکہ مبدا سے طرف معاد کے دلیل پکڑین اور فرماتا ہی وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا اور اللہ تعالی نے نکالا تمکو پیٹون ماؤن تمھاری کے سے کہ نہین جانتے تھے تم کچھ نفع اور نقصان اپنا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ اور دیا واسطے تمھارے سننا اور دیکھنا اور دل لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تو کہ تم شکر کرو اُن نعمتون پر اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ کیا نہین دیکھا آدمیون نے کہ دلیل پکڑین اوپر قدرت الہی کے طرف مرغون کے کہ مسخر کئے ہوئے ہین واسطے اُڑنے کے بیچ ادھر آسمان کے ہوا مین مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ نہین تھام رکھتا انکو ہوا مین مگر اللہ **بیت** خدا تھامتا ہی جو اُڑتے ہین طایر * ثقل جسد ورنہ گرتے ہین طایر * اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اُڑنے پرندون کے البتہ نشانیان ہین واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین یعنے مؤمن نفع لیتے ہین اُس سے کیونکہ فکر کرتے ہین کہ اللہ نے مرغون کو ایسا پیدا کیا ہوا پر اڑتے ہین اور ہوا کو ایسا پیدا کیا کہ یہہ اسمین در آتے ہین اور وہ انکو تھام رکھتا ہی ہوا مین خلاف طبع انکے پس اس فکر کے بازون سے ہوائے معرفت مین پرواز کر کر آشیان کرامت نشان تفکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة مین پہنچتے ہین **نظم** کچھ اور فکرون سے کیا ہی حاصل * خیال صنع خدا کر اے دل *

عنایت اسکی ہوئی جو شامل ہو تو مرغ اڑتے ہوا سے مل مل ؎ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُم مِّنۢ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا
اور اللہ نے کئے واسطے تمہارے گھرون تمہارے ایسے کہ پتھر اور مٹی اور لکڑی سے بنے ہوئے ہین آرام گاہ کہ وقت اقامت کے انمین رہو اور کئے واسطے
تمہارے چمڑون سے جانورون کے گھر یعنے خیمے تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ کہ ہلکا جانتے ہو تم انکو اٹھا کر ساتھ لیجانے کے
واسطے دن سیر اور سفر اپنے کے اور دن مقام اور اترنے مین اپنے کے وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَّمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ اور
پیدا کئے واسطے تمہارے بالون بھیڑون کے سے اور بالون اونٹون کے سے اور بالون بکریون کے سے اسباب پہننے کے اور بچھانے کے اور فائدہ
خرید و فروخت مین انکے ہی ایک مدت تک یعنے جب تک کہ وہ قیام رہین اور انسے نفع لے سکتے ہو یا جب تک کہ تم زندہ ہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُم
مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَّجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا اور خدا نے پیدا کیا واسطے راحت تمہارے کے اس چیز سے کہ پیدا کئے یعنے درخت اور پہاڑ اور
ابر سے سائے تو کہ گرمی آفتاب سے پناہ مین رہو اور واسطے تمہارے پہاڑون سے پوششین یعنے غار اور سوراخ کہ انمین سکونت کرو
وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ اور کئے واسطے تمہارے کرتے روئے اور ریشم اور صوف وغیرہ سے کہ
بچاتے ہین تمکو گرمی اور سردی سے ذکر سردی کا واسطے اکتفا احد الضدین کے نکیا اور دونون مین سے اسواسطے لائے کہ بلاد عرب مین گرمی زیادہ
ہی اور کئے واسطے تمہارے کرتے لوہے کے جیسے زرہ وغیرہ کہ بچاتے ہین تمکو تیغ اور تیر دشمن کے سے بیچ لڑائی تمہارے کے كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ جیسے یہہ نعمتین تمام کین اسیطرح تمام کرتا ہی نعمت اور نیکی اپنی کو اوپر تمہارے تو کہ تم اسلام لاؤ یا مطیع ہو حکم اسکے کے
فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ پس اگر پھر جاوین اسلام سے پس سوا اسکے نہین اوپر تیرے پہنچا دینا ہی پیغام کا ظاہر جب تو نے پیغام
انکو پہنچا دیا پھر اعراض انکا تجھکو کچھ زیان نہین کرتا يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ پہچانتے ہین مشرک نعمتین
اللہ کی کہ گنی گئی ہین اوپر انکے اور اقرار کرتے ہین کہ اللہ ہی سے ہین پھر انکار کرتے ہین انکو ساتھ عبادت کرنے غیر منعم کے یا کہتے ہین نعمتین
اللہ نے دی ہین بتونکی شفاعت سے یا سختی مین اقرار کرتے ہین آسانی مین انکار کرتے ہین یا زبان سے مقر اور دل سے منکر اور ہوسکتا ہی کہ نعمت
اللہ کی نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ اسکو معجزات سے پہچاننا حق ہی اور عناد سے منکر ہوئے اور اکثر انکے کافر ہین یعنے سب انکے کافر
ہین سوا مجنون اور صبیان کے وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ
يُسْتَعْتَبُونَ اور جدن کہ کھڑا کرینگے ہم ہر امت مین سے پیغمبر اسکے گواہ اوپر ایمان کے اور کفر انکے کے پھر نہ اذن دیا جاویگا واسطے ان لوگونکے
کہ کافر ہوئے عذر چاہنے مین یا دنیا کے پھرانے مین اور نہ وہ عذر انکے قبول کئے جاوینگے نہ انکو اجازت عذر کرنیکی دینگے ورنہ عذر انکا قبول کرینگے اگرچہ وہ عذر کرینگے
وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ اور جسوقت کہ دیکھینگے دن قیامت کے وہ لوگ کہ کافر ہین عذاب کو دوزخ کے اور اسمین ڈالے جاوینگے اور
فریاد کرینگے اور مالک سے تخفیف عذاب کی چاہینگے فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ پس نہ ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب اور نہ وہ ڈھیل
دئے جاوینگے یعنے کوئی انسے عذاب نچھوڑینگے وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ اور جسوقت دیکھینگے قیامت کو وہ لوگ کہ شریک لائے ہین
شریکون اپنون کو یعنے بتونکو کہ وہ شریک اللہ کے کہتے ہین قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ کہینگے ای پروردگار
ہمارے یہہ ہین شریک ہمارے وہ جو تھے ہم عبادت کرتے تھے ہم سوا تیرے اور حکم انکا سنتے تھے ہم بیچ کفر کے فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ
لَكَاذِبُونَ پس ڈالینگے تب طرف انکے بات یعنے اللہ بتونکو گویا کریگا وہ جواب دینگے کہ تحقیق تم البتہ جھوٹے ہو ہرگز ہمنے تمکو نہین کہا تھا کہ تم ہمکو
پوجو یا تم ہمکو نہین پوجتے تھے بلکہ اپنے ہوا کی پرستش کرتے تھے تبیان مین ہی کہ نصاری اور یہود اور بنی مدلج عیسی اور عزیر اور ملائکہ علیہم السلام کو
بہشت مین دیکھینگے اور خود دوزخ مین ہونگے کہینگے الٰہی ہم انکو پوجتے تھے انکے امر سے پھر وہ دونون پیغمبر اور فرشتے کہینگے تم جھوٹے ہو وہ
شرمندہ ہونگے وَأَلْقَوْا إِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ اور ڈالینگے طرف اللہ کے اسدن صلح اور گناہونکا اقرار کرینگے یا اسلام لائینگے اور کچھ
نفع نکریگا بیت قابو سے نکل گیا ہی جو کار ✝ ہاتھ آنا ہی اسکا سخت دشوار ✝ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور کھوئے جاوینگی انسے

ور جیز کہ تھے باندھ لیتے جھوٹھہ شفاعت اور مددگاری بتون کی سے کیونکہ وہ بجاے شفاعت دیکھینگے اُنسے شناعت اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یُفْسِدُوْنَ وہ لوگ کہ جو کافر ہوئے ساتھہ خدا کے اور بند کیا انھون نے لوگون کو راہ خدا کی سے یعنے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان نہ لانے دیا زیادہ دینگے ہم انکو عذاب اوپر عذاب کے بسبب اسکے کہ تھے منع کرکے لوگون کو اسلام سے فساد کرتے پس ایک عذاب انکے کفر پر دوسرا لوگون کو اسلام کے منع کرنے پر ہوگا بعضے کہتے ہین کہ زیادتی عذاب کی سانپ اور بچھو بڑے بڑے قد کے ہونگے کہ انکو کاٹینگے اور وہ انسے بھاگ کر آگ مین جا چھپینگے زاد المسیر مین ہی کہ پانچ نہرین اژدہات کلا کر بہاوینگے تین نہرون مین مقدار ساعات شب کے شبہاے دنیا سے انکو عذاب دینگے اور دو نہرین مقدار دن کے روزہاے دنیا کے سے اور بعضے کہتے ہین کہ زیادتی عذاب کے ساتھہ زمہریر کے ہوگی واللہ اعلم وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا عَلَیْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ اور یاد کر اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اُس دن کو کہ کھڑا کرینگے ہم بیچ ہر امت کے گواہ اوپر قول اور فعل انکے کے نفس انکے سے یعنے اس پیغمبر کو جو انپر مبعوث تھا وَجِئْنَا بِكَ شَهِیْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ اور لاوینگے ہم تجھکو گواہ اوپر اس گروہ کے یعنے امت تیری کے کہ تصدیق پر مومنون کے اور تکذیب پر کافرون مشرکون کے گواہی دیگا تو وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ اور اتاری ہمنے اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن بیان کرنیوالا ہر چیز کو امور دین سے ساتھہ تفصیل اور اجمال کے صاحب مدارک نے کہا ہی کہ بیان اس چیز کا کہ محتاج الیہ ہو شرعیات سے بیچ احکام منصوصہ کے ظاہر ہی اور وہ جو ثابت ہوا ہی ساتھہ سنّت اور اجماع اور قیاس کے اسکا مرجع بھی قرآن شریف ہی کیونکہ ہم مامور ہین ساتھہ متابعت پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے کہ اطیعوا الرّسول فرمایا ہی اور آگاہ کیا ہی ہمکو اوپر اجماع کے ساتھہ تہدید کے اوپر ترک اسکے کے کہ یتبع غیر سبیل المؤمنین اور ساتھہ عبرت اور استدلال کے کہ اصل قیاس ہی ارشاد کیا ہی کہ فاعتبروا یا اولی الابصار پس قرآن شریف بیان کرنیوالا ہر چیز کا ہوا وَهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ اور ہدایت اور رحمت اور بشارت جنت واسطے مسلمانون کے خاص اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ تحقیق اللہ تعالی حکم کرتا ہی ساتھہ عدل کے یعنے ساتھہ توسط کے ہر چیز مین خواہ اعتقاد مین جیسے توحید کہ متوسط ہی درمیان تعطیل اور تشریک کے اور قایل ہونا ساتھہ کسب کے کہ متوسط ہی درمیان جبر اور قدر کے اور خواہ عمل مین جیسے تعبد ساتھہ ادائے فرایض کے کہ متوسط ہی درمیان بطالت اور ترہب کے اور خواہ اخلاق مین جیسے جود کہ متوسط ہی بخل اور تبذیر کے درمیان اور شجاعت کہ متوسط ہی درمیان جبن اور تہور کے وَالْاِحْسَانِ اور حکم کرتا ہی ساتھہ نیکی کے بیچ طاعت کے یا بحسب کمیت جیسے نوافل پڑھنا یا بحسب کیفیت جیسے کہ حدیث شریف مین ہی تعبد اللہ کانک تراہ بیت جان اعمال ہی حضور خدا ٭ کہتے احسان ہین اسیکو دلا وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى اور حکم کرتا ہی ساتھہ دینے قرابت والون کے وہ چیز کہ جسکے محتاج ہون وَیَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ اور منع کرتا ہی بیحیائی سے جیسے زنا اور لواطت ہی او فعل نا معقول ہی جیسے مارنا اور لوٹنا ہی اور سرکشی سے جیسے اپنے آپ کو بڑا جاننا اور تکبر کرنا ہی یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ ساتھہ امر اور نہی کے تو کہ تم نصیحت پکڑو سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت جامع خیر اور شر کی ہی کوئی بھلائی نہین کہ اسمین نہو یعنے اسکے مامورات مین داخل ہی اور اسیطرح کوئی برائی نہین کہ اسکے منہیات مین مندرج نہو اسیواسطے اسکو آخر خطبہ جمعہ مین پڑھتے ہین عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اول مین شرم سے حضرت کے فرمانیکے ایمان لایا تھا دلمین نہ تھا یہان تک کہ ایکدن حضرت کے پاس بیٹھا تھا کہ یہہ آیت نازل ہوئی جو شبہ دلمین میرے تھا سب دور ہوا اور دین اسلام کی تصدیق کی مین نے اور باہر نکل کر یہہ آیت ولید بن مغیرہ کے آگے پڑھی او سنی کہا ای بھتیجے میرے پھر پڑھ پھر پڑھی مین نے کہا واللہ اسمین حلاوت ہی اور یہہ قول بشر کا نہین اور ابوجہل نے یہہ آیت سنکر کہا کہ خداے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ساتھہ نیک اخلاق کے حکم کرتا ہی لکھا ہی کہ سبب اسلام کا اکثم بن صنفی کے کہ اکابر عرب اور حکام انکے سے تھے یہی آیت ہی اور بیان مامورات اور منہیات اس آیت کے مین علما کے بہت قول ہین چنانچہ کہتے ہین کہ عدل کلمہ شہادت ہی یا نفی شرکت ہی یا طاعت ہی سر وجہر مین یا انصاف ہی یا اداے فرایض ہی یا تسویہ حقوق مین ہی یا حکم کرنا ساتھہ حق کے ہی اور احسان انعام ہی یا درگذر کرنا گناہون سے ہی یا صبر کرنا امر اور نہی پر ہی یا ادا کرنا نوافل کا ہی یا نیکی کرنا عوض بدی کے ہی یا اخلاص کرنا عمل مین ہی یا مشاہدہ بیچ عبادت کے ہی



یا ایثار کرنا اوپر غیر کے ہی یا دوست رکھنا واسطے اور کے ہی وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی واسطے اپنے اور بد جانتا واسطے دوسرے کے ہی وہ چیز کہ بد
جانتا ہی واسطے اپنے اور ایتاء ذی القربی صلہ رحمی ہی اور نیکی کرنا ساتھہ انکے مال اور دولت سے اور اگر مفلس ہو تو خدمت گذاری کرنا ہی انکی ساتھہ
تن کے اور اگر ضعیف اور عاجز ہو تو دعا کرنا ہی انکے حق مین اور فحشا زنا ہی یا وہ فعل بد ہی جو پوشیدہ کرین یا بخل ہی یا اہانت شرع کی ہی یا افراط
گناہ مین ہی یا وہ ہی جسپر حد شریعت مین مترتب ہی یا مخالفت ہی درمیان قول اور فعل کے اور منکر وہ ہی کہ عقل جسکی منکر ہو یا شرع مین جسکی وجہ
ثابت نہو یا جسپر وعید الہی مقرر ہو یا خشم خدا جسپر ہو یا اصرار گناہ پر ہی اور بغی ظلم ہی یا کبر ہی یا تعظیم اور برائی اپنی بے سبب ہی یا عیب لوگون کے
نکالنے مین یا غیبت کرنی ہی یا طعن مسلمانون پر کرنا ہی یا تجاوز حق سے ہی طرف باطل کے لکھا ہی کہ استقامت ملک کہ ساتھہ تین چیزون
ماموربہ کے ہی اور اضطراب اسکا ساتھہ تین چیزون منہی عنہ سے اور ان چھون کے ثمرے ہین ماموربہ کے اچھے منہی عنہ کے برے چنانچہ عدل کا ثمرہ
ظفر اور نصرت ہی احسان کا پھل ثنا اور مدحت ہی صلہ رحمی کا فائدہ انس اور الفت ہی اور فحشا کا ثمرہ فساد ہی اور دین دنیا مین منکر کا پھل اٹھنا اعدا
کا ہی بغی کا نتیجہ محروم رہنا آرزوؤن سے ہی بعضون نے کہا ہی کہ عدل توحید ہی اور محبت خدا کی اور احسان دوستی سید انبیا کی علیہ الصلوۃ والسلام
اور درود بھیجنا انپر اور ایتاء ذی القربی محبت اہل بیت کی اور تعظیم صحابہ کی اور دعا واسطے انکے ہی رضی اللہ عنہم اجمعین وسیط مین ہی کہ عدل افعال
مین ہی اور احسان اقوال مین پس نکیا چاہئے مگر وہ جسمین عدل ہو اور نہ کہا چاہیے مگر وہ جسمین احسان ہو حقایق سلمی مین ہی کہ فحشا کذب اور بہتان
اور جو برائی کہ افعال مین ہووے اور منکر معاصی اور جو بدی کہ افعال مین ہو بحر الحقایق مین ہی کہ عدل وہ ہی کہ جو تجھکو دیا ہی الآت جسمانی اور قوای
رحمانی اور علوم اور اموال سے سب کو راہ حق مین اور طلب حق مین صرف کرے کہ طلب غیر مین صرف کرنا ظلم ہی اور احسان وہ ہی کہ جو نیکی ہو سکے
قول اور فعل مین بجالائے تو اور ایتاء ذی القربی یہہ ہی کہ اپنے نزدیکون سے بھلائی کرے اور نزدیکتر سب سے نفس تیرا ہی اسکو مہالک ہوا سے
بچاوے اور فحشا وہ چیز ہی کہ تجھکو خدا سے باز رکھے اور منکر وہ ہی کہ گمراہی اور بدعت اسپر مترتب ہو اور بغی صفات نفسانی ہین انکو قوت ریاضت
سے کماوے کہ قواعد سلوک درستی پاوین کیونکہ بحکم اعدا عدوک الذی بین جنبیک بدترین دشمنون کا نفس ہی **نظم** نفس پلید و کافر ہی
اسکی عداوت ظاہر ہی + بیٹھہ کے یہہ آغوش مین آہ + کرتا ہی برباد و تباہ + تن مین اسکا گھر ہی بنا + کیون نہ جلاوے حکم انیا + اٹھتے ہین جو کبر و عناد
اسکے ہی سب ہین شر و فساد + دلکی بستی کرکے خراب + بیٹھا ہی خود ہو نصرت یاب + سچ یہہ مثل ہی راقت ہائے + گھر کا بھیدی لنکا ڈہائے +
وَاَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ اور پورا کرو عہد اللہ کے کو جب عہد باندھو تم مراد اس سے عہد الست کا ہی یا ہر عہد کہ درمیان لوگون کے
کرو اور اصح یہہ ہی کہ نزول آیت کا اس جماعت کے شان مین ہی جنہنے حضرت سے مکے مین عہد کیا تھا اور غلبہ قریش کا اور ضعف مسلمانون کا دیکھہ کر
ہچکے گئے تھے شیطان نے چاہا تھا کہ انکو فریب دے تا کہ نقض عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کرین اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کرکر انکو ثابت رکھا
اوپر وفائے عہد کے اور فرمایا کہ پورا کرو عہد کو وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا اور مت توڑو قسمون کو پیچھے مضبوطی انکی کے یعنے عہد کو
مت توڑو بعد مضبوط کرنیکے ساتھہ قسمون کے وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا اور حال یہہ ہی کہ کیا ہی تم نے اللہ کو اوپر عہد اپنے کے ضامن
یا گواہ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہی جو کچھہ کرتے ہو تم **بیت** اسکو سب معلوم ہی کچھہ اسمین شک مت لاؤ تم + عہد کر کر توڑنا
کھا کر قسم پھر جاؤ تم + وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا اور مت ہو تم مانند اس عورت کے کہ توڑ ڈالا کاتے اپنے کو
یعنے تارون کو پیچھے قوت اور مضبوطی کے ریزہ ریزہ لکھا ہی کہ عرب مین ایک عورت تھی نام اسکا ریطہ یا رابطہ یا خطیبہ تھا اور لقب حمقا یا جعرا
یا جروقا اسکی بہت لونڈیان تھین صبح سے دوپہر تک سوت آپ بھی کاتتی تھی اور لونڈیون سے بھی کتواتی تھی بعد دوپہر کے اوس تمام سوت کو
دیکر خراب اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی ہمیشہ یہی عادت اسکی تھی حق تعالی نے عہد باندھکر توڑنے کو اس سے تشبیہ دی کہ جیسے وہ ضایع کرتی
تھی اسطرح تم سررشتہ عہد کو مت توڑو کہ بحکم اوفوا بعہدی اوف بعہدکم کے جزا وفا اپنے کی پاؤ **بیت** وفائے عہد چاہیے اس سے تو
مت توڑ عہد اپنا + کہ حکم اوفوا بعہدی کا یہہ ہی مت چھوڑ عہد اپنا + تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ

پکڑتے ہو تم عہد اور قسمون اپنی کو خیانت اور غدر اور مکر درمیان تمہارے اسواسطے کہ ہووے کوئی گروہ کفار کا وہ گروہ دوسرے سے عدد اور مال مین یعنے
مسلمانون سے مراد یہہ ہی کہ قریش کو مسلمانون سے زیادہ مال کوانکے افزون دیکھکر چاہتے تھے کہ فریب اور حیلہ سے معاش کرین اِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهٖ
سوا اسکے نہین کہ آزمایش کرتا ہی تمکو اللہ ساتھ وفائے عہد کے تو کہ لوگ معلوم کرین کہ عہد خدا اور بیعت پیغمبر پر کون ثابت رکھتا ہی وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ اور البتہ بیان کریگا واسطے تمہارے دن قیامت کے جو کچھ کہ ہو تم بیچ اسکے اختلاف کرتے بعث اور جزا مین
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اور اگر چاہتا اللہ کر دیتا تمکو امت ایک متفق اوپر دین اسلام
کے ولیکن گمراہ کرتا ہی جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور البتہ پوچھے جاوگے تم محشر مین اس چیز سے کہ تھے
تم کرتے وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا اور مت پکڑو قسمون اپنی کو غدر اور مکر درمیان اپنے ایکدوسرے
پس لغزش کھا جائینگے قدم تمہارے راہ اسلام سے بعد ثابت ہونے اسکے کے وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور چکھوگے
برائی اور رنج دنیا کا بسبب اسکے کہ بند کیا تمنے راہ خدا کی سے یعنے وفائے عہد سے وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور ہوگا واسطے تمہارے عذاب بڑا آخرت
مین سمجھ لیجئے کہ یہہ تہدید عظیم ہی واسطے ضعفائے اہل اسلام کے کہ چاہتے تھے عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر جاوین اور قریش اونسے وعدہ کرتے تھے
کہ اگر ہمارے دین مین تم آؤ تو بہت فائدے تمھاین پہنچاوین حق تعالی نے فرمایا وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مت مول لو بدلے عہد
اللہ کے اور بیعت پیغمبر اسکی کے مول تھوڑا یعنے جو قریش کچھ مال دینے کا تم سے وعدہ کرتے ہین اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
تحقیق وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہی نعمت دنیا کی سے اور ثواب آخرت کے سے وہ بہتر ہی واسطے تمہارے اس چیز سے کہ قریش وعدہ کرتے ہین
اگر ہو تم جانتے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ جو کچھ نزدیک تمہارے ہی مال دنیا کے سے تمام ہوجاتا اور جو کچھ نزدیک خدا
کے ہی خزانون رحمت کے سے باقی رہنے والا ہی صوفیہ وجودیہ کہتے ہین کہ جو عین ہی اعیان موجودہ فی الخارج سے دو اعتبار رکھتا
ہی ایک من حیث الحقیقت ہی کہ عبادت ظہور نور حق سے ہی صور مظاہر ممکنات ہین اور اسکو تجلی شہودی کہتے ہین دوسرے من حیث التشخص
والتعین اور اس حیثیت سے اسکو ممکن کہتے ہین او خلق بھی نام رکھتے ہین اور تمام اور نقصان طرف موجودات ممکنہ کے اسی واسطے منسوب
کرتے ہین **نظم** غیر دکھلاتا بشکل و پوست ہی ✣ مغز و معنے مین وہی یک دوست ہی ✣ اسکا ہی ماعندکم ینفد بیان ✣ اسکا ہی ماعندہ
باقٍ نشان ✣ اعتبار اول و آخر مین ہی جان ✣ اعتبار آخر و اول ہی بیان ✣ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
اور البتہ جزا دینگے ہم ان لوگون کو کہ صبر کرتے ہین فقر اور فاقے پر یا تکلیف پر یا آزار کفار پر یا عہد اور پیمان پر اپنے کہ بیعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
سے کرکر فقر پر صبر کیا اور عہد سے نہ پھرنے دینگے ہم انکو ثواب انکا کہ نعیم بہشت ہی یا ثواب دوچند ساتھ بہتر اس چیز کے کہ تھے اخلاص سے عمل
کرتے تفسیر زاہدی مین ہی کہ اگر ایک کی انین سے سو طاعت ہو ایک جنس سے جیسی نماز یا روزہ یا زکوۃ یا صدقہ اور ایک ان سو مین سے بہتر
اور تمام تر ہو تو ثواب اسی ایک کا کہ بہتر ہی تمام دینگے ہم اور باقی کو بھی قبول کرکر ثواب ہر ایک کا برابر اس بہتر کے عطا کرینگے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً جو کوئی کام کرے اچھا مرد سے ہو یا عورت سے اور وہ مومن ہو کیونکہ عمل بغیر ایمان
کے ثواب نہین رکھتا پس البتہ زندگی دین گے ہم اسکو زندگی پاکیزہ یعنے رزق حلال دینگے کہ کھانا پینا اس کا پاک ہو یا حیوۃ طیبہ حلاوت طاعت
کی ہی یا قناعت اس قدر پر کہ احتیاج ہی یا عمل صالح ہی یا عافیت ہی یا رضا بقضا ہی اور ایک قول یہہ ہی کہ حیوۃ طیبہ بہشت مین ہوگی کیونکہ زندگانی
دنیا کی بغیر نقصان اور تفرقے کے نہین سمجھ لیجئے کہ **نظم** ہی حیات طیبہ یا چار چیز ✣ یاد رکھ اسکو اگر ہی کچھ تمیز ✣ پہلے عرفان خدا ہو ای امام ✣
پھر بحق ہووے تجھے صدق مقام ✣ منہج اسرار خدا جو ہو وقوف ✣ ماسوی اللہ سے ہو اعراض ای رؤف ✣ حقایق سلمی مین ہی کہ حیوۃ طیبہ استغنا
بحق ماسوای حق سے ہی **بیت** تو اسکا ہو اسے کر اپنا اتنی ہی ہوس ہی بس ✣ تیرے رافت کو کچھ تجھ بن نہین درکار یا اللہ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور البتہ بدلا دیوین گے ہم انکو ثواب انکا بہتر اس چیز کے کہ تھے وہ کرتے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ



فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پس جب چاہے تو کہ پڑھے تو قرآن پس پناہ مانگ ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے یعنے
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ اور یہہ امر واسطے استحباب کے ہی بقول جمہور اور واسطے وجوب کے بقول بعض اور ایک قول امام قرطبی
نے اپنی تفسیر مین نقل کیا ہی کہ استعاذہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا اور امت پر واسطے اقتدا انکی کے سنت ہی اور باقی بیان اسکا اول سورہ
الحمد مین گذرا اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ تحقیق شیطان نہین واسطے اسکے غلبہ اور تسلط اوپر ان لوگون کے
کہ ایمان لائے کیونکہ وہ ساتھ اللہ کے پناہ پکڑتے ہین اور اوپر پروردگار اپنے کے بیچ دفع وسواس اسکے کے توکل کرتے ہین اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ
عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ سوا اسکے نہین کہ تسلط اس کا اوپر اُن لوگون کے ہی کہ دوستی کرتے ہین اسکی اور وسوسہ اسکا قبول
کرتے ہین اور وہ لوگ کہ وہ بسبب شیطان کے شریک لاتے ہین ساتھ خدا کے یا بہ کی ضمیر راجع طرف خدا کے ہی یعنے ساتھ خدا کے شریک کرتے
ہین لکھا ہی کہ جب بعضے احکام منسوخ بھی ہوتے تھے تو کفار مکے کے کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یارون سے ٹھٹھا کرتے ہین ایکدن
ایک کام کا امر کرتے ہین دوسرے دن اس سے نہی کرتے ہین غالب یہہ ہی کہ اللہ پر افترا کرتے ہین اپنی طرف سے باتین بناتے ہین یہہ آیت
اتری وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ اور جب بدلتے ہین ہم ایک آیت ناسخ کو جگہہ ایک آیت منسوخ کے اور اللہ
جانتا ہی اس چیز کو کہ اُتارتا ہی ناسخ سے واسطے مصلحت بندونکے قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ کہتے ہین کافر سوا اسکے نہین کہ تو باندھ لینے والا
ہی دروغ اللہ پر اور اپنی طرف سے کہتا ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین ایسا جو یہہ کہتے ہین بلکہ اکثر ان کے نہین جانتے حکمت نسخ کی
اور اثبات احکام کی قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ کہہ کہ اتارا ہی قرآن کو روح پاکیزہ نے کہ جبرئیل علیہ السلام ہی پروردگار تیرے
کی طرف سے ساتھ تسبیح کے لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو کہ ثابت رکھے ان لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور اعتقاد انکا ساتھ ناسخ کے راسخ
کرے کہ کلام الہی جانین اور صلاح اور حکمت اسمین پہچانین وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اور نزول قرآن کا واسطے ہدایت کے ہی اور بشارت
واسطے مسلمانون کے ساتھ بہشت کے حدیث مین ہی کہ عامر حضرمی کا غلام رومی تھا جبر نام یا دو غلام تھے اہل کتاب جبر اور یسار توریت اور انجیل
پڑھا کرتے تھے جب اودھر سے گذرتے تھے ان کی قرائت سنتے تھے یا طایش نام غلام تھا اہل کتاب سے یا یعیش یا بلعام یا نحس یا عداس
اور اصح یہہ ہی کہ ابو فکیہہ اسکو کہتے تھے رات کو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر قرآن سیکھتا تھا قریش کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس
غلام سے کلام سیکھہ کر ہم سے کہتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ اور تحقیق ہم جانتے ہین یہہ کہ وہ
کہتے ہین سوا اس کے نہین کہ سکھاتا ہی اسکو آدمی یعنے جبر یا ابو فکیہہ سے لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ
زبان اس شخص کی کہ کج راہی کرتے ہین یعنے گمان کرتے ہین طرف اسکے کہ سکھاتا ہی عجمی غیر فصیح اور یہہ قرآن زبان عربی ہی روشن کہ تم باوجود فصاحت
کمال اور بلاغت تمام کے کہ شاعر اور منشی عرب کے ہو مثل اسکے ایک آیت بنانے مین عاجز ہو پس یہہ دعوی تمھارا کہ غلام عجمی کلام اس فصاحت
و بلاغت کا حضرت کو سکھاتا ہی جھوٹھا ہی ظاہر اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق وہ لوگ
کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آیتون کتاب اللہ کے اور نہین تصدیق کرتے کہ اللہ کیطرف سے ہین نہین ہدایت کرتا انکو اللہ طرف نجات کے یا بہشت
کے اور واسطے اُن کے ہی عذاب درد دینے والا آخرت مین واسطے کفر کرنے کے ساتھ قرآن کے اور نسبت افترا کی کرنیکے اوپر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور حال یہہ ہی کہ مفتری وہی ہین اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ سوا اس کے نہین کہ باندھ لیتے ہین
جھوٹھ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آیتون خدا کے یعنے قرآن کے اور کہتے ہین کہ بنایا ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْكٰذِبُوْنَ اور یہہ لوگ مفتری وہ ہین جھوٹھ بولنے والے کہ کہتے ہین انما یعلمہ بشر **بیت** فی الحقیقت دروغ گو ہین وہی + جو
پیمبر پہ باندھتے ہین دروغ + حدیث مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتونکو جھٹلایا تو قریش مسلمانان درویش کے ایذا کے
درپے ہوئے جیسے بلال اور خباب اور عمار اور ماں باپ عمار کے یاسر اور سمیہ رضی اللہ عنہم اور انکو زبردستی کفر مین ڈالنے لگے لاکن وہ اسلام پر

ثابت قدم تھے رنج اٹھائے اور دین سے نہ پھرے یہان تک والدین عمار کے شہید ہوئے عمار بیطاقتی اور ضعف بدن کے سبب تحمل ایذا کا نکر سکے
اُن کے موافق رضا کے کلمہ زبان سے بولے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ عمار نے کفر اختیار کیا اور دین سے بیزار ہوا فرمایا غلط ہے عمار سر سے قدم
تک ایمان سے بھرا ہے اور ایمان گوشت اور خون اسکے مین رچا ہے عمار روتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے آپ نے دست مبارک
اپنے سے آنسو انکے پونچھے اور کہا اگر پھر اوین تجھے باکراہ تو پھر واسطے اون کے ساتھ اس کلمے کے اور یہہ آیت اللہ نے اتاری کہ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ
مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهٖ جو کوئی کفر کرے ساتھ خدا کے پیچھے ایمان اپنے سے اور مرتد ہو جاوے جیسے حنظل اور طعمہ اور مقیس اور مثل انکے اللہ کے غضب
مین پڑے إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ مگر جو کوئی کہ زبردستی کیا گیا اور دل اسکا آرام پکڑ رہا ہے ساتھ ایمان کے اور عقیدہ
اسکا نہین پھرا جیسے عمار وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ اور لیکن جو شخص کہ کھل جاوے ساتھ کفر کے سینہ اسکا یا
کھولے ساتھ کفر کے سینے کو یعنے جو خوش ہو کر کفر مین آوے اور اسپر اعتقاد لاوے لس اوپر اسکے ہے غضب اللہ سے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
اور واسطے ان کے ہے عذاب بڑا بسبب گناہ بڑے کے کہ ارتداد ہے ذٰلِكَ یہہ عذاب عظیم یا پھر جانا انکا دین اسلام سے بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ بسبب اسکے ہے کہ انھون نے دوست رکھا زندگانی دنیا کو اوپر نعمت آخرت کے اور دوسرے
اسواسطے ہے کہ اللہ نہین چاہتا کہ ہدایت کرے طرف موجبات ثبات ایمان کے قوم کفار کو یعنے مرتدون کو أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ یہہ لوگ وہ ہین کہ مہر رکھی اللہ نے اوپر دلون انکے کے تو کہ حق بات نہ سمجھین اور اوپر کانون انکے کے تو کہ حق بات نہ سنین
اور اوپر آنکھون انکی کے تو نشانیان قدرت حق کی نہ دیکھین وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور یہہ لوگ وہ ہین غافل لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ نہین شک یہہ کہ وہ بیچ آخرت کے وہی ہین لوٹا پانیوالے کیونکہ سرمایہ عمر بازار دنیا مین کھو کر تہیدست گئے ہین **نظم**
ہاتھ خالی دل پر از حسرت گئے + یہان سے لے دولت نہ کچھ حشمت گئے + کیون نہ غصے مین ندامت انکو ہو + رنج و غم سے یک قیامت انکو ہو +
پاس کچھ رکھتے نہین ہمایہ ہین + بے بضاعت بے مدد بے مایہ ہین + آمد اس بازار مین دست تہی + لائی ہے سو طرح شرمندگی + ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ
لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا پھر تحقیق پروردگار تیرا واسطے ان لوگون کے کہ ہجرت کرتے ہین طرف مدینے کے جیسے خباب اور حبیب اور
بلال پیچھے اسکے کہ ایذا دیئے گئے کفار کے ہاتھ سے ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر جہاد کیا انھون نے اور صبر کیا
اوپر جہاد کے تحقیق پروردگار تیرا پیچھے ہجرت اور جہاد اور صبر کے البتہ بخشنے والا ہے اُن سے گناہ پہلی مہربان ہے توفیق طاعت کی دیگا انکو
زمان آیندہ مین يَوْمَ تَأْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ یاد کر اسدن کو کہ آویگا ہر انسان جھگڑتا ہوا جان
اپنے کیطرف سے یعنے ملامت کرتا ہوا اپنے آپکو مبتلا گناہ کا کہیگا مین نے کیون گناہ کئے اور مطیع کہیگا مین نے طاعت زیادہ کیون نکی یا
ہر ایک شخص سے اور مجادلہ کرے واسطے خلاصی نفس اپنے اور کہیگا نفسی نفسی اور پورا دیا جاویگا ہر انسان کو بدلا اسی چیز کا جو عمل کیا ہے
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے جزا دینے مین وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّأْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ
كُلِّ مَكَانٍ اور بیان کی خدا نے مثال طریق ایک بستی کے کہ تھی امن والی چین والی اور رہنے والے اسکے آسودہ آتا تھا اونکو رزق اُسکا
بافراغت ہر جگہہ سے یعنے طرف طرف سے فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ پس کافر ہوئے اہل اس بستی کے ساتھ نعمتون اللہ کے اور شکر نہ ادا کیا
فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ پس چکھایا اہل اسکے کو اللہ نے پہناوا بھوکھ کا اور ڈر کا بسبب اس چیز کے کہ
تھے وہ کرتے عمل بُرے ذوق کو استعارہ کیا ہے واسطے ادراک اثر ضرر کے اور لباس کو واسطے اس چیز کے کہ سبکو چھپا لیوے حاصل یہہ ہے
کہ خدا نے ایسا کیا کہ پالیا انھون نے ضرر بھوک کا اور ڈر کا کہ اونکو شامل تھا ابن عباس نے کہا کہ یہہ مثل اہل مکہ کے واسطے ہے کہ قتل اور
غارت سے بے غم تھے جب نعمت نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کفر کیا اللہ نے بدل ڈالی فراخی ان کی ساتھ قحط کے کہ سات برس
خشک سالی مین مبتلا رہے مارے بھوکھ کے مردار کھانے لگے اور لہو پینے لگے اور یہہ حضرت کی بد دعا کے سبب سے تھا اور امن انکا بدل ڈالا

ساتھ خوف کے کہ مسلمانوں کی دہشت سے سفر شام اختیار کیا جان اور مال اپنے سے ڈرتے تھے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ اور البتہ تحقیق آیا تھا اُن کے پاس ایک پیغمبر انہیں سے یعنے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پس جھٹھایا اسکو پس پکڑا انکو عذاب نے
یعنے قحط اور ڈر نے اور حالانکہ وہ ظالم تھے اپنی جان پر ساتھ شرک لانے اور جھٹھانے کے لکھا ہی کہ قریش نے حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کہلا بھیجا کہ دشمنی ہم
مردوں نے تم سے کی ہی عورتوں اور بچوں کا گناہ کیا ہی کہ قحط سے قریب بمرگ ہیں حضرت نے اجازت فرمائی کہ مکے کو غلہ لیجاؤ اور یہہ آیت اتری کہ
فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا پس کھاؤ عورتوں اور بچو مکے کے اس چیز سے کہ رزق دیا ہی تم کو اللہ نے بھجوایا ہوا پیغمبر کا حلال پاکیزہ بعضے
کہتے ہیں کہ یہہ خطاب مسلمانوں کو ہی کہ کھاؤ حلال طیب وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اور شکر کرو نعمت اللہ کی کا اگر ہو تم اسکو عبادت
کرتے یا اسکی فرمانبرداری کرتے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ سوا اسکے نہیں کہ حرام کیا اوپر تمھارے مردار
اور لہو بہتا اور گوشت سور کا سب اجزا سمیت اور وہ چیز کہ آواز بلند کی جاوے سوا خدا کے ساتھ اسکے وقت ذبح کے یعنے جو بنام غیر خدا ذبح ہو فَمَنِ اضْطُرَّ
غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس جو کوئی بے بس ہوا ور محتاج ساتھ کھانے ان محرمات کے ہو نہ حد سے نکل جانیوالا ہو اور نہ دوسرے سے چھین نے
والا ہو پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گناہ بے بس کا مہربان ہی بیچ رخصت اسکے کے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ
اور مت کہو واسطے اس چیز کے کہ بیان کرتے ہیں زبانیں تمھاری جھوٹھ اور وہ یہہ ہی کہ کہتے ہیں یہہ حلال ہی یعنے جو پیٹ میں بچہ بحیرہ کے ہو حلال ہی مردوں پر ہمارے اور یہہ حرام
ہی یعنے جو گذرا عورتوں پر ہمارے اور کہتے ہو کہ یہہ حلال اور یہہ حرام ہی لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ تو کہ باندھو اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ اللہ نے نہیں یہہ امر کیا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ باندھتے ہیں اوپر اللہ کے جھوٹھ نہیں چھٹکارا پاینگے عذاب دوزخ سے قیامت میں مَتَاعٌ قَلِيْلٌ فائدہ
ہی تھوڑا سا دنیا میں جسکے واسطے یہہ جھوٹھ باندھتے ہیں اور وہ جلدی جاتا رہیگا وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے انکے ہی عذاب درد دینے والا کہ
ہمیشہ رہیگا آخرت میں وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ اور اوپر ان لوگوں کے کہ دین یہود میں آئے حرام کیا ہم نے وہ کچھ کہ
بیان کیا ہم نے اوپر تیرے پہلے نزول اس سورہ سے یعنے سورہ انعام میں کر فرمایا ہی وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر الآیۃ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور نہیں ظلم کیا ہمنے ساتھ حرام کرنے اُن چیزوں کے ولیکن تھے وہ جانوں اپنے کو ظلم کرتے کہ بسبب گناہوں کے مستحق عذاب کے
ہوئے ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا پھر تحقیق پروردگار تیرا واسطے ان لوگوں کے کہ کرتے ہیں گناہ
بسبب غفلت اور نادانی کے کہ فکر آخر کام کا نہیں کرتے پھر توبہ کرتے ہیں پیچھے اس عمل بد کے اور نیکی کرتے ہیں اور صلاح میں لاتے ہیں کام اپنے اِنَّ
رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق رب تیرا پیچھے توبہ کے البتہ بخشنے والا ہی گناہوں کو بسبب توبہ کے مہربان ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ بندوں
کی اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا تحقیق ابراہیم تھا پیشوا فرمانبردار واسطے اللہ کے اور قایم امر اسکے پر سب ادیان باطلہ کو چھوڑ کر آنیوالا طرف
دین حق کے یا تھا ایک امت جامع جمیع کمالات اور فضائل کہ وہ سب اکٹھے نہ تھے مگر بہت لوگوں میں متفرق یا پہلے آگ میں ڈالنے سے روے زمین پر سوا
اسکے کوئی مومن نہ تھا پس وہ تنہا ایک امت تھا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا شریک لانیوالوں سے جیسے قریش گمان کرتے ہیں اور تھا شَاكِرًا
لِّاَنْعُمِهٖ شکر کرنیوالا واسطے نعمتوں اللہ کے اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ قبول کیا اللہ نے اسکو ساتھ نبوت کے اور ہدایت کی اسکو کہ
لوگوں کو بلاوے طرف راہ سیدھی کے کہ راہ توحید ہی وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً اور دی ہم نے اسکو بیچ دنیا کے نیکی کہ ذکر نیک ہی یا اولاد صالح ہی
یا محبت ہی کہ دلمین عالم کے اسکی ڈالدی سب اہل ملل دوست رکھتے ہیں اسکو اور تعریف کرتے ہیں یا نسل اسکے سے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا یا درود
اسپر ملی ہوئی ساتھ درود خاتم انبیا کے کہتے کہ اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور تحقیق وہ ابراہیم بیچ آخرت کے البتہ صالحوں سے ہی واسطے درجوں بلند کے امام ماتریدی نے کہا نیکی اسکی جو دنیا
میں دی حسنات اسکی کم نکرینگے بیچ آخرت کے ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا پھر وحی کی ہمنے طرف تیرے یہہ کہ پیروی
کر توحید میں دین ابراہیم کی کہ پھر آیا تھا سب دینوں سے طرف اس کے یا متابعت کر دعوت حق میں یعنے جیسے وہ نرمی اور مدارا کرتے تھے اور دلیلیں

موافق فہم ہر ایک کے لا کر طرف حق کے بلاتے تھے ویسا ہی تو کر سمجھ لیجئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امر بہ اتباع ابراہیم علیہ السلام اسواسطے ہی کہ بعد ان کے مبعوث ہوئے نہ یہہ کہ اُن سے کچھ کم تھے کہ بحکم انا اکرم الاولین والاخرین علی اللہ حضرت سب انبیا سے افضل اور اکمل تھے ۵ وہ سب سے اعلی وہ سب سے افضل وہ سب سے ارفع وہ سب سے اکمل ٭ وہ سب سے احسن وہ سب سے اجمل وہ تاج ہی فرق انبیا کا ؛ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام شرک لانے والون سے یہہ تعریض کفار قریش کی ہی کہ کہتے ہین تھے ہم دین باپ ابراہیم کا رکھتے لکھا ہی کہ حق تعالی نے موسی علیہ السلام کو امر کیا کہ بنی اسرائیل کو کہہ کہ جمعہ کے دن سب کام چھوڑ کر عبادت میری کرین موسی علیہ السلام نے کہا بعضون نے مانا اور اکثر پھر گئے اور ماننے والون مین بھی اختلاف پڑا کسی نے کہا ہم سنیچر کو اختیار کرتے ہین کہ اس دن اللہ پیدایش عالم کی سے فارغ ہوا ہی کسی نے کہا کہ اتوار بہتر ہی کہ ابتدا آفرینش خلق ہی اللہ تعالی نے مخالفت اور نا فرمانی کی شامت سے تعظیم سنیچر کی اُنپر فرض کی چنانچہ فرماتا ہی اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ سوا اسکے نہین کہ مقرر کی گئی تھی تعظیم ہفتے کی اوپر ان لوگون کے کہ اختلاف کرتے تھے بیچ اسکے یہہ تھی کہ کچھ کسب نہ کرین نہ کسی کام مین مشغول ہون شکار نہ پکڑین سوا اللہ کی عبادت کے کچھ نکرین اور یہہ تکلیف بہت شاق تھی زاد المسیر مین ہی کہ موسی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہفتے کو متاع سر پر رکھے جاتا تھا کہا گردن مارو اسکی پس گردن کاٹ کر بدن اسکا پھینک دیا چالیس دن تک مرغان مردار خوار نے اسکو کھایا وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ حکم کریگا درمیان اُن کے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے سرکشی اور جہل سے بیچ اسکے اختلاف کرتے یعنے بیچ اسدن کے کہ مقرر واسطے عبادت کے تھا حدیث مین ہی کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالی نے واسطے عبادت کے دن جمعہ کا لکھا اوپر ان کے جو پہلے مجہ سے تھے انھون نے اسمین اختلاف کیا اللہ نے مجھے طرف اسکے راہ دکھائی فلنا الیوم ولليهود غدا وللنصارى بعد غد پس واسطے ہمارے جمعہ اور یہود کے ہفتہ اور نصاری کے اتوار ہی اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ بلا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلق کو طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتھ بات محکم کے یعنے ساتھ دلیل کے کہ حق کو ثابت کرے اور شبہ کو دور کرے وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اور ساتھ نصیحت نیک کے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور جھگڑا کر اُن سے ساتھ اس چیز کے کہ وہ نیکتر ہی یعنے ساتھ نرمی اور خوشخوئی کے لکھا ہی کہ حکمت واسطے دعوت خواص کے ہی اور موعظۂ حسنہ واسطے ارشاد عوام کے اور جدال واسطے دفع معاندون کے سمجھ لیجئے کہ تین طریقے دعوت کے بیان فرما کر کہ حکمت اور موعظت اور جدال ہی اشارت طرف وصول تین مقام کے کیا کہ حقیقت اور طریقت اور شریعت ہی حقیقت وہ کہ بندے کو بیواسطہ اللہ سے حاصل ہو اور شریعت وہ کہ حصول اسکا بواسطہ رسل ہو اور طریقت رعایت ادب ہی پس اول حکمت بیان کی کہ موہبت جبریل بیواسطہ جبرئیل حضرت پر فائض ہوئی کہ عبارت حقیقت سے ہی پھر موعظۂ حسنہ کہ رعایت ادب اور نیکوئی اور نرمی اور خوشخوئی کی ہی کہ طریقت ہی پھر جدال بطرز نیک کہ مختص بشریعت ہی کہ بنا اسکی تکلیف احکام پر اور بیان اوامر حلال اور حرام پر ہی اور توضیح اسکی محتاج دلایل اور حجج کے ہی اور اس کلام سے دعوت حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام طوایف خواص وعوام پر نکلتی ہی ۵ بھیجا ہی حق نے آپکو کافۂ انام پر دعوت انھون کی عام ہی سب خاص وعام پر اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ تحقیق پروردگار تیرا وہی دانا تر ہی ساتھ اس شخص کے کہ گمراہ ہو گیا راہ حق سے کہ اسلام ہی اور وہی خوب جانتا ہی ساتھ راہ پانے والون کے اور تجھ پر کہ پیغمبر ہی سوا پیغام پہنچانے کے نہین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کو جو مثلہ کیا ہوا دیکھا نہایت غمگین ہوے اور فرمایا کہ قسم خدا کی اگر فتح اللہ نے مجھے دی ستر آدمیون کو عوض تیرے مین مثلہ کرونگا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی کہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ اور اگر ایذا دو تم اس شخص کو کہ ایذا دی ہی تم کو یعنے بدلا لو تم پس ایذا دو اور بدلا لو برابر اس چیز کے کہ ایذا دیے گئے ہو تم ساتھ اسکے یعنے ایک کو مثلہ کیا ہی تم بھی ایک کو کرو نہ ستر کو وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝ اور اگر صبر کرو تم اور ایذا ندو البتہ وہ بہتر ہی واسطے صبر کرنیوالون کے بدلا لینے سے وضع مظہر بجاے مضمر مخبر بنا ے حق ہی اوپر ان کے کہ صبر کرتے ہین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نزول اس آیت کے بدلا نہ لیا معاف کیا کفارہ قسم کا دیا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور صبر کر مصیبت پر روز احد کے اور نہین

صبر تیرا ساتھ توفیق اور مدد اللہ کے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غم کھا اوپر پھر جانے کافرون کے تجھ سے یا اوپر غلبہ کفار کے اوپر شکر تیرے کے وَلَا تَكُ
فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اور مت ہو بیچ تنگی کے اس سے کہ مکر کرتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ تحقیق اللہ ساتھ
ان لوگون کے ہے کہ پرہیز کرتے ہیں شرک اور گناہ سے اور ساتھ ان لوگون کے ہے کہ وہ احسان کرنیوالے ہیں یعنے موحد اور مخلص ہین سمجھ لیجیے کہ
تقوی اشارت بتعظیم خداہی اور احسان عبارت شفقت کرنے سے ہے بخلق کبریا اور یہہ دو صفتین مدار کار اسلام و ایمان ہین ۵ احسان سے
خلق ہوتی ہے شاد + تقوی سے ہے دارین آباد + جبین کہ یہہ دونون ہووین واثق + راضی ہے پہر اس سے خلق و خالق + سبحان اللہ عجب
حسن مقطع اس سورہ کا اور عجب شان ہے کہ متضمن تقوی اور احسان کا ہے تقوی کہ قبول دین اسلام اور ترک و مناہی ہے جامع اتیان
جمیع اوامر اور اجتناب ہمہ نواہی ہے اور احسان کو نیک کاری بخلق باری ہے متضمن خوشنودی عالم اور وسیلہ سرداری ہے ۵ یا الٰہی تقوی
و احسان دے + زندگی و مرگ میں ایمان دے + شرک و عصیان و مناہی سے بچا + دین و دنیا مین تباہی سے بچا + قول ثابت پر تو رکھہ ثابت
مدام + کلمۂ توحید پر کر اختتام + سورہ بنی اسرائیل مکی ہے کہ مگر آٹھ آیتین وان یکادوا لیفتنونک عن الذی اوحینا الخ ایکسو
گیارہ آیتین ہین کوفیون کے قراءت مین اور ایکسو دس بصریون کے قراءت مین ایک ہزار پانچ سو تینتیس کلمے ہین چھ ہزار ایکسو چھتیس
حرف ہین فواصل اسکے را ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ نحل کے یہہ ہے کہ اسکے مقطع مین ذکر صبر اور تقوی کا تھا اسکے مطلع مین قصۂ معراج مذکور
ہوا الحکم الصبر مفتاح الفرج صبر سبب فرح ہجوم ہے بمصداق ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا تقوی وسیلہ خروج غموم ہے اس سبب سے
ذکر معراج کا بعد ذکر صبر اور تقوی کے مناسب ہوا کہ اسکے مطلع مین ربط غالب ہوا

سورۃ بنی اسرائیل مکیّۃ	بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم	وھی مائۃ واحدی عشر اٰیۃ

سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پاکی اور بے عیبی ہے اسکو کہ واسطے کرامت کے لیگیا بندے اپنے کو ایک رات یعنے ایک
آن رات کی مین مسجد حرام سے اِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ طرف مسجد دور تر کے کہ بیت المقدس ہے وہ جو برکت دی ہمنے گرداگرد
اوسکے کو کہ زمین شام کی ہے برکت دین کی دی کہ مہبط وحی اور معبد انبیا کیا اور برکت دنیا کی بخشی کہ اشجار اثمار اور انہار بہار سے گھیر لیا اور لیگئے ہم
اس بندے محبوب مقبول اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا تو کہ دکھاوین ہم اسکو نشانیان قدرت اپنے کی سے کہ آن واحد مین مکہ
سے لاکر بیت المقدس مین امام انبیا فرمایا پھر وہان سے فوق السما لیجاکر جو کچھہ دکھانا سنانا تھا سنایا اور دکھایا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ تحقیق
اللہ سبحانہ وہی سنانیوالا ہے دوست اپنے کو باتین شفقت کی دکھانیوالا ہے آیتین اپنے قدرت کی یا سننے والا ہے باتین کفار کی کہ معراج کو جھٹلاتے
ہین دیکھنے والا ہے مومنون کو کہ تصدیق لاتے ہین یا ضمیر عاید طرف پیغمبر کے ہے یعنے حضرت شنوا تھے جو خطاب کہ انکو ہوتا تھا بینا تھے جو چیز کہ انکو دکھاتے
تھے بحر الحقایق مین ہے دکھائین ہم نے انکو آیتین کہ مخصوص ہین ساتھ جمال اور جلال ہمارے کے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ تحقیق وہ شنوا ہے ساتھ
شنوائی ہمارے کے بینا ہے ساتھ بینائی ہمارے کے **نظم** حد ہے اسکو جسنے دکھا کر لمعہ اپنی قدرت کا + عرش پہ لاچکا یا قدم لمحے مین ہمارے حضرت کا + مکے سے
اقصی مین لیجا جتنے ہین پیمبر سبکو بلا + آپکا ثابت فضل کیا وہان منصب دیکے امامت کا + فرش سے لیجا عرش دکھایا عرش سے لایا فرش پہ پھیر +
آمد و رفت یہہ دم مین تھی کیا کھیل ہے اسکی صنعت کا + انکو بلایا شب کو وہان اطلاق مکان بھی تھا نہ جہان + حق ہی حق تھا آپ نہی آپ اور نام
نتھا وہان کثرت کا + کثرت کیا اور عالم کیا کون کہان اور بزم کدھر + مجلس تھی نی محفل تھی عالم تھا عجب یک وحدت کا + سمجھہ لیجیے کہ وقت وقوع
معراج مین روایات متعددہ ہین اکثر کہتے ہین ربیع الاول مین بارھوین برس نبوت سے ہوا بعضے کہتے ایک برس پانچ مہینے پہلے ہجرت سے ہوا اس تقدیر
پر شوال کی گیارھوین تاریخ ہوتا ہے ایک قول مین رجب کی ستائیسوین شب ہے اکثر محدثین اسی پر ہین ایک روایت مین سترھوین رمضان کی
بارھوین سال بعثت سے ہے اور شب دوشنبہ پر اکثر علما اور محدثین کا اتفاق ہے اور اصل معراج مین کسی فرقہ اسلامیہ کا اختلاف نہین منکر اصل معراج
کا کافر ہے کہ منکر نص سبحان الذی اسری کا ہے **بیت** جو کہ ہین منکر معراج رسول برحق + بعثت و مکر و ہون چون شب یلدا مین سیاہ + آیت اسری کی

نہیں سوجھتی ایسی روشن * چشم ہے اور بصارت نہیں سبحان اللہ * اور اس باب میں احادیث صحیحہ صریحہ مشہورہ وارد ہیں کہ قریب بحد تواتر پہنچی ہیں چنانچہ
تیس صحابہ کبار نے حدیث معراج کی روایت کی ہے ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ عثمانؓ ذی النورین علی بن ابی طالبؓ عبداللہ بن مسعودؓ عبداللہ بن عباسؓ عبداللہ
بن عمرؓ عبداللہ بن زبیرؓ عبداللہ بن اوفیؓ عبداللہ بن عامرؓ ابوذر غفاری ابوایوب انصاری جابر بن عبداللہ انصاری ابی بن کعب حذیفہ الیمانی ابوسعید
خدریؓ ابوہریرہؓ عباس بن عبدالمطلب انس بن مالک مالک بن صعصعہ عمران بن الحصین بلال حبشی ابوامامہ باہلی اسامہ بن زید ابوورد ابلال بن سعد
ابوسلمہ ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ صدیقہ ام ہانی رضی اللہ عنہم اجمعین لیکن اختلاف کیفیت معراج میں واقع ہے بعضے کہتے ہیں خواب
میں ہوا بعضے کہتے ہیں بیداری میں بعضے کہتے ہیں روح کو ہوا بعضے کہتے ہیں جسد کو بعضے کہتے ہیں روح اور جسد دونوں کو لیکن صحیح یہہ ہے کہ بیداری میں
روح اور جسم سے معراج ہوا چنانچہ دلیل اسکی خود آیت شریفہ اسری بعبدہ ہے اسم عبد کا موضوع واسطے شخص کے ہے کہ عبارت جسد باروح سے ہے اگر
روح سے خواب میں ہوتا تو اسری بروح عبدہ فرمایا ہوتا دوسرے خواب میں ہوتا تو فضیلت آپ کی کیا ہوتی اور معجزات میں کیوں شمار ہوتا کہ خواب میں
تو جو کوئی بہشت کو دیکھے ہو سکتا ہے تیسرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے فرض عشا کی تم میں پڑھی اور دوگانہ بیت المقدس میں اور
وتر تحت العرش خواب کی نماز محسوب کب ہوتی ہے پس ثابت ہوا کہ آپ جسم باروح سے گئے اور جانے میں مسجد حرام سے اقصی تک نص صریح ہے انکار اسکا
کفر ہے اور اطباق سمٰوات سے گذرنے میں احادیث صحیحہ صریحہ مشہورہ وارد ہیں انکار اسکا فسق ہے اور ورا اسکے جانا اور عجائبات طرح طرح کے مشاہدہ
کرنا یہہ احادیث احاد سے ثابت ہے انکار اسکا موجب محرومی ثواب اور درجات اخروی ہے اور مکان میں بھی معراج کے اختلاف ہے ایک روایت میں
ہے کہ فرمایا آپ نے میں مکے میں تھا اپنے گھر میں کہ سقف خانہ شگافتہ ہوئی اور جبرئیل آئے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حرم میں تھا میں کبھی
فرمایا حجر میں تھا میں بیچ مسجد حرام کے کہ جبرئیل آئے ساتھ میکائیل کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا خانہ ام ہانی میں تھا میں اکثر محدثین اسطرف
میل رکھتے ہیں اور تطبیق ان روایات میں یوں ہو سکتی ہے کہ اس رات آپ ام ہانی کے گھر ہونگے اور وہ خانہ درمیان مروہ اور کوہ صفا کے ہے
داخل حرم شریف میں ہے اور کفالت کے وقت ابوطالب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی گھر میں تھے اسواسطے اسکی اضافت اپنی طرف فرماکر کہا
کہ میں اپنے گھر میں تھا اور آپکو پہلے مسجد حرام میں لے گئے تھے تا طواف بجا لاکر عزیمت بیت المقدس کی فرماویں اس جہت سے حجر مسجد میں فرمایا
واللہ اعلم بالصواب پس سب روایتوں کی تطبیق دیکر یہی نکلا کہ خانہ ام ہانی بنت ابی طالب میں تھے بموجب روایت اشہر کہ معراج واقع ہوا اور قصہ
اسکا تفصیل وار کتاب علیحدہ میں لکھا گیا اور یہاں بطور اختصار تحریر ہوتا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز عشا کے گھر میں ام ہانی بنت ابی طالب
کے نیم خواب میں تھے کہ جبرئیل بامر خدا براق لیکر آئے کہ سفید رنگ دراز حمار سے کوتہ بغل سے تھا اور قدم اسکا مد نگاہ سے آگے پڑتا تھا سینہ
اسکا یاقوت سرخ کا قوایم زمرد سبز کے دم مرجان کی سر اور گردن یاقوت کے زین بہشتی کسا دونوں رکابیں یاقوت سرخ کی لٹکتی تھیں پیشانی
پر اسکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا **نظم** براق برق جولان مہ طلعت باد پیمائی * سبک رفتار خوش ہیئت سراپا شکل زیبائی * فرشتہ خو
قمر افسر ملمع بال وعنبر دم * فر نغل بوئے وخور پیکر مرصع بال ولولو سم * سریع السیر مردم رو مزین زین فلک پیما * کثیر الخیر عنبر ابجسن آئین الملک آسا *
پس حضرت آواز پر جبرئیل سنکر اُٹھ بیٹھے جبرئیل نے عرض کیا کہ اللہ تعالی نے تمکو سلام کہا ہے اور نزدیک اپنے بلایا ہے تاکہ تکرم فرماوے ایسی
کرامتوں سے کہ کسی کو نہ پہلے آپ سے کیا نہ بعد آپ کے کریگا اور نہ اسکو سنا نہ خطرہ گذرا قلب میں کسی بشر کے ہرگز اُٹھئے تیار ہو جئے **بیت** شب قدر
وصل ہے یہہ نہیں خواب کی ہے یہہ شب * کہ براق ہے مہیا فاذا فرغت فانصب * پھر جبرئیل نے ردائے نور اوڑھائی اور نعلین زمرد سبز پاؤں
میں پہنائیں اور کمربند یاقوت سرخ سے کمر باندھی اور تازیانہ زمرد سبز ہاتھ میں دیا کہ مرصع چار سو مروارید سے تھا اور ہاتھ پکڑا آپکا بیت الحرام
میں لائے **بیت** کون لایا کس کو لایا کسنے بلوایا ہے واہ * داعی ایسا مدعو ایسا رہبر ایسا چاہئے * اور آب زمزم سے نہلاکر سینہ بے کینے کو
شق کیا اور قلب مطہر کو آب بہشت سے دھو حکمت سے پر کیا آپ نے سات طواف وداع ادا کر کے حطیم میں لحظہ جلسہ استراحت فرمایا پھر جبرئیل نے
براق کی رکاب پکڑی اور میکائیل نے باگ اور آپکو سوار کیا اسی ہزار فرشتے یمین اور اسی ہزار یسار براق کے مشعلیں نور عرش کی روشن کئے ہوئیں

رکاب سعادت میں چلنے تھے آپ باگ کھینچنے لگے جبرئیل نے کہا چھوڑ دیجئے یہ مامور ہے جاتا ہے جہاں جاتا ہے آپ نے باگ چھوڑ دی وہ
روان ہوا جبرئیل نے آپ کو وصیت کی کہ اگر راہ میں آواز ہو التفات نکیجو اور جواب کسی کے پکارنے کا ندیجو اور مجھے بیت المقدس میں دیکھو گے
جب آپ نے تھوڑی راہ طی کی جانب راست سے کسی نے پکارا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بات سنا لی کرکہ تو راہ بھول گیا آپ نے بموجب وصیت
جبرئیل کے التفات نہ کیا پھر اسیطرح آواز سامنے اور پس پشت سے آئی لیکن آپ نے جواب ندیا پھر ایک عورت زیور پہنے ہوئے براق کے
آگے کھڑی ہوکر کہنے لگی کہ ایکساعت توقف کرو یا محمد کہ آپ سے کچھ سر ہی اسکی طرف بھی ندیکھا اور براق کو چمکا کر نکل گئے پھر تین شخص ملے
ایک پیر ایک کہل ایک جوان پیر اور کہل کو ندیکھا جوان پر نگاہ کی آپ نے پھر دو قدح سامنے آئے ایک شیر ایک خمر کا قدح شیر دست راست
میں اور قدح خمر دست چپ میں آپ کے دیا شیر پیا اور خمر کو ترک کیا آپ نے پھر دو جام حاضر ہوئے ایک پانی کا ایک شہد کا دونوں
پیئے آپ نے اور طیبہ اور طور سینا اور مولد عیسیٰ میں اتر کر دوگانہ ادا کیا پھر چلے ایک شخص کو دیکھا کہ پشتارہ ہیزم کا باندھتا ہے اور طاقت
اٹھانے کی نہیں رکھتا اور اسپر اور لکڑیاں رکھتا ہے پھر ایک کو دیکھا کہ ڈول کوئے میں ڈالتا ہے اور خالی نکلتا ہے القصہ مسجد اقصیٰ میں پہنچکر جبرئیل
سے حال کہا جبرئیل نے کہا کہ اول داعی یہود تھا اسکی اجابت کرتے تو امت آپ کی بعد آپ کے میل طرف یہودیت کے کرتی دوسرا داعی نصاریٰ
تھا جو اسکا جواب دیتے امت ترسا ہو جاتی اسیطرح تیسرے کی اجابت کرتے تو امت شرک اختیار کرتی چوتھے کی کرتی تو امت گبر اور آتش پرست
ہو جاتی اور زن آراستہ دنیا تھی جو اسپر نگاہ کرتے تو امت آپکی کمال حرص سے دنیا کو آخرت پر اختیار کرتی اور پیر دولت تھی اور کہل بخت
دولت اور بخت پر نگاہ نکی خوب کیا کہ ہر ایک ناپایدار ہے اور جوان عاقبت تھی اسپر نظر فرمائی بجا ہوا کہ سبب حصول نعمت دوجہان ہے اور
دودھ کا قدح جو پیا راہ مستقیم اللہ نے تمہاری امت کو دی اور خمر کا پینا حرام کیا اور پانی اور شہد دونوں جو آپ نے پیئے بجا ہوا کہ سبب
بقائے امت ہے تا قیامت اور پانی سبب شست وشوی عمل ناسزائے امت ہے اور پشتارہ ہیزم باندھنے والا امر حریص تھا اور ڈول خالی نکالنے
والا ریا والا کہ رنج اور محنت کھینچیگا اور تہی دست قیامت کو اٹھیگا پھر جبرئیل نے آپکو براق سے اتارا اور فنائے مسجد میں جہاں مراکب انبیا
کا تھان تھا براق کو ریشم کے ڈوری سے بہشت کے باندھا پھر آپ مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے انبیاؤں نے کہ استقبال کو آپ کے اترے
تھے شرایط تحیات کے ادا کیئے جبرئیل نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تقدم وصل رکعتین باخوانک من المرسلین آپ نے دوگانہ پڑھوایا پھر
جبرئیل ہاتھ پکڑ آپکا صخرہ بیت المقدس پر لائے دیکھا آپ نے کہ صخرہ سے آسمان تک ایک سیڑھی ہے کہ ایک سرا اسکا یاقوت سرخ کا دوسرا زمرد سبز
کا ایک پایہ نقرہ کا دوسرا طلا کا مکلل ساختہ دُرر اور یواقیت کے ہے اور دو پر زمرد کے ہیں ایسے کلاں کہ اگر ایک بچھاوے سب زمین ڈھپ جاوے
اسکو معراج کہتے ہیں اور اسکے پچاس مقام تھے ہر مقام ستر ہزار برس کی راہ تھا اور ہر مقام پر ایک ملک مقرب متعین تھا کہ پچاس ہزار فرشتے
اسکے تابع تھے آپ براق پر سوار ہو چلے ہیں اس راہ سے آسمان اول کو پہنچے جبرئیل نے دروازہ ٹھوکا کہ ایک دانہ یاقوت کا تھا مقفل بقفل
مروارید اسمعیل فرشتہ دربان وہان کا بولا کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل کہا ساتھ تیرے کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کہا تجھے بلانیکو آپکے بھیجا تھا کہا ہاں اسنے دروازہ کھولا آپ اوپر گئے فرشتوں کو دیکھا کہ صف بصف استادہ قیام میں ہیں سبوح
قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح پڑھتے ہیں آپ نے جبرئیل سے پوچھا کہ انکی یہی عبادت ہے کہا جیسے پیدا ہوئے ہیں تا قیام
قیامت انکی یہی عبادت ہے حق تعالیٰ سے طلب کرو کہ تمہاری امت کو یہہ عبادت عنایت ہو آپ نے دعا کی حق تعالیٰ نے قیام نماز میں
فرض کیا پھر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات کی آپ نے سلام کیا انھوں نے جواب دیا اور کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح
الحمد للہ الذی اکرمک وجعلک من نسلی وہاں دو دروازے تھے راست اور چپ آدم کے ادھر دیکھ کر ہنستے تھے ادھر دیکھہ روتے
تھے آپ نے جبرئیل سے پوچھا اسنے کہا جانب راست در بہشت ہے اور جانب چپ دوزخ بہشت میں اولاد اپنی دیکھ کر خوش ہوتے ہیں
دوزخمیں دیکھ کر روتے ہیں پھر وہاں کے عجائبات دیکھ کر آگے چلے آسمان دوم پر پہنچے جبرئیل نے اسکا دروازہ بھی اسیطرح کھلوایا

وہان فرشتے صفین باندھے رکوع مین تھے جبرئیل نے کہا جبسے یہہ پیدا ہوئے ہین سر اٹھا کر آسمان سیوم کو نہین دیکھا انکی یہی عبادت ہے تم بھی دعا کرو کہ تمھین
اور تمھاری امت کو یہہ عبادت عنایت ہو آپ نے دعا کی رکوع نماز مین فرض ہوا پھر آگے چلے یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام سے جا کر ملے انھون نے کہا مرحبا
بالاخ الصالح والنبی الصالح اور دعا کی پھر اسیطرح تیسرے آسمان پر جا کر دیکھا فرشتے صفین باندھے ہوئے سجدے مین ہین آپ نے جبرئیل سے پوچھا ان کی
یہی عبادت ہے کہا ہان تم بھی دعا کرو تا تمکو بھی یہہ عنایت عبادت ہو آپ نے دعا کی سجدہ نماز مین فرض ہوا لکھا ہے کہ دو سجدہ اسواسطے ہوئے کہ ان
فرشتون نے آپ کے جواب سلام کو سر اٹھایا تھا پھر سجدہ مین پڑ گئے تھے وہان یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی انھون نے بھی مرحبا کہا اور دعا کی آپکو
ساتھ خیر کے پھر یونہی آسمان چہارم پر جا کر ادریس علیہ السلام سے ملے انھون نے بھی مرحبا کہا اور دعا کی اور مریم مادر عیسیٰ اور آسیہ زن فرعون
استقبال کو آپ کے آئین مریم کے ستر ہزار محل مروارید سفید کے اور ستر ہزار زمرد سبز کے تھے اور آسیہ کے ستر ہزار یاقوت سرخ کے اور ستر ہزار مرجان
تر کے تھے اور عزرائیل کو دیکھا اُنسے احوال قبض روح کا پوچھا اور کہا کہ امت کی میرے جان آسانی سے نکالیو انھون نے کہا کہ جناب الٰہی سے ستر ہزار بار یہی
خطاب مجھہ کو آتا ہے اور فرشتون کی جماعت دیکھی کہ دو زانو بیٹھے تسبیح مین مشغول تھے آپ نے اپنی اور امت کیواسطے وہ عبادت مانگی حق تعالیٰ نے
قعدہ اخیرہ فرض کیا اور بیت المعمور دیکھا ایک دانہ یاقوت سرخ کا بنا ہوا اور دروازے زمرد سبز کے لگے ہزار قندیل لعل اور یاقوت کے لٹکتے ہوئے منبر
زر سرخ کا منارا سیم خام کا پانچ سو برس کی راہ بلند تھا اور جبسے وہ بنا ہے قیامت تک ستر ہزار فرشتے ہر روز دریائے شور مین نہا کر روائے نور دوش
پر ڈالکر لبیک کہتے ہوئے طواف اسکا کرتے ہین اور کرینگے ہر دن نئے آتے ہین تا قیامت نوبت انکی دوبارہ نہین آیگی جیسی بیت المقدس مین امامت
انبیا کی کی تھی ویسی ہی وہان آپ نے امامت ملائکہ کی کی وہ جماعت دیکھکر آپ نے چاہا کہ میری امت کی بھی ایسی ہی جماعت ہو حکم ہوا کہ ایسی ہی جماعت
تیرے امت کی بھی ظاہر کرونگا دن جمعہ کے ثواب عبادت عابدون اس مقام کے کا امت ضعیف تیرے کو دونگا پھر آسمان پنجم پر بطریق مسطور گئے
اور ہارون علیہ السلام سے ملاقات کی انھون نے مرحبا کہا اور دعا کی آپکو ساتھ خیر کے اور گروہ ملائک کو دیکھا کہ کھڑے تسبیح کہتے تھے نگاہ پاؤنکی
انگلیون پر تھی آپ نے وہ عبادت طلب کی اللہ تعالیٰ نے عنایت کی کہ عبادت خشوع سے ہے نماز مین پھر آسمان ششم پر اسیطرح جا کر موسیٰ
سے ملے مرحبا کہا انھون نے اور دعا بخیر کی اور کہا الحمد للہ الذی ارانی وجہک اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ شب حضور ہے امشب ضعفای امت
کو مت بھولیو اور ایک روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے آسمان چہارم پر ملے اور ادریس سے بہشت مین اور نوح علیہ السلام سے یہان اور میکائیل
کو دیکھا کرسی پر ترازو سامھنے دھری تھی ہر کفہ اسکا زمین آسمان سے بڑا تھا ڈنڈی مشرق سے مغرب تک دراز تھی طومار حساب کے رکھے تھے کہا
انھون نے بشارت ہو آپ کو خیر اور برکت مثل امت تمھاری کے کسیکی نہین میزان انکی اثقل سوا زین امم ہے **بیت** حال خوش اسکا ہے جو
آپ کا پیرو ہے گروہ + اور جو کوئی مخالف ہے اُسے ہے اندوہ + اور وہان عابدون کو قیام مین خشوع خضوع سے پایا پھر آسمان ہفتم پر پہنچ مذکور
گئے فرشتون کی عبادت دیکھی وہان کے سب قیام مین متذلل تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انھون نے کہا مرحبا بالاخ الصالح
والنبی الصالح اور وصیت کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو کہو کہ زمین بہشت قابل زراعت ہے درخت اسمین لگاوین آپ نے کہا کیونکر
لگاوین کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھکر پھر سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچے کہ وہ ایک درخت
ساق اسکی زر سرخ کی شاخین اسکی بعضے مروارید سفید کی بعضے زمرد سبز کی بعضے یاقوت سرخ کی اور پچاس ہزار سال کی راہ بلند اور اتنے فرشتے اسپر ہین
کہ عدد انکا سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا تمام درخت کو چھپائے ہین اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ ایک شاخ اسکی ایک دانہ زمرد سبز سے لاکھہ برس کی
راہ بلند تھی اور ہر شاخ پر پتہ تھا کہ وسعت اسکی برابر ہفت آسمان کے تھے اس پتے پر بساط نور بچھے تھے محراب اسکی یاقوت سرخ کی تھی بلندی اسکی
ہژدہ ہزار سالہ راہ تھی وہان مقام جبرئیل کا تھا آپ نے وہان دوگانہ ادا کیا سب ملائکہ سدرہ نے آپ کی اقتدا کی پھر ایک چشمہ دیکھا آپ سے جبرئیل نے کہا یہہ
سلسبیل ہے اسمین سے دو نہرین جاری تھین ایک نہر کوثر ایک نہر رحمت اور ایک فرشتہ عظیم کو دیکھا کہ ستر ہزار سر ہر سر مین ستر ہزار رو ہر رو
مین ستر ہزار دہن اور ہر سر پر ستر ہزار گیسو ہر گیسو مین ہزار ہزار موتی ہر موتی مین دریائے نور روان اسمین مچھلیان تیرتی تھین ہر مچھلی دو سو

برس راہ دراز تھی اور پشت پر ماہی کے لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ جبرئیل نے کہا اسکو حق تعالی نے دس ہزار سال پہلے خلقت آدم سے پیدا
کیا ہی اُسنے آپ کی تعظیم کے لئے جو بال کشادہ کیا آسمان زمین کو گویا کہ ڈھانپ لیا پھر آپ کو بغل میں لیکر کہا ای محمد صلی اللہ علیہ سلّم بشارت ہو اللہ نے
تمھیں اور تمھاری امت کو برکت رمضان سے بخشا اور ایک صندوق وہان دھرا تھا مقفل ساتھ لا الہ کے قفل نور کے سے کہا کہ اسمین برات ہی صائمان
امت تمھارے کی آتش دوزخ سے پھر وہان سے آگے چلے جبرئیل نے رخصت طلب کی آپ نے ہاتھ پکڑ کر انکا ایک قدم آگے رکھا جبرئیل ہیبت جلال
الٰہی سے لرزان ہوئے آپ نے اشارہ ہاتھ کا کیا پانصد سالہ راہ کہ ایکقدم مین طی کر گئی تھی قطع کر کر اپنے مقام پر پہنچگئے فرمان پوشیدہ ہوا کہ
ای حبیب میرے کیا فکر کرتا ہی درازی قیامت کا یہان ایک اشارہ دست تیرے سے پانصد سالہ راہ جبرئیل نے قطع کیا کہ ایکقدم مین لایا تھا فردائے
قیامت لب ہلانے مین شفاعت کے اگر پچاس سالہ راہ بیکدم قطع کریگا کیا عجب اور ایک روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جب
سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھا مین جبرئیل نے کہا مقدم ہو مین نے کہا تم آگے چلو اسنے کہا یا محمّد تقدم فانک اکرم علی اللہ منّی مین آگے ہوا جبرئیل
ایک حجاب پر پہنچا زربفت کے جبرئیل نے وہ پردہ ہلایا آواز ہوا کون ہی کہا جبرئیل ہون مین اور میرے ساتھ محمد ہین ایک فرشتے نے ورائے
حجاب سے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر ورائے حجاب سے ندا ہوئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر فرشتے نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ
ورائے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی انا اللہ لا الہ الا انا فرشتے نے کہا اشھد ان محمد الرسول اللہ ورائے حجاب سے ندا ہوئی انا
ارسلت محمّدا فرشتے نے کہا حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ورائے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی ودعا الی عبدی انا دعوتہم الی بالی افلح
من اجاب داعی فرشتے نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر ورائے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر فرشتے نے کہا لا الہ الا اللہ
ندا آئی صدق عبدی لا الہ الا انا پھر ندا سنی مین نے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلّم اکمل اللہ بك الشرف علی الاوّلین والاٰخرین ای محمد صلی اللہ علیہ
سلّم شرف اور فضل دیا تمکو اوپر اولین اور آخرین کے اور ساتھ کمال کے پہنچایا مین نے جبرئیل سے پوچھا احوال اس فرشتے کا جبرئیل نے کہا کہ قسم اس
خدا کی جسنے تمکو براستی مبعوث کیا ہی کہ اقرب خلق ہون عنداللہ کبھی مین نے اس فرشتے کو نہین دیکھا مگر اسوقت کہ انکے ہمراہ ہی مین یہان آیا پھر ورائے
حجاب سے فرشتے نے ہاتھ نکالکر مجھے اٹھا لیا جبرئیل کھڑا رہ گیا مین نے کہا جبرئیل چلو ایسی مقام پر مجھسے تخلف مت کرو اسنے کہا ای محمد
وما منا الا لہ مقام معلوم نہین کوئی ہم مین سے مگر اسکا مقام معین ہی کہ وہان سے تجاوز نہین کرتا امشب آپکے احترام کے جہت سے یہان پہنچا مین
والا مقام میرا وہی نزدیک سدرہ کے ہی مین نے کہا ای جبرئیل مین جانتا تھا کہ تو ساتھ خداوند مقام کے خورسند ہی لیکن تو منہورز مقام ہی مین
پابند ہی پھر مین تنہا روان ہوا حجاب بہت ظلمت اور نور کے قطع کئے جب ستر حجابون سے گذرا کہ ہر حجاب دوسرے حجاب سے پانصد سالہ راہ تھا اور
غلظت بھی ہر حجاب کی پانصد سالہ راہ تھی براق رہ گیا رفرف سواری کے واسطے حاضر ہوا کہ آفتاب سے زیادہ چمکتا تھا اسپر سوار ہو کر پایہ عرش مجید تک
پہنچا مین اور ایک روایت مین ہی کہ آپ نے فرمایا جب جبرئیل میرے ہمراہی سے رہگیا تو میکائیل نے آکر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اب وقت
میرے خدمتگاری کا ہی قدم مین نے میکائیل پر رکھا اور وہ اٹھا کر مجھے لیچلا پہنچا دریائے آب سے گذار دریاہائے آتشین سے اُتار حجابون تک پہنچا کر
کہ ہر ایک حجاب ہزار سالہ راہ تھا رخصت ہوا پھر اسرافیل نے آکر شرائط تعظیم بجا لا کر اپنے بال پر بٹھا کر اول حجابون سے گذارا پھر سات دریا پیش آئے ہر ایک
کا پہنایت ستر ہزار درجے آسمان سے زمین تک زیادہ تھا اُسے پار ہوا تو پھر آواز تسبیح تہلیل کا کسی فرشتے کے سنا ایسا خلق سے غائب ہوا کہ گویا
دونون جہان عظمت خداوندی مین مضمحل اور متلاشی ہو گئے پھر اسّی ہزار حجابون پر پہنچا کر کہ اگر انکا وصف بیان کرون ساری عمر دنیا کی صرف ہو تو
اسکا ادا نہ یک حرف ہوا اسرافیل نے اپنے پرون پر مجھے سب سے گذارا پھر حجاب قدرت ظاہر ہوا اُسے بھی قطع کیا پھر حجاب عظمت کو پہنچا وہان
اسرافیل عذرخواہ ہو کر مرخص ہوا رفرف پھر پیدا ہوا کہ بساط نور ہی رخشان تسبیح تہلیل خوان آوازہ تسبیح اور غلغل تہلیل اسکے سے تمام ملکوت گونجتا
ہی اسپر مین نے قدم رکھا اُسنے بیک حرکت قریب ساق عرش کے پہنچا یا پھر ہیبت کے حجاب پیش آئے انمین سے ستر ہزار حجاب زر کے تھے پھر ستر
ہزار حجاب نیلم کے پھر ستر ہزار حجاب مروارید کے پھر ستر ہزار حجاب زمرد کے پھر ستر ہزار حجاب یاقوت سرخ کے پھر ستر ہزار حجاب نور کے پھر ستر ہزار

حجاب ظلمت کے پھر ستّر ہزار حجاب آب کے پھر ستّر ہزار حجاب آتش کے پھر ستّر ہزار حجاب باد کے اور ہر حجاب کا ہزار سالہ راہ تھی رفرف پر سوار ان سب حجابوں سے پار ہو کر پردہ داران عرش پر پہنچا میں ستّر ہزار پردے دیکھے ہر پردہ کی ستّر ہزار طناب تھی ہر طناب ستّر ہزار فرشتوں کے گردن پر دھری تھی اور بزرگی ہر فرشتے کی کیا بیان ہو کہ ایک شانہ سے دوسرے شانہ تک ستّر ہزار سالہ راہ تھی اور یہہ پردے بعضے مروارید سفید کے بعضے یاقوت سرخ کے اور بعضے جواہر کے تھے اور ہر پردے پر ستّر ہزار فرشتے ملازم تھے ہر فرشتے کے ستّر ہزار فرشتے تابع تھے رفرف نے سب پردوں سے مجھے گذارا یہانتک کہ درمیان میرے اور عرش مجید کے ایک پردہ رہگیا رفرف میرے زیر قدم سے غائب ہوگیا پھر ایک صورت اسپ کی ایکدانہ مروارید کی بنی ہوئی تھی تسبیح خوان منہ سے نور افشان اسنے آکر مجھے اپنے پر سوار کر کر اس پردے سے گذار کر ساق عرش پر پہنچا دیا جب میں حجاب کبریا کو پہنچا وہ بھی ناپدید ہوگئے میں بے سواری رہگیا خطاب آیا کہ ای حبیب میرے درگذر نگاہ کی میں نے حجاب کبریائی گذر گیا پھر خطاب ہوا اُدْنُ مِنِّيْ یعنے نزدیک ہو مجھہ سے ہر بار کہ ساتھہ اس خطاب کے مخاطب ہوتا تھا قدم آگے بڑھاتا تھا ہر قدم میں اسقدر مسافت طی کرتا تھا جسقدر زمین سے وہانتک غرض ہزار بار خطاب اُدْنُ مِنِّيْ سنا وہان سے مرتبہ دنٰی کو پہنچا پھر درجہ فتدلّٰی کا پایا وہان سے خلوت خانہ قاب قوسین او ادنٰی کو گیا اور محرم اسرار فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ ہوا **نظم** دیکھا جو وہ عقل میں نہ آوے + نے وہم نہ درک میں سماوے + اللہ سے سنا کلام قدسی + پہنچا پایہاں پیام قدسی + بے پردہ و بے نقاب دیکھا + اللہ کو بے حجاب دیکھا + نظارہ کیا اسی نظر سے + دیکھا اسے اپنے چشم سر سے + جو راز و نیاز وہان ہوئے تھے + جو ناز و نیاز وہان ہوئے تھے + ہی اسکا بیان بیان سے باہر + ہی اسکا نشان نشان سے باہر + اور شمہ اس مقام کا تفسیر آیت دنٰی فتدلّٰی میں انشاء اللہ لکھا جاویگا **نظم** محمد سید کونین صاحب تاج لولاکا + کہ جسکے قد پہ ہی کیا چست و زیبا خلعت اسریٰ کا + ہوا وہ زیب صدر بارگاہ قدس وہان جاکر + جہان کے چوبداروں میں نہیں رتبہ ہی موسیٰ کا + نہ دست وہم پہنچے پایۂ اسرار کو اسکے + ظہور دو جہان سایہ ہی جس شے کے سراپا کا + اٹھایا یہان قدم اور جاکے رکھا عرش اعلیٰ پر + تصوّر سے برون ہی سر دنٰی کا اور تدلّٰی کا + مقام عالی اسکا آئے کیونکر فہم میں جسکے + بیان ہی مرتبوں میں قاب قوسین ایک ادنیٰ کا + اور اللہ تعالیٰ نے جو جو کلام منظور تھے کر کر دست قدرت سینہ پر میرے دھر کر علوم اوایل اور اواخر کھول دئے بعضے علوم ایسے تھے کہ جنکے سننے کا تحمّل لوگوں سے نہ ہو سکتا انکے اخفا کا حکم فرمایا اور خواتیم سورہ بقرہ عنایت کی پھر امر فرمایا کہ ثنا کہہ میں نے بالہام ربانی کہا التحیات للہ والصّلوٰۃ والطیّبات حق تعالیٰ نے فرمایا السّلام علیک ایّها النّبیّ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر میں نے کہا السّلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصّالحین جب ملائکہ ملکوت نے یہہ رتبہ میرا مشاہدہ کیا یکبارگی سب پکارے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد انّ محمدا عبدہ ورسولہ منقول ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کوئی سفر سے مراجعت کرتا ہی کچھہ تحفہ دوستوں کیواسطے لیجاتا ہی تم یہہ کلام میرا اور اپنا اور ملائکہ کا لیجاؤ تا کہ امت تمہاری نماز میں پڑھکر مشرف بسعادت ابدی ہو سمجھہ لیجئے کہ تین چیزیں آپ نے عرض کیں تحیات صلوات طیبات انکے عوض چار چیزیں ملیں سلامت نبوت رحمت برکت تین کو مفرد فرمایا برکت کو جمع لائے تو کہ سمجھا جاے کہ ابدالاباد تک ترقی اور تزائد میں ہی ہر چند برکت مفرد بھی دلالت تزائد پر کرتی ہی خصوصًا جب جمع مذکر ہو لہذا برکت ظہور آپ کے سے زمین و زمان میں مشرق سے مغرب تک اطراف واکناف عالم میں غلغلہ نبوت اور دبدبہ رسالت پڑ گیا اور نقارہ فتوت اور کوس جلالت بجنے لگا القصّہ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب اسرار فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ تمام ہوئے تو خطاب آیا ای محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم تجھہ پر اور تیری امت پر پچاس وقت نماز اور چھہ مہینے کے روزے مقرر کئے اور جو کوئی میری وحدانیت کا اقرار کریگا اور شرک سے بچیگا اس کے واسطے بہشت ہی جو انکار کریگا اور شرک لائیگا اسکے واسطے دوزخ ہی ای محمد سبقت لے گئی رحمت میری غضب میرے پر بیچ حق امت تیری کے ای محمد تو گرامی تر ہی نزدیک میرے تمام خلقت سے تجھے دن قیامت کے ایسی کرامتوں سے مکرم فرماؤنگا کہ تمام خلایق تعجب کریگی **نظم** ای محمد در یکتا ے صفا تیرے لئے + میں نے پیدا ہی کیا سب کچھہ سما سے تا سمک + دو جہان اور تین روحیں چار عنصر پانچ حس + چھہ جہت اور سات کوکب آٹھہ خلد اور نہ فلک + پھر واسطے سیر بہشت اور دوزخ کے ارشاد کیا میں نے بہشت کا مکان دیکھا او عجائبات وہان کے مشاہدہ کئے پھر دوزخ کے درکے دیکھے

بعد سیر کے بارگاہ معلّی میں حاضر ہوا خطاب ہوا ای محمد نعیم بہشت اور شدائد دوزخ کے دیکھے عرض کیا میں نے الٰہی ان نعمتوں کا بھی شمار نہیں ہے جو بہشت میں ہیں
اور ان شدائد سے بھی تو ہی بچاوے جو دوزخ میں ہیں ارشاد ہوا کہ جا خلق کو ساتھ ایمان اور نعیم بہشت کے دلالت فرما اور عذاب دوزخ سے ڈرا اور وقت
رخصت کے کئی نصیحتیں کیں اوّل یہہ کہ تجھ کو جب کچھ حزن آوے تو مجھے یاد کر کہ اُس دم میں تجھ سے تیرے نفس سے زیادہ تر نزدیک ہوں دوم یہہ کہ دعائے
مظلوم سے ڈر کہ درمیان میرے اور دعائے مظلوم کے کوئی حجاب نہیں اور البتہ مستجاب ہے اگرچہ کافر ہو سیوم یہہ کہ صبر کر شدائد پر اور تکبر سے بچ دنیا پر مغرور
نہ ہو اور اس سے آرام مت پکڑ اور اس پر فخر مت کر کہ جا ہونے والی ہے کسی سے اس نے وفا نہیں کی میں نے عرض کیا کہ تیری ہی عبادت کرتا ہوں میں اور تجھ ہی سے
ڈرتا ہوں میں اور تجھ ہی سے امید رکھتا ہوں میں تو نے ہی پیدا اور مشرف بہ نبوت فرمایا پھر خطاب ہوا ای محمد نمازیں وقتوں میں ادا کیجیو اور امر معروف
اور نہی منکر افشا کیجیو کہ قوام دین اسی پر ہے اور آج کی رات جو دیکھا سُنا ہے اپنی امت سے بیان کیجیو میں نے کہا الٰہی میرے قول کی تصدیق کون کریگا فرمایا ابوبکر
صدّیق رضی اللہ عنہ القصّہ شرائط ادب کے بجا لا کر میں رخصت ہوا عرش پر آیا عرش تحیت میری بجا لایا پھر کرّوبیوں پر گذرتا ہوا اطباق سمٰوات پر اترا موسیٰ سے
انکے مقام پر ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا کیا فرض ہوا تم پر اور تمھارے امت پر میں نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ جاؤ اپنی امت کیواسطے تخفیف چاہو کہ وہ
متحمل اس بار کی نہوگی میں نے جناب الٰہی میں جا کر عرض کیا پانچ وقت کی نماز معاف ہوئی پھر موسیٰؑ نے بھیجا پھر میں گیا پھر بھیجا پھر میں گیا یہاں تک کہ
پانچ وقت کی نماز اور ایک مہینے کے روزے سال میں رہ گئے آواز ہوا اطباق سمٰوات اور اقطار زمین میں کہ فرض ہوئی محمد اور محمدیوں پر پانچ وقت کی نماز دن
رات میں اور مہینے کے روزے سال میں اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ آخر بار جو موسیٰؑ نے کہا کہ یہہ پانچ نمازیں بھی بخشوا آؤ اور تیس روزے
پھر گیا میں لیکن شرم آئی مجھے کہ تخفیف طلب کروں حق تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ ای محمدؐ جو کوئی یہہ پانچ نمازیں پڑھیگا وقتوں میں اُنکے اور ماہ رمضان
کے روزے رکھیگا اور امیدوار ثواب کا رہیگا مجھ سے تو پچاس نماز کا ثواب جو پہلے مقرر ہوئی تھیں کرامت کرونگا اور ثواب صوم شش ماہہ کا جو اوّل معیّن
کئے تھے دونگا اور بعضے روایات میں ہے بمقتضائے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ثواب دس مہینے کے روزونکا دونگا اور جو ایام
شوال ساتھ رمضان کے کوئی ضم کریگا تو ثواب دو مہینوں کا اور دیگر تمام سال کے روزونکا ثواب عنایت کرونگا اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت
نے کہ میں نے جب تخفیف اُن پانچ میں نہ چاہی ندا آئی کہ فرایض کی ثقل میں نے بندوں سے اٹھا لی پانچ نمازیں تجھ پر اور تیری امت پر رکھیں پچاس جو ازل
میں لکھ دیں تھیں وہی ہیں کہ پانچ حال میں ہیں اور پچاس قال میں پانچ حساب میں پچاس ثواب میں پانچ تکلیف میں پچاس تشریف میں پانچ شمار میں
پچاس اسرار میں **بیت** واہ کیا لطف ایزدی ہے ہے ٭ پانچ ہیں اور ہیں پچاس کے درجے ٭ اور کیفیت نزول میں آپ کے اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں
جبرئیل کے پروں پر اطباق سمٰوات سے اتر کر رونق افروز دولت خانہ ہوئے اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جانے آنے میں براق پر سوار تھے اور بعضے کہتے
ہیں کہ جانے میں براق پر گئے اور آنے میں بے براق آئے اور حکمت براق پر لیجانے میں اظہار کرامت تھی اور لانے میں بے براق اظہار قدرت اور بعضوں نے
طریق نزول میں لکھا ہے کہ جب آپ نے یہہ الطاف و کرم الٰہی اپنے حق میں مشاہدہ کئے شکرگذاری میں ملتزم ہر فلک کے محراب مشاہدہ میں سجدہ بجا لایا سر سجدہ سے
جو اٹھایا اپنے آپ کو اپنے بستر پر کہ جس سے اٹھ کر تشریف لے گئے تھے پایا ہنوز جامہ خواب گرم تھا آب وضو جنبش میں تھا مقام سجدہ حطیم میں عرق پیشانی
سے تر تھا **بیت** جانے اور آنیکا تھا وہان ایک زمان ٭ آمد و رفت آپ کی تھی تو امان ٭ صبح کو آپ نے مجلس شریف اپنے میں سارے مشاہدات شب
کے بیان فرمائے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بلاشک و شبہ تصدیق کیا صدّیق پر بصدیق خطاب آیا پھر سب مسلمانوں نے اقرار کیا سزاوار سعادت
ابدی ہوئی کافروں منافقوں نے انکار کیا بدبخت ابدی ہوئے **بیت** جسنے اقرار کیا اہل سعادت سے ہوا ٭ جسنے انکار کیا اہل شقاوت سے ہوا ٭
یہہ ہے قصّہ معراج کا کہ کتب احادیث اور سیر سے نکالکر بطور اجمال اور اختصار بیان ہوا اب چند امثلہ واسطے ازالہ غبار انکار بے بصران شبہ کر کے کہ وقوع معراج
میں شک لاتے ہیں مذکور ہوتے ہیں تمثیل اوّل جرم آفتاب کا کہ ایک سو چونسٹھ کرہ ارض برابر ہے اور لمحہ میں کئی ہزار سالہ راہ قطع کرتا ہے جب ایسے
بڑے جسم سے اسطرح کی سرعت سیر عند العقل بعید نہو تو وہ آفتاب فلک رسالت کہ سو ہزار اجرام فلکی اور جواہر مجرد ملکی استفادہ نور وجود اسکے سے
کرتے ہیں بامداد سبحان الذی اسری اگر پارہ شب میں بام ہفت آسمان سے گذر کر مقام دنیٰ فتدلیٰ ترقی فرماوے تو کیا عجب تمثیل دوم جادوگر شعبدہ کے

باوجود اس خبث ضمیر کے خم کا مرکب بنا چوب جاروب کا تازیانہ لے راہبری شیطان سے گھڑی بھر مین حدود کشمیر سے لے کوہ دماوند تک سیر کرآتے ہین جب کہ خم کی سواری سینکھ کا کوڑا شیطان کے رہنمائی سے اتنی بڑی مسافت ایسی تھوڑی ساعت مین طی ہو تو پھر جب راکب سید المرسلین ہو اور مرکب براق مرغزار علیین اور تازیانہ یاقوت و زبرجد خلد برین اور رہبر جبرئیل امین اور عناق پکڑے اسرافیل مہین اور پرندہ حضرت رب العالمین تو طرفۃ العین مین مسجد حرام سے اجرام علوی پر پہنچنا کیا عجب ہے **بیت** ساحر نکا ہووے قائل اور نبی کا جو نہو ٭ حیف ہے اسکے خرد پر کیون کہ ملعون وہ نہو ٭ تمثیل سیوم ابلیس کہ بدترین خلق ہے لمحہ مین شرق سے غرب تک پھر آتا ہے جب ایسے بدترین خلق سے یہہ سرعت ظہور مین آوے تو اس بہترین کائنات سے ایک آن مین زمین سے عرش تک طی کرنے مین کیا شبہہ راہ پاوے تمثیل چہارم عیسیٰ آسمان چہارم پر اور ادریس سیر سموات کرکر بہشت مین داخل ہوئے جسم اور روح سمیت اور یہہ دونون واقعی نص سے ثابت ہین پھر پیغمبر ہمارے گو کہ مراتب اُنسے رفیع الشان ہین کیا مانع ہے کہ آسمان پر جاوین اور پھر آوین تمثیل پنجم چوب ترکہ بواسطہ رطوبت ذاتی ثقل رکھتی ہے باز کے پانون مین باندھتے ہین کہ اسکے گرانی کے سبب پرواز سے باز رہے لیکن اگر وہ چوب تاب آفتاب مین خشک ہوجاوے اور ثقل کہ لازمہ رطوبت ہے اُس سے زائل ہو تو پھر باز کا پرواز کرنا کیا عجب ہے اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شہباز قضائے انا من نور اللہ کے تھی آشیانہ وما ارسلناك الا رحمة للعالمين مین نزول فرمایا تھا چوب گران سنگ انما انا بشر مثلکم قدم کرم آپ کے مین باندھی تھی تا اُس ثقل نفسانیت کے سبب امت مین قرار پکڑین پھر جو تابش آفتاب عنایت سے ثقل بشریت دور ہوئی جسم روح سمیت فوق العرش پرواز کر گیا اسمین اچنبھا کیا ہے تمثیل ششم بازیگر بیضہ مرغ مین سوئی سے سوراخ کر آلایش نکال شبنم بھر سوراخ موم سے بند کر دھوپ مین رکھتے ہین آفتاب کے تاب سے شبنم گرم ہو رکاب ہوا پر قدم دھر قصد عالم بالا کرتی ہے اور مع بیضہ اوڑنے لگتی ہے یون ہی سمجھ لو کہ وجود باوجود محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام بیضہ مرغ لاہوت تھا مشعبدان تقدیر ازلی نے بصنعت لم یزلی سوزن تشریح الم نشرح لك صدرك سے سینہ بے کینہ مین سوراخ کیا پھر طبایع بشریت اور اخلاط جسمیت نکالکر شبنم گرم بھر کر تاب آفتاب تجلی مین رکھا جب حرارت عشق نے جوش شوق پیدا کیا تو مدد کشاکش سبحان الذی اسری سے قصد ہوائے کبریا کیا اور اس گنبد خضرا سے اڑکر سریر منبر دنی فتدلی پر جلوس فرمایا **بیت** جانب یار کوئی آپ سے کیا جاتا ہے ٭ جذبہ شوق سے البتہ کھنچا جاتا ہے ٭ تمثیل ہفتم قاعدہ شریعت ہے کہ دو چیز جو غالب مغلوب بہم ہون تو حکم غالب کو ہے جیسے دودھ اور پانی ملاکر کسی لڑکے کو پلائین اگر شیر غالب ہو تو حکم رضاع ثابت ہے والا نہین ایسے اگر آب دہن خون آلودہ نکلے تو حکم غالب پر ہے اگر خون غالب ہے تو ناقض وضو ہے والا لا اسیطرح نقود مین اگر نقرہ غالب ہے حکم جید کا ہے اور غش غالب ہے حکم کھوٹے کا ہے اس نہج کے مسایل شرعیہ بہت ہین اسی پر قیاس کیجئے جب روح پر فتوح محمدی جسد پر غالب ہوئی جسد حکم روح کا پیدا کر کر فضائے عالم ملکوت پر طیران ہوا اسمین جائے تعجب کیا ہے **بیت** غلبہ روح سے تن مین جو لطافت آئی ٭ اُڑ گیا عرش سے بھی فوق یہہ رفعت پائی ٭ تمثیل ہشتم روایت ہے کہ جب روح بندیکے بدن سے نکلتی ہے تو بعضے روح طرفۃ العین سے بھی کم مین آسمانون کو طی کر ساق عرش پر قندیل مین متمکن ہوجاتی ہے پھر جسم لطیف آپکا کہ کرورون درجہ روح سے پاک ہے اگر لمحہ مین مسافت کون و مکان طی کر کر بالای عرش مجید پہنچے کیا بعید ہے تمثیل نہم منکرین کوتاہ نظر نہین دیکھتے کہ نور باصرہ ان کا کھولتے ہی آنکھ احساس سیارات فلک مفتم کرتا ہے پھر جسم پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نور دیدہ فلک اور قرۃ العین انس و ملک ہے اور لاکھ درجہ روشنائی چشم سے الطف ہے اگر ایک آن مین قطع مسافت زمین و آسمان فرماوے تو کیا محال ہے تمثیل دہم فلک الافلاک باوجود اس عظمت کے کہ محیط جمیع اجسام ہے ایکدن رات مین دورہ اپنا تمام کرتا ہے کہ مقدار مسافت اسکی کسی مہندس کی عقل ادراک نہین کرسکتی پھر وہ صانع مطلق کہ جسنے کرہائے افلاک کو بناکر حرکت دی ہے جب چاہے کہ جوہر جسم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو لمحے مین تاج "تارک افلاک" اور ہمائے ہوائے اوج سماک فرماوے تو کیونکر تعجب آوے **بیت** دیکھ انکے بدن کی چالاکی ٭ چرخ کی عقل چرخ کھاتی ہے ٭ حاصل کلام یہہ ہے کہ واقعہ معراج واسطے بتین بدایع حکمت اور اظہار صنایع قدرت کے ہے اگر کوئی منصف دیدۂ انصاف سے تمام عجایب اور غرایب مصنوعات مین نظر کرے تو یقین جانے کہ کمیت خواص اور کیفیت اختصاص ہر فرد مخلوقات مین ساتھ یک صورت معین اور ہیئت مخصوص کے حیز ادراک عقل جزوی سے باہر ہے بلکہ تمام وقایع عالم کے

قبیل خوارق عادات سے سمجھے لیکن کثرت مشاہدے کے سبب مستنکر اور مستبعد نہیں معلوم ہوتے مثلاً اپنے ہی وجود مین کہ عالم صغیر ہی تامل سے دیکھیے کہ نقش بدیع فطرت کے صنع قدرت نے کھینچا اور حیز عدم سے فضائے وجود مین کون لایا اور ظلمت رحم مین تفاصیل اجزا اور تقاسیم اعضا اس ترکیب و ترتیب سے کی اور قندیل مظلم قالب شعشۂ مصباح حیات سے کسنے روشن فرمائی اور حواس ظاہری اور باطنی کسنے دئے غرض یہہ سب کچھہ صنایع قدرت کاملہ الہیہ مین کہ عقل ادراک سے ہرایک کے قاصر ہی **مصرعہ** جو کام خدا کا ہی سو ہی عقل سے باہر سمجھ لیجیے کہ یہہ تمثیلات واسطے ظاہر بینون کے ہین اور اہل باطن کے واسطے کچھہ مثال تمثیل درکار نہین وہ خود ایسے معاملے مشاہدہ کرتے ہین حضرت علاؤ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ اکثر مین بعد نماز صبح کے اذکار سے فارغ ہوکر مراقبہ کرتا ہون اور اس عالم سے نکلکر اور ہی عالم مین جاتا ہون وہان سو سو برس دو دو سو برس ہزار ہزار سال مشغول بعبادت رہتا ہون ہر سال تین سو ساٹھہ دن گذارتا ہون ہر دن پانچ وقت نماز پڑھتا ہون ہر سال ایکماہ رمضان کے روزے رکھتا ہون اور اداے موافق وظیفے اپنے کے بجا لاتا ہون پھر جب مراقبے سے سر اٹھاتا ہون تو آفتاب طلوع ہوتا ہی نماز اشراق کی یہان ادا کرتا ہون اور خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب مین لکھا ہی کہ ایک مریدون حضرت جنید بغدادی کے سے دجلہ مین نہا رہے کو گیا غوطہ جو لگایا ہندوستان مین نکل آیا وہان متاہل ہوا فرزند وجود مین آیا مدت عمر گذاری پھر دوسرے بار آپ کو دجلہ مین دیکھا کپڑے کنارے پر دھرے تھے نکلکر پہن کر خانقاہ جنید مین حاضر ہوا دیکھا تو لوگ اسی دن کے وضو مین مشغول تھے اور یہہ بھی شیخ نے فرمایا ہی کہ سالک جب اس مقام پر پہنچتا ہی تو ایکدم مین ہزار سالہ عبادت طاعت کرسکتا ہی اسیواسطے بزرگان طریقت نے فرمایا ہی کہ ایک نفس روندہ باطن کا ہزار سالہ عامہ سے بہتر ہی بہت بزرگ ہی ایکساعت مین صد بار ختم قرآن کرتے ہین آیتہ آیتہ حرفاً حرفاً اور احوال حضرت امیر کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ قدم مبارک رکاب مین لانے سے پہلے اس سے قدم دوم رکاب ثانی مین ڈالین تمام کلام اللہ ختم فرماتے تھے جب آپ کی امت والونکا یہہ مقام ہی تو اس فخر اولین اور آخرین کے معراج مین کیا کلام ہی **بیت** روح پہ انکے ای خدا بھیج ابد تلک مدام ٭ تازہ بتازہ سو صلوٰۃ لاکھون ہون نو بنو سلام ✦ باقی رہے یہان کئی خدشے جو مفسرین اس آیت شریف مین لکھتے ہین اب وہ بیان ہوتے ہین اول یہہ کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً مین پہلے تنزیہ نقایص سے فرمائی اور تنزیہ نقایص سے وقت ذکر نقایص کے ہوتہ کہ ذکر معراج مین جواب اسکا یہہ ہی کہ شبہ کران کو رباطن وقوع معراج مین انکار کرتے تھے اور جسم سے اطباق سموات سے گذرنا محال خیال کرتے تھے گویا کہ اللہ تعالی کو قادر اس امر پر نہین سمجھتے تھے اسواسطے پہلے تنزیہ عجز اور نقصان سے اپنے فرماکر لیجانا اپنے بندۂ مقبول کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ارشاد کیا دوسرا خدشہ یہہ ہی کہ اسری رات کے لیجانے کو کہتے ہین شب اسکے مفہوم مین پڑی ہی پھر ذکر لیلا کا کیا فائدہ ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ لیلا کا لانا واسطے تعظیم کے ہی ساتھہ تنکیر کے معنے اسری بعبدہ لیلا عظیما اگر لیلا کو ساتھہ تنکیر کے نلاتے فائدۂ تعظیم کا نہوتا خدشہ تیسرا یہہ ہی کہ لیلا ظرف منصوب ہی اقتضا استیعاب کا کرتا ہی اور حالانکہ جانا اور آنا اور اطباق سموات سے کہ گذرنا اور مقامات بہشت اور دوزخ ملاحظہ کرنا اور انبیا سے ملنا اور عجائبات ملکوت دیکھنا اور مقام دنی فتدلی پر عبور کرنا ایک آن مین رات کے ہوا ہی جواب اسکا یہہ ہی ظرف منصوب اگرچہ تقاضا استیعاب کا کرتا ہی لیکن یہان تبعیض شب مستفاد ہی ساتھہ اخبار اور احادیث نبوی کے اور جلالین مین ہی کہ لیلا منصوب علی الظرف ہی اور اسری سیر اللیل کو کہتے ہین اور فائدہ اسکے ذکر کا اشارہ بتنکیرہ ہی طرف تقلیل مدت کے خدشہ چوتھا یہہ ہی کہ اس آیت سے اسری مسجد حرام سے ثابت ہی اور اکثر روایات جو خانہ ام ہانی سے آئے ہین وہ کس راہ سے ہین جواب اسکا پیچھے بیان اختلاف مکان معراج مین گذرا اور اعظام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماکر اکرام موسی علیہ السلام ارشاد کیا کہ وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ؕ اور دی ہمنے موسی کو یعنی تورات اور کہا ہمنے موسی کو یا کتاب کو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے اور کہلا ہمنے انکو یہہ کہ نہ پکڑو سوا میرے کارساز کہ مہم اپنی اسپر چھوڑو ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ای ذریت اسکی کہ اٹھایا تھا ہمنے یعنے چڑہایا تھا کشتی مین ساتھہ نوح کے مراد سام ہی کہ ہمراہ ابراہیم علیہ السلام کہ جد بنی اسرائیل ہین اسکی اولاد سے تھے یعنے یاد کرو نعمت نجات طوفان کی سے کہ تمہارے آبا کو دی تھی اور شکر اسکا بجا لاؤ اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا تحقیق نوح علیہ السلام تھا بندہ شکر کرنیوالا ہر حال مین **بیت** اکل و رکوب و لبس و قعود و قیام مین ٭ شکر خدا کیے تھا وہ ہر ایک کام مین ✦

یہہ ترغیب ہی واسطے اولاد کے کہ اقتدا اپنے باپ کی کرکر شکرگذاری مین جناب باری کے سرگرم رہین کہ بحکم لئن شکرتم لازیدنکم شکر سبب مزید نعمت ہی
وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ اور مقرر کیا ہمنے طرف بنی اسرائیل کے بیچ کتاب توریت کے اور بیان کیا ہمنے کہ تم البتہ
فساد کروگے بیچ زمین شام کے دو بار سمجھہ لیجیے کہ اول فساد انکا احکام توریت سے مخالفت کرنا اور حکم ارمیاء علیہ السلام کا کہ پیغمبر انکے تھے نہ ماننا تھا
دوسرا فساد یحیی علیہ السلام کا قتل کرنا اور عیسی علیہ السلام کے ہلاک کا قصد کرنا تھا سو اوس قصہ کی حق تعالی نے خبر دی کہ تم دو بار فساد کروگے وَلَتَعْلُنَّ
عُلُوًّا كَبِيرًا اور بلندی پکڑوگے بلندی بڑی یعنے سرکشی کروگے بطاعت پروردگار سے اور تکبر کروگے آفریدگار سے فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا
عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا پس جب آیا وعدہ عذاب فساد اول ان دونون مین کا بھیجے ہمنے اور مسلط کئے اوپر تمہارے بندے کہ واسطے ہمارے تھے یعنے پیدایش ہماری
یہان اضافہ خلق ہی نہ اضافہ مدح کیونکہ بقول اصح مراد اس سے بخت نصر ہی اور بعضون نے کہا ہی جالوت یا سخاریب یا رئیس عمالقہ پس صفت انکی بیان کی کہ
أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ صاحب جنگ سخت کے بعضون نے کہا ہی کہ ہیبت آواز انکی مثل رعد اور تحمین مانند برق پس درآئے درمیان مین
گھرون تمہارے کے واسطے قتل اور لوٹ اور اسیر کرنیکے وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا اور تھا یہہ حکم وعدہ کیا گیا یعنے ضرور تھا کہ واقع ہو ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ
عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا پھر پھیر دیا ہمنے واسطے تمہارے دست کو تو کہ غلبہ کرو اوپر انکے کہ تمکو لوٹا مارا تھا اور مدد دی
ہمنے تمکو ساتھہ مالون ہر نوع کے اور کثرت بیٹون کی اور کیا ہمنے تمکو زیادہ گنتی مین اوس سے کہ پہلے قتل سے تھے تو کہ جمع ہو کر اپنا بدلا دشمنون سے لو إِنْ أَحْسَنتُمْ
أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ اگر بھلائی کروگے تم بھلائی کروگے واسطے جانون اپنی کے کیونکہ ثواب اسکا تمھین کو ملیگا وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا اور اگر برائی کروگے
تم پس وبال اسکا واسطے اسی جان تمہاری کے ہوگا مدارک مین حضرت علی رضی سے نقل ہی کہ کہا مین نے ہرگز کسیسے نیکی نہین کی اور برائی بھی کسیکو نہین
پہنچائی پھر یہی آیت پڑھی یعنے جو کچھہ آدمی کرتا ہی ساتھہ اپنے کرتا ہی **بیت** نیک و بد ہمنے جو جہان سے کیا نہ جہان سے خود اپنی جان سے کیا فَإِذَا جَاءَ
وَعْدُ الْآخِرَةِ پس جب آیا وعدہ عذاب پچھلے بار کا یعنے فساد دوم کا اور درمیان دونون فسادون کے دوسو دس برس تھے بھیجا قوم طیطوس رومی کو تمپر
لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ تو کہ برا کردین وہ لوگ منہون تمہارے کو یعنے غم کے آثار تمہارے چہرون پر ظاہر ہون وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ
مَرَّةٍ اور تو کہ داخل ہون بیت المقدس مین جیسے کہ داخل ہوئے تھے اسمین پہلے بار یعنے جیسے اول بار قوم بخت نصر نے آکر مسجد کو خراب کیا تھا ویسے ہی
لشکر طیطوس رومی کا آوے وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا اور تو کہ ویران کرین جسپر غالب آوین ویران کرنا سمجھہ لیجیے کہ اس قصے مین اختلاف بہت
ہی اصح اور اشہر یہہ ہی کہ جب سلطنت بنی اسرائیل کی ولایت شام مین صدیق کو پہنچی کہ مرد ضعیف اور اعرج اولاد سلیمان علیہ السلام سے تھا تو بادشاہون نے
اطراف کے چاہا کہ ملک انکا چھین لین اول سخاریب موصل کا بادشاہ آیا پھر سلما سلطان آذربیجان دونون کے آپسمین لڑائی ہوئی دونون لشکر تباہ
ہوگئے غنیمت انکی بنی اسرائیل کے ہاتھہ لگی دوسرے بار بادشاہ روم اور ملک طفالیہ اور سلطان اندلس تینون لشکر جرار کرا لیکر آئے ہر ایک اپنی سلطنت
چاہتا تھا آخر آپسمین جنگ ہوا تینون لشکر خراب ہوگئے انکی بھی لوٹ بنی اسرائیل نے لی جب پانچ لشکرونکا مال اسباب بنی اسرائیل کو ملا تو تکبر اور
عصیان کرنے لگے حکم توریت سے پھر گئے ارمیا کا کہنا نہ مانا یہہ وہ پہلا تھا کہ کیا انھون نے اور اپنے آپ کو غضب الہی مین ڈالا اللہ تعالی نے بخت نصر
مجوسی کو کہ کاتب سخاریب تھا اور بعد فوت اسکے کے بادشاہ ہوا تھا بھیجا اوسنے آکر بنی اسرائیل سے جنگ کیا اور غالب ہو کر بیت المقدس خراب
کی توریت جلادی ستر ہزار بنی اسرائیل کو بے پردہ کیا یہہ عذاب اول تھا پھر کورش ہمدانی یہہ خبر سنکر آیا اور بہت مال اور تیس ہزار معمار اور مزدور لایا تیس
برس عمارت ولایت ایلیا مین مشغول رہا تا کہ جیسے پہلے تھی ویسی ہی ہوگئی بنی اسرائیل خوش ہوئے اور مال اولاد انکی زیادہ ہوئی پھر مخالفت حق
سے کرنے لگے یحیی علیہ السلام کو شہید کیا اور عیسی ع کے ہلاک کرنیکا ارادہ کیا یہہ فساد دوسرا تھا عذاب دوم انکو پہنچا کہ طیطوس نے انپر غلبہ کیا پھر
مسجد کو ویران کیا مال اسباب انکا لوٹ کر لے گیا اور حق تعالی نے توریت مین بعد وعدے ان دونون عذاب کے انسے کہا تھا کہ عَسَىٰ رَبُّكُمْ
أَن يَرْحَمَكُمْ نزدیک ہی کہ پروردگار تمہارا بعد عقوبت دوسرے کے اگر توبہ کروگے تم یہہ کہ رحم کرے تمکو اور پھر تمکو مالدار کردے وَإِنْ عُدتُّمْ
عُدْنَا اور اگر پھر آؤگے تم بار دیگر ساتھہ نافرمانی کے پھر آوینگے ہم تیسرے بار ساتھہ عذاب کے وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا اور کیا ہی ہمنے

دوزخ کو واسطے کافروں کے قیدخانہ کہ وہاں ڈالدینگے اور اسمین سے نکل نسکینگے بنی اسرائیل نے نوبت سیوم عود کیا ساتھ جھٹھانے پیغمبر صلی اللہ علیہ و
سلم کے اور ساتھ قتل اور جلا اور جزیہ اور خواری کے معذب ہوئے اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ یہہ قرآن ہدایت کرتا ہی اس راہ کی
کہ وہ بہت سیدھی ہی اور پایندہ تر ہی سب راہوں سے کہ امر اور نہی کی ہین وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا
اور بشارت دیتا ہی مؤمنوں کو وہ جو عمل کرتے ہین اچھے یہہ کہ واسطے انکے ہی ثواب بڑا یعنے بہشت وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا اور یہہ کہ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے تیار کیا ہی ہمنے واسطے انکے عذاب درد دینے والا یعنے آتش دوزخ لیس مؤمنین
کو دو بشارتین ہین ثواب انکے کی اور عقاب اعدا انکے کی وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ اور دعا کرتا ہی آدمی بخدا وقت غصے کے ساتھ بدی
نفس اور اہل اور مال اپنے کے مانند دعا مانگنے اسکے کے ساتھ نیکی کے مراد نضر بن حارث ہی کہ عذاب اللہ سے مانگتا تھا کہ امطر علینا حجارۃ من السماء
وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا اور ہی آدمی جلدی کرنیوالا دعا مین نظم عاقبت کار نہین سوجھتا + مانگنے لگتا ہی شتابی دعا + جیسے نہ سراہین نہ ضرر ہین ہی
صبر نہ سراہین نہ کرراہین ہی + وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ اور کیا ہی ہمنے رات کو اور دن کو دو نشانیں کہ آگے پیچھے آنے مین دلالت اوپر قدرت
حق کے کرتی ہین فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ پس محو کی ہمنے نشانی کہ رات ہی یعنے اندھیرا کمادیا ساتھ طلوع آفتاب کے وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ اور کی ہمنے نشانی کہ دن ہی دکھانیوالی ہر چیز کو تو کہ چاہو تم اسکے روشنی مین زیادت معیشت مین پروردگار اپنے سے بعضوں نے کہا
ہی کہ نشانی دن کی آفتاب ہی اور نشانی رات کی ماہتاب اور محو کرنا نشانی شب کا نقصان نور ماہ ہی اور لباب مین ابن عباس رض سے نقل ہی کہ
پہلے ماہ اور مہر دونوں نور مشابہ آپسمین تھے اس سبب سے امتیاز رات دن مین نہ تھا حق تعالی نے جبرئیل کو بھیجا انھوں نے منہہ اپنا چاند سے ملایا نور
اسکا محو ہوگیا اور سورج اپنے حال پر رہا پس موافق اس قول کے اس آیت کے یہہ معنے ہوئے کہ نور چاند کا محو کیا ہمنے اور سورج کو روشن چھوڑا تو کہ
تم بیچ دن کے اپنا کسب معاش کرو وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ اور تو کہ جانو تم اختلاف حرکات مہر و ماہ سے گنتی برسوں کی اور
حساب اپنے کاموں کا وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا اور ہر چیز کو جسکی تمکو دین اور دنیا مین احتیاج ہی مفصل بیان کیا ہمنے اسکو قرآن
مین بیان کرنا کر وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ اور ہر آدمی کو خواہ مسلمان ہو خواہ کافر لگادیا ہمنے اسکو عملنامہ اسکا بیچ گردن
اسکے کہ اس سے چھٹکارا نہین یعنے جو کام کہ روز ازل مین مقدر کئے ہین وہ بسان طوق گردن مین ہی مخلصی اس سے ممکن نہین زاد المسیر مین مجاہد سے
منقول ہی کہ ہر مولود کی ایک کتاب ہی کہ گردن مین اسکے لٹکتی ہی اور اسمین لکھا ہی کہ شقی ہی یا سعید بعضے کہتے ہین کہ اعراب فال پکڑتے تھے
ساتھ اڑنے جانوروں کے جانب یمین سے اڑتا تو یمن سمجھتے تھے اور شمال سے شامت جانتے تھے سو یہاں استعارہ فرمایا ہی طایر کو
ساتھ ان چیزوں کے کہ سبب خیر اور شر کے ہین عین المعانی مین ہی کہ طایر وہ کتاب ہی کہ قیامت کو اڑکر بندے کے ہاتھ مین آویگی اور فی عنقہ
کے معنی یہہ ہین کہ عہدہ اسکا بیچ گردن اسکے کے ہی وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا اور نکالینگے ہم واسطے ہر آدمی
کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ عملنامہ اسکا ہی دیکھیگا اسکو کھولا ہوا تبیان مین ہی کہ آدمی کا نزع کی حالت مین عملنامہ لپیٹ دیتے ہین
اور جب مبعوث ہوگا تو پھر کھولکر ہاتھ مین دینگے اور کہینگے اِقْرَاْ كِتٰبَكَ پڑھ نامہ اعمال اپنا اور اسدن سب پڑھے ہونگے ہر ایک کو خطاب
ہوگا کہ اپنا نامہ لکھا ہوا پڑھ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا کفایت ہی نفس تیرا آج اوپر تیرے حساب کرنیوالا یعنے اب دیکھ لے کہ تو نے
کیا کیا ہی اور کس سزا کے لائق ہی حضرت امیر کا قول ہی کہ حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا آج دفتر اعمال اپنا سامنے رکھکر دیکھ کہ کیا نیک اور بد کیا
ہی کہ وقت فرصت ہی اور اسکا تدارک کر کہ کل کو کچھہ نہین ہوسکیگا الیوم عمل بلا حساب وغدا حساب بلا عمل کشف الاسرار مین لکھا
ہی کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے سے کہا کہ آج جو کچھہ تو سنے اور کہے اور کام کرے شام کو مجھسے کہہ دیجیو اسنے احوال ساروں کا اپنے شام کو باپ
سے کہا باپ نے فرمایا کل بھی اسیطرح کہہ دیجیو بیٹے نے عرض کیا کہ اور جو رنج اور محنت ہوا اٹھالوں اور جو فرماؤ بجالاؤں لیکن اسکی طاقت مین
نہین رکھتا باپ نے کہا ای بیٹے یہہ آگاہ کیا ہی مین نے تجھکو کہ ہشیار رہ اور روز حساب سے غافل نہو اکیدن کے حساب دینے کی طاقت تجھکو

اپنے باپ کو نہین حساب ساری عمر کا اللہ تعالی کو کیونکر دے سکیگا لڑ نظلم ایکدن کا جبکہ مشکل ہوگیا + کیونکر ساری عمر کا دیگا حساب + کار ہائے زشت سے بچ
رافتا + تا جزا کے دن نہووے تو خراب + مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ جسنے راہ پائی سیدھی پس سوا اسکے نہین کہ راہ پائی واسطے جان اپنی کے نجات
اسکو ہوگی وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا اور جو گمراہ ہوا پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہے اوپر اپنے کہ گمراہی اسکی اسیکو ہلاک کریگی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانیوالا بوجھ گناہ دوسرے کا ولید بن مغیرہ لوگون کو کہتا تھا کہ میری متابعت کرو مین بوجھ گناہ ہونکا
تمھارے اٹھا لونگا سو حق تعالی نے فرمایا کہ ہر ایک اپنے گناہ کا بوجھ آپ اٹھاویگا نہ دوسرا اور وہ جو حدیث مین ہے کہ ان المیت لیعذب ببکاء
اهله وہ محمول ہے وصیت نیت پر ساتھ رونے کے اہل اپنے کے یا راضی ہونے اسکے پر پس اپنے اس گناہ پر معذب ہوتا ہے نہ دوسرے کے اور تعذیب
اطفال مشرکان مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ دوزخ مین نہین جائینگے غلمان اہل بہشت ہونگے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور نہین
ہم عذاب کرنیوالے کسی قوم کو یہان تک کہ بھیجین ہم پیغمبر انپر تا کہ انکو راہ راست پر بلاوے اور حجت انپر لازم کرے وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا
مُتْرَفِيْهَا اور جب ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ ہلاک کرین ہم کسی بستی والون کو حکم کرتے ہین ہم دولتمندون اس بستی کے کو طاعت کا زبانی اس پیغمبر کے کہ انپر
مبعوث ہے فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا پس نافرمانی کرتے ہین وہ پیغمبر کی اور سرکشی کرتے ہین بیچ اس بستی کے پس ثابت
ہوتا ہے اوپر انکے کلمہ عذاب جو ازل مین لکھہ لیا ہے پس ہلاک کرتے ہین ہم اور خراب کرتے ہین منازل انکے کو ہلاک کرنا اور خراب کرنا وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ
الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ اور بہت ہلاک کئے ہمنے اہل قرنون سے پیچھے نوح علیہ السلام کے جیسے عاد اور ثمود اور سوا انکے اور قرن ایکسو بیس برس کا ہے
یا ایکسو چالیس یا ایکسو اسی یا وہ مدت ہے کہ عمر اس زمانہ کے لوگون کی تمام ہوگی وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۢ بَصِيْرًا اور کفایت ہے
پروردگار تیرا ساتھہ گناہون بندون اپنے کے خبردار کہ چھپے گناہ انکی جانتا ہے دیکھنے والا کہ خطائین ظاہر انکی دیکھتا ہے لکھا ہے کہ منافق لڑائیون مین
مسلمانون کے ساتھہ جاتے تھے اور غرض انکی لوٹ تھی نہ جہاد اللہ تعالی نے فرمایا کہ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ
ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ جو کوئی ہے پستی ہمت سے چاہتا دنیا شتاب جانیوالے کو یعنے اور لذت اسکے کو شتاب دیتے ہین ہم واسطے اسکے بیچ دنیا کے جو چیز کہ
چاہتے ہین ہم نعمتون سے واسطے جس کسیکے کہ چاہتے ہین ہم طالبان دنیا سے پھر تیار کرتے ہین ہم واسطے اسکے دوزخ بیچ آخرت کے يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا
مَّدْحُوْرًا داخل ہوگا اسمین بُرے حال سے راندہوا رحمت خدائے لایزال سے وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا اور جو کوئی چاہتا ہے آخرت کو اور سعی کرتا ہے واسطے اسکے جو حق سعی اسکیکا ہے یعنے بہشت چاہتا ہے اور عمل نیک اسکے
ملنے کے واسطے بجا لاتا ہے اور حال یہہ کہ وہ ایمان والا ہے پس یہہ لوگ جنمین یہہ تینون شرطین جمع ہین طلب اور سعی اور ایمان ہے سعی انکی قدر دانی
کی گئی اور مقبول اور پسند کی گئی كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ہر ایک کو ان دو گروہ سے کہ طالب دنیا کے اور طالب عقبی کے ہین مدد
دیتے ہین ہم اس گروہ کو اور اوس گروہ کو بخشش پروردگار تیرے کے سے وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا اور نہین ہے بخشش پروردگار تیرے کی
بند کی گئی مومن سے اور کافر سے مومن کو دو جہان مین ہے اور کافر کو دنیا ہی مین اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ دیکھہ کہ کیونکر زیادتی
دی ہمنے بعضے آدمیونکو اوپر بعض کے کہ کسی کا رزق کشادہ کیا کسیکا تنگ یا کسیکو طلب آخرت دی اور کسیکو دنیا کا آہنگ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ
وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا اور البتہ آخرت بڑی ہے درجون مین اور بڑی ہے بزرگی دینے مین یعنے دنیا سے آخرت مین بڑا تفاوت ہے کیونکہ بہشت کا تفاوت
ساتھہ درجون کے ہے نیچے کے درجہ سے اوپر کے درجہ تک فرق زمین آسمان کا ہے اور تفاوت دوزخ کا ساتھ درکون کے ہے ہر اوپر کے درکے سے
نیچے کے درکے تک اسیقدر مسافت ہے لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا مت مقرر کر ای آدمی ساتھہ اللہ کے
معبود اور پس بیٹھہ رہیگا تو دوزخمین ہمیشہ مذمت کیا گیا یعنے موصوف سب برائیون سے چھوڑا گیا یعنے محروم سب بھلائیون سے وَقَضٰى رَبُّكَ
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور حکم کیا پروردگار تیرے نے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکلفون کے یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اسی کو کیونکہ عبادت عبارت تعظیم سے ہے
اور یہہ نہ چاہیے مگر اسکو جسکی نہایت عظمت ہو وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور نیکی کرو ساتھہ ماں باپ کے نیکی کرنا سمجھہ لیجیئے کہ اپنی عبادت ساتھہ احسان

والدین کے بلا کر فرمائی اسواسطے کہ وہ سب قریب ہین وجود اور تربیت اولاد مین اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا اگر پہنچے نزدیک تیرے
بڑہاپے کو ایک اُن دونون مین سے یا دونون یعنے جیتے رہین یہانتک کہ بوڑھے ہون اور محتاج خدمت تیرے ہون فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ پس مت کہہ
انکو اف سمجھ لیجیے کہ اف بکسر فا ساتھ تنوین کے اور غیر تنوین کے اور بفتح فا بغیر تنوین کے پڑہا ہی اور یہہ کلمہ ہی کہ جب آدمی تنگ آتا ہی کسی چیز سے یا کچھ
کچھ گران گذرتا ہی یا آلودہ ساتھ ناپاکی کے ہوتا ہی تو کہتا ہی پس حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ کلمہ مت کہہ یعنے والدین سے تنگ مت آ اور صحبت انکی سے
گران خاطر مت ہو وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا اور مت ڈانٹ انکو اور بات انکیکا جواب سخت مت دے اور کہہ واسطے ان دونون کے بات
تعظیم کی اور ادب اور حرمت کی یعنے انکا نام لیکر مت پکار اور بعضون نے کہا ہی کہ انکے ساتھ اسیطرح باتین کر جیسے غلام گنہگار عاجز ساتھ میان غصہ ناک
اپنے کے کرے سمجھ لیجیے کہ نہر ڈانٹ دیکو کہتے ہین اور یہہ خدشہ جو واقع ہوتا ہی کہ بعد اُف کے نہر کی کیا حاجت ہی جب اُف حرام ہوا تو نہر بطریق
اولی حرام ہوا اسکا جواب یہہ ہی کہ نہی نہر سے بعد گناہ کے ہی اور نہی اف سے اوپر تقدیر عجز اور ضعف اور عدم جرم کے ہی پس وَلَا تَنْهَرْ تاسیس ہی
نہ تاکید وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ اور نیچا کر واسطے ان دونون کے بازو ذلت اور تواضع کا یعنے انسے بڑائی اور تکبر مت کر بلکہ ملائمت
اور تلطف کر مہربانی سے اوپر انکے اسواسطے کہ کل تو محتاج انکا تھا تربیت مین اور آج وہ محتاج تیرے ہین خدمت مین اور تقویت مین وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا اور کہہ ای پروردگار میرے رحم کر ان دونون پر جیسا پالا ان دونون نے مجھکو در انحال کہ چھوٹا تھا مین سمجھ لیجیے کہ حقیقت
دعائے رحمت کی دل سے حق والدین مین یہہ ہی کہ اگر مومن ہین تو انکو بہشت مین پہنچا اگر کافر ہین تو راہ طرف اسلام ایمان کے دکھا اور اللہ کی خوشی ماںباپ
کے راضی ہونے مین ہی من رضی عنہ والداہ فانا عنہ راض پس حقوق سابق انکے ساتھ حقوق لاحق کے نہ بھلایا چاہیے سمجھ لیجیے کہ نہی تافیف
کی والی ہی اوپر نہی کے ضرب وشتم کے اور تمام قسمون ایذا کے اور نہی نہر سے تنقدیر عدم جرم بطریق اولی دلالت اس سنے کا کرتی ہی اور اسکو کتب اصول مین
دلالت النص کہتے ہین اور حقوق والدین کے کلام اللہ مین اور حدیث مین قریب حق اللہ مذکور ہین چنانچہ اس آیت مین کہ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا
اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ہی اور حدیث الا اخبركم باكبر الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين ہی اور حدیث مین ہی کہ
رضاء الله فی رضاء الوالدين وسخط الله فی سخطهما اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اياكم وعقوق الوالدين فان الجنة يوجد
ريحها من مسيرة الف عام ولا يجد ريحها عاق ولا قاطع ولا شيخ زانى ولا من اذى جاره اور حدیث مین ہی کہ ایک لڑکے نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر شکایت باپ کی کی کہ میرا مال لیتا ہی آپ نے اسکے باپ کو بلوایا وہ آیا پیر ضعیف تھا عرض کرنے لگا کہ جب یہہ بچہ تھا اور مین قوی مالدار تو جو
یہہ چاہتا تھا میرے مال مین سے خرچ کرتا تھا مین خوشی سے دیتا تھا اور اب جو مین ضعیف ہون اور یہہ قوی اور مین فقیر اور یہہ غنی تو مال اپنا مجھے نہین دیتا
آپ روئے اور فرمایا کہ اس ماجرے کو جو سنگ اور کلوخ سنے گا گریان ہوگا پھر حکم شرع بیان کیا کہ انت ومالك لابيك نقل ہی کہ خالد جب قید ہوئے
تو یحیی پسر انکا بندیخانہ مین قندیل لٹکتا دیکھکر اسمین آفتابہ رکھہ آب گرم کر صبح کے وضو کے لئے لایا خالد نے وضو کیا دوسرے شب قندیل وہان سے
دور ہوا یحیی نے آفتابہ تمام شب اپنے بغل مین رکھا تا گرمی تن سے پانی سرد نہو صبح کو جو وضو کو دیا خالد نے کہا کہ پانی ہوا سے سرد نہین ہوا یحیی نے دونون
شب کا ماجرا بیان کیا خالد نے خوش ہوکر دعا کی کہ الہی جیسا سردی آب سے یحیی نے مجھے بچایا اور حق میرا ادا کیا ایسی ہی گرمی آتش دوزخ سے اسکو
بچائیو اور رحم فرمائیو **نظم** رونہ رستا خیز مین چاہے جو چین ٭ تو بھلا دل سے نہ حق والدین ٭ لطف مین انکے عطائے حق سمجھ ٭ قہر مین انکے بلائے حق
سمجھ ٭ ہی رضا انکی رضائے ایزدی ٭ انکا غصہ ہی بلائے ایزدی ٭ حق نے تجھکو انسے ہی پیدا کیا ٭ نیستی سے دی ہی جو ہستی دکھا ٭ انکے باعث
سے ہوئی تیری نمود ٭ تخم انکا ہی تیرا نخل وجود ٭ کرنا ناراضی پھر انکو ای فرید ٭ ہی فتوت اور مروت سے بعید ٭ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ
پروردگار تمھارا خوب جانتا ہی اس چیز کو کہ بیچ جیون تمھارے کے ہی رضامندی ماںباپ کی یا ناخوشی انکی اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ
لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا اگر ہوگے صالح یعنے بھلائی کرنے والے ساتھ ماںباپ کے پس تحقیق اللہ ہی واسطے توبہ کرنیوالون کے عقوق والدین سے بار جوع
کرنیوالے کے بیچ جناب اسکے کے بخشنے والا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اور دے قرابت والیکو حق اسکا نفقے سے اور

حسن معیشت کر ساتھا سکے اور دے مسکین کو اور مسافرون کو حق انکا زکوۃ سے امام اعظم نے فرمایا کہ حق قرابت والون کا نفقہ دینا ہی اگر محتاج ہون
اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ذی القربی سے قرابت والے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور حق انکا خمس دینا ہی جو اللہ نے مقرر کر دیا ہی تفسیر
امام ثعلبی مین مذکور ہی کہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے ایک مرد شامی سے پوچھا کہ قرآن پڑھا ہی تو نے کہا ہان فرمایا سورۂ بنی اسرائیل مین نہین
پڑھا وآت ذا القربی حقہ کہا پڑھا ہی کہا کیا تم اہل قرابت ہو کہ خدا نے امر کیا ہی حق دینے کا تمھارے امام نے فرمایا ہان وہ اہل قرابت ہم
ہین وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا اور بیجا مت خرچ کر مجاہد نے کہا کہ برابر کوہ احد کے اگر سونا نیک جگہہ خرچ کرے اسراف نہین اور اگر ایک دانہ
بجائے بد خرچ کرے اسراف ہی إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے ہین بھائی شیطانون کے یعنے مثل انکے ہین تبذیر
اور مال ضایع کرنے مین عرب والے جو کوئی عادت جس قوم کی کرتا تھا اسکو بھائی کہتے تھے لکھا ہی کہ کفار مال اپنا ریا اور سمعہ مین خرچ کرتے تھے اور
ایک مہمان کیواسطے کئی اونٹ ہلاک کرتے تھے اللہ تعالی نے انکی برائی بیان کی کہ اسراف مال مین یہ مثل شیطان کے ہین وَكَانَ الشَّيْطَانُ
لِرَبِّهِ كَفُورًا اور ہی شیطان واسطے پروردگار اپنے کے کفر کرنے والا پس چاہئے کہ اسکا کہا کوئی نہ مانے لکھا ہی کہ بعضے صحابہ جو مسکین فقیر
تھے جیسے بلال اور صہیب اور خباب رضی اللہ عنہم بعضے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ چیز مانگتے تھے اور آپ کے پاس اسوقت وہ نہ ہوتی
تھی تو شرم سے منہہ پھیر لیتے تھے یہہ آیت اتری وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا اور اگر
منہہ پھیر لے تو محتاج اصحابون سے واسطے چاہنے کے رحمت پروردگار اپنے کے کہ امید رکھتا ہی تو انکی پس کہہ واسطے انکے بات آسانی کی یعنے نرمی کی یا
دعا کر واسطے انکے ساتھہ آسان کھینچنے کے بوجھہ فقیر کا اور یا وعدہ دے انکو لکھا ہی کہ بعد نزول اس آیت کے جب حضرت سے وہ کچھہ مانگتے تھے اور پاس
نہوتا تھا تو فرماتے تھے کہ یرزقنا اللہ وایاکم اسباب نزول مین لکھا ہی کہ ایک زن مسلمہ اور یہودیہ کی بحث ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ سے
سخی تر ہین اور موسیٰ کی سخاوت یہہ تھی کہ مال آدھو آدہ کر کر اور جو زیادہ ہوتا وہ سایل کو دیتے تھے یا نرم باتون سے اُسے خوش کرتے تھے القصہ
آزمایش کے واسطے زن یہودیہ نے اپنے بیٹے کو حضرت کے پاس بھیجا اُسنے آکر کہا کہ مان نے میری آپکا پیرہن مانگا ہی آپنے حجرہ مین جا کر گلے سے
اُتار کر حوالے کیا اور آپ ننگے بیٹھ رہے بلال نے تکبیر کہی صحابہ منتظر آپ کے نکلنے کے تھے اور آپ بسبب برہنگی کے باہر نہین آسکتے تھے حق تعالی نے
یہہ آیت نازل کی کہ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ اور مت کر ہاتھہ اپنے کو بندھا ہوا طرف گردن اپنی کے جبتک کہ کھول سکے **بیت**
یعنے دے راہ حق مین مال پاک * جب تلک ہو سکے نکر امساک * وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ اور مت کھولدے ہاتھہ کو نہایت کھولدینا **بیت**
یعنے حد سے زیادہ دے نہ لٹا * کہ وہ اسراف اور ہی بیجا * فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا پس بیٹھہ رہیگا تو ملامت کیا ہوا بیچ بخل کے پچھتاتا یا محتاج
اور درماندہ سمجھہ لیجئے کہ حقتعالی امر بہ سخاوت بیان فرماتا ہی کہ درمیان بخل اور اسراف کے ہی **نظم** نہ امساک سے ہاتھہ گردن مین باندھ * نہ اسراف
سے مال سب دے لٹا * میانہ روی کر دلا اختیار * کہ سیدھی ہی راہ اہل سخا * پس بدلیل خیر الامور اوسطها راہ توسط اختیار کرنا بہتر ہی إِنَّ
رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ تحقیق پروردگار تیرا کھولتا ہی رزق کو واسطے جسکے چاہے اور بند کرلیتا ہی واسطے جسکے چاہے اور
فراخی اور تنگی رزق مین حکمت الہی ہی کہ کوئی طاقت اعراض کی نہین رکھتا إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا تحقیق اللہ ہی ساتھہ مصالح بندون
اپنے کے دانا بینا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ہم رزق دیتے
ہین انکو اور تمکو پس غم روزی کا انکے مت کھاؤ کہ **بیت** جسنے جان دی ہی دیویگا وہ نان * نان وہی دیویگا جو دیتا ہی جان إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا
كَبِيرًا تحقیق مار ڈالنا انکا ہی خطا بڑی کہ قطع تناسل اور انقطاع نوع ہی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً اور مت نزدیک جاؤ زنا کے
تحقیق زنا ہی بے حیائی وَسَاءَ سَبِيلًا اور بری ہی راہ **بیت** مت زنا کے قریب ہو کہ وہ سخت * بیحیائی ہی اور بد راہی * وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ اور مت مار ڈالو اس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے قتل اسکا یعنے مسلمان اور صاحب امان کو مگر ساتھہ حق
کے کہ قصاص اسپر لازم ہو یا مرتد ہوجاوے یا زنا کرے بشرط احصان وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف

فِی الْقَتْلِ اور جو کوئی مارا جاوے دراں حال کہ مظلوم ہو یعنے مستوجب قتل کا نہو پس تحقیق کیا ہمنے واسطے والی وارث اسکے کے غلبہ اور تسلط کہ قصاص لیوے
قاتل سے یا دیت پس چاہیے کہ نہ زیادتی کرے وارث مقتول کا بیچ قتل کے یعنے بعد قتل کے مثلہ نکرے یا غیر قاتل کو نہ مار ڈالے کیونکہ جاہلیت میں دستور تھا
کہ جو کوئی کسیکو قتل کرتا تو وارث اسکا قاتل کو نہیں مارتا تھا بلکہ سردار کو اس قوم کے قتل کرتا تھا حق تعالی نے اس سے منع فرمایا کہ چاہیے کہ وارث سوا
قاتل کے اور کو نہ قتل کرے اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا تحقیق وہ وارث مقتول مظلوم کا ہی مدد دیا گیا بیچ قصاص کے ساتھ امر اور احکام شرع کے
وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور مت پاس جاؤ مال یتیم کے اور نہ اسمیں تصرف کرو مگر ساتھ اس نیت کے کہ شرعا اور عرفا وہ بہت
اچھی ہے حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہاں تلک کہ پہنچے یتیم جوانی اپنی کو وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اور پورا کرو عہد کو جو آپسمیں کرتے ہو یا عہد کو اللہ سے کہ احکام
شرع ہیں بجا لاؤ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا تحقیق صاحب عہد کا ہی سوال کیا گیا یعنے عہد کے نقض اور وفا سے پوچھینگے سلمی نے کہا ہی کہ اللہ تعالی کے
عہد میں جوارح انسان پر یہی کہ اداب نگاہ رکھے اور نفس پر یہہ کہ ادا ے فرایض کرے اور دل پر یہہ کہ ڈرے اور روح پر یہہ کہ مقام قرب سے دور نہو
اور سر پر یہہ کہ مشاہدہ ماسوائی نکرے اور ہر عہد سے پوچھا جاویگا **بیت** راہ میں تیرے یکقدم کسکو ہی تاب چل سکے ✣ عہدہ عہد سے تیرے کیونکہ کوئی
نکل سکے ✣ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ اور پورا کرو ناپ کو جب ناپو تم واسطے اوروں کے اور تولو ساتھ ترازو سیدھی
کے ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا یہہ بہتر ہی تمکو خیانت سے اور نیکتر ہی باز گشت میں وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور مت پیچھے چل
اس چیز کے کہ نہیں تجھکو ساتھ اسکے خبر یعنے گمان کی پیروی مت کر جبتک نجانے تو مت کہہ کہ جانا میں نے جبتک نہ دیکھے مت کہہ کہ دیکھا میں نے
جبتک نہ سنے مت کہہ کہ سنا میں نے محمد بن حنیفہؓ نے کہا ہی کہ معنے اس آیت کی یہہ ہیں کہ گواہی جھوٹی مت دے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ
كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا تحقیق کان اور آنکھ اور دل ہر ایک انمیں کا ہی نفس اپنے سے سوال کیا گیا یعنے انسے پوچھینگے کہ صاحب تمہارے نے
تم سے کیا کیا یا کان سے پوچھینگے کہ تو نے کیا سنا اور کیوں سنا اور آنکھ سے پوچھینگے کہ تو نے کیا دیکھا اور کیوں دیکھا اور دل سے پوچھینگے کہ تو نے کیا
جانا اور کیوں جانا **بیت** غیر حق نے سن نہ دیکھ اور نے سمجھ ✣ اس سے چھٹکارا تو وہاں پا جائیگا ✣ کیا سنا کیا دیکھا سمجھا تھا جو کچھ ✣ گوش و چشم و
دل سے پوچھا جائیگا وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اور مت چل بیچ زمین کے اکڑتا ہوا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا تحقیق تو ہرگز
نہ پھاڑ سکیگا زمین کو اور ہرگز نہ پہنچ سکیگا پہاڑوں کو از روئے درازی قامت کے یعنے جو زمین کو نہ پھاڑ سکے اور پہاڑ سے ہمسری نکر سکے اسکو تکبر کرنا
اور اکڑنا کیا چاہیے **بیت** اکڑ کے مت پاؤں رکھہ زمین پر نہ اس تکبر سے پاک ہوگا ✣ دلا تو رہ خاک کے برابر کہ خاک تھا اور خاک ہوگا ✣ كُلُّ ذٰلِكَ
سب یہہ لا تجعل مع اللہ سے یہاں تک گیارہ امر اور چار نہی کہ مذکور ہوئے ابن عباسؓ نے کہا ہی کہ یہہ الواح موسی میں لکھے تھے كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ
رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ہی برائی انکی یعنے جو منہیات ہیں نزدیک پروردگار تیرے کے ناپسند ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ یہہ جو مذکور ہوا
احکام سے اس چیز میں سے ہی کہ وحی کیا ہی طرف تیرے پروردگار تیرے نے حکمت سے کہ پہچاننا ہی اسکا ضرور ہی اور عمل کرنا اسپر مامور ہی وَلَا تَجْعَلْ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اور مت مقرر کر ساتھ اللہ کے معبود دوسرا سمجھہ لیجیے کہ مطلع اور مقطع ان احکام کا توحید کو ٹھہرایا کیونکہ اصل جمیع احکام توحید بلکہ تمام
اول میں نہی شرک سے فرما کر نتیجہ اسکا جو دنیا میں اسپر مترتب تھا بیان کیا کہ فتقعد مذموما مخذولا اور آخر میں جو عذاب اسپر متفرع ہوگا آخرت میں وہ ارشاد کیا کہ اگر شرک
لاویگا فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا پس ڈالا جاویگا بیچ دوزخ کے دراں حال کہ ملامت کیا گیا ہوگا دوستوں اور مومنوں سے راندہ گیا ہوگا دوزخ میں اور دور رکھا گیا رحمت حق سے
سمجھہ لیجیے کہ بعد نہی شرک سے عتاب ان لوگوں کو فرماتا ہی جو فرشتوں کو بیٹیاں اللہ کی کہتے ہیں اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا کیا پسند کیا
تمکو پروردگار تمہارے نے ساتھ بیٹوں کے اور پکڑیں واسطے اپنے فرشتوں میں بیٹیاں خلاف عادت تمہارے کہ تمکو بیٹیوں سے عار آتی ہی اور بیٹوں سے فخر اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا
تحقیق تم کہتے ہو بات بڑی کہ نسبت ولد کی کرتے ہو طرف اللہ سبحانہ کے اور بیٹیاں کہ اسپر فضل دیتے ہو کہ اچھی چیز کو اپنی طرف ٹھہراتے ہو اور بری کو اسکے جانب بتاتے ہو وَلَقَدْ
صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا اور تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اس قرآن کے پاک ہونا اپنا اولاد سے تو کہ
نصیحت پکڑیں اور سمجھیں اور نہیں زیادہ کرتا انکو تکرار اس بات کا مگر نفرت اور رمیدگی حق سے قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اگر ہوتے ساتھ معبود برحق کے معبود اور جیسے کہ کہتے ہیں کافر یا جیسے کہتے ہو تم ای مشرکو تحتانیہ سے بھی قرأت ہی اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا تو
البتہ ڈھونڈھتے طرف صاحب عرش کے راہ کہ دفع اسکا کرتے جیسے سلوک کرتے ہیں حاصل یہہ ہی کہ اللہ سبحانہ نے ان کے عیب اور برائیوں کی آیتیں اتاریں اگر وہ
خدا یا شریک خدا کے ہوتے تو اللہ سبحانہ سے جھگڑتے اور عجز اور برائیوں اپنے کی نفی کرتے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا پاک ہی وہ اور
برتر ہی اس چیز سے کہ کہتے ہیں بلند ہی بڑا تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ تسبیح کرتے ہیں واسطے اللہ کے آسمان ساتوں اور
زمین اور جو کوئی بیچ اُنکے ہی فرشتہ اور آدمی اور جن وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اور نہیں کوئی چیز مخلوق مگر تسبیح کرتے ہیں خدا کی ساتھ تعریف
اسکی کہ صفاتیں کامل رکھتا ہی نقصان اور زوال سے پاک ہی امام قشیری نے کہا ہی کہ جو زمین و آسمان میں زندہ ہیں وہ تسبیح کہتے ہیں زبان قال سے
اور باقی لسان حال سے کہ دلالت کرتے ہیں ساتھ اپنے امکان و حدوث کی اوپر صانع واجب قدیم کے اور یہہ تنزیہ حق کی ہی امکان اور حدوث سے پس
سب اشیا تسبیح کرنیوالی ہوئیں وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ اور لیکن نہیں سمجھتے تم ای مشرکو تسبیح انکی کیونکہ تمھاری نظر صحیح اور عقل صاف نہیں اِنَّهٗ
کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا تحقیق اللہ تعالی ہی تحمل والا کہ تمھاری غفلت پر شتابی عذاب میں نہیں کرتا بخشنے والا ہی انکو جو اسکی بات پر ایمان لاتے ہیں حقایق سلمی
میں ابو عثمان مغربی سے منقول ہی کہ تمام مکنونات باختلاف لغات تسبیح الٰہی کہتے ہیں لیکن اسکو نہیں سنتا مگر عالم ربانی کہ اسکے دل کے کان کھلے ہیں۔
بیت باغ دہران تفضل سے ہی جسکے سرسبز + پتہ پتہ ہو نہ کسطرح ثنا خوان اسکا + بحر الحقایق میں ہی کہ ہر ذرہ موجودات کی زبان ہی ملکوتی
اس سے تسبیح کہتا ہی اور اسی زبان سے چوب خشک نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں تسبیح کہی تھی اور شہادت اعضا کہ انطقنا اللہ الذی
انطق کل شیء اشارہ طرف اسکے ہی اسی زبان سے ہوگی لکھا ہی کہ ابو جہل وغیرہ نے چاہا کہ وقت قرآن پڑھنے کے حضرت کو ایذا دیں اللہ تعالی نے انکی نظروں
سے آپکو چھپایا اور یہہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا اور جسوقت پڑھتا ہی
تو قرآن کو کرتے ہیں ہم درمیان تیرے اور درمیان اُن لوگوں کے جو نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے پردہ چھپایا ہوا تو کہ تجھکو نہ دیکھیں اور آزار نہ دیں
بعضے کہتے ہیں کہ جورو ابولہب کی ام جمیل بعد نزول سورہ تبت یدا کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور پتھر مارنیکو
لائی آپ قرآن کی تلاوت وہاں کرتے تھے اسکو نظر نہ آئے حضرت ابو بکر صدیق سے پوچھنے لگی کہ صاحب تیرا کہاں ہی کہ میری ہجو کی ہی اسلئے اس سے بدلا لوں
حضرت صدیق نے کہا کہ وہ شاعر نہیں جو کسی کی ہجو بناویں اسنے کہا کہ فی جیدها حبل من مسد کیا ہی وہ کیا جانتا ہی کہ گردن میں میرے کیا ہوگا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق کو فرمایا کہ اس سے پوچھ کہ اس گھر میں کسی اور کو بھی دیکھتی ہی تو حضرت صدیق نے پوچھا اُسنے کہا کہ مجھسے ٹھٹھا کرتا ہی
تو قسم ہی خدای کعبہ کی کہ نہیں دیکھتی میں یہاں سوائے ابن ابی قحافہ کے اور اپنے گھر کو چلی آئی اللہ نے یہہ آیت نازل کی کہ ہم تجھکو وقت قرآن کے تلاوت کے
کافروں کی نگاہ سے چھپاتے ہیں وَّجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَکِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کردیتے ہیں ہم اوپر دلوں انکے کے پردے تاکہ نہ سمجھیں
قرآن کو اور وہ پردے حایل ہو جاتے ہیں درمیان دل انکے کے اور فہم قرآن کے اور ڈالتے ہیں بیچ کانوں انکے بوجھ تو کہ نہ سنیں قرآن کو سمجھہ لیجیے کہ قرآن
معجزہ ہی لفظًا اور معنًا پس منکران قرآن کے واسطے ثابت کی وہ چیز کہ مانع ہی انکو فہم معنے اور ادراک لفظ سے وَاِذَا ذَکَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ
وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا اور جسوقت کہ یاد کرتا ہی تو پروردگار اپنے کو بیچ قرآن کے اکیلا پھر جاتے ہیں کافر اوپر پیٹھوں اپنی کے بھاگتے ہوئے
توحید کے سننے سے کیونکہ وہ یہہ چاہتے ہیں کہ انکے خداؤں کو اپنے خدا کے ساتھ یاد کرے نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ ہم خوب جانتے ہیں اس نیت کو
کہ سنتے ہیں کافر قرآن کو ساتھ اسکے کہ غرض انکی طعن اور ہنسی ہی اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓی جسوقت کہ کان رکھتے ہیں طرف تیرے اور جسوقت
کہ وہ مصلحت کرتے ہیں پنہان آپسمیں ساتھ ایک دوسرے کے کہ کلام ہمارے کو شعر اور سحر بتاتے ہیں عین المعانی میں ہی کہ نضر بن حارث نے کہا کہ میں
نہیں جانتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا کہتے ہیں ابو سفیان نے کہا کہ میں بعضے باتیں انکی سچ جانتا ہوں ابو جہل نے کہا مجنون ہی ابولہب نے کہا کاہن ہی کسی نے
کہا شاعر ہی یہہ آیت اس جماعت کی شان میں ہی اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے
ہیں ظالم یعنے مشرک صحابہ کو کہ تم نہیں پیروی کرتے مگر مرد جادو کیے گئے کی یعنے اسکو جادو کیا ہی اور عقل اسکی زایل ہوگئی ہی یا مسحور بمعنی ساحر ہی

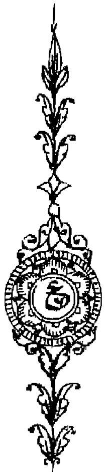
اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا دیکھ کیونکر بیان کرتے ہین کافر واسطے تیرے مثالین او تجھے مجنون اور ساحر اور کاہن اور شاعر ٹھہراتے ہین پس گمراہ ہوئے وہ طریق حق سے پس نہین پا سکتے راہ کو طرف صواب کے یا نہین پا سکتے راہ طرف طعن تیرے کے ایسا کہ معقول ہو بلکہ حیران اور سرگردان ہین وصف مین تیرے ایسا کلام کرتے ہین کہ آپس مین نقیض ہے کہ کبھی شاعر کہتے ہین اور شاعر کو کمال عقل درکار ہے اور کبھی مجنون کہتے ہین اور وہ زوال عقل ہے وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا اور کہتے ہین کافر کہ منکر بعث کے ہین آیا جب ہو جاوینگے ہم بعد موت کے مدت مین ہڈیان اور گلے ہوئے کیا پھر اٹھائے جاوینگے پیدایش نئی مین بعید جانتے تھے کہ خاک خشک مخلوق تر و تازہ ہو کر ہوگی قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ کہہ ہو جاؤ تم پتھر یا لوہا اور پیدایش اس قسم سے کہ بڑی لگے بیچ سینوں تمہارے کے مانند آسمان اور پہاڑ کے اور مثل اس چیز کے کہ زندہ ہونا اسکا بہت دور ہے البتہ حق تعالیٰ انکو مارے اور جلاوے یہہ امر تمثیل ہے یعنے فی المثل اگر ایسے ہو جاؤ تم تو بھی وہ مرگ اور بعث پر تمہارے قادر ہے ظہور مین لاویگا فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا پس البتہ کہینگے کون پھیر لاویگا ہمکو اور زندہ کریگا بعد موت کے قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ کہہ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو پہلے بار کہ خاک تھے پس جو خاک مین جان ڈال سکتا ہے بداہت مین وہ خاک کو زندہ بھی کر سکتا ہی نہایت مین فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ پس شتاب جھکاوینگے طرف تیرے سرون اپنے کو تعجب سے یا ہلاوینگے سرون اپنے کو انکار سے وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ اور کہینگے کب ہوگا یہہ بعث اور حشر قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا کہہ شتاب ہے یہہ کہ ہو نزدیک کیونکہ جو ہونیوالی چیز ہے اسکو نزدیک ہے کہا چاہئے اور بعث ہونیوالی ہے يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ جسدن بلاویگا تمکو اللہ واسطے محاسبے کے یا اسرافیل ساتھ نفخہ اخیر کے واسطے اٹھنے کے قبرون سے پس جواب دوگے تم اللہ کو یا اسرافیل کو اس حالت مین کہ قایل ہوگے ساتھ تعریف الٰہی کے حدیث مین ہے کہ خلایق قبرون سے اٹھینگی خاک سر پر ڈالتی ہوئی اور کہتی ہوئی سبحانك اللهم وبحمدك اور بعضون نے حمد کو بمعنی امر کہا ہے جیسے آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ مین یعنے صل بامر ربک پس یہہ معنی ہوئی کہ بلاویگا تمکو اللہ پس جواب دوگے تم اسکو ساتھ امر اسکے کے وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا اور جانوگے قیامت کی دہشت ہیبت سے کہ بیچ قبرون اپنی کے نہین رہے تھے تم مگر تھوڑا یا آخرت کو دیکھ کر زندگی تھوڑی جانوگے اسکی نسبت پس عاقل کو چاہئے کہ آج بھی زندگی دنیا کی آخرت کے مقابلہ کم گنے اور اس کم اور فانی کو بیچکر عوض اس بہت اور باقی کے صرف کرے تو کہ کل عذاب حسرت اور ندامت نہ چکھے ٭ صرف کر عمر بکار باقی ٭ کہ یہہ فانی ہے وہ دار باقی ٭ لکھا ہے کہ مشرک مکے کے صحابہ کو قول اور فعل سے ایذا پہنچاتے تھے انھون نے حضرت سے عرض کیا اور لڑائی کی اجازت چاہی یہہ آیت آئی وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور کہہ واسطے بندون میرے کے یعنے مومنون سے کہہ کہ کہین کافرون سے وہ بات جو بہت اچھی ہے یعنے مقابلے مین جفا انکے کے غصہ نکرین بلکہ دعا کرین کہ يهديكم الله یعنے ہدایت کرے تمکو اللہ تبیان مین ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی کو گالی دی انھون نے اسکا بدلا چاہا اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت اتاری اور ساتھ عفو کے فرمایا بعضے کہتے ہین کلمہ احسن شہادتین ہے

اشهد أن لا إله إلا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله یا امر کرنا ہے ساتھ معروف کے اور نہی کرنا ہے ساتھ منکر کے یا کلمہ احسن

کسیکو سوا نیکی کے نہ یاد کرے اور جو کوئی سختی کرے اسکے بدلے نرمی کرے **بیت** اگر ہے منظور تجھکو رافت براہ احسن قدم کا دھرنا ٭ جفا کے بدلے وفا تو کرنا دغا کے بدلے دعا تو کرنا ٭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ تحقیق شیطان دشمنی ڈالتا ہے درمیان آدمیون کے کہ غصے کے عوض غصہ دلا کر عناد اور فساد بڑہاتا ہے اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا تحقیق شیطان ہے واسطے آدمیون کے دشمن ظاہر کہ ہرگز صلاح انکی نہین چاہتا ہلاک کرنیکے درپے ہے رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ پروردگار تمہارا خوب جانتا ہے تمکو اور دانا تر ہے ساتھ احوال تمہارے کے یہہ خطاب مومنون کو ہے انکو فرماتا ہے اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ اگر چاہے رحم کرے تمکو اور ظلم کافرونکے سے چھڑاوے یا اگر چاہے عذاب کرے تمکو اور کفار کو تم پر مسلط فرماوے یا رحمت کرے ساتھ ہدایت کے یا توبہ کے اور عذاب کرے ساتھ ضلالت کے یا اقامت کے اوپر گناہ کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ خطاب کافرون کو ہے انکو فرماتا ہے کہ اگر چاہے رحم کرے تمکو اور عذاب دنیا مین نہ دے اور اگر چاہے دنیا مین عذاب دے پس مشیت متعلق ساتھ عذاب دنیا کے ہے اور تعذیب آخرت مین حکم مطلق ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا اور نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کافرون کے داروغہ

کہ انکو کفر سے بچاوے اور ایمان کا انکے ضامن ہوا اور اگر خطاب مومنون کو ہی تو یہہ معنی ہین کہ تو ضامن اعمال کا مومنون کے نہین تجھکو مواخذہ انکے کامون پر نہوگا وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور پروردگار تیرا دانا تر ہی ساتھہ ان لوگون کے کہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہین یعنے احوال انکا خوب جانتا ہی اور انکے حق مین جو صلاح ہی وہ کرتا ہی انوار مین ہی کہ قریش تعجب کرتے تھے اور بعید جانتے تھے کہ کیون یتیم ابوطالب کا پیغمبر ہوا اور کتنے بھوکھے ننگے اسکی متابعت کرین اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ہم خوب جانتے ہین احوال اہل آسمان اور زمین کا پس جسکو چاہتے ہین نبی کرتے ہین وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ اور البتہ تحقیق بزرگی دی ہمنے بعضے پیغمبرون کو اوپر بعضے کے ساتھہ فضل ذاتی کے نہ مالی کے جیسے ابراہیم کو ساتھہ خلت کے اور موسی کو ساتھہ مکالمت کے اور محمد کو ساتھہ معراج اور رویت اور شفاعت کے صلوۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا اور دی ہمنے داود کو کتاب زبور پس بزرگی اسکی ساتھہ اسکے ہی نہ ساتھہ بادشاہی کے کیونکہ زبور کی ڈیڑہ سو سورہ ہین اسمین حکم حلال اور حرام اور حدود اور فرائض کا کچھہ نہین بلکہ ثنا الہی اور نصایح اور نعت جناب رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور ذکر زبور کا واسطے آگاہی کرنیکے ہی اوپر فضیلت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اسمین لکھا ہی کہ انہ خاتم الانبیاء وامتہ خیر الامم اور آیت وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مین اشارہ اسی طرف ہے **بیت** توصیف و ثنا و مدح تیری ❊ تورات و زبور مین ہی تحریر ❊ لکھا ہی کہ قریش قحط مین مبتلا ہوئے اللہ تعالی نے انکے الزام کو یہہ آیت نازل کی کہ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون سے کہ بلاؤ ان لوگون کو کہ گمان کرتے ہو تم کہ وہ خدا ہین سوا اللہ کے تو کہ اس بلا کو تم سے ٹالین پس نہین اختیار رکھتے وہ کھولنا سختی کا یعنے قحط کا تم سے اور نہ بدل ڈالنا اسکا کہ تم سے اٹھا کر اور لوگون پر ڈالدین لکھا ہی کہ بنو ملیح فرشتون کو اور بنو خزاعہ جنون کو پوجتے تھے اور جن خود ایمان لائے اور وہ کفر ہی پر رہے اور یہہ آیت آئی کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ یہہ گروہ فرشتون اور جنون کے جنکو پکارتے اور پوجتے ہین کافر وہ ڈھونڈھتے ہین طرف پروردگار اپنے کے وسیلہ یعنے تقرب کرتے ہین ساتھہ طاعت اور عبادت کے بیچ درگاہ اللہ کے اَيُّهُمْ اَقْرَبُ کونسا انمین سے بہت نزدیک ہی مرتبے مین یعنے وہ جو مقرب درگاہ ہین فرشتون سے اور جنون سے توسل کرتے ہین ساتھہ حق سبحانہ کے پس غیر مقرب خود بطریق اولی متوجہ اودھر ہون حاصل یہہ ہے کہ معبود تمہارے محتاج معبود برحق کے ہین وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اور امید رکھتے ہین رحمت اسکے کی اور ڈرتے ہین عذاب اسکے سے اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا ہی لایق اسکے کہ اس سے خوف کرین اور جو معلوم ہوا کہ یہہ بھی مثل اور بندون کے امید اور خوف مین ہین پس عبادت کے لایق کسطرح ہوے وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا اور نہین کوئی بستی مگر ہم ہلاک کرنیوالے ہین اہل اسکے کو ساتھہ موت کے پہلے دن قیامت کے یا عذاب کرنیوالے ہین ہم اسکو ساتھہ قتل اور قحط وغیرہ کے عذاب سخت یعنے اگر بستی والے مومن اور صالح ہین تو انکو ہلاک کرتے ہین ساتھہ موت کے اور جو کافر اور فاسق ہین تو عذاب کرتے ہین ساتھہ قتل وغیرہ کے كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ہی یہہ حکم بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا لکھا ہی کہ قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزے چاہتے تھے کہ کوہ صفا کو سونے کا کردو اور پہاڑ مکہ کے ہٹا دو کہ زمین کھل جاوے ہم کھیتیان کرین اور نہرین جاری کردو کہ ہم باغات لگاوین حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ اور نہین منع کیا ہمکو یہہ کہ بھیجدیوین ہم معجزے جو یہہ چاہتے ہین مگر یہہ کہ جھٹلایا تھا ساتھہ اسکے پہلون نے یعنے پہلی امتون نے معجزے مانگے تھے اور ہمنے پیغمبرون کے ہاتھون سے ظاہر کئے تھے پھر جنھون نے جھٹلایا تھا انکو ہلاک کیا تھا اگر اس امت کی خواہش کے موافق معجزے ظاہر کرین تو ہم جانتے ہین کہ یہہ ایمان نہین لاوینگے اور عذاب ہلاک انپر اتارا جاویگا اور ہمنے ازل مین حکم کیا ہی کہ انکو ہلاک نکرینگے کیونکہ انکے نسل سے مسلمان پیدا کرینگے وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً اور دی ہمنے قوم ثمود کو اونٹنی انکی خواہش سے دلیل ظاہر یعنے آیتین جو سبب جھٹلانیکے ہلاک ہوے ہین انمین سے ایک قوم ثمود ہی کہ صالح سے معجزہ طلب کیا اور اللہ نے پتھر سے اونٹنی نکالی فَظَلَمُوْا بِهَا پس کافر ہوئے ساتھہ اوسکے اور کونچین ماریں اسکی اور سب ہلاک ہوگئے وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا اور نہین بھیجتے ہین ہم معجزون مانگے ہوؤن کو مگر واسطے ڈرانیکے عذاب ہلاک سے پس اگر بعد ظہور معجزہ کے کفر پر رہے تو ہلاک ہو جاتے ہین وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ اور یاد کر جس وقت کہا ہمنے واسطے تیرے اور وعدہ کیا کہ غم مت کھا تحقیق پروردگار تیرے نے یعنے عذاب اسکے نے گھیر لیا ہی لوگون کو یعنے ہلاک کریگا قریش کو تعبیر ساتھہ لفظ ماضی کے واسطے تحقیق

وقوع کے ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ اور نہین کی ہمنے وہ خواب جو دکھلائی تجھکو مگر آزمایش واسطے لوگون کے مراد اس سے وہ خواب ہے کہ سال حدیبیہ مین دیکھا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عمرہ کیا اور طواف اور سعی اور حلق بجالائے پہر صحابہ گئے اور اس برس عمرہ میسر نہوا منافق طعن کرنے لگے کہ یہہ خواب سچ نہوگا اور حالانکہ حکم الٰہی یہہ تھا کہ سال آیندہ مین تعبیر اس واقعہ کی وقوع مین آوے سمجھہ لیجئے کہ علما اس قول مین تردد رکھتے ہین اسواسطے کہ سورت مکی ہے اور یہہ قصہ مدنی مگر یہہ کہا جاوے کہ یہہ خواب مکے مین دیکھا ہوگا اور بیان بعضون نے کہا ہی کہ وہ خواب جو سبب فتنے آدمیونکا ہوا وہ یہہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ مین دیکھا تھا کہ ایک قوم بنی امیہ سے بندرون کی طرح منبر شریف پر دوڑتے کودتے پہرتے ہے اور فتنہ یہہ تھا کہ ایام حکومت مین انکے واقع ہوا اور بعضے رؤیا کو بمعنے رویت کے کہتے ہین یعنے جو تجھکو دکھایا شب معراج مین اور تو نے دیکھا کہ سبب فتنہ کا خلق کے ہوا کیونکہ بعد حدیث معراج کے ضعفائے اہل اسلام مرتد ہوگئے اور منافق طعن کرنے لگے اور کفار زیادہ تر منکر ہوے اور مسلمان تصدیق کرنے لگے وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِ اور نہین کیا ہمنے درخت ملعون کو کہ تھوہر ہے بیچ قرآن کے مگر واسطے فتنہ لوگون کے لکھا ہی کہ جب مشرکون نے سنا کہ درخت تھوہر کا دوزخ مین ہے عجب کیا اور ابوجہل نااہل نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین کہ دوزخ کی آگ پتھر کو جلادیتی ہی اور پھر کہتے ہین کہ درخت وہان ہے یہہ نہایت تعجب ہی اور تعجب انھین پر ہی کہ درخت سبز سے آگ لیتے تھے چنانچہ حق تعالی نے کہا جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا اور کچھہ فکر نہین کرتے تھے کہ جسنے آگ درخت مین رکھی کیا عجب ہی کہ وہ درخت آگ مین پیدا کرے جو قادر کہ پروبال سمندر کا آگ مین نہین جلنے دیتا اور دل کو شتر مرغ کے انگارے کہانیسے نہین جلاتا دوزخین درخت اگانے پر توانا ہی اور درخت تھوہر کو ملعون اسواسطے کہا کہ کھانے والے اسکے کافر ہین لعنت متوجہ طرف انکے ہی یا ملعونہ بمعنی مکروہ مقبوحہ ہی جیسے طعام ملعون مکروہ کو کہتے ہین اور بعضون نے شجرہ کو تاویل ساتھہ ابوجہل کے کیا ہی یا حکم بن عاص کے کہ پدر مروان ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ شجرہ یہود ہین وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا اور ڈراتے ہین ہم کافرون کو طرح طرح سے کہ آگ اور زقوم اور سوا انکے ہی پس نہین زیادہ کرتا ڈرانا انکو مگر سرکشی بڑی اور چونکہ انکا شیطان کے ورغلانے کے سبب تھا اس آیت کے پاس شیطان کے تکبر کرنیکی خبر دی کہ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اور یاد کر جب کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو آدم کو واسطے تعظیم اسکی کے پس سجدہ کیا انھون نے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا حق تعالی نے فرمایا کہ تو نے کیون نہ سجدہ کیا قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا کہا کیا سجدہ کرون مین واسطے اس شخص کے کہ پیدا کیا تو نے مٹی سے پس اللہ تعالی نے اسپر لعنت کی اور اپنے درگاہ سے ہانکا قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ کہا ابلیس نے دوسری بار خبر دے مجھکو کہ اس شخص کو کہ بڑائی دی تو نے اوپر میرے کہ امر سجدہ کیا کیون بڑائی دی مین بہتر ہون اس سے کہ آگ سے ہون اور یہہ خاک سے لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا اگر ڈھیل دیویگا تو مجھکو اور نہ ماریگا قیامت تک البتہ جڑ سے اکھیڑ ڈالونگا اولاد اسکی کو اغوا کرکے اور ایسا کرونگا کہ عذاب تیرے سے ہلاک ہوجاوین مگر تھوڑے کہ انکو گمراہ نکر سکونگا بسبب عصمت اور حمایت تیری کے قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا فرمایا اللہ تعالی نے جا یہہ امر واسطے اہانت کے ہی یعنے دور ہو قرب درگاہ سے اور اپنے مہم کیطرف جا پس جو کوئی پیروی کریگا تیری اور حکم مانیگا تیرا اولاد آدم مین سے پس تحقیق دوزخ ہی جزا تمھاری جزائے تمام یعنے عذاب دوام سمجھہ لیجئے کہ یہان غلبہ دیا ہی مخاطب کو اوپر غائب کے یعنے دوزخ ہی جزا تیرا کہا ماننے والون کی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ اور بہکا جسکو بہکا سکے تو اولاد آدم مین سے ساتھہ آواز اپنے کے یعنے ساتھہ بلانے کے طرف فساد کے لکھا ہی کہ صوت شیطان کے غنا اور مزامیر ہی تفسیر زاہدی مین ہی ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ كل صوت يدعوك الى الفساد فهو صوته جو آواز کہ منہ سے نکلی اور اسمین رضائے حق نہو وہ آواز شیطان کی ہی وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ اور کھینچ لا اوپر انکے سوارون اپنے کو اور پیادون اپنے کو یعنے شیطانون کو کہ مددگار تیرے ہین وسوسے ڈالنے مین سکو جمع کر انکے ورغلانے کو وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ اور شریک ہو انکا بیچ مالون انکے کے تو کہ وہ حرام کا جمع کرین یا سود کا لین یا گناہ مین خرچ کرین اور بیچ اولاد انکی کے تو کہ زنا سے حاصل کرین یا عبد العزی اور عبد الشمس اور مثل انکے نام رکھین اور وعدہ دے انکو جھوٹھا مانند شفاعت بتون کے یا تاخیر کے بیچ توبہ کے یا انکار بعث اور حشر اور بہشت اور دوزخ کے وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اور نہین وعدہ دیتا انکو شیطان مگر فریب کہ خطا کو صواب کی شکل



آراستہ کرتا ہی اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ تحقیق بندے میرے جو خالص ہین نہین واسطے تیرے اوپر انکے غلبہ یعنے سب کو تو گمراہ کریگا مگر اونکو نکرسکیگا امام قشیری نے کہا ہی کہ بندۂ حق وہ ہین کہ بیچ بند غیر کے نہون بلیت جسکے تو بندمین ہی بندہ اسیکا ہی تو + قید کونین سے چھوٹ حق کا جو بندہ ہی تو + وَکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیۡلًا اور کفایت ہی پروردگار تیرا نگہبان بندون کا گمراہ کرنے ابلیس کے سے رَبُّکُمُ الَّذِیۡ یُزۡجِیۡ لَکُمُ الۡفُلۡکَ فِی الۡبَحۡرِ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ پروردگار تمھارا وہ ہی کہ اپنی قدرت سے چلاتا ہی واسطے تمھارے کشتی بیچ دریا کے تو کہ چاہو فضل اسکے سے روزی اپنی کہتے ہین کہ فضل نفع ہی یا وہ چیز ہی کہ جسکی احتیاج ہو اور بغیر پار اترنے دریا کے ہاتھ نہ لگے اِنَّہٗ کَانَ بِکُمۡ رَحِیۡمًا تحقیق وہی ساتھ تمھارے مہربان کہ مشکل کامون کو کرتا ہی پر آسان اور اسباب اُن چیزون کے کہ جنکی تمھین احتیاج ہی تیار کرتا ہی وَاِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّاۤ اِیَّاہُ اور جب پہنچتی ہی تمکو سختی یعنے ڈر ڈوبنے کا بیچ دریا کے کھوئے جاتے ہین خاطر تمھارے سے جنکو کہ پکارتے ہو اور پوجتے ہو مگر وہی کہ واحد لا شریک ہی کہ اسدم سوا اسکے کسی کو نہین یاد کرتے اور نجات اپنی سوا ذات پاک اسکی کے کسی سے نہین چاہتے فَلَمَّا نَجّٰىکُمۡ اِلَی الۡبَرِّ اَعۡرَضۡتُمۡ پس جس وقت نجات دیتا ہی تمکو ڈوبنے سے اور پہنچاتا ہی طرف جنگل کے منہ پھیرتے ہو توحید سے اور پھر بتون کو پوجنے لگتے ہو وَکَانَ الۡاِنۡسَانُ کَفُوۡرًا اور ہی آدمی ناشکر نعمت خدا اپنے کا اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمۡ جَانِبَ الۡبَرِّ کیا پس نذر ہوئے تم دریا سے صحرا مین اس سے کہ دھسا دیوے تمکو طرف جنگل کے یعنے بے غم مت ہو جو قادر ہی دریا مین ڈبانے پر وہ توانا ہی زمین مین دھسانے پر اَوۡ یُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا یا بھیجدیوے اوپر تمھارے مینہ پتھرونکا یعنے قادر ہی کہ تمکو سنگسار کرے ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ وَکِیۡلًا پھر نپاؤ تم واسطے اپنے کوئی نگہبان کہ تمکو اس سے نگاہ رکھے اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ یُّعِیۡدَکُمۡ فِیۡہِ تَارَۃً اُخۡرٰی یا نڈر ہوئے تم اس سے کہ لیجاوے تمکو بیچ دریا کے دوسرے مرتبہ یعنے آرزو دلمین تمھارے ڈالے تو کہ تم دوسرے بار کشتی مین سوار ہو فَیُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیۡحِ فَیُغۡرِقَکُمۡ بِمَا کَفَرۡتُمۡ پس بھیجے اوپر تمھارے کشتی توڑنے والی باد سے یعنے ایسی باد چلاوے کہ کشتی کو توڑ ڈالے پس غرق کردے تمکو بسبب اسکے کہ ناشکری کی تمنے ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ عَلَیۡنَا بِہٖ تَبِیۡعًا پھر نپاؤ تم واسطے اپنے اوپر ہمارے بدلے اُس ڈبو دینے کے پیچھا کرنیوالا کہ ہم سے اسکا عوض لے وَلَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ وَحَمَلۡنٰہُمۡ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰہُمۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِیۡلًا اور البتہ تحقیق عزت بخشی ہمنے اولاد آدم کو اور سوار کیا ہمنے انکو بیچ صحرا کے اوپر چارپایون کے اور بیچ دریا کے اوپر کشتیون کے اور رزق دیا ہمنے انکو طعامون پاکیزہ سے اور بزرگی دی ہمنے انکو بہتون پر ان لوگون سے کہ پیدا کئے ہین ہمنے بزرگی دینا سوال بنی آدم بحکم لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم سب مخلوق سے افضل ہین خلقت مین پھر علی کثیر کیون کہا جاوے اگر تفضیل اوپر کل مخلوقات کے کہیئے تو عموم کل مین بنی آدم بھی تھے مفضل بیچ مفضل علیہ کے داخل ہو کر تفضیل الشی علی نفسہ لازم آتی ہی اور بعضے ائمہ نے کثیر بمعنی کل کہا ہی جیسے ومایتبع اکثرھم الاظنا ہین اور کل مخلوقات سے غیر بنی آدم مراد لئے ہین سمجھ لیجئے کہ کرامت انسان کی دو قسم ہی ایک جسدی ایک روحی جسدی سب آدمیون کو شامل ہی مومن ہون یا کافر اور وہ یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے پتلا بنایا انسان کا ہاتھون سے اور صورت رحم مین کھینچی اچھی شکل دی مزاج قریب باعتدال عنایت کیا سیدھا قد اور ہاتھون سے پکڑنا اور راہ طرف معیشت کے چلنا اور ضرر سے بچنا اور انگلیون سے کھانا اور زینت لباس پوشاک سے کرنا اور سمجھنا اور بولنا اور اشارت کرنا سکھایا اور طرح طرح کی صفتین اور کاریگریان بتائین اور روحی دو قسم ہی عام اور خاص عام وہ ہی جسمین کہ مومن اور کافر شریک ہین جیسے روح پھونکنا اور صلب آدم سے نکالنا اور قول الست بربکم سننا اور بلیٰ جواب مین کہنا اور بندگی پر عہد باندھنا اور فطرت اسلام پر پیدا ہونا اور پیغمبر انپر بھیجنا اور کتابین انکے واسطے اتارنا اور خاص وہ ہی کہ انبیا اور اولیا اور مسلمان ساتھ اسکے مخصوص ہین جیسے نبوت اور رسالت اور ولایت اور ہدایت اور ایمان اور اسلام اور احسان اور ارشاد اور اکمال اور اخلاق اور آداب اور سیر الی اللہ اور فی اللہ اور باللہ اور عبور مقامات قرب پر اور ترقی عالم ناسوت سے ساتھ جذبات لاہوت کے اور فنا از خود اور بقا بحق اور طی کرنا مقامات الٰہیہ کہ جسکے حد اور نہایت نہین محمد بن کعب نے کہا ہی کہ بزرگی آدمیون کی یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انمین سے ہین حقایق سلمی مین ہی کہ گرامی کیا ہمنے آدمیونکو ساتھ معرفت اور توحید کے اور اٹھایا ہمنے انکو بیچ صحراے نفس اور دریاے قلب کے اور بعضون نے کہا ہی کہ پردہ ہی جو ظہور رکھتا ہی لعنوت اور صفات سے اور بحر وہ ہی جو منور ہی حقایق ذات سے اور تاویلات کاشی مین ہی کہ بر عالم اجساد ہی اور بحر عالم ارواح اور اٹھانا آدمیون کا بیچ ان دونون کے ترکیب انکی ان دونون سے اور روزی دی ہمنے انکو طیبات اور معارف سے اور بزرگی دی ہمنے انکو اوپر

مخلوقات کے ساتھ اسکے کہ انکو ساتھ عیبوں انکے کے بنایا کیا اور جنس ملائکہ میں سے مستثنی ہیں یا خواص ملائکہ سمجھ لیجیئے کہ فضیلت بشر اور ملک میں علما کا اختلاف
ہی جمہور اہل سنت اسپر ہیں کہ رسل بنی آدم فاضل تر ہیں اخص ملائکہ سے اور رسل ملائکہ افضل ہیں اولیائے بنی آدم سے اور اولیائے بنی آدم شریف تر ہیں اولیائے ملائکہ سے اور صلحا
اور اہل ایمان بنی آدم افضل ہیں عوام ملائکہ سے اور عوام ملائکہ بہتر ہیں فساق مومنین بنی آدم سے امام قشیری نے کہا کہ مراد بنی آدم سے مسلمان ہیں کیونکہ کافر ساتھ نص ومن
یہن اللہ فما لہ من مکرم کے تکریم سے کچھ نصیب نہیں رکھتے اور تکریم مومنوں کی اس سے ہی کہ ظاہر انکا ساتھ توفیق مبادی کے آراستہ کیا اور باطن انکا ساتھ تحقیق مشاہد
کے منور فرمایا اور جیسے کہ کافہ مومنین کو تکریم عام سے مشرف کیا ایسے ہی امت محمدیہ کو علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتسلیمات ساتھ تکریم خاص کے اختصاص دیا اور انمیں سے
ایکم تبہ رضا ہی کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور درجہ محبت ہی کہ یحبہم ویحبونہ اور تشریف ذکر ہی کہ فاذکرونی اذکرکم پس یہہ آیت دلیل ہی افضلیت اور
جامعیت انسان کی پر واللہ اعلم بالصواب یَوۡمَ نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمۡ یاد کر اسدن کو کہ بلاوینگے ہم سب لوگوں کو ساتھ پیشوا انکے کے یعنے ساتھ
اس پیغمبر کے کہ انپر مبعوث تھا جیسا کہ کہینگے یا امت موسی اور یا امت عیسی یا ساتھ اس کتاب کے کہ انپر نازل تھی جیسے کہ کہینگے یا اہل القرآن یا اہل الانجیل
یا ساتھ امام کے کہ جسکے مذہب میں تھے جیسے کہ کہیں یا حنفی اور یا شافعی یا ساتھ دین اور ملت کے کہ جسپر تھے جیسا کہ کہینگے یا مسلم اور یا یہودی کا اور یا مجوسی
اور بعضوں نے کہا ہی کہ امام جمع ام کی ہی اور دن قیامت کے لوگوں کو ساتھ ماؤنکے پکارینگے واسطے کرامت عیسی علیہ السلام کے اور اظہار شرف امامین رضی اللہ عنہما کے
یا واسطے اسکے کہ اولاد زنا کی رسوا نہو اور لباب میں یہ ہی منقول علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ اسدن ہر قوم کو ساتھ امام زمانے کے اور کتاب منزل اور نسبت پیغمبر انکیکے
پکارینگے اور ایک قول یہہ ہی کہ تعلق انساب کا قطع ہوگا اور نسبت اعمال کی باقی رہیگی پس ہر قوم کو ساتھ عمل نامے اسکے کے پکارینگے کہ ای اس کتاب والے فَمَنۡ اُوۡتِیَ
كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقۡرَءُوۡنَ كِتٰبَهُمۡ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا پس جس کسی کو دیا جاویگا اعمال نامہ اسکا بیچ سیدھے ہاتھ اسکے کے پس وہ لوگ پڑھینگے
اعمالنامہ اپنا خوش ہو ہو بار بار کیونکہ اسمیں ہوگا نیکیوں کا شمار اور نہ ظلم کئے جاوینگے ثواب اپنے میں برابر تاگیکے یعنے ذرہ قصور نہوگا انکے ثواب میں اور یہہ آیت دلالت
کرتی ہی کہ جسکے نامہ اعمال بدست چپ دینگے خجالت اور حیرت سے زبان اسکی لکنت کھائیگی اور پڑھنے سے بند ہو جائیگی وَمَنۡ كَانَ فِيۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰى فَهُوَ
فِي الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰى وَاَضَلُّ سَبِيۡلًا اور جو کوئی ہی بیچ اس دنیا کے اندھا یعنے دیدۂ دل اسکا راہ صواب نہیں دیکھتا پس وہ بیچ آخرت کے اندھا ہی یعنے راہ
جنت کا نہیں پاتا اور بہت کھویا ہوا ہی راہ کو یعنے اندھے سے بھی زیادہ تر گمراہ ہی محققوں نے کہا ہی کہ جو کوئی دنیا میں اندھا ہی طاعت سے عقبی میں
اندھا ہی ثواب سے جو یہاں روی توبہ نہیں دیکھتا وہ وہاں جمال مغفرت نہیں دیکھنے کا لکھا ہی کہ بنی ثقیف نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمپر جب
ایمان لاوینگے کہ ہمکو ایک برس بت پرستی معاف کردو اور زمین طایف کی کہ آرام گاہ ہماری ہی مثل حرم مکہ کے محرم کردو اور ہمکو نماز میں رکوع سجود معاف کردو اور
جو کوئی پوچھے کہ یہہ تمنے کیوں کیا کہو کہ اللہ کا ہمیں یوں ہی حکم ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے لیکن زبان سے کچھہ نفرمایا عمر فاروق نے غصہ کیا پس یہہ آیت
نازل ہوئی وَاِنۡ كَادُوۡا لَيَفۡتِنُوۡنَكَ عَنِ الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ لِتَفۡتَرِىَ عَلَيۡنَا غَيۡرَهٗ اور تحقیق چاہتے تھے بنی ثقیف کہ البتہ بہکا دیویں تجھکو
اس چیز سے کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے تو کہ باندھ لیوے تو اوپر ہمارے سوا اسکے کہ وحی کی ہی ہمنے یعنے کہے کہ خدا نے حکم کیا ہی وَاِذًا لَّاتَّخَذُوۡكَ خَلِيۡلًا
اور اسوقت تو ایسا کہے البتہ پکڑیں تجھکو دوست اور بعضوں نے کہا ہی کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ استلام حجر اسود نہیں کرنے دیوینگے ہم
کہ ہمارے بتوں کو نہ مس کرو اگرچہ سر انگشت سے ہو حضرت کو شوق طواف حرم بہت تھا خاطر مبارک میں گذرا کہ کیا ہوگا جو میں یہہ کر لونگا اللہ تعالی جانتا ہی
کہ میں انسے بیزار ہوں یہہ آیت آئی کہ یہہ چاہتے ہیں کہ تجھکو بہکا دیویں وحی ہماری سے اور پھر دوست پکڑیں وَلَوۡلَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰكَ لَقَدۡ كِدْتَّ تَرۡكَنُ
اِلَيۡهِمۡ شَيۡـئًـا قَلِيۡلًا اور اگر نہوتا یہہ کہ ثابت رکھتے ہم تجھکو راستی پر اپنی مدد وعصمت سے البتہ تحقیق نزدیک تھا تو کہ جھک جاوے طرف آرزو انکے کے کچھہ
تھوڑا سمجھ لیجیے کہ یہہ خطور مذکور نزدیک محققوں کے محقق نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ تو بیچ قصد جھک جانیکے تھا اگر ہم نہ ثابت رکھتے لیکن عصمت ہماری نے
مدد کی باز رہا تو اس سے کہ نزدیک ہو جھکنیکے اور یہہ تصریح ہی کہ نزدیک جھکنیکے نہیں ہوئے پس جھکنا کہاں اور میل کس جا تبیان میں ہی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم معصوم تھے لیکن واسطے ڈرانے امت کے تو کہ میل طرف مشرکوں کے نکریں یہہ آیت نازل ہوئی کہ اِذًا لَّاَذَقۡنٰكَ ضِعۡفَ الۡحَيٰوةِ وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ
ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيۡنَا نَصِيۡرًا اسوقت کہ جھک جاتا تو طرف آرزو کفار کے البتہ چکھاتے ہم تجھکو دوگنا عذاب زندگانی کا دنیا میں اور دوگنا عذاب موت کا آخرت



مین پھرنہ پاتا تو واسطے اپنے اوپر دفع عذاب ہمارے کے مدد دینے والا کہ بسبب اسکے عذاب سے بچتا بعد نزول اس آیت کے حضرت نے فرمایا اللّٰھم لا تکلنی الی نفسی
طرفۃ عین بیت ای خدا اپنی طرف تو مجھکو موڑ ہ ایکدم مجھکو تو بس مجھ مین چھوڑ ہ لکھا ہی کہ اہل مکہ نے حضرت کے نکالنے مین مشورہ کیا سب نے ملکر یہہ
بات ٹھہرائی کہ یہان تک عداوت کرو انسے کہ آپ نکل جاوین یہہ آیت آئی وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا اور تحقیق چاہتے ہین مکے والے
کہ لغزش دین تجھکو زمین مکے سے تو کہ نکالدین تجھکو اس سے وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا اور اسوقت پڑینگے پیچھے تیرے مگر تھوڑی مدت اور
وہ یہہ ہوا کہ بعد ہجرت کے تھوڑا زمانہ گذرا کہ واقعۂ بدر واقع ہوا اور ہلاک ہوگئے اور ایک قول یہہ ہی کہ یہود کو حضرت کی اقامت سے مدینے مین حسد آیا
کہنے لگے کہ ای ابوالقاسم مقام انبیاء سابق کا زمین شام ہی اگر تم بھی پیغمبر ہو اور چاہتے ہو کہ ہم تمھین مانین تو جاؤ وہین رہو آپنے ارادہ سفر شام
کا کیا یہہ آیت اتری کہ یہود چاہتے ہین کہ تجھے زمین یثرب سے دور ڈالین اور اگر ایسا ہوا تو یہہ نرہین گے بعد تیرے مگر زمانہ اندک حضرت نے ارادہ موقوف
کیا اور تھوڑی مدت بعد قبایل یہود مارے اور نکالے گئے پس اس قول پر یہہ آیت مدنی ہی اور بقول اوّل مکی ہی پس فرماتا ہی کہ عادت رکھی ہی ہمنے سُنَّةَ
مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا عادت ان شخصون کی کہ تحقیق بھیجا ہمنے انکو پہلے تجھ سے پیغمبرون اپنے سے
اور وہ عادت ہلاکت امتون کی ہی ساتھ جھٹلانے پیغمبرون کے اور نہ پاویگا واسطے عادت ہمارے کے تغیر اور تبدیل اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ
اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ قایم کر نماز کو وقت ڈھلنے سورج کے اندھیری رات کے تک اور نماز فجر کو قرآن فرمایا اسواسطے کہ قرات قرآن
اسمین فرض ہی اور بعد ڈھلنے سورج کے نماز ظہر اور عصر کی ہی اور تاریکی شب مین نماز مغرب اور عشا کی ہی چار وقت یہہ اور فجر کی ملکر پانچ نمازین
ہوئین اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا تحقیق نماز صبح کی ہی دیکھی گئی یعنے دیکھتے ہین اوسکو فرشتے دن اور رات کے فرشتے رات کے آخر دیوان
اعمال شب مین لکھتے ہین اور فرشتے دن کے اول نامۂ اعمال روز مین وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ اور تھوڑے سے رات کو پس بیدار
ہو ساتھ قرآن کے یعنے نماز کی زیادتی ہی واسطے تیرے اوپر نمازون فرض کے یا فضیلت ہی یا غنیمت ہی یا کرامت ہی مخصوص ساتھ تیرے یہہ بیان
نماز تہجد کا ہی عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا شتاب ہی یہہ کہ بھیجے تجھکو پروردگار تیرا مقام محمود مین یعنے اس مقام مین کہ قایم
اُسکا سراہا ہوگا ساتھ تعریف کرنیوالون کے اور وہ مقام نوری ہی زیر عرش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان شفاعت کرینگے اور خلق اولین اور آخرین
آپکی ستایش کرینگے اور آپ سب سے مشرف ہونگے زاد المسیر مین ہی کہ اللہ تعالی عرش پر دن قیامت کے آپکو بٹھاویگا لباب مین ہی کہ عمر فاروق نے کہا کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر مقام محمود مین فرمایا کہ نزدیک فرماویگا مجھکو اللہ اور بٹھاویگا ساتھ اپنے عرش پر امام ثعلبی نے کہا ہی کہ استوی اللہ سبحانہ
کا عرش پر ایسا نہین کہ مماس اور مکان اسکا ہو بلکہ اسی صفت پر اب بھی ہی جیسا کہ پہلے عرش پیدا کرنیکے تھا ازل سے ابد تک قایم ساتھ ذات اپنی کے ہی
پس بٹھانا حضرت کا عرش پر یا زمین پر نسبت ساتھ ذات اُسکی کے یکسان ہی اور مقصود عرش پر بٹھانے سے تعظیم اور تکریم حضرت کی ہی عین المعانی مین
ہی کہ مقام محمود عرش پر ایک مقام ہی کہ آپ کو ملیگا اور ایک قول ہی کہ مقام محمود وہان ہی جہان لواء حمد حضرت کے دست مبارک مین دینگے اور کوئی پیغمبر
نہوگا کیا آدم علیہ السلام کیا غیر انکے مگر نیچے اوس لوا کے ہونگے بیت حمد کر تجھکو لواء حشر دیویگا خدا ہ آدم و من دونہ زیر لوا ہونگے سب ہ فتوحات
مین ہی کہ مقام محمود مرجع جمیع مقامات اور منظر تمام اسماء الٰہیہ ہی کہ مختص ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی دروازہ شفاعت کا وہان کھلیگا بیت تیرا مقام
ہی محمود اور محمد نام ہ سراہنے کے سزاوار ہی یہہ نام و مقام ہ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اور کہہ ای پروردگار
میرے داخل کر مجھکو قبر مین داخل کرنا اچھا بے ندامت کے اور نکال مجھکو گور سے نکالنا سچا ساتھ کرامت کے یا داخل کر مجھکو مدینے مین بنعمت اور نکال مکے سے
سلامت یا لا مکے مین واسطے فتح کے اور خارج کر وہان سے طرف حنین کے یا داخل کر بہشت مین اور نکال دنیا سے یا لا ساتھ دعوت نبوت کے اور نکال عہدۂ تبلیغ رسالت
سے وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا اور دے مجھکو نزدیک اپنے سے غلبہ مدد کرنیوالا وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور کہہ کہ آیا حق یعنے دین
اسلام اور گم ہوا باطل یعنے شرک یا حق قرآن ہی اور باطل شیطان ہی جہان قرآن پڑھا جاتا ہی وہان سے شیطان بھاگتا ہی بیت سامنے حق کے نمود ارہو
باطل تا چند ہ دیو بگریزد از ان قوم کہ قرآن خوانند ہ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا تحقیق باطل ہی گم ہو جانیوالا امام قشیری نے کہا ہی کہ حق وہی جو واسطے

خدا کے ہو اور باطل وہ جو واسطے ماسوا کے ہو صاحب تاویلات نے کہا کہ حق وجود ثابت واجب ہی جل شانہ کہ ازلی ابدی ہی اور باطل وجود بشریت امکانی ہی کہ
قابل فنا اور زوال کے ہی اور جب ظہور تجلیات حقانی ہوتا ہی وجود موہوم ممکن محو ہو جاتا ہی **بیت** جلوۂ حق سے ہم میں رہے کیا ✦ ان الباطل کان زہوقا ✦
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ اور اتارتے ہیں ہم اوپر تیرے قرآن میں سے جو کچھ کہ وہ شفا ہی واسطے بیماریوں کے کہ ظاہری ہوں یا شفا ہی واسطے
بیماریوں باطنی کے کہ جہل اور شبہہ ہی جیسی سورۂ فاتحہ اور آیتیں شفا کی کہ چھہ ہیں جو کوئی مریض انکو پڑھے یا لکھکر پیئے شفا پاتا ہی لکھا ہی کہ محمد اسماعیل سخت
بیمار ہوئے یہاں تک کہ ادائے فرائض سے عاجز آئے ایک شب بہت روئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رویا میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ ای اسمٰعیل بہت دل
تنگ ہوا تو اس مرض سے انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں دل تنگ اس مرض سے نہیں بلکہ غم مجھکو یہہ ہی کہ طاقت فرائض نہیں رہی آپ نے فرمایا
چھہ آیتیں کلام اللہ میں شفا کی ہیں وہ پڑھ انھوں نے صبح تلاش کیں سورۂ توبہ میں آیت ویشف صدور قوم مؤمنین پائی اور سورۂ یونس میں
یا ایها الناس قد جاءتکم موعظة من ربکم وشفاء لما فی الصدور اور سورۂ نحل میں یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء
للناس اور سورۂ بنی اسرائیل میں یہی آیت وننزل من القران ماهو شفاء ورحمة للمؤمنین اور سورۂ شعراء میں واذا مرضت فهو یشفین اور چھٹی
آیت نہ ملی پھر زیارت حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صفا میں مشرف ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھٹی آیت نہیں معلوم
فرمایا وہ حم فصلت میں ہی قل هو للذین امنوا هدی وشفاء پس یہہ آیتیں انھوں نے پڑھیں فی الحال شفا پائی یا من بیانیہ ہی یعنے سب قرآن
شفا ہی امراض صوری اور معنوی اور قلبی اور قالبی سے وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور رحمت ہی واسطے مومنوں کے کہ اس سے نفع لیتے ہیں وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ
اِلَّا خَسَارًا اور نہیں زیادہ کرتا ظالموں کو مگر ٹوٹا اور ہلاکت کہ جھٹلاتے ہیں اور اسپر ایمان نہیں لاتے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ
اور جب نعمت بھیجتے ہیں ہم اوپر آدمی کے ساتھہ صحت اور تونگری اور بے غمی کے منہہ پھیر لیتا ہی یاد ہماری سے اور دور کر لیتا ہی کروٹ اپنی یعنے تکبر
کرتا ہی اور راہ حق سے کنارہ لیتا ہی مراد اس سے کافر ہی کہ جب اسکو اللہ نعمت دیتا ہی کتاب اوتارنے کی اور پیغمبر بھیجنے کی اور ظاہر باطن کی تو یہہ
حال اسکا ہوتا ہی وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا اور جب لگتی ہی اسکو بیماری اور بیقراری اور ڈر ہوتا ہی نا امید فضل الٰہی سے اور مسلمان نعمت
میں شکر کرتا ہی اور محنت میں امید فرح کی رکھکر صبر کرتا ہی قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ کہہ کہ ہر ایک عمل کرتا ہی اوپر طریق اپنے کے خیر او شر اور
ہدایت اور ضلالت سے یعنے کافر نعمت میں اعراض اور محنت میں یاس اور مومن راحت میں شکر اور رنج میں صبر لکھا ہی کہ شاکلہ طبیعت ہی یا عادت
یا دین یا مقدار قوت اور طاقت کے اور حاصل سب معنوں کا یہی ہی کہ ہر ایک اپنے لائق کرتا ہی جو جسکے سزاوار ہی وہ اس سے ظہور میں آتا ہی شبلی قدس سرہ
سے پوچھا کہ کون سی آیت قرآن میں امیدواری کی زیادت ہی کہا قل کل یعمل علی شاکلته کہا کہ اس میں امید کی کیا چیز ہی کہا کہ بندے سے جفا اور
خطا ہوگی اور جو کچھ کہ لیتی یا سکی کے لائق ہی اور اللہ سے وفا اور عطا ہوگی اور جو کچھ کریمی اسکی کی سزاوار ہی **بیت** مجھہ سے گناہ ہو کیونکہ میں لائق اسیکے
ہوں ✦ تجھہ سے کرم ہو کیونکہ تو لائق اسیکے ہی ✦ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا پس پروردگار تمھارا خوب جانتا ہی اس شخص کو کہ بہت
جاننے والا ہی راہ کو اور صواب کے نزدیک تر ہی یا نیکتر ہی از روئے دین اور مذہب کے لکھا ہی کہ کفار عرب نے نضر بن حارث اور ابی بن خلف اور عقبہ
بن ابی معیط کو مدینہ میں بھیجا تو کہ یہود سے احوال حضرت کا پوچھیں انھوں نے آکر یہود سے ملکر احوال پوچھا یہود نے کہا تعجب ہی [illegible] کے ہم
جانتے ہیں کہ زمانہ ظہور پیغمبر کا نزدیک ہی اور تمھارے کلام سے بو احوال نبی کی آتی ہی تم انکے واسطے آزمایش کے پوچھو کہ طواف مشرق اور مغرب کا کسنے
کیا اور کیا احوال ہی ان جوانوں کا جو زمانہ گذشتہ میں گم گئے ہیں اور روح کیا ہی اگر تینوں سوال کا جواب دیا یا تینوں کا نہ دیا تو جانو کہ پیغمبر نہیں اور
جو دو کا جواب دیا اور روح کا کچھہ نکہا تو پیغمبر ہی وہ مکہ میں آئے اور مجلس کی اور حضرت سے تینوں سوال پوچھے اللہ کیطرف سے دو سوالوں کا جواب
آیا اور قصہ بیان فرمایا چنانچہ سورۂ کہف میں آویگا اور قصہ روح میں یہہ آیت اتری وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ اور سوال کرتے ہیں تجھہ کو کیفیت
جان کی سے جس سے بدن انسان کا زندہ ہی قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ کہہ کہ جان امر پروردگار میرے سے ہی یعنے اس پیدایش سے ہی جو امر کن سے
پیدا ہوئی بغیر مادے کے اور ان چیزوں میں سے ہی کہ مخصوص ہیں ساتھہ علم اللہ کے اور سوا اللہ کے کوئی اسکو نہیں جانتا وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا

اور نہین دئے گئے تم علم سے مگر تھوڑا ساتھ نسبت علم اللہ کے شیخ ابو مدین مغربی نے کہا ہی کہ یہہ تھوڑا علم جو ہمین اللہ نے دیا ہی یہہ بھی ہمارا نہین بلکہ عاریت
ہی نزدیک ہمارے اور بہت کو اسکے نہین پہنچے ہم پس ہم ہمیشہ جاہل ہین اور جاہل کو دعوی دانش کا نچاہئے **بیت** عالم وہی ہی علم اسیکا شعار ہی * اپنے
بین جو ہی علم سو وہ مستعار ہی * وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا اور اگر چاہین ہم البتہ لیجاوین
ہم وہ چیز کہ قرآن سے وحی کی ہمنے طرف تیرے یعنے سینون سے اور مصحفون سے محو کردین ہم پھر نہ پاوے تو واسطے اپنے ساتھ اسکے اوپر ہمارے کارساز کہ بعد
محو کرنے اسکے کے سینون مین اور مصحفون مین پھیر لے آوے اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ مگر رحمت ہی پروردگار تیرے کی طرف سے کہ اسکو باقی رکھتا ہی اور محو
نہین کرتا اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا تحقیق فضل اسکا ہی اوپر تیرے بڑا کہ تجھے سید اولاد آدم اور خاتم النبیین کیا اور لواء الحمد اور مقام محمود دیا
اور قرآن تجھ پر نازل کیا اور امت مین تیرے باقی رکھا **بیت** کسکی زبان ہی اسکی بڑائی بیان کرے * اللہ نے دیا جسے فضل کبیر ہے * قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ
الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر جمع ہون آدمی اور جن کہ تو مبعوث انپر ہی اور اتفاق کرین اوپر
اسکے کہ لاوین مانند اس قرآن کے فصاحت اور بلاغت اور اچھے نظم اور درستی معنی اور اخبار غیب اور خلو عیب مین نہ لاسکینگے مثل اس کے بیچ ان
صفتون کے باوجود اسکے کہ درمیان انکے فصحا اور بلغا اور عرفا ہین یہہ آیت جواب مین نضر بن حارث کے نازل ہوئی ہی کہ جن اور انس مثل اسکے نہین بنا سکینگے
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا اور اگرچہ ہووین بعض انکے واسطے بعضون کے ہم پشت اور مددگار وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
اور البتہ تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہی ہمنے واسطے لوگون کے بیچ اس قرآن کے ہر مثل سے اور نوع اور قسم سے **نظم** ذکر قرآن مین ہیئے تادیب * کہین
ترغیب ہی کہین ترہیب * امر و نہی و قصص ہی اور اخبار * وعدۂ جنت و وعید نار * نفع کو خلق کے ہی سب مذکور * منکر اوسکا نہین مگر ہی کفور * فَاَبٰٓی
اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا پس انکار کیا اکثر لوگون نے اور نچاہا مگر ناشکری کو کہ حق سے منہ پھیرا یا لکھا ہی کہ بعد الزام کھانے اعجاز قرآن سے ابوجہل اور
عتبہ اور شیبہ نے اور اور قریشیون نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جانتے ہو کہ کوئی شہر تنگ عیش اور کم آب مانند بلدہ ہمارے کے نہین پس پہاڑون کو ہماری
بستی کے دور کرو تو کہ زمین صاف زراعت کے واسطے کھل جاوے اور نہرین مثل عراق اور شام کے جاری کردو اور اپنے خدا سے کہو کہ فرشتون کو صدق دعوے مین
تمھارے بھیجے اور تمھارے محل سونے چاندی کے کردے تو کہ تم سے افلاس جاوے اور آسمان کو ہمارے سر پر اتارے تو کہ ہم عذاب سے اسکے آگاہ ہون اور عبد اللہ بن امیہ
مخزومی نے کہا کہ ایمان نہین لاونگا مین تمپر جب تک کہ ایک نردبان رکھکر آسمان پر چڑھو اور مین دیکھتا ہون اور وہان سے ہر ایک کے نام کا ہمارے نسخہ لاؤ کہ ہم
پڑھین اور جانین کہ تم پیغمبر ہو یہہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا اور کہا انھون نے ہرگز نہین ایمان لاوینگے
ہم واسطے تیرے یہان تک کہ پھاڑے واسطے ہمارے زمین تلے سے چشمہ آب کہ ہرگز خشک نہو اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ
خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا یا ہووے واسطے تیرے باغ کھجورونکا اور انگورونکا پس پھاڑ لاوے تو نہرون کو درمیان اسکے پھاڑ لانا کر اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا
زَعَمْتَ عَلَیْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِیْلًا یا ڈالدے تو آسمانون کو جیسا کہا کرتا ہی تو کہ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْهِمْ كِسَفًا اوپر ہمارے ٹکڑے ٹکڑے
یا لے آوے تو خدا کو اور فرشتون کو مقابل یعنے ظاہر دکھاوے ہمکو یا لے آوے انکو اپنی رسالت کے شاہدی پر اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰی
فِی السَّمَآءِ یا ہو واسطے تیرے ایک گھر زر سے کہ وہان بیٹھے تو یا چڑھ جاوے تو اوپر آسمان کے وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّكَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ
اور ہرگز نہ مانینگے اور نہ ایمان لاوینگے ہم واسطے چڑھ جانے تیرے کے آسمان پر یہان تک کہ اتار لاوے تو اوپر ہمارے کتاب اللہ کیطرف سے کہ پڑھین ہم اسکو
اور اسمین تیری تصدیق لکھی ہو قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ کہہ کہ پاک ہی پروردگار میرا اس سے کہ اسپر حکومت کرین یا اس سے کہ اسکی قدرت مین کسی کو شریک
کرین اور تم جو کچھ مجھسے مانگتے ہو اور سوا اسکے ان باتون کی کسی کو قدرت نہین هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا نہین ہون مین مگر آدمی پیغام پہنچانیوالا
مثل اور پیغمبرون کے اور انھون نے اپنی قوم پر ظاہر نہین کیا تھا مگر معجزہ جو مناسب قوم کے تھا اور ظہور معجزونکا اللہ کے ارادہ سے ہی نہ انکے اختیار سے
سمجھ لیجئے کہ یہہ مجمل جواب انکی باتون کا ہی اور مفصل متفرق آیات مین ہی جیسا کہ پہلے گذرا وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ الآیۃ اور
وَلَوْ اَنْزَلْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ الآیۃ اور وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ الآیۃ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓی اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ

بَشَرًا رَّسُوْلًا اور نہ منع کیا لوگوں کو یعنے مکے والوں کو اس سے کہ ایمان لاویں جس وقت آوے انکے پاس حق زبانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر یہہ کہ
کہا انھوں نے کیا بھیجا اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیغام پہنچانیوالا یعنے اسنے منع کیا انکو ایمان سے کہ بشریت مانع رسالت ہی اور وہ اس بات میں نہ سمجھے کہ میں کیونکہ
جنسیت موجب الفت اور انسیت کے ہی اور مخالفت بسبب نفرت کے پس رسول جنس انکے سے چاہیے جب آوے تو کہ فائدہ اور استفادہ درمیان میں انکے پاوے
اور جب کافروں نے کہا کہ رسول خدا فرشتہ چاہیے نہ آدمی اللہ تعالیٰ نے رد شبہ میں انکے فرمایا قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ
لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا کہہ اگر ہوتے آدمیوں کی جگہہ بیچ زمین کے فرشتے کہ مثل آدمیوں کے چلا کرتے اپنے قدموں پر آرام سے زمین میں البتہ
اُتارتے ہم اوپر انکے آسمان سے فرشتے کو پیغام پہنچانیوالا یعنے انکے جنس سے بھیجتے تو انکی ہدایت کرتا کیونکہ تعلیم اور تعلم میں مناسبت اور جنسیت شرط ہی اور
زمین میں جو آدمی تھے پس رسول بھی انپر آدمی بھیجا اس باب میں ہی کہ کافروں نے کہا کہ گواہ رسالت کا تمھارے کون ہی یہہ آیت اُتری کہ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ کہہ کفایت ہی اللہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمھارے اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا تحقیق وہ ہی ساتھ بندوں
اپنے کے خبر رکھنے والا احوال چھپے انکے کی دیکھنے والا اعمال ظاہر انکے وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ اور جسکو ہدایت کرے اللہ یعنے حکم کرے ساتھ
ہدایت کے اور توفیق دے پس وہی ہی راہ پانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ اور جسکو گمراہ کرے یعنے حکم کرے ساتھ گمراہی اسکے کے
اور چھوڑ دے پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے گمراہوں کے دوست کہ مدد دیں انکو سوا اللہ کے وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اور اکٹھا کرینگے ہم
انکو دن قیامت کے اوپر مونہوں انکے کے عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا اندھے اور گونگے اور بہرے یعنے نہیں دیکھینگے ایسی چیز جس سے آنکھیں انکی روشن ہوں
کیونکہ دنیا میں نشانیاں قدرت حق کی نہیں دیکھتے ہیں اور نہیں کہینگے ایسی بات جو مقبول ہو کیونکہ دنیا میں حق بات نہیں کہتے ہیں اور نہیں سنینگے ایسی بات
جس سے خوش ہوں کیونکہ دنیا میں کلام حق نہیں سنتے ہیں صحیحین میں انس بن مالک رض سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیونکر مونہوں پر
چلینگے فرمایا جو لیجاتا ہی اوپر قدموں کے انکو وہ قادر ہی کہ لیجاوے اوپر مونہوں کے انکو لیکن یہہ ہی کہ وہ پرہیز کرینگے اوپر مونہوں اپنے کے ہر پلیدی اور
خواری سے مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جگہہ رہنے کی انکے دوزخ ہی كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا جب بجھنے لگے گی انکا رگوشت پوست جلا کر جیسے دنیا کی آگ
کوئلا کر کر شعلہ مارنے سے تھم جاتی ہی زیادہ کرینگے ہم واسطے انکے آگ دہکانا کہ جسم نو بنو دے دیکر جلاوینگے ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا یہہ
عذاب سزا انکی ہی بسبب اسکے کہ انھوں نے کفر کیا ساتھ نشانیوں ہمارے کے کہ معجزے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں یا آیتیں قرآن کی وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا
وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا اور کہا کیا جب ہو وینگے ہم ہڈیاں اور خاک گلی ہوئی کیا ہم اٹھائے جاوینگے پیدایش نئی میں سمجھ لیجیے کہ وہ
جو منکر پیدایش جدید کے تھے تو ہر ساعت سو بار جلینگے اور پھر گوشت اور پوست انکا تازہ کر دینگے تا کہ عذاب کھینچیں اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ کیا نہیں دیکھا انھوں نے تحقیق کہ اللہ جسنے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہی آسمانوں کو اور زمین کو
قادر ہی اوپر اسکے کہ پیدا کرے مانند انکے بار دیگر یعنے انھیں کو جیسے آگے تھے ویسے پھر بناوے اور جلاوے وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ اور مقرر کیا واسطے
انکے یا واسطے اعادے حیات انکے کے ایکوقت کہ نہیں شک بیچ اسکے اور وہ فنا کا زمانہ مرگ ہی اور اعادے کا ساعت قیامت فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ
اِلَّا كُفُوْرًا پس انکار کیا اور نہ چاہا ظالموں نے باوجود واضح ہونے حق کے مگر کفر کرنا اور نہ ماننا حشر اور بعث کا قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ
رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کو کہ اگر تم مالک ہو اور تصرف میں لاؤ خزانوں رحمت پروردگار میرے کو کہ خلق کو
دیتا ہی اسوقت البتہ بند کر رکھو تم اور بخل کرو ڈر خرچ ہو جانیکے سے سمجھ لیجیے کہ اگر کوئی بندہ خزائین نعم الٰہی کا مالک ہو البتہ سخاوت اسکی سخاوت حق کے
برابر نہو کیونکہ وہ کچھہ اپنے واسطے بھی رکھے اور کم ہونے سے خزانوں کے ڈرے اور اللہ تعالیٰ اپنے وجود میں ان دونوں سے منزہ ہی بیت نہ خوف
نقصان مال اُسے ہی ÷ نہ احتیاج اسکی ذات کو ہی ÷ بجود و لعطا طرح طرح سے ÷ وہ پالے کل کائنات کو ہی ÷ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا اور ہی
آدمی بخیل اور جمع کرنیوالا مال کا اور تنگی کرنیوالا خرچ کرنے میں وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ اور البتہ تحقیق دیں ہمنے موسی کو نو
نشانیاں ظاہر کہ نو معجزے ہیں عصا اور ید بیضا اور من و سلوی اور طوفان اور جراد اور قمل اور ضفادع اور دم اور نقص ثمرات اور بعضوں نے

سولہ معجزے گنے ہیں تو یہہ اور پھٹنا دریا کا اور جاری ہونا پانی کا پتھر سے اور سر پر لانا پہاڑ کا بنی اسرائیل کے اور کھلجانا عقدہ زبان موسیٰ کا
اور واقع ہونا قحط کا اور محو ہونا مالوں کا بنی اسرائیل کے کہ متغیر ہو گیا تھا اژدہا بنکر عصا کا نگل لینا رسیوں کے سانپونکو ساحروں کے اور تخصیص عدد کی
منافی زیادت کے نہیں بلکہ تنکیہ تسع آیات کی مشیر ہی اسپر اور امثال انکے ہیں اور وہ جو حدیث صفوان میں ہی کہ دو یہودیوں نے حضرت سے نو آیتیں
پوچھیں اور آپ نے جواب دیا کہ شرک مت لاؤ اور خون ناحق مت کرو اور زنا اور سرقہ اور اکل ربوا اور لواطت اور سحر اور قذف محصنات سے دور
رہو اور جہاد سے مت بھاگو مراد آیات سے احکام عام ہیں کہ ہر ملت میں ثابت تھے اسیواسطے آخر کو آپ نے فرمایا کہ خاصہ تمھارا کہ یہود ہو یہہ ہی کہ ہفتے
کے دن حد فرمان سے مت گذرو فَاسْئَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ پس سوال کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل سے یعنے علماے بنی اسرائیل
سے ان آیتوں کا تو کہ سچ کہنا تیرا مشرکوں پر ظاہر ہو جاوے یا پوچھ یہود سے جب آیا انکے پاس موسیٰ کہ کیا گذرا درمیان اسکے اور فرعون کے
فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا پس کہا واسطے موسیٰ کے فرعون نے تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں تجھہ کو ای موسیٰ جادو کیا ہوا
اور عقل گما ہوا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے البتہ تحقیق جانا ہی تو نے
دل میں اگرچہ زبان سے نہیں کہتا کہ بے شبہہ نہیں اتارا ان نشانیوں کو مگر پروردگار آسمانوں کے اور زمین کے واسطے دکھلانے کے کہ
ہر ایک دلیل ہی اوپر نبوت میری کے وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں تجھہ کو ای فرعون ہلاک کیا گیا یا مغلوب
یا ناقص العقل اور یہاں ظن بمعنی یقین کے ہی اکثر مفسرین نے لکھا ہی یعنے یقین جانتا ہوں میں فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ
وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا پس ارادہ کیا فرعون نے یہہ کہ بھگاوے موسیٰ اور قوم اسکی کو یعنے نکالدے زمین مصر سے پس ڈبو دیا ہمنے فرعون کو اور انکو جو
ساتھ اسکے تھے سب کو وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ اور کہا ہمنے پیچھے غرق ہونے فرعون کے واسطے بنی اسرائیل کے کہ رہو تم زمین
میں جہاں سے فرعون تمکو نکالتا تھا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا پس جب آویگا وعدہ آخرت کا یعنے قیامت ہوگی لے آوینگے ہم تمکو لپیٹ کر
یعنے انکو اور تمکو میدان حشر میں ملے جلے اٹھاوینگے پھر حکم کرینگے درمیان تمھارے تمیز کا نیک بختوں کے بدبختوں سے وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ
اور ساتھ حق کے اتارا ہمنے اسکو اور ساتھ حق کے اترا ہی تبیان میں ہی کہ با بمعنی علی ہی اور مراد حق سے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یعنے وعلی محمد نزل
اور اوپر محمد کے اترا ہی مدارک میں ہی کہ شیخ محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے قارورہ انکا ایک طبیب ترسا پاس لے گئے راہ میں ایک مرد نیک رو خوشبو لباس پاکیزہ
پہنے ملا احوال پوچھنے لگا ماجرا کہا اسنے کہا سبحان اللہ دوست خدا کے مدد دشمن خدا سے چاہتے ہیں جاؤ اور ابن سماک سے کہو کہ ہاتھہ اپنا درد کی جگہ پھیرکر
کہے وبالحق انزلناہ وبالحق نزل اور آنکھوں سے غایب ہو گیا یہہ احوال آکر شیخ سے کہا شیخ نے ہاتھہ موضع درد پر رکھہ کر یہہ آیت پڑھی فی الحال شفاء
پالی لکھا ہی کہ وہ خضر علیہ السلام تھے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا اور نہیں بھیجا ہمنے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بشارت دینے والا مطیعون
کو ساتھ ثواب کے اور ڈرانیوالا عاصیوں کو ساتھ عقاب کے مسلمی نے کہا کہ مژدہ دینے والا انکو جو مجھہ سے منہ پھیرتے ہیں اور ڈرانیوالا انکو جو منہ میری طرف
لاتے ہیں یعنے تاکہ بدکارونکو خوشخبری دے ساتھ توسیع رحمت اور کمال عفو میرے کے تو کہ منہ طرف درگاہ میری کے لاویں اور نیک کاروں کو ڈراوے نظر ہیبت
اور جلال قہر میرے سے تو کہ اوپر اعمال اپنے کے اعتماد نکریں وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُكْثٍ اور قرآن کو جدا جدا کیا ہمنے اسکو یعنے سورت سورت اور
آیت آیت اتاری تو کہ پڑھے تو اسکو اوپر لوگوں کے اوپر آہستگی کے کیونکہ یہہ واسطے حفظ کے آسان تر ہی اور فہم کے نزدیک تر ہی وَنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا اور اتارا
ہمنے اسکو آہستہ آہستہ اتارنا بیس برس کی مدت میں قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا کہہ لوگوں کو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ قرآن کے یا نہ ایمان لاؤ یہہ امر تہدید کی
ہی حاصل یہہ ہی کہ ایمان تمھارا کچھ کمال ذات اسکا زیادہ نہیں کرتا اور بے ایمانی تمھاری کچھ اسکو نقصان نہیں پہنچاتی اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا
یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا تحقیق وہ لوگ کہ دیئے گئے ہیں علم پہلے نزول قرآن سے یعنے جنھوں نے کتب آسمانی پڑھیں ہیں اور حقیقت وحی کی
جانتے ہیں اور علامتیں نبوت کی پہچانتے ہیں جیسے یہود میں سے عبداللہ بن سلام اور یار انکے اور نصاری میں سے نجاشی اور اصحاب اسکے یا طلباء دین سے مثل
سلمان اور ابوذر اور ورقہ بن نوفل اور گروہ انکے کے جب پڑھا جاتا ہی اوپر انکے قرآن گر پڑتے ہیں اوپر ٹھوڑیوں اپنے کے سجدہ کرتے ہوئے واسطے تعظیم امر

خدا کے یا واسطے شکرانہ وعدہ حق کے کرتا یون ہین پڑھا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکا اور قرآن شریف کے اترنے کا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ
کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا اور کہتے ہین پاک ہی پروردگار ہمارا خلاف کرنے وعدے اپنے سے تحقیق ہی وعدہ پروردگار ہمارا البتہ کیا گیا یعنے واقع بے شک
وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ اور گر پڑتے ہین اوپر ٹھڈاؤن اپنے کے یعنے اوپر موہنون اپنے کے ذکر ذقن کا اسواسطے ہی کہ ذقن نسبت بہ پیشانی و جبین کے اقرب ہی
ساتھ زمین کے یہی وجہ صاحب کشاف نے لکھی ہی اور صاحب تقریب نے اسکو کہا ہی کہ سجدے مین پیشانی اور جبین نزدیک تر زمین ہی لیکن تحقیق یہہ ہی کہ وقت
سجدے یون ہی اور وقت جانیکے سجدے کو ذقن ہی نزدیک ہی زمین سے اور شک نہین ہی کہ یہان سجدہ موجود نہین بلکہ منوی ہی پس صاحب کشاف کا قول درست
ہی لکھا ہی کہ سجدہ اوّل واسطے شکر کے ہی اور یہہ سجدہ واسطے تاثیر کے مواضع قرآنی سے ہی اسیواسطے اس سجدے مین فرمایا کہ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا
روتے ہین اور زیادہ کرتا ہی سننا قرآن کا اونکو عاجزی کرنا سمجھہ لیجئے کہ یہہ چوتھا سجدہ ہی فتوحات مین اسکو سجود العلما کہا ہی اور لکھا ہی کہ حقیقت اس سجود
کی تجلّی سے ہی کیونکہ عاجزی وقوع تجلّی سے ہوتی ہی جتنی تجلّی زیادہ اتنی عاجزی زیادہ اس تقدیر پر یہہ سجود تجلّی ہی اور ساجد کو چاہیے کہ برکت سے اس سجدے کے
فیض تجلّی سے بہرہ مند ہو اور عجز اور خضوع اور انکسار اور خشوع زیادہ کرے ماتجلّی اللہ لشیٔ الا خضع لہ نہین تجلّی کرتا اللہ کسی شی پر مگر وہ کہ عاجزی کرتی ہے واسطے
اسکے **بیت** جسپہ یک ذرہ تجلّی تیری پڑجاتی ہی ✤ آپ مین وہ نہین رہتا یہہ شکست آتی ہی ✤ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ مین پڑھتے تھے یا اللہ
یا رحمٰن مشرکون نے آپس مین کہا کہ یہہ ہمین دو خداؤن کی عبادت سے منع کرتے ہین اور آپ دو خداؤنکو یاد کرتے ہین یہہ آیت اتری کہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ
اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ کہہ پکارو اللہ کو یا پکارو رحمٰن کو کہ دونون لفظ ذات واحد پر اطلاق کرتے ہین اور مقصود دونون سے ایک ذات ہی بعضے کہتے ہین کہ اہل کتاب
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ خدا نے توریت مین ذکر رحمٰن کا بہت کیا ہی اور تم اس نام سے کم یاد کرتے ہو یہہ آیت آئی کہ یہہ دونون اسم حسن اطلاق مین برابر ہین
اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی جسکو پکاروگے تم نیک تر ہی اور ساتھہ اسکے حق کو پکاروگے پس واسطے اسی کے ہین نام بہت اچھے بعضے دال اوپر صفات
جلال کے اور بعضے مشتمل اوپر صفات اکرام کے ابن جبیر نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب نمازون مین قرات جہر پڑھتے تھے جب ذکی نماز مین مسجد حرام
مین پڑھتے مشرک سیٹیان اور تالیان بجاتے اور لہو اور لغو کرتے تھے تو کہ غلطی حضرت کو پڑجاوے اور قرآن بھولجاوے اللہ نے فرمایا کہ وَلَا تَجْهَرْ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا اور نہ آواز بلند کر ساتھہ نماز اپنے کے یعنے پکار کر مت پڑھہ تو کہ مشرک ٹھٹھے نکرین اور نہ بہت
آہستہ کر ساتھہ اسکے یہان تک کہ نہ سنین وہ جماعت جو تیرے پیچھے نماز پڑھتے ہین اور ڈھونڈھہ درمیان بلند اور آہستہ کے راہ میانہ کیونکہ توسط ہر امر مین بہتر ہی
لکھا ہی کہ ابوبکر صدیق قرآن آہستہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ ساتھہ خدا کے مناجات کرتا ہون مین اور وہ حاجت میری جانتا ہی اور عمر فاروق بلند پڑھتے تھے
کہ شیطا نکو بھگاتا ہون اور سوتونکو جگاتا ہون مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نزول اس آیت کے ابوبکر کو فرمایا کہ قدرے آواز بلند کر اور عمر کو کہا کہ قدرے آواز اپنی
پست کر اور بعضے کہتے ہین معنی آیت کے نہ جہر کر سب نمازون مین اور نہ اخفا بلکہ درمیان کا راہ اختیار کر یعنے دن کی نمازون مین اخفا اور رات کی مین جہر وَقُلِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے نہین پکڑی اولاد یہہ رد یہود و نصاریٰ اور مشرکون کا ہی کہ اللہ کی اولاد ثابت
کرتے ہین وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ اور نہ ہی واسطے شریک بیچ بادشاہی اسکی یہہ رد مشرکون کا ہی کہ بتونکو شریک حق ٹھہراتے ہین وَلَمْ
یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ اور نہ ہی واسطے اسکے دوست بچانیوالا ذلت سے یعنے حق سبحانہ دوست نہین رکھتا کہ اسکی مدد سے ذلت سے عزت پاوے
وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا اور بڑائی کر اسکو بڑائی کرنا یعنے بزرگتر جان اسکو وصف سے وصف کرنیوالون کے اور پہنچانیوالون کے نظم دیکھین اسے ہی وہ لقا
سے بھی ورا ✤ ہو جلوہ نما ہی اس ادا سے بھی ورا ✤ جو دید مین وہم مین گمان مین آوے ✤ وہ اس سے ورا جہل وا سے بھی ورا ✤ لکھا ہی کہ معنی یہہ ہین
کہ تکبیر کر یعنے اللہ اکبر کہہ امام ثعلبی نے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہی کہ بندے کو اللہ اکبر کہنا بہتر ہی دنیا اور ما فیہا سے اور اس آیت
کو آیۃ العز کہتے ہین جو لڑکا بنی مطلب سے گویا ہوتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو یہہ آیت سکھاتے تھے سورۃ کہف مکی ہی مگر دو آیتین مدنی ہین
واصبر نفسك اور فمن شاء فلیومن الایہ ایکسو دس آیتین ہین ایکہزار پانچ سو ستر کلمے ہین چھہ ہزار تین سو آٹھہ حرف ہین فواصل اسکے امن اور نظم
اور تطبیق اس سورہ کی ساتھہ سورۃ بنی اسرائیل کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا ساتھہ تحمید اور تکبیر کے تھا ابتدا اسکی ساتھہ حمد اور ثنا کے ہوئی اور یہہ بھی ہی کہ

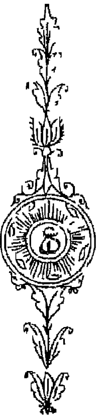


افتتاح سورۂ بنی اسرائیل کی ساتھ تسبیح کے تھی اور افتتاح اس سورہ کہف کی ساتھ تحمید کے ہی وہان تنزیہ نقصانات سے تھی یہان توصیف بکمالات اور
یہہ بھی ہی کہ اول سورۂ بنی اسرائیل مین اسری بعبدہ فرمایا اضافت پیغمبر کی طرف ذات پاک اپنے کے کی اور اس سورۂ کہف مین بھی آنحضرت کی اضافت اپنی طرف فرمائی کہ ارشاد کیا

سورۃ الکہف مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	مائۃ وعشر ایٰت

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتٰب سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے اتاری اوپر بندہ اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کتاب یعنے قرآن مجید
سمجھ لیجیے کہ نزول قرآن پر حمد فرمائی اسواسطے کہ بڑی نعمت اللہ کی ہی اپہہ بندون پر ولم یجعل لہ عوجا اور نہ کی واسطے قرآن کے کجی ساتھ اختلاف لفظ اور تفاوت
معنی کے یا عدول حق سے طرف باطل کے قیما درانحال کہ قرآن قایم رکھنے والا ہی ہمیشہ دین کو یعنے منسوخ نہ ہوگا یا سیدھا ہی یعنے معتدل حال افراط اور تفریط
سے یا معتمد علیہ اور مرجع الیہ ہی یا قائم ہی بمصالح عباد تاویلات مین ہی کہ ضمیر لہ کی راجع ہی طرف عبد کے اور یہہ معنی ہین کہ نکی واسطے بندے اپنے کے میل طرف
غیر اپنے کے اور کیا اسکو مستقیم بیچ سب احوال کے لینذر باسا شدیدا من لدنہ تو کہ ڈراوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کافرون کو عذاب سخت سے کہ
ہلاکت ہی یا عذاب دوزخ ہی نزدیک اللہ کے سے ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصالحات اور بشارت دیوے ایمان والونکو جو عمل کرتے ہین نیک ان لہم
اجرا حسنا ماکثین فیہ ابدا یہہ کہ واسطے انکے ہی ثواب اچھا درانحال کہ رہنے والے ہونگے بیچ اس ثواب کے ہمیشہ سلمی نے کہا عمل صالح وہ ہی کہ اللہ ہی
کے واسطے ہو اور اجر حسن وہ ہی کہ مشرف بلقا ہو وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدا اور ڈراوے ان لوگون کو کہ نادانی سے کہتے ہین پکڑی ہی اللہ نے
اولاد اور کہنے والے یہود اور نصاری اور بنو مدلج ہین مالہم بہ من علم ولا لابائہم نہین ان کہنے والون کو ساتھ اس بات کے کہ کہتے ہین کچھ علم
اور نہ باپون انکے کو کہ باپون کی تقلید کرین کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم بڑی بات ہی جو نکلتی ہی موہنون انکے سے سب باتون سے زیادہ جو کفار
کہتے ہین ان یقولون الا کذبا نہین کہتے مگر جھوٹھ اور بڑا ہی جھوٹھ ایسا کہ نزدیک ہی آسمان و زمین پھٹ جاوین اور پہاڑ ہل جاوین تکاد السموٰت
یتفطرن وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ باتین سنکر غمناک ہوئے اور انکے ایمان لانیکی جو
امید رکھتے تھے ٹوٹ گئی اللہ تعالی نے واسطے تسلی دل مبارک آپ کے فرمایا کہ فلعلک باخع نفسک علی اثارہم پس شاید تو ہلاک کرنیوالا ہی جان
اپنے کو پیچھے پھرنے انکے کے تجھ سے یا پیچھے انکار انکے کے تجھ کو یعنے انکا کام اپنے پر سہل کر لے اسقدر غم نہ کھا اور اپنا دل مت کڑھا ان لم یؤمنوا بھذا
الحدیث اسفا اگر نہ ایمان لاوینگے ساتھ اس بات کے اور انکے کفر اور عصیان پر اپنی جان کو مت کھوا ازروے اندوہ کے یا افسوس کے یا جزع کے یا غضب کے
انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا تحقیق ہمنے کیا ہی اس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی معادن اور نباتات اور حیوانات سے زینت واسطے اہل زمین
کے یا ما بمعنی من ہی اور مراد انبیا یا علما یا حافظان قرآن ہین کہ زیب و زینت جہان ہین یا رجال اللہ مین اس سبب کہ قیام عالم انکے وجود سے ہی
بعضون نے کہا ہی کہ مراد ما علی الارض سے مرغوب چیزین ہین جو شرع مین حرام ہین حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے انکو آرایش دی نگاہ مردم مین لنبلوہم
ایہم احسن عملا تو کہ آزماوین ہم انکو یعنے معاملہ آزمانیوالون کا کرین تو کہ ظاہر ہو جاوے کونسا انمین سے بہتر ہی عمل مین یعنے کون ہی کہ ان
حرامون سے بچے وانا لجاعلون ما علیہا صعیدا جرزا اور تحقیق البتہ کرنیوالے ہین ہم اس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی پہاڑ اور درخت اور حویلیون
سے زمین بے شجر بن گھاس کے یعنے آخر کو ان سب عمارتون کو خراب کرینگے پس دل اس سے مت لگا اور زینت ناپایدار پر فریفتہ مت ہو نظم اس
جہان کو نہین بقا رافت + اسکی الفت مین ہی ہزار آفت + دل لگانے کے یہہ نہین لایق + کھینچیے افسوس اسکا بس شایق + ظاہری ہی نمایش اسکی
بس + سو بھی باقی نہین ہی چند نفس + لکھا ہی کہ یہود نے قریش کو سکھا دیا تھا کہ سوال کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تین چیزونکا ایک روح کا
سو وہ سورۂ بنی اسرائیل مین گذرا اور ایک اصحاب کہف کے احوال کا سو یہان مذکور ہوتا ہی اور ایک ذوالقرنین کے احوال کا سو وہ آخر مین
اسی سورہ کے آویگا پس قریش آپسمین کہتے تھے کہ قصہ اصحاب کہف کا نادر ہی جواب اسکا جو وہ جانین تعجب ہی اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل
کی کہ ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من ایٰتنا عجبا ایسا نہین جو یہہ کہتے ہین آیا گمان کیا ہی تو نے یہہ کہ رہنے والے
غار کے اور پتھر کھودے ہوئے کے کہ تین سو نو برس سوتے رہے تھے نشانیان قدرت ہماری مین سے اچنبھا یعنے قصہ انکا بہ نسبت آیات قدرت

پہاڑ ہے کہ زمین آسمان کے پیدا کرنے میں ظاہر ہیں کچھ اتنا عجب نہیں ہے اور رقیم بعضون نے نام انکے کتبہ کا کہا ہے یا اس جنگل کا جسمین کوہ بنا خلوس تھا اور
حدیث مرفوع میں ہے کہ اصحاب رقیم تین شخص تھے مینہ کے سبب سے غار میں چھپے تھے پتھر غار کے منہ پر آگرا پس ہر ایک نے وسیلہ ساتھ عمل نیک کے کیا جیسے کہ توفیق
ہوا تھا جیسا کہ مخالفت ہوائے نفس اور بر والدین اللہ تعالیٰ نے مل غار سے اٹھالی انھون نے نجات پائی اور راستہ نکل آیا لیکن صحیح یہ ہے کہ قصے میں اصحاب کہف کے
احوال مختلف بہت ہیں جو مشہور تر اور صحیح تر ہے وہی وہ ترجمے میں لکھا جاویگا اور ابتدا اس قصے کی یہ ہے کہ دقیانوس نام ایک بادشاہ جبار تھا ملک
شام میں وہ ممالک روم تصرف میں لاتا تھا ایک شہر افسوس میں پہنچا وہاں بتخانہ بنا کر لوگون کو بت پرستی کا امر کرنے لگا جو اوسکا کہا مانتا تھا نجات دیتا تھا
والا قتل کرتا تھا بعضے کہتے ہیں کہ رعایا اور لشکر کو اپنے سجدے کا حکم کرتا تھا چھ جوان صالح خدا پرست نے گوشہ اختیار کر کر دعا اور زاری جناب باری میں کی کہ اسکے
فتنے سے ہمیں بچا دقیانوس نے انکو بلا کر زیور انکا اتار کر ہر چند اپنے دین کیطرف پھرایا وہ توحید الٰہی پر راسخ رہے اور اسکا کہا نہ مانا آخر کو اسنے کہا کہ تم جوان خورد سال
ہو جاو تین دن کی مہلت ڈھیل دی اپنے حق میں بہتر سوچ کر آؤ دقیانوس وہاں سے اور شہر کو چلا گیا انھون نے غنیمت جانا اپنے گھرون میں اگر کچھ مال زاد
راحلہ لیکر شہر سے بھاگے بعضے کہتے ہیں ایک بادشاہ تھا دقیانوس نے اوسکو مار کر تباہ کیا چھ بیٹے اسکے قید کر کے لے آیا اور انکو اپنی خدمت میں رکھے ایک کو مگس رانی
کی خدمت دی ایکدن اوس سے کچھ خدمت میں قصور ہوا دقیانوس نے حکم اسکے قتل کا کیا اسکے بھائی رات کو اوسے لیکر بھاگے اور کہنے لگے آپس میں کہ یہ ستمگار جھوٹا ہے
اپنی مکھیان دفع نہیں کر سکتا ہے خدائی کے کب لائق ہو جب شہر افسوس سے باہر نکلے ایک چرواہا ملا اوسنے انسے احوال پوچھا انھون نے کہا کہ طلب خدا میں جاتے
ہیں ہم کہا کون ہے خدا کہا جسنے زمین و آسمان بنایا ہے اسنے کہا میں بھی اسکا طالب ہون چلو میں بھی تمہارے ساتھ ہون اسکے ایک کتا بھی ہمراہ تھا اوسنے
ہر چند ارادہ ساتھ سے نہ ملا اور اللہ نے اسے زبان دی اونسے کہنے لگا اے دوستان خدا مجھے مت دفع کرو دوستان خدا کا دوست ہون تمہاری پاسبانی
کرونگا اور بھید نکلنے کا نہیں وہ سب سنکر کلام سگ نادم ہوے اور اسے بھی ساتھ لئے چلے حوالی شہر افسوس کے ایک پہاڑ تھا بنا خلوس نام اسمین غار تھا جیرم نام
ساتون وہ اور آٹھوان کتا طرف اسکے چلے سو وہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ یاد کر جسوقت کہ آئے اور جگہ پکڑی جوانون نے طرف
غار جیرم کے فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا پس کہا انھون نے اے پروردگار ہمارے دے ہمکو نزدیک اپنے سے
رحمت یعنے بخشش یا روزی یا امن دشمن سے اور تیار کر واسطے ہمارے کام ہمارے سے کہ مفارقت کفار ہے نیکی اور ثواب فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ
سِنِينَ عَدَدًا پس پردہ مارا ہمنے اوپر کانون انکے کہ بات نہ سنیں یعنے سلایا انکو بیچ غار کے برس کتنے ایک معدودات تقدیر ذوات عدد ہے یعنے گنے ہوئے
ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا پھر جگایا ہمنے انکو تو کہ جانیں ہم جو کچھ علم ازلی میں جانا ہے یا جانیں بندے ہمارے کہ بیچ اس قصے کے کونسا
دونون جماعتون میں سے خوب گننے والا تھا اس چیز کو کہ رہے تھے مدت سے غار میں اور دونون جماعت سے اصحاب کہف مراد ہیں کہ تین سو نو برس سو کر جاگ کے اختلاف
کیا آپس میں بعضے کہنے لگے ایکدن یا بعض دنکے سوئے بعضون نے کہا خدا جانتا ہے کس قدر درنگ کی ہمنے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ ہم بیان کرینگے اوپر
تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصہ انکا ساتھ حق کے إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى تحقیق وہ کتنے جوان تھے کہ دل سے ایمان لائے تھے ساتھ
پروردگار اپنے کے اور زیادہ کئے تھے ہمنے انکو ہدایت کہ ثبات اور یقین عنایت کیا تھا وَرَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَ
الْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَ مِن دُونِهِ إِلَٰهًا لَّقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا اور باندھ دیا تھا ہمنے ایمان اوپر دلون کے جسوقت کہ کھڑے ہوئے وہ روبرو دقیانوس کے اور
اسنے انکو کہا کہ بتون کو پوجو پس کہا انھون نے پروردگار ہمارا پروردگار آسمانون کا اور زمین کا ہے ہرگز نہ عبادت کرینگے ہم سوا اسکے کسی معبود کی تحقیق
کہا ہمنے اسوقت کہ دوسرے کو پوجا سخن خطا اور کلام جھوٹا هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً اس قوم ہماری نے یعنے شہر افسوس کے رہنے والون
نے پکڑے ہیں دقیانوس کے ڈر سے کہ مار نہ ڈالے سوا اللہ کے معبود اور جھوٹے لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ کیون نہیں لاتے کافر اوپر پرستش اصنام
اور استحقاق عبادت انکے کے دلیل ظاہر اور حجت روشن یعنے دقیانوس لوگون کو قتل سے ڈرا کر بت پرستی پر لاتا تھا نہ ساتھ حجت اور دلیل کے فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا پس کون شخص ہے ظالم تر اس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ کہ اسکے شریک ٹھہراوے سمجھ لیجئے کہ ابتدا قصے میں گذرا کہ دقیانوس
نے بعد معاودت کے ان جوانون کو تین دن کی ڈھیل دی پھر وہ وہاں سے بھاگے تملیخا کہ بڑا انمیں تھا اسنے راہ میں کہا انسے وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ



إِلَّا اللّٰهَ اور جب ایک گوشہ ہو جاؤ تم اہل شرک سے اور اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہین وہ سوا خدا کے فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَ
يُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مِرْفَقًا پس جگہہ پکڑو طرف غار کے تو کہ پھیلاوے واسطے تمہارے پروردگار تمہارا بخشائش اپنی سے دونون جہان مین اور تیار کرے
واسطے تمہارے کام تمہارے پسے سبب آرام کا اور نفع کا دین اور دنیا مین لکھا ہی کہ جوان متفق ہو کر پہاڑ پر آئے اور چرواہا ملکر انکو انھین غار مین لیگیا وہان
جاکر سو رہے دقیانوس بعد تین دن کے شہر افسوس مین جو پھر آیا احوال جوانونکا پوچھا سُنا کہ وہ بھاگ گئے انکے باپون کو بلاکر کہا جلد حاضر کرو انھین انھون نے
کہا ای بادشاہ ہم سے کچھہ روپئے لیکر اس پہاڑ مین جا چھپے ہین دقیانوس نے وہان جاکر جو دیکھا غار مین تکیہ کئے پایا جاتا کہ جاگتے ہین کہا کہ دروازہ غار
کا پتھر سے بند کردو کہ یہین مر رہین لوگون نے پتھرون سے چن دیا دو شخص امیرون مین سے اسکے مؤمن تھے انھون نے نام اور احوال جوانون کا پتھر پر کھدواکر
دیوار غار مین لگوادیا کہ اگر کوئی ادھر آوے تو انکے احوال سے مطلع ہو جاوے اور نام انکے یہہ ہین بقول اشہر یملیخا مکسلمینا کشفوطط بتیونس کشافطیونس
اور قطیونس یوانس یوس اور نام انکے کتے کا قطمیر ہی اور وہ غار جنوب کیطرف پہاڑ کے ہی سورج وقت طلوع اور غروب کے دونون جانب اسکے
جھکتا ہی اور عفونت دور کر کر ہوا کو اعتدال پر لاتا ہی اور غار مین دھوپ نہین جاتی تو کہ رنگ اور جسم انکے متغیر نہون اور کپڑے انکے پرانے نہون چنانچہ
حق سبحانہ فرماتا ہی وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ اور دیکھے تو ای دیکھنے والے سورج کو جب طلوع کرتا ہی جھک جاتا ہی
غار انکے سے داہنی طرف آنیوالے کے کیونکہ مقابل قطب شمالی کے پڑا ہی وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ اور جب غروب ہوتا ہی کترا جاتا ہی اُنسے
بائین طرف وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ اور وہ بیچ میدان فراخ کے ہین غار سے کہ ہوا ے خوش لگتی ہی تعفن سے نڈر ہین ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ یہہ
خبر اصحاب کہف کی نشانیون قدرت اللہ کی سے ہی مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ جسکو ہدایت کرے اللہ تعالی پس وہی راہ پانیوالا وَمَنْ يُضْلِلْ
فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا اور جسکو گمراہ کرے پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اسکے کوئی دوست راہ دکھانیوالا وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ اور گمان کرے تو
انکو جاگتے کیونکہ آنکھین اُنکی کھلی ہین اور حال یہہ ہی کہ وہ سوتے ہین کشف الاسرار مین ہی کہ یہی حال جوانمردان طریقت کا ہی اگر ظاہر انکا دیکھو تو جلوہ گر
بمیدان اعمال ہین اور باطن پر انکے لحاظ کرو تو سب سے فارغ البال ہین **نظم** مست ہین باطن مین ظاہر ہوشیار * معنے مین بیکار صورت مین بکار *
تم سمجھتے ہو کہ ہین ہم مین ملے * اور وہ حالانکہ ہین سب سے جدے * تم مین بیٹھے ہین ولے تم مین نہین * اُٹھ گئے ہین وہ کہینکے پس کہین * پھرتے چلتے ہین
وہ برروئے زمین * نیک ہین وہ برتر از عرش برین * ابن عباسؓ سے مروی ہی کہ اصحاب کہف کو چھہ مہینے بعد کروٹ بدلواتے ہین کہ جسم اونکا
زمین نکھاوے اور بعضے کہتے ہین ہر برس عاشورہ کے دن غرض کروٹ بدلنا انکا ثابت ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ
وَذَاتَ الشِّمَالِ اور کروٹین لواتے ہین ہم انکو یعنے فرشتے ہمارے حکم سے کروٹین لواتے ہین انکو داہنی طرف اور بائین طرف وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ
بِالْوَصِيدِ اور کتا انکا پھیلا رہا ہی دونون ہاتھ اپنے چوکھٹ پر غار کے رنگ اسکا زرد ہی یا سرخ یا خاکی یا سر اسکا سرخ اور پیٹھہ سیاہ اور پیٹ سفید
اور دم ابلق اور نام قطمیر یا قطفور یا قطمور یا حمران یا زبان یا صہبا تفسیر امام ثعلبی مین ہی کہ جو کوئی دن رات مین نوح علیہ السلام پر درود بھیجے بچھو
اسکو ضرر نہین پہنچاویگا اور جو کوئی یہہ آیت وکلبھم باسط ذراعیہ بالوصید لکھہ کر اپنے پاس رکھے کتے کے ضرر سے بچے لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ
لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا اگر جھانکے تو اوپر انکے البتہ پیٹھہ پھیرے انسے بھاگ کر اور البتہ بھر جاوے تو انسے رعب اور ڈر کر مراد یہہ ہی کہ
شکل انکی وحشتناک ہو رہی ہی آنکھین کھلی ہین بال اور ناخن بڑھ گئے ہین اندھیرے مین پڑے ہین کسیکو دیکھنے کی انکے طاقت نہین اور یہہ خطاب
جو مذکور ہوئے ظاہر مین حضرت کی طرف ہین لیکن مراد غیر آپکے ہین القصہ دقیانوس جو دروازہ غار کا بند کرکر اپنے شہر کو آیا تو تھوڑی مدت مین مر گیا ملک
اور مال تصرف مین اورون کے گیا **بیت** چشم جب وا کی تو دیکھا زندگانی کا یہہ حال * بلبلا جیسے کہ پانی پر بنے اور ٹوٹ جائے * پھر کئی بادشاہ ہوئے
یہانتک کہ نوبت ملک صالح تندروس کی پہنچی کہ مرد مؤمن اور خداپرست تھا لوگ اسکے زمانیکے حشر اجساد کے منکر تھے اسنے بہت نصیحت کی کسی نے نمانا
حق تعالی نے دلیل حشر اجساد کی انکو دکھانے کو اصحاب کہف کو جگا دیا چنانچہ فرماتا ہی وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ اور جیسا کہ انکو سلایا ہمنے اسیطرح اٹھایا
اور جگایا ہمنے انکو کہ نہ بدن انکا بسبب طول زمانیکے تغیر ہوا تھا اور نہ پیراہن انکا پرانا سلایا ہمنے ساتھہ حکمت کے اور جگایا ہمنے ساتھہ قدرت کے

لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ تو کہ سوال کرین ایکدوسرے سے آپسمین اور حال اپنا جانین اور یقین انکا کمال قدرت پر ہمارے زیادہ ہو وَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ
کہا ایک کہنے والے نے انمین سے کہ مکسلمینا تھا عمر مین سب سے بڑا کتنا رہے تم یہان غار مین غرض اسکی یہہ تھی کہ مدت خوابکی معلوم کر کر نمازین جو فوت ہوئی
ہون قضا کرین اور وہ غار مین صبح کو داخل ہوئے تھے جو دیکھا کہ آفتاب وقت چاشت کو پہنچا ہے قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ کہا انھون نے رہے ہم
یہان ایکدن اگر کل سوئے ہون یا تھوڑا دن مین سے اگر آج ہی سوئے ہون پھر جو ناخن اور بال بڑھے دیکھے قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ کہا بعضون نے
بعضون کو کہ پروردگار تمھارا خوب جانتا ہے جتنا رہے تم فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا پس بھیجو ایک
اپنے کو ساتھ روپئے اپنے کے جو یہہ ہے طرف شہر کے پس چاہئے کہ دیکھے کونسا انمین سے ہے پاکیزہ کھانا یعنے جاکر طعام حلال اور پاکیزہ تلاش کرے کیونکہ
ان کے زمانے مین اس شہر مین لوگ چھپے ہوئے ایمان والے بھی تھے غرض یہہ تھی کہ انکا ذبح کیا ہوا ڈھونڈھے فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ
پس لے آوے تمھارے پاس رزق اسمین سے اور چاہئے کہ نرمی کرے باتون مین خرید کے وقت سمجھ لیجئے کہ باعتبار حروف کے نصف قرآن درمیان
تے اور لام کے ہے وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا اور نہ جتاوے ساتھ تمھارے کسی کو یعنے خبر تمھاری کسی سے اس شہر مین نکہے إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا
عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا تحقیق رہنے والے اس شہر کے کہ اکثر متابعت کرنیوالے دقیانوس کے ہین اگر مطلع
ہونگے یا قادر ہونگے یا غالب آوینگے اوپر تمھارے سنگسار کرینگے تمکو یا پھیر لیجاوینگے تمکو بیچ دین اپنے کے اور ہرگز نہ چھٹکارا پاوگے تم اسوقت کہ
انکا دین قبول کروگے ہمیشہ یعنے مدام عذاب مین رہوگے یملیخا کہ سب سے عقلمند تر اور کلان تر تھا وصیت قبول کر کر شہر کو چلا دروازہ شہر کا نوع دیگر پایا
جب اندر گیا بازار اور محلات اور صورت اور رنگ لوگون کے دیگرگون دیکھ کر حیران ہوا آخر نان بائی کے دوکان پر جاکے درم اسے دئیے کہ نان دے
اسنے سکہ دقیانوسی دیکھ کر سمجھا کہ خزانہ اسنے پایا ہے وہ درم اور شخص کو دکھائے اسنے اور کو یہانتک کہ تمام بازار مین خبر ہوگئی کوتوال نے بلاکر ڈرایا
کہ خزانہ بتا یملیخا نے کہا مین نے خزانہ نہین پایا کل گھر سے یہہ درم لیکر مین گیا تھا آج بازار مین لایا ہون پوچھا کہ تیرے باپ کا نام کیا ہے یملیخا نے بتایا کوئی
شہر والا نہین جانتا تھا سب نے جھٹھایا یملیخا نے کہا ڈر کر کہ مجھے دقیانوس پاس لیچلو کہ وہ میرے مہم سے آگاہ ہے لوگ ہنسے کہ دقیانوس کو موئے قریب
تین سو برس کے ہوئے تو ہم سے ٹھٹھے بازی کرتا ہے یملیخا نے کہا تم مجھ سے کھلی کرتے ہو کل ہی تو مین اس سے بھاگ کر پہاڑ مین چھپا ہون اور آج نان
خریدنے کو نکلا ہون غرض اسکو پادشاہ کے پاس لیگئے اور احوال کہا بادشاہ سوار ہوکر غار پر گیا یملیخا نے غار مین جاکر یارون کو خبر کی بادشاہ نسل کو جو در غار پر رکھی
لگی تھی پڑھ کر احوال معلوم اور تمام معلوم کر کر لوگون سمیت اندر گیا دیکھا انکو کہ شکلین تازہ اور کپڑے نئے پہنے ہین حیران ہوا و سلام کیا انھون نے جواب دیا سو وہ
اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ اور جیسے کہ انکو جگایا ہمنے اسیطرح مطلع کیا ہمنے تندروس رومی اور قوم اسکی کو اوپر انکے لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ
اللَّهِ حَقٌّ تو کہ جانین یہہ کہ وعدہ خدا کا ساتھ حشر اور بعث کے سچ ہے کیونکہ سونا اور جاگنا انکا مشابہت تمام رکھتا ہے موت اور بعث سے وَأَنَّ السَّاعَةَ
لَا رَيْبَ فِيهَا اور جانین یہہ کہ قیامت نہین شک بیچ اسکے پس اللہ تعالی نے آگاہ کیا انکو إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ جسوقت کہ جھگڑتے تھے اس
زمانیکے لوگ آپسمین بیچ کام دین اپنے کے بعضے کہتے تھے حشر فقط روح کو ہوگا بعضے کہتے تھے روح اور جسد دونون کو پس انکو دیکھ کر ظاہر ہوگیا کہ روح اور
جسد باہم مبعوث ہونگے کیونکہ نظم ◦ صدونہ سال جسب حق نے سلا ◆ پھر دئے جیسے کہ تھے ویسے جگا ◆ نی تغیر انکے ابدان مین ہوا ◆ نی لباس انکا باین
مدت پھٹا ◆ اسکو قدرت ہے کہ سبکو مار کر ◆ دم مین جان بخشی کرے بار دگر ◆ ہمکو پہلے نیست سے کر اسنے ہست ◆ لاکے یہان سکھلائے کیا کیا بند و بست ◆ ہست سے
پھر نیست کر دیگا وہی ◆ جان اسنے دی ہے اور لیگا وہی ◆ پھر قیامت کو اٹھا دیگا ہمین ◆ مار کر یعنے جلا دیگا ہمین ◆ قادر مطلق کے رافت ہین یہہ کھیل ◆ فیض اسکا
خلق پر ہے ریل پیل ◆ لکھا ہے کہ جوانون نے بادشاہ کو دعا دی اور اپنے مکانون پر سو گئے حق تعالی نے روحین انکی قبض کر لین تفسیر امام ثعلبی مین ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ انکو دیکھون جبرئیل نے آکر کہا کہ تم دنیا مین انکو نہین دیکھینگے لیکن اپنے اخیار اصحاب مین سے چار شخصون کو بھیجو تو کہ انکو دعوت
تمھارے دین کی کر آوین آپنے فرمایا کیونکر بھیجون اور کسکو بھیجون کہا ردا مبارک اپنی بچھاؤ اور صدیق اور فاروق اور علی اور ابوذر رضی اللہ عنہم کو چارون کونون پر بٹھاؤ
اور باؤ کو کہ مسخر سلیمان کی تھی بلا کر فرماؤ کہ انکو وہان پہنچا آپ نے اسیطرح کیا باؤ نے دم مین تا بہ غار پہنچا دیا صحابہ اترے پتھر کو در غار سے اٹھایا کتہ بھونک کر



حملہ کرنے لگا جب صحابہ کو دیکھا سر ہلا کر اشارہ کیا کہ آؤ یہہ غار مین گئے جوانون سے السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اللہ تعالی نے روحین انکی انکے ابدان مین ڈالدین
انھون نے اٹھکر جواب سلام کا دیا صحابہ نے کہا کہ تمکو محمد بن عبد اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سلام کہا ہی انھون نے کہا وعلی محمدؐ رسول اللہ الصّلوۃ والسّلام پھر دعوت اسلام کی کی انھون
نے دین اسلام قبول کیا اور حضرت پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کو سلام کہا اور ویسے ہی لیٹ رہے پھر وقت خروج امام مہدی موعود رضی اللہ عنہ کے زندہ ہونگے امام انکو سلام کرینگے وہ جواب
دیکر پھر مرجاوینگے اور قیامت کو مبعوث ہونگے القصہ بادشاہ تندروس نے اور قوم اسکی نے جو احوال کہ پہلے مذکور ہوا دیکھا فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا پس کہا انھون
نے بناؤ اوپر انکے عمارت تاکہ موضع انکا پہچانا جاوے یا دیوار کھینچ دو تو کہ لوگون کی نگاہ سے چھپ جاوین رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ پروردگار انکا دانا تر ہی ساتھ کام اسکے
کہ ان لوگون سے کہ جھگڑتے ہین بیچ حق انکے کے قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا کہا ان لوگون نے کہ غالب آئے تھے اوپر دین انکے کے یعنے
وہ لوگ کہ حشر اجساد کے قایل تھے انھون نے کہا البتہ بناوینگے ہم اوپر انکے مسجد کہ اسمین نماز پڑھین سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ شتاب ہی کہ کہینگے یہود یا
نصاری ہین ناسے یعقوبیہ کہ اصحاب کہف تین ہین چوتھا انکا کتا ہی انکا وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ اور کہینگے نسطوریہ ترسایون مین سے
پانچ ہین چھٹا انکا کتا ہی بات پھینک نے ہین بن دیکھے وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ اور کہتے ہین مسلمان ساتھ اخبار رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے
سات ہین اور آٹھوان انکا کتا ہی قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم کہہ پروردگار میرا داناتر ہی ساتھ گنتی انکے کے مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ نہین جانتے گنتی انکی
مگر تھوڑے آدمی کہ پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم ہین اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم اجمعین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اصحاب کہف سات شخص ہین اور نام انکے یہہ ہین
یملیخا مکسلمینا مسلینا مرنوش دبرنوش شاذنوس اور نام چرواہے کا مرطوس ہی اور کتے کا قطمیر ہی اور اور روایات مین اور اور بھی آئے ہین چنانچہ مشہور
وہ ہین جو پہلے ہم لکھ آئے ہین عبد اللہ بن عمرؓ سے منقول ہی کہ اگر کسی گھر کو آگ لگے یہہ نام لکھ کر ڈالدو بجھ جاویگی اہل تاویل نے کہا ہی کہ اصحاب کہف بدلا
سبعہ ہین کہ ساتون اقلیمین عالم کے وجود با جود انکے سے قایم ہین اور کہف خلوتخانہ انکا ہی اور کتا نفس حیوانی ہی یا اشارہ ہی طرف لطایف خمسہ اور عقل اور قوت
قدسیہ کے کہ متعلق بکہف بدن ہین اور دقیانوس نفس امّارہ ہی **نظم** کہتے ہین راقم جنھین اصحاب غار + کہف جسم اپنے مین ہین وہ تین چار + قلب و روح سرّ و اخفی و خفی
قوت قدسیہ و عقل جلی + ڈر کے دقیانوس نفس بد سے او + غار تن مین بیٹھے ہین روپوش ہو + فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا پس مت جھگڑا کر ای محمد صلّی اللہ
علیہ وسلّم بیچ شان اصحاب کہف کے اگر اہل کتاب جھگڑین مگر جھگڑا ظاہر یعنے انکے جہل کے جواب مین گفتگو مت کر قرآن مین جو آیا ہی وہ پڑھ دے وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم
مِّنْهُمْ أَحَدًا اور مت سوال کر بیچ شان اصحاب کہف کے اہل کتاب مین سے کسیکو لکھا ہی کہ جو تینون سوال جو مذکور ہوئے حضرت سے پوچھے آپ نے فرمایا
کل انکا جواب دونگا اور ان شاء اللہ تعالی نکہا گیارہ دن کم زیادہ وحی نآئی قریش طعن کرنے لگے آپ کی خاطر ملول ہوئی اللہ تعالی نے یہہ آیت اُتاری وَلَا تَقُولَنَّ
لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ اور ہرگز مت کہہ کسی چیز کو کہ تحقیق مین کرنیوالا ہون اسکو کل مگر یہہ کہ اگر چاہے اللہ تعالی وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا
نَسِيتَ اور یاد کر اوسے پروردگار اپنے کو جب بھول جاوے انشاء اللہ کہنا یا یاد کر پروردگار اپنے کو جب بھول جاوے اپنے آپ کو کیونکہ حقیقت ذکر کی فنائے ذاکر ہی
بیچ مذکور کے **نظم** نرہے ذاکر نہ ذکر اسکا رہے + نی جزو باقی نہ فکر اسکا رہے + غرق سب ہو جائین بحر نور مین + یعنے راقم ہون فنا مذکور مین + اور ہوسکتا ہی کہ اشارہ
طرف فنائے قلبی کے ہو کہ عبارت نسیان ماسوی سے ہی یعنے ذکر کر پروردگار اپنے کا جب نسیان ماسوا ہوا کہ اسوقت کا ذکر ترقی بخش درجات قرب کا ہی کیونکہ یہہ حضور و
جمعیت ہی **بیت** خطرات ماسوا سے ہوئے دلکو جب رہائی + تو بذکر کیفیت کیا رگ و ریشہ مین سمائی وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا
اور کہہ کہ شتاب ہی یہہ کہ ہدایت کرے مجھکو پروردگار میرا طرف اس چیز کے کہ نزدیکتر ہی شان اصحاب کہف سے بھلائی مین اور وہ اخبار انبیا علیہم السّلام ہی وَلَبِثُوا
فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا اور رہے وہ جوانمرد بیچ غار اپنے کے وقت خواب کے تین سو برس اور زیادہ رہے نو برس لباب مین ہی کہ
تین سو برس شمسی تھے جسکے تین سو نو برس قمری ہوئے کیونکہ شمسی برس قریب گیارہ دنکے سن قمری سے بڑا ہی اور حساب کے راہ سے تین سو برس دو مہینے انیس دن
قمری کم سوئے ہین واللہ اعلم حدیث مین ہی کہ ترسایون نے کہا ہم تین سو کو جانتے ہین نو کو نہین پہچانتے آیت اتری کہ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کہہ اللہ خوب جانتا ہی اس مدت کو کہ رہے وہ واسطے اسیکے ہی غیب آسمانون کا اور زمین کا أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ کیا خوب دیکھنے والا ہی
ہر موجود کا اور کیا خوب سننے والا ہی ہر چیز کا مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ نہین واسطے زمین آسمان والون کے سوا اسکے کوئی دوست کہ اونکے کام اٹھالے

وَّلَا یُشۡرِکُ فِیۡ حُکۡمِہٖۤ اَحَدًا اور نہین شریک کرتا اللہ تعالی ابیچ حکم اپنے کے کسی کو موجودات علوی اور سفلی سے وَاتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنۡ کِتَابِ رَبِّکَ اور پڑھ
جو کچھ وحی کی گئی ہی طرف تیرے کتاب پرور دگار تیرکے سے کہ قرآن ہی لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ نہین کوئی بدلنے والا باتون اسکے کو کہ بیچ نشان اصحاب کہف کے نازل کین ہین
وَلَنۡ تَجِدَ مِنۡ دُوۡنِہٖ مُلۡتَحَدًا اور ہرگز نہ پاویگا تو سوا اسکے جگہہ پناہ کی کشاف مین لکھا ہی کہ ایک قوم نے روساء کفار بیچ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ پشمینہ
پوش بے قدر مثل صہیب اور عمار اور خباب رضی اللہ عنہم کے جو تمہاری مجلس مین رہتے ہین انکے کپڑون کی بدبو ہمین ایذا پہنچاتی ہی اگر انکو مجلس مین نہ آنے دو تو ہم آپکے
پاس بیٹھین یہہ آیت نازل ہوئی وَاصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَالۡعَشِیِّ اور روک رکھ جان اپنی کو ساتھ ان لوگون کے کہ عبادت کرتے
ہین پروردگار اپنے کی صبح کو اور شام کو مراد اس سے دونون طرف دن کے ہین یا نماز فجر اور عصر کی ہی یا سب اوقات ہین یعنے دن رات مین عبادت حق مین مشغول
ہین یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَہٗ چاہتے ہین رضا مندی اللہ کی یا چاہتے ہین اللہ ہی کو نہ غیر اسکے کو بیت مقصد ہی وہ مراد ہی وہ مدعا ہی وہ درکار کچھہ نہین ہی مجھے
کو میرا ہی وہ + بعضے کہتے ہین یہہ آیت مدنی ہی اور سبب نزول کا اسکے یہہ ہی کہ بعضے مولفہ قلوب مثل عیینہ بن حصین اور اقرع بن حابس وغیرہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہم اشراف عرب ہین ساتھ سلمان اور ابوذر اور فقراء مسلمانان کے نہین بیٹھتے اگر تم انکو دور کر دو تو ہم پاس آپکے بیٹھین اور احکام شرع سیکھین یہہ آیت اتری
کہ صبر کر ساتھ صحبت درویشون کے کہ اوقات اپنی صبح و شام واسطے رضائے خدا کے عبادت مین کاٹتے ہین وَلَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡہُمۡ اور چاہئے کہ نہ پھر جاوین
دونون آنکھین تیری انسے یعنے انسے نگاہ مت پھیر اور التفات غیرونکی طرف نہ فرما تُرِیۡدُ زِیۡنَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا چاہتا ہی تو بناؤ زندگانی دنیا کا سمجھہ لیجیے
کہ حضرت کا ہرگز میل طرف دنیا اور آرایش دنیا کے نہ تھا پس یہہ معنی ہین کہ مت عمل کر اسکا جو مائل طرف بناؤ دنیا کے ہی کیونکہ جو طرف دنیا کے میل کرتا ہی وہ
فقرا سے منہہ پھیر کر اغنیا سے ملتا ہی وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا اور مت کہا مان اس کسیکا کہ غافل کیا ہی ہمنے دل اسکا یاد اپنے سے وہ
امیہ بن خلف تھا اور یار اسکے یا عیینہ اور مددگار اسکے وَاتَّبَعَ ہَوٰىہُ وَکَانَ اَمۡرُہٗ فُرُطًا اور پیروی کی اسنے خواہش نفس اپنے کی اور ہی کام اسکا حد سے نکلا ہوا
یا تباہ اور ضایع یا موجب حسرت اور ندامت اور ہلاکت کا وَقُلِ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡیَکۡفُرۡ اور کہہ انکو کہ جو کچھہ مین لایا ہون
یعنے قرآن حق ہی پروردگار تمھارے کی طرف سے پس جو کوئی چاہے ایمان لانا ساتھ اسکے پس ایمان لاوے اور جو کوئی چاہے نہ ایمان لانا پس کفر کرے امام زاہد نے
کہا ہی کہ یہہ امر تو عید اور تہویل کا ہی نہ اجازت اور اباحت کا اور ابن عباس نے فرمایا ہی کہ امر بمعنی اخبار ہی یعنے جو ایمان لایا چاہے ایمان لاوے اور جو کفر کرنا
چاہے کفر کرے اور چاہیگا وہی جو چاہیگا اللہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ اسکے ارادے مین تغیر تبدیل نہین نظم چاہے مومن چاہے وہ کافر کرے + جو وہ
چاہے سو وہی ظاہر کرے + ہین ارادے اسکے سب یہہ کام + ہوتے ہین جو رات دن اور صبح و شام + اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِیۡنَ نَارًا اَحَاطَ بِہِمۡ سُرَادِقُہَا
تحقیق ہمنے تیار کر رکھی ہی واسطے کافرون کے آگ کہ گھیر لیا ہی انکو پردون اسکے نے حدیث ابوسعید خدری مین ہی کہ پردے آتش کے چار دیوارین ہین
کہ موٹا پا ہر ایک کا چالیس برس کی راہ ہی وہ گرد کافرون کے ہونگے وَاِنۡ یَّسۡتَغِیۡثُوۡا یُغَاثُوۡا بِمَآءٍ کَالۡمُہۡلِ یَشۡوِی الۡوُجُوۡہَ اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس
سے فریاد کو پہنچے جاوینگے ساتھ پانی کے مانند تانبے گلے ہوئے کے کہ بھون ڈالتا ہی منہونکو کمال گرمی سے بِئۡسَ الشَّرَابُ برا پینا ہی وَسَآءَتۡ
مُرۡتَفَقًا اور بری ہی وہ آگ فائدہ اٹھانے مین اور مکان بود و باش مین اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ مَنۡ اَحۡسَنَ
عَمَلًا تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ خدا اور رسول اور کتاب کے اور عمل کئے نیک تحقیق ہم نہین ضایع کرتے ثواب اس شخص کا کہ اچھا کرتا ہی عمل
اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہِمُ الۡاَنۡہٰرُ یُحَلَّوۡنَ فِیۡہَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَہَبٍ یہہ لوگ مسلمان واسطے انکے ہین بہشتین ہمیشہ رہنے کی
چلتی ہین نیچے محلون انکے سے نہرین گہنا پہنائے جاوینگے بیچ ان بہشتون کے کڑے سونیکے زاد المسیر مین ابن جبیر سے منقول ہی کہ بہشتیونکے تین کڑے
ہونگے ایک چاندیکا ایک سونیکا ایک موتی اور ایک یاقوت کا وَیَلۡبَسُوۡنَ ثِیَابًا خُضۡرًا مِّنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ اور پوشاک پہنینگے کپڑے سبز انکی
اور رافتے کی موافق آرزو اپنی اپنی کے مُّتَّکِـِٕیۡنَ فِیۡہَا عَلَی الۡاَرَآئِکِ تکیہ کئے ہوئے بیچ بہشت کے اوپر تختون کے جیسے دولتمندون کی عادت
ہی نِعۡمَ الثَّوَابُ اچھا ہی ثواب بہشت اور نعمت وہان کی وَحَسُنَتۡ مُرۡتَفَقًا اور خوب ہی تکیہ گاہ یا جنت آرام کی جگہہ وَاضۡرِبۡ لَہُمۡ مَّثَلًا
رَّجُلَیۡنِ اور بیان کر واسطے مومنون اور کافرون کے مثال دو مرد کی کہ دو بھائی بنی اسرائیل سے تھے ایک مومن تھا یہودا یا ملیخا اور دوسرا کافر تھا

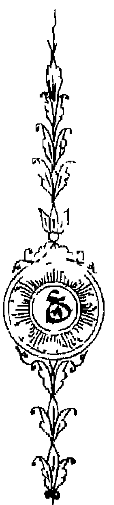
الثلثة

فطروس یا قطرس آٹھ ہزار دینار انکو میراث پدر پہنچی مومن نے چار ہزار اپنے حصّے کے براہ خیر صرف کئے اور کافر نے زمین اور ملک اور اسباب خانہ خریدا حق تعالیٰ مال اور حال انکے سے خبر دیتا ہے کہ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا کئے ہمنے واسطے ایک کے دونوں میں سے کہ قطروس تھا دو باغ انگوروں سے اور گھیر لیا ہمنے اُن دونوں کو ساتھ کھجوروں کے اور کی ہمنے درمیان ان دونوں کے کھیتی تو کہ وہاں قوت اور میوہ جمع ہوں كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا دونوں باغوں نے دیا میوہ اپنا اور نہ کم کیا اسمیں سے کچھ جیسے ایک برس میوہ کم آتا ہے ایک برس زیادہ سو ان باغوں میں ہر سال پورا آیا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا اور پھاڑ دی ہمنے درمیان دونوں باغوں کے نہر تاکہ سیراب رہیں وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ اور تھا واسطے اس کافر کے سب میوہ یعنے سوا انگور اور کھجور کے اور بھی دیئے تھے خاص کرنا انکا ذکر واسطے غلبے کے ہے لکھا ہے کہ یہودا جو مومن تھا محتاج ہوکر بھائی قطروس اپنے سے کہ کافر تھا کچھ مانگنے آیا اُسنے کہا کہ مال میرا اور تیرا برابر تھا میں زمین اور باغ اور متاع اور غلام رکھتا ہوں تو کیوں محتاج مفلس ہو گیا یہودا نے کہا اے بھائی تو نے اس مال سے باغ دنیا خریدے میں نے عقبیٰ کا باغ رضوان تو نے یہاں بنایا خانہ خشتی میں نے وہاں تیار کیا مکان بہشتی تو نے بیاہ کیا میں نے مہر حور العین دیا تو نے غلامان و کنیزک خریدے میں نے غلمان و حور لیئے قطروس اُسکو ملامت کرنے لگا کہ زر نقد بوعدہ نسیہ دیکر اپنے آپ کو تو نے خوار اور محتاج کیا فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا پس کہا قطروس نے واسطے یار اور بھائی اپنے کے کہ یہودا تھا اور وہ سوال جواب کرتا تھا میں زیادہ تر ہوں تجھ سے مال میں اور عزیزتر ہوں آدمیوں کی یعنے اولاد اور غلام اور کنیز رکھتا ہوں پھر ہاتھ پکڑا یہودا کا وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ اور داخل ہوا باغ اپنے میں اور حالانکہ وہ ستم کرنیوالا تھا جان اپنے پر ساتھ تکبّر کے یہہ کہ بجہت محبت دنیا قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا کہا کہ میں گمان نہیں کرتا یہہ کہ ہلاک ہووے یہہ باغ کبھی یا یہہ دنیا نابود اور فانی ہو وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا اور نہیں گمان کرتا میں قیامت کو قایم ہونیوالی اور اگر پھیر گیا میں موافق زعم تیرے کے طرف پروردگار اپنے کے جیسے کہ تو کہتا ہے اور اٹھایا مجھ کو البتہ پاؤنگا میں بہتر اس باغ سے جگہہ پھر جانیکی یعنے میں لیاقت اس بات کی رکھتا ہوں کہ وہاں بھی مجھے بہشت ملے جیسے یہاں یہہ باغ ملا قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا کہا قطروس کو بھائی اسکے نے کہ یہودا تھا اور حالانکہ وہ جواب سوال کرتا تھا اُس سے آیا کفر کرتا ہے تو بسبب انکار بعث کے اور تردد اسکے کے ساتھ اس قادر مطلق کے کہ پیدا کیا ہے تجھ کو مٹی سے کہ اصل مادہ تیرا ہے پھر منی سے کہ مادہ قریب ہے پھر تندرست کیا تجھ کو مرد لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا لیکن میں کہتا ہوں وہی اللہ پروردگار میرا اور پیدا کرنیوالا میرا خاک اور نطفے سے اور نہیں شریک لاتا میں ساتھ پروردگار اپنے کے کسیکو سمجھ لیجیے کہ لکنا رسم خط میں ساتھ الف کے لکھتے ہیں کیونکہ اصل اسکا لکن انا ہے نون کو نون میں ادغام کر دیا ہے اور الف کو حذف کر دیا ہے پس مقصود باقی رہ گیا ہے اسی واسطے بے الف پڑھتے ہیں وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور کیوں نہ جس وقت کہ داخل ہوا تو باغ اپنے میں کہا تو نے جو چاہے اللہ وہی ہوتا ہے نہیں قوت کسی کو مگر ساتھ اللہ کے یعنے تو نے جو کہا کہ یہہ باغ کبھی ہلاک نہیں ہونیکا لازم تھا کہ یہہ کہتا اگر خدا چاہیگا تو رکھیگا پھر کیوں نہ کہا اور اقرار اپنے عجز کا کرتا تھا سو کیوں نہ کہا کہ جو کچھ باغ زمین تیرے ہاتھ لگا ہے اللہ ہی نے دیا ہے بیت وہی دے ہے وہی لے ہے اُسی معطی وہی مانع زبان وسود اس سے ہے وہی ضار اور وہی نافع اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا اگر دیکھتا ہے تو مجھ کو کمتر اپنے سے ازروئے مال اور اولاد کے فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ پس شتاب ہے پروردگار میرا یہہ کہ دیوے مجھ کو بہتر باغ تیرے سے دنیا میں یا آخرت میں بسبب ایمان میرے کے وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ اور بھیجے اوپر باغ تیرے کے بسبب کفر تیرے کے عذاب سخت آسمان سے فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا پس ہو جاوے باغ تیرا زمین بنجر پھسلتی کہ پاؤں رکھتے ہی ریت جائے اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا یا ہو جاوے پانی اسکا خشک پس ہرگز نہ کرسکے تو واسطے اس پانی کے طلب کرنا پس جب تلاش مقدور سے باہر ہو تو پانا اور نہر دوڑا آنا کیا ممکن ہے لکھا ہے کہ اللہ نے بات مومن کی سچ کر دی عذاب ہلاکت کا اس باغ پر آیا وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ اور گھیر لیا عذاب الٰہی نے میوے اس باغ کے یعنے عذاب کافر کے باغ پر اترا سب میوا اور درخت اور پھل خراب ہو گئے پس صبح اٹھا ملتا تھا دونوں ہتھیلیاں اپنی افسوس سے اور پشیمان تھا عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا اوپر اس چیز کے کہ خرچ کی تھی

بیچ تیاری کے اس باغ کے وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اور حالانکہ تھا وہ باغ گرا ہوا اوپر چھتوں اپنے کے یعنے پہلے چھتیں گریں پھر اوپر انکے
دیواریں یا میوے گرے ہوئے اوپر درخت انگور پڑے ہوئے تھے پھر لقدیر جب قطروس نے یہ حال دیکھا ہاتھ افسوس سے ملتا تھا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ
اَحَدًا اور کہتا تھا ای کاشکے میں نہ شریک لایا ہوتا ساتھ پروردگار اپنے کے کسیکو تو کہ میرا باغ بسبب شرک میرے کے خراب نہ ہوتا وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ
يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا اور نہ ہوئی واسطے اسکے کوئی جماعت کہ مدد دیوین عذاب دور کرنے میں باغ سے اسکے سوا خدا کے اور نہ ہوا
قطروس بدلا لینے والا حاصل یہ ہے کہ کسی کو قدرت ہی نہ تھی کہ مدد کرے اور نہ آپ اسکو طاقت تھی کہ اللہ سے عوض لے هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ اس جگہ یعنے
وقت زوال نعمت کے یا دن قیامت کے یا مقام جزا میں مدد دینا اور یاری کرنا واسطے اللہ کے ہی ثابت ہے اور کے هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا وہ بہتر ہے ثواب
دینے میں ان لوگوں کو جو اس سے امید رکھتے ہیں اور بہتر ہے انجام دینے میں ان بندوں کو جو اس سے ڈرتے ہیں سمجھ لیجیے کہ اہل تاویل کہتے ہیں کہ تمثیل جلتین
کی ساتھ نفس کافر اور قلب مومن کے ہے اور جنتین ہوا اور دنیا ہے کہ بھری ہے شہوتوں کے انگوروں سے اور لذتوں کے کھجوروں سے اسی طرح تمام حول
ہے واللہ اعلم وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ اور بیان کرو واسطے لوگوں کے مثال زندگانی
دنیا کی مانند پانی کے اتارا ہم نے اسکو ابر سے یا جانب آسمان سے پس مل گئی ساتھ اسکے روئیدگی زمین کی اور بڑھی اور کمال کو پہنچی اور زمین اس سے ترو تازہ ہوئی
فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ پس ہو گیا دوسرے دن وہ سبزہ تر و تازہ خشک چورا چورا اوڑاتی ہیں اسکو باویں وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا
اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے سنوارنے اور بگاڑنے اور جلانے اور اکھاڑنے کے قادر سمجھ لیجیے کہ مثال دی زندگانی دنیا کی ساتھ گھاس کے کہ مینہ سے سبز ہو کر بڑھے
اور کمال کو پہنچے اور وقت کاٹنے کا آوے کہ اس سے نفع لیں ناگاہ مینہ موقوف ہو وہ خشک ہو کر چورا چورا ہو جاوے اور ہوا سے اڑ جاوے کچھ کام میں نہ آوے ایسے ہی
آدمی زندگی اور تازگی جو رکھتا ہے خوش ہوتا ہے یکایک جب اجل آتی ہے درخت وجود اسکا صرصر فنا سے خشک ہو جاتا ہے اور خرمن آرزو کو باد خزان نیستی
اڑا لیجاتی ہے **بیت** بہار عمر اس دلفریب و رنگین ہے ÷ پہ کچھ حصول نہیں شکل نقش قالین ہے ÷ لکھا ہے کہ سردار عرب کے اپنے مال اور اولاد پر فخر کرتے تھے
اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مال اور بیٹا نہیں رکھتے ہیں اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری کہ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مال اور بیٹے آرایش
زندگانی دنیا کے ہیں نہ توشہ راہ آخرت کے کیونکہ یہ سب فنا ہو جاوینگے وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا اور باقی رہنے والیں
نیکیاں بہتر ہیں نزدیک پروردگار تیرے کے ثواب میں اور بہتر ہیں آرزو رکھنے میں سمجھ لیجیے کہ باقی رہنے والیں نیکیاں یا نمازیں ہیں پانچوں وقت کی یا یہ پانچوں
کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا یہ تینوں کلمے ہیں لا الہ الا اللہ واستغفر اللہ وصلی اللہ
علی محمد وآلہ وسلم یا باتیں اچھی ہیں جو لوگوں کے دل خوش کریں یا نیتیں نیک ہیں کہ بسبب قبول ہونے اعمال کے ہیں یا بیٹیاں صالحات ہیں جو حکم کن
ستراً من النار سبب چھٹکارے کے ماں باپ کے ہوں یا وہ عمل ہیں جنمیں کچھ طمع اور غرض نہو بلکہ خالص اللہ کے واسطے ہوں تو کہ نتیجہ انکا ہمیشہ باقی رہے **نظم**
جان رافت باقیات الصالحات ÷ وہ عمل ہیں جو کہ ہوں اخلاص سات ÷ سمعہ سے دور اور ریا سے پاک ہوں ÷ خاک سے تا صاعد افلاک ہوں ÷ سمعہ کیسا اور
کہاں تک ہے ریا ÷ اپنے سے بھی رویت اعمال تھا ÷ اس انا کو دور کر کے کر عمل ÷ تا عمل میں ہو نہ نقصان و خلل ÷ وہ عمل جنمیں کہ ہووے یہ خلوص ÷ نزد رب ہیں
خیر من حکم النصوص ÷ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا اور یاد کر اس دن کو کہ چلاوینگے ہم پہاڑوں
کو جڑ سے اکھیڑ کر ہوا پر اور دیکھیگا تو زمین کو صاف نکلی ہوئی پہاڑوں کے تلے سے اور مردے سب زمین پر قبروں سے نکلے ہوئے اکٹھا کرینگے ہم انکو
موقف میں پس نچھوڑینگے ہم انمیں سے کسی کو بن جمع کئے وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا اور روبرو لائے جاوینگے اوپر حساب پروردگار اپنے کے صف
باندھ کر اور حق تعالی فرماویگا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس ننگے اکیلے بن خادم اور حشمت اور مال دولت کے
جیسے کہ پیدا کیا تھا ہمنے تمکو پہلے بار کہ کچھ چیز نہیں رکھتے تھے بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا بلکہ گمان کیا تھا تم نے یہ کہ نکرینگے ہم واسطے تمہارے
وعدہ گاہ واسطے محاسبے کے یا وقت واسطے ظہور وعدے کے یہ خطاب خاص بعث کے منکروں کے واسطے ہے وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ
مِمَّا فِيْهِ اور رکھی جاویگی کتاب اعمال کی ہاتھوں میں اہل حشر کے یا نامہ اعمال انکا ترازو میں پس دیکھیگا تو گنہگاروں کو ڈرتے اس چیز سے کہ بیچ

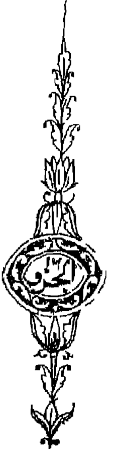
نامے کیلئے ہی گناہ سے کہ بھولے ہونگے یعنے جب اُن گناہون پر مطلع ہونگے ڈرینگے وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَّلَا
كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا اور کہینگے ای وای ہمکو کیا ہی واسطے اس کتاب کے کہ مطلقاً نہین چھوڑتی چھوٹا گناہ اور نہ بڑا مگر گن لیا ہی اسکو اور ضبط او نگاہ رکھا ہی
وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا اور پاوینگے جو کچھ کیا تھا حاضر وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا اور نہین ظلم کرتا پروردگار تیرا کسیکو کہ نیکی کم کردے یا گناہ بڑہا دے
وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ اور یاد کر جسوقت کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو تم آدم کو پس سجدہ کیا انھون نے مگر
ابلیس نے نکیا كَانَ مِنَ الْجِنِّ تھا جنسے یعنے قوم بنی الجان کے ہین سے بعضے کہتے ہین کہ جن ایک گروہ ملائکہ ہی کہ آگ سے پیدا ہوا ہی ابلیس اسمین
تھا اور سردار اس گروہ کے اور سب فرشتے نور سے پیدا ہین لیکن قول اول اصح ہی کیونکہ دو دلیلین اسکی اسی آیت مین مذکور ہین ایک تو یہہ کہ ذریۃ اسکی ثابت کی
ہی اور فرشتون کی ذریۃ نہین دوسری یہہ کہ فرمایا فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ پس باہر نکلا حکم پروردگار اپنے کے سے فا سببیہ ہی یعنے نافرمانی کی اس
سبب سے کہ اصل مین جن تھا أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ آیا پکڑتے ہو تم شیطان کو اور اولاد اوسکی کو دوست سوا میرے
یعنے انکو دوست مت پکڑو اور میری نافرمانی مت کرو اور حال یہہ ہی کہ شیطان اور اولاد اسکی واسطے تمہارے دشمن ہی بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا برا ہی
واسطے ظالمون کے شیطان اور اولاد اوسکی بدلا اللہ تعالی سے بعضے کہتے ہین ذریۃ بمعنی اتباع ہی اور یہہ نام بطریق مجاز ہی اور اکثر کہتے ہین کہ
اسکی ذریۃ ہی جب اللہ تعالی نے اسکو راندا پہلوے چپ اسکی سے اسکے جورو پیدا کی تا اُس سے بعد دیگر بیا بان اولاد ہوئی انہین سے ایک لاقیس ہے
کہ طہارت بیچ وسوسہ ڈالتا ہی ایک ولہان ہی جو نماز مین خطر لاتا ہی ایک زلنبور ہی کہ بازارون مین جھوٹھ اور کم فروشی سکھاتا ہی ایک اعور ہے
کہ زنا کاریکی راہ دکھاتا ہی ایک واسم ہی کہ جو بسم اللہ نہین کہتا اسکے ساتھ کھاتا ہی ایک مدہش ہی کہ علما کو اہواے مختلف پر لاتا ہی ایک
لبشر ہی کہ مصیبت زدون سے گریبان پھڑواتا ہی اور مال اکھڑواتا ہی اور رلواتا اور پٹواتا ہی ایک مسوط ہی کہ جھوٹھی باتین بناتا ہی **بیت** یارب پناہ مین
تو ہمین اپنے رکھہ مدام ⁂ شرون سے سبکے جتنے شیاطین ہین تمام ⁂ مَا أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ نہین حاضر کیا تھا مین نے شیطان اور اولاد
اسکی کو وقت پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے تو کہ اُنسے مشورت کرون یا مدد چاہون وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ اور نہ وقت پیدا کرنے جانون انکے کے سمجھ لیجیے کہ اعتقاد
یعنے کفار کا تھا کہ جن غیب کی باتین جانتے ہین سوا اللہ تعالی نفی کرتا ہی اسکی کہ وہ آسمان زمین پیدا کرنیکے وقت تھے تو کہ غیب انکا جانین اور پیدائش اپنی
بھی نہین جانتے پھر کیونکر عبادت مین میرے انکو شریک کرتے ہو وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا اور نہین ہون مین پکڑنیوالا گمراہ کرنیوالون کو
کہ شیطان اور اولاد اسکی ہی بازو اپنا یعنے مددگار **بیت** وہ خالقیت دو جہان مین ہی بے نیاز ⁂ حاجت نہین ہی یار و مددگار کی اسے ⁂ وَيَوْمَ يَقُولُ
نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ اور یاد کر اسدن کو بھی کہ کہیگا اللہ یا فرشتہ حکم الٰہی سے مشرکون کو کہ واسطے شفاعت اپنی کے یا واسطے عذاب دور کرنے اپنے
کے پکارو شریکون میرے کو جو دعوی کرتے تھے تم کہ یہہ شریک ہین میرے اضافت شرکا کی طرف اپنے اوپر زعم انکے فرمائیگا اور اسمین توبیخ بھی انکو دکھائیگا
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ پس پکارینگے کافر بتون کو اور فریاد کرینگے بت انکو اور نفریاد کو پہنچینگے انکے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا اور کرینگے
ہم درمیان کافرون اور معبودون انکے کے جائے ہلاک یعنے دوزخ کے جنگلون مین سے ایک جنگل کہ مہلکہ عظیم ہوگا اسمین ان سب کو عذاب دینگے عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ موبق وادی عمیق ہی جہنم مین کہ ساتھ اسکے جدا کرینگے لا الہ الا اللہ کہنے والون کو ماسوا اسکے سے وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ
النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا اور دیکھینگے گنہگار یعنے کفار آتش دوزخ کو چالیس برس کی راہ سے پس یقین جانینگے یہہ کہ
وہ گرنیوالے ہین اسمین اور نہ پاوینگے اس آگ سے جگہہ پھرجانیکی کیونکہ چارون طرف انکے احاطہ کئے ہوگی وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ
مَثَلٍ اور تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اس قرآن کے واسطے لوگون کے ہر مثال سے کہ جسکے محتاج ہین مصیبتون سے پہلے امتون کے کہ عبرت
پکڑین اور دلیلون سے قدرت کاملہ پہنے کے کہ دل سے دیکھین وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا اور ہی انسان زیادہ سب چیز سے کہ اللہ نے
پیدا کی ہی جھگڑنیوالا یعنے آدمی از روے جدال سب مخلوق سے زیادہ تر ہی اور خصومت اسکی حق کام مین بیشتر ہی ابن عباس نے کہا کہ مراد اس سے
نضر بن حارث ہی کہ قرآن شریف مین جھگڑتا تھا یا مراد ابی بن خلف ہی کہ بعث اور حشر کا منکر تھا وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ

اور نہ منع کیا مکہ والون کو اس سے کہ ایمان لاوین اور تصدیق کرین جب آوے پاس انکے ہدایت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا قرآن مجید وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّآ
أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ اور نہ منع کیا اُس سے کہ بخشش مانگین پروردگار اپنے سے پیچھے ایمان لانیکے مگر یہہ کہ آوے اونکے پاس عادت خدا کی کہ ہلاک
کرنے مین پہلون کے تھی أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا یا آوے انکے پاس عذاب سامھنے اور ہلاک کردے یعنے دن بدر کے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ
وَمُنذِرِينَ اور نہین بھیجتے ہم پیغمبرون کو مگر خوشخبری دینے والے مومنونکو ساتھہ رحمت کے اور ڈرانیوالے کافرون کو ساتھہ زحمت کے وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا
بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ اور جھگڑا کرتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھہ جھوٹھ کے اور بیہودہ پن کے کہ معجزے دیکھکر اور واہی باتین بطریق اعجاز
طلب کرتے ہین اور یہہ کسواسطے چاہتے ہین تو کہ زائل کردیوین ساتھہ اس جھگڑے کے حق کو کہ قرآن ہی یا دین حضرت سید انام ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام وَاتَّخَذُوا
آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا اور پکڑا انھون نے آیتون کتاب میری کو یا نشانیون قدرت میری کو اور اس چیز کو کہ ڈرائے گئے تھے ساتھہ اسکے قیامت اور عذاب
سے ٹھٹھا یعنے قرآن اور مواعید اخروی کو ٹھٹھا جانا وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ اور کون شخص
ہی ظالم تر اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ساتھہ آیتون پروردگار اپنے کے کہ قرآن ہی پس منہہ پھیر لیا اس سے اور نہ قبول کیا اور بھول گیا جو کچھہ آگے بھیجا ہی
ہاتھون اسکے نے کفر اور معاصی سے اور فکر نکیا کہ اسکا پھل کیا ملیگا إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا تحقیق کیے ہمنے اوپر
دلون انکے کے پردے اس سے کہ سمجھین اسکو اور بیچ کانون انکے کے بوجھہ ہی **بیت** پردے اور بوجھہ کے سبب سے وہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین حق کو
وَإِن تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَن يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا اور اگر بلاوے تو انکو طرف قرآن اور ایمان کے پس ہرگز راہ نہ پاوینگے اسوقت کہ بلاوے تو ہرگز کبھی
مراد اس سے وہ کفار ہین کہ علم الٰہی مین جنکا نہ ایمان لانا پڑا ہی وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ اور پروردگار تیرا بخشش کرنے والا ہی صاحب
رحمت والا لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ اگر پکڑے اللہ انکو ساتھہ اس چیز کے کہ کماتے ہین گناہ اور شرک اور تکذیب پیغمبر اور قرآن سے
البتہ جلد لاوے واسطے انکے عذاب دنیا مین بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلًا بلکہ واسطے عذاب انکے کے وعدہ ہی یا وقت وعدہ کا ہی کہ
بدر کا دن ہی یا قیامت ہی کہ جب وہ وعدہ آویگا نہ پاوینگے سوا اللہ کے پناہ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ﴿۱۵﴾
اور یہہ بستیان جنکے قصے بیان کئے ہمنے جیسے احقاف اور موتفکات ہلاک کیا ہمنے رہنے والون انکے کو جب ظلم کیا انھون نے اوپر اپنے ساتھہ کفر اور عصیان
اور تکذیب اور مجادلے کے اور کیا ہمنے واسطے ہلاک انکے کے وعدہ گاہ کہ جب وہ آیا پھر ایکدم ادھر اودھر نہین ٹلتا پس قریش کیون نہین عبرت پکڑتے اور
نافرمانی سے باز رہتے العبد من وعظ بغیرہ لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے بعد غرق ہونے فرعون کے بنی اسرائیل کو جمع کرکر خطبہ پڑھا سب شور و
فغان برلائے اور الفاظ معانی اسکے سے حیران ہوئے ایک سردار قوم نے کہا یا کلیم اللہ کوئی روئے زمین پر تم سے دانا تر ہی موسیٰ علیہ السلام نے کہا مین
نہین جانتا کہ تمام عالم مین مجھہ سے دانا تر اور کوئی ہو بعضے کہتے ہین کہ بغیر خطبہ پڑھنے کے انکے دلمین یہہ بات آئی اللہ نے وحی بھیجوائی کہ مجمع البحرین مین
ایک بندہ ہی میرا کہ مختص کیا ہی مین نے اسکو ساتھہ علم خاص کے ایک خواص اپنے سے ہمراہ لیکر وہان جا اور مچھلی بھنی ہمراہ لیجا کہ وہ تجھے راہ بتاویگی
موسیٰ علیہ السلام تیاری کرکر چلے وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کہا موسیٰ نے
واسطے جوانمرد شاگرد اور خادم اپنے کے کہ یوشع علیہ السلام تھے کہ طلب مین خضر علیہ السلام کے نہ ٹلونگا مین یعنے ہمیشہ چلا جاؤنگا یہانتک کہ پہنچون مین
جگہہ ملنے دو دریا کے کہ مکان اسکا ہی وہان بحر فارس اور روم ملے ہین أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا یا چلا جاؤن برسون تک یا اسی برس تک کہ حقبہ ہی
غرض سفر سے منہہ نہین پھیرنے کا ای یوشع تو میری موافقت مرافقت کریگا یوشع نے کہا ہان مین ساتھہ ہون جہان جاؤ **بیت** چھوڑون جو
رفاقت تیری مین وہ نہین ہونگا ✦ جون سایہ تیرے ساتھہ سے ہرگز نہ ٹلونگا ✦ پس یوشع کئی نان اور ماہی بریان لیکر موسیٰ علیہ السلام کے ساتھہ ہوئے
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا پس جب پہنچے دونون جگہہ ملنیکے درمیان اُن دونون دریاؤن کے وہان کنارے پر ایک سل تھی اسپر بیٹھہ گئے موسیٰ علیہ
السلام سو گئے یوشع علیہ السلام نے اس چشمے مین وضو کیا قطرہ پانی کا انکے ہاتھہ سے جو ماہی بریان پر گرا وہ زندہ ہوکر دریا مین چلی گئی یوشع حیران
رہگئے پھر موسیٰ علیہ السلام جاگے اور کچھہ احوال یوشع کا اور مچھلی کا نہ پوچھا سیدھا رستہ لیا اور مارے جلدی کے نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ

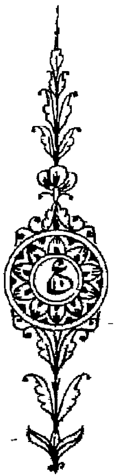


فِي الْبَحْرِ سَرَبًا بھول گئے مچھلی اپنی پس پکڑی مچھلی نے راہ اپنی بیچ دریا کے خشک جدھر مچھلی جاتی تھی پانی اوپر جاتا تھا نیچے راہ بن جاتی تھی خشک زمین
نکل آتی تھی فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا پس جب گذر گئے جگہہ ملنے دونون دریاؤن کے سے کہا
موسی علیہ السلام نے واسطے جوان یوشع اپنے کے کہ چاشت کا وقت ہوا دے ہمکو کھانا ہمارا چاشت کا کہ بھوکے ہین کھا کر دم بھر آرام کرین تحقیق ملے ہم اس
سفر اپنے سے کہ کیا ہمنے رنج اور سختی کو جب یوشع علیہ السلام دستر خوان کھولا قصہ مچھلی کا انکو یاد آیا قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ
الْحُوْتَ کہا یوشع نے کیا دیکھا تمنے جب جگہہ پکڑی تھی ہمنے طرف سل کے پس تحقیق مین بھول گیا مچھلی کو یعنے قصے اسکے کو کہ تجھ سے نہ کہا وَمَآ اَنْسٰىنِيْهُ
اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ اور نہین بھلا دیا مجھکو ذکر مچھلی کا مگر شیطان نے یہہ کہ یاد دلاؤن مین اسکو تجھے وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا اور
پکڑ لی مچھلی نے راہ اپنی بیچ دریا کے عجب کہ جدھر جاتی تھی زمین خشک ہوتی تھی راہ فراخ نکلتی تھی قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ کہا موسی علیہ السلام
نے یہہ قصہ مچھلی کا ہے جو کچھ تھے ہم چاہتے کیونکہ اللہ تعالی نے وحی کی تھی کہ یہہ مچھلی راہ دریا مین بتاویگی طرف مطلوب کے فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا
پس پھر آئے دونون اوپر نشان قدمون اپنے کے نقش دیکھتے یہان تک کہ وہان پہنچے جہان سے مچھلی دریا مین گئی تھی دیکھا تو راہ خشک دریا
مین بنا ہے فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا پس پایا دونون نے ایک بندے کو بندون ہمارے سے یعنے خضر علیہ السلام کو کہ دی
تھی ہمنے اسکو رحمت نزدیک اپنے سے سمجھ لیجئے کہ جو نبوت کے انکے قایل ہین وہ رحمت وحی اور نبوت کو کہتے ہین اور جو نبوت کے قائل نہین وہ رحمت
طول عمر کو کہتے ہین وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اور سکھلایا ہمنے خضر کو اپنے پاس سے علم کہ خاص ساتھ ہمارے ہے اور کوئی نہین جانتا مگر جسکو ہم سکھا دین
ذوالنون مصری نے کہا کہ علم لدنی وہ ہے کہ حکم کرے خلق پر ساتھ مواقع توفیق اور خذلان کے بعضون نے کہا ہے وہ علم ہے کہ بےواسطہ کسب کے حاصل ہو کسی سے
پڑھا نہو صاحب کشف الاسرار نے کہا ہے کہ جاننے والا اس علم کا محقق ہے کہ یا کرامات کہتا ہے سلطان العارفین نے ایک گروہ دانشمندون سے کہا
کہ حاصل کیا ہے تمنے علم میت سے اور مین نے حی لایموت سے نظم علم کسبی ہے ولا علم عوام ٭ علم خاصان جان ہے وہی تمام ٭ ہے علم انکا حی لایموت ٭
جو کہ عالم کو ہے دیتا رزق و قوت ٭ اور ہین اُستاد انکے مردگان ٭ فرق ہے انمین اور انمین یہہ عیان ٭ لکھا ہے کہ جب خضر علیہ السلام کے مقام پر پہنچے
خضر تکیہ لگائے چادر اوڑھے بیٹھے تھے موسی علیہ السلام نے سلام کہا خضر علیہ السلام نے منہ کھول کر جواب دیا اور پوچھا کہ تم کون ہو کہا مین موسی
ہون نبی بنی اسرائیل کا اللہ تعالی نے بھیجا ہے کہ تم سے صحبت رکھون اور کچھ سیکھون سمجھ لیجئے کہ اگر یہان کوئی خدشہ کرے کہ پیغمبر صاحب شریعت
کو چاہئے کہ اعلم ہو سب سے جن پر مبعوث ہے پھر یہہ کیونکر تعلیم لین تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اصول اور فروع دین مین اعلم چاہئے اور ما سوا اسکے
تعلیم لینا منافی نبوت نہین اور مؤید اسی قول کا ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انتم اعلم بامور دنیا کم تم زیادہ جانتے
ہو مجھ سے دنیا کے کام قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا کہا خضر علیہ السلام کو موسی علیہ السلام نے
آیا پیروی کرون مین تیری اوپر اس شرط کے کہ سکھاوے تو مجھ کو اس چیز سے کہ سکھایا گیا ہے تو کچھ بھلائی قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ
صَبْرًا کہا خضر نے تحقیق تو ہرگز نہ کر سکیگا ساتھ میرے صبر موسی علیہ السلام نے کہا کیون نہ صبر کر سکونگا کہا اسواسطے کہ تو پیغمبر ہے حکم تیرا ظاہر پر ہے
شاید مجھ سے کوئی کام ایسا صادر ہو کہ ظاہر مین ناشایستہ معلوم ہو اور تو حکمت اسکی نجانے اور صبر نکر سکے وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ
تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا اور کیونکر صبر کریگا تو اوپر اُس چیز کے کہ نہین گھیرا تو نے اوسکو سمجھ سے یعنے تیرا علم اُسے نہین پہنچا قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا کہا موسی علیہ السلام نے البتہ پاویگا تو مجھکو اگر چاہا اللہ نے صبر کرنیوالا اس چیز پر جو تجھ سے دیکھون مین
اور نافرمانی نکرونگا مین واسطے تیرے کسی حکم کی قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ کہا خضر نے ای موسی پس اگر پیروی کرے تو
میری پس مت سوال کیجو مجھ کو کسی چیز سے یعنے جو کام مین کرون اور وہ تیرے خیال مین صحیح نہ معلوم ہو تو اسکی وجہ مت پوچھو حَتّٰٓى اُحْدِثَ
لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا یہان تک کہ شروع کرون مین واسطے تیرے اس چیز کا بیان کہ تو سمجھ جاوے موسی علیہ السلام نے قبول کیا اور دونون اکٹھے چلے اور
اور یوشع علیہ السلام پیچھے ہو لیے فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا پس چلے دونون کنارے دریا کے اور ایک

کشتی والون سے کہا کہ ہمین سوار کرو وہ پہلے راضی نہوئے پھر جو خضر علیہ السلام پہچانا تعظیم کرکر سوار کیا یہانتک کہ جب سوار ہوئے بیچ کشتی کے اور
درمیان دریا کے پہنچے خضر علیہ السلام نے قوم سے چھپا کر تبر سے پھاڑا کشتی کو قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا کہا موسی علیہ السلام نے کیا پھاڑا
تو نے کشتی کو تو کہ ڈبا دیوے لوگون اسکے کو کیونکہ سوراخ ہی سبب پانی آنیکا اور پانی آنا کشتی مین سو جب غرق ہونیکا ہی لَقَدْ جِئْتَ
شَيْئًا اِمْرًا البتہ تحقیق لایا تو ایک چیز بھاری دلون پر قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا کہا خضر نے کیا نکہا تھا مین نے
کہ تو ہرگز نہ کرسکیگا ساتھ میرے صبر قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا کہا موسی علیہ السلام نے مت پکڑ مجھکو
ساتھ اس چیز کے کہ بھول گیا مین اور مت ڈال اوپر میرے کام میرے بیچ دشواری یعنے استاد سخت گیری مت کر اگر بھولے سے یہ خطا مجھ سے ہوئی
تو معاف کر مت جان فَانْطَلَقَا پس کشتی سے اتر کر چلے وہ دون خشکی مین جب ایک گانون کے پاس پہنچے تو باہر بستی کے لڑکے کھیلتے تھے
انہین ایک لڑکا خوبصورت خوش قد سبزہ آغاز حَتّٰى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا یہانتک کہ ملے اسی لڑکے سے جو مذکور ہوا اور اسکو اکیلا
بلاکر دیوار کے پیچھے سمجھہ لیجیے کہ باعتبار کلمات کے یہان نصف قرآن ہی فَقَتَلَهٗ پس مار ڈالا اسکو ذبح کرکر یا گلا گھونٹ کر قَالَ
اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ کہا موسی علیہ السلام نے آیا مار ڈالا تو نے جان پاک کو بغیر بدلے جان کے کہ اُسنے کسیکو نہین مار ڈالا تھا
یعنے بغیر قصاص کے تو نے کیون قتل کیا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا البتہ تحقیق لایا تو چیز بری قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ
مَعِيَ صَبْرًا کہا خضر علیہ السلام نے کیا نہ کہا تھا مین نے تجھہ کو پہلی ملاقات مین کہ تحقیق تو ہرگز نکرسکیگا ساتھ میرے اور کامون میرے کے صبر
قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ کہا موسی علیہ السلام نے اگر سوال کرون تجھہ سے کسی چیز سے جو تو کرے مثل
ان افعال ناپسندیدہ کے پیچھے اسکے پس مت صحبت مین رکھہ مجھکو قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا تحقیق پہنچا تو میرے پاس سے عذر
کو یعنے جو پھر تیسرے بار تجھہ سے مخالفت کرون تو ترک صحبت میرے سے تو معذور ہی حدیث مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ
تعالی رحمت کرے اوپر بھائی موسی میرے کے کہ شرم سے کہا فلا تصاحبنی اگر صبر کرتا اور ساتھ مصاحب اپنے کے درنگ کرتا البتہ چیزین
نادر دیکھتا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا پس پھر چلے دونون یہانتک کہ آئے دونون لوگون پاس
ایک گانون کے کھانا مانگا اہل اسکے سے کہ ہم مسافر ہین بھوکے دروازہ نہین کھولتے اور بستی مین آنے نہین دیتے تو کچھ کھانا تو دو سمجھہ
لیجیے کہ شام کو جو دروازہ اسکا بند کرتے تھے تو پھر کسیکے واسطے نہین کھولتے تھے اور یہہ شام کو وہان پہنچے دروازہ کھلوایا انھون نے نکھولا تو
انھون نے کھانا مانگا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا پس انکار کیا گانون کے لوگون نے یہہ کہ ضیافت کرین انکی وہ دونون رات کو بھوکے
باہر بستی کے رہے صبح کو پھر چلے فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ پس پائی دونون نے بیچ نواحی اُس بستی کے ایک دیوار
جھکی ہوئی چاہتی تھی یہہ کہ ٹوٹ جاوے یعنے گرنے کو ہو رہی تھی پس سیدھا کھڑا کردیا اسکو خضر علیہ السلام نے اور پتھر اور گارے سے اسکی جڑ مضبوط کردی
سمجھہ لیجیے کہ ارادہ دیوار کا بطریق مجاز ہی قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے کہ اس گانون والون نے ہمکو نہ مکان دیا نہ طعام تو نے کیون انکی دیوار بنائی
لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا اگر چاہتا تو البتہ لیتا اوپر تعمیر اس دیوار کے مزدوری قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ کہا خضر علیہ
السلام نے یہہ ہی جدائی درمیان میرے اور درمیان تیرے تو نے کہا تھا تیسرے بار اگر کچھہ پوچھون تو صحبت مین مجھے نہ رکھنا سو وہ وقت
فراق کا آن پہنچا سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا اب خبر دونگا مین تجھکو ساتھ حقیقت اس چیز کے کہ نہ کرسکا تو اوپر اسکے
صبر اور صورت ظاہری دیکھکر اسکی تو نے انکار کیا اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وہ جو کشتی
تھی پس تھی واسطے فقیرون کے کہ دس بھائی تھے پانچ بیمار صاحب فراش اور پانچ ملاح کہ واسطے تحصیل معیشت کے محنت کرتے تھے بیچ دریا کے
پس ارادہ کیا مین نے اللہ کے حکم سے یہہ کہ عیب ڈالدون اسمین سوراخ کرکے وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا اور
حال یہہ تھا کہ تھا پرے راہ انکے کے پادشاہ جلندی بن کرکر لیتا تھا ہر کشتی کو چھین کر مین نے اسواسطے اسکو معیوب کیا کہ پادشاہ نے [illegible]



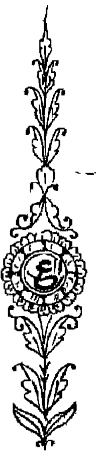
کام مین رہے وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا اور وہ جو لڑکا تھا پس تھے ماں باپ اُس کے
ایمان والے اور وہ طینت مین کافر تھا پس جانا ہمنے یا ڈرے ہم یہہ کہ گرفتار کرے والدین کو سرکشی اور کفر مین کیونکہ محبت شفقت اولاد پر بہت
ہوتی ہی کہین اس الفت کے مارے کفر اور فسق مین اسکے شریک نہ ہو جاوین فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ
رُحْمًا پس ارادہ کیا ہمنے یہہ کہ بدلا دیوے انکو پروردگار انکا فرزند بہتر اس سے ازروے پاکیزہ کے کہ گناہ اور بداخلاقی سے پاک ہو اور
نزدیک تر ازروے رحمت کے اور مہربانی کے مہربان باپ کے لکھا ہی کہ حق تعالی نے عوض اسکے بیٹی دی کہ ایک پیغمبر نے اسکو نکاح مین لیا ستر
پیغمبر نسل اسکے سے پیدا ہوئے وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا اور وہ جو دیوار تھی پس تھی
واسطے دو لڑکون یتیم کے بیچ شہر کے ان دونون کا اصرم اور صریم نام تھا اور تھا نیچے اسکے خزانہ واسطے ان دونون کے اگر وہ دیوار گر پڑتی خزانہ نکل آتا
لوگ لیجاتے وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا اور تھا باپ اُن دونون کا نیک نام اسکا کاشح تھا بعضون نے کہا ہی کہ درمیان ان دونون کے
اور پدر صالح کے سات واسطے تھے اللہ تعالی نے انکے واسطے صلاح اس پدر کی نگہبانی کی فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا پس ارادہ
کیا پروردگار تیرے نے یہہ کہ پہنچین دونون یتیم جوانی اپنی کو وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اور نکالین خزانہ اپنا بخشش پروردگار
تیرے کی سے وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ اور نہین کیا مین نے یہہ کام جو تو نے دیکھا حکم اپنے سے بلکہ امر الٰہی سے کیا کہ اسنے چاہا خزانہ مستحقون
کو پہنچے لکھا ہی کہ وہ خزانہ چاندی سونا تھا اور بعضے کہتے ہین کتابین تھین اور اشہر یہہ ہی کہ ایک تختی تھی زبرجد کی اسپر لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ ایمان قضا و قدر پر لاوے کیونکر اندوہگین ہو اور تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ ایمان لایا قرآن
پر کیون اپنی جان رنج مین ڈالے اور تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ تصدیق مرگ کی کرے اور کیون خوش رہے اور تعجب رکھتا ہون مین اس
شخص سے کہ ایمان حساب قیامت پر لاوے کیون غفلت کرے اور تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ دنیا کا انقلاب اور بدلنا احوال کا
جانے کسواسطے دل اس سے باندھے لا اله الا الله محمد رسول الله تفسیر زاہدی مین ہی کہ اس تختی مین پانچ سطرین تھین سطر اول بسم اللہ الرحمن
الرحیم سطر دوم عجبت لمن ایقن بالموت کیف یفرح سطر سیوم مین عجبت لمن ایقن بالقدر کیف یحزن سطر چہارم عجبت لمن
ایقن بزوال الدنیا کیف یطمئن الیها سطر پنجم لا اله الا الله محمد رسول الله اور مدارک مین ہی کہ یہہ لکھا تھا عجبت لمن یوقن
بالقدر کیف یحزن عجبت لمن یوقن بالحساب کیف یغفل وعجبت لمن یعرف الدنیا وتقلبها باهلها کیف یطمئن الیها
لا اله الا الله محمد رسول الله ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا یہہ ہی حقیقت اس چیز کی کہ نکرسکا تو اوپر اوسکے صبر کرنا
پس موسی علیہ السلام اور خضر علیہ السلام آپسمین ایک دوسرے سے جدا ہو کر اپنے اپنے طرف چلے گئے سمجھ لیجیے کہ اس قصے مین عجب اسرار
اور نکات ہین واسطے پیر اور مرید کے مرید صادق کو چاہئے کہ سوچ کر اس قصے کو قدم راہ ارادت مین رکھے اور اعمال اور افعال پیر پر
کسیطرح اگرچہ بظاہر خلاف شرع معلوم ہون اعتراض اور انکار نکرے تاکہ تازیانہ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سے بچے اور سوچے کہ
حضرت موسی علیہ السلام نے نبی اولوالعزم صاحب شریعت نے کہ بمراتب خضر علیہ السلام سے اعلی اور ارفع تھے کس کسطرح تواضع اور
فروتنی حضور خضر مین کی اور اصناف رسوم ادب بجا لائے ہل اتبعک کہا اپنی جان کو متابع انکا کیا باوجود اس کمالات کے کہ رکھتے تھے
متابعت قبول کی او علی ان تعلمن کہا تعلیم اور تعلم انکے کو نہ چھپایا اور مما علمت مین من تبعیضیہ ذکر کیا کہ مشعر لطلب بعض علم انکے کے ہی یہہ
اشارہ طرف کثرت علوم انکے کے کیا اور جو چیز کہ انسے سیکھنی منظور تھی اسکو رشد کہا اپنے آپ کو گروہ ارشاد یافتہ مین ٹھہرایا اور پیروی
کرنیوالون مین کیا یہہ کمال اختیار متابعت اور نہایت التزام موافقت ہی اور پہلے یہہ سب آداب طریقت اختیار کر کر فیض طلب کیا **نظم**
جسکے اس قصے سے ہی رافت ادب * تاکہ حاصل ہو تجھے فیضان رب * فی الطریقۃ با ادب ہی با نصیب * بے ادب [illegible] فیض حق ہو کیا نصیب
رکھے جو راہ ارادت مین قدم * اسکو لازم ہی ادب ہی دم بدم * ہوکے بس محکوم شیخ مقتدا * امر کو اسکے بدل لاوے بجا * شیخ کے افعال کا منکر نہو



گرچہ توجیہ اسکے کچھ ظاہر نہ ہو ✤ علم سے تیرے و راہین اسکے کام ✤ کام ہین الہام سے اسکے تمام ✤ روایت ہی کہ اہل کتاب نے قصہ روح کا اور اصحاب
کہف کا اور ذوالقرنین کا حضرت سے پوچھا تھا کہ نبی ہون گے تو دو قصے بیان کر دینگے اور روح کا نہین بیان کرینگے چنانچہ ہم پہلے بھی لکھہ
آئے ہین سو ویسے ہی ہوا کہ روح کو بعلم الٰہی چھوڑا اور اصحاب کہف کا قصہ اسی سورہ مین پہلے گذرا اور یہان حکایت انکے سوال کی ارشاد
کرکر حق تعالیٰ قصہ ذوالقرنین کا بیان فرماتا ہی وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ اور سوال کرتے ہین تجھہ سے مشرکان مکہ بامتحان یہود
ذوالقرنین سے کہ پادشاہ مغرب اور مشرق کا تھا اور اس مین اختلاف بہت ہی بعضے کہتے ہین کہ اسکندر فیلقوس یونانی تھا اور ذوالقرنین
کے بہت وجہین لکھی ہین دونون طرف عالم کے کہ مشرق اور مغرب ہین قبضہ تصرف مین اسکے تھے اسواسطے ذوالقرنین کہتے ہین یا تاج مین اسکے
دو شاخین تھین یا کافرون کو نصیحت کرتا تھا انھون نے تیر مارا مر گیا اللہ نے پھر زندہ کیا پھر نصیحت کرنے لگا پھر کافرون نے دوسری طرف سر کے
اسکے تیر لگایا پھر مر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے جلایا اس سبب سے ملقب ساتھہ اس لقب کے ہوا یا رات کو جو چلتا تھا ایکطرف روشنی اور ایکطرف اندھیرا
ہوتا تھا روشنی سے راہ دیکھتا تھا اور ظلمت سے دشمنون سے بچتا تھا اس باعث ذوالقرنین مشہور رہوا یا سر مین اسکے دو استخوان مرتفع
تھے مثل شاخون کے یا علم ظاہر اور باطن اُسنے جمع کیا تھا یا دو گیسو رکھتا تھا دونون طرف سر کے لٹکتے واللہ اعلم اور اشہر یہہ ہی کہ یہہ اسکندر رومی تھا
کہ نبوت مین اسکے اختلاف ہی جو نبی کہتے ہین انکی یہہ دلیلین ہین کہ ظہور خوارق جیسے زمانہ اندک مین مسافت روئے زمین طی کرنا اور ظلمت اور نور مسخر
کرنا کام نبی کا ہی اور باطلاق انا مکنا له في الارض تمکین کامل نبی کو ہوتی ہی اور اتینا من کل شئی سببا مین عموم کل شئی مین نبوت بھی داخل
ہی کہ یہہ بھی ایک شی ہی اشیا سے اور اللہ کیطرف سے خطاب یا ذوالقرنین مثل یا موسیٰ اور یا یحییٰ کے آیا ہی اور اسطرح کے خطاب انبیا
کو ہوتے ہین اور جو اسکے نبوت کے قایل نہین وہ کہتے ہین کہ تمکن جہانداری اور تمکین شہریاری مراد ہی اور آیت من کل شئی مخصوص بعض
ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ اسکندر سب اشیا کہان رکھتا تھا اور خطابات اسطرح کے غیر انبیا کو بھی ہوتے ہین بالہامات ربانی چنانچہ واوحینا
الی ام موسیٰ ہی غرض نبوت مین انکے احتمال ہی قطعی نہین اور زمان جواز نبوت مین گمان نبوت کا کرنا ممنوع نہین بعضے کہتے ہین کہ سکندر
ذوالقرنین نبی نہ تھے ولی تھے عالم کو حکمت اور کرامت سے لیا تھا واللہ اعلم بالصواب قُلْ سَأَتْلُوا عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ آلہ
وسلم شتاب پڑھونگا مین اوپر تمھارے اسمین سے کچھہ مذکور إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا تحقیق
ہم نے قدرت دی تھی اسکو بیچ زمین کے اور دیا تھا ہمنے اوسکو ہر چیز سے راہ کہ اس سے وہ چیز میسر ہو جاوے سمجھہ لیجئے کہ کل شئی سے
مراد وہ چیزین ہین کہ جنکی خلق محتاج ہی یا جو پادشاہون کے کام آوین تسخیر ملک مین اور حرب اعدا مین یا جو شی اسنے چاہی اسکی
راہ اسکو کھول دی لکھا ہی نور اور ظلمت اللہ تعالیٰ نے اسکے تابع کی زاد المسیر مین ہی سحاب کو تابع اسکے کیا تو کہ اسپر سوار ہو کر جہان
چاہے جلد جاوے ایکدن روم سے نکل کر مصر کو مسخر کیا اور زنگیون سے حرب کر کر اونپر غالب آکر ارادہ مغرب کا کیا فَأَتْبَعَ سَبَبًا پس
پیچھے چلا ایک راہ کے کہ اُس سے مغرب کو پہنچ جاوے حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ یہان تک کہ
جب پہنچا جگہہ ڈوبنے سورج کے یعنے وہان کہ جہان تمام ہوئی تھی آبادی اور عمارت جانب مغرب کے پایا سورج کو سامھنے نظر کے ڈوبتا
تھا بیچ چشمے کیچڑ کے اور حمیئہ بھی قرات ہی یعنے بیچ چشمہ آب گرم کے وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا اور پایا نزدیک اس چشمے کے
اوپر کنارے دریائے محیط غربی کے ایک قوم کو کہ انھین ناسک کہتے ہین بت پرست سبز چشم سرخ مو تیراک مہیب شکل پہناوا انکا چمڑا کھانا
اُنکا گوشت وحشیون کا اور پانی کے جانورون کا قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ کہا ہمنے ای ذوالقرنین سمجھہ لیجئے کہ یہہ ندا اگر نبی تھے تو وحی
سے ہی اور اگر نبی نہ تھے تو الہام سے ہی یا پیغمبر زمانے کے زبان سے غرض ہرطرح اللہ نے فرمایا إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ
حُسْنًا یا یہہ کہ عذاب کرے تو انکو یعنے قوم ناسک کو اگر ایمان نہ لاوین اور یا یہہ کہ پکڑے تو بیچ حق انکے کے بھلائی اگر ایمان لاوین
قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ کہا ذوالقرنین نے ای پیر جو شخص کہ ظالم ہی یعنے کفر پر اپنے ثابت ہی پس البتہ عذاب کرینگے

اسکو یعنے مین اور میرے ساتھی اسکو عذاب دینگے یہان دنیا مین ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُكْرًا پھر پھیرا جاوے گا
طرف پروردگار اپنے کے وہان قیامت مین پس عذاب کریگا اللہ تعالیٰ اسکو عذاب سخت اور برا وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ اور اما پر جو شخص کہ ایمان لایا اور کام کئے نیک پس واسطے اسکے ہی یہان اور وہان بدلا نیکی کا وَسَنَقُولُ
لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا اور شتاب کہینگے ہم واسطے اسکے کام اپنے سے آسانی یعنے موافق طاقت اسکے کے حکم کرینگے لکھا ہی کہ لشکر ظلمت
کو قوم ناسک پر مسلط کیا وہ کان اور منہہ مین انکے در د آیا لاچار ہو کر ایمان لے آئے ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا پھر پیچھے چلا ایک راہ کے کہ مشرق
کو پہنچی اور قوم ناسک کو اپنے ساتھہ لیا اور لشکر نور کو آگے روانہ کیا اور لشکر ظلمت کو پیچھے رکھا اور جنوب کو جا کر قوم ہاویل کو مسخر کر کر اسیطرح
سے قوم ناسک کو کیا تھا مشرق کی طرف چلا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا
یہان تک کہ جب پہنچا جگہہ نکلنے سورج کے یعنے وہان جہان سے شروع ہوئی تھی بستی اور عمارت جانب مشرق کے پایا سورج کو کہ ہر صبح نکلتا
ہی اور دھوپ اسکی پڑتی ہی اوپر ایک قوم کے کہ نہین کیا ہمنے واسطے انکے بدون سورج کے وقت طلوع کے مین پر والباس دنیا سے کہ
درمیان انکے اور آفتاب کے آڑ ہو کیونکہ کچھہ پوشش انکی نتھی بسبب اسکے کہ مٹی وہان کی نرم او شکست تھی جب سورج نکلتا تھا سرد ابونمین
گھس جاتی تھی یہان تک کہ بلند ہو کر انکے سرون سے ڈھل جاتا پھر نکلکر مچھلیان پکڑ کر سورج سے بھون کر کھاتے تھے اور وہ قوم منسک
تھی كَذَٰلِكَ اسیطرح کیا سکندر نے قوم منسک کے ساتھہ جیسا کہ قوم ناسک کے ساتھہ کیا تھا کہ اہل مغرب تھے اسیطرح ایک راہ
مین بڑھکر قطب السر کیطرف گیا وہان قوم تاویل سے وہی سلوک کیا جو قوم ہاویل سے کیا تھا وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا اور
تحقیق گھیر لیا تھا ہمنے ساتھہ اس چیز کے کہ نزدیک اسکے تھی از روی آگاہی کے یعنے لشکر اور ہتھیار اور اسباب پادشاہت کا
جو اسکے پاس جمع تھا ہمارا علم سب پر محیط تھا سب ہم جانتے ہین ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا پھر پیچھے چلا سکندر راہ کے مشرق سے
طرف شمال کے حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ یہان تک کہ جب پہنچا درمیان دو پہاڑ کے کہ انتہا ترکستان ہی اور پرے
اسکے زمین یاجوج اور ماجوج کی ہی وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا پایا ورے دونون پہاڑون سے ایک قوم کو عجب ڈیل ڈول
کا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا نہ نزدیک تھے کہ سمجھین بات کو اور سکندر کے لشکر والے انکی بات نہین سمجھتے تھے قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ
إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ کہا انھون نے مترجم کے زبانی ای ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے
ہین بیچ زمین ہمارے کے جب اُن پہاڑون سے اِدھر نکل آتے ہین گیاہ اگر سبز پاتے ہین کہا جاتے ہین اور جو خشک پاتے ہین باندھہ
لیجاتے ہین اور چار پایون کو ہمارے مارتے ہین کھاتے ہین جو چار پائے نہین پاتے تو آدمیون کو مارکے کھاتے ہین اور وہ دو
گروہ ہین اولاد یافث بن نوح علیہ السلام کے سے عین المعانی مین ہی کہ آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا منی انکی خاک آلودہ ہوئی وہ
اس حال سے غمگین ہوئے حق تعالیٰ نے ان دونون قوم کو اس سے پیدا کیا اور جو کہتے ہین انبیا کو احتلام نہین ہوتا انکے نزدیک
یہہ قول ضعیف ہی اور احوال اور اشکال مین انکے اختلاف ہی حضرت امیر سے منقول ہی کہ بعضون کا قد بالشت کا ہی بعضون کا بہت
لنبا حدیث مین ہی کہ بعضی انمین سے مثال شجر ارزند کے ہین کہ درخت ولایت شام مین ہوتا ہی ایکسو بیس گز کا دراز اور بعضے طول
عرض مین برابر ہین اور بعضے ایک کان کا اپنے بچھونا کرتے ہین اور ایک کا لحاف صفت مین انکے بعضون نے لکھا ہی کہ ریش دراز تا بزانو پاؤن
خورد شکم پہن گردن دراز چشم کبود مژہ زرد رخ سرخ اور اور کسی چیز سے خبر نہین کھاتے ہین اور سوتے ہین اور ایک مرتا ہی تو ہزار
پیدا ہوتے ہین فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا پس آیا کر دیوین ہم واسطے تیرے خرچ یعنے
کچھہ مال اپنے مالون مین سے مزدوری اوپر اس بات کے کہ کر دیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان انکے دیوار تو کہ وہ ادھر نہ آسکین
قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ کہا سکندر نے جو دسترس دی ہی مجھہ کو بیچ اسکے پروردگار میرے نے بہتر ہی

اس سے جو تم مجھے دو گے پس مدد کرو میری ساتھ قوت کے یعنے ساتھ پہلوانون کے یا ساتھ اُس چیز کے کہ جس سے استحکام مین قوت
پاؤن مین اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا تو کہ کردون مین درمیان تمھارے اور درمیان انکے دیوار موٹی کہ ایک روا سکا دوسرے
رو سے چھپا ہو اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ لے آؤ واسطے میرے ٹکڑے لوہے کے لکھا ہی کہ اینٹین لوہے کی بنوائین اور درمیان دونون پہاڑون
کے چار ہزار قدم ہیںستھ گز عرض مین کھدوایا یہان تک کہ پانی نکل آیا پھر زمین پہ پانی مین ایک روا سلونکا سنگ خارا کے رکھہ کر لوہے
کی اینٹین اسپر بچھائین حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا یہان تک کہ برابر کر دیا درمیان دونون پہاڑون کے پھر
ایندھن بہت سا اسپر ڈلوا کر دھوکنیان چارون طرف لگوا کر کہا کہ پھونکو اور دھونکو بیچ ان لوہون کے حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ
اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا یہان تک کہ جب کر دیا ان اینٹون کو لوہے کے آگ کے مانند کہا لے آؤ میرے پاس تو کہ ڈالون مین
اوپر اُن دہکتے ہوئے آہنی اینٹون کے تانبا گلا ہوا پھر اسی طرح پر سوگز کی دیوار کی بلند مثل پہاڑ کے ڈھل کر یکسان ہموار تیار
ہوئی فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ پس نکر سکے یاجوج اور ماجوج یہہ کہ چڑھہ آوین اوپر اس دیوار کے بسبب بلندی اور صفا کے
وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا اور نہ کر سکے واسطے اس دیوار کے سوراخ کرنا بواسطے سختی اور مضبوطی اسکی کے قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ
کہا سکندر نے بعد تیار ہونے اسکے کے یہہ دیوار ہوجانا رحمت ہی پروردگار میرے کی طرف سے ان لوگون پر کہ یاجوج اور ماجوج کے
فتنے سے ڈرتے تھے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ پس جب آویگا وعدہ پروردگار میرے کا ساتھ نکلنے یاجوج اور ماجوج
کے کر دیویگا اُس دیوار کو ریزہ ریزہ اور انکی راہ صاف ہوجاویگی وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا اور ہی وعدہ پروردگار میرے کا سچ کہ
یاجوج اور ماجوج نکل آوین گے اور علامات قیامت سے یہہ بھی ایک علامت ہی وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ اور چھوڑ دیا
ہمنے بعضے انکے کو اُسدن کہ سد تمام ہوئی اس حالت مین کہ موج مارتے ہین اور اضطراب کرتے ہین بیچ بعضون کے اور قدرت غالب آنے کی
اور دیوار توڑنے کی اور سوراخ کرنیکی نہین رکھتے یا چھوڑ دینگے ہم بعضے انکو اُسدن کہ نکلینگے موج مارتے بیچ بعضون کے اور بعضون
نے لکھا ہی کہ مراد اس سے دن قیامت کا ہی کہ انس و جن تحیر اور اضطراب سے آپس مین برہم درہم ہونگے وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ
جَمْعًا اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے واسطے قیامت کے پس اکٹھا کرینگے ہم سب خلایق کو اکٹھا کرنا واسطے حساب اور جزا کے میدان
حشر مین وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا اور روبرو لاوین گے ہم دوزخ کو اُسدن واسطے کافرون کے روبرو لانا
اور یہہ دکھلانا دوزخ کو قبل دخول سے واسطے دہشت دلانے کے ہوگا اِۨلَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وہ کافر
کہ تہین آنکھین دل انکے کی بیچ پردے کے یاد کرنے میرے سے یعنے جن آیتون سے کہ یاد کیا جاتا تھا مین نزدیک ایمان والون کے انکو یہہ
نہین دیکھتے تھے وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا اور تھے کافر بسبب نہ سننے حق بات کے نہ کر سکتے تھے سننا میرے کلام حق کا سمجھ
لیجئے کہ بعد بیان سد کے مذکور صور کا فرمایا کہ درمیان یاجوج اور ماجوج کے اور اُس قوم کے جدائی ڈالے اور صور پھونکا جاویگا پس
سب کو جمع کر دینگے اور کافرون کو دوزخ دکھا دین گے پہلے ہی دخول سے دہشت دلاوین گے حدیث مین ہی کہ یاجوج اور ماجوج ہر روز سد کو
کھودتے ہین شام کو تھوڑی رہ جاتی ہی کہتے ہین صبح کو سوراخ کر لینگے جب صبح کو آکر دیکھتے ویسے ہی ثابت پاتے ہین جب وعدہ اُنکے خروج
کا اور خرابی عالم کا پورا ہوگا انشاء اللہ کہینگے مقصود حاصل ہوگا سوراخ کر کر نکل آوین گے اور عالم کو تباہ کرینگے دریا پی جاوینگے جانورون
کو کھا جاوین گے درختون کو چاٹ جاوین گے آدمیون کو کھاوینگے مارینگے لوٹینگے بے ناموسی کرینگے قلعون مین لوگ لکے چھپینگے تمام جہان
مین فتنہ برپا ہوگا مگر مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور کوہ طور امن مین رہیگا چھ مہینے یہہ خرابی رہیگی پھر دعائے عیسیٰ علیہ السلام کے سے
سرون مین انکے دانے نکلینگے ایک رات مین سب مر جاوین گے بدبو پھیلیگی عنقا اترکر سب کے لاشون کو اٹھا لیجاوینگے مینہہ برسیگا آلایش
انکی زمین سے دھولی جاویگی اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ کیا پس گمان کیا ہی ان لوگون نے



جو کافر ہوئے یہہ کہ پکڑین بندون میرے کو کہ عیسیٰ اور عزیر اور فرشتے ہین سوائے میرے دوست اور معبود اور انکو نفع پہنچے استفہام انکاری ہی یعنے
معبود پکڑنا انکا کچھہ نفع نہین دیگا انکو اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا تحقیق ہمنے تیار کیا ہی دوزخ کو واسطے کافرون کے جگہہ
اترنے کی یا مہمانی اور اس مین تہکم ہی کہ وہان عذاب ہون گے کہ دوزخ جن کے آگے ناچیز ہی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ
اَعْمَالًا کہہ ای محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کیا خبر دیوین ہم تمکو ساتھہ زیان کارترین لوگون کے ازروی عملون کی اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وہ لوگ ہین کہ کھوئی گئی سعی ان کی طرف عملون نیک صورت کے بیچ زندگانی دنیا کے جب کہ راہب دیرون مین
بیٹھے نماز اور روزہ کرتے ہین اور سبب کفر ان کے اعمال انکے باطل ہین کچھہ ثواب اُنپر مترتب نہین بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے خوارج ہین
یا روافض یا اور بدعتی یا وہ لوگ کہ ریا اور سمعہ کے واسطے عمل کرتے ہین اور اشہر یہہ ہی کہ کفار سے صلہ رحمی اور کھلانا فقرا کا اور آزاد کرنا گردنون
کا جو واقع ہوتا ہی یہان حکم اسکے بطلان کا فرمایا ہی وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اور وہ گمان کرتے ہین یہہ کہ وہ
اچھا کرتے ہین کام اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ یہہ لوگ ہین جنھون نے کفر کیا ہی ساتھہ آیتون پروردگار
اپنے کے کہ قرآن ہی یا دلایل توحید اور ملاقات اسکے کے یعنے ساتھہ بعث اور حشر کے کہ اسے دم دیت ہوگی اہل اسکے کو فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
پس کھوئے گئے عمل انکے کہ صورت مین اچھے معلوم ہوتے تھے اور ثواب انپر کچھہ نملے گا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا پس نہ
قایم کرینگے ہم واسطے اعمال انکے کے دن قیامت کے ترازو کہ اسمین تولین کیونکہ نابود ہوگئے ہونگے یا وزن اور مقدار نہ رکھینگے بلکہ
خوار اور بے اعتبار چھوڑدینگے ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا یہہ ہی کام جو کیا گیا تباہ کاری انکے کا بدلا انکا دوزخ ہی
بسبب اسکے کہ کفر کیا انھون نے وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا اور پکڑا آیتون میری کو اور پیغمبرون میرے کو ٹھٹھا اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے کتاب اور رسول پر اور عمل
کئے اچھے ہینگے واسطے انکے بہشتین فردوس کے یعنے باغات درختون والے کہ اکثر انکو رہین مہمانی لکھا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے فردوس کو
اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہی اور ہر روز دنون دنیا کے سے پچاس بار نظر کر فرماتا ہی ازدادی طیبا وحسنا لاولیائی ء
زیادہ کر حسن اور جمال اور تازگی اور کمال اپنا واسطے دوستون میرے کے واہ کیا مومنون کی منزل ہی منزل پس عجیب حاصل ہی اور اس مہمانی
مین اشارہ ہی کہ ایسی دولت انکو ملیگی جسکے سامھنے فردوس ایک ماحضر مختصر ہی اور وہ دولت کیا لقا ہی **بیت** رخسار یار کے مثل
جنت نہین ہی کوئی ٭ دیدار کے برابر دولت نہین ہی کوئی ٭ بعضے کہتے ہین کہ فردوس بلندتر درجون جنت کا ہی کہ حضرت نے فرمایا
فاذا سئلتم اللہ فاسئلوا الفردوس اور ایک قول ہی کہ ایک نام ہی جنت کے نامون مین سے کہ مومن وہان اترینگے خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ہمیشہ رہینگے بیچ اسکے نہ چاہینگے ان بہشتون سے بدلنا اور مکان کا کیونکہ سب مطلب انکے وہین موجود
ہونگے قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ کہہ اگر ہووے پانی دریائے محیط کا سیاہی واسطے لکھنے باتون پروردگار
میرے کے یعنے معانی قرآن کی یا معلومات اسکے کی لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ البتہ تمام ہوجاوے پانی دریا کا کیونکہ
جسم ہی اور ہر جسم متناہی ہوتا ہی پس نہایت کو پہنچ جاوے پہلے اس سے کہ تمام ہووین باتین پروردگار میرے کی کیونکہ غیرمتناہی
ہین پس سیاہی نامتناہی کلمات کو نلکھہ سکیگی وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا اور اگرچہ لاوین ہم برابر دریائے محیط کے مدد اس سیاہی
کی یعنے جسقدر دریائے محیط ہی اتنی ہی اور سیاہی لاوین تو بھی کلمات ربانی کو نہ لکھہ سکین سبب نزول اس آیت کا یہہ
ہی کہ یہود نے مسلمانون کو کہا کہ تم قرآن مین پڑھتے ہو ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے جو شخص دیا
گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا نیکی بہت اور زعم مین محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے یہہ ہی کہ انکو حکمت دی ہی پس علم تمھارا بہت ہوا اور پھر تم
پڑھتے ہو وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے نہین دئے گئے علم سے مگر تھوڑا تطبیق اسکی کیونکر ہوگی اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت

نازل کی کہ علم الٰہی بے نہایت ہی اگرچہ کسیکو علم بہت ہو لیکن مقابل علم حق کے کم سے کم ہی **بیت** قطرہ اس در کا ہی یہہ علم جہان ✦ ذرہ اس خورشید کا ہی یک عیان ✦ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلّم سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمھارے اور دعوی احاطے کا اللہ کی باتون کی نہین کرتا مین اسقدر ہی کہ واسطے جبرئیل کے وحی کی جاتی ہی طرف میرے یہہ کہ معبود تمھارا معبود ایک ہی بے شریک فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ پس جو کوئی ہی امید رکھتا دیدار پروردگار اپنے کی بہشت مین یا جو کوئی ڈرتا ہی ملاقات پروردگار اپنے کے سے یعنے بازگشت اپنے سے طرف اسکے دن قیامت کے فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا پس چاہیئے کہ عمل کرے عمل اچھے موافق رضائے الٰہی کے بحر الحقایق مین ہی کہ عمل صالح متابعت پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہی اور چلنا طریق سنّت پر انکے ظاہر مین کہ ترک دنیا و اختیار فقر اور دوام طاعت وعبادت ہی اور باطن مین کہ جدا ہوکر خلق سے ملتا ساتھ حق کے ہی **نظم** جو ہو تارک اسیکو ست ہی جان ✦ کہ ست خلق کو پیوست حق جان ✦ منہہ اپنا خلق سے جسنے ہی موڑا ✦ تعلق ماسوا اللہ سے ہی چھوڑا ✦ وہ ہی میدانِ عرفان کا بہادر ✦ بیخبر عشق مولی بے بہادر ✦ لکھا ہی کہ جندب بن زہیر عامری رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ مین عمل اللہ واسطے کرتا ہون لیکن جو کوئی اُس سے آگاہ ہوتا ہی خوش ہوتا ہون آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی اس عمل کو کہ جسمین غیر اسکا شریک ہو قبول نہین کرتا موافق فرمانے آپ کے یہہ آیت اُتری وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا اور چاہیئے بندے کو کہ عمل اچھے رکھے نہ شریک لائے ساتھہ عبادت پروردگار اپنے کے کسیکو یعنے ریا اور سمعہ سے اعمال اپنے بچاوے کہ ریا شرک اصغر ہی اور عملون کو تباہ و ابتر کرتی ہی ✦

نظم

شرک جو اصغر ہی بچو اس سے بھی ✦ مومنو تم دور رہو اس سے بھی
بندگی دکھلانے کو مت کیجئے ✦ متقی کہلانے کو مت کیجئے
اس سے سنو نکتۂ باریک اور ✦ پاؤ جو توفیق تو کر لو یہہ طور
دمبدم اسکی ہی رہے جستجو ✦ اور نہ مطلق رہے کچھہ آرزو
یاد مین سب اسکے بھلا دیجئے ✦ رنگ محبّت کا دکھا دیجئے
دیدۂ بینا ہو ہر یک موئے تن ✦ محو تجلّی رہے روح و بدن
بندگی بس خاص خدا کی کرو ✦ سمعہ سے دور اور ریا سے بچو
جو کہ عمل ہو سو برائے خدا ✦ سب مین ہو ملحوظ رضائے خدا
ظاہر و باطن ہو برائے خدا ✦ چاہو خدا سے نہ سوائے خدا
رکھتے ہو جو جو ہوس دو جہان ✦ خواہش دل اور تمنّائے جان
دل مین اسیکا رہے ہر دم خیال ✦ غیر کے خطرے سے ہو خطرہ اکمال
ای میرے مولی میرے والی ولی ✦ مجھہ کو عطا کر یہہ طفیل نبی
اور جو مسلمان ہین بھائی میرے ✦ فضل سے سب کو یہی رتبہ تو دے
دہیان مین تیرے ہی رہین یا سب مدام ✦ چاہین تجھی کو ہوا مطلب تمام

۹۵ حنفی ۱۲
قاضی نور محمد صاحب پلسنہ
خادم الشرع قاضی ابراہیم حاجی
حامی دین مبین



صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۲۱	اصوات	اموات
۲۰۴	۴	گرد	سرو
ایضاً	۶	برزخ	بر-خ
ایضاً	۷	ارر	اور
۲۰۵	۳۰	مؤید	موید
ایضاً	ایضاً	ببر فرمایا	بسر فرمایا
۲۰۸	۱۲	او	واو
۲۰۹	۱۱	معموم	معلوم
۲۱۰	۷	الیح	لہ
۲۱۳	۳	منجیر	منجیر
۲۱۹	۱۹	آزمایش	آمیزش
۲۲۰	۱۶	ذوالجلال	ذوالحال
۲۲۷	۲۴	چہ	بہیر
۲۳۲	۶	جسب	جنب
۲۴۷	۸	حسنہ	حنہ
ایضاً	۹	حسنہ	حنہ
ایضاً	۱۸	رہا	رکھا
ایضاً	۲۴	×	اخبار ون
۲۴۸	۴	قرص	فرص
ایضاً	۲۰	×	لی
۲۵۲	۱۹	یحی	لیحیی
۲۵۳	۵	ان مثل عیسی کمثل آدم	ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم
۲۵۵	۱۴	یاس	پاس
۲۵۶	۱۰	ارشاذ	ارشاد
۲۶۶	۴	ولی	دلی
۲۶	۲۴	لو	کو
	۲۱	برلوا	برلبوا
	۲۰	فرماب داری	فرمان برداری
	۵	پھسلی	پسلی
	۱	الورہ	اربعہ
	/	حلائ	جلدی
		سبب	سبب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۵			
۲۹۶	۱۶		
۳۰۴	۱۳		
۳۱۷	۱۹	لی	
۳۲۱	۲۹	مذب	
۳۲۵	۳	ازواج	ارواح
۳۲۸	۱۳	ابنا	ابنا
۳۳۱	۲۷	دیکھ کر ہر آج ہر بار بار	دیکھ کر وا چہرہ دیدار بار بار
۳۳۲	۱۷	لاجبرنک	لایجبرنک
۳۴۴	۹	یون نہین فرمایا	یون ہی فرمایا
۴۰۹	۱۸	بھٹایا	جھٹایا
۴۱۰	۹	العفقو	العفو
۴۱۱	۱۸	کنتَ	کنتُ
ایضاً	۲۱	مَنْ	مِنْ
۴۱۲	۵	قاضی بیضاوی	قاضی بیضا...
۴۴۹	۱۱	ادر	اور
۴۵۴	۶	دوست	دولت
۴۵۷	۱۸	عرس	عرش
۴۶۵	۶	عم	غم
ایضاً	//	ر	کہ
۴۶۸	۴	حبر	خبیر
۵۰۴	۱۳	نظر ولین	نظر و نمین
۵۵۱	۳۰	مسر کو	ستر کو
۵۵۳	۲۶	نایدہ	فائدہ
۵۵۵	۵	اگر یعبر ربا و دوم سو لہو ملا	اگر ہو سرک ربا اور دم سوہو ملا
۵۶۵	۲۸	شتر	ستر
۵۶۶	۱	[illegible]	گر
۵۷۰	۱۶	انکی	اپنکی
۵۷۳	۳	قضامی	فضامی
ایضاً	۹	عناق	عناق
۵۹۷	۱۳	بدلا	بدلا
۶۰۹	۴	[illegible]	[illegible]

ـدان نسیا لفوائد الانسان اوّل

عالم بی بدل و فاضل بے بتمثل رموز نکات صحت احادی و بالغ مولوی انور محمد فارغ البشراکت علامہ زمن مولوی
ـنانی فاضل اکمل و عالم اجل مسایل صحت احادی و مثنوی مولوی فتح محمد محوی بہمراہی فرزند ارجمند خود سراپا تمیز حافظ ولد مولوی
بدلعزیز دقیقہ در صحت اوّل مصحّحان اولی نگذاشتہ اند و بنظر ثانی مصحّحان ثانی نکتہ فروگذاشتہ را بفہرست غلطنامہ مندرج ساختہ معلن شدند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۶	باز	بار
۶	۷	تکرکرر	تکرر تکرر
۷	۱۱	سردن کی	شرّون کی
۱۱	۱۳	لبرنگونی	لبرنگونی
۱۶	۲۶	مسفاد	مفاد
۲۲	۲۴	عرض	غرض
″	۲۸	مناسب	مناصب
۲۳	۱۰	معروف	مصروف
۵۴	۲۹	ولائر	ولاطائر
۵۷	۱۸	ودبع	وقایع
ایضاً	۲۰	مواقع	موانع
ایضاً	ایضاً	اسما	ایسا
۶۱	۱۲	معاس	معاش
ایضاً	۱۵	بزک	بزرگ
۷۲	۱۵	اوپر	اوتر
۹۳	۵	تبین	مبین
۹۷	۶	لولرلو	توکریو
ایضاً	۱۷	بہو	بہود
۹۹	۸	ٹہانا	بٹھانا
۱۰۱	۱۱	حلاص	خلاص
۱۲۱	۲	کہنی	کتنی
۱۲۳	۱۹	جلت	حیات
۱۳۸	۶	جرسی	چیزسی
ایضاً	″	بکتاہو	بکیاہو
۱۴۱	۲۸	کورقند	گوسفند
۱۴۵	۱۷	فرصیت	فرضیت
۱۴۸	۷	لعدو	بعد
ایضاً	۲۳	شب لو	شب کو
۱۵۲	۱۴	اورامر	اوامر
۱۵۳	۲۲	اوکہ	توکہ
۱۵۴	۱	غایت	غانیہ
۱۵۶	۲۶	منسوب	مکتوب
۱۵۷	۲۵	جنانت	جنایت
۱۵۸	۱۷	تاخہ	تاخیر
ایضاً	۲۳	تحریک	تحرنک
ایضاً	۲۶	سوطن	متوطن
۱۵۹	۹	سوال	شوال
۱۶۹	۲	رجہ	درجہ
۱۷۳	۹	احمال	احوال
۱۷۶	۱۰	جورو	جوڑ
۱۷۷	۲۷	ملتذ	متلذذ
۱۷۸	۶	مایونکی	مایوسکی
ایضاً	۲۴	التخافہ	التخاذ
ایضاً	۲۵	×	لعنۃ
۱۸۴	۳۰	تابع بہ متقدس	تابع یہ
۱۹۶	۱۹	ملک	